


MAY 25 1987

**PLEASE DO NOT REMOVE
CARDS OR SLIPS FROM THIS POCKET**

UNIVERSITY OF TORONTO LIBRARY



Digitized by the Internet Archive
in 2017 with funding from
University of Toronto

<https://archive.org/details/bahishtizaivar00thnv>

طَلَبُ الْعِلْمِ فَضِيْلَةٌ عَلَى كُلِّ مَسْلَمٍ وَمُسْلِمَةٍ



مکمل مدلل و
مستزاد

از افادات
حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب دہلوی
رحمۃ اللہ علیہ

نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی

اصلاح
کتاب

BP
174
T53
1914



947231

بہشتی زیور

عربی عبارتوں، حوالوں اور تدریم و جدید ضمیموں کا ہمیشہ بہترین مجموعہ!
تصدیق فرمودہ حضرات علمائے دیوبند

مُصَنِّف: حضرت مولانا شاہ اشرف علی تھانی نوئی

اس نور محمدی ایڈیشن میں نہایت ہی اہم اضافات اور فوائد کو شامل کر کے اس کو فی الحقیقت دین و دنیا کا زیور بنا دیا گیا ہے۔ اب یہ ایک علمی، مذہبی، فقیہی، اخلاقی، اقتصادی اور طبی معلومات کا لائبریری ہے جس سے ہر مسلمان مرد اور عورت گھر بیٹھے ایک زبردست اور جامع معلومات عالم کا کام لے سکتا ہے۔ ہمیں پیدائش سے لیکر موت تک کے حالات و مسائل جو ہر مسلمان کو پیش آتے ہیں، مکمل طور پر درج ہیں۔ اردو میں دینی مسائل کی قابل اعتماد صحت کیلئے "نور محمدی بہشتی زیور" کا نام ہی زبردست ضمانت ہے۔

== ناشران ==

نور محمد اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب مقابل آرام باغ - فریڈر وڈ کراچی

مشکوٰۃ شریف اُرْدُو

(چھ ہزار زائد احادیث نبوی کا بیش بہا ذخیرہ)

بخاری - مسلم - ترمذی - ابو داؤد - ابن ماجہ - نسائی - کاعط
سنن امام مالک - امام احمد - امام شافعی - امام بیہقی - دارق

حدیث شریف کی گیارہ کتابوں

اہل علم اور دیندار مسلمانوں کو معلوم ہو کہ کلام الہی کے بعد دین اسلام کی بنیاد کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور پھر صحابہؓ اور پھر تابعینؓ کے اقوال ہیں۔ دوسرے الفاظ میں اس کا مطلب یہ ہو کہ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ و تابعینؓ کے اقوال مبارک حقیقت میں قرآن مجید کی کاواضح بیان اور کلام الہی کی مستند تفسیر ہیں۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو نہایت تحقیق و تدقیق اور انتہائی احتیاط کے ساتھ مختلف کتابوں میں ضبط کیا گیا ہے۔ جن میں سے چھ کتابیں زیادہ مستند و مشہور ہیں یعنی بخاری، مسلم، ترمذی، ابو داؤد، نسائی اور ابن ماجہ۔

ان تمام کتابوں کا مطالعہ چونکہ عام مسلمانوں کے لئے دشوار تھا۔ اس لئے امام بخاریؒ نے مذکورہ بالا چھ کتب اور دوسری مستند کتب احادیث مثلاً سنن امام مالک، امام احمد، امام شافعی، امام بیہقی اور دارق سے ضروری احادیث کا ایک مجموعہ عام مسلمانوں کو فائدہ پہنچانے کے خیال سے مرتب کیا اور اس کا نام مصباح رکھا۔ اس کتاب سے مسلمانوں کو بغیر معمولی فائدہ پہنچا اور یہ کتاب بہت مقبول ہوئی۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد علمائے محسوس کیا کہ مصباح کی ترتیب میں بعض نقائص ہیں جو مصباح کی موجودہ صورت سے خاطر خواہ نفع پہنچنے میں سد راہ ہیں۔ اس لئے تبریز کے مشہور عالم شیخ دلی الدین محسن بن عبد اللہ خلیب عمری نے اس طرف توجہ کی اور عرصہ دراز کی محنت و کوشش کے بعد ستر سترہ نقائص کے تمام نقائص کو دور کر کے احادیث کا ایک بہترین مجموعہ مرتب کیا جس کا نام مشکوٰۃ المصابیح رکھا اور یہ مجموعہ اس قدر مقبول ہوا کہ دنیائے اسلام کے تمام مدارس میں اس کو داخل درس کر لیا گیا۔

ضرورت تھی کہ جس طرح مشکوٰۃ المصابیح سے اہل علم اور عربی داں حضرات مستفیض ہو رہے تھے، اسی طرح اردو داں طبقہ بھی اس سے فائدہ اٹھائے اور نبی کریمؐ کی احادیث مبارکہ سے براہ راست لطف اندوز ہو۔

اصح المطابع نے اس شہید کی کوششوں کو انجام دیا اور تراجم احادیث کی اشاعت کا سلسلہ افادۃ للعوام جاری کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ یہ ہفت مشکوٰۃ المصابیح کا صحیح و جامع ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔ بخاری شریف اور موطا امام مالک کا ترجمہ بھی عنقریب شائع ہونے والا ہے۔ یہ ترجمہ نہایت متحمل اور آسان عام فہم ہے جس میں تمام احادیث کو مع حوالہ جات کے درج کیا گیا ہے۔ باقی ضروری تشریحات بھی شامل کر کے احادیث کے صحیح مفہوم کو سمجھانے کی مناسب کوشش کی گئی ہے۔ احادیث کا یہ بیش بہا ذخیرہ ۱۱۵۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ ضخامت کا لحاظ رکھتے ہوئے کتاب کو دو جلدوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔

قیمت کا بل مجسدا علی سولہ روپے (پچیس روپے) الگ الگ جلدیں بھی مل سکتی ہیں۔ قیمت فی حصہ مجسدا آٹھ روپے (تین روپے)

شائقین اور ضرورت مند حضرات کے اصرار پر مشکوٰۃ کے آخری ۲۴ صفحات کا حصہ اسماء الرجال جس میں ۱۰۳۳ صحابہ، صحابیات، تابعین، تابعات اور ائمہ دین کے حالات درج ہیں علیحدہ بھی شائع کیا گیا ہے جس کی قیمت مجسدا دو روپے ۵۰

ناشرین:- نور محمد - اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب - آرام باغ - فرتیر روڈ - کراچی

نور محمدی شہستی زیور مدلل مکمل

فہرست مضامین

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۳	عبادت بعض دنیا کے فائدہ کا بیان	۱۸	والد کے نام خط		حصہ اول
۴۳	وضو کا بیان (طریقہ)	۱۸	بیٹی کے نام خط		
۴۸	وضو توڑنی والی چیزوں کا بیان	۲۰	بیٹی کی طرف سے خط کا جواب	۲	دیباچہ قدیم (وجہ تالیف)
۵۲	معذور کے احکام	۲۱	بھانجی کے نام خط	۶	پہلی انسانی زیور (نظم)
۵۴	غسل کا بیان	۲۲	القاب لکھنے کا طریقہ	۷	مفرد حروف کی صورت
	کس پانی سے غسل درست اور کس سے	۲۲	خط کا پتہ لکھنے کا طریقہ	۱۱	مرکب حروف
۵۶	درست نہیں	۲۲	گنتی	۱۲	دلوں اور زمینوں کے نام
۵۹	کنوین کا بیان	۲۴	سچی کہانیاں - پہلی کہانی	۱۲	جملے
۶۲	جانوروں کے جھوٹے کا بیان	۲۴	دوسری کہانی		قواعد مخصوصہ استعمال حروف
۶۳	تیسرے کا بیان	۲۶	تیسری کہانی	۱۳	{ ن، و، ہ، م، ی، ل، ل }
۶۸	موزوں پر مسح کرنے کا بیان	۲۷	چوتھی کہانی		حرکات و سکانات کے نام
۷۰	خاص مسائل پڑھانے کا طریقہ	۲۹	عقیدوں کا بیان	۱۴	{ صمدت، آواز اور شق }
۷۱	وضو توڑنے والی چیزوں کا بیان	۳۸	فصل - ضروری ہدایات	۱۵	خط لکھنے کا بیان
۷۱	غسل کے باقی مسائل	۳۹	کفر اور شرک کی باتوں کا بیان	۱۶	بڑوں کے القاب و آداب
	جن چیزوں سے غسل واجب تھا	۴۰	بدعنوان اور بری رسموں کا بیان	۱۷	چھوٹوں کے القاب و آداب
۷۱	ہے ان کے بقیہ مسائل	۴۱	بعض بڑے بڑے گناہوں کا بیان	۱۸	شوہر کے القاب و آداب
		۴۳	گناہوں سے بعض دنیا کے نقصانات کا بیان	۱۸	بیوی کے القاب و آداب

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۶۸	زندگی اور موت کا شرعی دستور العمل	۲۶	فصل چند مسائل	۷۳	ضمیمہ اولی :-
۷۰	غسل اور کفنانے کا طریقہ	۲۸	استحارہ کی نماز کا بیان	۷۳	دیسباچہ
۷۲	ضمیمہ ثانیہ :-	۲۹	نماز توبہ کا بیان	۷۳	علم کی بزرگی کا بیان
۷۲	تصحیح الاغلاط مؤلفہ مولوی حبیب احمد صاحب	۳۱	سجدہ سہو کا بیان	۸۲	اصلاح معاملہ بتعلیم نسوان
۸۶	تصحیح الاغلاط از مفتی جہاں رس نظامیہ العلوم	۳۶	سجدہ تلاوت کا بیان	۹۱	طہارت عینی وضو اور
۸۷	ترجیع الراج	۳۸	بیمار کی نماز کا بیان	۹۱	غسل کی بزرگی کا بیان
۸۷		۴۰	حالت سفر میں نماز پڑھنے کا بیان	۹۳	ضمیمہ ثانیہ
		۴۲	گھر میں موت ہو جانے کا بیان	۹۳	تصحیح الاغلاط
		۴۵	مردہ کو نہلانے کا بیان		
		۴۷	مردہ کو کفنانے کا بیان		
		۴۸	خاص مسائل کے پڑھنے کا طریقہ		
۲	روزے کا بیان	۴۸	مسائل :-	۲	نجاست کے پاک کرنیکا بیان
۳	ماہ رمضان کے روزے کا بیان	۴۸	حیض اور استحاضہ کا بیان	۷	استنجہ کا بیان
۴	چاند دیکھنے کا بیان	۵۰	حیض کے احکام کا بیان	۹	نماز کا بیان
۵	قضا و روزے کا بیان	۵۲	استحاضہ کے احکام کا بیان	۱۰	نماز کے وقتوں کا بیان
۶	نذر کے روزے کا بیان	۵۳	نفاس کا بیان	۱۲	نماز کی شرطوں کا بیان
۷	نفل روزے کا بیان	۵۴	نفاس اور حیض وغیرہ کے احکام کا بیان	۱۴	قبیلہ کی طرف منہ کرنے کا بیان
۸	جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور جن سے ٹوٹ جاتا ہے اور قضا یا کفہ لازم آتا ہے۔	۵۵	نماز کا بیان	۱۴	فرض نماز پڑھنے کا طریقہ
	سحری کھانے اور افطار کرنیکا بیان	۵۵	جوان ہونے کا بیان	۱۸	قرآن شریف پڑھنے کا بیان
	کفہ روزہ کا بیان	۵۶	کفنانے کا بیان	۱۹	نماز کو ٹوٹنے والی چیزوں کا بیان
	جن وجہوں سے روزہ توڑ دینا جائز ہے ان کا بیان	۵۶	ضمیمہ اولی :-	۲۱	نمازیں مکروہ اور منہج چیزوں کا بیان
	جن وجہوں سے روزہ نہ رکھنا جائز ہے ان کا بیان	۶۷	مسئلے	۲۲	جن وجوہات سے نماز توڑ دینا درست ہے۔
				۲۳	وتر کا بیان
				۲۴	سنت اور نفل نمازوں کا بیان

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	حصہ چہارم	۵۲	چاندی سونے کے برتنوں کا بیان	۱۵	فدیہ کا بیان
		۵۲	لباس اور پردے کا بیان	۱۷	اعتکاف کا بیان
۲	نکاح کا بیان	۵۵	متفرقات	۱۷	زکوٰۃ کا بیان
۳	انکاح بیان جسے نکاح کرنا حرام ہے	۵۶	کوئی چیز بڑی پانے کا بیان	۲۲	زکوٰۃ ادا کرنے کا بیان
۶	ولی کا بیان	۵۷	وقف کا بیان	۲۳	پیداوار کی زکوٰۃ کا بیان
۹	{ کون کون اپنے برابر وکیل کے ہیں اور کون برابر کے نہیں۔	۵۸	مخصوص مسائل پڑھانے کا طریقہ	۲۵	جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے
۱۰	مہر کا بیان	۵۸	{ جن چیز دینے روزہ نہیں ٹوٹتا اور جسے ٹوٹ جاتا ہے اور قضا یا کفارہ لازم آتا ہے	۲۸	صدقہ فطر کا بیان
۱۳	مہر مثل کا بیان	۵۹	جن وجہوں سے روزہ نہ رکھنا جائز ہے	۲۹	قربانی کا بیان
۱۳	کافروں کے نکاح کا بیان	۵۹	دستور العمل تدریس حصہ ۲ و ۳	۳۵	عقیقہ کا بیان
۱۳	یسیوں میں برابری کرنے کا بیان	۶۰	ضمیمہ اولی :-	۳۶	حج کا بیان
۱۴	دو دھپینے اور پلانے کا بیان	۶۰	روزے کی فضیلت	۳۸	زیارت مدینہ کا بیان
۱۷	طلاق کا بیان	۶۲	اعتکاف کی فضیلت	۳۹	میت ماننے کا بیان
۱۷	طلاق دینے کا بیان	۶۳	لیلۃ القدر کی فضیلت	۴۲	قسم کھانے کا بیان
۱۹	خصتی سے پہلے طلاق ہو جانیکا بیان	۶۵	تراویح کی فضیلت	۴۴	قسم کے کفارہ کا بیان
۲۰	تین طلاق دینے کا بیان	۶۵	عیدین کی راتوں کی فضیلت	۴۵	گھر میں جانتی قسم کھانے کا بیان
۲۰	کسی شرط پر طلاق دینے کا بیان	۶۵	خیرات کر نیکے ثواب کا بیان	۴۶	کھانے پینے کی قسم کھانیکا بیان
۲۲	بیمار کے طلاق دینے کا بیان	۶۸	حج کی فضیلت	۴۷	نہ بولنے کی قسم کھانے کا بیان
۲۳	{ طلاق رجعی میں رجعت کر لینے یعنی روک رکھنے کا بیان	۶۹	ضمیمہ ثانیہ :-	۴۷	بیچنے اور مول لینے کی قسم کھانیکا بیان
۲۴	خلع کا بیان	۶۹	تصحیح الاغلاط و تنقیح الاغلاط	۴۷	روزے نماز کی قسم کھانے کا بیان
۲۶	خاندند کے لاپتہ ہو جانیکا بیان	۷۲	ترجیح الرجال	۴۸	کپڑے وغیرہ کی قسم کھانیکا بیان
۲۶	سوگ کرنے کا بیان			۴۹	وین سے پھر جانے کا بیان
۲۷	روٹی کپڑے کا بیان			۵۰	ذبح کرنے والے کا بیان
				۵۱	حلال و حرام چیزوں کا بیان
				۵۱	نشہ کی چیزوں کا بیان

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵	سودا معلوم ہونے کا بیان	۵۲	بیوی کو ماں کے برابر کہنے کا بیان	۲۸	رہنے کے لئے مکان ملنے کا بیان
۶	اُدھار لینے کا بیان	۵۳	کفّارہ کا بیان	۲۹	لڑکے کے حلالی ہونے کا بیان
۷	مال واپس کر دینے کی شرط کر لینے کا بیان	۵۳	لعان کا بیان	۳۱	اولاد کی پرورش کا بیان
۸	بغیر دیگی چیز کے خریدنے کا بیان	۵۴	عدت کا بیان	۳۲	شوہر کے حقوق کا بیان
۹	سودے میں عیب نکل آنے کا بیان	۵۵	موت کی عدت کا بیان	۳۳	خاوند کے ساتھ نباہ کرنے کا طریقہ
۱۱	بیع باطل اور فاسد وغیرہ کا بیان	۵۶	روٹی کھڑے کا بیان	۳۷	اولاد کی پرورش کرنے کا طریقہ
۱۲	نفع لیکر یا لاک کے دام پر بیچنے کا بیان	۵۶	رہنے کے لئے مکان ملنے کا بیان	۳۹	کھانے کا طریقہ
۱۵	سودی لین دین کا بیان	۵۶	لڑکے کے حلالی ہونے کا بیان	۳۹	مخفی میں اُٹھنے بیٹھنے کا طریقہ
۲۳	بیع سلم کا بیان	۵۷	ضمیمہ اولیٰ	۳۹	حقوق کا بیان
۲۶	قرض لینے کا بیان	۵۷		۴۱	ضروری بات
۲۷	کسی کی ذمہ داری کر لینے کا بیان	۵۷	نکاح کی فضیلت اور اس کے		تجوید یعنی قرآن کو اچھی طرح سنوار
۲۸	اپنا قرضہ دوسرے پر اتار دینے کا بیان	۶۰	حقوق کا بیان	۴۲	کریم پڑھنے کا طریقہ
۲۹	کسی کو وکیل کر دینے کا بیان	۶۱	طلاق کی مذمت کا بیان	۴۶	اُستاد کے لئے ضروری بات
۳۱	وکیل کے برطرف کر دینے کا بیان	۶۱	قرآن مجید پڑھنے کی فضیلت کا بیان	۴۶	خاص مسائل پڑھانے کا طریقہ
۳۱	مضاربت کا بیان یعنی ایک کاروبار کا کام	۶۵	مسئلے	۴۶	جن لوگوں سے نکاح کرنا حرام ہو ان کا بیان
۳۲	امانت کھنے اور رکھانے کا بیان	۷۰	ضمیمہ ثانیہ	۴۷	دلی کا بیان
۳۵	ماتے کی چیز کا بیان	۷۰	تصحیح غلط	۴۷	مہر کا بیان
۳۷	ہبہ یعنی کسی کو کچھ دینے کا بیان	۷۰	از مفتی مظاہر علوم سہارنپور	۴۹	کافروں کے نکاح کا بیان
۳۸	بچوں کو دینے کا بیان	۷۰		۴۹	بیمبوں میں برابری کرنے کا بیان
۴۰	دے کر پھر لینے کا بیان			۴۹	رضعتی سے پہلے طلاق ہو جائیکہ بیان
۴۱	کرایہ پر لینے کا بیان			۴۹	تین طلاق دینے کا بیان
۴۲	اجارہ فاسد کا بیان		حصہ پنجم	۵۰	کسی شرط پر طلاق دینے کا بیان
۴۳	تاوان لینے کا بیان	۲	بیچنے اور خریدنے کا بیان	۵۰	طلاق رجعی میں رجعت کر لینے کا بیان
۴۴	اجارہ کے توڑ دینے کا بیان	۳	قیمت معلوم ہونے کا بیان	۵۰	بیوی کے پاس نہ جانے کی قسم کھانے کا بیان

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۰	قرآن مجید پڑھنے میں دل لگانے کا طریقہ	۱۲	زیادہ بولنے کی حرص کی برائی اور اس کا علاج	۳	وضو اور پاکی کا بیان
۲۱	نماز میں دل لگانے کا طریقہ	۱۳	غصہ کی برائی اور اس کا علاج	۳	نماز کا بیان
۲۱	پیری مریدی کا بیان	۱۳	حسد کی برائی اور اس کا علاج	۴	موت اور مصیبت کا بیان
۲۲	پیری مریدی کے متعلق بعض باتوں کی تعلیم	۱۴	دُنیا اور مال کی محبت کی برائی اور اس کا علاج	۴	زکوٰۃ اور خیرات کا بیان
۲۳	مرید بلکہ ہر مسلمان کو اس طرح رات دن رہنا چاہیے	۱۵	کنجوسی کی برائی اور اس کا علاج	۴	روزہ کا بیان
	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں میں سے بعض نیک کاموں کے ثواب اور بُری باتوں کے عذاب کا بیان، تاکہ نیکوں سے رغبت اور برائیوں سے نفرت ہو۔	۱۵	نام اور تعریف چاہنے کی برائی اور اس کا علاج	۴	تلاوتِ قرآن کا بیان
۲۴	نیت خالص رکھنے کا بیان	۱۶	غرور اور شیخی کی برائی اور اس کا علاج	۴	دعا اور ذکر کا بیان
۲۵	دھکلا دے کیواسطے کوئی کام کرنا	۱۶	اِترانے اور اپنے کو اچھا سمجھنے کی برائی اور اس کا علاج	۶	قسم اور منت کا بیان
۲۵	قرآن وحدیث کے حکم پر چلنا	۱۶	نیک کام دکھا دے کے لئے کڑی نیک برائی اور اس کا علاج	۶	مُعاملات یعنی برتاؤ کا سدھارنا
	نیک کاموں کی راہ نکالنا یا بُری باتوں کی بنیاد ڈالنا	۱۶	نیک کام دکھا دے کے لئے کڑی نیک برائی اور اس کا علاج	۷	لینے دینے کا بیان
۲۵	دین کا علم دھونڈھنا	۱۷	بتانے کے قابل ضروری بات	۷	نکاح کا بیان
۲۵	دین کا مسئلہ چھپانا	۱۷	ایک اور ضروری کام کی بات	۷	کسی کو تکلیف دینے کا بیان
۲۶	مسئلہ جان کر عمل نہ کرنا	۱۸	توبہ اور اس کا طریقہ	۸	عاد توں کو سنوارنا
۲۶	پیشاب سے احتیاط نہ کرنا	۱۸	خدا تعالیٰ سے ڈرنا اور اس کا طریقہ	۸	کھانے پینے کا بیان
	وضو اور غسل میں خوب خیال سے پانی پہنچانا	۱۹	خدا تعالیٰ سے امید رکھنا اور اس کا طریقہ	۹	پہنتے اور اوڑھنے کا بیان
۲۶	مسواک کرنا	۱۹	صبر اور اس کا طریقہ	۹	بیماری اور علاج کا بیان
۲۶	وضو میں اچھی طرح پانی نہ پہنچانا	۱۹	شکر اور اس کا طریقہ	۹	خواب دیکھنے کا بیان
		۲۰	خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھنا اور اس کا طریقہ	۱۰	سلام کرنے کا بیان
		۲۰	خدا تعالیٰ سے محبت کرنا اور اس کا طریقہ	۱۰	بیٹھنے، لیٹنے، چلنے کا بیان
		۲۰	خدا تعالیٰ کے حکم پر راضی رہنا اور اس کا طریقہ	۱۰	سب میں ملکر بیٹھنے کا بیان
		۲۰	صدق یعنی سچی نیت اور اس کا طریقہ	۱۱	زبان کے بچانے کا بیان
		۲۰	مراقبہ اور اس کا طریقہ	۱۱	متفرق باتوں کا بیان
		۲۰	مراقبہ اور اس کا طریقہ	۱۲	دل کا سنوارنا
		۲۰	مراقبہ اور اس کا طریقہ	۱۲	ریا دہ کھانسی حرص کی برائی اور اس کا علاج

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۶	کسی پر بہتان لگانا	۳۱	رحم اور شفقت کرنا	۲۶	عورتوں کا نماز کے لئے باہر نکلنا
۳۶	کم بولنا	۳۱	اچھی بات دوسروں کو بتانا اور بری باتوں سے منع کرنا	۲۷	نماز کی پابندی
۳۶	اپنے آپ کو سب سے کم سمجھنا	۳۱	مسلمان کا عیب چھپانا	۲۷	اول وقت نماز پڑھنا
۳۶	اپنے آپ کو اوروں سے بڑا سمجھنا۔	۳۲	کسی کی ذلت یا نقصان پر خوش ہونا۔	۲۷	نماز کو بری طرح پڑھنا
۳۶	سچ بولنا اور جھوٹ بولنا	۳۲	کسی کو کسی گناہ پر طعنہ دینا	۲۷	نمازیں اور پیرا دھرا دھرا دیکھنا
۳۶	ہر ایک کے منہ پر اسی کی سی بات کہنا	۳۲	چھوٹے چھوٹے گناہ کر بیٹھنا	۲۷	نماز کے سامنے سے نکل جانا
۳۷	اللہ کے سوا دوسرے کی قسم کھانا	۳۲	مال باپ کو خوش رکھنا	۲۸	نماز کو جان کر قضا کر دینا
۳۷	ایسی قسم کھانا کہ اگر میں جھوٹ بولوں تو	۳۲	رشتہ داروں سے بدسلوکی کرنا	۲۸	قرض دے دینا
۳۷	ایمان نصیب نہ ہو	۳۲	بے باک بچوں کی پرورش کرنا	۲۸	غریب قرضدار کو مہلت دینا
۳۷	راستے میں سے ایسی چیز کو ہٹا دینا جسکے	۳۳	پڑوسی کو تکلیف دینا	۲۸	قرآن مجید پڑھنا
۳۷	پڑے رہنے سے چلنے والوں کو تکلیف ہو	۳۳	مسلمان کا کام کر دینا	۲۸	اپنی جان یا اولاد کو کوسنا
۳۷	دعہ اور امانت کو توڑ کرنا	۳۳	مشرم اور بے شرمی	۲۸	حرام مال کمانا اور اس سے کھانا پہننا
۳۷	کسی پنڈت یا فاضل کھولنے والے یا ہتھ	۳۳	خوش خلقی اور بد خلقی	۲۹	دھوکہ کرنا
۳۷	دیکھنے والے کے پاس جانا	۳۳	زری اور روکھا پن	۲۹	قرض لینا
۳۸	کتا پالنا یا تصویر رکھنا	۳۳	کسی کے گھر میں جھانکنا	۲۹	مقدور ہوتے ہوئے کسی کا حق ٹالنا
۳۸	کسی عذر کے بغیر الٹا لٹنا	۳۳	کنوئیں لینا یا باتیں کرنے والوں	۲۹	سود لینا دینا
۳۸	کچھ دھوپ کچھ سایہ میں لیٹنا، بیٹھنا	۳۳	کے پاس جا گھسنا	۲۹	کسی کی زمین دبا لینا
۳۸	دنیا کی حرص نہ کرنا۔	۳۳	غصہ کرنا	۳۰	مزدوری کا فوراً دے دینا
۳۸	موت کو یاد رکھنا اور بہت دنوں کے	۳۳	بولنا چھوڑ دینا	۳۰	اولاد کا مرجانا
۳۸	لئے بند و بست نہ سوچنا اور نیک کام	۳۳	کیسے کو بے ایمان کہہ دینا یا پھٹکا ر ڈالنا۔	۳۰	غیر مردوں کے روبرو عورت کا عطر لگانا
۳۸	کے لئے وقت کو غنیمت سمجھنا۔	۳۵	کسی مسلمان کو ڈرا دینا	۳۰	عورت کا بار یک کپڑا پہننا
۳۹	بلا اور مصیبت میں صبر کرنا	۳۵	مسلمان کا عذر قبول کر لینا	۳۰	عورت کو نکاح مرد کی سی وضع اور صورت بنانا
۳۹	بیمار کو پوچھنا	۳۵	چغلی کھانا	۳۱	شان دکھانے کے لئے کپڑا پہننا
۳۹	مرد کو نہ مانا اور کفن دینا اور گھر والوں کی تسلی کرنا	۳۵	غیبت کرنا۔	۳۱	کسی پر ظلم کرنا

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۹	حضرت مریم کا ذکر	۶	حضرت حوا کا ذکر	۳۹	چلا کر اور گریبان چاک کر کے رونا
۲۰	حضرت زکریا کی بی بی کا ذکر	۷	حضرت نوحؑ کی والدہ کا ذکر	۳۹	یتیم کا مال کھانا
۲۱	حضرت خدیجہ و حضرت سودا کا ذکر	۷	حضرت سارہ کا ذکر	۴۰	قیامت کے دن کا حساب کتاب
۲۱	حضرت عائشہ صدیقہ کا ذکر	۸	حضرت ہاجرہ کا ذکر	۴۰	بہشت و دوزخ کو یاد رکھنا
۲۲	حضرت حفصہ و ام سلمہ و خزمہ کی پیٹی زینب کا ذکر	۹	حضرت اسماعیل کی دوسری بی بی کا ذکر	۴۱	قیامت اور اسکی نشانیوں کا کچھ حال
۲۳	حضرت زینب (ججش کی بیٹی) کا ذکر	۱۰	کافرا و شاہنمر و دی بیٹی کا ذکر	۴۱	خاص قیامت کے دن کا ذکر
۲۴	حضرت ام حبیبہ و جویریہ کا ذکر	۱۰	حضرت لوط کی بیٹیوں کا ذکر	۴۲	بہشت کی نعمتوں اور دوزخ کی مصیبتوں کا بیان
۲۵	حضرت میمونہ کا ذکر	۱۱	حضرت ایوب کی بی بی کا ذکر	۴۲	ان باتوں کا بیان کہ جنکے بغیر ایمان ادھورا رہتا ہے۔
۲۶	حضرت صفیہ و زینب کا ذکر	۱۱	حضرت لیا یعنی حضرت یوسف کی خالہ کا ذکر	۴۹	اپنے نفس کی اور عام آدمیوں کی خرابی
۲۷	حضرت رقیہ و ام کلثوم کا ذکر	۱۲	حضرت موسیٰ کی والدہ کا ذکر	۵۰	نفس کے ساتھ برتاؤ کا بیان
۲۸	حضرت فاطمہ الزہراء کا ذکر	۱۲	حضرت موسیٰ کی بہن کا ذکر	۵۱	عام آدمیوں کیساتھ برتاؤ کا بیان
۲۹	حضرت حلیمہ سعدیہ کا ذکر	۱۳	حضرت موسیٰ کی بی بی کا ذکر	۵۳	ضمیمہ اولی :-
۲۹	حضرت ام ایمن کا ذکر	۱۳	حضرت موسیٰ کی سالی کا ذکر	۵۶	قلب کی صفائی اور باطن کی دستی کی ضرورت
۳۰	حضرت ام سلیم کا ذکر	۱۴	حضرت آسیہ کا ذکر	۵۶	ضمیمہ ثانیہ :-
۳۱	حضرت ام حرام کا ذکر	۱۴	فرعون کی بیٹی کی خواص کا ذکر	۶۱	عام عورتوں کو نصیحت
۳۱	حضرت ام عبداللہ و زینب و خدیجہ و والدہ کا ذکر	۱۵	حضرت موسیٰ کے لشکر کی ایک بڑھیا کا ذکر	۶۱	خاص ذکر و شغل کرنیوالوں کو نصیحت
۳۲	حضرت ابوہریرہ کی ماں کا ذکر	۱۶	حیوہ کی بہن کا ذکر	۶۲	
۳۲	اسما بنت عمیس کا ذکر	۱۶	حیوہ کی ماں کا ذکر		
۳۳	حضرت خدیجہ کی والدہ کا ذکر	۱۶	حضرت سلیمان کی والدہ کا ذکر		
۳۳	حضرت فاطمہ بنت خطاب کا ذکر	۱۷	حضرت بلقیس کا ذکر		
۳۳	ایک انصاری عورت کا ذکر	۱۸	بنی اسرائیل کی ایک لونڈی کا ذکر		
۳۴	ام فضل لبابہ بنت حارث کا ذکر	۱۸	بنی اسرائیل کی ایک عقلمند بی بی کا ذکر	۲	پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش اور وفات وغیرہ کا بیان
۳۴	حضرت ام سلیم کا ذکر	۱۹	حضرت مریم کی والدہ کا ذکر	۴	آنحضرت کے مزاج و عادات کا بیان

حصہ ہشتم

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵۸	قرآن و حدیث عورتوں کے بعض عیوب پر نصیحت	۳۳	حبیب عجمی کی بی بی حضرت عمرہ کا ذکر	۳۵	حضرت ہالہ بنت خویلد و ہند بنت عتبہ
۵۸	آیتوں کا مضمون	۳۴	حضرت امہ الجلیل و عبیدہ بنت کلاب		وام خالد و صفیہ کا ذکر
۵۸	حدیثوں کا مضمون	۳۵	اور عفیفہ و عابدہ شعوانہ کا ذکر	۳۶	حضرت ابوالہثیم کی بی بی واسعہ بنت
۶۰	ضمیمہ اولیٰ	۳۵	حضرت آمنہ رملیہ کا ذکر		البکر و ام رومان کا ذکر
۶۰	بہشتی جوہر	۳۶	حضرت نفوسہ بنت زید بن ابی الفوارس	۳۶	حضرت ام عطیہ کا ذکر
۶۰	رسول اللہ صلعم کی پاکیزہ شانیں و عادات کا ذکر	۳۷	وسیدہ نفیسہ بنت حسن بن زید بن حسن	۳۷	حضرت بریرہ و فاطمہ بنت ابی جہش
۶۲	ضمیمہ ثانیہ	۳۷	ابن علی رضی اللہ عنہم کا ذکر	۳۷	اور حمہ بنت ابی جہش اور عبد اللہ
۶۲	مضمون ماخوذ از "اصلاح النساء"	۳۷	میمونہ سودا کا ذکر		بن مسعود کی بی بی زینب کا ذکر
۶۳	عنق کا ذکر	۳۷	حضرت ریحانہ مجنونانہ کا ذکر	۳۸	امام حافظ ابن عساکر کی استاد
۶۳	واعلہ کا ذکر	۳۷	حضرت سری سقطی کی ایک مریہ کا ذکر		بیبیوں کا ذکر
۶۴	حضرت لوط کی بیوی کا ذکر	۳۸	حضرت تحفہ کا ذکر	۳۸	حفید بن زہرا طبیب کی بہن اور
۶۴	صدوف کا ذکر	۳۹	حضرت جویرہ اور شاہ بن شجاع کرمانی		بھانجی کا ذکر
۶۵	اریل کا ذکر	۳۹	کی بیٹی کا ذکر	۳۸	امام زید بن ہارون کی لونڈی کا ذکر
۶۶	نائلہ کا ذکر	۳۹	حضرت حاتم مہم کی ایک چھوٹی سی لڑکی کا ذکر	۳۹	ابن سمک کوفی کی لونڈی کا ذکر
۶۶	بلعم باعور کی بیوی کا ذکر	۵۰	حضرت سمہ الملوک کا ذکر	۳۹	ابن جزمی کی بھوپھی کا ذکر
۶۸	حضرت یحییٰ کو قتل کرنے والی عورت کا ذکر	۵۱	ابو عامر و اعطی کی لونڈی کا ذکر	۳۹	امام ربیعۃ الرائی کی والدہ کا ذکر
۶۹	جرج کو قہمت لگانے والی عورت کا ذکر	۵۱	رسالہ کسوة النسوة	۴۰	امام بخاری کی والدہ اور بہن کا ذکر
۸۰	بنی اسرائیل کی ایک بیہرم عورت کا ذکر		فصل اول بہشتی زیور کے ترغیبی مضمون	۴۰	قاضی زادہ رومی کی بہن کا ذکر
۸۰	پہلی امتون کی ایک بد ذات عورت کا ذکر		نیک بیبیوں کی خصلت اور تعریف اور	۴۱	حضرت معاذہ عدویہ و رابعہ عدویہ
۸۱	بنی اسرائیل کی ایک نکار عورت کا ذکر	۵۳	درجے شہر آن و حدیث سے آیتوں کا		اور ماجدہ قریشیہ کا ذکر
۸۲	ام جمیل کا ذکر	۵۴	کا مضمون حدیثوں کا مضمون	۴۱	حضرت عائشہ بنت جعفر صادق کا ذکر
۸۲	جو عورتیں فتح مکہ کے روز جاری گئیں ان کا ذکر	۵۴	فصل دوم کنز العمال کے ترغیبی مضمون	۴۲	اباح قیس کی بی بی اور فاطمہ نیشاپوری کا ذکر
			اضافات از مشکوٰۃ شریف	۴۲	حضرت رابعہ شامیہ بنت اسماعیل
			فصل سوم بہشتی زیور کے ترغیبی مضمون		اور ام ہارون کا ذکر

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۶	چوٹ لگنے کا بیان	۱۳	سر کی بیماریاں	۸۳	زینب بنت حارث کا ذکر
۴۷	زہر کھالینے کا بیان	۱۴	آنکھ کی بیماریاں	۸۳	لبید یہودی کی بیٹیوں کا ذکر
۴۷	مردار سنگ کھالینا	۱۷	کان کی بیماریاں	۸۴	سلطنت بنت مالک کا ذکر
۴۸	زہریلے جانوروں کے کاٹے کا بیان	۱۸	ناک کی بیماریاں	۸۴	قطامہ کا ذکر
۵۰	کیڑے مکوڑوں کے بھگٹنے کا بیان	۱۹	زبان کی بیماریاں	۸۵	جعدہ بنت اشجب کا ذکر
۵۱	سفر کی ضروری تدبیروں کا بیان	۱۹	دانت کی بیماریاں	۸۵	بی بی زلیخا کا ذکر
۵۲	حمل کی تدبیروں اور احتیاطوں کا بیان	۲۰	حلق کی بیماریاں	۸۶	قارون کی بہکائی ہوئی عورت کا ذکر
۵۴	اسقاط یعنی حمل گر جانے کی تدبیر کا بیان	۲۰	سینہ کی بیماریاں	۸۶	پلے گنہ کا اقرار کرنے والی عورت کا ذکر
۵۵	زچہ کی تدبیروں کا بیان	۲۲	دل کی بیماریاں	۸۷	چوری سے توبہ کرنے والی ایک عورت کا ذکر
۵۸	بچوں کی تدبیروں اور احتیاطوں کا بیان	۲۲	معدہ یعنی پیٹ کی بیماریاں	۸۷	سجاح کا ذکر
۶۰	بچوں کی بیماریوں اور علاج کا بیان	۲۵	نمک سلیمانی مع ترکیب استعمال	۸۸	تنبیہ
۶۸	پھوڑا پھنسی وغیرہ کا بیان	۲۶	مسہل کا بیان		
۶۸	طاعون کا بیان	۲۶	جگر کی بیماری		
۷۱	متفرق ضروریات اور کام کی باتیں	۲۶	تلی کی بیماری		
۷۲	خاتمہ - نسخوں کے بنانے کی ترکیب	۲۷	انتڑیوں کی بیماریاں	۲	دیباجہ
۸۱	جھاڑ پھونک کا بیان	۲۹	گردہ کی بیماریاں	۳	مقدمہ حصہ نہم
۸۵	إضافہ جدیدہ	۳۰	مٹاڑ یعنی پھکنے کی بیماریاں	۳	ہوا کا بیان
۹۳	بطی جو ہر ہمیشتی زور حصہ نہم	۳۰	رحسہ کی بیماریاں	۴	کھانے کا بیان
۶۲	بچہ کا بہت روزا اور نہ سونا	۳۴	کمر اور ماتہ پاؤں کے جوڑوں کا درد	۵	عمدہ غذائیں اور غراب غذائیں
۶۴	دست آنا قبض چھپش کا بیان	۳۶	بخار کا بیان	۷	پانی کا بیان
۶۵	چنوتے	۴۱	ورم اور ذہل وغیرہ کا بیان	۸	آرام اور محنت کا بیان
۷۱	گوشت اور انڈا رکھنے کی ترکیب	۴۱	ورم کی کچھ دواؤں کا ذکر	۹	علاج کرانیس جن باتوں کا خیال ضروری ہے
۷۱	گوشت اور مچھلی کا ناٹا گلانے کی ترکیب	۴۵	آگ یا کسی دوسری چیز سے جل جائیگا بیان	۱۲	بطی صہط ملاحول کا بیان
۷۱	دودھ پھاڑنے کی ترکیب	۴۵	بال کے نسخوں کا بیان	۱۳	بیماریوں کے ہلکے ہلکے علاج

حصہ نہم

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۴	بچوں کی احتیاط کا بیان	۷۷	شربت عُنَاب	۷۱	پانی اور کھانا گرم رکھنے کی ترکیب
۱۵	نیکی اور نصیحت کی بعض باتیں	۷۷	ہر قسم کے شربت بنانے کی ترکیب	۷۲	آتش جو
۱۹	ہاتھ کے ہنر اور پیشہ کا مختصر بیان	۷۷	عرق کھینچنے کی آسان ترکیب	۷۲	آب کاسنی مقطر
۱۹	بعض پیچیدہ روں اور بزرگوں کے	۷۷	عرق کا فور	۷۲	آب کاسنی مروق
۲۰	ہاتھ کے مہر کا بیان	۷۸	قرص کھربار	۷۲	اٹریفیل کشنیزی
۲۱	گزر کر نیچے بعض آسان طریقے	۷۸	کشتہ رانگ	۷۲	اٹریفیل صغیر
۲۱	صابون بنانے کی ترکیب	۷۸	کشتہ مرجان	۷۳	اٹریفیل زمانی
۲۳	حاجت کے برتنوں کے نام اور شکل	۷۹	محل قند	۷۳	سقمونیا کا بھوننا
۲۳	صابون بنانے کی ترکیب	۷۹	لعوق سپتاں ، ،	۷۳	جوارش کمونی
۲۵	کپڑا چھاپنے کی ترکیب	۷۹	مار اللحم	۷۳	جوارش مصطکی
۲۵	لکھنے کی روشنائی بنانے کی ترکیب	۷۹	مرتبہ آملہ	۷۳	خمیرہ بادام
۲۵	انگریزی روشنائی بنانے کی ترکیب	۷۹	مرسم رسل	۷۳	خمیرہ بنفشہ
۲۶	لکڑی رنگنے کی ترکیب	۷۹	انڈا نیم برشت کرنے کی ترکیب	۷۴	خمیرہ گاؤد بان
۲۶	برتن پر قلمی کرنے کی ترکیب	۷۹	مفسر ج بارد	۷۴	خمیرہ مردارید
۲۶	مٹی جوش کرنے یعنی پکانا کا لکھائی کی ترکیب	۷۹	معجون دبیدالورد	۷۴	دوار المسک بارد
۲۶	پینے کا مٹا کو بنانے کی ترکیب	۸۰	مومیائی بنانے کی ترکیب	۷۵	دوار المسک معتدل
۲۷	خوشبودار پینے کا مٹا کو بنانے کی ترکیب	۸۰	نوشدارو	۷۵	دوغن ہبہ روزن
۲۷	سوچی کی روٹی کی ترکیب جو زود ہضم ہوتی ہے			۷۵	موم روغن
۲۷	گوشت پکانے کی ترکیب جس سے			۷۶	سکجنین سادہ
۲۷	وہ چھ ماہ تک خراب نہیں ہوتا			۷۶	شربت انجبار
۲۸	گوشت پکانے کی ترکیب جس سے	۲	سلیقہ اور آرام کی بعض باتیں	۷۶	شربت بزوری بارد
۲۸	وہ دوڑھ ماہ تک خراب نہیں ہوتا			۷۶	شربت بزوری حار
۲۹	نان پاؤ اور بسکٹ وغیرہ بنانے کی ترکیب	۵	عیب اور تکلیف کی بعض باتیں جو	۷۶	شربت بزوری معتدل
۲۹	نان پاؤ کے خمیر کی ترکیب	۹	عورتوں میں پانی جاتی ہیں	۷۶	شربت دینار
			خجریہ اور انتظام کی بعض باتیں		

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۶	پانی کی ناپاکی کے بعض مسائل	۳۰	ڈاک خانہ کے کچھ قاعدے	۳۰	نان پاف پکانے کی ترکیب
۹	پیشاب پاخانہ کیوقت جن امور بچنا چاہیے	۳۱	خط کا قاعدہ	۳۱	نان خطائی بنانے کی ترکیب
۱۰	جن چیزوں سے ہتھ دیرست نہیں	۳۱	پلنرے یا پیکٹ کا قاعدہ	۳۱	میٹھے بسکٹ بنانے کی ترکیب
۱۰	جن چیزوں سے ہتھ بالاکراہت درست ہے	۳۱	رجسٹری کرنے کا قاعدہ	۳۱	ٹمکین بسکٹ بنانے کی ترکیب
۱۰	وضو کا بیان	۳۱	ہیمہ کا قاعدہ	۳۱	آم کا اچار بنانے کی ترکیب
۱۱	موزوں پر مسح کرنے کا بیان	۳۲	پارسل کا قاعدہ	۳۲	چاشنی دار اچار بنانے کی ترکیب
۱۲	حدیث صغریٰ یعنی بے وضو ہونے کی حالت کے حکم	۳۲	دی۔ پی۔ قیمت طلب کا قاعدہ	۳۲	ٹمک پانی کا اچار بنانے کی ترکیب
۱۳	غسل کا بیان	۳۲	منی آرڈر کا قاعدہ	۳۲	کافی عرصہ تک بیٹہ الاشجہ کا اچار بنانے کی ترکیب
۱۳	جن صورتوں میں غسل فرض نہیں	۳۲	تار کے قواعد	۳۲	نورتن چٹنی بنانے کی ترکیب
۱۵	جن صورتوں میں غسل واجب ہے	۳۲	خط لکھنے پڑھنے کا طریقہ و قاعدہ	۳۲	مربہ بنانے کی ترکیب
۱۶	جن صورتوں میں غسل سنت ہے۔	۳۳	خاتمہ الکتاب، اہم مضامین	۳۳	ٹمک پانی کے آم کی ترکیب
۱۶	جن صورتوں میں غسل مستحب ہے۔	۳۳	بعض کتابوں کے نام جنکے دیکھنے سے فائدہ ہوتا ہے	۳۳	لیموں کے اچار کی ترکیب
۱۶	حدیث اکبر کے احکام	۳۳	بعض کتابوں کے نام جنکے دیکھنے سے نقصان ہوتا ہے	۳۳	کھڑارنگے کی ترکیبیں
۱۷	تیمم کا بیان	۳۶	ضمیمہ	۳۶	چھٹانکے من تک وزن لکھنے کا طریقہ
۱۹	تمتہ حصہ دوم بہشتی زیور	۳۶	اضافہ	۳۶	چھدام سے دسہزار تک رقم لکھنے کا طریقہ
۱۹	نماز کے وقتوں کا بیان	۳۸	حصہ یازدہم بہشتی گھر	۳۸	گز اور گره لکھنے کا طریقہ
۲۰	اذان کا بیان	۳۸	تولد ماشہ لکھنے کا طریقہ	۳۸	چھوٹی اور بڑی گنتی کی نشانیوں کا جوڑنا
۲۱	اذان و اقامت کے احکام	۳۹	دیباچہ جدید	۳۹	رقموں کے جوڑنے کی مثال
۲۳	اذان و اقامت کے سنن اور مستحبات	۳۹	دیباچہ قدیم	۳۹	روزمرہ کی آمدنی اور خرچ لکھنے کا طریقہ
۲۴	متفرق مسائل	۴۲	تمتہ حصہ اول بہشتی زیور	۴۲	مختصر سے گروں کا بیان
۲۵	نماز کی شہرطوں کا بیان	۴۳	بعض الفاظ کے معنی جو ہر وقت بولے جاتے ہیں	۴۳	بعض الفاظ کے معنی جو ہر وقت بولے جاتے ہیں
۲۶	قبلہ کے مسائل	۴۳	اصطلاحات ضروریہ	۴۳	زخوں کے نام
۲۷	نیت کے مسائل	۴۳	پانی کے استعمال کے احکام	۴۳	بعض غلط الفاظ کی درستی

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۰۱	اعتکاف کے مسائل	۶۴	مرض کے بعض مسائل	۲۷	تبیخ تحریم کا بیان
۱۰۳	زکوٰۃ کا بیان	۶۵	مسافر کی نماز کے مسائل	۲۸	فرض نماز کے بعض مسائل
۱۰۴	ساتھ روزوں کی زکوٰۃ کا بیان	۶۶	خوف کی نماز	۳۰	حیۃ المسجد
۱۰۵	اونٹ کا نصاب	۶۸	جمعہ کی نماز کا بیان	۳۰	نوافل سفر
۱۰۶	گائے اور بھینس کا نصاب	۶۸	جمعہ کے فضائل	۳۱	نماز قتل
۱۰۷	بکری، بھیڑ کا نصاب	۷۱	جمعہ کے آداب	۳۱	تراویح کا بیان
۱۰۷	زکوٰۃ کے متفرق مسائل	۷۳	جمعہ کی نماز کی فضیلت اور تاکید	۳۲	نماز کسوف و خسوف
۱۰۸	تتمہ حصہ پنجم بہشتی زیور	۷۵	نماز جمعہ کے واجب ہونے کی شرطیں	۳۳	استسقاء کی نماز کا بیان
۱۰۸	بالوں کے متعلق احکام	۷۵	جمعہ کی نماز کے صحیح ہونے کی شرطیں	۳۴	فرائض و واجبات نماز کے متعلق
۱۱۰	شفعہ کا بیان	۷۷	جمعہ کے خطبہ کے مسائل	۳۴	بعض مسائل
۱۱۰	مزارعت (کھیتی کی بٹائی) اور مساقات (پھل کی بٹائی) کا بیان	۷۹	جمعہ کے روز نبی صلعم کا خطبہ	۳۵	نماز کی بعض سنتیں
۱۱۲	نشہ کی چیزوں کا بیان	۸۲	عیدین کی نماز کا بیان	۳۶	جماعت کا بیان
۱۱۳	شرکت کا بیان	۸۳	کعبہ مکرمہ کے اندر نماز پڑھنے کا بیان	۳۶	جماعت کی فضیلت اور تاکید
۱۱۵	تتمہ حصہ نہم بہشتی زیور	۸۴	سجدہ تلاوت کا بیان	۳۷	جماعت کی حکمتیں اور فائدے
۱۱۵	مرذوں کے امراض	۸۶	میت کے غسل کے مسائل	۳۸	جماعت کے واجب ہونے کی شرطیں
۱۱۷	ضعیف باہ اور سرعت کا بیان	۹۰	میت کے کفن کے بعض مسائل	۴۰	جماعت کے صحیح ہونے کی شرطیں
۱۱۹	ضعیف باہ کی دوری کے لئے چند دواؤں اور غذاؤں کا بیان	۹۳	جنازہ کی نماز کے مسائل	۵۰	جماعت کے احکام
۱۲۱	بطور احتیاط چند مقوی دواؤں کا بیان	۹۷	جنازہ کے متفرق مسائل	۵۱	مقتدی اور امام کے متعلق مسائل
۱۲۲	ضعیف باہ کی دوسری صورت کا بیان	۹۸	مسجد کے احکام	۵۷	جماعت میں شامل ہونے یا نہ ہونے کے مسائل
۱۲۳	ضعیف باہ کی تیسری قسم	۹۸	روزہ کا بیان	۵۸	نماز جن چیزوں سے فاسد ہو جاتی ہے
				۶۰	نماز جن چیزوں سے مکروہ ہو جاتی ہے
				۶۱	نماز میں حدت ہو جانے کا بیان
				۶۲	سہو کے بعض احکام
				۶۲	نماز قضا ہو جانے کے مسائل

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۳۰	ضمیمہ اولیٰ	۱۲۷	خصیہ کا اوپر چڑھ جانا	۱۲۳	کام کی چند باتیں
۱۳۰	موت اور اسکے متعلقات کا بیان	۱۲۷	آنت اترنا اور فوطہ کا بڑھنا	۱۲۴	خواہش نفسانی کی کثرت کا بیان
۱۳۰	زیارت قبر کا بیان	۱۲۸	فوطہ میں ریح آجانے کا بیان	۱۲۴	کثرت جہتلام کا بیان
۱۳۵	مسائل الرحیم الامتہ رحمہ	۱۳۸	فوطوں میں پانی آجانیکا بیان	۱۲۵	چند متفرق نسخے
۱۳۷	ضمیمہ ثانیہ	۱۲۹	فوطوں یا جنگا سوں میں خراش ہو جانا	۱۲۵	آتشک کا بیان
۱۳۷	تعديل حقوق الوالدین	۱۲۹	عضو تناسل کے ورم کا بیان	۱۲۶	سوزاک کا بیان

فہرست مضامین نور محمدی طبی جوہر (ہستی زیور حصہ نہدہم)

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۰۸	نوشادر گدھے کے پیشاب میں ملانا	۱۰۵	فضلات حیوانیہ کا بیان	۹۴	دیباچہ و تہ تمہید
۱۰۸	راگھو چرپین کی پاک ہے۔	۱۰۵	کبوتر کا خون بڑاں پر نکلنا	۹۵	فائدہ جلیبلہ - علاج میں آزادی
۱۰۸	جس تیل میں حشرات الارض یا گور جلا یا گیا	۱۰۶	کتے سے زخم چٹوانا	۹۵	تیار داروں کو نصیحت
۱۰۹	نا پاک پانی کی چھلی	۱۰۶	چوہوں جو کھانے کی لیا	۹۶	علاج میں چار چیزوں سے کام لے کر
۱۰۹	مرغی کو نا پاک چیز کھلا کر کھانا	۱۰۶	حلال پرندوں کے فضلات	۹۶	استعمال داخلی اور خارجی کی
۱۰۹	شیراب کا سرکہ بنانا	۱۰۶	حلال مرادات کا حکم	۹۶	تعریف اور حکم
۱۰۹	دوا کو گھوڑے کی لہید میں دانا	۱۰۶	بکری کا پتہ پھلوری پر چڑھنا	۹۷	ممانعت کی وجوہات چار ہیں۔
۱۰۹	بھینڈے کی خانہ کی بڑی	۱۰۶	جاڑوں کے برابر کا حکم	۹۷	جمادات کا بیان
۱۱۰	پنیر یا بیشتر اعلیٰ وغیرہ	۱۰۶	ششیاف کا حکم	۹۷	سولنے چاندی کے استعمال کی
۱۱۰	مسلمان طبیب کو جس دوا دینا	۱۰۶	چمکا دوا کا پیشاب عقوبہ	۹۷	ممانعت کی وجہ
۱۱۰	فاسفورس کا حکم	۱۰۶	چوہے کی مینگی	۹۷	چمکا کھانا سنبھالنا سستی لگانے اور دھوا
۱۱۱	خاتمہ بعض فعال ممنوعہ کا بیان	۱۰۶	انسانی فضلات کا حکم	۹۸	جمانے کا حکم بعض الاعضاء
۱۱۱	ستر عورت کے متعلق بے حیاطی	۱۰۶	متفرقات - مرکبات از	۹۸	اشرف من بعض الاعضاء
۱۱۱	ختمہ کے متعلق بے حیاطی	۱۰۶	جماد و حیوان	۹۸	مٹی وغیرہ زہریلی ادویات جلی
۱۱۱	مرد و عورت سے پتہ چٹوانا	۱۰۶	نکھی شور بے میں گر جائے	۹۸	ہوئی روئی - ریشم اور سونے چاندی
۱۱۱	عصر مشرعی کا بیان	۱۰۶	تبدیل ماہیت کا بیان	۹۹	سولنے چاندی کے ذوق والی ہون
۱۱۱	اور حکم	۱۰۶	گندہ انداز پاک اور پچ	۱۰۰	مسکرات کا حکم - ایون
۱۱۱	کسیوں کا مطب میں آنا۔	۱۰۶	پاک ہے۔	۱۰۱	فلک سیر وغیرہ کا حکم۔
۱۱۱	عوض مؤلف	۱۰۸	حشرات الارض کا تیل	۱۰۱	شیراب کا بیان
۱۰۲	شجرہ طبی جوہر (طبی جوہر)	۱۰۸	دھواں پاک ہے اور بخار نہیں	۱۰۱	اسپرٹ کا حکم
۱۰۲	کی فہرست مضامین	۱۰۸	کا نہیں ہے۔	۱۰۱	شراب آئیر انگریزی ادویات
۱۰۲	اہل علم اس سے ضرور منتفع ہوں	۱۰۸	بار اللہ میں خون پڑ جانا۔	۱۰۱	ڈاکٹری کتاب سے شراب کی تحقیق
۱۰۲	کنہ اشفاق احمد برادر شفاعت احمد خوشنویس	۱۰۸	ترباق الاغاعی	۱۰۲	ہوسو پیتھک دوا کا حکم
		۱۰۸	خسر گوش کی مینگیلیا عقد	۱۰۲	کلوراف ورم سونگھنا
		۱۰۸	میں پینا۔	۱۰۲	نباتات کا بیان

فہرست مضامین نور محمدی بہشتی زیور حصہ اول مکمل مدلل

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵۲	معذور کے احکام	۲۲	خط کے پتے لکھنے کا طریقہ	۲	دیباچہ قدیمہ دروجہ تالیف
۵۳	غسل کا بیان	۲۲	گنتی	۶	نظم - اصلی انشائی زیور
۵۶	کس پانی سے وضو غسل درست ہے اور کس سے درست نہیں	۲۴	سچی کہانیاں	۷	مفرد حروف کی صورت
۵۹	کنوئیں کا بیان	۲۶	دوسری کہانی	۱۱	مربک حروف
۶۲	چانوروں کے جھوٹے کا بیان	۲۷	تیسری کہانی	۱۲	دلوں و مہینوں کے نام
۶۳	تیمم کا بیان	۲۹	چوتھی کہانی	۱۲	جملے
۶۸	موزوں پر مسح کرنے کا بیان	۳۸	عقیدوں کا بیان	۱۳	قواعد مخصوصہ استعمال حروف
۷۰	مسائل ذیل کے پڑھانیکا طریقہ	۳۹	فصل		ذیل یعنی ن، و، ہ، ھ، ی،
۷۱	وضو کی توڑنیوالی چیزوں کا بیان	۴۰	کفر و شرک کی باتوں کا بیان		ے، ال -
۷۱	غسل کے بقیہ مسائل	۴۰	بدعتوں اور بری رسموں کا بیان		حرکات و سکنت کے نام
۷۱	جن چیزوں سے غسل واجب ہے	۴۱	بعض بڑے بڑے گناہوں کا بیان جن پر بہت سختی آئی ہے -		صورت، آواز، مشق
۷۳	دیباچہ	۴۳	گناہوں سے بعض دنیا کے نقصانوں کا بیان		خط لکھنے کا بیان
۷۳	علم کی بزرگی کا بیان	۴۳	عبادت سے بعض دنیا کے فائدوں کا بیان		بڑوں کے القاب و آداب
۸۲	اصلاح معاملہ بہ تعلیم نسواں	۴۳	وضو کا بیان یعنی طریقہ		چھوٹوں کے القاب و آداب
۹۱	طہارت یعنی وضو اور غسل کی بزرگی کا بیان	۴۳	وضو کی توڑنے والی چیزوں کا بیان		شوہر کے القاب و آداب
۹۳	ضمیمہ ثانیہ مسماۃ بہ تصحیح الاعطال	۴۸			بیوی کے القاب و آداب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

دیسپاچت دیکھی

یہ مضمون بچوں کے لئے ہے۔ بچوں کو صوفیہ سے متعلق درجہ کرنا بجا دینے

یہ ایک حدیث آخر صبر البخاری

درمہم و غیرہ ما ۱۲

یہ حدیث ان اس قال تھل رسول

اولہ صلی اللہ علیہ وسلم

طلب العلم فی بیۃ علی کل مسلم

یا علی علیہ السلام غیریہ ایک نقل

و غیریہ زید الجہرہ والزلزلہ و

لہ سبب رواہ ابن ماجہ و

رواہی البیہقی فی شعب الایمان

ان قولہ کہ علم قال ہذا حدیث

نور محمدیہ و اسنادہ ضعیف

و قد روای عن ابی جہلہ ضعیف

و کہی عن ابی جہلہ و قال

ابن ماجہ فی المقاصد الحسنہ

یہ بحث طویل قدر الی بعض

المصنفین یا غیرہ الحدیث

و مسلمہ و لیس لہا ذکر فی شی

س طرہ کان کان منا یا صحابہ

۱۲ (ابن ماجہ ص ۱۲)

اور بہیقی کتاب شعب الایمان

میں علی علیہ السلام ہی کی منقول

ہے اور امام بیہقی فرماتے ہیں

کہ اس حدیث کا متن مشہور ہے

مگر یہ ضعیف ہے۔ اسی کی تائید

میں امام بخاری نے مقاصد

حسنہ میں بھی ذکر کیا ہے کہ

بعض مصنفین نے علی علیہ السلام

کے بعد مسلمہ کا اضافہ کیا ہے

اور یہ حاصل بحث کے بعد

الحمد لله الذي قال في كتابه
يا ايها الذين امنوا اقموا انفسكم
اهليكم نارا وقد هان الناس والحجاة
وقال تعالى واذا كن مايتلى في بيوتكن
من آيات الله والحكمة والصلوة و
السلام على رسول محمد صفا (الهيكم
الذي قال في خطابه كلکم راع
وكلکم مسئول عن رعيتہ وقل علیہ
السلام طلب العلم فی بیۃ علی کل
مسلم ومسلمة وعلى اله واصحابه
المتأدين والمؤدين بأدابہ

تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے اپنی کتاب میں فرمایا۔ اے
ایمان والو بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے گھروالوں کو آگ (یعنی دوزخ)
سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور یاد کرو
اے عورتو! جو پڑھی جاتی ہیں تمہارے گھروں میں اللہ کی آیتیں
اور دانائی کی باتیں۔ اور درود اور سلام آپ کے رسول محمد (صلی اللہ
علیہ وسلم) پر جو برگزیدہ ہیں انبیاء کے۔ آپ نے فرمایا اپنے ارشادات
میں ہر ایک تم میں سے راعی (نگہبان) ہے اور ہر ایک سے اس کی
رعیت کے متعلق پوچھ ہوگی اور فرمایا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے
حاصل کرنا علم کا ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت پر فرض ہے اور
درود نازل ہو آپ کی اولاد اور اصحاب پر جو آپ کے اخلاق و
عادات کو سیکھنے اور سکھانے والے ہیں (۱۲)

اما بعد۔ حقیر ناچیز اشرف علی تھانوی حنفی منظر مدعا ہے کہ ایک مدت سے ہندوستان
کی عورتوں کے دین کی تباہی دیکھ دیکھ کر دل دکھنا تھا اور اسکے علاج کی فکر میں رہتا تھا، اور
زیادہ وجہ فکر کی یہ تھی کہ یہ تباہی صرف اُن کے دین تک محدود نہیں تھی۔ بلکہ دین سے گذر کر
ان کی دنیا تک پہنچ گئی تھی اور اُن کی ذات سے گذر کر اُنکے بچوں بلکہ بہت سے آثار سے
اُن کے شوہروں تک اثر کر گئی تھی اور جس رفتار سے یہ تباہی بڑھتی جاتی تھی اُسکے اندازہ
سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ اگر چندے اور اصلاح نہ کی جائے تو شاید یہ مرض قریب قریب
لا علاج کے ہو جائے۔ اسلئے علاج کی فکر زیادہ ہوئی اور سبب اس تباہی کا بالقاء الہی اور
تجربہ اور دلائل اور خود علم ضروری سے محض یہ ثابت ہوا کہ عورتوں کا علوم دینیہ سے ناواقف ہونا
ہے جس سے اُن کے عقائد اُن کے اعمال اُن کے معاملات اُن کے اخلاق ان کا طرز معاشرت
سب برباد ہو رہا ہے بلکہ ایمان تک بچنا مشکل ہے۔ کیونکہ بعض اقوال وافعال کفریہ تک

بھی فرمایا ہے کہ اس حدیث کی کسی سند میں بھی یہ لفظ (و مسلمة) مذکور نہیں ہے۔ مگر یہ روایت منقطعہ ہے۔

دستور العمل تدبیر حصہ اول
 دیکھو جب ان کی کتاب شریف
 ختم ہو جاوے یہ رسالہ
 شروع کروا دیا جاوے۔
 دسمبر ۱۲ اسکاد میاچہ پڑھایا
 جاوے البتہ ایات جان ہیں
 زیور اخلاق کا بیان پڑا کر زبانی
 یاد کروایا جاوے تو مناسب ہے
 دسمبر ۱۳ باغ خوب پہنچا کر
 اور یاد کر پڑھایا جاوے
 اور وقتاً فوقتاً میں امتحان لیا
 جائے۔

دیکھو اگر خلاف مصلحت نہ سمجھا
 جاوے تو کسی نہ کہا جاوے
 کہ تختہ پر کسی کتاب کو ادھر
 لکھنا شروع کر دے اور مشق
 میں جس قدر صاف ہوتا جاوے
 لگے بڑھتی جاوے اس میں
 لکھنا بھی آجائے گا اور کتاب کے
 مضامین بھی خوب یاد ہو جائے
 اور بہتر ہو کہ لڑکی کو کوئی دوسرا
 کتاب لیکر دیتا جاوے اور
 دیکھتی جائے اور جو غلطی کرے
 اسکی اصلاح کی جائے۔
 (نمبر ۱۴) قصائد و مسائل کو پڑھو
 بچہ اگر پڑھا دین پڑھائیں
 میں امتحان لیا کریں اور اگر
 دو تین لڑکیوں کی جماعت
 ہو تو ان کو تاکید کی جاوے
 کہ ایک دوسرے سے مسئلے
 زبانی پوچھا کریں۔
 دسمبر ۱۵ اگر پڑھائے والا
 مرد ہو تو چشم کے مسائل

ان سے سُر نہ ہو جاتے ہیں اور چونکہ بچے ان کی گودوں میں پلتے ہیں۔ زبان کے ساتھ ان کا طرز
 عمل ان کے خیالات بھی ساتھ ساتھ دل میں جمتے جاتے ہیں جس سے دین تو ان کا تباہ
 ہوتا ہی ہے مگر دنیا بھی بے لطف و بد مزہ ہو جاتی ہے۔ اس وجہ سے کہ بد اعتقادی سے
 بد اخلاقی پیدا ہوتی ہے اور بد اخلاقی سے بد اعمالی اور بد اعمالی سے بد معاملگی جو بڑے
 محکوم معیشت کی۔ رہا شوہر اگر ان ہی جیسا ہوا تو دو مفسدوں کے جمع ہو جانے سے فساد میں
 اور ترقی ہوئی جس سے آخرت کی تو خانہ دیرانی ضروری ہے مگر اکثر اوقات اس فساد کا انجام
 باہمی نزاع ہو کر دنیا کی خانہ دیرانی بھی ہو جاتی ہے اور اگر شوہر میں کچھ صلاحیت ہوئی تو اس
 بیچارہ کو جنم بھر کی قید نصیب ہوئی۔ بی بی کی ہر حرکت اس بیچارہ شوہر کے لئے ایذا رساں
 اور اسکی ہر نصیحت اس بی بی کو نیا گوار اور گراں اور اگر صبر نہ ہو سکا تو نوبت نا اتفاقی اور علیحدگی
 کی پہنچ گئی اور اگر صبر کیا گیا تو قید تلخ ہونے میں شبہ ہی نہیں۔ اور اس ناواقفیت علوم دین
 کی وجہ سے ان کی دنیا بھی خراب ہوتی ہے۔ مثلاً کسی کی غیبت کی اس سے عداوت ہو گئی اور
 اس سے کوئی ضرر پہنچ گیا۔ اور مثلاً طلب جاہ اور ناموری کے لئے فضول رسوم میں اسراف
 کیا اور ثروت مہل با فلاس ہو گئی۔ اور مثلاً شوہر کو ناراض کر دیا اس نے نکال باہر کیا، یا
 بے اتفاقی کر کے نظر انداز کر دیا۔ اور مثلاً اولاد کی بیجا ناز برداری کی اور وہ بے ہنر اور نامکمل
 رہ گئی ان کو دیکھ دیکھ کر ساری عمر کوفت میں گذری اور مثلاً مال و زیور کی حرص بڑھی اور بقدر
 حرص نصیب نہ ہوا تو تمام عمر اسی ادھیڑ بھن میں کاٹی۔ اور اسی طرح بہت سے مفاسد لازمی
 و متعدی اس ناواقفیت کی بدولت پیدا ہوتے ہیں۔ چونکہ علاج ہر شے کا اسکی ضد سے
 ہوتا ہے اسلئے اس کا علاج واقفیت علم دین یقینی قرار پایا۔ بناءً علیہ مدت دراز سے اس
 خیال میں تھا کہ عورتوں کو اہتمام کر کے علم دین گوار دہی میں کیوں نہ ہو ضرور سکھایا جاوے
 اس ضرورت سے موجودہ اردو کے رسالے اور کتابیں دیکھی گئیں تو اس ضرورت کے رفع
 کرنے کیلئے کافی نہیں پائی گئیں۔ بعض کتابیں تو محض نامعتبر اور غلط پائی گئیں۔ بعض کتابیں جو
 معتبر تھیں ان کی عبارت ایسی سلیس نہ تھی جو عورتوں کے فہم کے لائق ہو۔ پھر اس میں وہ
 مضامین بھی مخلوط تھے جن کا تعلق عورتوں سے کچھ بھی نہیں بعض کتابیں عورتوں کے لئے پائی
 گئیں مگر وہ اس قدر تنگ اور کم تھیں کہ ضروری مسائل اور احکام کی تعلیم میں کافی نہیں
 اسلئے یہ تجویز کی کہ ایک کتاب خاص ان کیلئے ایسی بنائی جاوے جس کی عبارت بہت ہی سلیس ہو۔

اس مرتبہ حصہ کے آخر میں بذیل سرخی مسائل ذیل کے پڑھایا کا طریقہ“ دیکھیں ان کے متعلق حسب ہدایت سندہ عمل کرے۔

جميع ضروریات دین کو وہ حاوی اور جو احکام صرف مردوں کے ساتھ مخصوص ہیں اُن کو اس میں نہ لیا جاوے۔ اور وہ ایسی کافی دوائی ہو کہ صرف اس کا پڑھ لینا ضروریات دین کو فرمہ میں اور کتابوں سے مستغنی کر دے اور یوں تو علم دین کا احاطہ ایک کتاب میں ظاہر ہے کہ نامکن ہے۔ اسی طرح مسلمانوں کو علماء سے استغناء محال ہے۔ کئی سال تک یہ خیال دل میں پکنا رہا۔ لیکن بعد عروض و عوارض مختلفہ کے جس میں بڑا امر کم فرصتی ہے اسکے شروع کی نوبت نہ آئی۔ آخر سال ۱۳۲۷ھ میں جس طرح بن پڑا خدا کا نام لیکر اس کو شروع ہی کر دیا اور خدا کا فضل شامل حال یہ ہو کہ ساتھ ہی اس کا سامان طبع بھی کچھ شروع ہو گیا۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے رنگون کے مدرسہ نسواں سورتی کے مہتمم سیٹھ صاحب کا اور جناب مولانا عبد الغفار صاحب لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی مرحومہ کا جو حکیم عبد السلام صاحب دانا پوری سے منسوب تھیں حصہ رکھا تھا کہ ان کی رقموں سے یہ کام نیک فرجام شروع ہوا اللہ تعالیٰ قبول فرمادیں۔ دیکھئے آئندہ اس میں کس کس کا حصہ ہے۔ تالیف اس کی برائے نام اس ناکارہ و ناچیز کی طرف منسوب ہے اور واقع میں اسکے نکل سر سید حبیبی عزیزی مولوی سید احمد علی صاحب فتحپوری سلمہ اللہ تعالیٰ بالا فادات والا فاضلات ہیں جزا ہم اللہ تعالیٰ خیر الجزاء عنی و عن جمیع المسلمین والمسلمات۔ اب یہ کتاب ماشاء اللہ تعالیٰ چشم بد دور اکثر ضروریات بلکہ آداب دین کو بلکہ بعضی ضروریات معاش تک کو ایسی حاوی ہے کہ اگر کوئی اس کو اول سے آخر تک سمجھ کر پڑھ لے تو واقفیت دین میں ایک متوسط عالم کی برابر ہو جائے۔ اس کے ساتھ ہی عبارت اس قدر سلیس ہے کہ اس سے زیادہ سلاست ہم لوگوں کی قدرت سے بظاہر خارج تھی جن امور کی عورتوں کو اکثر ضرورت واقع نہیں ہوتی جیسے احکام جمعہ و عیدین و امامت وغیرہ ان کو قلم انداز کر دیا گیا صرف دو قسم کے احکام لئے گئے ایک وہ جو مردوں عورتوں کی ضروریات میں مشترک ہیں۔ دوسرے وہ جو عورتوں کے ساتھ مخصوص ہیں امدان مخصوص مسائل میں یہ بھی التزام کیا گیا ہے کہ حاشیہ پر اس باب میں مردوں کے لئے جو حکم ہے اسکو بھی لکھ دیا۔ تاکہ مردوں کو بھی اس سے انتفاع ممکن ہو اور ایسے مسائل میں غلطی نہ پڑے اور اس نظر سے کہ ضرورت کے لئے اور کوئی کتاب نہ ڈھونڈنی پڑے شروع میں الف یا تا بھی لگا رکھا گیا۔ جس کا ماخذ رسالہ ترکیب الحروف مصنفہ مخدومی جناب مامون شی شوکت علی صاحب مرحوم ہے۔ پس قرآن مجید ختم کرتے ہی اس کتاب کا شروع کر دینا ممکن ہے۔

دہلیز بلا در سے اپنے مشکل
ہوں کہ لڑکی کی سی بھڑک نہ
آدیں امان پر بھی سُرست نشا
بنلاویں بعد چننے جب سمجھ
آج ادا سے اس وقت بچھا دیں
دہلیز اس حصہ کے بعد نیمہ
اولی کوٹ پر چایا بچا دے
مگر غمیمہ شامیہ کو کپڑا خانے کی
عاجت نہیں۔

ذہن گہریں جو رو دیا تو تیریں
 زیادہ عمر ہوئی دیر کی ٹھٹھنے
 کے قابل نہوں ان کیلئے لپک
 وقت مقرر کر کے سب کو جمع
 کر کے یہ مسائل سنا سنکر سمجھ دیا
 کر ہی تاکہ وہ بھی محروم نہ رہیں
 بلکہ کبھی کبھی حقے ابستی کی
 عورتوں کو جمع کر کے بھی کتاب
 سنا دیا کریں اور عہد یاد کریں
 اچھا خاصہ و غلط ہو جاوے گا
 جب لکھ بکار کتاب اس کے ختم
 ہو جاوے ہے پھر سنا تا شرم و ریا
 کر دیں سنے عباد ہو جاوے
 اور بعضی سننے والیاں بھی
 نہی ہو گئی۔

(نمبر) پڑھانے والے کو ایک چارٹر
کہ پڑھنے والوں کو ان مسئلوں
کے موافق عمل کرنیکی خاص
تاکید اور دیکھ بھال رکھے
کیونکہ اس سے یہی فائدہ ہوتا ہے کہ
عمل کرے۔

دسمبر ۱۱ پڑھانیا اے کچھ بکھر
کہ جو مسئلہ خود کچھ میں اچھی طرح
نہ آدے اٹکل سے نہ پڑھانے

اور نام اس کا بننا سبست مذاق نسواں کے بہشتی زیور رکھا گیا کیونکہ اصلی زیور یہی کمالات دین ہیں۔ چنانچہ جنت میں ان ہی کی بدولت زیور پہننے کو بلایا گیا کہ اَقَالَ لِلّٰہِ تَعَالٰی یُحَلِّکُوْنَ فِیْہَا مِنْ اَسَاوِرٍ وَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تَبْلُغُ الْحَلٰیۃُ مِنَ الْمَوَدِّ مِنْ حَبِثُ یَبْلُغُ الْوُضُوْءُ چونکہ اس وقت صحیح اندازہ نہیں ہو سکتا کہ یہ کتاب کس مقدار تک پہنچ جاوے گی۔ اسلئے ختم کے انتظار کو موجب تاخیر فی الخیر سمجھ کر مناسب معلوم ہوا کہ اس کے متعدد چھوٹے چھوٹے حصے کر دیئے جاویں۔ اس میں اشاعت کی بھی تعجیل ہے۔ نیز پڑھنے والوں کا دل بھی بڑھے گا کہ ہم نے ایک حصہ پڑھ لیا، دو حصے پڑھ لئے۔ اور تالیف میں بھی گنجائش رہے گی۔ کہ جہاں تک ضرورت سمجھو لکھتے چلے جاؤ اور یہ بھی فائدہ ہے کہ اگر کوئی لڑکی بعض حصوں کے مضامین کو دوسری کتابوں سے حاصل کر چکی ہو تو پڑھانے میں اس حصہ کی قدرے تخفیف نکل آئے گی۔ یا کسی وجہ خاص سے کوئی خاص حصہ پڑھانا ضروری اور مقدم ہو تو اس کی تقدیم و تحصیل میں آسانی ہو جاوے گی۔ چنانچہ یہ پہلا حصہ ہے جو آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ بخیر و خوبی جلد اختتام کو پہنچے۔ اور بد لالت آیات و احادیث مندرجہ دیباچہ مردوں پر واجب ہے کہ اس میں اپنی بیبیوں، لڑکیوں کو لگاویں، اور عورتوں پر واجب ہے کہ اس کو حاصل کریں۔ اولاد کو بالخصوص لڑکیوں کو اس پر متوجہ کریں۔ دل اس وقت مسرور ہوگا کہ جو مضامین ذہن میں ہیں وہ سب صبح اور طبع ہو جائیں اور میں اپنی آنکھوں سے دیکھ لوں کہ لڑکیوں کے درس میں عام طور سے یہ کتاب داخل ہو گئی ہے اور گھر گھر اس کا چرچا ہو رہا ہے۔ آئندہ توفیق حق جلّ علاہ شانہ کے قبضہ قدرت میں ہے۔ میں جس وقت یہ دیباچہ لکھنے کو تھا پرچہ نو، علی نور میں ایک نظم اس کتاب کے نام اور مضمون کے مناسب نظر سے گذری جو دل کو بھلی معلوم ہوئی۔ جی چاہا کہ اپنے دیباچہ کو اسی پر ختم کروں تاکہ ناظرین خصوصاً لڑکیاں دیکھ کر خوش ہوں اور مضامین کتاب ہذا میں اُن کو زیادہ رغبت ہو۔ بلکہ اگر یہ نظم اس کتاب کے ہر حصہ کے شروع پر ہو تو قند مکرر کی حلاوت بخشنے وہ یہ ہے۔

دلوٹ نظم اصلی انسانی زیور ص ۱ پر پڑھو۔

۱۔ پارہ ۱
۲۔ وقت ۱۰
۳۔ سورہ فاطر
۴۔ رکوع ۲
۵۔ ترجمہ
۶۔ انجیل جنت
۷۔ میں سونے کو
۸۔ لکھن اور مرقی
۹۔ پہننا چاہیے
۱۰۔ لکھن وایت
۱۱۔ سلم میں ابو
۱۲۔ ہر ہر سے
۱۳۔ بیان کی گئی
۱۴۔ ہے تو صحیح
۱۵۔ قیامت کو
۱۶۔ دن، نمون
۱۷۔ کے زیورات
۱۸۔ وہاں تک
۱۹۔ رہیں گے
۲۰۔ جہاں تک
۲۱۔ حصہ کا
۲۲۔ پانی پہننا
۲۳۔ ہے
۲۴۔ یعنی قیامت
۲۵۔ میں ضرور کہنے
۲۶۔ والوں کو زیور
۲۷۔ پہننا چاہیے
۲۸۔ اور جس جگہ تک
۲۹۔ وضو کا پانی
۳۰۔ پہننے کا وہاں
۳۱۔ تک وہ زیور
۳۲۔ بھی پہننے کا

اصلی انسانی زیور

ایک لڑکی نے یہ پوچھا اپنی اماں جان سے
کون سے زیور ہیں اچھے یہ بتا دیجئے مجھے
تاکہ اچھے اور بُرے میں مجھ کو بھی ہوا مستیاز
یوں کہا ماں نے محبت سے کہ اے بیٹی میری
سینم وزر کے زیوروں کو لوگ کہتے ہیں بھلا
سو نے چاندی کی چمک بس دیکھنے کی بات ہے
تم کو لازم ہے کرومر غوث ایسے زیورات
سر پہ جھومر عقل کا رکھنا تم اے بیٹی مدام
بالیاں ہوں کان میں اے جان گوش ہوش کی
اور آؤ نیلے نصال ہوں کہ دل آؤ نیلوں
کان کے پتے دیا کرتے ہیں کانوں کو عذاب
اور زیور گر گلے کے کچھ تجھے درکار ہوں
قوت بازو کا حاصل تجھ کو بازو بند ہو
میں جو سب بازو کے زیور سب بیکار ہیں
ہاتھ کے زیور سے پیاری دستکاری خوب ہے
کیا کرو گی اے میری جان زیورِ خلخال کو
سب سے اچھا پاؤں کا زیور یہ ہے نور لبصر

آپ زیور کی کریں تعریف مجھ اُن جان سے
اور جو ہذر بیٹ ہیں وہ بھی بتا دیجئے مجھے
اور مجھ پر آپ کی برکت سے کھل جائے یہ از
گوش دل سے بات سن لو زیوروں کی تم ذری
پر نہ میری جان ہونا تم بھی ان پر نہ
چار دن کی چاندنی اور پھر اندھیری رات ہے
دین و دنیا کی بھلائی جس سے لے جا لڑ ہاتھ
چلتے ہیں جس کے ذریعہ سے ہی نسبیاں کے کام
اور نصیحت لاکھ تیرے جھومکوں میں ہو بھری
گر کرے ان پر عمل تیرے نصیب تیز ہوں
کان میں رکھو نصیحت دیں جو اوراق کتاب
نیکیاں پیاری میری تیرے گلے کا ہاں ہوں
کامیابی سے سدا تو خرم و خرم سند ہو
ہمتیں بازو کی اے بیٹی تیری درکار ہیں
دستکاری وہ ہنر ہے سب کو جو مرغوب ہے
پھینک دینا چاہئے بیٹی بس اس جنجال کو
تم رہو ثابت قدم ہر وقت راہ نیک پر

سینم وزر کا پاؤں میں زیور نہ ہو تو ڈر نہیں
راستی سے پاؤں پھسلے گر نہ میری جان کہیں

یہ نظم لڑکیوں کو حفظ کرادی جاوے تو مناسب ہے۔

۱۱۔ زیب۔ جملہ خراب
۱۲۔ اٹھارہ فرق۔ تیز
۱۳۔ راز۔ بھی باتیں۔ مجید
۱۴۔ گوش دل۔ دل کا گوش
یعنی پوری توجہ
۱۵۔ ذری۔ اب متردک
ہے اس کے بجائے ذرا
کہتے ہیں۔
۱۶۔ سینم۔ چاندی
۱۷۔ زر۔ سونا
۱۸۔ مرغوب۔ دل پسند
۱۹۔ مدام۔ مادام کا مخفف
ہے یعنی ہمیشہ۔
۲۰۔ ذریعہ۔ سبب
۲۱۔ گوش ہوش۔ ہوش
کے کان یعنی پوری توجہ
۲۲۔ آؤ نیلے۔ کان کا
زیور۔
۲۳۔ عذاب۔ دکھ۔ تکلیف
۲۴۔ خرم و خرم۔ خوش
بشاش۔
۲۵۔ زیور خلخال۔
پازیب۔
۲۶۔ نور لبصر۔ آنکھ کی
پیشانی۔ محاورہ میں ہلکے
لڑکی کو کہتے ہیں
۲۷۔ راستی۔ سچائی۔
صدقت۔

بچوں کو
صفحہ ۷
پر چھلنا
شروع
کرایا جاوے

زیر کی تختی

اَب پ ت ٹ ث ج ح خ د د ذ ر ز ر ز ش س ص ض ط ظ غ
ف ق ک گ ل م ن و ہ ھ ھ ل ل م م ی ی

زیر کی تختی

اَب پ ت ٹ ث ج ح خ د د ذ ر ز ر ز ش س ص ض ط ظ
غ غ ف ق ک گ ل م ن و ہ ھ ھ ل ل م م ی ی

پیش کی تختی

اَب پ ت ٹ ث ج ح خ د د ذ ر ز ر ز ش س ص ض ط ظ
غ غ ف ق ک گ ل م ن و ہ ھ ھ ل ل م م ی ی

امتحان کے واسطے زیر زبر پیش کے حروف

ق ا ک ن س ب ط ج ڈ ٹ ل خ ظ ر ی ر ث و ح
پ ع ش س غ ذ م ر ف ز ت ص گ ہ ل ا ھ ھ م م ی ی

ایک ایک حرف کی کئی کئی شکلیں

ب با بر لب پ پ پ پ پ پ ت ت ت ت ت ط ط ط ط ط ث ث ث ج ج ج ج
ج ج چ چ چ ح ح خ خ خ خ س س س ش ش ص ص ص
ض ض ض ض ع ع ع ف ف ف ف ق ق ق ک ک ک گ گ گ گ
ل ل ل م م م م ن ن ن ن ن ہ ہ ہ ہ ہ ی ی ی ی ی ی

یہ وہ ثنائی سیاہ اچھی ہوتی ہے اسکو پانی میں گھول کر پھا کر اس میں ذرا سا لٹم سوئی کپڑا ڈال لیجئے مگر زیادہ دیر نہ رہے۔ یہ نہ بہت گاڑھی نہ ہلکے پھر گرم سے کپڑے کو خوب دیر بیچ کر کے ملائے یہ روشنائی تیار ہوئی۔ کبھی کبھی روشنائی مٹی ہوتی ہوتی ہے جسکی وجہ سے قلم خوب نہیں ملتا اس میں ذرا سا نمک ڈال لینے سے اچھی ہوتی ہر دور چلتی ہے۔
یہ وہ ثنائی ہوتا ہے وہ ثنائی تیار کر کے چھوٹی چھوٹی آٹا کر کے یہ سبک مٹی یا سبک کر کے کر کے اس میں ڈال کر زبردستی کر کے چلائے۔
ایک ایک جگہ جیلاں اس کو ہوا کر کے ایک ایک کھینچ کر اس میں اس طرح رکھئے کہ کوئی لکھنے کے واسطے ذرا سا لٹا کر اس کو ہوا سے دھو کر اس میں لکھا سکو اتار لیا جائے اور لکھا جا کر لکھا جائے۔
یہ وہ ثنائی اس طرح بنائی جاتی ہے کہ اس میں کوئی لکھنے کے واسطے ذرا سا لٹا کر اس میں لکھا سکو اتار لیا جائے اور لکھا جا کر لکھا جائے۔

ظسم ظن ظوط ظھمہ ظلاظی ظے

ع غ کی مثالیں

عاعب عع عد عس عش عص عط عع عف عق عک غل غم غس
غن غوغہ غھمہ غلا غی غے۔

ف ق کی مثالیں

فاب فب فج فذ فف فش فش فص فط فف فق فک قل قم قسم
قن قوقہ قھمہ قلاقی قے۔

ک گ کی مثالیں

کاکب کج کد کس کس کص کط کع کف کق کک کل کم کن
گو گہ گھمہ گلا گی گے۔

ل کی مثال

لاب لج لد لس لش لٹ لع لفق لک لمل لمن لولہ لھمہ لی لے

م کی مثال

مامپ مج مدس مش مص مع مف مق مک مگ مل مم من مہمہ ملا می مے

ہ کی مثال

ہاہب ہج ہد ہس ہش ہص ہط ہع ہف ہق ہک ہل ہم ہس
ہن ہو ہہ ہھمہ ہلا ہی ہے۔

حرفوں سے ملائیے اگر ان میں
فرق پڑے تو سمجھئے کہ ابھی
ٹھیک نہیں ہوئے اور برابر
آجائیں تو ٹھیک ہو گئے اب
آگے لکھئے روزانہ دو گھنٹے
مشق کرنے سے کچھ دنوں
میں نہایت اعلیٰ خط ہو جائیگا
اگر کتاب نظم بردین یا انجاء رقم
میں دیکھ کر مشق کوں تو چھپا
ہے۔ گھر بیٹھے خط عودہ ہو جائیگا

حروف کے قاعدے

● پورے قطعے کے ساتھ اس
طرح ترجمہ بناد کہ اس کی
موتائی چاروں طرف سے
برابر ہو جائے اس کی کئی
صور میں ہیں

(۱) نقطہ جو کھٹا ترجمہ (۵)
اور دو نقطے لے
اور تین نقطے

تیسرا نقطہ دونوں نقطوں کو
بیچ میں ہے اس طرح کہ
درمیان کی سفیدی برابر ہے

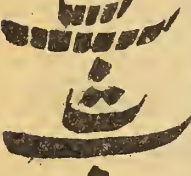
(۲) نقطہ کو ترجمہ نیچے سے
گول اوپر سے خالی تھوڑا کھٹا
کرنے لاؤ اسکو نقطہ مدور کہتے
ہیں اسکی شکل یہ ہے

(۳) نقطہ کو کھڑا پڑا اس طرح
بناد کہ داہنے اور بائیں کو ذرا
نہ ہوں بلکہ گولائی ہو۔ اس

نقطہ کو مسکوس بھی کہتے ہیں
اسکی شکل یہ ہے
ان نقطوں سے مختلف حروف

قلم کی موٹائی کی کمی بیشی کے ساتھ ساتھ حرف چھوٹا بڑا ہو جاتا ہے اسلئے حرف کے ناپے کا بہترین طریقہ قلم ہے۔ قلم اسکو کہتے ہیں کہ اوپر اور نیچے کی نوکیں قلم سے برابر ہوا کر نکلیں۔ اسکی صورت یہ ہے (۱)

قلم کو کاغذ پر اتنا تر چھا کر کہ کہ کتین قلم لبا بناؤ کہ جس سے موٹائی آدھ قلم ہو جائے اوپر کی نوک خدا سی دائیں طرف اور نیچے کی بائیں طرف مائل ہوتی ہے شروع کے مقابلہ میں اخیر دُور اور ابیلی ہوتی چلی جاتی ہے باقی بالکل سیدھا رہے



بے کو تر چھ قلم سے شروع کرتے ہیں اور تھوڑا تھوڑا بڑھاکے پورے قلم پر ختم کر دیتے نوک ایک قلم اور لہائی سا نوک بارہ قلم تک ہوتی ہے۔ آخر اسکا گول کریں اگر ایک قلم آخر ہر لگا کر نوک کو ایک لکھیں تو آخر نقطہ و طاقو اور بیچ میں ڈیڑھ قلم بچے رہے

اور بے پانچ نقطہ سے دو نقطہ تک چھوٹی ہوتی ہے

دو حرفوں کے الفاظ

اَبْ - جَبْ - دَنْ - خَطْ - ضَدْ - دُرْ - اِسْ - اُسْ - مَحْمٌ - دِلْ - دَسْ
عُلْ - بِلْ - لِسْ - بَطْ - پِٹْ - چِٹْ - پِٹْ - پِلْ - بَٹْ - بَچْ - بَچْ

تین حرفوں کے الفاظ

ایک - بات - جال - دام - سال - ساگ - راگ - شام - صاف
ٹاٹ - ڈاک - خوب - لات - مرد - زور - روز - کام - نام - غور -

چار حرفوں کے الفاظ

انڈا - مرغی - چراغ - حالت - خراب - فرصت - میرا - تیرا -
غوطہ - طوطا - بکری - پلنگ - گیدڑ - بندر - لڑکا - لڑکی - شامل - کامل
مرشد - روٹی - بوٹی - سالن - کتاب - کاغذ - تختی -

پانچ حرفوں کے الفاظ

بندوق - صندوق - مسہری - نہایت - مضبوط - سرسوتا - قینچی - کٹورا -
رومال - تعویذ - چونٹی - انگلی - رضائی - دوپٹہ - چپاتی - پتیلی - پچک -

چھ حرفوں کے الفاظ

جولاہا - تنبولی - چپوٹی - نالائق - بچھیرا - بھڑیا - جھینگر - دھتورا - بھڑیا - جھینکا - چمکا در -

سات حرفوں کے الفاظ

جھنجھنا - نیلکنٹھ - گھروپخی - گھنگھور - گھونگھٹ - بھٹیاریہ - چھپر کھٹ

اس کو ناخن بھی کہتے ہیں اسکے شروع و آخر میں نوک آدھ آدھ قلم کی لگائیں اور بیچ میں ایک قلم جگہ رہے تو چھ قلم (۱) سے شروع کر کے سیدھے (۱) قلم پر ختم کریں۔

پھلجھڑی - پھلواری

آٹھ اور نو حرفوں کے الفاظ

پھچھوندی - چھچھوند - بیربھوٹی - گھونگھرو - بندلیکھند - قسطنطنیہ

دنوں کے نام

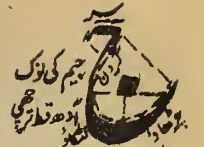
شنبه - یک شنبہ - دو شنبہ - شنبہ - چہار شنبہ - پنج شنبہ - جمعہ
(بار) سنیچر - اتوار - پیر - منگل - بدھ - جمعرات - جمعہ

مہینوں کے نام

محرم - صفر - ربیع الاول - ربیع الثانی - جمادی الاولیٰ - جمادی الاخریٰ
رجب - شعبان - رمضان - شوال - ذی قعدہ - ذی الحجہ

جملے

خدا سے ڈر - گناہ مت کر - وضو کر کے نماز پڑھ - نمازی آدمی خدا کا پیارا ہے - بے نمازی
رحمت سے دور ہے - کسی پر ظلم مت کر - مظلوم کی بددعا بڑی جلدی قبول ہوتی ہے -
ناحق کسی جانور یا پرچڑیا کو ستانا، کہتے ہیں کو مارنا بہت بُرا ہے - ماں باپ کا کہا مانو - اُن
کی مار کو فخر جانو - دل سے اُنکی خدمت کرو - جنت ماں باپ کے قدموں کے تلے ہے
اُلٹ کر اُن کو جواب مت دو - جو کچھ غصہ میں کہیں چُپ چاپ سُن لو - کسی بات میں
اُن کو مت ستاؤ - بڑوں کے سامنے ادب تعظیم سے رہو - چھوٹوں کو محبت پیار سے
رکھو - کسی کو حقیر نہ جانو - اپنے کو سب سے کم جانو - اپنے کو بڑا سمجھنا بری بات ہے -
کسی کو مشکانا چرکانا عیب کالنا بڑا گناہ ہے - کھانا ہانپنا ہاتھ سے کھاؤ - پانی داہنے
ہاتھ سے پیو - بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا پیتا ہے - پانی تین سالس میں پیو - کھانا



اور ڈیڑھ قطر سیدھا حصہ جو
نوک سے ملا ہوا ہے یہ آدھ
قطر مٹا ہوتا ہے اس کو جیم کا
سر کہتے ہیں - اس کے بعد
ایک گیر خم دار تین قطر کی ہر
جو سر کے قریب ایک چوتھائی
قطر کی اور بعد میں نوک ار
ہے اس کو جیم کی گردن کہتے
ہیں اس میں ایک لٹکاؤ ملا
ہے اوپر سے نیچے کو تدریج
مٹا کر لے لایا یہاں تک کہ ڈھانی
قطر ہو جائے پھر اسی طرح نیچے
سے اوپر کو پڑھاتے جاؤ کہ
دونوں پتلے برابر ہو جائیں آخر
میں نوک آدھ قطر کی ہوتی ہے
اس طرح جیم سے گردن کا
آٹھ قطر ہوا - بیٹ کی چوڑائی
ساڑھے تین قطر اور بیچ میں
گہرائی ڈیڑھ قطر ہوتی ہے
اور آخری نوک کے درمیان تین
قطر کا فاصلہ ہوتا ہے جیم کے
سر کی نوک اور گردن کے درمیان
فاصلہ ایک قطر ہوتا ہے جیم
کے دائرہ کو اصطلاح میں
دامن کہتے ہیں جیم اور دامن
کا دامن یکساں ہوتا ہے -
دامن اور دائرہ میں یہ فرق ہے
کہ جو بائیں طرف سے دائرہ
کو گولائی دی جائے اس کو
دامن کہتے ہیں اور جو دائرہ
طرف سے بائیں طرف کو گولائی

دی جائے اس کو دائرہ کہتے ہیں جیسے سس شس و غیرہ میں -

ایک خم دار نقطہ کو
آہستہ آہستہ ڈیڑھ
قط نیچے لاؤ۔ اس کے بعد
اس میں دو قطر لکھی پڑی رہے
ملاد۔ بیچ میں دو قطر قاصد
اور ایک قطر گہرائی ہونی چاہئے

ایک خم دار نقطہ آہستہ آہستہ
ایک قطر نیچے لاؤ اس کے بعد
اس میں زے ملاد۔ بیچ
میں ایک قطر کا قاصد ہونا
چاہئے۔

ادھر سے نیچے کو اترتی ہوئی
پڑی دو قطر لکھی اور آدھ قطر
موٹی ہوتی ہے۔ ڈسے کا بھی
یہی قاعدہ ہے۔

دو قطر ذرا ترچے کھڑے
رخ سے ادھر سے نیچے کو
اترتی ہوئی اس کا خم ڈیڑھ
قط ہونا چاہئے۔ ڈسے کا
بھی یہی قاعدہ ہے۔

پہلا ذرا آدھ قطر لبا اور
دوسرا ایک قطر لبا ہوتا ہے
پہلا چوٹائی قطر مٹا ہوتا ہے
اور دوسرا ذرا اس زیادہ
مٹا ہوتا ہے۔ پہلا اچھا اور
دوسرا نیچا ہوتا ہے۔ اس میں

ایک خم دار نقطہ کو
آہستہ آہستہ ڈیڑھ
قط نیچے لاؤ۔ اس کے بعد
اس میں دو قطر لکھی پڑی رہے
ملاد۔ بیچ میں دو قطر قاصد
اور ایک قطر گہرائی ہونی چاہئے

ایک خم دار نقطہ آہستہ آہستہ
ایک قطر نیچے لاؤ اس کے بعد
اس میں زے ملاد۔ بیچ
میں ایک قطر کا قاصد ہونا
چاہئے۔

ٹھنڈا کر کے کھاؤ۔ گرم گرم کھانے میں برکت نہیں ہوتی۔ جو بات کہو سچ کہو۔ جھوٹ بولنا بڑا لگنا
ہے۔ صبح اٹھ کر بڑوں کو سلام کیا کرو۔ نماز کے بعد قرآن شریف کی تلاوت کیا کرو۔ سبق خوب یاد
کیا کرو۔ بار بار قسم کھانا بری بات ہے۔ اپنی کتاب کو احتیاط سے رکھو۔ کسی کی صورت بری ہو
تو اس کو انگلیوں پر نہ نچاؤ۔ خدا کے نزدیک بھلی بری صورت سب ایک ہے۔ شرارت نہ
کیا کرو تو تم پر کبھی مار نہ پڑے۔ ناک بائیں ہاتھ سے صاف کیا کرو۔ استنجا بائیں ہاتھ سے
کیا کرو۔ پاخانہ جاتے وقت پہلے بایاں پیر اندر رکھو اور نکلتے وقت داہنا پیر نکالو۔ جوتی پہلے
داہنے پیر میں پہنا کرو پھر بائیں میں کھیل کو دیں دل نہ لگاؤ۔ ہر بات پر قسم نہ کھایا کرو۔

قواعد مخصوصہ استعمال حروف ذیل

ن و ہ ہی تے ال

ن

یہ حرف کبھی غنہ یعنی ناک میں بولا جاتا ہے جیسے ٹانگ۔ مانگ۔ مہینگ۔ سینگ۔ چوہنچ۔
بھول۔ کنواں۔ بھونک۔ پھانک۔ بانٹ۔ اونٹ۔ بانٹا۔ بالن۔ سانس۔ پھانٹ۔
نیند۔ سانپ۔ لونگ۔ سونف۔ گوند۔ مینڈک۔ کنول۔ منہ۔ ہانڈی۔ چروٹی۔
اس حرف کے بعد اگر ب یا پ ہو تو تم کی آواز نکلتی ہے۔ ن کی آواز نہیں نکلتی
جیسے انبیا۔ دنبہ۔ شنبہ۔ عنبر۔ کھنبہ۔ شنب۔ منبر۔ چنپا۔ چنپت۔

و

اٹس حرف کے اول اگر پیش ہو اور خوب ظاہر کر کے نہ پڑھا جاوے تو اس کو مجھول
کہتے ہیں جیسے شور۔ گور۔ چور۔ زور۔ مور۔ نوک۔ بول۔ ہوش۔ جوش۔ پورا۔ ٹورا
کنورا۔ کورا۔

اور اگر اس حرف کے اول پیش ہو اور خوب ظاہر کر کے پڑھا جاوے تو معروف کہلاتا ہے۔
جیسے دُور۔ نُور۔ چُور۔ چُول۔ جُھول۔ دُھول۔ پُھول۔ چھوٹ۔ چھوٹ۔
اور اگر یہ حرف لکھا جاوے اور پڑھا نہ جاوے تو معدولہ کہلاتا ہے جیسے خواہ۔ خواہ
خویش۔ خواہش۔ خوان۔ خوش۔ خود۔ خواہ وغیرہ۔

ایک لکیر کھڑی ڈیڑھ قطر کی ہوتی ہے۔ اس کو گردن کہتے ہیں۔ ترچے قلم سے شروع کر کے اس میں ڈھائی قطر کا لٹکاؤ اور ڈھائی قطر کا پڑھاؤ ہے۔ اس کو بتدریج اس پر

ناضی بیکو آخری سرے پر ایک کھڑا لگا کر سیدی لکیر بھیجیں تو صاڈ کے اوپر کے حصہ سے ملتی ہوئی گڈر جائے۔ دائرہ سین کی طرح ہونا چاہئے۔

یہ حرف ہمیشہ دوسرے حرف کے ساتھ ملا کر پڑھا جاتا ہے اور مخلوط التلفظ کہلاتا ہے جیسے بھانڈ-کھاٹڑ-جھوٹ-چھینٹ-چھینک-جھانجھ-کھیل-بھوت-پھوٹ-تھوک-ٹھوکر-ڈھول-ڈھمکیا-ٹھک-ٹھو۔

6

اس حرف کے اول ہمیشہ زیر ہوتا ہے اور خوب ظاہر کر کے پڑھا جاتا ہے اور معروف کہلاتا ہے
جیسے وہی۔ بُری۔ بھلی۔ پھلی۔ سڑی۔ ٹکی۔ ہنسی۔ خوشی۔ نبی۔ ولی۔ ڈلی۔ چھٹکی۔ چوڑی۔ ہالی۔ بجلی۔
کبھی یہ حرف کسی لفظ کے آخر میں آئی آواز دیتا ہے اور مقصورہ کہلاتا ہے۔ جیسے عیسیٰ۔ موسیٰ
مجتبیٰ۔ مصطفیٰ۔ مرتضیٰ۔ حتیٰ۔ الیٰ۔ علیٰ۔ مولیٰ۔ کچی۔ کبریٰ۔ صغریٰ۔

1

اس حرف کے اول میں اگر زیر ہو اور خوب ظاہر کر کے نہ پڑھا جاوے تو کبھی اس کو (ے) کہتے ہیں اور کبھی اس طرح (ی) کہتے ہیں اور اس کو مجہول کہتے ہیں جیسے کے۔ سے۔ نے۔ تھے۔ دیئے۔ لئے۔ آئے۔ گئے۔ کو۔ سو۔ فتح۔ دیو۔ لئو۔ آئی۔ گئی۔

ال

یہ دونوں حرف اگر (ا ب ج ح خ ع غ ف ق ک م و ہ ی) کے اول میں ملائے جاویں تو صرف
 ل پڑھا جائے گا۔ اور الف کو نہ پڑھینگے۔ جیسے حتی الامکان۔ عبد الباری۔ جواب الجواب۔
 عبد المحق۔ عبد الخالق۔ نور العین۔ عبد الغنی۔ بالفعل۔ عبد القادر۔ عبد الکبیر۔ بالکل۔
 حتی المقدور۔ عبد الوہاب۔ بواہوس۔ طویل الید۔ اور اگر (ت ث ذ ز س ش ص ض ط ظ ل ن) کے اول میں ملائے جاویں تو دونوں نہ پڑھے جاویں گے بلکہ۔ ال۔
 کے بعد والے حرف پر تشدید پڑھی جاوے گی۔ جیسے عند التکید۔ نجم الثاقب۔ علیم الدین
 غنی الذہن۔ عبد الرزاق۔ عدیم الزوال۔ عند السؤال۔ عبد الشکور۔ بالصواب۔ بالضوء
 میزان الطب۔ وسیلۃ النظر۔ قائم اللیل۔ نصف النہار وغیرہ

حرکات و سکینات ذیل کا استعمال

نام	صورت	آواز	نام	صورت	آواز
د	د	ا	تتوین دوزیر	تتوین	ن
تتوین دوزیر	تتوین	ن	تتوین دو پیش	تتوین	ن
تشدید	تشدید	دو ہا حرف	سکون	سکون	دو ہا حرف
وقف	وقف	سکون کے بعد سکون			

مد (م)

یہ حرکت الف کے اوپر آتی ہے جیسے آج۔ آگ۔ آڑ۔ آہ۔ آس۔ آل۔ آم۔ آن۔ انت۔ آری۔ آدھی۔ آج۔ آندھی۔ آیا۔ آٹا۔ آدم۔ آفت۔ آہٹ۔ آلو۔ آسمان۔
تتوین دوزیر (د) یہ حرکت ہمیشہ الف کے ساتھ ہوتی ہے اور کبھی ت کے ساتھ بھی آتی ہے جیسے معا۔ فوراً۔ مثلاً۔ اتفاقاً۔ عدا۔ سہواً۔ خصوصاً۔ عموماً۔ طوعاً۔ کرہاً۔ جبراً۔ قہراً۔ بغتہ۔ عداوۃ۔
تتوین دوزیر (د) جیسے یومئذ۔ جینئذ۔ تتوین دو پیش (د) جیسے نور۔ حور۔

تشدید (د)

یہ حرکت جس حرف پر ہوتی ہے وہ دو مرتبہ پڑھا جاتا ہے جیسے اتو۔ چلو۔ کلو۔ منو۔ بلی۔ کتا۔ دلی۔ بدھو۔ چلی۔ نکرو۔ مکر۔ لڈو۔ سچا۔ کچا۔ پتا۔ پتا۔ پتہ۔ پلا۔ پلا۔ چھلا۔

سکون (د)

اس کے معنی ٹھیکہ ہیں۔ اس سے پہلے حرف کو اس کے ساتھ ملا کر ٹھیکہ جاتے ہیں جس حرف پر یہ ہوتا ہے وہ ساکن کہلاتا ہے جیسے اب۔ جب۔ دل۔ دم۔ دس۔ رس۔ اس۔ اس۔ نل۔ نل۔ دن۔

وقف

سکون کے بعد ہوتا ہے جس حرف پر یہ ہوتا ہے موقوف کہلاتا ہے جیسے ابر۔ جبر۔ صبر۔ قبر۔ علم۔ علم۔ گوشت۔ پوست۔ دوست۔ قہر۔ مہر۔ شہر۔ ہند۔ نرم۔ سخت۔ تخت۔ وغیرہ۔

خط لکھنے کا بیان

جب کسی کو خط لکھنا منظور ہو تو پہلے یہ خیال کر لو کہ وہ تم سے بڑا ہے یا چھوٹا یا برابر۔ جس درجہ کا آدمی ہو اس کے موافق خط میں الفاظ لکھو۔ بڑوں کے خط کو والا نامہ۔ سرفراز نامہ۔ افتتاح نامہ۔ کرامت نامہ۔ اعزاز نامہ۔ صحیفہ عالی۔ صحیفہ گرامی لکھتے ہیں اور جو شخص بہت بڑا ہو تو اس کو آپ کی جگہ آنجناب۔ جناب عالی۔ جناب والا۔ حضرت والا۔ حضرت عالی لکھتے ہیں جیسے

بے لگائیں۔ نے کے سر کے نیچے ایک خط جگہ خالی رہنی چاہئے۔

الف تین قلم ہا ایک قلم
گولائی جو صداد کے سر کی
طرح ہوتی ہے۔ اس کے
بعد دو قلم لمبی پڑی رہے۔
بیچ میں سفیدی ڈیڑھ قلم
ہونی چاہئے۔ نیچے بھی لمبی
ہی ہوتی ہے۔



عین کا سر آدھا قلم پڑا
اور آدھا قلم ترچھا اور نیچے
سے خالی اور پستہ قدر کے
گول اس کے بعد ایک نقطہ
ذرا نیچے سے گول اور پستہ
خالی۔ نقطہ کے آخر پر آدھ
قلم لمبی نوک ہونی چاہئے
عین کے سر کا جسم دو قلم
لمبا اور بیچ میں ایک قلم
خالی ہونا چاہئے۔ دائرہ
مثل جیم کے ہے۔

ف ف

نے کا سر ایک نقطہ ہے
نیچے سے گول اور پستہ
خالی۔ پھر اوپر کو قلم
لگائیں کہ گولائی پوری
ہو جائے بڑے رخ کی
طرف سے ایک قلم اور
کھڑے رخ کی طرف سے
سرافظ ہونا چاہئے۔ اس
کے بعد لمبی یا چھوٹی

ق

قاف کا سرہ نے کے
سر کی طرح ہوتا ہے مگر
نقطہ کا رخ سیدھا ہے
اس کا پیٹ جیم کے دامن
کی طرح ساڑھے تین قطاؤں
پیٹ کی گہرائی ڈیڑھ قط
اور آخر کی نوک ایک قط
ہونی چاہئے۔

ک

پہلے ایک الف بنائیے پھر
اس میں چھوٹی یا بڑی بے
لگا دیجئے۔ اس کے بعد
اس میں پانچ قط لیا اور
آدھ قط موٹا ایک مرکز لیا اور
لگائیے کہ مرکز اور الف کی
نوکیں آپس میں مل جائیں
مرکز ہر سمت سے تین قط
اوپر اچھا ہونا چاہئے۔ گاف کا
الف تین قط اور الف کے
نیچے ایک نقطہ اس طرح
طائیں کہ اسکے اول و آخر
میں نوک اور ادھر ادھر کے
کولے گول رہیں۔

ہاتھ میں جانب ذرا سا
نظم لے ہوئے
پانچ قط لیا
اور آدھ قط موٹا الف بنائیے
پھر اس میں سین کا دائرہ
لگائیے اور آخر میں ڈیڑھ
قط لمبی نوک لگائیے۔

یہ لکھنا منظور ہو کہ آپ کا خط آیا تو یوں لکھیں گے۔ جناب والا کا سر فر از نامہ آیا اور آیا کی جگہ
یوں لکھتے ہیں سر فر از نامہ صادر ہوا۔ سر فر از نامہ نے مشرف فرمایا۔ اور چھوٹے کے خط کو
مسرت نامہ۔ راحت نامہ لکھتے ہیں اور برابر والے کے خط کو عنایت نامہ
اکرم نامہ لکھتے ہیں اور خط لکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ مثلاً اگر باپ کو خط لکھو تو
اس طرح لکھو۔ جناب والد صاحب مخدوم و معظم فرزندان دام ظلکم العالی۔ السلام علیکم۔
بعد تسلیم بصد آداب و تعظیم کے عرض ہے کہ آپ کا والا نامہ آیا خیریت مزاج مبارک کو دریافت
ہونے سے اطمینان ہوا۔ اس کے بعد اور جو کچھ مضمون لکھنا منظور ہو لکھ دو۔ اس میں سے
دام ظلکم العالی تک جو کچھ لکھا جاتا ہے اس کو الفاب کہتے ہیں اور اس کے بعد سلام و دعا جو کچھ
لکھا جاتا ہے اس کو آداب کہتے ہیں۔ اس کے بعد جو چاہو لکھو اس کو خط کا مضمون کہتے
ہیں۔

بڑوں کے القاب و آداب

والد کے نام	جناب والد صاحب معظم و محترم فرزندان مخدوم و مطاع کترینان دام ظلکم العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد تسلیم بصد آداب و تعظیم عرض ہے کہ:-
ایضاً	جناب والد صاحب معظم و محترم دام ظلکم العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد آداب و تسلیم بصد تعظیم و تکریم عرض ہے کہ:-
ایضاً	جناب والد صاحب معظم و محترم فرزندان دام ظلکم العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد تسلیم بصد تعظیم کے التماس ہے کہ:-
ایضاً	جناب والد صاحب معظمی و محترمی مدظلہم العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد آداب و تسلیم کے عرض ہے۔
ایضاً	معظمی و محترمی دام ظلہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد تسلیم کے عرض ہے۔
چچا کے نام	معظم و محترم فرزندان مخدوم و مطاع خوردان دام ظلکم العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد تسلیم بصد تعظیم کے عرض ہے۔
خالو کے نام	جناب خالو صاحب معظم و محترم خوردان دام ظلکم العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
ایضاً	جناب خالو صاحب مخدوم و مکرم کترینان دام ظلکم العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

ایک نقطہ بنا کر دوبارہ فلم کو اس طرح کھینچیں کہ نقطہ آدھا کھٹک جائے اور آدھا کھلا رہے آئیں اس طرح آدھا دائرہ ملائیں کہ اس لام بجائے۔ دنیا لاپرواہ سے مٹا نیچے سے پستلا کاؤ دم لگائیں۔



بائیں جانب ذرا سا فلم لٹو ہوئے آدھ قطہ مٹا اور دو قطہ لمبا الف بناؤ پھر آئیں سین کا دائرہ اور آخر میں ڈیڑھ قطہ لمبی نوک لگا دو



قاف کے مانند سر بناؤ اور نیچو ڈیڑھ قطہ لمبی لے لگا دو۔



اوپر ذال کا سر نیچے صاد کا الٹا سر۔ بیچ کی سفیدی لمبائی چوڑائی میں ایک ایک قطہ۔



اول گول نقطہ آدھ قطہ مٹا اور ایک قطہ لمبا آدھا کھلا ہوا اور آدھا بند بناؤ پھر اس میں ایک قطہ لمبی چھ نوک لگاؤ۔ سب اس کے دونوں چٹو اس طرح بناؤ کہ پہلے نیچے والا حصہ طوئے کے نیچے کے

والدہ کے نام جناب والدہ صاحبہ مخدومہ و معظمہ دام ظلہا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ
ایضاً جناب والدہ صاحبہ معظمہ و مکرمہ دام ظلہا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ
ایضاً جناب والدہ صاحبہ معظمہ و محترمہ دام ظلہا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ
بڑی بہن کو ہمیشہ صاحبہ معظمہ و محترمہ مخدومہ و مکرمہ دام ظلہا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ
بڑے بھائی کو جناب بھائی صاحب معظم و محترم مخدوم و مکرم دام ظلکم العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

جو القاب والدہ کے ہیں داد اور نانا اور چچا اور ماموں اور خسر کے بھی وہی القاب ہیں۔ اور جو القاب والدہ کے ہیں خالہ اور مومانی اور نانی اور چچی وغیرہ بڑے رشتوں کے بھی وہی القاب ہیں۔ والدہ صاحبہ کی جگہ خالہ صاحبہ۔ مومانی صاحبہ لکھ دیا کرو۔ دیور اور جیٹھ سے جہاں تک ہو سکے خط و کتابت نہ رکھو۔ زیادہ میل جول مت بڑھاؤ۔ اگر کبھی ایسی ہی ضرورت آپڑے تو خیر لکھ دو اور ان کو جناب بھائی صاحب کر کے لکھ دو۔ آداب سب رشتوں کے ایک ہی طرح کے ہیں۔

چھوٹوں کے القاب اور آداب

بیٹا۔ پوتا۔ بھتیجا برادر عزیز از جان سلمہ اللہ تعالیٰ۔ سعادت و اقبال نشان سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد دعائے زیادت و عمر و ترقی درجات کے واضح ہو۔
ایضاً نو بصر نخت جگر طول عمرہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد دعائے درازی عمر و حصول سعادت دارین کے واضح رائے سعید ہو۔
ایضاً فرزند دیندہ جگر پیوند طالعمرہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ بعد دعائے فراوان کے واضح ہو۔

چھوٹا بھائی برادر عزیز از جان سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ بعد دعائے واضح ہو۔
برادر بجان برابر سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ بعد دعائے سعادت مندی و نیک اطواری کے واضح ہو۔

چھوٹی بہن کو ہمیشہ عزیزہ نور چشمی صالحہ سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ خواہر نیک اختر طول عمرہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔
آداب سب کے ایک ہی طرح کے ہیں جس طرح جی چاہے لکھ دو۔

حصہ کی طرح بناؤ اس کے بعد سر صاد کے اوپر کے حصہ کے مانند بناؤ جس جگہ یہ دونوں حصے ملتے ہیں وہاں سے گیارہ قطہ لمبی ایک کشش ایسی بناؤ کہ جس کی موٹائی

شوہر کے القاب و آداب

سردار من سلامت - السلام علیکم ورحمۃ اللہ - بعد سلام اور شوق ملاقات کے عرض ہے کہ
محترم اسرار انیس غمگین تسکین بخش دل اندوگین سلامت - السلام علیکم ورحمۃ اللہ - بعد سلام نیاز کے التماس ہے
واقف راز ہمد و ہمباز من سلامت - السلام علیکم ورحمۃ اللہ - اشتیاق ملاقات کو بعد عرض ہے

ابیوی کے القاب و آداب

محترم راز ہمد و ہمباز من سلامت - السلام علیکم ورحمۃ اللہ - بعد اشتیاق و تمنائے ملاقات
کے واضح ہو۔

رؤنی خانہ دریب کاشانہ من سلامت - السلام علیکم ورحمۃ اللہ - بعد شوق ملاقات کے
واضح ہو۔

انیس خاطر غمگین تسکین بخش دل اندوگین سلامت - السلام علیکم ورحمۃ اللہ - بعد اشتیاق
ملاقات کے واضح ہو۔

باب کے نام خط

معظم و محترم فرزند ان دام ظہر العالی - السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ - بعد تسلیم بصد تعظیم
کے عرض ہے کہ عرصہ سے جناب والا کا سر فراز نامہ صادر نہیں ہوا۔ اس لئے یہاں سب کو بہت
تردد و پریشانی ہے۔ امید کہ اپنے مزاج مبارک کی خیریت سے جلدی مطلع فرما کر سر فراز فرما دیں۔
ہمشیرہ عزیزہ مسماۃ زبیدہ خاتون خدا کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ کل اس کا کلام مجید ختم ہو گیا۔
اب آپ اس کے واسطے اردو کی کوئی کتاب روانہ فرمائیے کہ شروع کرادی جاوے۔ جو کتاب
تعلیم الدین آپ نے میرے واسطے بھیجی تھی وہ بڑی اچھی کتاب ہے۔ سب بیبیوں نے اسکو پسند
کیا، اور اس کی طلبگاریں۔ اس لئے اس کی چار پانچ جلدیں اور بھیج دیجئے۔ باقی یہاں سب خیریت
ہے۔ آپ اپنی خیریت سے جلدی مطلع فرمائیے تاکہ رفع تردد اور اطمینان ہو۔ والتسلیم۔ فقط
عرفضہ ادب حمیدہ خاتون - ازالہ آباد ۱۳ محرم روز شنبہ

بیٹی کے نام خط

نحت جگر نیک اختر نور چشم راحت جان بی بی خدیجہ سلہا اللہ تعالیٰ - السلام علیکم ورحمۃ اللہ -
بعد دعائے درازی عمر و ترقی علم و ہنر کے واضح ہو کہ بہت عرصہ سے تمہارا کوئی خط نہیں آیا۔ جس
سے دل کو تردد تھا۔ لیکن پرسوں تمہارے بڑے بھائی کا مسرت نامہ آیا۔ خیریت دریافت ہوئی تو

شروع میں کم اور آخر میں
نہادہ ہوتے ہوتے پوری
ہو جائے۔ اگر اس کشش کے
ابتدائی حصہ سے ایک
سیدھی لکیر کھینچی جائے تو
اس گیر سے درمیانی حصہ
دو قطر گہرا اور آخری حصہ
ایک قطر بچا رہے اور آخر
میں دو قطر لمبی تر بھی نوک

لگاؤ۔

الف تین قطر نیچے دو قطر
لمبی رہے جس کی آخری
نوک اوپر کی طرف مائل ہو
پھر دوسرا الف تین قطر دونوں
الغوں کے درمیان آدھ قطر
مکافصلہ پہلا الف اونچا اور
دوسرا نیچا ہونا چاہئے۔

بی

یے کا سر ترچہ قلم سے شروع
کر میں بدستج کشائے کشائے
نوک بنادیں ابتدائی حصہ را
سانچے کو چھکا ہوا ہر جہدیں
گولی نقطہ بنائیں جیکے ادل و
آخر میں نوک ہونی چاہئے بعد میں
دھانی قطر چوڑا اور ڈیڑھ قطر
گہرا دائرہ بناؤ آخر میں دو قطر
لمبی نوک لگاؤ۔

کے

نوک آدھ قطر اسکے بعد دو قطر
سر قدرے گول اور تر چھا
ابتدائی حصہ قلم سے آخر میں نوک

خط لکھنے کیلئے چند

ضروری ہدایتیں

(۱) جس خط کا جواب دینا

ہو اسکے جواب طلب امور پر

خط بھیج دوتا کہ جواب میں

کوئی بات نہ رہ جائے۔

(۲) رشتہ کے موافق آداب

لکھو اور یہ تصور کر لو کہ گرام

اُن کے سامنے بیٹھے ہوئے

زبانی بات کر رہے ہو۔

(۳) کوئی ایسی بات نہ لکھو

کہ اگر وہی بات نہیں لکھی

جائے تو تمہیں ناگوار گذرے

اور افسوس ہو۔

(۴) ہنسی مذاق میں کوئی

ایسی بات نہ لکھو کہ اگر تمہارا

خط کوئی غیر پڑھ لے تو

اس پر برا اثر ہو۔

(۵) خط کے پانچ جز ہوتے

ہیں ۱۔ القاب و آداب

۲۔ سلام دعا و خیریت

۳۔ چھنا اپنی خیریت لکھنا

۴۔ اصل مضمون ۵۔ ختم

دعا و سلام نیز دوسرے

عزیزوں و پرسان حال

کو درجہ بدرجہ سلام دعا۔

(۶) خط میں نرم الفاظ

استعمال کر دو لیکن الفاظ

سے پرہیز کرو۔

(۷) خط اتنا گھسیٹ

گھسیٹ کر نہ لکھو کہ پڑھنے

میں الجھتا ہو۔ پڑھنے والا

اطمینان ہوا۔ اُس خط سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تم کو لکھنے پڑھنے کا کچھ شوق نہیں ہے اور اس میں بہت کم دل لگاتی ہو۔ یہ بھی سنا کہ بعض عورتیں تمہارے لکھنے پڑھنے پر یوں کہتی ہیں کہ لڑکیوں کو لکھانے پڑھانے سے کیا فائدہ۔ اُن کو تو سینا پر دنا۔ کھانا پکانا۔ چکن وغیرہ کا پھنسا سکھانا چاہئے۔ انکو پڑھا لکھا کر کیا مردوں کی طرح مولوی بنانا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان ہی لوگوں کے بہکانے سے تمہارا دل اُچاٹ ہو گیا اور تم نے محنت کم کر دی۔ اے میری بیٹی! تم اُن بیوقوف عورتوں کو کہنے پر سرگزنہ جانا اور یہ سمجھو کہ مجھ سے پڑھ کر کوئی دوسرا تمہارا خیر خواہ نہیں ہو سکتا۔ اسلئے میری یہ نصیحت یا رکھو کہ اُن عورتوں کا یہ کہنا بالکل بیوقوفی ہے۔ کم سے کم اتنا ہر عورت کیلئے ضروری ہے کہ اردو لکھ پڑھ لیا کرے۔ اس میں بڑے بڑے فائدے ہیں اور لکھنا پڑھنا نہ جاننے میں بڑے بڑے نقصان ہیں اول تو بڑا فائدہ یہ ہے کہ زبان صاف ہو جاتی ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ بے پڑھی عورتیں ثواب کو سبب اور شور بے کو سُرفا۔ کبوتر کو قبوتر۔ جہیز کو دہیز۔ زکام کو جھکھام اور بعض زخام بولتی ہیں۔ اول جو عورتیں پڑھی لکھی ہوتی ہیں۔ وہ اُن پر ہنستی ہیں۔ اور اُن کی نقلیں کرتی ہیں۔ سو پڑھنے لکھنے سے عیب بالکل جاتا رہتا ہے۔ دوسرے نماز روزہ درست ہو جاتا ہے۔ دین و ایمان سنبھل جاتا ہے۔ بے پڑھی عورتیں اپنی جہالت سے بہت سے کام ایسے کرتی ہیں جن سے ایمان جاتا رہتا ہے اور اُن کو خبر بھی نہیں ہوتی۔ اگر خدا نخواستہ اس وقت موت آجاوے تو کافروں کی طرح ہمیشہ دوزخ میں جلنا پڑے گا۔ کبھی نجات نہیں ہو سکتی۔ پڑھنے لکھنے سے یہ کھٹکا جاتا رہتا ہے۔ اور ایمان مضبوط ہو جاتا ہے۔ تیسرے گھر کا بندوبست جو خاص عورتوں ہی کے ذمہ ہوتا ہے۔ وہ بخوبی انجام پاتا ہے۔ سارے گھر کا حساب کتاب ہر وقت اپنی نگاہ میں ہوتا ہے۔ چوتھے اولاد کی پرورش عورت سے خوب ہوتی ہے۔ کیونکہ چھوٹے بچے ماں کے پاس زیادہ رہتے ہیں۔ خاص کر لڑکیاں تو ماں ہی کے پاس رہتی ہیں تو اگر ماں پڑھی لکھی ہوگی تو ماں کی عادتیں اور بات چیت بھی اچھی ہوگی تو اولاد بھی وہی سیکھے گی اور کمسنی ہی سے خوش اخلاق اور نیک بخت ہوگی۔ کیونکہ ماں ان کو ہر وقت تعلیم کرتی اور ٹوکتی رہے گی۔ دیکھو تو یہ کتنا بڑا فائدہ ہے۔ پانچویں یہ کہ جب عورت کو علم ہوگا تو ہر وقت اپنے ماں باپ خاوند عزیز واقربا کا رتبہ پہچان کر اُن کے حقوق ادا کرتی رہے گی۔ اُس کی دنیا اور عقبہ دونوں بن جاوے گی۔ ان سب کے علاوہ پڑھنا لکھنا نہ جاننے میں ایک اور بڑی قباحت یہ ہے کہ گھر کی بات غیروں پر ظاہر کرنی پڑتی ہے۔ یا اس کے چھپانے سے نقصان ہوتا ہے۔ عورتوں کی باتیں اکثر حیا و شرم کی ہوتی ہیں۔ لیکن اپنی مان بہن سے بھی ظاہر کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

اور اتفاق سے ماں بہن وقت پر پاس نہیں ہوتیں۔ ایسی صورت میں یا تو بے شرمی کرنی پڑتی ہے اور دوسروں سے خط لکھانا پڑتا ہے۔ یا نہ کہنے سے بہت نقصان اٹھانا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اور ہزاروں فائدے ہیں اور پڑھنا نہ جاننے میں قباحتیں ہیں۔ کہاں تک بیان کروں۔ دیکھو اب تم میری نصیحت یاد رکھنا اور پڑھنے لکھنے سے ہرگز جی نہ چرانا۔ زیادہ دُعا فقط راقم عبد اللہ ازبٹارس - ۲۵ - رمضان روز جمعہ

بیٹی کی طرف سے خط کا جواب

معظم و محترم فرزند ان دام ظلکم العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد آداب و تسلیم کے عرض ہے کہ صحیفہ عالی نے صادر ہو کر مشرف فرمایا۔ آپ کے مزاج کی خیریت دریافت ہونے سے اطمینان ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی ذات بابرکات کو ہمارے سروں پر دائم و قائم رکھے جناب والا نے بندی کے لکھنے پڑھنے کی نسبت جو لکھا۔ اس سے مجھ کو بہت فائدہ ہوا۔ بیشک لوگوں کے کہنے سننے کی وجہ سے میرا دل اچاٹ ہو گیا تھا۔ اب جس دن سے والا نامہ آیا ہے میں بہت دل لگا کر کے پڑھتی اور کچھ بُرا بھلا لکھنے بھی لگی ہوں۔ بیشک آپ کا فرمانا بہت بجا ہے کہ اس میں بے انتہا فائدے ہیں اور جو عورتیں پڑھنا لکھنا نہیں جانتیں وہ بہت بچھاتی ہیں کہ ہم نے کیوں نہ سیکھ لیا۔ پرسوں کی بات ہے کہ پیشکار صاحب کی بی بی جو ہمارے پڑوس میں رہتی ہیں۔ اُن کے ماموں کا خط آیا اور گھر میں کوئی مرد آج کل ہے نہیں۔ بیچاری ایک ایک کی خوشامد کرتی پھریں کہ کوئی خط پڑھ دیوے یا کہیں سے پڑھو لادے کہ اب مویانی کی طبیعت کیسی ہے۔ سنگیا تھا کہ ان کا برا حال ہے اس وجہ سے بیچاری بڑی گھبرا رہی تھیں۔ دوپہر کا آیا ہوا خط دن بھر پڑا رہا۔ اور کوئی پڑھنے والا نہ ملا۔ مغرب کے بعد بیچاری میرے پاس آئیں تو میں نے حال سنایا۔ تب اُن کا جی ٹھکانے ہوا۔ تب ہی میرے جی کو یہ بات لگ گئی کہ بے شک پڑھنے لکھنے کا ہنر بھی بڑی دولت ہے اور اُس کے نہ جاننے سے بعضے وقت بڑی مصیبت پڑتی ہے اور یہ بھی میں دیکھتی ہوں کہ ہماری برادری میں پانچ بیبیاں خوب پڑھی لکھی ہیں وہ جہاں جاتی ہیں اُن کی بڑی عزت ہوتی ہے جو بات خلاف شرع کسی سے ہو جاتی ہے یا بیاہ شادی میں کوئی بری رسم ہوتی ہے تو اُس کو ٹوکتی ہیں منع کرتی ہیں خوب سمجھا کر کے نصیحت کرتی ہیں اور سب بیبیاں چپکی ہو کر کان لگا کر سنتی رہتی ہیں جو کوئی بات پوچھنی ہوتی ہے اُن ہی سے پوچھتی ہیں۔ بیبیوں میں سب سے پہلے وہی

(۹) خط لکھنے کے بعد ایک دفعہ غور سے پڑھ لو کہ کوئی غلطی نہ رہ جائے اگر کوئی لفظ و خراش ناگوار یا بے تمیزی کا ہو تو اس کو کاٹ دو۔

(۱۰) خط پر ابتدا میں اپنی استاد سے اصلاح لی لیا کرو اور جو اطمینان دے بتلائیں اُن کا آئندہ خیال رکھو۔

(۱۱) خط کے شروع یا آخر میں اپنا پورا پختہ ضرور لکھ دو تاکہ جواب بخودالے کو تلاش نہ کرنا پڑے کبھی کبھی ایسا ہو جاتا ہے کہ آپ کے پتہ نہ لکھنے اور اُس کے پاس پچھلا پتہ گم ہو جائیگی وجہ سے جواب نہیں آتا۔ تو دل میں خواہ مخواہ بدگمانی پیدا ہو جاتی ہے۔

(۱۲) ہر خط کے شروع یا آخر میں تاریخ مع ہینہ اور سنہ ضرور لکھ دو بعض دفعہ اسکی بڑی عزت پڑتی ہے اگر ڈاک خانہ کی غلطی یا پتہ کی کسی گڑبڑ کی وجہ سے اگر خط دیر میں پہنچے تو تاریخ سے

یہ پتہ چل جاتا ہے کہ جواب میں تمہاری طرف سے سستی یا دیر نہیں ہوئی۔ اگر جواب طلب خطوط زیادہ جمع ہو جائیں تو پتہ چل جاتا ہے کہ پہلے کونسا آیا۔ بعض اوقات

پیش کرتی ضرورت طبعی ہے۔ اگر غیر ضرورت کے خطبے کی ہم دروازہ ہو کر بیسوں سنجیدگی ایشین پر انتظام کر دیکھ تو وہاں باتیں ایک دن بعد بھی جائیگی اور وقت ہوگی غرض اس معمولی سی بات کو غفلت کرنے میں بہت سی تکلیفیں پیش آجاتی ہیں نیز اکثر مہر صاف نہیں پڑتی تو تار سے نہیں ٹپکتی جاتی۔ اسکے علاوہ جو لوگ انگریزی جانتے ہیں یہی تاریخ دہی پڑھ سکتے ہیں ہر ایک تو نہیں پڑھ سکتا اگر خدا ڈاک کے وقت کو بد پڑے تو وہ انگلے روز بھلا کر اور ہرے بھی کام نہیں چلتا بس تاریخ لکھنا ہرگز بھلا (۳۱) اگر خط پڑوں کو لکھا جائے تو ان کے خدشے یہ لکھا کہ فلاں فلاں کو سلام کہہ دیجئے اور یہ کہہ دیجئے یوں کہہ دیجئے یہ بے ادبی اور گستاخی ہے۔ ان پر حکم جانا ہے۔ اچھا طریقہ یہ ہے کہ یوں لکھ کر اگلا صاحب خط دیکھیں تو سلام قبول کریں۔ اگر ان سے بہت بے تکلفی ہو تو بہت ادب کے نظروں میں کہہ دیں کامضافہ نہیں ہے۔

پوچھی جاتی ہیں۔ ساری بیبیاں ان کی تعریفیں کرتی رہتی ہیں۔ اس لئے میں ضرور جی لگا کر لکھنا پڑھنا سیکھوں گی۔ مجھ کو خود بڑا شوق ہو گیا ہے۔ آپ بھی اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو یہ دولت نصیب فرما دے۔ باقی یہاں سب خیریت ہے۔ زیادہ حد ادب فقط آپ کی لونڈی خدیجہ عفی عنہا از سہارنپور۔ ۲۸۔ رمضان روز و شب

بھانجی کے نام خط

نور چشم راحت جان بی بی صدیقہ سلمہا اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ بعد دعا کے واضح ہو کہ تمہارا مسرت نامہ آیا۔ حال معلوم ہونے سے تسلی ہوئی۔ تمہارے پڑھنے کا حال سن کر مجھے بڑی خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ تمہاری عمر میں برکت دیوے اور تمہاری محنت کا پھل تم کو جلدی نصیب کرے۔ جس دن تم اپنے ہاتھ سے مجھے خط لکھو گی۔ اس دن میں پانچ روپیہ مٹھائی کھانے کے لئے تم کو روانہ کروں گا اور ایک نصیحت میں تم کو اور کرتا ہوں۔ میں نے سنا ہے کہ تم شوخی بہت کیا کرتی ہو۔ اور کسی کا ادب لحاظ نہیں کرتی ہو۔ اس بات سے مجھ کو بڑا افسوس ہوا۔ کیونکہ آدمی کی عزت فقط پڑھنے لکھنے سے نہیں ہوتی۔ جب تک ادب لحاظ نہ سیکھو گی لوگ تم سے محبت اور پیار نہ کریں گے۔ پڑھنے لکھنے کے ساتھ سب سے اول لڑکوں اور لڑکیوں کو لازم ہے کہ ادب سیکھیں۔ کیونکہ ادب سے آدمی ہر دلعزیز ہو جاتا ہے اور سب آدمی اس کی خاطر کرتے ہیں۔ ادب کرنے والا ہمیشہ خوش نصیب ہوتا ہے۔ چنانچہ کسی کا قول ہے۔ با ادب بالنصیب بے ادب بے نصیب۔ اب میں تم کو بتاتا ہوں کہ ادب کیا چیز ہے اور اس کا بڑا وکیو نکھر چاہئے۔ جو کوئی تم سے عمر اور رشتہ میں بڑا ہو اس کو بہت تعظیم سے سلام کرو۔ اور اُس کے سامنے کوئی شخص بات زبان سے مت نکالو۔ نہ اپنے برابر والوں سے اس کے سامنے خوش طبعی اور دل لگی مذاق کرو۔ جب وہ تمہیں پکارے تو بہت نرم آواز سے جواب دو۔ اور جب تم کو کچھ دیوے تو سلام کرو۔ اور جو نصیحت کی بات کہی خوب غور سے سنو۔ جب وہ بول رہا ہو تو بیچ میں اس کی بات مت کاٹو۔ جہاں وہ بیٹھا ہو اس سے اونچی جگہ مت بیٹھو۔ اور اس کا نام لے کر مت پکارو۔ بلکہ اس سے رشتہ لگا کر بولو۔ نام بڑھا کر لیا کرو۔ جیسے خالوجان۔ بھوپا اماں۔ ناناجی۔ آیا جان۔ اگر غصہ میں اگر وہ تم کو کچھ بُرا بھلا کہیں تو تم ہرگز اُس کا جواب مت دو۔ الٹ کر ان کو کچھ نہ کہو۔ اسی کا نام ادب ہے۔ اور یہ آدمی کے واسطے بہت ضروری ہے۔ فقط

محمد واجد حسین از فیض آباد

اگر کسی برابر والے کو خط لکھنا ہو تو اُس کے لکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اس کے مرتبہ کے موافق اس طرح القاب لکھو۔

القاب

عنایت فرمائے من سلامت۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ مشفقہ شفیقہ من سلامت۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ مہربان من سلامت۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ (پھر اس طرح آداب لکھو) بعد سلام مسنون کے عرض ہے۔ یا یوں لکھو۔ بعد سلام مسنون و شوق ملاقات کے عرض ہے۔ پھر خط کا مضمون لکھ دو اور یہ خیال رکھو کہ نہ تو اتنا بڑھا کر لکھو۔ جس طرح کہ بڑوں کو لکھتے ہیں۔ اور نہ اتنا گھٹا کر لکھو جیسے کہ چھوٹوں کو لکھتے ہیں۔ بلکہ ہر بات میں برابری کا خیال رکھو۔

خط پر پتہ لکھنے کا طریقہ
ابھروک ہو چکا ہے موجودہ
طریقہ یہ ہے۔

بخدمت جناب حضرت مولانا
اشتیاق احمد صاحب خوشنویس
محله ابو البرکات
ضلع بہار پور (دیوبند)
بخدمت جناب لدی بشیر محمد
صاحب نمبر
نور محمدی المطابع کا خانہ
تجارت کتب بالمقابل آرام بازار
فرید پور کراچی

پاکستان
ڈاکخانہ کے گوشہ خط برائے گزشتہ
میں پہنچنے کی جگہ کا نام لکھتے ہیں
اس واسطے جس جگہ خط لکھا ہو
اگر وہاں ڈاکخانہ ہو تو اس کے اور
ضلع کے نام کے نیچے لکھیں پتہ
اور اگر وہاں ڈاکخانہ نہ ہو تو جہاں
اسکا ڈاکخانہ ہے اس جگہ کے نام
اور ضلع کے نام کے نیچے لکھ کر
لکھیں پتہ اور پتہ لکھنے کا اچھا
طریقہ یہ ہے کہ اول مختصر القاب
کے ساتھ ان کا نام لکھ دو
جن کے پاس خط جانا ہے جیسا کہ
عہدہ پھر دوسری سطح پر عہدہ
کا نام اور تیسری سطح پر ڈاکخانہ
اور ضلع کا نام اور اگر وہاں
ڈاکخانہ نہیں ہے تو دوسری
سطح پر اس جگہ کا بھی نام لکھا
جائے اور تیسری سطح پر
ڈاکخانہ و ضلع کا نام ہو پھر یہ
اد ملک کا نام ہونا چاہئے

خط کا پتہ لکھنے کا طریقہ یہ ہے۔ نمونہ کیلئے دو پتے لکھے جاتے ہیں

مقام شہر لکھنؤ۔ محلہ امین آباد۔ قریب مکان حکیم عبد الغنی صاحب نائب تحصیلدار۔
بخدمت والدہ محترمہ و محترم من جناب داروغہ وحید الزماں صاحب نام ظلم العالی۔
مقام فیض آباد۔ چوک بردوکان لیاقت حسین صاحب سادہ کار۔
بمطالعہ بر خوردار سعادت اطوار منشی محمد سعید الدین سلمہ اللہ تعالیٰ درآید۔

گنتی

نام	صورت	نام	صورت	نام	صورت	نام	صورت
ایک	۱	آٹھ	۸	پندرہ	۱۵	بائیس	۲۲
دو	۲	نو	۹	سولہ	۱۶	تینیس	۲۳
تین	۳	دس	۱۰	سترہ	۱۷	چوبیس	۲۴
چار	۴	گیارہ	۱۱	اٹھارہ	۱۸	پچیس	۲۵
پانچ	۵	بارہ	۱۲	انیس	۱۹	چھبیس	۲۶
چھ	۶	تیرہ	۱۳	بیس	۲۰	ستائیس	۲۷
سات	۷	چودہ	۱۴	اکیس	۲۱	اٹھائیس	۲۸

اگر کسی دوسرے ملک میں خط لکھنا ہو تو سب سے اول ملک کی برابریں ملک کا نام لکھ دیا جائے۔

1

عن ابی هريرة انه سمع
النبي صلى الله عليه وسلم يقول
ان ثلثة من بنی اسرائيل
ابرس و اقرع و داعی فاراد
التمدان یتلیمهم فبعث الیهم
ملكا قال فای ابرص فقال ای
خشی احب الیک قال لون
حسن و جلد حسن و ید مہیب
عنی الذی قد قدر فی الناس
قال فسمو فہذب عنہ قذرة
و اعطی لوننا حسنا و جلدنا حسنا
قال فای المال احب الیک
قال بلابل اقول البقر
شک استحق الا ان الابرص
والاقرع قال احب الی اللیل
و قال الاخر البقر قال فاعطی
ثلاثة عشر افعال ہارک
الله لک فیہا قال فاستے
الاقرع فقال اے شے
احب الیک قال شعر حسن
و ید مہیب عنی ہذا الذی قد
تقدر فی الناس قال فسمو
فہذب عنہ قال و اعطی شعر

五

حسنا قال فای الممال حسب
الیک قال البقر فاعطی البقر
حالا قال یاربک الله ربک
فیهما قال فانی الاعمی فقال
ای شئی احب الیک قال
ان یرد الله الی عبری فابصر
بهذا ناس قال فسمو ذوالله
الی بصرة قال فای الممال
احب الیک قال انفسهم
فامحی شاة والدافق فذان

وولد هذا فكان لهذا ادمس الابن وله هذا ادمس البقر ولهذا ادمس الغنم قال ثم ان اتي الابرص في صورته ودينته فقال رجل سكين (باقی صفحہ ۲۵۵ پر ملاحظہ ہو)

مجھے اچھی رنگت اور خوبصورت کھال ملجاوے اور یہ بلا جاتی رہے جس سے لوگ مجھ کو اپنی پاس بیٹھنے نہیں دیتے اور گھن کرتے ہیں۔ اس فرشتہ نے اپنا ہاتھ اس کے بدن پر پھیر دیا۔ اُسی وقت چنگا ہو گیا اور اچھی کھال اور خوبصورت رنگت نکل آئی۔ پھر پوچھا۔ تجھ کو کون سے مال سے زیادہ رغبت ہے۔ اُس نے کہا اونٹ ہے۔ پس ایک گا بھن اونٹنی بھی اس کو دیدی اور کہا اللہ تعالیٰ اس میں برکت دے۔ پھر گنچے کے پاس آیا۔ اور پوچھا۔ تجھ کو کونسی چیز پیاری ہے کہا۔ میرے بال اچھے نکل آئیں اور یہ بلا مجھ سے جاتی رہے کہ لوگ جس سے گھن کرتے ہیں۔ فرشتے نے اپنا ہاتھ اس کے سر پر پھیر دیا فوراً اچھا ہو گیا اور اچھے بال نکل آئے۔ پھر پوچھا تجھ کو کون سا مال پسند ہے۔ اس نے کہا گائے۔ پس اس کو ایک گا بھن گائے دیدی اور کہا اللہ تعالیٰ اس میں برکت بخشے۔ پھر اندھے کے پاس آیا اور پوچھا۔ تجھ کو کیا چیز چاہئے کہا اللہ تعالیٰ میری نگاہ درست کر دے کہ سب آدمیوں کو دیکھوں۔ اُس فرشتہ نے آنکھوں پر ہاتھ پھیر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی نگاہ درست کر دی۔ پھر پوچھا تجھ کو کیا مال پیارا ہے۔ کہا۔ بکری۔ پس اس کو ایک گا بھن بکری دے دی۔ تینوں کے جانوروں نے بچے دیئے۔ تھوڑے دنوں میں اس کے اونٹوں سے جنگل بھر گیا اور اس کی گایوں سے اور اس کی بکریوں سے۔ پھر وہ فرشتہ خدا کے حکم سے اسی پہلی صورت میں کوڑھی کے پاس آیا اور کہا کہ میں ایک مسکین آدمی ہوں۔ میرے سفر کا سب سامان چُک گیا۔ آج میرے پہنچنے کا کوئی وسیلہ نہیں سوا اے خدا کے اور پھر تیرا۔ میں اس اللہ کے نام پر جس نے اچھی رنگت اور عمدہ کھال عنایت فرمائی۔ تجھ سے ایک اونٹ مانگتا ہوں کہ اس پر سوار ہو کر اپنے گھر پہنچ جاؤں۔ وہ بولا یہاں سے چل دور ہو۔ مجھے اور بہت سے حقوق ادا کرنے ہیں۔ تیرے دینے کی اس میں گنجائش نہیں۔ فرشتہ نے کہا۔ شاید تجھ کو تو میں پہچانتا ہوں۔ کیا تو کوڑھی نہیں تھا کہ لوگ تجھ سے گھن کرتے تھے اور کیا تو مفلس نہ تھا۔ پھر تجھ کو خدا نے اس قدر مال عنایت فرمایا۔ اُس نے کہا واہ کیا خوب۔ یہ مال تو میری کئی پشتوں سے باپ دادا کے وقت سے چلا آتا ہے فرشتہ نے کہا۔ اگر تو جھوٹا ہو تو خدا تجھ کو ویسا ہی کر دے جیسا پہلے تھا۔ پھر گنچے کے پاس

(ص ۲۷) خدا انقطع بی اجمال فی سفری فلا بلاغ فی الیوم الا باللہ ثم یک المسک بالذی اعطاک اللہ انکس والجلد الحسن و المال بغير التملیح فی سفری فقال الحق کثیرہ فقال انہ کان فی اعرق الم ممکن ابرص فیکدرک الناس فقیرا اذا اعطاک اللہ ما لا یحتاج الیہ و انما ورت هذا المال کما یزعم ان کنت کاذا فھیکر اللہ الی ما کنت قال واتی الاقرع فی صورۃ فقال لہ مثل ما قال لہذا ورو علیہ مثل ما رو علی ہذا فقال ان کنت کاذا ففسیرک اللہ الی ما کنت قال واتی الاغنی فی صورۃ و بیئہ فقال جل مسکین و ابن سبیل

جس نے یہ ساری چیزیں حکم خدا سے مانگے دی تھیں تاکہ اگر وہ کچھ دے تو خلاصہ اللہ کے واسطے دے احسان کے بدلہ میں نہیں۔

مرا انقطع بی اجمال فی سفری فلا بلاغ فی الیوم الا باللہ ثم یک المسک بالذی اعطاک اللہ انکس والجلد الحسن و المال بغير التملیح فی سفری فقال الحق کثیرہ فقال انہ کان فی اعرق الم ممکن ابرص فیکدرک الناس فقیرا اذا اعطاک اللہ ما لا یحتاج الیہ و انما ورت هذا المال کما یزعم ان کنت کاذا فھیکر اللہ الی ما کنت قال واتی الاقرع فی صورۃ فقال لہ مثل ما قال لہذا ورو علیہ مثل ما رو علی ہذا فقال ان کنت کاذا ففسیرک اللہ الی ما کنت قال واتی الاغنی فی صورۃ و بیئہ فقال جل مسکین و ابن سبیل

اسی پہلی صورت میں آیا اور اسی طرح اس سے بھی سوال کیا۔ اور اس نے بھی ویسا ہی جواب دیا۔ فرشتہ نے کہا۔ اگر تو جھوٹا ہو تو خدا تجھ کو ویسا ہی کر دے جیسا پہلے تھا۔ پھر اندھے کے پاس اسی پہلی صورت میں آیا۔ اور کہا میں مسافر ہوں بے سامان ہو گیا ہوں۔ آج بجز خدا کے اور پھر تیرے کوئی میرا وسیلہ نہیں ہے۔ میں اس کے نام پر جس نے دوبارہ تجھ کو نگاہ بخشی تجھ سے ایک بھری مانگتا ہوں کہ اس سے اپنی کارروائی کر کے سفر پورا کروں۔ اس نے کہا بیشک میں اندھا تھا۔ خداوند تعالیٰ نے محض اپنی رحمت سے مجھ کو نگاہ بخشی۔ جتنا تیرا جی چاہے لیجا اور جتنا چاہے چھوڑ جا۔ خدا کی قسم کسی چیز سے میں تجھ کو منع نہیں کرتا۔ فرشتے نے کہا کہ تو اپنا مال اپنے پاس رکھ مجھ کو کچھ نہیں چاہئے۔ فقط تم تینوں کی آزمائش منظور تھی سو ہو چکی۔ خدا مجھ سے راضی ہوا اور ان دونوں سے ناراض۔ **فائدہ** خیال کرنا چاہئے کہ ان دونوں کو ناشکری کا کیا نتیجہ ملا کہ تمام نعمت چھین گئی اور جیسے تھے ویسے ہی رہ گئے اور خدا ان سے ناراض ہوا۔ دنیا اور آخرت دونوں میں نامراد رہے۔ اور اس شخص کو شکر کی وجہ سے کیا عوض ملا کہ نعمت بحال رہی اور خدا اس سے خوش ہوا اور وہ دنیا اور آخرت دونوں میں شاد و بامراد ہوا۔

تیسری کہانی

۱۱

ایک بار حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس کہیں سے کچھ گوشت آیا اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت بہت اچھا لگتا تھا۔ اسلئے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے خادمہ سے فرمایا کہ یہ گوشت طاق میں رکھ دے شاید حضرت نوش فرمائیں۔ اس نے طاق میں رکھ دیا۔ اتنے میں ایک سائل آیا اور دروازے پر کھڑے ہو کر آواز دی۔ بھیجو اللہ کے نام پر خدا برکت کرے۔ گھر میں سے جواب دیا۔ خدا تجھ کو بھی برکت دے۔ اس لفظ میں یہ اشارہ ہے کہ کوئی چیز دینے کی موجود نہیں ہے وہ سائل چلا گیا۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا اے ام سلمہ تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے۔ انہوں نے کہا۔ ہاں ہے۔ اور خادمہ سے کہا۔ جا وہ گوشت آپ کے واسطے لے آ۔ وہ گوشت لینے گئی۔ دیکھتی کیا ہے کہ وہاں گوشت کا تو نام بھی نہیں ہے فقط ایک (سفید) پتھر کا ٹکڑا رکھا ہے۔ آپ نے فرمایا چونکہ تم نے سائل کو نہ دیا تھا اسلئے وہ گوشت پتھر بن گیا۔ فائدہ۔ غور کیجئے کہ خدا کے نام پر

لہ عن مولیٰ سخن قال ہ
لام سلمہ بضعة من لحم و
كان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یحبہ لحم فقلت لثاؤم شہیہ
فی البیت لعل النبی صلی اللہ
علیہ وسلم یا کلفوضۃ فی کوۃ
الہیت وجا سائل فقام
علی الباب فقال تصدقا
بارک اللہ فیکم فثاؤا بارک
اللہ فیک فذہب سائل
فدخل النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فقال یا ام سلمہ ہل
عندکم شئ اطعمہ فقلت نعم
فالت لثاؤم ادہی فآوئی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بذلک اللحم فذہبت
فلم تجد فی الکوة الا قسطہ مرق
فقال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فان ذلک اللحم عادم
لما لم تقطعہ السائل رواہ
البیہقی فی دلائل النبوة ۱۲
مشکوۃ ص ۱۳۹
۱۱ آپ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی زوجہ
مہترہ ہیں۔ آپ کا
انتقال ۶۱ھ میں ہوا
جبکہ آپ کی عمر شریف
۸۴ سال کی تھی ۱۲
۱۱ سائل کو جواب دینے
کا یہ ایک مہذب طریقہ
ہے جو عرب میں رائج تھا
جیسا کہ کلام اللہ میں فرمایا
ہے قول معروف خبر من

نہ دینے کی یہ نحوست ہوئی کہ اس گوشت کی صورت بگڑ گئی اور پتھر بن گیا۔ اسی طرح جو شخص سائل سے بہانہ کر کے خود کھاتا ہے وہ پتھر کھا رہا ہے۔ جس کا یہ اثر ہے کہ سنگدلی اور دل کی سختی بڑھتی چلی جاتی ہے۔ چونکہ حضرت کے گھر والوں کے ساتھ خداوند کریم کی بڑی عنایت اور رحمت ہے اسلئے اس گوشت کی صورت کھلی نگاہوں میں بدل دی۔ تاکہ اس کے استعمال سے محفوظ رہیں۔

چوتھی کہانی

۱۷

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریف تھی کہ فجر کی نماز پڑھ کر اپنے بارگاہِ حق کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کرتے تھے کہ تم میں سے رات کو کسی نے کوئی خواب تو نہیں دیکھا؟ اگر کوئی دیکھتا تھا تو عرض کر دیا کرتا تھا۔ آپ کچھ تعبیر ارشاد فرما دیا کرتے تھے۔ عادت کے موافق ایک بار سب سے پوچھا کہ کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے۔ سب نے عرض کیا کہ کوئی نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے آج رات ایک خواب دیکھا ہے کہ دو شخص میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ کو ایک زمین مقدس کی طرف لے چلے۔ دیکھتا کیا ہوں کہ ایک شخص بیٹھا ہوا ہے اور دوسرا کھڑا ہے اور اس کے ہاتھ میں لوہے کا زنبور ہے۔ اس بیٹھے ہوئے کے کتے کو اُس سے چیر رہا ہے۔ یہاں تک کہ گدی تک جا پہنچتا ہے۔ پھر دوسرے کتے کے ساتھ بھی یہی معاملہ کر رہا ہے اور اور پھر وہ کلا اس کا درست ہو جاتا ہے۔ پھر اس کے ساتھ ایسا ہی کرتا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کیا بات ہے۔ وہ دونوں شخص بولے آگے چلو۔ ہم آگے چلے۔ یہاں تک کہ ایک ایسے شخص پر گزر ہوا جو لیٹا ہوا ہے اور اُس کے سر پر ایک شخص ہاتھ میں بڑا بھاری پتھر لئے کھڑا ہے۔ اُس کو اس کا سر نہایت زور سے پھوڑتا ہے۔ جب وہ پتھر اس کے سر پر دے مارتا ہے۔ پتھر ٹھک کر دور جا گرتا ہے۔ جب وہ اس کے اٹھانے کے لئے جاتا ہے تو اب تک لوٹ کر اُس کے پاس نہیں آئے یا تاکہ اس کا سر پھر اچھا خاصا جیسا تھا ویسا ہی ہو جاتا ہے اور وہ پھر اس کو اسی طرح پھوڑتا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے۔ وہ دونوں بولے آگے چلو۔ ہم آگے چلے۔ یہاں تک کہ ہم ایک غار پر پہنچے جو مثل تنور کے تھا نیچے سے فراخ تھا اوپر سے تنگ۔ اس میں

۱۔ عن سرۃ بن جندب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی اتبل علینا بوجہ فقال بن رای شکم اللیلۃ رؤیا قال فان رای حد قصصا فبقول ماشاء اللہ فالتابوا فقال بل رای شکم احد رؤیا قلنا لا قال لکنی رايت اللیلۃ ربکین اتیانی فاخذ ابیدی فاخرجانی الی ارض مقدسۃ فاذا رجل جالس ورجل قائم سیدہ کلوب بن حدیدہ یغلز فی شدۃ فی شدۃ حتی یبلغ قفاه ثم یفعل شدۃ الاخر شل ذلک ویتلم شدۃ ہذا فیرود فی صبح مثله قلت ما ہذا قال الاطلق فالطلقا حتی اتینا علی رجل مصطط علی قفاه ورجل قائم علی راسہ یفہر واد صخرۃ لشدۃ یراسہ ۲۔

مہر فاذا ضربہ تہ بہ ہا بھر
فالطلق الیہ لیا قفہ فلا
یرجع الی ہذا حتی یلقہم ہا
وعاد راسہ لکا کان فدا الیہ
فضربہ قفلت ما ہذا قفہ لا
الطلق فالطلقا حتی اتینا الی
ثقب شل التنور وادۃ ضیق
واسفلہ واسبغ تنو قد تحتہ
نار فاذا ارتقت ارتفعوا
حتی کا دان یخرج منہا و
اذا خمدت رجوا فیہا و فیہا
رجال و نساء عراۃ قفلت
ما ہذا قال الاطلاق فالطلقا
حتی اتینا علی نہر من نہر
رجل قائم علی وسط النہر
و علی شط النہر رجل سیدہ
حجارة فاقبل الرجل لادی
فی النہر فاذا اراد ان یخرج
رجل الرجل یخرج فی فیہ فودہ
جیت کان فیصل کما جا
لیخرج رجلی فی فیہ یخرج
لما کان قفلت ما ہذا قفہ لا
الطلق فالطلقا حتی اتینا
الی روضۃ خضر فیہا شجرۃ
عظیمۃ و فی اصلہا شیخ و
صبیان و اذ رجل قریب
الشجرۃ بین یدینہما یوقد فاضد الی
الشجرۃ فالطلقا دار وادۃ الشجرۃ
ارقطا حسن منہا فیما رجل
شیوخ و شباب و نساء و
صبیان ثم اخرجانی منہا
فقصہ الی الشجرۃ فاذا غاب
دار الی احسن و افضل منہا

آگ جل رہی ہے اور اس میں بہت سے ننگے مرد اور عورت بھرے ہوئے ہیں۔ جس وقت وہ آگ اوپر کو اٹھتی ہے۔ اسکے ساتھ وہ سب اٹھ آتے ہیں۔ یہاں تک کہ قریب نکلنے کے ہو جاتے ہیں۔ پھر جس وقت بیٹھتی ہے وہ بھی نیچے چلے جاتے ہیں۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے۔ وہ دونوں بولے۔ آگے چلو۔ ہم آگے چلے۔ یہاں تک کہ ایک خون کی نہر پر پہنچے۔ اُس کے بیچ میں ایک شخص کھڑا ہے اور نہر کے کنارے پر ایک شخص کھڑا ہے اور اُس کے سامنے بہت سے پتھر پڑے ہیں۔ وہ نہر کے اندر والا شخص نہر کے کنارہ کی طرف آتا ہے جس وقت نکلنا چاہتا ہے کنارہ والا اس شخص کے منہ میں ایک پتھر اس زور سے مارتا ہے کہ پھر اپنی پہلی جگہ چاہتی ہے۔ پھر جب کبھی وہ نکلنا چاہتا ہے۔ اسی طرح پتھر مار کر اس کو ہٹا دیتا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے۔ وہ دونوں بولے آگے چلو۔ ہم آگے چلے۔ یہاں تک کہ ایک ہرے بھرے باغ میں پہنچے۔ اس میں ایک بڑا درخت ہے اور اس کے نیچے ایک بوڑھا آدمی اور بہت سے بچے بیٹھے ہیں اور درخت کے قریب ایک اور شخص بیٹھا ہوا ہے۔ اس کے سامنے آگ جل رہی ہے وہ اس کو دھونک رہا ہے۔ پھر وہ دونوں مجھ کو چڑھا کر درخت کے اوپر لے گئے۔ اور اور ایک گھر درخت کے نیچے میں نہایت عمدہ بن رہا تھا۔ اس میں لے گئے۔ میں نے ایسا گھر کبھی نہیں دیکھا۔ اس میں مرد بوڑھے جوان عورتیں اور بچے بہت سے تھے۔ پھر اس سے باہر لا کر اور اوپر لے گئے۔ وہاں ایک گھر پہلے گھر سے بھی عمدہ تھا۔ اس میں لے گئے اس میں بوڑھے اور جوان تھے۔ میں نے اُن دونوں شخصوں سے کہا کہ تم نے مجھ کو تمام رات پھرایا۔ اب بتاؤ کہ یہ سب کیا اسرار تھے۔ انہوں نے کہا کہ وہ شخص جو تم نے دیکھا تھا کہ اُس کے کپڑے چیرے جاتے تھے وہ شخص جھوٹا ہے کہ جھوٹی باتیں کہا کرتا تھا اور وہ باتیں تمام جہان میں شہور ہو جاتی تھیں۔ اسکے ساتھ قیامت تک یوں ہی کرتے رہیں گے اور جس کا سر کھوڑتے ہوئے دیکھا وہ وہ شخص ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو علم قرآن دیا۔ رات کو اس سے غافل ہو کر سو رہا اور دن کو اس پر عمل نہ کیا۔ قیامت تک اس کے ساتھ یہی معاملہ رہے گا۔ اور جن کو تم نے آگ کے غار میں دیکھا وہ زنا کرنے والے لوگ ہیں۔ اور جس کو خون کی نہر میں دیکھا وہ سود کھانے والا ہے اور درخت کے نیچے جو بوڑھے شخص تھے وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ اور ان کے گرد و گرد جو بچے دیکھے وہ لوگوں کی نابالغ اولاد ہے۔ اور جو آگ جھونک رہا تھا وہ مالک داروغہ دوزخ کا ہے۔ اور پہلا گھر جس میں آپ داخل ہوئے وہ عام مسلمانوں کا ہے اور یہ دوسرا گھر شہیدوں کا ہے

قیامت میں وہ سب اٹھتے ہیں
پھر ان کا قتل و قتل الی اللہ
خاتون انی عمارت قالتم
اما الرجل الذي رايتك
ثم قد كذب بحدس
بالكذب فتمل عندي مبلغ
الافاق فيصنع به ماري اني
يوم القيمة والذي رايتك
يشدخ رايد فجل علمه
اللهم القوي فام منبائل
ولم ليل بانيه بالنهار
به ماري اني يوم القيمة
والذي رايتك في الشقب
فهم الزناة والذي رايتك
في العبر اكل الربوا والشيخ
الذي رايتك في اصل الشجرة
ابراهيم واصحابه حول فالا
المن س والذي يوقد النار
مالك فاذن النار والدار
الاولى التي دخلت دار
عامة المؤمنين واليه الدار
فدار الشهداء وانا جبريل
دنيا ميكائيل فافزع راسك
فرفعت راسي فلا اوفقي
مثل السحاب وفي رواية
مثل الربابة البيضاء قال
ذاك منزلك قلت دعاني
ادخل منزلي قال لا انقبى لك
عمر لم تستكمل فلو استكملت
اتيت منزلك۔ رواه
البخاري ۱۰۱۔

کہلاتے ہیں جنہوں نے اسلام کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور حالت اسلام ہی میں انہیں موت نصیب ہوئی ہوگی۔ زبور۔ جھوٹی سزا سی جیسے اگلے سرے پر دنا لے ہوئی ہیں تاکہ اس سے کسی چیز کو بڑھ کر اٹھا لیں تو گرفت سے چھوڑ نہ سکے (معلقہ صفحہ ۱۱)۔ مالک داروغہ دوزخ کا نام ہے ۱۲

عمر خلعتی فی سائر المراتب
وہو من دراصل مہلات صحیح
الحلق ۱۲ ص ۱۳
۵ کسی چیز کو حق سمجھتے
ہوئے دل سے ماننا ۱۲
۵ ہوا لہی القیوم دوسرے
بقرہ رکوع ۳۳ ص ۱۳
ان اللہ علی کل شئ قدير
دوسرے بقرہ رکوع ۲ ص ۱۲
۵ دہو بکل شئ عليم
دوسرے بقرہ رکوع ۳ ص ۱۲
۵ بکل شئ عليم دوسرے عکس
رکوع ۶ ص ۱۲
۵ علما (سورہ تحریم رکوع ۲ ص ۱۲)
۵ دہو اسلمج البصیر
دوسرے شوری رکوع ۱ ص ۱۲
۵ لا یعلم اللہ ولا یظن
الہیم بدم القیمة (سورہ آل
عمران رکوع ۵ ص ۱۲)
۵ مشکم یکلام ہوصفہ لہ
شرح العقائد ص ۱۲
۵ دہو (ای فی کلام
اللہ تعالیٰ) لیس من جنس
الحروف والاصوات ضرور
انہا اعراض حادثہ مشروط
حدوث بعضہا بانقضائ بعضہا
لان اتقناع المتکلم بالحرف
الاشافی بدون انتقاد الحرف
الاول بدہی ۱۲ ص ۱۲
۵ حال لما برید (سورہ ہود
رکوع ۹ ص ۱۲)
۵ الایماہ (سورہ یٰسین رکوع ۳ ص ۱۲)
ایک نعتہ (سورہ فاتحہ

اور میں جبرئیلؑ ہوں اور یہ میکائیل ہیں۔ پھر بولے سراد پر اٹھاؤ۔ میں نے سراٹھایا تو میرے
اد پر ایک سفید بادل نظر آیا۔ بولے کہ یہ تمہارا گھر ہے۔ میں نے کہا مجھ کو چھوڑو۔ میں اپنے گھر
میں داخل ہوں۔ بولے ابھی تمہاری عمر باقی ہے پوری نہیں ہوئی۔ اگر پوری ہو چکتی تو ابھی چل
جاتے۔ فائدہ جاننا چاہئے کہ خواب انبیاء کا وحی ہوتا ہے۔ یہ تمام واقعے سچے ہیں۔ اس حدیث
سے کئی چیزوں کا حال معلوم ہوا۔ اول جھوٹ کا کہ کیسی سخت سزا ہے۔ دوسرے
عالم بے عمل کا۔ تیسرے زنا کا۔ چوتھے سود کا۔ خدا سب مسلمانوں کو ان کاموں سے محفوظ
رکھے۔

عقیدوں کا بیان

عقیدہ تمام عالم پہلے بالکل ناپیدا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ کے پیدا کرنے سے موجود ہوا۔ عقیدہ
اللہ ایک ہے۔ وہ کسی کا محتاج نہیں۔ نہ اُس نے کسی کو جنا نہ وہ کسی سے جنا گیا۔ نہ اس کی
کوئی بی بی ہے۔ کوئی اسکے مقابل کا نہیں۔ عقیدہ۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا۔ عقیدہ
کوئی چیز اس کے مثل نہیں وہ سب سے نرالا ہے۔ عقیدہ وہ زندہ ہے۔ ہر چیز پر اس کو
قدرت ہے۔ کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں۔ وہ سب کچھ دیکھتا ہے۔ سنتا ہے۔ کلام
فرماتا ہے۔ لیکن اس کا کلام ہم لوگوں کے کلام کی طرح نہیں۔ جو چاہے کرتا ہے۔ کوئی اسکی
روک ٹوک کرنے والا نہیں۔ وہی پوجنے کے قابل ہے۔ اُس کا کوئی سا جھی نہیں۔ اپنے
بندوں پر مہربان ہے۔ بادشاہ ہے سب عیبوں سے پاک ہے۔ وہی اپنے بندوں کو سب
آفتوں سے بچاتا ہے۔ وہی عزت والا ہے۔ بڑائی والا ہے۔ ساری چیزوں کا پیداکر نیو والا
ہے۔ اس کا کوئی پیدا کرنے والا نہیں۔ گناہوں کا بخشنے والا ہے۔ زیر دست ہے بہت بڑا والا

۵ جبرئیل وہ فرشتہ ہے جن کا اصل منصب انبیاء علیہم السلام پر وحی لہانا تھا اور میکائیل کا مخلوق کو روزی پہنچانا ہے۔ لیکن حق تعالیٰ
دوسری خدمات بھی کئی ان کے سپرد فرمادیتے ہیں ۵ لم لیکن شیئاً مذکوراً (سورہ الدھر رکوع ۱) شیخ محی الدین الیواقیت والجاہر
کے ۵۴ پر تحریر فرماتے ہیں کہ حق تو یہ ہے کہ عالم تمام کا تمام حادث تھا اگرچہ اسکے ساتھ علم قدیم کا فلق تھا ۵ قل ہوا اللہ احد اللہ
الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن کفو احد ج ۳۰۔ عن الشيخ لا یجوز ان یقال ان الحق تعالیٰ مفقود فی ظہور سائہ وصفاتہ الی وجود العالم لانه لا الخفاء
علی الاطلاق ۱۲ ص ۱۲ ۵ ہو الاول والاخر۔ سورہ حدید رکوع ۲ ص ۱۲ ۵ کل من علیہا فان وبعی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام سورہ رحمن
رکوع ۱ ص ۱۲ ۵ لیس کثلہ شئ۔ سورہ شوری رکوع ۲ ص ۲۵ ۵ فی الیواقیت ص ۱۲ عن الشيخ اعلم ان اللہ تعالیٰ لیس بوجہ فقدر لہ
المکان ولا یعرض فیستجیل علیہ البقاء ولا یجسم فیکون لہ الجہتہ واللقاء فہو منزہ عن الجهات والاقطار وفیہ البضا عنہ الحق تعالیٰ مابین ص

تعالیٰ الی کلہ سوا بیننا و بینکم ان لا نعبد الا اللہ ذہ کل عذر کفر ۱۲ ص ۱۲ لا شریک لہ (سورہ فہم رکوع ۱ ص ۱۲) صفحہ ۳۰ پر ملاحظہ فرمائیے

وہو علم الکلیف فی ذلک
کل الی اللہ والی اللہ
ہے مثلاً قرآن میں آیا ہے
کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ان کے
ہاتھ کے اوپر ہے۔ حدیث
شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ
دو رخ میں اپنا یہ ہاتھ رکھتا
ہے کہ اس کے معنی خدا
ہی کے سپرد کر دے خود کچھ
نہ کہے اور کوئی معنی بیان
کرے تو وہ جو اس کے نائب
ہوں جیسے ہاتھ سے مراد
قوت ہے پھر بھی ان معنی کو
یقینی نہ سمجھے بلکہ یہ اعتقاد
رکھے کہ باوقیہ مراد ہوگی یا
اور کچھ محرم یہ کام ہی کسی
ادب سے دہے کے عالم کا ہے
ہر شخص کے لئے جائز نہیں
ہے کہ وہ اپنی طرف سے
معنی مقرر کرے ۱۲
فی التبراس شرح شیخ الفقہ
النفیہ و علماء السنۃ بعد
اجامہ علی ان معانیہ الفاظ
غیر مرادہ ذہبوا عنہا
مذہب السلفہ ہوا ایمان
بما اراد اللہ تعالیٰ و تفرض
الی اللہ تعالیٰ مع التوکل
العجیم و التشبیہ ثانیہ مذہب
الخلف تفسیر بما یطابق تہ
لا شہا المذہب الفاسد
فی زناہم و التعلیل المشبہ عوام
المسلمین فغلوا ذلک مغفلاً
او قلت کذا فی التفسیر الخ
و انزل وغیر ہما سن کتاب
التفسیر ۱۲
۱۳ انال شیخ غلفا بقدر سورہ قمر کو ع ۲۴ ج ۳۰ ان اللہ علیہ و انتم لا تعلمون نزل کو ع ۱۰ ج ۱۴۔ ۱۵ من شاء فلیؤمن و من شاء فلیکفر کہ کو ع ۲ ج ۱۵۔ ۱۶ و اللہ فلکم و
تعلون۔ صفت رکوع ۳ ج ۲۳۔ ۲۴ لاریضی لعیادہ الکفر۔ وان تشکر و ابرضہ لک سورہ زمر کو ع ۱ ج ۲۳۔ ۲۴

ہے۔ روزی پہنچانے والا ہے۔ جس کی روزی چاہے تنگ کر دے اور جس کی چاہے زیادہ کر دے
جس کو چاہے پست کر دے جس کو چاہے بلند کر دے۔ جس کو چاہے عزت دے۔ جس کو چاہے
ذلت دے۔ انصاف والا ہے۔ بڑے تحمل اور برداشت والا ہے۔ خدمت اور عبادت کی قدر
کرنے والا ہے۔ دعا کا قبول کرنے والا ہے۔ سمائی والا ہے۔ وہ سب پر حاکم ہے اس پر کوئی حاکم
نہیں اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں۔ وہ سب کا کام بنانا والا ہے۔ اُسی نے سب کو پیدا
کیا ہے وہی قیامت میں پھر پیدا کرے گا۔ وہی جلاتا ہے وہی مارتا ہے۔ اس کو نشانیوں اور
صفتوں سے سب جانتے ہیں۔ اُس کی ذات کی باریکی کو کوئی نہیں جان سکتا۔ گنہگاروں کی
توبہ قبول کرتا ہے۔ جو سزا کے قابل ہیں ان کو سزا دیتا ہے۔ وہی ہدایت کرتا ہے۔ جہان میں جو
کچھ ہوتا ہے اسی کے حکم سے ہوتا ہے۔ بے اس کے حکم کے ذرہ نہیں ہل سکتا۔ نہ وہ سوتا ہے
نہ اونگھتا ہے وہ تمام عالم کی حفاظت سے تھکتا نہیں۔ وہی سب چیزوں کو تھامے ہوئے
ہے۔ اسی طرح تمام اچھی اور کمال کی صفتیں اس کو حاصل ہیں اور بری اور نقصان کی کوئی
صفت اس میں نہیں۔ نہ اُس میں کوئی عیب ہے۔ عقیدہ اُس کی سب صفتیں ہمیشہ سے
ہیں اور ہمیشہ رہیں گی اور اُس کی کوئی صفت کبھی جا نہیں سکتی۔ عقیدہ مخلوق کی صفتوں
سے وہ پاک ہے اور قرآن و حدیث میں بعضی جگہ جو ایسی باتوں کی خبر دی گئی ہے تو ان کے
معنی اللہ کے حوالہ کریں کہ وہی اس کی حقیقت جانتا ہے۔ اور ہم بے کھود کر یہ کہنے اسی طرح
ایمان لاتے ہیں اور یقین کرتے ہیں کہ جو کچھ اس کا مطلب ہے۔ وہ ٹھیک اور حق اور یہی
بات بہتر ہے۔ یا اس کے کچھ مناسب معنی لگالیں جس سے وہ سمجھ میں آجاوے۔ عقیدہ
عالم میں جو کچھ بھلا برا ہوتا ہے سب کو خدا تعالیٰ اس کے ہونے سے پہلے ہمیشہ سے جانتا ہے
اور اپنے جاننے کے موافق اس کو پیدا کرتا ہے۔ نقد براسی کا نام ہے اور بری چیزوں کو پیدا
کرنے میں بہت بھید ہیں۔ جنکو ہر ایک نہیں جانتا۔ عقیدہ بندوں کو اللہ تعالیٰ نے سمجھ اور

(بسم اللہ ۲) الملک القدوس (سورہ حشر رکوع ۳) باقی تمام صفات اللہ تعالیٰ کے منافقین ناموں میں مذکور ہیں جو ترمذی حدیث پر جو
ہیں ۱۲ (متعلقہ صفحہ ۱) ہوالذی یقبل التوبۃ عن عبادہ۔ شوری رکوع ۳ ج ۲۵ توبہ کا مطلب یہ ہے کہ اپنے کئے پر شرمندہ
ہو و آئندہ گناہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرے ۱۲ لا تأخذہ سنۃ و لا نوم۔ سورۃ البقرہ رکوع ۳ ج ۳۔ الحمد للہ رب العالمین فاتحہ ۱-۱۲
۳۵ ولہ صفات ازلیۃ کا تہ بذاتہ۔ شرح عقائد ۳۵ سخن ربک رب العزۃ عما یصفون۔ صفت رکوع ۵ ج ۲۳ فلا تضرہ و اللہ الا شال
نزل رکوع ۱۰ ج ۳۰۔ بس کشفہ شی شوری رکوع ۲ ج ۲۵ و الرا سخن فی العلم یقولون آستابہ۔ آل عمران رکوع ۳ ج ۳۰ فی ایوایت عن الشیخ
اعلم ان من الادب عدم تادیل آیات الصفات و وجوب الایمان بہا مع عدم الکیف کماتات الی ان قال فانما نؤمن بما جاء من عند رسول ربہ ص
۱۲ انال شی غلفا بقدر سورہ قمر کو ع ۲۴ ج ۳۰ ان اللہ علیہ و انتم لا تعلمون نزل کو ع ۱۰ ج ۱۴۔ ۱۵ من شاء فلیؤمن و من شاء فلیکفر کہ کو ع ۲ ج ۱۵۔ ۱۶ و اللہ فلکم و
تعلون۔ صفت رکوع ۳ ج ۲۳۔ ۲۴ لاریضی لعیادہ الکفر۔ وان تشکر و ابرضہ لک سورہ زمر کو ع ۱ ج ۲۳۔ ۲۴

جو اس باقی ہوں۔ شرع کا پابند رہنا فرض ہے۔ نماز روزہ اور کوئی عبادت معاف نہیں ہوتی۔ جو گناہ کی باتیں ہیں وہ اسکے لئے درست نہیں ہو جاتیں۔ عقیدہ جو شخص شریعت کے خلاف ہو وہ خدا کا دوست نہیں ہو سکتا۔ اگر اسکے ہاتھ سے کوئی اچھے کی بات دکھائی دیوے یا تو وہ جادو ہے یا نفسانی اور شیطانی دھند ہے اس سے عقیدہ نہ رکھنا چاہئے۔ عقیدہ۔ ولی لوگوں کو بعض مجاہد کی باتیں سوتے یا جانتے میں معلوم ہو جاتی ہیں اس کو کشف اور الہام کہتے ہیں اگر وہ شرع کے موافق ہے تو قبول ہے اور اگر شرع کے خلاف ہے تو رد ہے عقیدہ۔ اللہ و رسول نے دین کی سب باتیں قرآن و حدیث میں بندوں کو بتا دیں۔ اب کوئی نئی بات دین میں نکالنا درست نہیں۔ ایسی نئی بات کو بدعت کہتے ہیں۔ بدعت بہت بڑا گناہ ہے۔ عقیدہ۔ اللہ تعالیٰ نے بہت سی چھوٹی بڑی کتابیں آسمان سے جبرائیل علیہ السلام کی معرفت بہت سے پیغمبروں پر اتاریں تاکہ وہ اپنی اپنی امتوں کو دین کی باتیں سنائیں۔ ان میں چار کتابیں بہت مشہور ہیں تو ریت حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ملی۔ زبور حضرت داؤد علیہ السلام کو۔ انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قرآن مجید ہمارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ اور قرآن مجید آخری کتاب ہے اب کوئی کتاب آسمان سے نہ آوے گی۔ قیامت تک قرآن ہی کا حکم چلتا رہے گا۔ دوسری کتابوں کو گمراہ لوگوں نے بہت کچھ بدل ڈالا مگر قرآن مجید کی نگہبانی کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے اسکو

۱۔ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی بحبکم واللہ یغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم۔ قل اطيعوا اللہ والیہ الرسول فان تولوا فان اللہ لا یحب الکفرین آل عمران رکوع ۳ ج ۳ فی البیرواقیت عن الشیخ ان من الخوارق ما یكون عن قوی فعبیۃ وقد یكون البضا عن جبل طبعیۃ وقد یكون عن نغم حروف بطوارق وقد یكون باسواء یلقط بہا ذکرا ولا یكون خرق العادۃ علی وجہ الکلامۃ الا لمن خرق العادۃ من نفسہا باخرا جہا عن مالوفہا الطبعی الی الاقوال للشرع فی کل حرکتہ و سکونہ مختصراً فیہا عن الشیخ قد وضع اللہ میزان الشرع بید العلماء اہل التقوی فہم ارباب التقدیل و التجویج فما دمج علی یدین ظہرت امارات اتباعہ للشرع سموہ کرامۃ و ما وقع علی غیرہ سموہ سحر و شجۃ و غیر ذلک ص ۱۱۱ بھم البشری فی الحیوۃ الدنیاء و فی الآخرۃ۔ یونس رکوع ۴ ج ۱۱ ثم جعلناک علی شریعۃ من الامم فانبعھا ولا تتبعھا ابواء الذین لا یطعون۔ جاثیہ رکوع ۲ ج ۲۵ فی البیرواقیت عن الشیخ عبد القادر الجیلی وقد تری فی مرۃ نور عظیم ملائکہ الافاق ثم بدت فی فیہ صوۃ تنادی بانی یا عبد القادر انار بک وقد استقلت عنک الشکایف فان شئت فاعبدنی وان شئت فاترک فقلت احسبنا لعلین الخ ص ۱۱۱ بھم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام و فیما۔ مائدہ رکوع ۱ ج ۶۔ ان ہم بشر کوا شرعنا لہم من الدین ما لہم یا ذن بر اللہ۔ شوری رکوع ۳ ج ۲۵ یا ایہا الذین آمنوا اطيعوا اللہ و اطيعوا الرسول واولی الامر منکم فان تنازعتم فی شئی فردوہ الی اللہ و الرسول۔ النساء۔ رکوع ۸ ج ۵۔ عن عائشہ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احدث فی امرنا ہذا ما لیس منہ فہو رد متفق علیہ من ابتوع بدۃ ضلالۃ لا یرضاہا اللہ و رسولہ کان علیہ من الملام مثل امام من عمل بہا لا یتقص ذلک من اذراہم شیئاً رواہ الترمذی مشکوۃ ص ۱۱۱ بھم قولوا آمنا باللہ و ما انزل الیہنا و ما انزل الی ابراہیم و اسمعیل و اسحق الایۃ۔ بقرہ رکوع ۱۶ ج ۱۔ و الذین یؤمنون بہا انزل الیک و ما انزل من قبلک۔ بقرہ رکوع ۱ ج ۱۔ و کتبنا فی الاوراح من کل شی الا عراف۔ رکوع ۱۶ ج ۹۔ و آتینا داؤد زبوراً۔ النساء رکوع ۲۳ ج ۳

مرج ۶ و آتیناہ الانجیل
فیہ ہدی و نور۔ مائدہ رکوع
۴ ج ۶۔ و انزلنا الیک
الکتاب بالحق مائدہ رکوع
۴ ج ۶۔ فبای حدیث
بعدہ یؤمنون و المرسلات
رکوع ۲ ج ۲۹۔ یحرفون
الکم عن مواضعہ لئلا
رکوع ۴ ج ۵۔ انما نحن
نزلنا الذکر و انما لکم فائدہ
مجر رکوع ۱ ج ۱۲۔
۵۔ انبیاء سے جو
عقل کو حیرت میں ڈالو
دالے کار تھے صادر
ہوتے ہیں انہیں معجزہ
کہتے ہیں اور جو اچھے
کے کام اولیاء کے
ہاتھوں سے ہوتے
ہیں انہیں کرامت
کہتے ہیں اور جو اچھے
کی باتیں کفار سے صادر
ہوتی ہیں انہیں سحر
کہتے ہیں۔ ۱۲
۵۔ اسکا مطلب یہ
ہے کہ اگر وہ شریعت
کے خلاف نہ ہو تو اس
کے انکار کی ضرورت
نہیں ہے اور یہ مطلب
نہیں کہ اس کا ماننا ضروری
ہے بلکہ جو الہام کو صحیح
سمجھنا اور اس پر عمل
کرنا اولیٰ ہے اور فسادیت
سچا حکم کرنا بہت بڑا ہے
تصیح الانظار

الساوا لا یفلون الجنة -
اعراف رکوع ۵ ج ۵ -
قل ابا اللہ وایاتہ وروکہ کتم
تسہرون سورۃ توبہ رکوع

ج ۸

۵ لاریب فیہ سورہ بقرہ
رکوع ۱۱ ج ۱۱ ان الذین
یلمذون فی آیتنا لا یغفون
سورہ حم السجدہ رکوع

ج ۵

۵ ولا یجرمون ما حرم اللہ
ورسولہ توبہ رکوع ۴ ج ۱۰
۵ یا ایہا الذین آمنوا
توبوا الی اللہ تو بہ لغیرہ

تحریم رکوع ۲ جز ۲۹ فی
شرح العقائد والکبیرۃ
لا تخرج العبد المؤمن من
الایمان ببقاء البصديق
الذی ہو حقیقۃ الایمان
۱۲ ص ۵

۵ بشہ فیکہ اس دیکھو
والے کا انتقال اسلام
ہی میں ہوا ہو اسی طرح

جس نے حالت اسلام
میں صحابی کو دیکھا اور
حالت اسلام میں مراد

اسے تابعی کہتے ہیں اور
جس نے تابعی کو حالت
اسلام میں دیکھا ہو اور

مسلمان ہی مراد ہے صحابی
کہلاتا ہے - غیر القرون
قرنی ثم الذین یلوہم ثم

الذین یلوہم صحابی تابعی

کوئی نہیں بدل سکتا - عقیدہ - ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو جن مسلمانوں نے دیکھا
ہے اُن کو صحابی کہتے ہیں - اُنکی بڑی بڑی بزرگیاں آئی ہیں اُن سب سے محبت اور اچھا لگان
رکھنا چاہئے اگر اُن کے آپس میں کوئی لڑائی جھگڑا سننے میں آئے تو اسکو بھول چوک سمجھے اُن
کی کوئی بُرائی نہ کرے - اُن سب میں سب سے بڑھ کر چار صحابی ہیں - حضرت ابوبکر صدیق رضی
اللہ تعالیٰ عنہ - یہ پیغمبر صاحب کے بعد اُن کی جگہ بیٹھے اور دین کا بند و بست کیا اسلئے یہ اول خلیفہ
کہلاتے ہیں - تمام امت میں یہ سب سے بہتر ہیں - اُن کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ -
یہ دوسرے خلیفہ ہیں - ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ - یہ تیسرے خلیفہ ہیں -
ان کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ چوتھے خلیفہ ہیں - عقیدہ - صحابی کا اتنا بڑا رتبہ
ہے کہ بڑے سے بڑا ولی بھی ادنیٰ درجہ کے صحابی کے برابر مرتبے میں نہیں پہنچ سکتا - عقیدہ
پیغمبر صاحب کی اولاد اور بیٹیاں سب تعظیم کے لائق ہیں - اور اولاد میں سب سے بڑا رتبہ
حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہے اور بیٹیوں میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا - عقیدہ - ایمان جب درست ہوتا ہے کہ اللہ و رسول
کو سب باتوں میں سچا سمجھے اور ان سب کو مان لے اللہ و رسول کی کسی بات میں شک کرنا یا اسکو
جھٹلانا یا اس میں عیب نکالنا یا اس کے ساتھ مذاق اڑانا ان سب باتوں سے ایمان جانا رہتا
ہے - عقیدہ - قرآن اور حدیث کے کھلے کھلے مطلب کو نہ ماننا اور ایچ پیچ کر کے اپنی مطلب
بنانے کو معنی گھڑنا بد دینی کی بات ہے - عقیدہ - گناہ کو حلال سمجھنے سے ایمان جاتا رہتا ہے -
عقیدہ - گناہ چاہے جتنا بڑا ہو جب تک اس کو بُرا سمجھتا رہے ایمان نہیں جاتا البتہ کمزور ہو جاتا

۵ والساہون الاولون من المہجرون والافعار - توبہ رکوع ۱۱ ج ۱۱ - والذین سمعہ اللہ و علی الکفار الی آخر السورۃ فتح رکوع ۴
ج ۲۵ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا اصحابی الحدیث متفق علیہ اللہ اللہ فی اصحابی لا تمخوذوہم غرضاً من بعدی فمن اجہم
مجبی اجہم ومن انقضہم منقضہم ومن آذاهم فقد آذانی ومن آذانی فقد آذی اللہ ومن آذی اللہ شک ان یاخذہ اللہ
الترمذی ج ۲۲ عن ابن عمر قال کان فی زمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تدخل بانی بکر احدائہم عمر ثم عثمان ۱۱ مشکوٰۃ ج ۲۲ - ۲۳ - ۲۴
۲۵ فضل البشر بعد نبینا ابوبکر الصديق ثم عمر الفاروق ثم عثمان ذوالنورین ثم علی المرتضیٰ ۱۲ شرح العقائد ص ۱۵ عن ابی سعید
الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا اصحابی فلو ان احدکم افضق مثل احد ذہبا ما یخ مد احدہم ولا نصیہ متفق علیہ
مشکوٰۃ ج ۲۲ ۲۳ انما یرید اللہ لیبیب عظم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا - احزاب رکوع ۴ ج ۲۱ عن انس
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال جبک من نساء العلمین مریم بنت عمران و خدیجہ بنت خویلد وفاطمہ بنت محمد و سیدہ امراء فرعون
رواہ الترمذی مشکوٰۃ ج ۲۲ وقال علیہ السلام فضل عائشہ علی النساء کفضل الشری علی سائر الطام - ترمذی ص ۱۵
المؤمنون الذین آمنوا باللہ ورسولہ ثم لم یرتابوا الا بالہ - حجرات رکوع ۲ ج ۲۲ ان الذین کذبوا یا آیتنا و استکبروا عنها لا تفتح لہم ابواب

صم غروج الدجال حالة
ونزل عيسى وقته الدجال
وغروج يا جوج ودا جوج
وغیر ذلک مذکور فی حدیث
طولی الخواس بن سنان
رواه الترمذی من مشاء
الاطلاق علیہ فلیراجع الیہ
عن ابی سعید قال
ذکر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم صاحب الصور قال
عن یمنہ جبریل وعن سبائہ
میکائیل قتلان ۲ عن
عبد اللہ بن عمرو عن ابی
صلی اللہ علیہ وسلم قال
الصورتان یخرج فیہ رواہ
الترمذی والیوداد وداود الدار
مشکوۃ ملاح ۲ فاذا
فُتح فی الصور نفث واداة
وعلت الارض والجبال
فذلک ذلک واداة فیہ من
وقت الواقعة واشقت
السماء فی یومئذ واسبیہ
سورة الحاقة رکوع ۱۲
ونفخ فی الصور فنفق من
فی السموات ومن فی
الارض الامم شار اللہ فیہ
فیہ اخری فاذا هم تمام یخرجون
زمر رکوع ۲۴ ۲۴
و فی الہدایۃ مذہب الہدایۃ
السنۃ والجماعۃ من الانسان
لان یحیی ثواب علیہ غیر صلوۃ
او صلوۃ او صدقۃ او غیر الخ
قرارة القرآن وادکام ادعیۃ

صبح اور شام کے وقت مُردے کا جو ٹھکانا ہے دکھلادیا جاتا ہے۔ جنتی کو جنت دکھلا کر خوشخبری دیتے ہیں اور دوزخی کو دوزخ دکھلا کر اور حسرت بڑھاتے ہیں۔ عقیدہ مردے کے لئے دعا کرنے سے کچھ خیر خیرات دیکر بخشتے سے اس کو ثواب پہنچتا ہے اور اس سے اُس کو بڑا فائدہ ہوتا ہے۔ عقیدہ - اللہ و رسول نے جتنی نشانیاں قیامت کی بتائی ہیں سب ضرور ہونے والی ہیں امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے اور خوب انصاف سے بادشاہی کریں گے۔ کاناد جال نکلے گا اور دنیا میں بہت فساد مچا دے گا۔ اس کے مار ڈالنے کے واسطے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر سے اتریں گے اور اُس کو مار ڈالیں گے۔ یا جوج ماجوج بڑے زبردست لوگ ہیں۔ وہ تمام زمین پر پھیل پڑیں گے اور بڑا اودھم مچا دیں گے پھر خدا کے قہر سے ہلاک ہونگے۔ ایک عجیب طرح کا جانور زمین سے نکلے گا اور آدمیوں سے باتیں کرے گا۔ مغرب کی طرف سے آفتاب نکلے گا۔ قرآن مجید اٹھ جائے گا اور تھوڑے دنوں میں سارے مسلمان مرجائیں گے اور تمام دنیا کافروں سے بھر جائے گی اور اس کے سوائے اور بہت سی باتیں ہونگی۔ عقیدہ - جب ساری نشانیاں پوری ہو جائیں گی تو قیامت کا سامان شروع ہوگا۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام خدا کے حکم سے صور پھونکیں گے۔ یہ صور ایک بہت بڑی چیز سینک کی شکل پر ہے۔ اس صور کے پھونکنے سے تمام زمین و آسمان پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جا دیں گے۔ تمام مخلوقات مرجا دیں گی اور جو مر چکے ہیں اُن کی روہیں بے ہوش ہو جا دیں گی۔ مگر اللہ تعالیٰ کو جن کا بچا نا منظور ہے وہ اپنے حال پر رہیں گے ایک مدت اسی

(متعلقہ مشق) علمائے کرام نے حدیث کے اشارہ سے فرمایا ہے کہ جو شخص فاسق ہو تو من صالح ہو اور نہ کافر اسے کافر سے کم عذاب دیا جاتا ہے۔ فاسق اسے کہتے ہیں جو بار بار گناہ کبیرہ کرے۔ اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے کہ صغیرہ پر بھی عذاب دے۔ ۱۲ (متعلقہ صغیرہ) ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان حشر رکوع ۱۲ ج ۲۸۔ الاصل ان کل من اتی بعبادۃ ما جعل ثوابہا لغيرہ وان فاعند الفضل لنفسہ لظاہر الادلۃ۔ در مختار ۱۲ ج ۲۴۔ عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المبدی منی ارجلی العجیۃ اتنی الالف یلا الارض قسھا وعد لا کما ملئت ظلماء وحر راہلک سبع سنین رواہ الیوداد وداود مشکوۃ ملاح ۲ عن حذیفۃ ابن اسید الغفاری قال اطلع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علینا ونحن ننذر کفر قال ماتہ نکر ون قالوا انذکر الساعة قال انہا لن تقوم حتی تزد قبلہا عشر آیات ذکر الدخان والدجال والدایۃ وطلوع الشمس من مغربہا ونزل عیسیٰ بن مریم ویا جوج ماجوج۔ الحدیث مشکوۃ ملاح ۲۴۔ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی نفسی بیدہ لیوفک ان ینزل فیکم ابن مریم کما عدنا فیکسر العلیب ویشق الخنزیر یضیع الجزیۃ ویفیض المال حتی لا یقبلہ احد الحدیث مشکوۃ ملاح ۲۴۔ حتی اذا نفثت یا جوج ودا جوج دم من کل مدب ینسلون۔ سورہ انبیاء رکوع ۱۷۔ واذ اوقع القول علیہم اغرناہم دابۃ من الارض تطعمہم ان الناس کانوا یبئنا لایوقنون۔ سورہ نمل رکوع ۶۔ ۲۰۔ یوم یاتی بعض آیات ربک لا ینفع نفسا ایما نہا لم تکن آمنتم من قبل۔ سورہ النعام رکوع ۲۰۔ و تفصیل ص

کیفیت پر گزر جاوے گی۔ عقیدہ۔ پھر جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا کہ تمام عالم پھر پیدا ہو جائے تو دوسری بار پھر صور پھونکا جائے گا۔ اس سے پھر سارا عالم پیدا ہو جاوے گا۔ مرنے زندہ ہو جاویں گے اور قیامت کے میدان میں سب اکٹھے ہوں گے۔ اور وہاں کی تکلیفوں سے گھبرا کر سب پیغمبروں کے پاس سفارش کرانے جاوے گئے۔ آخر ہمارے پیغمبر صاحب سفارش کریں گے۔ تراؤ کھڑی کی جاوے گی۔ بجھلے برے عمل تو لے جا دیں گے۔ اُن کا حساب ہوگا۔ بعضے بچساب جنت میں جاویں گے۔ نیکیوں کا نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں اور بدوں کا بائیں ہاتھ میں دیا جاوے گا۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو حوض کوثر کا پانی پلائیں گے۔ جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔ پل صراط پر چلنا ہوگا۔ جو نیک لوگ ہیں وہ اس سے پار ہو کر بہشت میں پہنچ جائیں گے۔ جو بد ہیں وہ اس پر سے دوزخ میں گر پڑیں گے۔ عقیدہ۔ دوزخ پیدا ہو چکی ہے، اُس میں سانپ اور بچھو اور طرح طرح کا عذاب ہے۔ دوزخیوں میں سے جن میں ذرا بھی ایمان ہوگا وہ اپنے اعمال کی سزا بھگت کر پیغمبروں اور بزرگوں کی سفارش سے نکل کر بہشت میں داخل ہوں گے خواہ کتنے ہی بڑے گنہگار ہوں۔ اور جو کافر اور مشرک ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور اُن کو موت بھی نہ آئے گی۔ عقیدہ۔ بہشت بھی پیدا ہو چکی ہے اور اُس میں طرح طرح کے چین اور نعمتیں ہیں۔ بہشتیوں کو کسی طرح کا ڈر اور غم نہ ہوگا۔ اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے نہ اس سے نکلیں گے نہ وہاں میں گئے۔ عقیدہ۔ اللہ کو اختیار ہے کہ چھوٹے گناہ پر سزا دیدے یا

یعنی دفع فی الصور فاذا هم من الاجساد الی ربهم یسلون سورہ یس رکوع ۳ ج ۲۳۔ عن ابی ہریرۃ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بلحم فرفخ الیہ الذراع وکان تحتہ نعیم منہا نمیۃ ثم قال اناسید الناس یوم القیمۃ یوم یقوم الناس لرب العالمین وتدنوا الشمس فسلط الناس من النعم والکرب بالاطیعۃ وبقول الناس الانتظر من فی الشیخ لکم الی ربکم فیا تون آدم و ذکر حدیث الشفاعۃ الی ان قال فیقال یا محمد ادخل من احکم من لاسحاب علیہم من طباب الامین من الیواب الجنۃ الحدیث متفق علیہ مشکوٰۃ ۱۲ مشکوٰۃ فاما من ادنی کثیرہ یحییٰ فسوف یجاسب حسابا یمیرا ویطلب الی اہلہ سورہ ۱۔ سورۃ الانشقاق ج ۳۰۔ واما من ادنی کتابہ بشالہ فیقول لیسیتہ لم ادت کتابہ لہیۃ رکوع ۲۹۔ عن ثوبان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حوضی من عدن الی حمان الیقار ماہ اشیدیا ناسن الطین واصلی من الحصل الحدیث۔ مشکوٰۃ ص ۱۲۔ وعن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لكل بنی حوضا و انہم لیتباہون اہم اکثر وادۃ وانی لارجوان کون اکثرہم وادۃ رواہ الترمذی مشکوٰۃ ص ۴۹۔ وعن سہل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی حرمکم علی الخوض من مریۃ شرب و من شرب لم یطعم ابدال الحدیث۔ مشکوٰۃ ص ۱۲۔ و فی حدیث طویل لانی سید الحدیث ثم یضرب الجسر علی جنہم ویکمل الشفاعۃ ویقولون الہم سلم فیر المؤمنون کطرف العین وکالبرق وکالریح وکالطیر وکاجا وید النخل والارکاب فخرج سلم وخذوش مرسل و مکدوش فی نار جہنم الحدیث مشکوٰۃ ص ۱۲۔ قالوا النار الاتی و قودا الناس و الحجارۃ اعدت للکفر۔ بقرۃ رکوع ۳ ج ۱۔ ادنۃ حدیث الشفاعۃ ثم اشفع فیہدی حدا فاخرج فاخر جہم من النار وادخلہم الجنۃ الامن قد حصہ القرآن ای وجب علیہ الخلود الحدیث مشکوٰۃ ص ۱۲۔ و فی حدیث آخر فیقال اطلق فاخرج من کان فی قلبہ ادنۃ شغل ال جہۃ فزاد من ایمان فاخر جہم من النار مشکوٰۃ ص ۱۲

عن عبد اللہ بن جابر
ابن جری قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
فی النار حیات کا خالی الخ
تلسع احدہن السلسۃ فیجد
حوتہا الرمین خرفان و ان
فی النار عقاب کا مثال
البغال الملوکۃ تلسع احدہن
السلسۃ فیجد حوتہا الرمین
خرفان وادۃ احد شکوۃ کث
لا یوت فیہا ولا یجئ سورۃ
الاعلیٰ ج ۳ ص ۱۲

سورۃ الاعلیٰ ج ۳ ص ۱۲
رکب و جنۃ عرضہا کعرض السہل
والارض اعدت فیہا
عمران رکوع ۲۴ ج ۲۴
الجنۃ الاتی و عدل المتقون فیہا
فانہن من اذیہن اسن الآتۃ
سورۃ محمد رکوع ۲ ج ۲۶
و کم فیہا لاشقیۃ النفس کم
کم فیہا ما تدعون فصلت
رکوع ۲ ج ۲۴
الجنۃ و النار مخلوقان لا
وجودتان شرع فقاید
عش۔ فلا خوف علیہم و
لا یحزنون۔ بقرۃ رکوع ۴
ج ۱۔ فی الباقیت تقدیرات
فی عقائد الشیخ الواسطی
ما لہ نقضہ لہذا اہل الجنۃ و
اہل النار مخلوقان فی
دارہما لا ینخرج احدهما من
دارہ ابدا لا بدین و دلہا برہین
ص ۱ ج ۱۲

بڑے گناہ کو اپنی مہربانی سے معاف کر دے اور اُس پر بالکل سزا نہ دے۔ عقیدہ۔ شرک اور کفر کا گناہ اللہ تعالیٰ کبھی کسی کو معاف نہیں کرتا۔ اور اسکے سوا اور گناہ جس کو چاہے گا اپنی مہربانی سے معاف کر دیوے گا۔ عقیدہ۔ جن لوگوں کا نام لیکر اللہ اور رسول نے ان کا بہشتی ہونا بتلا دیا ہے اُن کے سوا کسی اور کے بہشتی ہونے کا یقینی حکم نہیں لگا سکتے۔ البتہ اچھی نشانیاں دیکھ کر اچھا لگاں کھنا اور اسکی رحمت سے اُمید رکھنا ضروری ہے۔ عقیدہ۔ بہشت میں سب سے بڑی نعمت اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے جو بہشتیوں کو نصیب ہوگا اس کی لذت میں تمام نعمتیں ہیچ معلوم ہوں گی۔ عقیدہ۔ دنیا میں جاگتے ہوئے اللہ کو ان آنکھوں سے کسی نے نہیں دیکھا اور نہ کوئی دیکھ سکتا ہے۔ عقیدہ۔ عمر بھر کوئی کیسا ہی بھلا برا ہو مگر جس حالت پر خاتمہ ہوتا ہے اسی کے موافق اس کو اچھا بُرا بدلہ ملتا ہے۔ عقیدہ۔ آدمی عمر بھر میں جب شیعوں تو بہ کرے یا مسلمان ہو اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول ہے۔ البتہ مرتے وقت جب دم ٹوٹنے لگے اور عذاب کے فرشتے دکھائی دینے لگیں اُس وقت نہ تو بہ قبول ہوتی ہے اور نہ ایمان۔

فصل

۱۷

اس کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بعض بڑے عقیدے اور بُری رسمیں اور بعض بڑے بڑے گناہ جو اکثر ہوتے رہتے ہیں جن سے ایمان میں نقصان آجاتا ہے بیان کر دیئے جائیں تاکہ لوگ ان سے بچتے رہیں۔ اُن میں بعض بالکل کفر اور شرک ہیں۔ بعض قریب کفر اور شرک کے اور بعض بدعت اور گمراہی اور بعض فقط گناہ، غرض کہ سب سے بچنا ضروری ہے۔ پھر جب ان چیزوں کا بیان ہو چکے گا تو اس کے بعد گناہوں سے جو دنیا کا نقصان اور طاعت سے جو دنیا کا نفع ہوتا ہے۔ کچھ تھوڑا سا اس کو بیان کریں گے۔ کیونکہ دنیا کے نفع نقصان کا لوگ زیادہ خیال کرتے ہیں۔ شاید اسی خیال سے کچھ نیک کام کی توفیق اور گناہ سے پرہیز ہو۔

۱۷ ان اللہ لا یغفرن یشرک ہو لیغفر ما دون ذلک لمن یشاء، نساء وکروع ۵۶ ۱۲

۱۷ قالت ام الحلاء نقلت رخص اللہ ابی السائب شہادتہ ان قد اکرمک اللہ رداء البخاری عن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما سلم شہدا لاربعة بنجر دخلہ اللہ الجنۃ قلنا وثلاثہ قال وثلاثہ قلنا واثان قال واثان ثم لم نسألہ عن الواحد رداء البخاری مشکوٰۃ ۱۲ یا حبیبہ عشرہ مبشرہ جن کے نام احادیث میں مذکور ہیں۔

۱۷ عن صہیب عن ابی صلی اللہ علیہ وسلم قال قال ابی اہل الجنۃ الجنۃ یقولون اللہ تعالیٰ تریدون شیئا ازیدکم فیقولون الم تبغین ہوتا الم تبغین الجنۃ ونبینا ہنا ہنا قال فی رفع الحجاب فیظرون الی وہ اللہ اللہ اعطوا غیثا احسن الہم من اللہ ظنری ربہم مشکوٰۃ ۱۲ فی حدیث آخر عن جابر بن عبد اللہ فیظن الہم وینظرون البسط یتلفنون الی شیء من النعم ما داموا ینظرون الیہ حتی یحببہم و یبقی نورہ مشکوٰۃ ۱۷

۱۷ قال بن تریق قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجابہ النور لکشف لا حرقت سبحات وجہہ ما انتہی الیہ بصرہ من خلقہ رداء مسلم۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن یری احدکم رجبہ حتی یموت مسلم ۱۲

۱۷ عن سہیل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد یعمل عمل النار وامن اہل الجنۃ وامن اہل النار ما لا یحکم بالحق علیہ مشکوٰۃ

۱۷ عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یقبل توبۃ العبد ما لم یغفر رداء البخاری ابن ماجہ۔ مشکوٰۃ ۱۷

۱۷ یہاں توبہ سے مراد کفر اور شرک کے علاوہ باقی اور گناہوں کی توبہ کا ہونا ایمان کا مطلب ہے کفر و شرک سے توبہ کر کے مسلمان ہو جانا ۱۱

۳۴ یعنی سارک و صامٹ کھڑا وہاں ہلتا نہ بھٹایا رہا ہوتا ہے مگر اسطرح کے ادب کو علماء وغیرہ شریکے منع کرتے ہیں۔ ہاں بزرگوں کی تعلیم کیلئے بغیر کسی خاص اہتمام کے کھڑا ہو جانا درست ہے۔ ۳۵ ناروغ کو آئول نالار چہ دیو ہونے کے کچے کی ناف سے مچھڑتی ہے اور بعد میں کاک دی جاتی ہے۔ ۳۶

بالجمل ان کیوں نہ کیا فاحشاً بخلا
رواہ احمد و مسیحی فی شعب
الایمان ۱۲ مشکوٰۃ شریف ۱۲
ع تصویر یکم در جہاندار کی
بڑی تصویر ۱۲ تصحیح الاغلاط
ع ۱۲ کے علاوہ اور بہت
سی چیزیں ہیں جو طوالت کے
خوف سے ذکر نہیں کی گئیں ۱۲
ع تمام وہ نئی باتیں جن
کی شریعت میں کوئی اصل
ہو مگر انہیں دین کی بات
سمجھ کر بنیت ثواب کرنا بہت

سہ اور بدعت کے لئے
حدیث سہ کے بعد فضائل
دک مللہ فی النار ۱۲
للع ۱۲ وہ نشان یا جھنڈا
جس پر عوام ناچتے ہوئے
اور بچہ کے نیچے کپڑا بٹا
ہوتا ہے اور اسے تعزیروں
کے ساتھ لئے رہتے ہیں
ع رسم صحنہ مشرقاً
منوع ہے - ۱۲

ع چونکہ لوگ عموماً
اسے ضروری سمجھ کر کرتے
ہیں۔ اس لئے ضروری
کا لفظ لکھ دیا گیا ورنہ غیر
ضروری سمجھ کر ناہمی جائز
نہیں - ۱۲

ع اگرچہ ضرورت نہ
ہو پھر بھی جوہر کے نکاح
کو محبوب سمجھنا برا ہے
ع گانے سے مراد مطلق
شعر پڑھنا نہیں بلکہ تکرار

کان ناگ چھیدنا۔ بالی اور بلال پھینانا۔ کسی کے نام کا بازو پر پیسہ باندھنا۔ یا گلے میں نارا ڈالنا۔
سہرا باندھنا۔ چوٹی رکھنا۔ بدھی پھینانا۔ فقیر بنانا۔ علی بخش۔ حسین بخش۔ عبد البنی وغیرہ نام رکھنا
کسی جانور پر کسی بزرگ کا نام لگا کر اُس کا ادب کرنا۔ عالم کے کاروبار کو ستاروں کی تاثیر سے
سمجھنا۔ اچھی بری تاریخ اور دن کا پوچھنا۔ شگون لینا۔ کسی مہینہ تاریخ کو منحوس سمجھنا۔ کسی
بزرگ کا نام بطور وظیفہ کے جینا۔ یوں کہنا کہ خدا و رسول اگر چاہے گا تو فلاں کام ہو جاوے گا
کسی کے نام یا سر کی قسم کھانا۔ تصویر رکھنا۔ خصوصاً کسی بزرگ کی تصویر برکت کیلئے رکھنا
اور اس کی تعظیم کرنا۔

بدعتوں اور بُری رسموں اور بری باتوں کا بیان

قبروں پر دھوم دھام سے میل کرنا۔ چراغ جلانا۔ عورتوں کا دھاں جانا۔ چادریں ڈالنا۔
پختہ قبر میں بنانا۔ بزرگوں کے راضی کرنے کو قبروں کی حد سے زیادہ تعظیم کرنا۔ تعزیر یا قبر کو
چومنا چاٹنا۔ خاک ملنا۔ طواف اور سجدہ کرنا۔ قبروں کی طرف نماز پڑھنا۔ مٹھائی۔ چادل۔ گلے
وغیرہ چڑھانا۔ تحزیہ علم وغیرہ رکھنا۔ اس پر جلوہ مالیدہ چڑھانا۔ یا اُس کو سلام کرنا۔ کسی چیز کو اچھوتی
سمجھنا۔ محرم کے مہینے میں پان نہ کھانا۔ مہندی مٹی نہ لگانا۔ مرد کے پاس نہ رہنا۔ لال کپڑا
نہ پہننا۔ بی بی کی صحنہ مردوں کو نہ کھانے دینا۔ تیجا۔ چالیسواں وغیرہ کو ضروری سمجھ کر کرنا۔
باجود ضرورت کے عورت کے دوسرے نکاح کو معیوب سمجھنا۔ نکاح۔ ختنہ۔ لسم اللہ وغیرہ
میں اگرچہ دست نہ ہو مگر ساری خاندانی رسمیں کرنا۔ خصوصاً قرض دام کر کے ناچ رنگ وغیرہ
کرنا۔ ہولی دیوالی کی رسمیں کرنا۔ سلام کی جگہ بندگی وغیرہ کرنا یا صرف سر پر ہاتھ لکھ کر جھک جانا۔
دیور۔ جیٹھ۔ پھوپھی زاد۔ خالہ زاد بھائی کے سامنے بے محابا آنا۔ یا اور کسی نا محرم کے سامنے آنا۔ لکرا
دریا سے گاتے بجاتے لانا۔ راگ باجا۔ گانا سننا۔ ڈونمیں وغیرہ کو نچانا اور دیکھنا۔ اُس پر
خوش ہو کر اُن کو انعام دینا۔ نسب پر فخر کرنا یا کسی بزرگ سے منسوب ہونے کو نجات کیلئے کافی
سمجھنا۔ کسی کے نسب میں کسر ہو اس پر طعن کرنا۔ پیشہ کو ذلیل سمجھنا۔ حد سے زیادہ کسی کی تعریف

۱۔ اماما شہر بن التسمیہ لعبد النبی فظاہرہ کفر الا ان اراد بالعبد الملک ۱۲ شرح فقہ اکبر ۱۲ لا عددی ولا ہامۃ ولا نور ولا صفو رواہ مسلم مشکوٰۃ
ص ۳۲ - الطیرۃ شرک رواہ ابوداؤد والترمذی مشکوٰۃ ۱۲ ص ۳۹۶ لا تدخل الملکۃ بیتا فیہ کلب و تصاویر بخاری ص ۳۳ مسلم ص ۳۳۲ متفق علیہ
ع ۱۲ اذ مات فہم الرجل الصالح بنوا علی قبرہ مسجد ثم صوروا فیہ تلک الصور اولئک شرار خلق اللہ ۱۲ مشکوٰۃ ص ۳۵۵ عن عقبۃ بن طلحہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما کم بدہ لیست بمسبۃ علی احدکم بزم آدم طف الصالح بالصالح لم تنوہ لیس لامد علی الفضل لابین و تقویٰ کنفی صم

کا امرار ہے جیسے بیاہ شادی میں ڈونمیں کا گانا یا عرس میں قوالی وغیرہ جو کہ عورتوں میں مانج ہے ۱۲ تصحیح الاغلاط
اس سے مراد چار نہ پیشہ ہے ۱۲ تصحیح الاغلاط

کرنا۔ شادیوں میں فضول خرچی اور خرافات باتیں کرنا۔ ہندوؤں کی سیمیں کرنا۔ دولہا کو خلاف شرع پوشاک پہنانا۔ لگنا سہرا باندھنا۔ مہندی لگانا۔ آتش بازی ٹیپوں وغیرہ کا سامان کرنا۔ فضول آرائش کرنا۔ گھر کے اندر عورتوں کے درمیان دولہا کو بلانا اور سامنے آجانا۔ تاک جھانک کر اسکو دیکھ لینا۔ سیانی سمجھدار سالیوں وغیرہ کا سامنے آنا۔ اس سے ہنسی دل لگی کرنا۔ چوتھی کھیلنا جس جگہ دولہا دولہن لیٹے ہوں اُس کے گرد جمع ہو کر باتیں سننا جھانکنا تاکنا۔ اگر کوئی بات معلوم ہو جائے تو اس کو اوروں سے کہنا۔ مانجھے بٹھانا اور ایسی شرم کرنا جس سے نماز میں قضا ہو جاوے شیخی سے مہر زیادہ مقرر کرنا۔ غمی نہیں چلا کر رونا۔ منہ اور سینہ پیٹنا۔ بیان کر کے رونا۔ استعمالی کھڑے توڑ ڈالنا۔ جو جو کپڑے اس کے بدن سے لگے ہوں سب کا دھلوانا۔ برس روز تک یا کچھ کم زیادہ اس گھر میں اچار نہ پڑنا۔ کوئی خوشی کی تقریب نہ کرنا۔ مخصوص تاریخوں میں پھر غم کا تازہ کرنا حد سے زیادہ زینت میں مشغول ہونا۔ سادی وضع کو معیوب جاننا۔ مکان میں تصویریں لگانا خاصہ ان، عطردان۔ سرمہ والی سلائی وغیرہ چاندی سونے کی استعمال کرنا۔ بہت باریک کپڑا پہننا یا بچھا زور پہننا۔ لہنگا پہننا۔ مردوں کے مجمع میں جانا خصوصاً تعزیر دیکھنے اور سیلوں میں جانا۔ اور مردوں کی وضع اختیار کرنا۔ بدن کو دانا۔ خدائی رات کرنا۔ ٹوٹکہ کرنا۔ محض زینت کے لئے دیو اکیری چھت گیری لگانا۔ سفر کو جاتے یا لوٹتے وقت غیر محرم کے گلے لگنا یا گلے لگانا۔ جینے کے لئے لڑکے کا کان یا ناک چھیدنا۔ لڑکے کو بالایا بلاق پہنانا۔ ریشمی یا کسم یا زعفران کا رنگا ہو کپڑا یا ہنسلی یا گھونگر ویا کوئی اور زیور پہننا۔ کم رونے کے لئے افیون کھلانا۔ کسی بیماری میں شیر کا دودھ یا اس کا گوشت کھلانا۔ اس قسم کی اور بہت سی باتیں ہیں۔ بطور نمونہ کے اتنی بیان کر دی گئیں۔

بعض بڑے بڑے گناہوں کا بیان جن پر بہت سختی آئی ہے۔

خدا سے شرک کرنا۔ نامحقی خون کرنا۔ وہ عورتیں جن کے اولاد نہیں ہوتی کسی کی سنوڑ میں بعض ایسے ٹوٹکے کرتی ہیں کہ یہ بچہ مر جائے اور ہمارے اولاد ہو یہ بھی اسی خون میں داخل ہے۔ مال باک

۱۵ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما علی النصار فقال رجل من الانصار افرأیت الحما قال الحما الموت للشیخین حج النواۃ ۱۴ ۱۵ عمر بن قاتل فی خطبۃ لا تعالوا فی صدقات النساء فان ذلک لو کان کرمۃ فی الذیاد تقوی عند اللہ کان اولام کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرۃ من نساء ولا صدقت امرۃ من بنات اکثر من اثنتی عشوۃ اذنیۃ ۱۶ حج النواۃ ۱۴ ۱۵ عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یس من سنا من ضرب الخدود و شق الجبوب و دعی بدعوی الجاہلیۃ متفق علیہ مشکوٰۃ ۱۵ ۱۶

صحیح الاغلاط ۱۵ اسکے سنی زہر خانہ کے ۱۲ ۱۵ قال اللہ تعالیٰ ان اللہ لا یفران لشرک بہ سورہ نسا ۱۴ ۱۵ ولا یختار الخس البی الا یہ بنی اسرائیل ۱۲ ۱۵ قال فضل ہاتف لا تمروا بالایۃ ۱۲

۱۵ عن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ قال ابی طلحہ رضی اللہ عنہ لا یرضی المائتۃ بیتا فیکمل ولا تصاویر متفق علیہ مشکوٰۃ شریف ۲۵

۱۵ ذکرہ الاکل والشرب والادویۃ والتطییب من انار ذہب وفضلہ للرحلۃ المرقۃ لا طلاق الحدیث وکذا یکرہ الاکل بملعقۃ الفضلۃ والکحل والاکتالی بسبیلہا وما مشیہ ذلک من الاستعمال لکمالہ ومارۃ وکرم وادۃ ونحوہا ۱۵ درختارہ ۲۶ ۱۵ ولفرد فقوہ کہ التحرم ۱۵ زلی ص ۱۲

۱۵ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہا ثیاب رقاق فاعرض عنہا الخ مشکوٰۃ ۱۴ ۱۵ عن ابی صلی اللہ علیہ وسلم ان ابیہین من الرجال بالنساء المتشہات من النساء بالرجال رواہ البخاری ۱۴

۱۵ اس کے منور ہوئے کی دھیر ہے کہ اول تو یہ رسوم ہندو سے ہے اور رسم وادباع کفار کی ممانعت منصوص ہے پھر اس خصوصاً شادی سے سمجھ لیا گیا ہے اور یہ اضافہ پر شریعت میں مزید بحث اس کی تحقیقات مفیدہ میں کی جائے گی ۱۴

۱۲ ۱۵

اللہ معاذہم مرفوعا
العبد المذنب الخس اللہ
الاسرار حزن وال اغلایا
فرح بہیقہ و دین مشکوۃ
۱۲ مشکوۃ
الرقاشی مرفوعا لا تظلم الی
لا یکن مال امری اللطیب
نفس منہ البہیقہ والدار
فطنی مشکوۃ ۱۲
فایکون احدکم بالبرۃ الامح
ذی محرم الحدیث لشیخین حج
الغوائد ۱۲ مشکوۃ
انما تحمد المیسر ۱۲ مائدہ
ابن عباس رض مرفوعا
ابن الفضل الناس الی ما تلتہ

الحديث وفيه دستغ في الاسلام
سنة الجاهلية مشکوۃ ۱۲
ابو ہریرہ رض مرفوعا
ما عاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم
عاقا ما قال الحدیث متفق علیہ
مشکوۃ ۱۲-۱۳

۱۴ انس رض
مرفوعا صولان ملعونان جزا
عذۃ ورنہ عند مصیبتہ
لبنارہ حج الغوائد ۱۲
قد ربط العلامة ابن حجر المکی
فی الرد علیہ فی کتابہ کف
الرفاع عن محلات الہود السلیط
و علی عدم جوازہ عن الامم
الہدیۃ مالک فی فی ابن حنیفہ
واحد غیر ہم ۱۲ مشکوۃ

ابو ہریرہ رض مرفوعا من قوم یصل
فیہم بالخاصی ثم یقربون علی
ان یسروا ثم لا ینبذون فی الشک
ان یعیم اللہ تعالیٰ ابو داؤد مشکوۃ ۱۲
عالم دین سے مسئلہ کو بخوبی سمجھ لینا چاہئے ۱۲

بتانا۔ زنا کرنا۔ تہمتوں کا مال کھانا جیسے اکثر عورتیں خاوند کے تمام مال و جائیداد پر قبضہ کر کے
چھوٹے بچوں کا حصہ اڑاتی ہیں۔ لڑکیوں کو حصہ میراث کا نہ دینا۔ کسی عورت کو ذرا سے شبہ میں زنا
کی تہمت لگانا۔ ظلم کرنا۔ کشتی کو اُس کے پیچھے بدی سے یاد کرنا۔ خدا کی رحمت سے ناامید ہونا۔ وعدہ
کر کے پورا نہ کرنا۔ امانت میں خیانت کرنا۔ خدا کا کوئی فرض مثل نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ چھوڑ دینا،
قرآن شریف پڑھ کر بھلا دینا، جھوٹ بولنا۔ خصوصاً جھوٹی قسم کھانا۔ خدا کے سوا اور کسی کی قسم
کھانا یا اس طرح قسم کھانا کہ مرتے وقت کلمہ نصیب نہ ہو۔ ایمان پر خاتمہ نہ ہو۔ خدا کے سوا کسی
اور کو سجدہ کرنا۔ بلا عذر نماز قضا کر دینا۔ کسی مسلمان کو کافر یا بے ایمان یا خدا کی مار خدا کی پشکار،
خدا کا دشمن وغیرہ کہنا۔ کسی کا کلمہ شکوہ سننا۔ چوری کرنا۔ بیجا لینا۔ اناج کی گرانی سے خوش ہونا
مول چکا کر پیچھے زیر دستی سے کم دینا۔ غیر محرم کے پاس تنہائی میں بیٹھنا۔ جو اٹھیلنا۔ بعضی
عورتیں اور لڑکیاں ہڈ بڈ کے گٹے یا اور کوئی کھیل کھیلتی ہیں یہ بھی جو اسے۔ کافروں کی رسمیں
پسند کرنا۔ کھانے کو بُرا کہنا۔ ناچ دیکھنا۔ رات با جا سنا۔ قدرت ہونے پر نصیحت

۱۵ ولا تحربوا الرزق انہ کان فاحشۃ۔ الایۃ بنی اسرائیل ۱۳ ان الفزین یا کلون اموال النبی الایۃ۔ سورہ نسا، ۱۲ یوسیم
اللہ فی اولادکم لذلک مثل خط الانبیاء نسا، ۱۲ ان الذین یرجون المحصنات المؤمنات ۱۲ دین نظام منکم نذۃ خدا
کبیرا۔ الایۃ سورہ فرقان ۱۲ ولا یغتب بظلم بعضا۔ حجرات ۱۲ لا تظنوا ان رحمۃ اللہ۔ زمر ۱۲ داؤد ابوالعبدان اللہ کان
مسئولا بنی اسرائیل ۱۲ ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامت الی ابلیس ۱۲ ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامت الی ابلیس ۱۲ ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامت الی ابلیس ۱۲
بلا عذر کمافی نور الانوار وغیرہ ۱۲ جابر رض مرفوعا بین الرجل والشک ترک الصلوۃ المسلم والترذی حج الغوائد ۱۲ ابن عباس رض مرفوعا عرا
الاسلام وتواعد الہدین ثلاثہ علیہن تبنی الاسلام فمن ترک واحدہن منہن فہو بہا کافر لعل الدم شہادۃ ان لا الہ الا اللہ الصلوۃ المکتوبہ وصوم
رمضان و فی روایۃ من ترک منہن واحدہ فہو بالکفر ولا یقبل منہ صرف ولا عدل وقد صل دمسہ و مالہ رواہ ابویعلی باسناد حسن۔ کتاب
افزواجہ ۱۲ علی رض مرفوعا من ملک راحلۃ و لا یبلغ الی بیت اللہ الحرام دلم تک فلا علیہ ان بیوت یہود یا انضر انما الحدیث ترمذی
حج الغوائد ۱۲ ابو ہریرہ رض مرفوعا من صاحب ذہب ولا فغۃ لا یودی متہا حقہا الحدیث، للستۃ الا ترمذی حج الغوائد ۱۲۔

۱۶ سعد بن عبادہ رض مرفوعا من امرئ یقرأ القرآن ثم یسار الی النبی الشریوم التیمۃ اھزم ابوداؤد والدارمی مشکوۃ ۱۲ لعیۃ
للہ علی الکاذبین ۱۲ آل عمران ۱۶ ابو ہریرہ رض مرفوعا لا تخفوا یا ائمہ ولا یابہا حکم ولا بلائہ ولا تخفوا یا اللہ الاداتم صادقون ابوداؤد
والنسائی مشکوۃ ۱۲ بریدہ رض مرفوعا من قال انی بری من الاسلام فان کان کاذبا فہو کما قال وان کان صادقا فلن یرجع الی
الاسلام سالما رواہ ابوداؤد والنسائی مشکوۃ ۱۲ لا تسجدوا للشمس ولا للقرآن سورہ سجدہ ۱۳ ابوالدرداء رض مرفوعا وصالی علی
الحدیث وفيہ لا تترك صلوۃ مكتوبۃ سجدۃ فمن تركها مقترنا فقد برئت منه الذمۃ الحدیث رواہ ابن ماجہ مشکوۃ ۱۲ ابو ہریرہ رض مرفوعا
لا یرمی رجل رجلا بالقنوق ولا یرمیہ بالقنوق الا ردت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک بخاری رخصۃ مرفوعا من دعا رجلا بالقنوق قال عدو اللہ ولیس
کذلک الا عادو علیہ متفق علیہ ابوالدرداء رض مرفوعا ان العاصی لا یکتون شہداء ولا شفعاء یوم القیامۃ۔ مسلم کلہا فی مشکوۃ ۱۲۔
۱۷ ابن مسعود رض مرفوعا لا یطعن احد من اصحابی عن احد شیئ فانی احب ان اخرج الیک وانا مسلم اھزم ابوداؤد مشکوۃ ۱۲۔
۱۸ والطارق والسارق الایۃ سورہ مائدہ ۱۲ ذور دما تبنی من الریوان کنتم مومنون فان لم تظنوا فاذا نوا بحرب من اللہ سورہ صبرہ

۱۹ جیگ ثابت شرعی زنا ثابت نہ ہو جائے اس وقت تک کسی کو زنا کا ردہ سمجھنا چاہئے۔ اگر خدا نخواستہ کبھی ایک عورت میں سے آئے تو کسی مستند
عالم دین سے مسئلہ کو بخوبی سمجھ لینا چاہئے ۱۲

نہ کرنا۔ کسی سے مسخر اپن کر کے بے حرمتی اور شرمندہ کرنا کسی کا عیب ڈھونڈنا۔

گناہوں سے بعضے دنیا کے نقصانوں کا بیان

علم سے محروم رہنا۔ روزی کم ہو جانا۔ خدا کی یاد سے وحشت ہونا۔ آدمیوں سے وحشت ہو جانا خاص کر نیک آدمیوں سے۔ اکثر کاموں میں مشکل پڑ جانا۔ دل میں صفائی نہ رہنا۔ دل میں بعضی دفعہ تمام بدن میں کمزوری ہو جانا۔ طاعت سے محروم رہنا۔ عمر گھٹ جانا۔ توبہ کی توفیق نہ ہونا۔ کچھ دنوں میں گناہ کی بڑائی دل سے جاتی رہنا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دلیل ہو جانا۔ دوسری مخلوق کو اس کا نقصان پہنچنا اور اس وجہ سے اُس پر لعنت کرنا۔ عقل میں فتور ہو جانا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اُس پر لعنت ہونا۔ فرشتوں کی دعا سے محروم رہنا۔ پیداوار میں کمی ہونا۔ شرم اور غیرت کا جاتا رہنا۔ اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور دل سخی کا جانا۔ نعمتوں کا چھین جانا۔ بلاؤں کا هجوم ہونا۔ اُس پر شیطان کا مقرر ہو جانا۔ دل کا پریشان رہنا۔ مرتے وقت منہ سے کلمہ نہ نکلنا۔ خدا کی رحمت سے مایوس ہونا اور اس وجہ سے بے توبہ رہ جانا۔

عبادت سے بعضے دنیا کے فائدوں کا بیان

روزی بڑھنا۔ طرح طرح کی برکت ہونا۔ تکلیف اور پریشانی دور ہونا۔ مرادوں کے پورے ہونے میں آسانی ہونا۔ لطف کی زندگی ہونا۔ بارش ہونا۔ ہر قسم کی بلا کا نکل جانا۔ اللہ تعالیٰ کا مہربان اور مددگار رہنا۔ فرشتوں کو حکم ہونا کہ اس کا دل مضبوط رکھو۔ سچی عزت و آبرو ملتا۔ مرتبے بلند ہوتا۔ سب کے دلوں میں اُس کی محبت ہو جانا۔ قرآن کا اسکے حق میں شفا ہونا۔ مال کا نقصان ہو جاوے تو اُس کے اچھا بدلہ مل جانا۔ دن بدن نعمت میں بڑھتی ہونا۔ مال بڑھنا۔ دل میں راحت اور تسلی رہنا۔ اس کے نسل میں یہ نفع پہنچنا۔ زندگی میں غیبی بشارتیں نصیب ہونا۔ مرتے وقت فرشتوں کا خوشخبری سنانا۔ مبارکباد دینا۔ عمر بڑھنا۔ افلاس اور فاقہ سے بچا رہنا۔ تھوڑی چیز میں زیادہ برکت ہونا۔ اللہ تعالیٰ کا غصہ جاتا رہنا۔

وضو کا بیان

وضو کرنے والی کو چاہئے کہ وضو کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کر کے کسی اونچی جگہ بیٹھے کہ چھینٹیں اڑ کر اوپر نہ پڑیں، اور وضو شروع کرتے وقت بسم اللہ کہے اور سب سے پہلے تین دفعہ گٹوں تک

۱۵ لا یختر قوم من قوم
۱۶ سورہ حجرات
۱۷ بے حرمت کرنا۔ بے عزت کرنا۔ ذلیل کرنا
۱۸ ولا تجسسوا
۱۹ حجرات
۲۰ خوب
۲۱ میں کئی رنگ کا خوشخبری دینا یا مراقبہ وغیرہ میں
۲۲ تلوکب
۲۳ الوضو والجموس
۲۴ فی مکان قنع
۲۵ تحریرا عن
۲۶ الغسل و
۲۷ استقبال
۲۸ اقلہ ۳۳ طواف
۲۹ ملک
۳۰ والقیۃ وہی ان یقصد بالقلب بالوضو اور یخ
۳۱ احدث او عبادۃ لا یقع الا بالطہارۃ فالقیۃ فیہا یوحی الی المتوہ و یوید العسل عبادۃ ثم یخ
۳۲ القیۃ انانی مدہ سن
۳۳ الوضو و افاض و لغت
۳۴ اللہ کل کن اللہ والی

صالحین بجز صائم
افذ غرضین ما نفس بہا
یہ یعنی غم اخذ
غرض من ما نفس بہا یہ
ایسری و معلوم ان کل
من الیدین ثلث غرات
۱۲ کبیری ۱۲ غلہ
مع مرقیہ ۱۲ نور ۱۲
۵۵ الادائی فی اصابع
الیدین ان یکن غلیظا
بالتشبیہ (بحر ۱۲)
۵۵ ان یحرق غامہ
ان کان داسا دان کان
ضیقاً فی ظاہر و ادایہ
لا بد من تحریک او نزاع فی
لا استیعاب کبیری ۱۲
مختصا ۱۲
۵۹ دسح کل راسہ مرۃ
فاذنیہ بمانہ - مسحہ
بالسبتین و اخلہ
بالاہمین خارجہ (بحر
۱۲)
۱۲ دسح رقبۃ یمنی بظہر الیمن
(بحر ۱۲)
۱۲ داسح اعلیٰ قمرہ
(بحر ۱۲) ۱۲ دسح
السنہ سحر ہا دسح الراس
(شرح نقایہ ۱۲)
دسح دسح غلہ لوجہ
و علیہ کعبیہ من کعبہ (بحر ۱۲)
سحب لوجہ و الیہ بالیسری
فی غلہ الاعضاء ۱۲
و کیفیہ تخلیلہ ان یضع یدہ
الیسری فی شغل رطل الیسری

ہاتھ دھو دے۔ پھر تین دفعہ ٹکلی کرے اور مسواک کرے۔ اگر مسواک نہ ہو تو کسی موٹے کپڑے یا صاف
انگلی سے اپنے دانت صاف کرے کہ سب میل کھیل جاتا رہے۔ اور اگر روزہ دار نہ ہو تو غرغہ کر کے
اچھی طرح سارے منہ میں پانی پہنچا دے اور اگر روزہ ہو تو غرغہ نہ کرے کہ شاید کچھ پانی حلق میں
چلا جاوے۔ پھر تین بار ناک میں پانی ڈالے اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے۔ لیکن جس کا
روزہ ہو وہ ہنسی دور تک نرم نرم گوشت ہے اس سے اوپر پانی نہ لیجاوے۔ پھر تین دفعہ منہ
دھوئے۔ سر کے بالوں سے لیکر ٹھوڑی کے نیچے تک اداس کان کی لوہے اس کان کی لو تک
سب جگہ پانی بہ جائے۔ دونوں آبروؤں کے نیچے بھی پانی پہنچ جاوے کہیں سوکھانہ رہے۔ پھر
تین بار داہنا ہاتھ کہنی سمیت دھوئے۔ پھر بائیں ہاتھ کہنی سمیت تین دفعہ دھوئے۔ اور ایک
ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالکر خلال کرے اور انگوٹھی چھلا چوڑی جو کچھ
ہاتھ میں پہنے ہو بلا لیوٹے کہ کہیں سوکھانہ رہ جاوے۔ پھر ایک مرتبہ سارے سر کا مسح کرے۔
پھر کان کا مسح کرے۔ اندر کی طرف کا کلمہ کی انگلی سے اور کان کے اوپر کی طرف کا انگوٹھوں سے
مسح کرے۔ پھر انگلیوں کی پشت کی طرف سے گردن کا مسح کرے۔ لیکن گلے کا مسح نہ کرے کہ یہ
بڑا اور منع ہے۔ کان کے مسح کے لئے نیا پانی لینے کے ضرورت نہیں ہے سر کے مسح سے جو بچا
ہوا پانی ہاتھ میں لگا ہے وہی کافی ہے اور تین بار داہنا پاؤں ٹخنہ سمیت دھو دے۔ پھر بائیں
پاؤں ٹخنہ سمیت تین دفعہ دھو دے اور بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے پیر کی انگلیوں کا خلال کرے
پیر کی داہنی چھنگلیا سے شروع کرے اور بائیں چھنگلیا پر ختم کرے۔ یہ وضو کرنے کا طریقہ ہے
لیکن اس میں بعض چیزیں ایسی ہیں کہ اگر اس میں سے ایک بھی چھوٹ جائے یا کچھ کمی رہ جائے
تو وضو نہیں ہوتا۔ جیسے پہلے بے وضو تھی اب بھی بے وضو رہے گی۔ ایسی چیزوں کو فرض کہتے
ہیں اور بعض باتیں ایسی ہیں کہ ان کے چھوٹ جانے سے وضو تو ہو جاتا ہے لیکن ان کو کرنے
سے ثواب ملتا ہے اور شریعت میں ان کے کرنے کی تاکید بھی آئی ہے۔ اگر کوئی اکثر چھوٹا کرے
تو گناہ ہوتا ہے ایسی چیزوں کو سنت کہتے ہیں اور بعض چیزیں ایسی ہیں کہ کئے سے ثواب ہوتا

۱۲ مضمض ثلاثا (ابوداؤد - بحر ۱۲) السنۃ استعمال فی ادلہ - ولیستک باصابیعہ عددہ (شرح نقایہ ۱۲) السنۃ المبلغۃ
سنۃ فیہا (ای فی المضمضۃ والاسْتِشْقَاقُ) وہی (ای المبلغۃ) فی المضمضۃ ان یصل الی راس المکح - وہو (ای استنشاق) اصطلاحاً
الیصال الماء الی ماری الالف و فی الوافی الحدیث اصحاب السنن الاربعۃ بالغ فی المضمضۃ والاسْتِشْقَاقُ الا ان تکن صائماً (بحر ۱۲)
۵۵ داسْتِشْقَاقُ ثلاثا (بحر ۱۲) ۵۵ وازالہ الخاطا بالید الیسری (بحر ۱۲) ۱۲ غسل الوجہ وحدہ طوا سن مبدء سطح الجبۃ
الی اسفل الذقن وحدہ عرضاً ما بین تحت الاذنین ۱۲ نور ۱۲ وکرار غسل الی الثالث منہ ۵۵ وایصال الماء الی ماتحت العقب ۱۲

ویدخل مضمضاً بین الاصابع حیداً من خضرة الیسری منتبہا الی خضرة الیسری (شرح نقایہ ۱۲) ۱۲ الغرض بالیوت لمن یغترغ (شرح نقایہ ۱۲) السنۃ المراد بالسنۃ - السنۃ الملوکۃ
وہی الی حکمہ ان یشاب فاعلمہا وایلام تارکہا ویتحقق اثمان اعتاد ذکرہا ۱۲ عمدة الرعاۃ ۵۵

ہے اور نہ کرنے سے کچھ گناہ نہیں ہوتا اور شرع میں اُن کے کرنے کی تاکید بھی نہیں ہے اسی بات کو مستحب کہتے ہیں۔ **مسئلہ ۱۷**۔ وضو میں فرض فقط چار چیزیں ہیں۔ ایک مرتبہ سارا منہ دھونا۔ ایک ایک دفعہ کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا۔ ایک بار چوتھائی سر کا مسح کرنا۔ ایک مرتبہ ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا۔ بس فرض اتنا ہی ہے اس میں اگر ایک چیز بھی چھوٹ جائیگی یا کوئی جگہ بال برابر بھی سوکھی رہ جاوے گی تو وضو نہ ہوگا۔ **مسئلہ ۱۸** پہلے گھٹوں تک دونوں ہاتھ دھونا اور بٹم اللہ کہنا اور کھٹی کرنا۔ اور ناک میں پانی ڈالنا۔ مشکوک کرنا۔ سارے سر کا مسح کرنا۔ ہر عضو کو تین تین مرتبہ دھونا۔ کانوں کا مسح کرنا۔ ہاتھ اور پیروں کی انگلیوں کا خلال کرنا۔ یہ سب باتیں سنت ہیں اور اس کے سوا جو اور باتیں ہیں وہ سب مستحب ہیں۔ **مسئلہ ۱۹** جب یہ چار عضو جن کا دھونا فرض ہے دھل جاویں گے تو وضو ہو جاوے گا چاہے وضو کا قصد ہو یا نہ ہو۔ جیسے کوئی نہاتے وقت سارے بدن پر پانی بہا لیوے اور وضو نہ کرے یا جو وضو میں گرے پڑے پانی برستے میں باہر کھڑی ہو جاوے اور وضو کے یہ اعضاء دھل جاویں تو وضو ہو جاوے گا لیکن ثواب وضو کا نہ ملیگا۔ **مسئلہ ۲۰** سنت یہی ہے کہ اسی طرح سے وضو کرے جس طرح ہم نے اوپر بیان کیا ہے اور کوئی اُٹا وضو کر لے کہ پہلے پاؤں دھو ڈالے پھر مسح کرے۔ پھر دونوں ہاتھ دھو دے پھر منہ دھو ڈالے یا اور کسی طرح اُلٹ پلٹ کر وضو کرے تو بھی وضو ہو جاتا ہے۔ لیکن سنت کے موافق وضو نہیں ہوتا اور گناہ کا خوف ہے۔ **مسئلہ ۲۱** اسی طرح اگر بایاں ہاتھ بایاں پاؤں پہلے دھو یا تب بھی وضو ہو گیا۔ لیکن مستحب کے خلاف ہے۔ **مسئلہ ۲۲** ایک عضو کو دھو کر دوسرے عضو کے دھونے میں اتنی دیر نہ لگائے کہ پہلا عضو سوکھ جائے بلکہ اس کے سوکھنے سے پہلے پہلے دوسرا عضو دھو ڈالے۔ اگر پہلا عضو سوکھ گیا تب دوسرا عضو دھو یا تو وضو ہو جائیگا لیکن یہ بات سنت کے خلاف ہے۔ **مسئلہ ۲۳** ہر عضو کے دھوتے وقت یہ بھی سنت ہے کہ اس پر ہاتھ بھی پھیر لیوے تاکہ کوئی جگہ سوکھی نہ رہے سب جگہ پانی پہنچ جاوے۔ **مسئلہ ۲۴** وقت آنے سے پہلے ہی وضو نماز کا سامان اور تیاری کرنا بہتر اور مستحب ہے۔ **مسئلہ ۲۵** جب تک کوئی مجبوری نہ ہو خود اپنے ہاتھ سے وضو کرے کسی اور سے پانی نہ ڈلاوے اور وضو کرنے میں دنیا کی کوئی بات حیت

مسئلہ ۲۶ وکملہ الثواب بفضل وعدم اللوم علی الترتیب ۱۲ شامی ۱۲۱۱ فرض الوضوء غسل وجہ و یمن قصاص الشرائع افضل الذوق الی نعمتی لا ذن دید یہ بغیر حقہ و علیہ کعبیہ و مسح ریح راسہ و کعبیہ (بحر محیط ۱۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو ضاۃ حرۃ و قال ہذا وضو من لا یقبل الشرا الصلوۃ المایہ (بحر محیط ۱۵) ۱۲ سنہ (ای سنن الوضوء) الیہ اذہ بالسمیۃ و غسل یدیر الی رسیفہ و السواک و غسل قدمہ بیاہ کافہ ای ثلاث غرات لکل منہا ثلاثا ہما تخلیل الحیۃ والا صالیح و تثلیث الغسل و مسح کل الراس الاذین ہما (شرح تنقیح ۲)

۱۷ الوضوء بدو من الغیۃ
لیس عبادۃ وذلک لکی یصل
بالماء و یغسل بالترتیب
الترتیب و لیس بالترتیب
الترتیب منہ مؤکدہ فی الصحیح
و ہو کما فی السنن و لیس فی کتابہ
۱۸ مرقی ۱۲۱۱ ۱۲۱۱ و التہذیب
بالماء من فضلیۃ لقول علیہ
السلام ان اللہ تعالیٰ یحب
الیتیم فی کل شیء حتی فی الغسل
و الترتیب ۱۲ ہدایہ ۱۲۱۱
۱۹ و الا و لا یجوز الوضوء
الترتیب خلاف الاول یا
غسلی فوفی ماؤہ فغسلی لعلہ لا
باس بہ ۱۲۱۱ ۱۲۱۱
۲۰ و من سنۃ الوضوء الترتیب
فی الاعمال من غیر ان یغسلها
جفاف منصوص علی اعتبار
الہواء و الیمن بغیر ہذا المذہب
کان لہذیان فرغ ما و الوضوء
و انقلب الیہ فذہب
لطلب الماء و ما اشغلتہ
۲۱ غیبتی طبعہ منی فی اشارۃ
ان یمل اعضاءہ بالماء و شہ
الذین ثم یسئل الماء علیہا لان
الماء یجاء من الاعضائی
اشارۃ ۱۲ شامی ۱۲۱۱
۲۲ و تقدیر علی الوقت لیس فی الغلظہ
لان فی انتظار الصلوۃ و انتظار
الصلوۃ کن ہونہا یا یحدث الصحیح
۱۲ و در شامی ۱۲۱۱
و آداب الوضوء ان لا یسئل فیہ

بکلام الناس و یتنقل القبتہ و لا یتنقل بغیرہ و عنہ القدرۃ و یقرأ الادعیۃ المأثورۃ من الصحاۃ و التابعین و یرکعہ و لا یسئل فیہ (باقی بر ص ۲۶)

صہ عینہ شدید الا بحوزہ کل نقل
السلامہ مقدری فی شہرہ
علی نظم الکمنزہ کا بہرہ روایت
الجواز اقرہ فی الشریعۃ
تا مل ۱۲ درود شامی ص ۱۴
الغنیۃ واللا یضرہ وجہ ہمار
عند نفس وان لا یغنی ہمار
وان لا یغنی فادہ ولا عینہ
تغنیضاً شدیداً حیاتی یوقیت
شفتیہ اعلیٰ جفتیہ مستہ
لا یجوز وضو ۵ ص ۱۲

۵ دان یحک فائزہ
اکنان داسا دان کان صیقا
نفی ظاہر روایت علی اصحابنا
لا یجوز تحریریکہ او نزاع کلذکر
فی المحیط ۱۲ منیہ ص ۱۲ شرح
نقائے ص ۱۵

۵ امرۃ افشلت وقد
کان یقی فی الخفار ہامین قد
جف لم یجز فلہا غنیہ مثلاً
و کذا الوضوء لا یفرق بین المرأة
والرمل ۱۲ کبیری ص ۱۲

۵ وان یقول عند تمامہ او
فی غلارہ الہم اجعلنی من
یقول بعد فادہ سبحانک الہم
و بعد کہ انہد ان لا الہ الا
وہک لا شرک لک لا شریک
واقاب الیک و اشہد ان محمد
عبدک و رسولک ناظرہ لالی الساء

۵ و ان یقرأ سورۃ انا انزلنا قرآنہ
مترجم لولہ ۱۳ انبیاء درود شامی ۱۲
۵ کہ لعل میں ہو کہ اگر وضو
کرے بعد ایک مرتبہ سورۃ انا

نہ کرے بلکہ ہر عضو کے دہوتے وقت بسم اللہ اور کلمہ پڑھا کرے اور پانی کتنا ہی فراغت کا کیوں نہ ہو
چاہے دریا کے کنارے پر ہو لیکن تب بھی پانی ضرورت سے زیادہ خرچ نہ کرے اور نہ پانی میں بہت
کمی کرے کہ اچھی طرح دھونے میں وقت ہو۔ نہ کسی عضو کو تین مرتبہ سے زیادہ دھوئے اور منہ
دھوتے وقت پانی کا چھینٹا زلف سے منہ پر نہ مارے۔ نہ پھنکا ہار کے چھینٹیں اڑا دے اور اپنے
منہ اور آنکھوں کو بہت زور سے نہ بند کرے کہ یہ سب باتیں مکروہ اور منہ ہیں۔ اگر آنکھ یا منہ زور
سے بند کیا اور پلک یا ہونٹ پر کچھ سوکھا رہ گیا یا آنکھ کے کونے پر پانی نہیں پہنچا تو وضو نہیں ہوا
مسئلہ ۲۳۔ انگوٹھی چھلے چوڑی کنگن وغیرہ اگر ڈھیلے ہوں کہ بے ہلائے بھی اُن کے نیچے پانی
پہنچ جائے تب بھی اُن کا ہالینا مستحب ہے اور اگر ایسے تنگ ہوں کہ بغیر ہلائے پانی نہ پہنچے کا
گمان ہو تو اُن کو ہلا کر اچھی طرح پانی پہنچا دینا ضروری اور واجب ہے۔ منہ کا بھی یہی حکم ہے
کہ اگر سوراخ ڈھیلہ ہو اسوقت تو ہلانا مستحب ہے اور جب تنگ ہو کہ بے پھر ائے اور ہلائے
پانی نہ پہنچے گا تو منہ دھوتے وقت گھما کر اور ہلا کر پانی اندر پہنچانا واجب ہے۔ مسئلہ ۲۴۔ اگر
کسی کے ناخن میں آٹا لگ کر سوکھ گیا اور اس کے نیچے پانی نہیں پہنچا تو وضو نہیں ہوا۔ جب
یا داوے اور آٹا دیکھے تو آٹا چھوڑ کر پانی ڈال لے اور اگر پانی پہنچانے سے پہلے کوئی نماز پڑھ
لی ہو تو اس کو لوٹا دے اور پھر سے پڑھے۔ مسئلہ ۲۵۔ کسی کے ماتھے پر افشاں چنی ہو اور
اوپر اوپر سے پانی بہا لیوے کہ افشاں نہ چھوٹنے پائے تو وضو نہیں ہوتا۔ ماتھے کا سب گوند
چھڑا کر منہ دھونا چاہئے۔ مسئلہ ۲۶۔ جب وضو کر چکے تو سورہ انا انزلنا اور یہ دعا پڑھے
(اے اللہ کر دے مجھ کو توبہ کرنے والوں میں سے اور کر دے مجھ کو دُعا ہوں
سے پاک ہونے والے لوگوں میں سے اور کر دے مجھ کو اپنے نیک بندوں میں سے
اور کر دے مجھ کو اُن لوگوں میں سے کہ جن کو دُفوں جہان میں) کچھ خوف
نہیں اور نہ وہ آخرت میں، غمگین ہوں گے ۱۲)

اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي
مِنَ السَّاطِعِينَ وَاجْعَلْنِي مِنْ عِبَادِكَ
الضَّالِّينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الَّذِينَ لَا خَوْفٌ
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

مسئلہ ۲۷۔ جب وضو کر چکے تو بہتر ہے کہ دو رکعت نماز پڑھے۔ اس نماز کو جو وضو کے بعد پڑھی
جاتی ہے تحمیت الوضوء کہتے ہیں۔ حدیث شریف میں اسکا بڑا ثواب ہے مسئلہ ۲۸۔ اگر ایک
وقت وضو کیا تھا۔ پھر دوسرا وقت آگیا اور ابھی وضو ٹوٹا نہیں ہے تو اسی وضو سے نماز پڑھنا جائز

(ص ۵۴ سے) لعل لما مر بہ و ہو یوضا ما ہذا السرف یا اسعد قال انی الوضوء اسرف قال نعم وان کنت علی نمر فارداہ احمد و ابن ماجہ و یخرج نقایہ
ص ۱۲ لعل یعنی فضول اور بلا ضرورت باتیں نہ کرے ضرورت کی بات کا کوئی مضائقہ نہیں ۱۲ تصحیح الاغلاط
(متعلق صفحہ ہذا) لعل و کہ وہ بطعم الوضوء وغیرہ بالماہ تنزیہ ۱۳ شامی دورۃ ۱۲ ج ۱۔ لیجب غسل المایاتی و المایط من الشفۃ عند انفاہا و کہ الوضوء غرض ۳

۵ اگر نماز پڑھے تو اسکا شمار صدیقین میں ہوگا ۵ دان بھیلہ سبتہ ای ناظرہ الا ان یكون فی وقت مکروہ ۱۲ منیہ ص ۱۲
۵ دان میوضاً علی الوضوء ۱۲ منیہ ص ۱۲

ہے۔ اور اگر تازہ وضو کرے تو بہت ثواب ملتا ہے۔ مسئلہ ۳۱ جب ایک دفعہ وضو کر لیا اور ابھی وہ ٹوٹا نہیں تو جب تک اس وضو سے کوئی عبادت نہ کرے اس وقت تک دوسرا وضو کرنا مکروہ اور منع ہے تو اگر نہاتے وقت کسی نے وضو کیا ہے تو اسی وضو سے نماز پڑھنا چاہئے۔ بغیر اس کے ٹوٹے دوسرا وضو نہ کرے۔ ہاں اگر کم سے کم دو ہی رکعت نماز اس وضو سے پڑھ چکی ہو تو دوسرا وضو کرنے میں کچھ حرج نہیں بلکہ ثواب ہے۔ مسئلہ ۳۲ کسی کے ہاتھ پاؤں پھٹ گئے اور اس میں موم روغن یا اور کوئی دوا بھلی (اور اس کے نکالنے سے ضرر ہوگا) تو اگر بے اُس کے نکالے اوپر ہی اوپر پانی بہا دیا تو وضو درست ہے۔ مسئلہ ۳۳ وضو کرتے وقت ایڑی پر کسی اور جگہ پانی نہیں پہنچا اور جب پورا وضو ہو چکا تب معلوم ہوا کہ فلانی جگہ سوکھی ہے تو وہاں پر فقط ہاتھ پھیر لینا کافی نہیں ہے بلکہ پانی بہانا چاہئے۔ مسئلہ ۳۴ اگر ہاتھ یا پاؤں وغیرہ میں کوئی پھوڑا ہے یا کوئی اور ایسی بیماری ہے کہ اُس پر پانی ڈالنے سے نقصان ہوتا ہے تو پانی نہ ڈالے وضو کرتے وقت صرف بھیگا ہاتھ پھیر لیوے اس کو مسح کہتے ہیں اور اگر یہ بھی نقصان کرے تو ہاتھ بھی نہ پھیرے اتنی جگہ چھوڑ دے۔ مسئلہ ۳۵ اگر زخم پر پٹی بندھی ہو اور پٹی کھول کر زخم پر مسح کرنے سے نقصان ہو۔ یا پٹی کھولنے باندھنے میں بڑی دقت اور تکلیف ہو تو پٹی کے اوپر مسح کر لینا درست ہے۔ اور اگر ایسا نہ ہو تو پٹی پر مسح کرنا درست نہیں۔ پٹی کھول کر زخم پر مسح کرنا چاہئے۔ مسئلہ ۳۶ اگر بوری پٹی کے نیچے زخم نہیں ہے تو اگر پٹی کھول کر زخم کو چھوڑ کر اور سب جگہ دھو سکے تو دھونا چاہئے اور اگر پٹی نہ کھول سکے تو ساری پٹی پر مسح کر لیوے جہاں زخم ہے وہاں بھی اور جہاں زخم نہیں ہے وہاں بھی۔ مسئلہ ۳۷ ہڈی کے ٹوٹ جانے کے وقت بانس کی کھچیاں رکھ کے ٹکٹھی بنا کر باندھتے ہیں اس کا بھی یہی حکم ہے کہ جب ٹکٹھی نہ کھول سکے ٹکٹھی کے اوپر ہاتھ پھیر لیا کرے۔ اور فصد کی پٹی کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر زخم کے اوپر مسح نہ کر سکے تو پٹی کھول کر کپڑے کی گدی پر مسح کرے اور اگر کوئی کھولنے یا باندھنے والا نہ ملے تو پٹی ہی پر مسح کرے۔ مسئلہ ۳۸ ٹکٹھی اور پٹی وغیرہ میں بہتر تو یہ ہے کہ ساری ٹکٹھی پر مسح کرے اور اگر ساری پر نہ کرے بلکہ ادھی سے زائد پر کرے تو بھی جائز ہے اگر فقط ادھی یا ادھی تر کم پر کرے تو جائز نہیں۔ مسئلہ ۳۹ اگر ٹکٹھی یا پٹی کھل کر گر پڑے اور زخم ابھی اچھا نہیں ہوا تو پھر

۱۰۰ وضو نہ کرے۔ مسئلہ ۴۰ اگر ہاتھ یا پاؤں میں شلاء الاطلاع علیہ فی الجراح الیٰ الخ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵۰۲ ۱۵۰۳ ۱۵۰۴ ۱۵۰۵ ۱۵۰۶ ۱۵۰۷ ۱۵۰۸ ۱۵۰۹ ۱۵۱۰ ۱۵۱۱ ۱۵۱۲ ۱۵۱۳ ۱۵۱۴ ۱۵۱۵ ۱۵۱۶ ۱۵۱۷ ۱۵۱۸ ۱۵۱۹ ۱۵۲۰ ۱۵۲۱ ۱۵۲۲ ۱۵۲۳ ۱۵۲۴ ۱۵۲۵ ۱۵۲۶ ۱۵۲۷ ۱۵۲۸ ۱۵۲۹ ۱۵۳۰ ۱۵۳۱ ۱۵۳۲ ۱۵۳۳ ۱۵۳۴ ۱۵۳۵ ۱۵۳۶ ۱۵۳۷ ۱۵۳۸ ۱۵۳۹ ۱۵۴۰ ۱۵۴۱ ۱۵۴۲ ۱۵۴۳ ۱۵۴۴ ۱۵۴۵ ۱۵۴۶ ۱۵۴۷ ۱۵۴۸ ۱۵۴۹ ۱۵۵۰ ۱۵۵۱ ۱۵۵۲ ۱۵۵۳ ۱۵۵۴ ۱۵۵۵ ۱۵۵۶ ۱۵۵۷ ۱۵۵۸ ۱۵۵۹ ۱۵۶۰ ۱۵۶۱ ۱۵۶۲ ۱۵۶۳ ۱۵۶۴ ۱۵۶۵ ۱۵۶۶ ۱۵۶۷

باندھ لیوے اور وہی پہلا مسح باقی ہے پھر مسح کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور اگر زخم اچھا ہو گیا کہ اب باندھنے کی ضرورت نہیں ہے تو مسح ٹوٹ گیا۔ اب اتنی جگہ دھو کر نیا زپڑھے۔ سارا وضو دہرانا ضروری نہیں ہے۔

وضو کی توڑنے والی چیزوں کا بیان

مسئلہ۔ پاخانہ پیشاب اور ہوا جو پیچھے سے نکلے اُس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ البتہ اگر آگے کی راہ سے ہوا نکلے جیسا کہ کبھی بیماری سے ایسا ہو جاتا ہے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا اور اگر آگے یا پیچھے سے کوئی کپڑا جیسے کپنجو یا کنکری وغیرہ نکلے تو بھی وضو ٹوٹ گیا۔ **مسئلہ**۔ اگر کسی کے کوئی زخم ہو اُس میں سے کپڑا نکلے یا کان سے نکالیا زخم میں سے کچھ گوشت کٹ کر گر پڑا اور خون نہیں نکلا تو اُس سے وضو نہیں ٹوٹا۔ **مسئلہ** اگر کسی نے فصدی یا نکسیر پھوٹی یا چوٹ لگی اور خون نکل آیا یا پھوڑے پھنسی سے یا بدن بھریں اور کہیں سے خون نکلا یا پیپ نکلی تو وضو جاتا رہا۔ البتہ اگر زخم کے منہ ہی پر رہے زخم کے منہ سے آگے نہ بڑھے تو وضو نہیں گیا۔ تو اگر کسی کے سنوئی چھکڑی اور خون نکل آیا لیکن بہا نہیں ہے تو وضو نہیں ٹوٹا۔ اور جو ذرا بھی بہ پڑا ہو تو وضو ٹوٹ گیا۔ **مسئلہ** اگر کسی نے ناک سنگی اور اُس میں جھے ہوئے خون کی ٹھٹھکیاں نکلیں تو وضو نہیں گیا۔ وضو جب ٹوٹتا ہے کہ پتلا خون نکلے اور بہ پڑے۔ سو اگر کسی نے اپنی ناک میں انگلی ڈالی پھر جب اس کو نکالا تو انگلی میں خون کا دھبہ معلوم ہوا لیکن وہ خون بس اتنا ہی ہے کہ انگلی میں تو ذرا سا لگ جاتا ہے لیکن بہتا نہیں تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ **مسئلہ** کسی کی آنکھ کے اندر کوئی دانہ وغیرہ تھا وہ ٹوٹ گیا یا خود اُس نے کرید دیا اور اس کا پانی بہہ کر آنکھ میں تو پھیل گیا۔ لیکن آنکھ کے باہر نہیں نکلا تو اس کا وضو نہیں ٹوٹا اور اگر آنکھ کے باہر پانی نکل پڑا تو وضو ٹوٹ گیا۔ اسی طرح اگر کان کے اندر دانہ ہو اور ٹوٹ جائے تو جب تک خون پیپ سوراخ کے اندر اُس جگہ تک رہے جہاں پانی پہنچانا غسل کرتے وقت فرض نہیں ہے تب تک وضو نہیں جاتا۔ اور جب ایسی جگہ پر آ جا دے جہاں پانی پہنچانا فرض ہے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ **مسئلہ** کسی نے اپنے پھوڑے یا چھالے کے اوپر کا چھلکا کوچ ڈالا اور اُس کے نیچے خون یا پیپ دکھلائی دینے لگا۔ لیکن وہ خون پیپ اپنی جگہ پر ٹھہرا ہے کسی طرف نکل کے بہا نہیں تو وضو نہیں ٹوٹا اور جو بہ پڑا تو وضو ٹوٹ گیا۔ **مسئلہ** کسی

منہ المعانی النافقة وضو کل ما خرج من السبیلین وان خرج من قبل الرجل او المرأة ریح منتنة او ریح من لا یقتضی کذا ذکر فی المحیط دان ریح من الغصاة یجب علیہا الوضوء و ذکر فی جامع الصغیر قاضیا و لیتجب لہا ان یتوضا و وکنہ الدودۃ والحصاة اذا خرج من احدہما السبیلین ف علیہا الوضوء (غنیۃ) مطبوعہ فتح الکریم

مسئلہ دان خرج الدودۃ من النعم او الذن او الجرح لا یتقضی ۱۲ غنیۃ و لا خروج دودۃ من جرح او ذن او الف او دم و کذا لم سقط ۱۳ غنیۃ و اما الدم اذا خرج من البدن ان سال نقص والا فلا علی ہما سائل منها نقطۃ قشرت فسال منها ما دام او صمدیان سال عن سائل الجرح ینقص فان لم یس لا یتقضی ۱۴ نیشترہ نقایہ

ص ۱۷

مسئلہ ولو استقر لقطت من انہ کلتہ دم لم یتقض وضوءہ وان قطرت قطرة دم انتقض (دکھ ۳۳)

ثم الما بالخرج من السبیلین یجوز لہما ان یتوضا

کے پھوڑے میں بڑا گہرا گھاؤ ہو گیا تو جینک خون پیپ اُس گھاؤ کے سوراخ کے اندر ہی اندر
 ہے باہر نکل کر بدن پر نہ آوے اس وقت تک وضو نہیں ٹوٹتا **مسئلہ ۱۱** اگر پھوڑے
 پھنسی کا خون آپ سے نہیں نکلا بلکہ اس نے دبا کے نکالا ہے تب بھی وضو ٹوٹ جاوے گا
 جبکہ وہ خون بہ جائے۔ **مسئلہ ۱۲** کسی کے زخم سے ذرا ذرا خون نکلنے لگا۔ اس نے اس پر
 مٹی ڈال دی۔ یا کپڑے سے پونچھ لیا۔ پھر ذرا سا نکلا پھر اُس نے پونچھ ڈالا۔ اسی طرح کئی دفعہ
 کیا کہ خون بہنے نہ پایا تو دل میں سوچے اگر ایسا معلوم ہو کہ اگر پونچھنا جاتا تو بہ پڑتا تو وضو ٹوٹ
 جائے گا۔ اور اگر ایسا ہو کہ پونچھنا جاتا تب بھی نہ بہتا تو وضو نہ ٹوٹے گا۔ **مسئلہ ۱۳** کسی کے
 تھوک میں خون معلوم ہوا تو اگر تھوک میں خون بہت کم ہے اور تھوک کا رنگ سپیدی یا
 زردی مائل ہے تو وضو نہیں گیا اور اگر خون زیادہ یا برابر ہے اور رنگ سرخی مائل ہے تو
 وضو ٹوٹ گیا۔ **مسئلہ ۱۴** اگر دانت سے کوئی چیز کافی اور اس چیز پر خون کا دھبہ معلوم ہو یا دانت
 میں خلل کیا اور خلل میں خون کی سرخی دکھائی دی۔ لیکن تھوک میں بالکل خون کا رنگ معلوم
 نہیں ہوتا۔ تو وضو نہیں ٹوٹتا۔ **مسئلہ ۱۵** کسی نے چونک لگوائی اور چونک میں اتنا خون بھر گیا کہ
 اگر بیچ سے کاٹ دو تو خون بہ پڑے تو وضو جاتا رہا۔ اور جو اتنا نہ پایا ہو بلکہ بہت کم پایا ہو تو وضو
 نہیں ٹوٹتا۔ اور اگر چھیر یا مکھی یا کھٹل نے خون پایا تو وضو نہیں ٹوٹتا۔ **مسئلہ ۱۶** کسی کے کان
 میں درد ہوتا ہے اور پانی نکلا کرتا ہے تو یہ پانی جو کان سے بہتا ہے نجس ہے۔ اگر چہ کچھ پھوڑا
 یا پھنسی نہ معلوم ہوتی ہو۔ پس اس کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جائے گا۔ جب کان کے سوراخ
 سے نکل کر اُس جگہ تک آ جاوے جس کا دھونا غسل کرتے وقت فرض ہے۔ اسی طرح اگر ناف
 سے پانی نکلے اور درد بھی ہوتا ہو تو اس سے بھی وضو ٹوٹ جاوے گا۔ ایسے ہی اگر آنکھیں دکھتی
 ہوں اور کھٹکتی ہوں تو پانی بہنے اور آنسو نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور آنکھیں نہ دکھتی ہوں
 نہ اس میں کچھ کھٹک ہو تو آنسو نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ **مسئلہ ۱۷** اگر چھاتی سے پانی نکلتا
 ہے اور درد بھی ہوتا ہے تو وہ بھی نجس ہے اس سے وضو جاتا رہے گا اور اگر درد نہیں ہے تو نجس
 نہیں ہے اور اس سے وضو بھی نہ ٹوٹے گا۔ **مسئلہ ۱۸** اگر قے ہوئی اور اس میں کھانا یا پانی یا

۱۹ والخرج بصر الخارج بنفسه یا فی حکم النقص علی المختار ۱۲ در مختار ۱۳ ولو کان الدم فی الجرح فاخذہ بخرقۃ او اکلہ الذباب فاذا وافی بمكانه
 فان کای یجئ یدیرہ یسبل ولم یاخذہ بنفسه بطل وضو، قال فلا بد من غسل ۱۴ وشرح نقابہ ۱۵ کذلک اذا اتقی طیبہ تراب او را دم غمر ثانیاً و تریتم
 و ثم کذلک تبیح کلہ قال فی الذخیرۃ قالوا اذا نال الجرح اذا کان فی مجلس واحد مرقعاً فخری الماذا کان فی مجلس مختلف لا یجوز (در مختار ۱۶) ۱۷ لا ینقص
 الدم الخارج من الفم المغلوب بالیهضاق لان حکم اللسان لولکان مغلوباً بالدم فالغلبۃ فی الفم کون الدم غالباً او مساوياً ان یکن

احمد علامتہ کو نہ مغلوب یا
 کیونکہ اگر دیکھو ۱۵
 ص ۱۲ ۱۶ ۱۷
 شیا فرای اثر الدم علیہ و
 علیہ قال بعض المشایخ ینقص
 ان بعض کلاماً و سبب فی ذلک
 الموضع ان وجه الدم فی نقص
 الا فلا ۱۲ فیہ شرح ۱۳
 ص ۱۴ ۱۵ و کذا ینقص
 علقہ مصحت بعضاً و احتیاجاً
 من الدم و ثلثاً القرآن یکلان
 کثیر لانه ینقص بخرقۃ منہ دم
 مسفرح سائل ۱۴ لکن العلقۃ
 و لکن لکن کذا ینقص کعب
 نقاب و قال الشافعی تحت
 قوله استلک کفانی الخانیۃ
 و قال لانہا لا یشتت بخرقۃ
 دم سائل ۱۵ و لکن لکن لکن
 غیر قریب لان العرقۃ سیل
 ۱۶ الشافعی ۱۷ شرح نقابہ
 ص ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶

پست گرے تو اگر بھر منہ تے ہوئی ہو تو وضو ٹوٹ گیا اور بھر منہ تے نہیں ہوئی تو وضو نہیں ٹوٹا اور بھر منہ ہوئے کا یہ مطلب ہے کہ مشکل سے منہ میں رکے۔ اور اگر تے میں نہ بلغم گرے تو وضو نہیں گیا چاہے جتنا ہو۔ بھر منہ ہو چاہے نہ ہو۔ سب کا ایک حکم ہے اور اگر تے میں خون گرے تو اگر تبتلا اور اور بتبا ہوا ہو تو وضو ٹوٹ جاوے گا چاہے کم ہو چاہے زیادہ۔ بھر منہ ہو یا نہ ہو۔ اور اگر جھا ہوا کھڑے ٹکڑے گرے اور بھر منہ ہو تو وضو ٹوٹ جاوے گا اور اگر کم ہو تو وضو نہ جاوے گا۔ **مسئلہ ۱۶** اگر تھوڑی تھوڑی کر کے کئی دفعہ تے ہوئی لیکن سب ملا کر اتنی ہے کہ اگر ایک دفعہ میں گرتی تو بھر منہ ہو جاتی تو اگر ایک ہی متلی برابر جاتی رہی اور تھوڑی تھوڑی تے ہوتی رہی تو وضو ٹوٹ گیا۔ اور اگر ایک ہی متلی برابر نہیں رہی بلکہ پہلی دفعہ کی متلی جاتی رہی تھی اور جی اچھا ہو گیا تھا پھر دہرا کر متلی شروع ہوئی اور تھوڑی تے ہو گئی۔ پھر جب یہ متلی جاتی رہی تو تیسری دفعہ پھر متلی شروع ہو کر تے ہوئی تو وضو نہیں ٹوٹا۔ **مسئلہ ۱۷** لیٹے لیٹے آنکھ لگ گئی یا کسی چیز سے ٹیک لگا کر بیٹھے بیٹھے سو گئی اور اسی غفلت ہو گئی کہ اگر وہ ٹیک نہ ہوتی تو گر پڑتی تو وضو جاتا رہا اور اگر نماز میں بیٹھے یا کھڑے کھڑے سو جاوے تو وضو نہیں گیا اور اگر سجدے میں سو جاوے تو وضو ٹوٹ جاوے گا۔ **مسئلہ ۱۸** اگر نماز سے باہر بیٹھے سووے اور اپنا چوڑا ٹری سے دبا لیوے اور دیوار وغیرہ کسی چیز سے ٹیک بھی نہ لگاوے تو وضو نہیں ٹوٹتا۔ **مسئلہ ۱۹** بیٹھے ہوئے نیند کا ایسا جھونکا آيا کہ گر پڑی تو اگر گر کے فوراً ہی آنکھ کھل گئی ہو تو وضو نہیں گیا اور جو گرنے کے ذرا بعد آنکھ کھلی ہو تو وضو جاتا رہا اور اگر بیٹھی جھومتی رہی گری نہیں تب بھی وضو نہیں گیا۔ **مسئلہ ۲۰** اگر بیہوشی ہو گئی یا جھون سے عقل جاتی رہی تو وضو جاتا رہا۔ چاہے بیہوشی اور جھون تھوڑی ہی دیر رہا ہو۔ ایسے ہی اگر تمباکو وغیرہ کوئی نشہ کی چیز کھالی اور اتنا نشہ ہو گیا کہ اچھی طرح چلا نہیں جاتا اور قدم اُدھر اُدھر ہلکتا اور ڈگمگاتا ہے تو بھی وضو جاتا رہا۔ **مسئلہ ۲۱** اگر نماز میں اتنے زور سے ہنسی

۱۷ دان نام قاعدا
ادواضما الیتمہ علی
عقبیہ ادواضما بلغم
علی فذیہ لاینتقض وضو
۱۲ منیہ

۱۷ دان نام قاعدا
ادواضما الیتمہ علی
عقبیہ ادواضما بلغم
علی فذیہ لاینتقض وضو
۱۲ منیہ

۱۷ دان نام قاعدا
ادواضما الیتمہ علی
عقبیہ ادواضما بلغم
علی فذیہ لاینتقض وضو
۱۲ منیہ

۱۷ دان نام قاعدا
ادواضما الیتمہ علی
عقبیہ ادواضما بلغم
علی فذیہ لاینتقض وضو
۱۲ منیہ

۱۷ دان نام قاعدا
ادواضما الیتمہ علی
عقبیہ ادواضما بلغم
علی فذیہ لاینتقض وضو
۱۲ منیہ

۱۷ دان نام قاعدا
ادواضما الیتمہ علی
عقبیہ ادواضما بلغم
علی فذیہ لاینتقض وضو
۱۲ منیہ

۱۷ دان نام قاعدا
ادواضما الیتمہ علی
عقبیہ ادواضما بلغم
علی فذیہ لاینتقض وضو
۱۲ منیہ

نکل گئی کہ اُس نے آپ بھی اپنی سن لی اور اُس کے پاس والیوں نے بھی سب نے سن لی جیسے کھل کھلا کر منسنے میں سب پاس والیاں سن لیتی ہیں اس سے بھی وضو ٹوٹ گیا اور نماز بھی ٹوٹ گئی اور اگر ایسا ہو کہ اپنے کو تو آواز سنائی دیوے مگر سب پاس والیاں نہ سن سکیں اگرچہ بہت ہی پاس والی سن لے۔ اس سے نماز ٹوٹ جاوے گی۔ وضو نہ ٹوٹے گا اور اگر ہنسی میں فقط دانت کھل گئے آواز بالکل نہیں نکلی تو نہ وضو ٹوٹا نہ نماز گئی۔ البتہ اگر چھٹی ٹوٹی ہوئی جو ان نہ ہوئی ہو زور سے نماز میں ہنسنے یا سجدہ تلاوت میں بڑی عورت کو ہنسی آوے تو وضو نہیں جاتا ہاں سجدہ اور نماز جاتی رہے گی جس میں ہنسی آئی۔

منوٹ: مسئلہ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ پر درج کیا گیا۔

۲۶ مسئلہ وضو کے بعد ناخن کٹائے یا زخم کے اوپر کی مُردار کھال نوچ ڈالی تو وضو میں کوئی نقصان نہیں آیا۔ نہ تو وضو کے دہرانے کی ضرورت ہے اور نہ اتنی جگہ کے پھر ترکہ کا حکم ہے۔ ۲۷ مسئلہ وضو کے بعد کسی کا ستر دیکھ لیا یا اپنا ستر کھل گیا۔ یا ننگی ہو کر نہائی اور ننگے ہی ننگے وضو کیا تو اس کا وضو درست ہے پھر وضو دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ بدون چاری

کے کسی کا ستر دیکھنا یا اپنا دکھلانا گناہ کی بات ہے۔ ۲۸ مسئلہ جس چیز کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہو وہ چیموئیس ہوتی ہے اور جس سے وضو نہیں ٹوٹتا وہ نجس بھی نہیں تو اگر ذرا سا خون نکلا کہ

زخم کے منہ سے بہا نہیں یا ذرا سی تھ ہوئی بھر منہ نہیں ہوئی اور اس میں کھانا یا پانی یا پت یا جاما ہوا خون نکلا تو یہ خون ادریہ قے نجس نہیں ہے۔ اگر کپڑے یا بدن میں لگ جاوے اُس کا دھونا واجب نہیں، اور اگر بھر منہ قے ہوئی اور خون زخم سے بہ گیا تو وہ نجس ہے اُس کا دھونا واجب ہے

اور اگر اتنی قے کر کے کٹورے یا لوٹے کو منہ لگا کر کے کلی کے واسطے پانی لیا تو وہ برتن ناپاک ہو جاوے گا۔ ۲۹ مسئلہ چھوٹا لڑکا جو دودھ ڈالتا ہے

اُس کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر بھر منہ نہ ہو تو نجس نہیں ہے اور جب بھر منہ ہو تو نجس ہے۔ اگر بے اسکے دہوئے نماز پڑھے گی تو نماز نہ ہوگی۔ ۳۰ مسئلہ اگر وضو کرنا تو یاد ہے اور اسکے بعد وضو

ٹوٹنا اچھی طرح یاد نہیں کہ ٹوٹا ہے یا نہیں ٹوٹا تو اس کا وضو باقی سمجھا جائیگا۔ اسی سے نماز درست ہے لیکن وضو پھر کر لینا بہتر ہے۔ ۳۱ مسئلہ جس کو وضو کرنے میں شک ہو کہ فلا نا عضو

۱۵ والضحک یطل الصلوۃ لا الطہارۃ والتسمی لا یطل الصلوۃ ولا الطہارۃ ۱۲ عالمگیری۔ وقہقبہ بالغ ولوامرأة سہوا یغفلان فلا یطل وضو صبی دنائم بل صلو تہما بہ لغتی - ۱۲ در مختصر ص ۱ ج ۱

۱۵ والضحک یطل الصلوۃ لا الطہارۃ والتسمی لا یطل الصلوۃ ولا الطہارۃ ۱۲ عالمگیری۔ وقہقبہ بالغ ولوامرأة سہوا یغفلان فلا یطل وضو صبی دنائم بل صلو تہما بہ لغتی - ۱۲ در مختصر ص ۱ ج ۱

یکن فی غلابل کان بعد الفراغ منہ وان کان اول ما عرض لہ الشک او کان الشک عادۃ لہ وان کان فی غلابل فلا یجوز شیا قطعا لہ سورۃ عنہ ۱۲ اور دشامی ص ۱۵ ج ۱

۱۵ دلایلا غسل واجب علی موضع یحکم وقطع الظاہ ونحو ذلک لعدم الحدیث فی الحاشیہ ولا یعاد ای غسل او مسح ثم علی الشہادۃ وقطع الظفر لا یعاد الغسل والمسح وشرح نقایہ ج ۱ ۱۵ قال البیہقی فی التہذیب وکلم ان اللہ حی تیر بحسب الحیاہ والشر فاذ الغسل فی غلابل مستتر ۱۲ کبیری ص ۱۹ ۱۵ ثم لا یكون حد ثا لا یجوز نجس بوری ذلک عن ابی یوسف وهو الصحیح احتراز عن قول محمد بن یونس وکان الاسکان البیہقی فی التہذیب بقوله وجاعۃ اعتبره واول ابی یوسف رفقاً بصحاب القرع حتی لو اصاب ثوب احدہم کثر من قدر الدرہم لا تمتنع الصلوۃ فیہ دفع القدر مت ۳۱ دشامی ص ۱۵ ۱۵ وبقیۃ فی طافۃ منہ او طعام او ماراذا قول فی معتد وان لم یسقط ونجس مختلف وکون صبی سائۃ ارتفاع دہو الصحیح ۱۲ ج ۱ ۱۵ ولا یغسل بالظہارۃ ولا بالحدیث او بالعکس اخذ بالیقین ۱۲ اور دشامی ص ۱۵ ج ۱ ۱۵ شک فی بعض اعضاؤہ اعاد الشک فیہ لونی غلابل یکن الشک عادۃ لہ ان لم

دھویا یا نہیں تو وہ عضو پھر دھو لینا چاہئے اور اگر وضو کر چکنے کے بعد شک ہو تو کچھ پرواہ نہ کرے وضو ہو گیا۔ البتہ اگر یقین ہو جاوے کہ خلافی بات رہ گئی ہے تو اس کو کرے۔ **مسئلہ ۳۲** وضو قرآن مجید کا چھونا درست نہیں ہے۔ ہاں اگر ایسے کپڑے سے چھوے جو بدن سے جدا ہو تو درست ہے۔ دوپٹہ یا کرتے کے دامن سے جب کہ اس کو پہنے اوڑھے ہوئے ہو چھونا درست نہیں ہے۔ ہاں اگر اترا ہوا ہو تو اس سے چھونا درست ہے اور زبانی پڑھنا درست ہے اور اگر کلام مجید کھلا ہو ارکھا ہے اور اس کو دیکھ دیکھ کے پڑھا لیکن ہاتھ نہیں لگایا یہ بھی درست ہے۔ اسی طرح بے وضو ایسے تعویذ اور ایسی تشتری کا چھونا بھی درست نہیں ہے جس میں قرآن کی آیت لکھی ہو۔ خوب یاد رکھو۔

معذور کے احکام

مسئلہ۔ جس کو ایسی تکسیر پھوٹی ہو کہ کسی طرح بند نہیں ہوتی یا کوئی ایسا زخم ہے کہ برابر بہتا رہتا ہے کوئی ساجیت بہنا بند نہیں ہوتا۔ یا پیشاب کی بیماری ہے کہ ہر وقت قطرہ آتا رہتا ہے اتنا وقت نہیں ملتا کہ طہارت سے نماز پڑھ سکے تو ایسے شخص کو معذور کہتے ہیں۔ اس کا حکم یہ ہے کہ ہر نماز کے وقت وضو کر لیا کرے جب تک وہ وقت رہے گا۔ تب تک اس کا وضو باقی رہے گا۔ البتہ جس بیماری میں مبتلا ہے اس کے سوا اگر کوئی اور بات ایسی پائی جاوے جس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے تو وضو جاتا رہیگا اور پھر سے کرنا پڑے گا۔ اس کی مثال یہ ہے کہ کسی کو ایسی تکسیر پھوٹی کہ کسی طرح بند نہیں ہوتی اس نے ظہر کے وقت وضو کر لیا تو جب تک ظہر کا وقت رہیگا تکسیر کے خون کی وجہ سے اس کا وضو نہ ٹوٹے گا۔ البتہ اگر پاخانے پیشاب گئی۔ یا سوئی چبھ گئی اس سے خون نکل پڑا تو وضو جاتا رہا۔ پھر وضو کرے۔ جب یہ وقت چلا گیا۔ دوسری نماز کا وقت آگیا تو اب دوسرے وقت دوسرا وضو کرنا چاہئے۔ اسی طرح ہر نماز کے وقت وضو کر لیا کرے اور اس وضو سے فرض فضل جو نماز چاہے پڑھے۔ **مسئلہ**۔ اگر فجر تک کے وقت وضو کیا تو آفتاب نکلنے کے بعد اس وضو سے نماز نہیں پڑھ سکتی دوسرا وضو کرنا چاہئے اور جب آفتاب نکلنے کے بعد وضو کیا تو اس وضو سے ظہر کی نماز پڑھنا درست ہے۔ ظہر کے وقت نیا وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جب عصر کا وقت آوے گا۔ تب نیا وضو کرنا پڑے گا۔ ہاں اگر کسی اور وجہ سے ٹوٹ جاوے تو یہ اور بات ہے۔ **مسئلہ**۔ کسی کے

۱۔ و یجزم بہ ای بالکبر
۲۔ لا یصغر من مصحف ای
۳۔ نیہ آیت کہ رحم و ہدایا
۴۔ خلاف متجاف دلاکیرہ لفظ
۵۔ القرآن بحسب دعائض
۶۔ لغت ۱۲ در بحسب لغت
۷۔ و صاحب غزیرہ بہ
۸۔ لس بول لایکنہ امسا کہ
۹۔ استطلاق بطن و افلاک
۱۰۔ متحاضہ و بدینہ رسدائش
۱۱۔ غرث کذا کل ما یخرج بوج
۱۲۔ نوس اذن و شدی و سوان
۱۳۔ تنوع عندہ تمام و قسملو
۱۴۔ غرضہ بان لا یجوز فی جمیع
۱۵۔ یتہا زمانہ و فاضل علی فیہ
۱۶۔ لایا عن الحدیث و حکامان
۱۷۔ انقطاع البسیر لم یح
۱۸۔ شرط العذر فی حق التبداد فی
۱۹۔ فی البقاء کفی و جودہ فی جردن
۲۰۔ وقت و لمرہ و فی حق الروال
۲۱۔ بشرط استیعاب الانقطاع تمام
۲۲۔ وقت حقیقہ لانہ الانقطاع
۲۳۔ کمال و لمرہ وضو لایستلزم
۲۴۔ و لکل فرض الامام للوقت کافی
۲۵۔ لعل الغرض ثم یصلی بہ فرضا و نفلا
۲۶۔ لعل الواجب بالاولیٰ خلافہ
۲۷۔ وقت بطل ۱۲ در مسئلہ ۳۱
۲۸۔ و یقینہ ای و یقین وضو
۲۹۔ معذور عند ابی حنیفہ و معذور خرج
۳۰۔ و قسملو العوض کل طرح اش
۳۱۔ لعل قسما معذور وضو العید بعد
۳۲۔ لعل العید لعل الظہر و عندہا
۳۳۔ و دخولہ ای لا یتحقق وضو

ایسا زخم تھا کہ ہر دم بہا کرتا تھا۔ اُس نے وضو کیا۔ پھر دوسرا زخم پیدا ہو گیا اور بہنے لگا تو وضو ٹوٹ گیا پھر سے وضو کرے۔ مسئلہ۔ آدمی معذور جب بنتا ہے اور یہ حکم اس وقت لگاتے ہیں کہ پورا ایک وقت اسی طرح گزر جائے کہ خون برابر بہا کرے اور اتنا بھی وقت نہ ملے کہ اس وقت کی نماز طہارت سے پڑھ سکے۔ اگر اتنا وقت مل گیا کہ اس میں طہارت سے نماز پڑھ سکتی ہے تو اسکو معذور نہ کہیں گے اور جو حکم ابھی بیان ہوا ہے اس پر نہ لگا دینگے البتہ جب پورا ایک وقت اسی طرح گزر گیا کہ اسکو طہارت سے نماز پڑھنے کا موقع نہیں ملا یہ معذور ہوگئی اب اسکا وہی حکم ہے کہ ہر وقت نیا وضو کر لیا کرے۔ پھر جب دوسرا وقت آوے تو اس میں ہر وقت خون کا بہنا شرط نہیں ہے بلکہ وقت بھر میں اگر ایک دفعہ بھی خون آجایا کرے اور سارے وقت بند رہے تو بھی معذور باقی رہیگی۔ ہاں اگر اس کے بعد ایک پورا وقت ایسا گزر جائے جس میں خون بالکل نہ آوے تو اب معذور نہیں رہی۔ اب اسکا حکم یہ ہے کہ تجھے دفعہ خون نکلے گا وضو ٹوٹ جاوے گا خوب اچھی طرح سمجھ لو۔ مسئلہ۔ ظہر کا وقت کچھ ہو لیا تھا تب زخم وغیرہ کا خون بہنا شروع ہوا تو اخیر وقت تک انتظار کرے۔ اگر بند ہو جاوے تو خیر نہیں تو وضو کر کے نماز پڑھ لے۔ پھر اگر عصر کے پورے وقت میں اسی طرح بہا گیا کہ نماز پڑھنے کی مہلت نہیں ملی تو اب عصر کا وقت گزرنے کے بعد معذور ہونے کا حکم لگا دیں گے۔ اور اگر عصر کے وقت کے اندر ہی اندر بند ہو گیا تو وہ معذور نہیں ہے جو نمازیں اتنے وقت میں پڑھی ہیں وہ درست نہیں ہوئیں۔ پھر سے پڑھے۔ مسئلہ۔ اسی معذور نے پیشاب یا خانہ کی وجہ سے وضو کیا اور جس وقت وضو کیا تھا اس وقت خون بند تھا جب وضو کر چکی تب خون آیا تو اس خون نکلنے سے وضو ٹوٹ جاوے گا۔ البتہ جو وضو نکسیر وغیرہ کے سبب کیا ہے خاص وہ وضو نکسیر کی وجہ سے نہیں ٹوٹا۔ مسئلہ۔ اگر یہ خون وغیرہ کپڑی میں لگ جاوے تو دیکھو اگر ایسا ہو کہ نماز ختم کرنے سے پہلے ہی پھر لگ جاوے گا تو اُس کا دھونا واجب نہیں ہے اور اگر یہ معلوم ہو کہ اتنی جلدی نہ بھرے گا بلکہ نماز طہارت سے ادا ہو جائے گی۔ تو دھو ڈالنا واجب ہے۔ اگر ایک روپے سے بڑھ جاوے تو بے دھوئے ہوئے نماز نہ ہوگی۔

۱۔ المعذور اما بتقی طہارت فی الوقت بشرط ان اذا توضع لغيره ولم يطرأ عليه حدث اخر اما اذا توضع لغيره ثم قطع ثم سال او توضع لغيره ثم طرأ عليه حدث آخر بان سال احد مخزیه اذ جرحیه اذ قرحیه ولو من جدری ثم سال الآخر فلا يتقی طہارتہ ۱۲ در ص ۲۱۲
۲۔ فی السراح الوہاج رمل سال جرحہ ولم یعلیم انہ یستمر وقتاً کمالاً فانه لا یصل فی اول الوقت بل ینتظر فان لم یقطع توضع قبل خروج الوقت قال ابن الہمام فان فعل فدخل وقت آخر وانقطع فیه اعاد الاولی لعدم الاستیعاب ۱۲ شرح نقایہ ص ۱۲۴ و شامی ص ۱۲۴

۱۔ اخیر وقت کا مخصص ہو کہ صرف اتنا وقت باقی جائے جس میں وضو کر ڈالے ادا کر کے چار تہیں فرض پڑھ سکتا ہو۔ ۱۲
۲۔ عصر کے وقت قمر مکروہ سے قبل نہیں انتظار رہے اگر کچھ بھی بند نہ ہو وضو کر کے نماز پڑھ لے اگر یا تین دنہ وقت کے ہی بہنا بند ہو گیا تو یہ شخص معذور نہ تصور ہوگا۔ ۱۲
۳۔ چاہے کہ وضو کے فرائض کر کے فوراً نماز پڑھ لے اگر وقت کی تنگی ایسی ہو کہ نہیں دیتی تو عصر کی نماز کرنی ہوگی۔ ۱۲
۴۔ لیکن بھرت پڑھے حکم صرف فرض نمازوں کے ہے کیونکہ سنن و واجبات کی قضاء واجب نہیں ہے۔ ۱۲
۵۔ یہ مسئلہ گذر چکا ہے۔ ۱۲
۶۔ ان سال میں ثوبہ فوق الدرہم جب نہ ان لایضلہ ان کا لغسل تخمس قبل الغر منہا اے الصلوۃ و تخمس قبل فرائض یجوز ترک غسلہ مالم یحی لغتوی ۱۲ در مختار ص ۱۲۴

غسل کا بیان

مسئلہ غسل کر نیوالی کو چاہئے کہ پہلے گتے تک دونوں ہاتھ دھوے۔ پھر استنجے کی جگہ دھوے۔ ہاتھ اور استنجے کی جگہ پر نجاست ہو تب بھی اور نہ ہو تب بھی ہر حال میں ان دونوں کو پہلے دھونا چاہئے۔ پھر جہاں بدن پر نجاست لگی ہو پاک کرے۔ پھر وضو کرے۔ اور اگر کسی چوکی یا پتھر پر غسل کرتی ہو تو وضو کرتے وقت پیر بھی دھو لیوے اور اگر ایسی جگہ ہے کہ پیر بھر جاوینگے اور غسل کے بعد پھر دھونے پڑیں گے تو سارا وضو کرے مگر پیر نہ دھوے۔ پھر وضو کے بعد تین مرتبہ اپنے سر پر پانی ڈالے۔ پھر تین مرتبہ داہنے کندھے پر۔ پھر تین بار بائیں کندھے پر پانی ڈالے اسی طرح کہ سارے بدن پر پانی بہ جاوے۔ پھر اس جگہ سے ہٹ کر پاک جگہ میں آوے اور پھر پیر دھوے اور اگر وضو کے وقت پیر دھو لئے ہوں تو اب دھونے کی حاجت نہیں۔

مسئلہ پہلے سارے بدن پر اچھی طرح ہاتھ پھیر لیوے تب پانی بہا دے تاکہ سب کہیں اچھی طرح پانی پہنچ جاوے کہیں سوکھا نہ رہے۔ **مسئلہ** غسل کا طریقہ جو ہم نے ابھی بیان کیا سنت کے موافق ہے۔ اس میں سے بعض چیزیں فرض ہیں کہ بے ان کے غسل درست نہیں ہوتا آدمی ناپاک رہتا ہے اور بعض چیزیں سنت ہیں ان کے کرنے سے ثواب ملتا ہے اور اگر نہ کرے تو بھی غسل ہو جاتا ہے۔ فرض فقط تین چیزیں ہیں۔ اس طرح کلی کرنا کہ سارے منہ میں پانی پہنچ جائے۔ ناک میں پانی ڈالنا جہاں تک ناک نرم ہے۔ سارے بدن پر پانی پہنچانا۔ **مسئلہ** غسل کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ نہ کرے اور پانی بہت زیادہ نہ پھینکے اور نہ بہت کم لیوے کہ اچھی طرح غسل نہ کر سکے اور کسی جگہ غسل کرے کہ اسکو کوئی نہ دیکھے اور غسل کرتے وقت باتیں نہ کرے۔ اور غسل کے بعد کسی کپڑے سے اپنا بدن پونچھ ڈالے اور بدن ڈھکنے میں بہت جلدی کرے یہاں تک کہ اگر وضو کرتے وقت پیر نہ دھوے ہوں تو غسل کی جگہ سے ہٹ کر پہلے اپنا بدن ڈھکے پھر دونوں پیر دھوئے۔ **مسئلہ** اگر تنہائی کی جگہ ہو جہاں کوئی نہ دیکھ پاوے تو ننگے ہو کر نہانا بھی درست ہے۔ چاہے کھڑی ہو کر نہا د یا بیٹھ کر۔ اور چاہے غسل خانہ کی چھت پٹی ہو یا نہ پٹی ہو۔ لیکن بیٹھ کر نہانا بہتر ہے۔ کیونکہ اس میں پردہ زیادہ ہے۔ اور ناف سے لیکر گھٹنے کے نیچے تک دوسری عورت کے سامنے بھی بدن کھولنا گناہ ہے۔ اکثر عورتیں دوسری کے سامنے بالکل ننگی ہو کر نہاتی ہیں۔ یہ بڑی بُری اور بے غیرتی کی بات ہے۔

۱۵ و سنتہ السداۃ بغسل یدہ
عبر ان لم یکن جبث اتباعا
۱۶ و جبث بدنه اکل علیہ
۱۷ و لا یستنجی ثم یوضو ثم یغفر
۱۸ علی کل بدنه ثلاثا یا بدنه
۱۹ ثم یتیم براسہ ثم علی
بدنه مع مک و ۷۰ در ۱۱
۲۰ غسل ۱۱
۲۱ غسل ۱۱
۲۲ بارے میں بھی دیکھ کر
وضو کی سنت کو مانے میں
۲۳ پر نشان عکس کے بعد کہا
۲۴ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ و ۳۱ و ۳۲ و ۳۳ و ۳۴ و ۳۵ و ۳۶ و ۳۷ و ۳۸ و ۳۹ و ۴۰ و ۴۱ و ۴۲ و ۴۳ و ۴۴ و ۴۵ و ۴۶ و ۴۷ و ۴۸ و ۴۹ و ۵۰ و ۵۱ و ۵۲ و ۵۳ و ۵۴ و ۵۵ و ۵۶ و ۵۷ و ۵۸ و ۵۹ و ۶۰ و ۶۱ و ۶۲ و ۶۳ و ۶۴ و ۶۵ و ۶۶ و ۶۷ و ۶۸ و ۶۹ و ۷۰ و ۷۱ و ۷۲ و ۷۳ و ۷۴ و ۷۵ و ۷۶ و ۷۷ و ۷۸ و ۷۹ و ۸۰ و ۸۱ و ۸۲ و ۸۳ و ۸۴ و ۸۵ و ۸۶ و ۸۷ و ۸۸ و ۸۹ و ۹۰ و ۹۱ و ۹۲ و ۹۳ و ۹۴ و ۹۵ و ۹۶ و ۹۷ و ۹۸ و ۹۹ و ۱۰۰ و ۱۰۱ و ۱۰۲ و ۱۰۳ و ۱۰۴ و ۱۰۵ و ۱۰۶ و ۱۰۷ و ۱۰۸ و ۱۰۹ و ۱۱۰ و ۱۱۱ و ۱۱۲ و ۱۱۳ و ۱۱۴ و ۱۱۵ و ۱۱۶ و ۱۱۷ و ۱۱۸ و ۱۱۹ و ۱۲۰ و ۱۲۱ و ۱۲۲ و ۱۲۳ و ۱۲۴ و ۱۲۵ و ۱۲۶ و ۱۲۷ و ۱۲۸ و ۱۲۹ و ۱۳۰ و ۱۳۱ و ۱۳۲ و ۱۳۳ و ۱۳۴ و ۱۳۵ و ۱۳۶ و ۱۳۷ و ۱۳۸ و ۱۳۹ و ۱۴۰ و ۱۴۱ و ۱۴۲ و ۱۴۳ و ۱۴۴ و ۱۴۵ و ۱۴۶ و ۱۴۷ و ۱۴۸ و ۱۴۹ و ۱۵۰ و ۱۵۱ و ۱۵۲ و ۱۵۳ و ۱۵۴ و ۱۵۵ و ۱۵۶ و ۱۵۷ و ۱۵۸ و ۱۵۹ و ۱۶۰ و ۱۶۱ و ۱۶۲ و ۱۶۳ و ۱۶۴ و ۱۶۵ و ۱۶۶ و ۱۶۷ و ۱۶۸ و ۱۶۹ و ۱۷۰ و ۱۷۱ و ۱۷۲ و ۱۷۳ و ۱۷۴ و ۱۷۵ و ۱۷۶ و ۱۷۷ و ۱۷۸ و ۱۷۹ و ۱۸۰ و ۱۸۱ و ۱۸۲ و ۱۸۳ و ۱۸۴ و ۱۸۵ و ۱۸۶ و ۱۸۷ و ۱۸۸ و ۱۸۹ و ۱۹۰ و ۱۹۱ و ۱۹۲ و ۱۹۳ و ۱۹۴ و ۱۹۵ و ۱۹۶ و ۱۹۷ و ۱۹۸ و ۱۹۹ و ۲۰۰ و ۲۰۱ و ۲۰۲ و ۲۰۳ و ۲۰۴ و ۲۰۵ و ۲۰۶ و ۲۰۷ و ۲۰۸ و ۲۰۹ و ۲۱۰ و ۲۱۱ و ۲۱۲ و ۲۱۳ و ۲۱۴ و ۲۱۵ و ۲۱۶ و ۲۱۷ و ۲۱۸ و ۲۱۹ و ۲۲۰ و ۲۲۱ و ۲۲۲ و ۲۲۳ و ۲۲۴ و ۲۲۵ و ۲۲۶ و ۲۲۷ و ۲۲۸ و ۲۲۹ و ۲۳۰ و ۲۳۱ و ۲۳۲ و ۲۳۳ و ۲۳۴ و ۲۳۵ و ۲۳۶ و ۲۳۷ و ۲۳۸ و ۲۳۹ و ۲۴۰ و ۲۴۱ و ۲۴۲ و ۲۴۳ و ۲۴۴ و ۲۴۵ و ۲۴۶ و ۲۴۷ و ۲۴۸ و ۲۴۹ و ۲۵۰ و ۲۵۱ و ۲۵۲ و ۲۵۳ و ۲۵۴ و ۲۵۵ و ۲۵۶ و ۲۵۷ و ۲۵۸ و ۲۵۹ و ۲۶۰ و ۲۶۱ و ۲۶۲ و ۲۶۳ و ۲۶۴ و ۲۶۵ و ۲۶۶ و ۲۶۷ و ۲۶۸ و ۲۶۹ و ۲۷۰ و ۲۷۱ و ۲۷۲ و ۲۷۳ و ۲۷۴ و ۲۷۵ و ۲۷۶ و ۲۷۷ و ۲۷۸ و ۲۷۹ و ۲۸۰ و ۲۸۱ و ۲۸۲ و ۲۸۳ و ۲۸۴ و ۲۸۵ و ۲۸۶ و ۲۸۷ و ۲۸۸ و ۲۸۹ و ۲۹۰ و ۲۹۱ و ۲۹۲ و ۲۹۳ و ۲۹۴ و ۲۹۵ و ۲۹۶ و ۲۹۷ و ۲۹۸ و ۲۹۹ و ۳۰۰ و ۳۰۱ و ۳۰۲ و ۳۰۳ و ۳۰۴ و ۳۰۵ و ۳۰۶ و ۳۰۷ و ۳۰۸ و ۳۰۹ و ۳۱۰ و ۳۱۱ و ۳۱۲ و ۳۱۳ و ۳۱۴ و ۳۱۵ و ۳۱۶ و ۳۱۷ و ۳۱۸ و ۳۱۹ و ۳۲۰ و ۳۲۱ و ۳۲۲ و ۳۲۳ و ۳۲۴ و ۳۲۵ و ۳۲۶ و ۳۲۷ و ۳۲۸ و ۳۲۹ و ۳۳۰ و ۳۳۱ و ۳۳۲ و ۳۳۳ و ۳۳۴ و ۳۳۵ و ۳۳۶ و ۳۳۷ و ۳۳۸ و ۳۳۹ و ۳۴۰ و ۳۴۱ و ۳۴۲ و ۳۴۳ و ۳۴۴ و ۳۴۵ و ۳۴۶ و ۳۴۷ و ۳۴۸ و ۳۴۹ و ۳۵۰ و ۳۵۱ و ۳۵۲ و ۳۵۳ و ۳۵۴ و ۳۵۵ و ۳۵۶ و ۳۵۷ و ۳۵۸ و ۳۵۹ و ۳۶۰ و ۳۶۱ و ۳۶۲ و ۳۶۳ و ۳۶۴ و ۳۶۵ و ۳۶۶ و ۳۶۷ و ۳۶۸ و ۳۶۹ و ۳۷۰ و ۳۷۱ و ۳۷۲ و ۳۷۳ و ۳۷۴ و ۳۷۵ و ۳۷۶ و ۳۷۷ و ۳۷۸ و ۳۷۹ و ۳۸۰ و ۳۸۱ و ۳۸۲ و ۳۸۳ و ۳۸۴ و ۳۸۵ و ۳۸۶ و ۳۸۷ و ۳۸۸ و ۳۸۹ و ۳۹۰ و ۳۹۱ و ۳۹۲ و ۳۹۳ و ۳۹۴ و ۳۹۵ و ۳۹۶ و ۳۹۷ و ۳۹۸ و ۳۹۹ و ۴۰۰ و ۴۰۱ و ۴۰۲ و ۴۰۳ و ۴۰۴ و ۴۰۵ و ۴۰۶ و ۴۰۷ و ۴۰۸ و ۴۰۹ و ۴۱۰ و ۴۱۱ و ۴۱۲ و ۴۱۳ و ۴۱۴ و ۴۱۵ و ۴۱۶ و ۴۱۷ و ۴۱۸ و ۴۱۹ و ۴۲۰ و ۴۲۱ و ۴۲۲ و ۴۲۳ و ۴۲۴ و ۴۲۵ و ۴۲۶ و ۴۲۷ و ۴۲۸ و ۴۲۹ و ۴۳۰ و ۴۳۱ و ۴۳۲ و ۴۳۳ و ۴۳۴ و ۴۳۵ و ۴۳۶ و ۴۳۷ و ۴۳۸ و ۴۳۹ و ۴۴۰ و ۴۴۱ و ۴۴۲ و ۴۴۳ و ۴۴۴ و ۴۴۵ و ۴۴۶ و ۴۴۷ و ۴۴۸ و ۴۴۹ و ۴۵۰ و ۴۵۱ و ۴۵۲ و ۴۵۳ و ۴۵۴ و ۴۵۵ و ۴۵۶ و ۴۵۷ و ۴۵۸ و ۴۵۹ و ۴۶۰ و ۴۶۱ و ۴۶۲ و ۴۶۳ و ۴۶۴ و ۴۶۵ و ۴۶۶ و ۴۶۷ و ۴۶۸ و ۴۶۹ و ۴۷۰ و ۴۷۱ و ۴۷۲ و ۴۷۳ و ۴۷۴ و ۴۷۵ و ۴۷۶ و ۴۷۷ و ۴۷۸ و ۴۷۹ و ۴۸۰ و ۴۸۱ و ۴۸۲ و ۴۸۳ و ۴۸۴ و ۴۸۵ و ۴۸۶ و ۴۸۷ و ۴۸۸ و ۴۸۹ و ۴۹۰ و ۴۹۱ و ۴۹۲ و ۴۹۳ و ۴۹۴ و ۴۹۵ و ۴۹۶ و ۴۹۷ و ۴۹۸ و ۴۹۹ و ۵۰۰ و ۵۰۱ و ۵۰۲ و ۵۰۳ و ۵۰۴ و ۵۰۵ و ۵۰۶ و ۵۰۷ و ۵۰۸ و ۵۰۹ و ۵۱۰ و ۵۱۱ و ۵۱۲ و ۵۱۳ و ۵۱۴ و ۵۱۵ و ۵۱۶ و ۵۱۷ و ۵۱۸ و ۵۱۹ و ۵۲۰ و ۵۲۱ و ۵۲۲ و ۵۲۳ و ۵۲۴ و ۵۲۵ و ۵۲۶ و ۵۲۷ و ۵۲۸ و ۵۲۹ و ۵۳۰ و ۵۳۱ و ۵۳۲ و ۵۳۳ و ۵۳۴ و ۵۳۵ و ۵۳۶ و ۵۳۷ و ۵۳۸ و ۵۳۹ و ۵۴۰ و ۵۴۱ و ۵۴۲ و ۵۴۳ و ۵۴۴ و ۵۴۵ و ۵۴۶ و ۵۴۷ و ۵۴۸ و ۵۴۹ و ۵۵۰ و ۵۵۱ و ۵۵۲ و ۵۵۳ و ۵۵۴ و ۵۵۵ و ۵۵۶ و ۵۵۷ و ۵۵۸ و ۵۵۹ و ۵۶۰ و ۵۶۱ و ۵۶۲ و ۵۶۳ و ۵۶۴ و ۵۶۵ و ۵۶۶ و ۵۶۷ و ۵۶۸ و ۵۶۹ و ۵۷۰ و ۵۷۱ و ۵۷۲ و ۵۷۳ و ۵۷۴ و ۵۷۵ و ۵۷۶ و ۵۷۷ و ۵۷۸ و ۵۷۹ و ۵۸۰ و ۵۸۱ و ۵۸۲ و ۵۸۳ و ۵۸۴ و ۵۸۵ و ۵۸۶ و ۵۸۷ و ۵۸۸ و ۵۸۹ و ۵۹۰ و ۵۹۱ و ۵۹۲ و ۵۹۳ و ۵۹۴ و ۵۹۵ و ۵۹۶ و ۵۹۷ و ۵۹۸ و ۵۹۹ و ۶۰۰ و ۶۰۱ و ۶۰۲ و ۶۰۳ و ۶۰۴ و ۶۰۵ و ۶۰۶ و ۶۰۷ و ۶۰۸ و ۶۰۹ و ۶۱۰ و ۶۱۱ و ۶۱۲ و ۶۱۳ و ۶۱۴ و ۶۱۵ و ۶۱۶ و ۶۱۷ و ۶۱۸ و ۶۱۹ و ۶۲۰ و ۶۲۱ و ۶۲۲ و ۶۲۳ و ۶۲۴ و ۶۲۵ و ۶۲۶ و ۶۲۷ و ۶۲۸ و ۶۲۹ و ۶۳۰ و ۶۳۱ و ۶۳۲ و ۶۳۳ و ۶۳۴ و ۶۳۵ و ۶۳۶ و ۶۳۷ و ۶۳۸ و ۶۳۹ و ۶۴۰ و ۶۴۱ و ۶۴۲ و ۶۴۳ و ۶۴۴ و ۶۴۵ و ۶۴۶ و ۶۴۷ و ۶۴۸ و ۶۴۹ و ۶۵۰ و ۶۵۱ و ۶۵۲ و ۶۵۳ و ۶۵۴ و ۶۵۵ و ۶۵۶ و ۶۵۷ و ۶۵۸ و ۶۵۹ و ۶۶۰ و ۶۶۱ و ۶۶۲ و ۶۶۳ و ۶۶۴ و ۶۶۵ و ۶۶۶ و ۶۶۷ و ۶۶۸ و ۶۶۹ و ۶۷۰ و ۶۷۱ و ۶۷۲ و ۶۷۳ و ۶۷۴ و ۶۷۵ و ۶۷۶ و ۶۷۷ و ۶۷۸ و ۶۷۹ و ۶۸۰ و ۶۸۱ و ۶۸۲ و ۶۸۳ و ۶۸۴ و ۶۸۵ و ۶۸۶ و ۶۸۷ و ۶۸۸ و ۶۸۹ و ۶۹۰ و ۶۹۱ و ۶۹۲ و ۶۹۳ و ۶۹۴ و ۶۹۵ و ۶۹۶ و ۶۹۷ و ۶۹۸ و ۶۹۹ و ۷۰۰ و ۷۰۱ و ۷۰۲ و ۷۰۳ و ۷۰۴ و ۷۰۵ و ۷۰۶ و ۷۰۷ و ۷۰۸ و ۷۰۹ و ۷۱۰ و ۷۱۱ و ۷۱۲ و ۷۱۳ و ۷۱۴ و ۷۱۵ و ۷۱۶ و ۷۱۷ و ۷۱۸ و ۷۱۹ و ۷۲۰ و ۷۲۱ و ۷۲۲ و ۷۲۳ و ۷۲۴ و ۷۲۵ و ۷۲۶ و ۷۲۷ و ۷۲۸ و ۷۲۹ و ۷۳۰ و ۷۳۱ و ۷۳۲ و ۷۳۳ و ۷۳۴ و ۷۳۵ و ۷۳۶ و ۷۳۷ و ۷۳۸ و ۷۳۹ و ۷۴۰ و ۷۴۱ و ۷۴۲ و ۷۴۳ و ۷۴۴ و ۷۴۵ و ۷۴۶ و ۷۴۷ و ۷۴۸ و ۷۴۹ و ۷۵۰ و ۷۵۱ و ۷۵۲ و ۷۵۳ و ۷۵۴ و ۷۵۵ و ۷۵۶ و ۷۵۷ و ۷۵۸ و ۷۵۹ و ۷۶۰ و ۷۶۱ و ۷۶۲ و ۷۶۳ و ۷۶۴ و ۷۶۵ و ۷۶۶ و ۷۶۷ و ۷۶۸ و ۷۶۹ و ۷۷۰ و ۷۷۱ و ۷۷۲ و ۷۷۳ و ۷۷۴ و ۷۷۵ و ۷۷۶ و ۷۷۷ و ۷۷۸ و ۷۷۹ و ۷۸۰ و ۷۸۱ و ۷۸۲ و ۷۸۳ و ۷۸۴ و ۷۸۵ و ۷۸۶ و ۷۸۷ و ۷۸۸ و ۷۸۹ و ۷۹۰ و ۷۹۱ و ۷۹۲ و ۷۹۳ و ۷۹۴ و ۷۹۵ و ۷۹۶ و ۷۹۷ و ۷۹۸ و ۷۹۹ و ۸۰۰ و ۸۰۱ و ۸۰۲ و ۸۰۳ و ۸۰۴ و ۸۰۵ و ۸۰۶ و ۸۰۷ و ۸۰۸ و ۸۰۹ و ۸۱۰ و ۸۱۱ و ۸۱۲ و ۸۱۳ و ۸۱۴ و ۸۱۵ و ۸۱۶ و ۸۱۷ و ۸۱۸ و ۸۱۹ و ۸۲۰ و ۸۲۱ و ۸۲۲ و ۸۲۳ و ۸۲۴ و ۸۲۵ و ۸۲۶ و ۸۲۷ و ۸۲۸ و ۸۲۹ و ۸۳۰ و ۸۳۱ و ۸۳۲ و ۸۳۳ و ۸۳۴ و ۸۳۵ و ۸۳۶ و ۸۳۷ و ۸۳۸ و ۸۳۹ و ۸۴۰ و ۸۴۱ و ۸۴۲ و ۸۴۳ و ۸۴۴ و ۸۴۵ و ۸۴۶ و ۸۴۷ و ۸۴۸ و ۸۴۹ و ۸۵۰ و ۸۵۱ و ۸۵۲ و ۸۵۳ و ۸۵۴ و ۸۵۵ و ۸۵۶ و ۸۵۷ و ۸۵۸ و ۸۵۹ و ۸۶۰ و ۸۶۱ و ۸۶۲ و ۸۶۳ و ۸۶۴ و ۸۶۵ و ۸۶۶ و ۸۶۷ و ۸۶۸ و ۸۶۹ و ۸۷۰ و ۸۷۱ و ۸۷۲ و ۸۷۳ و ۸۷۴ و ۸۷۵ و ۸۷۶ و ۸۷۷ و ۸۷۸ و ۸۷۹ و ۸۸۰ و ۸۸۱ و ۸۸۲ و ۸۸۳ و ۸۸۴ و ۸۸۵ و ۸۸۶ و ۸۸۷ و ۸۸۸ و ۸۸۹ و ۸۹۰ و ۸۹۱ و ۸۹۲ و ۸۹۳ و ۸۹۴ و ۸۹۵ و ۸۹۶ و ۸۹۷ و ۸۹۸ و ۸۹۹ و ۹۰۰ و ۹۰۱ و ۹۰۲ و ۹۰۳ و ۹۰۴ و ۹۰۵ و ۹۰۶ و ۹۰۷ و ۹۰۸ و ۹۰۹ و ۹۱۰ و ۹۱۱ و ۹۱۲ و ۹۱۳ و ۹۱۴ و ۹۱۵ و ۹۱۶ و ۹۱۷ و ۹۱۸ و ۹۱۹ و ۹۲۰ و ۹۲۱ و ۹۲۲ و ۹۲۳ و ۹۲۴ و ۹۲۵ و ۹۲۶ و ۹۲۷ و ۹۲۸ و ۹۲۹ و ۹۳۰ و ۹۳۱ و ۹۳۲ و ۹۳۳ و ۹۳۴ و ۹۳۵ و ۹۳۶ و ۹۳۷ و ۹۳۸ و ۹۳۹ و ۹۴۰ و ۹۴۱ و ۹۴۲ و ۹۴۳ و ۹۴۴ و ۹۴۵ و ۹۴۶ و ۹۴۷ و ۹۴۸ و ۹۴۹ و ۹۵۰ و ۹۵۱ و ۹۵۲ و ۹۵۳ و ۹۵۴ و ۹۵۵ و ۹۵۶ و ۹۵۷ و ۹۵۸ و ۹۵۹ و ۹۶۰ و ۹۶۱ و ۹۶۲ و ۹۶۳ و ۹۶۴ و ۹۶۵ و ۹۶۶ و ۹۶۷ و ۹۶۸ و ۹۶۹ و ۹۷۰ و ۹۷۱ و ۹۷۲ و ۹۷۳ و ۹۷۴ و ۹۷۵ و ۹۷۶ و ۹۷۷ و ۹۷۸ و ۹۷۹ و ۹۸۰ و ۹۸۱ و ۹۸۲ و ۹۸۳ و ۹۸۴ و ۹۸۵ و ۹۸۶ و ۹۸۷ و ۹۸۸ و ۹۸۹ و ۹۹۰ و ۹۹۱ و ۹۹۲ و ۹۹۳ و ۹۹۴ و ۹۹۵ و ۹۹۶ و ۹۹۷ و ۹۹۸ و ۹۹۹ و ۱۰۰۰ و ۱۰۰۱ و ۱۰۰۲ و ۱۰۰۳ و ۱۰۰۴ و ۱۰۰۵ و ۱۰۰۶ و ۱۰۰۷ و ۱۰۰۸ و ۱۰۰۹ و ۱۰۱۰ و ۱۰۱۱ و ۱۰۱۲ و ۱۰۱۳ و ۱۰۱۴ و ۱۰۱۵ و ۱۰۱۶ و ۱۰۱۷ و ۱۰۱۸ و ۱۰۱۹ و ۱۰۲۰ و ۱۰۲۱ و ۱۰۲۲ و ۱۰۲۳ و ۱۰۲۴ و ۱۰۲۵ و ۱۰۲۶ و ۱۰۲۷ و ۱۰۲۸ و ۱۰۲۹ و ۱۰۳۰ و ۱۰۳۱ و ۱۰۳۲ و ۱۰۳۳ و ۱۰۳۴ و ۱۰۳۵ و ۱۰۳۶ و ۱۰۳۷ و ۱۰۳۸ و ۱۰۳۹ و ۱۰۴۰ و ۱۰۴۱ و ۱۰۴۲ و ۱۰۴۳ و ۱۰۴۴ و ۱۰۴۵ و ۱۰۴۶ و ۱۰۴۷ و ۱۰۴۸ و ۱۰۴۹ و ۱۰۵۰ و ۱۰۵۱ و ۱۰۵۲ و ۱۰۵۳ و ۱۰۵۴ و ۱۰۵۵ و ۱۰۵۶ و ۱۰۵۷ و ۱۰۵۸ و ۱۰۵۹ و ۱۰۶۰ و ۱۰۶۱ و ۱۰۶۲ و ۱۰۶۳ و ۱۰۶۴ و ۱۰۶۵ و ۱۰۶۶ و ۱۰۶۷ و ۱۰۶۸ و ۱۰۶۹ و ۱۰۷۰ و ۱۰۷۱ و ۱۰۷۲ و ۱۰۷۳ و ۱۰۷۴ و ۱۰۷۵ و ۱۰۷۶ و ۱۰۷۷ و ۱۰۷۸ و ۱۰۷۹ و ۱۰۸۰ و ۱۰۸۱ و ۱۰۸۲ و ۱۰۸۳ و ۱۰۸۴ و ۱۰۸۵ و ۱۰۸۶ و ۱۰۸۷ و ۱۰۸۸ و ۱۰۸۹ و ۱۰۹۰ و ۱۰۹۱ و ۱۰۹۲ و ۱۰۹۳ و ۱۰۹۴ و ۱۰۹۵ و ۱۰۹۶ و ۱۰۹۷ و ۱۰۹۸ و ۱۰۹۹ و ۱۱۰۰ و ۱۱۰۱ و ۱۱۰۲ و ۱۱۰۳ و ۱۱۰۴ و ۱۱۰۵ و ۱۱۰۶ و ۱۱۰۷ و ۱۱۰۸ و ۱۱۰۹ و ۱۱۱۰ و ۱۱۱۱ و ۱۱۱۲ و ۱۱۱۳ و ۱۱۱۴ و ۱۱۱۵ و ۱۱۱۶ و ۱۱۱۷ و ۱۱۱۸ و ۱۱۱۹ و ۱۱۲۰ و ۱۱۲۱ و ۱۱۲۲ و ۱۱۲۳ و ۱۱۲۴ و ۱۱۲۵ و ۱۱۲۶ و ۱۱۲۷ و ۱۱۲۸ و ۱۱۲۹ و ۱۱۳۰ و ۱۱۳۱ و ۱۱۳۲ و ۱۱۳۳ و ۱۱۳۴ و ۱۱۳۵ و ۱۱۳۶ و ۱۱۳۷ و ۱۱۳۸ و ۱۱۳۹ و ۱۱۴۰ و ۱۱۴۱ و ۱۱۴۲ و ۱۱۴۳ و ۱۱۴۴ و ۱۱۴۵ و ۱۱۴۶ و ۱۱۴۷ و ۱۱۴۸ و ۱۱۴۹ و ۱۱۵۰ و ۱۱۵۱ و ۱۱۵۲ و ۱۱۵۳ و ۱۱۵۴ و ۱۱۵۵ و ۱۱۵۶ و ۱۱۵۷ و ۱۱۵۸ و ۱۱۵۹ و ۱۱۶۰ و ۱۱۶۱ و ۱۱۶۲ و ۱۱۶۳ و ۱۱۶۴ و ۱۱۶۵ و ۱۱۶۶ و ۱۱۶۷ و ۱۱۶۸ و ۱۱۶۹ و ۱۱۷۰ و ۱۱۷۱ و ۱۱۷۲ و ۱۱۷۳ و ۱۱۷۴ و ۱۱۷۵ و ۱۱۷۶ و ۱۱۷۷ و ۱۱۷۸ و ۱۱۷۹ و ۱۱۸۰ و ۱۱۸۱ و ۱۱۸۲ و ۱۱۸۳ و ۱۱۸۴ و ۱۱۸۵ و ۱۱۸۶ و ۱۱۸۷ و ۱۱۸۸ و ۱۱۸۹ و ۱۱۹۰ و ۱۱۹۱ و ۱۱۹۲ و ۱۱۹۳ و ۱۱۹۴ و ۱۱۹۵ و ۱۱۹۶ و ۱۱۹۷ و ۱۱۹۸ و ۱۱۹۹ و ۱۲۰۰ و ۱۲۰۱ و ۱۲۰۲ و ۱۲۰۳ و ۱۲۰۴ و ۱۲۰۵ و ۱۲۰۶ و ۱۲۰۷ و ۱۲۰۸ و ۱۲۰۹ و ۱۲۱۰ و ۱۲۱۱ و ۱۲۱۲ و ۱۲۱۳ و ۱۲۱۴ و ۱۲۱۵ و ۱۲۱۶ و ۱۲۱۷ و ۱۲۱۸ و ۱۲۱۹ و ۱۲۲۰ و ۱۲۲۱ و ۱۲۲۲ و ۱۲۲۳ و ۱۲۲۴ و ۱۲۲۵ و ۱۲۲۶ و ۱۲۲۷ و ۱۲۲۸ و ۱۲۲۹ و ۱۲۳۰ و ۱۲۳۱ و ۱۲۳۲ و ۱۲۳۳ و ۱۲۳۴ و ۱۲۳۵ و ۱۲۳۶ و ۱۲۳۷ و ۱۲۳۸ و ۱۲۳۹ و ۱۲۴۰ و ۱۲۴۱ و ۱۲۴۲ و ۱۲۴۳ و ۱۲۴۴ و ۱۲۴۵ و ۱۲۴۶ و ۱۲۴۷ و ۱۲۴۸ و ۱۲۴۹ و ۱۲۵۰ و ۱۲۵۱ و ۱۲۵۲ و ۱۲۵۳ و ۱۲۵۴ و ۱۲۵۵ و ۱۲۵۶ و ۱۲۵۷ و ۱۲۵۸ و ۱۲۵۹ و ۱۲۶۰ و ۱۲۶۱ و ۱۲۶۲ و ۱۲۶۳ و ۱۲۶۴ و ۱۲۶۵ و ۱۲۶۶ و ۱۲۶۷ و ۱۲۶۸ و ۱۲۶۹ و ۱۲۷۰ و ۱۲۷۱ و ۱۲۷۲ و ۱۲۷۳ و ۱۲۷۴ و ۱۲۷۵ و ۱۲۷۶ و ۱۲۷۷ و ۱۲۷۸ و ۱۲۷۹ و ۱۲۸۰ و ۱۲۸۱ و ۱۲۸۲ و ۱۲۸۳ و ۱۲۸۴ و ۱۲۸۵ و ۱۲۸۶ و ۱۲۸۷ و ۱۲۸۸ و ۱۲۸۹ و ۱۲۹۰ و ۱۲۹۱ و ۱۲۹۲ و ۱۲۹۳ و ۱۲۹۴ و ۱۲۹۵ و ۱۲۹۶ و ۱۲۹۷ و ۱۲۹۸ و ۱۲۹۹ و ۱۳۰۰ و ۱۳۰۱ و ۱۳۰۲ و ۱۳۰۳ و ۱۳۰۴ و ۱۳۰۵ و ۱۳۰۶ و ۱۳۰۷ و ۱۳۰۸ و ۱۳۰۹ و ۱۳۱۰ و ۱۳۱۱ و ۱۳۱۲ و ۱۳۱۳ و ۱۳۱۴ و ۱۳۱۵ و ۱۳۱۶ و ۱۳۱۷ و ۱۳۱۸ و ۱۳۱۹ و ۱۳۲۰ و ۱۳۲۱ و ۱۳۲۲ و ۱۳۲۳ و ۱۳۲۴ و ۱۳۲۵ و ۱۳۲۶ و ۱۳۲۷ و ۱۳۲۸ و ۱۳۲۹ و ۱۳۳۰ و ۱۳۳۱ و ۱۳۳۲ و ۱۳۳۳ و ۱۳۳۴ و ۱۳۳۵ و ۱۳۳۶ و ۱۳

مسئلہ ۶ جب سارے بدن پر پانی پڑ جاوے اور گلی کر لے اور ناک میں پانی ڈال لے تو غسل ہو جاوے گا۔ چاہے غسل کرنے کا ارادہ ہو چاہے نہ ہو۔ تو اگر پانی برستے میں ٹھنڈی ہونے کی غرض سے کھڑی ہو گئی۔ یا حوض وغیرہ میں گر پڑی اور سب بدن بھیگ گیا اور گلی بھی کر لی اور ناک میں بھی پانی ڈال لیا تو غسل ہو گیا۔ اسی طرح غسل کرتے وقت کلمہ پڑھنا یا پڑھ کر پانی پر دم کرنا بھی ضروری نہیں۔ چاہے کلمہ پڑھے یا نہ پڑھے ہر حال میں آدمی پاک ہو جاتا ہے۔ بلکہ نہانے وقت کلمہ پڑھنا اور کوئی دعا نہ پڑھنا بہتر ہے اس وقت کچھ نہ پڑھے۔ **مسئلہ ۷** اگر بدن بھر میں بال برابر بھی کوئی جگہ سوکھی رہ جاوے گی تو غسل نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر غسل کرتے وقت گلی کرنا بھول گئی یا ناک میں پانی نہیں ڈالا تو بھی غسل نہیں ہوا۔ **مسئلہ ۸** اگر غسل کے بعد یاد آوے کہ فلاں جگہ سوکھی رہ گئی تھی تو پھر سے نہانا واجب نہیں بلکہ جہاں سوکھا رہ گیا تھا اسی کو دھو لیوے لیکن فقط ہاتھ پھیر لینا کافی نہیں ہے بلکہ تھوڑا پانی لیکر اس جگہ بہانا چاہئے۔ اور اگر گلی کرنا بھول گئی ہو تو اب گلی کر لے۔ اگر ناک میں پانی نہ ڈالا ہو تو اب ڈال لے غرض کہ جو چیز رہ گئی ہو اب اسکو کر لے نئے سرے سے غسل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ **مسئلہ ۹** اگر کسی بیماری کی وجہ سے سر پر پانی ڈالنا نقصان کرے اور سر چھوڑ کر سارا بدن دھو لیوے تب بھی غسل درست ہو گیا لیکن جب اچھی ہو جائے تو اب سر دھو ڈالے۔ پھر سے نہانے کی ضرورت نہیں ہے۔

نوٹ :- **مسئلہ ۱۰** ص ۳ پر درج کیا گیا۔ **مسئلہ ۱۱** اگر سر کے بال گندھے ہوئے نہ ہوں تو سب بال بھگونے اور ساری جڑوں میں پانی پہنچانا فرض ہے۔ ایک بال بھی سوکھا رہ گیا۔ یا ایک بال کی جڑ میں پانی نہیں پہنچا تو غسل نہ ہوگا۔ اور اگر بال گندھے ہوئے ہوں تو بالوں کا بھگوننا معاف ہے۔ البتہ سب جڑوں میں پانی پہنچانا فرض ہے۔ ایک جڑ بھی سوکھی نہ رہنے پاوے۔ اور اگر بے کھولے سب جڑوں میں پانی نہ پہنچ سکے تو کھول ڈالے اور بالوں کو بھی بھگو دے۔ **مسئلہ ۱۲** تھہ اور بالیوں اور انگوٹھی چھٹوں کو خوب ہلا لیوے کہ پانی سوراخوں میں پہنچ جاوے اور اگر بالیاں نہ پہنے ہو تب بھی قصد کر کے سوراخوں میں پانی ڈال لے۔ ایسا نہ ہو کہ پانی نہ پہنچے اور غسل صحیح نہ ہو۔ البتہ اگر انگوٹھی چھٹے ڈھیلے ہوں کہ بے ہلانے بھی پانی پہنچ جاوے تو ہلانا واجب نہیں لیکن ہلا لینا اب بھی مستحب ہے۔ **مسئلہ ۱۳** اگر ناخن میں آٹا لگ کر سوکھ گیا اور اس کے نیچے پانی نہیں پہنچا تو غسل نہیں ہوا جب یاد آوے اور آٹا دیکھے تو آٹا چھڑا کر پانی ڈال لے اور اگر پانی پہنچانے سے پہلے کوئی نماز

۱۱ اما انما فليست بشرط
في الوضوء او الاغتسال حتى
ان يحب اذا انفس في الماء
الحار او في الخوض او في الثلج
او في الماء الشديد البخر
او في شق يخرج من الجانية
۱۲ منہ ۱۵

۱۳ لو لم يعلل السلام من ترك
شعره من جسده لم يغسل
كذا وكذا من الماء ۱۲ اخرجه
الرواد ودين ما في الروايات

۱۴ ولو تركها راي المصنف
الاستنقاء اوله ووضو
كان من البدن ناسيا فلي
تركه من غير ما في ۱۲

۱۵ ولا ضرر باغسل ما سوا
تركه قبل تسعة ۱۲

۱۶ والمرأة في الاغتسال
كالرجل لكن الشعر المستحل
فدائها غسله موقوف في الغسل
اذا بلغ الماء شرا بالجملة
الرجل ۱۲ منہ ۱۵

۱۷ فانه راي ذي الفتيوة
يجب عليها لغسلها في المصحح ولما
اذا كانت الفتيوة متوقفة مستحب
ايصال الماء اليها انما الشعر المستحل
في الحجة لعدم الجرح في شق نقابها

۱۸ ولو كان في الاذن شق
فان كان فيه قرطوان الماء
لا يصل الا بتركه كحركة وان
لم يكن فيه قرطوان كان لا

يصل الماء اليه لا بالشكف
ارتكبه وان كان بحال ان

اس کو پانی نہیں کہتے بلکہ اس کا کچھ اور نام ہو گیا تو اس سے وضو اور غسل جائز نہیں۔ جیسے شربت شیرہ اور شوربا اور سرکہ اور گلاب اور عرق گاؤر بان وغیرہ کہ ان سے وضو درست نہیں ہے۔
مسئلہ جس پانی میں کوئی پاک چیز پڑ گئی اور پانی کے رنگ یا مزے یا بو میں کچھ فرق آگیا لیکن وہ چیز پانی میں پکائی نہیں گئی۔ نہ پانی کے پتلے ہوئے میں کچھ فرق آیا۔ جیسے کہ بہتے ہوئے پانی میں کچھ ریت ملی ہوئی ہے۔ یا پانی میں زعفران پڑ گیا اور اس کا بہت خفیف سارنگ آگیا یا صابون پڑ گیا۔ یا اسی طرح کی کوئی اور چیز پڑ گئی تو ان سب صورتوں میں وضو اور غسل درست ہے۔
مسئلہ اگر کوئی چیز پانی میں ڈال کر پکائی گئی اُس سے رنگ یا مزہ وغیرہ بدلا تو اس پانی سے وضو درست نہیں۔ البتہ اگر ایسی چیز پکائی گئی جس سے میل کچیل خوب صاف ہو جاتا ہے اور اُس کے پکانے سے پانی کا رطبانہ ہوا ہو تو اس سے وضو درست ہے جیسا مردہ نہلانے کے لئے بیری کی پتیاں پکاتے ہیں تو اس میں کچھ حرج نہیں البتہ اگر اتنی زیادہ ڈال دیں کہ پانی کا رطبانہ ہو گیا تو اس سے وضو اور غسل درست نہیں۔
مسئلہ اگر پانی میں دودھ مل گیا۔ تو اگر دودھ گھولا یا پٹر یا گھولی تو اس سے وضو درست نہیں۔
مسئلہ اگر پانی میں دودھ مل گیا۔ تو اگر دودھ کا رنگ اچھی طرح پانی میں آگیا ہے تو وضو درست نہیں اور اگر دودھ بہت کم تھا کہ رنگ نہیں آیا تو وضو درست ہے۔
مسئلہ جنگل میں کہیں تھوڑا پانی ملا تو جب تک اسکی نجاست کا یقین نہ ہو جائے تب تک اُس سے وضو کرے۔ فقط اس وہم پر وضو نہ چھوڑے کہ شاید یہ نجس ہو۔ اگر اُس کے ہوتے ہوئے تیمم کرے گی تو تیمم نہ ہوگا۔
مسئلہ کسی کنویں وغیرہ میں درخت کے پتے گر پڑے اور پانی میں بدبو آنے لگی اور رنگ اور مزہ بھی بدل گیا تو بھی اُس سے وضو درست ہے۔
مسئلہ جب تک کہ پانی اسی طرح پتلا باقی رہے۔ جس پانی میں نجاست پڑ جاوے اُس سے وضو غسل کچھ درست نہیں چاہے وہ نجاست تھوڑی ہو یا بہت ہو۔ البتہ اگر بہتا ہو یا پانی ہو تو وہ نجاست کے پڑنے سے ناپاک نہیں ہوتا۔ جب تک کہ اُس کے رنگ یا مزے یا بو میں فرق نہ آئے۔ اور جب نجاست کی وجہ سے رنگ یا مزہ بدل گیا یا بو آنے لگی تو بہتا ہو یا پانی بھی نجس ہو جائیگا اُس سے وضو درست نہیں۔ اور جو پانی گھاس تنکے پتے وغیرہ کو بہا لے جائے وہ بہتا پانی ہے۔
مسئلہ چاہے کتنا ہی آہستہ آہستہ بہتا ہو۔ بڑا بھاری حوض جو دس ہاتھ لمبا اور دس ہاتھ

ویدجو الطہارۃ بما خافہ شیء طاهر فیراحدا وصاف کما المدد الماء الذی اختلطہ الزعفران او الصابون اما الاشیان وان تغیر بالطحین لیرا طہا بہ غیرہ لاجوز التوضی فی ۱۲ ہادیہ ص ۵۲ ووطیخ فیہ نجس او بالخال ویرجح الباقی لا یجوزہ التوضی کذا فی فتاویٰ تاضیحان دان طبع فی المملکۃ القصد بہ البتہ فی النکاح والاشکان والصابون جاز الوضو بہ بالاجماع الا اذا صار نجس ۳ عالمگیری ص ۱۳۱ التوضی بما الزعفران والزروج وصہ

صہ الحصفہ یجوز انکان قفلا
 واما ما قالہ دان غلبت
 الحجۃ وصار نجسا کلا یجوزہ
 التوضی ۱۲ عالمگیری ص ۱۳۱
 مسئلہ ان کان الذی اختلطہ
 مما یخالف لونہ لون الماء کان
 وما اصفہ الزعفران من
 ذلک فتعتبر الذی فی الطین
 عالمگیری ص ۱۳۱
 ۵۵ وودعا ذلیلا وادامتین
 بوقوع النجاستہ یو صابونہ
 یقتل ولا تیمم ۱۲ منیہ ص ۵۲
 ۵۶ وکذا یجوز ما خافہ
 طاهر جاسک شکان و زعفران
 و فاکبہ و ورق شجر و ۵۶
 قال فی النہایۃ المنقول
 من الاساستہ ان اوراق
 الاشجار وقت الخریف تقع
 فی النجاسۃ فیتغیر ما واصلت
 اللون و الطعم و الرائحتہ ثم
 یوضون منها من غیر نیکر ۱۲
 بحر ص ۶۵
 ۵۷ وکل ما اوقعت النجاستہ
 فیہ لم یجر الوضو بہ قلیلا کان
 النجاستہ او کثیرا واما ما ارجا
 اذا وقعت فیہ نجاستہ حسار
 الوضو بہ اذالم یرلہا اثر و الجاری
 ما لا یشکر استعجالہ فی ذلک سب
 بنقہ ۱۲ ہادیہ ص ۵۲ ج ۱
 ۵۸ اما الحوض اذا کان عشرا فی
 عشر فیکبر لا یتنجس بوقوع النجاستہ
 اذالم یرلہا اثر و اذا کان النجاستہ
 غیر مرئیۃ و لیس لاجل ان تغیر

او یقتل فی النجاسۃ و الاصل فیہا اذا کان مرئیۃ لا یجوز ان یرفعہ الا بعدہ عنہا و اذالم تکن مرئیۃ جاز مطلقا ۱۲ منیہ ص ۵۲

چوڑا ہو اور اتنا گہرا ہو کہ اگر چلو سے پانی اٹھاویں تو زمین نہ کھلے۔ یہ بھی بہتے ہوئے پانی کے مثل ہے۔ ایسے حوض کو وہ درہ کہتے ہیں۔ اگر اس میں ایسی نجاست پڑ جاوے جو پڑ جانے کے بعد دکھلائی نہیں دیتی جیسے پیشاب۔ خون شراب وغیرہ تو چاروں طرف وضو کرنا درست ہے جدھر چاہے وضو کرے۔ اور اگر ایسی نجاست پڑ جاوے جو دکھلائی دیتی ہے جیسے مردہ کتا تو جدھر پڑا ہو اس طرف وضو نہ کرے۔ اس کے سوا اور جس طرف چاہے کرے۔ البتہ اگر اتنے بڑے حوض میں اتنی نجاست پڑ جاوے کہ رنگ یا مزہ بدل جاوے یا بدلوانے لگے تو نجس ہو جائیگا۔ **مسئلہ ۱۲** اگر بیسن ہاتھ لمبا اور پانچ ہاتھ چوڑا یا پچیس ہاتھ لمبا اور چار ہاتھ چوڑا ہو۔ وہ حوض بھی وہ درہ کے مثل ہے۔ **مسئلہ ۱۳** چھت پر نجاست پڑی ہے اور پانی برسا اور پر نہالا چلا تو اگر آدمی یا آدمی سے زیادہ چھت ناپاک ہے تو وہ پانی نجس ہے اور اگر چھت آدمی سے کم ناپاک ہے تو وہ پانی پاک ہے اور اگر نجاست پرنالے کے پاس ہی ہو اور اتنی ہو کہ سب پانی اس سے ملکر آتا ہے تو وہ پانی نجس ہے۔ **مسئلہ ۱۴** اگر پانی آہستہ آہستہ بہتا ہو تو بہت جلدی جلدی وضو نہ کرے تاکہ جو دھوون گرتا ہے وہی ہاتھ نہ آ جاوے۔ **مسئلہ ۱۵** وہ درہ حوض میں جہاں پر دھوون گرا ہے۔ اگر وہیں سے پھر پانی اٹھا لیوے تو بھی جائز ہے۔ **مسئلہ ۱۶** اگر کوئی کافر یا لڑکا بچہ اپنا ہاتھ پانی میں ڈال دے تو پانی نجس نہیں ہوتا۔ البتہ اگر معلوم ہو جاوے کہ اُس کے ہاتھ میں نجاست لگی تھی تو ناپاک ہو جاوے گا۔ لیکن چونکہ چھوٹے بچوں کا کچھ اعتبار نہیں سلیم جب تک کوئی اور پانی ملے اس کے ہاتھ ڈالے ہوئے پانی سے وضو نہ کرنا بہتر ہے۔ **مسئلہ ۱۷** جس پانی میں ایسی جاندار چیز مر جاوے جس کے بہتا ہو خون نہیں ہوتا یا باہر مر کر پانی میں گر پڑے تو پانی نجس نہیں ہوتا۔ جیسے مچھر۔ مکھی۔ بھڑ۔ تلیا۔ بچھو۔ شہد کی مکھی یا اسی قسم کی اور جو چیز ہو۔ **مسئلہ ۱۸** جس کی پیدائش پانی کی ہو اور ہر دم پانی ہی میں رہا کرتی ہو۔ اُس کے مرجانے سے پانی خراب نہیں ہوتا رہتا ہے۔ جیسے مچھلی۔ مینڈک۔ کچھو کچھو وغیرہ۔ اور اگر پانی کے سوا اور کسی چیز میں مرجائے جیسے سرکہ۔ شیرد۔ دودھ وغیرہ تو وہ بھی ناپاک نہیں ہوتا۔ اور خشکی کا مینڈک اور پانی کا مینڈک دونوں کا ایک حکم ہے یعنی نہ اس کے مرنے سے پانی نجس ہوتا ہے نہ اس کے مرنے سے۔ لیکن اگر خشکی کے کسی مینڈک میں خون ہوتا ہو تو اس کے مرنے سے

صرا ثقب ان کان علی بچع السطح او علی اکثرہ نجاستہ فہو نجس ۱۲ منیہ ص ۲۴
مسئلہ ۱۷ وان کان الماء بحری ضعیفا یعنی ان یوضا علی الوتر حتی یمر عند الماء المستقل ۱۲ منیہ ص ۲۴
مسئلہ ۱۸ اذا غسل وجہہ فی حوض کبیر فسطح غسلتہ فی الماء فرغ من موضع الوقوع قبل التمریک قالوا علی قول ابی یوسف لا یجوز لان عندہ التمریک شرط ومشائخ بخاری قالوا یجوز لعموم البوی ۱۲ منیہ ص ۲۴
مسئلہ ۱۹ اذا دخل الکفاراد الصبیان ایدیم لا ینجس الغالم لیکن علی ایدیم نجاستہ حقیقیۃ ولو ادخل البیہیدہ فی الماء لا یتوضا لہ استحسانا ولو توضا جاز ۱۲ منیہ ص ۲۴
مسئلہ ۲۰ ولا ہوت مالیس لہ دم سائل کالق والذباب والعقرب والجنس علامۃ ان دمہ اذا القی فی الشمس لم یسود بل یمین ۱۲ منیہ ص ۲۴
مسئلہ ۲۱ نقایہ ص ۱۶
مسئلہ ۲۲ یجوز فرخ الحدیث ما ذکرنا مات فیہ ای الماء ولو قبلما یموتی کثیرا وخرق بن دمانی مولودو کلب الماء وخرقہ کلب مرطاً وضعدہ الابراہیم سائل و

مسئلہ ۲۳ ولو کان الماء طول ولس لہ عرض وعتق بلا طول فالاصح انہ ان کان بحال لوضم طولہ الی عرضہ یصیر عشار فی عشر یجوز الوضوء فیہ ولا ینجس بوقوع النجاستہ فیہ ۱۲ منیہ ص ۲۴
مسئلہ ۲۴ ما المطر اذا جری فی نیراب السطح وکان علی السطح عذرات فالما طاهر اما اذا کانت العذرة عند المیزاب او کان الماء کله او لضعفه او اکثرہ بلاقی العذرة فہو نجس والا ہو طاهر وان سال المطر من السقف او من ص

ہو ما لاسترۃ لمن اصابہ فیصد فی الاصح بحیۃ بریۃ ان لہا دم والا فلا نکذا حکم لومات ما ذکر خارجہ العقی فیہ فی الاصح فلو نقشت فیہ نحو صنفدع جاز الوضوء بہ لا شر بہ لہو مکتبہ ادری

پانی وغیرہ جو چیز ہونا پاک ہو جاوے گی۔ **قائدہ** دریائی مینڈک کی پہچان یہ ہے کہ اس کی انگلیوں کے نیچ میں جھٹلی لگی ہوتی ہے اور خشکی کے مینڈک کی انگلیاں الگ الگ ہوتی ہیں۔
مسئلہ ۱۹ جو چیز پانی میں رہتی ہو۔ لیکن اس کی پیدائش پانی کی نہ ہو۔ اس کے مرجانے سے پانی خراب و نجس ہو جاتا ہے جیسے بطخ اور مرغابی۔ اسی طرح الگ مرکر پانی میں گر پڑے تو بھی نجس ہو جاتا ہے۔ **مسئلہ ۲۰** مینڈک کچھوا وغیرہ اگر پانی میں مر کر بالکل گل جاوے اور ریزہ ریزہ ہو کر پانی میں مل جاوے تو بھی پانی پاک ہے۔ لیکن اس کا پینا اور اس سے کھانا پکانا درست نہیں البتہ وضو اور غسل اس سے کر سکتے ہیں۔ **مسئلہ ۲۱** دھوپ کے جلے ہوئے پانی سے سفید داغ ہو جانے کا ڈر ہے اسلئے اس سے وضو غسل نہ کرنا چاہئے۔ **مسئلہ ۲۲** مردار کی کھال کو جب دھوپ میں سکھا ڈالیں یا کچھ دوا وغیرہ لگا کر درست کر لیں کہ پانی مر جاوے۔ اور رکھنے سے خراب نہ ہو تو پاک ہو جاتی ہے۔ اس پر نماز پڑھنا درست ہے اور مشک وغیرہ بنا کر اس میں پانی رکھنا بھی درست ہے۔ لیکن سور کی کھال پاک نہیں ہوتی اور سب کھالیں پاک ہو جاتی ہیں مگر آدمی کی کھال سے کوئی کام لینا اور برتن بہت گناہ ہے۔ **مسئلہ ۲۳** کتا۔ بندر۔ بلی۔ شیر وغیرہ جن کی کھال بنانے سے پاک ہو جاتی ہے سم اسلئے کہ زنج کرنے سے بھی کھال پاک ہو جاتی ہے۔ چاہے بنائی ہو یا بے بنائی ہو۔ البتہ ذبح کرنے سے ان کا گوشت پاک نہیں ہوتا اور ان کا کھانا درست نہیں۔ **مسئلہ ۲۴** مردار کے بال اور سینگ اور ہڈی اور دانت یہ سب چیزیں پاک ہیں۔ اگر پانی میں پڑ جاویں تو نجس نہ ہو گا۔ البتہ اگر ہڈی اور دانت وغیرہ پر اس مردار جانور کی کچھ چکنائی وغیرہ لگی ہو تو وہ نجس ہے اور پانی بھی نجس ہو جاوے گا۔ **مسئلہ ۲۵** آدمی کی بھی ہڈی اور بال پاک ہیں لیکن ان کو برتن اور کام میں لانا جائز نہیں۔ بلکہ عزت سے کسی جگہ گاڑ دینا چاہئے۔

کنویں کا بیان

مسئلہ ۱ جب کنویں میں کچھ نجاست گر پڑے تو کنواں ناپاک ہو جاتا ہے اور پانی طہین خنڈالنے سے پاک ہو جاتا ہے۔ چاہے تھوڑی نجاست گرے یا بہت۔ سارا پانی نکالنا چاہئے جب سارا پانی نکل جاوے گا

۱ دنجس الماء الثقیل بموت مائی معاش بری مولد فی الاصح کبط ۱۲ در ۱۱ ج ۱ **۲** یہ مسئلہ ص کے حاشیہ ۵ میں آچکا ہے۔ **۳** قد منانی مندوبات الوضوء ان لایکون ماء مشمس و بصر فی الحلیۃ مستد لا باصیح عن عمر بن النبی عنہ و لذا صرح فی الفتح بکراہتہ ۱۲ شامی ص ۱۶ **۴** دکل اباب و دنج فقد طهر و جازت الصلوۃ فیہ و الوضوء منہ الاجلہ الخیزہ و لا آدمی دان کالشیاء او تقریبا ص ۱۶

صف الدلو یطہر کل ۱۲ در ۱۱ ج ۱ **۵** یطہر کل ای من الدلو و المرش، ذلک لکرا دید المستفی ۱۲ شامی ص ۱۱ ج ۱

۳۱۲ ہدایہ ص ۲۱ ج ۱
 ۱۱۴ ج ۱
 ۱۱۵ ج ۱
 ۱۱۶ ج ۱
 ۱۱۷ ج ۱
 ۱۱۸ ج ۱
 ۱۱۹ ج ۱
 ۱۲۰ ج ۱
 ۱۲۱ ج ۱
 ۱۲۲ ج ۱
 ۱۲۳ ج ۱
 ۱۲۴ ج ۱
 ۱۲۵ ج ۱
 ۱۲۶ ج ۱
 ۱۲۷ ج ۱
 ۱۲۸ ج ۱
 ۱۲۹ ج ۱
 ۱۳۰ ج ۱
 ۱۳۱ ج ۱
 ۱۳۲ ج ۱
 ۱۳۳ ج ۱
 ۱۳۴ ج ۱
 ۱۳۵ ج ۱
 ۱۳۶ ج ۱
 ۱۳۷ ج ۱
 ۱۳۸ ج ۱
 ۱۳۹ ج ۱
 ۱۴۰ ج ۱
 ۱۴۱ ج ۱
 ۱۴۲ ج ۱
 ۱۴۳ ج ۱
 ۱۴۴ ج ۱
 ۱۴۵ ج ۱
 ۱۴۶ ج ۱
 ۱۴۷ ج ۱
 ۱۴۸ ج ۱
 ۱۴۹ ج ۱
 ۱۵۰ ج ۱
 ۱۵۱ ج ۱
 ۱۵۲ ج ۱
 ۱۵۳ ج ۱
 ۱۵۴ ج ۱
 ۱۵۵ ج ۱
 ۱۵۶ ج ۱
 ۱۵۷ ج ۱
 ۱۵۸ ج ۱
 ۱۵۹ ج ۱
 ۱۶۰ ج ۱
 ۱۶۱ ج ۱
 ۱۶۲ ج ۱
 ۱۶۳ ج ۱
 ۱۶۴ ج ۱
 ۱۶۵ ج ۱
 ۱۶۶ ج ۱
 ۱۶۷ ج ۱
 ۱۶۸ ج ۱
 ۱۶۹ ج ۱
 ۱۷۰ ج ۱
 ۱۷۱ ج ۱
 ۱۷۲ ج ۱
 ۱۷۳ ج ۱
 ۱۷۴ ج ۱
 ۱۷۵ ج ۱
 ۱۷۶ ج ۱
 ۱۷۷ ج ۱
 ۱۷۸ ج ۱
 ۱۷۹ ج ۱
 ۱۸۰ ج ۱
 ۱۸۱ ج ۱
 ۱۸۲ ج ۱
 ۱۸۳ ج ۱
 ۱۸۴ ج ۱
 ۱۸۵ ج ۱
 ۱۸۶ ج ۱
 ۱۸۷ ج ۱
 ۱۸۸ ج ۱
 ۱۸۹ ج ۱
 ۱۹۰ ج ۱
 ۱۹۱ ج ۱
 ۱۹۲ ج ۱
 ۱۹۳ ج ۱
 ۱۹۴ ج ۱
 ۱۹۵ ج ۱
 ۱۹۶ ج ۱
 ۱۹۷ ج ۱
 ۱۹۸ ج ۱
 ۱۹۹ ج ۱
 ۲۰۰ ج ۱

۱۴۔ قد انتخبت انفسحت
اعادوا صلوة ثلثة ایام
لیالیہا وذا عندانی عنیفۃ
وقالایس عظیم اعادۃ شئی
حقۃ یتحققوا انہما منی وقت
لان الیقین لا یزول بالمشک
۱۵۔ ہدایہ ودرجۃ

۱۶۔ جنبہ انفس فی لیلہ
للدلواد التبر و لا نجاست علی
بدنہ فند ابی حنیفۃ رحمہ
والمار نجسان وعندہ ابی
یوسف الرجل جنب علی
حالہ والماء طہر علی حالہ
وعند محمد الرجل طاہر و
الماء طاہر طہر و زجر مثلاً
ونبیہ صلاۃ و فی الشامی
نقل فی الذخیرۃ عن کتاب
الصلوۃ الحسن ان الکافرا
وقع فی البرد و ہوی نزع
الماء فی البرد اربعۃ وایۃ
عن الامام لانہ لا یجوز ان یجاء
حقیقۃ او حیمۃ حتی یشل
وقع فیہا من ساعۃ خارج
منہا شئی اول لعل نزعہا
لا احتیاطاً و شامی ۱۷۔

۱۸۔ لا یرجی ان یموت
جنازۃ من یسجد العین و لا یحدث
اثر بہ لم یخرج شئی الا ان
یخل فیہ المار فیتبر سورہ ۱۹۔
در منہ ونبیہ ۲۰۔

۲۱۔ فی التارخانیۃ و غیرہ
فی الفارۃ والعین فی سنوۃ
دجائزہ من خلاۃ و اجمی محدث

اس میں سے اور نکلتا آتا ہے تو جتنا پانی اس میں اس وقت موجود ہے اندازہ کر کے اس قدر نکالیں
فائدہ۔ پانی کے اندازہ کرنے کی کئی صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ مثلاً پانچ ہاتھ پانی ہے تو ایک دم
لگا تو سو ڈول پانی نکال کر دیکھو کہ کتنا پانی کم ہوا۔ اگر ایک ہاتھ کم ہوا ہو تو بس اسی سے حساب
لگا لو کہ سو ڈول میں ایک ہاتھ پانی ٹوٹا تو پانچ ہاتھ پانی پانسو ڈول میں نکل جاوے گا۔ دوسرے
یہ کہ جن لوگوں کو پانی کی پہچان ہو۔ اور اس کا اندازہ آتا ہو۔ ایسے دو دین اسلاموں سے اندازہ
کر لو۔ جتنا وہ کہیں نکلوا دو۔ اور جہاں یہ دونوں باتیں مشکل معلوم ہوں تو تین سو ڈول نکلوا دیں۔
۱۔ کنویں میں مرا ہوا چوہا یا اور کوئی جانور نکلا اور یہ معلوم نہیں کہ کب سے گرا ہے اور
وہ ابھی پھولا پھٹا بھی نہیں ہے۔ تو جن لوگوں نے اس کنویں سے وضو کیا ہے ایک دن رات کی
نمازیں دہرا دیں اور اس پانی سے جو کپڑے دھوئے ہیں پھر انکو دھونا چاہئے۔ اور اگر پھول گیا
ہے یا پھٹ گیا ہے تو تین دن تین رات کی نمازیں دہرانا چاہئے۔ البتہ جن لوگوں نے اس پانی
سے وضو نہیں کیا ہے وہ نہ دہرا دیں یہ بات تو احتیاط کی ہے اور بعض عالموں نے یہ کہا ہے
کہ جس وقت کنویں کا ناپاک ہونا معلوم ہوا ہے۔ اسی وقت سے ناپاک سمجھیں گے۔ اس سے
پہلے کی نماز وضو سب درست ہے۔ اگر کوئی اس پر عمل کرے تب بھی درست ہے۔ ۲۔
جس کو نہانے کی ضرورت ہے وہ ڈول ڈھونڈنے کے واسطے کنویں میں اترا۔ اور اس کے بدن اور
کپڑے پر لودگی نجاست نہیں ہے تو کنواں ناپاک نہ ہوگا۔ ایسے ہی اگر کافر اترے اور اس کے
کپڑے اور بدن پر نجاست نہ ہو تب بھی کنواں پاک ہے۔ البتہ اگر نجاست لگی ہو تو ناپاک ہو جائیگا
اور سب پانی نکالنا پڑے گا۔ اور اگر شک ہو کہ معلوم نہیں کپڑا پاک ہے یا ناپاک ہے تب بھی
کنواں پاک سمجھا جائے گا۔ لیکن اگر دل کی تسلی کے لئے بیس یا تیس ڈول نکلوا دیں تب بھی کچھ
حرج نہیں ہے۔ ۳۔ کنویں میں بکری یا چوہا گر گیا اور زندہ نکل آیا تو پانی پاک ہے کچھ نہ
نکالا جائے۔ مسئلہ ۴۔ چوہے کو پٹی نے پکڑا۔ اور اس کے دانت لگنے سے زخمی ہو گیا۔ پھر اس سے
جھوٹ کر اسی طرح خون میں بھرا ہوا کنویں میں گر پڑا۔ تو سارا پانی نکالا جاوے۔ مسئلہ ۵۔ چوہا
نابدان میں سے نکل کر بھاگا۔ اور اس کے بدن میں نجاست بھر گئی پھر کنویں میں گر پڑا تو سب
پانی نکالا جاوے چاہے چوہا کنویں میں مر جاوے یا زندہ نکلے۔ مسئلہ ۶۔ چوہے کی دم ٹکڑ
گر پڑی۔ تو سارا پانی نکالا جاوے۔ اسی طرح وہ چھپکلی جس میں بہتا ہوا خون ہوتا ہو۔ اسکی دم گرنے سے
۷۔ دان و جد دانی البیفرۃ او غیر ما ولا یدری تمی دقت و لم یتبع اعادۃ صلوة دوم ولیلہ اذا کالوا تو ضرر نہاد و غسل شئی اصحابہ ما و ہا دان کاتم

ہذا ان لم تکن الفارۃ باربۃ من ہر ولا البر یا باسن کلک لا انشاء من سبع فان کان نزع کلک مطلقاً ۱۹۔ ۲۰۔ اسکا حکم ماشیہ تک میں آگیا ہے۔ ۱۱۔ اذا وقعت نجاست لیست
بحوان ولو غنضہ او ذن فارۃ لم یتبع فی ہر یزح کل ما لا غنضاً ۱۲۔ ۱۹۔ ۲۰۔ وکذا (ای غنض) الا نزعہ اذا کانت مکرمۃ لہامد سائل ۱۲ منیۃ ۲۱۔

۱۴۰۰ کما اوضح فی الحلیۃ وافاد
 الشارح کراہتہ لئلا یحید
 غیرہ ۱۲۲ و شامی ص ۲۰۶-۲۰۷
 ۱۴۰۱ دیکھو صفحہ حاشیہ ۱۲۵
 ۱۴۰۲ دوسرے اذنی شکوک
 فی طہرۃ لانی جہارتہ فیوض
 و تقیم ان فقہاء و صحیح تقیم
 ایہا شاہ ۱۲۲ و ص ۲۰۶-۲۰۷
 ۱۴۰۳ و حکم عرق کسور ۱۲
 در ص ۱۲
 ۱۴۰۴ و الصلوۃ اذا حست
 عضو قبل غسل کما اطلقہ
 الائمہ وغیرہ بل تفسیر فی ملک
 التوہم فاما لو کان زائلا ماقانا
 فلا ۱۲
 ۱۴۰۵ دیکر سورہ المائد لکسبہ
 للاستلزام اذ ای فی المشرک
 لانی الطہارۃ قال المری و
 یجب تفسیرہ بغیر الزوجۃ و
 الحارم ۱۲ و شامی ص ۲۰۶
 ۱۴۰۶ دیکر سورہ المائد
 کما مر فی ۱۵
 ۱۴۰۷ و اما شرط فالتیۃ الیکوز
 بدوہا و کذا طلب لما اذا
 قلب علی ظنہ ان ہناک ماء و
 کان فی التحرکات او خبرہ
 المطلب بالاجماع و اما الخلاف
 فیما اذا لم یطلب علی ظنہ او
 لم یخبر بہ اذ کان فی الطہات
 عند تلابیب خلاف لاشی
 و انہما و انہما لہم الماء
 جائز اطراف دینیۃ و ۱۵
 یجب طلبہ لوبرسولہ قدر

چیزیں کھاتی پھرتی ہے۔ اس کا جھوٹا مکروہ ہے۔ اور جو مرغی بند رہتی ہو اس کا جھوٹا مکروہ نہیں بلکہ پاک ہے۔ مسئلہ ۱۱۔ شکار کر نیوالے پرندے جیسے شکرہ باز وغیرہ انکا جھوٹا بھی مکروہ ہے۔ لیکن جو پالو ہو اور مردار نہ کھانے پاوے نہ اسکی چونچ میں کسی نجاست کے لگے ہوئے کا شبہ ہو اسکا جھوٹا پاک ہے۔ مسئلہ ۱۲۔ حلال جانور جیسے مینڈھا۔ بکری۔ بھیر۔ گائے۔ بھینس۔ ہرنی وغیرہ اور حلال چڑیا جیسے مینا۔ طوطا۔ فاختہ۔ گوریا ان سب کا جھوٹا پاک ہے۔ اسی طرح گھوڑی کا جھوٹا بھی پاک ہے۔ مسئلہ ۱۳۔ جو چیزیں گھروں میں رہا کرتی ہیں جیسے سانپ، بچھو، چوہا، چھپکلی وغیرہ ان کا جھوٹا مکروہ ہے۔ مسئلہ ۱۴۔ اگرچہ ہارونی کتر کر کھاوے تو بہتر یہ ہے کہ اس جگہ سے ذرا سی توڑ ڈالے تب کھاوے۔ مسئلہ ۱۵۔ خچر کا جھوٹا پاک تو ہے لیکن وضو ہونے میں شک ہے۔ سو اگر کہیں فقط گدھے۔ خچر کا جھوٹا پانی ملے اور اس کے سوا اور پانی نہ ملے تو وضو بھی کرے اور تیمم بھی کرے اور چاہے پہلے وضو کرے چاہے پہلے تیمم کرے دونوں اختیار ہیں۔ مسئلہ ۱۶۔ جن جانوروں کا جھوٹا نجس ہے ان کا پسینہ بھی نجس ہے اور جن کا جھوٹا پاک ہے اور جن کا جھوٹا مکروہ ہے ان کا پسینہ بھی مکروہ ہے اور گدھے اور خچر کا پسینہ پاک ہے۔ کپڑے اور بدن پر لگ جاوے تو دھونا واجب نہیں لیکن دھو ڈالنا بہتر ہے۔ مسئلہ ۱۷۔ کسی نے بلی پالی وہ پاس آکر بیٹھتی ہے اور ہاتھ وغیرہ چاٹتی ہے تو جہاں چاٹے یا اس کا لعاب لگے تو اس کو دھو ڈالنا چاہئے۔ اگر نہ دھویا اور یوں ہی رہنے دیا تو مکروہ اور برا کیا۔ مسئلہ ۱۸۔ غیر مرد کا جھوٹا کھانا اور پانی عورت کیلئے مکروہ ہے جبکہ جانتی ہو کہ یہ اس کا جھوٹا ہے اور اگر معلوم نہ ہو تو مکروہ نہیں۔

تیمم کا بیان

مسئلہ ۱۹۔ اگر کوئی جنگل میں ہے اور بالکل معلوم نہیں کہ پانی کہاں ہے نہ وہاں کوئی ایسا آدمی ہے جس سے دریافت کرے تو ایسے وقت تیمم کر لے۔ اور اگر کوئی آدمی مل گیا اور اس نے ایک میل شرعی کے اندر اندر پانی کا پتہ بتایا اور گمان غالب ہو کہ یہ سچا ہے۔ یا آدمی

۱۵ اس کیلئے ۱۲۰ کا حاشیہ ۱۵ دیکھو ۱۲۰ فسر آدمی مطاقا و کول کم طاہر بلا کراہتہ و سورہ جاثہ مظلہ و ابل و بقرہ جلالہ مکروہ ۱۲ مختصا در
 ۲۰۶-۲۰۷-۲۰۸ ۱۲۰ و سورہ سواکن البیوت ای مالہ دم سائل کا لغارۃ و الخیۃ و الوزعۃ مکروہ تنزیہا و ان و جد غیرہ و الا لم یکرہ اصلا کا کافیر
 ای اکل سورہا۔ ای موضع قہما و ماسقط منہ من الخبز و نحوہ من الجمادات لانہ لا یخلو من العباد و لیس المراد اکل باقی ای مالم یخالط لہا بہا بخلاف المانع م

تو نہیں ملا۔ لیکن کسی نشانی سے خود اس کا جی کہتا ہے کہ یہاں ایک میل شرعی کے اندر اندر کہیں پانی ضرور ہے تو پانی کا اس قدر تلاش کرنا کہ اس کو اور اس کے ساتھیوں کو کسی قسم کی تکلیف اور حرج نہ ہو ضروری ہے۔ بے ڈھونڈے تیمم کرنا درست نہیں ہے۔ اور اگر خوب یقین ہے کہ پانی ایک میل شرعی کے اندر ہے تو پانی لانا واجب ہے۔ فائدہ۔ میل شرعی میل انگریزی سے ذرا زیادہ ہوتا ہے۔ یعنی انگریزی ایک میل پورا اور اس کا آٹھواں حصہ یہ سب مل کر ایک میل شرعی ہوتا ہے۔ **مسئلہ** اگر پانی کا بہت چل گیا۔ لیکن پانی ایک میل سے دور ہے تو اتنی دور جا کر پانی لانا واجب نہیں ہے بلکہ تیمم کر لینا درست ہے۔ **مسئلہ** اگر کوئی آبادی سے ایک میل کے فاصلہ پر ہو۔ اور ایک میل سے قریب کہیں پانی نہ ملے تو بھی تیمم کر لینا درست ہے۔ چاہے مسافر ہو یا مسافر نہ ہو تو پانی دور جانے کے لئے نکلی ہو۔ **مسئلہ** اگر راہ میں کنواں تو مل گیا مگر لوٹا تو پانی پاس نہیں ہے اس لئے کنویں سے پانی نکال نہیں سکتی نہ کسی اور سے مانگے مل سکتا ہے تو بھی تیمم درست ہے۔ **مسئلہ** اگر کہیں پانی مل گیا۔ لیکن بہت تھوڑا ہے تو اگر اتنا ہو کہ ایک ایک دفعہ منہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں پیر دھو سکے تو تیمم کرنا درست نہیں ہے بلکہ ایک ایک دفعہ ان چیزوں کو دھو دے اور سر کا مسح کر لیوے اور کئی وغیرہ کرنا یعنی وضو کی سنتیں چھوڑ دے اور اگر اتنا بھی نہ ہو تو تیمم کر لے۔ **مسئلہ** اگر بیماری کی وجہ سے پانی نقصان کرتا ہو کہ اگر وضو یا غسل کر لگی تو بیماری بڑھ جاوے گی یا دیر میں اچھی ہوگی تب بھی تیمم درست ہے۔ لیکن اگر ٹھنڈا پانی نقصان کرتا ہو اور گرم پانی نقصان نہ کرے تو گرم پانی سے غسل کرنا واجب ہے۔ البتہ اگر ایسی جگہ ہے کہ گرم پانی نہیں مل سکتا تو تیمم کرنا درست ہے۔ **مسئلہ** اگر پانی قریب ہے یعنی یقیناً ایک میل سے کم دور ہے تو تیمم کرنا درست نہیں۔ جا کر پانی لانا اور وضو کرنا واجب ہے مردوں سے شرم کی وجہ سے یا پردہ کی وجہ سے پانی لینے کو نہ جانا اور تیمم کر لینا درست نہیں۔ ایسا پردہ جس میں شریعت کا کوئی حکم چھوٹ جاوے نا جائز اور حرام ہے۔ برقع اور ڈھکریا سا بے بدن سے چادر لپیٹ کر جانا واجب ہے۔ البتہ لوگوں کے سامنے بیٹھ کر وضو نہ کرے اور ان کو سامنے ہاتھ منہ نہ کھولے۔ **مسئلہ** جب تک پانی سے وضو نہ کر سکے براہ تیمم کرتی رہے۔ چاہے جتنے دن گزر جاویں۔ کچھ خیال دو سو سو نہ لاوے۔ جتنی پاکی وضو اور غسل کرنے سے ہوتی ہے اتنی ہی پاکی

قریۃ الی قریۃ بجز زلالتیم
الکنا بمینہ وین الماء نحو
المیل اداکثر ۱۲ منہ صلا
من غیر عن استعمال الماء
لعدم اکثر تیمم کذب در
حکایت ۲۱۸ - ۱۲
و ناقتہ ناقص المیل
قدرة ما کاف الطهر و لومة
مرة فضل عن حاجته کعش
عجن و غسل من الماء ۱۲ در ۱۲
و من غیر عن استعمال الماء
لمرض یشتد و ایتہ بخلیہ ظن
اد قول حاذق مسلم و برد
یہلک الخبیب یرضہ اذالم
تکون له اجرة تیمم در ۱۲
تا ۱۲ علم ان حوزہ نجف
عندانی حنیفہ مشروط بان
لا یقدر علی تسخین الماء ولا
علی اجرة الحمام فی المصر
ولا یجد ثوبایت غافیه ولا مکانا
یادیکما افادونی البدائع و
شرح الجامع لاصحیہ لقاضی
نصارا لاس انتمی قد علی
الاغتسال بوجہین الوجوه لا
یباح ل تیمم جاعا ۱۲ بحر ۱۲
و ان غلب علی فندان کل
ما لم یزل التیمم حلی بطلانہ
واجب لہم انظر الی الدلیل ثم الطیب
مقدار الملوۃ و لا یبلغ میلہا کیلا
یتقطع عن رقتہ ۱۲ ہدایہ ص ۱۲
و یتحقق العجز عن استعمال الماء
سواء کان علی نفسه و ما دونہ
التوضیح و اخافت المرأة علی غلب

مسئلہ دان بھڑہ نصفہ و رقتہ فلا یجب بل یندب ۱۲ **مسئلہ** انگریزی ایک میل ۲ فرانک اور دس گز کا ایک میل شرعی ہوتا ہے ۱۲ **مسئلہ** یجب طلبہ
ان ظن فلنا قریۃ دو میل بامارۃ او اخبارہ و لا لا یجب بل ان رجاء والا لا ۱۲ در ۲۲ **مسئلہ** دان خرج مسافر او محتلم او خرج من ۱۲

بان کا و الماء عند فاسق و کفر و فی الشای ۱۱ مونی حکما کلا لا یجوز ۱۲ **مسئلہ** روی ان قوما جلد الی رسول اللہ علیہ وسلم فقالوا انما قوم لکن ہذا الرمال ولا یجوز الماء شہرہ و شہرین
و فیما یجب و ما یجوز و انما یجوز علیک بارکھم ۱۲ ہدایہ ص ۱۲

تیمم سے بھی ہو جاتی ہے۔ یہ نہ سمجھے کہ تیمم سے اچھی طرح پاک نہیں ہوتی۔ مسئلہ ۹۔ اگر پانی مول بکتا ہے تو اگر اسکے پاس دام نہ ہوں تو تیمم کر لینا درست ہے۔ اور اگر دام پاس ہوں اور رستہ میں کرایہ بھاڑے کی جتنی ضرورت پڑیگی اس سے زیادہ بھی ہے تو خریدنا واجب ہے۔ البتہ اگر اتنا گراں بیچے کہ اتنے دام کوئی لگا ہی نہیں سکتا تو خریدنا واجب نہیں تیمم کر لینا درست ہے اور اگر کرایہ وغیرہ رستہ کے خرچ سے زیادہ دام نہیں ہیں تو بھی خریدنا واجب نہیں تیمم کر لینا درست ہے۔ مسئلہ ۱۰۔ اگر کہیں اتنی سردی پڑتی ہو اور برف کھٹی ہو کہ نہانے سے مر جانے یا بیمار ہو جانے کا خوف ہو اور رضائی لحاف وغیرہ کوئی ایسی چیز بھی نہیں کہ نہا کر اس میں گرم ہو جاوے تو ایسی مجبوری کے وقت تیمم کر لینا درست ہے۔ مسئلہ ۱۱۔ اگر کسی کے آدھے سے زیادہ بدن پر زخم ہوں یا چیچک نکلی ہو تو نہانا واجب نہیں بلکہ تیمم کر لیوے۔ مسئلہ ۱۲۔ اگر کسی میدان میں تیمم کر کے نماز پڑھ لی۔ اور پانی وہاں سے قریب ہی تھا لیکن اس کو خبر نہ تھی تو تیمم اور نماز دونوں درست ہیں جب معلوم ہو تو دہرانا ضروری نہیں۔ مسئلہ ۱۳۔ اگر سفر میں کسی اور کے پاس پانی ہو تو اپنے جی کو دیکھے۔ اگر اندر سے دل کہتا ہو کہ اگر میں مانگوں گی تو پانی مل جائیگا تو بے مانگے ہوئے تیمم کر لینا درست نہیں۔ اور اگر اندر سے دل یہ کہتا ہو کہ مانگنے سے وہ شخص پانی نہ دیوے گا تو بے مانگے بھی تیمم کر کے نماز پڑھ لینا درست ہے۔ لیکن اگر نماز کے بعد اس سے پانی مانگا اور اُس نے دیدیا تو نماز کو دہرانا پڑیگا۔ مسئلہ ۱۴۔ اگر زمزم کا پانی زمزمی میں بھرا ہوا ہے تو تیمم کرنا درست نہیں۔ زمزمیوں کو کھول کر اُس پانی سے نہانا اور وضو کرنا واجب ہے۔ مسئلہ ۱۵۔ کسی کے پاس پانی تو ہے لیکن راستہ الیا خراب ہے کہ کہیں پانی نہیں مل سکتا۔ اسلئے راہ میں پیاس کے مارے تکلیف اور ہلاکت کا خوف ہے تو وضو نہ کرے تیمم کر لینا درست ہے۔ مسئلہ ۱۶۔ اگر غسل کرنا نقصان کرتا ہو اور وضو نقصان نہ کرے تو غسل کی جگہ تیمم کرے۔ پھر اگر تیمم غسل کے بعد وضو ٹوٹ جائے تو وضو کیلئے تیمم نہ کرے بلکہ وضو کی جگہ وضو کرنا چاہئے اور اگر تیمم غسل سے پہلے کوئی بات وضو توڑنیوالی بھی پانی گئی اور پھر غسل کا تیمم کیا ہو تو یہی تیمم غسل و وضو دونوں کیلئے کافی ہے۔ مسئلہ ۱۷۔ تیمم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ پاک زمین پر مارے اور سارے منہ کو مل لیوے۔ پھر دوسری مرتبہ زمین پر دونوں ہاتھ مارے

۱۔ ان کاں الاطیعیۃ الیہ ان لم یکن لہ شئ تیمم بالاجماع و امکان معہ مال زاد علی ما یحتاج الیہ فی الزاد۔ ان باء مثل العینۃ و البغین لیسر لا یجوز لہ تیمم دان باء لغین فاحش تیمم ۱۲ منیہ مثل ۱۵ دیکھ ما شیعہ ۵ ص ۱۲ ۱۳ لو کان اکثرہ اسی اکثرہ اعضاء الوضو عدا و فی غسل مس مجروحاً و جدری اعتباراً الا اکثر تیمم ۱۲ بحر ص ۲۳ و منیہ مثل ۱۵ اذا تیمم و صلی و الماء قریب منہ و ہوا یعلل اجزاء ۱۲ منیہ ۱۶ ۱۷ دان کان مع رفیقہ ملا یجوز لہ تیمم قبل ان یسأل اذا کان غالب ظنہ انہ یطیعیہ دان تیمم قبل ان یسأل فصلی ثم سأل فاعلم لہ یلزم الاعادة ۱۲ منیہ ۱۶ ۱۷ رجل معہ ماء زمزم فی قمیۃ قدر حصص راس الانا و ہو یحمله العطیۃ او لا کشفھا لایجوز لہ تیمم ۱۲ منیہ ۱۹

علی ظاہر ابہامہ الینی ثم لیقل بالید الیسری کذلک (بحر ص ۱۲۶-۱۲۷) و یجب تحلیل الاصابع ان لم یضل بینہا غبار ۱۲ شامی ص ۲۱

۱۸۔ دام الماء المحتاج الیہ للعطش فانه مشغول بوجہ و المشغول بالاحتاجۃ بکلمۃ و عطش رفیقہ و دوا بہ کلبہ و ماشیۃ او بہدہ فی الحال او ثانی الحال کعطش ۱۲ بحر ص ۱۲ ج ۱

۱۹۔ فلو تیمم لجا بہ ثم احدث صار محذوراً لا یضابطہ وضاً ۱۲ در ص ۱۲ ج ۱ اذا وجبوا یطیعیہ الوضو نقطۃ انما یوصاہبہ اذا احدث بعد تیممہ ان یحاجہ اما لوجہ و وقت تیمم قبل الحدث لایطرئہ عندنا الوضو و عن المحترب الذی مع الاحتاجۃ لانه حدث ازاد لہ من تیمم ۱۲ رد المحتار ص ۱۲

۲۰۔ و کیفۃ تیمم ان یضرب بیدہ علی الارض ثم یقفہا ثم یمسح بہا و یہبہ حیث لا یجوز ضی۔ و فی الدرر ص ۲۱ مستویاً و وجہہ حیث یوترک شجرة او قرة مخترع لم یجز ثم یضرب بیدہ ثانیاً علی الارض یقفہا ثم یمسح بہا کفہ و ذراعیہ یکمال الیہ و المصنفین و فی الدرر ص ۲۱ فینزع الخاتم و السوار و یبکی۔ و قال مشائخ الیضرب بیدہ ثانیاً و یمسح باربع اصابع الیہ و یطہر ظاہرہ بیدہ من غیر ان یسأل اصابع الی المرفق ثم یمسح بکفہ الیسری باطنہ بیدہ الی المرفق و یطہر باطنہ الیسری و یطہر باطنہ الیسری

ہے ایسے ہی جو عورت حیض اور نفاس سے پاس ہوئی ہو مجبوری کے وقت اسکو بھی تیمم درست ہے۔
 وضو اور غسل کے تیمم میں کوئی فرق نہیں دونوں کا ایک ہی طریقہ ہے۔ **مسئلہ ۲۶** اگر کسی کو بتلائے کیلئے
 تیمم کر کے دکھلایا لیکن دل میں اپنے تیمم کرنے کی نیت نہیں بلکہ فقط اس کو دکھلانا مقصود ہے تو اس کا
 تیمم نہ ہوگا۔ کیونکہ تیمم درست ہونے میں تیمم کرنے کا ارادہ ہونا ضروری ہے تو جب تیمم کرنے کا ارادہ نہ
 ہو بلکہ فقط دوسرے کو بتلانا اور دکھلانا مقصود ہو تو تیمم نہ ہوگا۔ **مسئلہ ۲۷** تیمم کرتے وقت اپنی دل
 میں بس اتنا ارادہ کر لے کہ میں پاک ہونے کیلئے تیمم کرتی ہوں یا نماز پڑھنے کے لئے تیمم کرتی ہوں تو
 تیمم ہو جائیگا اور یہ ارادہ کرنا کہ میں وضو کا تیمم کرتی ہوں یا غسل کا کچھ ضروری نہیں ہے۔ **مسئلہ ۲۸**
 اگر قرآن مجید کے چھوٹے کیلئے تیمم کیا تو اس سے نماز پڑھنا درست نہیں ہے اور اگر ایک نماز کیلئے
 تیمم کیا دوسرے وقت کی نماز بھی اس سے پڑھنا درست ہے اور قرآن مجید کا چھوٹا بھی اس تیمم سے
 درست ہے۔ **مسئلہ ۲۹** کسی کو نہانے کی بھی ضرورت ہے اور وضو بھی نہیں ہے تو ایک ہی تیمم
 کرے دونوں کیلئے الگ الگ تیمم کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ **مسئلہ ۳۰** کسی نے تیمم کر کے
 نماز پڑھ لی۔ پھر پانی مل گیا اور وقت ابھی باقی ہے تو نماز کا دہرا نا واجب نہیں وہی نماز تیمم سے
 درست ہوگئی۔ **مسئلہ ۳۱** اگر پانی ایک میل شرعی سے دور نہیں لیکن وقت بہت تنگ ہے کہ
 اگر پانی لینے کو جاوے گی تو وقت جاتا رہیگا تو بھی تیمم درست نہیں ہے پانی لاوے اور قضا پڑھے۔
مسئلہ ۳۲ پانی موجود ہونے وقت قرآن مجید کے چھوٹے کیلئے تیمم کرنا درست نہیں۔ **مسئلہ ۳۳** اگر
 پانی آگے چلکر ملنے کی امید ہو تو بہتر ہے کہ اول وقت نماز نہ پڑھے بلکہ پانی کا انتظار کر لے لیکن اتنی دیر
 نہ لگاوے کہ وقت مکروہ ہو جائے اور اگر پانی کا انتظار نہ کیا اول ہی وقت نماز پڑھ لی تب بھی
 درست ہے۔ **مسئلہ ۳۴** اگر پانی پاس ہے لیکن یہ ڈر ہے کہ اگر ریل پر سے اترے گی تو ریل
 چل دیوے گی تب بھی تیمم درست ہے۔ یا سانپ وغیرہ کوئی جانور پانی کے پاس ہے جس سے پانی
 نہیں مل سکتا تو بھی تیمم درست ہے۔ **مسئلہ ۳۵** اسباب کے ساتھ پانی بندھا تھا لیکن یاد نہ رہا اور
 تیمم کر کے نماز پڑھ لی پھر یاد آیا کہ میرے اسباب میں تو پانی بندھا ہوا ہے تو اب نماز کا دہرا نا واجب
 نہیں۔ **مسئلہ ۳۶** جتنی چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ان سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے اور پانی
 مل جانے سے بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ اسی طرح اگر تیمم کر کے آگے چلی اور پانی ایک میل شرعی سے کم فاصلہ پر
 رہ گیا تو بھی تیمم ٹوٹ گیا۔ **مسئلہ ۳۷** اگر وضو کا تیمم ہے تو وضو کے موافق پانی ملنے سے

مسئلہ ۳۸ ماثر طہانیۃ لا یجوز بدوہا وغیرہ مسئلہ ۳۹ فی الجملہ تیمم لیکن تیمم لا یجوز بدوہا وغیرہ مسئلہ ۴۰ فی الجملہ تیمم لیکن تیمم لا یجوز بدوہا وغیرہ
 المسئلۃ اجزاء ولا یجوز بدوہا وغیرہ تیمم لیکن تیمم لا یجوز بدوہا وغیرہ تیمم لیکن تیمم لا یجوز بدوہا وغیرہ تیمم لیکن تیمم لا یجوز بدوہا وغیرہ

تیمم ٹوٹے گا۔ اور اگر غسل کا تیمم ہے تو جب غسل کے موافق پانی ملیگا تب تیمم ٹوٹے گا۔ اگر پانی کم ملا تو تیمم نہیں ٹوٹا۔ **مسئلہ ۳۸** اگر رستہ میں پانی ملا لیکن اس کو پانی کی کچھ ضرورت نہ ہوئی اور معلوم نہ ہو کہ یہاں پانی ہے تو بھی تیمم نہیں ٹوٹا۔ اسی طرح اگر رستہ میں پانی ملا اور معلوم بھی ہو گیا۔ لیکن ریل پر سے نہ اتر سکی تو بھی تیمم نہیں ٹوٹا۔ **مسئلہ ۳۹** اگر بیماری کی وجہ سے تیمم کیا ہے تو جب بیماری جاتی رہے کہ وضو اور غسل نقصان نہ کرے۔ تو تیمم ٹوٹ جاوے گا۔ اب وضو کرنا اور غسل کرنا واجب ہے۔ **مسئلہ ۴۰** پانی نہیں ملا اس وجہ سے تیمم کر لیا۔ پھر ایسی بیماری ہو گئی جس سے پانی نقصان کرتا ہے پھر بیماری کے بعد پانی مل گیا تو اب وہ تیمم باقی نہیں رہا جو پانی نہ ملنے کی وجہ سے کیا تھا۔ پھر سے تیمم کرے۔ **مسئلہ ۴۱** اگر نہانے کی ضرورت تھی اس لئے غسل کیا لیکن ذرا سا بدن سوکھا رہ گیا اور پانی ختم ہو گیا تو اب بھی وہ پاک نہیں ہوئی۔ اس لئے اس کو تیمم کر لینا چاہئے جب کہیں پانی ملے تو اتنی سوکھی جگہ دھو لیوے۔ پھر سے نہانے کی ضرورت نہیں ہے۔ **مسئلہ ۴۲** اگر ایسی وقت پانی ملا کہ وضو بھی ٹوٹ گیا تو اس سوکھی جگہ کو پہلے دھو لیوے اور وضو کیلئے تیمم کر لے اور اگر پانی اتنا کم ہے کہ وضو تو ہو سکتا ہے لیکن وہ سوکھی جگہ اتنے پانی میں نہیں دھل سکتی تو وضو کر لے اور اس سوکھی جگہ کے واسطے غسل کا تیمم کرے ہاں اگر اس غسل کا تیمم پہلے کر چکی ہو تو اب پھر تیمم کرنے کی ضرورت نہیں وہی پہلا تیمم باقی ہے۔ **مسئلہ ۴۳** کسی کا کپڑا بدن بھی نجس ہے اور وضو کی بھی ضرورت ہے اور پانی تھوڑا ہے تو بدن اور کپڑا دھو لیوے اور وضو کے عوض تیمم کرے۔

موزوں پر مسح کرنے کا بیان

مسئلہ ۴۴ اگر چپڑے کے موزے وضو کر کے پہن لیوے اور پھر وضو ٹوٹ جاوے تو پھر وضو کرتے وقت موزوں پر مسح کر لینا درست ہے اور اگر موزہ اتار کر پیر دھو لیا کرے تو یہ سب بہتر ہے۔ **مسئلہ ۴۵** اگر موزہ اتنا چھوٹا ہو کہ ٹخنے موزے کے اندر چھپے ہوئے نہ ہوں تو اس پر مسح درست نہیں۔ اسی طرح اگر بغیر وضو کے موزہ پہن لیا تو اس پر بھی مسح درست نہیں اتار کر پیر دھونا چاہئے۔ **مسئلہ ۴۶** مسافرت میں تین دن تین رات تک موزوں پر مسح کرنا درست ہے اور جو مسافر

۱ وہاں تیمم کرے یا مازہوا علیہ السلام اذ کان ناٹا لا یقتضی تیمم وکنا تو لم یقدر علی الزدول **۲** منہ **۳** ودر **۴** **۵** فلو تیمم بلل بیر نہ **۱۲** اور **۱۳** تیمم عدم المار ثم مرض مضاف تیمم لم یصل بذک **۱۴** اور **۱۵** **۱۶** **۱۷** **۱۸** **۱۹** **۲۰** **۲۱** **۲۲** **۲۳** **۲۴** **۲۵** **۲۶** **۲۷** **۲۸** **۲۹** **۳۰** **۳۱** **۳۲** **۳۳** **۳۴** **۳۵** **۳۶** **۳۷** **۳۸** **۳۹** **۴۰** **۴۱** **۴۲** **۴۳** **۴۴** **۴۵** **۴۶** **۴۷** **۴۸** **۴۹** **۵۰** **۵۱** **۵۲** **۵۳** **۵۴** **۵۵** **۵۶** **۵۷** **۵۸** **۵۹** **۶۰** **۶۱** **۶۲** **۶۳** **۶۴** **۶۵** **۶۶** **۶۷** **۶۸** **۶۹** **۷۰** **۷۱** **۷۲** **۷۳** **۷۴** **۷۵** **۷۶** **۷۷** **۷۸** **۷۹** **۸۰** **۸۱** **۸۲** **۸۳** **۸۴** **۸۵** **۸۶** **۸۷** **۸۸** **۸۹** **۹۰** **۹۱** **۹۲** **۹۳** **۹۴** **۹۵** **۹۶** **۹۷** **۹۸** **۹۹** **۱۰۰**

میں نہ ہو اُس کو ایک دن اور ایک رات اور جس وقت وضو ٹوٹا ہے اُس وقت سے ایک دن رات یا تین دن رات کا حساب کیا جاویگا۔ جس وقت موزہ پہنا ہے اُس کا اعتبار نہ کریں گے۔ جیسے کسی نے ظہر کے وقت وضو کر کے موزہ پہنا۔ پھر سورج ڈھبنے کے وقت وضو ٹوٹا۔ تو اگلے دن کے سورج ڈوبنے تک مسح کرنا درست ہے۔ اور مسافرت میں تیسرے دن کے سورج ڈوبنے تک جب سورج ڈوب گیا تو اب مسح کرنا درست نہیں رہا۔ **مسئلہ ۱۰** اگر کوئی ایسی بات ہو گئی جس سے نہانا واجب ہو گیا تو موزہ اتار کر نہادے غسل کے ساتھ موزے پر مسح کرنا درست نہیں۔ **مسئلہ ۱۱** موزہ کے اوپر کی طرف مسح کرے تلوے کی طرف مسح نہ کرے۔ **مسئلہ ۱۲** موزہ پر مسح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہاتھ کی انگلیاں تر کر کے آگے کی طرف رکھے۔ انگلیاں تو سموجھی موزہ پر رکھ دیوے اور پتھیلی موزے سے الگ رکھے پھر ان کو کھینچ کر کٹنے کی طرف لے جاوے۔ اور اگر انگلیوں کے ساتھ ہتھیلی بھی رکھ دیوے اور ہتھیلی سمیت انگلیوں کو کھینچ کر لے جاوے تو بھی درست ہے۔ **مسئلہ ۱۳** اگر کوئی الٹا مسح کرے یعنی ٹخنوں کی طرف سے کھینچ کر انگلیوں کی طرف لاوے تو بھی جائز ہے لیکن مستحب کے خلاف ہے ایسے ہی اگر لمبا و میں مسح نہ کرے بلکہ موزے کے چوڑاں میں مسح کرے تو بھی درست ہے لیکن مستحب کے خلاف ہے۔ **مسئلہ ۱۴** اگر تلوے کی طرف یا ایڑی پر یا موزہ کے غل غل میں مسح کرے تو یہ مسح درست نہیں ہوا۔ **مسئلہ ۱۵** اگر پوری انگلیوں کو موزہ پر نہیں رکھا۔ بلکہ فقط انگلیوں کا سرا موزہ پر رکھ دیا اور انگلیاں کھڑی رکھیں تو یہ مسح درست نہیں ہوا۔ البتہ اگر انگلیوں سے پانی برا بھٹیک رہا ہو جس سے بہ کر تین انگلیوں کے برابر پانی موزہ کو لگ جاوے تو درست ہو جاویگا۔ **مسئلہ ۱۶** مسح میں مستحب تو یہی ہے کہ ہتھیلی کی طرف سے مسح کرے۔ اور اگر کوئی ہتھیلی کے اوپر کی طرف سے مسح کرے تو بھی درست ہے۔ **مسئلہ ۱۷** اگر کسی نے موزہ پر مسح نہیں کیا لیکن پانی برستے وقت باہر نکلی یا بھیگی گھاس میں چلی جس سے موزہ بھیگ گیا تو مسح ہو گیا۔ **مسئلہ ۱۸** ہاتھ کی تین انگلیوں بھر ہر موزہ پر مسح کرنا فرض ہے اس سے کم میں مسح درست نہ ہوگا۔ **مسئلہ ۱۹** جو چیز وضو توڑ دیتی ہے اس سے مسح بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ اور موزوں کے اتار دینے سے بھی مسح ٹوٹ جاتا ہے۔ تو اگر کسی کا وضو تو نہیں ٹوٹا لیکن اس نے موزے اتار ڈالے تو مسح جاتا رہا۔ اب دونوں پیر دھو لیوے پھر سے وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ **مسئلہ ۲۰** اگر ایک موزہ اتار ڈالا تو دوسرا موزہ بھی اتار کر دونوں پاؤں کا دھونا واجب ہے۔ **مسئلہ ۲۱** اگر مسح کی بدلت پوری ہو گئی تو بھی مسح جاتا رہا۔ اگر وضو نہ ٹوٹا ہو تو موزہ اتار کر دونوں پاؤں دھوئے پورے وضو کا دہرانا واجب نہیں۔ اور اگر وضو ٹوٹ گیا ہو تو موزے اتار کے پورا وضو کرے۔

۱۰ طلوع سورج اور غروب
۱۱ غسل ۱۲ بارہ مرتبہ کرنی
۱۳ لایحظ
۱۴ ثم مسح علی الظاہر
۱۵ یوز علی باطن الخف مقفہ
۱۶ ۱۲ بارہ صبح
۱۷ ۱۳ کیفیت مسح ان بعضی
۱۸ علی مقدمہ خفیہ یجانی بلکہ
۱۹ ید ہمالی الساق وضع کا
۲۰ مع لاصاح دیر ہا علیہ
۲۱ دشامی
۲۲ دو وضو میں سے قبل
۲۳ در ہمالی رؤس لاصاح
۲۴ دو مسح علیہ عضا جازا
۲۵ دو مسح علی باطن خفیا
۲۶ من قبل یقین ہوس ہوا
۲۷ لایوز ۱۲ غیبہ
۲۸ دو مسح برؤس لاصاح
۲۹ و یجانی اصول لاصاح
۳۰ لایوز مسح الامان یکن
۳۱ متقاطر ۱۲ غیبہ
۳۲ دو مسح ان مسح
۳۳ الکف مسح بظاہر کفینہ یوز
۳۴ غیبہ
۳۵ دو مسح خفیہ دو کفینہ
۳۶ فی الماء لانیۃ مسح ادر
۳۷ الخشیش ملین بالماء او بال
۳۸ یجزئہ کذا اذا صاب بالماء
۳۹ عن مسح ۱۲ غیبہ
۴۰ دفعن ذلک مقدما
۴۱ اصابع من صلیح الید النقیۃ
۴۲ ولا یغنی عن غسل الوضو
۴۳ نزع الخف و کذا

مسائل بقیہ مسائل ۵۲

وضو کی توڑنے والی چیزوں کی بیان

مسئلہ ۲۲ مرد کے ہاتھ لگانے سے یا یوں ہی خیال کرنے سے اگر آگے کی راہ سے پانی آجائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اس پانی کو جو جوش کے وقت نکلتا ہے مذی کہتے ہیں۔ **مسئلہ ۲۳** بیماری کی وجہ سے رینٹ کی طرح لیسیدار پانی آگے کی طرف سے آتا ہو تو احتیاط اس کہنے میں ہے کہ وہ پانی نجس ہے اور اس کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ **مسئلہ ۲۴** پیشاب یا مذی کا قطرہ سوراخ سے باہر نکل آیا لیکن ابھی اس کھال کے اندر ہے جو اوپر ہوتی ہے تب بھی وضو ٹوٹ گیا۔ وضو ٹوٹنے کے لئے کھال سے باہر نکلنا ضروری نہیں ہے۔ **مسئلہ ۲۵** مرد کے پیشاب کے مقام سے جب عورت کا پیشاب کا مقام ملجائے اور کچھ پڑا وغیرہ بیچ میں آئے نہ ہو تو وضو ٹوٹ جاتا ہے ایسے ہی اگر دو عورتیں اپنی اپنی پیشاب بگائیں ملا دیں تب بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے لیکن خود یہ نہایت بُرا اور گناہ ہے دونوں صورتوں میں چاہے کچھ نکلے چاہے نہ نکلے ایک ہی حکم ہے۔

عسل کا بیان بقیہ ۵۵

مسئلہ ۵۵ پیشاب کی جگہ آگے کی کھال کے اندر پانی پہنچا عسل میں فرض ہے اگر پانی نہ پہنچے گا تو عسل نہ ہوگا۔

جن چیزوں سے عسل واجب ہوتا ہے ان کا بیان بقیہ ۵۶

مسئلہ ۵۶ سوتے یا جاگتے میں جب جوانی کے جوش کے ساتھ منی نکل آئے تو عسل واجب ہو جاتا ہے۔ چاہے مرد کے ہاتھ لگانے سے نکلے یا فقط خیال اور دھیان کرنے سے نکلے یا اور کسی طرح نکلے ہر حال میں عسل واجب ہے۔ **مسئلہ ۵۷** اگر آنکھ کھلی اور کپڑے یا بدن پر منی لگی ہوئی دیکھی تو بھی عسل کرنا واجب ہے چاہے سوتے میں کوئی خواب دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو۔ **مسئلہ ۵۸** حیوانی کے جوش کے وقت اول اول جو پانی نکلتا ہے اس کے نکلنے سے جوش زیادہ ہو جاتا ہے کم نہیں ہوتا اسکو مذی کہتے ہیں اور خوب مزہ اگر جب جی بھر جاتا ہے اس وقت جو نکلتا ہے اسکو منی کہتے ہیں۔ اور سچان ان دونوں کو یہی کہ منی نکلنے کے بعد جی بھر جاتا ہے اور جوش ٹھنڈا پڑ جاتا ہے اور مذی نکلنے سے جوش کم نہیں ہوتا بلکہ زیادہ ہو جاتا ہے اور مذی پتلی ہوتی ہے اور منی گاڑھی ہوتی ہے سو فقط مذی نکلنے سے عسل واجب نہیں ہوتا البتہ وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ **مسئلہ ۵۹** جب مرد کے پیشاب کے مقام کی سپاری اندر چلی جاوے اور چپ جاوے تو بھی عسل واجب ہو جاتا ہے چاہے منی نکلے یا نہ نکلے۔ فرد کی سپاری آگے کی راہ میں گئی ہو تو بھی عسل واجب ہے چاہے کچھ بھی نہ نکلا ہو۔ اور اگر نیچے کی راہ میں گئی ہو تب بھی عسل واجب ہے لیکن

۱۔ وہ تو نماز میں سے اسلین
دخارج من غیر ہما کا دل
ناقص مطلقاً بحرصہ
فی مراتی الفلاح عشقہ اشیا
لائس منہاندی (دوہو ہما) من
رقیق یخرج عند شہوۃ لا شہوۃ
ولا فاق ولا یقصر فتور در بما
لا یحس بجزوہ ہو غلبہ انسا
من الرجال یسمی فی جانب
انسا فتدی ودی (دوہو ہما) من
کدر غنیم لا راحۃ لریعقب
الہول وقد یسبق (ص ۱۲)
۲۔ دیکھو حاشیہ لا مفہوم
۳۔ وان خرج بولہ فی صافی
اقلعہ فغلیب لوضو بالا جار
ان لم یظہر ۱۲ منیہ ۱۳
۴۔ منقضہ مباشرۃ فاشتر
بتماس لغیرین لوین الراتین
والرجلین مع الانتشار للرجلین
المباشر والمباشر ولو بالعلی
المعتد ۱۳
۵۔ والا قلقت اذا غسل و
لم یزل المادخل بجلدہ قال
بعضہم بجزوہ غلہ وقال بعضہم
لا یجزوہہ الا مع ۱۴ منیہ ۱۵
۶۔ وبسببہ (دانی) غلہ
امنی لیشوۃ بالا جار ۱۶ منیہ ۱۷
۷۔ دیکھئے در ۱۵۲
اور منیہ ۱۸
۸۔ دیکھو حاشیہ لا مفہوم
۹۔ دیکھو مراتی الفلاح ۱۹
۱۰۔ وعندہ ایلح حشمتہ
اد ایلح قد ہما من تطوہانی

دیکھنے کی آہیں کرنا اور کرنا بڑا گناہ ہے۔ مسئلہ ۱۰ جو خون بہر مہینے آگے کی راہ سے آیا کرتا ہے اسکو حیض کہتے ہیں جب یہ خون بند ہو جاوے تو غسل کرنا واجب ہے اور جو خون لڑکھا پیدا ہونے کے بعد آتا ہے اس کو نفاس کہتے ہیں اسکے بند ہونے پر بھی غسل کرنا واجب ہے۔ خلاصہ یہ کہ چار چیزوں سے غسل واجب ہوتا ہے جو ش کے ساتھ منی نکلنا، مرد کی بیماری کا اندر چلا جانا، حیض اور نفاس کے خون کا بند ہو جانا۔ مسئلہ ۱۱ چھوٹی لڑکی سے اگر کسی مرد نے صحبت کی جو ابھی جوان نہیں ہوئی ہے تو اس پر غسل واجب نہیں ہے۔ لیکن عادت ڈالنے کے لئے اس سے غسل کرنا چاہئے۔ مسئلہ ۱۲ سوتے میں مرد کے پاس رہنے اور صحبت کرنے کا خواب دیکھا اور مزہ بھی آیا لیکن آنکھ کھلی تو دیکھا کہ منی نہیں نکلی ہے تو اس پر غسل واجب نہیں ہے۔ البتہ اگر منی نکل آئی ہو تو غسل واجب ہے، اور اگر کپڑے یا بدن پر کچھ جھیکا جھیکا معلوم ہو لیکن یہ خیال ہو کہ یہ منی نہیں ہے تب بھی غسل کرنا واجب ہو۔ مسئلہ ۱۳ اگر ٹھوڑی سی منی نکلی اور غسل کر لیا۔ پھر نہانے کے بعد اونی نکل آئی تو پھر نہانا واجب ہے اور اگر نہانے کے بعد شوہر کی منی نکلی جو عورت کے اندر تھی تو غسل درست ہو گیا پھر نہانا واجب نہیں۔ مسئلہ ۱۴ بیماری کی وجہ سے یا اور کسی وجہ سے آپ ہی آپ منی نکل آئی مگر جوش اور خواہش بالکل نہیں تھی تو غسل واجب نہیں البتہ وضو ٹوٹ جاویگا۔ مسئلہ ۱۵ میاں بی بی دونوں ایک پلنگ پر سو رہے تھے جب اٹھے تو چادر پر منی کا دھبہ دیکھا اور سوتے میں خواب کا دیکھنا نہ مرد کو یاد ہے نہ عورت کو تو دونوں نہالیوں۔ احتیاط اسی میں ہے کیونکہ معلوم نہیں یہ کس کی منی ہے۔ مسئلہ ۱۶ جب کوئی کافر مسلمان ہو جائے تو اس کو غسل کر لینا مستحب ہے۔ مسئلہ ۱۷ جب کوئی مرد کو نہلاوے تو نہلانے کے بعد غسل کر لینا مستحب ہے۔ مسئلہ ۱۸ جس پر نہانا واجب ہے وہ اگر نہانے کے پہلے کچھ کھانا پینا چاہے تو پہلے اپنا تھ اور منہ دھو لے اور کلی کر لوے تب کھائے پئے اور اگر بے ہاتھ منہ دھوئے کھاپی لیوے تب بھی کوئی گناہ نہیں ہے۔ مسئلہ ۱۹ جن کو نہانے کی ضرورت ہے ان کو کلام مجید کا چھونا اور اُس کا پڑھنا اور مسجد میں جانا جائز نہیں اور اللہ تعالیٰ کا نام لینا اور کلمہ پڑھنا اور دُشرف پڑھنا جائز ہے۔ اور اس قسم کے مسئلوں کو ہم انشاء اللہ حیض کے باب میں اچھی طرح بیان کریں گے وہاں دیکھ لینا چاہئے۔ مسئلہ ۲۰ تفسیر کی کتابوں کو بے نہائے اور بے وضو چھونا مکروہ ہے اور ترجمہ دار قرآن کو چھونا بالکل حرام ہے۔

له ولا يغسل على احد من رجليها
 خمسة منها فخره من كبحن القفا
 ومن اتقاه الخاتمين مع غيبوبة
 الحشفة ومن خروج السني على
 وجهه في داء الشهوة من الاكل
 اذا خرج منه الى اداء المذي
 بشيء من ماء راق الفلاح **١٦**
له وفي صبيته يحام مثلها
 ليسحب اليها فتقتل (رشي
١٧ **له** وفي الفميه لو دلى اليها
 صفيه قفا كواب على العكس اي
 لا يجيب على الصبيه الفم ولكن
 يومر مختلفا واعتقادا ويجب على
 الواطى البائع **١٨**
له وان حاتم ولم يخرج مذي
 فلا غسل عليه كذا المرأة **١٩** **له**
له لو جامع ادم حاتم فقتل قبل
 ان يزل ولا ينام او في شيء خرج
 منه بنية المني يجب عليه الغسل
 ثانيا ولو تسلسل ثم خرج منها
 بنية مني الزوج فلا غسل عليها
٢٠ **له** **٢١** **له** **٢٢** **له** **٢٣** **له** **٢٤** **له** **٢٥** **له** **٢٦** **له** **٢٧** **له** **٢٨** **له** **٢٩** **له** **٣٠** **له** **٣١** **له** **٣٢** **له** **٣٣** **له** **٣٤** **له** **٣٥** **له** **٣٦** **له** **٣٧** **له** **٣٨** **له** **٣٩** **له** **٤٠** **له** **٤١** **له** **٤٢** **له** **٤٣** **له** **٤٤** **له** **٤٥** **له** **٤٦** **له** **٤٧** **له** **٤٨** **له** **٤٩** **له** **٥٠** **له** **٥١** **له** **٥٢** **له** **٥٣** **له** **٥٤** **له** **٥٥** **له** **٥٦** **له** **٥٧** **له** **٥٨** **له** **٥٩** **له** **٦٠** **له** **٦١** **له** **٦٢** **له** **٦٣** **له** **٦٤** **له** **٦٥** **له** **٦٦** **له** **٦٧** **له** **٦٨** **له** **٦٩** **له** **٧٠** **له** **٧١** **له** **٧٢** **له** **٧٣** **له** **٧٤** **له** **٧٥** **له** **٧٦** **له** **٧٧** **له** **٧٨** **له** **٧٩** **له** **٨٠** **له** **٨١** **له** **٨٢** **له** **٨٣** **له** **٨٤** **له** **٨٥** **له** **٨٦** **له** **٨٧** **له** **٨٨** **له** **٨٩** **له** **٩٠** **له** **٩١** **له** **٩٢** **له** **٩٣** **له** **٩٤** **له** **٩٥** **له** **٩٦** **له** **٩٧** **له** **٩٨** **له** **٩٩** **له** **١٠٠** **له**

٥٦
فوجدنا غيا على الفراش وكل واحد
منهما يكره الاحتلام وجب عليهما
الغسل احتياطي ما فيه علة ذكرنا

في المذهب ١٥٢ و بجرم ٥٥ (١٦)

عالم كونه جنبا وندب لمن اكله ولم يكن جنبا بخذف (بحر محرق ٦١٧ و١٥١)، **٥٥** (وندب غسل) لمن لبس ثوبا جديدا الغسل ميتة ١٢ ودرم ١٥ **٥٦** واذا اراد الجنب الاكل والشرب شق فيه

تمام شد بهشتی ز لور حصه اول

ضمیمہ اولیٰ بہشتی زیور مسماۃ بہشتی زیور حصہ اول

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اما بعد حمد و صلوة کے مسلمانوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ رسالہ بہشتی زیور جیسا کچھ مقبول و مفید عام و خاص ہوا ہے ظاہر ہے حاجت بیان نہیں۔ مگر اس میں ایسے مضامین کم ہیں جن سے جنت کی رغبت اور دوزخ سے خوف اور نفرت پیدا ہو۔ اکثر حصہ اس کا فقط مسائل سے آراستہ ہے۔ اسلئے حضرت مرشدی و مولائی مولوی حافظ قاری حاجی شاہ اشرف علی صاحب کی رائے ہوئی کہ اس رسالہ کے ہر حصہ میں ضمیمہ بڑھا دیا جاوے جس میں مضامین ترغیب و ترہیب نیز دیگر امور ضروریہ مذکور ہوں اور جہاں کوئی عبارت اصل رسالہ یعنی بہشتی زیور کی دشوار ہو سکی تو ضمیمہ بھی حاشیہ بہشتی زیور پر کر دی جائے۔ اور دیگر مضامین جدا ضمیمہ کی صورت میں تحریر کئے جائیں۔ چنانچہ ۱۳۳۳ھ میں ہر حصہ کے ساتھ ایسے مضامین بطور ضمیمہ کے لگا دیئے گئے تھے سب پہلے ۱۳۳۵ھ میں طبع ہوئے تھے اور ۱۳۳۵ھ سے اب تک متعدد بار علیحدہ اور بہشتی زیور میں شامل ہو کر طبع ہو چکے ہیں جن کے متعلق حاشیہ پر نوٹ لکھ دیا ہے۔ ناظرین دعا فرمائیں کہ حق تعالیٰ اپنی فضل کے ساتھ اسکو دونوں جہان میں نافع فرماوے۔ واضح ہو کہ مضامین ترغیب و ترہیب اور اگر کوئی مسئلہ مستقل ضروری سمجھا جاوے گا تو وہ بھی داخل اوراق ضمیمہ ہوگا اور توضیح عبارت بہشتی زیور کی ضمیمہ سے جدا رہے گی وہ بہشتی زیور کے حاشیہ پر درج ہوگی اور بہولت عبارت کا جیسا اصل رسالہ میں اہتمام کیا گیا ہے۔ ایسا ہی انشاء اللہ تعالیٰ ضمیمہ میں بھی رکھا جاوے گا اور مضامین معتبر کتابوں سے لکھے جاویں گے اور ہر حصہ کا ضمیمہ جدا ہوگا۔ ناظرین سے دعائے خیر کا خواہاں ہوں۔ مجتبیٰ

علم کی بزرگی کا بیان

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ يَرْفَعُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اٰتَوْا
اَلْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ط یعنی اللہ تعالیٰ بلند کرتا ہے اُن لوگوں کے (رتے) جو تم میں سے
ایمان لائے (یعنی ایمان کو کامل کیا نیک اعمال اور شرع کی پابندی کر کے اور قرآن و
حدیث میں جہاں کہیں ایمان لانے کی بڑی بزرگی بیان ہوئی ہے وہاں ایمان کامل ہی
مراد ہے (خوب سمجھ لو) اور اُن کے جو علم دیئے گئے ہیں درجے (اُن پر جو ایمان لائے اور عالم

۱۔ ترغیب۔ رغبت لانا

ترغیب۔ ڈرانا۔ ۱۲۔

۱۳۔ یعنی مولوی احمد حسن

صاحب سنبھلی ۱۲

۱۴۔ حضرت عبد اللہ

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ

عنه سے منقول ہے کہ

عامہ مومنین کے مقابلہ

میں علماء کی فضیلت

سات سو درجہ زیادہ

ہے۔ ہر درجہ کے

مابین پانچ سو برس

کی مسافت ہے۔

(احیاء العلوم ج ۱)

علامہ سیوطی نے حضرت

عبد اللہ ابن مسعود

سے بروایت ابن منذر

نقل فرمایا ہے کہ اللہ

جل شانہ نے علماء

کرام کی جتنی فضیلت

اس آیت کریمہ میں

ذکر فرمائی ہے اور

کسی آیت میں نہیں

ذکر فرمائی اس آیت

میں فرمایا گیا ہے کہ

اُن مومنین کی فضیلت

جنہیں علم دیا گیا ہے

اُن مومنین پر جنہیں

علم نہیں دیا گیا کئی درجہ

زیادہ ہے ۱۲

درست طور پر ۱۲

۱۳۔

۱۴۔

۱۵۔

۱۶۔

۱۷۔

نہیں ہیں، یہاں سے کس قدر بزرگی اہل علم کی قرآن مجید سے ثابت ہوئی کہ پہلے ایمان والوں کی مدح فرمائی اور پھر اہل علم کو اُن میں سے خاص کیا اور اُن کو بڑے رتبے والا قرار دیا اور جس کو اللہ تعالیٰ بڑا فرمائیں اُس کی بڑائی کا کیا ٹھکانا ہے۔ دوسری جگہ فرماتے ہیں قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ فرمادیکھے (اے رسول اللہ) کیا برابر ہیں جو علم نہیں رکھتے اور وہ جو علم رکھتے ہیں۔ استفہام انکاری ہے۔ یعنی اہل علم کا رتبہ غیر اہل علم سے بڑا ہے۔

حدیث صحیح میں ہے جس کو جامع صغیر میں روایت کیا ہے طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ یعنی علم کا طلب کرنا فرض ہے ہر مسلمان پر (خواہ وہ مرد ہو یا عورت)، اور فرض کا چھوڑنا گناہ کبیرہ ہے اور جاننا چاہئے کہ جس کام کا کرنا بندہ پر فرض ہے اُس کام کے کرنے کا طریقہ بھی سیکھنا اس کے ذمہ فرض ہے اور جس کام کا کرنا مستحب ہے اُس کا طریقہ سیکھنا بھی مستحب ہے۔ پس جب نماز فرض ہوگی اس کے مسئلے سیکھنا بھی فرض ہوں گے۔ اسی طرح روزہ وغیرہ کا حال ہے اور جب نوکری تجارت وغیرہ کریگا تو نوکری و تجارت وغیرہ کے متعلق جو شریعت کے حکم ہیں اُن کا سیکھنا اور اُن پر عمل کرنا لازم ہوگا۔ یہ تفصیل اس علم کی ہے جو ہر شخص پر فرض ہے۔ اور بعض علوم ایسے ہیں کہ اگر تھوڑے سے آدمی خواہ ایک یا دو جتنوں سے کام چل جاوے ان علوم کو حاصل کر لیں تو اور لوگوں کے ذمے اُن علوم کا طلب کرنا ضروری نہیں رہتا۔ مثلاً ہر قصبہ و شہر میں ایک ایسا عالم ہونا ضروری ہے جو قرآن و حدیث فقہ وغیرہ علوم اچھی طرح جانتا ہو کہ مخالفین اسلام کا رد بھی کر سکے اور جب کوئی مسئلہ اُس سے پوچھا جائے بے تکلف اس کا جواب دے سکے تو ایسے علوم ہر شخص پر فرض نہیں ہوتے۔ ہاں اگر کسی کو فرصت ہو اور شوق و موقع ہو اور بغیر فرض ہونے کے وہ ان علوم کو حاصل کر لے تو مستحب ہے اور بڑا ثواب ہے۔ یہ مختصر بیان تھا علم کے فرض ہونے کا۔ **حدیث** میں ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی چاہتا ہے اس کو دینی سمجھ عطا فرماتا ہے۔ اور میں بائیسے والا دُعا ہوں اور اللہ دینے والا ہے (بخاری و مسلم) **حدیث** میں ہے کہ جب آدمی مر جاتا ہے تو اس سے اُس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے۔ مگر تین عمل (کتاب) نہیں منقطع ہوتا۔ اول صدقہ جاریہ مثل وقف۔ کنواں۔ مسجد وغیرہ جو اللہ کے واسطے تیار کر لیا ہو، دوسرے علم کہ اس سے لوگوں کو نفع پہنچے (مثلاً تعلیم تصنیف وغیرہ)، تیسرے

۱۔ حقیقت میں یہ ایک نور ہے جو من جانب اللہ بندوں کے قلوب میں ڈالا جاتا ہے۔ حضرت امام مالک رحمہ فرماتے ہیں کہ علم کتاب میں بڑھانے کا نام نہیں ہے بلکہ وہ ایک نور ہوتا ہے جو من جانب اللہ قلوب میں ڈالا جاتا ہے۔ علمائے کرام نے اس نور کے بارے میں تصریح فرمائی ہے کہ جن لوگوں کا عمل غیر اللہ کے واسطے ہوتا ہے ان پر یہ نور رام کر دیا جاتا ہے۔ (بحیۃ العلماء صفحہ ۱۷۷)

۲۔ علم سے دوسروں کو فائدہ پہنچانے کی بہت سی صورتیں ہیں خود علم دین سیکھے اور پھر دوسروں کو سکھائے لیکن جو لوگ بہشتی سے ایسا نہیں کر سکتے اُن کیلئے بھی اللہ رب العزت نے بہت سی طریقوں کو آسان کر دیا ہے مثلاً اپنے خرچہ کو کسی کو عالم بنادے چنانچہ جب تک اس عالم کا فیض چلتا رہے گا عالم بنائیوا لے گا اس کا ثواب ملتا رہیگا۔ اسی طرح کسی دینی درس گاہ میں چندہ دینا یا کتب دینی خرید کر کسی دینی درس گاہ کیلئے وقف کر دینا جو تک جب تک وہ درس گاہ یا کتب باقی رہیں گی یا ان سے نفع اٹھائیوا لے

۱۵ اشۃ اللہات میں
تصریح ہے کہ دمشق کو دال
اور ہم دونوں کے نیچے نزدیک
بھی پڑتے ہیں اور دال
کے نیچے زبردیم پر زبردیم
بھی ۱۲

۱۶ پیچ میں ابن ابی حمزہ
لکھا ہے کہ دھن جو خود علم
کے حصول میں لگا رہے
اور وہ شخص جو اور دس کیلئے
حصول علم کا اختتام کرے
دونوں کا خیر علم طلب
کرنے والوں میں ہوگا اور شجرہ

۱۷ حضرت امام سے
منقول ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا کہ خیر کی تعلیم
دیخو والوں کیلئے اللہ رب

العزت اس کے ملائکہ
اور زمین و آسمان کے تمام
رہنے والے یہاں تک
کہ جیوٹی اپنے سوراخ میں

اور مچھلیاں پانی میں دعا
کرتی رہتی ہیں در ترمذی
شریف، اس سے زیادہ
اور کیا فضیلت ہو سکتی ہے

کہ وہ تو اپنے کام میں
مشغول رہے اور تمام
جاندار اس کے لئے
دعا میں مشغول رہیں ۱۸

۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵۰۲ ۱۵۰۳ ۱۵۰۴ ۱۵۰۵ ۱۵۰۶ ۱۵۰۷ ۱۵۰۸ ۱۵۰۹ ۱۵۱۰ ۱۵۱۱ ۱۵۱۲ ۱۵۱۳ ۱۵۱۴ ۱۵۱۵ ۱۵۱۶ ۱۵۱۷ ۱۵۱۸ ۱۵۱۹ ۱۵۲۰ ۱۵۲۱ ۱۵۲۲ ۱۵۲۳ ۱۵۲۴ ۱۵۲۵ ۱۵۲۶ ۱۵۲۷ ۱۵۲۸ ۱۵۲۹ ۱۵۳۰ ۱۵۳۱ ۱۵۳۲ ۱۵۳۳ ۱۵۳۴ ۱۵۳۵ ۱۵۳۶ ۱۵۳۷ ۱۵۳۸ ۱۵۳۹ ۱۵۴۰ ۱۵۴۱ ۱۵۴۲ ۱۵۴۳ ۱۵۴۴ ۱۵۴۵ ۱۵۴۶ ۱۵۴۷ ۱۵۴۸ ۱۵۴۹ ۱۵۵۰ ۱۵۵۱ ۱۵۵۲ ۱۵۵۳ ۱۵۵۴ ۱۵۵

اسلئے کہ وہ اس نعمت کے اہل نہیں۔ جب اپنے خالق کے ساتھ سرکشی کرتے ہیں تو خالق کے دوستوں کے ساتھ کیسے اُن کا برتاؤ اچھا ہو سکتا ہے اور یہ بات ظاہر تھی اسلئے حدیث میں اس کو بیان نہیں کیا۔ اور علماء نے فرمایا ہے کہ مراد تمام حیوانات ہیں۔ مچھلیوں کی خصوصیت اس لئے کی گئی کہ پانی بہ برکت وجود علماء کے آتا ہے جس سے ان کی نیز دیگر اہل دنیا کی زندگی ہے۔ (اور مچھلیوں کا تعلق پانی سے ہے اور تحقیق بزرگی عالم کی عبادت کرنے والے پرشل بزرگی چودھویں رات کے چاند کی تمام ستاروں پر ہے) یعنی گویا عالم چودھویں رات کا چاند ہے۔ اور عبادت کرنے والا مثل ستاروں کے ہے اور عالم کو تشبیہ دی پورے چاند کے ساتھ جو چودھویں رات کو ہوتا ہے اور روشنی اس کی تمام زمین کو گھیرے ہوتی ہے۔ اور چونکہ فائدہ علم کا اپنے سوا اوروں کو بھی پہنچتا ہے اور تمام عالم اس سے روشن ہوتا ہے۔ پس یہ مناسبت ہے درمیان مشتبہ یعنی عالم اور مشتبہ بہ یعنی چودھویں رات کے چاند کے اور عبادت کرنے والے کا نفع فقط اس کی ذات تک محدود ہے۔ دوسرے لوگ اس سے منتفع نہیں ہو سکتے اسلئے اس کو ستاروں سے تشبیہ دی گئی اور اگر کوئی کہے کہ عابد کو دیکھ کر دوسرے لوگ حرص کرتے ہیں عبادت کی اور اس کی عبادت کی برکت سے اللہ پاک کی رحمت ہوتی ہے لوگوں پر اور اسی طرح ستاروں سے بھی زمین روشن ہوتی ہے تو جواب یہ ہے کہ یہ تھوڑا سا نفع عابد اور ستاروں کا چاند اور عالم کے نفع کے مقابل کا عدم ہے قابل اعتبار نہیں اور عالم سے وہ شخص مراد ہے جو ضروری علم مثل علم نماز روزہ وغیرہ سے زیادہ جانتا ہو۔ اور عابد سے مراد وہ عبادت گزار ہے جو بقدر ضرورت عبادت علم جانتا ہو۔ اور کثرت سے عبادت کرتا ہو مشغلہ علمی نہ رکھتا ہو۔ اسلئے کہ جاہل کیا عبادت کر سکتا ہے اور اس کی عبادت صحیح نہیں ہوتی۔ پس عابد کا بقدر ضرورت علم جانتا ضرور ہے، اور علماء بے شبہ وارثان انبیاء ہیں اور تحقیق انبیاء نے درہم و دینار ترکہ میں نہیں چھوڑے (یعنی دنیاوی سامان کا کسی کو وارث نہیں بنایا) اور کچھ ترکہ نہیں چھوڑا۔ مگر علم۔ تو جس شخص نے اس کو حاصل کیا۔ اس نے بڑی دولت حاصل کر لی۔ اس حدیث کو احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ ابوداؤد۔ دارمی۔ مشکوٰۃ میں نقل کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ بڑے درجہ کے صحابی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو قرآن کا علم عطا ہونے اور دینی سمجھ حاصل ہونے کی وعادی تھی چنانچہ قبول ہوئی اور یہ بڑے عالم ہوئے ان کو ترجمان القرآن کہتے ہیں، سے روایت ہے کہ علم پڑھنا

۱۵ اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ایک عابد کو کتابہ میں عالم کی فضیلت ایسی ہی ہے جیسی ایک ادنیٰ صحابی کے مقابلے میں میری فضیلت ۱۲ احوال ج ۱

۱۶ مشتبہ کہتے ہیں اس چیز کو جسے کسی چیز کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں اور مشتبہ بہ وہ چیز ہے جس کے ساتھ تشبیہ دی جائے جیسے میرا بیٹا شیر جیسا ہے اس جملہ میں میرا بیٹا مشتبہ اور شیر مشتبہ بہ ہے ۱۲ ۱۷ کالعدم۔ معدوم ہونے کی مانند نہ ہونے کی مثل ۱۲

۱۸ قرآن کا مطلب بیان کرنے والا ۱۲

پڑھانا۔ تصنیف و تالیف کرنا وغیرہ گھڑی بھر رات میں بہتر ہے تمام رات عبادت کرنے سے (دارمی) جاننا چاہئے کہ ان فضائل کے بیان کرنے سے یہ غرض نہیں ہے کہ نفل عبادت بالکل چھوڑ دے بلکہ کچھ شغل نفل عبادت کا بھی رکھے۔ لیکن علمی خدمت میں زیادہ وقت صرف کرے کہ یہ سب عبادتوں سے بڑھ کر عبادت ہے۔ اور علم سے مراد دینی علم ہے۔ **حدیث** میں ہے کہ قیل ہے بے علم کے لئے دویل جہنم میں ایک آگ کا جھگل ہے۔ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔ اور دویل کے معنی سخت خرابی کے ہیں۔ کنز العمال، خوب کہا ہے شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے ۵ سرانجام جاہل جہنم بود کہ جاہل نگو عاقبت کم بود

۱۵ جمع الغوائد میں حضرت ثعلبہ بن حکم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ قیامت کو دن جب اللہ تعالیٰ بندوں کے فیصلے کرے گا تو علماء سے مخاطب ہو کر کہے گا کہ میں نے اپنا علم و حکم تمہیں اسلئے دلویت کیا تھا کہ بغیر کچھ پرواہ کئے ہوئے تمہاری سیئات اور برائیوں کو بخش دوں

۱۲ ص ۱۲

۱۵ جن علوم کے حامل کر نہالوں کے فضائل بیان کئے گئے ہیں وہ ایسے علوم ہیں جو اللہ رب العزت کی خوشنودی کے لئے ہوں اور جو علوم ریا اور فخر کیلئے حاصل کیے جائیں انکے متعلق احادیث میں بہت سخت وعیدیں آئی ہیں

۱۲ ہیں

یعنی انجام جاہل کا جہنم ہے اسلئے کہ جاہل کا خاتمہ بخیر کم ہوتا ہے۔ **حدیث** میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ خدا کی قسم اللہ تعالیٰ اپنے پیارے کو جہنم میں داخل نہ کرے گا اس حدیث کو صحیح سند سے جامع صغیر میں روایت کیا ہے اور ظاہر ہے کہ عالم باعمل ہی خدا کا محبوب اور پیارا ہو سکتا ہے اور جاہل تو مقبول ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لئے خدا کے عذاب و رذاک سے بچنے کے لئے اور اس کی رضا حاصل کرنے کو علم و عمل سے آراستہ ہونا چاہئے۔ شاعر نے اس معنی میں کہا ہے ۵

حَسَبُ الْمُحْسِنِينَ فِي الدُّنْيَا عَذَابُهُمْ
لَا عَذَابَ بَعْدَهَا سَقَرٌ
یعنی خدا کے دوستوں کو دنیا میں جو مصیبتیں پہنچتی ہیں وہی ان کا عذاب ہے۔ اور معافی گناہوں کے لئے کافی ہے۔ خدا کی قسم اس کے بعد ان کو دوزخ عذاب نہ کرے گی۔ مگر خوب سمجھ لو کہ خدا کا دوست جس کے لئے اتنی بڑی خوشخبری ہے وہی شخص ہو سکتا ہے جو ہر وقت اس کی رضا کا طالب اور اس کے احکام کا پابند رہے اگر اتفاقاً کوئی گناہ ہو جائے فوراً توبہ کر لے۔ **حدیث** میں ہے کہ تم خدا کو لوگوں کا پیارا بنا دو اللہ تم کو اپنا پیارا بنا لے گا (کنز العمال) یعنی لوگوں کو عطا بنا کر اور خدا کے احسانات اور نعمتیں یاد دلا کر خدا کی طرف رجوع کر دو۔ اور ان کو اس طریق سے تعلیم دو کہ وہ خدا کو چاہنے لگیں۔ پس اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ خدا تم کو چاہنے لگے گا۔ یعنی تم پر اعلیٰ درجہ کی رحمت فرمائے گا۔ اور ظاہر ہے کہ یہ کام بجز عالم باعمل کے اور کوئی نہیں کر سکتا اور اس میں کس قدر خوشخبری ہے۔ علماء و مشائخ کو اس سے بڑھ کر دارین میں کون سی نعمت ہے کہ بالک حقیقی کا بندہ پیارا بن جائے۔ (یا اللہ مجھے بھی اپنا اعلیٰ درجہ کا غلام بنا لے۔ آمین۔) **حدیث** میں ہے کہ جو عالم اپنے علم پر عمل کرے وارث کرے گا اس کو اللہ تعالیٰ ایسے علم کا

۱۱ اسرار جمع سر کی بکریاں
 بمعنی مجید ۱۲
 ۱۳ حدیث کے الفاظ یہ ہیں
 السلامین انتم اولیاء اللہ فی
 الاخرۃ فی اللہ دلی ۱۴
 ۱۵ اور السالک کو مقدمہ میں
 حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
 مسلم کی بنی عاموی پر کر لیے
 اللہ صیب غفار پر جرم ما حاضر
 نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ
 کے خلفاء کون ہیں آنحضرت صلی
 نے فرمایا کہ وہ لوگ جو میری بیویوں
 کو روایہ کرتے ہوں اور اسے
 دوسرے لوگوں تک پہنچاتے ہوں ۱۶
 ۱۷ یہ مضمون باختلاف الفاظ
 حضرت ابوبکرؓ حضرت سعیدؓ
 حضرت علیؓ حضرت انسؓ حضرت
 عبداللہ ابن عباسؓ حضرت
 عبداللہ ابن مسعودؓ وغیرہ حضرت
 سی موی پر اگرچہ محدثین ذرا لگی
 سند میں کلام کیا ہے لیکن ہواۃ
 کی کثرت خود قوت پیدا ہوا
 ہے ۱۸ قصہ حسنہ ۱۹
 ۲۰ چل حدیث میں مسمیٰ کہ منقول
 ہے کہ کسی شے کا کھنڈ ٹکرایا ہے
 کہ اسے خالص نہ بنائے دیا جاوے اور
 منضبط کر لیا جاوے غلہ بغیر کھجور
 فانی یاد رکھے کہ خواہ کھجور کا
 کھلے اگرچہ یاد نہ ہو لہذا اگر کوئی
 شخص بیان کرے کہ کھجور کا کھلے
 اور دوسرے کو نہ یاد ہو تو وہ بھی
 اس بشارت میں شامل ہوگا جو
 حدیث پہنچانے والے کے بارے میں

جس کو وہ نہیں جانتا ہے (حلیۃ الاولیاء) یعنی اسرار علوم کے اس کو عطا ہوں گے اور علم میں ترقی
 ہوگی۔ **حدیث** میں ہے کہ بیشک عالم جب کہ ارادہ کرے گا اپنے علم سے رضائے حق کا تو
 ڈرے گی اس سے ہر چیز۔ (مختصر) **حدیث** میں ہے اگر فقہاء (علماء دین) اولیاء اللہ نہیں
 ہیں آخرت میں تو کوئی خدا کا ولی نہیں یعنی عالم ضرور ولی ہے۔ (بخاری) **حدیث** میں ہے
 کہ عالم کے چہرہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے (دیلی عن انس مرفوعاً بغیر ذکر سند) فرمایا جناب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تروتازہ (یعنی خوش بامراد) کرے اللہ اس مرد (و عورت)
 کو جس نے ہم سے کچھ سنا۔ پھر پہنچا دیا اس کو جیسا کہ سنا اس کو۔ اس لئے کہ بہت سے وہ لوگ
 جن کو کلام پہنچایا جائے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں اُس کلام کے سننے والے سے
 (ترمذی و ابن ماجہ) اس میں علم دین کی خدمت کی کس قدر فضیلت ہے کہ سید المرسلین نے
 خادم دین کو خصوصاً جب کہ وہ خادم حدیث ہو اپنی دعائے بابرکت سے مشرف فرمایا۔ علماء
 نے فرمایا ہے کہ اگر حدیث یاد کرنے اور دوسروں کو تعلیم کرنے میں سوائے اس دعا کی برکت
 کے اور کچھ نفع نہ ہوتا تو بھی یہ برکت چھوڑنے کے لائق نہ تھی۔ حالانکہ ثواب عظیم برکت دعا کے
 علاوہ موجود ہے۔ لوگو اس پاک دعا کی قدر کر دو۔ علم دین پڑھو۔ دین و دنیا میں فلاح ہوگی۔
حدیث میں ہے کہ جس کے ہاتھوں پر ایک شخص بھی مسلمان ہو جاوے تو اس کو ضرور جنت
 ملے گی (طبرانی) اس میں خوشخبری ہے خاتمہ بخیر ہونے کی۔ کیونکہ جب خاتمہ بخیر ہوگا تو جنت
 ضرور ملے گی۔ اور کسی کو مسلمان عالم ہی کر سکتا ہے جاہل تو خود ہی احکام سے واقف نہیں۔
 وہ دوسرے کو کیا ہدایت کرے گا اور عالم سے یہ مراد نہیں کہ اعلیٰ درجہ کا عالم ہو بلکہ جس قدر
 بھی علم ہو اس کے موافق فضیلت ہوگی۔ صحیح حدیث میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی چالیس حدیثیں میری امت کو پہنچا دے تو میں قیامت میں خاص
 طور پر اس کی سفارش کروں گا۔ (جامع صغیر) پہنچانا عام ہے خواہ پڑھاوے خواہ تصنیف
 کرے خواہ وعظ کرے۔ غرضیکہ لوگوں کو اس قدر حدیثیں پہنچ جائیں خواہ کسی طرح پہنچیں۔ اسی
 لئے علماء نے بہت سی چہل حدیثیں لکھی ہیں۔ **حدیث** میں ہے ان اللہ یکوہ الحیو
 السمین یعنی تحقیق اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے موٹے عالم کو (بہتقی) یعنی جو عالم باعمل ہوگا
 وہ تو خدمت دینی اور خوف آخرت کی وجہ سے موٹا ہو ہی نہیں سکتا۔ پس موٹا ہونا علامت ہے
 عیش و نشاط میں رہنے اور غفلت میں پڑنے کی۔ سو ایسا شخص مقبول نہیں ہو سکتا۔

آئی ہو نہادی فرماتے ہیں کہ میری امت پر کھنڈ ٹکرایا کرنے کے معنی ان تک پہنچانے کے ہیں ۱۱ جیسا کہ قاضی حسنہ میں امام شافعی رحمہ اللہ سے ایک بادشاہ کا قصہ منقول ہے جو بہت موٹا ہو گیا تھا ایک
 طبیب نے اس سے کہا کہ تو ایک ماہ کے اندر مزاج کا کچھنا کچھنا کر دے اور اسی غم میں پھنسنے لگا اسی ماہ میں اس کا بدن بالکل ٹھیک ہو گیا کچھنا کچھنا کر دے طبیب کو بہت کچھ انعام دیا ۱۲

اور بعضی غفلت اور بعضا عیش و نشاط گناہ ہوتا ہے اور بعضا مکروہ اور درجہ کمال کے خلاف جیسی غفلت ہوگی اسی درجہ کی ناپسندیدگی ہوگی۔ اور اگر پیدا نشی یا مرض کی وجہ سے فربہ ہی ہو وہ فربہ ہی باعث ناپسندیدگی اللہ تعالیٰ کا نہیں۔ **حدیث** میں ہے کہ سخت عذاب والا وہ عالم ہوگا روز قیامت جس نے اپنے علم سے نفع نہیں اٹھایا (جامع صغیر) **حدیث** میں ہے کہ جہنم میں ایک وادی (جنگل) ہے جس سے وہ ہر روز چار سو بار سپناہ مانگتی ہے اور اس میں ریاکار علماء داخل ہوں گے۔ (مشکوٰۃ) یعنی وہ عالم جو لوگوں کے دکھانے کو علمی خدمت کرے اور اس لئے علم پڑھے پڑھاوے کہ لوگ مجھے عالم سمجھیں اور میری عزت کریں۔ روپیہ پیش کریں۔ بزرگ سمجھیں۔ خدا کے سوا دوسرے کے دکھانے کو عبادت کرنا سخت گناہ ہے اور ایک طرح کا شرک ہے۔ **حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی فرماتے** ہیں کہ اگر اہل علم حفاظت کرتے علم کی (اور اس کی قدر پہچانتے اور اس کو رکھتے اس کے اہل کے پاس) یعنی جس میں علم سیکھنے اور پیشوا ہونے کی قابلیت ہو۔ ان کو علم پڑھاتے اور قد ضرورت علم جو ہر شخص پر فرض ہے۔ اس کا سکھانا تو ہر شخص کو چاہئے۔ لیکن اس کے علاوہ اور زیادہ پڑھانا جس سے مقتدا اور پیشوا ہو جائے سوائے اہل کے اور کسی کو روا نہیں، بیشک سردار بختا ہے (یہود و نصاریٰ) بسبب علم کے اپنے اہل زمانہ کے مگر انہوں نے صرف کیا علم کو اہل دنیا پر تاکہ ان سے دنیوی منافع حاصل کریں سو خوار و ذلیل ہو گئے دنیا داروں کی نظروں میں (اس لئے علم کا حق یہ تھا کہ اس سے رضائے حق طلب کی جاتی۔ پس جبکہ اُس سے دنیا طلب کی گئی تو علم کو ذلیل کیا۔ جس کا یہ انجام ہوا کہ خود ذلیل ہو گئے۔ جو عالم طمع نہ رکھے اور دین کا حق ادا کرے خود بخود لوگوں کے قلب میں اللہ تعالیٰ اس کی عظمت پیدا کر دیتا ہے اور اسی طرح جو علم سے دنیا طلب کرے اور علم کا حق ادا نہ کرے اس کو ذلیل فرماتا ہے۔ ایسا شخص دونوں جہان میں ٹوٹا پانیو (لا ہے) میں نے (جناب) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ جو شخص تمام افکار (اور مقاصد) کو ایک فکر کر لے اور وہ فکر آخرت ہے (یعنی اس کی مراد آخرت ہو اور اسی کی رستی کی فکر میں رہے اور باقی مرادوں اور فکروں کو موافق قواعد شریعت اللہ کے سپرد کرے) کافی ہو جائیگا اللہ تعالیٰ اس کے دنیا کے فکر کو یعنی دنیا کے کاروبار جس قدر اس کے لئے مفید ہوں گے اللہ پاک عمدہ طور پر اس کا بند و بست فرما دیگا۔ اور جو پریشان ہو بوجہ غم اور مقاصد دنیا تو خدا پر دوا نہیں کرتا کہ اس کو دنیا کی کون سی وادی (وادی بمعنی جنگل

۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ علم کی دو قسمیں ہیں ایک وہ جو محض زبان پر ہو دوسرا وہ جو دلوں پر ہو۔ قسم اول بندہ کے خلاف اللہ کی حجت ہے اور قسم دوم علم نافع ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ علماء کے ساتھ تفاخر اور جہلاد سے مقابلہ کر کے لوگوں کو پناہ دینا۔ کیلئے علم نہ سیکھو جو شخص اس لئے علم سیکھے گا وہ جہنمی ہے ۲۔ ابو داؤد سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت نقل کی گئی ہے کہ حضرت صلح کا ارشاد ہے کہ وہ شخص جنت کی خوشبو بھی نہیں پکتا جو کسی دنیوی غرض کو حصول کیلئے علم دین حاصل کرے ۳۔

اور یہاں ہر آدمی مصیبت و مشقت ہے، میں ہلاک کئے۔ (ابن ماجہ)

اے مسلمان بھائیو! اے دینی بہنو! ذرا غور کرو اپنی ذات اور اپنے بچوں کو جہالت کے اندھیرے سے بچاؤ اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے ہر وقت پابند رہو۔ جب بندہ اللہ تعالیٰ کا ہوتا ہے اللہ میاں ہی اس سے محبت فرماتے ہیں اور ہر طرح کی مدد فرماتے ہیں اللہ اس کا اللہ ہو گیا اسے کس چیز کی کمی ہو کونسی چیز خدا کے خزانے میں موجود نہیں ہے۔ مگر یہ سب فضل اس کی تابعداری کرنے سے بیسر ہو سکتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ سے جو کچھ مل سکتا ہے وہ اس کی اطاعت سے مل سکتا ہے۔ آج کل ایسے برے خیالات ہو گئے ہیں کہ دینی علم کو عیب شمار کیا جاتا ہے اور یوں کہا جاتا ہے کہ اس کے پڑھنے سے گد اگری کے سوا اور کیا ہو گا نئی تہذیب نئی روشنی کے خیالات کا فرد کی پیروی کو باعث فخر و عزت و ترقی سمجھا جاتا ہے یہی باتیں ہیں جن سے شب و روز عذاب الہی اترتا ہے کبھی طاعون ہے کبھی افلاس اور تفکرات کا ہجوم ہے کبھی قحط ہے اور یہ دنیا کی مصیبتیں ہیں اور آخرت کا عذاب تو اس سے کہیں بڑھ کر ہے۔ اللہ پاک مسلمانوں پر رحم فرمادیں۔ ہماری یہ غرض نہیں کہ دنیا کے علم بقدر ضرورت نہ پڑے جاویں یا نوکری تجارت وغیرہ چھوڑ دی جاوے بلکہ غرض یہ ہے کہ دین سے جاہل مت رہو اور دین مت خراب کرو سب کام شریعت کے موافق کرو اور شریعت کی تابعداری بغیر دینی علم کے ہو نہیں سکتی۔ تجربہ ہے کہ جو لوگ پورے دین کے پابند ہیں وہ دنیا میں بھی باعزت اور آرام سے رہتے ہیں۔ بھلا کوئی پکا دیندار ایک تو دکھلا دے کہ گد اگری کرتا ہو اور پریشان و ذلیل و غوار پھرتا ہو۔ دنیا امتحان کی جگہ ہے۔ اصلی گھر آخرت ہے اور وہیں ہمیشہ رہنا ہے۔ زیادہ اُس گھر کی آبادی کا بند و بست لازم ہے اور یہاں تو ایسا رہنا ہے جیسا سرائے میں ہوتا ہے۔ ۵

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

خود اپنی ذات اور اپنے بچوں کو نئی روشنی کی ظلمت سے بچاؤ۔ یہ روشنی حقیقت میں سخت اندھیرا ہے جو دین کا تباہ کرنے والا ہے۔ جب آدمی دین کو مضبوط پکڑتا ہے دنیا ذلیل ہو کر اس کو ملتی ہے اور وہ اُس سے علیحدہ رہتا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حق تعالیٰ نے اختیار دیدیا تھا کہ یا تو علم لے لو یا ملک (دسلطنت) لیلو۔ آپ نے علم قبول فرمایا۔ اللہ نے علم بھی دیا اور ملک بھی دیدیا اور ملک کیسا دیا کہ وہ ضرب النمل ہو گیا کہ مثال میں مبالغہ کے موقع پر ملک سلیمانی بولا جاتا ہے

اور قیامت تک ایسا ملک کسی کو نہ ملے گا اور نہ حضرت سلیمانؑ سے پہلے کسی کو ایسا ملک میسر ہوا۔
 ظاہر ہے کہ اس درجہ دنیا کا ذلیل ہونا حضرت سلیمانؑ کے واسطے دین کی برکت سے تھا کہ انہوں
 نے علم قبول کیا تھا اور ملک کو چھوڑ دیا تھا۔ اور حضرت سالم بن ابی الجعد جو ایک بڑے تابعی ہیں۔
 فرماتے ہیں کہ جب میرے آقا نے مجھے آزاد کر دیا (یہ غلام تھے) تو میں نے خیال کیا کہ کون سا
 پیشہ اختیار کروں جس سے بسر اوقات ہو داب تک تو آقا کے حکم کی تعمیل کرتا تھا اور وہیں بسر اوقات
 ہوتی تھی اور اب آزاد ہو گیا تو کوئی دوسرا بند و بست چاہئے پس میری سمجھ میں یہ آیا کہ علم حاصل
 کروں۔ چنانچہ یہی کیا۔ ایک سال نہ گزرا تھا کہ حاکم مدینہ منورہ مجھ سے ملنے آئے اور میں نے
 اپنے پاس آنے کی اجازت نہ دی۔ مطلب یہ ہے کہ کسی خاص وجہ سے اُن سے نہ ملے ورنہ
 بلا وجہ ایسا کرنا دین کے خلاف اور بد اخلاقی ہے۔ لیکن یہاں اس بیان سے یہ غرض ہے کہ
 میرا ایسا رتبہ اس تھوڑے عرصہ میں ہو گیا کہ حکام زیارت کو آنے لگے اور مجھے کچھ اندیشہ نہ ہوا
 بے موقع میں نہ مل سکا۔ اور صاف انکار کر دیا گیا۔ واقعی دین کی یہی برکت ہے۔ اللہ تعالیٰ
 کے سوا کسی کا خوف دل میں نہیں رہتا۔ اور جو خدا سے ڈرتا ہے اس سے ہر چیز ڈرتی ہے نہ ایسی
 لوگ طمع کر کے ذلیل ہوتے ہیں نہ کسی سے کچھ خواہاں ہوتے ہیں۔ خوب غور سے ان مضامین
 کو پڑھو۔ یہ دونوں قصے یعنی حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت سالم رضی اللہ عنہما کا احیاء العلوم اور
 اس کی شرح سے لکھے گئے ہیں۔ حدیث میں آیا ہے کہ علم دو شنبہ کے روز طلب کرو۔ اس
 سے علم حاصل کرنے میں سہولت ہوتی ہے (کنز العمال) اور یہی مضمون جمعرات کے متعلق بھی
 آیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ کتاب شروع کرنا دو شنبہ اور جمعرات کے روز بہتر ہے۔ اسی طرح
 اور کوئی علمی کام شروع کرنا بھی ان دنوں میں بہتر ہے۔ حدیث میں ہے کہ جس نے
 کسی کو ایک آیت بھی کلام اللہ کی سکھا دی تو وہ سکھانے والا طالب علم کا آقا بن گیا (طبرانی)
 یعنی طالب علم غلام اور معلم آقا ہو گیا۔ غرض یہ ہے کہ استاد کا بہت بڑا حق ہے۔ جہاں تک
 ہو سکے استاد اور پیر کی ہر طرح تا بعداری اور زلداری کرے کہ یہ لوگ اندھیرے کی نکال کر
 روشنی میں لے جاتے ہیں اور حقیقی محبوب یعنی حق تعالیٰ تک پہنچاتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر
 اور کیا سلوک ہوگا اور غلام ہونے سے یہ مطلب نہیں ہے کہ استاد اس کو فروخت کر سکتا ہے بلکہ
 مراد اس کے حق کی عظمت کا اظہار کرنا ہے بطریق مبالغہ۔ اور استاد اور پیر کا درجہ والدین
 سے کم ہے خوب سمجھ لو۔ حدیث میں ہے جس عالم سے مسئلہ دریافت کیا جاوے اور وہ

۱۔ جامع صغیر
 ۲۔ اطلیبا العلم یوم
 ۳۔ فائدہ میسر لطالب
 ۴۔ منہاج

۵۔ اسی طرح

۶۔ احادیث میں چار

۷۔ کے دن کام کرے

۸۔ فضیلت بھی آئی ہے

۹۔ صاحب ہدایہ فرماتے

۱۰۔ کہ جس کام کی ابتدا

۱۱۔ کے دن کی جاتی ہے

۱۲۔ وہ بخیر و خوبی اختتام

۱۳۔ کو پہنچ جاتی ہے

۱۴۔ صاحب ہدایہ

۱۵۔ دن کتاب شروع کر

۱۶۔ کا اتمام فرماتے تھے

۱۷۔ امام اعظم رحمہ

۱۸۔ کے دن شروع کر

۱۹۔ کے بارے میں منقول

۲۰۔ ہے (شرح تعلیم العلوم)

۲۱۔ طبرانی میں ابواب

۲۲۔ سے مرفوعاً منقول

۲۳۔ کہ من علم افادہ آیت

۲۴۔ کتاب اللہ فہو مولا

۲۵۔ امام ابو یوسف

۲۶۔ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

۲۷۔ نے ہر گون سے استاد

۲۸۔ کو شخص اپنے استاد

۲۹۔ عزت و احترام میں

۳۰۔ ہے وہ کبھی فلاح کو نہیں

۳۱۔ پہنچ سکتا۔ محدثین

۳۲۔ یہاں تک فرمایا ہے

۳۳۔ استاد کے پاس نہ

بغیر عذر شرعی اس کو چھپالے اور بیان نہ کرے۔ قیامت کے دن اُس کے آگ کی لگام دی جاوے گی۔ (مشکوٰۃ) مراد وہ علم ہے جس کا بتلانا ضروری ہے۔ اور بخل کرنا علم سے خواہ اس کا بستلانا فرض ہو یا مستحب بلا عذر شرعی ہرگز زیبا نہیں۔

یہاں پر ایک خاص مضمون جو عورتوں کی تعلیم کے متعلق ہے اور نہایت مفید ہے جسکو حضرت حکیم الامت مقتدا اے ملت علامہ زمان قطب دوران مولانا و مرشدنا حافظ قاری حاجی مولوی شاہ اشرف علی صاحب مدظلہم العالی نے پرچہ القاسم میں مرحمت فرمایا تھا۔ مسلمانوں کے نفع پہنچانے کی غرض سے درج کیا جاتا ہے۔ بعض مشکل الفاظ کا ترجمہ حاشیہ پر کر دیا گیا ہے اس مضمون کے بعد علم کی بزرگی کا بیان ختم ہو جاوے گا۔ اور طہارت کی فضیلت بیان ہوگی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اصلاح معاملہ بہ تعلیم نسواں

ہر چند کہ بعد ورود حدیث طلب العلم فریضۃ علیٰ کل مسلم و مسلمۃ وغیر ذلک من النصوص الموجبۃ^{۱۲} للاحکام علی الرجال والنساء اس بحث پر مستقل کلام کرنے کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی خصوصاً جبکہ اس کے بہت قبل اسی رسالہ القاسم کی جلد اول نمبر ۱۹-۲۰ صفحہ ۲۰-۲۱ نمبر ۲ صفحہ ۲۰ میں مجملاً اس سے تعرض بھی ہو چکا ہے۔ لیکن بوجہ بعض واقعات و خصوصیات کے (کہ زیادہ ان میں ہندوستانی مستورات کے حالات ہیں جن کا مشاہدہ اکثر ہوتا رہتا ہے۔ اس باب میں مستقل اور کسی قدر مفصل گفتگو کئے جانے کو مقتضی ہونے کے سبب اس کا بقدر ضرورت مگر ذکر کیا جاتا ہے۔ سو جاننا چاہئے کہ اس مقدمہ میں جہاں تک تتبع کیا گیا تین خیال کے لوگ ہیں۔ ایک وہ کہ تعلیم نسواں کے نہ مخالف ہیں نہ حامی مگر تعلیم کا اہتمام نہیں۔ دوسرے وہ کہ اس کے مخالف ہیں۔ تیسرے وہ کہ اس کے حامی ہیں اور ان سب سے مختلف کوتاہیاں واقع ہوتی ہیں چنانچہ اوّل طبقہ کی کوتاہی جو سب کوتاہیوں سے اشد و اعظم ہے یہ ہے کہ سرے سے مستورات کو تعلیم دینے ہی کی ضرورت نہیں سمجھی جاتی۔ نہ مردوں کے نزدیک اور نہ خود ان مستورات کے نزدیک۔ اور دلیل ان لوگوں کی جو ان کے اشتباہ کا منشا ہو گیا ہے یہ ہے کہ کیا عورتوں کو کوئی نوکری کرنا رہ گیا ہے جو ان کے پڑھانے کا اہتمام کیا جاوے معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں نے نہ تعلیم کی غرض سمجھی اور نہ ان نصوص و روایات میں غور کیا جو مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے ایک درجہ میں تحصیل علم کو

۱۰ وہ شخص کبھی فلاح نہیں پہنچ سکتا جو حدیث کے ساتھ بخل کرے
۱۱ ابن معین و اسحاق
۱۲ راہبویہ عبد اللہ
۱۳ مبارک کا قول ہے کہ جو شخص علم کے ساتھ بخل کرتا ہے تین چیزیں ہیں نہ ایک میں مبتلا ہو جاتا ہے (۱) موت۔ (۲) بھول جانا (۳) باخشا درباری ہونا ان تینوں یزول کا حاصل ہے علم سے محرومی و نامرادی ۱۴ تدمرہ و جزالہ مالک مشہور علم کا طلب کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ ۱۵ اور مسواں کے اور دوس جو مردوں اور عورتوں پر علم کے حاصل کرنے کو واجب کرتے ہیں ۱۶ تا نیکو کرنے والا ۱۷

فرض و واجب قرار دے رہے اور نہ اس تعلیم کو سمجھا ہے جو کہ فرض ہے۔ سو سمجھ لینا چاہئے کہ علوم سے غرض نوکری نہیں ہے۔ کیونکہ جو علم علی العین واجب التحصیل ہے وہ علم معاش نہیں ہے بلکہ وہ علم دین ہے جس سے انسان کے عقائد و اعمال و معاملات و معاشرت و اخلاق درست ہوں جس کا ثمرہ دنیا میں اُولَئِكَ عَلَى هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ کی دولت اور آخرت میں اُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ کی بشارت ہے سو اس کا وجوب ظاہر ہے سمعاً بھی عقلاً بھی رد لائل سمعیہ یہ ہیں طلب العلم واجب علی کل مسلم (بیہقی عن انس) طلب العلم فیض علی کل مسلم (الدیلمی عن علی) طلب الفقہ حتم واجب علی کل مسلم (حاکم فی تاریخہ عن انس) تعلموا العلم وعلموہ الناس (دارقطنی عن ابی سعید و بیہقی عن ابی بکر) تعلموا العلم قبل ان یوفع (الدیلمی عن ابن مسعود و عن ابن ابی ہریرۃ) یا ایہا الناس اناس علیکم بالعلم قبل ان یقبض (طبرانی و الخطیب عن ابی امامۃ) یا ایہا الناس خذوا من العلم قبل ان یقبض العلم (احمد و الدارمی طب و ابوالشیخ فی تفسیرہ و ابن مردودہ عن ابی امامۃ) وکیل لمن لا یعلم (حل عن حذیفۃ) کذا فی کثر العمال و غیر ذلک من النصوص العامۃ للرجل و المرأة۔

اور دلیل عقلی یہ ہے کہ اصلاح عقائد و اعمال کی فرض یہ ہے اور وہ موقوف ہے انکی تحصیل علم پر۔ چنانچہ ظاہر ہے اور فرض کا موقوف علیہ فرض ہے۔ پس تحصیل علم فرض ہوا۔ اور ہر چند کہ موقوف ہونا عمل کا علم پر بالکل بدیہی ہے۔ مگر اس سے ترقی کر کے کہا جاتا ہے کہ حتیٰ بھی پر چنانچہ بے علم عہد میں جس حالت میں ہیں سب دیکھتے ہیں کہ نہ ان کو کفر و شرک کی کچھ تمیز ہے نہ ایمان و اسلام کی کچھ محبت ہے۔ جو چاہیں خدا تعالیٰ کی شان میں بک دیتی ہیں جو چاہیں احکام شرعیہ کے مقابلہ میں زبان دازی کر بیٹھتی ہیں۔ اولاد کے لئے یا شوہر کو مسخر کرنے کیلئے ٹوٹے ٹوٹے جادو منتر جو کچھ کوئی بتلا دیتا ہے بلا امتیاز مشرور و نامشرور کے سب ہی کچھ کر گذرتی ہیں۔ جب عقائد ہی میں یہ حالت ہے تو نماز روزہ کا تو کیا ذکر ہے حتیٰ کہ بعض کی نوبت ترک سے گزر کر استخفاف بلکہ تشاؤم و تطیر تک پہنچ جاتی ہے۔ یعنی بعض تو باوجود فرض سمجھنے کے اس کو ترک ہی کر دیتی ہیں اور بعض اس کی وقعت بھی نہیں کرتیں کوئی ضروری امر نہیں سمجھتیں اور بعض اس کو منحوس و موجب مضرت اعتقاد کرتی ہیں اور یہ دو درجے کفر صریح ہیں اور اول فسق و کبیرہ ہے۔ اور جب نماز روزہ میں یہ کیفیت ہے جس میں ایک پیسہ خرچ بھی نہیں ہوتا تو زکوٰۃ اور حج جس میں پیسہ کا بھی خرچ ہر اسکو تو پوچھو ہی مت اور جب عقائد اور اعمال دیانت کا یہ حال ہے تو معاملات کی درستی کا تو

۱۔ یہی لوگ اپنی سب کی طرف سے ہدایت پر ہیں
۲۔ یہی لوگ کامیاب

ہونے والے ہیں۔ ۱۲

۳۔ ہر مسلمان پر علم کا

طلب کرنا واجب ہے ۱۳

۴۔ ہر مسلمان پر علم کا

طلب کرنا فرض ہے ۱۴

۵۔ ہر مسلمان پر فقہ

کا طلب کرنا نہایت

ضروری ہے ۱۵

۶۔ علم سیکھو اور اسے

لوگوں کو سکھاؤ ۱۶

۷۔ علم سیکھو تو قبل اس

کے کہ وہ اٹھالیا جائے ۱۷

۸۔ اے لوگو علم کو لازم

پکڑو قبل اس کے کہ وہ

اٹھالیا جاوے ۱۸

۹۔ اے لوگو علم میں سے

کچھ سیکھو تو قبل اس کے

کہ علم اٹھالیا جائے ۱۹

۱۰۔ اے پڑھ کیلئے خرابی ہی

خرابی ہے ۲۰

۱۱۔ اے عطا دہا ہر بھی نصیب

ہیں جو عام ہیں مردوں کیلئے

بھی اور عورتوں کیلئے بھی ۲۱

احتمال ہی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ نماز روزہ کی صورت تو دین کی ہے اور معاملات تو عوام کی نظر میں بالکل دنیا ہی کی شکل رکھتے ہیں۔ اسلئے ان کی درستی کا اہتمام تو خاص ہی خاص لوگ کرتے ہیں۔ جاہل مستورات کیا درستی کریں گی۔ پھر جب معاملات کے ساتھ یہ طرز عمل ہے۔ تو معاشرت کی اصلاح تک تو کہاں ذہن جا بگا کیونکہ معاملات کو حقوق العباد تو سمجھا جاتا ہے بخلاف معاشرت کے کہ اس میں یہ پہلو بھی ظاہر نہیں ہے۔ اسلئے اس کا بالکل ہی اہتمام کم ہے۔ پھر جب معاملات و معاشرت سے اتنی بے پروائی ہے تو اخلاق باطنی مثل تواضع و اخلاص و خوف و محبت و صبر و شکر و نحو ذلک کی طرف تو کیا توجہ ہوگی۔ کیونکہ معاملات کا زیادہ اور معاشرت کا اس سے کم دوسروں تک تو اثر پہنچنا معلوم ہے۔ نیز ان پر بعض اوقات نیکنامی و بدنامی کا ترتب بھی ہو جاتا ہے۔ بخلاف اخلاق باطنی کے کہ اس کا غالب بھی اپنی ہی ذات تک محدود ہے اور بوجہ خفا کے دوسروں کو ان کا علم بھی کم ہوتا ہے جس سے نیکنام یا بدنام کر سکیں اسلئے اس کا اہتمام تو بالکل ہی نڈار ہے۔ حتیٰ کہ بہت سے خواص میں بھی تابعوام چہ رسد۔ بہر حال ان سب امور دینیہ میں قلت مبالاة کا اصل منشاء و سبب قلت علم دین ہے۔ پھر جہاں بالکل ہی علم نہ ہو اور اس سے بڑھ کر یہ کہ فطرۃ عقل بھی کم ہو دیکھو کتبہ ایات قدرتی طویر پر ناقص العقل ہوتی ہیں۔ غرض جہاں نہ عقل ہو نہ علم ہو تو وہاں تو امور مذکورہ میں کوتاہی کی کیا حسد ہوگی۔ غرض عقل اور مشاہدہ دونوں شاہد ہیں کہ بدون علم کے عمل کی تصحیح ممکن نہیں اور عمل کی تصحیح واجب اور فرض۔ پس تحصیل علم دین کا فرض ہونا جیسا اور پر دعویٰ کیا گیا ہے عقلاً بھی ثابت ہو گیا۔ اور معافرض ہونا اس سے اوپر بیان کیا گیا ہے تو دونوں طرح تحصیل علم دین فرض ہوا۔ پس ان لوگوں کا یہ خیال کہ جب عورتوں کو نوکری کرنا نہیں ہے تو ان کی تعلیم کیا ضرور ہے محض غلط ٹھہرا۔ یہ جواب ہوا ان کی مذکورہ کوتاہی کا۔ البتہ اس پر یہ شبہ ہو سکتا ہے کہ علم دین کی فرضیت سے تعلیم بطریق متعارف کا واجب ہونا لازم نہیں آتا کہ مستورات کو کتابیں بھی پڑھائی جاویں بلکہ یہ فرض اہل علم سے پوچھ پاچھ رکھنے سے ادا ہو سکتا ہے۔ سو اس کی تحقیق یہ ہے کہ واقعی یہ بات صحیح ہے اور ہم تعلیم متعارف کو فی نفسہ واجب بھی نہیں کہتے۔ لیکن یہاں تین مقدمے قابل غور ہیں۔ اول یہ کہ مقدمہ واجب کا واجب ہوتا ہے۔ گو۔ بالغیر سہی جیسے جو شخص پیادہ سفر حج قطع کرے پر قادر نہ ہو اور اس شخص کے زمانہ میں ریل اور آگٹ ہی ذریعہ قطع سفر کا متعین ہو اور اس کے پاس اس قدر وسعت اور استطاعت بھی ہو تو اس شخص پر واجب ہوگا کہ سفر کا عزم کرے اور ریل اور آگٹ کا ٹکٹ خرید کر اس میں سوار ہو۔ سو ریل اور آگٹ کا ٹکٹ خریدنا اور اس پر سوار ہونا فی نفسہ شرعاً فرض نہیں لیکن چونکہ ایک فرض کا ذریعہ ہے اسلئے یہ بھی فرض ہوگا مگر بالغیر۔ پس یہ مقدمہ تو ثابت ہو چکا۔ دوسرا مقدمہ یہ ہے کہ تجربہ سے معلوم ہو گیا ہے کہ علم کا اذیان میں قابل اطمینان درجہ میں محفوظ رہنا موقوف ہے کتب کے پڑھنے پر

جو کہ تعلیم کا متعارف طریق ہے اور محفوظ رکھنا علم دین کا واجب ہے۔ پس بنا بر مقدمہ اولیٰ بطریق متعارف تعلیم کا جاری رکھنا بھی واجب ہے۔ البتہ یہ واجب علی الکفایہ ہے یعنی ہر مقام پر اتنے آدمی دینیات پڑھے ہوئے ہونے چاہئیں کہ اہل حاجت کے سوالوں کا جواب دیسکیں۔ تیسرا مقدمہ یہ ہے کہ یہ بھی تجربہ ثنابت ہو اسے کہ مردوں میں علماء کا پایا جانا مستورات کی ضروریات دینیہ کیلئے کافی ودانی نہیں۔ دودھ سے اولاد پر وہ کے سبب دکہ وہ بھی اہم الواجبات ہے، سب عورتوں کا علماء کے پاس جانا قریباً ناممکن ہے۔ اور گھر کے مردوں کو اگر واسطہ بنایا جاوے تو بعض مستورات کو تو گھر کے ایسے مرد بھی میسر نہیں ہوتے اور بعض جگہ خود مردوں ہی کو اپنے دین کا اہتمام نہیں ہوتا تو وہ دوسروں کیلئے سوال کرنے کا کیا اہتمام کریں گے۔ پس ایسی عورتوں کو دین کی تحقیق از بس دشوار ہے اور اگر اتفاق سے کسی کی رسائی بھی ہوگئی یا کسی کے گھر ہی میں باپ بیٹا بھائی وغیرہ عالم ہیں تب بھی بعض مسائل عورتیں ان مردوں سے نہیں پوچھ سکتیں۔ ایسی بے تکلفی شوہر سے ہوتی ہے تو سب شوہروں کا ایسا ہونا خود عادتاً ناممکن ہے تو ان کی عام احتیاج رفع ہونے کی بجز اس کے کوئی صورت نہیں کہ کچھ عورتیں پڑھی ہوئی ہوں اور عام مستورات اُن سے اپنے دین کی ہر قسم کی تحقیقات کیا کریں۔ پس کچھ عورتوں کو بطریق متعارف تعلیم دین دینا واجب ہوا۔ پس اس شبہ کا بھی جواب ہو گیا اور ثنابت ہو گیا کہ کسے پڑھے مردوں کی طرح عورتوں میں ایسی تعلیم کا ہونا ضرور ہے اور اس غلط خیال عدم ضرورت تعلیم نسوان کا بالکل بے استیصال ہو گیا۔

آب دوسرے طبقہ کے متعلق کچھ لکھا جاتا ہے جو تعلیم نسوان کے مخالف ہیں اور اس کو سخت ضرر رساں سمجھتے ہیں۔ دعویٰ ان کا یہ ہے کہ ہم نے لکھی پڑھی عورتوں کو اکثر آزاد اور بمیاک اور قلیل الحیاء اور مکار اور عیبت سوز دیکھا ہے۔ خاص کر اگر لکھنا بھی جانتی ہوں تو اور بھی شوخ چشم ہو جاتی ہیں جس کو چاہا خط لکھ بیجا جس کو چاہا پیام و سلام پہنچا دیا۔ اسی طرح دوسروں کو بھی طمع ہوتی ہے کہ اپنے نفسانی جذبات کو ان تک بذریعہ تحریر پہنچا دیں اور ان کے پاس جب ایسی تحریرات پہنچتی ہیں کبھی تو وہ بھی ہمتاثر ہو کر نرم جواب دیتی ہیں اور سلسلہ برپا ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ جو کچھ واقع ہوتا ہے واقع ہوتا ہے اور کبھی جواب نہیں دیتیں اور سکوت کرتی ہیں تو بعض اقلب لوگ اس سے بھی استدلال کرتے ہیں ان کے نیم راضی ہونے پر۔ پھر وہ لوگ آئندہ کے پیام و سلام و تحویر سے اس کمی کو پورا کرنا چاہتے ہیں۔ چونکہ گوش زدہ اثر ہے دارد۔ قاعدہ اکثر یہ ہے۔ پھر بعض کا طرزیان جاد و نشان ہوتا ہے۔ پھر نسوانی طبائع معمولی طور پر نرم بھی ہوتی ہیں تو شیطان کا جال پھیل جانا زیادہ عجیب نہیں ہوتا اور اگر کسی مکتوب الیہا نے ناراضی بھی ظاہر کی اور اسی ناراضی کا جواب کاتب تک بھی پہنچا دیا مگر اپنے شوہر یا خاندان کے خوف سے کہ خدا جائے کیا گمان کریں گے اور کیا معاملہ کریں گے۔ اپنے گھر والوں سے اس کا اخفا کرتی ہیں۔ اور

اس طور پر وہ کاتبین ہر طرح کی مضرت سے محفوظ رہتے ہیں۔ اسلئے ان کی جسارت بڑھتی ہے اور پھر وہ دوسرے موقع پر اس کی سلسلہ جنہائی کرتے ہیں اور ان سب واقعات کا اپنی ان مستورات کا تعلیم یافتہ ہونا ہے۔ اگر وہ ناخواندہ ہوں تو ان کے پاس کوئی مضمون بھیجنے سے اندیشہ ہوگا دوسرے کے مطلع ہونے کا اور یہ سبب ہو جاوے گا اس باب کے مسید وہ ہو جانے کا اور یہ مفیدہ اس صورت میں زیادہ مختل ہے جب کہ کسی عورت کے مضامین اخباروں میں چھپنے لگیں تو ان مضامین کو دیکھ کر سخن شناس شیاطین اندازہ کرتے ہیں کہ اتنے کے رنگ طبیعت اور جذبات اور خیالات کا تو اس شرارت کے شرارے وہاں زیادہ پھیلتے ہیں بالخصوص اگر وہ کلام نظم بھی ہو تو اور بھی آفت ہے اور اس زمانہ میں تو ایک اور غضب ہے کہ افتخار کے لئے صاحب مضامین کا نام اور پتہ تک صاف لکھ دیا جاتا ہے کہ فلا نے کی بیٹی فلا نے کی بیوی فلاں جگہ کی رہنے والی۔ اور یہ تمام تر خرابیاں ان کے لکھے پڑھے ہونے سے پیدا ہوتی ہیں اور اگر ان خفیہ ریشہ دوانیوں کی کسی طور پر شوہر یا اہل خاندان کو اطلاع ہی ہوگئی تو چونکہ لکھا پڑھا آدمی ہوشیار اور سخن بازی پر زیادہ قادر ہوتا ہے اور ایسی تاویلیں کر لیتی کہ کبھی ان پر حرف ہی نہ آوے گا اور اٹا مٹھناک بنا دین گی۔ مکاری سے ردو میں گی کہ ہم کو یوں کہا۔ کہیں خود کشی اور کنوئیں میں ڈوبنے کی دھمکی دیں گی۔ حتیٰ کہ اس غریب باز پرس کرنے والے کو خوش اند کرنا پڑے گا اور ڈر کے مارے پھر کبھی زبان تک نہ ہلا دے گا۔ ایک خرابی اس تعلیم یافتہ طبقہ انات میں یہ ہوتی ہے کہ ہر طرح کی کتابیں منگا کر پڑھتی ہیں۔ عشق بازی کے قصے۔ سازش اور لگاوٹ کے ناول۔ شوق انگیز غزلیں پھر ان سے طبیعت بگڑتی ہے۔ کبھی ایسی غزلیں ذرا اٹھلکے پڑھتی ہیں کہ دروازہ میں یا پڑوس اور محلہ میں یا سڑک پر آواز جاتی ہے اور آواز پر کوئی فریفتہ ہو کر درپے ہو جاتا ہے اور اگر وہ ناکام بھی رہا تاہم رسوائی اور پریشانی کا سبب تو بن ہی جاتا ہے۔ یہ ہے خلاصہ ان صاحبوں کے خیالات کا۔ اور میں ان واقعات کی تکذیب نہیں کرتا۔ لیکن یہ ضرور کہوں گا کہ ان صاحبوں نے کو تاہ نظری سے کام لیا۔ واقعات کے حقائق میں غور نہیں کیا۔ اصل یہ ہے کہ ان سب خرابیوں کی ذمہ دار تعلیم نہیں ہے بلکہ طرز تعلیم ہے یا نصاب تعلیم ہے یا طرز عمل ہے یا سو پتہ میر ہے یعنی یا تو یہ ہوا ہے کہ ایسی کتابیں نہیں پڑھائی گئی۔ جن سے احکام حلال و حرام اور تفصیل ثواب و عقاب اور طریقہ تہذیب اخلاق معلوم ہو اور جس سے خوف و خشیت و معرفت و عظمت حق حاصل ہو۔ ان کو صرف حرف شناس بنا کر چھوڑ دیا ہے اور انہوں نے اپنی رائے سے اردو کے مختلف رسالوں کا مطالعہ کر کے لکھنے پڑھنے کی مہارت پڑھائی ہے۔ اور تعلیم یافتہ کا لقب پا کر اس طرح تعلیم کو بدنام کیا ہے تو ظاہر ہے کہ محض حرف شناسی کو نہ تعلیم کہہ سکتے ہیں اور نہ حرف شناسی اصلاح اعمال و احوال کی کفالت کر سکتی ہے۔ اور یا یہ ہوا ہے کہ باوجود نصاب تعلیم کے مفید و کافی ہونے کے اس نصاب کے مضامین کو قلب میر

جمانے کی کوشش نہیں کی گئی اور عمل کی نگرانی نہیں کی گئی۔ مثلاً اس کی ضرورت ہے کہ جس روز کسی لڑکی سے
یہ مسئلہ پڑھا کہ غیبت گناہ ہے۔ اس کے بعد اگر وہ غیبت کرے تو فوراً اس کو یاد دلادے کہ دیکھو تم نے کیا
پڑھا تھا اس کے خلاف کرتی ہو اور مثلاً ان کو پردہ کی ضرورت یا پست آواز سے بولنے کی تاکید پڑھائی گئی
اور پھر اس میں کوتاہی یا غفلت کا مشاہدہ ہوا۔ فوراً اس کو روکنا چاہئے یا ان کو حرص مال و زیور کی مذمت
پڑھائی تھی پھر انہوں نے کسی تکلف کے کپڑے یا غیر ضروری زیور کی ہوس کی تو فوراً ان کو متنبہ کیا جاوے
اسی طرح اسید ہے کہ اخلاق فاضلہ و اعمال صالحہ کا پلکے ان میں پیدا ہو جاوے گا اور یا یہ ہوا ہے کہ اُن کی خود
طبیعت اور طینت ہی میں صلاحیت اور قابلیت نہیں ہے تو اس صورت میں مصرعہ ترمیمت نااہل را چون
گر دکان برگنبد است کا اور شعر

شمشیریک ز اس ہد چوں کند کسے ناکس بہ تربیت نہ شود اے حکیم کس

کا مضمون ہے۔ یہ گفتگو خود ان کے احوال و اعمال کے متعلق تھی اور جو افعال دوسرے کشیدہ لوگوں کے
شمار کرائے ہیں اُن کا امتداد سو تدبیر سے ہوتا ہے۔ اس کے پسندیدگی اچھی تدبیر یہ ہے کہ واسطے کے ساتھ
نہایت سختی کی جائے اور اپنے مردوں کو بالکل صاف صاف اطلاع دیدی جائے۔ غرض مفاسد کے اسباب
یہ ہیں۔ جب یہ ہے تو اس میں عورتوں کی کیا تخصیص ہے یہی اسباب فساد اگر مردوں کو پیش آویں وہ ایسے ہی
ہوں گے۔ پھر کیا وجہ کہ عورتوں کو تعلیم سے روکا جائے اور مردوں کو تعلیم میں ہر طرح کی آزادی دی جاوے
بلکہ اہتمام کیا جاوے۔ اس فرق کی وجہ بعد تامل بجز اس کے کچھ نہیں معلوم ہوتی کہ عورت سے صلہ و قبا^{۱۱}ح
یا اس کی طرف نسبت قبا^{۱۲}ح عرفاً موجب ذلت و رسوائی ہے اور وہی امور اگر مرد سے صادر ہوں یا اس کی
طرف منسوب ہوں تو وہ عرفاً موجب ذلت و رسوائی نہیں ہے۔ اسلئے عورت کیلئے ان مفاسد کے احتمال کو موانع
تعلیم سے قرار دیا ہے اور مردوں کیلئے نہیں۔ باقی شرعاً ظاہر ہے کہ اس باب میں مرد و عورت یکساں ہیں۔ اگر
عورت کے لئے معصیت مذموم و قابل یوم ہے تو اسی درجہ میں مرد کیلئے بھی۔ اور اگر مرد کے لئے تو موجب
طہارت و نراہت ہے تو اسی درجہ میں عورت کیلئے بھی۔ پس جب شرعاً دونوں برابر ہیں اور عرفاً متفاوت
پس اس تفاوت سے علماً متاخر ہونا یعنی ایک کے لئے ان احتمالات کا اعتبار کرنا اور دوسرے کیلئے نہ کرنا
صاف عرف کو شرع پر ترجیح دینا ہے جو بہت بڑا شعبہ ہے جاہلیت کا جس کا منشاء کبر اور ترفع ہے و پس۔ اور
یہ صرف میرا ہی دعویٰ نہیں بلکہ مدعا علیہم کا اقرار بھی ہے۔ چنانچہ بکثرت اُن لوگوں کی زبان سے سنا گیا ہے کہ
میاں مرد کا کیا ہے اس کی تو مثال بڑن کی سی ہے کہ دس دفعہ سن گیا اور جب دھو دیا صاف ہو گیا۔ اور عورت
کی مثال موتی کی آب کی سی ہے کہ اگر ایک دفعہ اتر گئی پھر چڑھ ہی نہیں سکتی۔ اس کے معنی دوسرے لفظوں میں

۱۱۔
۱۲۔
۱۳۔
۱۴۔
۱۵۔
۱۶۔
۱۷۔
۱۸۔
۱۹۔
۲۰۔
۲۱۔
۲۲۔
۲۳۔
۲۴۔
۲۵۔
۲۶۔
۲۷۔
۲۸۔
۲۹۔
۳۰۔
۳۱۔
۳۲۔
۳۳۔
۳۴۔
۳۵۔
۳۶۔
۳۷۔
۳۸۔
۳۹۔
۴۰۔
۴۱۔
۴۲۔
۴۳۔
۴۴۔
۴۵۔
۴۶۔
۴۷۔
۴۸۔
۴۹۔
۵۰۔
۵۱۔
۵۲۔
۵۳۔
۵۴۔
۵۵۔
۵۶۔
۵۷۔
۵۸۔
۵۹۔
۶۰۔
۶۱۔
۶۲۔
۶۳۔
۶۴۔
۶۵۔
۶۶۔
۶۷۔
۶۸۔
۶۹۔
۷۰۔
۷۱۔
۷۲۔
۷۳۔
۷۴۔
۷۵۔
۷۶۔
۷۷۔
۷۸۔
۷۹۔
۸۰۔
۸۱۔
۸۲۔
۸۳۔
۸۴۔
۸۵۔
۸۶۔
۸۷۔
۸۸۔
۸۹۔
۹۰۔
۹۱۔
۹۲۔
۹۳۔
۹۴۔
۹۵۔
۹۶۔
۹۷۔
۹۸۔
۹۹۔
۱۰۰۔

صاف یہ بھی ہیں کہ مردوں کیلئے معصیت کو خفیف سمجھتے ہیں اور عورتوں کے لئے شدید تو علاوہ کبر کے اس میں تو فتویٰ استخفاف کے جاری ہونے کا بھی اندیشہ اور سخت اندیشہ ہے۔

اب صرف تیسرے طبقہ کے متعلق کلام باقی رہ گیا جو تعلیم کے حامی تو ہیں۔ لیکن اس تعلیم کی تعیین میں یا اس طریقہ کی تجویز میں اُن سے غلطی ہوئی۔ چنانچہ ان میں سے بعض کا بیان بضمن اصلاح خیال طبقہ ثانیہ کے اوپر ہو چکا ہے۔ مثلاً ان کو صرف حرف شناس بنا کر چھوڑ دینا پھر اُن کا اپنی رائے سے مختلف رسالوں کا مطالعہ کرنا اور مثلاً بعد تعلیم کے عمل کی نگرانی نہ کرنا۔ جس کی متعدد مثالیں بھی ساتھ ساتھ مذکور ہوئی ہیں۔ اور بعض کا بیان اب کیا جاتا ہے۔ مثلاً بعض مستورات کو بجائے علوم دینیہ پڑھانے کے ان کو تاریخ و جغرافیہ یا اس سے بڑھ کر انگریزی پڑھاتے ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ انجیل پڑھاتے ہیں جس کی وجہ صرف تقلید اہل یورپ کی ہے یعنی اُن کے نصاب تعلیم میں شائستگی کو منحصر سمجھنا اس کی بنا ہے مگر یہ خیال نہیں کرتے کہ ہم میں اور ان میں اگر رسوم و عادات اور طبائع و خواص کا بھی فرق نہ ہوتا۔ تاہم سب سے بڑا فرق مذہب ہی کا ہے کہ ہم مذہب اسلام کا التزام کئے ہوئے ہیں اور وہ یا تو کوئی مذہب نہیں رکھتے اور زیادہ ان میں ایسے ہی ہیں اور یا ہمارے مذہب کے مخالف دوسرا مذہب رکھتے ہیں۔ اسلئے ان کے یہاں یا تعلیم مذہبی بالکل نہ ہوگی صرف زبان کی تعلیم ہوگی یا دنیوی معلومات کی تعلیم ہوگی اور یا دوسرے مذہب کی تعلیم ہوگی۔ بہر حال ان لوگوں کے اس تعلیم کا ایک خاص بٹنی ہے۔ لیکن ہم لوگ اگر اُن کی تعلیم کو اختیار کریں تو اس کا کیا بٹنی ہے۔ جب غرض تعلیم سے اُن کی اور ہے جس کا ابھی ذکر ہوا اور ہماری غرض اور ہے جس کا مختصر بیان طبقہ اولیٰ کی اصلاح خیال کے ذکر میں ہوا ہے۔ یعنی اصلاح عقائد و اعمال و معاملات و معاشرت و اخلاق اور یہ غرض منحصر سے علم دین میں۔ تو ظاہر ہے کہ ہم کو اُن کی تعلیم کا اختیار کرنا ہر طرح بے ربط ہے۔ البتہ اگر کسی کو تحصیل معاش کی بھی حاجت واقع ہونے والی ہو تو بعد علوم دینیہ کے اس کو ان علوم کا حاصل کر لینا بھی مضائقہ نہیں۔ جو اس زمانہ میں معاش کا موقوف علیہ ہو۔ جیسے اس وقت انگریزی و تاریخ و جغرافیہ وغیرہ۔ باقی انجیل کی اُس شخص کو بھی ضرورت نہ ہوگی۔ اور ظاہر ہے کہ کسب معاش کی حاجت صرف مردوں کو ہوتی ہے اور عورتیں اول اس وجہ سے کہ ان کا نان و نفقہ مردوں کے ذمے ہے۔ دوسرے اس وجہ سے کہ اسلام میں پردہ کی تاکید ہے اور وہ ابواب خاصہ معاش کے جو خاص علوم پر موقوف ہیں پردہ کے ساتھ حاصل نہیں کئے جاسکتے۔ اسلئے عورتوں کے لئے تعلیم بالکل فضول اور ان کے وقت کی اضااعت ہوگی بلکہ فضول سے متجاوز ہو کر ہر طرح کی مضرت ہوگی جیسا کہ عنقریب ان مضارہ کا بیان بھی آوے گا۔ بہر حال یہ علوم جن کا لقب تعلیم جدید ہے۔ عورتوں کیلئے ہرگز بیا نہیں۔ البتہ فنون دنیا میں سے بقدر ضرورت لکھنا اور حساب اور کسی قسم کی دستکاری کہ اگر کسی وقت کوئی

۱۰۰

اپنے ذہن

میں ایک

عبارت

کا غلط

مطلب قرار

کر لیا ۱۲

۱۰۱

سور

نان سے

بجرا ایک

تو گرا رکھا

ہے اور تو

در بدر دلی

تلاش

کرنا پھر تا

ہے تو

دریا کے

اندروں

میں کی

گہرائی میں

کھڑا ہے

پھر بھی ہرک

اور پیاس

سے میرا

ہے ۱۲

۱۰۲

تجہ میں حیا

نہیں رہی

تو جو چاہے

کر ۱۳

سرپرست نہ رہے تو عفت کے ساتھ چار پیسے کا سکے یہ مناسب ہے۔ رہا قصہ شائستگی کا تو جس کا دل چاہے تجربہ کر کے دیکھ لے کہ علم دین کی برابری دنیا بھر میں کوئی دستور العمل اور کوئی تعلیم شائستگی اور تہذیب نہیں سکھلاتا۔ چنانچہ ایک وہ شخص لیجئے جس پر علم دین نے پورا اثر کیا ہے۔ اور ایک وہ شخص لیجئے جس پر تہذیب جدید نے پورا اثر کیا ہے۔ پھر دونوں کے اخلاق و معاشرت و معاملہ کا موازنہ کیجئے تو آسمان و زمین کا تفاوت پائے گا البتہ اگر تصنع و تکلف کا نام کسی نے تہذیب رکھ لیا ہو تو اس کی یہی غلطی ہوگی کہ ایک مفہوم کا مصداق اس نے غلط ٹھہرایا۔ اور اگر کسی کے ذہن میں اس وقت کوئی دیندار ایسا آیا ہو جس میں تہذیب حقیقی کی کمی ہو تو اسکی وجہ یہ ہوگی کہ اس نے علوم دینیہ کا پورا اثر نہیں لیا۔ یعنی دین کے اجزاء متعقد وہیں۔ عقائد و اعمال و معاملات و معاشرت و اخلاق باطنہ۔ بعضے لوگ صرف نماز روزہ کے احکام کے جاننے کو علم دین اور ان احکام کی پابندی کرنے والے کو دیندار کا لقب دیدیتے ہیں۔ سو خود ہی غلط ہے۔ سب اجزاء مذکورہ کے احکام ضروریہ کا اچھی طرح جاننا علم دین اور سب کی پابندی و بنداری ہے سو جس کو دیندار لقب دیگر قلیل التہذیب قرار دیا گیا ہے وہ واقع میں سب اجزاء دین کا مستوجب نہیں۔ اور کلام اس میں ہے کہ جس نے سب اجزاء کا اثر لیا ہو۔ بس وہ شبہ رفع ہو گیا۔ بندہ نے اس قسم کے شبہات کے جواب کے لئے سالہ حقوق اعلم لکھا ہے جو قابل ملاحظہ ہے، غرض تہذیب علم دین کی برابر کسی علم سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ یہی علم دین تو تھا جس نے سلف میں اپنے اثر سے وہ اخلاق و شائستگی پیدا کی کہ خود یورپ کو بھی اسکا اعتراف بلکہ اس سے اعتراف کرنا پڑا۔ گھڑی سے گھڑی اپنے گھر کی دولت سے بے خبر ہو کر دوسروں سے اس کی درپوزہ گری کر رہے ہیں۔ واللہ درالغادر الرومی حیث قال ۱۴

یک سبد پر نان برابر فرق سر تو بھی جوئی لب نان در بدر تا بزائے میان قعر آب و عطش ز جو غشتی خراب بعضے آدمی اپنی لڑکیوں کو آزاد و بیباک عورتوں سے تعلیم دلاتے ہیں۔ یہ تجربہ ہے کہ ہم صحبت کے اخلاق و جذبات کا آدمی میں ضرور اثر آتا ہے۔ خاص کر جب وہ شخص ہم صحبت ایسا ہو کہ تنبوع اور معظّم بھی ہو اور ظاہر ہے کہ استاد سے زیادہ ان خصوصیات کا کون جامع ہوگا تو اس صورت میں وہ آزادی و بیباکی اُن لڑکیوں میں بھی آوے گی۔ اور میری رائے میں سب سے بڑھ کر جو عورت کا حیا اور انقباض طبعی ہے اور یہی مفتیاح ہے تمام خیر کی جب یہ نہ رہا تو اس سے پھر نہ کوئی خیر متوقع ہے نہ کوئی شر مستبعد ہے ہر چند کہ اذافا ث الحبیاء فافعل ما شئت حکم عام ہے۔ لیکن میرے نزدیک ما شئت کا عموم نسار کے لئے بہ نسبت رجال کے زیادہ ہے اسلئے کہ مردوں میں پھر بھی عقل کسی قدر مانع ہے اور عورتوں میں اسکی بھی کمی ہوتی ہے۔ اسلئے کوئی مانع ہی نہ رہے گا۔ اسی طرح اگر استانی ایسی نہ ہو لیکن ہم سبق اور ہم مکتب لڑکیاں ایسی ہوں تب بھی اسی کے

قریب مضرتیں واقع ہونگی۔ اس تقریر سے دو خرابیوں کا حال بھی ہو گیا ہوگا۔ جن کا اس وقت بے تکلف
 ضیوع ہے۔ ایک لڑکیوں کا عام زمانہ اسکول بنانا اور مدارس عامہ کی طرح اس میں مختلف اقوام اور مختلف
 طبقات اور مختلف خیالات لڑکیوں کا روزانہ جمع ہونا گو محکمہ مسلمان ہی ہو۔ اور یہ آنا ڈولیوں ہی میں ہو۔ اور گو
 یہاں آکر بھی پردہ ہی کے مکان میں رہنا ہو لیکن تاہم واقعات نے دکھلادیا ہے اور تجربہ کرادیا ہے کہ یہاں ایسے
 اسباب جمع ہو جاتے ہیں جن کا ان کے اخلاق پر بُرا اثر پڑتا ہے اور یہ صحبت اکثر عفت سوز ثابت ہوتی ہے اور
 اور اگر استانی بھی کوئی آزاد یا مکارمل گئی تو کربلا اور نیم چڑھا کی مثال صادق آ جاتی ہے اور دوسری جزئی یہ کہ
 اگر کہیں مشن کی مہم سے بھی روزانہ یا ہفتہ وار نگرانی تعلیم یا صنعت سکھانے کے بہانہ سے اختلاط ہونے لگے
 تب تو نہ آبرو کی خیر ہے اور نہ ایمان کی۔ مگر افسوس صد افسوس ہے کہ بعض لوگ ان آفات کو مایہ افتخار
 سمجھ کر خود اپنے گھروں میں بلاتے ہیں۔ میرے نزدیک تو ان آفات مجسمہ سے بچی تو بچی اور تاج ہو کر تو کیا
 ذکر کسی بڑی بڑھی مسلمان عورت کا متبوع ہو کر بھی عمر بھر میں ایک بار ہم کلام ہونا بھی خطرناک ہے جن بھرتوں
 کے ذکر کا اوپر وعدہ تھا ان میں سے بعض یہی ہیں اور بعض کا ذکر اوپر دوسرے طبقہ کے منشاء خیال کے ضمن
 میں ہو چکا ہے اسلئے طریق لڑکیوں کے لئے یہی ہے جو زمانہ دراز سے چلا آتا ہے کہ دو دو چار چار لڑکیاں اپنے
 اپنے تعلقات کے مواقع میں آویں اور پڑھیں اور حتی الامکان اگر ایسی استانی مل جاوے جو تنخواہ نہ لے تو
 تجربہ سے یہ تعلیم زیادہ بابرکت اور با اثر ثابت ہوتی ہے۔ اور بدرجہ مجبوری اسکا بھی مضائقہ نہیں اور جہاں
 کوئی ایسی استانی نہ ملے اپنے گھر کے مرد پڑھا دیا کریں پڑھانے کا تو یہ طرز ہو۔ اور نصاب تعلیم یہ ہو کہ اول
 قرآن مجید حتی الامکان صحیح پڑھایا جاوے۔ پھر کتب دینیہ سہل زبان کی جس میں تمام اجزائے دین کی مکمل
 تعلیم ہو۔ دوسرے نزدیک اس وقت بہشتی زیور کے دسوں حصے ضرورت کیلئے کافی ہیں، اور اگر گھر کا مرد تعلیم
 دے تو جو مسائل شرمناک ہوں ان کو چھوڑ دے اور اپنی بی بی کے ذریعہ سے سمجھاوے۔ اور اگر یہ انتظام بھی
 نہ ہو سکے تو ان پر نشان کر دے تاکہ ان کو یہ مقامات محفوظ رہیں۔ پھر وہ سیاسی ہو کر خود سمجھ لیں گی۔ یا اگر عالم شوہر
 میسر ہو اس سے پوچھ لیں گی۔ یا شوہر کے ذریعہ سے کسی عالم سے تحقیق کر لیں گی (چنانچہ بندہ نے بہشتی زیور کے
 دستور العمل میں جو دیباچہ کے حاشیہ پر شروع ہوا ہے اس کا خلاصہ لکھ دیا ہے مگر بعض لوگ اس کو دیکھتے
 نہیں اور اعتراض کر بیٹھتے ہیں کہ اگر کوئی مرد پڑھانے لگے تو ایسے مسائل کس طرح پڑھاوے اسلئے ان کا
 لکھنا ہی کتاب میں مناسب نہ تھا کیسی کچھ سمجھ ہے، بہشتی زیور کے اخیر میں مفید رسالوں کا نام بھی لکھ دیا گیا
 ہے جن کا پڑھنا اور مطالعہ عورتوں کو مفید ہے اگر سب نہ پڑھیں تو ضروری مقدار پڑھ کر باقیوں کو مطالعہ میں ہمیشہ
 رکھیں اور تعلیم کے ساتھ ان کے عمل کی بھی نگرانی رکھیں اور اس کا بھی انتظام کریں کہ ان کو تدبیر کا شوق ہو۔

تاکہ عمر بھر علمی شغل رہے تو اس سے علم و عمل کی تجدید و تخریبیں ہوتی رہتی ہے۔ اور اس کی بھی ترغیب دیں کہ مطالعہ کتب مفیدہ سے کبھی غافل نہ رہیں اور ضروری نصاب کے بعد اگر طبیعت میں قابلیت دیکھیں تو عربی کی طرف متوجہ کریں تاکہ قرآن و حدیث و فقہ اصلی زبان میں سمجھنے کے قابل ہو جائیں اور قرآن کا خالی ترجمہ جو بعض لڑکیاں پڑھتی ہیں۔ میرے خیال میں سمجھنے میں زیادہ غلطی کرتی ہیں اسلئے اکثر کے لئے مناسب نہیں۔

یہ تو سب پڑھنے کے متعلق بحث تھی۔ رہا لکھنا تو اگر قرآن سے طبیعت میں بیباکی معلوم نہ ہو تو کچھ مضائقہ نہیں۔ ضروریات خانگی کے لئے اسکی بھی حاجت ہو جاتی ہے اور اگر اندیشہ خرابی کا ہو تو مفاسد سے بچنا جلب مصالح غیر واجبہ سے اہم ہے۔ ایسی حالت میں لکھنا نہ سکھلا دیں اور نہ خود لکھنے دیں اور یہی فیصلہ کیا ہے عقلاء نے اس اختلاف کا کہ لکھنا عورت کے لئے کیسا ہے۔ اب مضمون کو ختم کرتا ہوں اور غالباً اس مضمون کو بعنوان تسہیل اعادہ کی حاجت نہ ہوگی۔

کتبہ :- اشرف علی تھانوی سلخ شوال المکرم ۱۳۳۱ھ

طہارت یعنی وضو اور غسل کی فضیلت اور ثواب کا بیان

حدیث میں ہے کہ جو کوئی وضو کرتے وقت بسم اللہ پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ پڑھنا زیادہ بہتر ہے، پھر ہر عضو دھوتے وقت یہ پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فارغ ہونے کے بعد یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاَجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ تو اس کے لئے آٹھوں دروازے جنت کے کھول دیئے جائینگے جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو (بعد مرنے کے) اگر فوراً دو رکعت نفل، نماز پڑھے کہ اُن میں قرآن پڑھے (جیسے کہ پڑھا کرتے ہیں) اور اس کو جانی لے (یعنی غفلت سے نہ پڑھے جس میں پتہ ہی نہ لگے کہ کیا پڑھا کیا نہیں بلکہ حضور قلب سے پڑھے تاکہ معلوم رہے کہ میں کیا پڑھتا ہوں) اور تمام نماز اسی طرح حضور قلب سے پڑھے تو وہ نماز سے ایسے حال میں فارغ ہوگا کہ گناہوں سے پاک ہوگا۔ مثل اس دن کے جس دن اسکو اسکی ماں نے جنا تھا پس اس سے کہا جا دیگا کہ نئے سرے سے عمل کر (رواہ الحافظ المستنصری وحسنہ کذا فی احوال السنن) اس وقت تک کے گناہ معاف ہو گئے اور علماء اس سے گناہ صغیرہ مراد لیتے ہیں اور دوبارہ عمل کرنے کیلئے کہنا کیسے معلوم ہوگا۔ سو اس کی یہ صورت ہے کہ اس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمادینے سے معلوم ہو گیا اور اس قدر کہہ دینا مسرت حاصل ہونے اور عمل کرنے کے لئے کافی ہے۔

حدیث میں ہے کہ اُس شخص کا وضو کامل نہیں ہوتا جو مجھ پر درود نہ پڑھے۔ اور دوسری حدیث میں درود پڑھنے کا

وقت وضو کے بعد آیا ہے۔ (احیاء السنن) حدیث میں ہے کہ جو مسلمان وضو کرتا ہے پس منہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے ہر گناہ دور ہو جاتا ہے۔ جس کی طرف اس کی آنکھوں نے دیکھا تھا پانی کے ساتھ یا یہ فرمایا کہ آخر قطرہ پانی کے ساتھ۔ پھر جب دونوں ہاتھ (کہنیوں تک) دھوتا ہے تو اس کے دونوں ہاتھ کے گناہ دور ہو جاتے ہیں جن کو ہاتھوں سے کیا تھا پانی کے ساتھ۔ یا یہ فرمایا کہ آخری قطرے پانی کے ساتھ۔ پھر جب دونوں پیر دھوتا ہے تو وہ تمام گناہ دور ہو جاتے ہیں جنکو پیروں سے کیا تھا یہاں تک کہ گناہوں سے صاف ہو جاتا ہے۔ (مسلم) ان گناہوں سے مراد صغیرہ گناہ ہیں جیسا کہ علماء نے فرمایا ہے۔ اور آنکھ کا گناہ جیسے کسی کو بری نظر سے دیکھنا اور ہاتھ کا گناہ مثلاً کسی کو بری نیت سے ہاتھ لگانا اور پیروں کا گناہ مثلاً بری نیت سے کہیں جانا۔ خوب اچھی طرح وضو کیا کرو۔ کس قدر فضیلت و بزرگی وضو کی ہے اسکی قدر کرو۔ حضرت انس رضیہ بڑے درجہ کے صحابی ہیں اور دس برس تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے ان سے ایک طویل حدیث میں وارد ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ اے انس مبالغہ کر غسل میں جنابت سے (یعنی جو حاجت غسل سے کیا جاتے ہیں) پس تو بے شک نہایت کی جگہ سے ایسے حال میں نکلے گا کہ کوئی گناہ اور خطا تجھ پر کچھ باقی نہ رہیگا۔ (گناہ صغیرہ کی معافی یہاں بھی مراد ہے) میں نے یہ قول حضرت انس کا ہے، عرض کیا کہ غسل میں مبالغہ کی کیا صورت ہے اے رسول اللہ۔ فرمایا (وہ یہ ہے) کہ تو بالوں کی جڑیں ترک کرے اور بدن کو خوب صاف کرے۔ (بدن کو مل کر صاف کرنا مستحب ہے اور اچھی طرح صفائی بغیر ملنے کے نہیں ہوتی۔ اور مبالغہ سے مراد بہت اچھی طرح نہانا ہے جس کی تفسیر اور شرح حضور نے بیان فرمائی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) اے میری پیارے بیٹے (شفقت سے یہ لفظ استعمال فرمایا) اگر تو طاقت رکھے ہر وقت وضو سے رہنے کی (تو ایسا کر ہر وقت وضو سے رہنا مستحب ہے) پس جس کو موت اس حالت میں آئے کہ وہ با وضو ہو تو اسے شہادت (کا ثواب) مرحمت ہوگا۔ (ابو یعلیٰ)

تمام شد

(۱۶ صفر ۱۳۳۳ھ یوم چہار شنبہ)

بعد الحمد والصلوة احقر اشرف علی عفی عنہ نے اس ضمیمہ و حواشی متعلقہ حصہ اول ہشتی زیور

کو مرقا فخر فاخود مؤلف سلمہ اللہ تعالیٰ سے سنا۔ میں سب مضامین سے متفق ہوں۔

اللہ تعالیٰ مؤلف سلمہ اللہ کو جزائے خیر دے اور اس تالیف کو منقح خیر بنا دے۔ آمین

۱۶ صفر ۱۳۳۳ھ ہجری

ضمیمہ ثانیہ ہشتی زہور حصہ اول مستحکم تصحیح الاغلاط و تنقیح الاغلاط

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مہر

از حکیم الامتہ مجدد الملتہ حضرت مولانا مولوی حافظ شاہ محمد انصاری صاحب دہلی

بعد الحمد والصلوٰۃ۔ یہ کتاب درحقیقت استقلالاً تصحیح ہے ان اغلاط کی جو احقر کی تالیفات میں ناقصین و کاتبین کے تغافل سے رہ گئی ہیں اور استطراداً ان مسامحات کی جو خود احقر سے صادر ہو گئی ہیں۔ ان سب کی تصحیح کی صورت یہ رکھی ہے کہ اول ایک کتاب کو مع قید نام مطبع و سن طبع لیکر اس کے ایسے مقامات کو مع صفحہ و سطر اس طرح لکھا ہے کہ اول سرخی اصل کے بعد عبارت موجودہ پھر سرخی اصلاح کے بعد عبارت مقصودہ (جو بعد تصحیح ہونا چاہئے) یا مضمون ضروری لکھ دیں تاکہ ناظرین اپنے نسخوں کو اسی کے مطابق تصحیح کر لیں۔ اس تفصیل سے کہ جو نسخے دوسرے مطبع اور سنہ کے چھپے ہوئے ہوں ان کو مطالعہ کے قبل اس نسخہ ماخوذہ اور ان مقامات کے مجموعہ سے درست کر لیں۔ البتہ اگر کوئی مقام ان دوسرے ہی نسخوں میں صحیح ہو اور اس نسخہ ماخوذہ میں غیر صحیح ہو۔ مگر اس فہرست میں غفلت سے رہ گیا ہو۔ اس مقام کو اس فہرست کے بھروسے نہ بگاڑیں بلکہ ہم لوگوں کو بھی اطلاع کر دیں۔ چونکہ مجھ کو اس قدر فرصت نہ تھی اس لئے اس کام میں احقر نے اپنے بعض ثقات احباب سے بہت زیادہ مدد لی ہے جن کے علم و استعداد و تنقید و تدین پر مجھ کو اپنے گمان میں وثوق تھا۔ آخر میں چند دیگر ضروری امور پر تنبیہ کر دینا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے (۱) تصحیح کیلئے ہر کتاب کا وہ نسخہ اختیار کیا گیا ہے جو سب سے آخر میں طبع ہوا ہے باستثناء ان تالیفات کے جو صرف ایک ہی مرتبہ طبع ہوئی ہیں۔ (۲) جن نسخہ ماخوذہ بغرض تصحیح کے ساتھ غلط نامہ منضم ہے اس تالیف کی غلطیوں میں سے صرف وہ غلطیاں لی جائیں گی جو اس غلط نامہ میں موجود نہیں ہیں۔ لہذا تمام غلط نامے اس کتاب کا ضمیمہ سمجھے جائیں۔ (۳) اس کتاب میں صرف وہ غلطیاں لی جائیں گی جو ناظرین کیلئے فہم مضائقہ

میں دشواری پیدا کر نیوالی یا ان کو غلطی میں ڈالنے والی ہوں۔ محاورہ اور زبان کی غلطیاں اس میں داخل نہ کی جائیں گی۔ (۴) جو کتابیں ہمارے علم میں شائع ہو چکی ہیں ان کی اغلاط کی تصحیح جن پر ہم کو اس وقت تک متنبہ ہوا ہے تصحیح الاغلاط و تنقیح الاغلاط کی جلد اول قرار دی گئی ہے اور جن تالیفات کی اشاعت کا ہم کو بعد کو علم ہو گا یا جو تالیفات آئندہ شائع ہونگی یا تالیفات مطبوعہ ۱۳۳۷ھ تک کی جن اغلاط پر ہم کو بعد کو متنبہ ہو گا ان کی تصحیح کتاب موسوم کی بلد ثانی میں کی جائیگی۔ (۵) جس تالیف کو کوئی صاحب چھاپنا چاہیں ان کو چاہے کہ اول وہ تصحیح الاغلاط کا مطالعہ فرمائیں اور جن غلطیوں کا تعلق کتابت سے ہو ان کو تصحیح کر لیں اور جن مسامحات کا تعلق مضمون سے ہے ان کی تنبیہات کو بلفظ بطور حاشیہ کے کتاب پر چڑھا دیں۔ ہم اس تنبیہ کو اس کتاب میں ہر تالیف کی تصحیح کے ابتداء میں یاد دہانی کے لئے اعادہ کریں گے (۶) جن اغلاط کا تزیح الراجح میں ذکر کیا گیا ہے ان سے اس کتاب میں اس کتاب کی اصلاحات کے ذیل میں جس سے اس کا تعلق ہے تفصیلاً یا اجمالاً تعرض کیا جاوے گا (۷) تصحیح الاغلاط میں ہر کتاب کی تصحیح و اصلاح ایک جگہ حصہ قرار دی جاوے گی۔ (۸) جس کتاب میں غلط نامہ لگا ہوا ہے اسکے غلط نامے کی تصحیح بھی تصحیح الاغلاط میں اصل کتاب کے ساتھ کی جاوے گی۔ (۹) اس کتاب میں صرف ان ہی مضامین کی اصلاح کی جاوے گی جو احقر سے تعلق رکھتے ہیں اور جو مضامین بطور حاشیہ وغیرہ کے دوسرے انخاص کی طرف سے ان کے ساتھ ملحق ہیں ان سے تعرض نہ کیا جاوے گا۔ الانادرًا۔

کتبہ محمد اشرف علی عفی عنہ

تمہید از مولانا مولوی حبیب احمد صاحب کیرانوی

احقر حبیب احمد کیرانوی مدعا نگار ہے کہ اعلیٰ حضرت مجدد الملتہ والدین فاہست انہارینو ضہم نے اپنے اس حسن ظن کے سبب جو آنجناب کو اس ہیچیمیز سے ہے اپنی تصنیفات پر نظر ثانی کی خدمت احقر کے سپرد فرما رکھی ہے بنابرین یہ احقر اپنی استعداد کے موافق اس خدمت کو انجام دے رہا ہے اسکے متعلق چند امور کا اظہار کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ (الف) جن اصلاحات کا تعلق حضرت مولانا مظلیم العالی کے مضامین سے ہے ان کے متعلق یہ بتلادینا ضروری ہے کہ ان میں سے جن میں حضرت مولانا مظلیم العالی سے کثرت مشاغل وغیرہ کے سبب بدابہت تسامح ہوا ہے اسکے متعلق تو کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن جن اصلاحات کا تعلق ایسے مضامین سے ہے جن میں وقوع تسامح نظری ہے ان کے متعلق یہ بتلادینا ضروری ہے کہ احتمال خطا ہر دو جانب پر یعنی یہ بھی ممکن کہ فی الواقع حضرت مولانا تسامح ہوا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ احقر کی غلطی ہو۔ پس ایسے مقامات پر جو حضرات اہل علم اور ذی رائے ہیں انکو چاہئے کہ وہ اصل مضمون اور اصلاح دونوں پر نظر کر کے امرحق کو اختیار کریں اور جو حضرات اہل الرائے نہیں ہیں وہ دیگر علماء و

تحقیق فرمائیں۔ (ب) بعض اصلاحات ایسی بھی ہیں جن کا تعلق اصلاح تسامح سے نہیں ہے بلکہ ان کا تعلق توضیح مضمون یا کسی اور فائدہ سے ہے۔ (ج) ہشتی زیور کے ان مسائل کی تحقیق کیلئے جن پر معاندانہ اعتراضات کئے گئے ہیں ہم نے ایک مستقل کتاب لکھی ہے جس کا نام تحقیقات مفیدہ رکھا گیا ہے پس اس کتاب میں جہاں ان مسائل کا ذکر آئے گا وہاں ان مسائل پر اجمالاً کلام کر کے تفصیل کیلئے تحقیقات مفیدہ کا حوالہ دیدیا جائیگا جن کو ان مسائل کی تحقیق اور تفصیل معلوم کرنے کا شوق ہو وہ اس کتاب میں دیکھ لیں۔ وہ کتاب تدریجاً "الامداد" میں شائع ہوئی ہے۔ (د) اس کتاب میں تحقیقات مفیدہ کا انہیں مسائل کے تحت میں حوالہ دیدیا جائیگا جن کے متعلق معاندانہ اعتراضات کا ہر کو علم ہو چکا ہے اور جن کے متعلق علم نہیں ہوا ان کے متعلق حوالہ نہ ہوگا۔" احقر حبیب احمد کیرانوی عفی عنہ (تمہیدیں ختم ہوئیں آگے ضمیمہ ثانیہ شروع ہوتا ہے۔)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

آغاز کتاب بعد تمہید

اصل مسئلہ اللہ و رسول نے دین کی سب باتیں الخ۔ تحقیق اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ اور رسول نے دین کی سب باتیں بندوں کو بتلا دی ہیں خواہ اصول کلیہ کے طور پر ہوں یا تفریعات جزئیہ کے طور پر اور بدلالة النص ہو یا بشارۃ النص الی غیر ذلک من وجوہ البیان اسلئے اب کوئی نئی بات دین میں نکالنا درست نہیں۔ ایسی نئی بات کو جو نہ نصوص میں مخصوص ہو نہ ان پر مستنبط ہو بدعت کہتے ہیں اور بدعت بایں معنی بڑا گناہ ہے۔ اس توضیح سے معلوم ہوا کہ اقوال صحابہ و تابعین ائمہ مجتہدین جو کہ نصوص پر مستنبط ہیں بدعت نہیں ہیں۔ ہاں جو امور مستند الی الدلالة الشرعیہ نہیں ہیں اور اہل بدعت نے ان کو زبردستی دین میں ٹھونس دیا ہے وہ ضرور بدعت ہیں۔ اصل مسئلہ تمام امت میں سب سے بہتر ہیں الخ۔ تحقیق یعنون صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے منصوص ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور سے پاس ہو چکا ہے چنانچہ امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں خیر ہذا الامۃ بعد نبینا ابوبکرؓ کذا فی منہ احمد اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کذا نقول و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الامۃ البینۃ و بعد ابوبکرؓ کذا فی المشکوۃ اصل مسئلہ کسی کا نام لیکر کافر کہنا الخ تحقیق۔ اس میں دو جزو ہیں۔ ایک یہ کہ کسی کا نام لیکر کافر کہنا بڑا گناہ ہے اور دوسرا کسی کا نام لیکر اس پر لعنت کرنا بڑا گناہ ہے جو جزو اول کے معنی یہ ہیں کہ کسی کا نام لیکر اس کو قطعی طور پر کافر کہنا بڑا گناہ ہے بشرطیکہ اس کا کفر قطعی نہ ہو کیونکہ اس میں دعویٰ ہے علم غیب کا۔ ہاں باعتبار ظاہر حال اس کو کافر کہنا اور اسکے ساتھ کفار کا معاملہ کرنا گناہ نہیں بشرطیکہ وہ مقررہ کفر ہو یا مدعی اسلام تو ہو مگر ضروریات دین میں سے کسی امر کا منکر ہو جیسے رد افض کہ جمع میں الاختیار کو حرام نہیں مانتے بلکہ اس کو محرف اور مہدل کہتے ہیں اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ و عثمان غنیؓ وغیرہم رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مؤمن ظاہر و باطناً نہیں جانتے حالانکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کو مؤمن ظاہر و باطناً جاننا اور ماننا ایسا ہی قطعی ہے جیسا کہ نماز روزہ وغیرہ کا ما جاہدہ الرسول ہونا۔ اسلئے ان کے ایمان کا انکار بے شبہ تکذیب ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ رہا جزو ثانی۔ سوا اسکے معنی یہ ہیں کہ کسی شخص کا نام لیکر اس پر

لعنت کرنا خواہ وہ مسلمان ہو یا کافر بڑا گناہ ہے۔ بشرطیکہ اس کا کفر قطعی نہ ہو۔ کیونکہ اگر اس کا کفر قطعی نہیں ہے تو اس میں احتمال ہے اس امر کا کہ وہ فی علم اللہ مرحوم ہو لیکن وہ منافق یا ظاہر احوالاً او مالاً اور جب وہ احتمالاً فی علم اللہ مرحوم ہو تو اس پر لعنت کرنا جائز نہ ہوگا اور اگر وہ مسلمان ہے تب تو عدم جواز ظاہر ہے ان کل مومن مرحوم وایس عملوں بعض لوگوں کو مشرعویت لعان سے جواز لعن معین کا شبہ ہوا ہے مگر یہ ان کی غلطی ہے۔ کیونکہ اگر مشرعویت لعان جواز لعن شخصی کو مستلزم ہوگی تو لازم آئے گا کہ جس کیلئے لعان مشروع ہوا اس پر لعن جائز ہو۔ حالانکہ اس کا کوئی قائل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ لعان تو صحابہ اور غیر صحابہ سب کیلئے مشروع ہے پس چاہئے کہ صحابہ پر بھی لعن جائز ہو دلائل بقول مسلم۔ پس معلوم ہوا کہ مشرعویت لعان اور چیز ہے اور جواز لعن شخصی دوسری چیز۔ اور اول ثانی کو مستلزم نہیں نیز بعض لوگوں کو دہوکہ ہوا ہے اور انہوں نے لعن کے معنی ابعاد عن الرحمة بیان کر کے کہا ہے کہ ابعاد عن الرحمة کی دو صورتیں ہیں۔ ایک ابعاد عن الرحمة مطلقاً اور دوسری ابعاد عن الرحمة المختصة بالابرار رسول لعن بالمعنی الاول مسلمان پر نہیں ہو سکتی۔ ہاں لعن بالمعنی الثانی اس پر ہو سکتی ہے مگر یہ بھی انکی غلطی ہے کیونکہ رحمة مخصوصہ بالابرار کے بھی درجات متفاوت ہیں۔ ایک وہ رحمت ہے جو مخصوص بالانبیاء ہے۔ اور دوسری وہ جو مخصوص بالصحابہ ہے۔ پس چاہئے کہ نعوذ باللہ صحابہ پر لعن بمعنی ابعاد عن الرحمة المختصة بالانبیاء جائز ہو دلائل بقول مسلم علی ہذا رحمة مخصوصہ بالانبیاء کے بھی درجات متفاوت ہیں۔ چنانچہ ایک وہ رحمت ہے جو مخصوص بنجانب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے ایک وہ ہے جو اس سے کم ہے۔ پس چاہئے کہ نعوذ باللہ انبیاء پر لعن بمعنی ابعاد عن الرحمة المختصة برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جائز ہو۔ دلائل بقول مسلم پس ثابت ہوا کہ لعن شخصی بجز ان کفار کے جبکہ کفر قطعی ہے کسی پر جائز نہیں اور جو لوگ جواز کے قائل ہوئے ہیں۔ انکو اسکے مفاسد و لوازم پر متنبہ نہیں ہوا ورنہ وہ ہرگز اسکے قائل نہ ہوتے۔ اصل ضابطہ علی بخش حسین بخش۔ عبدالباقی وغیرہ نام رکھنا الخ۔ تحقیق اس مسئلہ پر بعض جہلاء نے اعتراض کیا ہے مگر ہم اس مسئلہ کے ثبوت میں خاتم علماء فرنگی محل جناب مولوی عبدالحی صاحب قس سرہ کافتویٰ پیش کرتے ہیں جنکو یہ جہلاء اپنا استاد بھی مانتے ہیں اور ان کو علماء محققین میں شمار کرتے ہیں اور انکی تصانیف مثل صحابہ سے احتجاج بھی کرتے ہیں۔ مولوی صاحب موصوف تحریر فرماتے ہیں الجواب ایسا نام جس میں اضافت عبد کی طرف غیر خدا کے ہو درست نہیں ہے اور اگرچہ صرف اس قسم کے نام رکھنے سے حکم شرک کا نہ ہو۔ بسبب احتمال اس کے کہ عبد سے مراد خادم و مطیع ہے مگر بولے شرک سے ایسا نام خالی نہیں ہے۔ بہشتی زیور میں اسی بولے شرک کی بناء پر اس کو افعال شرک و کفر میں درج کیا ہے۔ حبیب احمد قرآن و حدیث اس قسم کے نام رکھنے کی ممانعت پر دال ہیں اور علماء است محمدیہ نے بھی جابجا اسکی تصریح کی ہے۔ تفسیر جلالین میں ہے هو الذی خلقکم من نفس واحدة وجعل خلق منها زوجاً و اجواء لیسکن الیہا فلما تغشاها حملت حملاً خفیفاً هو النطفة فمرت به ذہبت وجاءت لحقة فلما انزلت کبر الولد فی بطنہا و اشفقہا ان یکون یمیماً دعوا اللہ ربہما للئن ایتنا صالحاً اسویا لنکون من الشاکرین فلما اناھا صالحاً جعلوا لہ شریکاً فیہا اناھا بتسمیة عبد الحارث ولا ینبغی ان یکون عبداً الا للہ و لیس ہذا شرک فی المعبودیة بعضہا

آدم وروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لما ولدت حواء طاف بہا ابلیس کان لا یعیش لہا ولد فقال سمیہ عبد
 الحارث فانہ یعیش فسمتہ فعاش فكان ہذا من حی الشیطان امرہ رواہ الحاکم وقال صحیحہ والترمذی قال حسن
 غریب انتہی ملخصاً اور حمل کے حواشی جلالین میں ہے ولین الجعل لمذکور یا شراک اللہ بل ہوشیہ فی التسمیۃ
 وھذا لا یقتضی الکفر اھ اور شرعہ الاسلام میں ہے ولا یسمیہ حکیماً ولا حکماً ولا ابا عیسیٰ ولا عبد فان انتہی
 اور ملا علی قاری کی شرح فقہ ائبر میں ہے اماما اشتهر من التسمیۃ بعبد النبی فظاہرہ کفر الا ان اراد بالعبد
 المملوک انتہی اور ملا علی قاری کی شرح مشکوٰۃ میں ہے ولا یجوز نحو عبد الحارث وعبد النبی ولا غیرہ مما شاع
 بین الناس اھ اور ابن محمد کی کی شرح منہاج میں ہے ولیم ملک الاملاء لان ذلک لیس لغیر اللہ وکذا
 عبد النبی عبد الکعبۃ اول الدار اعلیٰ او الحسن لایہام التشریک انتہی واللہ اعلم۔ حردہ عبدہ الراجی
 عفوریہ الفوی ابو الحسن محمد عبد الحی تجاود اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی "مجموعہ فتاویٰ جلد دوم ص ۲۹۶ و ۲۹۷
 رہا علی بخش سواس کا موہم شرک ہونا اس وجہ سے ہے کہ جس طرح عبد مشترک ہے یوں ہی علی بھی مشترک ہے
 درمیان ام خدا اور اسم علی مرتضیٰ کے اور تباد اس سے اسم علی مرتضیٰ ہی ہے۔ کیونکہ یہ امر کہ خدا کا نام بھی علی ہے
 عوام اسکو نہیں جانتے اور حسین بخش اس کا واضح قرینہ ہے۔ پس اسکے موہم شرک ہونے میں شبہ کرنا سراسر جہل ہے۔
 اصل ضمیمہ اچھی بری تاریخ اور دن کا پوچھنا۔ الخ۔ تحقیق مطلب یہ ہے کہ عورتوں وغیرہ میں جو اختلاط ہنود یا
 ردافض کے سبب یہ بات پیدا ہو گئی ہے کہ وہ نجومیوں وغیرہ سے اچھی بری تاریخیں اور دن پوچھا کرتی ہیں۔ حالانکہ
 شریعت میں اسکی کچھ اصل نہیں ہوتی یہ امر شرک اور کفر کی باتوں میں سے ہے۔ بایں معنی کہ یہ کفار کا طریقہ ہے نہ کہ
 مسلمانوں کا اور یہ مطلب نہیں ہے کہ اگر شریعت سے (فرضاً یا حقیقۃً) کسی تاریخ یا دن کی بُرائی یا اچھائی ثابت ہو
 تو اس کا دریافت کرنا بھی شرک اور کفر کی بات ہے۔ بھلا کون مسلمان ہوگا جو ایسا کہیگا یہ معترضین کا عناد ہے کہ وہ کلام
 کو ایسے محل پر محمول کرتے ہیں جو قائل کذبین سے گوسوں دور ہے۔ رہا یہ امر کہ شرعاً بعض دنوں کا بعض کاموں کیلئے اچھا ہونا اور بعض دنوں کا
 بعض کاموں کیلئے برا ہونا ثابت ہی یا نہیں۔ سو یہ امر آخر ہے اور بہشتی زیور اس سے سوا کت ہو۔ نہ وہ اس کی نفی کرتی ہے نہ اثبات۔
 پس اس پر یہ اعتراض کرنا کہ یہ مسئلہ شریعت کے خلاف ہے غلط ہے اور پوچھنے سے مراد بغرض تصدیق پوچھنا
 ہے نہ کہ مطلقاً جیسا کہ حدیث مسلم میں ہے من اتی عوا فاسألہ عن شئ لم یقبل لہ صلوٰۃ اربعین لیلۃ اصل
 ضمیمہ شگون لینا تحقیق۔ واضح ہو کہ فال شرعی اور چیز ہے اور شگون جو عوام میں اختلاط ہنود وغیرہ کے سبب
 مروج ہے وہ اور ہے۔ چنانچہ فال شرعی یہ ہے کہ کوئی شخص اتفاقاً کسی کے منہ سے کوئی اچھا لفظ سنے اور اسکو سنکر
 حق سبحانہ کی جانب سے وصولی خیر کا امیدوار ہو اور شگون مروج یہ ہے کہ ہتھیلی میں کھجلی ہوئی۔ سمجھا کہ روپیہ
 ہاتھ آئیگا۔ کسی نے چھینک دیا سمجھا کہ کام نہ ہوگا۔ دہنی آنکھ پھر کی کھجکھٹائی ہوئی بایں آنکھ پھر کی سمجھا کہ رنج ہوگا۔

اس قسم کے شگون از قسم عرفانہ ہیں اور فال شرعی میں داخل نہیں ہیں بلکہ وہ طیرہ میں داخل ہیں اور بحديث الطیبرۃ
 مشرک امور شرکیہ میں داخل ہیں۔ پس بعض حمقاء کا یہ سمجھنا کہ شگون نیک مطلقاً جائز ہے اور بہشتی زیور کا مسئلہ غلط ہے
 جہل صریح اور واضح گمراہی ہے۔ اصل چٹک تصویر رکھنا۔ تحقیق تصویر سے مراد جاندار کی بڑی تصویر ہے۔
 اور مقصود اس سے ان لوگوں کی اصلاح ہے جو نئی روشنی سے متاثر ہو کر اپنے دوست احباب کی تصویریں رکھتے
 ہیں۔ یا جاننا اعتقاد سے مغلوب ہو کر بزرگوں کی تصویریں بغرض تبرک رکھتے ہیں اور ان کی تعظیم و تکریم کرتے
 ہیں جو کہ حالاً یا مآلاً شرک ہے اور ہر تصویر مراد نہیں ہے خواہ جاندار کی ہو یا بیجان کی اور چھوٹی ہو یا بڑی ضرورت
 ہو یا بلا ضرورت۔ مہمان ہو یا معظّم جیسا کہ بعض حمقاء کا خیال ہے اور نظیر اسکی حدیث مسلم ہے۔ حبیب جبریل
 علیہ السلام کے یہ الفاظ ہیں انا لاندخل بیتا فیه کلب او صوۃ کیونکہ جس طرح حدیث مذکور میں صوۃ و کلب
 لفظاً مطلق ہیں اور معاً مقید۔ یوں ہی بہشتی زیوریں تصویر لفظاً مطلق ہے اور معنی مقید فتنہ۔ اصل چٹک چرائے جانا
 تحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لعن اللہ ذوات القبور والمتخذین علیہا المساجد السج
 رواہ الترمذی وغیرہ۔ اس میں قبروں پر چراغ جلانے کی صریح ممانعت موجود ہے اور اصل از اس ممانعت کا یہ ہے
 کہ قبروں پر چراغ جلانے میں بہت بڑا خطرہ تھا قبر پرستی کا جو کہ شرک ہے۔ اسلئے سد باب شرک کیلئے اسکی ممانعت
 فرمائی گئی۔ لیکن بعض لوگوں نے اس دقیقہ اور راز کو نہیں سمجھا۔ اور بدیں عذر کہ اس میں تعظیم شان اولیاء اللہ ہے
 انکو جائز کہہ دیا اور یہ خیال نہ کیا کہ جو تعظیم حد شرک تک پہنچی ہوئی ہو یا منجرا لی الشرک ہو وہ خود جائز نہیں۔ پس اسکی
 بنا پر کسی مجرم منصوص کو کیسے جائز قرار دیا جاسکتا ہے۔ واضح ہو کہ جب کسی مستحب امر میں کوئی مصلحت ہو اور اس سے
 بڑا مفسدہ ہو تو وہ مصلحت نظر انداز کر دی جاتی ہے اور مفسدہ کا لحاظ کیا جاتا ہے چنانچہ حق سبحانہ جوئے اور شراب
 کی نسبت فرماتے ہیں یسئلونک عن الخمر والیسر قل فیہما اثم کبیر و منافع للناس اثمہما اکبر من نفعہما دیکھو باوجود
 جوئے اور شراب میں منفعتیں بھی تھیں مگر مفسدہ اثم کا لحاظ کیا گیا اور منافع کو نظر انداز کر دیا گیا۔ پس قبروں پر چراغ
 جلانے میں بھی اگر کوئی مصلحت ہو تو مفسدہ عظیم کے مقابلہ میں جس کا آج کھلی آنکھوں مشاہدہ کیا جا رہا ہے۔
 اور اس تعظیم مفرد کے سبب لوگ برابر شرک جلی میں گرفتار ہو رہے ہیں۔ ہرگز اسکو جائز نہیں کیا جاسکتا اور کسی
 کے قول کے مقابلہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو نہیں چھوڑا جاسکتا۔ تعجب ہے حمقاء زمانہ سے کہ وہ
 ایک طرف تو اتنا غلو کرتے ہیں کہ اتباع حدیث کا دعویٰ کر کے فقہار کے افواں مفتی بہ کو چھوڑ دیتے ہیں اور دوسری
 طرف ہ اسقدر کمی کرتے ہیں کہ بعض علماء کے اقوال کو اڑھانہ انصوص صریحہ کو رد کرتے ہیں نیز بھی تو اتنا غلو کرتے ہیں کہ باوجود وسعت فی المسلك
 کے احتیاطی مسلك کے چھوڑ دینے پر اعتراض کرتے ہیں اور کبھی اس قدر کمی کرتے ہیں کہ لوگوں کے مشرک اور بت پرست
 ہو جانے کی بھی پرواہ نہیں کرتے بلکہ شرک و بت پرستی کی بنیاد مضبوط کرتے ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ قبروں پر چراغ جلانا

بنص صریح حرام ہے اور یہ ان امور میں سے ہے جو اسلام میں بت پرستی کی جڑ قائم کرتے ہیں اور جن کا مفسد
 الی الشک ہونا مشاہدہ ہو چکا ہے اسی حالت میں کوئی مصلحت اسکی حرمت کی معاض ہو کر اسکو نہیں اٹھا سکتی اور اسکے جواز میں
 کسی عالم کا قول متبر نہیں سفایۃ مافی الباب یہ ہے کہ جو علماء اسکے جواز کی طرف گئے ہیں وہ اس بنا پر معذور ہیں کہ انکو مفسدہ کا احساس
 نہیں ہوا مگر بعد وضوح مفسدہ کی کوائلی کو رانہ تقلید کی گنجائش نہیں ہے اصل ضحکہ عورتوں کا وہاں جانا۔ اہم تحقیق عورتوں کا قبروں پر
 جانا کوئی نفسہ شرع ہے مگر عراض خارجیہ کی وجہ سے غیر شرع ہے جیسا کہ مساجد میں جانا اور جماعتوں میں شریک ہونا بلکہ مقابر پر چلنے میں
 مفسدہ زیادہ ہے کیونکہ عموماً مقابر جنگلوں میں ہوتے ہیں جہاں ناموس کا زیادہ خطرہ ہے اصل ضحکہ پختہ قبریں بنانا تحقیق فی المشکوۃ عن
 جابر قال بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن جحیم بن القبر وازیب بن علیہ ان یقول واہ مسلم وفيہ ایضاً عن ابی ہریرۃ الغزوی قال قال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجھصوا علی القبور ولا تصلوا الیہا رواہ مسلم وفيہ ایضاً عن ابی الہیام الاسدی قال قال علی المرتضیٰ علی ما یثبته
 علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقربوا منہ ولا تقربوا منہ الا سبیلہ رواہ مسلم وفيہ ایضاً عن جابر قال منع رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم ان یجھصوا القبور وان یتکب علیہا وازنوطاً رواہ الترمذی ان روایات میں جحیم بن القبر کی ممانعت صراحتہ موجود ہے
 اور اسکے علاوہ قبر کے اوپر کوئی شے بنانے ان پر کتبہ قائم کرنے انکی طرف نماز پڑھنے انکے زیادہ اونچا بنانے کی ممانعت بھی موجود ہے۔
 اور ان پر مساجد بنانے اور چراغ جلانے کی ممانعت پیشتر گذر چکی ہے۔ ان تمام نصوص میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
 مقصود یہ ہے کہ قبروں کے اندر کوئی شان عظمت کی پیدا نہ ہونے پائے تاکہ لوگ انکی پریش نہ کرنے لگیں لیکن شیخ عبد الغنی نابلسی غیرہ نے ان
 نصوص صریحہ کا معارضہ کیا اور جن امور کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صراحتہ اور اہم لیکر منع فرمایا تھا انہوں نے یہ صریح منع فرمادیا اور صراحتی پر اکتفا
 نہیں فرمایا بلکہ اوائل وضع ستور والقیام والقیام و التیاب نذر شمع وزیت لوفود عند القبور کو بھی جائز فرمادیا اور وجہ اسکی یہ بیان فرمائی کہ ہمیں اولیاء اللہ
 کی تعظیم ہے نیز ہمیں مصلحت یہ ہے کہ عوام انکو محترم سمجھیں گے۔ اب ہل انصاف غور کریں کہ کیا یہ صاف شریعت کا کھلا ہوا معارضہ نہیں ہے
 اور شریعت مصطفویہ کی مقابلہ میں نئی شریعت ایجاد کرنا نہیں ہے کہ صاحب شریعت تو ان امور کو منع فرمادیں انکے کہنے والے پر لغت
 کریں اور شیخ صاحب غیرہ فرمادیں جائز لا ینبغی النہی عنہ نیز اسکو بدعت حسنہ اور سنت قرار دیں فیما للجب حقیقت امر یہ ہے کہ جحیم بن
 قبور وضع الستور والبنار علی القبور والقیام و التیاب وغیرہ جو کہ لوگوں کیلئے شرک جلی کا دروازہ کھولتے ہیں اور جو کہ نصوص میں منہی عنہ ہیں
 تمام بدعات سیئہ اور مقصود شارع کے بالکل خلاف ہیں نہ کہ بدعت حسنہ اور سنت کیونکہ بدعت حسنہ کے متعلق شیخ موصوف نے لکھا ہے
 ان البدع الحسنۃ الموافقة لمقصود الشارع قسمی سنت جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی نئی بات کے بدعت حسنہ اور سنت ہونے
 کیلئے ضرورت ہے اسکی کہ وہ مقصود شارع کے موافق ہو اور امور مذکورہ نہ صرف مقصود شارع کے خلاف بلکہ صراحتہ منہی عنہ ہیں۔
 پس ضرور بدعت سیئہ ہونگے اور شیخ موصوف اور ان کے تبعین کا قول جو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات صریحہ
 کے خلاف اور انکے مقصود یعنی سد باب شرک کو مزاحم ہے ہرگز مقبول نہ ہو گا اور جو مصلحت انہوں نے بیان کی ہے وہ مفسدہ شرک کو
 مقابلہ میں ہرگز قابل وقت نہ ہوگی۔ واضح ہو کہ میر مقصود حضرت شیخ اور انکے موافقین علمائے ربانی پر طعن نہیں ہے کیونکہ انکی جاننا

ہوں کہ انکا مقصود شریعت کا مقابلہ نہیں ہے بلکہ میرا مقصود یہ ہے کہ یہ انکی اجتہادی غلطی ہے خدا معاف کرے لیکن بعد صرح مفاسد کے اب کسی کو گنجائش نہیں ہے کہ وہ انکی کو رائے تقلید کرے یا مخصوص ان لوگوں کو جو برغم خود مجتہد ہیں اور اپنے اجتہاد کے زور میں جہور فقہاء کو بھی بے حقیقت سمجھتے ہیں۔ اب ہم اپنی بیان کی بعض روایات فقہیہ کو بھی تائید کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ درختائیں ہے لایحجص للہی عنہ نیز اسی میں ہے لایرفع علیہ بناء اور رد المحتار میں ہے قوله لایرفع علیہ بناء ای محکم لوللینفہ ویکرہ لوللا احکام بعد لدفن وفیہ ایضا اما البناء علیہ السلام اور اختار جوازہ وفی شرح المذنبۃ المختار انظر لادیکوہ التظلیف عن ابی حنیفۃ ۱۰۰ کہ ان بنی علیہ بنا من بیت اوقبۃ او نحو ذلک لما رد عن جابر بنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن جحید بن القبطوان ۱۰۱ یکتب علیہا وان بنی علیہا رواہ مسلم وغیرہ اور ان روایات کی ثابت ہو کہ پختہ قبریں بنانا جائز نہیں۔ کیونکہ ان میں ایک تو بنا علی القبر ہوتی ہے دوسرے تجحیص اور وہ دونوں ناجائز ہیں اور بعض لوگوں نے جو کہا ہے لادیکوہ البناء اذا کمل المیت من المشائخ والعلماء والسادات سو یہ بوجہ معارض ہونے نصوص اور مذہب حنفی کے مقبول نہیں نیز جو مفاسد عام قبروں پر عمارت غیر بنانے میں ہیں مشائخ وغیرہ کی قبور پر عمارت وغیرہ بنانے میں ان کے زیادہ مفاسد ہیں کیونکہ وہاں علاوہ زینت احکام و اسراف کے فتح باب شرک بھی ہے پس انکی قبور پر عمارت بنانا بالادلی ناجائز ہوگا اور بعض لوگوں نے جو کہا ہے الیوم اعتلوا التسنیم باللبن صیانۃ للقبور عن النبی ص واذلک حسنا وقال صلی اللہ علیہ وسلم ما دأہ المسلمون حسنا فہو عند اللہ حسن ام سو یہ اسلئے نامقبول ہے کہ نہ مسلمون مراد عام مسلمان ہیں اور نہ ما دأہ المسلمون عام ہے بلکہ ما دأہ المسلمون سے مراد وہ امر ہے جو مقصود شارع کے خلاف ہو۔ اور مسلمون سے مراد وہ لوگ ہیں جو اہل جماع ہیں اور مطلب یہ ہے کہ جو امر مقصود شارع کے خلاف نہ ہو اور اہل جماع اس پر جماع کر لیں وہ عند اللہ حسن ہے نہ یہ کہ جس چیز کو بھی بعض مسلمان اچھا سمجھیں وہ خدا کے نزدیک اچھی ہو نہ بد کا کوئی مصداق ہی باقی نہ رہے گا وہ ہونا ہر اس کے استدلال قبروں کے پختہ بنانے پر صحیح نہیں کیونکہ وہ مقصود نص شارع کے خلاف ہے کما تبین نیز جن لوگوں نے اسکو مستحسن سمجھا ہے وہ بعض علماء ہیں جنکی دوسرے علمائے اقیقین مخالفت کرتے ہیں۔ رہی علت صیانۃ عن النبی سو وہ اسلئے صحیح نہیں کہ یہ علت علماء مجوزین کے زمانہ میں پیدا نہیں ہوئی بلکہ علت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ تابعین و مجتہدین کے زمانہ میں بھی موجود تھی مگر انہوں نے اسکا لحاظ نہیں کیا اور بنا علی القبر اور تجحیص کی اجازت نہیں دی۔ اسی حالت میں کسی عالم کو کیا مجاز ہے کہ وہ اس علت کا لحاظ کر کے جواز کافنوی دے۔ ہاں لخصوص اسوقت میں جبکہ اسکا مؤدی الی الشرک ہونا اور بانیوں کی نیت کا صیانۃ عن النبی نہ ہونا معلوم و مشاہد ہو۔ خلاصہ یہ کہ حکم نبوی اور حکم مذہب حنفی قبروں کا پختہ بنانا ممنوع ہے اور اسکے خلاف کسی عالم کا قول مقبر نہیں اللہ اعلم اصل مذہب اسلام کی جگہ بندگی وغیرہ کرنا۔ الخ تحقیق چونکہ سلام کی جگہ بندگی کرنا ہندوؤں کی رسم ہے اسلئے ممنوع ہے اور آداب میں مشابہت نیا چہ و ترک سنت ہے اسلئے بدعت ہے اور بہشتی زیور میں جو خطوط میں لفظ آداب استعمال کیا گیا ہے وہ آداب معنی سلام نہیں ہے بلکہ وہ اپنے لغوی معنی میں مستعمل ہے اور ادب کی جمیع ہے یعنی ضمن القاب میں اور اسکے بعد ان آداب کو بجا لا کر جن کا بجا لانا چھوٹوں پر لازم ہے۔ غرض یہ ہے۔ الخ پس اس سے اعتراض حقا رسا قاطع ہے۔ اصل مذہب کا ناسنا۔ تحقیق گلانے سے مراد غلطی شعر پڑھنا نہیں ہے بلکہ متعارف گانا مراد ہے جیسے سیاہ شادی میں ڈونڈوں کا گانا یا عرسوں میں قوالی وغیرہ جو کہ عورتیں

راج ہے اور منشا حرمت نفس انشاء شریعت جس نہیں ہے بلکہ دیگر مفاسد کے سبب اسکو ممنوع کہا گیا ہے حضرت لانا ظہم العالی نے اس بحث کو اصلاح الرسوم میں قدسے فیصل کے ساتھ ذکر فرمایا ہے میں دیکھ لینا چاہئے۔ اب نئی اعتراض باقی نہیں رہا اصل ضمیمہ ہشتی کو ذیل سمجھنا تحقیق اس سے مراد جائز پیشہ ہے نہ کہ عام خواہ جائز کام ہو یا ناجائز۔ اور مقصود اس سے اس خرابی کی اصلاح ہے جو اکثر شرفاء میں پیدا ہوئی ہے کہ وہ بھوکا رہتا اور ہندوؤں وغیرہ کی جو تیاں سیدھی کرنا تو اگر کرتے ہیں مگر دزدی کا کام یا لوہار کا کام یا اور کوئی جائز کام کرنا گوارا نہیں کرتے اور سمجھتے ہیں کہ اس میں ہماری ذلت ہے۔ پس حقا و زمانہ کا یہ اعتراض کہ اس میں ناجائز پیشہ کے ذیل سمجھنے کی مانع ہے سراسر بیہودہ اعتراض ہے اصل ضمیمہ کسی بیماری میں شیر کا دودھ یا شیر کا گوشت کھلانا۔ تحقیق اس سے مقصود اس مقام پر اس خرابی کی اصلاح ہے جو کہ عوام میں رائج ہے کہ بدن رائے طبیب حاذق اور بلا تحقیق اس امر کے کہ اس مرض کا علاج کچھ اور ہے یا نہیں ان اشیاء کا استعمال کرتے ہیں۔ رہا یہ امر کہ اگر کسی مرض کی نسبت طبیب مسلم حاذق یہ تجویز کرے کہ اس مرض کا علاج بجز شیر کے دودھ وغیرہ حریمات کے اور کچھ نہیں تو ان کا کھانا ناجائز ہے یا نہیں سو یہ امر آخر ہے ہشتی زیور میں اس سے تعرض نہیں۔ کیونکہ اول تو ایسا اتفاق ہی نہیں ہوتا اور اگر ہو بھی تو شاذ و نادر ہوتا ہے۔ اور جو صورت رائج ہے اور جس کے انسداد کی ضرورت ہے وہ یہی ہے کہ بلا تحقیق اور بدون تجویز طبیب حاذق کے گوشت وغیرہ کھلا پلا دیا جاتا ہے لیکن اگر بالفرض اس کا عموم بھی تسلیم کر لیا جائے تب بھی اس میں کوئی قابل اعتراض بات نہیں اسلئے کہ مسئلہ مختلف فیہ ہے اور ظاہر مذہب تحریم ہے گو بعض لوگوں نے اجازت دیدی ہے اور اسکو مفتی کہہا ہے۔ پس اگر ہشتی زیور میں ظاہر مذہب کو اختیار کیا گیا ہو کہ اصل مذہب ہے اور متاخرین کے قول کو نہ لیا تو کیا گناہ کیا۔ بالخصوص اس حالت میں جبکہ اس کو اختیار کرنے میں احتیاط بھی ہو اور احادیث کے بھی مطابق ہو۔ اور حقا و زمانہ حضرت مولانا کے بغرض تسہیل مسلک احتیاط کو چھوڑ دینا پر حضرت مولانا پر اعتراض بھی کرتے ہیں اور ظاہر احادیث کی بنا پر جمہور فقہاء کی مخالفت کو جائز بھی رکھتے ہوں خلاصہ کلام یہ ہے کہ جو تادیب بالحرم مختلف فیہ ہے اس پر ہشتی زیور میں تعرض نہیں بلکہ اسکی مانع ہے جو بالاتفاق حرام ہے اور تقدیر تزلزل اگر تادیب مختلف فیہ سے تعرض بھی ہو تب بھی کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ اولاً اسلئے کہ اصل مذہب تحریم ہے دوسرے اسلئے کہ یہ مسلک احتیاط ہے تیسرے اسلئے کہ وہ ظاہر احادیث کے موافق ہے۔ اصل ضمیمہ جب تک کوئی مجبوری نہ ہو۔ الخ۔ تحقیق دلیل اس مسئلہ کی یہ ہے اور مختار میں یہ کواہر استعین فی وضوئے بغیرہ الا عند العجز لیکن اعظم الثواب و اخلص العبادۃ آہ وجہ استدلال استعانت مطلق ہے جو کہ استعانت فی المباشرة و استعانت فی الصلۃ نون کو شامل ہے علی ہذا دلیل کہ اہل بیت بھی دونوں کو شامل ہیں پس استعانت فی الصلۃ مکروہ ہوگی اور علامہ شامی کا یہ کہنا کہ شاید صاحب درمختاری کی مراد استعانت فی المباشرة ہو سو یہ صحیح نہیں کمایدل علیہ دلیل۔ اصل ضمیمہ جب ضرور چکے تو بہتر ہے کہ دو رکعت نماز پڑھے تحقیق اس میں یہ ضرور شرط ہے کہ اوقات مکروہ میں تو کوئی وقت نہ ہو لیکن جس طرح اور شرائط نماز کا اس بنا پر ذکر نہیں کیا گیا کہ وہ اپنے مقامات پر مذکور ہیں یوں ہی اس شرط کو بھی ذکر نہیں کیا گیا معہذا۔ یعنوں اس حدیث کے بھی موافق ہے جس میں تحیۃ الوضوء کی مشروعیت کا ذکر ہے چنانچہ اسکے الفاظ یہ ہیں ہا من احدیت وضاً ویصلی دکتین یقبل بقلبہ بوجہ اللہ وجبت لہ الجنة اس حدیث میں شرط اتقاء وقت مکروہ لفظاً مذکور نہیں ہے۔ پس

بہشتی زیور پر یہ اعتراض نہیں ہو سکتا کہ مسئلہ مقید ہے اور بہشتی زیور میں اس کو مطلق لکھا لہذا یہ مسئلہ غلط ہے جیسا کہ
 حنفی زمانہ کرتے ہیں۔ اصل ص ۳۴ جب ایک دفعہ وضو کر لیا۔ الخ تحقیق دلیلہ ما فی الغنیۃ و ہذہ عبارتہ موضحۃ بتوضیحاتنا
 المقوسۃ الوضوء عبادۃ غیر مقصودۃ لذاتہا (والا خلاف فیہا احد) فاذا لم یؤد بہ عمل ما هو المقصود من شرعیتہ كالصلوۃ
 وسجدۃ الثلاثۃ ومن المصحف ینبغی ان لا یشرع تکرارہ قریۃ لکونہ غیر مقصود لذاتہ والا لزم کونہ مشرعا لذاتہ
 وهو قلب لموضوع (اذا کان کذا) فیکون اسرافاً محضاً لعدم الفائدة الاخریۃ والدنیویۃ اما الاخریۃ فلا نہ
 غیر مشرع للزوم قلب موضوع الشارع کما تبین واما الدنیویۃ فلا نہ الکلام فی الوضوء المستقل الذی ینبغی بہ التقرب
 لا الذی یقصد بہ التبرؤ وازالۃ الوسخ وغیرہ وایضاً قد قالوا فی السجدة الملم تکن مقصودۃ لم یشرع التقرب بہا مستقلة
 کانت مکروهۃ فہذا اولی (لان السجدة عبادۃ مقصودۃ فی الجملۃ بخلاف الوضوء فانہا لیست لعبادۃ مقصودۃ لذاتہا
 اصلاً) انتہی کلامہ بتوضیحاتنا المقوسۃ و ہذا کلام متین لایوہن بتوہینات سخیفۃ وقد زل قلم خاتم علماء فرنگی
 محل فی ہذا المقام ذلۃ ظاہرۃ ذقال فی السعیۃ قولہ لا یسجد عفا اللہ عنہ اصل ص ۳۴ اگر آگے کی رام سے ہوا نکالے الخ تحقیق
 یہ حکم عام عورتوں کا ہے نہ کہ مفضاۃ کل ہے بلکہ مفضاۃ کے حکم سے اس جگہ اس وجہ سے تعرض نہیں کیا گیا ہے کہ وہ نادر الوقوع ہے۔ اصل
 ص ۳۴ اگر نماز میں بیٹھے بیٹھے یا کھڑے کھڑے سو جائے تو وضو نہیں کیا اور اگر سجدہ میں سو جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے تحقیق
 مطلب یہ ہے کہ جس قاعدہ سے عورتوں کو سجدہ کرنا حکم ہے اگر وہ اس طرح سجدہ کریں جیسا کہ وہ کیا کرتی ہیں اور اس میں
 سو جاویں تو وضو ٹوٹ جاوے گا۔ رہا یہ امر کہ اگر وہ مردوں کی طرح سجدہ کریں اور سو جاویں یا نماز سے باہر سو جاویں تو وضو ٹوٹے گا یا نہیں
 اس سے بہشتی زیور میں تعرض نہیں کیا گیا جب بہشتی زیور کے مسئلہ کا مطلب معلوم ہو گیا تو اب اس کی دلیل سنو عمدۃ الراعی میں ہے
 الحدیث لیس علی من نام ساجداً وضوء حتی یضطجع الخوجہ احمد فی مسندہ وحديث لا یجب للوضوء علی من نام
 جالساً واقفاً او ساجداً حتی یضع جنبہ فان اذا اضطجع استرخت مفاصلہ الخوجہ البیہقی قد حسنتہ ابن
 الہمام سنداً بکثرۃ الطرق ان احادیث کے الفاظ حتی یضطجع اور اذا اضطجع استرخت مفاصلہ سے ایک
 صاحب بصیرت اور ثاقب لڑ بہن شخص بہت آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ عدم انتقاض بالنوم فی سجود الصلوۃ کوئی امر تعبدی
 نہیں ہے بلکہ وہ معلول بعلت عدم استرخاء مفاصل ہے جو جس حالت میں استرخاء مفاصل پایا جاوے گا انتقاض وضو کا حکم کیا
 جاوے گا اور جس حالت میں استرخاء مفاصل نہ پایا جاوے گا حکم بانتقاض نہ کیا جاوے گا۔ اس میں نہ خصوصیت سجود کو دخل ہے نہ ہیئت
 مسنونہ کے داخل صلوۃ ہونے کو جب ایمر معلوم ہو گیا تو اب سمجھنا چاہئے کہ عورتوں کے سجدہ کی ہیئت مسنونہ اس قسم کی واقع
 ہوئی ہے کہ اسی میں سو جانے سے استرخاء مفاصل ہو جاتا ہے اسلئے اگر عورتیں سجدہ میں سو جائیں گی تو وضو ٹوٹ جائے گا جیسا کہ
 بہشتی زیور میں لکھا ہے۔ اور مردوں کی ہیئت مسنونہ اس طرح واقع ہوئی ہے کہ جب تک وہ باقی ہے اس وقت تک استرخاء
 مفاصل نہیں ہوتا۔ اسلئے اگر مرد سو جاویں تو وضو نہ ٹوٹے گا جیسا کہ حاشیہ بہشتی زیور میں لکھا ہے لیکن اگر عورتیں مردوں کی طرح

سجدہ کرینگی اور مرد و عورتوں کی طرح تو حکم الٹا ہو جاوے گا۔ پس جس نے اس راز کو سمجھ لیا اس نے صحیح حکم قائم کیا اور جس نے اسکو نہ سمجھا اس نے اپنی فہم کے موافق حکم کیا۔ چنانچہ حلبی اس راز کو صغیری شرح منیہ میں سمجھ گئے اور انہوں نے کہا المعتقد ان نام الرجل، علی الهيئة المسنونة فی السجود رافعا بطنة عن فخذه مجافا مرفقہ عن جنبہ لا یمکن حدًا اقول کذا المرأة ان نامت علی هيئة الرجل، والا اقول بان نام الرجل علی الهيئة الغیر المسنونة او المرأة علی الهيئة المسنونة، فهو حدث لوجود الاسترخاء سواء فی الصلوة او خارجها انتھی کلام الحلبي مع توضیحاتنا المقوسۃ اور دوسرے لوگوں نے نہیں سمجھا اسلئے وہ چار تولوں پر متفرق ہو گئے کسی نے کچھ کہا کسی نے کچھ کہا۔ منجملہ ان لوگوں کے جنہوں نے اس راز کو نہیں سمجھا خاتم علماء و فرائضی محل ہیں کہ وہ سب ایسے اس اقوی الاقوال و صحیحہا کو استخف الاقوال فرماتے ہیں ان اللہ دانا الیہ اجون۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ مسئلہ بہشتی زیور غلط نہیں ہے اور نہ اسکو حقاً ضعیف کہا جا سکتا ہے بلکہ یہ بھی اسی قبیل سے ہے جیسے اور مسائل مختلف فیہا ہیں۔ اصل مسئلہ اگر بھر منہ قے ہوئی الی قولہ تو وہ شخص پر اسکا دھونا واجب ہے تحقیق۔ یعنی اصل حکم تو یہی ہے کہ اس کا دھونا واجب ہے چنانچہ اگر انگلی وغیرہ میں تھوڑا خون لگا ہوا پانی وغیرہ میں ہاتھ ڈالنا چاہیے تو اسکا دھونا ضروری ہے ورنہ پانی ناپاک ہو جاوے گا گو حق صلوۃ میں دفعا للخرج۔ مقدار درہم یا اس کم کے دھونیکا وجوب سا قہ ہو گیا ہے جیسا کہ مسئلہ بہشتی زیور حصہ دہیم میں اسکی تصریح موجود ہے پس حقا زمانہ کا اعتراض سا قہ ہو گیا۔ اصل مسئلہ صلی اگر تھوڑی سی منی نکلی انہی تحقیق اس مقام پر سمجھنا چاہئے کہ اگر منی شہوت دفی کے ساتھ اپنی مقرر سے الگ ہو جائے اور کچھ حصہ اسکا خارج ہو جائے اور کچھ حصہ کسی وجہ سے اندر رک جائے اور غسل کرنے کے بعد خارج ہو تو بلا شرط اس پر دوبارہ غسل واجب ہے اور اگر غسل کے بعد بلا شہوت اور دفی کے جدید منی نکلے تو بلا شرط اس پر دوبارہ غسل واجب نہیں۔ اصل قاعدہ وجوب غسل مکرر کا یہ ہے لیکن چونکہ اس کا معلوم ہونا مشکل ہے کہ جو منی بغسل بلا شہوت نکلی ہے وہ منی سابق ہے یا منی جدید۔ اسلئے فقہاء نے امارات کا لحاظ کیا اور کہا کہ جو منی قدر معتد بہ چلنے پھرنے یا سونے یا پیشاب کرنے کے بعد نکلے وہ منی جدید ہے اور چونکہ وہ بلا شہوت خارج ہوئی ہے اسلئے دوبارہ غسل واجب نہیں اور جو منی قبل معتد بہ چلنے پھرنے وغیرہ کے نکلے وہ منی سابق ہے اور چونکہ وہ اپنے مقرر سے شہوت دفی کے ساتھ جدا ہوئی تھی اور اب وہ نکلی ہے اسلئے دوبارہ غسل واجب ہے جب تفصیل معلوم ہو گئی تو اب سمجھنا چاہئے کہ بہشتی زیور میں جو صورت فرض کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ منی اپنی مقرر اصلی سے دفی اور شہوت کے ساتھ جدا ہو جائے اور اسکا کچھ حصہ نکل جائے اور کچھ حصہ کسی وجہ سے اندر رہ جاوے اور بعد غسل کے وہ حصہ باقیہ خارج ہو اور اس پر بلا شرط دوبارہ وجوب غسل کا حکم کیا ہے پس حکم صحیح ہے جیسا کہ تفصیل بالا سے معلوم ہوا لیکن چونکہ یہ امر معلوم ہونا مشکل تھا کہ جو منی بعد غسل خارج ہوئی ہے وہ بقیہ منی سابق ہے یا منی جدید بنا بریں حاشیہ میں اس کی توضیح کر دی گئی اور کہہ دیا گیا ہے کہ حکم جب ہے جبکہ وہ منی قبل سونے اور قبل پیشاب کرنے اور قبل چالیں قدم یا زیادہ چلنے کے بعد نکلے دیکھو صلی بہشتی زیور حصہ اول حاشیہ نمبر ۷۷ پس حقا زمانہ کا یہ اعتراض کہ مسئلہ بموجبہ صحیح نہیں ہے غلط ہے اصل مسئلہ جب کوئی کافر مسلمان ہو تو اسکو غسل کر لینا مستحب ہے تحقیق یعنی نفس اسلام لانے کے لئے

غسل کر لینا مستحب ہے لیکن اگر کوئی امر موجب غسل موجود ہو مثل جنابت یا حیض نفاس سے پاکی تو اس کا حکم یہاں بیان نہیں کیا گیا بلکہ ہشتی گوہر میں بیان کیا گیا ہے جو تتمہ ہے ہشتی زیور کا۔ خاتم علماء فرنگی محل نے سعا یہ طحا میں اس مسئلہ کو اسی طرح ذکر کیا ہے جس طرح ہشتی زیور میں مذکور ہے۔ چنانچہ وہ غسل مندوب کے اقسام بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں منہ غسل الکافر ذالاسلم بذلک امر الذی صلی اللہ علیہ وسلم من جاء یوبیذ الاسلام کذا فی التجنیس۔ پس حمقا زمانہ کا ہشتی زیور پر یہ اعتراض کہ مسئلہ مطلق صحیح نہیں ہے بلکہ ایک قید کے ساتھ یعنی یہ کہ وہ جنب اور حائض و نفاس نہ ہو سراسر لغو ہے۔ اصل ۱۵۱ مردار کے بال اور سینک۔ الخ۔ تحقیق مردار سے مراد غیر خنزیر ہے۔ کما فی تنویر الابصار شعر المیتۃ وعظمہا وعصبہا وحافہا ووقنہا الی قولہ طاهر کما فی الوقایۃ وشعر المیتۃ وعظمہا وعصبہا وحافہا ووقنہا وشعر الانسان عظمہ طاهر فلا اعتراض علی ہشتی زیور کما یفعلہ جملہ زمانا اصل ۱۵۲ اور بالکل معلوم نہیں کہ پانی کہاں ہے تحقیق اس فقرہ پر حمقا زمانہ نے یوں اعتراض کیا ہے۔ اس کا صدق تو کسی لا یقفل ہی پر ہوگا ورنہ یہ بالکل نہ جاننا کہ پانی کہاں ہے کسی سمجھدار پر تو صادق نہ ہوگا شاید اسکی وجہ یہ ہو کہ اتنی بات تو ہر سمجھدار جانتا ہے کہ سمندر میں اور دریاؤں میں اور چشموں میں پانی موجود ہے۔ لہذا یہ صورت کہ بالکل نہ معلوم ہو کہ پانی کہاں ہے کسی سمجھدار پر صادق نہیں آسکتی۔ اگر یہ مطلب ہے اور غالباً یہی ہے تو یہ حق صریح درجہل عظیم سے یا عناد ظاہر ہے۔ کیونکہ اتنی بات ہر سمجھدار جانتا ہے کہ اس مقام پر لفظ کہاں اتنا عام نہیں ہے جتنا یہ جہلا سمجھتے ہیں بلکہ اس کے معنی صرف اس قدر ہیں کہ اس کو معلوم نہیں کہ اس جنگل میں پانی ہے یا نہیں اگر ہے تو ایک میل کے اندر ہے یا باہر ہے اور اگر اندر ہے تو کس جگہ ہے۔ اب کوئی اعتراض نہیں نیز اس پر اعتراض کیا گیا ہے کہ اس صورت میں تو تیمم کے جواز کی بہت سی صورتیں نکل جائیں گی۔ آہ۔ لیکن یہ بھی ان کی حماقت اور جہالت ہے۔ کیونکہ یہ جواز تیمم کی ایک خاص صورت ہے نہ کہ اس کے جواز کا قاعدہ کلیہ اور شمول جمیع صور قاعدہ کلیہ کیلئے ضرور ہے نہ کہ کسی خاص صورت کے لئے مثلاً کوئی یوں کہے کہ اگر کسی نے وضو کیا اور بعد کو پیشاب کیا تو اس کا وضو ٹوٹ گیا تو اس پر یہ اعتراض نہیں ہو سکتا کہ اس سے انتقاض وضو کی بہت سی صورتیں نکل گئیں۔ یہ ہیں وہ لچر اعتراضات جنکی بنا پر ہشتی زیور کو ناقابل اشاعت قرار دیا جاتا ہے اور اس کے لئے سازشی جلسے کئے جاتے ہیں۔ اصل ۱۵۳ اگر پانی قریب ہوا۔ تحقیق مطلب یہ ہے کہ اس صورت میں محض پردہ کے خیال سے اور بوجہ شرم کے تیمم کرنا درست نہیں۔ کما یدل علیہ قولہ مردود سے شرم کی وجہ سے الخ رہا یہ امر کہ اور کوئی وجہ ہو مثل خوف ناموس وغیرہ تو یہ امر آخر ہے ہشتی زیور میں اس کی نفی نہیں ہے۔ پس حمقا زمانہ کا اعتراض ساقط ہے۔

ختم ہوا ضمیمہ ثانیہ

فہرست مضامین نور محمدی ہشتی زیور حصہ دوم مکمل ویدل

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۵	نہلانے کا بیان	۲	نجاست کے پاک کرنے کا بیان
۴۸	گھسانے کا بیان	۷	استنجے کا بیان
۴۸	مسائل ذیل کے پڑھانے کا طریقہ	۹	نماز کا بیان
	مسائل -	۱۰	نماز کے وقتوں کا بیان
۴۸	حیض اور استحاضہ کا بیان	۱۲	نماز کی شرطوں کا بیان
۵۰	حیض کے احکام کا بیان	۱۴	قبلہ کی طرف منہ کرنے کا بیان
۵۲	استحاضہ کے احکام کا بیان	۱۴	فرض نماز پڑھنے کے طریقہ کا بیان
۵۳	نقاس کا بیان	۱۸	قرآن شریف پڑھنے کا بیان
	نقاس اور حیض وغیرہ کے احکام کا بیان	۱۹	نماز کو توڑ دینے والی چیزوں کا بیان
۵۴		۲۱	جو چیزیں نماز میں مکروہ اور منع ہیں
۵۵	نماز کا بیان	۲۲	جن وجہوں سے نماز توڑ دینا درست ہے
۵۵	جوان بونے کا بیان	۲۳	دتر نماز کا بیان
۵۵	گھسانے کا بیان	۲۴	سنت اور نفل نمازوں کا بیان
	فہرست مضامین ضمیمہ اول مساقیہ بیہوشی	۲۶	فصل
۵۶	نماز کی فضیلت کا بیان	۲۸	استحارہ کی نماز کا بیان
۶۴	مسئلے	۲۹	نماز توبہ کا بیان
۶۸	زنی اور موت کا شرعی دستور العمل	۲۹	قضا نمازوں کے پڑھنے کا بیان
۷۰	غسل اور گھسانے کا طریقہ	۳۱	سجود سہو کا بیان
	ضمیمہ ثانیہ مساقیہ تصحیح الاغلاط (مؤلفہ)	۳۶	سجود تلاوت کا بیان
۷۲	مولوی حبیب احمد صاحب	۳۸	بیمار کی نماز کا بیان
۷۴	تصحیح الاغلاط از مفتی مدظلہ العالی	۴۰	مسافر میں نماز پڑھنے کا بیان
۷۷	ترجیح الرائج بابت حصہ دوم	۴۴	گھبراہٹ میں نماز پڑھنے کا بیان

بہشتی زیور کا دوسرا حصہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نخاست کے پاک کرنے کا بیان باب اول

مسئلہ - نخاست کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ جس کی نخاست زیادہ سخت ہے تھوڑی سی لگ جائے تب بھی دھوئے کا حکم ہے اس کو نخاست غلیظہ کہتے ہیں۔ دوسری وہ جس کی نخاست ذرا کم اور ہلکی ہے اس کو نخاست خفیفہ کہتے ہیں **مسئلہ** خول اور آدمی کا پاخانہ، پیشاب اور منی اور شراب اور ٹٹے اور پتی کا پاخانہ پیشاب اور سور کا گوشت اور اس کے بال و ہڈی وغیرہ اس کی ساری چیزوں اور گھوڑے لکڑیے چھر کی لید اور گائے بیل بھینس وغیرہ کا گوہر، اور بکری، بھیڑ کی مینٹنی غرض کہ سب جانوروں کا پاخانہ اور مرغی، بطخ اور مرغابی کی بیٹ اور گدھے خچر اور سب حرام جانوروں کا پیشاب یہ سب چیزیں نخاست غلیظہ ہیں **مسئلہ** چھوٹے دودھ پیتے بچہ کا پیشاب، پاخانہ بھی نخاست غلیظہ ہے **مسئلہ** حرام پرندوں کی بیٹ اور حلال جانوروں کا پیشاب جیسے بکری، گائے، بھینس وغیرہ اور گھوڑے کا پیشاب نخاست خفیفہ ہے **مسئلہ** مرغی، بطخ، مرغابی کے سوا اور حلال پرندوں کی بیٹ پاک ہے۔ جیسے کبوتر، گوریا، یعنی چڑیا، مینا وغیرہ اور چنگاڈ کا پیشاب اور بیٹ بھی پاک ہے **مسئلہ** نخاست غلیظہ میں سے اگر وہ تلی اور بہنے والی چیز کپڑے یا بدن میں لگ جاوے تو اگر پھیلاؤ میں روپے کے برابر یا اس سے کم ہو تو معاف ہے۔ بے اس کے دھوئے اگر نسا پڑھ لیوے تو نسا زہو جاوے گی۔ لیکن نہ دھونا اور اسی طرح نماز پڑھتے رہنا مکروہ اور بُرا ہے اور اگر روپے سے زیادہ ہو تو وہ معاف نہیں بے اس کے دھوئے نسا زہ ہوگی اور اگر نخاست غلیظہ میں سے گاڑھی چیز لگ جاوے۔ جیسے پاخانہ اور مرغی وغیرہ کی بیٹ، تو اگر وزن میں سالہ چار ماشہ یا اس سے کم ہو تو بے دھوئے ہوئے نماز درست ہے اور اگر اس سے زیادہ لگ جاوے تو بے دھوئے ہوئے نماز درست نہیں ہے۔

لین تقسیم النجاست
تفصیلاً فی القسمین
نخاست غلیظہ یا نسا زہ
المعصومۃ منها والناسۃ
نخاست خفیفہ باعتبار کثرة
المعصومۃ من ہرماقی (۱)
نخاست غلیظہ کا کھرجو دم
المعصومۃ ولحم المتیہ طول
بالک لکڑی کا آدمی اور ضیعا
والذئب ونحو الکلب صیح
السباع من ابہام کا لکڑ
وخر الدجاج والبط والاوز
وہما معصومان بخروجہ
من بدن الانسان کا دم
السائل والمقی والمذی لکڑ
والاستحاضۃ والیمن افکار
۱۲ مرقی الفلاح ۲۷ و
بحر ۲۳ و دیکھو ای
صفر کا حاشیہ ۲۷
والا الخفیفہ فکبول الفرس
وکذا البول بالک لکڑ من نعم
الابیۃ والحشیۃ کا لغض
والغزال وخرطیل لکڑ کا
۱۲ مرقی ۲۷ واما
طیر لکڑ ای کوفہ ہر
الطیاح وکذا البط والابی
۱۲ مرقی ۲۷ وشرح نقایہ ۲۷
حق الحاشیہ نمبر ۱۲ ان
الطیور فان نوع لایذکر
فی البوا و فروع یندر فی البوا
الامال ول کا دل جانج
والبط وغیرہ ما غس
واما الشانی لکڑ جان

۱۲۔ لیس بنس ۱۲ واما المتار ۲۷ وحرر ۲۳ مرقی ۲۷ وحق اللہ اللہم وذا فی التمسۃ وبعشرہ فی قیرا و مساحتہ فی المالۃ وہو قدر نصف کاف
ماضی ماضی الا صاحب من النجاستہ المغلطۃ فلا یغنی عنہا اذا نادت علی الدیم مع القدرۃ علی الانالۃ ۱۲ مرقی ۲۷

ایضا بالاول حصہ کا کلمہ واما حشر واما ہر عندنا (و کذا فی البحر ۲۳) مرقی ۲۷ بول الخفا فیشخص

مسئلہ۔ اگر نجاست خفیفہ کپڑے یا بدن میں لگ جائے تو جس حصہ میں لگی ہے اگر اس کے چوتھائی سے کم ہو تو معاف ہے اور اگر پورا چوتھائی یا اس سے زیادہ ہو تو معاف نہیں یعنی اگر آستین میں لگی ہے تو آستین کی چوتھائی سے کم ہو، اگر کمر میں لگی ہے تو اس کی چوتھائی سے کم ہو، اگر دوپٹے میں لگی ہے تو اس کی چوتھائی سے کم ہو تب معاف ہے اسی طرح اگر نجاست خفیفہ ہاتھ میں بھری ہے تو ہاتھ کی چوتھائی سے کم ہو تب معاف ہے اسی طرح اگر ٹانگ میں لگ جائے تو اس کی چوتھائی سے کم ہو تب معاف ہے غرض کہ جس عضو میں لگے اس کی چوتھائی سے کم ہو، اور اگر پورا چوتھائی ہو تو معاف نہیں اس کا دھونا واجب ہے، یعنی بے دھوئے ہوئے نماز درست نہیں۔ **مسئلہ**۔ نجاست غلیظہ جس بانی میں پڑ جائے تو وہ بھی نجس غلیظہ ہو جاتا ہے اور نجاست خفیفہ پڑ جائے تو وہ پانی بھی نجس خفیفہ ہو جاتا ہے چاہے کم پڑے یا زیادہ۔ **مسئلہ**۔ کپڑے میں نجس پیل لگ گیا، اور پھیل کے گہراؤ یعنی دھپے سے کم بھی ہے لیکن دو ایک دن میں پھیل کر زیادہ ہو گیا تو جب تک روپے سے زیادہ نہ ہو معاف ہے اور جب بڑھ گیا تو معاف نہیں اب اس کا دھونا واجب ہے، بغیر دھوئے ہوئے نماز نہ ہوگی۔ **مسئلہ**۔ پھلی کاغون نجس نہیں ہے اگر لگ جائے تو کچھ حرج نہیں اسی طرح کھجی، کھنٹھل، چھکراغون بھی نجس نہیں ہے۔ **مسئلہ**۔ اگر پیشاب کی چھتیش سوئی کی نوک کے برابر پڑ جاویں کہ دیکھنے سے دکھائی نہ دیں تو اس کا کچھ حرج نہیں دھونا واجب نہیں ہے۔ **مسئلہ**۔ اگر دنگار نجاست لگ جاوے جیسے پلخانہ تو نواتا دھوئے کہ نجاست چھوٹ جائے اور دھتہ جاتا رہے چاہے بچے دفعہ میں چھوئے جب نجاست چھٹ جائے گی تو پتھر پاک ہو جائے گا اور بدن میں لگ گئی ہو تو اس کا بھی ایسی حکم ہے۔ البتہ اگر پہلی ہی دفعہ میں نجاست چھوٹ گئی تو دو مرتبہ دھو لینا بہتر ہے اگر دو مرتبہ میں چھوٹی۔ تو ایک مرتبہ اور دھوے، غرض کہ تین بار پورے کر لینا بہتر ہے۔ **مسئلہ**۔ اگر ایسی نجاست ہے کہ کئی دفعہ دھوئے اور نجاست کے چھوٹ جانے پر پانی بدلوا نہیں گئی یا کچھ دھتہ رہ گیا۔ تب بھی کپڑا پاک ہو گیا صابون وغیرہ لگا کر دھتہ چھوڑا نا اور بدبو دور کرنا ضرور نہیں۔ **مسئلہ**۔ اور اگر پیشاب کے مثل کوئی نجاست لگ گئی جو دنگار نہیں ہے تو تین مرتبہ دھوئے اور ہر مرتبہ پھوڑے اور تیسری مرتبہ اپنی طاقت بھریوب

لحد یعنی قدر و حد سے
الثوب بالکمال والیہ
علی الصبح من خفیفہ متیناً
الریح مقام انکل فہی الیہ
الموضع المصاب بالذیل
والکم قال فی الخفیفہ
ہو الیہ والیہ والیہ
القدی ۱۲ مرقی ۲۷ و ۲۸
۱۳ ثم الخفیفہ انما تظہر
فی خیالہ (۲۹) و ۳۰
والحاصل ان المایع الخفیفہ
نجاست خفیفہ اور غلیظہ
وان قلت نجس ولا یجوز
فیہ یسق ولا یسقم تظہر
الخفیفہ فی اذا اصابت ہذا
المایع ثواباً وغیرہ
الریح ۱۲ و ۱۳ و ۱۴
۱۵ اصحاب نوید ہیں
نجس اقل من قدر الحد
انہ یسق وقت الصلوۃ فزاد
علی قدر الحد قبل یسق وہ
افعال اکثر من کافی بھرن
السلج و فی المذیہ ویرکونہ
وقیل لا یسق اعصاب اللوات
الاصابة ۱۲ و ۱۳
۱۴ و ۱۵ دم الیہ
بیشی ذکر ادم البق والیسک
لا یسب بہ سائیں ۱۲
شرح نق یہ ۱۳

حرج نقیہ ۱۴
۱۵ دکھائی نہ دیں تو اس کا کچھ حرج نہیں دھونا واجب نہیں ہے۔ **مسئلہ**۔ اگر ایسی نجاست ہے کہ کئی دفعہ دھوئے اور نجاست کے چھوٹ جانے پر پانی بدلوا نہیں گئی یا کچھ دھتہ رہ گیا۔ تب بھی کپڑا پاک ہو گیا صابون وغیرہ لگا کر دھتہ چھوڑا نا اور بدبو دور کرنا ضرور نہیں۔ **مسئلہ**۔ اور اگر پیشاب کے مثل کوئی نجاست لگ گئی جو دنگار نہیں ہے تو تین مرتبہ دھوئے اور ہر مرتبہ پھوڑے اور تیسری مرتبہ اپنی طاقت بھریوب

ہے اور ان کا دھواں بھی پاک ہے۔ روٹی میں لگ جاوے تو کچھ حرج نہیں مسئلہ ۱۳ پھولے کا ایک کونا
 نجس ہے اور باقی سب پاک ہے تو پاک کوٹنے پر منازہ خدا درست ہے مسئلہ ۱۴ جس زمین کی
 گود سے لپیا ہو وہ نجس ہے اس پر بغیر کوئی پاک چیز بچھائے منازہ درست نہیں مسئلہ ۱۵ گوبر
 سے لپی ہوئی زمین اگر سوکھ گئی ہو تو اس پر گیلیا کپڑا بچھا کر بھی منازہ درست ہے لیکن وہ اتنا
 گیلیا نہ ہو کہ اس زمین کی کچھ مٹی یا یہ نجس پانی پیر میں لگ جاوے مسئلہ ۱۶ پیر ہو کر ناپاک زمین
 پر چلی اور پیر کا نشان زمین پر نہ گیا تو اس سے پیر ناپاک نہ ہوگا ہاں اگر پیر کے پانی سے زمین اتنی
 بھیگ جاوے کہ زمین کی کچھ مٹی یا یہ نجس پانی پیر میں لگ جاوے تو نجس ہو جاوے گا مسئلہ ۱۷
 نجس پھولے پر سوئی اور سینہ سے وہ کپڑا لپیچ ہو گیا تو اس کا بھی یہی حکم ہے کہ اس کا کپڑا اور بدن
 ناپاک نہ ہوگا ہاں اگر اتنا بھیگ جائے کہ بچھونے میں سے کچھ نجاست چھوٹ کر بدن یا کپڑے کو لگ
 جائے تو نجس ہو جاوے گا مسئلہ ۱۸ نجس مہندی ہاتھوں بیروں میں لگائی تو تین دفعہ خوب دھو
 ڈالنے سے ہاتھ پر پاک ہو جاوے گا رنگ کا چھوڑا نا واجب نہیں مسئلہ ۱۹ نجس سرسبیا
 کا جل آنکھوں میں لگایا تو اس کا پونچھنا اور دھونا واجب نہیں ہاں اگر پھیل کر باہر آنکھ کے آگیا ہو تو
 دھونا واجب ہے مسئلہ ۲۰ نجس تیل میں ڈال لیا یا بدن میں لگایا تو قاعدے کے موافق
 تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جاوے گا۔ کھلی ڈال کر یا صابون لگا کر تیل کا چھڑانا واجب نہیں
 ہے مسئلہ ۲۱ گتے لٹنے آنے میں منہ ڈال دیا یا بندہ نے جھوٹا کر دیا تو اگر آنا گتہ ہوا ہو تو
 جہاں منہ ڈالا ہے اتنا مکمل ڈالے باقی کا کھانا درست ہے اور اگر سوکھا آنا ہو تو جہاں جہاں
 اس کے منہ کا لعاب لگا ہو مکمل ڈالے باقی سب پاک ہے مسئلہ ۲۲ گتے کا لعاب نجس ہے
 اور خود گتے نجس نہیں۔ سو اگر گتے کسی کے کپڑے یا بدن سے چھو جائے تو نجس نہیں ہوتا۔
 چاہے گتے کا بدن شوکھا ہو یا گیلیا ہاں اگر گتے کے بدن پر کوئی نجاست لگی ہو تو اوبابا
 ہے مسئلہ ۲۳ روٹاں بھیگی ہونے کے وقت ہوا نکلے تو اس سے کپڑا نجس نہیں ہوا۔

۱۔ دھواں بھی پاک ہو
 علی بن ابی طالب نے فرمایا
 اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۱۲۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۱۳۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۱۴۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۱۵۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۱۶۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۱۷۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۱۸۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۱۹۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۲۰۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۲۱۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۲۲۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۲۳۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۲۴۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۲۵۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۲۶۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۲۷۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۲۸۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۲۹۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۳۰۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۳۱۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۳۲۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۳۳۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۳۴۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۳۵۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۳۶۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۳۷۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۳۸۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۳۹۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۴۰۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۴۱۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۴۲۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۴۳۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۴۴۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۴۵۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۴۶۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۴۷۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۴۸۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۴۹۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۵۰۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۵۱۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۵۲۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۵۳۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۵۴۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۵۵۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۵۶۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۵۷۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۵۸۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۵۹۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۶۰۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۶۱۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۶۲۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۶۳۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۶۴۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۶۵۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۶۶۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۶۷۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۶۸۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۶۹۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۷۰۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۷۱۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۷۲۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۷۳۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۷۴۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۷۵۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۷۶۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۷۷۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۷۸۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۷۹۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۸۰۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۸۱۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۸۲۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۸۳۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۸۴۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۸۵۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۸۶۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۸۷۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۸۸۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۸۹۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۹۰۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۹۱۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۹۲۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۹۳۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۹۴۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۹۵۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۹۶۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۹۷۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۹۸۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۹۹۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۱۰۰۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر

۱۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۲۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۳۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۴۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۵۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۶۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۷۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۸۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۹۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۱۰۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۱۱۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۱۲۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۱۳۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۱۴۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۱۵۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۱۶۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۱۷۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۱۸۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۱۹۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۲۰۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۲۱۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۲۲۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۲۳۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۲۴۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۲۵۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۲۶۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۲۷۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۲۸۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۲۹۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۳۰۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۳۱۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۳۲۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۳۳۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۳۴۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۳۵۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۳۶۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۳۷۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۳۸۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۳۹۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۴۰۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۴۱۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۴۲۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۴۳۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۴۴۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۴۵۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۴۶۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۴۷۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۴۸۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۴۹۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۵۰۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۵۱۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۵۲۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۵۳۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۵۴۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۵۵۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۵۶۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۵۷۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۵۸۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۵۹۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۶۰۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۶۱۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۶۲۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۶۳۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۶۴۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۶۵۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۶۶۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۶۷۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۶۸۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۶۹۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۷۰۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۷۱۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۷۲۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۷۳۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۷۴۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۷۵۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۷۶۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۷۷۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۷۸۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۷۹۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۸۰۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۸۱۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۸۲۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۸۳۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۸۴۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۸۵۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۸۶۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۸۷۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۸۸۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۸۹۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۹۰۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۹۱۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۹۲۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۹۳۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۹۴۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۹۵۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۹۶۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۹۷۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۹۸۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۹۹۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر
 ۱۰۰۔ اگر کسی نے زمین پر گوبر

باب

نماز کا بیان

سوم

اللہ تعالیٰ کے نزدیک نماز کا بہت بڑا تہ ہے۔ کوئی عبادت اللہ تعالیٰ کے نزدیک نماز سے زیادہ پیاری نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر بارگاہِ وقت کی نمازیں فرض کر دی ہیں۔ ان کے پڑھنے کا بڑا ثواب ہے اور ان کے چھوڑ دینے سے بڑا گناہ ہوتا ہے، حدیث شریفہ میں آیا ہے کہ جو کوئی اچھی طرح سے وضو کیا کرے اور خوب دل لگا کر اچھی طرح نماز پڑھا کرے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اُس کے چھوٹے چھوٹے گناہ سب بخش دے گا اور جنت دے گا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز دین کا ستون ہے سو جس نے نماز کو اچھی طرح پڑھا اس نے دین کو ٹھیک دکھا اور جس نے اس ستون کو گرادیا (یعنی نماز نہ پڑھی، اُس نے دین برباد کر دیا۔ اور حضرت نے فرمایا ہے کہ قیامت میں سب سے پہلے نماز ہی کی پوچھ ہوگی اور نمازیوں کے ہاتھ اور پاؤں اور منہ قیامت میں آفتاب کی طرح چمکتے ہوں گے۔ اور بے نمازی اس وقت سے محروم رہیں گے اور حضرت نے فرمایا ہے کہ نماز یوسفؑ کا حشر قیامت کے دن نبیوں اور شہیدوں اور ولیوں کے ساتھ ہوگا اور بے نمازیوں کا حشر فرعون اور ہامان اور قارون ان بڑے بڑے کافروں کے ساتھ ہوگا، اس لئے نماز پڑھنا بہت ضروری ہے اور نہ پڑھنے سے دین اور دنیا دونوں کا بہت نقصان ہوتا ہے، اس سے بڑھ کر اور کیا ہو گا کہ بے نمازی کا حشر کافروں کے ساتھ کیا گیا۔ بے نمازی کافروں کے برابر سمجھا گیا۔ خدا کی پناہ نماز نہ پڑھنا کتنی بُری بات ہے۔ البتہ ان لوگوں پر نماز واجب نہیں، مجنون اور چھوٹی لڑکی اور لڑکا جو ابھی جوان نہ ہوئے ہوں باقی سب مسلمانوں پر فرض ہے۔ لیکن اولاً جب سات برس کی ہو جاوے تو ماں باپ کو حکم ہے کہ ان سے نماز پڑھاویں اور جب دس برس کی ہو جاوے تو مار کر پڑھاویں اور نماز کا چھوڑنا بھی کسی وقت درست نہیں ہے جس طرح ہو سکے نماز ضرور پڑھے البتہ اگر نماز پڑھنا بھول گئی بالکل یا بھول ہی نہ رہا جب وقت جاتا رہا تب یاد آیا کہ میں نے نماز نہیں پڑھی یا ایسی فاضل سوئی کہ آنکھ نہ کھلی اور نماز قضا ہو گئی تو ایسے وقت گناہ نہ ہو گا لیکن جب یاد آوے اور آنکھ کھلے تو وضو کر کے فوراً قضا پڑھے لینا فرض ہے۔ البتہ اگر وہ وقت مکروہ ہو تو ذرا ٹھہر جاوے تاکہ مکروہ وقت کل جاوے اسی طرح جو نہ نائیں۔ بے ہوشی کی وجہ سے نہیں پڑھیں اس میں بھی گناہ نہیں۔ لیکن ہوش آنے کے بعد فوراً قضا پڑھنی پڑے گی۔ (نوٹ) مسئلہ ۱۱۱۱ اور ان پر ہیکل بیان بخشہ پڑج کیا گیا۔

۱۰۵ حج اہل بیت علیہ السلام
۱۰۶ اشیاء نامی قیامت
۱۰۷ جن میں نہیں گئے تو
نماز نہیں اور شہیدوں
۱۰۸ میں شامل ہیں
۱۰۹ ہمارے کے بھی ہیں
قیامت میں بے نماز کا
۱۱۰ کے گردہ پر شامل ہو
۱۱۱ غفلت اندازہ نہیں سلمان
۱۱۲ بے نماز کا گردہ برابر
۱۱۳ ہو گا کیونکہ مسلمان ہو چکا
۱۱۴ کہ تو کافریت میں داخل
۱۱۵ کر دیا جائے گا اور کفر پیش
۱۱۶ دوزخ میں رہے گا غرض
۱۱۷ مصر کے قہر بادشاہوں
۱۱۸ کا لقب تھا لیکن سلطان
۱۱۹ وہ بادشاہ مصر رہے
۱۲۰ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام
۱۲۱ کے زمانہ میں اسرائیل
۱۲۲ تھا۔ ہامان اسی کا وزیر
۱۲۳ تھا۔ وہوں کا کفر تھا
۱۲۴ حضرت موسیٰ علیہ السلام
۱۲۵ کا چچا زاد بھائی تھا مگر
۱۲۶ کافر تھا اور وہ بھی نہایت
۱۲۷ فحش ۱۲
۱۲۸ جملہ احکام شریعت کی
۱۲۹ تعمیل اسی غرض سے کرنی
۱۳۰ چاہئے البتہ روزہ رکھنے کا
۱۳۱ حکم پھر کر اس وقت کہ جب
۱۳۲ ایسے روزہ رکھنے کی وقت
۱۳۳ ہو جائے وہی طرح جو
۱۳۴ احکام کو بچھ کر رکھ دیا گیا
۱۳۵ ہر نامی تاکید کرنی چاہی ۱۳

۱۔ استحب الرجل ان یصل
 ۲۔ ثم یصلیٰ (در وقت نماز)
 ۳۔ و استحب قبل ان یصل
 ۱۲۔ در وقت نماز
 ۱۳۔ در وقت نماز
 ۱۴۔ در وقت نماز
 ۱۵۔ در وقت نماز
 ۱۶۔ در وقت نماز
 ۱۷۔ در وقت نماز
 ۱۸۔ در وقت نماز
 ۱۹۔ در وقت نماز
 ۲۰۔ در وقت نماز
 ۲۱۔ در وقت نماز
 ۲۲۔ در وقت نماز
 ۲۳۔ در وقت نماز
 ۲۴۔ در وقت نماز
 ۲۵۔ در وقت نماز
 ۲۶۔ در وقت نماز
 ۲۷۔ در وقت نماز
 ۲۸۔ در وقت نماز
 ۲۹۔ در وقت نماز
 ۳۰۔ در وقت نماز
 ۳۱۔ در وقت نماز
 ۳۲۔ در وقت نماز
 ۳۳۔ در وقت نماز
 ۳۴۔ در وقت نماز
 ۳۵۔ در وقت نماز
 ۳۶۔ در وقت نماز
 ۳۷۔ در وقت نماز
 ۳۸۔ در وقت نماز
 ۳۹۔ در وقت نماز
 ۴۰۔ در وقت نماز
 ۴۱۔ در وقت نماز
 ۴۲۔ در وقت نماز
 ۴۳۔ در وقت نماز
 ۴۴۔ در وقت نماز
 ۴۵۔ در وقت نماز
 ۴۶۔ در وقت نماز
 ۴۷۔ در وقت نماز
 ۴۸۔ در وقت نماز
 ۴۹۔ در وقت نماز
 ۵۰۔ در وقت نماز
 ۵۱۔ در وقت نماز
 ۵۲۔ در وقت نماز
 ۵۳۔ در وقت نماز
 ۵۴۔ در وقت نماز
 ۵۵۔ در وقت نماز
 ۵۶۔ در وقت نماز
 ۵۷۔ در وقت نماز
 ۵۸۔ در وقت نماز
 ۵۹۔ در وقت نماز
 ۶۰۔ در وقت نماز
 ۶۱۔ در وقت نماز
 ۶۲۔ در وقت نماز
 ۶۳۔ در وقت نماز
 ۶۴۔ در وقت نماز
 ۶۵۔ در وقت نماز
 ۶۶۔ در وقت نماز
 ۶۷۔ در وقت نماز
 ۶۸۔ در وقت نماز
 ۶۹۔ در وقت نماز
 ۷۰۔ در وقت نماز
 ۷۱۔ در وقت نماز
 ۷۲۔ در وقت نماز
 ۷۳۔ در وقت نماز
 ۷۴۔ در وقت نماز
 ۷۵۔ در وقت نماز
 ۷۶۔ در وقت نماز
 ۷۷۔ در وقت نماز
 ۷۸۔ در وقت نماز
 ۷۹۔ در وقت نماز
 ۸۰۔ در وقت نماز
 ۸۱۔ در وقت نماز
 ۸۲۔ در وقت نماز
 ۸۳۔ در وقت نماز
 ۸۴۔ در وقت نماز
 ۸۵۔ در وقت نماز
 ۸۶۔ در وقت نماز
 ۸۷۔ در وقت نماز
 ۸۸۔ در وقت نماز
 ۸۹۔ در وقت نماز
 ۹۰۔ در وقت نماز
 ۹۱۔ در وقت نماز
 ۹۲۔ در وقت نماز
 ۹۳۔ در وقت نماز
 ۹۴۔ در وقت نماز
 ۹۵۔ در وقت نماز
 ۹۶۔ در وقت نماز
 ۹۷۔ در وقت نماز
 ۹۸۔ در وقت نماز
 ۹۹۔ در وقت نماز
 ۱۰۰۔ در وقت نماز

ہی پہلے پڑھ لیا۔ مسئلہ گرمی کے موسم میں ظہر کی نماز میں جلدی نہ کرے گرمی کی تیزی کا وقت جاتا رہے تب پڑھنا مستحب ہے اور جاڑوں میں اول وقت پڑھ لینا مستحب ہے۔ مسئلہ اور عصر کی نماز ذرا اتنی دیر کر کے پڑھنا بہتر ہے کہ وقت آنے کے بعد اگر کچھ غلطیاں پڑھنا چاہے تو پڑھ سکے۔ کیونکہ عصر کے بعد تو غلطیاں پڑھنا درست نہیں چاہے گرمی کا موسم ہو یا جاڑے کا دونوں کا ایک حکم ہے لیکن اتنی دیر نہ کرے کہ سورج میں زردی آجائے اور دھوپ کا رنگ بدل جاوے اور مغرب کی نماز میں جلدی کرنا اور سورج ڈوبتے ہی پڑھ لینا مستحب ہے۔ مسئلہ فجر کوئی تہجد کی نماز پہلی رات کو اٹھ کر پڑھا کرتی ہو تو اگر پچاس برس کا یا کم عمر رکھنے لگی تو اس کو وتر کی نماز تہجد کے بعد پڑھنا بہتر ہے۔ لیکن اگر آٹھ کھٹنے کا اعتبار نہ ہو اور سو چارے کا ڈھرو تو عشاء کے بعد سونے سے پہلے ہی پڑھ لینا چاہئے۔ مسئلہ بدلتی کے دن فجر اور ظہر اور مغرب کی نماز ذرا دیر کر کے پڑھنا بہتر ہے اور عصر کی نماز میں جلدی کرنا مستحب ہے۔ سورج نکلنے کے وقت اور ٹھیک دو پہر کو اور سورج ڈوبتے وقت کوئی نماز صحیح نہیں ہے البتہ عصر کی نماز اگر ابھی نہ پڑھی ہو تو وہ سورج ڈوبتے وقت بھی پڑھ لے اور ان تینوں وقت سجدہ تلاوت بھی مکروہ اور منع ہے۔ مسئلہ فجر کی نماز پڑھ لینے کے بعد جب تک سورج نکل کے اور چائے پھولائے نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے البتہ سورج نکلنے سے پہلے قضا نماز پڑھنا درست ہے البتہ سجدہ تلاوت بھی درست ہے اور جب سورج نکل آیا تو جب تک ذرا روشنی نہ آجائے قضا نماز بھی درست نہیں۔ ایسے ہی عصر کی نماز پڑھ لینے کے بعد نفل نماز پڑھنا جائز نہیں۔ البتہ قضا اللہ سجدہ کی آیت کا سجدہ درست ہے۔ لیکن جب دھوپ چمکی پڑ جائے تو یہ بھی درست نہیں۔ مسئلہ فجر کے وقت سجدہ نکل آنے کے درست جلدی کے مارے فقط فرض پڑھ لے تو اب جب تک سورج اونچا اور روشن نہ ہو جائے تب تک سنت پڑھ کر جب ذرا روشنی آجائے تب سنت وغیرہ جو نماز چاہے پڑھے۔ مسئلہ جب صبح ہو جائے اور فجر کا وقت آجائے تو دو رکعت سنت اور دو رکعت فرض کے سوا کوئی نفل نماز پڑھنا درست نہیں یعنی مکروہ ہے البتہ قضا نماز میں پڑھنا اور سجدہ کی آیت پر سجدہ کرنا درست ہے۔ مسئلہ اگر فجر کی نماز پڑھنے میں سورج نکل آیا تو نماز نہیں ہوئی۔ سورج میں روشنی آجائے کے بعد قضا پڑھے اور اگر عصر کی نماز پڑھنے میں سورج ڈوب گیا تو نماز ہو گئی قضا نہ پڑھے۔ مسئلہ عشاء کی نماز پڑھنے سے پہلے سو رہنا مکروہ ہے نماز پڑھ کے سونا چاہئے۔ لیکن کوئی مرض سے یا سفر سے بہت تھکا ماندہ ہو اور کسی کو کہہ کے کہ مجھ کو نماز کے وقت جگا دینا اور دوسرا وعدہ کر لے تو سو رہنا درست ہے۔

سلام ہوئے کا کوئی فرق نہ ہو لیکن اگر صبح اور عصر میں سورج نکلے تو پھر نماز کا پانچ وقت پڑھنا ضروری ہے۔ البتہ اونچا یا سہرا یا دیوار ایک نیزہ کی اونچائی پر جبکہ کسی کی طرف دیکھنے سے انھیں خیرہ ہو جاتی ہیں۔

تو اس پانی سے نجاست و صوداے پھر دھو کیلئے تیمم کر لے۔ مسئلہ ظہر کی نماز پڑھی لیکن جب پڑھ چکی تو معلوم ہوا کہ جس وقت نماز پڑھی تھی اس وقت ظہر کا وقت نہیں رہا تھا بلکہ عصر کا وقت گیا تھا تو اب پھر قضا پڑھنا واجب نہیں ہے بلکہ وہی نماز جو پڑھی ہے قضا میں آجاوے گی اور ایسا سمجھیں گے کہ گویا قضا پڑھی تھی۔ مسئلہ اگر وقت آجانے سے پہلے ہی نماز پڑھ لی تو نماز نہیں ہوتی۔ مسئلہ زبان سے نیت کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ دل میں جب اتنا سوچ لیوے کہ میں آج کی ظہر کی فرض نماز پڑھتی ہوں، ادا اگر سنت پڑھتی ہو تو یہ سوچ لے کہ ظہر کی سنت پڑھتی ہوں بس اتنا خیال کر کے اللہ اکبر کہہ کے ساتھ ہاتھ طہیرے تو نماز ہو جاوے گی۔ جو لمبی چوڑی نیت لوگوں میں مشہور ہے اس کا کہنا کچھ ضروری نہیں ہے۔ مسئلہ اگر زبان سے نیت کہنا چاہے تو اتنا کہہ لینا کافی ہے نیت کرتی ہوں میں آج کے ظہر کے فرض کی اللہ اکبر۔ یا نیت کرتی ہوں ظہر کی سنتوں کی اللہ اکبر۔ اور چار رکعت نماز وقت ظہر میں اطراف کعبہ شریف کے، یہ سب کہنا ضروری نہیں چاہیے کہ چاہے نہ کہے۔ مسئلہ اگر دل میں تو یہی خیال ہے کہ میں ظہر کی نماز پڑھتی ہوں لیکن ظہر کی جگہ زبان سے عصر کا وقت نکل گیا تو بھی نماز ہو جاوے گی۔ مسئلہ اگر محبت سے چار رکعت کی جگہ چھ رکعت یا تین زبان سے نکل جاوے تو بھی نماز ہو جاوے گی۔ مسئلہ اگر کئی نمازیں قضا ہو گئیں اور قضا پڑھنے کا ارادہ کیا تو وقت مقرر کر کے نیت کر لے یعنی یوں نیت کرے کہ میں فجر کے فرض پڑھتی ہوں۔ اگر ظہر کی قضا پڑھنا ہو تو یوں نیت کرے کہ ظہر کے فرض کی قضا پڑھتی ہوں۔ اسی طرح جس وقت کی قضا پڑھنا ہو خاص اسی کی نیت کرنا چاہئے اگر فقط اتنی نیت کر لی کہ میں قضا نماز پڑھتی ہوں اور خاص اس وقت کی نیت نہیں کی تو قضا صحیح نہ ہوگی پھر سے پڑھنی پڑے گی۔ مسئلہ اگر کسی دن کی نمازیں قضا ہو گئیں تو دن تاریخ بھی مقرر کر کے نیت کرنا چاہئے جیسے کسی کی سنیچر، اتوار، پیر اور منگل چار دن کی نمازیں جاتی رہیں تو اب فقط اتنی نیت کرنا کہ میں فجر کی نماز پڑھتی ہوں درست نہیں ہے بلکہ یوں نیت کرے کہ سنیچر کی فجر کی قضا پڑھتی ہوں پھر ظہر پڑھتے وقت کہے کہ سنیچر کی ظہر کی قضا پڑھتی ہوں۔ اسی طرح کہنتی جاوے۔ پھر جب سنیچر کی سب نمازیں قضا کر چکے تو تو کہے کہ الوار کی فجر کی قضا پڑھتی ہوں اسی طرح سب نمازیں قضا پڑھیں اگر کئی مہینے یا کئی سال کی نمازیں قضا ہوں تو مہینے اور سال کا بھی نام لیوے اور کہے کہ فلاں سال کے فلاں مہینے کی فلاں تاریخ کی فجر کی قضا پڑھتی ہوں۔ بے اس طرح نیت کئے قضا صحیح نہیں ہوتی۔ مسئلہ اگر کئی کون تاریخ مہینہ سال کچھ یاد نہ ہو تو یوں نیت کرے کہ فجر کی فلاں یعنی میرے قوتے قضا ہیں ان میں سے

۱۔ ان کاں الیٰ الیٰ شاکا
فی وقت الظہر فوی ظہر ازلت
فاذا ازلت قد خرجت من کونینہ
۲۔ ان القضا و سنتہ
۳۔ اولاد الاولاد و فیما اقلہ
بجز ۱۲ غیر مذکور
۴۔ من الشرح و طاعت
۵۔ فرض من ما قبلہ و فرض
۶۔ و عنہ ان الوقت لم یصل
فظہر ان کان دخل لا یجوز ان
لا حکم بقضا و صلاۃ بنار
ذیل شرعی و ہو تحریر لیتک
حاضر الا ظہر خلاف ۱۲ مرقا
۷۔ و شرط الخامس النہو
ہی الارادۃ لا العلم و المستحب
فیہ اصل القضا لا لزوم لارادۃ
و ہوان العلم بما عدا صلوۃ
یعنی ۱۲ در ۳۸۶-۳۸۷
۸۔ ۳۹۰-۳۹۱
۹۔ ۳۹۲-۳۹۳
۱۰۔ ۳۹۴-۳۹۵
۱۱۔ ۳۹۶-۳۹۷
۱۲۔ ۳۹۸-۳۹۹
۱۳۔ ۴۰۰-۴۰۱
۱۴۔ ۴۰۲-۴۰۳
۱۵۔ ۴۰۴-۴۰۵
۱۶۔ ۴۰۶-۴۰۷
۱۷۔ ۴۰۸-۴۰۹
۱۸۔ ۴۱۰-۴۱۱
۱۹۔ ۴۱۲-۴۱۳
۲۰۔ ۴۱۴-۴۱۵
۲۱۔ ۴۱۶-۴۱۷
۲۲۔ ۴۱۸-۴۱۹
۲۳۔ ۴۲۰-۴۲۱
۲۴۔ ۴۲۲-۴۲۳
۲۵۔ ۴۲۴-۴۲۵
۲۶۔ ۴۲۶-۴۲۷
۲۷۔ ۴۲۸-۴۲۹
۲۸۔ ۴۳۰-۴۳۱
۲۹۔ ۴۳۲-۴۳۳
۳۰۔ ۴۳۴-۴۳۵
۳۱۔ ۴۳۶-۴۳۷
۳۲۔ ۴۳۸-۴۳۹
۳۳۔ ۴۴۰-۴۴۱
۳۴۔ ۴۴۲-۴۴۳
۳۵۔ ۴۴۴-۴۴۵
۳۶۔ ۴۴۶-۴۴۷
۳۷۔ ۴۴۸-۴۴۹
۳۸۔ ۴۵۰-۴۵۱
۳۹۔ ۴۵۲-۴۵۳
۴۰۔ ۴۵۴-۴۵۵
۴۱۔ ۴۵۶-۴۵۷
۴۲۔ ۴۵۸-۴۵۹
۴۳۔ ۴۶۰-۴۶۱
۴۴۔ ۴۶۲-۴۶۳
۴۵۔ ۴۶۴-۴۶۵
۴۶۔ ۴۶۶-۴۶۷
۴۷۔ ۴۶۸-۴۶۹
۴۸۔ ۴۷۰-۴۷۱
۴۹۔ ۴۷۲-۴۷۳
۵۰۔ ۴۷۴-۴۷۵
۵۱۔ ۴۷۶-۴۷۷
۵۲۔ ۴۷۸-۴۷۹
۵۳۔ ۴۸۰-۴۸۱
۵۴۔ ۴۸۲-۴۸۳
۵۵۔ ۴۸۴-۴۸۵
۵۶۔ ۴۸۶-۴۸۷
۵۷۔ ۴۸۸-۴۸۹
۵۸۔ ۴۹۰-۴۹۱
۵۹۔ ۴۹۲-۴۹۳
۶۰۔ ۴۹۴-۴۹۵
۶۱۔ ۴۹۶-۴۹۷
۶۲۔ ۴۹۸-۴۹۹
۶۳۔ ۵۰۰-۵۰۱
۶۴۔ ۵۰۲-۵۰۳
۶۵۔ ۵۰۴-۵۰۵
۶۶۔ ۵۰۶-۵۰۷
۶۷۔ ۵۰۸-۵۰۹
۶۸۔ ۵۱۰-۵۱۱
۶۹۔ ۵۱۲-۵۱۳
۷۰۔ ۵۱۴-۵۱۵
۷۱۔ ۵۱۶-۵۱۷
۷۲۔ ۵۱۸-۵۱۹
۷۳۔ ۵۲۰-۵۲۱
۷۴۔ ۵۲۲-۵۲۳
۷۵۔ ۵۲۴-۵۲۵
۷۶۔ ۵۲۶-۵۲۷
۷۷۔ ۵۲۸-۵۲۹
۷۸۔ ۵۳۰-۵۳۱
۷۹۔ ۵۳۲-۵۳۳
۸۰۔ ۵۳۴-۵۳۵
۸۱۔ ۵۳۶-۵۳۷
۸۲۔ ۵۳۸-۵۳۹
۸۳۔ ۵۴۰-۵۴۱
۸۴۔ ۵۴۲-۵۴۳
۸۵۔ ۵۴۴-۵۴۵
۸۶۔ ۵۴۶-۵۴۷
۸۷۔ ۵۴۸-۵۴۹
۸۸۔ ۵۵۰-۵۵۱
۸۹۔ ۵۵۲-۵۵۳
۹۰۔ ۵۵۴-۵۵۵
۹۱۔ ۵۵۶-۵۵۷
۹۲۔ ۵۵۸-۵۵۹
۹۳۔ ۵۶۰-۵۶۱
۹۴۔ ۵۶۲-۵۶۳
۹۵۔ ۵۶۴-۵۶۵
۹۶۔ ۵۶۶-۵۶۷
۹۷۔ ۵۶۸-۵۶۹
۹۸۔ ۵۷۰-۵۷۱
۹۹۔ ۵۷۲-۵۷۳
۱۰۰۔ ۵۷۴-۵۷۵
۱۰۱۔ ۵۷۶-۵۷۷
۱۰۲۔ ۵۷۸-۵۷۹
۱۰۳۔ ۵۸۰-۵۸۱
۱۰۴۔ ۵۸۲-۵۸۳
۱۰۵۔ ۵۸۴-۵۸۵
۱۰۶۔ ۵۸۶-۵۸۷
۱۰۷۔ ۵۸۸-۵۸۹
۱۰۸۔ ۵۹۰-۵۹۱
۱۰۹۔ ۵۹۲-۵۹۳
۱۱۰۔ ۵۹۴-۵۹۵
۱۱۱۔ ۵۹۶-۵۹۷
۱۱۲۔ ۵۹۸-۵۹۹
۱۱۳۔ ۶۰۰-۶۰۱
۱۱۴۔ ۶۰۲-۶۰۳
۱۱۵۔ ۶۰۴-۶۰۵
۱۱۶۔ ۶۰۶-۶۰۷
۱۱۷۔ ۶۰۸-۶۰۹
۱۱۸۔ ۶۱۰-۶۱۱
۱۱۹۔ ۶۱۲-۶۱۳
۱۲۰۔ ۶۱۴-۶۱۵
۱۲۱۔ ۶۱۶-۶۱۷
۱۲۲۔ ۶۱۸-۶۱۹
۱۲۳۔ ۶۲۰-۶۲۱
۱۲۴۔ ۶۲۲-۶۲۳
۱۲۵۔ ۶۲۴-۶۲۵
۱۲۶۔ ۶۲۶-۶۲۷
۱۲۷۔ ۶۲۸-۶۲۹
۱۲۸۔ ۶۳۰-۶۳۱
۱۲۹۔ ۶۳۲-۶۳۳
۱۳۰۔ ۶۳۴-۶۳۵
۱۳۱۔ ۶۳۶-۶۳۷
۱۳۲۔ ۶۳۸-۶۳۹
۱۳۳۔ ۶۴۰-۶۴۱
۱۳۴۔ ۶۴۲-۶۴۳
۱۳۵۔ ۶۴۴-۶۴۵
۱۳۶۔ ۶۴۶-۶۴۷
۱۳۷۔ ۶۴۸-۶۴۹
۱۳۸۔ ۶۵۰-۶۵۱
۱۳۹۔ ۶۵۲-۶۵۳
۱۴۰۔ ۶۵۴-۶۵۵
۱۴۱۔ ۶۵۶-۶۵۷
۱۴۲۔ ۶۵۸-۶۵۹
۱۴۳۔ ۶۶۰-۶۶۱
۱۴۴۔ ۶۶۲-۶۶۳
۱۴۵۔ ۶۶۴-۶۶۵
۱۴۶۔ ۶۶۶-۶۶۷
۱۴۷۔ ۶۶۸-۶۶۹
۱۴۸۔ ۶۷۰-۶۷۱
۱۴۹۔ ۶۷۲-۶۷۳
۱۵۰۔ ۶۷۴-۶۷۵
۱۵۱۔ ۶۷۶-۶۷۷
۱۵۲۔ ۶۷۸-۶۷۹
۱۵۳۔ ۶۸۰-۶۸۱
۱۵۴۔ ۶۸۲-۶۸۳
۱۵۵۔ ۶۸۴-۶۸۵
۱۵۶۔ ۶۸۶-۶۸۷
۱۵۷۔ ۶۸۸-۶۸۹
۱۵۸۔ ۶۹۰-۶۹۱
۱۵۹۔ ۶۹۲-۶۹۳
۱۶۰۔ ۶۹۴-۶۹۵
۱۶۱۔ ۶۹۶-۶۹۷
۱۶۲۔ ۶۹۸-۶۹۹
۱۶۳۔ ۷۰۰-۷۰۱
۱۶۴۔ ۷۰۲-۷۰۳
۱۶۵۔ ۷۰۴-۷۰۵
۱۶۶۔ ۷۰۶-۷۰۷
۱۶۷۔ ۷۰۸-۷۰۹
۱۶۸۔ ۷۱۰-۷۱۱
۱۶۹۔ ۷۱۲-۷۱۳
۱۷۰۔ ۷۱۴-۷۱۵
۱۷۱۔ ۷۱۶-۷۱۷
۱۷۲۔ ۷۱۸-۷۱۹
۱۷۳۔ ۷۲۰-۷۲۱
۱۷۴۔ ۷۲۲-۷۲۳
۱۷۵۔ ۷۲۴-۷۲۵
۱۷۶۔ ۷۲۶-۷۲۷
۱۷۷۔ ۷۲۸-۷۲۹
۱۷۸۔ ۷۳۰-۷۳۱
۱۷۹۔ ۷۳۲-۷۳۳
۱۸۰۔ ۷۳۴-۷۳۵
۱۸۱۔ ۷۳۶-۷۳۷
۱۸۲۔ ۷۳۸-۷۳۹
۱۸۳۔ ۷۴۰-۷۴۱
۱۸۴۔ ۷۴۲-۷۴۳
۱۸۵۔ ۷۴۴-۷۴۵
۱۸۶۔ ۷۴۶-۷۴۷
۱۸۷۔ ۷۴۸-۷۴۹
۱۸۸۔ ۷۵۰-۷۵۱
۱۸۹۔ ۷۵۲-۷۵۳
۱۹۰۔ ۷۵۴-۷۵۵
۱۹۱۔ ۷۵۶-۷۵۷
۱۹۲۔ ۷۵۸-۷۵۹
۱۹۳۔ ۷۶۰-۷۶۱
۱۹۴۔ ۷۶۲-۷۶۳
۱۹۵۔ ۷۶۴-۷۶۵
۱۹۶۔ ۷۶۶-۷۶۷
۱۹۷۔ ۷۶۸-۷۶۹
۱۹۸۔ ۷۷۰-۷۷۱
۱۹۹۔ ۷۷۲-۷۷۳
۲۰۰۔ ۷۷۴-۷۷۵
۲۰۱۔ ۷۷۶-۷۷۷
۲۰۲۔ ۷۷۸-۷۷۹
۲۰۳۔ ۷۸۰-۷۸۱
۲۰۴۔ ۷۸۲-۷۸۳
۲۰۵۔ ۷۸۴-۷۸۵
۲۰۶۔ ۷۸۶-۷۸۷
۲۰۷۔ ۷۸۸-۷۸۹
۲۰۸۔ ۷۹۰-۷۹۱
۲۰۹۔ ۷۹۲-۷۹۳
۲۱۰۔ ۷۹۴-۷۹۵
۲۱۱۔ ۷۹۶-۷۹۷
۲۱۲۔ ۷۹۸-۷۹۹
۲۱۳۔ ۸۰۰-۸۰۱
۲۱۴۔ ۸۰۲-۸۰۳
۲۱۵۔ ۸۰۴-۸۰۵
۲۱۶۔ ۸۰۶-۸۰۷
۲۱۷۔ ۸۰۸-۸۰۹
۲۱۸۔ ۸۱۰-۸۱۱
۲۱۹۔ ۸۱۲-۸۱۳
۲۲۰۔ ۸۱۴-۸۱۵
۲۲۱۔ ۸۱۶-۸۱۷
۲۲۲۔ ۸۱۸-۸۱۹
۲۲۳۔ ۸۲۰-۸۲۱
۲۲۴۔ ۸۲۲-۸۲۳
۲۲۵۔ ۸۲۴-۸۲۵
۲۲۶۔ ۸۲۶-۸۲۷
۲۲۷۔ ۸۲۸-۸۲۹
۲۲۸۔ ۸۳۰-۸۳۱
۲۲۹۔ ۸۳۲-۸۳۳
۲۳۰۔ ۸۳۴-۸۳۵
۲۳۱۔ ۸۳۶-۸۳۷
۲۳۲۔ ۸۳۸-۸۳۹
۲۳۳۔ ۸۴۰-۸۴۱
۲۳۴۔ ۸۴۲-۸۴۳
۲۳۵۔ ۸۴۴-۸۴۵
۲۳۶۔ ۸۴۶-۸۴۷
۲۳۷۔ ۸۴۸-۸۴۹
۲۳۸۔ ۸۵۰-۸۵۱
۲۳۹۔ ۸۵۲-۸۵۳
۲۴۰۔ ۸۵۴-۸۵۵
۲۴۱۔ ۸۵۶-۸۵۷
۲۴۲۔ ۸۵۸-۸۵۹
۲۴۳۔ ۸۶۰-۸۶۱
۲۴۴۔ ۸۶۲-۸۶۳
۲۴۵۔ ۸۶۴-۸۶۵
۲۴۶۔ ۸۶۶-۸۶۷
۲۴۷۔ ۸۶۸-۸۶۹
۲۴۸۔ ۸۷۰-۸۷۱
۲۴۹۔ ۸۷۲-۸۷۳
۲۵۰۔ ۸۷۴-۸۷۵
۲۵۱۔ ۸۷۶-۸۷۷
۲۵۲۔ ۸۷۸-۸۷۹
۲۵۳۔ ۸۸۰-۸۸۱
۲۵۴۔ ۸۸۲-۸۸۳
۲۵۵۔ ۸۸۴-۸۸۵
۲۵۶۔ ۸۸۶-۸۸۷
۲۵۷۔ ۸۸۸-۸۸۹
۲۵۸۔ ۸۹۰-۸۹۱
۲۵۹۔ ۸۹۲-۸۹۳
۲۶۰۔ ۸۹۴-۸۹۵
۲۶۱۔ ۸۹۶-۸۹۷
۲۶۲۔ ۸۹۸-۸۹۹
۲۶۳۔ ۹۰۰-۹۰۱
۲۶۴۔ ۹۰۲-۹۰۳
۲۶۵۔ ۹۰۴-۹۰۵
۲۶۶۔ ۹۰۶-۹۰۷
۲۶۷۔ ۹۰۸-۹۰۹
۲۶۸۔ ۹۱۰-۹۱۱
۲۶۹۔ ۹۱۲-۹۱۳
۲۷۰۔ ۹۱۴-۹۱۵
۲۷۱۔ ۹۱۶-۹۱۷
۲۷۲۔ ۹۱۸-۹۱۹
۲۷۳۔ ۹۲۰-۹۲۱
۲۷۴۔ ۹۲۲-۹۲۳
۲۷۵۔ ۹۲۴-۹۲۵
۲۷۶۔ ۹۲۶-۹۲۷
۲۷۷۔ ۹۲۸-۹۲۹
۲۷۸۔ ۹۳۰-۹۳۱
۲۷۹۔ ۹۳۲-۹۳۳
۲۸۰۔ ۹۳۴-۹۳۵
۲۸۱۔ ۹۳۶-۹۳۷
۲۸۲۔ ۹۳۸-۹۳۹
۲۸۳۔ ۹۴۰-۹۴۱
۲۸۴۔ ۹۴۲-۹۴۳
۲۸۵۔ ۹۴۴-۹۴۵
۲۸۶۔ ۹۴۶-۹۴۷
۲۸۷۔ ۹۴۸-۹۴۹
۲۸۸۔ ۹۵۰-۹۵۱
۲۸۹۔ ۹۵۲-۹۵۳
۲۹۰۔ ۹۵۴-۹۵۵
۲۹۱۔ ۹۵۶-۹۵۷
۲۹۲۔ ۹۵۸-۹۵۹
۲۹۳۔ ۹۶۰-۹۶۱
۲۹۴۔ ۹۶۲-۹۶۳
۲۹۵۔ ۹۶۴-۹۶۵
۲۹۶۔ ۹۶۶-۹۶۷
۲۹۷۔ ۹۶۸-۹۶۹
۲۹۸۔ ۹۷۰-۹۷۱
۲۹۹۔ ۹۷۲-۹۷۳
۳۰۰۔ ۹۷۴-۹۷۵
۳۰۱۔ ۹۷۶-۹۷۷
۳۰۲۔ ۹۷۸-۹۷۹
۳۰۳۔ ۹۸۰-۹۸۱
۳۰۴۔ ۹۸۲-۹۸۳
۳۰۵۔ ۹۸۴-۹۸۵
۳۰۶۔ ۹۸۶-۹۸۷
۳۰۷۔ ۹۸۸-۹۸۹
۳۰۸۔ ۹۹۰-۹۹۱
۳۰۹۔ ۹۹۲-۹۹۳
۳۱۰۔ ۹۹۴-۹۹۵
۳۱۱۔ ۹۹۶-۹۹۷
۳۱۲۔ ۹۹۸-۹۹۹
۳۱۳۔ ۱۰۰۰-۱۰۰۱
۳۱۴۔ ۱۰۰۲-۱۰۰۳
۳۱۵۔ ۱۰۰۴-۱۰۰۵
۳۱۶۔ ۱۰۰۶-۱۰۰۷
۳۱۷۔ ۱۰۰۸-۱۰۰۹
۳۱۸۔ ۱۰۱۰-۱۰۱۱
۳۱۹۔ ۱۰۱۲-۱۰۱۳
۳۲۰۔ ۱۰۱۴-۱۰۱۵
۳۲۱۔ ۱۰۱۶-۱۰۱۷
۳۲۲۔ ۱۰۱۸-۱۰۱۹
۳۲۳۔ ۱۰۲۰-۱۰۲۱
۳۲۴۔ ۱۰۲۲-۱۰۲۳
۳۲۵۔ ۱۰۲۴-۱۰۲۵
۳۲۶۔ ۱۰۲۶-۱۰۲۷
۳۲۷۔ ۱۰۲۸-۱۰۲۹
۳۲۸۔ ۱۰۳۰-۱۰۳۱
۳۲۹۔ ۱۰۳۲-۱۰۳۳
۳۳۰۔ ۱۰۳۴-۱۰۳۵
۳۳۱۔ ۱۰۳۶-۱۰۳۷
۳۳۲۔ ۱۰۳۸-۱۰۳۹
۳۳۳۔ ۱۰۴۰-۱۰۴۱
۳۳۴۔ ۱۰۴۲-۱۰۴۳
۳۳۵۔ ۱۰۴۴-۱۰۴۵
۳۳۶۔ ۱۰۴۶-۱۰۴۷
۳۳۷۔ ۱۰۴۸-۱۰۴۹
۳۳۸۔ ۱۰۵۰-۱۰۵۱
۳۳۹۔ ۱۰۵۲-۱۰۵۳
۳۴۰۔ ۱۰۵۴-۱۰۵۵
۳۴۱۔ ۱۰۵۶-۱۰۵۷
۳۴۲۔ ۱۰۵۸-۱۰۵۹
۳۴۳۔ ۱۰۶۰-۱۰۶۱
۳۴۴۔ ۱۰۶۲-۱۰۶۳
۳۴۵۔ ۱۰۶۴-۱۰۶۵
۳۴۶۔ ۱۰۶۶-۱۰۶۷
۳۴۷۔ ۱۰۶۸-۱۰۶۹
۳۴۸۔ ۱۰۷۰-۱۰۷۱
۳۴۹۔ ۱۰۷۲-۱۰۷۳
۳۵۰۔ ۱۰۷۴-۱۰۷۵
۳۵۱۔ ۱۰۷۶-۱۰۷۷
۳۵۲۔ ۱۰۷۸-۱۰۷۹
۳۵۳۔ ۱۰۸۰-۱۰۸۱
۳۵۴۔ ۱۰۸۲-۱۰۸۳
۳۵۵۔ ۱۰۸۴-۱۰۸۵
۳۵۶۔ ۱۰۸۶-۱۰۸۷
۳۵۷۔ ۱۰۸۸-۱۰۸۹
۳۵۸۔ ۱۰۹۰-۱۰۹۱
۳۵۹۔ ۱۰۹۲-۱۰۹۳
۳۶۰۔ ۱۰۹۴-۱۰۹۵
۳۶۱۔ ۱۰۹۶-۱۰۹۷
۳۶۲۔ ۱۰۹۸-۱۰۹۹
۳۶۳۔ ۱۱۰۰-۱۱۰۱
۳۶۴۔ ۱۱۰۲-۱۱۰۳
۳۶۵۔ ۱۱۰۴-۱۱۰۵
۳۶۶۔ ۱۱۰۶-۱۱۰۷
۳۶۷۔ ۱۱۰۸-۱۱۰۹
۳۶۸۔ ۱۱۱۰-۱۱۱۱
۳۶۹۔ ۱۱۱۲-۱۱۱۳
۳۷۰۔ ۱۱۱۴-۱۱۱۵
۳۷۱۔ ۱۱۱۶-۱۱۱۷
۳۷۲۔ ۱۱۱۸-۱۱۱۹
۳۷۳۔ ۱۱۲۰-۱۱۲۱
۳۷۴۔ ۱۱۲۲-۱۱۲۳
۳۷۵۔ ۱۱۲۴-۱۱۲۵
۳۷۶۔ ۱۱۲۶-۱۱۲۷
۳۷۷۔ ۱۱۲۸-۱۱۲۹
۳۷۸۔ ۱۱۳۰-۱۱۳۱
۳۷۹۔ ۱۱۳۲-۱۱۳۳
۳۸۰۔ ۱۱۳۴-۱۱۳۵
۳۸۱۔ ۱۱۳۶-۱۱۳۷
۳۸۲۔ ۱۱۳۸-۱۱۳۹
۳۸۳۔ ۱۱۴۰-۱۱۴۱
۳۸۴۔ ۱۱۴۲-۱۱۴۳
۳۸۵۔ ۱۱۴۴-۱۱۴۵
۳۸۶۔ ۱۱۴۶-۱۱۴۷
۳۸۷۔ ۱۱۴۸-۱۱۴۹
۳۸۸۔ ۱۱۵۰-۱۱۵۱
۳۸۹۔ ۱۱۵۲-۱۱۵۳
۳۹۰۔ ۱۱۵۴-۱۱۵۵
۳۹۱۔ ۱۱۵۶-۱۱۵۷
۳۹۲۔ ۱۱۵۸-۱۱۵۹
۳۹۳۔ ۱۱۶۰-۱۱۶۱
۳۹۴۔ ۱۱۶۲-۱۱۶۳
۳۹۵۔ ۱۱۶۴-۱۱۶۵
۳۹۶۔ ۱۱۶۶-۱۱۶۷
۳۹۷۔ ۱۱۶۸-۱۱۶۹
۳۹۸۔ ۱۱۷۰-۱۱۷۱
۳۹۹۔ ۱۱۷۲-۱۱۷۳
۴۰۰۔ ۱۱۷۴-۱۱۷۵
۴۰۱۔ ۱۱۷۶-۱۱۷۷
۴۰۲۔ ۱۱۷۸-۱۱۷۹
۴۰۳۔ ۱۱۸۰-۱۱۸۱
۴۰۴۔ ۱۱۸۲-۱۱۸۳
۴۰۵۔ ۱۱۸۴-۱۱۸۵
۴۰۶۔ ۱۱۸۶-۱۱۸۷
۴۰۷۔ ۱۱۸۸-۱۱۸۹
۴۰۸۔ ۱۱۹۰-۱۱۹۱
۴۰۹۔ ۱۱۹۲-۱۱۹۳
۴۱۰۔ ۱۱۹۴-۱۱۹۵
۴۱۱۔ ۱۱۹۶-۱۱۹۷
۴۱۲۔ ۱۱۹۸-۱۱۹۹
۴۱۳۔ ۱۲۰۰-۱۲۰۱
۴۱۴۔ ۱۲۰۲-۱۲۰۳
۴۱۵۔ ۱۲۰۴-۱۲۰۵
۴۱۶۔ ۱۲۰۶-۱۲۰۷
۴۱۷۔ ۱۲۰۸-۱۲۰۹
۴۱۸۔ ۱۲۱۰-۱۲۱۱
۴۱۹۔ ۱۲۱۲-۱۲۱۳
۴۲۰۔ ۱۲۱۴-۱۲۱۵
۴۲۱۔ ۱۲۱۶-۱۲۱۷
۴۲۲۔ ۱۲۱۸-۱۲۱۹
۴۲۳۔ ۱۲۲۰-۱۲۲۱
۴۲۴۔ ۱۲۲۲-۱۲۲۳
۴۲۵۔ ۱۲۲۴-۱۲۲۵
۴۲۶۔ ۱۲۲۶-۱۲۲۷
۴۲۷۔ ۱۲۲۸-۱۲۲۹
۴۲۸۔ ۱۲۳۰-۱۲۳۱
۴۲۹۔ ۱۲۳۲-۱۲۳۳
۴۳۰۔ ۱۲۳۴-۱۲۳۵
۴۳۱۔ ۱۲۳۶-۱۲۳۷
۴۳۲۔ ۱۲۳۸-۱۲۳۹
۴۳۳۔ ۱۲۴۰-۱۲۴۱
۴۳۴۔ ۱۲۴۲-۱۲۴۳
۴۳۵۔ ۱۲۴۴-۱۲۴۵
۴۳۶۔ ۱۲۴۶-۱۲۴۷
۴۳۷۔ ۱۲۴۸-۱۲۴۹
۴۳۸۔ ۱۲۵۰-۱۲۵۱
۴۳۹۔ ۱۲۵۲-۱۲۵۳
۴۴۰۔ ۱۲۵۴-۱۲۵۵
۴۴۱۔ ۱۲۵۶-۱۲۵۷
۴۴۲۔ ۱۲۵۸-۱۲۵۹
۴۴۳۔ ۱۲۶۰-۱۲۶۱
۴۴۴۔ ۱۲۶۲-۱۲۶۳
۴۴۵۔ ۱۲۶۴-۱۲۶۵
۴۴۶۔ ۱۲۶۶-۱۲۶۷
۴۴۷۔ ۱۲۶۸-۱۲۶۹
۴۴۸۔ ۱۲۷۰-۱۲۷۱
۴۴۹۔ ۱۲۷۲-۱۲۷۳
۴۵۰۔ ۱۲۷۴-۱۲۷۵
۴۵۱۔ ۱۲۷۶-۱۲۷۷
۴۵۲۔ ۱۲۷۸-۱۲۷۹
۴۵۳۔ ۱۲۸۰-۱۲۸۱
۴۵۴۔ ۱۲۸۲-۱۲۸۳
۴۵۵۔ ۱۲۸۴-۱۲۸۵
۴۵۶۔ ۱۲۸۶-۱۲۸۷
۴۵۷۔ ۱۲۸۸-۱۲۸۹
۴۵۸۔ ۱۲۹۰-۱۲۹۱
۴۵۹۔ ۱۲۹۲-۱۲۹۳
۴۶۰۔ ۱۲۹۴-۱۲۹۵
۴۶۱۔ ۱۲۹۶-۱۲۹۷
۴۶۲۔ ۱۲۹۸-۱۲۹۹
۴۶۳۔ ۱۳۰۰-۱۳۰۱
۴۶۴۔ ۱۳۰۲-۱۳۰۳
۴۶۵۔ ۱۳۰۴-۱۳۰۵
۴۶

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرٰهٖمَ وَّ عَلٰی اٰلِ اِبْرٰهٖمَ
 اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرٰهٖمَ
 وَّ عَلٰی اٰلِ اِبْرٰهٖمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ ۝ پھر یہ دعا پڑھے رَتْنَا اِيتَانِی الدُّنْيَا حَسَنَةً
 وَفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ یا یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُلَّ الدُّنْيَا
 وَجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَ
 الْمَمُوْتِ یَا کُوْنِیْ اَوْر دعا پڑھے جو حدیث یا قرآن مجید میں آئی ہو۔ پھر اپنے دامنِ طرف سلام پھر
 ادا کیے اَلَسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ پھر یہی کہہ کر بائیں طرف سلام پھیرے اور سلام کرتے
 وقت فرشتوں پر سلام کرنے کی نیت کرے۔ یہ نماز پڑھنے کا طریقہ ہے۔ لیکن اس میں جو فرض
 ہیں اُن میں سے اگر ایک بات بھی چھوٹ جاوے تو نماز نہیں ہوتی چاہے قصداً چھوڑا ہو یا
 بھولے سے دونوں کا ایک حکم ہے اور بعض چیزیں واجب ہیں کہ اس میں سے اگر کوئی چیز قصداً
 چھوڑ دے تو نماز نکستی اور خراب ہو جاتی ہے اور پھر سے نماز پڑھنی پڑتی ہے۔ اگر کوئی پھر سے نہ
 پڑھے تو خیر تب بھی فرض سر سے اتر جاتا ہے لیکن بہت گناہ ہوتا ہے اور اگر بھولے سے چھوٹ
 جاوے تو سجدہ سپہو کر لینے سے نماز ہو جاوے گی اور بعض چیزیں سنت ہیں اور بعض چیزیں مستحب
 ہیں۔ **مسئلہ** نماز میں کچھ چیزیں فرض ہیں۔ نہایت باندھتے وقت اللہ اکبر کہنا۔ کھڑا ہونا قنوت
 میں سے کوئی سورت یا آیہ پڑھنا۔ رکوع کرنا۔ اور دونوں سجدے کرنا۔ اور نماز کے اخیر میں جتنی دیر
 التحیات پڑھنے میں لگتی ہے اتنی دیر بیٹھنا۔ **مسئلہ** یہ پچیس برس نماز میں واجب ہیں۔ الحمد
 پڑھنا۔ اس کے ساتھ کوئی سورت ملانا۔ ہر فرض کو اپنے اپنے موقع پر ادا کرنا اور پہلے کھڑے ہو کر
 الحمد پڑھنا۔ پھر سورت ملانا پھر رکوع کرنا پھر سجدہ کرنا۔ دو رکعت پڑھنا۔ دونوں بیٹھوں میں التحیات
 پڑھنا۔ وتر کی نماز میں دعا و قنوت پڑھنا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہہ کر سلام پھیرنا۔ پھر چیز کو ادا کرنا
 سے ادا کرنا۔ بہت جلدی نہ کرنا۔ **مسئلہ** ان باتوں کے سوا جتنی اور باتیں ہیں وہ حسب سنت
 ہیں لیکن بعضی ان میں سے مستحب ہیں۔ **مسئلہ** اگر کوئی نماز میں الحمد نہ پڑھے بلکہ کوئی اور آیت
 یا کوئی اور پوری سورت پڑھے یا قنوت پڑھے اس کے ساتھ کوئی سورت یا کوئی آیت نہ ملاوے یا
 دو رکعت پڑھے کے نہ بیٹھے نہ بیٹھے اور پہلے التحیات پڑھے تیسری رکعت کے لئے کھڑی ہو جاوے
 یا بیٹھ تو گئی لیکن التحیات نہیں پڑھی تو ان سب صورتوں میں سر سے فرض تو اتر جائے گا۔ لیکن نماز
 بالکل نکلی اور خراب ہے پھر سے پڑھنا واجب ہے نہ دہراؤ بھی توڑا کہ نہ سجدہ۔ اللہ اگر بھولے سے

۱۰ در نماز میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا
 والا دعوتی المناورۃ والایہود
 ہما لشیبہ کلام الناس ۱۲ ہادیہ
 بخیر ۱۱
 ۱۱ ثم یسلم عن سینیہ فیصل
 السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
 ۱۲ یسارہ مثل ذلک ہادیہ ۱۱
 ۱۳ السلام و المنقر بنوی و مختلفہ
 لا غیر ۱۲ ہادیہ ۱۱
 ۱۴ کہ در نماز دعا و قنوت و غیرہ
 ۱۵ در ۲۲
 ۱۶ فی فرض الصلوۃ ستہ
 الخیر۔ والقام والفرارۃ
 والکوع والسجود والقنوت
 فی آخر الصلوۃ مقدار التہجد
 ۱۷ ہادیہ بخیر ۱۱
 ۱۸ کہ ہادیہ ۱۱
 ۱۹ وہ وجوب اقتدا المسلمین
 علیہم ۱۲ عراقی منکر
 ۲۰ وجوب الیقینان ہو استدلال
 فی مکان ۱۲ عراقی منکر
 ۲۱ واللہ رہا وجاہات لا
 تقدیر بہا و تھا و جو باقی ہادیہ
 ۲۲ و اسہوان لم یسجد لہی السجود
 ۱۲ در شای ۱۱
 ۲۳ السلام علیکم ورحمۃ اللہ
 ۲۴ میں اقتدا اللہ کی یاد اس کا کہہ کر
 ۲۵ چاہئے ۱۲
 ۲۶ حدیثی بتایم اللہ ان میں
 ۲۷ یونین من الرجال النساء و مختلفہ
 ۲۸ و کہ نہ کسی فی الشیخ و لا بہ لغتہ
 ۲۹ من زیدہ امامان کان امام من کما
 ۳۰ الامین و لا یفرغہ فیہ ان کان

بمقتضیٰ نواہیہا و المنقر بنوی و مختلفہ لا غیر ۱۲ ہادیہ ۱۱
 کے لئے عنوان اختیار کیا گیا اعتراض مزید تحقیق اسکی تہجد مستحبہ میں ہے ۱۲
 ۱۱ اقتدا اللہ کی یاد اس کا کہہ کر ۱۲ یونین من الرجال النساء و مختلفہ
 ۱۳ حدیثی بتایم اللہ ان میں ۱۴ یونین من الرجال النساء و مختلفہ
 ۱۵ و کہ نہ کسی فی الشیخ و لا بہ لغتہ ۱۶ من زیدہ امامان کان امام من کما
 ۱۷ الامین و لا یفرغہ فیہ ان کان

ایسا کیا تو سجدہ سہو کر لینے سے نماز درست ہو جاوے گی۔ **مسئلہ** اگر السلام علیکم درجۃ اللہ کے موقع پر سلام نہیں پھیرا بلکہ جب سلام کا وقت آیا تو کسی سے بول پڑی باتیں کرنے لگی یا اٹھ کے کہیں چلی گئی یا اور کوئی ایسا کام کیا جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے تو اس کا بھی یہی حکم ہے کہ فرض تو اچھا ہو گا لیکن نماز کا دہرا نا واجب ہے پھر سے نہ پڑھیں گی تو بڑا گناہ ہو گا۔ **مسئلہ** اگر پہلے سورت پڑھی پھر الحمد پڑھی تب بھی نماز دہرا نا پڑے گی اور اگر چھوٹے سے ایسا کیا تو سجدہ سہو کر لے **مسئلہ** الحمد کے بعد کم سے کم تین آیتیں پڑھنی چاہئیں۔ اگر ایک ہی آیت یا دو آیتیں الحمد کے بعد پڑھے تو اگر وہ ایک آیت اتنی بڑی ہو کہ چھوٹی چھوٹی تین آیتوں کے برابر ہو جاوے تب بھی درست ہے۔ **مسئلہ** اگر کھڑی رکوع سے کھڑی ہو کر سمیع اللہ یا سبحان ربنا اللہ الحمد یا رکوع میں سبحان ربی العظیم نہ پڑھے یا سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ نہ پڑھے یا اخیر کی بیٹھک میں التہنات کے بعد درود شریف نہ پڑھے تو بھی نماز ہو گئی۔ لیکن سنت کے خلاف ہے۔ اسی طرح اگر وہ شریف کے بعد کوئی دعا نہ پڑھی فقط درود پڑھ کر سلام پھیر دیا۔ تب بھی نماز درست ہے لیکن سنت کے خلاف ہے۔ **مسئلہ** نیت باندھے وقت ہاتھوں کا اٹھانا سنت ہے اگر کوئی نہ اٹھاوے تب بھی نماز درست ہے مگر خلاف سنت ہے۔ **مسئلہ** ہر رکعت میں بسم اللہ پڑھ کر الحمد پڑھے اور جب سورۃ تلاوے تو سورۃ سے پہلے بسم اللہ پڑھ لے یوں ہی بہتر ہے۔ **مسئلہ** سجدہ کے وقت اگر ناک اور ماتھا دونوں زمین پر نہ رکھے بلکہ فقط ماتھا زمین پر رکھے اور ناک نہ رکھے تو بھی نماز درست ہے اور اگر ماتھا نہیں لگایا یا فقط ناک زمین پر لگائی تو نماز نہیں ہوئی البتہ اگر کوئی مجبوری ہو تو فقط ناک لگانا بھی درست ہے۔ **مسئلہ** اگر رکوع کے بعد اچھی طرح کھڑی نہیں ہوئی ذرا سا سر اٹھا کر سجدہ میں چلی گئی تو نماز پھر سے پڑھے۔ **مسئلہ** اگر دونوں سجدوں کے بیچ میں اچھی طرح نہیں بیٹھی ذرا سا سر اٹھا کے دوسرا سجدہ کر لے یا اگر ذرا ہی سر اٹھایا ہو تو ایک ہی سجدہ ہو اور دونوں سجدے ادا نہیں ہوئے اور نماز بالکل نہیں ہوئی۔ اور اگر اتنا ہی اٹھی کہ قریب قریب بیٹھنے کے ہوئی تو خیر نماز سر سے تو اتر گئی لیکن بڑی کمزوری اور خراب ہو گئی اسلئے پھر سے پڑھنا چاہئے نہیں تو بڑا گناہ ہو گا۔ **مسئلہ** اگر نیال پر یا نہی کی چیز پر سجدہ کرے تو سر کو خوب دبا کر کے سجدہ کرے اتنا دباوے کہ اس سے زیادہ نہ دب سکے اگر اوپر اور ذرا اٹھاوے سے سر رکھ دیا یا نہیں تو سجدہ نہیں ہوا۔ **مسئلہ** فرض نماز میں پچھلی دو رکعتوں میں اگر الحمد

۱۔ دیکھ کر مانیہ فہرہ ۱۷
۲۔ دیکھ کر مانیہ فہرہ ۱۷
۳۔ حق تعالیٰ اور قرآن مجید کی سورت
۴۔ ساہیام ذکر کر کے کھانا
۵۔ ثم السلام علیکم ہو
۶۔ ۱۱ و ۱۲ و ۱۳
۷۔ ۱۴ و ۱۵ و ۱۶
۸۔ ۱۷ و ۱۸ و ۱۹
۹۔ ۲۰ و ۲۱ و ۲۲
۱۰۔ ۲۳ و ۲۴ و ۲۵
۱۱۔ ۲۶ و ۲۷ و ۲۸
۱۲۔ ۲۹ و ۳۰ و ۳۱
۱۳۔ ۳۲ و ۳۳ و ۳۴
۱۴۔ ۳۵ و ۳۶ و ۳۷
۱۵۔ ۳۸ و ۳۹ و ۴۰
۱۶۔ ۴۱ و ۴۲ و ۴۳
۱۷۔ ۴۴ و ۴۵ و ۴۶
۱۸۔ ۴۷ و ۴۸ و ۴۹
۱۹۔ ۵۰ و ۵۱ و ۵۲
۲۰۔ ۵۳ و ۵۴ و ۵۵
۲۱۔ ۵۶ و ۵۷ و ۵۸
۲۲۔ ۵۹ و ۶۰ و ۶۱
۲۳۔ ۶۲ و ۶۳ و ۶۴
۲۴۔ ۶۵ و ۶۶ و ۶۷
۲۵۔ ۶۸ و ۶۹ و ۷۰
۲۶۔ ۷۱ و ۷۲ و ۷۳
۲۷۔ ۷۴ و ۷۵ و ۷۶
۲۸۔ ۷۷ و ۷۸ و ۷۹
۲۹۔ ۸۰ و ۸۱ و ۸۲
۳۰۔ ۸۳ و ۸۴ و ۸۵
۳۱۔ ۸۶ و ۸۷ و ۸۸
۳۲۔ ۸۹ و ۹۰ و ۹۱
۳۳۔ ۹۲ و ۹۳ و ۹۴
۳۴۔ ۹۵ و ۹۶ و ۹۷
۳۵۔ ۹۸ و ۹۹ و ۱۰۰
۳۶۔ ۱۰۱ و ۱۰۲ و ۱۰۳
۳۷۔ ۱۰۴ و ۱۰۵ و ۱۰۶
۳۸۔ ۱۰۷ و ۱۰۸ و ۱۰۹
۳۹۔ ۱۱۰ و ۱۱۱ و ۱۱۲
۴۰۔ ۱۱۳ و ۱۱۴ و ۱۱۵
۴۱۔ ۱۱۶ و ۱۱۷ و ۱۱۸
۴۲۔ ۱۱۹ و ۱۲۰ و ۱۲۱
۴۳۔ ۱۲۲ و ۱۲۳ و ۱۲۴
۴۴۔ ۱۲۵ و ۱۲۶ و ۱۲۷
۴۵۔ ۱۲۸ و ۱۲۹ و ۱۳۰
۴۶۔ ۱۳۱ و ۱۳۲ و ۱۳۳
۴۷۔ ۱۳۴ و ۱۳۵ و ۱۳۶
۴۸۔ ۱۳۷ و ۱۳۸ و ۱۳۹
۴۹۔ ۱۴۰ و ۱۴۱ و ۱۴۲
۵۰۔ ۱۴۳ و ۱۴۴ و ۱۴۵
۵۱۔ ۱۴۶ و ۱۴۷ و ۱۴۸
۵۲۔ ۱۴۹ و ۱۵۰ و ۱۵۱
۵۳۔ ۱۵۲ و ۱۵۳ و ۱۵۴
۵۴۔ ۱۵۵ و ۱۵۶ و ۱۵۷
۵۵۔ ۱۵۸ و ۱۵۹ و ۱۶۰
۵۶۔ ۱۶۱ و ۱۶۲ و ۱۶۳
۵۷۔ ۱۶۴ و ۱۶۵ و ۱۶۶
۵۸۔ ۱۶۷ و ۱۶۸ و ۱۶۹
۵۹۔ ۱۷۰ و ۱۷۱ و ۱۷۲
۶۰۔ ۱۷۳ و ۱۷۴ و ۱۷۵
۶۱۔ ۱۷۶ و ۱۷۷ و ۱۷۸
۶۲۔ ۱۷۹ و ۱۸۰ و ۱۸۱
۶۳۔ ۱۸۲ و ۱۸۳ و ۱۸۴
۶۴۔ ۱۸۵ و ۱۸۶ و ۱۸۷
۶۵۔ ۱۸۸ و ۱۸۹ و ۱۹۰
۶۶۔ ۱۹۱ و ۱۹۲ و ۱۹۳
۶۷۔ ۱۹۴ و ۱۹۵ و ۱۹۶
۶۸۔ ۱۹۷ و ۱۹۸ و ۱۹۹
۶۹۔ ۲۰۰ و ۲۰۱ و ۲۰۲
۷۰۔ ۲۰۳ و ۲۰۴ و ۲۰۵
۷۱۔ ۲۰۶ و ۲۰۷ و ۲۰۸
۷۲۔ ۲۰۹ و ۲۱۰ و ۲۱۱
۷۳۔ ۲۱۲ و ۲۱۳ و ۲۱۴
۷۴۔ ۲۱۵ و ۲۱۶ و ۲۱۷
۷۵۔ ۲۱۸ و ۲۱۹ و ۲۲۰
۷۶۔ ۲۲۱ و ۲۲۲ و ۲۲۳
۷۷۔ ۲۲۴ و ۲۲۵ و ۲۲۶
۷۸۔ ۲۲۷ و ۲۲۸ و ۲۲۹
۷۹۔ ۲۳۰ و ۲۳۱ و ۲۳۲
۸۰۔ ۲۳۳ و ۲۳۴ و ۲۳۵
۸۱۔ ۲۳۶ و ۲۳۷ و ۲۳۸
۸۲۔ ۲۳۹ و ۲۴۰ و ۲۴۱
۸۳۔ ۲۴۲ و ۲۴۳ و ۲۴۴
۸۴۔ ۲۴۵ و ۲۴۶ و ۲۴۷
۸۵۔ ۲۴۸ و ۲۴۹ و ۲۵۰
۸۶۔ ۲۵۱ و ۲۵۲ و ۲۵۳
۸۷۔ ۲۵۴ و ۲۵۵ و ۲۵۶
۸۸۔ ۲۵۷ و ۲۵۸ و ۲۵۹
۸۹۔ ۲۶۰ و ۲۶۱ و ۲۶۲
۹۰۔ ۲۶۳ و ۲۶۴ و ۲۶۵
۹۱۔ ۲۶۶ و ۲۶۷ و ۲۶۸
۹۲۔ ۲۶۹ و ۲۷۰ و ۲۷۱
۹۳۔ ۲۷۲ و ۲۷۳ و ۲۷۴
۹۴۔ ۲۷۵ و ۲۷۶ و ۲۷۷
۹۵۔ ۲۷۸ و ۲۷۹ و ۲۸۰
۹۶۔ ۲۸۱ و ۲۸۲ و ۲۸۳
۹۷۔ ۲۸۴ و ۲۸۵ و ۲۸۶
۹۸۔ ۲۸۷ و ۲۸۸ و ۲۸۹
۹۹۔ ۲۹۰ و ۲۹۱ و ۲۹۲
۱۰۰۔ ۲۹۳ و ۲۹۴ و ۲۹۵
۱۰۱۔ ۲۹۶ و ۲۹۷ و ۲۹۸
۱۰۲۔ ۲۹۹ و ۳۰۰ و ۳۰۱
۱۰۳۔ ۳۰۲ و ۳۰۳ و ۳۰۴
۱۰۴۔ ۳۰۵ و ۳۰۶ و ۳۰۷
۱۰۵۔ ۳۰۸ و ۳۰۹ و ۳۱۰
۱۰۶۔ ۳۱۱ و ۳۱۲ و ۳۱۳
۱۰۷۔ ۳۱۴ و ۳۱۵ و ۳۱۶
۱۰۸۔ ۳۱۷ و ۳۱۸ و ۳۱۹
۱۰۹۔ ۳۲۰ و ۳۲۱ و ۳۲۲
۱۱۰۔ ۳۲۳ و ۳۲۴ و ۳۲۵
۱۱۱۔ ۳۲۶ و ۳۲۷ و ۳۲۸
۱۱۲۔ ۳۲۹ و ۳۳۰ و ۳۳۱
۱۱۳۔ ۳۳۲ و ۳۳۳ و ۳۳۴
۱۱۴۔ ۳۳۵ و ۳۳۶ و ۳۳۷
۱۱۵۔ ۳۳۸ و ۳۳۹ و ۳۴۰
۱۱۶۔ ۳۴۱ و ۳۴۲ و ۳۴۳
۱۱۷۔ ۳۴۴ و ۳۴۵ و ۳۴۶
۱۱۸۔ ۳۴۷ و ۳۴۸ و ۳۴۹
۱۱۹۔ ۳۵۰ و ۳۵۱ و ۳۵۲
۱۲۰۔ ۳۵۳ و ۳۵۴ و ۳۵۵
۱۲۱۔ ۳۵۶ و ۳۵۷ و ۳۵۸
۱۲۲۔ ۳۵۹ و ۳۶۰ و ۳۶۱
۱۲۳۔ ۳۶۲ و ۳۶۳ و ۳۶۴
۱۲۴۔ ۳۶۵ و ۳۶۶ و ۳۶۷
۱۲۵۔ ۳۶۸ و ۳۶۹ و ۳۷۰
۱۲۶۔ ۳۷۱ و ۳۷۲ و ۳۷۳
۱۲۷۔ ۳۷۴ و ۳۷۵ و ۳۷۶
۱۲۸۔ ۳۷۷ و ۳۷۸ و ۳۷۹
۱۲۹۔ ۳۸۰ و ۳۸۱ و ۳۸۲
۱۳۰۔ ۳۸۳ و ۳۸۴ و ۳۸۵
۱۳۱۔ ۳۸۶ و ۳۸۷ و ۳۸۸
۱۳۲۔ ۳۸۹ و ۳۹۰ و ۳۹۱
۱۳۳۔ ۳۹۲ و ۳۹۳ و ۳۹۴
۱۳۴۔ ۳۹۵ و ۳۹۶ و ۳۹۷
۱۳۵۔ ۳۹۸ و ۳۹۹ و ۴۰۰
۱۳۶۔ ۴۰۱ و ۴۰۲ و ۴۰۳
۱۳۷۔ ۴۰۴ و ۴۰۵ و ۴۰۶
۱۳۸۔ ۴۰۷ و ۴۰۸ و ۴۰۹
۱۳۹۔ ۴۱۰ و ۴۱۱ و ۴۱۲
۱۴۰۔ ۴۱۳ و ۴۱۴ و ۴۱۵
۱۴۱۔ ۴۱۶ و ۴۱۷ و ۴۱۸
۱۴۲۔ ۴۱۹ و ۴۲۰ و ۴۲۱
۱۴۳۔ ۴۲۲ و ۴۲۳ و ۴۲۴
۱۴۴۔ ۴۲۵ و ۴۲۶ و ۴۲۷
۱۴۵۔ ۴۲۸ و ۴۲۹ و ۴۳۰
۱۴۶۔ ۴۳۱ و ۴۳۲ و ۴۳۳
۱۴۷۔ ۴۳۴ و ۴۳۵ و ۴۳۶
۱۴۸۔ ۴۳۷ و ۴۳۸ و ۴۳۹
۱۴۹۔ ۴۴۰ و ۴۴۱ و ۴۴۲
۱۵۰۔ ۴۴۳ و ۴۴۴ و ۴۴۵
۱۵۱۔ ۴۴۶ و ۴۴۷ و ۴۴۸
۱۵۲۔ ۴۴۹ و ۴۵۰ و ۴۵۱
۱۵۳۔ ۴۵۲ و ۴۵۳ و ۴۵۴
۱۵۴۔ ۴۵۵ و ۴۵۶ و ۴۵۷
۱۵۵۔ ۴۵۸ و ۴۵۹ و ۴۶۰
۱۵۶۔ ۴۶۱ و ۴۶۲ و ۴۶۳
۱۵۷۔ ۴۶۴ و ۴۶۵ و ۴۶۶
۱۵۸۔ ۴۶۷ و ۴۶۸ و ۴۶۹
۱۵۹۔ ۴۷۰ و ۴۷۱ و ۴۷۲
۱۶۰۔ ۴۷۳ و ۴۷۴ و ۴۷۵
۱۶۱۔ ۴۷۶ و ۴۷۷ و ۴۷۸
۱۶۲۔ ۴۷۹ و ۴۸۰ و ۴۸۱
۱۶۳۔ ۴۸۲ و ۴۸۳ و ۴۸۴
۱۶۴۔ ۴۸۵ و ۴۸۶ و ۴۸۷
۱۶۵۔ ۴۸۸ و ۴۸۹ و ۴۹۰
۱۶۶۔ ۴۹۱ و ۴۹۲ و ۴۹۳
۱۶۷۔ ۴۹۴ و ۴۹۵ و ۴۹۶
۱۶۸۔ ۴۹۷ و ۴۹۸ و ۴۹۹
۱۶۹۔ ۵۰۰ و ۵۰۱ و ۵۰۲
۱۷۰۔ ۵۰۳ و ۵۰۴ و ۵۰۵
۱۷۱۔ ۵۰۶ و ۵۰۷ و ۵۰۸
۱۷۲۔ ۵۰۹ و ۵۱۰ و ۵۱۱
۱۷۳۔ ۵۱۲ و ۵۱۳ و ۵۱۴
۱۷۴۔ ۵۱۵ و ۵۱۶ و ۵۱۷
۱۷۵۔ ۵۱۸ و ۵۱۹ و ۵۲۰
۱۷۶۔ ۵۲۱ و ۵۲۲ و ۵۲۳
۱۷۷۔ ۵۲۴ و ۵۲۵ و ۵۲۶
۱۷۸۔ ۵۲۷ و ۵۲۸ و ۵۲۹
۱۷۹۔ ۵۳۰ و ۵۳۱ و ۵۳۲
۱۸۰۔ ۵۳۳ و ۵۳۴ و ۵۳۵
۱۸۱۔ ۵۳۶ و ۵۳۷ و ۵۳۸
۱۸۲۔ ۵۳۹ و ۵۴۰ و ۵۴۱
۱۸۳۔ ۵۴۲ و ۵۴۳ و ۵۴۴
۱۸۴۔ ۵۴۵ و ۵۴۶ و ۵۴۷
۱۸۵۔ ۵۴۸ و ۵۴۹ و ۵۵۰
۱۸۶۔ ۵۵۱ و ۵۵۲ و ۵۵۳
۱۸۷۔ ۵۵۴ و ۵۵۵ و ۵۵۶
۱۸۸۔ ۵۵۷ و ۵۵۸ و ۵۵۹
۱۸۹۔ ۵۶۰ و ۵۶۱ و ۵۶۲
۱۹۰۔ ۵۶۳ و ۵۶۴ و ۵۶۵
۱۹۱۔ ۵۶۶ و ۵۶۷ و ۵۶۸
۱۹۲۔ ۵۶۹ و ۵۷۰ و ۵۷۱
۱۹۳۔ ۵۷۲ و ۵۷۳ و ۵۷۴
۱۹۴۔ ۵۷۵ و ۵۷۶ و ۵۷۷
۱۹۵۔ ۵۷۸ و ۵۷۹ و ۵۸۰
۱۹۶۔ ۵۸۱ و ۵۸۲ و ۵۸۳
۱۹۷۔ ۵۸۴ و ۵۸۵ و ۵۸۶
۱۹۸۔ ۵۸۷ و ۵۸۸ و ۵۸۹
۱۹۹۔ ۵۹۰ و ۵۹۱ و ۵۹۲
۲۰۰۔ ۵۹۳ و ۵۹۴ و ۵۹۵
۲۰۱۔ ۵۹۶ و ۵۹۷ و ۵۹۸
۲۰۲۔ ۵۹۹ و ۶۰۰ و ۶۰۱
۲۰۳۔ ۶۰۲ و ۶۰۳ و ۶۰۴
۲۰۴۔ ۶۰۵ و ۶۰۶ و ۶۰۷
۲۰۵۔ ۶۰۸ و ۶۰۹ و ۶۱۰
۲۰۶۔ ۶۱۱ و ۶۱۲ و ۶۱۳
۲۰۷۔ ۶۱۴ و ۶۱۵ و ۶۱۶
۲۰۸۔ ۶۱۷ و ۶۱۸ و ۶۱۹
۲۰۹۔ ۶۲۰ و ۶۲۱ و ۶۲۲
۲۱۰۔ ۶۲۳ و ۶۲۴ و ۶۲۵
۲۱۱۔ ۶۲۶ و ۶۲۷ و ۶۲۸
۲۱۲۔ ۶۲۹ و ۶۳۰ و ۶۳۱
۲۱۳۔ ۶۳۲ و ۶۳۳ و ۶۳۴
۲۱۴۔ ۶۳۵ و ۶۳۶ و ۶۳۷
۲۱۵۔ ۶۳۸ و ۶۳۹ و ۶۴۰
۲۱۶۔ ۶۴۱ و ۶۴۲ و ۶۴۳
۲۱۷۔ ۶۴۴ و ۶۴۵ و ۶۴۶
۲۱۸۔ ۶۴۷ و ۶۴۸ و ۶۴۹
۲۱۹۔ ۶۵۰ و ۶۵۱ و ۶۵۲
۲۲۰۔ ۶۵۳ و ۶۵۴ و ۶۵۵
۲۲۱۔ ۶۵۶ و ۶۵۷ و ۶۵۸
۲۲۲۔ ۶۵۹ و ۶۶۰ و ۶۶۱
۲۲۳۔ ۶۶۲ و ۶۶۳ و ۶۶۴
۲۲۴۔ ۶۶۵ و ۶۶۶ و ۶۶۷
۲۲۵۔ ۶۶۸ و ۶۶۹ و ۶۷۰
۲۲۶۔ ۶۷۱ و ۶۷۲ و ۶۷۳
۲۲۷۔ ۶۷۴ و ۶۷۵ و ۶۷۶
۲۲۸۔ ۶۷۷ و ۶۷۸ و ۶۷۹
۲۲۹۔ ۶۸۰ و ۶۸۱ و ۶۸۲
۲۳۰۔ ۶۸۳ و ۶۸۴ و ۶۸۵
۲۳۱۔ ۶۸۶ و ۶۸۷ و ۶۸۸
۲۳۲۔ ۶۸۹ و ۶۹۰ و ۶۹۱
۲۳۳۔ ۶۹۲ و ۶۹۳ و ۶۹۴
۲۳۴۔ ۶۹۵ و ۶۹۶ و ۶۹۷
۲۳۵۔ ۶۹۸ و ۶۹۹ و ۷۰۰
۲۳۶۔ ۷۰۱ و ۷۰۲ و ۷۰۳
۲۳۷۔ ۷۰۴ و ۷۰۵ و ۷۰۶
۲۳۸۔ ۷۰۷ و ۷۰۸ و ۷۰۹
۲۳۹۔ ۷۱۰ و ۷۱۱ و ۷۱۲
۲۴۰۔ ۷۱۳ و ۷۱۴ و ۷۱۵
۲۴۱۔ ۷۱۶ و ۷۱۷ و ۷۱۸
۲۴۲۔ ۷۱۹ و ۷۲۰ و ۷۲۱
۲۴۳۔ ۷۲۲ و ۷۲۳ و ۷۲۴
۲۴۴۔ ۷۲۵ و ۷۲۶ و ۷۲۷
۲۴۵۔ ۷۲۸ و ۷۲۹ و ۷۳۰
۲۴۶۔ ۷۳۱ و ۷۳۲ و ۷۳۳
۲۴۷۔ ۷۳۴ و ۷۳۵ و ۷۳۶
۲۴۸۔ ۷۳۷ و ۷۳۸ و ۷۳۹
۲۴۹۔ ۷۴۰ و ۷۴۱ و ۷۴۲
۲۵۰۔ ۷۴۳ و ۷۴۴ و ۷۴۵
۲۵۱۔ ۷۴۶ و ۷۴۷ و ۷۴۸
۲۵۲۔ ۷۴۹ و ۷۵۰ و ۷۵۱
۲۵۳۔ ۷۵۲ و ۷۵۳ و ۷۵۴
۲۵۴۔ ۷۵۵ و ۷۵۶ و ۷۵۷
۲۵۵۔ ۷۵۸ و ۷۵۹ و ۷۶۰
۲۵۶۔ ۷۶۱ و ۷۶۲ و ۷۶۳
۲۵۷۔ ۷۶۴ و ۷۶۵ و ۷۶۶
۲۵۸۔ ۷۶۷ و ۷۶۸ و ۷۶۹
۲۵۹۔ ۷۷۰ و ۷۷۱ و ۷۷۲
۲۶۰۔ ۷۷۳ و ۷۷۴ و ۷۷۵
۲۶۱۔ ۷۷۶ و ۷۷۷ و ۷۷۸
۲۶۲۔ ۷۷۹ و ۷۸۰ و ۷۸۱
۲۶۳۔ ۷۸۲ و ۷۸۳ و ۷۸۴
۲۶۴۔ ۷۸۵ و ۷۸۶ و ۷۸۷
۲۶۵۔ ۷۸۸ و ۷۸۹ و ۷۹۰
۲۶۶۔ ۷۹۱ و ۷۹۲ و ۷۹۳
۲۶۷۔ ۷۹۴ و ۷۹۵ و ۷۹۶
۲۶۸۔ ۷۹۷ و ۷۹۸ و ۷۹۹
۲۶۹۔ ۸۰۰ و ۸۰۱ و ۸۰۲
۲۷۰۔ ۸۰۳ و ۸۰۴ و ۸۰۵
۲۷۱۔ ۸۰۶ و ۸۰۷ و ۸۰۸
۲۷۲۔ ۸۰۹ و ۸۱۰ و ۸۱۱
۲۷۳۔ ۸۱۲ و ۸۱۳ و ۸۱۴
۲۷۴۔ ۸۱۵ و ۸۱۶ و ۸۱۷
۲۷۵۔ ۸۱۸ و ۸۱۹ و ۸۲۰
۲۷۶۔ ۸۲۱ و ۸۲۲ و ۸۲۳
۲۷۷۔ ۸۲۴ و ۸۲۵ و ۸۲۶
۲۷۸۔ ۸۲۷ و ۸۲۸ و ۸۲۹
۲۷۹۔ ۸۳۰ و ۸۳۱ و ۸۳۲
۲۸۰۔ ۸۳۳ و ۸۳۴ و ۸۳۵
۲۸۱۔ ۸۳۶ و ۸۳۷ و ۸۳۸
۲۸۲۔ ۸۳۹ و ۸۴۰ و ۸۴۱
۲۸۳۔ ۸۴۲ و ۸۴۳ و ۸۴۴
۲۸۴۔ ۸۴۵ و ۸۴۶ و ۸۴۷
۲۸۵۔ ۸۴۸ و ۸۴۹ و ۸۵۰
۲۸۶۔ ۸۵۱ و ۸۵۲ و ۸۵۳
۲۸۷۔ ۸۵۴ و ۸۵۵ و ۸۵۶
۲۸۸۔ ۸۵۷ و ۸۵۸ و ۸۵۹
۲۸۹۔ ۸۶۰ و ۸۶۱ و ۸۶۲
۲۹۰۔ ۸۶۳ و ۸۶۴ و ۸۶۵
۲۹۱۔ ۸۶۶ و ۸۶۷ و ۸۶۸
۲۹۲۔ ۸۶۹ و ۸۷۰ و ۸۷۱
۲۹۳۔ ۸۷۲ و ۸۷۳ و ۸۷۴
۲۹۴۔ ۸۷۵ و ۸۷۶ و ۸۷۷
۲۹۵۔ ۸۷۸ و ۸۷۹ و ۸۸۰
۲۹۶۔ ۸۸۱ و ۸۸۲ و ۸۸۳
۲۹۷۔ ۸۸۴ و ۸۸۵ و ۸۸۶
۲۹۸۔ ۸۸۷ و ۸۸۸ و ۸۸۹
۲۹۹۔ ۸۹۰ و ۸۹۱ و ۸۹۲
۳۰۰۔ ۸۹۳ و ۸۹۴ و ۸۹۵
۳۰۱۔ ۸۹۶ و ۸۹۷ و ۸۹۸
۳۰۲۔ ۸۹۹ و ۹۰۰ و ۹۰۱
۳۰۳۔ ۹۰۲ و ۹۰۳ و ۹۰۴
۳۰۴۔ ۹۰۵ و ۹۰۶ و ۹۰۷
۳۰۵۔ ۹۰۸ و ۹۰۹ و ۹۱۰
۳۰۶۔ ۹۱۱ و ۹۱۲ و ۹۱۳
۳۰۷۔ ۹۱۴ و ۹۱۵ و ۹۱۶
۳۰۸۔ ۹۱۷ و ۹۱۸ و ۹۱۹
۳۰۹۔ ۹۲۰ و ۹۲۱ و ۹۲۲
۳۱۰۔ ۹۲۳ و ۹۲۴ و ۹۲۵
۳۱۱۔ ۹۲۶ و ۹۲۷ و ۹۲۸
۳۱۲۔ ۹۲۹ و ۹۳۰ و ۹۳۱
۳۱۳۔ ۹۳۲ و ۹۳۳ و ۹۳۴
۳۱۴۔ ۹۳۵ و ۹۳۶ و ۹۳۷
۳۱۵۔ ۹۳۸ و ۹۳۹ و ۹۴۰
۳۱۶۔ ۹۴۱ و ۹۴۲ و ۹۴۳
۳۱۷۔ ۹۴۴ و ۹۴۵ و ۹۴۶
۳۱۸۔ ۹۴۷ و ۹۴۸ و ۹۴۹
۳۱۹۔ ۹۵۰ و ۹۵۱ و ۹۵۲
۳۲۰۔ ۹۵۳ و ۹۵۴ و ۹۵۵
۳۲۱۔ ۹۵۶ و ۹۵۷ و ۹۵۸
۳۲۲۔ ۹۵۹ و ۹۶۰ و ۹۶۱
۳۲۳۔ ۹۶۲ و ۹۶۳ و ۹۶۴
۳۲۴۔ ۹۶۵ و ۹۶۶ و ۹۶۷
۳۲۵۔ ۹۶۸ و ۹۶۹ و ۹۷۰
۳۲۶۔ ۹۷۱ و ۹۷۲ و ۹۷۳
۳۲۷۔ ۹۷۴ و ۹۷۵ و ۹۷۶
۳۲۸۔ ۹۷۷ و ۹۷۸ و ۹۷۹
۳۲۹۔ ۹۸۰ و ۹۸۱ و ۹۸۲
۳۳۰۔ ۹۸۳ و ۹۸۴ و ۹۸۵
۳۳۱۔ ۹۸۶ و ۹۸۷ و ۹۸۸
۳۳۲۔ ۹۸۹ و ۹۹۰ و ۹۹۱
۳۳۳۔ ۹۹۲ و ۹۹۳ و ۹۹۴
۳۳۴۔ ۹۹۵ و ۹۹۶ و ۹۹۷
۳۳۵۔ ۹۹۸ و ۹۹۹ و ۱۰۰۰
۳۳۶۔ ۱۰۰۱ و ۱۰۰۲ و ۱۰۰۳
۳۳۷۔ ۱۰۰۴ و ۱۰۰۵ و ۱۰۰۶
۳۳۸۔ ۱۰۰۷ و ۱۰۰۸ و ۱۰۰۹
۳۳۹۔ ۱۰۱۰ و ۱۰۱۱ و ۱۰۱۲
۳۴۰۔ ۱۰۱۳ و ۱۰۱۴ و ۱۰۱۵
۳۴۱۔ ۱۰۱۶ و ۱۰۱۷ و ۱۰۱۸
۳۴۲۔ ۱۰۱۹ و ۱۰۲۰ و ۱۰۲۱
۳۴۳۔ ۱۰۲۲ و ۱۰۲۳ و ۱۰۲۴
۳۴۴۔ ۱۰۲۵ و ۱۰۲۶ و ۱۰۲۷
۳۴۵۔ ۱۰۲۸ و ۱۰۲۹ و ۱۰۳۰
۳۴۶۔ ۱۰۳۱ و ۱۰۳۲ و ۱۰۳۳
۳۴۷۔ ۱۰۳۴ و ۱۰۳۵ و ۱۰۳۶
۳۴۸۔ ۱۰۳۷ و ۱۰۳۸ و ۱۰۳۹
۳۴۹۔ ۱۰۴۰ و ۱۰۴۱ و ۱۰۴۲
۳۵۰۔ ۱۰۴۳ و ۱۰۴۴ و ۱۰۴۵
۳۵۱۔ ۱۰۴۶ و ۱۰۴۷ و ۱۰۴۸
۳۵۲۔ ۱۰۴۹ و ۱۰۵۰ و ۱۰۵۱
۳۵۳۔ ۱۰۵۲ و ۱۰۵۳ و ۱۰۵۴
۳۵۴۔ ۱۰۵۵ و ۱۰۵۶ و ۱۰۵۷
۳۵۵۔ ۱۰۵۸ و ۱۰۵۹ و ۱۰۶۰
۳۵۶۔ ۱۰۶۱ و ۱۰۶۲ و ۱۰۶۳
۳۵۷۔ ۱۰۶۴ و ۱۰۶۵ و ۱۰۶۶
۳۵۸۔ ۱۰۶۷ و ۱۰۶۸ و ۱۰۶۹
۳۵۹۔ ۱۰۷۰ و ۱۰۷۱ و ۱۰۷۲
۳۶۰۔ ۱۰۷۳ و ۱۰۷۴ و ۱۰۷۵
۳۶۱۔ ۱۰۷۶ و ۱۰۷۷ و ۱۰

جیسے ۳ کی جگہ ۴ پڑھتی ہے یا عین نہیں نکلتا یا ۱۱ ص سب کو سین ہی پڑھتی ہے تو صحیح پڑھنے کی مشق کرنا لازم ہے اگر صحیح پڑھنے کی محنت نہ کرے گی تو گنہگار ہوگی اور اس کی کوئی نماز صحیح نہ ہوگی البتہ اگر محنت سے بھی درست نہ ہو تو لاچار ہے۔ **مسئلہ** اگر حرج وغیرہ سب حرف نکلتے تو ہیں لیکن ایسی بے پروائی سے پڑھتی ہے کہ ح کی جگہ ۴ اور ع کی جگہ ۵ ہمیشہ پڑھ جاتی ہے کچھ خیال کر کے نہیں پڑھتی تب بھی گنہگار ہے اور نماز صحیح نہیں ہوتی۔ **مسئلہ** جو سورت پہلی رکعت میں پڑھی ہے وہی سورت دوسری رکعت میں پھر پڑھ گئی تو بھی کچھ حرج نہیں لیکن بے ضرورت ایسا کرنا بہتر نہیں۔ **مسئلہ** حرج طرح کلام مجید میں سورتیں آگے پیچھے لکھی ہیں نماز میں اسی طرح پڑھنا چاہئے جس طرح عم کے سپارے میں لکھی ہیں اس طرح نہ پڑھے یعنی جب پہلی رکعت میں کوئی سورت پڑھے تو اب دوسری رکعت میں اس کے بعد والی سورت پڑھے اس کے پہلے والی سورت نہ پڑھے جیسے کسی نے پہلی رکعت میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ پڑھی تو اب اِذَا جَاءَ يَا قُلْ هُوَ اللَّهُ يَا قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ یا قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْتَّاسِ پڑھے اور اَلْحَمْدُ كَيْفَ اور لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وغیرہ اس کے اوپر کی سورتیں نہ پڑھے کہ اس طرح پڑھنا مکروہ ہے لیکن اگر بھولے سے اس طرح پڑھ جاوے تو مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ** جب کوئی سورت شروع کرے تو بے ضرورت اس کو چھوڑ کر دوسری سورت شروع کرنا مکروہ ہے۔ **مسئلہ** اگر نماز بالکل نہ آتی ہو یا نئی نئی مسلمان ہوئی ہو وہ سب جگہ سبحان اللہ سبحان اللہ وغیرہ پڑھتی ہے تو فرض ادا ہو جائے گا۔ لیکن نماز برابر سیکھتی رہے اگر نماز سیکھنے میں کوتاہی کرے گی تو بہت گنہگار ہوگی۔

باب نماز توڑ دینے والی چیزوں کا بیان نہشتم

مسئلہ قصداً یا بھولے سے نماز میں بول اٹھے تو نماز جاتی رہی۔ **مسئلہ** نماز میں آیا وہ یا آف یا ہائے کہے یا زور سے روئے تو نماز جاتی رہتی ہے البتہ اگر جنت و دوزخ کو یاد کرنے سے ل بھرا یا اور زور سے آواز نکل پڑی تو نماز نہیں ٹوٹی۔ **مسئلہ** بے ضرورت کھکھارنے اور گلا بھانسنے سے جس سے ایک آدھ حرف بھی پیدا ہو جائے نماز ٹوٹ جاتی ہے البتہ لاچار اور بیکواری کے وقت کھکھارنا درست ہے اور نماز نہیں جاتی۔ **مسئلہ** نماز میں چھینک آنی اس پر محمد ﷺ کہا تو نماز نہیں گئی لیکن نہ کہنا چاہئے اور اگر کسی اور کو چھینک آنی اور اس نے نماز ہی میں سکو

۱۔ کچھ مانعہ نہ ملے
۲۔ لا باس ان یترأسوا
۳۔ ویبید بانیا شریہ
۴۔ درمندی
۵۔ التکلیف او الفضل
۶۔ بالتصغیر انما کرہ لذلک کان
۷۔ قد مضی سہ فی ۱۲۱۱
۸۔ ج ۱
۹۔ کہ وہ کہو ان یترأسوا
۱۰۔ الا انتم فیمز اس امر
۱۱۔ واما الحار منہ
۱۲۔ اتفق سہ و قصد
۱۳۔ سورت اخری طرأ قراءۃ
۱۴۔ اراکان یتک تکلمہ
۱۵۔ ویتفق الی ارادہ کرہ
۱۶۔ واما الحار منہ
۱۷۔ ج ۲
۱۸۔ واما الحار منہ
۱۹۔ واما الحار منہ
۲۰۔ واما الحار منہ
۲۱۔ واما الحار منہ
۲۲۔ واما الحار منہ
۲۳۔ واما الحار منہ
۲۴۔ واما الحار منہ
۲۵۔ واما الحار منہ
۲۶۔ واما الحار منہ
۲۷۔ واما الحار منہ
۲۸۔ واما الحار منہ
۲۹۔ واما الحار منہ
۳۰۔ واما الحار منہ
۳۱۔ واما الحار منہ
۳۲۔ واما الحار منہ
۳۳۔ واما الحار منہ
۳۴۔ واما الحار منہ
۳۵۔ واما الحار منہ
۳۶۔ واما الحار منہ
۳۷۔ واما الحار منہ
۳۸۔ واما الحار منہ
۳۹۔ واما الحار منہ
۴۰۔ واما الحار منہ
۴۱۔ واما الحار منہ
۴۲۔ واما الحار منہ
۴۳۔ واما الحار منہ
۴۴۔ واما الحار منہ
۴۵۔ واما الحار منہ
۴۶۔ واما الحار منہ
۴۷۔ واما الحار منہ
۴۸۔ واما الحار منہ
۴۹۔ واما الحار منہ
۵۰۔ واما الحار منہ
۵۱۔ واما الحار منہ
۵۲۔ واما الحار منہ
۵۳۔ واما الحار منہ
۵۴۔ واما الحار منہ
۵۵۔ واما الحار منہ
۵۶۔ واما الحار منہ
۵۷۔ واما الحار منہ
۵۸۔ واما الحار منہ
۵۹۔ واما الحار منہ
۶۰۔ واما الحار منہ
۶۱۔ واما الحار منہ
۶۲۔ واما الحار منہ
۶۳۔ واما الحار منہ
۶۴۔ واما الحار منہ
۶۵۔ واما الحار منہ
۶۶۔ واما الحار منہ
۶۷۔ واما الحار منہ
۶۸۔ واما الحار منہ
۶۹۔ واما الحار منہ
۷۰۔ واما الحار منہ
۷۱۔ واما الحار منہ
۷۲۔ واما الحار منہ
۷۳۔ واما الحار منہ
۷۴۔ واما الحار منہ
۷۵۔ واما الحار منہ
۷۶۔ واما الحار منہ
۷۷۔ واما الحار منہ
۷۸۔ واما الحار منہ
۷۹۔ واما الحار منہ
۸۰۔ واما الحار منہ
۸۱۔ واما الحار منہ
۸۲۔ واما الحار منہ
۸۳۔ واما الحار منہ
۸۴۔ واما الحار منہ
۸۵۔ واما الحار منہ
۸۶۔ واما الحار منہ
۸۷۔ واما الحار منہ
۸۸۔ واما الحار منہ
۸۹۔ واما الحار منہ
۹۰۔ واما الحار منہ
۹۱۔ واما الحار منہ
۹۲۔ واما الحار منہ
۹۳۔ واما الحار منہ
۹۴۔ واما الحار منہ
۹۵۔ واما الحار منہ
۹۶۔ واما الحار منہ
۹۷۔ واما الحار منہ
۹۸۔ واما الحار منہ
۹۹۔ واما الحار منہ
۱۰۰۔ واما الحار منہ

مکان وغیرہ ایسی بے جان چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ نمبر ۱۸** کے اندر آیتوں کی ایک اور چیز کا انگلیوں پر گننا مکروہ ہے۔ البتہ اگر انگلیوں کو دبا کر گنتی یاد رکھنے کو کچھ حرج نہیں **مسئلہ ۱۹** دو تشری رکعت کو پہلی رکعت سے زیادہ لمبی کرنا مکروہ ہے۔ **مسئلہ ۲۰** کسی نماز میں کوئی سورت مقرر کر لینا کہ ہمیشہ وہی پڑھا کرے کوئی اور سورت کبھی نہ پڑھے یہ بات مکروہ ہے۔ **مسئلہ ۲۱** کندھے پر رومال ڈال کے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ **مسئلہ ۲۲** بہت بڑے اور میٹھے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے اور اگر دوسرے کپڑے نہ ہوں تو جائز ہے۔ **مسئلہ ۲۳** پیٹھ کو بڑی وغیرہ کوئی چیز منہ میں لیکر نماز پڑھنا مکروہ ہے اور اگر ایسی چیز ہو کہ نماز میں قرآن شریف وغیرہ نہیں پڑھ سکتی تو نماز نہیں ہوئی ٹوٹ گئی۔ **مسئلہ ۲۴** وقت پیشاب یا خا نہ زہ سے لگا ہو ایسے وقت نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ **مسئلہ ۲۵** جب بہت جھوک لگی ہو اور کھانا تیار ہو تو پہلے کھانا کھالے تب نماز پڑھے۔ بے کھانے کھائے نماز پڑھنا مکروہ ہے البتہ اگر وقت تنگ پڑنے لگے تو پہلے نماز پڑھ لے۔ **مسئلہ ۲۶** آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنا بہتر نہیں ہے۔ لیکن اگر آنکھیں بند کرنے سے نماز میں دل خوب لگے تو بند کر کے پڑھنے میں بھی کوئی برائی نہیں۔ **مسئلہ ۲۷** بے ضرورت نماز میں تھوکانا اور ناک صاف کرنا مکروہ ہے اور اگر ضرورت پڑے تو درست ہے۔ جیسے کسی کو کھانسی آئی اور منہ میں بلغم آگیا تو اپنے بائیں طرف تھوک دے یا کپڑے میں لیکر مل ڈالے اور دایہی طرف اور قبلہ کی طرف نہ تھو کے۔ **مسئلہ ۲۸** نماز میں کھانا کھا یا تو اس کو پکڑ کے چھوڑ دے۔ نماز پڑھتے میں مارتا اچھا نہیں اور اگر کھٹل لے ابھی کاٹا نہیں ہے تو اس کو نہ پکڑے بے کانٹے پکڑنا بھی مکروہ ہے۔ **مسئلہ ۲۹** فرض نماز میں بے ضرورت دیوار وغیرہ کسی چیز کے سہارے پر کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ **مسئلہ ۳۰** ابھی تک سورت پوری ختم نہیں ہوئی دو ایک کلمے رہ گئے تھے کہ جلدی کے مارے رکوع میں چلی گئی اور سورت کو رکوع میں جا کر ختم کیا تو نماز مکروہ ہوئی۔ **مسئلہ ۳۱** اگر تہجد کی جگہ پیرے اپنی ہو جیسے کوئی دہلیز پر سجدہ کرے تو دیکھو کہ گنتی اونچی ہے۔ اگر ایک بالشت سے زیادہ اونچی ہو تو نماز درست نہیں ہے۔ اور اگر ایک بالشت یا اس سے کم ہے تو نماز درست ہے۔ لیکن بے ضرورت ایسا کرنا مکروہ ہے۔

جن جہوں نماز کا توڑ دینا درست ہے ان کا بیان

مسئلہ نمبر ۳۲ نماز پڑھتے میں ریل چلے اور اُس پر اپنا اسباب رکھا ہوا ہے یا بال بچے سوار ہیں تو نماز توڑ کے بیٹھ جانا درست ہے۔ **مسئلہ ۳۳** منہ سانپ آگیا تو اس کے ڈر سے نماز کا توڑ دینا

مکروہ ہے۔ **مسئلہ ۳۴** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۳۵** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۳۶** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۳۷** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۳۸** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۳۹** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۴۰** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۴۱** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۴۲** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۴۳** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۴۴** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۴۵** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۴۶** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۴۷** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۴۸** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۴۹** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۵۰** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۵۱** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۵۲** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۵۳** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۵۴** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۵۵** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۵۶** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۵۷** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۵۸** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۵۹** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۶۰** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۶۱** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۶۲** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۶۳** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۶۴** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۶۵** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۶۶** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۶۷** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۶۸** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۶۹** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۷۰** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۷۱** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۷۲** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۷۳** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۷۴** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۷۵** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۷۶** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۷۷** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۷۸** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۷۹** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۸۰** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۸۱** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۸۲** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۸۳** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۸۴** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۸۵** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۸۶** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۸۷** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۸۸** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۸۹** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۹۰** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۹۱** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۹۲** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۹۳** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۹۴** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۹۵** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۹۶** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۹۷** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۹۸** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۹۹** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ **مسئلہ ۱۰۰** اگر کسی نے نماز میں کوئی چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔

مکروہ نیز اگر خوف ہو کہ جماعت کے ساتھ پہلے جماعت سے نماز پڑھ لے ۱۷ چاہے وقت کے اند نماز پڑھ لے تو قضا پڑھ لے ۱۸

دوست ہے۔ مسئلہ نماز کو مرغی کھلی رہ گئی اور بتی اس کے پاس آگئی تو اس کے خوف سے نماز توڑ دینا درست ہے۔ مسئلہ نمازیں کسی نے جوتی اٹھالی اور ڈر ہے کہ اگر نماز نہ توڑیگی تو لیکر کوئی بھاگ جاوے گا تو اس کے لئے نیت توڑ دینا درست ہے۔ مسئلہ کوئی نمازیں ہے اور ہانڈی اُبلنے لگی جس کی لاگت تین چار آنے ہیں تو نماز توڑ کر اس کو درست کر دینا جائز ہے۔ غرض کہ جب ایسی چیز کے ضائع ہو جائے یا خراب ہو جائے گا ڈر ہو جس کی قیمت تین چار آنے ہو تو اس کی حفاظت کے لئے نماز کا توڑ دینا درست ہے۔ مسئلہ اگر نماز میں پیشاب یا خاندہ زور کرے تو نماز توڑ دے اور فرغت کر کے پھر پڑھے۔ مسئلہ کوئی آنندھی عورت یا مرد جا رہا ہے اور آگے کنواں ہے اور اس میں گر پڑنے کا ڈر ہے تو اس کے بچانے کے لئے نماز کا توڑ دینا فرض ہے۔ اگر نماز نہیں توڑی اور وہ گر کے مر گیا تو نہ بھگا ہوگی۔ مسئلہ کتنی بچہ وغیرہ کے کپڑوں میں آگ لگ گئی اور وہ جلنے لگا تو اس کے لئے بھی نماز توڑ دینا فرض ہے۔ مسئلہ ماں باپ۔ دادا۔ دادی۔ نانا۔ نانی۔ کسی مصیبت کی وجہ سے پکاریں تو نماز نماز کا توڑ دینا واجب ہے۔ جیسے کسی کا باپ ماں وغیرہ بیمار ہے اور یا خانہ وغیرہ کسی ضرورت سے گیا اور آنے میں یا جاتے میں پیر پھسل گیا اور گر پڑا تو نماز توڑ کے اُسے اٹھائے۔ لیکن اگر اور کوئی اٹھا نہ ہو الا ہو تو بے ضرورت نماز نہ توڑے۔ مسئلہ اور اگر ابھی گرا نہیں ہے۔ لیکن گرے گا ڈر ہے اور اس نے اس کو پکارا تب بھی نماز توڑ دے۔ مسئلہ اور اگر کسی ایسی ضرورت کیلئے نہیں پکاریں ہی پکارا ہے تو فرض نماز کا توڑ دینا درست نہیں۔ مسئلہ اور اگر نفل یا سنت پڑھتی ہو اس وقت باپ ماں دادا دادی نانا نانی پکاریں لیکن یہ ان کو معلوم نہیں ہے کہ فلاں نماز پڑھتی ہے تو ایسے وقت بھی نماز کو توڑ کر ان کی بات کا جواب دینا واجب ہے۔ چاہے کسی مصیبت سے پکاریں اور چاہے بے ضرورت پکاریں دونوں کا ایک حکم ہے۔ اگر نماز توڑ کے نہ بولے گی تو گناہ ہوگا۔ اور اگر وہ جانتے ہوں کہ نماز پڑھتی ہے پھر بھی پکاریں تو نماز نہ توڑے لیکن اگر کسی ضرورت سے پکاریں اور ان کو تکلیف دینے کا ڈر ہو تو نماز توڑ دے۔

مسئلہ ۱۰۔ اگر نماز میں کسی نے جوتی اٹھالی اور ڈر ہے کہ اگر نماز نہ توڑیگی تو لیکر کوئی بھاگ جاوے گا تو اس کے لئے نیت توڑ دینا درست ہے۔ مسئلہ کوئی نمازیں ہے اور ہانڈی اُبلنے لگی جس کی لاگت تین چار آنے ہیں تو نماز توڑ کر اس کو درست کر دینا جائز ہے۔ غرض کہ جب ایسی چیز کے ضائع ہو جائے یا خراب ہو جائے گا ڈر ہو جس کی قیمت تین چار آنے ہو تو اس کی حفاظت کے لئے نماز کا توڑ دینا درست ہے۔ مسئلہ اگر نماز میں پیشاب یا خاندہ زور کرے تو نماز توڑ دے اور فرغت کر کے پھر پڑھے۔ مسئلہ کوئی آنندھی عورت یا مرد جا رہا ہے اور آگے کنواں ہے اور اس میں گر پڑنے کا ڈر ہے تو اس کے بچانے کے لئے نماز کا توڑ دینا فرض ہے۔ اگر نماز نہیں توڑی اور وہ گر کے مر گیا تو نہ بھگا ہوگی۔ مسئلہ کتنی بچہ وغیرہ کے کپڑوں میں آگ لگ گئی اور وہ جلنے لگا تو اس کے لئے بھی نماز توڑ دینا فرض ہے۔ مسئلہ ماں باپ۔ دادا۔ دادی۔ نانا۔ نانی۔ کسی مصیبت کی وجہ سے پکاریں تو نماز نماز کا توڑ دینا واجب ہے۔ جیسے کسی کا باپ ماں وغیرہ بیمار ہے اور یا خانہ وغیرہ کسی ضرورت سے گیا اور آنے میں یا جاتے میں پیر پھسل گیا اور گر پڑا تو نماز توڑ کے اُسے اٹھائے۔ لیکن اگر اور کوئی اٹھا نہ ہو الا ہو تو بے ضرورت نماز نہ توڑے۔ مسئلہ اور اگر ابھی گرا نہیں ہے۔ لیکن گرے گا ڈر ہے اور اس نے اس کو پکارا تب بھی نماز توڑ دے۔ مسئلہ اور اگر کسی ایسی ضرورت کیلئے نہیں پکاریں ہی پکارا ہے تو فرض نماز کا توڑ دینا درست نہیں۔ مسئلہ اور اگر نفل یا سنت پڑھتی ہو اس وقت باپ ماں دادا دادی نانا نانی پکاریں لیکن یہ ان کو معلوم نہیں ہے کہ فلاں نماز پڑھتی ہے تو ایسے وقت بھی نماز کو توڑ کر ان کی بات کا جواب دینا واجب ہے۔ چاہے کسی مصیبت سے پکاریں اور چاہے بے ضرورت پکاریں دونوں کا ایک حکم ہے۔ اگر نماز توڑ کے نہ بولے گی تو گناہ ہوگا۔ اور اگر وہ جانتے ہوں کہ نماز پڑھتی ہے پھر بھی پکاریں تو نماز نہ توڑے لیکن اگر کسی ضرورت سے پکاریں اور ان کو تکلیف دینے کا ڈر ہو تو نماز توڑ دے۔

باب	دو نماز کا بیان	دوازدهم
-----	-----------------	---------

مسئلہ ۱۱۔ توڑی نماز واجب ہے اور واجب کا مرتبہ قریب قریب فرض کے ہے چھوڑ دینے سے بڑا گناہ ہوتا ہے۔ اگر کبھی چھوٹ جاوے تو جب موقع ملے تو اس کو قضا پڑھنی چاہئے۔ مسئلہ ۱۲۔ توڑی نماز کی تین رکعتیں ہیں۔ دو رکعتیں پڑھ کے بیٹھے اور التحتیات پڑھے اور دوبالکل نہ پڑھے بلکہ التحتیات پڑھ کر رکعتیں پڑھے۔

وتر کے کوئی اور نماز اس کے ذمہ قضا نہیں تو بغیر وتر کی قضا پڑھے ہوئے فجر کی نماز پڑھنی درست نہیں ہے۔ اگر وتر کا قضا ہو نہ آیا ہو پھر بھی پہلے قضا نہ پڑھے بلکہ فجر کی نماز پڑھے لیوے تو اب قضا پڑھ کے فجر کی نماز پھر پڑھنی پڑے گی۔ مسئلہ قطع عشاء کی نماز پڑھ کے سو رہی پھر تہجد کے وقت اٹھی اور وضو کر کے تہجد اور وتر کی نماز پڑھی۔ پھر صبح کو یاد آیا کہ عشاء کی نماز بھولے سے بے وضو پڑھ لی تھی تو اب قطع عشاء کی قضا پڑھے وتر کی قضا نہ پڑھے۔ مسئلہ قضا قطع فرض نمازوں اور وتر کی پڑھنی جاتی ہے۔ سنتوں کی قضا نہیں ہے البتہ اگر فجر کی نماز قضا ہو جاوے تو اگر وہ پہرے سے پہلے ہو تو قضا پڑھے تو سنت اور فرض دونوں کی قضا پڑھے اور اگر وہ پہرے کے بعد قضا پڑھے تو فقط دو رکعت فرض کی قضا پڑھے۔ مسئلہ اگر فجر کا وقت تنگ ہو گیا اس لئے فقط دو رکعت فرض پڑھ لئے سنت چھوڑ دی تو بہتر یہ ہے کہ سوچ ادبچا ہونے کے بعد سنت کی قضا پڑھ لے لیکن وہ پہرے سے پہلے ہی پہلے پڑھے۔ مسئلہ کسی بے نازی نے توبہ کی تو جتنی نمازیں عمر بھر میں قضا ہوئی ہیں سب کی قضا پڑھنی واجب ہے۔ توبہ سے نمازیں معاف نہیں ہوتیں۔ البتہ نہ پڑھنے سے جو گناہ ہوا تھا وہ توبہ سے معاف ہو گیا۔ اب ان کی قضا نہ پڑھیں گی تو پھر گناہ ہو گیا۔ مسئلہ اگر کسی کی کچھ نمازیں قضا ہو گئی ہوں اصناف کی قضا پڑھنی ابی نوبت نہیں آئی تو مرتے وقت نمازوں کی طرف سے فدیہ دینے کی وصیت کر جانا واجب ہے نہیں تو گناہ ہو گا اور نماز کا فدیہ بیان روزے کے فدیہ کے ساتھ آوے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

ہیشم دوم

سجدہ سہو کا بیان

باب

مسئلہ نماز میں جتنی چیزیں واجب ہیں اس میں سے ایک واجب یا کئی واجب اگر بھولے سے رہ جائیں تو سجدہ سہو کرنا واجب ہے اور اس کے کر لینے سے نماز درست ہو جاتی ہے۔ اگر سجدہ سہو نہیں کیا تو نماز پھر سے پڑھے۔ مسئلہ اگر بھولے سے نماز کا کوئی فرض چھوٹ جاوے تو سجدہ سہو کرنے سے نماز درست نہیں ہوتی پھر سے پڑھے۔ مسئلہ سجدہ سہو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اخیر رکعت میں فقط التحیات پڑھ کے ایک طرف سلام پھیر کر وہ سجدے کرے پھر پیچ کر التحیات اور ورد شریف اور دعا پڑھ کے دونوں طرف سلام پھیرے اور نماز ختم کرے۔ مسئلہ کسی نے بھول کر سلام پھیرنے سے پہلے ہی سجدہ سہو کر لیا تب بھی ادا ہو گیا اور نماز صحیح ہو گئی۔ مسئلہ اگر بھولے سے دو رکوع کر لئے یا تین سجدے تو سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔ مسئلہ نماز میں اٹھ پڑھنا

قضا نہیں ہے چاہے سنت ہو چاہے اصل سوئے فجر کی سنتوں کے ۱۲ رکعت ایک طرف سے دوسری طرف سے دوسری طرف سے ۱۲

۱۔ نماز صلی اللہ علیہ وسلم
۲۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۳۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۴۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۵۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۶۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۷۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۸۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۹۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۱۰۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۱۱۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۱۲۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۱۳۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۱۴۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۱۵۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۱۶۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۱۷۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۱۸۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۱۹۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۲۰۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۲۱۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۲۲۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۲۳۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۲۴۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۲۵۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۲۶۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۲۷۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۲۸۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۲۹۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۳۰۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۳۱۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۳۲۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۳۳۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۳۴۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۳۵۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۳۶۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۳۷۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۳۸۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۳۹۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۴۰۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۴۱۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۴۲۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۴۳۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۴۴۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۴۵۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۴۶۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۴۷۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۴۸۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۴۹۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۵۰۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۵۱۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۵۲۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۵۳۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۵۴۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۵۵۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۵۶۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۵۷۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۵۸۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۵۹۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۶۰۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۶۱۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۶۲۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۶۳۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۶۴۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۶۵۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۶۶۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۶۷۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۶۸۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۶۹۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۷۰۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۷۱۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۷۲۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۷۳۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۷۴۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۷۵۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۷۶۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۷۷۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۷۸۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۷۹۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۸۰۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۸۱۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۸۲۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۸۳۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۸۴۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۸۵۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۸۶۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۸۷۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۸۸۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۸۹۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۹۰۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۹۱۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۹۲۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۹۳۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۹۴۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۹۵۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۹۶۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۹۷۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۹۸۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۹۹۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون
۱۰۰۔ صلی اللہ علیہ وسلم تین اون

البتہ اگر دو دفعہ التحیات پڑھ جاوے تو نفل میں بھی سجدہ سہو واجب ہے۔ **مسئلہ التحیات پڑھنے**
 بیٹھی مگر بھولے سے التحیات کی جگہ کچھ اور پڑھ گئی یا الحمد پڑھنے لگی تو بھی سہو کا سجدہ واجب ہے۔
مسئلہ نیت باندھنے کے بعد شُبْحَانَا اللہ کی جگہ دعا و قنوت پڑھنے لگی تو سہو کا سجدہ
 واجب نہیں اسی طرح فرض کی تیسری یا چوتھی رکعت میں اگر الحمد کی جگہ التحیات یا اور کچھ پڑھ لی
 تو بھی سجدہ سہو واجب نہیں ہے۔ **مسئلہ تین رکعت یا چار رکعت والی نماز میں بیچ میں بیٹھنا بھول**
 گئی اور دو رکعت پڑھ کے تیسری رکعت کے لئے کھڑی ہو گئی تو اگر نیچے کا آدھا دھڑا بھی سیدھا نہ ہوگا
 تو بیٹھ جاوے اور التحیات پڑھ لے تب کھڑی ہو اور ایسی حالت میں سجدہ سہو کرنا واجب نہیں
 اور اگر نیچے کا آدھا دھڑا سیدھا ہو گیا ہو تو نہ بیٹھے بلکہ کھڑی ہو کر چاروں رکعتیں پڑھ لیوے فقط اخیر
 میں بیٹھے اور اس صورت میں سجدہ واجب ہے۔ اگر سیدھی کھڑی ہو جانے کے بعد پھر لوٹ آئیگی
 اور بیٹھ کر التحیات پڑھے گی تو گنہگار ہوگی اور سجدہ سہو کرنا اب بھی واجب ہوگا۔ **مسئلہ اگر کھ**
 چوتھی رکعت پر بیٹھنا بھول گئی تو اگر نیچے کا دھڑا بھی سیدھا نہیں ہو تو بیٹھ جاوے اور التحیات
 درود وغیرہ پڑھ کے سلام پھیرے اور سجدہ سہو نہ کرے۔ اور اگر سیدھی کھڑی ہو گئی ہو تب بھی بیٹھ جاوے
 بلکہ اگر الحمد اور سجدت بھی پڑھ چکی ہو یا رکوع بھی کر چکی ہو تب بھی بیٹھ جاوے اور التحیات پڑھ کے
 سجدہ سہو کر لے۔ البتہ اگر رکوع کے بعد بھی یاد نہ آیا اور پانچویں رکعت کا سجدہ کر لیا تو فرض نماز پھر سہو
 پڑھے۔ یہ نماز نفل ہو گئی۔ ایک رکعت اور ملا کے پوری چھ رکعت کر لے اور سجدہ سہو نہ کرے۔ اور اگر
 ایک رکعت اور نہیں ملانی یا پانچویں رکعت پر سلام پھیر دیا تو چار رکعتیں نفل ہو گئیں اور ایک رکعت
 اکارت گئی۔ **مسئلہ اگر چوتھی رکعت پر بیٹھی اور التحیات پڑھ کے کھڑی ہو گئی تو سجدہ کرنے سے پہلے**
 پہلے جب یاد آوے بیٹھ جاوے اور التحیات نہ پڑھے بلکہ بیٹھ کر بڑبڑ سلام پھیر کے سجدہ سہو کرے اور
 اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کر چکی تب یاد آیا تو ایک رکعت اور ملا کے چھ کرے چار فرض ہو گئیں اور نفل
 اور چھٹی رکعت پر سجدہ سہو بھی کرے۔ اگر پانچویں رکعت پر سلام پھیر دیا اور سجدہ سہو کر لیا تو بڑا کیا چار فرض
 ہوئے اور ایک رکعت اکارت گئی۔ **مسئلہ اگر چار رکعت نفل نماز پڑھی اور بیچ میں بیٹھنا بھول گئی**
 تو جب تک تیسری رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تب تک یاد آنے پر بیٹھ جانا چاہئے۔ اگر سجدہ کر لیا تو اخیر تب
 بھی نماز ہو گئی اور سجدہ سہو ان دونوں صورتوں میں واجب ہے۔ **مسئلہ اگر نماز میں شک ہو گیا کہ**
 تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار رکعتیں۔ تو اگر یہ شک اتفاق سے ہو گیا ہے ایسا شبہ پڑنے کی اس کی عادت
 نہیں ہے تو پھر سے نماز پڑھے اور اگر شک کرنے کی عادت ہے اور اکثر ایسا شبہ پڑ جاتا ہے تو دل میں سوچ کر

لہ دو قرآنی تفسیر
 یا اقرآنہ لیسجدوا
 بالتشہد لا یسجدوا
 صلا اور دو احوال
 سجدہ و ذکر ان طعن فی
 عن محمد بن الوشید فی
 قبل اقرآنہ الفاتحہ
 لا یسجدوا لہذا لیسجدوا
 وہو الاصح شیخ نقیب
 سجدہ رد الحارثی
 سجدہ ولو ہی عن
 کلاو بعضہ عادم لیسجدوا
 بسجدہ دان قید باب
 عامہ اذا ناسیا اور
 او خطا تحول فرضہ
 الجحدہ وضم سادسہ
 النعمہ والفرحان شاد
 لیسجدوا علی الاصح ۱۲ اور
 ۱۶ تا ۱۹
 سجدہ دان تفسیر فی
 مثلاً قدر التشہد ثم قاء
 وسلم ولو سلم قاء
 سجدہ فی سجدہ ضم
 سادسہ تفسیر رکعت
 نفلہ سجدہ سہو اختیار
 سجدہ دو ترک التقدوا
 فی النفل ہو سجدہ سلم
 استحسانا وقد انہ
 یقید ان التقدوا لیسجدہ
 لا ای لا یسجدوا استمرقا
 کالغرض اور المختار
 سجدہ رد الحارثی
 سجدہ چاہے دعا و قنوت

دیکھے کہ دل زیادہ کدھر جاتا ہے۔ اگر زیادہ گمان تین رکعت پڑھنے کا ہو تو ایک اور پڑھ لے اور سجدہ
 سہو واجب نہیں ہے اور اگر زیادہ گمان یہی ہے کہ میں نے چاروں رکعتیں پڑھ لی ہیں تو اور رکعت نہ
 پڑھے اور سجدہ سہو بھی نہ کرے۔ اور اگر سوچنے کے بعد بھی دونوں طرف برابر خیال رہے نہ تین رکعت
 کی طرف زیادہ گمان جاتا ہے اور نہ چار کی طرف تو تین ہی رکعتیں سمجھے اور ایک رکعت اور پڑھ لے
 لیکن اس صورت میں تیسری رکعت پر بھی بیٹھ کر التحیات پڑھے تب کھڑی ہو کر چوتھی رکعت بیٹھے
 اور سجدہ سہو بھی کرے۔ **مسئلہ** اگر یہ شک ہو کہ یہ پہلی رکعت ہی یا دوسری رکعت تو اس کا بھی یہی حکم ہے
 کہ اگر اتفاق سے یہ شک پڑا ہو تو پھر سے پڑھے اور اگر اکثر شک پڑ جاتا ہو تو بعد ہر زیادہ گمان
 ہو جاوے اس کو اختیار کرے اور اگر دونوں طرف برابر گمان رہے کسی طرف زیادہ نہ ہو تو ایک ہی
 سمجھے۔ لیکن اس پہلی رکعت پر بیٹھ کر التحیات پڑھے کہ شاید یہ دوسری رکعت ہو اور دوسری رکعت پڑھ
 کے پھر بیٹھے اور اس میں الحمد کے ساتھ سجدت بھی ملاوے۔ پھر تیسری رکعت پڑھ کر بھی بیٹھے کہ شاید
 یہی چوتھی ہو پھر چوتھی رکعت پڑھے اور سجدہ سہو کر کے سلام پھیرے۔ **مسئلہ** اگر شک ہو کہ
 دوسری رکعت ہے یا تیسری۔ تو اس کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر دونوں گمان برابر درجہ کے ہوں تو دوسری
 رکعت پر بیٹھ کر تیسری رکعت پڑھے اور پھر بیٹھ کر التحیات پڑھے کہ شاید یہی چوتھی ہو پھر چوتھی
 پڑھے اور سجدہ سہو کر کے سلام پھیرے۔ **مسئلہ** اگر نماز پڑھ چکنے کے بعد یہ شک ہو کہ نہ معلوم
 تین رکعتیں پڑھیں یا چار تو اس شک کا کچھ اعتبار نہیں نماز ہو گئی۔ البتہ اگر ٹھیک یا آجاوے کہ تین
 ہی ہوئیں تو پھر کھڑے ہو کر ایک رکعت اور پڑھ لیوے اور سجدہ سہو کر لے۔ اور اگر پڑھ کے بول پڑی
 ہو یا اور کوئی ایسی بات کی جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے تو پھر سے پڑھے۔ اسی طرح اگر التحیات
 پڑھ چکنے کے بعد یہ شک ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے کہ جب تک ٹھیک یا نہ آوے اس کا کچھ اعتبار
 نہ کرے۔ لیکن اگر کوئی احتیاط کی راہ سے نماز پھر سے پڑھ لے تو اچھا ہے کہ دل کی کھٹک نکل جاوے
 اور شبہ باقی نہ رہے۔ **مسئلہ** اگر نماز میں گئی باتیں ایسی ہو گئیں جن سے سجدہ سہو واجب ہو تاہو
 تو ایک ہی سجدہ سب کی طرف سے ہو جاوے گا۔ ایک نماز میں دو دفعہ سجدہ سہو نہیں کیا جاتا۔ **مسئلہ**
 سجدہ سہو کرنے کے بعد پھر کوئی ایسی بات ہو گئی جس سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے تو وہی پہلا سجدہ سہو
 کافی ہے۔ اب پھر سجدہ سہو نہ کرے۔ **مسئلہ** نماز میں کچھ بھول گئی تھی جس سے سجدہ سہو واجب
 تھا لیکن سجدہ سہو کرنا بھول گئی اور دونوں طرف سلام پھیر دیا۔ لیکن ابھی اسی جگہ بیٹھی ہے اور
 سینہ قبلہ کی طرف سے نہیں پھر انہ کسی سے کچھ بولی نہ کوئی اور ایسی بات ہوئی جس سے نماز ٹوٹ جاتی

۱۔ غرض کہ اگر کسی نے غلطی سے
 ۲۔ سجدہ سہو واجب نہیں ہے
 ۳۔ البتہ اگر نماز میں گئی باتیں ایسی ہو گئیں جن سے سجدہ سہو واجب ہو تاہو
 ۴۔ تو ایک ہی سجدہ سب کی طرف سے ہو جاوے گا۔ ایک نماز میں دو دفعہ سجدہ سہو نہیں کیا جاتا۔
 ۵۔ سجدہ سہو کرنے کے بعد پھر کوئی ایسی بات ہو گئی جس سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے تو وہی پہلا سجدہ سہو
 ۶۔ کافی ہے۔ اب پھر سجدہ سہو نہ کرے۔
 ۷۔ مسئلہ نماز میں کچھ بھول گئی تھی جس سے سجدہ سہو واجب تھا لیکن سجدہ سہو کرنا بھول گئی اور دونوں طرف سلام پھیر دیا۔ لیکن ابھی اسی جگہ بیٹھی ہے اور
 ۸۔ سینہ قبلہ کی طرف سے نہیں پھر انہ کسی سے کچھ بولی نہ کوئی اور ایسی بات ہوئی جس سے نماز ٹوٹ جاتی
 ۹۔ ہے۔
 ۱۰۔ غرض کہ اگر کسی نے غلطی سے
 ۱۱۔ سجدہ سہو واجب نہیں ہے
 ۱۲۔ البتہ اگر نماز میں گئی باتیں ایسی ہو گئیں جن سے سجدہ سہو واجب ہو تاہو
 ۱۳۔ تو ایک ہی سجدہ سب کی طرف سے ہو جاوے گا۔ ایک نماز میں دو دفعہ سجدہ سہو نہیں کیا جاتا۔
 ۱۴۔ سجدہ سہو کرنے کے بعد پھر کوئی ایسی بات ہو گئی جس سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے تو وہی پہلا سجدہ سہو
 ۱۵۔ کافی ہے۔ اب پھر سجدہ سہو نہ کرے۔
 ۱۶۔ مسئلہ نماز میں کچھ بھول گئی تھی جس سے سجدہ سہو واجب تھا لیکن سجدہ سہو کرنا بھول گئی اور دونوں طرف سلام پھیر دیا۔ لیکن ابھی اسی جگہ بیٹھی ہے اور
 ۱۷۔ سینہ قبلہ کی طرف سے نہیں پھر انہ کسی سے کچھ بولی نہ کوئی اور ایسی بات ہوئی جس سے نماز ٹوٹ جاتی
 ۱۸۔ ہے۔

ہے تو اب سجدہ سہو کر لے بلکہ اگر اسی طرح بیٹھے بیٹھے کلمہ اور درود شریف وغیرہ کوئی وظیفہ بھی پڑھنے لگی ہو تب بھی کچھ حرج نہیں اب سجدہ سہو کر لے تو نماز ہو جاوے گی۔ **مسئلہ ۲۸** سجدہ سہو واجب تھا اور اس نے قصد ادونوں طرف سلام پھیر دیا اور یہ نیت کی کہ میں سجدہ سہو نہ کروں گی۔ تب بھی جب تک کوئی ایسی بات نہ ہو جس سے نماز جاتی رہتی ہے سجدہ سہو کر لینے کا اختیار رہتا ہے۔ **مسئلہ ۲۹** چار رکعت والی یا تین رکعت والی نمازیں بھولے سے دو رکعت پر سلام پھیر دیا تو اب اٹھ کر اس نماز کو پورا کر لے۔ البتہ اگر سلام پھیرنے کے بعد کوئی ایسی بات ہو گئی جس سے نماز جاتی رہتی ہے تو پھر سے نماز پڑھے۔ **مسئلہ ۳۰** بھولے سے وتر کی پہلی یا دوسری رکعت میں دعاء قنوت پڑھ گئی تو اس کا کچھ اعتبار نہیں۔ تیسری رکعت میں پھر پڑھے اور سجدہ سہو کرے۔ **مسئلہ ۳۱** وتر کی نماز میں شبہ ہو کہ نہ معلوم یہ دوسری رکعت ہے یا تیسری رکعت اور کسی بات کی طرف زیادہ گمان نہیں ہے بلکہ دونوں طرف برابر درجہ کا گمان ہے تو اسی رکعت میں دعاء قنوت پڑھے اور بیٹھ کر التحیات کے بعد کھڑی ہو کر ایک رکعت اور پڑھے اور اس میں بھی دعاء قنوت پڑھے۔ اور اخیر میں سجدہ سہو کرے۔ **مسئلہ ۳۲** وتر میں دعاء قنوت کی جگہ سبحانک اللهم پڑھ گئی۔ پھر جب یاد آیا تو دعاء قنوت پڑھی تو سجدہ سہو کا واجب نہیں۔ **مسئلہ ۳۳** وتر میں دعاء قنوت پڑھنا بھول گئی سجدت پڑھ کے رکوع میں چلی گئی تو سجدہ سہو واجب ہے۔ **مسئلہ ۳۴** الحمد پڑھ کے دو صورتیں یا تین سورتیں پڑھ گئی تو کچھ ڈر نہیں اور سجدہ سہو واجب نہیں۔ **مسئلہ ۳۵** فرض نماز میں پچھلی دونوں رکعتوں یا ایک رکعت میں سورت ملائی تو سجدہ سہو واجب نہیں۔ **مسئلہ ۳۶** نماز کے اول میں سبحانک اللهم پڑھنا بھول گئی یا رکوع میں **سُبْحَانَكَ** **مَوْجِبُ الْعِظِيمِ** نہیں پڑھا۔ یا سجدہ میں **سُبْحَانَكَ** **مَوْجِبُ الْعِظِيمِ** نہیں کہا یا رکوع سے اٹھ کر **سَمِيعٌ** **اللَّهُ** **يَمُنْ** **يَحْمَدُ** کہنا یا نہ رہا یا نیت باندھتے وقت کندھے تک ہاتھ نہیں اٹھائے یا اخیر رکعت میں درود شریف یا دعا نہیں پڑھی۔ یوں ہی سلام پھیر دیا تو ان سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب نہیں ہے۔ **مسئلہ ۳۷** فرض کی دونوں پچھلی رکعتوں میں یا ایک رکعت میں الحمد پڑھنی بھول گئی چپکے کھڑی رہ کے رکوع میں چلی گئی تو بھی سجدہ سہو واجب نہیں۔ **مسئلہ ۳۸** جن چیزوں کو بھول کر کرنے سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے اگر ان کو کوئی قصد کرے تو سجدہ سہو واجب نہیں بلکہ نماز پھر سے پڑھے۔ اگر سجدہ سہو کر بھی لیا تب بھی نماز نہیں ہوئی سو چیزیں نماز میں نہ فرض ہیں نہ واجب ان کو بھول کر چھوڑ دینے سے نماز ہو جاتی ہے اور سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا۔

تقصید السجدۃ فی الحمد فی السہو ہر اقی مشق ۷۵ اگر اتنی دیر کھڑی رہی ہو چکی ہو میں تین بار سبحان اٹھ پڑھا جائے کہ مدد نماز پھر سے دہرائے ۱۲

۱۔ لو سلم کل ما فی الارض
۲۔ لیر یا لیر یا لیر یا لیر
۳۔ مع تذکرہ سجدہ سہو واجب
۴۔ و اختیار رکعت
۵۔ سلم مصلی النظر سجدہ
۶۔ علی اس امر کہ تین تو جہات ہوا
۷۔ اتھا اربعاً سجدہ سہو واجب
۸۔ حکایت
۹۔ و اختیار رکعت ۶۲۸-۶۲۹
۱۰۔ لو شک ان فی فایض لا
۱۱۔ فالشک کرہ مع بقولہ
۱۲۔ فیتق یتقنی الزکوة اتی
۱۳۔ صل فیما الشک لا تحل
۱۴۔ انہا ان ثم فیصل تک
۱۵۔ فی اتی بعد الاحتمال انہا
۱۶۔ ان الشک و تک کانت ثانیۃ
۱۷۔ رد المحتار ۶۲۵
۱۸۔ رد المحتار ۶۲۶
۱۹۔ و اسناد ترک فایض
۲۰۔ مسنونہ ترک قراءۃ
۲۱۔ او القنوت او التہنید
۲۲۔ و بعد من لا یہا و جہات
۲۳۔ کہ ان قراءۃ الحمد و
۲۴۔ السورۃ ثم ما و قراءۃ سورۃ
۲۵۔ آخری یا یقرن رکوع ۱۲ رد
۲۶۔ و اختیار رکعت
۲۷۔ و ذکر ان فی الغرض
۲۸۔ الفائدۃ السورۃ ما سجدہ واجب
۲۹۔ قیام سجدہ
۳۰۔ و ذکر فی ہدیۃ
۳۱۔ رد المحتار ۶۲۶
۳۲۔ و ان کل ترک الحمد
۳۳۔ و وجب اعادۃ الصلوۃ

پڑھے گی تو دوسرا سجدہ کرنا پڑے گا۔ پھر تیسرے کام میں لگنے کے بعد اگر پڑھے گی تو تیسرا سجدہ واجب ہو جاوے گا۔ **مسئلہ ۲۱** اگر بڑا گھر ہو تو دوسرے کونے پر جا کر دہرانے سے دوسرا سجدہ واجب ہو گا اور تیسرے کونے پر تیسرا سجدہ۔ **مسئلہ ۲۲** مستحجہ کا بھی یہی حکم ہے جو ایک کو ٹھٹری کا حکم ہے کہ اگر سجدہ کی ایک آیت کئی دفعہ پڑھے تو ایک ہی سجدہ واجب ہے۔ چاہے ایک ہی جگہ بیٹھے بیٹھے دہرایا کرے یا مسجد میں ادھر ادھر ٹھٹھل ٹھٹھل کر پڑھے۔ **مسئلہ ۲۳** اگر نماز میں سجدہ کی ایک ہی آیت کو کئی دفعہ پڑھے تب بھی ایک ہی سجدہ واجب ہے چاہے سب دفعہ پڑھے کے اخیر میں سجدہ کرے یا ایک دفعہ پڑھے کے سجدہ کر لیا۔ پھر اسی رکعت یا دوسری رکعت میں دہری آیت پڑھے۔ **مسئلہ ۲۴** سجدہ کی کوئی آیت پڑھی اور سجدہ نہیں کیا۔ پھر اسی جگہ نیت باندھ لی اور وہی آیت پھر نماز میں پڑھی اور نماز میں سجدہ تلاوت کیا تو یہی سجدہ کافی ہے دونوں سجدے اسی سے ادا ہو جاویں گے۔ البتہ اگر جگہ بدل گئی ہو تو دوسرا سجدہ بھی واجب ہے۔ **مسئلہ ۲۵** اگر سجدہ کی آیت پڑھے کے سجدہ کر لیا تب اسی جگہ نماز کی نیت باندھ لی اور وہی آیت نماز میں دہرائی تو اب نماز میں پھر سجدہ کرے۔ **مسئلہ ۲۶** پڑھنے والی کی جگہ نہیں بدلی ایک ہی جگہ بیٹھے بیٹھے ایک آیت کو بار بار پڑھتی رہی۔ لیکن سننے والی کی جگہ بدل گئی کہ پہلی دفعہ اور جگہ سنا تھا دوسری دفعہ اور جگہ تیسری دفعہ تیسری جگہ تو پڑھنے والی پر ایک ہی سجدہ واجب ہے اور سننے والی پر کئی سجدے واجب ہیں جتنے دفعہ سنے اتنے ہی سجدے کرے۔ **مسئلہ ۲۷** اگر سننے والی کی جگہ نہیں بدلی بلکہ پڑھنے والی کی جگہ بدل گئی تو پڑھنے والی پر کئی سجدے واجب ہوں گے اور سننے والی پر ایک ہی سجدہ ہے۔ **مسئلہ ۲۸** شاری سورت پڑھنا اور سجدہ کی آیت کو چھوڑ دینا مکروہ اور منع ہے فقط سجدہ سے بچنے کے لئے وہ آیت نہ چھوڑے کہ اس میں سجدہ سے گویا انکار ہے۔ **مسئلہ ۲۹** اگر سجدت میں کوئی آیت نہ پڑھے فقط سجدہ کی آیت پڑھے تو اس کا کچھ حرج نہیں۔ اور اگر نماز میں ایسا کرے تو اس میں یہ بھی غلط ہے کہ وہ اتنی بڑی ہو کہ چھوٹی تین آیت کے برابر ہو۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ سجدہ کی آیت کو دو ایک آیت کے ساتھ ملا کر پڑھے۔

۱۰۲ دیکھو ہدیہ نہایت
۱۰۳ لکھو ہادی نہایت
ثم اعاد ہادی تک رکعت واجب
ثانیۃ المعصی اذا قرأ آیت السجدة
فی الادائی ثم اعاد ہادی رکعت
الثانیۃ والثالثۃ وسجد لادائی
لیس علیہ ان یسجد یا دہرا
۱۰۴ فتاویٰ ہندیہ ج ۱ ص ۱۲۷
۱۰۵ وہ وان تاد ہادی غیر
المسلوہ فسد ثم یصل فی السجدة
فقد فیہا سجد آخری ولولم
یسجد الا کتف واحدۃ ۱۲ ارد
المختار ج ۲ ص ۱۲۷
۱۰۶ لکھو تبدل مجلس لاسامع
دون اتالی بکمر الوجوب علی
السامع ۱۲ ہادیہ ج ۱ ص ۱۲۷
۱۰۷ کذا اذا تبدل مجلس
السامع دون السامع علی ما
قبل والامام ان لا یبکر الوجوب
علی السامع دہرایہ ج ۱ ص ۱۲۷
وفی رد المحتار من تکرر مجلس
من سامع اوقال بکمر الوجوب
علیہ ص ۱۲۷ ج ۲ ص ۱۲۷
۱۰۸ دیکھو ان یقرأ السجدة
فی صلوۃ او غیرہ یا دیدہ آیت
السجدة ۱۲ ہادیہ ج ۱ ص ۱۲۷
۱۰۹ ولایا بان یقرأ آیت
السجدة دیدہ یا سوا ۱۲ ہادیہ ج ۱ ص ۱۲۷
۱۱۰ ملہ من تکرر علیہ التیام من
قبلیا او فیہا اوجاف زیارة
او بطائر بقیامہ اودوران
راسہ اودجد لایامہ الماشدیا
صلی قاعد او مستند زالی
۱۱۱ وسادة او انسان ۱۲ ارد المختار ج ۲ ص ۱۲۷

بستم

بیمار کی نماز کا بیان

باب

مسئلہ ۱ نماز کو کسی حالت میں نہ چھوڑے جب تک کھڑے ہو کر پڑھنے کی قوت ہے کھڑے ہو کر نماز پڑھتی رہے اور جب کھڑا نہ ہوا جائے تو بیٹھ کر نماز پڑھے۔ بیٹھے بیٹھے رکوع کرے۔ اور

رکوع کر کے دونوں سجدے کر لے اور رکوع کے لئے اتنا جھکے کہ پیشانی گھٹنوں کے مقابل ہو جاوے
مسئلہ اگر رکوع سجدہ کرنے کی بھی قدرت نہ ہو تو رکوع اور سجدے کو اشارہ سے ادا کرے اور
 سجدہ کے لئے رکوع سے زیادہ جھک جایا کرے **مسئلہ** سجدہ کرنے کے لئے تکیہ وغیرہ کوئی اونچی
 چیز رکھ لینا اور اس پر سجدہ کرنا بہتر نہیں جب سجدہ کی قدرت نہ ہو تو بس اشارہ کر لیا کرے تکیہ کی
 ادھر سجدہ کرنے کی ضرورت نہیں **مسئلہ** اگر کھڑے ہونے کی قوت تو ہے لیکن کھڑے ہونے سے
 بڑی تکلیف ہوتی ہے یا بیماری کے بڑھ جانے کا ڈر ہے تب بھی بیٹھ کر نماز پڑھنا درست ہے -
مسئلہ اگر کھڑے ہو سکتی ہے لیکن رکوع سجدہ نہیں کر سکتی تو چاہے کھڑی ہو کر پڑھے اور
 رکوع و سجدے اشارہ سے کرے اور چاہے بیٹھ کر نماز پڑھے اور رکوع سجدہ کو اشارہ سے ادا کرے
 دونوں اختیار ہیں لیکن بیٹھ کر پڑھنا بہتر ہے **مسئلہ** اگر بیٹھنے کی بھی طاقت نہیں رہی تو پیچھے
 کوئی گاؤ تکیہ وغیرہ لگا کر اس طرح لیٹ جائے کہ سر خوب اونچا رہے - بلکہ قریب قریب بیٹھنے کے
 رقبے اور پاؤں قبلہ کی طرف پھیلا لے اور اگر کچھ طاقت ہو تو قبلہ کی طرف پیر نہ پھیلائے بلکہ گھٹنے
 کھڑے رکھے - پھر سر کے اشارے سے نماز پڑھے اور سجدہ کا اشارہ زیادہ نیچا کرے - اگر گاؤ تکیہ
 سے ٹیک لگا کر بھی اس طرح نہ لیٹ سکے کہ سر اور سینہ وغیرہ اونچا رہے تو قبلہ کی طرف پیر کر کے
 بالکل چپ لیٹ جائے - لیکن سر کے نیچے کوئی اونچا تکیہ رکھ دیں کہ منہ قبلہ کی طرف ہو جاوے **مسئلہ**
 کی طرف نہ رہے پھر سر کے اشارہ سے نماز پڑھے رکوع کا اشارہ کم کرے اور سجدہ کا اشارہ ذرا
 زیادہ کرے **مسئلہ** اگر چپ نہ لیٹے بلکہ دائیں یا بائیں کوٹھ پر قبلہ کی طرف منہ کر کے لیٹے اور
 سر کے اشارہ سے رکوع سجدہ کرے یہ بھی جائز ہے - لیکن چپ لیٹ کر پڑھنا زیادہ اچھا ہے -
مسئلہ اگر سر سے اشارہ کرنے کی بھی طاقت نہیں رہی تو نماز نہ پڑھے - پھر اگر ایک رات
 دن سے زیادہ یہی حالت رہے تو نماز بالکل معاف ہو گئی اچھے ہونے کے بعد قضا پڑھنا بھی
 واجب نہیں ہے - اور اگر ایک دن رات سے زیادہ یہ حالت نہیں رہی بلکہ ایک دن رات میں
 پھر اشارہ سے پڑھنے کی طاقت آگئی تو اشارہ ہی سے اُن کی قضا پڑھے اور یہ ارادہ نہ کرے کہ
 جب بالکل اچھی ہو جاؤں گی تب پڑھوں گی کہ شاید مر گئی تو گناہ مرے گی **مسئلہ** اگر کسی
 طرح اگر اچھا خاصا آدمی بیہوش ہو جاوے تو اگر بیہوشی ایک دن رات سے زیادہ نہ ہوئی ہو تو
 قضا پڑھنا واجب ہے اور اگر ایک دن رات سے زیادہ ہو گئی ہو تو قضا پڑھنا واجب نہیں **مسئلہ**
 جب نماز شروع کی اُس وقت بجلی چمکی تھی پھر جب تھوڑی نماز پڑھ چکی تو نماز ہی میں کوئی ایسی

۱۔ فانی لم یستطع الکر
 ۲۔ سجود ادا کیا رکوع
 ۳۔ سجود انھن میں رکوع
 ۴۔ ہر ایک کی ادائیگی وقت
 ۵۔ نماز میں ایسا سجدہ
 ۶۔ یہ سجدہ ۱۲ ہر ایک
 ۷۔ ورد الحق رہا ہے
 ۸۔ دیکھو حافیہ نے
 ۹۔ ان قدر علی القیام
 ۱۰۔ لم یقدر علی الركوع و السجود
 ۱۱۔ لم یقدر علی القیام و السجود
 ۱۲۔ یومی ایسا فی غیر بین الیہ
 ۱۳۔ قائم و ایسا انقضاء
 ۱۴۔ ہو الا یا قاعاً ۱۵۔ ہر ایک
 ۱۶۔ دعا خانیہ پڑھے
 ۱۷۔ ان قضا القعود
 ۱۸۔ قعودہ بنفسہ و مستنداً
 ۱۹۔ شیء ولو حکماً ادا مصلحت
 ۲۰۔ علی ظہرہ و در حال اونچا
 ۲۱۔ غیر ان ینصب رقبۃ
 ۲۲۔ سارحاً الی القبۃ و غیر
 ۲۳۔ راسہ بصیرۃ جب الیہ
 ۲۴۔ جنبہ الایمن ادا ہو
 ۲۵۔ الیہ و الاول افضل
 ۲۶۔ المستند در الدعا رہا ہے
 ۲۷۔ دہر بخشن براسہ سجود
 ۲۸۔ من رکوع ۱۲ ورد الحق
 ۲۹۔ یہ کچھ مافیہ میں
 ۳۰۔ کہ رد الحق رہا ہے
 ۳۱۔ دہر میں اولیٰ علی
 ۳۲۔ دو لغز من سجود
 ۳۳۔ برآمد لیلۃ قضا انھن
 ۳۴۔ وقت صلوة سادہ

رگ چڑھ گئی کہ کھڑی نہ ہو سکی تو باقی نماز بیٹھ کر پڑھے اگر رکوع سجدہ کر سکے تو کرے نہیں تو رکوع سجدہ کو سر کے اشارہ سے کرے اور اگر ایسا حال ہو گیا کہ بیٹھنے کی بھی قدرت نہیں رہی تو اسی طرح لیٹ کر باقی نماز کو پورا کرے۔ **مسئلہ** بیماری کی وجہ سے تھوڑی نماز بیٹھ کر پڑھی اور رکوع کی جگہ رکوع اور سجدہ کی جگہ سجدہ کیا پھر نماز ہی میں اچھی ہو گئی تو اسی نماز کو کھڑی ہو کر پورا کرے۔ **مسئلہ** اگر بیماری کی وجہ سے رکوع سجدہ کی قوت نہ تھی اس لئے سر کے اشارے سے رکوع سجدہ کیا پھر جب کچھ نماز پڑھ چکی تو ایسی ہو گئی کہ اب رکوع سجدہ کر سکتی ہے تو اب یہ نماز جاتی رہی اس کو پورا نہ کرے بلکہ پھر سے پڑھے۔ **مسئلہ** فلج اگر اور ایسی بیمار ہو گئی کہ پانی سے استنجا نہیں کر سکتی تو کپڑے یا ڈھیلے سے پونچھ ڈال کرے اور اسی طرح نماز پڑھے اگر خود تیمم نہ کر سکے تو کوئی دوسرا تیمم کر دے اور اگر ڈھیلے یا کپڑے سے پونچھنے کی بھی طاقت نہیں ہے تو بھی نماز قضا نہ کرے اس طرح نماز پڑھے کسی اور کو اس کے بدن کا دیکھنا اور پونچھنا درست نہیں۔ نہ ماں نہ باپ نہ لڑکا نہ لڑکی۔ البتہ بیوی کو اپنے میاں اور میاں کو اپنی بیوی کا بدن دیکھنا درست ہے۔ اس کے سوا کسی کو درست نہیں۔ **مسئلہ** تندرستی کے زمانہ میں کچھ نمازیں قضا ہو گئی تھیں پھر بیمار ہو گئی تو بیماری کے زمانہ میں جس طرح نماز پڑھنے کی قوت ہو ان کی قضا پڑھے یہ انتظار نہ کرے کہ جب کھڑے ہونے کی قوت آوے تب پڑھوں۔ یا جب بیٹھنے لگوں اور رکوع سجدہ کرنے کی قوت آوے تب پڑھوں یہ سب شیطانی خیالات ہیں۔ دینداری کی بات یہ ہے کہ فوراً پڑھے دیر نہ کرے۔ **مسئلہ** اگر بیمار کا بستر جس ہے لیکن اس کے بدن سے بہت تکلیف ہو گئی تو اسی پر نماز پڑھ لینا درست ہے۔ **مسئلہ** حکیم نے کسی کی آنکھ بنائی اور پلنے پلنے سے منع کر دیا تو لیٹے لیٹے نماز پڑھتی رہے۔

دوسری قاعدا یہ کہ
روفعی علی ما یستقیم
تاکما یراد الحق و یجوز
ولو کان یصلی بلا یاء
عالبی فی ذلک یستأنف
الحق و یراد الحق و یجوز
و یراد الحق و یجوز
و لو کان یصلی بلا یاء
کریض و مریض لم یجوز
عل جماعہ و یراد الحق و یجوز
ان المریض یضی فائتہ
فی مرضہ یا قدرای
و اذویا و یراد الحق و یجوز

مریض تہ ثیار نجہ
بسطاً فیما یجوز من یاء
فی حالہ کذا و لیس فی
بلقہ مشقہ بخریکہ
الحق و یجوز
امرہ الغلیب بلا یاء
عالمہ من عینہ صلی
یاء لان حرمة الافشاء
تہ النفس و یراد الحق و یجوز

السفل الذی یتغیر
نظام ان یقصد سیر ثلثہ
م دلیا لہا ۱۳ ہایہ ۱۲
من خرم من عمارۃ
شیع و قاتہ من جانب
جہ و ان لم یجد من
انب الا فرقا من ذلک
تہ لہام و لیا لہا باہر
طاعہ الاستزاعات

باب

مسافر میں نماز پڑھنے کا بیان

بست و تیمم

مسئلہ اگر کوئی ایک منزل یا دو منزل کا سفر کرے تو اس سفر سے شریعت کا کوئی حکم نہیں بدلتا اور شریعت کے قاعدے سے اس کو مسافر نہیں کہتے۔ اس کو ساری باتیں اسی طرح کرنی چاہئیں جیسے کہ اپنے گھر کرتی تھی۔ چار رکعت والی نماز کو چار رکعت پڑھے اور موزہ پہنے ہو تو ایک رات دن مسح کرے پھر اس کے بعد مسح کرنا درست نہیں۔ **مسئلہ** جو کوئی تین منزل چلنے کا قصد کر کے مکہ وہ شریعت کے قاعدے سے مسافر ہے۔ جب اپنے شہر کی آبادی سے باہر

ہو گئی تو شریعت سے مسافر بن گئی۔ اور جب تک آبادی کے اندر اندر چلتی رہے تب تک مسافر نہیں ہے اور اسٹیشن اگر آبادی کے اندر ہے تو آبادی کے حکم میں ہے اور جو آبادی کے باہر ہو تو وہاں پہنچ کر مسافر ہو جاوے گی۔ **مسئلہ تین** منزل یہ ہے کہ اکثر پیدل چلنے والے وہاں تین روز میں پہنچا کرتے ہیں۔ تخمینہ اس کا ہمارے ملک میں کہ دریا اور پہاڑ میں سفر نہیں کرنا پڑتا اور تالیس میل انگریزی ہے۔ **مسئلہ** اگر کوئی جگہ اتنی دور ہے کہ اونٹ اور آدمی کی جال کے اعتبار سے تو تین منزل ہے لیکن تیز بچہ یا تیز پہلی پر سوا ہے اسلئے دو ہی دن میں پہنچ جاوے گی یا ریل پر سوار ہو کر ذرا دیر میں پہنچ جاوے گی تب بھی شریعت سے وہ مسافر ہے۔ **مسئلہ** جو کوئی شریعت سے مسافر ہو وہ ظہر اور عصر اور عشاء کی فرض نماز دو دو رکعتیں پڑھے۔ اور سنتوں کا یہ حکم ہے کہ اگر جلدی ہو تو فجر کی سنتوں کے سوا اور سنتیں چھوڑ دینا درست ہے اس چھوڑ دینے سے کچھ گناہ نہ ہو گا اور اگر کچھ جلدی نہ ہو نہ اپنے ساتھیوں سے رہ جائے گا اور نہ تو نہ چھوڑے اور سنتیں سفر میں پوری پوری پڑھے ان میں کمی نہیں ہے۔ **مسئلہ** فجر اور مغرب اور وتر کی نماز میں بھی کوئی کمی نہیں ہے جیسے ہمیشہ پڑھتی ہے ویسے پڑھے۔ **مسئلہ** ظہر عصر عشاء کی نماز دو رکعتوں سے زیادہ نہ پڑھے پوری چار رکعتیں پڑھنا گناہ ہے۔ جیسے ظہر کے کوئی چھ فرض پڑھے تو گناہ گار ہو گی۔ **مسئلہ** اگر بھولے سے چار رکعتیں پڑھ لیں تو اگر دوسری رکعت پر بیٹھ کر التحیات پڑھی ہے تب تو دو رکعتیں فرض کی ہو گئیں اور دو رکعتیں نفل کی ہو جادینگی اور سجدہ سہو کرنا پڑے گا۔ اور اگر دو رکعت پر نہ بیٹھی ہو تو چاروں رکعتیں نفل ہو گئیں فرض نماز پھر سے پڑھے۔ **مسئلہ** اگر رشتہ میں کہیں ٹھہر گئی تو اگر پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت ہے تو برابر وہ مسافر رہے گی۔ چار رکعت والی فرض نماز دو رکعت پڑھتی رہے۔ اور اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت کر لی ہے تو اب وہ مسافر نہیں رہی۔ پھر اگر نیت بدل گئی اور پندرہ دن سے پہلے چلے جائے گا ارادہ ہو گیا تب بھی مسافر نہ بنے گی۔ نمازیں پوری پوری پڑھے۔ پھر جب یہاں سے چلے تو اگر یہاں سے وہ جگہ تین منزل ہو جہاں جاتی ہے تو پھر مسافر ہو جاوے گی اور جو اس سے کم ہو تو مسافر نہیں ہوئی۔ **مسئلہ تین** منزل جانے کا ارادہ کر کے گھر سے نکلی۔ لیکن گھر ہی میں ہی نیت ہے کہ فلاں گاؤں میں پندرہ دن ٹھہروں گی تو مسافر نہیں رہی۔ رستہ بھر پوری نمازیں پڑھے پھر اگر گاؤں میں پہنچ کے پورے پندرہ دن نہیں ٹھہرنا ہوا تب بھی مسافر نہ بنے گی۔

[illegible]

٥٥ والحاصل ان المتقار والسفر بجل وطن الاقامة اذا كان منه انا وانما من غيره فلا يمكن فيه مرد على وطن الإقامة اذا كان ومن لم يدين ثراثة ولم يكن له في بلد السفر او بل من سفره وبلد حرجا

مسئلہ ۱۱ تین منزل جائے کار ارادہ ہے لیکن پہلی منزل یا دوسری منزل پر اپنا گھر پڑے گا تب بھی مسافر نہیں ہوئی **مسئلہ ۱۲** چار منزل جانے کی نیت سے چلی۔ لیکن پہلی دو منزلیں حیض کی حالت میں گزریں تب بھی وہ مسافر نہیں ہے۔ اب نہادھو کر پوری چار رکعتیں پڑھے البتہ حیض سے پاک ہونے کے بعد بھی وہ جگہ اگر تین منزل ہو یا چلتے وقت پاک تھی۔ رستہ میں حیض آگیا ہو تو وہ البتہ مسافر ہے۔ نماز مسافروں کی طرح پڑھے۔ **مسئلہ ۱۳** نماز پڑھتے پڑھتے نماز کے اندر ہی پندرہ روز ٹھہرنے کی نیت ہو گئی تو مسافر نہیں رہی۔ یہ نماز بھی پوری پڑھے۔ **مسئلہ ۱۴** دو چار دن کے لئے رستہ میں کہیں ٹھہرنا پڑا۔ لیکن کچھ ایسی باتیں ہو جاتی ہیں کہ جانا نہیں ہوتا ہے روزیہ نیت ہوتی ہے کہ کل پرسوں چلی جاؤں گی لیکن نہیں جانا ہوتا۔ اسی طرح پندرہ یا بیس دن یا ایک مہینہ یا اس سے بھی زیادہ رہنا ہو گیا۔ لیکن پورے پندرہ دن پہنچنے کی کبھی نیت نہیں ہوئی تب بھی مسافر تیگی چاہے جتنے دن اسی طرح گزر جاویں۔ **مسئلہ ۱۵** تین منزل جائے کار ارادہ کر کے چلی پھر کچھ دور جا کر کسی وجہ سے ارادہ بدل گیا اور ٹھہر لوٹ آئی تو جب سے لوٹنے کا ارادہ ہوا ہے تب ہی سے مسافر نہیں رہی۔ **مسئلہ ۱۶** کوئی اپنے خاندان کے ساتھ ہے۔ رستہ میں جتنا وہ ٹھہرے گا اتنا ہی یہ ٹھہرے گی بے اس کے زیادہ نہیں ٹھہر سکتی تو ایسی حالت میں شوہر کی نیت کا اعتبار ہے۔ اگر شوہر کا ارادہ پندرہ دن ٹھہرنے کا ہو تو عورت بھی مسافر نہیں رہی۔ چاہے ٹھہرنے کی نیت کرے یا نہ کرے اور اگر مرد کا ارادہ کم ٹھہرنے کا ہو تو عورت بھی مسافر ہے۔ **مسئلہ ۱۷** تین منزل چل کے کہیں پہنچی اگر وہ اپنا گھر ہے تو مسافر نہیں رہی۔ چاہے کم رہے یا زیادہ۔ اور اگر اپنا گھر نہیں ہے تو اگر پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت ہو تب بھی مسافر نہیں رہی اب نمازیں پوری پوری پڑھے۔ اور اگر نہ اپنا گھر ہے نہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت ہے تو وہاں پہنچ کر بھی مسافر رہے گی۔ چار رکعت فرض کی دو رکعتیں پڑھتی رہے۔ **مسئلہ ۱۸** رستہ میں کئی جگہ ٹھہرنے کا ارادہ ہے۔ دس دن یہاں پانچ دن وہاں یا وہ دن وہاں۔ لیکن پورے پندرہ دن کہیں ٹھہرنے کا ارادہ نہیں تب بھی مسافر رہے گی۔ **مسئلہ ۱۹** کسی نے اپنا شہر بالکل چھوڑ دیا۔ کسی دوسری جگہ گھر بنا لیا اور وہیں رہنے ہننے لگی اب پہلے شہر سے اور پہلے گھر سے کچھ مطلب نہیں رہا تو اب وہ شہر اور پردیس دونوں برابر ہیں تو اگر سفر کرتے وقت رستہ میں وہ پہلا شہر پڑے اور دو چار دن وہاں رہنا ہو تو مسافر رہے گی۔ نمازیں سفر کی طرح پڑھے۔ **مسئلہ ۲۰** اگر کسی کی نمازیں سفر میں قضا ہو گئیں تو گھر پہنچ کر بھی ظہر۔ عصر۔ عشاء

۱۔ بکیرا شیشہ ملک
۲۔ طہرت الخائض و یغی
۳۔ مقصد ہا و مان تم فی الصبح
۴۔ و المختار ج ۱ ص ۱۶
۵۔ و یغی و یغی و یغی
۶۔ و یغی و یغی و یغی
۷۔ و یغی و یغی و یغی
۸۔ و یغی و یغی و یغی
۹۔ و یغی و یغی و یغی
۱۰۔ و یغی و یغی و یغی
۱۱۔ و یغی و یغی و یغی
۱۲۔ و یغی و یغی و یغی
۱۳۔ و یغی و یغی و یغی
۱۴۔ و یغی و یغی و یغی
۱۵۔ و یغی و یغی و یغی
۱۶۔ و یغی و یغی و یغی
۱۷۔ و یغی و یغی و یغی
۱۸۔ و یغی و یغی و یغی
۱۹۔ و یغی و یغی و یغی
۲۰۔ و یغی و یغی و یغی
۲۱۔ و یغی و یغی و یغی
۲۲۔ و یغی و یغی و یغی
۲۳۔ و یغی و یغی و یغی
۲۴۔ و یغی و یغی و یغی
۲۵۔ و یغی و یغی و یغی
۲۶۔ و یغی و یغی و یغی
۲۷۔ و یغی و یغی و یغی
۲۸۔ و یغی و یغی و یغی
۲۹۔ و یغی و یغی و یغی
۳۰۔ و یغی و یغی و یغی
۳۱۔ و یغی و یغی و یغی
۳۲۔ و یغی و یغی و یغی
۳۳۔ و یغی و یغی و یغی
۳۴۔ و یغی و یغی و یغی
۳۵۔ و یغی و یغی و یغی
۳۶۔ و یغی و یغی و یغی
۳۷۔ و یغی و یغی و یغی
۳۸۔ و یغی و یغی و یغی
۳۹۔ و یغی و یغی و یغی
۴۰۔ و یغی و یغی و یغی
۴۱۔ و یغی و یغی و یغی
۴۲۔ و یغی و یغی و یغی
۴۳۔ و یغی و یغی و یغی
۴۴۔ و یغی و یغی و یغی
۴۵۔ و یغی و یغی و یغی
۴۶۔ و یغی و یغی و یغی
۴۷۔ و یغی و یغی و یغی
۴۸۔ و یغی و یغی و یغی
۴۹۔ و یغی و یغی و یغی
۵۰۔ و یغی و یغی و یغی
۵۱۔ و یغی و یغی و یغی
۵۲۔ و یغی و یغی و یغی
۵۳۔ و یغی و یغی و یغی
۵۴۔ و یغی و یغی و یغی
۵۵۔ و یغی و یغی و یغی
۵۶۔ و یغی و یغی و یغی
۵۷۔ و یغی و یغی و یغی
۵۸۔ و یغی و یغی و یغی
۵۹۔ و یغی و یغی و یغی
۶۰۔ و یغی و یغی و یغی
۶۱۔ و یغی و یغی و یغی
۶۲۔ و یغی و یغی و یغی
۶۳۔ و یغی و یغی و یغی
۶۴۔ و یغی و یغی و یغی
۶۵۔ و یغی و یغی و یغی
۶۶۔ و یغی و یغی و یغی
۶۷۔ و یغی و یغی و یغی
۶۸۔ و یغی و یغی و یغی
۶۹۔ و یغی و یغی و یغی
۷۰۔ و یغی و یغی و یغی
۷۱۔ و یغی و یغی و یغی
۷۲۔ و یغی و یغی و یغی
۷۳۔ و یغی و یغی و یغی
۷۴۔ و یغی و یغی و یغی
۷۵۔ و یغی و یغی و یغی
۷۶۔ و یغی و یغی و یغی
۷۷۔ و یغی و یغی و یغی
۷۸۔ و یغی و یغی و یغی
۷۹۔ و یغی و یغی و یغی
۸۰۔ و یغی و یغی و یغی
۸۱۔ و یغی و یغی و یغی
۸۲۔ و یغی و یغی و یغی
۸۳۔ و یغی و یغی و یغی
۸۴۔ و یغی و یغی و یغی
۸۵۔ و یغی و یغی و یغی
۸۶۔ و یغی و یغی و یغی
۸۷۔ و یغی و یغی و یغی
۸۸۔ و یغی و یغی و یغی
۸۹۔ و یغی و یغی و یغی
۹۰۔ و یغی و یغی و یغی
۹۱۔ و یغی و یغی و یغی
۹۲۔ و یغی و یغی و یغی
۹۳۔ و یغی و یغی و یغی
۹۴۔ و یغی و یغی و یغی
۹۵۔ و یغی و یغی و یغی
۹۶۔ و یغی و یغی و یغی
۹۷۔ و یغی و یغی و یغی
۹۸۔ و یغی و یغی و یغی
۹۹۔ و یغی و یغی و یغی
۱۰۰۔ و یغی و یغی و یغی

کی دوہی دو رکعتیں قضا پڑھے اور اگر سفر سے پہلے ظہر کی نماز قضا ہو گئی تو سفر کی حالت میں چار رکعتیں اُس کی قضا پڑھے۔ **مسئلہ ۲۱** لُٹیاہ کے بعد اگر عورت مستقل طور پر اپنی سسرال رہنے لگی تو اس کا اصلی گھر سسرال ہے تو اگر تین منزل چل کر میکے گئی اور پندرہ روز ٹھہرنے کی نیت نہیں ہے تو مسافر رہے گی۔ مسافرت کے قاعدہ سے نماز روزہ کرے۔ اور اگر وہاں کارہنا ہمیشہ کے لئے دل میں نہیں ٹھانا تو جو وطن پہلے سے اصلی تھا وہی اب بھی اصلی رہے گا۔ **مسئلہ ۲۲** دریا میں کشتی چل رہی ہے اور نماز کا وقت آگیا تو اسی چلتی کشتی پر نماز پڑھے اگر کھڑے ہو کر پڑھے میں سرگھومتے تو بیٹھ کر پڑھے۔ **مسئلہ ۲۳** ریل پر نماز پڑھنے کا بھی یہی حکم ہے کہ چلتی ریل پر نماز پڑھنا درست ہے اور اگر کھڑے ہو کر پڑھنے سے سرگھومتے یا گرے کا خوف ہو تو بیٹھ کر پڑھے۔ **مسئلہ ۲۴** نماز پڑھتے میں ریل پھرنے کی اور قبلہ دوسری طرف ہو گیا تو نماز ہی میں گھوم جاوے اور قبلہ کی طرف منہ کر لے۔ **مسئلہ ۲۵** اگر تین منزل جانا ہو تو جب تک مردوں میں سے کوئی اپنا محرم یا شوہر ساتھ نہ ہو اس وقت تک سفر کرنا درست نہیں ہے بے محرم کے ساتھ سفر کرنا بڑا گناہ ہے اور اگر ایک منزل یا دو منزل جانا ہو تب بھی بے محرم کے ساتھ جانا بہتر نہیں۔ حدیث میں اسکی بھی بڑی ممانعت آئی ہے۔ **مسئلہ ۲۶** محرم کو خدا و رسول کا ذرہ نہ ہو اور شریعت کی پابندی نہ کرنا ہو ایسے محرم کے ساتھ بھی سفر کرنا درست نہیں ہے۔ **مسئلہ ۲۷** یا پہلی جا رہی ہے اور نماز کا وقت آگیا تو پہلی سے آخر کسی الگ جگہ پر کھڑی ہو کر نماز پڑھ لیوے۔ اسی طرح اگر پہلی پر وضو نہ کر سکے تو آخر کر کہیں آڑ میں بیٹھ کر وضو کرے۔ اگر ہر قع پاس نہ ہو تو چادر وغیرہ میں خوب لپٹ کر اترے اور نماز پڑھے۔ ایسا گہرا پردہ جس میں نماز قضا ہو جاوے حرام ہے۔ بہر بات میں شریعت کی بات کو مقدم رکھے۔ پردہ کی بھی وہی حد رکھے جو شریعت نے بتلائی ہے۔ شریعت کی حد سے آگے بڑھنا اور خدا سے زبرد ہونا بڑی بے وقوفی اور نادانی ہے۔ البتہ بلا ضرورت پردہ میں کمی کرنا بے نیچوئی اور گناہ ہے۔ **مسئلہ ۲۸** اگر ایسی بیمار ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھنا درست ہے تب بھی چلتی پہلی پر نماز پڑھنا درست نہیں ہے۔ اور اگر پہلی ٹھہرائی۔ لیکن جو اسیلوں کے کندھوں پر رکھا ہوا ہے تب بھی اس پر نماز پڑھنا درست نہیں ہے۔ سبیل الگ کر کے نماز پڑھنا چاہئے۔ یہ کہہ کر بھی یہی حکم ہے کہ جب تک ٹھوڑا کھول کر الگ نہ کر دیا جائے اس وقت تک اُس پر نماز پڑھنا درست نہیں۔ **مسئلہ ۲۹** اگر کسی کو بیٹھ کر نماز پڑھنا درست ہو تو پالکی اور میاں پر بھی نماز پڑھنا درست ہے۔ لیکن پالکی جس وقت کہا روں کے کندھوں پر ہو اس وقت پڑھنا درست نہیں زمین پر رکھو ایسے تب

۱۔ دیکھو حاشیہ پہلے صفحہ
 ۲۔ دین صلی فی اسفینہ
 ۳۔ قاعدہ من غیر علہ اجزاء
 ۴۔ عند ابی حنیفہ والقیام
 ۵۔ افضل وقال لا یجوز فی النہج
 ۶۔ مذکور ۱۲ اہادیہ میں
 ۷۔ المختار صفحہ ۱۱
 ۸۔ دیکھو صفحہ ۱۱
 ۹۔ دیکھو صفحہ ۱۱
 ۱۰۔ عند فقہ تاج و کمال اہانت
 ۱۱۔ رد المحتار صفحہ ۱۱
 ۱۲۔ دیکھو صفحہ ۱۱
 ۱۳۔ بلغۃ حد الشہود بفسرۃ
 ۱۴۔ ابوالفتح حق و یاساف بھان
 ۱۵۔ غیر محرم ثلاثہ ایام ۱۲ اہادیہ
 ۱۶۔ جہز صفحہ ۱۱ کتاب الحج
 ۱۷۔ دہلی ان مخرج تک
 ۱۸۔ محرم الاہل یکن محرم سیا
 ۱۹۔ ولا عبرۃ بالعی راجعون
 ۲۰۔ ۱۲ اہادیہ صفحہ ۱۱
 ۲۱۔ دیکھو صفحہ ۱۱
 ۲۲۔ علی الدارۃ و یقاسم اولاد
 ۲۳۔ تسمیہ فی ملوۃ علی الطوبہ
 ۲۴۔ فتوح فی عللہ العذر اللہ
 ۲۵۔ فی التیم لانی غیر باوانہم
 ۲۶۔ یکن طرف العلل علی الطوبہ
 ۲۷۔ جازہ ہذا کہ فی العرض د
 ۲۸۔ الزا جب بافراء و سستہ
 ۲۹۔ الفجر بشرط طایفہ فی الطوبہ
 ۳۰۔ ان اکنتہ والافقرہ لا یستلزم
 ۳۱۔ وانی انزل فتور علی کل
 ۳۲۔ واکملہ مطلقاً واری

سُئِلَ عَنْهُ وَيَقُولُ مَنْ مَنَعَهُ لَمْ يَمْسُحْ
وَعَنْهُ مَلِكُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
الْحَارِثِيُّ (۱۹) وَشَرَحَ فَقَالَ جَاءَ
لَهُ وَيُحْفَرُ عَنْهُ الْعَلِيْبُ وَ
يُخْرِجُ مِنْ عِزِّهِ الْفَضْلُ
الْفَضْلُ وَابْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنُ
رَدِّ الْحَارِثِيِّ (۲۰) ۱۲
كَهْ دِي وَنُصَحَ كَمَا تَبَيَّنَ عَلَى سِرِّهِ
مُحَمَّدٌ وَابْنُ الْحَارِثِيِّ فَقَالَ ابْنُ
وَفِيهِ إِشَادَةٌ إِلَى أَنَّ السُّورَةَ
بِحَرْفٍ قَلِيلٍ مَنَعَهُ عَلَيْهِ وَتَسْتَعْرِفُهُ
الْعَلِيْبَةُ فَتَقَطُّ عَلَى الظَّاهِرِ
سَنَ الرَّادِّ فِي قَوْلِهِ مَلِكُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
وَالْحَقِيقَةُ وَصَحَّ الْفَضْلُ عَلَى قَوْلِهِ
عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ
الْحَارِثِيِّ وَتَحْتَ وَتَحْتَ وَتَحْتَ
مِنْ بَابِ رَدِّ الْحَارِثِيِّ (۲۱) ۱۳
هَمْ رَدِّ الْحَارِثِيِّ (۲۲) ۱۴
لَهُ دُونَكَ جُنَابًا وَابْنُ الْحَارِثِيِّ
نُصَحَ ابْنُ الْفَضْلِ عَلَى الظَّاهِرِ
وَبَيَّنَ لَهُ جِهَةً سَجَّ رَأْسَهُ
رَدِّ الْحَارِثِيِّ (۲۳) ۱۵
هَمْ رَدِّ الْحَارِثِيِّ (۲۴) ۱۶
وَهُوَ وَيُصَحِّحُ عَلَى مِثْلِهِ لِيُبَيَّنَ
بَيْنَهُ فَيُفْضَلُ حَتَّى يَسِيلَ الْمَاءُ
إِلَى بَابِ الْفَتْحِ مِنْ ثَمَرٍ عَلَى مِثْلِهِ
كَذَلِكَ يُصِيبُ عَلَيْهِ مَا عَلَى
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَابْنُ الْحَارِثِيِّ
أَنَّ السُّورَةَ لَا تَقْرَأُ إِلَّا بِحَرْفٍ
مُسْتَدَلٍّ بِسْمِ اللَّهِ بِطَبْعِهِ وَ
مُخْرِجٍ مِنْهُ فَتَقَطُّ وَتَقَطُّ
الْبَدَائِعُ تَحْتَ رَأْسِ الْفَتْحِ
الْكُفْرِ ثُمَّ بَعْدَ الْقَوْلِ بِحَرْفٍ

کپڑا ٹھوڑی کے نیچے سے نکال کر اس کے دونوں سرے سر پر لے جاؤ اور گرہ لگا دو تاکہ منہ
پھیل نہ جائے اور آنکھیں بند کر دو اور پیر کے دونوں انگلیوں کے باندھ دو تاکہ ٹانگیں پھیلنے نہ
پاویں۔ پھر کوئی چادر اٹھا دو اور نہلانے اور کفنانے میں جہاں تک ہو سکے جلدی کرو۔ **مسئلہ**
منہ وغیرہ بند کرتے وقت یہ دعا پڑھو بِسْمِ اللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ **مسئلہ** مرنے جانے
کے بعد اس کے پاس لوہان وغیرہ کچھ خوشبو سلگا دی جائے اور حیض و نفاس والی عورت اور حبس
نہانے کی ضرورت ہو اس کے پاس نہ رہے۔ **مسئلہ** مرنے جانے کے بعد جب تک اس کو غسل نہ
دیا جائے اس کے پاس قرآن مجید پڑھنا درست نہیں ہے۔

نہلانے کا بیان

باب

مسئلہ جبے گور و کفن کا سب سامان ہو جائے اور نہلانا چاہو تو پہلے کسی تخت یا بڑے تختہ کو
لوہان یا اگر کی بتی وغیرہ خوشبودار چیز کی دھونی دے دو۔ تین دفعہ یا پانچ دفعہ یا سات دفعہ چاروں
طرف دھونی دے کر مردے کو اس پر لٹا دو اور کپڑے اتار لو۔ اور کوئی کپڑا ناف سے لیکر زانو تک
ڈال دو کہ اتنا بدن چھپا رہے۔ **مسئلہ** اگر نہلانے کی کوئی جگہ الگ ہے کہ پانی کہیں الگ بہا ہو گیا
تو خیر نہیں تو تخت کے نیچے گڑھا کھدو لو کہ سارا پانی اسی میں جمع رہے۔ اگر گڑھا نہ کھدو یا پانی
سارے گھر میں پھیلا تب بھی کوئی گناہ نہیں۔ غرض فقط یہ ہے کہ آنے جانے میں کسی کو تکلیف نہ ہو
اور کوئی پھسل کر گر نہ پڑے۔ **مسئلہ** نہلانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے مردے کو استنجہ کرا دو۔
لیکن اس کی رانوں اور استنجے کی جگہ اپنا ہاتھ مرت لگاؤ اور اس پر نگاہ نہ ڈالو۔ بلکہ اپنے ہاتھیں کوئی
کپڑا لپیٹ لو۔ اور جو کپڑا ناف سے لیکر زانو تک پڑا ہے اس کے اندر اندر دھلاؤ۔ پھر اس کو وضو
کرا دو۔ لیکن نہ کلی کراؤ نہ ناک میں پانی ڈالو۔ نہ گٹے تک ہاتھ دھلاؤ۔ بلکہ پہلے منہ دھلاؤ۔ پھر
ہاتھ کہنی سمیت۔ پھر سر کا مسح۔ پھر دونوں پیر اور اگر تین دفعہ روئی تر کر کے دانتوں اور سورتوں پر پھیر دیا
جائے اور ناک کے دونوں سوراخوں میں پھیر دی جائے تو بھی جائز ہے اور اگر مردہ نہلانے کی حاجت
میں یا حیض و نفاس میں مر جائے تو اس طرح سے منہ اور ناک میں پانی پہنچانا ضروری ہے۔ اور
ناک اور منہ اور کانوں میں روئی بھر دو تاکہ وضو کراتے اور نہلاتے وقت پانی نہ جائے پاؤں سے جب
وضو کرا چکو تو سر کو گھل خیر دے یا کسی اور چیز سے جس سے صاف ہو جاوے جیسے بیں یا کھلی سے
ملکر دھو دے اور صاف کر کے پھر مردے کو بائیں کر دٹ پر لٹا کر بیر کی پتے ڈال کر پکایا ہوا پانی

عَلَى شِقْلِهِ وَفِيهِ غَلَّةٌ ثَلَاثَةٌ يَحْصُلُ الْمَسْنُونُ وَيُصِيبُ عَلَيْهِ الْمَاءُ عَنِ كُلِّ مَجْلَعٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَأَنَّ زَادَ عَلَيْهِ لَوْ تَقَرَّرَ جَاوِزٌ كَرَاهَةً وَلِإِذَا غُضِّلَ لَا يَضْرِبُهُ دَاخِلُ الْحَارِثِيِّ وَتَحْتَ وَتَحْتَ وَتَحْتَ

باب

کفنائے کا بیان

مسئلہ عورت کو پانچ کپڑوں میں کفنا سنت ہے۔ ایک گرتہ دوسرے ازار تیسرے سر بند چوتھے چادر پانچویں سینہ بند۔ ازار تیسرے لیکر پاؤں تک ہونا چاہئے اور چادر اس سے ایک ہاتھ بڑی ہو اور کرتا گلے سے لیکر پاؤں تک ہو لیکن نہ اس میں کلی ہوں نہ آستین۔ اور تیسرے بند تین ہاتھ لمبا اور سینہ بند چھاتیوں سے لیکر رانوں تک چوڑا اور اتنا لمبا ہو کہ بند جاوے۔ **مسئلہ** اگر کوئی پانچ کپڑوں میں نہ کفناوے بلکہ فقط تین کپڑے کفن میں دیوے۔ ایک ازار دوسرے چادر تیسرے سر بند تو یہ بھی درست ہے اور اتنا کفن بھی کافی ہے۔ اور تین کپڑوں سے بھی کم دینا مکروہ اور برا ہے یاں اگر کوئی مجبور ہی اور لا چاری ہو تو کم دینا بھی درست ہے۔ **مسئلہ** سینہ بند اگر چھاتیوں سے لیکر ناف تک ہو تب بھی درست ہے لیکن رانوں تک ہونا زیادہ اچھا ہے۔ **مسئلہ** پہلے کفن کو تین دفعہ یا پانچ دفعہ یا سات دفعہ لوبان وغیرہ کی دھونی دید و تب اس میں مردے کو کفنا دو۔ **مسئلہ** کھنائے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلو چادر بچھاؤ پھر ازار اس کے اوپر گرتا۔ پھر مردے کو اس پر لے جا کے پہلے کرتا پہناؤ۔ اور سر کے بالوں کو دو حصے کر کے کرتے کے اوپر سینے پر ڈال دو۔ ایک حصہ داہنی طرف اور ایک بائیں طرف اس کے بعد سر بند سر پر اور بالوں پر ڈال دو۔ اس کو نہ باندھو نہ لپیٹو۔ پھر ازار لپیٹ دو پہلے بائیں طرف لپیٹو پھر داہنی طرف۔ اس کے بعد سینہ بند باندھ دو۔ پھر چادر لپیٹو۔ پہلے بائیں طرف پھر داہنی طرف۔ پھر کسی دھجی سے پیر اور سر کی طرف کفن کو باندھ دو۔ اور ایک بند سے کمر کے پاس بھی باندھ دو کہ رستہ میں کہیں کھل نہ پڑے۔ **مسئلہ** سینہ بند کو اگر سر بند کے بعد ازار لپیٹنے سے پہلے ہی باندھ دیا تو یہ بھی جائز ہے اور اگر سب کفنوں کے اوپر سے باندھے تو بھی درست ہے۔ **مسئلہ** جب کفنا چکو تو رخصت کرو کہ مرد لوگ نماز پڑھ کر دفن دیویں۔ **مسئلہ** اگر عورتیں جنازے کی نماز پڑھ دیں تو بھی جائز ہے لیکن چونکہ ایسا اتفاق کبھی نہیں ہوتا ہے اسلئے ہم نماز اور دفنائے کے مسئلے بیان نہیں کرتے۔ **مسئلہ** کفن میں یا قبر کے اندر عہد نامہ یا اپنے پیر کا شجرہ اور کوئی دُعا رکھنا درست نہیں۔ اسی طرح کفن پر یا سینہ پر کافور سے یا روشنائی سے کلمہ وغیرہ کوئی دُعا لکھنا بھی درست نہیں۔ البتہ کعبہ شریف کا غلاف یا اپنے پیر کا رومال وغیرہ کوئی کپڑا تبرک رکھ دینا درست ہے۔ **مسئلہ** جو بچہ زندہ پیدا ہوا۔ پھر تھوڑی دیر میں مر گیا یا فوراً پیدا ہونے کے بعد ہی مر گیا تو وہ بھی اسی قاعدے سے نہلا یا جاوے اور کفنا کے نماز پڑھی جاوے پھر دفن کر دیا جاوے اور اس کا

۱۱۲ دکن المرأة فی غنۃ
اثواب دروغ و از دروغ و از
لغافہ و ذوقہ تربط فوق شہرہا
۱۲ ہر ایہ ۱۱۲ ج ۱
۱۳ السنۃ ان کیفین الزہول
فی ثلاثۃ اثواب الزہول
۱۴ خائفہ ۱۲ ہر ایہ ۱۱۲ ج ۱
۱۵ رد المحتار ۱۱۲ ج ۱
۱۶ و مقدارہ لای انما لای
الموت ثلاثۃ اھمۃ بندہ
المریاس یسل علی وجہہ و لا
یلف ۱۲ رد المحتار ۱۱۲ ج ۱
۱۷ والد اولی ان تکفی لای
غرقہ تربط بہا شہا یا من
الشرعین الی المحدثین ۱۲ ج ۱
۱۸ رد المحتار ۱۱۲ ج ۱
۱۹ دکن الغرقہ لہا ما یوہ
واقفہ بالجماعۃ رد المحتار ۱۱۲ ج ۱
۲۰ و عنہا لای الخرقہ و لای
شدی المرأة الی السرة و قبل
ما بین الشری الی المکرۃ ۱۲ ج ۱
۲۱ رد المحتار ۱۱۲ ج ۱
۲۲ و تجزئ کفن قبل قیل
فیہ المیت ۱۲ ہر ایہ ۱۱۲ ج ۱
۲۳ و لای رد المحتار ۱۱۲ ج ۱
۲۴ و الصلوۃ علیہ لای لیت
فرض کفایہ رد المحتار ۱۱۲ ج ۱
۲۵ اذ اقام بہ البعض دُعا لای
ادعاء ذکر کان ادائی
سقط عن الباقین ۱۲ ج ۱
۲۶ سندیہ صلی
۲۷ و قد اکتفی لای

نام بھی کچھ رکھا جاوے۔ مسئلہ ۱۱۔ خوراک کا بچہاں کے پیٹ سے مراہی پیدا ہوا۔ پیدا ہوتے وقت زندگی کی کوئی علامت نہیں پائی گئی اسکو بھی اسی طرح نہلاؤ۔ لیکن قاعدہ کے موافق کفن نہ دو۔ بلکہ کسی ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دو اور نام اس کا بھی کچھ نہ کچھ رکھ دینا چاہئے۔ مسئلہ ۱۲۔ ۱۱ صفحہ ۵۵ پر درج ہیں۔ مسئلہ ۱۳۔ اگر چھوٹی لڑکی مر جاوے جو ابھی جوان نہیں ہوئی لیکن جوانی کے قریب پہنچ گئی ہے تو اس کے کفن کے بھی وہی پانچ کپڑے سنت ہیں جو جوان عورت کیلئے ہیں۔ اگر پانچ کپڑے نہ دو تین ہی کپڑے دو۔ تب بھی کافی ہے۔ غرضیکہ جو حکم سیاہی عورت کا ہے وہی کنواری اور چھوٹی لڑکی کا بھی حکم ہے مگر سیاہی کیلئے وہ کم تاکید ہے اور کم عمر کے لئے بہتر ہے۔ مسئلہ ۱۴۔ خوراک کی بہت چھوٹی ہو جوانی کے قریب بھی نہ ہوئی ہو۔ اسکے لئے بہتر یہی ہے کہ پانچ کپڑے دیئے جاویں اور دو کپڑے دینا بھی درست ہے ایک ازار اور ایک چادر۔ مسئلہ ۱۵۔ اگر کوئی لڑکا مر جاوے اور اسکے نہلانے اور کفن لانے کی تم کو ضرورت پڑے تو اسی ترکیب سے نہلا دو جو اوپر بیان ہو چکی اور کفن لانے کا بھی وہی طریقہ ہے جو اوپر تم کو معلوم ہوا۔ بس اتنا ہی فرق ہے کہ عورت کا کفن پانچ کپڑے ہیں اور مرد کا کفن تین کپڑے۔ ایک چادر ایک ازار ایک کرتہ۔ مسئلہ ۱۶۔ مرد کے کفن میں اگر دو ہی کپڑی ہوں یعنی چادر اور ازار اور کرتہ نہ ہو تب بھی کچھ حرج نہیں دو کپڑے بھی کافی ہیں اور دوسے کم دینا مکروہ ہے۔ لیکن اگر کوئی مجبوری اور لاچار ہو تو مکروہ بھی نہیں۔ مسئلہ ۱۷۔ خوراک چادر جنازے کے اوپر یعنی چار پائی پر ڈالی جاتی ہے وہ کفن میں شامل نہیں ہے کفن فقط اتنا ہی ہے جو ہم نے بیان کیا۔ مسئلہ ۱۸۔ جس شہر میں کوئی مرے وہیں اُس کا گور کفن کیا جاوے۔ دوسری جگہ لیجانا بہتر نہیں ہے۔ البتہ اگر کوئی جگہ کوس آدھ کوس دور ہو تو وہاں لیجانے میں کوئی حرج بھی نہیں ہے۔

مسائل ذیل کے پڑھانے کا طریقہ

اگر ٹرچائیو والا مرد ہو تو ان مسائل کو خود نہ پڑھاوے یا تو اپنی بیوی کی معرفت سمجھاوے یا پڑھنے والی کو ہدایت کر دے کہ ان مسائل کو بطور خود دیکھ لینا اور اگر پڑھنے والا کم عمر لڑکا ہو اسکو بھی نہ پڑھاویں بلکہ ہدایت کر دیں کہ مرد کو دیکھ لے۔ فقط

بسم الله الرحمن الرحيم مسائل

باب حیض اور استحاضہ کا بیان ۲۵

مسئلہ نمبر چہینہ میں جو آگے کی راہ سے محولی خون آتا ہے اسکو حیض کہتے ہیں مسئلہ کم سو کم حیض کی مدت تین دن تین رات ہے اور زیادہ سے زیادہ دس دن دس رات ہے کسی کو تین دن تین رات سے کم

[illegible]

خون آیا تو وہ حیض نہیں ہے بلکہ استحاضہ ہے کہ کسی بیماری وغیرہ کی وجہ سے ایسا ہو گیا ہے اور اگر
 دس دن رات سے زیادہ خون آیا ہے تو بے دن دس سے زیادہ آیا ہے وہ بھی استحاضہ ہے۔
مسئلہ اگر تین دن تو ہو گئے لیکن تین راتیں نہیں ہوئیں جیسے جو کھجور کے پتے سے خون آیا اور آوار کو شام
 کے وقت بعد مغرب بند ہو گیا تب بھی حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔ اگر تین دن رات سے ذرا بھی کم ہو تو حیض
 نہیں جیسے جو کھجور کے پتے سے خون آیا اور دو خنجر کو سورج نکلنے سے ذرا پہلے بند ہو گیا تو وہ حیض نہیں
 بلکہ استحاضہ ہے۔ **مسئلہ** حیض کی مدت کے اندر سرخ زرد یا سبز خاکی یعنی مٹیالہ سیاہ جو رنگ آئے سب
 حیض ہے جب تک گدی بالکل سپید نہ دکھائی دے اور جب بالکل سپید ہے جیسی کہ رکھی گئی تھی تو اب
 حیض سے پاک ہو گئی۔ **مسئلہ** فوریت سے پہلے اور بچپن برس کے بعد کسی کو حیض نہیں آتا ہے اس کو
 نو برس سے چھوٹی لڑکی کو جو خون آوے وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے اگر بچپن برس کے بعد کچھ نکلے
 تو اگر خون خوب سرخ یا سیاہ ہو تو حیض ہے اور اگر زرد یا سبز یا خاکی رنگ ہو تو حیض نہیں بلکہ استحاضہ
 ہے۔ البتہ اگر اس عورت کو اس عمر پہلے بھی زرد یا سبز یا خاکی رنگ آتا ہو تو بچپن برس کے بعد بھی یہ رنگ
 حیض سمجھے جاوے گئے اور اگر عادت کے خلاف ایسا ہو تو حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے **مسئلہ** کبھی کو ہمیشہ تین
 دن یا چار دن خون آتا تھا پھر کسی مہینہ میں زیادہ آگیا لیکن میں دن سے زیادہ نہیں آیا وہ سب حیض ہے اور اگر دس
 دن سے بھی بڑھ گیا تو بے دن پہلے سے عادت کے ہیں اتنا تو حیض ہے باقی سب استحاضہ ہے۔ اس کی مثال یہ ہو گی کہ
 کو ہمیشہ تین دن حیض آنے کی عادت ہے لیکن کسی مہینہ میں نو دن یا دس دن خون آیا تو یہ سب حیض ہے اور اگر دس
 دن رات ہی ایک کھنڈ بھی زیادہ خون آوے تو وہی تین دن حیض کے ہیں اور باقی دنوں کا سب استحاضہ ہے ان
 دنوں کی نمازیں قصا پڑھنا واجب ہیں۔ **مسئلہ** ایک عورت ہے جس کی کوئی عادت مقرر نہیں ہے کبھی چار
 دن خون آتا ہے کبھی سات دن اسی طرح بدلتا رہتا ہے کبھی دس دن بھی آجاتا ہے تو یہ سب حیض ہے۔ اسی عورت
 کو اگر کبھی دس دن رات سے زیادہ خون آوے تو دیکھو کہ اس سے پہلے مہینہ میں کتنے دن حیض آیا تھا بس اتنی
 ہی دن حیض کا اور باقی سب استحاضہ ہے۔ **مسئلہ** کبھی کو ہمیشہ چار دن حیض آتا تھا۔ پھر ایک مہینہ میں پانچ
 دن خون آیا اسکے بعد دوسرے مہینہ میں پندرہ دن خون آیا تو اس پندرہ دن میں سے پانچ دن حیض کے
 ہیں اور دس دن استحاضہ ہے اور پہلی عادت کا اعتبار نہ کیجئے اور یہ سمجھیں گے کہ عادت بدل گئی اور پانچ دن کی
 عادت ہو گئی۔ **مسئلہ** کبھی کو دس دن سے زیادہ خون آیا اور اس کو اپنی پہلی عادت بالکل یاد ہیں کہ پہلے
 مہینہ میں کے دن خون آیا تھا تو اسکے مسئلے بہت باریک ہیں جن کا کچھنا مشکل ہے اور ایسا اتفاق بھی کم پڑتا ہے
 اس لئے ہم اس کا حکم بیان نہیں کرتے اگر کبھی ضرورت پڑے تو کسی بڑے عالم کی پوچھ لینا چاہئے اور کسی ایسی دوسری معمولی

۱۔ دیکھو ماخیزہ ۱۵۷
 ۲۔ دماز اوں لون گدہ
 ۳۔ ذریعہ فی سدا العاقبہ سبکی
 ۴۔ ریاض خاص ولولہ فی ہذا
 ۵۔ مختلفا بین الدین فیما حیض
 ۶۔ رد المحتار ۲۶۶
 ۷۔ دماز اوں لون گدہ
 ۸۔ علی المحتار استحاضہ وہ بید
 ۹۔ ایسا بدیع بن ہوان علی بن
 ۱۰۔ اس ۱۵۷ حیض شہا فیہ و
 ۱۱۔ قبل ہند غنیمت نہ وحدہ
 ۱۲۔ فی المحدثہ جنس و غنیمت قائل
 ۱۳۔ فی ایضاً و طبع و شہادہ
 ۱۴۔ راتہ بعد اظہار حیض
 ۱۵۔ رد المحتار ۲۶۶
 ۱۶۔ رد المحتار منہا
 ۱۷۔ دیکھو ماخیزہ ۱۵۷
 ۱۸۔ انا اذالم تہی و زواکر
 ۱۹۔ فیما ہو افعال شہادہ فیما
 ۲۰۔ یلکون حیضاً و عادتاً
 ۲۱۔ رد المحتار ۲۶۶
 ۲۲۔ دماز اوں لون گدہ
 ۲۳۔ دن نہایت عادتہا
 ۲۴۔ ونسی المجرہ و المصلحہ و المجرہ
 ۲۵۔ مذکورہ فی رد المحتار ۲۶۶
 ۲۶۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ
 ۲۷۔ کہ نو برس سے پہلے تو اس
 ۲۸۔ حیض نہیں آتا اس لئے جو
 ۲۹۔ خون نو برس سے پہلے آتا
 ۳۰۔ وہ کسی صورت میں حیض
 ۳۱۔ نہیں ہو سکتا اور یہ بچپن
 ۳۲۔ برس کے بعد عام طور پر
 ۳۳۔ جو عادت ہے وہ یہی ہے

کہ حیض نہیں آتا لیکن تاہم اس سے اس لئے اگر بچپن برس کے بعد خون تھا تو اسے تو ان خاص صورتوں میں جو مذکور ہیں کیا گیا ہے اس کو حیض کہا ہے۔

ہو جاتی ہے پاک ہونے کے بعد بھی اس کی قضا واجب نہیں ہوتی۔ لیکن روزہ معاف نہیں ہوتا پاک ہونے کے بعد قضا رکھنی پڑیگی۔ **مسئلہ** اگر فرض نماز پڑھتے ہیں حیض آگیا تو وہ نماز بھی معاف ہو گئی۔ پاک ہونے کے بعد اسکی قضا نہ پڑھے اور اگر نفل یا سنت میں حیض آگیا تو اس کی قضا پڑھنا پڑے گی اور اگر آدھے روزہ کے بعد حیض آیا تو وہ روزہ ٹوٹ گیا جب پاک ہو تو قضا رکھے۔ اگر نفل روزہ میں حیض آجائے تو اسکی بھی قضا رکھے۔ **مسئلہ** اگر نماز کے اخیر وقت میں حیض آیا اور ابھی نماز نہیں پڑھی ہے تب بھی معاف ہو گئی۔ **مسئلہ** حیض کے زمانہ میں مرد کے پاس رہنا یعنی صحبت کرنا درست نہیں۔ اور صحبت کے سوا اور سب باتیں درست ہیں یعنی ساتھ کھانا پینا لینا وغیرہ درست ہے۔ **مسئلہ** کسی کی خلعت یا پنج دن کی یا نو دن کی تھی اسوجتنے دن کی عادت تھی اتنے ہی دن خون آیا پھر بند ہو گیا تو جب تک نہا نہ لیے تب تک صحبت کرنا درست نہیں اگر غسل نہ کرے تو جب ایک نماز کا وقت گزر جائے کہ ایک نماز کی قضا اس کے ذمہ واجب ہو جائے تب صحبت درست ہے اس سے پہلے درست نہیں۔ **مسئلہ** اگر عادت یا پنج دن کی تھی اور خون چار ہی دن آئے بند ہو گیا تو نہا کے نماز پڑھنا واجب ہے لیکن جب تک یا پنج دن پورے نہ ہوئیں تب تک صحبت کرنا درست نہیں ہے کہ شاید پھر خون آجائے۔ **مسئلہ** اور اگر پورے دس دن رات حیض آیا تو جب سے خون بند ہو جائے اسی وقت صحیح صحبت کرنا درست ہے چاہے نہا چکی ہو یا ابھی نہ نہا ہو۔ **مسئلہ** اگر ایک یا دو دن خون آکر بند ہو گیا تو نہا نا واجب نہیں ہے۔ وضو کر کے نماز پڑھے لیکن ابھی صحبت کرنا درست نہیں اگر پندرہ دن گزرنے سے پہلے خون آجائے تو اب معلوم ہو گا کہ وہ حیض کا زمانہ تھا حساب سے جتنے دن حیض کے ہوں ان کو حیض سمجھے اور اب غسل کر کے نماز پڑھے اور اگر پورے پندرہ دن بیچ میں گزر گئے اور خون نہیں آیا تو معلوم ہوا کہ وہ استحاضہ تھا۔ سو ایک دن یا دو دن خون آنے کی وجہ سے جو نمازیں نہیں پڑھیں ان کی قضا پڑھنا چاہئے۔ **مسئلہ** تین دن حیض آنے کی عادت ہے لیکن کسی مہینہ میں ایسا ہوا کہ تین دن پورے ہو چکے اور ابھی خون بند نہیں ہوا تو ابھی غسل نہ کرے نہ نماز پڑھے اور اگر پورے دس دن رات پریا اس سے کم میں خون بند ہو جائے تو ان سب دنوں کی نمازیں معاف ہیں۔ کچھ قضا نہ پڑھنا پڑے گی اور یوں کہیں گے کہ عادت بدل گئی اسلئے یہ سب دن حیض کے ہونگے اور اگر گیارہویں دن بھی خون آیا تو اب معلوم ہوا کہ حیض کے فقط تین ہی دن تھے یہ سب استحاضہ ہے پس گیارہویں دن نہا ئے اور سات دن کی نمازیں قضا پڑھے اور اب نمازیں نہ چھوڑے۔ **مسئلہ** اگر دس دن سے کم حیض آیا اور ایسے وقت خون بند ہوا کہ نماز کا وقت بالکل تنگ ہے کہ جلدی اور پھرتی سے نہا دھو ڈالے تو

۱۔ وہ دن اور رات نماز پڑھے
۲۔ روزہ نماز پڑھے
۳۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۴۔ نفل یا عشرہ ایام کم کرے
۵۔ طبیعتی نفس و دل معاف
۶۔ معنی طبیعتی وقت معاف
۷۔ بقدر ان قدر نماز پڑھے
۸۔ اگر عادت میں دس دن یا دو دن
۹۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۱۰۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۱۱۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۱۲۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۱۳۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۱۴۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۱۵۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۱۶۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۱۷۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۱۸۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۱۹۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۲۰۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۲۱۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۲۲۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۲۳۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۲۴۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۲۵۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۲۶۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۲۷۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۲۸۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۲۹۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۳۰۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۳۱۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۳۲۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۳۳۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۳۴۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۳۵۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۳۶۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۳۷۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۳۸۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۳۹۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۴۰۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۴۱۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۴۲۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۴۳۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۴۴۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۴۵۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۴۶۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۴۷۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۴۸۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۴۹۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۵۰۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۵۱۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۵۲۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۵۳۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۵۴۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۵۵۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۵۶۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۵۷۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۵۸۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۵۹۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۶۰۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۶۱۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۶۲۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۶۳۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۶۴۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۶۵۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۶۶۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۶۷۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۶۸۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۶۹۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۷۰۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۷۱۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۷۲۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۷۳۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۷۴۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۷۵۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۷۶۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۷۷۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۷۸۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۷۹۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۸۰۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۸۱۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۸۲۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۸۳۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۸۴۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۸۵۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۸۶۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۸۷۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۸۸۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۸۹۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۹۰۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۹۱۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۹۲۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۹۳۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۹۴۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۹۵۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۹۶۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۹۷۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۹۸۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۹۹۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے
۱۰۰۔ نماز کا قطعہ دم پڑھے

نہانے کے بعد بالکل فراسا وقت بچے گا جس میں صرف ایک دفعہ اللہ اکبر کہہ کے نیت باندھ سکتی ہے۔
 اس سے زیادہ کچھ نہیں پڑھ سکتی تب بھی اس وقت کی نماز واجب ہو جاوے گی اور قضا پڑھنی پڑے گی۔
 اور اگر اس سے بھی کم وقت ہو تو نماز معاف ہے اس کی قضا پڑھنا واجب نہیں۔ **مسئلہ ۱۱**
 اگر اگر پورے دس دن رات حیض آیا اور ایسے وقت خون بند ہوا کہ بالکل ذرا سا بس اتنا وقت
 ہے کہ ایک دفعہ اللہ اکبر کہہ سکتی ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتی اور نہانے کی بھی گنجائش
 نہیں تو بھی نماز واجب ہو جاتی ہے۔ اس کی قضا پڑھنا چاہئے۔ **مسئلہ ۱۲** اگر اگر مضا
 شریف میں دن کو پاک ہوئی تو اب پاک ہونے کے بعد کچھ کھانا پینا درست نہیں ہے۔ شام
 تک روزہ داروں کی طرح سے رہنا واجب ہے لیکن یہ دن روزہ میں محسوب نہ ہوگا۔ بلکہ اگر
 کی بھی قضا رکھنی پڑے گی۔ **مسئلہ ۱۳** اگر اگر رات کو پاک ہوئی اور پورے دس دن رات
 حیض آیا ہے تو اگر اتنی دن رات باقی ہو جس میں ایک دفعہ اللہ اکبر بھی نہ کہہ سکے تب
 بھی صبح کا روزہ واجب ہے اور اگر دس دن سے کم حیض آیا ہے تو اگر اتنی رات باقی ہو کہ ٹھہرتی
 سے غسل تو کرے گی لیکن غسل کے بعد ایک دفعہ بھی اللہ اکبر نہ پاوے گی تو بھی صبح کا روزہ
 واجب ہے۔ اگر اتنی رات تو تھی لیکن غسل نہیں کیا تو روزہ نہ توڑے بلکہ روزہ کی نیت کرے
 اور صبح کو نہالیوے اور جو اس سے کم رات ہو یعنی غسل بھی نہ کر سکے تو صبح کا روزہ جائز نہیں
 ہے لیکن دن کو کچھ کھانا پینا بھی درست نہیں بلکہ سارا دن روزہ داروں کی طرح رہے پھر
 اس کی قضا رکھے۔ **مسئلہ ۱۴** جب خون سودا خ سے باہر کی کھال میں نکل آوے تب سے
 حیض شروع ہو جاتا ہے۔ اس کھال سے باہر چاہے نکلے یا نہ نکلے اس کا کچھ اعتبار نہیں ہے
 تو اگر کوئی سودا خ کے اندر روئی وغیرہ رکھ لیوے جس سے خون باہر نہ نکلے پاوے تو جب تک سودا خ
 کے اندر ہی اندر خون رہے اور باہر والی روئی وغیرہ پر خون کا دھبہ نہ آوے تب تک حیض کا حکم
 نہ لگاویں گے۔ جب خون کا دھبہ باہر والی کھال میں آ جاوے یا روئی وغیرہ کھینچ کر باہر نکال لے
 تب سے حیض کا حساب ہوگا۔ **مسئلہ ۱۵** پاک عورت نے رات کو وضو داخل میں گدسی رکھ لی تھی۔
 جب صبح ہوئی تو اس پر خون کا دھبہ دیکھا تو جس وقت سے دھبہ دیکھا ہے اسی وقت سے حیض کا حکم لگا دینگے۔

۱۲ رد المحتار ج ۲ ص ۱۲
 ۱۳ رد المحتار ج ۲ ص ۱۲
 ۱۴ غت افطرت و نیت
 ۱۵ انما اقام المسافر و طہرت
 ۱۶ انما اقام فی بعض ما تہا و مسکا
 ۱۷ بقیتہ یومہا ۱۲
 ۱۸ صلہ و دل قضا تقریبی فی
 ۱۹ الصوم الاصح و یومین اہل
 ۲۰ مطلقا و کذا فی بعض لو مشرو
 ۲۱ لا یمن یمن فتنی الیہی
 ۲۲ نفس و انما یمنہ لوطہ
 ۲۳ قدر التقریب فقط لہ تزیید
 ۲۴ یاسر علی عشرۃ ۱۲ و ۱۳ و ۱۴
 ۲۵ کہ نہ روزہ الدم من رحم
 ۲۶ ای ظہور منہ الی خارج
 ۲۷ الفرج الدافل طہرانی
 ۲۸ الفرج الدافل طہرانی
 ۲۹ فی ظاہر الروایۃ ۱۲ و ۱۳ و ۱۴
 ۳۰ رد المحتار ج ۲ ص ۱۲
 ۳۱ و دم استحاضہ مکرر
 ۳۲ و دم استحاضہ مکرر
 ۳۳ و دم استحاضہ مکرر
 ۳۴ و دم استحاضہ مکرر
 ۳۵ و دم استحاضہ مکرر
 ۳۶ و دم استحاضہ مکرر
 ۳۷ و دم استحاضہ مکرر
 ۳۸ و دم استحاضہ مکرر
 ۳۹ و دم استحاضہ مکرر
 ۴۰ و دم استحاضہ مکرر

باب استحاضہ کے احکام کا بیان

باب

۲۴

مسئلہ ۱۶ استحاضہ کا حکم ایسا ہے جیسے کسی کے کسیر چھوئے اور بند نہ ہو۔ ایسی عورت نماز کو

پڑے روزہ بھی رکھے قضا نہ کرنا چاہئے اور اس سے صحت کرنا بھی درست ہے۔

نوٹ :- استحاضہ کے احکام بالکل معذور کے احکام کی طرح ہیں جو حصہ اول میں بیان ہو چکے ہیں ملاحظہ ہوں۔

باب

نفاس کا بیان

۲۸

مسئلہ بچہ پیدائش کے بعد آگے کی راہ سے جو خون آتا ہے اس کو نفاس کہتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ نفاس کے چالیس دن ہیں اور کم کی کوئی حد نہیں۔ اگر کسی کو ایک آدھ گھڑی اگر خون بند ہو جاوے تو وہ بھی نفاس ہے۔ **مسئلہ** اگر بچہ پیدائش کے بعد کسی کو بالکل خون نہ آئے تب بھی چھنے کے بعد نہانا واجب ہے۔ **مسئلہ** آدھ سے زیادہ بچہ نکل آیا لیکن ابھی پورا نہیں نکلا۔ اس وقت جو خون آئے وہ بھی نفاس ہے۔ اگر آدھ سے کم نکلا تھا اس وقت خون آیا تو وہ استحاضہ ہے اگر پیشاب اس باقی ہوں تو اس وقت بھی نماز پڑھیں گنہگار ہوگی نہ ہو سکے تو اشارہ ہی سے پڑھے قضا نہ کرے۔ لیکن اگر نماز پڑھ کر بچہ کے ضائع ہو جائے گا تو نہ نماز نہ پڑھے۔ **مسئلہ** کسی کھل کر گیا تو اگر بچہ کا ایک آدھ عضو بن گیا ہو تو کرنے کے بعد جو خون آدھ یا وہ بھی نفاس ہے اور اگر بالکل نہیں بنایا تو گوشت ہی گوشت ہو تو یہ نفاس نہیں پس اگر وہ خون چھین سکے تو حیض ہے اور اگر حیض بھی نہ بن سکے مثلاً تین دن سے کم آئے یا پانی کا زما ابھی پورے پندرہ دن نہیں ہوا تو وہ استحاضہ ہے۔ **مسئلہ** اگر خون چالیس دن سے بڑھ گیا تو اگر پہلے پہل ہی بچہ ہوا تو چالیس دن نفاس کے ہیں اور پھر زیادہ یا جو وہ استحاضہ ہے پس چالیس دن کے بعد نہاڈالے اور نماز پڑھنا شروع کرے خون بند ہونے کا انتظار نہ کرے۔ اگر یہ پہلا بچہ نہیں بلکہ اس سے پہلے جن بھی ہوا اس کی عادت معلوم ہے کہ آخر دن نفاس کی طلبے تو تیس دن نفاس کی عادت ہوا تھے دن نفاس کے ہیں اور جو اس سے زیادہ ہو وہ استحاضہ ہے۔ **مسئلہ** کسی کی عادت تیس دن نفاس آئی ہے لیکن تیس دن گزر گئے اور ابھی خون بند نہیں ہوا تو ابھی نہ نہاڈے۔ اگر پورے چالیس دن پر خون بند ہو گیا تو یہ سب نفاس ہے اور اگر چالیس دن سے زیادہ ہو جائے تو فقط تیس دن نفاس کے ہیں اور باقی سب استحاضہ ہے اس لئے اب فوراً غسل کر ڈالے اور اس دن کی نمازیں قضا پڑھے۔ **مسئلہ** اگر چالیس دن سے پہلے خون نفاس کا بند ہو جائے تو فوراً غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کرے اور اگر غسل نقصان کرے تو تیمم کر کے نماز شروع کرے ہرگز کوئی نماز قضا نہ پڑھے۔ **مسئلہ** نفاس میں بھی نماز بالکل معاف ہے اور روزہ و صواف نہیں بلکہ اس کی قضا رکھنا چاہئے اور روزہ نماز اور صحت کرنے کے یہاں بھی وہی مسئلے ہیں جو اوپر بیان ہو چکے ہیں۔ **مسئلہ** اگر بچہ مینے کے اندر اندر

۱۔ والنفاس دم بخور
۲۔ دم عقب ولولہ
۳۔ وحقلاً منہ اعنوا
۴۔ وقلوبہم واریضوا
۵۔ وقلوبہم واریضوا
۶۔ وقلوبہم واریضوا
۷۔ وقلوبہم واریضوا
۸۔ وقلوبہم واریضوا
۹۔ وقلوبہم واریضوا
۱۰۔ وقلوبہم واریضوا
۱۱۔ وقلوبہم واریضوا
۱۲۔ وقلوبہم واریضوا
۱۳۔ وقلوبہم واریضوا
۱۴۔ وقلوبہم واریضوا
۱۵۔ وقلوبہم واریضوا
۱۶۔ وقلوبہم واریضوا
۱۷۔ وقلوبہم واریضوا
۱۸۔ وقلوبہم واریضوا
۱۹۔ وقلوبہم واریضوا
۲۰۔ وقلوبہم واریضوا
۲۱۔ وقلوبہم واریضوا
۲۲۔ وقلوبہم واریضوا
۲۳۔ وقلوبہم واریضوا
۲۴۔ وقلوبہم واریضوا
۲۵۔ وقلوبہم واریضوا
۲۶۔ وقلوبہم واریضوا
۲۷۔ وقلوبہم واریضوا
۲۸۔ وقلوبہم واریضوا
۲۹۔ وقلوبہم واریضوا
۳۰۔ وقلوبہم واریضوا
۳۱۔ وقلوبہم واریضوا
۳۲۔ وقلوبہم واریضوا
۳۳۔ وقلوبہم واریضوا
۳۴۔ وقلوبہم واریضوا
۳۵۔ وقلوبہم واریضوا
۳۶۔ وقلوبہم واریضوا
۳۷۔ وقلوبہم واریضوا
۳۸۔ وقلوبہم واریضوا
۳۹۔ وقلوبہم واریضوا
۴۰۔ وقلوبہم واریضوا
۴۱۔ وقلوبہم واریضوا
۴۲۔ وقلوبہم واریضوا
۴۳۔ وقلوبہم واریضوا
۴۴۔ وقلوبہم واریضوا
۴۵۔ وقلوبہم واریضوا
۴۶۔ وقلوبہم واریضوا
۴۷۔ وقلوبہم واریضوا
۴۸۔ وقلوبہم واریضوا
۴۹۔ وقلوبہم واریضوا
۵۰۔ وقلوبہم واریضوا
۵۱۔ وقلوبہم واریضوا
۵۲۔ وقلوبہم واریضوا
۵۳۔ وقلوبہم واریضوا
۵۴۔ وقلوبہم واریضوا
۵۵۔ وقلوبہم واریضوا
۵۶۔ وقلوبہم واریضوا
۵۷۔ وقلوبہم واریضوا
۵۸۔ وقلوبہم واریضوا
۵۹۔ وقلوبہم واریضوا
۶۰۔ وقلوبہم واریضوا
۶۱۔ وقلوبہم واریضوا
۶۲۔ وقلوبہم واریضوا
۶۳۔ وقلوبہم واریضوا
۶۴۔ وقلوبہم واریضوا
۶۵۔ وقلوبہم واریضوا
۶۶۔ وقلوبہم واریضوا
۶۷۔ وقلوبہم واریضوا
۶۸۔ وقلوبہم واریضوا
۶۹۔ وقلوبہم واریضوا
۷۰۔ وقلوبہم واریضوا
۷۱۔ وقلوبہم واریضوا
۷۲۔ وقلوبہم واریضوا
۷۳۔ وقلوبہم واریضوا
۷۴۔ وقلوبہم واریضوا
۷۵۔ وقلوبہم واریضوا
۷۶۔ وقلوبہم واریضوا
۷۷۔ وقلوبہم واریضوا
۷۸۔ وقلوبہم واریضوا
۷۹۔ وقلوبہم واریضوا
۸۰۔ وقلوبہم واریضوا
۸۱۔ وقلوبہم واریضوا
۸۲۔ وقلوبہم واریضوا
۸۳۔ وقلوبہم واریضوا
۸۴۔ وقلوبہم واریضوا
۸۵۔ وقلوبہم واریضوا
۸۶۔ وقلوبہم واریضوا
۸۷۔ وقلوبہم واریضوا
۸۸۔ وقلوبہم واریضوا
۸۹۔ وقلوبہم واریضوا
۹۰۔ وقلوبہم واریضوا
۹۱۔ وقلوبہم واریضوا
۹۲۔ وقلوبہم واریضوا
۹۳۔ وقلوبہم واریضوا
۹۴۔ وقلوبہم واریضوا
۹۵۔ وقلوبہم واریضوا
۹۶۔ وقلوبہم واریضوا
۹۷۔ وقلوبہم واریضوا
۹۸۔ وقلوبہم واریضوا
۹۹۔ وقلوبہم واریضوا
۱۰۰۔ وقلوبہم واریضوا

۱۲۔ وقلوبہم واریضوا

بہت بڑا ہے۔ مسلمانوں کو غیرت چاہیے کہ نماز پورے طور پر ادا نہ کرنے سے ان کو ایسا بُرا خطاب دیا گیا۔

حضرت انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) ہیں جن کا ذکر ضخیم حصہ اول میں گذر چکا ہے ان سے روایت ہے کہ باہر تشریف لائے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک مرد کو مسجد میں کہ اپنا رکوع اور اپنا سجدہ پورے طور سے ادا نہیں کرتا سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قبول کی جاتی نماز اس مرد کی جو پورے طور سے اپنا رکوع اور اپنا سجدہ نہیں ادا کرتا (لما دعا الطهرانی) **ذوالدسط و الصغیر و فیہ ابو ایشم بن عباد النکومانی و لہ اجد من ذکرہ کذا فی مجمع الزوائد۔**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (بڑے درجہ کے عالم اور بڑے عبادت گذار اور بڑے ذکر کر نبیوائے اور صحابی ہیں صحابہ میں حضرت ابن عمر بن العاص رضی اللہ عنہ ان سے زیادہ حدیث کے جاننے والے تھے اور کوئی صحابی ابو ہریرہؓ سے زیادہ حدیث کا جاننے والا نہ تھا ان کا نام عبدالرحمن ہے ابو ہریرہؓ کی نسبت ہے اور ابتدائے حال میں تین گدست تھے یہاں تک کہ فاقوں اور بھوک کی تکلیف بھی اٹھائی ان کے اسلام لانا یہ کاتھہ طویل ہے۔ ابتدائیں باوجود ضرورت کے بوقت گدستی کے مکہ منجی نہ کر سکے پھر بعد وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ان کی دنیاوی حالت درست ہو گئی اور سال میں ترقی ہوئی۔ اور مدینہ منورہ کے حاکم مقرر کئے گئے۔ حاکم ہونے کی حالت میں لڑکیوں کا کٹھ لے کر بازار میں گزرتے تھے اور فرماتے تھے کہ راستہ کشادہ کرو حاکم کیلئے یعنی میرے بچنے کے لئے راستہ چھوڑ دو۔ پھر باوجود اس بڑے عہدہ دار ہونے کے اپنا کام ادا بھی اس طرح کہ معمولی عورت دار آدمی اس طرح کام کرنے سے اپنی ذلت سمجھتا ہے خود کرتے تھے اور ذرا پڑائی کا خیال نہ تھا کہ میں کلکٹر ہوں کسی ماتحت یا نوکر سے یہ کام لے لوں۔ یہ طریقہ ہے ان حضرات کا جنہوں نے سالار انبیاء اعز جنتی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلیم پائی تھی اور آپ کی صحبت اٹھائی تھی آج ہر شخص اپنے کو ذرا سا رتبہ حاصل ہونے پر بہت بڑا سمجھنے لگتا ہے اور بھید دعویٰ اسلام اور دعویٰ محبت رسول مقبول کرتا ہے مگر حقیقت میں محبت رسول اسی کو ہے جو آپ کے احکام کی تعمیل کرتا ہے اور آپ کی سنت کی ہر کام میں تابعداری کرتا ہے۔ خوب کہا ہے۔

وکل بدی و صلا بلیل و لیل لا تقرا لہد بن الک

یعنی ہر شخص دعویٰ کرتا ہے کہ مجھے لیلیٰ کا وصال ہو گیا۔ اور لیلیٰ اس بات کا ان لوگوں کیلئے اقرار نہیں کرتی۔ سو ان لوگوں کا دعویٰ کیسے صحیح ہو سکتا ہے۔ اسی طرح جو شخص اللہ رسول کی محبت کا دعویٰ ہو اور حدیث و قرآن کو خلاف عمل کرے اور اللہ رسول اسکے دعوے کی تکذیب کرے تو اس کا دعویٰ کیسے صحیح ہو سکتا ہے۔ حدیث میں صاف مذکور ہے کہ طریق حق وہ ہے جس پر ہیں رسول اللہ اور میرے صحابہ ہیں۔ اس حدیث سے خوب واضح ہے کہ جو طریقہ خلاف طریق رسول ہو وہ گمراہی ہے اور اس پر عمل کرنا نبیوائے اور حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے پردوش پائی اس حال میں کہ میں یتیم تھا۔ اہ میں نے ہجرت کی مدینہ کی اس حال میں کہ میں مسکین تھا اور میں غزوہ ان کی بیٹی کا نوکر تھا۔ کھانے کی عوض اس شرط پر کہ کبھی سفر میں پیدل چلوں اور کبھی سوار ہوں میں ان کے

ان کی نسبت کا بیان ہے کہ ان کو جو کچھ ملے

ادبٹ مانگتا تھا شعر پڑھ کر دوسریں اشعار پڑھ کر ادبٹوں کو چلاتے ہیں جس سے ادبٹ بے بسورت چلے جاتے ہیں، ادبٹ میں لکڑیاں لاتا تھا ان کے یعنی اپنے مالک کے گھر والوں کے، لے جب وہ اترتے تھے (یعنی کہیں پڑاؤ ڈالتے تھے) پس شکر ہے اس اللہ کا جس نے دین کو مضبوط کیا۔ اور ابو ہریرہ کو امام اور پیشوا بنایا۔ یعنی دین اسلام قبول کر کے یہ دولت حاصل ہوئی کہ امامت دین کی میسر ہوئی اور یہ خدا کی نعمت کا شکر ادا فرمایا۔ بطور تکبر اور غر کے اپنے کو پیشوا نہیں کہا اور خدا کی نعمت کا انکار کرنے اور اس کا شکر یہ ادا کرنے کو کہ جتنا درجہ انسان کو حاصل ہو اس کا ظاہر کرنا ثواب ہے اور باعتبار فخر و تکبر منع اور حرام ہے۔ اور حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم ان غنیمتوں کے مال میں سے ہم سے کیوں نہیں مانگتے۔ پس میں نے عرض کیا میں آپ سے یہ مانگتا ہوں کہ آپ مجھے علم سکھائیں اس علم میں سے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھایا ہے۔ سو اتار لیا آپ نے اس کلمی کو جو میرے پشت پر تھی۔ یعنی میں اس کو اڑھے ہوئے تھا۔ پھر اسے پچھایا میرے اور اپنے درمیان یہاں تک کہ گریا کہ تحقیق میں دیکھتا ہوں جو لوگوں کی طرف جو چلتی تھیں اس پر پھر آپ نے مجھے کچھ کلمات فرمائے (تبرکاً) یہاں تک کہ جب آپ وہ کلمات پورے فرما چکے تو فرمایا کہ اس کو اکٹھا کر لے سمیٹ لے پھر اس کو اپنے سینہ سے لگا لے۔ ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اس کا یہ نتیجہ ہوا کہ میں ایسا ہو گیا کہ میں ایک حرف نہیں سقا کرتا ہوں اس (علم) سے جو مجھ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا (یعنی حافظہ بہت عمدہ ہو گیا) اور حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ سے توبہ استغفار بارہ ہزار بار روز کیا ہوں یعنی اَسْتَغْفِرُ اللہَ وَ اَتُوبُ اِلَیْہِ اس کی مثل کچھ اور الفاظ بارہ ہزار بار روز پڑھتے تھے۔ اور ان کے پاس ایک دوڑہ تھا جس میں دو ہزار گروہ لکھی تھیں سوتے نہیں تھے جب تک کہ اس قدر یعنی دو ہزار بار سبحان اللہ پڑھتی یعنی سونے سے پہلے اس قدر سبحان اللہ پڑھتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جوشے درجہ کے صحابی اور عالم ہیں اور سنت کی تابعداری کا اس قدر شوق تھا کہ آپ نے طریقہ سنت کا اس قدر تلاش کیا کہ لوگوں کو یہ اندیشہ تھا کہ اس محنت میں شاید ان کی عقل جاتی رہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ نعم الرجل عبد اللہ لو کان یصلی من اللیل یعنی اچھا مرد ہے عبد اللہ ابن عمر کا شکر کہ نماز پڑھتا تہجد کی جب تک آپ نے تہجد کی نماز کبھی نہیں چھوڑی اور رات کو کم سوتے تھے۔ سو وہ فرماتے ہیں کہ اے ابو ہریرہؓ تم بیشک زیادہ بہنے والے تھے ہم لوگوں (یعنی صحابہ) میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور زیادہ جاننے والے تھے ہم لوگوں میں آپ کی حدیث کے حضرت طفاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں چھ ماہ تک ابو ہریرہؓ کا مہمان رہا۔ سو نہ دیکھا میں نے کسی مرد کو صحابہ میں سے کہ بہت مستعد ہو اور بہت خدمت کرے مہمان کی۔ ابو ہریرہؓ سے زیادہ اور حضرت ابو عثمان نہدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں سات روز تک حضرت ابو ہریرہؓ کا مہمان رہا۔ سو ابو ہریرہؓ اور آپ نبوی اور آپ کا خادم یکے بعد دیگرے رات کے تین حصوں میں نوبت بہ نوبت جاتے تھے (یعنی ایک شخص نماز

لا تفرحوا به يومئذ انكم كنتم مسلمين

پڑھتا تھا۔ پھر دوسرے کو جگاتا تھا (اور خود آرام کرتا تھا) پس (وہ) نماز پڑھتا تھا دوسرا آرام کرتا تھا اور تیسرے کو جگاتا تھا (اور وہ نماز پڑھتا تھا) یہی تہذیب تکرۃ الحفاظ بخاری وغیرہ سے لکھے گئے ہیں، سو ان سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تم میں کسی کی یہ ستون ملک ہوتا تو وہ شخص اس بات کو برا جانتا کہ وہ ستون خراب کر دیا جائے سو کچھ نکر تم میں سے کوئی (ایسا کام کرتا ہے کہ) اپنی نماز خراب کرتا ہے۔ ایسی نماز کہ وہ اللہ کے لئے ہے۔ پس تم پورے طور پر (باکاعدہ) اپنی نماز ادا کرو۔ اس لئے کہ بیشک اللہ ہمیں قبول کرتا مگر کامل کو (یعنی ناقص نماز اور تمام ناقص عبادتیں مقبول نہیں ہوتیں، رواہ الطبرانی فی الاوسط بالسناد حسن)۔

حضرت عبداللہ بن عمرو (جو صحابی ہیں) روایت ہے کہ تحقیق ایک مرد حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے پوچھا افضل اعمال سے یعنی افضل عمل دین میں کونسا ہے پھر میں نے (کے) سو فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فرض، اس نے عرض کیا پھر اس کے بعد کونسا (عمل افضل ہے) فرمایا کہ نماز اس نے عرض کیا کہ پھر کونسا (عمل افضل ہے) فرمایا نماز (یہ ارشاد) میں بار فرمایا (نماز کی فضیلت اس قدر تاکید سے نماز کی عظیم الشان ہونے کی وجہ سے آپ نے بیان فرمائی تاکہ لوگ اس کا خوب اہتمام کریں اور ضائع نہ ہونے دیں) پھر جب غلبہ کیا اس نے آپ پر (یعنی بار بار پوچھا کہ اس کے بعد کونسا عمل افضل ہے) اور یہ سوال بظاہر جھوٹی بار ہوگا، تو فرمایا رسول اللہ نے جہاد اللہ کے راستہ میں (یعنی نماز کے بعد کافروں کو دیکھنا کہ خدا کا دین غالب ہو۔ نہ اس لئے کہ مجھے کچھ نفع مال تعریف وغیرہ مل ہو۔ اگرچہ مال وغیرہ مل جاوے۔ لیکن نیت یہ ہونی چاہئے۔ سو یہ سب اعمال سے بعد فرض نماز کے افضل ہے۔ اس مرد نے عرض کیا پھر یہ گزارش ہے کہ میرے والدین (زندہ) ہیں (ان کے بارہ میں کیا ارشاد ہے) فرمایا رسول اللہ نے میں تجھے والدین سے بھلائی کرنے کا حکم کرتا ہوں۔ (یعنی ان سے نیکی کر اور ان کو تکلیف نہ پہنچا کہ ان کو تکلیف دینا حرام ہے۔ اس قدر حق والدین کا فرض اور ضروری ہے کہ جس کام میں ان کو تکلیف ہو وہ نہ کرے۔ بشرطیکہ وہ کوئی ایسا کام نہ ہو جس کا درجہ والدین کے حق ادا کرنے سے بڑا ہے اور اس میں حق تعالیٰ کی نافرمانی نہ ہو۔ اور تکلیف سے مراد وہ تکلیف ہے جس کو شریعت نے تکلیف شمار کیا ہے اور اس سے زیادہ حق ادا کرنا مستحب ہے ضرور نہیں خوب سمجھ لو اس مسئلہ میں بڑی غلطی کرتے ہیں اور اس کو محض طور پر رسالہ ازالۃ الازہار عن حقوق الوالدین میں بیان کیا ہے، اس مرد نے عرض کیا کہ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو نبی برحق بنا کر بھیجا ہے۔ میں البتہ ضرور جہاد کروں گا۔ اور بیشک ضرور ان دونوں (والدہ والدہ) کو چھوڑ کر جہاد کروں گا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو خوب جاننے والا ہے (یعنی والدین کے ساتھ نیکی کرنے اور جہاد کرنے میں سے

جس طرف تیسری طبیعت راغب ہو اس کو اگر اور اس حدیث سے یہ معلوم ہو کہ جہاد کا درجہ والدین کے ساتھ نیکی کرنے سے بڑھ کر ہے اور بعضی حدیثوں میں بعد نماز فرض کے حقوق والدین کے ادا کرنے کا بڑا درجہ وارد ہوا ہے اس کے بعد جہاد کا مرتبہ سب جواب یہ ہے کہ یہاں جہاد سے حقوق والدین کے افضل ہونے کے یہ معنی ہیں کہ حقوق والدین بچہ بندوں کے حق میں جو بغیر معافی بندوں کے معاف نہیں ہو سکتے۔ اس اعتبار سے ان کا مرتبہ جہاد سے بڑھ کر ہے کہ اگر کوئی فرض جہاد ادا نہ کرے اور اس کا وقت منکح ہو کر لینے سے یہ گناہ معاف ہو جاوے گا مگر حقوق العباد فقط تو یہ سے معاف نہیں ہوتے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ جناب رسول مقبول کی خدمت میں مختلف قسم کے مسائل حاضر ہوتے تھے اور آپ ہر شخص کو اس کی حالت کے موافق جواب دیتے تھے۔ رواہ احمد و فیہ ابن حبیب و علی بن فضال و هو ضعیف قد حسن لہ لہ الترمذی و بیہیہ و رجالہ صحیحہ کذا فی مجمع الزوائد۔

حضرت ابو ایوب انصاری یہ صحابی ہیں مدینہ میں اول ان ہی کے مکان میں حضور سرور عالم نے نزول فرمایا تھا جب مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لائے تھے، سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بیشک ہر نماز (نمازی کی) ان گناہوں کو جو اس نماز کے آگے ہوئے ہیں مٹا دیتی ہے۔ رواہ احمد باسناد حسن مطلب یہ ہے کہ ہر نماز پڑھنے سے وہ گناہ صغیرہ معاف ہو جاتے ہیں جو اس نماز سے دوسری نماز پڑھنے تک کرے۔

حضرت ابو امامہ ثمالی صحابی سے روایت ہے کہ میں نے سنا ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے ایک فرض نماز دوسری نماز کی ساتھ مل کر مٹا دیتی ہے (ان گناہوں) کو جو اس (نماز) سے پہلے ہوئے (یعنی اس نماز سے پہلے جو گناہ صغیرہ ہوئے وہ معاف ہو گئے) اسی طرح اور دوسری نماز تک جو گناہ صغیرہ ہوئے وہ اس سے معاف ہو گئے، اور (نماز جمعہ مٹا دیتی ہے) ان (گناہوں) کو جو اس جمعہ سے پہلے ہوئے۔ یہاں تک کہ دوسرا جمعہ پڑھے (اور بعضی حدیثوں میں اس سے آگے تین دن آگے تک گناہ صغیرہ معاف ہو جاتا اور دوسرے یعنی جمعہ کی نماز سے تین دن آگے کے گناہ صغیرہ معاف کئے جاتے ہیں اور (روزہ) ماہ رمضان کا مٹا دیتا ہے ان (گناہوں) کو جو اس (رمضان) سے پہلے ہوئے۔ یہاں تک کہ دوسرے رمضان کے روزے رکھے۔ اور حج مٹا دیتا ہے ان (گناہوں) کو جو اس سے پہلے ہوئے یہاں تک کہ دوسرا حج کرے پھر کہا درادی نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جائز ہے کسی مسلمان عورت کو حج کرنا۔ مگر ہمراہ خاوند کے یا ذی محرم کے (مماۃ الطبرانی فی الکبیر و فیہ المفصل بن صدقہ تھوہم تروک الحدیث) اگر کوئی کہے جس شخص کے گناہ صغیرہ نہ ہوں تو اس کو کیا فضیلت حاصل ہوگی۔ دوسرے یہ کہ نمازوں کے ادھر ادھر کے سب گناہ معاف ہوئے تو جمعہ وغیرہ سے کون سے گناہ معاف ہو گئے اب تو کوئی گناہ ہی نہ رہا جو صغیرہ ہو جو اب یہ ہے کہ

ان دونوں صورتوں میں درجے بلند ہوں گے۔

حضرت ابو امامہ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل پانچوں نمازوں کی ایسی ہے جیسے بیٹھے (غیر کھاری) پانی کی نہر جو جاری ہو تم میں سے کسی کے دروازہ پر اور (دو) نہادے اس میں روزمرہ پانچ بار سو کیا باقی رہے گا اس پر کچھ میل رواہ الطبرانی فی الکبیر وفیہ عظیم بن معدان وہو ضعیف جدا کذا فی مجمع الزوائد۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اول وہ چیز کہ اس کا بندہ سے حساب لیا جائے گا روز قیامت وہ (اس کی نماز ہے پس اگر درست ہوگی (حساب میں) درست ہوں گے اس کے باقی اعمال (اس لئے کہ نماز کے سوا باقی اعمال بھی نماز کی برکت سے درست ہو جاتے ہیں) ادا اگر خراب ہوگی تو خراب ہوں گے اس کے باقی اعمال پھر فرمائے گا (حق تعالیٰ) دیکھو دے فرشتوں کیا میرے بندہ کی کچھ نفل نمازیں (بھی نامہ اعمال میں) ہیں۔ سو اگر ہوں گی اس کی کچھ نفل نمازیں تو ان نفلوں سے فرض (نماز) کی (خوابی کو) پورا کیا جائے گا۔ پھر (باقی) فرائض بھی اسی طرح (حساب لئے جاویں گے اور نوافل سے کمی پوری کی جاوے گی۔ جیسے فرض روزہ نفل روزہ فرض صدقہ نفل صدقہ وغیرہ) بسبب مہربانی اور رحمت اللہ کے (یعنی یہ خدا کی رحمت ہے کہ فرض کو نفل سے پورا کیا جاوے گا۔ ورنہ قاعدہ تو یہی چاہتا ہے کہ فرض نفل سے پورا نہ ہو۔ اور جب پورا نہ ہو تو عذاب دیا جاوے۔ مگر سبحان اللہ کیا رحمت خداوندی ہے اور جن کے فرائض درست نہ ہوں گے اور نوافل بھی نہ ہوں گے تو اسے عذاب دیا جاوے گا۔ ہاں اگر خدا نے تعالیٰ رحم کر دے تو یہ دوسری بات ہے (سواہ ابن عساکر بسند حسن کذا فی کنز العمال ج ۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نماز نفل ان عملاتوں کی ہے جن کو اللہ نے (بندوں پر) مقرر فرمایا ہے۔ سو جو طاقت رکھے بڑھانے کی سو چاہئے کہ پڑھاوے (یعنی کثرت سے پڑھے تاکہ ثواب کثرت سے ملے۔

حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس جبریل اللہ تبارک و تعالیٰ کے پاس سے آئے پس کہا اے محمد تحقیق اللہ عز وجل فرماتا ہے بیشک میں نے تیری امت پر پانچ نمازیں فرض کر دیں جس شخص نے ان کو پورا ادا کیا ان کے وضو کے ساتھ ادا ان کے وقتوں کے ساتھ اور ان کے رکوع کے ساتھ اور ان کے سجدہ کے ساتھ ہو گیا اس کے لئے ذمہ بسبب ان نمازوں کے اس بات کا کہ میں اس کو داخل کروں بسبب ان نمازوں کے جنت میں اور جو مجھ سے اس

ادھر ادھر نہ دیکھے بلا ضرورت ہے جہے نہیں بلکہ آزاد رہیگا اور جب عاجزی تو ادب کے ساتھ بغیر ادھر ادھر دیکھے اچھی طرح نماز ادا کرے گا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سند صحیح روایت ہے کہ آخر کلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تھا کہ (اہتمام رکھو، نماز کا اہتمام رکھو) نماز کا اہتمام رکھنا اس کے بارہ میں (کنز العمال) یہ دونوں باتیں اس قصہ اہتمام کے لائق تھیں کہ حضور سرور عالم نے دنیا سے روانگی کے وقت بھی اس کا اہتمام فرمایا اس لئے کہ نمازیں لوگ کو تاہی زیادہ کرتے ہیں نیز لونڈی غلاموں (نوکر بیوی بچوں) کے تکلیف دینے اور ان کو حقیر سمجھنے کو بھی معمولی بات خیال کرتے ہیں پس مسلمانوں کو اس طرف بڑا اہتمام کرنا چاہئے اللہ پاک کے بعض نیک اور بزرگ بندوں کو تو نماز سے استغناء شوق تھا کہ حضرت منصور بن رازان (تابعی) رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حال میں لکھا ہے کہ آفتاب نکلنے سے عصر تک برابر نماز پڑھتے تھے۔ ظاہر ہے کہ فرض تو اس درمیان میں فقط دو نمازیں تھیں ظہر اور عصر باقی نفل پڑھتے تھے پھر بعد عصر مغرب تک سبحان اللہ پڑھتے رہتے تھے۔ پھر مغرب پڑھتے تھے اور ان کی یہ حالت تھی کہ اگر ان سے کہا جاتا کہ ملک الموت دوازہ پر ہیں تو اپنے عمل میں کچھ زیادتی نہ فرما سکتے (یعنی اپنے دینی کاموں کو موت کے قریب ہونے سے بڑھا نہیں سکتے تھے) اس لئے کہ ٹھکانہ سکتا ہے جو موت سے غافل ہو اور تمام وقت یاد الہی میں صرف نہ کرتا ہو تو جب وہ موت کا نزدیک آنا سیکھا عمل میں ترقی کرے گا اور جس کا کوئی وقت ہی غفلت نہیں اور ہر وقت یاد حق میں مصروف ہے اور موت کو ہر وقت پاس ہی سمجھتا ہے سو وہ کس طرح ترقی کرے اور یہ عالم بھی بڑے تھے اور بڑے بڑے علماء نے ان سے حدیث حاصل کی ہے اور حضرت منصور بن العتقر یہ بھی تابعی اور بڑے عالم اور پارساہر ان کے حال میں لکھا ہے کہ چالیس سال تک ان کا یہ حال رہا ہے کہ یہ دن کو روزہ رکھتے اور رات کو جاگتے تھے (یعنی عبادت کرتے تھے) اور تمام رات (گناہوں کے عذاب کے خوف سے) روتے تھے اگر ان کو کوئی نماز پڑھتے دیکھتا تو یہ خیال کرتا کہ ابھی مہجاریں گے (یعنی اس قدر آہنہ ذاری و اہتمام سے نماز ادا کرتے تھے) اور جب صبح ہوتی تو دونوں آنکھوں میں سرمہ لگاتے اور دونوں ہونٹوں کو آبدار (یعنی تر) کر لیتے اور سر میں تیل ڈالتے پس اُنکی مال اُن سے فرمائیں کہ کیا تم نے کسی کو مار ڈالا ہے جو ایسی صورت بناتے ہو کہ رات کو عبادت کرنے اور رونے سے جو صورت ہوگئی اسکو بدلتے ہو سو عرض کرتے میں خوب جانتا ہوں اس چیز کو جو میرے نفس نے کیا ہے (یعنی نفس کو خواہش ہے یا اس کا احتمال ہے کہ یہ خواہش کرے کہ میری شہرت ہو لوگوں میں عبادت کا چرچا ہو۔ لوگ بزرگ سمجھیں اور صورت سے عبادت کرنا ثابت ہو جاوے یا یہ مطلب کہ میرے نفس نے کچھ عبادت اچھی نہیں کی۔ سو وہ کس شاعر ہے اور میری صورت سے عبادت گذاری معلوم ہوتی ہے سو لوگ دیکھ کر دھوکہ میں پڑ جائیں اور مجھے بزرگ سمجھیں گے حالانکہ میں ایسا نہیں اس لئے صورت بدلتا ہوں) اور یہ روتے روتے چندے ہو گئے تھے امیر عراق نے انکو بلایا

تاکہ ان کو کوفہ (ایک شہر کا نام ہے ملک شام میں اس) کا قاضی بنادے۔ انہوں نے انکار کیا تو ان کے بیڑیاں الی
گئیں پھر چھوڑ دیا گیا اور بعضوں نے کہا ہے کہ دو مہینے (مجبوری کو) قاضی رہے (یہ دونوں حصے تذکرۃ الحفاظ جلد
اول میں ہیں) صاحبو ذرا غور کرو کہ ان بزرگ کو خدا کی عبادت سے کسی کچھ رغبت تھی اور دنیا سے کسی نفرت
تھی کہ حکومت کا عہدہ ان کو بغیر طلب اور بغیر کوشش کے ملتا تھا جس میں بہت بڑی عزت اور آمدنی تھی
اور جس کے لئے لوگ بڑی بڑی کوشش کرتے ہیں۔ مگر انہوں نے پرواہ نہیں کی اور بیڑیاں ڈٹوانی گوارا لیں
مسلمان کو ایسا ہی ہونا چاہئے کہ بعد ضرورت کھانے پینے کا بندوبست کرے باقی وقت یاد الہی میں صرف کرے
حدیث میں ہے کہ جس نے بارہ رکعت نماز دن رات میں ایسی پڑھی جو فرض نہیں ہے وہاں سنت
مؤکدہ مراد ہیں دو فجر کی چھ ظہر کی یعنی چار قبل ظہر اور دو بعد ظہر اور دو بعد مغرب (دو بعد عشاء) تو اللہ تعالیٰ اسکو
لئے ایک مکان جنت میں تیار کریں گے (رواہ فی الجامع الصغیر بسند صحیح)

حدیث میں ہے جس نے مغرب اور عشاء کے درمیان چھ رکعت پڑھیں اس طرح کہ انکے درمیان کوئی
بڑی بات نہ کی تو وہ بارہ برس کی (نفل) عبادت کی برابر (ثواب میں) کی جائیں گی (رواہ فی الجامع الصغیر بسند
ضعیف) یعنی ان چھ رکعات پڑھنے کا ثواب بارہ سال کی نفل عبادت کے برابر ہو گا۔

حدیث میں ہے کہ جس نے دو رکعت نماز پڑھی تنہا جگہ میں جہاں نمازی کو اللہ کے سوا اور (ان) فرشتوں کے (جو
ہر وقت ساتھ رہتے ہیں) اور پیشاب و پاخانہ و جماع کے وقت جدا ہو جاتے ہیں انکے سوا کوئی اس (نمازی) کو نہیں
دیکھتا۔ لکھی جائیگی اس کے لئے نجات و نفع سے (مرثاۃ الامام السیوطی بسند ضعیف) یعنی تباہ سے بچنے کی توفیق
ہو جائیگی جس سے جہنم میں نہ جائیگا۔ مگر پڑھتا رہے جب یہ برکت حاصل ہوگی۔

حدیث میں ہے جو چاشت کی بارہ رکعت نماز پڑھے تو اللہ اس کیلئے ایک محل سونے کا جنت میں تیار فرمائے گا (جامع صغیر)
حدیث میں ہے جس نے چار رکعت چاشت اور چار رکعت (سوائے سنت مؤکدہ کے) قبل ظہر پڑھیں اس کے لئے
جنت میں ایک مکان بنایا جاوے گا۔ (رواہ الطبرانی باسناد حسن)

حدیث میں ہے جو مغرب اور عشاء کے درمیان میں میں رکعت (نفل) پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسکے لئے ایک مکان
جنت میں بنائے گا۔ (رواہ الامام السیوطی باسناد ضعیف)

حدیث میں ہے من صلی قبل العصر (یا حرمہ اللہ علی النار) یعنی جس نے نماز (نفل) پر عرصے پہلے چار
رکعت حرام کر دیگا اسکو اللہ تعالیٰ دوزخ پر (مرثاۃ الطبرانی عن ابن عمر) مرفوعا یا اسناد حسن مطلب یہ کہ اس نماز کو
ہمیشہ پڑھے تب تک کرے اور بدی سے بچنے کی توفیق ہوگی برکت سے جہنم سے نجات ملے گی۔ مگر یہ ضرور ہے کہ عبادت
استعد کرے جس کا نباہ ہمیشہ ہو سکے۔ اگر چہ تھوڑی ہی جویوں کبھی کسی مجبوری سے ناغہ ہو جائے وہ دوسری بات ہے جو جب

نوافل پڑھنا شروع کرے تو ہمیشہ اس کو نماہنا ضرور ہے۔ شروع کر کے چھوڑ دینا بہت بری بات ہے۔ اور شروع نہ کرنے سے فعل زیادہ بُرا ہے۔

حدیث میں ہر رحم اللہ اہل اصل قبل لصورہ یعنی رحم کرے اللہ اس مردِ عورت، جس نے نماز پڑھی قبل عصر کے چار رکعت درواہ الامام السیوطی باسناد صحیحہ لے مسلمان بجا یوادلے دینی بہنوں اس حدیث کی مضمون پر فدا ہو جاؤ۔ دیکھو تھوڑی سی محنت میں کس قدر درجہ ملتا ہے کہ حضور سرورِ عالم کی دعا کی برکت اور گناہوں کی بچنے کی توفیق اسکی جو کچھ بھی قدر کی جائے اور جتنی بھی ایسی عبادت مقرر کرنے پر حق تعالیٰ کا شکر ادا کیا جاوے وہ کم ہے جتنا ہے سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی خوش نصیب ہی کو تیسرے ہوتی ہر دونوں وقت یعنی صبح و شام ہمارے نامہ اعمال حضرت رسول مکرّم بنی معظم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں جو شخص نہ کی گزرتا ہے۔ اور آپ کی رغبت دلائی ہوئی عبادت بجالاتا ہے اس سے آپ بہت خوش ہوتے ہیں اور آپ کی خوشنودی اور رضامندی سے دونوں جہان میں رحمت اصرین تیسر ہوتا ہے۔ ۵

فان من جودك الدنيا وضرتها
ومن علومك علم الله والقلم

یعنی آپ کی سخاوت اور بخشش میں تو دنیا اور اسکی مقابل یعنی آخرت موجود ہے اور آپ کے علوم میں لوح محفوظ یعنی جس میں قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے وہ لکھا ہوا ہے۔ اس کا علم موجود ہے۔ غرض یہ ہے کہ آپ کی توجہ اور سخاوت سے دین و دنیا کی نعمتیں تیسرا سکتی ہیں اور آپ کی تعلیم سے لوح محفوظ کا علم تیسرا ہو سکتا ہے اور اس علم کے تیسرے ہونے کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ آپ کی فرمائی ہوئی حدیثوں میں غیبی اسرار موجود ہیں اور اللہ کے خاص بندوں کو کشف ہونے میں دوسرے یہ کہ علاوہ ان اسرار کے حق تعالیٰ کی عنایت اور آپ کی احادیث پڑھنے کی برکت اور اس پر عمل کرنے کے سبب اور غیبی مجید بھی طالبانِ حق پر عمل جاتے ہیں۔ خوب سمجھ لو اور عمل کرو فقط پڑھنے سے بغیر عمل کچھ زیادہ فائدہ نہیں اصل فائدہ تو پڑھنے اور اس پر عمل کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔

حدیث میں ہے کہ رات کی نماز (یعنی تہجد کی) اپنے اور لازم کر لو ساگرچہ ایک ہی رکعت ہو (دواہ الامام السیوطی) پسند صحیحہ مطلب یہ ہے کہ تہجد کی نماز اگرچہ تھوڑی ہی ہو مگر ضرور پڑھ لیا کرو اس لئے کہ اس کا ثواب بہت ہے گو فرض نہیں ہے اور یہ فرض نہیں کہ ایک رکعت پڑھ لو اسلئے کہ ایک رکعت نماز کا پڑھنا درست نہیں کم از کم دو رکعت پڑھے۔

حدیث میں ہے کہ رات کے قیام کو (یعنی نماز تہجد کو) اپنے ذمہ لازم کر لو اسلئے کہ وہ عادت اُن نیکوں کی ہے جو تم سے پہلے تھے اور نزدیک (کریم اللہ) ہے اللہ تعالیٰ کی طرف اور گناہ سے روکنے کا ذریعہ ہے اور مشاقی ہے گناہوں (صغیرہ) کو اور ہشانیوالی مرض کو جسم سے (دواہ الامام السیوطی) پسند صحیحہ، فراموش کرو کہ کس قدر نفع ہے اس نماز کے پڑھنے میں کہ طلب بھی گناہوں کی مصافی اور گناہوں سے روک دینا بھی اور صافی مرض کی شفایابی اور باطنی بیماریوں کی توشفا ہے ہی۔

دوسری رکعت میں کسی دوسری سورت کا درمیانی یا ابتدائی حصہ یا کوئی پوری چھوٹی سورت پڑھے تو بلا کر اہمیت طاعت پر (ضمیمہ ۱۵) مگر اس عادت کا ڈالنا خلاف اولیٰ ہے۔ بہتر ہے کہ ہر رکعت میں مستقل سورت پڑھے۔

(۷) تراویح میں قرآن پڑھتے وقت کوئی آیت یا سورت غلطی سے چھوٹ جاوے اور اس آیت یا سورت کے آگے پڑھنے لگے اور پھر یاد آوے کہ فلاں آیت یا سورت چھوٹ گئی تو مستحب یہ ہے کہ چھٹی ہوئی آیت یا سورت کو پڑھے۔ پھر بقدر قرآن شریف چھوٹ جانیکے بعد پڑھ لیا تھا اسکو دوبارہ پڑھی تاکہ قرآن مجید با ترتیب ختم ہو (عالمگیری مصطفائی ج ۱) اور چونکہ ایسا کرنا مستحب ہی ہے لہذا اگر کسی شخص نے بوجہ اسکے کہ بہت زیادہ پڑھنے کے بعد یاد آیا تھا کہ فلاں جگہ کچھ رہ گیا اور اس وجہ سے وہاں یہاں تک کل کا پڑھنا گراں ہو۔ اسلئے فقط اسی رسے ہوئے کو پڑھ کر پھر آگے سے پڑھنا شروع کر دیا تب بھی کچھ مضائقہ نہیں۔

(۸) مرتے وقت پیشانی پر پسینہ آنا اور آنکھوں سے پانی بہنا اور ناک کے نچھنوں کا پردہ کشاودہ ہو جانا اچھی موت کی علامت ہے اور فقط پیشانی پر پسینہ آنا بھی اچھی موت کی نشانی ہے (تذکرۃ الموتی والقبور از جامع ترمذی وغیرہ)

(۹) راستوں کی کیمچ اور ناپاک پانی معاف ہے بشرطیکہ اس میں نجاست کا اثر معلوم نہ ہو (مراقی العلاح)

(۱۰) مستعمل پانی یعنی ایسا پانی کہ جس سے کسی بے وضو نے وضو کیا ہو یا جس سے کسی نہانے کے حاجت والے نے غسل کیا ہو یا جس سے کسی با وضو شخص نے ثواب کیلئے پھر وضو کیا ہو یا جس سے کوئی شخص بلا غسل واجب ہو نیکی نہایا ہو ثواب کیلئے مثلاً جمعہ کے دن محض ثواب کیلئے نہایا ہو حالانکہ اسے نہانے کی حاجت نہ تھی سو ایسے پانی سے وضو غسل جائز نہیں اور ایسے پانی کا پینا اور کھانے کی چیزوں میں استعمال کرنا مکروہ ہے (دشامی) یہ جو بیان ہوا کہ نہانے کی حاجت والے نے غسل کیا ہو۔ یہ جب ہے کہ نہانے والے کے بدن پر نجاست حقیقہ نہ لگی ہو اور جو لگی ہو تو اس کا دھو دھونا پاک ہے اور اس کا پینا اور کھانے کی چیزوں میں استعمال حرام ہے۔

تمام شدہ ضمیمہ اولیٰ بہشتی زیور

اضافہ جدیدہ

زندگی اور موت کا شرعی دستور العمل

مرنے کا شرعی دستور العمل

نزع کے وقت سورۃ یسین شریف پڑھو اور قریب موت پہنچ کر دھڑا دھڑا سرخ لٹاؤ کہ سنون ہے جبکہ مریض کو تکلیف نہ ہو۔ ورنہ اس کے حال پر چھوڑ دو۔ اور چیت لٹا تا بھی جائز ہے کہ پاؤں قبلہ کی طرف ہوں اور کسی قدر اونچا کر دیا جاوے

اور پاس بیٹھنے والے کہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ کسی قدر بلند آواز سے پڑھتے رہیں میت کو کلمہ پڑھنے کیلئے کہیں نہیں کسی وہ ضد میں اگر منع کر دے۔ مرنے پر ایک چوڑی پٹی لیکر اور ٹھوڑی کے نیچے کو نکال کر سر پر لا کر گرہ دیدو اور آنکھیں بند کر دو اور پیروں کے انگوٹھے ملا کر دھجی سے باندھ دو اور ہاتھ دابنے بائیں رکھو سینے پر نہ رہیں۔ اور لوگوں کو مرنے کی خبر کر دو اور دفن میں بہت جلدی کر دو۔ سب سے پہلے قبر کا بندوبست کرو اور کفن دفن کے لئے سامان ذیل کی فراہمی کر لو جس کو اپنے اپنے موقع پر صرف کرو۔ تفصیل اس کی آئندہ ہے مگر ٹپے دو عدد اگر گھر میں برتن موجود ہوں تو کوہے کی حاجت نہیں، ٹونا (اگر موجود ہو تو حاجت نہیں)، تختہ غسل کا (اگر مساجد میں رہتا ہے)، ٹو بان ایک پیسہ کا۔ رڈنی ایک پیسہ کی۔ گل خیر و ایک پیسہ کے۔ کاغذ ایک پیسہ کا۔ تختہ یا لکڑی برائے پٹاؤ قبر بقدر ہیئت قبر۔ بوڑیا ایک عدد بقدر قبر۔ کفن جس کی ترکیب مرد کے لئے یہ ہے کہ مردہ کے قد کے برابر ایک لکڑی لٹا دو اور اس میں ایک نشان کندھے کے مقابل لگا دو اور ایک تاکہ سینے کے مقابل رکھ کر جسم کی گولائی میں کو نکالو کہ دونوں سرے اس تاکہ کے دونوں طرف کی پسلیوں پر پہنچ جاویں اور اس کو وہاں سے توڑ کر رکھ لو۔ پھر ایک کپڑا جس کا عرض اسی تاکہ کے برابر یا قریب برابر کے ہو۔ اگر عرض اس قدر نہ ہو تو اس میں جوڑ لگا کر پورا کر لو۔ اور اس لکڑی کے برابر ایک چادر پھاڑ لو اسکو ازار کہتے ہیں۔ اسی طرح دوسری چادر پھاڑ دو جو عرض میں تو اسی قدر ہو البتہ طول میں ازار سے چار گرہ زیادہ ہو اس کو لفافہ کہتے ہیں، پھر ایک کپڑا جس کا عرض بقدر چوڑائی جسم مردہ کے ہو۔ اور لکڑی کے نشان سے اخیر تک جس قدر طول ہے اس کا دگنا پھاڑ لو اور دونوں سرے کپڑے کے ملا کر اتنا چاک کھو لو کہ سر کی طرف سے گھٹے میں آ جاوے اس کو قمیص یا کفنی کہتے ہیں، عورت کے لئے یہ کپڑے تو ہیں ہی اس کے علاوہ دو اور ہیں ایک سینہ بند۔ دوسرا سر بند۔ جسے اور مضمنی کہتے ہیں۔ سینہ بند زیر بغل سے گھٹنے تک اور تا گے مذکور کے بقدر چوڑا۔ سر بند نصف ازار سے تین گرہ زیادہ لمبا اور بارہ گرہ چوڑا۔ یہ تو کفن ہوا اور کفن مسنون اسی قدر ہے اور بعض چیزیں کفن کے متعلقات سے ہیں جن کی تفصیل ذیل میں ہے۔

تہ بند بدن کی موٹائی سے تین گرہ زیادہ۔ بڑے آدمی کیلئے سو انچ طول کافی ہے اور عرض میں ناف سے ہنڈی تک چودہ گرہ عرض کافی ہے۔ یہ دو ہونے چاہئیں۔ دستا نہ چھ گرہ طول اور تین گرہ عرض ہو بقدر پنجہ دست بنالیں یہ بھی دو عدد ہوں۔ چادر عورت کے گہوارہ کی جو بڑی عورت کے لئے ساڑھے تین انچ طول اور دو گز عرض کافی ہے۔

تنبیہ :- کفن اور اس کے متعلقات کا بندوبست بھی گھڑوں وغیرہ کے ساتھ کر دیں۔

تنبیہ :- اب مناسب ہے کہ بڑے شخص کے کفن کو بجائی طود پر لکھ دیا جائے تاکہ اور آسانی ہو۔

نمبر شمار	نام پارچہ	طول	عرض	اندازہ پیمائش	کیفیت
۱	ازار	ازھالی گز ۰.۲	سوا گز سے ڈیڑھ گز	سری پاؤں تک	مجدہ یا پندرہ یا ۱۶ اگر عرض کا کپڑا ہو تو ڈیڑھ پاٹ میں ہوگا
۲	لغافہ	پونے تین گز ۰.۲	"	ازاری چار گز زیادہ	" " " " " "
۳	قیمین یا کفنی	ازھالی گز باہرے	ایک گز	تند و نصفان تک	مجدہ گرہ یا ایک گز کے عرض کی تیار ہونی چاہئے دو برابر حصہ کر کے اور چاک کمر کے کٹے میں ڈالے جائیں۔
۴	سینہ بند	دو گز	سوا گز	زیریں ساق تک	مجدہ گرہ یا ایک گز کے عرض کی تیار ہونی چاہئے دو برابر حصہ کر کے اور چاک کمر کے کٹے میں ڈالے جائیں۔
۵	سر بند	ڈیڑھ گز	بارہ گرہ	جہاں تک آجائے	سر کے بال کے دو حصہ کر کے اندر اس میں میٹ کر داییں بائیں جانب سینہ پر رکھے جائیں۔

تنبیہ: تختیاں مرد کے کفن مسنون ہیں ایک گز عرض کا کپڑا اس گز صرف ہوتا ہے اور عورت کیلئے مع چادر گہوارہ ساڑھے اکیس گز اور تہ بند اور دستانہ اس سے جدا ہیں اور بچہ کا کفن اسکے مناسب حال مثل سابق کے لو۔ فقط

غسل اور کفنائے کا طریقہ

ایک گھرے میں دھٹی سیری کے پتے ڈال کر پانی جوش لے لو اور اس کے دو گھرے بنا لو اور ایک گز حاشا لٹا جنو بالیا کو دو دیہ ضروری نہیں اگر کوئی ایسا موقع ہو کہ پانی کسی نالی وغیرہ کے ذریعہ سے بہ جائے تو اس کے قریب تختہ رکھ لینا کافی ہے، اور اس پر تختہ اسی رخ سے بچھا کر تین دفعہ لوہان کی دھونی دے لو۔ اور مردے کو لٹاؤ اور کرتہ انگر کاٹھڑ کو چاک کر کے نکال لو اور تہ بند ستر پر ڈال کر استعالیٰ پارچہ اندر ہی اندر تار لو اور سیٹ پر آہستہ آہستہ ہاتھ پھیر دو۔ نجاست خارج ہو جائے ہو دونوں صدمت میں مٹی کے تین یا پانچ ڈھیلوں سے استنجا کرو۔ پھر پانی سے پاک کر دو پھر سر اور دائرہ می کو گل خیر و یا صابون سے دھو دو۔ پھر دست نہ پہن کر بارادہ وضو اول دونوں ہاتھ پہنچوں تک صدمہ پھر روئی کا پھایا کر کے ہونٹوں اور دانتوں پر پھیر کر پھینک دو۔ اسی طرح تین دفعہ کرو اور اسی صورت سے تین دفعہ ناک اور خساروں پر پھیر دو۔ پھر منہ اور ناک اور کان میں روئی اثراد کر پانی نہ جائے پھر کہنیوں تک دونوں ہاتھ پھر سر کا مسح پھر دونوں پاؤں دھو دو۔ پھر سارے بدن پر پانی بہاؤ پھر بائیں کروٹ ٹاٹ کر پانی بہاؤ۔ پھر دایہنی کروٹ پر ایسا ہی کرو۔ پھر دستانہ پہن کر بدن کو صاف کر دو۔ اور تہ بند دوسرا بدل دو پھر چار پانی پچھا کر اس پر اول لغافہ اس پر ازار پھر اس پر نیچے کا حصہ کفنی کا پچھا کر باقی حصہ بالائی کو سمیٹ کر سر ہاتے کی طرف رکھ دو پھر مردے کو تختہ سے باہر سٹکی اٹھا کر اس پر لٹاؤ اور کفنی کے حصہ کو سر کی طرف الٹ دو کہ گلے میں آجائے اور پیر کی طرف بڑھا دو۔ اور تہ بند نکال دو اور کاغذ سر اور ڈاٹھی اور بچہ کے موقوفوں پر دیشانی ناک۔ دونوں تفصیلی۔ دونوں کہنی۔ دونوں پنچہ مل دو۔ پھر ازار کا بایاں پلہ لوٹ کر اس پر دایاں پلہ لوٹ دو اور لغافہ کو بھی ایسے ہی کرو۔ اور ایک کتر لے کر سر ہاتے اور پائنتی چادر کے گوشہ چین کر باندھ دو۔ سینہ بند کو عورت کی چھاتیاں لپٹ دو۔ سر بے شکادہ لفتہ میں ہو گیا۔ عورت کے گہوارے پر چادر

ڈالی جاتی ہے جس کا ذکر اوپر ہو لیا۔

تتبیہ بعض کپڑے لوگوں نے کفن کے ساتھ ضروری سمجھ رکھے ہیں حالانکہ وہ کفن مسنون سے خارج ہیں۔ ترک میت سے ان کا خریدنا جائز نہیں وہ یہ ہیں۔ جائے نماز طول سوا گز عرض چودہ گز۔ پٹکا طول ڈیڑھ گز عرض چودہ گز۔ یہ مردہ کے قبر میں اتارنے کے لئے ہوتا ہے۔ بچھونا طول اڑھائی گز عرض سوا گز یہ چار پائی پر بچھانے کے لئے ہوتا ہے۔ دامن طول دو گز عرض سوا گز۔ بقدر استطاعت چار سے سات تک محتاجین کو دیتے ہیں جو محض عورت کیلئے مخصوص ہیں۔ چادر کلاں مرد کے جنازہ پر طول تین گز عرض پونے دو گز جو چار پائی کو ڈھانک لیتی ہے۔ البتہ عورت کیلئے ضروری ہے مگر بے کفن سے خارج اسلئے اس کا ہمرنگ کفن ہونا ضروری نہیں پردہ کے لئے کوئی سا کپڑا ہو کافی ہے۔

تتبیہ۔ اگر جائے نماز وغیرہ کی منہرت کسی خیال میں آئے تو گھر کے کپڑے کارآمد ہو سکتے ہیں۔ ترک میت سے ضرورت نہیں یا کوئی عزیز اپنے مال سے خریدے۔

مسئلہ۔ سامان غسل و کفن سے اگر کوئی چیز گھر میں موجود ہو اور پاک و صاف ہو تو اس کا استعمال میں حرج نہیں۔

مسئلہ۔ کپڑا کفن کا اسی حیثیت کا ہونا چاہئے جیسا مردہ اکثر زندگی میں استعمال کرتا تھا۔ تکلفات فضول ہیں۔

مسئلہ جو بیچہ علامت زندگی کی ظاہر ہو کر مر گیا تو اس کا نام اور غسل اور نماز سب ہوگی۔ اور اگر کوئی علامت نہ پائی گئی تو غسل دے کر اور ایک کپڑے میں لپیٹ کر بدون نماز دفن کر دیں گے۔ اس کے بعد بقاعدہ معروف نماز پڑھیں اور دفن کر دیں۔

قبر میں مردے کو قبلہ رخ اس طرح کہ تمام جسم کو کروٹ دی جاوے لٹاویں اور کفن کی گزہ کھول دیں اور سلف صالحین کے موافق ایصال ثواب کریں۔ وہ اس طرح کہ کسی رسم کی قید اور کسی دن کی تخصیص نہ کریں اپنی ہمت کے موافق حلال مال سے مساکین کی خفیہ مدد کریں اور جس قدر توفیق ہو بطور خود قرآن شریف وغیرہ پڑھ کر اس کو ثواب پہنچادیں اور قبل دفن قبرستان میں جو فضول وقت خرافات باتوں میں گزارتے ہیں اس وقت کلمہ کلام پڑھتے اور ثواب بخشے رہا کریں۔ فقط

ضمیمہ تانبہ ہشتی زیور حصہ دوم

مسمیٰ تصحیح الاغلاط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اصل ص۔ حیض کے زمانہ میں اپنے تحقیق اس مقام کی یہ ہے کہ جب عورت عائفہ ہو تو اس وقت طبع کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ متمتع مرد ہو اور نسل اسکی جانب کسے پایا جائے اور دوسرا یہ کہ متمتع عورت ہو اور فعل اسکی جانب سے پایا جائے سو اگر متمتع مرد ہے تو اسکا حکم یہ ہے کہ اسکو اپنی عورت عائفہ سے جماع کرنا اور مابین السرة الی الركبة سے بذریعہ مباشرہ وغیرہ متمتع ہونا ناجائز ہے جیسا کہ ہشتی زیور میں صرح ہے اور اگر متمتع عورت ہے جیسا کہ ہشتی زیور میں فرض کیا گیا ہے کیونکہ اس میں عورتوں کے احکام بیان کئے گئے ہیں تو اس کا حکم یہ ہے کہ جس طرح مرد کو عورت کے مابین السرة الی الركبة سے بذریعہ س بالید و نظر وغیرہ کے متمتع ناجائز تھا اس طرح عورت کیلئے ناجائز نہیں ہے بلکہ اسکو مرد کے مابین السرة الی الركبة کو دیکھنا اسکو یا تنہ لگانا اسکا بوسہ لینا وغیرہ امور جائز ہیں لیکن یہ عورت کیلئے بھی جائز نہیں ہے کہ وہ اپنی مابین السرة الی الركبة سے مرد کے کسی عضو کو مس کرے۔ قل فی الشیء فکذا می لہا ان تلمس یحیم بد نہا الا ماتحت الا لا تجمیع بدنہ حتی ذکرہ والا طوکان لیسہ الذکرہ حواجا لحم علیہا نمکینہ من لیسہ بدنہ کہ لہا عدالت تحت ملازمتہا و اذا حرم علیہ مباشرہ ماتحت ازادھا حرم علیہ علیہ مہا فہم علیہا مباشرہ نہالہ بدالتحت ازادھا بالاولیٰ یہ تو تحقیق تھی اس مسئلہ کی اب ہم ہشتی زیور کے مسئلہ کے متعلق کچھ لکھنا چاہتے ہیں سو واضح ہو کہ مسئلہ مذکور مولوی احمد علی صاحب مرحوم نے جو کہ ہشتی زیور کے جامع ہیں یہ مسئلہ غالباً بحر الرائق سے اٹھایا ہے اور بحر الرائق کی عبارت علی مانی الشامی یہ ہے لم یحکم مباشرہ تہالہ ولقائل ان یمنعہ بانہ لما حرم تمکینہا من استمتاع بہا حرم فعلہا بہ بالاولیٰ ولقائل ان یکوزہ بان حرمتہ علیہ لکنہا عائفہ ہو مفقود فی حقہ فخل لہا الاستمتاع بہ ولان غایۃ مسہا لذکرہ اندہ امتناع بحفہا و ہوا نزع قطعاً۔ آہ اس عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ صاحب بحر کا میلان جواز کی طرف ہے نیز ان کی تحلیل اول سے جس میں کہ جواب ہے حجت مانعین کا مقابہ در ہے کہ وہ مباشرت حائض للزوج کو مطلقاً جائز کہتے ہیں خواہ ہا و دن السرة ہو یا باق السرة (باعتبار جماع) معہذا یہ عبارت مجمل الاول بھی ہے اور یہ بھی مطلب ہو سکتا ہے مباشرۃ حائض للزوج بغیر ملکیہ السرة والركبة جائز ہے جیسا کہ صاحب نہرنے سمجھا ہے گو یہ توجیہ بظاہر تحلیل اول کے خلاف ہے۔ پس اگر عبارت ہشتی زیور و بحر کو اپنے ظاہر پر رکھا جائے تو کہا جادے گا کہ مسئلہ ہشتی زیور غلط ہے مگر مصنف ہشتی زیور پر کوئی الزام نہ ہوگا کیونکہ انھوں نے اس میں بحر الرائق کی تقلید کی ہے اور اگر عبارت بحر الرائق اور ہشتی زیور کو نولی کہا جائے

تو پھر کوئی اعتراض ہی نہیں ہے اور اگر عبارت بحر الرائق کو مؤل کہا جاوے اور عبارت بہشتی زیور کو ظاہر رکھا جاوے تو یہ مکابرہ ہر طرح ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ عبارت بحر الرائق اور عبارت بہشتی زیور دونوں کو مصروف علی الظاہر کہا جاوے تاکہ دونوں عبارتیں اعتراض سے محفوظ رہیں اس وقت عبارت بہشتی زیور کا مطلب یہ ہوگا جیض کے زمانہ میں مرد کے پاس جانا یعنی صحبت کرنا درست نہیں۔ اور صحبت کے سوا اور سب باتیں جن میں عورت کے مابین السرة الی الکرکب کا مرد کے کسی عضو سے مس نہ ہو۔ درست ہیں یعنی کہا تا یسینا لیثنا وغیرہ درست ہیں فقط واللہ اعلم بالصواب جب یہ بھی معلوم ہو گیا تو اب سمجھو کہ حقاہ زمانہ کو اس مقام پر القیاس ہوا اور انھوں نے اس مسئلہ کو جو کہ فعل عورت سے تعلق رکھتا ہے فعل مرد سے متعلق سمجھ کر اس پر اعتراض کیا کہ یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ علاوہ صحبت کرتے و جماع کے مباشرة مابین الکرکب و السرة بہ مذہب امام اعظم و امام مالک و امام ابو یوسف و امام شافعی رحمہم اللہ تعالیٰ ناجائز ہے جیسا کہ عامہ کتب سے واضح ہوتا ہے۔ یہ مسئلہ مولانا نے خلاف تحقیق و خلاف قول مفتی بہ لکھا ہے۔ اتنی ہذیان ہم یہاں کی نہایت واضح حقائق سے کیونکہ مذہب امام ابو حنیفہ وغیرہ فعل زوج سے متعلق ہے نہ کہ فعل زوجہ کیونکہ فعل زوجہ کی نسبت بحر الرائق میں لکھا ہے کہ لم یرتکبم مباشرتہا۔ بلکہ مباشرة زوجہ کا حکم متاخر میں نے استنباط کیا ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ بہشتی زیور کے مسئلہ میں جو خدشہ تھا اس تک حقاہ زمانہ کی رسائی نہیں ہوئی اور جو انھوں نے اعتراض کیا ہے وہ مسئلہ بہشتی زیور سے تعلق نہیں رکھتا۔

اصل مسئلہ چمکاڑ کا پیشاب اور سیٹ پاک ہے تحقیق دلیل فی الدر المختار حیث قلل الاول الخفاش وغیرہ
فطاب روحانی البدائع وغیرہ حیث قال الاول الخفاش وخر دہالیس بحسب ائم فلا اعتراض علی بہشتی زیور
اصل مسئلہ اگر کھیلاد میں روپے کے برابر ائم تحقیق روپیہ سے مراد با تو شرعی روپیہ ہے جس کو درہم کہتے ہیں یا سکہ رائج پہلی صورت میں تو اعتراض حقاہ اساقط ہے رہی دوسری صورت سوا اس کی وجہ یہ ہے کہ سکہ رائج تقریباً مقعر کف کے برابر ہوتا ہے سوا اب بھی کوئی اعتراض نہیں۔

اصل مسئلہ اگر پیشاب کی چھینٹیں ائم تحقیق اس مسئلہ میں سوئی کی نوک کی قید احترازی نہیں ہے بلکہ مقصود بیان غایت صغر خفاش ہے اور دیکھنے سے نہ دکھائی دیں اس سے مراد یہ ہے کہ دیکھنے سے بے تکلف نہ دکھائی دیں اگر دکھائی دیں تو غر سے دیکھنے سے دکھائی دیں اور مقصود یہ ہے کہ اگر چھینٹیں بہت چھوٹی ہوں اور بے تکلف نہ دکھائی دیں تو ان کا اعتبار نہیں کیونکہ کروس الابری کی تھیل امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی تھی اور دکھلائی نہ دینے کی قید امام ابو یوسف سے اور مقصود دونوں کا بے عنوانات مختلفہ صغر رشاں تھا اس لئے مولوی احمد علی صاحب مرحوم نے جمع بین القولین کے لئے دونوں عبارتیں لے لیں یہ ہے صحیح مطلب بہشتی زیور کا۔ مگر حقاہ زمانہ نے سوئی کی نوک کو قید احترازی قرار دے کر سوئی کے دوسرے سرے کو خارج

کیا ہے اور نہ دکھلائی دینے کی قید کو قید احترازی قرار دے کر ان پھینٹوں کو نکالا ہے جو دکھلائی دیتی ہیں خواہ بغور دکھلائی دیں یا بدولت غور کے اور اس طرح کلام میں تحریف کر کے اس پر اعتراض کیا ہے سو یہ ان کا جہل ہے۔

اصل ۳۔ اگر پیشاب کے مثل کوئی نجاست لگ گئی اور تحقیق واضح ہو کہ دلدار تر جیسے ذی جرم کا اور ذی جرم کی تعریف و مختار میں یہ کی ہے ہو کل مایری بعد الجفاف و لو من غیر پاکھر و بول اصابہ تراب۔ اس بنا پر غیر ذی جرم کی تعریف یہ ہوگی ہو کل مایری بعد الجفاف جب یہ معلوم ہو گیا تو اب سو کہ غایۃ الہیاء میں نجاست مرئیہ و غیر مرئیہ کی تعریف یوں کی گئی ہے کہ المرئیۃ مایون مرئیۃ بعد الجفاف و غیر المرئیۃ مایون مرئیۃ بعد الجفاف کا بول بخوہ پس اس بیان سے معلوم ہو گیا کہ نجاست ذی جرم اور مرئیہ ایک چیز ہیں اور غیر ذی جرم و غیر مرئیہ ایک چیز۔ پس جہالت ہشتی زیور پر یہ اعتراض کرنا حاکمیت ہے کہ فقہائے مرئیہ اور غیر مرئیہ کا لفظ استعمال کیا ہے لہذا ہشتی زیور میں دلدار اور غیر دلدار کا استعمال غلط ہے اس تقریر سے حقا زمانہ کا اعتراض اولی ساقط ہو گیا جب معلوم ہو گیا تو اب سمجھو کہ نجاست غیر مرئیہ کی تطہیر کے بارہ میں اصل مذہب تو یہی ہے کہ جب طہارۃ کا ظن غالب ہو جاوے اس وقت پاک ہو جاوے گا لیکن چونکہ اس میں فی الجملہ دشواری تھی اور اغلب احوال میں تین مرتبہ دھونے سے طہارت کا غلبہ ظن حاصل ہو جاتا تھا۔ بنا بریں تین مرتبہ دھونے کو قائم مقام حصول غلبہ ظن قرار دیا گیا تیسیر اللام علی الناس و قطعاً للوسوسۃ چنانچہ غنیہ میں ہے فہذا ان المذہب ہو اعتبار غلبہ الظن و انہا مقدمۃ ثلث لکھو لہا ہانی الغالب و قطعاً للوسوسۃ فانہ من اقامۃ السبب مقام السبب الذی فی الاطلاق علی حقیقۃ عسکر کا سفر مقام المشقۃ و امثال ذلک الخ اس سے معلوم ہوا کہ ہشتی زیور میں تین مرتبہ دھونے کا حکم خلاف مذہب اور اعتبار غلبہ ظن کے معارض نہیں ہے۔ بلکہ سراسر موافق مذہب اور موافق اعتبار غلبہ ظن ہے اس تقریر سے حقا زمانہ کا دوسرا اعتراض بھی ساقط ہو گیا جب معلوم ہو گیا تو اب سمجھو کہ ہشتی زیور میں صرف تیسری مرتبہ مبالغہ کے ساتھ پچوڑے کا حکم دیا ہے اور ہر مرتبہ میں مبالغہ کا حکم نہیں دیا۔ سو وجہ اس کی یہ ہے کہ شامی میں ہے۔ جعلہا فی الدر شرطاً لمرۃ الثالثۃ فقط و کذا فی الايضاح لابن الکمال و صدق الشریعۃ و کافی الشیعی و عزاء فی الحلیۃ الی فتاوی ابی الیث وغیرہ۔ اس سے معلوم ہوا کہ جمہور فقہاء کا مسلک یہ ہے کہ صرف تیسری مرتبہ میں مبالغہ شرط ہے نہ کہ ہر مرتبہ میں۔ پس ان فقہاء کے خلاف ان لوگوں کی رائے حجت نہ ہوگی جنہوں نے قاضی خاں کی عبارت سے جس میں مبالغہ کی باطل نفی ہے نہ کہ صرف تیسری مرتبہ میں مبالغہ کی دھوکہ کھا کر جمہور فقہاء کے خلاف ایک مسلک نکالا ہے اور ہر مرتبہ میں مبالغہ شرط کیا ہے اس تقریر سے حقا زمانہ کا اعتراض ثالث بھی ساقط ہو گیا اور ہشتی زیور کا مسئلہ بے غبار رہا۔ اصل مسئلہ کچھ اور بدن فقط دھونے ہی سے پاک ہوتا ہے تحقیق یعنی اصل حکم یہی ہے کہ واقع ضرورت وہ اس حکم سے

مستثنیٰ ہیں۔ بہشتی زیور کا یہ مسئلہ ایسا ہے جیسا کہ فقہاء کہتے ہیں کہ نماز کے لئے طہارت شرط ہے۔ کیونکہ اسکے معنی بھی یہی ہوتے ہیں کہ اصل حکم یہی ہے مگر مواقع ضرورت اس سے مستثنیٰ ہیں۔ پس جس طرح فقہاء کے اس حکم پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا یوں ہی بہشتی زیور کے مسئلہ پر بھی اعتراض نہیں ہو سکتا۔

اصل مسئلہ ہاتھ میں کوئی نجس چیز لگتی تھی انہم تحقیق۔ اس مسئلہ کی صحت پر حتمی زمانہ کو اعتراض نہیں ہے بلکہ انہوں نے اور بیہودہ بکواس کی ہے جس کے جواب کے لئے تحقیقات مفیدہ موضوع ہے نہ کہ تصحیح الاغلاط و تنقیح الاغلاط اسلئے ہم اس کے متعلق اس جگہ پر کچھ نہیں لکھتے۔

اصل مسئلہ نجس مٹی سے جو برتن کھارنے بنائے انہم تحقیق اس مسئلہ کا ماخذ تنویر الابصار ہے جس کی الفاظ یہ ہیں کطین نجس فجعل منه کوز بعد جعلہ علی النار آہ۔ اور چونکہ اس عبارت میں ذباب اخر کی قید نہیں ہے اسلئے بہشتی زیور میں بھی نہیں لگائی۔ پس اگر بہشتی زیور پر اعتراض ہے تو تنویر الابصار پر بھی ہونا چاہئے۔ اور اگر تنویر الابصار کی عبارت کا کوئی جواب ہے تو بہشتی زیور کی عبارت کا جواب کیوں نہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ تنویر الابصار پر اعتراض نہ کرنا اور بہشتی زیور پر اعتراض کرنا سراسر بے انصافی اور ہٹ دھرمی ہے۔ اگر اعتراض ہو تو دونوں پر ہونا چاہئے اور اگر نہ ہو تو دونوں پر نہ ہونا چاہئے۔ یہ فقہاء علی سبیل التزل ہے اب ہم ترقی کر کے کہتے ہیں کہ بہشتی زیور کی عبارت میں اس قید کی ضرورت ہی نہیں کیونکہ جب کھار آدے میں برتن کو پکالتے ہیں تو نجاست کا اثر باقی ہی نہیں رہتا تاکہ شرط لگانے کی ضرورت پڑے۔ اور یہی وجہ ہے کہ تنویر میں یہ شرط نہیں لگائی۔ کیونکہ جعل علی النار سے مراد جعل مخصوص ہے یعنی متعارف پکانا نہ کہ مطلق طبع و جعل اور در مختار میں جو شرط لگائی ہے وہ بالنظر الی المفہوم العام ہے۔ کیونکہ مطلق جعل علی النار اور طبع شامل ہے پورے طرز پر پکانے اور کسی قدر پکانے وغیرہ کو فلا اعتراض۔

اصل مسئلہ شہد شیرہ یا گھی تیل ناپاک ہو گیا۔ انہم تحقیق تحقیق اس مقام کی یہ ہے۔ شامی میں ہے قال فی الدرر ولو نجس العسل فتطہرہ ان یصب فیہ ماء بقدرہ فیغسل حتی یعود الی مکانہ والدرن یصب علیہ الماء فیغسل فیعلو الدین الماء فیرفغ بشئ ہذا ثلاث مرات آہ۔ و ہذا عند ابی یوسف خلافا لمحمد و ہوا دسح و علیہ الفتویٰ کما فی شرح الشیخ اسمعیل عن جامع الفتاویٰ اور کبیری میں ہے الایمری الی ماروی عن ابی یوسف فی تطہیر الدین لا یجلی الی نجس انہ اذا جعل الدین فی اناء فصب علیہ الماء فیعلو الدین علی وجہ الماء فیرفغ بشئ و یراق الماء ثم یفعل ہذا حتی اذا فعل کذلک ثلاث مرات بحکم بطہارۃ الدین اور مجمع الروایۃ و شرح قدوری میں ہے یصب علیہ مثلہ ماء و یحرک اور در مختار میں ہے و یطہر لبن و عسل و دس و دس یعنی ثلاثا و قال فی الفتاویٰ الخیرۃ ظاہر الخلاصۃ عدم اشتراط التثلیث۔ ان روایات کے مجموعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ طہارت دین غیرہ کے لئے فی الحقیقۃ

نہ غلیان ضروری ہے نہ تحریک بلکہ ان کی ضرورت اگر کسی درجہ میں ہے تو محض اس لئے کہ روغن وغیرہ پانی کے اد پر آجادیے اور پانی سے جدا ہو سکے پس یہ مقصود جس طریق سے بھی حاصل ہو جاوے کافی ہے اور اس کے سوا دوسرے طریق کی ضرورت نہ ہوگی۔ دلیل ہمارے اس بیان کی یہ ہے کہ بعض فقہاء نے غلیان کا ذکر کیا ہے اور بعض نے تحریک کا اور کبیری نے نہ غلیان کا ذکر کیا نہ تحریک کا۔ پس معلوم ہوا کہ غلیان و تحریک مقصود بالذات نہیں ہیں بلکہ اس لئے مقصود ہیں کہ روغن وغیرہ اد پر آجادیے اور تیل اور پانی جدا ہو جاویں۔ ویدیل علیہ قول الدر فیعلیٰ فیعلو الدہن الخ نیز عبارت مذکورہ سے معلوم ہوتا ہے کہ شرط تثلیث مختلف فیہ ہے۔ بعض کے نزدیک ضروری ہے اور بعض کے نزدیک ضروری نہیں پس ہم کو ترجیح کی ضرورت ہے۔ سو ہم دیکھتے ہیں کہ اشتراط تثلیث امام ابو یوسف کا مذہب ہے کیا ظہر من الدرر واللمیۃ وشرحہا اور عدم اشتراط خلاصہ وغیرہ کا اور ظاہر ہے کہ صاحب مذہب کا قول دیگر علماء سے مقدم ہے۔ اسلئے اشتراط راجح ہو گا بالخصوص اس وقت جبکہ منشاء عدم اشتراط خود غلط ہو۔ کیونکہ اس کا منشاء قیاس علی الثوب ہے اور یہ دوجہ سے غلط ہے اول اسلئے کہ ثوب میں بھی تثلیث شرط ہے۔ کما تبین سابقانی مسئلہ تطہیر الثوب۔ دوسرے اسلئے کہ قیاس دہن علی الثوب قیاس مع الفارق ہے۔ کیونکہ دہن وغیرہ کی نجاست نجاست ثوب سے اقویٰ ہے اور دلیل آئی یہ ہے کہ امام محمد تطہیر روغن وغیرہ کو جائز نہیں رکھتے۔ حالانکہ وہ تطہیر ثوب کو جائز رکھتے ہیں۔ نیز صاحب در مختار تطہیر ثوب میں غلبہ ظن کا اعتبار کرتے ہیں۔ مگر روغن میں تثلیث کو شرط کرتے ہیں۔ پس فرق ظاہر ہے جب یہ امر معلوم ہو گیا تو اب سمجھو کہ ظاہر روایات مذکورہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مقدار آب میں بھی اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک مقدار روغن وغیرہ کے برابر ہونا ضروری ہے۔ بعض کے نزدیک برابری مشروط نہیں۔ لیکن ہم نظر کو غائر کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ جس کسی نے ابتداء قدرہ من الماء کہا ہے اس نے قید قدرہ کو احتراماً نہیں بیان کیا۔ بلکہ اتفاقاً بیان کیا ہے اور جنہوں نے اس کے بعد اس قید کا ذکر کیا ہے انہوں نے شخص مذکور کی تقلید کی ہے اور جس نے اس قید کا ذکر نہیں کیا اس نے حقیقت پر نظر کی ہے۔ دلیل اس کی دو ہیں اول یہ کہ اشتراط مساواة بے دلیل ہے۔ دوم یہ کہ بعض روایتوں میں قدراً من الماء منصوص ہے اور اس کو تضعیف قدرہ کہنا بلا دلیل ہے۔ پس ثابت ہوا کہ قید مذکورہ قدرہ من الماء اتفاقی ہے اور جنہوں نے اس کو احتراماً سمجھا ہے انہوں نے دعوہ کیا ہے۔ پس حاصل تحقیق ہذا یہ نکلا کہ تطہیر دہن وغیرہ کے لئے نہ غلیان ضروری ہے اور نہ تحریک نہ مقدار خاص۔ ہاں تثلیث بیشک ضروری ہے۔ جب یہ امر محقق ہو چکا تو اب سمجھو کہ ہشتی زیور کی تحقیق سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ابو یوسف رحمہ کے نزدیک غلیان یا تحریک ضروری

نہیں ہے کہا ہوا الحق۔ یہی مقدار کی تعین سو وہ محض اتفاقی ہے نہ کہ احترازی جیسا کہ دیگر فقہاء کے کلام میں موجود ہے اور قید تثلیث ضروری ہے۔ اس تحقیق کے بعد عقائد زمانہ کے اعتراضات کا خاتمہ ہو گیا۔ اعلان کے کلام کا فساد ظاہر ہو گیا۔

اصل ۱۔ نجس ہندی ہاتھوں پیروں میں لگائی۔ تحقیق اس مقام کی یہ ہے کہ شامی میں ہے کہ قدر ذکر سیدی عبد الغنی کلاماً حسنًا سبقہ الیہ صاحب الکلیۃ دیوان مسئلۃ الاہتصاب الی قولہ لم یزمن رجح خلافہ فافہم یہ عبارت بتلاقی ہے کہ مسئلہ خاء میں دو قول ہیں ایک یہ کہ پانی صاف کرنے لگے تب پاک ہوگا۔ خواہ کتنی ہی مرتبہ میں ہو۔ اور دوسرا یہ کہ تین مرتبہ دھونا کافی ہے۔ خواہ پانی صاف کرنے لگے یا نہ ادا مفتی بہ ان میں قول اول ہے جب یہ معلوم ہو گیا تو اب سمجھو کہ بہشتی زیور میں جو کہا ہے کہ تین دفعہ خوب دھو ڈالنے سے ہاتھ پیر پاک ہو جائیں گے اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تین مرتبہ اس قدر دھو لیا گیا کہ پانی صاف کرنے لگے دیکھا بدل علیہ قولہ خوب لاندیل علی المبالغۃ وہو یستلزم صفو الماء تو ہاتھ پاؤں پاک ہو جائیں گے اور اس میں ابو یوسف رحمہ اللہ دو دنوں مسلکوں کی رعایت کی ہے تاکہ دونوں پر عمل ہو جاوے اور ہاتھ پاؤں بالاتفاق پاک ہو جائیں۔ فلا اعتراض علیہ کما یفعلہ حمقاء زماننا۔ شاید کسی کو شبہ ہو کہ صف میں یہ مذکور ہے نجس رنگ میں کپڑا رنگا الخ اور اس میں تین مرتبہ کی قید نہیں لگائی تو اس کا جواب یہ ہے کہ مواقع اختلاف میں رعایت ادنیٰ ہے نہ کہ واجب۔ پس وہاں اختلاف کی رعایت نہ کرنا قابل اعتراض نہیں ہو سکتا اس مسئلہ کی تحقیق مزید تحقیقات مفیدہ میں کی جاوے گی۔

اصل ۲۔ اگر لکڑی کا تختہ الخ تحقیق یہ مسئلہ غنیۃ المستملی سے ماخوذ ہے اور عبارت اس کی یہ ہے۔ وشلہ ایضاً ۱۔ شل الحکم المذكور وہو عدم الفساد اذا حلت النجاست نجشۃ فقلبہا واصلی علی الوجہ الطاہر ان کان غلط النجشۃ بحیث یقبل القطع ای یمکن ان ینشر نصفین فیما بین الوجہ الذی فیہ النجاستہ والوجہ الآخر فیجوز الصلوۃ علیہا حیث لا فلا لہا بمنزلۃ اللبۃ فی الوجہ الاول وبمنزلۃ الثوب فی الوجہ الثانی آہ صفحہ ۲۰۰ لیکن حلیہ میں اشبہ بالحق مطلقاً جواز کو کہا ہے اور اس کے انھوں نے دلائل بھی بیان کئے ہیں۔ جن کا ہم کو علم نہیں ہو سکا تاکہ ہم دونوں کے دلائل کو دیکھ کر فیصلہ کر سکتے کہ حق صاحب غنیہ وغنیہ کی طرف ہے یا صاحب حلیہ کی طرف نیز چونکہ اصل مؤلف بہشتی زیور یعنی مولوی احمد علی صاحب کا انتقال ہو چکا ہے اسلئے ہم کو یہ بھی نہیں معلوم ہو سکا کہ انھوں نے کس بنا پر صاحب غنیہ کے بیان کو ترجیح دی ہے۔ ہاں اتنا ضرور کہا جاسکتا ہے کہ اختیار مسلک صاحب غنیہ اقرب الی الاحتیاط ہے۔ ایسی حالت میں اگر کوئی مسئلہ بہشتی زیور پر معترض ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ دلائل سے صاحب غنیہ کے مسئلہ کی غلطی ثابت کرے۔

اور یہ کہ دنیا کافی نہیں ہے کہ حلیہ میں اس کے خلاف کو حق کہا ہے کیونکہ اس کا جواب یہ ہے کہ غنیہ میں اسکے خلاف کو اختیار کیا ہے۔ لہذا وہ اقرب الی الاحتیاط بھی ہے پس کوئی وجہ نہیں ہے کہ صاحب غنیہ کے بیان کو چھوڑ دیا جائے۔ اس تفصیل سے حتماء زمانہ کی خرافات کا جواب معلوم ہو گیا۔

اصل مسئلہ سے متعلقہ تحقیق درمختار میں ہے ولایتی قید یا قبیل وادبار ختم وادھیفا اور اس کے ذیل میں شامی نے لکھا ہے۔ اسی بناء علی ما ذکر من ان المقصود ہوا لانتفاء غلیس کہ کیفیت خاصہ و ہذا امر بعضہ وقیل کیفیت فی المتعدۃ فی الصیف للرجل ادبارا کجرا الاول والثالث واتبال الثانی و فی الشتا بالعلس و ہذا تفصل المرأة فی الزمان کما فی المحيط ولہ کیفیات اخری فی النظم والظہیریہ وغیر ہما و فی الذکر ان یاخذہ بغمالہ و یمرہ علی حجر اوجہ ارادہ کما فی الزاہدی آہ قہستانی واختار ما ذکرہ الشارح فی الجتبی والفتح والبحر وقال فی الحلیۃ انہ الادجہ الخ ادصاحب وقایہ وصاحب شرح وقایہ ادصاحب عمدة الرعاہ لے سنیت عدد کی نفی کی ہے ان تمام باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حق اور مختار زہیب یہی ہے کہ استنجے کے لئے کوئی کیفیت مخصوص نہیں امدہ کوئی عدد مسنون ہے بلکہ مقصود انتفاء ہے وہ جس طریق سے بھی حاصل ہو جاوے کافی ہے۔ رہا بعض فقہاء کا کیفیات بتلانا سو ان کا مقصود یہ نہیں ہے کہ یہ کیفیات مقصود ہیں۔ بلکہ انھوں نے اپنی ذہن میں جس کیفیت کو معین فی الانتفاء سمجھا اسکو بتلادیا۔ پس حاصل ان کے کلام کا یہ ہے کہ مقصود انتفاء ہے اور کوئی کیفیت مقصود نہیں۔ لیکن ہماری رائے میں یہ کیفیت معین فی الانتفاء ہے اس لئے اگر اس کیفیت سے استنجا کیا جاوے تو اس سے حصول مقصود میں اعانت کی پوری توقع ہے۔ سو یہ بہشتی زیور کے خلاف نہیں۔ کما ہونا ظاہر۔ پس حتماء زمانہ کا اعتراض ساقط ہو گیا امدہ بہشتی زیور کا مسئلہ بے غبار رہا۔ مزید تفصیل اس کی تحقیقات مفیدہ میں ہے۔

اصل مسئلہ جب تک ہر چیز کا سایہ و دوانہ ہو جائے الخ تحقیق دلیلہ مافی التورہ وقت الظہر من زوالہ الی بلوغ الظل خلیہ فی الوقایہ وغیرہا وقال فی رد المحتار جو ابامن خالف ہذا المساک فیہ ان الادلۃ مکافات و ولم یظہر ضعف دلیل الامام بل ادلتہ قویۃ ایضا کما یعلم من مراجعہ المطولات وشرح المسنیۃ وقد قیل فی البحر لا یعدل عن قول الامام لے قولہا و قول احد ہما الا لضرورة من ضعف دلیل او تعارض بخلاف کما لزم از عتہ وان صرح المشرح بان الفتوی علی قولہا کما ہنا آتہ وقال ایضا تحت قول المس الی بلوغ الظل مثلیہ ہذا ظاہر الروایۃ عن الامام نہایت و ہواصحیح بدائع و محیط دینا بیع و ہوا مختار غیاثیہ واختاہ الامام المجوب و دعول علیہ المنفی و صدر الشریعہ تصحیح قاسم و اختارہ اصحاب المتون و ارتضاہ الشارحون فقول الحادوی و بقولہا ماخذ لا یدل علی انہ المذہب و مافی الغیض من انہ یقتی بقولہا فی العصر والعشاء مسلم فی الحشا فقط الخ۔ ان روایات سے معلوم ہوا

کہ جبور ائمہ حنفیہ کا مسلک وہی ہے جو ہفتی زہد میں اختیار کیا ہے فلا یترض علیہ بما اعترض بہ جملہ زمانہ۔
اصل منہاجتک فہم کی طرف آسمان کے کنارے ان تحقیق یہ مسئلہ بھی تنویر البصار وغیرہ سے ماخوذ ہے
 چنانچہ تنویر البصار میں ہے والمغرب منہ الی الشفق وواحدہ اور در مختار میں ہے عند ما وہ قالہ الثلث والیہ حج
 الامام کما فی شرح الجمع وغیرہ انکان ہوا المذہب اذ گواہن الہجام وعلامہ قاسم نے اس میں کلام کیا ہے مگر عامہ
 فقہاء مثل صاحب نہر وقایہ ووقایہ ودرود واصلح ودرہ البحار واما دو مواعیت وبراہان وغیرہم کا مسلک یہی ہے
 الامام صاحب سے ایک روایت بھی اس کے موافق ہے۔ فیسکون ہوا المعتمد فلا اعترض علیہ بما اعترض جملہ
 زمانہ

اصل فقط مضافاً لہذا فی تفسیر اہل دلوں پر کے سوا تحقیق یہ تفسیر سے باطن کف و ظاہر کف دونوں
 مراد ہیں نہ کہ صرف باطن اہل دلیل اس مسئلہ کی یہ ہے کہ کفر الدقائق میں ہے۔ الا دجہما وکفہا وقد ہما اذ وقایہ
 میں ہے اما الوجه والکف والقدم واقربہ فی شرح الوقایہ اذ تنویر البصار میں ہے خلا الوجه الکفین والقدمین
 مزید تحقیق اس مسئلہ کی تحقیقات مفیدہ میں ہے۔

اصل مگر اگر یہ سبے نماز پڑھ لیسے تو نازہ نہ ہوگی ائمہ تحقیق دلائل اس مسئلہ کے یہ ہیں تنویر البصار میں
 ہے ان شرعاً بلا تحریم بخروان اصحاب اور شرح وقایہ میں ہے وان شرعاً بلا تحریم بخروان اصحاب لان قبلہ جہۃ
 تحریمہ لم یقرآہ والیہ مال ابن الہما فی بعض تحریراتہ وقال تلمیذہ قاسم بن قطلوبغا فی رسالۃ الفوائد الجملۃ فی
 استنباء القبلة وصاحب الہدایہ فی محتارات النوازل کما فی عمدۃ الرعاۃ وتمام الکلام علی ہذہ المسئلۃ
 فی تحقیقات المفیدہ

اصل نماز میں چھ چیزیں فرض ہیں نیت باندھنے وقت اللہ اکبر کہنا۔ تحقیق مطلب یہ ہے کہ تکبیر
 تحریم فرض ہے نہ کہ خاص یہ لفظ اور چونکہ نماز میں علی العموم اللہ اکبر سے شروع کی جاتی ہیں اور عام نمازوں میں
 تکبیر اللہ اکبر ہی ہوتا ہے اس لئے اس کو فرض میں شمار کیا گیا۔ اسی طرح کاعود وقرآن متفق علیہا کے لئے ہے
 یعنی متفق علیہ فرض چھ ہیں۔ نیز اس سے حصہ مقصود نہیں ہے فلا اعترض اس کی تفصیل تحقیقات مفیدہ میں ہے

اصل مکہ مسجد کے وقت اگر تک اور اما تھا دونوں زمین پر نہ رکھے فقط اما تھا زمین پر رکھے اور ناک رکھے
 تو بھی نماز درست ہے ان تحقیق قال خاتم علماء فرنگی محل فی عمدۃ الرعاۃ معلقاً علی قول صاحب الوقایہ و
 السجود بالجہۃ والالف ویہ اخذہ قولہ وہ اخذای اخذہ بالمشائخ وافتوا بہ وہذا الکلام لایخلو عن مسامحتہ
 لان المفہوم من ظاہر وہو السجود بالجہۃ والالف عند تعدد الفرائض ان وضع الجہۃ والالف کلیہا فرض و
 انہ لفتی بہ مع انہ لیس مدہباً لاحد من امتنا فان ابا حنیفۃ جوزا لا کفار بالالف خالفہ حنفیہ صاحبہ واما الاکتفاء

مسئلہ نماز میں چھ چیزیں فرض ہیں نیت باندھنے وقت اللہ اکبر کہنا۔ تحقیق مطلب یہ ہے کہ تکبیر
 تحریم فرض ہے نہ کہ خاص یہ لفظ اور چونکہ نماز میں علی العموم اللہ اکبر سے شروع کی جاتی ہیں اور عام نمازوں میں
 تکبیر اللہ اکبر ہی ہوتا ہے اس لئے اس کو فرض میں شمار کیا گیا۔ اسی طرح کاعود وقرآن متفق علیہا کے لئے ہے
 یعنی متفق علیہ فرض چھ ہیں۔ نیز اس سے حصہ مقصود نہیں ہے فلا اعترض اس کی تفصیل تحقیقات مفیدہ میں ہے

یا الجہتہ فہو متفق بینہم علی جوازہ وبالجملة اتفقوا علی ان المسنون وضع الجہتہ والالف لکیہا علی انہ یکنی وضع الجہتہ فقط لانہ یکبرہ وانما اختلفوا فی الاکتفاء بالالف الی آخر ما قال خاتم علماء فرائضی محل کا یہ قول مسئلہ بہشتی زیور کی واضح دلیل ہے۔ اس مسئلہ کی مزید تفصیل تحقیقات مفیدہ میں کی جاوے گی۔

اصل ۱۸ کسی نماز کے لئے کوئی سورت مقرر نہ کرے تحقیق قال فی الہدایہ یکبرہ ان یوقت بشی من القرآن لشی من الصلوۃ وقال فی الفتح ان المدادۃ مطلقا مکروہہ سوانہا متما یکبرہ غیر ما دلالات دلیل اگر اہل اہل تفصیل الخ اور در مختار میں ہے یکبرہ التیسیرین کا سجدہ وہل اتی فی الفجر کل جمعة بل یندب قراتہا احیاناً اور شامی میں ہے لان الشارح اذالم یعن علیہ شیئاً تیسیر اعلیہ کرہ لہ ان یعن الخ۔ یہ عبارت بہشتی زیور کی واضح دلیل ہے۔ اور حقاقر زمانہ کا اعتراض ساقط ہے۔ مزید تفصیل اس کی تحقیقات مفیدہ میں کی جاوے گی۔

اصل ۱۹ کسی عذر کے قضا پڑھنے میں دیر لگانا گناہ ہے تحقیق لعل ہذا المسئلۃ مبنیۃ علی مذہب الکفری و اختارہ پیمنا للاختیار زجر اللعوم عن الکمال بتعالی صاحب الدر المختار والشامی

اصل ۲۰ جتنی دیر میں تین مرتبہ سبحان اللہ کہہ سکتی ہے الخ تحقیق۔ اس پر مولوی احمد حسن صاحب نے لکھا تھا۔ خدا جانے اس وقت یہ تین دفعہ کی مقدار کہاں سے لکھی تھی۔ طحاوی اور رد المحتار میں ایک مرتبہ سبحان اللہ کہنے کی مقدار لکھی ہے پس اسی پر عمل لازم ہے الخ۔ اس لئے اس مسئلہ کی مفصل تحقیق کی جاتی ہو۔ ہو ہزاردا المختار میں ایک دفعہ کی مقدار میری نظر سے نہیں گذری۔ شاید مولوی صاحب نے اس کے کسی مقام سے استنباط کیا ہو۔ اور طحاوی میرے سامنے نہیں ہے کہ اس میں دیکھا جاتا۔ لیکن رد المحتار وغیرہ میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بہشتی زیور میں جو مقدار لکھی ہے وہ بالکل ٹھیک تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ فکر موجب ہو اسی لئے ہے کہ وہ مستلزم ہے تاخیر واجب کو اس لئے اس کا اور زیادہ علی التشہد کا حکم یکساں ہونا چاہئے اور یہ صرف میری رائے نہیں ہے بلکہ ان کا تامل مصرع بھی یہ جیسا کہ آئندہ معلوم ہوگا۔ نیز فقہ میں واقعہ جہر فی موضع الخافۃ اور مخافۃ فی موضع الخیر کو بھی اس کا مماثل بتایا گیا ہے۔ اس بنا پر اگر لوں کہا جاوے کہ تلبس بالنجاستہ فی الصلوۃ واکتشاف عورت بھی اس کے مماثل ہیں تو صحیح ہے کیونکہ یہ امر سب میں مشترک ہے کہ زبان قلیل بوجہ ضرورت تسہیل علی الامتہ سب میں معصوم ہے اور زمان کثیر بوجہ عدم ضرورت کے غیر معفو۔ پس جس زمانہ کو ایک مسئلہ میں کثیر سمجھا جاوے گا اس کو سب میں کثیر ہونا چاہئے اور جس زمانہ کو ایک میں قلیل سمجھا گیا ہے اس کو سب میں قلیل ہونا چاہئے ورنہ فرق ہونا چاہئے اور وجہ فرق کوئی ہے نہیں تو لا محالہ جو زمانہ ایک میں قلیل سمجھا گیا ہے وہ سب میں قلیل ہوگا اور جو زمانہ ایک میں کثیر سمجھا گیا ہے وہ سب میں کثیر ہوگا۔ ادا اگر یہ فرق کیا جاوے کہ بعض میں جو نہ ضرورت

مسئلہ نانہ نور محمدی بہشتی زیور

کم ہے اسلئے وہاں کم زمانہ کا اعتبار کیا گیا ہے اور بعض میں ضرورت زیادہ ہے اسلئے وہاں زیادہ زمانہ لیا گیا ہے تو یہ فرق اس کو مقتضی ہے کہ تفکر کا زمانہ سب سے زیادہ ہو۔ کیونکہ یہ سب سے زیادہ کثیر الوقوع ہے۔ بہر حال زمانہ تفکر کسی طرح زمانہ زیادہ علی التمشید و جہر موضع محافضت و تلبس بالنجاستہ و انکشاف عورت وغیرہ کی کم نہیں ہو سکتا یا ان کے برابر ہو گا یا ان سے زائد جب یہ امر معلوم ہو گیا تو اب ہم ان تمام متشابہ اور متماثل مسائل پر کلام کرتے ہیں۔

بحث مسئلہ تفکر

غنیۃ المصلیٰ اور اسکی شرح غنیۃ المستملیٰ ۳۴ میں ہے من شک فی حال القیام انہ بل کبر للاقتراح ام لا فتفکر فی ذلک و طال تفکرہ مقدار ادا رکن الی ان قال فعلیہ السہولان تفکرہ یستلزم تاخیر الواجب و ہوا القراءۃ الی ان قال ثم الاصل فی حکم التفکر انہ ان منعه عن ادا رکن کفرۃ آیۃ او ثلث اور کوع او سجود او عن ادا واجب کا لغو و یلزمہ السہولان استلزام ذلک ترک الواجب و ہوا الاتیان بالرکن او الواجب فی محلہ وان لم یمنعہ عن شئی من ذلک بان کان یؤدی الارکان و یتفکر لایلزم السہو و قال بعض المشائخ و ہوا الامام الصفاقان منعه التفکر عن القراءۃ و عن التسبیح یجب علیہ سجود السہو وان کان لا یمنعہ بان کان یقرؤ یتفکر او تسبیح و تفکر لایجب علیہ سجود السہو فعلی ہذا القول لو شغلہ التفکر عن تسبیح الركوع و ہوا رکع مثلاً یلزمہ السجود و علی القول الاول لا یلزم لانہ لم یمنعہ عن ادا رکن و لا واجب انتہی بحذف الزوائد اقول فیہ نظر، لان ایجاب الصفاق سجود السہو الی الارکان الذی شغلہ التفکر عن التسبیح لیس لاجل انہ مشغول عن تسبیح بل لانہ مشغول عن القیومۃ الی ہی واجبۃ لان اطالۃ الركوع کان مشروعا لاجل التسبیح فلما ترکہ لم یکن لہ اطالۃ رکوع بل کان علیہ ان ینتقل منہ الی القیومۃ فلما ترکہ اخر الواجب عن محلہ فیلزم علیہ سجود السہو فی الخالفۃ بین الجمهور و الصفاق فتدبر من حبیب احمد اور در المحتار میں ہے الحاصل انہ اختلف فی تفکر الموجب للسہو فقیل مالزم منہ تاخیر الواجب او الرکن عن محلہ بان قطع الاستتغال بالرکن او الواجب قدر ادا الرکن و ہوا الاصح انتہی بقدر الضرورة ان عبارات سے معلوم ہوا کہ تفکر مطلقا موجب سہو نہیں ہے بلکہ اس وقت ہے جبکہ وہ تاخیر رکن یا واجب کو مستلزم ہو جاوے، اور تاخیر کا زمانہ مقدار ادا رکن ہے مگر ادا رکن کا زمانہ نہیں بتلایا گیا۔ اس لئے ضرورت ہے کہ اس کے نظائر میں غور کیا جاوے سو منجملہ اس کے نظائر کے ایک نظیر مسئلہ انکشاف عورت فی الصلوۃ ہے اسکی تفصیل یہ ہے۔ در مختار ۳۴ میں ہے و یمنع حتی انقاد بالکشف ریح عضو قدر ادا رکن۔ شامی نے اس کے تحت میں لکھا ہے قولہ ادا رکن ای بسنتہ فیہ قال شارحہا و ذلک قدر ثلث تسبیحات اھ و کانہ قید بذلک علما

للمرکن علی القصیر من الاحتیاط ای ان قال ثم ما ذکره الشارح قول ابی یوسف واعتبر محمد اوار المرکن حقیقۃ والادل
 المختار للاحتیاط كما فی شرح المنیہ آہ بخذف الزوائد غنیہ فی شرح المنیہ ۲۱۱ میں ہے وان انکشف عضوہ عورۃ
 فی الصلوۃ فستر من غیر لبث لا یضرہ ذلک ولا یفسد صلوۃ لان الانکشاف اکثر فی الزمان القلیل عفو کالانکشاف القلیل
 فی الزمن اکثر وان ادی معہ ای مع الانکشاف رکنہا لقیام ان کان فیہ ادر کرع او غیر بہا یفسد ذلک الانکشاف صلوۃ
 وان لم یؤد مع الانکشاف رکنہا ولكن مکث مقدار ما ای زمن یودی فیہ رکنہا بسنتہ وذلک مقدار ثلث تسبیحات
 فلم یسترد ذلک الحضور فسدت صلوۃ عند ابی یوسف خلافا لمحمد رحمہ اللہ وکذا اذا وقع الرجل المصلی للمزاحمۃ فی
 نصف النساء اذا وقع امام ای قدام الامام اور مع نجاستہ ثم التقی ای تلک النجاستہ فعلى هذا الخلاف المذکور ان
 مکث مقدار ادرکن من غیر ان یؤدیہ تفسد عند ابی یوسف خلافا لمحمد وقد تقدم الدلیل من التجانبین فی بحث النجاستہ
 وان المختار قول ابی یوسف فی التجمیع للاحتیاط انتہی بقدر الضرورة ان عبارتوں سے ادا ادرکن کا زمانہ معلوم
 ہو گیا کہ مقدار تین تسبیحات ہے اور اس سے زمانہ تفکر کی بھی شرح ہو گئی۔ دوسری نظیر تلبس بالنجاستہ فی
 الصلوۃ ہے اس میں بھی امام ابو یوسف اور امام محمد کا وہی اختلاف ہے جو کشف عورت کے بارے میں ہے چنانچہ
 غنیہ ۱۹۹ میں ہے قال محمد بن یحییٰ قال لا یؤد رکنہا علی ذلک الحال لانہ لم یؤد وجہ من الصلوۃ مع المانع فلا تفسد لابی یوسف
 ان المحض هو المقدار القلیل من الزمان والذی یمکن فیہ ادا رکن کثیر فلا یحییٰ سوا ذی المرکن اولم یؤدہ اس سے
 معلوم ہوا کہ مقدار قلیل زمان دونوں کے نزدیک معاف ہے مگر امام محمد کے نزدیک قلیل وہ ہے جو حقیقۃ ادا
 رکن سے کم ہو اور امام ابو یوسف کے نزدیک قلیل وہ ہے جو تین تسبیحات سے کم ہو۔ پس چونکہ تفکر فی الزمان القلیل
 بھی معفو ہے اس لئے اس میں بھی یہی اختلاف ہو گا۔ اور چونکہ امام ابو یوسف کے نزدیک قلیل وہ ہے جو تین
 تسبیحات سے کم ہو اور یہی مختار بھی ہے اس لئے اگر زمان تفکر تین تسبیحات سے کم ہے تو معاف ہو گا اور اگر تین
 تسبیحات کے برابر یا اس سے زائد ہو تو معاف نہ ہو گا۔ اب تیسری نظیر کو دیکھئے تیسری نظیر جہر فی موضع الخافۃ
 وبالعکس ہے اس کے متعلق در مختار ۷۷ میں ہے۔ والاصح تقدیرہ بقدر ما یجوز بہ الصلوۃ فی الفصلین
 وقیل قائمہ قاضی خان یحب السہو بہا اے بالجہر والمخافۃ مطلقا اے قل او کشر وہو ظاہر
 الروایۃ التي نقلہ الثقات من اصحاب الفتاویٰ اہ زاد المص فی مخمہ واما عولنا علی الادل تبعا
 للہدایۃ وانا اعجب من کثیر من کمل الرجال کیف یعدل عن ظاہر الروایۃ الذی ہو بمنزلۃ
 نص صاحب المذہب الی ما ہوکا الروایۃ الشاذۃ اہ اقول لا اعجب من کمل الرجال کما صاحب
 الہدایۃ والزلیعی وابن الہمام حیث عدلوا عن ظاہر الروایۃ لما فیہ من التحرج وصححو الروایۃ الاخری
 للتسبیل علی الامۃ وکم لمن یطرد لذلک القہستانی یحب السہو بنجاستہ کلمۃ لکن فیہ شدۃ قال فی شرح المنیۃ والاصح ظاہر

صلی اللہ علیہ وسلم الخ

الروایۃ وهو التقدير بما تجوز به الصلوة من غير تفرقة لان القليل من الجهر في موضع الخافته عفو ايضا في حديث ابی قتادة في الصحيحين انه عليه الصلوة والسلام كان يقرأ في الظهر في الاوليين بام القرآن وسورتين وفي الاخرين بام الكتاب وسميها الاية احيانا في حق النقص بان ما صح في الهداية ظاهرا الرواية ايضا فان ثبت ذلك فلا كلام والافوجه الصحيحة ما قلنا وتايد به حديث الصحيحين وقد مرنا في واجبات الصلوة عن شرح المنية انه لا ينبغي ان يعدل عن الدراية اقل الدليل اذا افتقار رواية اه ماني الشامي - اس سے معلوم ہوا کہ جہر و مخافت کے مسئلہ میں قابل تصحیح یہ امر ہے کہ ما تجوز به الصلوة کثیر ہے اور اس سے کم قلیل اب دیکھنا یہ ہے کہ ما تجوز به الصلوة سے اس جگہ کیا مراد ہے سو واضح ہو کہ ما تجوز به الصلوة میں اختلاف ہے ایک روایت امام کی تو یہ ہے کہ ایک ایسی آیت جو کم از کم چھ حرف کی ہو خواہ تحقیقا - جیسے ثم نظر - یا تقدیرا جیسے لم یلد بشر طیکہ ایک کلمہ نہ ہو اس سے نماز جائز ہے اور دوسری روایت انکی یہ ہے کہ جس مقدار پر قرآن کا اطلاق آ سکے اور اس سے قصد خطاب کا دھوکہ نہ ہو اس سے نماز جائز ہے اس روایت کو قدوری نے امام کا صحیح مذہب سمجھا ہے اور زر یلعی نے بھی اسی کو ترجیح دی ہے - اور کہا ہے کہ یہ اقرب الی القواعد الشرعیۃ ہے اور دوسری روایت امام صاحب کی اور صاحبین کا مذہب یہ ہے کہ تین چھوٹی آیتوں یا ایک بڑی آیت ہی نیاز جائز ہے - ان میں مذہب امام صاحب مرجوح اور اس کا خلاف رائج ہے کیونکہ منشاء عفو تسہیل علی الامۃ ہے اور تسہیل مذہب مخالف میں ہے نہ کہ مذہب امام صاحب میں اس لئے وہی مذہب مختار ہوگا - اور کہا جاوے گا کہ اگر تین چھوٹی آیتوں کے برابر جہر یا مخافت ہوئی ہے تو سجدة سہو لازم ہوگا ورنہ نہیں - اور تین چھوٹی آیتیں یا تو ثم نظر ثم نظر ہیں جن کے (دائخاۃ) حروف ہیں یا ثم نظر ثم عبس و بس ثم ادبر وا استکبر جن کے ملفوظی حروف (انتیں) ہیں پہلی صورت میں زمانہ جہر و مخافت دو مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے برابر ہوگا - اور اگر جلدی سبحان اللہ کہا جاوے تو تین مرتبہ بھی کہا جاسکتا ہے - اور دوسری صورت میں تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کی برابر - کیونکہ اس کے حروف ملفوظی ۱۰ ہیں - اور ۹ × ۳ = ۲۷ ہوتے ہیں - مگر ۲۷ اور ۲۹ میں کوئی معتد بہ فرق نہیں ہے - اس لئے اس مسئلہ کا حاصل یہ ہوگا کہ اگر جلدی یا اطمینان کے ساتھ تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کی مقدار جہر و مخافت وقوع میں آئی ہیں تو سجدة سہو لازم ہوگا ورنہ نہیں - اس مقام پر ایک شبہ کا ازالہ مناسب معلوم ہوتا ہے جو کہ ہمارے بیان سابق سے پیدا ہوتا ہے وہ یہ کہ مسئلہ انکشاف عورت وغیرہ میں امام محمد کے نزدیک ادارکن حقیقۃ مستتر ہے اور مسئلہ جہر و مخافت میں مقدار ما تجوز به الصلوة تو اس سے ہر دو مسائل میں فرق ثابت ہوا - اور ہم فرق نہیں کرتے بلکہ سب کو یکساں سمجھتے ہو اور ایک کو دوسرے پر قیاس کرتے ہو - اس کا جواب اولیہ ہے کہ ان مسائل میں امام محمد کے قول پر فتویٰ نہیں ہے بلکہ امام ابو یوسف کے قول پر فتویٰ ہے - پس اگر ان کے قول پر فرق ہو بھی تو نہیں مضر نہیں ہے اور ثانیہ یہ کہ ما تجوز به الصلوة سے امام محمد کے نزدیک تین آیتیں مراد نہیں ہیں

بلکہ وہ پوری قراءۃ مراد ہے جو وہ اس رکعت میں کرتا ہے کیونکہ یہ قاعدہ ہے کہ جس قدر قرات ایک رکعت میں
 کی جائے خواہ طویلہ ہو یا قصیرہ سب فرض واقع ہوتی ہے اور امام ابو یوسف کے نزدیک تین چھوٹی آیتوں
 کی مقدار مراد ہے جو کہ تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے برابر ہے۔ اس وقت نہ امام محمد کے نزدیک فرق ہوگا اور نہ امام
 ابو یوسف کے نزدیک واللہ اعلم۔ حاصل اس تقریر کا یہ ہے کہ مفتی بہ اور قابل اعتماد مذہب مسئلہ جہر و خافت میں
 بھی یہی ہے کہ تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے برابر جہر یا مخافت ہو تو سجدہ سہو لازم ہوگا۔ پس اس سے بھی یہی
 ثابت ہوتا ہے کہ مسئلہ فکر میں مقدار ثلاث تسبیحات معتبر ہے۔ چوتھی نظیر اس کی زیادۃ علی التشہد الاول ہے
 اس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ غنیہ شرح منیہ میں ہے فان زاد علی قدر التشہد قال بعض المشائخ ان قال اللہم
 صل علی محمد ساہیا یجب علیہ سجدۃ السہو عن ابی حنیفہ فیما رواہ عن الحسن ان زادہ واحد اعلیہ سجدتا السہو
 قال المص و اکثر المشائخ علی ہذا ای علی ان یلزمہ السہو۔ بزیادۃ حرف واحد فی الخلاصۃ والمختار ان یلزمہ السہو
 ان قال اللہم صل علی محمد قال البزازی لانه ادی سنۃ و کیدۃ فیلزم تاخیر الرکن ای و بتاخیر الرکن یجب سجدۃ السہو
 ہذا باطلاقہ لیسلم و لیلا من اختار روایۃ الحسن فان مطلق تاخیر الرکن موجود فی زیادۃ الحرف و نحوہ ولا یخص اختارہ
 ہو و صاحب الخلاصۃ من التفتیح بقولہ اللہم صل علی محمد و الصحیح ان قدر زیادۃ الحرف و نحوہ غیر معتبر فی جنس ما یجب
 بسجود السہو انما المتبر قدر ما یودی فیہ رکن کما فی الجہر فی ما یخافت و عکسہ و کما فی التفکر حالۃ الشک و نحوہ علی ما
 عرف فی باب السہو و قولہ اللہم صل علی محمد یثقل من الزمان ما یکن ان یودی فیہ رکن بخلاف ما دودہ لانه زمن قلیل
 یسر الاحترار عنہ فہذا یتیم مراد البزازی و یعلم منہ انہ لا یشرط التکلم بذلک بل لو کث مقدار ما یقول اللہم صل علی محمد
 یجب السہو لانه اخر الرکن بمقدار ما یودی فیہ رکن آہ و مختار حدیثہ فصل اذا اراد الشروع میں ہے ولا یرید فی الفرض
 علی التشہد فی القعدۃ الاولی اجماعا فان زاد عامدا کرہ فجب الاعادۃ او ساہیا وجب علیہ سجود السہو اذا قال اللہم
 صل علی محمد فقط علی المذہب المفتی بہ آہ۔ اور باب سجود السہو حدیثہ میں ہے و تاخیر قیام الی الثالثۃ بزیادۃ
 علی التشہد بقدر رکن و فیل یجرف و فی الزلیجی الاصح وجوبہ یا اللہم صل علی محمد آہ۔ شامی میں ہے قولہ ولی الزلیجی
 جرم بہ المصنف فی منہ فی فصل اذا اراد الشروع قال انہ المذہب و اختارہ فی البحر تبعا للاحصانۃ و الظاہرۃ للابن
 قول المص ہنا بقدر رکن تامل و قد مناعن القاضی الامام انہ لا یجب بالم فعل و علی آل محمد و فی شرح المنیۃ الصغیرۃ
 قول اکثرہ و هو الاصح قال الخیر المرئی فقد اختلف الصحیح کما تری و یتبعی ترجیح ما قالہ القاضی الامام آہ فی التلخیص
 عن الحادی و علی قولہا لا یجب السہو ما لم یبلغ الی قولہ حمید مجید اھ ما فی الشامی۔ ان عبارات سے معلوم ہوا کہ زیادۃ
 علی التشہد کے موجب سہو ہونے میں چار قول ہیں ایک یہ کہ ایک حرف کی زیادتی سے سجدہ سہو لازم ہو جائے
 ہے اور دوسرا یہ کہ اللہم صل علی محمد کی زیادتی سے سجدہ سہو لازم ہوتا ہے اور تیسرا یہ کہ اللہم صل علی محمد علی آل محمد

کی زیادتی و سجدہ سہولازم ہوتا ہے اور چوتھا یہ کہ ایک حمید مجید تک پڑھنے کی سجدہ سہولازم ہوتا ہے ان میں سے مذہب اہل ودائع تو ناقابل اعتنا ہیں رہے ثانی و ثالث سو میرے نزدیک وہ دونوں ایک ہیں کیونکہ دونوں کا حاصل یہ ہے کہ مقدار ادا کر کے سجدہ سہولازم آتا ہے اور مقدار ادا کر کے تین سبحات کا زمانہ ہے کما صرح به الشافعی و صاحب الغنیۃ فی مسئلۃ انکشاف العورۃ وغیرہ پس جن لوگوں نے یہ دیکھا کہ جتنی دیریں مصلی اللہم صلی علی محمد کہتا ہے اتنی دیریں جلدی جلدی تین مرتبہ سبحان اللہ کہا جاسکتا ہے انہوں نے اتنی مقدار پر سجدہ سہولازم واجب کہا اور جنہوں نے دیکھا کہ اطمینان کے ساتھ تین مرتبہ سبحان اللہ اتنی دیریں کہا جاسکتا ہے جتنی دیریں اللہم صلی علی محمد علی آل محمد کہا جاتا ہے دیکھ کر سبحان اللہ کو حرف نوہوں اور نو کو تین میں ضرب دینے سے تائید ہوتے ہیں۔ اب اگر اللہم صلی علی محمد علی آل محمد میں دونوں تینوں کو حذف کر دیا جائے تو کل تین حرف ہوتے ہیں اور اگر دونوں کو پڑھا جائے تو تین حرف ہوتے ہیں اور اگر ایک کو پڑھا جائے تو تین حرف ہوتے ہیں پہلی صورت میں تین حرف کا فرق ہوگا اور دوسری صورت میں پانچ کا اور تیسری میں چار کا۔ سو یہ تفاوت کوئی تفاوت نہیں ہے، انہوں نے اللہم صلی علی محمد علی آل محمد کے پڑھنے پر سجدہ سہولازم واجب کہا۔ حاصل یہ ہے کہ زیادہ علی التشہد میں بھی مقدار ادا کر کے مختصر ہے بعضہ کہتے ہیں کہ ادا کر کے تین مرتبہ سبحان اللہ کہنا اتنی دیریں ممکن ہے جتنی دیریں اللہم صلی علی محمد کہا جاتا ہے نیز وہ تین آیات قصیرہ یعنی ثم نظر ثم فطر ثم نظر کے برابر ہے کیونکہ دونوں کے حرف اٹھارہ ہیں اسی لئے اتنی مقدار سے سجدہ سہولازم ہو جائیگا اور بعض کہتے ہیں کہ اطمینان کے ساتھ تین مرتبہ سبحان اللہ اتنی دیریں کہا جاسکتا ہے جتنی دیریں اللہم صلی علی محمد علی آل محمد کہا جاوے۔ نیز وہ تین آیات قصیرہ ثم نظر ثم عبس و بس ثم ادبر و استکبر کے تقریباً برابر ہے اس لئے اتنی مقدار سے سجدہ سہولازم ہو جائیگا یہ اختلاف تخریج ہے نہ کہ اختلاف اصل۔ نیز اول میں احتیاط کو مد نظر رکھا گیا ہے اور ثانی میں تسہیل کا لحاظ کیا گیا ہے۔ پس جب کہ زیادہ علی التشہد کا حکم معلوم ہو گیا کہ اس میں تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے یا تین آیات قصیرہ کی تلاوت کا زمانہ مختصر ہے تو اس سے مسئلہ فکر کا زمانہ بھی معلوم ہو گیا۔ اس تمام تفصیل کا خلاصہ یہ ہے کہ طریقان مفسد صلوۃ مثل عبس و استکبر و انکشاف عورت وغیرہ اور جہر فیما یخافت بالاحس و تاخیر واجب مثل فکر فی الصلوۃ و زیادہ تشہد تمام مسائل متشابہ اور متماثل ہیں اور سب کا حکم یکساں ہے ادا ان میں امام صاحب کا مذہب مختار نہیں ہے بلکہ صاحبین کا مذہب مختار ہے یعنی اگر قدر ادا کر کے عبس و تاخیر کر کے تو قابل اعتبار ہے اور اگر اس قدر نہیں تو قابل اعتبار نہیں۔ مگر اسکی تشریح میں امام ابو یوسف اور امام محمد میں اختلاف ہے امام محمد فرماتے ہیں کہ ادا کر کے حقیقۃً معتبر ہے اور امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ نہیں بلکہ تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے یا تین آیات قصیرہ کی تلاوت کے برابر مختصر ہے ان دونوں میں امام ابو یوسف کا مذہب مختار ہے اس کے بعد امام ابو یوسف کے مذہب کی تفصیل میں علماء کا اختلاف ہوا۔ بعض نے کہا کہ تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے سے مراد جلدی جلدی کہنا ہے اور تین آیات قصیرہ کی ثم نظر ثم فطر ثم نظر مراد ہے بعض نے کہا کہ نہیں بلکہ اطمینان سے تین مرتبہ سبحان اللہ کہنا اور ثم نظر ثم عبس و بس ثم ادبر و استکبر کا تلاوت کر سکتا

مراد ہے (ان دونوں مذہبوں میں میرے نزدیک مذہب ثانی مختار ہے اور میں خیر رٹی کے ساتھ اتفاق کرتا ہوں)۔
 ان تمام باتوں سے یہ نتیجہ نکلا کہ مسئلہ فقہ میں تین تیسویں کی مقدار صحیح ہے اور جنہوں نے اس کی مقدار ایک
 مرتبہ سبحان اللہ کہنا بتائی ہے وہ نہ امام صاحب کے مسلک پر صحیح ہے کہ وہ ادنی تاخیر و ادنی جہر و ادنی
 تلبس کو مقہر کہتے ہیں۔ کما یتفاد من نقل مذہبہ فی زیادة التشہد و الجہر اور نہ صاحبین کے قول پر بلکہ یہ ان کا
 ذاتی اجتہاد و استنباط ہے واللہ اعلم۔ اس مقام پر ایک بات اور بھی قابل تنبیہ ہے۔ کیونکہ ناظرین کے مخالفہ
 میں پڑ جانے کا خطرہ ہے وہ یہ کہ شامی نے زیادة تشہد کے بارہ میں اول تین قول نقل کئے ہیں ایک یہ کہ
 زیادة حرف واحد موجب سہو کا۔ دوم یہ کہ اللہم صل علی محمد موجب سہو ہے اور سوم یہ کہ اللہم صل علی محمد
 و علی آل محمد موجب سہو ہے اس کے بعد کہا ہے ہذا کلمۃ علی قول ابی حنیفہ والافعی التا تاریخانیۃ عن الاحادی
 اند علی قولہا لا یجب السہو ما لم تبلغ الی قولہ حمید مجید آحد شامی ^{۲۵} لیکن یہ نقل صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ اللہم
 صل علی محمد و علی آل محمد اور اللہم صل علی محمد کا موجب سہو ہونا بنا بر مذہب ابی یوسف ہے نہ کہ بنا بر مذہب
 ابی حنیفہ اور حمید مجید تک کا موجب سہو ہونا بنا بر اصول امام محمد ہے نہ کہ بنا بر مذہب ابی یوسف۔ کیونکہ امام
 محمد کا یہ اصول ہے کہ جس رکن یعنی جز و صلوة میں وہ مشغول ہو خواہ سنت ہو یا واجب یا فرض اس کے
 پورا کرنے تک کا زمانہ کثیر ہے۔ اور اس سے کم قلیل اس لئے جب اس نے درود کو شروع کیا تو جب اسکو
 پورا کر لے گا تب اس زمانہ کو کثیر سمجھا جاوے گا۔ ورنہ قلیل ہوگا۔ فذا یروا اللہ اعلم جمیب احمد کیرانوی

تصحیح متعلقہ مسئلہ حصہ دوم مندرجہ ۵۴

از ابو المنظر مولانا سعید احمد صاحب مفتی اعظم مدرسہ عالیہ مظاہر علوم سہارنپور یہ مسئلہ نصوص کتب فقہ کے خلاف ہے
 بظاہر جہاں تک کتب فقہیہ کو دیکھا گیا اس کے خلاف ہی ملا۔ اس کے متعلق یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ مسئلہ
 کہاں سے اخذ کیا گیا ہے عبارات کتب فقہیہ مندرجہ ذیل ملاحظہ فرمادیں فی البدائع وان لم یکن معین ذلک فافہم
 لا ینسلنہ سوا رکن ذوات رحم محرم ادلا لان الحرم فی حکم النظر الی العورة والا جنبیۃ سوا رکنہا ان لا ینسلنہ الا جنبیۃ
 فکذا ذوات محارمہ و لکن بیمنہ ^{۲۶} و فی العالمگیر ^{۲۷} و الاصل فیہ ان کل من یحیل لہ و طہا لو کان حیا بالنکاح
 یحیل لہا ان ینسلہ والا فلا آھ و مثله فی نورا لا یصناع۔

یہ مضمون حضرت اقدس کی خدمت میں تمھانہ بھون بھیجا گیا تھا۔ اس کا مندرجہ ذیل جواب مولانا ظفر احمد
 صاحب کے قلم کا لکھا ہوا موصول ہوا۔
 جواب از حضرت مولانا ظفر احمد صاحب تھانوی عبارات فقہ تمام کتابوں میں قرینا وہی ہیں جن کو آپ نے

نقل کیا ہے اس لحاظ سے ہشتی زیور کا مسئلہ واقعی محدود ہے۔ مگر درایہ اس کے غلط ہونے کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آئی کیونکہ دو قاعدے کتاب الکراہیۃ در مختار میں مصرح ہیں تنظر المرأة من الرجل کنظر الرجل الیہ وما جاز النظر الیہ جائز۔ اس مجموعہ کا حاصل یہ ہے کہ ماسوی السرة الی الركبة کا تو عورت محرم مس کر سکتی ہے اور ماتحت السرة الی الركبة کا عدم مس جیسا عورت محرم کے لئے ممنوع ہے رجل کے لئے بھی ممنوع ہے اور جس حیثہ خرقہ سے مرد غسل دیتا ہے عورت بھی غسل دے سکتی ہے اللهم الا ان يقال ان حکم غسل المیت مفترق عن حکم النظر اوس فی الحیاة کما یدل علیہ قول البدائع الجنب یغسل الجنب ولا یغسل الجنب خلاف الجنب والله اعلم وحصل التمسک بحدیث بعد ذلک امرا۔ ظفر احمد عفا عنہ ۸ صفر ۱۳۳۸ھ

اس کے بعد رسالہ النور بابت ماہ جمادی الاخری ۱۳۳۸ھ میں یہ سوال اور خود حضرت اقدس مولانا اشرف علی صاحب بھٹاؤنی کا جواب ترزیح الرائج کے سلسلہ میں النور کے صفحہ پر شائع ہوا بذیل سرخی
فصل دوم۔ در تحقیق غسل دادن زنان محارم مرد میت مضمون ہشتی زیور حصہ دوم صفحہ ۱۱۱ طبع ثانی مولانا اشرف المطالع الجواب۔ واقعی نقل میں غلطی ہو گئی جس کی وجہ خیال میں نہیں آئی۔ منقول وہی ہے جواب نے لکھا۔

تتمہ اس تحریر کے بعد بعض احباب نے ذیل کی تحریر پیش کی وہی ہذا اولیٰ شامی بابا الرضا صفحہ ۱۱۱ میں ہے (فیہا) ای بلا فرقہ اذا ماتت بین رجال فقط اما غیر المحرم فیہا بخرقہ قبل تغسل فی ثیابہا فادہ اس دایت طحاوی سے ہشتی زیور کی تائید ہوئی ہے۔ و نیز مسئلہ ہشتی زیور دایت کے بھی موافق ہے۔ کیونکہ غیر محرم کا چھونا جائز نہیں اور چھونا نیز کپڑا پینے کے بعد چھونا جائز ہے اسکے بعد غسل معتذر ہے اور محرم کو ما بین السرة والركبة کے علاوہ چھونا جائز ہے اس لئے غسل کا فریضہ ترک کرنا بھی ضرورت نہیں واللہ اعلم انتہت العبارة میں کہتا ہوں کہ یا تو مسئلہ میں دو روایتیں ہیں اور یا نہی عن الغسل مفید ہے اس صورت کے ساتھ جبکہ حائل نہ ہو اور جواز غسل کی روایت میں حائل کی قید یعنی ثیاب کا بدن پر ہونا، مصرح ہے ۶ کتبہ اشرف علی ۷ رجب ۱۳۳۸ھ

ترزیح الرائج۔ پایہ ماہ صفر ۱۳۳۸ھ نمبر ۱۱۱ سوال گذارش یہ ہے جناب والا ہشتی زیور کی ایک جگہ میں ایک مسئلہ کم فہمی کی وجہ سے سمجھ میں نہیں آتا ہے مہربانی فرما کر اس کا مطلب تحریر فرمادیں ہشتی زیور دوسرا حصہ مسئلہ نماز میں آہ یا ادہ یا اف یا ہائے کہے یا نہ سے دئے تو نماز جاتی رہتی ہے البتہ اگر جنت و دوزخ کو یاد کرنے سے دل بھرا یا اور زور و آواز نکل پڑی تو نماز نہیں ٹوٹی ۱۲۔ اس عبارت کے معنی میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر نماز میں آہ یا ادہ یا اف یا ہائے کہے یا نہ سے روئے تو نماز جاتی رہتی ہے اور جنت و دوزخ کو یاد کرنے سے دل بھرا یا ادہ زور سے روئے کی آواز نکل پڑی تو نماز نہیں ٹوٹی اور آہ یا اف یا ہائے کہے تو بھی نماز جاتی رہتی ہے میری یہ سمجھ صحیح ہے یا غلط تحریر فرمادیں الجواب فی الدر المختار

والایمن والتادہ والتاقیف والبکار بصوت يحصل به حروف ولوج او مصیبتہ قید للاربعۃ الامر یض لایمک لنفسه عن امین
وتادہ لانہ حیثکذکطاس وسعال وجثاوتشاوب وان حصل حروف للضرورہ لالذکر جتہ او ناری رد المحتار لالذکر جتہ افان لان
الایمن ونحوہ اذا کان بذکر ہما صار کانہ قال اللہ انی اسئلک الجنة وان کان من وجع او مصیبتہ صار کانہ ليقول انہ
صاب فغرونی کذا فی الکافی آہ ملخصاً - ۱۲۱ اس عبارت سے معلوم ہوا کہ جنت دونہ کی یاد سے اگر آہ یا فغیر
بھی منہ سے نکل جاوے تب بھی نماز فاسد نہیں ہوتی۔ پس عبارت بہشتی زیور کی صاف نہیں ہے۔ جہاں اس میں
یہ ہے کہ زور سے آواز نکل پڑے وہاں یہ بھی بڑھانا چاہئے تھا کہ یا آہ وغیرہ نکل گیا۔ اشرف علی عفی عنہ۔
ترجیح المراجح ہایہ ماہ محرم ۱۳۲۲ھ سوال مسئلہ ذیل اور روایت ذیل میں تعارض معلوم ہوتا ہے اسکی
تحقیق مطلوب ہے مسئلہ سجدہ کرنے کے لئے تکیہ وغیرہ کوئی اونچی چیز رکھ لینا اور اس پر سجدہ کرنا نہ چاہئے جب
سجدہ کی قدرت نہ ہو تو بس اشارہ کر لیا کرے تکیہ کے اوپر سجدہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ حصہ دوم مسئلہ ۳۔
روایت ولایرفع الی وجہ شینا مسجد علیہ فان یکرہ تحریماً۔ رد المحتار قولہ فان یکرہ تحریماً۔ قال فی البحر استدلال لکرہتہ فی الجہا
بنہیہ علیہ الصلوۃ والسلام عنہ وہو یدل علی کراہتہ التحریم آہ وتبعہ فی النہر۔ اقول ہذا معمول علی ما اذا کان یحکم الی وجہ شینا
مسجد علیہ بخلاف ما اذا کان موضوعاً علی الارض یدل علیہ مانی الذخیرۃ حیث نقل عن الاصل الکراہتہ فی الاول ثم قال فان
کانت الوسادة موضوعة علی الارض فکان یسجد علیہا جازت صلوۃ فقد صح ان ام سلمۃ رحمکانت تسجد علی مرفقۃ موضوعة بین
یدیهما لعلہ کانت بہا ولم یمتہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ذلک آہ فان مقادیرہ المقابله والاستدلال بعدم الکراہتہ فی
الموضوع علی الارض المرتفع ثم رایت القہستانی صرح بذلک رد المحتار جلد اول مسئلہ باب صلوۃ المریض الجواب مرقا فی الخلل
وحمل ایماہ براسہ للسجود انخفض من ایماہ براسہ للکوع وکذا لو عجز عن السجود وقدر علی الركوع یومی بہا لان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم عدم لیضا فراہ یصل علی وسادة فاخذ ہادری بہا فاخذ عوداً یصل علیہ فرمی بہ وقال صل علی الارض ان استطعت
والا فادم ایماہ وحمل سجودک انخفض من رکوعک (رداء البزار والبیہقی عن جابر کذا فی نصب الرایۃ مشکوٰۃ ۲) قالہ الجیب، الی قولہ
فان فعل ای وضع شینا مسجد علیہ وانخفض راسہ للسجود عن ایماہ للکوع صح ای صحت صلوۃ لہو والایماہ لکن مع الاساسۃ لما یرد بہا
ج ۱ ص ۲۵۰۔ فی حاشیۃ الطحاوی علیہ قولہ وحمل ایماہ للسجود انخفض تمیزاً بینہما ولا یلزمہ ان یمالغ فی الانحناء ہی
ما یکنہ بل یمالغ فی الانحناء فیہا نہر عن المجتبیٰ۔ مذکور بہشتی زیور کی اس میں صریح تأکید ہے پس تطبیق اس طرح ہو سکتی
ہے کہ کراہت عدم عذر کی حالت میں ہو۔ اور عدم کراہت عذر کی حالت میں ہو۔ عذر یہ کہ بدون تکیہ کے جھکانے میں
تکلیف ہو۔ و فی عبارة الحاشیۃ نفی لما کتبت فی المکتوب السابق من لزوم اقصی ما یمکن من الانحناء فالنص یقتضی
علی الراۃ۔ (مولانا) اشرف علی (صاحب نور اللہ مرقدہ)

فہرست مضامین نور محمدی بہشتی زیور حصہ سوم مکمل مدلل

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵۲	لباس اور پردے کا بیان	۲۸	صدقہ و فطر کا بیان	۱	حصہ سوم بہشتی زیور
۵۵	متفرقات	۲۹	قربانی کا بیان	۲	روزے کا بیان
۵۶	کوئی چیز پڑی پانے کا بیان	۳۵	عقیقہ کا بیان	۳	رمضان شریف کے روزے کا بیان
۵۷	وقف کا بیان	۳۶	حج کا بیان	۴	چاند دیکھنے کا بیان
۵۸	مسائل ذیل کے پڑھانے کا	۳۸	زیارت مدینہ کا بیان	۵	قضا و روزے کا بیان
	طریقہ	۳۹	نیت ماننے کا بیان	۶	نذر کے روزے کا بیان
	جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا	۴۶	قسم کھانے کا بیان	۷	نفل روزے کا بیان
۵۸	اور جن سے ٹوٹ جاتا ہے اور	۴۴	قسم کے کفارہ کا بیان		جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا
	قضا یا کفارہ لازم آتا ہے۔	۴۵	گھر میں جانے کی قسم کھانے کا بیان	۸	اور جن سے ٹوٹ جاتا ہے اور قضا
	جن چیزوں سے روزہ نہ رکھنا		کھانے پینے کی قسم کھانے		یا کفارہ لازم آتا ہے ان کا بیان
۵۹	جائز ہے۔	۴۶	کا بیان		سحری کھانے اور افطار کرنے
۵۹	دستور العمل تدریس حصہ ۳ و ۴	۴۷	نہ بولنے کی قسم کھانے کا بیان	۱۱	کا بیان
	فہرست مضامین		بیچنے اور مول لینے کی قسم کھانے	۱۲	کفارہ کا بیان
	ضمیمہ اولیٰ حصہ سوم	۴۷	کا بیان		جن چیزوں سے روزہ توڑ دینا
۶۰	روزے کی فضیلت		روزے نماز کی قسم کھانے	۱۳	جائز ہے ان کا بیان
۶۳	اعتکاف کی فضیلت	۴۷	کا بیان		جن چیزوں سے روزہ نہ رکھنا
۶۴	لیلۃ القدر کی فضیلت		کپڑے وغیرہ کی قسم کھانے	۱۴	جائز ہے ان کا بیان
۶۵	تراویح کی فضیلت	۴۸	کا بیان	۱۵	فدیہ کا بیان
۶۵	عیدین کی راتوں کی فضیلت	۴۹	وین سے پھر جانے کا بیان	۱۷	اعتکاف کا بیان
۶۵	خیرات کرنے کے ثواب کا بیان	۵۰	ذبح کرنے کا بیان	۱۷	زکوٰۃ کا بیان
۶۸	حج کی فضیلت	۵۱	حلال و حرام چیزوں کا بیان	۲۲	زکوٰۃ ادا کرنے کا بیان
۶۹	ضمیمہ ثانیہ	۵۱	نشہ کی چیزوں کا بیان	۲۴	پیداوار کی زکوٰۃ کا بیان
۷۲	ترجیح الراجح حصہ سوم	۵۲	چاندی سونے کے برتنوں کا بیان	۲۵	جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے

پٹنہ کا نور محمد کارخانہ تجارت کتب بالمقابل آل رام باغ فرید روڈ کراچی

بہشتی زیور کا تیسرا حصہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جو کون بھی اس واسطے پڑھا کرے اس کا اجر ہے جو کون بھی اس واسطے پڑھا کرے اس کا اجر ہے جو کون بھی اس واسطے پڑھا کرے اس کا اجر ہے

جو کون بھی اس واسطے پڑھا کرے اس کا اجر ہے جو کون بھی اس واسطے پڑھا کرے اس کا اجر ہے جو کون بھی اس واسطے پڑھا کرے اس کا اجر ہے

باب روزے کا بیان اول

حدیث شریف میں روزہ کا بڑا ثواب آیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزہ دار کا بڑا رتبہ ہے۔
 علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جس نے رمضان کے روزے محض اللہ تعالیٰ کے واسطے ثواب سمجھ کر رکھے تو اس کے سب اگلے گناہ بخش دئے جاویں گے اور نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ روزہ دار کو منہ کا بدبو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پیاری ہے قیامت کے دن روزہ کا بیجہ ثواب ملے گا۔
 روایت میں ہے کہ روزہ داروں کے واسطے قیامت کے دن عرش کے تلے دسترخوان چنا جائیگا جو گاہے لوگ اس پر بیٹھ کر کھانا کھاویں گے اور سب لوگ ابھی حساب ہی میں پھنسے ہوں گے اس پر وہ لوگ کہیں گے کہ یہ لوگ کیسے ہیں کہ کھانا کھا پاتی رہے ہیں اور ہم ابھی حساب ہی میں پھنسے ہوئے ہیں ان کو وہ ملیگا کہ یہ لوگ روزہ رکھا کرتے تھے اور تم لوگ روزہ نہ رکھتے تھے یہ روزہ بھی نبی اسلام کا بڑا کارہ ہے جو کوئی رمضان کے روزے نہ رکھے گا بڑا گناہ ہوگا اور اس کا دین کمزور ہو جائیگا۔
 شریف کے روزے ہر مسلمان پر جو بمجموع اور نابالغ نہ ہو فرض ہیں جب تک کوئی عذر نہ ہو روزہ چھوڑنا درست نہیں ہے اور اگر کوئی روزہ کی نذر کر لے تو نذر کر لینے سے روزہ فرض ہو جاتا ہے، اور قضا اور کفار کے روزے بھی فرض ہیں اور اس کے سوا اور سب روزے نفل ہیں رکھے تو ثواب ہے اور نہ رکھے کوئی گناہ نہیں البتہ عید اور بقرعید کے دن اور بقرعید سے بعد تین دن روزہ رکھنا حرام ہے۔
 جب سے فجر کی نماز کا وقت آتا ہے اس وقت سے لے کر سورج ڈوبنے تک روزے کی نیہ سے سب کھانا اور پینا چھوڑ دے اور مرد سے ہمبستر بھی نہ ہو شرع میں اس کو روزہ کہتے ہیں۔
 (۳۲) مسئلہ زبان سے کچھ کہنا ضروری نہیں ہے بلکہ جب اول میں یہ دھیان ہے کہ آج میرا روزہ اور دن بھر نہ کچھ کھایا نہ پیا نہ ہمبستر ہوئی تو اس کا روزہ ہو گیا اور اگر کوئی زبان سے بھی کہہ دے یا اللہ میں کل تیرا روزہ رکھوں گی۔

وہ اناس فی الحساب یقولون بآلہ
 نحن نحاسبہ بآلہ کون فیقولون
 لا مال صاواہر انظر وقاضوا
 نسیم در مشورہ جلد اول
 و سرائفہ (ای الصوم) ثلاثہ شرطا
 وجوب ہولہ سالہ و بلوغ و عقل
 کوئی انبایہ دفع القدر ہر روزہ
 و ہوا (صوم) فرض و ارفضہ
 (اور لا یضاح مشک و صوم اللہ
 و کفارہ واجب (ر) و کفارہ
 و اما النفل فهو ما سوی ذلک
 و الا یضاح (۳۳) لا لک
 فہو کما مکرہ منہ و یجوز
 اقول کصوم عاشوراء متقدرا
 عن التامع و الثاني صوم العیدین
 و الا یضاح (۳۴) و الا یضاح (۳۵)
 (۳۶) صوم (ای الصوم) و ترک الملک
 و الجوع و الصبح الی الغروب
 نیہ صائمہ (۳۷) و عرفہ
 (ای النیت فی الجہان یعرف
 بقدر الصوم (۳۸) و النیت
 ان یضاح بکافہ فی التہر افاف
 عالمگیری ۱۹۵۷
 مصوم صوم کر و کافر آدی خدا
 کا لہام سے سمجھتے ہیں کہ طبیعت
 جیسی کا جوش اس کو کال ذاتی
 کے حصول سے باز رکھتا ہے یعنی
 وہ جوش قوت ہمیشہ کو قوت
 ملکہ کے تابع نہیں ہوسکتا
 اس لئے قوت ہمیشہ خلاف
 اس کے دل میں نفرت اور بغض
 پیدا ہو جاتا ہے نیز وہ کوشش
 کرے کہ قوت ہمیشہ کو کوشش

اسے کامیاب کرنا ہے۔ اور طبیعت سے چار ماہ تک اس کا کوشش کرنا ہے۔

۱۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام رمضان ایمانا و احتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ (۱) و ما تأخر (۲) و من صام رمضان ایمانا و احتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ (۱) و ما تأخر (۲) و من صام رمضان ایمانا و احتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ (۱) و ما تأخر (۲)

آیا تو اس نے اسی نذر کے روز کو کھجور کی نیت کی رمضان کے روزے کی نیت نہیں کی تب بھی رمضان ہی کا روزہ ہوا نذر کا روزہ ادا نہیں ہوا نذر کے روزے رمضان کے بعد پھر رکھے سب کا خلاصہ یہ کہ رمضان کو مہینہ میں جب کسی روزے کی نیت کریگی تو رمضان ہی کا روزہ ہوگا کوئی اور روزہ صحیح نہ ہوگا۔ مسئلہ شعبان کی انتیسویں تاریخ کو اگر رمضان شریف کا چاند نکل آوے تو صبح کو روزہ رکھو اور اگر نہ نکلے یا آسمان پر ابر ہو اور چاند نہ دکھائی دے تو صبح کو روزہ نہ رکھو، حدیث شریف میں اس کا بیان ہے نہ نیت آئی ہے بلکہ شعبان کے تیس دن پورے کر کے رمضان کے روزے شروع کر دینا۔ مسئلہ انتیسویں تاریخ اگر کسی وجہ سے رمضان شریف کا چاند نہیں دکھائی دیا تو صبح کو نفل روزہ بھی نہ رکھو بلکہ اگر ایسا اتفاق پڑے کہ ہمیشہ پیر اور جمعرات یا کسی اور مقررہ دن کا روزہ رکھا کرتی تھی اور کل وہی دن ہے نفل کی نیت سے صبح کو روزہ رکھ لینا بہتر ہے پھر اگر کہیں سے چاند کی خبر آگئی تو اسی نفل روزے سے رمضان کا فرض ادا ہو گیا اب اس کی قضا نہ رکھے۔ مسئلہ بیسویں کی وجہ سے انتیس تاریخ رمضان کا چاند نہیں دکھائی دیا تو دوسرے سے ایک گھنٹہ پہلے تک نہ کھا نہ پیو اگر کہیں سے خبر آجائے تو اب روزہ کی نیت کر لو اور اگر خبر نہ آئے تو کھا و پیو۔ مسئلہ انتیسویں تاریخ چاند نہیں ہوا تو خیال نہ کرو کہ کل کا دن رمضان کا تو ہے نہیں لاؤ میرے ذمہ جو پارساں کا ایک روزہ قضا ہے اس کی قضا ہی رکھ لوں یا کوئی نذر مانی تھی اس کا روزہ رکھ لوں اس دن قضا کا روزہ اور کفارہ کا روزہ اور نذر کا روزہ رکھنا بھی مکروہ ہے کوئی روزہ نہ رکھنا چاہئے اگر قضا یا نذر کا روزہ رکھ لیا پھر کہیں سے چاند کی خبر آگئی تو بھی رمضان ہی کا روزہ ادا ہو گیا قضا اور نذر کا روزہ پھر سے رکھے اور اگر خبر نہیں آئی تو جس روزہ کی نیت کی تھی وہی ادا ہو گیا۔

چاند دیکھنے کا بیان

مسئلہ اگر آسمان پر بادل ہی یا غبار ہے اس وجہ سے رمضان کا چاند نظر نہیں آیا لیکن ایک دیندار پر میر گار سچے آدمی نے آکر گواہی دی کہ میں نے رمضان کا چاند دیکھا ہے تو چاند کا ثبوت ہو گیا ہے چاہے وہ مرد ہو یا عورت ہو۔ مسئلہ اگر بدلی کی وجہ سے عید کا چاند نہ دکھائی دیا تو ایک شخص کی گواہی کا اعتبار نہیں ہے چاہے جتنا بڑا معتبر آدمی ہو بلکہ جب دو معتبر اور پر میر گار مرد یا ایک دیندار مرد اور دو دیندار عورتیں اپنے چاند دیکھنے کی گواہی دیوں تب چاند کا ثبوت ہوگا اور اگر چار عورتیں گواہی دیں تو بھی قبول نہیں۔ مسئلہ جو آدمی دین کا پابند نہیں براہ گناہ کر تا رہتا ہو

لہ و شیعی لئلا یسئلوا
المطال فی الیوم التاسع والاعشر
من شعبان فان رآوه صاموا
وان غم علیہم کلا وعدة شعبان
ثلثین یوما صاموا القول
صلی اللہ علیہ وسلم صوم الیوم
وافطار الیوم فان غم علیکم
المطال فاکلا وعدة شعبان
ثلثین یوما بایضا ص ۱۹
لہ ولا یصومون یوم الشک
الاطوع والقول علیہ السلام الا یصام
الیوم الذی یشک فیہ من
رمضان الا طوعا ودیارا ص ۱۹
و نفل یوم الشک ہوا ستوی
فی طوعا وکرم و بھل و ذل بان غم
ہلال رمضان فی الیوم التاسع
والعشر فوقع الشک فی الیوم
الثانی من شعبان و رمضان
افضل من وافی صومایعنا وہ
و کذا یصلی ثلاث ايام و اکثر
من آخر شعبان و ارا تکمیل شعبان
و احوال کافقہ من القی من العدا
و یطرحہم بعد نصف النہار
و کہون نوری یوم الشک اجبا
(شرح نقایہ ص ۱۹)
لہ فان ظہر ان ذلک رمضان
صح لوجود الیوم و ظہر ان من
شعبان فان کان ذی رمضان
یكون ثوبا (شرح نقایہ ص ۱۹)
لہ و التار ان یوم القی
(نواہی المستطوع) منفسہ اخذ
بالاصح لا یوقی العاجہ بالتوم
انی وقت من ذلک ان افطار

نفاہی التعمت (بایضا ص ۱۹) و ان کان ذی و انما غیر رمضان کل بکره طوعا لا یمنی عذر فالتی لای یوجب فی کل یوم من الذی لواء و ہوا لای (شرح نقایہ ص ۱۹) و یقیمون

بقیہ مضمون صفحہ ۱۸ بج
ملک البلد انہم صامون
رویتہ لاجرو المشور من غیر
علم من اشاء کما فی تنقیح اخبار
یحدث بہا سا ازل البلد
ولا یطعن انما غائش ہذا
ویشی انہم فضل ان
ثبت حکم رد المحتار ۱۲۹
۵۵ دس راہی ہلال رمضان
بعدہ صام ان یقبل الامام
شہادۃ لفقو علیہ السلام صوموا
لرویتہ وافرط الرویتہ (۱۲۹)
۵۶ دواکن ہذا من ثلاثین
وہا من نظر احوال الامام
الوجوب علیہ لاحتیاط بہا
۵۷ دن راہی ہلال و یفطر
وحد کالم نظر احتیاط بہا
وفی عالمگیری رجل راہی
ہلال الفطر و شہد و لم یقبل
شہادۃ کان علیہ ان یوم
۵۸ ۱۹۷۹ ۱۹۸۰ ۱۹۸۱ و قضاء
و مضان ان شارفہ و ان
شارفہ تاج طلاق المضل کن
المستحب المتابعۃ مساریع
الی استقامۃ واجب (۱۲۹)
۵۹ و نوادہ قضاء رمضان
لم یمن الیم مع و لو من مضان
۶۰ کتھا الصلوۃ مع ایضا و
ان لم یمنی الصلوۃ اول صلو
علیہ و آخر صلوۃ علیہ کذا فی اکثر
۶۱ قال المصنف قال ابو یعلی
ولا صح اخذوا التعمین فی
الصلوۃ وفی مضان (شرح
فتاویٰ سائل شفی

بلکہ جتنے روزے قضا ہوا اتنے ہی روزے رکھ لینا چاہئے البتہ اگر دو رمضان کے کچھ کچھ روزے قضا ہو گئے اس لئے دونوں سال کے روزوں کی قضا رکھنا ہے تو سال کا مقرر کرنا ضروری ہے یعنی اس طرح نیت کرے کہ فلاں سال کے روزوں کی قضا رکھتی ہوں (۳) مسئلہ قضا پر روزے میں رات سے نیت کرنا ضروری ہے اگر صبح ہو جانے کے بعد نیت کی تو قضا صحیح نہیں ہوتی بلکہ وہ روزہ نفل ہوگا قضا کا روزہ پھر سے رکھے (۴) مسئلہ کفار پر روزے کا بھی یہی حکم ہے کہ رات سے نیت کرنا چاہئے اگر صبح ہونے کے بعد نیت کی تو کفار پر روزہ صحیح نہیں ہوا (۵) مسئلہ جتنے روزے قضا ہو گئے ہیں چاہے سب ایک دم سے رکھ لیوے چاہے تھوڑے تھوڑے کر کے رکھے دونوں باتیں درست ہیں (۶) مسئلہ اگر رمضان کے روزے ابھی قضا نہیں رکھے اور دوسرا رمضان آگیا تو خیر اب رمضان کے ادا روزے رکھے اور عید کے بعد قضا رکھے لیکن اتنی دیر کرنا بری بات ہے (۷) مسئلہ رمضان کے چھ مہینے میں دن کو بیہوش ہوگئی اور ایک دن سے زیادہ بیہوش رہی تو فقط دو دن کے روزے قضا رکھے جس دن بیہوش ہوئی اس ایک دن کی قضا واجب نہیں کیونکہ اس دن کا روزہ بوجہ نیت کے درست ہو گیا ہاں اگر اس دن روزے سے نہ تھی یا دن صلی میں کوئی دوا ڈالی گئی اور وحلق سے اگر گئی تو اس دن کی قضا بھی واجب ہے (۸) مسئلہ اگر اگر رات کو بیہوش ہوئی تب بھی جس رات کو بیہوش ہوئی اس ایک دن کی قضا واجب نہیں ہے باقی روزے دن بیہوش رہی سب کی قضا واجب ہے ہاں اگر اس رات کو صبح کا روزہ رکھنے کی نیت نہ تھی یا صبح کو کوئی دوا وحلق میں ڈالی گئی تو اس دن کا روزہ بھی قضا رکھے (۹) مسئلہ اگر سارے رمضان بھر بیہوش رہے تب بھی قضا رکھنا چاہئے یہ نہ سمجھے کہ سب روزے معافی ہو گئے البتہ اگر جنون ہو گیا اور پورے رمضان بھر سٹرن دہواوی رہی تو اس رمضان کے کسی روزے کی قضا واجب نہیں اور اگر رمضان شریف کے چھ مہینے میں کسی دن جنون جاتا رہا اور عقل ٹھکانے ہوگئی تو اب سے روزے رکھنا شروع کرے اور جتنے روزے جنون میں گئے ان کی قضا بھی رکھے۔

باب	نذر کے روزے کا بیان	پنجم
	(۱) مسئلہ جب کوئی نذر مانے تو اس کا پورا کرنا واجب ہے اگر نہ رکھے گی تو تنہا رہوگی (۱۲) نذر دو طرح کی ہے ایک تو یہ کہ دن ناریج مقرر کر کے نذر مانی کہ یا اللہ اگر آج فلاں کام ہو جاوے تو کل ہی شیرازہ رکھوں گی یا یوں کہہا کہ یا اللہ اگر میری فلاں مراد پوری ہو جاوے تو پرسوں جمعہ	

بہشتی زیور نور محمدی

کے دن روزہ رکھوں گی ایسی نذر میں اگر رات سے روزہ کی نیت کرے تو بھی درست ہے اور اگر رات سے نیت نہ کی تو دوسرے سے ایک گھنٹہ پہلے پہلے نیت کر لےوے یہ بھی درست ہے نذر ادا ہو جاوے گی مسئلہ (۳) جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی نذر مانی اور جب جمعہ آیا تو بس اتنی نیت کر لی کہ آج میرا روزہ ہے یہ مقرر نہیں کیا کہ یہ نذر کا روزہ ہے یا کہ نفل کی نیت کر لی تب بھی نذر کا روزہ ادا ہو گیا البتہ اس جمعہ کو اگر قضا روزہ رکھ لیا اور نذر کا روزہ رکھنا یا نہ رہا یا یاد تو تھا مگر قصد اقصا کا روزہ رکھا تو نذر کا روزہ ادا نہ ہوگا بلکہ قضا کا روزہ ہو جاوے گا نذر کا روزہ پھر رکھے۔ مسئلہ (۴) اور دوسری نذر یہ ہے کہ دن تاریخ مقرر کر کے نذر نہیں مانی بس اتنا ہی کہایا اللہ اگر میرا فلاں کا ادا ہو جاوے ایک روزہ رکھوں گی یا کسی کام کا نام نہیں لیا ویسے ہی کہد یا کہ پانچ روزے رکھوں گی ایسی نذر میں رات سے نیت کرنا شرط ہے اگر صبح ہو جانے کے بعد نیت کی تو نذر کا روزہ نہیں ہو بلکہ وہ روزہ نفل ہو گیا۔

باب نفل روزے کا بیان ششم

(۱) مسئلہ نفل روزے کی نیت اگر یہ مقرر کر کے کرے کہ میں نفل کا روزہ رکھتی ہوں تو بھی صحیح ہے اور اگر فقط اتنی نیت کرے کہ میں روزہ رکھتی ہوں تب بھی صحیح ہے۔ مسئلہ (۲) دوسرے سے ایک گھنٹہ پہلے تک نفل کی نیت کر لینا درست ہے تو اگر دس بجے دن تک مثلاً روزہ رکھنے کا ارادہ تھا لیکن ابھی تک کچھ کھایا پیا نہیں پھر جی میں آگیا اور روزہ رکھ لیا تو بھی درست ہے مسئلہ (۳) رمضان شریف کے مہینہ کے سوا جس دن چاہے نفل کا روزہ رکھے جتنے زیادہ رکھے گی زیادہ ثواب پاوے گی البتہ عید کے دن اور بقر عید کی دستوبیں گیارہویں بارہویں و تیسرے سو میں سال بھر میں فقط پانچ دن روزے رکھنے حرام ہیں اس کے سوا سب روزے درست ہیں۔ مسئلہ (۴) اگر کوئی شخص عید کے دن روزہ رکھنے کی مدت مانے تب بھی اس دن کا روزہ درست نہیں اس کے بدلے کسی اور دن رکھ لےوے مسئلہ (۵) اگر کسی نے یہ مدت مانی کہ میں پورے سال کے روزے رکھوں گی سال میں کسی دن کا روزہ بھی نہ چھوڑوں گی تب بھی یہ پانچ روزے نہ رکھے باقی سب رکھ لے پھر ان پانچ روزوں کی قضا رکھ لےوے۔ مسئلہ (۶) نفل کا روزہ نیت کرنے سے واجب ہو جاتا ہے سوا اگر صحیح کو یہ نیت کی کہ آج میرا روزہ ہے پھر اس کے بعد توڑ دیا تو اب اس کی قضا رکھے۔ مسئلہ (۷) کسی نے رات کو ارادہ کیا کہ میں کل روزہ رکھوں گی لیکن پھر صبح ہونے سے پہلے ارادہ بدل گیا اور روزہ نہیں رکھا تو قضا واجب نہیں۔ مسئلہ (۸)

۱۔ جمعہ ایسا دن ہے جس میں روزہ رکھنا واجب ہے اور اگر رات سے نیت نہ کی تو دوسرے سے ایک گھنٹہ پہلے پہلے نیت کر لےوے یہ بھی درست ہے نذر ادا ہو جاوے گی مسئلہ (۳) جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی نذر مانی اور جب جمعہ آیا تو بس اتنی نیت کر لی کہ آج میرا روزہ ہے یہ مقرر نہیں کیا کہ یہ نذر کا روزہ ہے یا کہ نفل کی نیت کر لی تب بھی نذر کا روزہ ادا ہو گیا البتہ اس جمعہ کو اگر قضا روزہ رکھ لیا اور نذر کا روزہ رکھنا یا نہ رہا یا یاد تو تھا مگر قصد اقصا کا روزہ رکھا تو نذر کا روزہ ادا نہ ہوگا بلکہ قضا کا روزہ ہو جاوے گا نذر کا روزہ پھر رکھے۔ مسئلہ (۴) اور دوسری نذر یہ ہے کہ دن تاریخ مقرر کر کے نذر نہیں مانی بس اتنا ہی کہایا اللہ اگر میرا فلاں کا ادا ہو جاوے ایک روزہ رکھوں گی یا کسی کام کا نام نہیں لیا ویسے ہی کہد یا کہ پانچ روزے رکھوں گی ایسی نذر میں رات سے نیت کرنا شرط ہے اگر صبح ہو جانے کے بعد نیت کی تو نذر کا روزہ نہیں ہو بلکہ وہ روزہ نفل ہو گیا۔

۱۔ جمعہ ایسا دن ہے جس میں روزہ رکھنا واجب ہے اور اگر رات سے نیت نہ کی تو دوسرے سے ایک گھنٹہ پہلے پہلے نیت کر لےوے یہ بھی درست ہے نذر ادا ہو جاوے گی مسئلہ (۳) جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی نذر مانی اور جب جمعہ آیا تو بس اتنی نیت کر لی کہ آج میرا روزہ ہے یہ مقرر نہیں کیا کہ یہ نذر کا روزہ ہے یا کہ نفل کی نیت کر لی تب بھی نذر کا روزہ ادا ہو گیا البتہ اس جمعہ کو اگر قضا روزہ رکھ لیا اور نذر کا روزہ رکھنا یا نہ رہا یا یاد تو تھا مگر قصد اقصا کا روزہ رکھا تو نذر کا روزہ ادا نہ ہوگا بلکہ قضا کا روزہ ہو جاوے گا نذر کا روزہ پھر رکھے۔ مسئلہ (۴) اور دوسری نذر یہ ہے کہ دن تاریخ مقرر کر کے نذر نہیں مانی بس اتنا ہی کہایا اللہ اگر میرا فلاں کا ادا ہو جاوے ایک روزہ رکھوں گی یا کسی کام کا نام نہیں لیا ویسے ہی کہد یا کہ پانچ روزے رکھوں گی ایسی نذر میں رات سے نیت کرنا شرط ہے اگر صبح ہو جانے کے بعد نیت کی تو نذر کا روزہ نہیں ہو بلکہ وہ روزہ نفل ہو گیا۔

۱۔ جمعہ ایسا دن ہے جس میں روزہ رکھنا واجب ہے اور اگر رات سے نیت نہ کی تو دوسرے سے ایک گھنٹہ پہلے پہلے نیت کر لےوے یہ بھی درست ہے نذر ادا ہو جاوے گی مسئلہ (۳) جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی نذر مانی اور جب جمعہ آیا تو بس اتنی نیت کر لی کہ آج میرا روزہ ہے یہ مقرر نہیں کیا کہ یہ نذر کا روزہ ہے یا کہ نفل کی نیت کر لی تب بھی نذر کا روزہ ادا ہو گیا البتہ اس جمعہ کو اگر قضا روزہ رکھ لیا اور نذر کا روزہ رکھنا یا نہ رہا یا یاد تو تھا مگر قصد اقصا کا روزہ رکھا تو نذر کا روزہ ادا نہ ہوگا بلکہ قضا کا روزہ ہو جاوے گا نذر کا روزہ پھر رکھے۔ مسئلہ (۴) اور دوسری نذر یہ ہے کہ دن تاریخ مقرر کر کے نذر نہیں مانی بس اتنا ہی کہایا اللہ اگر میرا فلاں کا ادا ہو جاوے ایک روزہ رکھوں گی یا کسی کام کا نام نہیں لیا ویسے ہی کہد یا کہ پانچ روزے رکھوں گی ایسی نذر میں رات سے نیت کرنا شرط ہے اگر صبح ہو جانے کے بعد نیت کی تو نذر کا روزہ نہیں ہو بلکہ وہ روزہ نفل ہو گیا۔

مسئلہ نمبر ۵۸ پر درج کیا گیا مسئلہ (۴۴) دن کو سرمہ لگانا تیل لگانا خوشبو سو گھنا درست ہے اس سے روزے میں کچھ نقصان نہیں آتا چاہے جس وقت ہو بلکہ اگر سرمہ لگانے کے بعد تھوک میں یا ریختھ میں سرمہ کا رنگ دکھائی دے تو بھی روزہ نہیں گیا نہ مکروہ ہوا **نوٹ:** مسئلہ نمبر ۵۸ صفحہ ۵۸ پر درج کیا گیا ہے۔

مسئلہ (۶۱) علق کے اندر مچھی چلی گئی یا آپ ہی آپ دھواں چلا گیا یا اگر دو غبار چلا گیا تو روزہ نہیں گسیا البتہ اگر قصداً ایسا کیا تو روزہ جاتا رہا **مسئلہ (۷۱)** لوہان وغیرہ کوئی دھوئی سلگائی پھر اس کو اپنے پاس رکھ کر سو گھنا کی تو روزہ جاتا رہا اسی طرح حقہ پینے سے بھی روزہ جاتا رہتا ہے البتہ اس دھنوں کے سوا غطر کیوڑہ گلاب پھول وغیرہ اور خوشبو سو گھنا جس میں دھواں نہ ہو درست ہے **مسئلہ (۸۱)** دستوں میں گوشت کا ریشہ افکا ہوا تھا یا ڈلی کا دھوا وغیرہ کوئی اور چیز مٹی اس کو خلائل سے نکال کر کھا گئی لیکن منہ سے باہر نہیں نکلا آپ ہی آپ حلق میں چلی گئی تو دیکھو اگر چنے سے کم ہے تب تو روزہ نہیں گیا اور اگر چنے کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو جاتا رہا البتہ اگر منہ سے باہر نکال کیا تھا پھر اس کے بعد نگل گئی تو ہر حال میں روزہ ٹوٹ گیا چاہی وہ پینے چنے کے برابر ہو یا اس سے بھی کم ہو دونوں کا ایک حکم ہے **مسئلہ (۹۱)** تھوک نگلنے سے روزہ نہیں جاتا چاہے جتنا ہو **مسئلہ (۱۰۱)** اگر زبان کھا کر خوب کلی غرغره کر کے منہ صاف کر لیا لیکن تھوک کی سرخی نہیں گئی تو اس کا کچھ حرج نہیں روزہ ہو گیا۔ (ق)

نوٹ: مسئلہ نمبر ۵۸ صفحہ ۵۸ پر درج کیا گیا ہے۔ **مسئلہ (۱۱۱)** ناک کو اتنے زور سے ٹٹرک لیا کہ حلق میں چلی گئی تو روزہ نہیں ٹوٹا اسی طرح منہ کی رال ٹٹرک کر کے نگل جانے سے روزہ نہیں جاتا **مسئلہ (۱۲۱)** منہ میں پانی دبا کر سو گئی اور صبح ہو جانے کے بعد آنکھ کھلی تو روزہ نہیں ہوا قضا رکھے اور کفارہ واجب نہیں **مسئلہ (۱۳۱)** کلی کرتے وقت علق میں پانی چلا گیا اور روزہ یاد تھا تو روزہ جاتا رہا قضا واجب ہے کفارہ واجب نہیں **مسئلہ (۱۴۱)** آپ ہی آپ قے ہو گئی تو روزہ نہیں گیا چاہی تھوڑی سی قے ہوئی یا زیادہ البتہ اگر اپنے اختیاری قے کی اور پھر منہ قے ہوئی تو روزہ جاتا رہا اور اگر اس سے تھوڑی ہو تو خود کرتے سبھی نہیں گیا **مسئلہ (۱۵۱)** تھوڑی سی قے آئی پھر آپ ہی آپ حلق میں لوٹ گئی تب بھی روزہ نہیں ٹوٹا البتہ اگر قصد

۱۵۱ اول من لا یفسد صوماً و انشروا و لو بطعمی من لعل فی علقہ و لو فی ناکہ او فی من فی الاصح و حق قول الامام و سوا کان طیباً وغیرہ و تفسیر مسئلہ الاحتمال و بین الشارب الا ان یزید لیسام ثم راحۃ السک و الورد و نحوه مالا یحکون جو ہر متضاد کا لفظ خان (مراتی صفحہ ۱۳۲-۱۳۳-۱۳۴) ورد المختار (صفحہ ۳۶)۔

۱۵۲ اول من لا یفسد صوماً و انشروا و لو بطعمی من لعل فی علقہ و لو فی ناکہ او فی من فی الاصح و حق قول الامام و سوا کان طیباً وغیرہ و تفسیر مسئلہ الاحتمال و بین الشارب الا ان یزید لیسام ثم راحۃ السک و الورد و نحوه مالا یحکون جو ہر متضاد کا لفظ خان (مراتی صفحہ ۱۳۲-۱۳۳-۱۳۴) ورد المختار (صفحہ ۳۶)۔

لوٹا لیتی تو روزہ ٹوٹ جاتا مسئلہ کسی نے کنکر یا بوسے کا ٹکڑا وغیرہ کوئی ایسی چیز کھالی جس کو نہیں کھایا کرتے اور نہ اس کو کوئی بطور دوا کے کھاتا ہے تو اس کا روزہ جاتا رہا۔ لیکن اس پر کفارہ واجب نہیں اور اگر کسی چیز کھائی یا پنی جس کو لوگ کھایا کرتے ہیں یا کوئی ایسی چیز ہے کہ یوں تو نہیں کھاتے لیکن بطور دوا کے ضرورت کے وقت کھاتے ہیں تو بھی روزہ جاتا رہا اور قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں۔

نوٹ مسئلہ نمبر ۱۹ صفحہ ۵۸ پر درج کیا گیا ہے
(۲۵) مسئلہ روزے کے توڑنے سے کفارہ جب ہی لازم آتا ہے جب کہ رمضان شریف میں روزہ توڑ ڈالے اور رمضان شریف کے سوا اور کسی روزے کے توڑنے سے کفارہ واجب نہیں ہونا چاہیے جس طرح توڑے اگرچہ وہ رمضان کی قضا ہی کیوں نہ ہو البتہ اگر اس روزے کی نیت رات سے نہ کی ہو یا روزہ توڑنے کے بعد اسی دن حیض آگیا ہو تو اس کے توڑنے سے کفارہ واجب نہیں

(۳۱) مسئلہ کسی شخص نے روزے میں ناسن لیا یا کان میں تھیل ڈالا یا جلاب میں عمل لیا اور پیئے کی دوا نہیں پی تب بھی روزہ جاتا رہا لیکن قضا واجب ہے اور کفارہ واجب نہیں اور کان میں پانی ڈالا تو روزہ نہیں گیا۔

نوٹ مسئلہ نمبر ۲۲ صفحہ ۵۹ پر درج کیا گیا ہے
(۲۳) مسئلہ منہ سے خون نکلتا ہے اس کو تھوک کے ساتھ نگل گئی تو روزہ ٹوٹ گیا البتہ اگر تھوک سے کم ہو اور خون کا مزہ حلق میں معلوم نہ ہو تو روزہ نہیں ٹوٹا۔

(۲۵) مسئلہ اگر زبان سے کوئی چیز چھک کر تھو دی تو روزہ نہیں ٹوٹا لیکن بے ضرورت ایسا کرنا مکروہ ہے۔ ہاں اگر کسی کا شوہر بڑا بد مزاج ہو اور یہ ڈر ہو کہ اگر سالن میں نمک پانی درست نہ ہوا تو ناک میں دم کر دے گا اس کو نمک چھک لینا درست ہے اور مکروہ نہیں۔

(۲۶) مسئلہ اپنے منہ سے چب کر چھوٹے بچے کو کوئی چیز کھلانا مکروہ ہے البتہ اگر اس کی ضرورت پڑے اور مجبوری و ناچار ہی ہو جاوے تو مکروہ نہیں۔

(۲۷) مسئلہ کوئلہ چب کر دانت مانجھنا اور منجن سے دانت مانجھنا مکروہ ہے اور اگر اس میں سے کچھ خلیق میں اتر جاوے گا تو روزہ جاتا رہے گا۔

۱۵ من ابل الحقا والحدیث

افطرو الکفارة علیہما کل ما یوسر

ما یختار یلزم ان یدو

فعلیہ القضا و الکفارة (رواہ

۱۹۹ شرح نقایہ ص ۱۶ ج ۱

۱۶ یس فی انسا صوم

غیرہ رمضان کفارہ (بدلتہ ج ۱)

شرح نقایہ ص ۱۶ ج ۱

وانما یفران نوبی لیلہ لم یکن

مکروہا بل یطر اسقط کمرض و

حیض (رواہ المختار ص ۱۵)

۱۷ من یحقن او اسقط

اقل فی ذلک افطرو الکفارة علیہ

ولو اقل فی ذلک الما راو و فہا

لا یفسد صومہ (بدلتہ ص ۱۶ ج ۱)

۱۸ اوخرج الدم من بطنہ

و دخل حلقہ یعنی ولم یصل الی

جود لہ اذا وصل کان غلب

الدم او تساء یا غلب و لا لا

الا اذا وجہ و استحسنہ لم یفوت

و ہو ما علیہ اکثر (رواہ المختار ص ۱۶ ج ۱)

۱۹ ذکرہ فوق شیء و ضغ

بل عذر لکذا فی اکثر من العذر

فی الاول ما لو کان وجہ المرقۃ

وسیدہ سانی لخلق فذات

المرقۃ ومن العذر فی الثانی

ان لا یجد من مضغ الطعام

لصیبا من حاض و فسد

او غیرہ ما من لا یصوم ولم

تجد طبعہ ولا لہنا ملیناہا لکبری

۱۹۹ و در المختار ص ۱۶ ج ۱

۲۰ یحیو ماشیہ و صغیرا

۲۱ شرح نقایہ ص ۱۶ ج ۱

اور سواک سے دانت صاف کرنا درست ہے چاہے سوکھی سواک ہو یا تازی اس وقت کی توڑی ہوئی اگر نیپ کی سواک ہے اور اس کا کڑوا پن منہ میں معلوم ہوتا ہو تب بھی مکروہ نہیں۔

نوٹ مسئلہ نمبر ۵۹ پر درج کیا گیا ہے

(۲۹) مسئلہ کسی نے بھولے سے کچھ کھالیا اور یوں سمجھی کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا سوچے سے پھر قصد کچھ کھالیا تو اب روزہ جاتا ہا فقط قضا واجب ہے کفارہ واجب نہیں مسئلہ کشیک کہ ہوئی اور وہ سمجھی کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا اس گمان پر پھر قصد کھالیا اور روزہ توڑ دیا تو بھی قضا واجب ہے کفارہ واجب نہیں۔ (۳۱) مسئلہ اگر سترہ گایا فصد لی یا تیل ڈالا پھر سمجھی کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا اور پھر قصد کھالیا تو قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں مسئلہ رمضان کے مہینے میں اگر کسی کا روزہ اتفاقاً ٹوٹ گیا تو روزہ ٹوٹنے کے بعد بھی دن میں کچھ کھانا پینا درست نہیں ہے سارے دن روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے۔ (۳۳) مسئلہ کسی نے رمضان میں روزہ کی نیت ہی نہیں کی اس لئے کھاتی پیتی رہی اس پر کفارہ واجب نہیں کفارہ جب ہے کہ نیت کر کے ٹوڑ دلوے

باب سحری کھانے اور افطار کرنے کا بیان

(۱) مسئلہ سحری کھانا سنت ہے اگر بھوک نہ ہو اور کھانا نہ کھائے تو کم سے کم دو تین چھوہاٹے ہی کھالیں یا کوئی اور چیز تھوڑی بہت کھالیو کچھ نہ بھی تو تھوڑا سا پانی پی لیں۔ مسئلہ اگر کسی نے سحری نہ کھائی اور اگر ایک آدمہ پان کھالیا تو بھی سحری کھانے کا ثواب مل گیا۔ (۳) مسئلہ سحری میں جہاں تک ہو سکے دیر کر کے کھانا بہتر ہے لیکن اتنی دیر نہ کرو کہ صبح ہونے لگے اور روزہ شبہ میں پڑ جاوے۔ (۴) مسئلہ اگر سحری بڑی جلدی کھالی مگر اس کے بعد پان تمباکو چائے پانی دیر تک کھاتی پیتی رہی جب صبح ہونے میں تھوڑی دیر رہ گئی تب کئی کڑوائی تب بھی دیر کر کے کھانے کا ثواب مل گیا اور اس کا بھی وہی حکم جو دیر کر کے کھانیکا حکم ہے۔ (۵) مسئلہ اگر رات کو سحری کھانے کے لئے آکھ نہ کھلی صبح کے سب سو گئے تو بے سحری کھائے صبح کا روزہ رکھو سحری چھوٹ جانے سے روزہ چھوڑ دینا بڑی کم ہمتی کی بات اور بڑا گناہ ہے۔ (۶) مسئلہ جب تک صبح نہ ہو اور فجر کا وقت نہ آوے جس کا بیان نمازوں کے وقت میں گذر چکا ہے تب تک سحری کھانا درست ہے اس کے بعد درست نہیں۔ (۷) مسئلہ کسی کی دیر میں آکھ کھلی اور یہ خیال ہو کہ ابھی رات باقی ہے اس گمان پر سحری کھالی پھر معلوم ہوا کہ صبح ہو جانے کے بعد سحری کھائی تھی تو روزہ نہیں ہوا قضا رکھے اور کفارہ واجب نہیں لیکن پھر بھی کچھ کھائے پئے نہیں روزہ داروں کی طرح رہے اسی طرح اگر

۱۔ لاکھ دوا شرب و جامع
۲۔ ناسا نون ان ذلک فطرہ فاکل
۳۔ متعمد الکفارة علیہ
۴۔ دعا لگیری ص ۲۲۲ ہدایہ ص ۲۲۲
۵۔ دوزخہ العقی فطن انہ
۶۔ یفطرہ فافطرہ الکفارة
۷۔ علیہ دعا لگیری ص ۲۲۲
۸۔ واذ کحل اوذہرہ
۹۔ اوشارثم اکل متعمداً علیہ
۱۰۔ الکفارة دعا لگیری ص ۲۲۲
۱۱۔ رب علی الصبح قبل سنہ
۱۲۔ الامساک بغیۃ الیوم علی من
۱۳۔ فسر صومہ و لولہ ثم زال
۱۴۔ مراقبہ ص ۱۵۰
۱۵۔ السحر لما رواہ الجماعة الا باذی
۱۶۔ عن انس قال قال رسول اللہ
۱۷۔ صلی اللہ علیہ وسلم تسحر طافان
۱۸۔ فی السحر بکرتہ قبل المراد بالمرکبہ
۱۹۔ حصول التقوی علی صوم الغدا
۲۰۔ و زیادۃ الثواب و رواہ احمد
۲۱۔ السحر رکبہ بکرتہ فلا تفرغوا لولہ
۲۲۔ و جرح احمد جرحہ عن ما کان
۲۳۔ اللہ و ملائکتہ یصلون علیہ
۲۴۔ (رد المحتار ص ۲۲۲ و جرحہ عن ما کان
۲۵۔ فی وجوبہ تاخیرہ فی السحر
۲۶۔ و عمل الاستحباب ما دام نیک
۲۷۔ فی بقا الیل فان شک کرہ
۲۸۔ الاکل فی الصبح کما فی البدایہ
۲۹۔ حدیث ثلاث من اخلاق العرب
۳۰۔ تعیل الافطار تاخیر السحر
۳۱۔ و السواک (رد المحتار ص ۲۲۲)
۳۲۔ و ہدایہ ص ۲۲۲
۳۳۔ حاشیہ ص ۲۲۲

میں اگر بعض بالکل چھوٹے ہوں تو جائز نہیں ان بچوں کے بدلے اور مسکینوں کو پھر کھلا دو۔ مسئلہ (۷)
 اگر گھوٹوں کی روٹی ہو تو روکھی روٹی کھلانا بھی درست ہے اور اگر جوہر و غیرہ کی روٹی ہو تو اسکے
 ساتھ کچھ دال وغیرہ دینا چاہیے جس کے ساتھ روٹی کھاویں۔ مسئلہ (۸) اگر کھانا کھلا دے بلکہ ساٹھ
 مسکینوں کو کچا اناج دیدے تو بھی جائز ہے ہر ایک مسکین کو اتنا دے جتنا صدقہ فطر دیا جاتا ہے
 اور صدقہ فطر کا بیان زکوٰۃ کے باب میں آوے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ مسئلہ (۹) اگر اتنے اناج کی قیمت
 دیدے تو بھی جائز ہے۔ مسئلہ (۱۰) اگر کسی اور سے کہد یا کہ تم میری طرف سے کفارہ ادا کر دو اور ساتھ
 مسکینوں کو کھانا کھلا دو اور اس نے اس کی طرف سے کھانا کھلا دیا کچا اناج دیدیا تب بھی کفارہ ادا
 ہو گیا اور اگر بے اس کے کہے کسی نے اس کی طرف سے دیدیا تو کفارہ صحیح نہیں ہوا۔ مسئلہ (۱۱) اگر ایک
 ہی مسکین کو ساٹھ دن تک صبح و شام کھانا کھلا دیا یا ساٹھ دن تک کچا اناج یا قیمت دیتی رہی تب بھی
 کفارہ صحیح ہو گیا۔ مسئلہ (۱۲) اگر ساٹھ دن تک لگاتار کھانا نہیں کھلایا بلکہ بیچ میں کچھ دن ناغہ ہو گئے تو کچھ
 حرج نہیں یہ بھی درست ہے۔ مسئلہ (۱۳) اگر ساٹھ دن کا اناج حساب کر کے ایک فقیر کو ایک ہی دن دیدیا
 تو درست نہیں۔ اسی طرح ایک ہی فقیر کو ایک ہی دن اگر ساٹھ دفعہ کر کے دیدیا تب بھی ایک ہی دن کا
 ادا ہوا ایک کم ساٹھ مسکینوں کو پھر دینا چاہیے پھر سی طرح قیمت دینے کا بھی حکم ہے یعنی ایک دن میں
 ایک مسکین کو ایک روزے کے بدلے سے زیادہ دینا درست نہیں۔ مسئلہ (۱۴) اگر کسی فقیر کو صدقہ فطر
 کی مقدار سے کم دیا تو کفارہ صحیح نہیں ہوا۔ مسئلہ (۱۵) اگر ایک ہی رمضان کے دو یا تین روزے توڑ ڈالے
 تو ایک ہی کفارہ واجب ہے۔ البتہ اگر یہ دونوں روزے ایک رمضان کے نہ ہوں تو الگ الگ کفارہ دینا پڑیگا۔

جن وجہوں سے روزہ توڑ دینا جائز ہے ان کا بیان

مسئلہ (۱) چنانچہ ایسی بیماری ہو کہ روزے نہ توڑے گی تو جان پر بن آوے گی یا بیماری بہت بڑھ
 جاوے گی تو روزہ توڑ دینا درست ہے جیسے دفعہ بیٹ میں ایسا درد اٹھا کہ بیتاب ہو گئی یا سانپ نے
 کاٹ کھایا تو دوا پی لینا اور روزہ توڑ دینا درست ہے ایسے ہی اگر ایسی پیاس لگی کہ ہلاکت کا ڈر ہے
 تو بھی روزہ توڑ ڈالنا درست ہے۔ مسئلہ (۲) حاملہ عورت کو اگر کوئی ایسی بات پیش آگئی جس سے اپنی جان
 کا یا بچہ کی جان کا ڈر ہے تو روزہ توڑ ڈالنا درست ہے۔ مسئلہ (۳) کھانا پکانے کی وجہ سے جی پیاس
 لگ آئی اور اتنی بینائی ہو گئی کہ اب جان کا خوف ہے تو روزہ کھول ڈالنا درست ہے لیکن اگر خود
 اس نے قصداً اتنا کام کیا جس سے ایسی حالت ہو گئی تو گنہگار ہوگی۔

۱۵ زایجر عن الاحتاق
 فقرہ و غیر عن الصوم لکمرہ
 جانہ لاطم ستین مسکیناً
 عالمگیری ص ۱۲۱ (۱۱) و فی
 رد المحتار لم ستین مسکینا
 ولو کما کا فطرۃ قد اوصفا
 اوقیتہ ذلک دلیل اداۃ لایاخذ
 فقط ہم و غنا ہم او غنا ہم
 و عطا ہم فطرۃ الخ و لکمرہ
 او اعطاهم غنا رہا و غنا رہا
 او عشا و سحر او اذ ہم جاز
 بشرط اداہ فی خبر غیر ذلک
 لا یکرہ جاز لو اعطاهم و اعتین
 یوادلوا باہ کل الطعام فی یوم
 و اہر دفعۃ اجزا عن یوم و لکمرہ
 فقط اتفاقا کما اذا اکل الطعام
 بدفعات فی یوم احدی الا ان صح
 رد المحتار ص ۱۲۱ و مرقا ص ۱۲۱
 ۱۶ کا فطرۃ قدر اسی نصف
 صاع میں برا وصل من تمر
 او شیر او دق کل کا صلا و کذا
 السونبی رد المحتار ص ۱۲۱ و
 عالمگیری ص ۱۲۱ ۱۷ امر
 غیرہ ان یعم عن طہارۃ
 ففعل ذلک الفیصر قریباً
 لا لا و اعلم عنہ بلام کم یحسب
 رد المحتار ص ۱۲۱ ۱۸ دیکھو
 حاشیہ صفحہ ۱۲۱ و
 فی اوقات تفرقہ (مرقا ص ۱۲۱)
 ۱۹ کچھ حاشیہ صفحہ ۱۲۱
 ۲۰ و داخل مسکینا اقل من
 نصف صاع لا یجزئہ (بحر ص ۱۲۱)
 ۲۱ و ذکر فطرہ و لم یفعل لاول

بکفر احدہ و فی رمضان عنہ محمد علیہ السلام و بزازہ و مجتبی و غیرہ ما نقل فی البحر الاسرار و فیہ عن الجوزی جامع فی مضامین و فیہ کفر لان لم یفعل لا ولی فی اظہار الرویۃ (رد المحتار ص ۱۲۱)

سنة ولوقد على الصيام
 ماذی بل حکم المقدار الذی
 فذاتی حبیب علیہ الصوم
 (۱۳) المکی مکتبہ
 فذاتی صوم رمضان بعد الفطر
 اوله فواستدام المرض السفر
 حتی مات لا قضا علیه لکنه
 ان اوصی بان یطعم عنه صحت
 وصیته وان لم یجب علی طعم
 عنه من ثلث مله (۱۴) المکی مکتبہ
 من ثلث مله بعد الفطر والیا
 ولین العیال ولزوات العذیر
 علی ثلث اللکب الزبالة
 باجارت الوارث (۱۵) المکتبہ
 صیۃ فان لم یوص
 فذاه عن الوارثه جاز ولا یزیم
 من غیر البصار (۱۶) المکی مکتبہ
 ۱۷ وفدیہ کل صلوۃ تصوم
 یوم (شرح نقایہ ص ۱۸)
 ۱۹ وفدیہ کل صلوۃ وکوة
 تصوم یوم علی المزبب م
 روا المکتبہ ص ۲۰ ویدایہ ص ۲۱
 ۲۲ والماصل ان ماکان
 عبادة بذیة فان الوصی یطعم
 عنه بعد موتہ ای من ثلث
 بزواته اعمیه الاجوز لو کذا
 بقال فمالیہ بعد موتہ عن
 کل واجب الفطرۃ والمالیتہ
 کالزکوۃ یخرج عنه القدر الاول
 (رو المکتبہ ص ۲۳) ویدایہ ص ۲۴
 ۲۵ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ
 عنہ من فطر یومین رمضان

گہر ہوں اگر حضور و حضور کر کے کسی مسکینوں کو بانٹ دیوے تو بھی صحیح ہے (۱۳) مسئلہ پھر اگر کبھی
 طاقت آگئی یا بیماری سے لپٹی ہو گئی تو سب روزے قضا رکھتے پڑینگے اور جو فدیہ دیا ہو اسکا ثواب
 الگ ملے گا (۱۴) مسئلہ کسی کے ذمہ کسی روزے سے قضا تھے اور مرتے وقت وصیت کر گئی کہ میری روزوں
 کے بدلہ فدیہ دیدینا تو اس کے مال میں سے اس کا ولی فدیہ دیدے اور کفن دفن اور قرض ادا کر کے
 جتنا مال بچے اس کی ایک تنہائی میں سے اگر سب فدیہ نکل آوے تو دینا واجب ہوگا (۱۵) مسئلہ اگر
 اس نے وصیت نہیں کی مگر ولی نے اپنے مال میں سے فدیہ دیدیا تب بھی خدا سے امید رکھے کہ شاید
 قبول کر لے اور اب روزوں کا مواخذہ نہ کرے اور بغیر وصیت کے خود مرے کے مال میں سے فدیہ
 دینا جائز نہیں ہے اسی طرح اگر تنہائی مال سے زیادہ ہو جاوے تو باوجود وصیت کے بھی زیادہ دینا بدو
 رضامندی سب وارثوں کے جائز نہیں ہاں اگر سب ارث خوشی دل سے انفی ہو جاویں تو دونوں صورتوں
 میں فدیہ دینا درست ہے لیکن نابالغ وارث کی اجازت کا شرع میں کچھ اعتبار نہیں۔ بالغ وارث اپنا
 حصہ جدا کر کے اس میں سے دیدیں تو درست ہے (۱۶) مسئلہ اگر کسی کی غازیں قضا ہو گئی ہوں اور
 وصیت کر کے مر گئی کہ میری غازوں کے بدلے میں یہ فدیہ دیدینا اس کا بھی یہی حکم ہے (۱۷) مسئلہ ہر وقت
 کی غاز کا اتنا ہی فدیہ ہے جتنا ایک روزہ کا فدیہ ہے اس حساب سے دن رات کے پانچ فرض اور
 ایک و نہرچھ غازوں کی طرف سے ایک چھٹانک کم پونے گیارہ سیر گہوں اشی روپے کے سیر سے
 دیوے مگر احتیاطاً پورے بارہ سیر دیوے (۱۸) مسئلہ کسی کے ذمہ زکوۃ باقی ہے ابھی ادا نہیں کی
 تو وصیت کر جانے سے اس کا ادا کر دینا وارثوں پر واجب ہے اگر وصیت نہیں کی اور وارثوں نے
 اپنی خوشی سے دیدی تو زکوۃ ادا نہیں ہوئی (۱۹) مسئلہ اگر کوئی مردے کی طرف سے قضا روزے
 رکھ لیوے یا اس کی طرف سے قضا نمازیں پڑھ لیوے تو یہ درست نہیں اس کے ذمہ سونہ اترے گی
 (۲۰) مسئلہ بیوجہ رمضان کا روزہ چھوڑ دینا درست نہیں اور بڑا گناہ ہے یہ نہ سمجھے کہ ان کو بدلے
 ایک روزہ قضا رکھ لوگی کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ رمضان کے ایک روزے کو بدلے میں
 اگر سال بھر برابر روزے رکھتی رہے تب بھی اتنا ثواب نہ ملے گا جتنا رمضان میں ایک روزہ کا ثواب ملتا ہے
 (۲۱) مسئلہ اگر کسی نے شامت اعمال سے روزہ نہ رکھا تو وہ لوگوں کے سامنے کچھ نہ کھائے نہ پیے نہ یہ
 ظاہر کرے کہ آج میرا روزہ نہیں ہے اس لیے کہ گناہ کر کے اس کو ظاہر کرنا بھی گناہ ہے اگر سب کہہ دیں
 تو دھڑلنا ہوگا ایک تو روزہ نہ رکھنے کا دوسرا گناہ ظاہر کرنے کا یہ جو مشہور ہے کہ خدا کی چوری نہیں تو بندہ
 کی کیا چوری یہ غلط بات ہے بلکہ جو کسی غدر سے روزہ نہ رکھے اسکو بھی مناسب ہے کہ سب کو خبر دے کہ وہ کھاؤ

من غیر خصۃ ولا مرض لم یقضہ صوم انہ کرکوا من صامہ ترندی مکتبہ ثم یمل الی اللہ کل سر اوچر صومۃ فلعلم لکسان من کل عمرانی نہار رمضان لیلہ لاسرۃ ۲۵ فدیہ میں کچھ ہونا جو غیرہ

باب

قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ما من صاحب هيب
ولا فضل لا يودى منها حقبا
الا اذا كان يوم القياسه
صفت له من الناس
فانما عليها في نار جهنم
مياه جارية ونبهوك
رئت اعدت له وانه سلم
وشكوه من الله ان
دوران عكاف من جن

۱۲

12

یا فاضل بن جائے اور اس کا
تورہ سے اور پاک ہوئے
ہی خاص اس روز کو روکا
کی قضا اور کرے اگر ادائیگی
رمضان ہی میں کرتی ہے
تو رمضان ہی کا روزہ رکھنی
ہو اور اگر رمضان کے بعد
ادا کرے گی تو روزہ رکھنا پڑے گا
عصا اس روزہ کو جب کتنی
مسکین کو کوئی حاجت پیش
آتی ہو اور وہ زبان حال
بافول اس سے کہتے خدا کے
حضور میں گریہ و زاری کرتے
تو اس کا یہ ماجری تو خدا
کی بخشش کو روزہ کو رکھنا
دیتا ہوا دے اسوقت فقرا

سنة ووسر اعيى بالصوم اذا اقامته واما عاشره يوم فبقدر الاقامة اذا لم يطبق جميع الشهر ويصرب عليه لمن عشا الصلوة في الاصح بيد لا خشية ولا رجا زنا
كما قيل في الصلوة ردوا الحمار معك سنة التقيى فاما الصوم لا ينعفى لانه ينفى في ذلك شقة بخلاف الصلوة فانه يبر بالاجادة لانه لا ينفى شقة رد الحمار
سنة هو ادى الاعتكاف ليلة السبت وشرا ذكر كبش ذكر في سجدا ولبث امرأة في سجدا يتبا وجمعا صلواتها الذي ينذب لها وكل اعتكافه وان الاعتكاف
يطلب موكدا في العشر الاخير من رمضان فعمم الصوم به ردوا الحمار معك سنة ولا يخرج منه الا حاجة شرعية وله حنة وضرورة كانه دام المسجد واخران ظالم
كرا بالقرني المله وخوف على نفسه وشا من المكابرين فبذل سجدا غير من سانه درما في ملاقا وردوا الحمار معك سنة وفصل العتف باكل شربة ثم وعنه
اخراج اية تغسله وعباله فلو اتجار فذكره كسج وكذا وجبة فلو خرج لانه باف عدم الضرورة اى الى الخروج حيث جائت في السجود في الطهيرة وقيل يخرج لمار
الاول والشرب في بني حنبل ما اذا لم يجد من باقى له يخرجه فيكون مع الحمار في الضرورة كالبول وردوا الحمار معك سنة وكبره عزرا صحت ان اعتقه قرنه وبالله
حديث من صمت نجا وقسم الاية كقراءة قرآن وحديث علم ردوا الحمار معك سنة ولكن السبت عظموا المسجد المخصوصون التسعة التسوي في السجود والاسلام

صحت اکثر ہوتا ہو کسی کی شخص کو ابھام ہوتا ہے کہ اسی حاجت رفع ہو جائے تب ابھام ابھر جاتا ہے اسی کے موافق خدا کی خوشنودی پیدا ہوتی ہے اور دوسرے نیچے جہانیں بائیں سے حقیر مہم

مسئلہ سونا چاندی اگر گھرانہ ہو بلکہ اس میں کچھ میل ہو جیسے مثلاً چاندی میں رانگا ملا ہوا ہے تو دیکھو چاندی زیادہ ہے یا رانگا۔ اگر چاندی زیادہ ہو تو اس کا وہی حکم ہے جو چاندی کا حکم ہے یعنی اگر اتنی مقدار ہو جو اوپر بیان ہوئی تو زکوٰۃ واجب ہے اور اگر رانگا زیادہ ہے تو اس کو چاندی نہ سمجھیں گے پس جو حکم پتیل، تانے، روپے، لٹکے وغیرہ اسباب کا آگے آویگا وہی اس کا بھی حکم ہے۔ مسئلہ کٹے کے پاس نہ تو پوری مقدار سونے کی ہے نہ پوری مقدار چاندی کی بلکہ تھوڑا سونا ہے اور تھوڑی چاندی تو اگر دونوں کی قیمت ملا کر ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہو جاوے یا ساڑھے سات تولہ سونے کے برابر ہو جاوے تو زکوٰۃ واجب ہے اور اگر دونوں چیزیں اتنی تھوڑی تھوڑی ہیں کہ دونوں کی قیمت نہ اتنی چاندی کے برابر ہے نہ اتنے سونے کے برابر تو زکوٰۃ واجب نہیں اور اگر سونے اور چاندی دونوں کی مقدار پوری پوری ہے تو قیمت لگانے کی ضرورت نہیں۔ مسئلہ فرض کر دو کہ کسی زمانہ میں پچیس روپے کا ایک تولہ سونا ملتا ہے اور ایک روپے کی ڈیڑھ تولہ چاندی ملتی ہے اور کسی کے پاس دو تولہ سونا اور پانچ روپے ضرورت سے زائد ہیں اور سال بھر تک وہ روپے تو اس پر زکوٰۃ واجب ہے کیونکہ دو تولہ سونا پچاس روپے کا ہوا اور پچاس روپے کی چاندی پچیس تولہ ہوتی تو دو تولہ سونگی چاندی اگر خریدی تو پچیس تولہ ملے گی اور پانچ روپے تیار ہے پاس میں اس حساب سے اتنی مقدار سے بہت زیادہ مال ہو گیا تب پھر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ البتہ اگر فقط دو تولہ سونا ہو اس کے ساتھ روپے اور چاندی کچھ نہ ہو تو زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ مسئلہ ایک روپیہ کی چاندی دو تولہ ملتی ہو اور کسی کے پاس فقط پچیس روپے ہیں تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں اور یہ حساب نہ لگادیں گے کہ پچیس روپے کی چاندی ساڑھ تولہ ہوتی کیونکہ روپیہ تو چاندی کا ہوتا ہے اور جب فقط چاندی یا فقط سونا یا س ہو تو وزن کا اعتبار ہے قیمت کا اعتبار نہیں ہے۔ مسئلہ کٹے کے پاس تھوڑے ضرورت سے زائد رکھے تھے پھر سال پورا ہونے سے پہلے پہلے پچاس روپے اور مل گئے تو ان پچاس روپے کا حساب الگ نہ کریں گے بلکہ اسی تھوڑے کے ساتھ اس کو ملا دیوں گے اور جب ان تھوڑے کا سال پورا ہو گا تو پورے ڈیڑھ سونگی زکوٰۃ واجب ہوگی اور ایسا سمجھیں گے کہ پورے ڈیڑھ سونے پر سال گزر گیا۔ مسئلہ کٹے کے پاس تھوڑے چاندی رکھی تھی پھر سال گزرنے سے پہلے دو چار تولہ سونا آگیا یا لوہے تولہ سونا مل گیا تب بھی اس کا حساب الگ نہ کیا جاوے گا بلکہ اس چاندی کے ساتھ ملا کر زکوٰۃ کا حساب ہو گا پس جب اس چاندی کا سال پورا ہو جاوے گا تو اس سب مال کی زکوٰۃ واجب ہوگی۔

مسئلہ سونے چاندی کے سوا اور جتنی چیزیں ہیں جیسے لوہا، تانبہ، گلت، پتیل، رانگا وغیرہ اور ان چیزوں کے بنے ہوئے برتن وغیرہ اور کپڑے جو تے اور اس کے سوا جو کچھ اسباب ہو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر اس کو بیعتی اور سوداگری کرتی ہو تو دیکھو وہ اسباب گنتا ہے اگر اتنا ہے کہ اس کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے

لے واذا کان الغالب علی لوق نصفه فہو فی حکم الغنۃ واذا کان الغالب علیہ انش فہو فی حکم الفقر فی غیر ان تبلغ قیمتہ نصف ما یملک من سواہ وادخارہ (۱۲۲) وینہم الذمہ بالی الغنۃ وحکمہ یام الغنیۃ یتہ قیۃ وقال ابو جریر اور دلتا (۱۲۳) والفقیر جہا ادا ورجو بالاقیہ اور دلتا (۱۲۴) وکان لہ نصابا فاستفاد فی انش الحول من جسدہ ضلۃ زکاۃ (۱۲۵) وفی عرش تجارتہ قیۃ نصاب من ذہب وورق ارجو در وانشار (۱۲۶) وکے حاشیہ ملکہ غنہ اگر سونے اور چاندی دونوں کا حساب ملکہ غنہ کر کے دینا چاہے تو دے سکتی ہیں اس صورت میں اس کی قیمت لگا کر دینا چاہے تو یہ ضروری ہے کہ جس کی قیمت لگانے میں غریبوں کا زیادہ فائدہ ہو اس کی قیمت لگانے کی قیمت میں غریبوں کی وصولیتیں ہیں چاندی کو سونے کی قیمت میں تبدیل کر کے یا سونے کو چاندی کی قیمت میں بدل لے جائے اگر ان دونوں صورتوں میں

سات تولہ سونے کے برابر ہے تو جب سال گذر جائے تو اس سوداگری کے اسباب میں زکوٰۃ واجب ہے اور اگر اتنا نہ ہو تو اس میں زکوٰۃ واجب نہیں اور اگر وہ مال سوداگری کے لئے نہیں ہے تو اس میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے چاہے جتنا مال ہو اگر ہزاروں روپے کا مال ہو تب بھی زکوٰۃ واجب نہیں ہے مسئلہ گھوڑا اسباب چھپے پٹیلی، دیگچہ، بڑی دیگ، سینی، لگن اور کھانے پینے کے برتن اور رہنے سہنے کا مکان اور پہننے کے کپڑے سچے موتیوں کا ہار وغیرہ ان چیزوں میں زکوٰۃ واجب نہیں چاہے جتنا ہو اور چاہے روزمرہ کے کاروبار میں آتا ہو یا نہ آتا ہو کسی طرح زکوٰۃ واجب نہیں ہاں اگر یہ سوداگری کا اسباب ہو تو پھر اس میں زکوٰۃ واجب ہے، خلاصہ یہ کہ سونے چاندی کے سوا اور جتنا مال اسباب ہو اگر وہ سوداگری کا اسباب ہے تو زکوٰۃ واجب ہے نہیں تو اس میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے مسئلہ کشتی کے پاس دس پانچ گھر ہیں ان کو کرایہ پر چلاتی ہیں تو ان مکانوں پر بھی زکوٰۃ واجب نہیں چاہے جتنی قیمت کے ہوں، ایسے ہی اگر کسی نے دو چار سو روپے کے برتن خرید لئے اور ان کو کرایہ پر چلاتی رہتی ہے تو اس پر بھی زکوٰۃ واجب نہیں غرضیکہ کرایہ پر چلانے سے مال میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی مسئلہ گھوڑے کے دھڑا جوڑے چاہے جتنے زیادہ قیمتی ہوں اس میں زکوٰۃ واجب نہیں لیکن اگر ان میں سچا کام ہے اور اتنا کام ہے کہ اگر چاندی چھوڑائی جاوے تو ساڑھے باون تولہ یا اس سے زیادہ نکلے گی تو اس چاندی پر زکوٰۃ واجب ہے اور اگر اتنا نہ ہو تو زکوٰۃ واجب نہیں ہے مسئلہ کسی کے پاس کچھ چاندی یا سونا ہے اور کچھ سوداگری کا مال ہے تو سب کو ملا کر دیکھو اگر اس کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ نوچکے ہو جائے تو زکوٰۃ واجب ہے اور اگر اتنا نہ ہو تو زکوٰۃ واجب نہیں ہے مسئلہ سوداگری کا مال وہ کہلاویگا جس کو اسی ارادہ سے مول لیا ہو کہ اس کی سوداگری کرے گا تو اگر کسی نے اپنے گھر کے خرچ کے لئے یا شادی وغیرہ کے خرچ کیلئے چاول مول لئے پھر ارادہ ہو گیا کہ لاٹوائی سوداگری کر لیں تو یہ مال سوداگری کا نہیں ہے اور اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے مسئلہ اگر کسی پر ہمارا قرض آتا ہے تو اس قرض پر بھی زکوٰۃ واجب ہے لیکن قرض کی تین قسمیں ہیں ایک یہ کہ نقد روپیہ یا سونا چاندی کسی کو قرض دیا یا سوداگری کا اسباب یا اس کی قیمت باقی ہے اور ایک سال کے بعد یا دو تین برس کے بعد وصول ہوا تو اگر اتنی مقدار ہو جتنی پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو ان سب برسوں کی زکوٰۃ دینا واجب ہے اور اگر یکمشت نہ وصول ہو تو جب اس میں سے گیارہ روپے ملیں تب اتنے کی زکوٰۃ واجب ہے اور اگر اس سے کم ملیں تو واجب نہیں پھر جب گیارہ روپے اور ملیں تو اس کی زکوٰۃ دلوے اس طرح

(معاذی قاضی خاں رحمہ اللہ)
 ۱۵۵۰ والہم فی مضروب کل
 منہا و مملوہ یا مملوہ من نحو
 حلیۃ سیفہ و منقلا و ہجیم
 ۱۵۵۱ سرور و الکواکب و المنقلا
 و الاوانی و غیرہ اذ اکانت
 تخص بالادبہ و فی عرض تجا
 ۱۵۵۲ قیۃ نصاب درویش و ہجیم
 و الاصل من ماعدا ہجیم و ہجیم
 کا ہجیم و القار و القار و القار
 العلوق و العید و العید و العید
 و نحوہ لکن من العوض و القار
 ۱۵۵۳ کی بنتی تجارہ و زکوٰۃ و ہجیم
 ۱۵۵۴ و تعم قیۃ الحرمین و القار
 و اعقبتہ قیۃ نصاب لان
 ۱۵۵۵ وجوب فی کل باقیا تجارہ
 و ان اقربت جہت الامداد و ہجیم
 ۱۵۵۶ و کس و من اشتری ما ہجیم
 ۱۵۵۷ تجارہ و نولہ و القار و ہجیم
 ۱۵۵۸ زکوٰۃ کفانی الزمری و القار
 ۱۵۵۹ و ان نولہ و القار و ہجیم
 ۱۵۶۰ و کس و من اشتری ما ہجیم
 ۱۵۶۱ فیکون فی شہارہ لان النیت
 ۱۵۶۲ لم تنصل یا مل و ہجیم
 ۱۵۶۳ و ما سار الدین و ہجیم
 ۱۵۶۴ فی علی غرض و ہجیم
 ۱۵۶۵ و ہجیم و ہجیم و ہجیم
 ۱۵۶۶ و ہجیم و ہجیم و ہجیم
 ۱۵۶۷ و ہجیم و ہجیم و ہجیم
 ۱۵۶۸ و ہجیم و ہجیم و ہجیم
 ۱۵۶۹ و ہجیم و ہجیم و ہجیم
 ۱۵۷۰ و ہجیم و ہجیم و ہجیم

۱۵۷۱ و ہجیم و ہجیم و ہجیم
 ۱۵۷۲ و ہجیم و ہجیم و ہجیم
 ۱۵۷۳ و ہجیم و ہجیم و ہجیم
 ۱۵۷۴ و ہجیم و ہجیم و ہجیم
 ۱۵۷۵ و ہجیم و ہجیم و ہجیم
 ۱۵۷۶ و ہجیم و ہجیم و ہجیم
 ۱۵۷۷ و ہجیم و ہجیم و ہجیم
 ۱۵۷۸ و ہجیم و ہجیم و ہجیم
 ۱۵۷۹ و ہجیم و ہجیم و ہجیم
 ۱۵۸۰ و ہجیم و ہجیم و ہجیم

دیتی رہے اور جب دیوے تو سب برسوں کی دیوے اور اگر قرضہ اس سے کم ہو تو زکوٰۃ واجب نہ ہوگی
 البتہ اگر اس کے پاس کچھ اور مال بھی ہو اور دونوں ملا کر مقدار پوری ہو جاوے تو زکوٰۃ واجب ہوگی۔
مسئلہ (۲۱) اگر نقد نہیں دیا نہ سوداگری کا مال بیجا بلکہ کوئی اور چیز بھی تھی جو سوداگری کی نہ تھی
 جیسے پینے کے کپڑے بیچنے کا یا گھر ہستی کا اسباب بیچنے یا اس کی قیمت باقی ہے اور اتنی ہے
 جتنی میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے پھر وہ قیمت کئی برس کے بعد وصول ہو تو سب برسوں کی زکوٰۃ دینا واجب
 ہے اور اگر سب ایک دفعہ کر کے نہ وصول ہو بلکہ تھوڑا تھوڑا کر کے ملے تو جب تک چھوٹے چھوٹے بارہ آنہ
 نہ وصول ہوں تب تک زکوٰۃ واجب نہیں ہے جب چون روپے بارہ آنہ ملجاویں تو سب برسوں
 کی زکوٰۃ دینا واجب ہے۔ **مسئلہ (۲۲)** تیسری قسم یہ ہے کہ شوہر کے ذمہ مہر ہو وہ کئی برس کے بعد
 ملا تو اس کی زکوٰۃ کا حساب ملنے کے دن سے ہے پچھلے برسوں کی زکوٰۃ واجب نہیں۔ بلکہ اگر اب
 اس کے پاس رکھار ہے اور اس پر سال گذر جاوے تو زکوٰۃ واجب ہوگی نہیں تو واجب نہیں۔
مسئلہ (۲۳) اگر کوئی مالدار آدمی جس پر زکوٰۃ واجب ہے سال گذرنے سے پہلے ہی زکوٰۃ دیدے
 اور سال کے پورے ہونے کا انتظار نہ کرے تو یہ بھی جائز ہے اور زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے اور اگر
 مالدار نہیں ہے بلکہ کہیں سے مال ملنے کی امید تھی اس امید پر مال ملنے سے پہلے ہی زکوٰۃ دیدی
 تو یہ زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی، جب مال ملجاوے اور اس پر سال گذر جاوے تو پھر زکوٰۃ دینا چاہیے
مسئلہ (۲۴) مالدار آدمی اگر کئی سال کی زکوٰۃ پیشگی دیدے یہ بھی جائز ہے لیکن اگر کسی سال مال بڑھ
 گیا تو برہتی کی زکوٰۃ پھر دینا پڑے گی۔ **مسئلہ (۲۵)** کسی کے پاس سو روپے ضرورت سے زائد رکھے
 ہوئے ہیں اور سو روپے کہیں اور سے ملنے کی امید ہے اس نے پورے دو سو روپے کی زکوٰۃ سال
 پورا ہونے سے پہلے ہی پیشگی دیدی یہ بھی درست ہے لیکن اگر ختم سال پر روپیہ نصاب سے کم ہو گیا
 تو زکوٰۃ معاف ہوگئی اور وہ دیا ہوا صدقہ نافلہ ہو گیا۔ **مسئلہ (۲۶)** کسی کے مال پر پورا سال گذر گیا لیکن
 ابھی زکوٰۃ نہیں نکالی تھی کہ سارا مال چوری ہو گیا یا اور کسی طرح سے جاتا رہا تو زکوٰۃ بھی معاف ہوگئی اگر
 خود اپنا مال کسی کو دیدیا یا اور کسی طرح اپنے اختیار سے ہلاک کر ڈالا تو جتنی زکوٰۃ واجب ہوئی تھی وہ معاف
 نہیں ہوئی بلکہ دینا پڑے گی۔ **مسئلہ (۲۷)** سال پورا ہونے کے بعد کسی نے اپنا سارا مال خیرات کر دیا تب
 بھی زکوٰۃ معاف ہوگئی۔ **مسئلہ (۲۸)** کسی کے پاس دو سو روپے تھے ایک سال کے بعد اس میں سو ایک
 سو پوری ہو گئے یا ایک سو روپے خیرات کر دئے تو ایک سو کی زکوٰۃ معاف ہوگئی فقط ایک سو کی زکوٰۃ دینا پڑے گی۔

دفعہ (۲۹) ہوتے ہیں جو کچھ کا حساب عوام کی سمجھ سے بالاتر ہے اس لئے پورے گیارہ روپے لکھ دے گئے ہیں لیکن احتیاطاً اس کا
 روپے وصول ہو جائیں اسی وقت اتنے حصے کی زکوٰۃ دیدینی چاہیے۔ لکھ دیکھو ماہیہ نصف ۲۰ سالہ مان قدم الزکوٰۃ علی اکھول دیو مالک لکھنا۔

جائز دہا یہ سچا لکھنا
 وچیز نا تعین لاکثر من سنہ
 لوجود اسباب دعا لکیری
 ملکہ ۱۰ طافا کان لالنصاب
 من الذہب والفضہ والدرہا
 التجارۃ اقل من الیومین فی
 الزکوٰۃ ثم کل النصاب وکذا
 لہ ما تارہم ورویہ فی التجارۃ
 قیتمہا ماتا ورویہم فصدق
 بالحنہ من الزکوٰۃ واتفق
 انصاب حتی حال ملکول
 والنصاب اقل وکان انصافاً
 کما لا وقت تعین ثم سلک جیح
 المال صارا ملکہ بطوراً
 دعا لکیری ص ۱۹۰
 وان ملک المال بعد جیح
 الزکوٰۃ سقطت الزکوٰۃ وفی
 ہلاک بعض یسقط بنفسہ
 دعا لکیری ص ۱۹۰ وبارہ ص ۱۹۰
 ولا تہک انصاب لیسقط کذا
 فی السراجینہ دعا لکیری ص ۱۹۰
 کذا من نقد قبیح لفساد
 ولا یجوز الزکوٰۃ مستطرفہا
 وکذا اتحسان کذا فی الزاد
 دعا لکیری ص ۱۹۰ ویکھو
 ماہیہ ص ۱۹۰
 یہاں مال سے وہ مال مراد
 ہے جس پر زکوٰۃ آتی ہے۔
 ویکھو ماہیہ ص ۱۹۰
 مہ لیکن اگر خرچہ کر ڈال
 یا ہر کر دیا تو زکوٰۃ واجب
 رہے گی

باب

زکوٰۃ کے ادا کرنے کا بیان :

10.

مسئلہ جب مال پر پورا سال گزر جاوے تو فوراً زکوٰۃ ادا کر دے نیک کام میں دیر لگانا چاہئیں کہ شاید اچانک موت آجاوے اور یہ مواخذہ اپنی گردن پر رہ جاوے اگر سال گزرنے پر زکوٰۃ ادا نہیں کی یہاں تک کہ دوسرا سال بھی گزر گیا تو گنہگار ہوئی اب بھی توبہ کر کے دونوں سال کی زکوٰۃ دیدے غرض عمر بھر میں کبھی نہ کبھی ضرور دیدے باقی نہ رکھے۔ مسئلہ جتنا مال ہے اسکا چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں دینا واجب ہے یعنی ستر روپے میں دھانی روپے اور چالیس روپے میں ایک روپیہ۔ مسئلہ جس وقت زکوٰۃ کا روپیہ کسی غریب کو دیوے اس وقت اپنے دل میں اتنا سوچ خیال کر لے کہ میں زکوٰۃ میں دیتی ہوں اگر یہ نیت نہیں کی یوں ہی دیدیا تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی پھر دینا چاہیے اور یہ جتنا دیا ہے اس کا ثواب الگ ملیگا۔ مسئلہ اگر فقیر کو دیتے وقت یہ نیت نہیں کی تو جب تک وہ مال فقیر کے پاس رہے اس وقت تک یہ نیت کر لینا درست ہے اب نیت کر لینے سے بھی زکوٰۃ ادا ہو جاوے گی۔ البتہ جب فقیر نے خرچ کر ڈالا اس وقت نیت کرنے کا اعتبار نہیں ہے اب پھر زکوٰۃ دیوے۔ مسئلہ کسی نے زکوٰۃ کی نیت سے دو روپے نکال کر الگ رکھ لئے کہ جب کوئی مستحق ملیگا اس کو دیدوگی پھر جب فقیر کو دیدیا اس وقت زکوٰۃ کی نیت کرنا بھول گئی تو بھی زکوٰۃ ادا ہو گئی۔ البتہ اگر زکوٰۃ کی نیت سے نکال کر الگ نہ رکھتی تو ادا نہ ہوتی۔ مسئلہ کسی نے زکوٰۃ کے روپے نکالے تو اختیار ہے چاہے سب ایک ہی کو دیدے یا تھوڑا تھوڑا کر کے کئی غریبوں کو دیدے اور چاہے اسی دن سب کو دیدے یا تھوڑا تھوڑا کر کے کئی مہینے میں دیوے۔ مسئلہ بہرہ یہ ہے کہ ایک غریب کو کم از کم اتنا دیدے کہ اس دن کے لئے کافی ہو جاوے کسی اور سے مانگنا نہ پڑے۔ مسئلہ ایک ہی فقیر کو اتنا مال دیدینا جتنے مال کے ہونے سے زکوٰۃ واجب ہوتی ہے مکر وہ ہے لیکن اگر دیدیا تو زکوٰۃ ادا ہو گئی اور اس سے کم دینا جائز ہے مکر وہ بھی نہیں۔ مسئلہ کوئی عورت قرض مانگے آئی اور یہ معلوم ہے کہ وہ اتنی تنگدست اور مفلس ہے کہ کبھی ادا نہ کر سکے گی ایسی نادہند ہے کہ قرض لے کر کبھی ادا نہیں کرتی اس کو قرض کے نام سے زکوٰۃ کا روپیہ دیدیا اور اپنے دل میں سوچ لیا کہ میں زکوٰۃ دیتی ہوں تو زکوٰۃ ادا ہو گئی اگرچہ وہ اپنے دل میں یہی سمجھے کہ مجھے قرض دیا ہے۔ مسئلہ اگر کسی کو انعام کے نام سے کچھ دیا گیا ہے یہ نیت ہے کہ میں زکوٰۃ دیتی ہوں تب بھی زکوٰۃ ادا ہو گئی۔

[illegible]

سنة وافر منها عمرى اى على السراى و قيل فوزى اى واجب على الغور وعليه الفتوى (رواها ربيع) ثم فى كل اربعة شايقل غير اطفال لان الاطفال
 مخرج العشر وذلك فيما قلنا اذ كل شقال عشر دون قيراط (مدايه ربيع) سنة وشرب حتمه وانها نية مقارنته له اى للاداء ولو كانت المقارنة حكم

مسئلہ کئی غریب آدمی پر تہارے دس روپے قرض ہیں اور تہارے مال کی زکوٰۃ بھی دس روپے
 یا اس سے زیادہ ہے اس کو اپنا قرض زکوٰۃ کی نیت سے معاف کر دیا تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی البتہ اس کو
 دس روپے زکوٰۃ کی نیت سے دید و تو زکوٰۃ ادا ہو گئی اب یہی روپے اپنے قرض میں اس سے لینا
 درست ہیں۔ مسئلہ کئی کے پاس چاندی کا اتنا زیور ہے کہ حساب سے تین تولہ چاندی زکوٰۃ
 کی ہوتی ہے اور بازار میں تین تولہ چاندی دو روپے کی بچتی ہے، تو زکوٰۃ میں دو روپے دیدینا
 درست نہیں کیونکہ دو روپیہ کا وزن تین تولہ نہیں ہوتا اور چاندی کی زکوٰۃ میں جب چاندی
 دیا جاوے تو وزن کا اعتبار ہوتا ہے قیمت کا اعتبار نہیں ہوتا ہاں اس صورت میں اگر دو روپے
 کا سونا خرید کر کے دیدیا یا دو روپے کے پیسے یا دو روپیہ کا کپڑا یا اور کوئی چیز دیدی یا خود تین
 تولہ چاندی دیدے تو درست ہے زکوٰۃ ادا ہو جاوے گی۔ مسئلہ زکوٰۃ کا روپیہ خود نہیں یا بلکہ
 کسی اور کو دیدیا کہ تم کسی کو دیدینا یہ بھی جائز ہے اب وہ شخص دیتے وقت اگر زکوٰۃ کی نیت نہ بھی کرے
 تب بھی زکوٰۃ ادا ہو جاوے گی۔ مسئلہ کئی غریب کو دینے کے لئے تم نے دو روپے کسی کو دیئے
 لیکن اس نے بعینہ وہی دو روپے فقیر کو نہیں دئے جو تم نے دئے تھے بلکہ اپنے پاس سو دو روپیہ
 تمہاری طرف سے دیدئے اور یہ خیال کیا کہ وہ روپے میں لیبوں کا تب بھی زکوٰۃ ادا ہو گئی بشرطیکہ
 تمہارے روپے اس کے پاس موجود ہوں اور اب وہ شخص اپنے دو روپے کے بدلے میں تمہارے
 وہ دونوں روپے لے لیوے البتہ اگر تمہارے دئے ہوئے روپے اس نے پہلے خرچ کر ڈالے
 اس کے بعد اپنے روپے غریب کو دئے تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی یا تمہارے روپے اسکے پاس
 رکھے تو ہیں لیکن اپنے روپے دیتے وقت یہ نیت نہ تھی کہ میں وہ روپے لے لوں گا تب بھی زکوٰۃ
 ادا نہیں ہوئی اب وہ دونوں روپے پھر زکوٰۃ میں دیوے۔ مسئلہ اگر تم نے روپے نہیں دئے
 لیکن اتنا کہدیا کہ تم ہماری طرف سے زکوٰۃ دیدینا اس لئے اس نے تمہاری طرف سے زکوٰۃ دیدی
 تو ادا ہو گئی اور جتنا اس نے تمہاری طرف سے دیا ہے اب تم سے لے لیوے۔ مسئلہ اگر تم نے
 کسی سے کچھ نہیں کہا اس نے بلا تمہاری اجازت کے تمہاری طرف سے زکوٰۃ دیدی تو زکوٰۃ ادا
 نہیں ہوئی اب اگر تم منظور بھی کر لو تب بھی درست نہیں اور جتنا تمہاری طرف سے دیا ہے تم سے
 وصول کرنے کا اس کو حق نہیں۔ مسئلہ تم نے ایک شخص کو اپنی زکوٰۃ دینے کے لئے دو روپے
 دیئے تو اس کو اختیار ہے چاہے خود کسی غریب کو دیدے یا کسی اور کے سپرد کر دے کہ تم یہ روپیہ
 زکوٰۃ میں دیدینا اور یہ نام کا بتلانا ضروری نہیں ہے کہ فلائی کی طرف سے یہ زکوٰۃ دینا اور وہ شخص وہ

۱۔ دادار الدین بن الدین
 و امین بن امین بن الدین
 بجز دادار الدین بن امین و
 من دین سیف بن یحییٰ بن
 ابوہریرہ بن علی بن یحییٰ بن
 غم یاخذہ عن دینہ دروختار
 ۲۔ عالمگیری ج ۱ ص ۱۷
 ۳۔ و اختبر وہما ادا و دو ج ۱
 لا قیہما و ہذا ان لم یؤدین فلا
 الحسن والاحتساب القیہما
 (رد المحتار ج ۱ ص ۱۷) و اختبر
 ۴۔ یتہ لولہ فی الزکوٰۃ و یلویں
 کتانی حواشی الدرر فی فہرست زکوٰۃ
 الی ج ۱ ص ۱۷ ان یدفع الی الفقیر
 فذبح و لم یؤد الی الفقیر ج ۱
 (عالمگیری ج ۱ ص ۱۷) و اختبر
 ۵۔ قصد بقدر ما تمہا ج ۱ ص ۱۷
 کان علی فیہ الرجوع و کانت
 درامہ لولہ قائمہ دروختار
 ۶۔ و لوامر فیہ و لولہ
 عنہ باز دروختار ج ۱ ص ۱۷
 ۷۔ و لولہ زکوٰۃ غیرہ
 لیسرہ فی فہرست ج ۱ ص ۱۷
 دروختار ج ۱ ص ۱۷ و لولہ
 ان یدفع لولہ الغیر و لولہ
 لا نفسہ الا اذا قال بہا فجا
 حیث شئت دروختار
 ۸۔ و لولہ اس ج ۱ ص ۱۷
 اس قرض کی زکوٰۃ بھی ادا
 ہو جائے گی جو اس فقیر کے
 ذمہ تھا کیونکہ جب زکوٰۃ ادا
 کرنے کے لئے حساب لگایا
 جائے گا کہ کتنے روپیوں کی

روہیہ اگر اپنے کسی رشتہ دار یا ماں باپ کو غریب دیکھ کر دیدے تو بھی درست ہے لیکن اگر وہ خود غریب ہو تو آپ ہی لے لینا درست نہیں۔ البتہ اگر تم نے یہ کہہ دیا ہو کہ جو چاہے کرو اور جسے چاہے دیدو تو آپ بھی لے لینا درست ہے۔

باب

پیداوار کی زکوٰۃ کا بیان

۱۶

مسئلہ کوئی شہر کافروں کے قبضہ میں تھا وہی لوگ وہاں رہتے رہتے تھے پھر مسلمان ان پر چڑھ آئے اور لڑکر وہ شہر ان سے چھین لیا اور وہاں دین اسلام پھیلایا اور شاہ نے کافروں سے لیکر شہر کی ساری زمینیں انہی مسلمانوں کو بانٹ دی تو ایسی زمین کو شرع میں عشری کہتے ہیں اور اگر اس شہر کے رہنے والے لوگ سب کے سب اپنی خوشی سے مسلمان ہو گئے لڑنے کی ضرورت نہیں پڑی تب بھی اس شہر کی سب زمین عشری کہلاوے گی اور عرب کے ملک کی بھی ساری زمین عشری ہے۔
مسئلہ اگر کسی کے باپ دادا سے یہی عشری زمین برابر چلی آتی ہو یا کسی ایسے مسلمان سے خریدی جس کے پاس اسی طرح چلی آتی ہو تو ایسی زمین میں جو کچھ پیدا ہو اس میں بھی زکوٰۃ واجب ہو اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ اگر کھیت کو سینچنا نہ پڑے فقط بارش کے پانی سے پیداوار ہو گئی یا ندی اور دریا کے کنارے پر ترائی میں کوئی چیز بونی اور بے سینچے پیدا ہو گئی تو ایسے کھیت میں جتنا پیدا ہوا اسے اس کا دسواں حصہ خیرات کر دینا واجب ہے یعنی دس من میں ایک من اور دس سیر میں ایک سیر اور اگر کھیت کو پھلدار کر کے یا کسی اور طریق کو سینچا ہو تو پیداوار کا بیسواں حصہ خیرات کرے یعنی بیس من میں ایک من اور بیس سیر میں ایک سیر اور یہی حکم ہے باغ کا ایسی زمین میں کتنی ہی تھوڑی چیز پیدا ہوئی ہو پھر حال یہ صدقہ خیرات کرنا واجب ہو کم اور زیادہ ہونے میں کچھ فرق نہیں ہے۔
مسئلہ آناج تاک ترکاری میوہ پھل پھول وغیرہ جو کچھ پیدا ہو سب کا یہی حکم ہے۔
مسئلہ عشری زمین یا پہاڑ یا جنگل کی اگر شہد نکالا تو اس میں بھی یہ صدقہ واجب ہے۔
مسئلہ کھیتی نے اپنے گھر کے اندر کوئی درخت لگایا یا کوئی چیز ترکاری کی قسم سے یا در کچھ بویا اور اس میں پھل آیا تو اس میں یہ صدقہ واجب نہیں ہے۔
مسئلہ اگر عشری زمین کوئی کافر خرید لے تو وہ عشری نہیں رہتی پھر اگر اس سے مسلمان بھی خرید لے یا کسی اور طور پر اس کو مل جاوے تب بھی وہ عشری نہ ہوگی۔
مسئلہ یہ بات کہ یہ دسواں یا بیسواں حصہ کس کے ذمہ ہے یعنی زمین کے مالک پر ہے یا پیداوار کے مالک پر ہے اس میں بڑا عالموں کا اختلاف ہے۔

عندانی حقیقۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فی کل ما ترعب الارض من ثمراتہ والشجر والذئذ والافند و اصناف المحبوب والبقول والربا صین الارز والربا وقصب السكر الذیرہ والبلخ والفسار والخباز والساوخبان والصفیر واشباہ ذلک مال ثمرۃ باقیۃ وغیرہ باقیۃ کل وکثر (رد المحتار ص ۱۱۶) یہ عشر فی المصل اذا کان فی ارض المشرک وایجمع من ثمار الاشجار الی بیت بملوکۃ کاغجار اجمال یہیہ فیما مضی کذا فی التبیہۃ عالمگیری ص ۱۱۶ وجزیرہ ص ۱۱۶ وکان فی دار صل ثمرۃ لا عشر فیہا کذا فی شرح الجمع لابن مالک عالمگیری ص ۱۱۶ ولو کان الارض لمسلم باعہا من ذی غیر تقبلی وقبضہا فغلب الخراج عندانی حلیۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فان اشہد بانہ مسلم بالشفقہ اور دت علی البائع لغیرہ البیع فہو عشرتہ کما کانت (عالمگیری ص ۱۱۶) کہ وہو آجرا رضا عشرتہ کان العشر علی آثار عندانی حقیقۃ رحمہ اللہ تعالیٰ وعندہما علی المستاجر ذی المزار علی قولہما العشر علیہما بالحقۃ علی قولہ علی رب الارض لکن یحب فی حقہ فی منہ و فی حصۃ المزارع یكون دینا فی ذلک (عالمگیری ص ۱۱۶) یعنی جہن سلطان سپاہیوں نے ملک کو فتح کیا لیکن اگر کسی غلامہ کسی و مسلمان کو زمین دیدی گئی تو

غیر زانیہ اذاکات مستقرتہ
بحاجتہ و حنا نسکین ہوں
لاشی رہی شریعتی اسلئے لائقہ
ادو اور ای بدتہ کل وک

بخلاف الاول حیث لا تعلیٰ لہ
لہ فائزہ لعل من ہیک قوت یو

بعد شریعتہ بدتہ عالمگیری ۱۱۰۰ھ

۱۱۰۰ھ لا باس ان یطی من الزکوۃ
من لہ سکون و مایات حق

منزلہ و خادم و فرس صلاح
و ثیاب ابدن و کتب العلم

ان کان من اہلہ فان کان لہ
فضل عن ذلک تلغ قیۃ یانی

درہم حرم علیہ خدا الصدقہ و اللہ
یظہر حرامان ماکان من ثلثات

المنزل ثیاب ابدن و اولی
الاستعمال ماکان بلعنا ہامہ

نہوں بحاجتہ الاصلیۃ و مازاد
علی ذلک من کفی و الادائی

والاستحقاق بقدر ما یغنی
اذ یق نہما بالنسبہ غنیۃ

(در مختار ج ۲ ص ۱۱۰)

۱۱۰۰ھ دیکھو حاشیہ ۱۱۰۰ھ
۱۱۰۰ھ دیکھو لوکان لہ حوائت

ادو اور غلظتہ تساوی ثلثتہ
آلاف درہم وغیرہ لائقہ

لقوتہ و قوت عیسائہ یحجز
صرف الزکوۃ الیہ فی قول

محمد رحمہ اللہ ثانی دعا لگیری
۱۱۰۰ھ ۱۱۰۰ھ

الزکوۃ مدیون لایک لہا با
فاضلین و دیہ و مال و انا

فی الآتیہ و ذکر فی الخ یا لقصی

مگر ہم آسانی کے واسطے یہی بتلایا کرتے ہیں کہ پیداوار والے کے ذمہ ہے سوا اگر کیفیت ٹھیکہ پر ہو
خواہ تقدیر یا غلبہ پر تو کسان کے ذمہ ہوگا اور اگر کیفیت بٹائی پر ہو تو زمیندار اور کسان دونوں اپنے
اپنے حصہ کا دیں۔

۱۱

جن لوگوں کو زکوۃ دینا جائز ہے ان کا بیان

باب

مسئلہ جس کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا یا اتنی ہی قیمت کا سوداگر
کا اسباب ہو اس کو شریعت میں مالدار کہتے ہیں ایسے شخص کو زکوۃ کا پیسہ دینا درست نہیں اور اسکو
زکوۃ کا پیسہ لینا اور کھانا بھی حلال نہیں، اسی طرح جس کے پاس اتنی ہی قیمت کا کوئی مال ہو جو سوداگر
کا اسباب تو نہیں لیکن ضرورت سے زائد ہے وہ بھی مالدار ہے ایسے شخص کو بھی زکوۃ کا پیسہ دینا
درست نہیں اگرچہ خود اس قسم کے مالدار پر بھی زکوۃ واجب نہیں۔ مسئلہ اور جس کے پاس اتنا
مال نہیں بلکہ تھوڑا مال ہے یا کچھ بھی نہیں یعنی ایک دن کے گزارہ کے موافق بھی نہیں اس کو غریب
کہتے ہیں ایسے لوگوں کو زکوۃ کا پیسہ دینا درست ہے اور ان لوگوں کو لینا بھی درست ہے۔ مسئلہ
بڑی بڑی دیکھیں اور بڑے بڑے فرش فروش اور شامیانے جن کی برسوں میں ایک آدھ دفعہ کہیں
شادی بیاہ میں ضرورت پڑتی ہے اور روزمرہ ان کی ضرورت نہیں ہوتی وہ ضروری اسباب میں داخل
نہیں۔ مسئلہ رہنے کا گھر اور پہننے کے کپڑے اور کام کاج کے لئے نوکر چاکر اور گھر کی گھرسی جو
اکثر کام میں رہتی ہے یہ سب ضروری اسباب میں داخل ہیں اس کے ہونے سے مالدار نہیں ہوگی
چاہے جتنی قیمت کی ہو اس لئے اس کو زکوۃ کا پیسہ دینا درست ہے اسی طرح بڑے ہوئے آدمی
کے پاس اس کی سمجھ اور برتاؤ کی کتابیں بھی ضروری اسباب میں داخل ہیں۔ مسئلہ کسی کے
پاس دس پانچ مکان ہیں جن کو کرایہ پر چلاتی ہے اور اس کی آمدنی سے گذر کرتی ہے یا ایک آدھ
کاؤں سے جس کی آمدنی آتی ہے لیکن بال بچے اور گھر میں کھانے پینے والے لوگ اتنے زیادہ
ہیں کہ اچھی طرح بسر نہیں ہوتی اور تنگی رہتی ہے اور اس کے پاس کوئی ایسا مال بھی نہیں جس میں
زکوۃ واجب ہو تو ایسے شخص کو بھی زکوۃ کا پیسہ دینا درست ہے۔ مسئلہ کسی کے پاس ہزار روپے
تقدیم موجود ہیں لیکن وہ پورے ہزار روپے کا یا اس سے بھی زائد کا قرضدار ہے تو اس کو بھی زکوۃ
کا پیسہ دینا درست ہے اور اگر قرضہ ہزار روپے سے کم ہو تو دیکھو قرضہ کتنے روپے بچتے ہیں

۱۱۰۰ھ و زکوۃ من ہیک لہا با مال کان دنیا و درہم او و اتم او و من التجارۃ و غیر التجارۃ فاضلین حاجۃ فی جمیع السنۃ مکتبہ فی الزامی
عالمگیری ۱۱۰۰ھ ۱۱۰۰ھ منہا الفقیر و من لہ ادنی شئی و ہوا و ان النصاب او قدر النصاب غیر نام و ہو مستغرق فی الحاجۃ فلا یخرجہ عن الفقر ملک نصب کشف

باب

صدقہ فطر کا بیان

۱۵

مسئلہ جو مسلمان اتنا مال دار ہو کہ اس پر زکوٰۃ واجب ہو یا اس پر زکوٰۃ تو واجب نہیں لیکن ضروری اسباب سے زائد اتنی قیمت کا مال و اسباب سے جتنی قیمت پر زکوٰۃ واجب ہو تو اس پر عید کو دن صدقہ دینا واجب ہے چاہے وہ سوداگری کا مال ہو یا سوداگری کا نہ ہو اور چاہے سال پورا گزر چکا ہو یا نہ گزرا ہو اور اس صدقہ کو شرع میں صدقہ فطر کہتے ہیں مسئلہ کسی کے پاس رہنے کا بڑا بھاری گھر ہے کہ اگر بیچا جائے تو ہزار پانسو کا بچے اور پہننے کے بڑے قیمتی قیمتی کپڑے ہیں مگر ان میں گوشت لچکا نہیں اور خدمت کے لئے دو چار خدمتگار ہیں گھر میں ہزار پانسو کا ضروری اسباب بھی ہے مگر زیور نہیں اور وہ سب کام میں آیا کرتا ہے یا کچھ اسباب ضرورت سے زیادہ بھی ہے اور کچھ گوشت لچکا اور زیور بھی ہے لیکن وہ اتنا نہیں جتنے پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو ایسے پر صدقہ فطر واجب نہیں ہے مسئلہ کسی کے دو گھر ہیں ایک میں خود رہتی ہے اور ایک خالی پڑا ہے یا کرایہ پر دیدیا ہے تو یہ دو سر امکان ضرورت سے زائد ہے اگر اس کی قیمت اتنی ہو جتنی پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو اس پر صدقہ فطر واجب ہے اور ایسے کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا بھی جائز نہیں البتہ اگر کسی پر اس کا گزرا رہ ہو تو یہ مکان بھی ضروری اسباب میں داخل ہو جاوے گا اور اس پر صدقہ فطر واجب نہ ہوگا اور زکوٰۃ کا پیسہ لینا اور دینا بھی درست ہوگا۔ خلاصہ یہ ہوا کہ جس کو زکوٰۃ اور صدقہ کا پیسہ لینا درست ہے اس پر صدقہ فطر واجب نہیں اور جس کو صدقہ اور زکوٰۃ کا لینا درست نہیں اس پر صدقہ فطر واجب ہے مسئلہ کسی کے پاس ضروری اسباب سے زائد مال اسباب بھی لیکن وہ قرض دار بھی ہے تو قرضہ مجرا کر کے دیکھو کیا بچتا ہے اگر اتنی قیمت کا اسباب بچ رہو جتنے میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو صدقہ فطر واجب ہے اور اگر اس سے کم بچے تو واجب نہیں مسئلہ عید کے دن جس وقت فجر کا وقت آتا ہے اس وقت یہ صدقہ واجب ہوتا ہے تو اگر کوئی فجر کا وقت آنے سے پہلے ہی مر گیا اس پر صدقہ فطر واجب نہیں اس کے مال میں سے نہ دیا جاوے گا مسئلہ بہتر یہ ہے کہ جس وقت مرد لوگ نماز کے لئے عید گاہ جاتے ہیں اس سے پہلے ہی صدقہ دیدے اگر پہلے نہ دیا تو خیر بعد بھی مسئلہ کسی نے صدقہ فطر عید کے دن سے پہلے ہی رمضان میں دیدیا تب بھی ادا ہو گیا اب دوبارہ دینا واجب نہیں مسئلہ اگر کسی نے عید کے بعد صدقہ فطر جب علی مرتضیٰ ملک مالک تصاحب اوقیتہ وان لم یمل علیہ احوال عند طلوع فجر یوم الفطر ولم یکن للتجارہ فارغ عن الدین و حاجۃ الاصلیۃ و حاجۃ عیالہ و المعبر فیہا الکفایۃ لا التقدر بہ ہی مسکنہ و اثاثہ و ثیابہ و قرضہ و سلاحہ و عیدہ و الخیرۃ و مرافقہ مسئلہ دارالکتاب لکن تزیید علی حاجتہا

مالیکن اکل یحل اخذ الصدقہ فی الصبح و فیہما سئل محمد بن ناریض زید عبا و حاتوت یستغلبا و دار غلبہ ثلاثہ آلاف ولا تنکی نفقۃ و نفقۃ عیالہ سنتہ علیہ اخذ الزکوٰۃ و الذی یلزم مامران نا کان من اثاث المنزل ثیاب البلی و اوانی الاستعمال مالا بد لا شایئ منہ فہو من المقتدرۃ و ما زاد علی ذلک من اعلی و الادانی و الاثاثہ اقل یصدق بہا الزکوٰۃ اذا بلغ نصاب التصریر غنیۃ و رد اختیارہ و ۱۵ و ذکر فی الفتاویٰ من لہ حوائج و دو و لکن غلبہا لا کفایت عیالہ نہ فی ضرور و ۱۶ و ان کان مالہ اکثر من دینہ کی الغاضل اذا بلغ نصابہ ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ و ۳۱ و ۳۲ و ۳۳ و ۳۴ و ۳۵ و ۳۶ و ۳۷ و ۳۸ و ۳۹ و ۴۰ و ۴۱ و ۴۲ و ۴۳ و ۴۴ و ۴۵ و ۴۶ و ۴۷ و ۴۸ و ۴۹ و ۵۰ و ۵۱ و ۵۲ و ۵۳ و ۵۴ و ۵۵ و ۵۶ و ۵۷ و ۵۸ و ۵۹ و ۶۰ و ۶۱ و ۶۲ و ۶۳ و ۶۴ و ۶۵ و ۶۶ و ۶۷ و ۶۸ و ۶۹ و ۷۰ و ۷۱ و ۷۲ و ۷۳ و ۷۴ و ۷۵ و ۷۶ و ۷۷ و ۷۸ و ۷۹ و ۸۰ و ۸۱ و ۸۲ و ۸۳ و ۸۴ و ۸۵ و ۸۶ و ۸۷ و ۸۸ و ۸۹ و ۹۰ و ۹۱ و ۹۲ و ۹۳ و ۹۴ و ۹۵ و ۹۶ و ۹۷ و ۹۸ و ۹۹ و ۱۰۰ و ۱۰۱ و ۱۰۲ و ۱۰۳ و ۱۰۴ و ۱۰۵ و ۱۰۶ و ۱۰۷ و ۱۰۸ و ۱۰۹ و ۱۱۰ و ۱۱۱ و ۱۱۲ و ۱۱۳ و ۱۱۴ و ۱۱۵ و ۱۱۶ و ۱۱۷ و ۱۱۸ و ۱۱۹ و ۱۲۰ و ۱۲۱ و ۱۲۲ و ۱۲۳ و ۱۲۴ و ۱۲۵ و ۱۲۶ و ۱۲۷ و ۱۲۸ و ۱۲۹ و ۱۳۰ و ۱۳۱ و ۱۳۲ و ۱۳۳ و ۱۳۴ و ۱۳۵ و ۱۳۶ و ۱۳۷ و ۱۳۸ و ۱۳۹ و ۱۴۰ و ۱۴۱ و ۱۴۲ و ۱۴۳ و ۱۴۴ و ۱۴۵ و ۱۴۶ و ۱۴۷ و ۱۴۸ و ۱۴۹ و ۱۵۰ و ۱۵۱ و ۱۵۲ و ۱۵۳ و ۱۵۴ و ۱۵۵ و ۱۵۶ و ۱۵۷ و ۱۵۸ و ۱۵۹ و ۱۶۰ و ۱۶۱ و ۱۶۲ و ۱۶۳ و ۱۶۴ و ۱۶۵ و ۱۶۶ و ۱۶۷ و ۱۶۸ و ۱۶۹ و ۱۷۰ و ۱۷۱ و ۱۷۲ و ۱۷۳ و ۱۷۴ و ۱۷۵ و ۱۷۶ و ۱۷۷ و ۱۷۸ و ۱۷۹ و ۱۸۰ و ۱۸۱ و ۱۸۲ و ۱۸۳ و ۱۸۴ و ۱۸۵ و ۱۸۶ و ۱۸۷ و ۱۸۸ و ۱۸۹ و ۱۹۰ و ۱۹۱ و ۱۹۲ و ۱۹۳ و ۱۹۴ و ۱۹۵ و ۱۹۶ و ۱۹۷ و ۱۹۸ و ۱۹۹ و ۲۰۰ و ۲۰۱ و ۲۰۲ و ۲۰۳ و ۲۰۴ و ۲۰۵ و ۲۰۶ و ۲۰۷ و ۲۰۸ و ۲۰۹ و ۲۱۰ و ۲۱۱ و ۲۱۲ و ۲۱۳ و ۲۱۴ و ۲۱۵ و ۲۱۶ و ۲۱۷ و ۲۱۸ و ۲۱۹ و ۲۲۰ و ۲۲۱ و ۲۲۲ و ۲۲۳ و ۲۲۴ و ۲۲۵ و ۲۲۶ و ۲۲۷ و ۲۲۸ و ۲۲۹ و ۲۳۰ و ۲۳۱ و ۲۳۲ و ۲۳۳ و ۲۳۴ و ۲۳۵ و ۲۳۶ و ۲۳۷ و ۲۳۸ و ۲۳۹ و ۲۴۰ و ۲۴۱ و ۲۴۲ و ۲۴۳ و ۲۴۴ و ۲۴۵ و ۲۴۶ و ۲۴۷ و ۲۴۸ و ۲۴۹ و ۲۵۰ و ۲۵۱ و ۲۵۲ و ۲۵۳ و ۲۵۴ و ۲۵۵ و ۲۵۶ و ۲۵۷ و ۲۵۸ و ۲۵۹ و ۲۶۰ و ۲۶۱ و ۲۶۲ و ۲۶۳ و ۲۶۴ و ۲۶۵ و ۲۶۶ و ۲۶۷ و ۲۶۸ و ۲۶۹ و ۲۷۰ و ۲۷۱ و ۲۷۲ و ۲۷۳ و ۲۷۴ و ۲۷۵ و ۲۷۶ و ۲۷۷ و ۲۷۸ و ۲۷۹ و ۲۸۰ و ۲۸۱ و ۲۸۲ و ۲۸۳ و ۲۸۴ و ۲۸۵ و ۲۸۶ و ۲۸۷ و ۲۸۸ و ۲۸۹ و ۲۹۰ و ۲۹۱ و ۲۹۲ و ۲۹۳ و ۲۹۴ و ۲۹۵ و ۲۹۶ و ۲۹۷ و ۲۹۸ و ۲۹۹ و ۳۰۰ و ۳۰۱ و ۳۰۲ و ۳۰۳ و ۳۰۴ و ۳۰۵ و ۳۰۶ و ۳۰۷ و ۳۰۸ و ۳۰۹ و ۳۱۰ و ۳۱۱ و ۳۱۲ و ۳۱۳ و ۳۱۴ و ۳۱۵ و ۳۱۶ و ۳۱۷ و ۳۱۸ و ۳۱۹ و ۳۲۰ و ۳۲۱ و ۳۲۲ و ۳۲۳ و ۳۲۴ و ۳۲۵ و ۳۲۶ و ۳۲۷ و ۳۲۸ و ۳۲۹ و ۳۳۰ و ۳۳۱ و ۳۳۲ و ۳۳۳ و ۳۳۴ و ۳۳۵ و ۳۳۶ و ۳۳۷ و ۳۳۸ و ۳۳۹ و ۳۴۰ و ۳۴۱ و ۳۴۲ و ۳۴۳ و ۳۴۴ و ۳۴۵ و ۳۴۶ و ۳۴۷ و ۳۴۸ و ۳۴۹ و ۳۵۰ و ۳۵۱ و ۳۵۲ و ۳۵۳ و ۳۵۴ و ۳۵۵ و ۳۵۶ و ۳۵۷ و ۳۵۸ و ۳۵۹ و ۳۶۰ و ۳۶۱ و ۳۶۲ و ۳۶۳ و ۳۶۴ و ۳۶۵ و ۳۶۶ و ۳۶۷ و ۳۶۸ و ۳۶۹ و ۳۷۰ و ۳۷۱ و ۳۷۲ و ۳۷۳ و ۳۷۴ و ۳۷۵ و ۳۷۶ و ۳۷۷ و ۳۷۸ و ۳۷۹ و ۳۸۰ و ۳۸۱ و ۳۸۲ و ۳۸۳ و ۳۸۴ و ۳۸۵ و ۳۸۶ و ۳۸۷ و ۳۸۸ و ۳۸۹ و ۳۹۰ و ۳۹۱ و ۳۹۲ و ۳۹۳ و ۳۹۴ و ۳۹۵ و ۳۹۶ و ۳۹۷ و ۳۹۸ و ۳۹۹ و ۴۰۰ و ۴۰۱ و ۴۰۲ و ۴۰۳ و ۴۰۴ و ۴۰۵ و ۴۰۶ و ۴۰۷ و ۴۰۸ و ۴۰۹ و ۴۱۰ و ۴۱۱ و ۴۱۲ و ۴۱۳ و ۴۱۴ و ۴۱۵ و ۴۱۶ و ۴۱۷ و ۴۱۸ و ۴۱۹ و ۴۲۰ و ۴۲۱ و ۴۲۲ و ۴۲۳ و ۴۲۴ و ۴۲۵ و ۴۲۶ و ۴۲۷ و ۴۲۸ و ۴۲۹ و ۴۳۰ و ۴۳۱ و ۴۳۲ و ۴۳۳ و ۴۳۴ و ۴۳۵ و ۴۳۶ و ۴۳۷ و ۴۳۸ و ۴۳۹ و ۴۴۰ و ۴۴۱ و ۴۴۲ و ۴۴۳ و ۴۴۴ و ۴۴۵ و ۴۴۶ و ۴۴۷ و ۴۴۸ و ۴۴۹ و ۴۵۰ و ۴۵۱ و ۴۵۲ و ۴۵۳ و ۴۵۴ و ۴۵۵ و ۴۵۶ و ۴۵۷ و ۴۵۸ و ۴۵۹ و ۴۶۰ و ۴۶۱ و ۴۶۲ و ۴۶۳ و ۴۶۴ و ۴۶۵ و ۴۶۶ و ۴۶۷ و ۴۶۸ و ۴۶۹ و ۴۷۰ و ۴۷۱ و ۴۷۲ و ۴۷۳ و ۴۷۴ و ۴۷۵ و ۴۷۶ و ۴۷۷ و ۴۷۸ و ۴۷۹ و ۴۸۰ و ۴۸۱ و ۴۸۲ و ۴۸۳ و ۴۸۴ و ۴۸۵ و ۴۸۶ و ۴۸۷ و ۴۸۸ و ۴۸۹ و ۴۹۰ و ۴۹۱ و ۴۹۲ و ۴۹۳ و ۴۹۴ و ۴۹۵ و ۴۹۶ و ۴۹۷ و ۴۹۸ و ۴۹۹ و ۵۰۰ و ۵۰۱ و ۵۰۲ و ۵۰۳ و ۵۰۴ و ۵۰۵ و ۵۰۶ و ۵۰۷ و ۵۰۸ و ۵۰۹ و ۵۱۰ و ۵۱۱ و ۵۱۲ و ۵۱۳ و ۵۱۴ و ۵۱۵ و ۵۱۶ و ۵۱۷ و ۵۱۸ و ۵۱۹ و ۵۲۰ و ۵۲۱ و ۵۲۲ و ۵۲۳ و ۵۲۴ و ۵۲۵ و ۵۲۶ و ۵۲۷ و ۵۲۸ و ۵۲۹ و ۵۳۰ و ۵۳۱ و ۵۳۲ و ۵۳۳ و ۵۳۴ و ۵۳۵ و ۵۳۶ و ۵۳۷ و ۵۳۸ و ۵۳۹ و ۵۴۰ و ۵۴۱ و ۵۴۲ و ۵۴۳ و ۵۴۴ و ۵۴۵ و ۵۴۶ و ۵۴۷ و ۵۴۸ و ۵۴۹ و ۵۵۰ و ۵۵۱ و ۵۵۲ و ۵۵۳ و ۵۵۴ و ۵۵۵ و ۵۵۶ و ۵۵۷ و ۵۵۸ و ۵۵۹ و ۵۶۰ و ۵۶۱ و ۵۶۲ و ۵۶۳ و ۵۶۴ و ۵۶۵ و ۵۶۶ و ۵۶۷ و ۵۶۸ و ۵۶۹ و ۵۷۰ و ۵۷۱ و ۵۷۲ و ۵۷۳ و ۵۷۴ و ۵۷۵ و ۵۷۶ و ۵۷۷ و ۵۷۸ و ۵۷۹ و ۵۸۰ و ۵۸۱ و ۵۸۲ و ۵۸۳ و ۵۸۴ و ۵۸۵ و ۵۸۶ و ۵۸۷ و ۵۸۸ و ۵۸۹ و ۵۹۰ و ۵۹۱ و ۵۹۲ و ۵۹۳ و ۵۹۴ و ۵۹۵ و ۵۹۶ و ۵۹۷ و ۵۹۸ و ۵۹۹ و ۶۰۰ و ۶۰۱ و ۶۰۲ و ۶۰۳ و ۶۰۴ و ۶۰۵ و ۶۰۶ و ۶۰۷ و ۶۰۸ و ۶۰۹ و ۶۱۰ و ۶۱۱ و ۶۱۲ و ۶۱۳ و ۶۱۴ و ۶۱۵ و ۶۱۶ و ۶۱۷ و ۶۱۸ و ۶۱۹ و ۶۲۰ و ۶۲۱ و ۶۲۲ و ۶۲۳ و ۶۲۴ و ۶۲۵ و ۶۲۶ و ۶۲۷ و ۶۲۸ و ۶۲۹ و ۶۳۰ و ۶۳۱ و ۶۳۲ و ۶۳۳ و ۶۳۴ و ۶۳۵ و ۶۳۶ و ۶۳۷ و ۶۳۸ و ۶۳۹ و ۶۴۰ و ۶۴۱ و ۶۴۲ و ۶۴۳ و ۶۴۴ و ۶۴۵ و ۶۴۶ و ۶۴۷ و ۶۴۸ و ۶۴۹ و ۶۵۰ و ۶۵۱ و ۶۵۲ و ۶۵۳ و ۶۵۴ و ۶۵۵ و ۶۵۶ و ۶۵۷ و ۶۵۸ و ۶۵۹ و ۶۶۰ و ۶۶۱ و ۶۶۲ و ۶۶۳ و ۶۶۴ و ۶۶۵ و ۶۶۶ و ۶۶۷ و ۶۶۸ و ۶۶۹ و ۶۷۰ و ۶۷۱ و ۶۷۲ و ۶۷۳ و ۶۷۴ و ۶۷۵ و ۶۷۶ و ۶۷۷ و ۶۷۸ و ۶۷۹ و ۶۸۰ و ۶۸۱ و ۶۸۲ و ۶۸۳ و ۶۸۴ و ۶۸۵ و ۶۸۶ و ۶۸۷ و ۶۸۸ و ۶۸۹ و ۶۹۰ و ۶۹۱ و ۶۹۲ و ۶۹۳ و ۶۹۴ و ۶۹۵ و ۶۹۶ و ۶۹۷ و ۶۹۸ و ۶۹۹ و ۷۰۰ و ۷۰۱ و ۷۰۲ و ۷۰۳ و ۷۰۴ و ۷۰۵ و ۷۰۶ و ۷۰۷ و ۷۰۸ و ۷۰۹ و ۷۱۰ و ۷۱۱ و ۷۱۲ و ۷۱۳ و ۷۱۴ و ۷۱۵ و ۷۱۶ و ۷۱۷ و ۷۱۸ و ۷۱۹ و ۷۲۰ و ۷۲۱ و ۷۲۲ و ۷۲۳ و ۷۲۴ و ۷۲۵ و ۷۲۶ و ۷۲۷ و ۷۲۸ و ۷۲۹ و ۷۳۰ و ۷۳۱ و ۷۳۲ و ۷۳۳ و ۷۳۴ و ۷۳۵ و ۷۳۶ و ۷۳۷ و ۷۳۸ و ۷۳۹ و ۷۴۰ و ۷۴۱ و ۷۴۲ و ۷۴۳ و ۷۴۴ و ۷۴۵ و ۷۴۶ و ۷۴۷ و ۷۴۸ و ۷۴۹ و ۷۵۰ و ۷۵۱ و ۷۵۲ و ۷۵۳ و ۷۵۴ و ۷۵۵ و ۷۵۶ و ۷۵۷ و ۷۵۸ و ۷۵۹ و ۷۶۰ و ۷۶۱ و ۷۶۲ و ۷۶۳ و ۷۶۴ و ۷۶۵ و ۷۶۶ و ۷۶۷ و ۷۶۸ و ۷۶۹ و ۷۷۰ و ۷۷۱ و ۷۷۲ و ۷۷۳ و ۷۷۴ و ۷۷۵ و ۷۷۶ و ۷۷۷ و ۷۷۸ و ۷۷۹ و ۷۸۰ و ۷۸۱ و ۷۸۲ و ۷۸۳ و ۷۸۴ و ۷۸۵ و ۷۸۶ و ۷۸۷ و ۷۸۸ و ۷۸۹ و ۷۹۰ و ۷۹۱ و ۷۹۲ و ۷۹۳ و ۷۹۴ و ۷۹۵ و ۷۹۶ و ۷۹۷ و ۷۹۸ و ۷۹۹ و ۸۰۰ و ۸۰۱ و ۸۰۲ و ۸۰۳ و ۸۰۴ و ۸۰۵ و ۸۰۶ و ۸۰۷ و ۸۰۸ و ۸۰۹ و ۸۱۰ و ۸۱۱ و ۸۱۲ و ۸۱۳ و ۸۱۴ و ۸۱۵ و ۸۱۶ و ۸۱۷ و ۸۱۸ و ۸۱۹ و ۸۲۰ و ۸۲۱ و ۸۲۲ و ۸۲۳ و ۸۲۴ و ۸۲۵ و ۸۲۶ و ۸۲۷ و ۸۲۸ و ۸۲۹ و ۸۳۰ و ۸۳۱ و ۸۳۲ و ۸۳۳ و ۸۳۴ و ۸۳۵ و ۸۳۶ و ۸۳۷ و ۸۳۸ و ۸۳۹ و ۸۴۰ و ۸۴۱ و ۸۴۲ و ۸۴۳ و ۸۴۴ و ۸۴۵ و ۸۴۶ و ۸۴۷ و ۸۴۸ و ۸۴۹ و ۸۵۰ و ۸۵۱ و ۸۵۲ و ۸۵۳ و ۸۵۴ و ۸۵۵ و ۸۵۶ و ۸۵۷ و ۸۵۸ و ۸۵۹ و ۸۶۰ و ۸۶۱ و ۸۶۲ و ۸۶۳ و ۸۶۴ و ۸۶۵ و ۸۶۶ و ۸۶۷ و ۸۶۸ و ۸۶۹ و ۸۷۰ و ۸۷۱ و ۸۷۲ و ۸۷۳ و ۸۷۴ و ۸۷۵ و ۸۷۶ و ۸۷۷ و ۸۷۸ و ۸۷۹ و ۸۸۰ و ۸۸۱ و ۸۸۲ و ۸۸۳ و ۸۸۴ و ۸۸۵ و ۸۸۶ و ۸۸۷ و ۸۸۸ و ۸۸۹ و ۸۹۰ و ۸۹۱ و ۸۹۲ و ۸۹۳ و ۸۹۴ و ۸۹۵ و ۸۹۶ و ۸۹۷ و ۸۹۸ و ۸۹۹ و ۹۰۰ و ۹۰۱ و ۹۰۲ و ۹۰۳ و ۹۰۴ و ۹۰۵ و ۹۰۶ و ۹۰۷ و ۹۰۸ و ۹۰۹ و ۹۱۰ و ۹۱۱ و ۹۱۲ و ۹۱۳ و ۹۱۴ و ۹۱۵ و ۹۱۶ و ۹۱۷ و ۹۱۸ و ۹۱۹ و ۹۲۰ و ۹۲۱ و ۹۲۲ و ۹۲۳ و ۹۲۴ و ۹۲۵ و ۹۲۶ و ۹۲۷ و ۹۲۸ و ۹۲۹ و ۹۳۰ و ۹۳۱ و ۹۳۲ و ۹۳۳ و ۹۳۴ و ۹۳۵ و ۹۳۶ و ۹۳۷ و ۹۳۸ و ۹۳۹ و ۹۴۰ و ۹۴۱ و ۹۴۲ و ۹۴۳ و ۹۴۴ و ۹۴۵ و ۹۴۶ و ۹۴۷ و ۹۴۸ و ۹۴۹ و ۹۵۰ و ۹۵۱ و ۹۵۲ و ۹۵۳ و ۹۵۴ و ۹۵۵ و ۹۵۶ و ۹۵۷ و ۹۵۸ و ۹۵۹ و ۹۶۰ و ۹۶۱ و ۹۶۲ و ۹۶۳ و ۹۶۴ و ۹۶۵ و ۹۶۶ و ۹۶۷ و ۹۶۸ و ۹۶۹ و ۹۷۰ و ۹۷۱ و ۹۷۲ و ۹۷۳ و ۹۷۴ و ۹۷۵ و ۹۷۶ و ۹۷۷ و ۹۷۸ و ۹۷۹ و ۹۸۰ و ۹۸۱ و ۹۸۲ و ۹۸۳ و ۹۸۴ و ۹۸۵ و ۹۸۶ و ۹۸۷ و ۹۸۸ و ۹۸۹ و ۹۹۰ و ۹۹۱ و ۹۹۲ و ۹۹۳ و ۹۹۴ و ۹۹۵ و ۹۹۶ و ۹۹۷ و ۹۹۸ و ۹۹۹ و ۱۰۰۰ و ۱۰۰۱ و ۱۰۰۲ و ۱۰۰۳ و ۱۰۰۴ و ۱۰۰۵ و ۱۰۰۶ و ۱۰۰۷ و ۱۰۰۸ و ۱۰۰۹ و ۱۰۱۰ و ۱۰۱۱ و ۱۰۱۲ و ۱۰۱۳ و ۱۰۱۴ و ۱۰۱۵ و ۱۰۱۶ و ۱۰۱۷ و ۱۰۱۸ و ۱۰۱۹ و ۱۰۲۰ و ۱۰۲۱ و ۱۰۲۲ و ۱۰۲۳ و ۱۰۲۴ و ۱۰۲۵ و ۱۰۲۶ و ۱۰۲۷ و ۱۰۲۸ و ۱۰۲۹ و ۱۰۳۰ و ۱۰۳۱ و ۱۰۳۲ و ۱۰۳۳ و ۱۰۳۴ و ۱۰۳۵ و ۱۰۳۶ و ۱۰۳۷ و ۱۰۳۸ و ۱۰۳۹ و ۱۰۴۰ و ۱۰۴۱ و ۱۰۴۲ و ۱۰۴۳ و ۱۰۴۴ و ۱۰۴۵ و ۱۰۴۶ و ۱۰۴۷ و ۱۰۴۸ و ۱۰۴۹ و ۱۰۵۰ و ۱۰۵۱ و ۱۰۵۲ و ۱۰۵۳ و ۱۰۵۴ و ۱۰۵۵ و ۱۰۵۶ و ۱۰۵۷ و ۱۰۵۸ و ۱۰۵۹ و ۱۰۶۰ و ۱۰۶۱ و ۱۰۶۲ و ۱۰۶۳ و ۱۰۶۴ و ۱۰۶۵ و ۱۰۶۶ و ۱۰۶۷ و ۱۰۶۸ و ۱۰۶۹ و ۱۰۷۰ و ۱۰۷۱ و ۱۰۷۲ و ۱۰۷۳ و ۱۰۷۴ و ۱۰۷۵ و ۱۰۷۶ و ۱۰۷۷ و ۱۰۷۸ و ۱۰۷۹ و ۱۰۸۰ و ۱۰۸۱ و ۱۰۸۲ و ۱۰۸۳ و ۱۰۸۴ و ۱۰۸۵ و ۱۰۸۶ و ۱۰۸۷ و ۱۰۸۸ و ۱۰۸۹ و ۱۰۹۰ و ۱۰۹۱ و ۱۰۹۲ و ۱۰۹۳ و ۱۰۹۴ و ۱۰۹۵ و ۱۰۹۶ و ۱۰۹۷ و ۱۰۹۸ و ۱۰۹۹ و ۱۱۰۰ و ۱۱۰۱ و ۱۱۰۲ و ۱۱۰۳ و ۱۱۰۴ و ۱۱۰۵ و ۱۱۰۶ و ۱۱۰۷ و ۱۱۰۸ و ۱۱۰۹ و ۱۱۱۰ و ۱۱۱۱ و ۱۱۱۲ و ۱۱۱۳ و ۱۱۱۴ و ۱۱۱۵ و ۱۱۱۶ و ۱۱۱۷ و ۱۱۱۸ و ۱۱۱۹ و ۱۱۲۰ و ۱۱۲۱ و ۱۱۲۲ و ۱۱۲۳ و ۱۱۲۴ و ۱۱۲۵ و ۱۱۲۶ و ۱۱۲۷ و ۱۱۲۸ و ۱۱۲۹ و ۱۱۳۰ و ۱۱۳۱ و ۱۱۳۲ و ۱۱۳۳ و ۱۱۳۴ و ۱۱۳۵ و ۱۱۳۶ و ۱۱۳۷ و ۱۱۳۸ و ۱۱۳۹ و ۱۱۴۰ و ۱۱۴۱ و ۱۱۴۲ و ۱۱۴۳ و ۱۱۴۴ و ۱۱۴۵ و ۱۱۴۶ و ۱۱۴۷ و ۱۱۴۸ و ۱۱۴۹ و ۱۱۵۰ و ۱۱۵۱ و ۱۱۵۲ و ۱۱۵۳ و ۱۱۵۴ و ۱۱۵۵ و ۱۱۵۶ و ۱۱۵۷ و ۱۱۵۸ و ۱۱۵۹ و ۱۱۶۰ و ۱۱۶۱ و ۱۱۶۲ و ۱۱۶۳ و ۱۱۶۴ و ۱۱۶۵ و ۱۱۶۶ و ۱۱۶۷ و ۱۱۶۸ و ۱۱۶۹ و ۱۱۷۰ و ۱۱۷۱ و ۱۱۷۲ و ۱۱۷۳ و ۱۱۷۴ و ۱۱۷۵ و ۱۱۷۶ و ۱۱۷۷ و ۱۱۷۸ و ۱۱۷۹ و ۱۱۸۰ و ۱۱۸۱ و ۱۱۸۲ و ۱۱۸۳ و ۱۱۸۴ و ۱۱۸۵ و ۱۱۸۶ و ۱۱۸۷ و ۱۱۸۸ و ۱۱۸۹ و ۱۱۹۰ و ۱۱۹۱ و ۱۱۹۲ و ۱۱۹۳ و ۱۱۹۴ و ۱۱۹۵ و ۱۱۹۶ و ۱۱۹۷ و ۱۱۹۸ و ۱۱۹۹ و ۱۲۰۰ و ۱۲۰۱ و ۱۲۰۲ و ۱۲۰۳ و ۱۲۰۴ و ۱۲۰۵ و ۱۲۰۶ و ۱۲۰۷ و ۱۲۰۸ و ۱۲۰۹ و ۱۲۱۰ و ۱۲۱۱ و ۱۲۱۲ و ۱۲۱۳ و ۱۲۱۴ و ۱۲۱۵ و ۱۲۱۶ و ۱۲۱۷ و ۱۲۱۸ و ۱۲۱۹ و ۱۲۲۰ و ۱۲۲۱ و ۱۲۲۲ و ۱۲۲۳ و ۱۲۲۴ و ۱۲۲۵ و ۱۲۲۶ و ۱۲۲۷ و ۱۲۲۸ و ۱۲۲۹ و ۱۲۳۰ و ۱۲۳۱ و ۱۲۳۲ و ۱۲۳۳ و ۱۲۳۴ و ۱۲۳۵ و ۱۲۳۶ و ۱۲۳۷ و ۱۲۳۸ و ۱۲۳۹ و ۱۲۴۰ و ۱۲۴۱ و ۱۲۴۲ و ۱۲۴۳ و ۱۲۴۴ و ۱۲۴۵ و ۱۲۴۶ و ۱۲۴۷ و ۱۲۴۸ و ۱۲۴۹ و ۱۲۵۰ و ۱۲۵۱ و ۱۲۵۲ و ۱۲۵۳ و ۱۲۵۴ و ۱۲۵۵ و ۱۲۵۶ و ۱۲۵۷ و ۱۲۵۸ و ۱۲۵۹ و ۱۲۶۰ و ۱۲۶۱ و ۱۲۶۲ و ۱۲۶۳ و ۱۲۶۴ و ۱۲۶۵ و ۱۲۶۶ و ۱۲۶۷ و ۱۲۶۸ و ۱۲۶۹ و ۱۲۷۰ و ۱۲۷۱ و ۱۲۷۲ و ۱۲۷۳ و ۱۲۷۴ و ۱۲۷۵ و ۱۲۷۶ و ۱۲۷۷ و ۱۲۷۸ و ۱۲۷۹ و ۱۲۸۰ و ۱۲۸۱ و ۱۲۸۲ و ۱۲۸۳ و ۱۲۸۴ و ۱۲۸۵ و ۱۲۸۶ و ۱۲۸۷ و ۱۲۸۸ و ۱۲۸۹ و ۱۲۹۰ و ۱۲۹۱ و ۱۲۹۲ و ۱۲۹۳ و ۱۲۹۴ و ۱۲۹۵ و ۱۲۹۶ و ۱۲۹۷ و ۱۲۹۸ و ۱۲۹۹ و ۱۳۰۰ و ۱۳۰۱ و ۱۳۰۲ و ۱۳۰۳ و ۱۳۰۴ و ۱۳۰۵ و ۱۳۰۶ و ۱۳۰۷ و ۱۳۰۸ و ۱۳۰۹ و ۱۳۱۰ و ۱۳۱۱ و ۱۳۱۲ و ۱۳۱۳ و ۱۳۱۴ و ۱۳۱۵ و ۱۳۱۶ و ۱۳۱۷ و ۱۳۱۸ و ۱۳۱۹ و ۱۳۲۰ و ۱۳۲۱ و ۱۳۲۲ و ۱۳۲۳ و ۱۳۲۴ و ۱۳۲۵ و ۱۳۲۶ و ۱۳۲۷ و ۱۳۲۸ و ۱۳۲۹

ہی اللہ تعالیٰ کے پاس مقبول ہو جاتا ہے تو خوب خوشی سے اور خوب دل کھول کر قربانی کیا کرادو
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قربانی کے بدن پر جتنے بال ہوتے ہیں ہر سر بال کو
بدلے میں ایک ایک نیکی لکھی جاتی ہے، سبحان اللہ بھلا سوچو تو کہ اس سے بڑھ کر اور کیا ثواب ہوگا
کہ ایک قربانی کرنے سے ہزاروں لاکھوں نیکیاں مل جاتی ہیں، بھڑکے بدن پر جتنے بال ہوتے
ہیں اگر کوئی صبح سے شام تک گنتے تب بھی نہ گن پاوے پس سوچو تو کتنی نیکیاں ہوں گی بڑی نینداری
کی بات تو یہ ہے کہ اگر کسی پر قربانی کرنا واجب بھی نہ ہو تب بھی اتنے بھیاں ثواب کے لالچ
سے قربانی کر دینا چاہیے کہ جب یہ دن چلے جاوے تو یہ دولت کہاں نصیب ہوگی اور اتنی آسانی
سے اتنی نیکیاں کیسے کمائے گی اور اگر اللہ نے مالدار اور امیر بنایا ہو تو مناسب ہو کہ جہاں
اپنی طرف سے قربانی کرے جو رشتہ دار مر گئے ہیں جیسے ماں باپ وغیرہ ان کی طرف سے بھی
قربانی کرے کہ ان کی روح کو اتنا بڑا ثواب پہنچ جاوے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے
آپ کی بیبیوں کی طرف سے اپنے پیرو غیرہ کی طرف سے کرے اور نہیں تو کم سو کم اتنا ضرور کرے کہ
اپنی طرف سے قربانی کرے کیونکہ مالدار پر تو واجب ہے جس کے پاس مال و دولت سب کچھ موجود
ہے اور قربانی کرنا اس پر واجب ہے پھر بھی اس نے قربانی نہ کی اس سے بڑھ کر بد نصیب اور محروم
اور کون ہوگا اور گناہ رہا سو الگ جب قربانی کا جانور قبلہ رخ لٹا دے تو پہلے یہ دعا پڑھے۔
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ الَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَقِيقًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَا
وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ
پھر سُبْحَانَ اللَّهِ أَكْبَرُ کہے ذبح کرے اور ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے۔ اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي كَمَا
تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِيبِكَ مُحَمَّدٍ وَخَلِيلِكَ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ سلم جس پر صدقہ فطر
واجب ہے اس پر بقرہ عید کے دنوں میں قربانی کرنا بھی واجب ہے اور اگر اتنا مال نہ ہو جتنے کے
ہونے سے صدقہ فطر واجب ہوتا ہے تو اس پر قربانی واجب نہیں ہے لیکن پھر بھی اگر کر دلوے
تو بہت ثواب پاوے سلم مسافر پر قربانی کرنا واجب نہیں سلم بقرہ عید کی دوپہر میں
سے لیکر بارہویں تاریخ کی شام تک قربانی کرنے کا وقت ہے چاہے جس دن قربانی کرے
لیکن قربانی کرنے کا سب سے بہتر دن بقرہ عید کا دن ہے پھر گیارہویں تاریخ پھر بارہویں تاریخ
سلم بقرہ عید کی نماز ہونے سے پہلے قربانی کرنا درست نہیں ہے جب تک نماز پڑھ چکیں تب
کرے البتہ اگر کوئی کسی دیہات میں اور گاؤں میں رہتی ہو تو وہاں فجر کی نماز کے بعد بھی قربانی

سلم عن زید ابن ارقم قال
قال صحابہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ما ذہ الاضاحی قال
سنۃ یکرم ابراہیم علیہ السلام قالوا
فاننا فیہا یارسول اللہ لیکل
شعرۃ حسنة قالوا فالاخوف
یا رسول اللہ قال لیکل شعرۃ
من البصوف حسنة رواہ احمد
وابن ماجہ (مشکوۃ ۲۹)
سلم عن جابر قال سمعت النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یوم الذبح
یکشیف ثوبین یطین یطین
فلما جمہما قال فی وجبت
وجہی الخ (مشکوۃ ۲۸)
سلم وشر الکھما الاسلام اللقا
وانیسار الذی یطین بہ وجوب
صدقۃ الفطر (رد المحتار ۲۱)
وہدیہ ۳۳ سلم ولس
علی الفقیر ولسا فرامغنیہ ۱۲
ردیہ ۳۳ سلم ولس
الاضحیۃ یدخل المذبح الفرس
یوم آخر الایام لا یجوز ذلہ العنا
الذبح حتی یصلی الام العید
فاما اہل السواد فیدعون بعد
الفجر ہدیہ ۳۳ سلم
اگر کسی دوسرے کی قربانی
سے ذبح کرنا ہو تو قبلہ کو
بعد من دون کہے (فہم کی
جگہ اس شخص کا نام لے جسکی
طرف سے قربانی کر رہا ہے
سلم صبح صادق کے بعد
بھی درست ہے ۱۲

کر دینا درست ہے شہر اور قصبہ کے رہنے والے نماز کے بعد کریں مسئلہ اگر کوئی شہر
کی رہنے والی اپنی قربانی کا جانور کسی گاؤں میں بھیج دیوے تو اس کی قربانی نماز سے پہلے ہی درست
ہے اگرچہ خود وہ شہر ہی میں موجود ہے۔ لیکن جب قربانی دیہات میں بھیج دی تو نماز سے پہلے قربانی
کرنا درست ہو گیا، ذبح ہو جانے کے بعد اس کو منگوالے اور گوشت کھا لے مسئلہ بارہویں
تاریخ سورج ڈوبنے سے پہلے قربانی کرنا درست ہے۔ جب سورج ڈوب گیا تو اب قربانی
کرنا درست نہیں مسئلہ دسویں سے بارہویں تک جب جی چاہے قربانی کرے چاہے
دن میں چاہے رات میں لیکن رات کو ذبح کرنا درست نہیں کہ شاید کوئی رنگ نہ کٹے اور قربانی
درست نہ ہو۔ مسئلہ دسویں گیارہویں بارہویں تاریخ سفر میں تھی پھر بارہویں تاریخ سورج
ڈوبنے سے پہلے گھر پہنچ گئی یا پندرہ دن کہیں پھرنے کی نیت کر لی تو اب قربانی کرنا واجب
ہو گیا اسی طرح اگر پہلے اتنا مال نہ تھا اس لئے قربانی واجب نہ تھی پھر بارہویں تاریخ سورج ڈوبنے
سے پہلے کہیں سے مال مل گیا تو قربانی کرنا واجب ہے مسئلہ اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح
کرنا بہتر ہے اگر خود ذبح کرنا نہ جانتی ہو تو کسی اور سے ذبح کر دالے اور ذبح کے وقت وہاں
جانور کے سامنے کھڑی ہو جانا بہتر ہے اور اگر ایسی جگہ ہے کہ پردہ کی وجہ سے سامنے نہیں کھڑی
ہو سکتی تو بھی کچھ حرج نہیں مسئلہ قربانی کرتے وقت زبان سے نیت پڑھنا اور دعا پڑھنا ضروری
نہیں ہے اگر دل میں خیال کر لیا کہ میں قربانی کرتی ہوں اور زبان سے کچھ نہیں پڑھا فقط بسم اللہ
اللہ اکبر کہہ کے ذبح کر دیا تو بھی قربانی درست ہو گئی۔ لیکن اگر یاد ہو تو وہ دعا پڑھ لینا بہتر ہے
جو اوپر بیان ہوئی۔ مسئلہ قربانی فقط اپنی طرف سے کرنا واجب ہے اولاد کی طرف
سے واجب نہیں بلکہ اگر نابالغ اولاد مالدار بھی ہو تب بھی اس کی طرف سے کرنا واجب
نہیں نہ اپنے مال میں سے نہ اس کے مال میں سے۔ اگر کسی نے اس کی طرف سے قربانی
کر دی تو نفل ہو گئی۔ لیکن اپنے ہی مال میں سے کرے اس کے مال میں سے ہرگز نہ کرے۔
مسئلہ بکری، بکرا، بھیڑ، دنبہ، گائے، بیل، بھینس، بھینسا، اونٹ، اونٹنی اتنے جانوروں
کی قربانی درست ہے اور کسی جانور کی قربانی درست نہیں مسئلہ گائے، بھینس، اونٹ
میں اگر سات آدمی شریک ہو کر قربانی کریں تو بھی درست ہے لیکن شرط یہ ہے کہ کسی کا حصہ
ساتویں حصہ سے کم نہ ہو اور سب کی نیت قربانی کرنے کی یا عقیقہ کی ہو صرف گوشت کھانے کی
سلسلہ مصری ذرا ادا تعلیم ان عیشت ہمالی خارج المعرفی بہا کا ملع افجور (چاہے چہ ۳۴) ۱۴۳۵ھ وقت الاضیئۃ ثلاثۃ ایام العاشر والحادی عشر

والثانی عشر اولہا افضل واخرہا
ادھاد بخون فی شمار باولہا یلیا
بعطووع العین یوم لغزالی
غروب الشمس من امیر النانی
عشر الا نہ کمرہ الذبح فی البیل
(عالمگیری ص ۹۷ و بادیہ ص ۳۳)
۱۵۵۵ھ اذالمکن بالاجوب
فی اول لوق تم صار اہل
فی آخرہ بان کان کافر او عدو
او فقیر او مسافر فی اول لوق
تم صار اہلانی آخرہ یجب علیہ
(عالمگیری ص ۹۷) ۱۵۵۵ھ
والافضل ان یذبح اضحیۃ
بیدہ ان کان یمن لذلک لان
الاولی فی قربات ان تہوی
بنفسہ ان کان لا یحرف فی افضل
ان یستعین بغيرہ لکن یمنی
ان یشہد بانفسہ عالمگیری
ص ۹۷ ولا یشرط
ان یقول بلسانہ ما ینوی
بقبلہ کما فی الصلوۃ (رد المحتار
ص ۲۱۶) ۱۵۵۵ھ ویس علی اہل
ان یصحی عن اولادہ الکبار
والمراتہ الا باذنہ و فی الولد
الصغیر عن ابی حنیفہ رواہ
فی ظاہر الروایۃ مستحب واجب
(عالمگیری ص ۹۷) ۱۵۵۵ھ وما
جسہ فہو ان یکون من الجن
الشیئۃ الخنم الاول والاعلیٰ بقدر
و یذبح فی کل جن نوعہ
والذکر والاثنی سنہ و الخفی
والنعل (عالمگیری ص ۹۷)
۱۵۵۵ھ دیکھو حاشیہ و صفحہ ۲۴

دار حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ

بیشک فیہ لدا القیاس
 ۱۵۵ و لولایت و مسرت
 فاضل فی آخری ثم غلبت الی
 فی یام الخری انوسر ذبح
 احد ہما علی الفقیر و ہما
 و ہما بہ صحتہ ۱۵۶
 ۱۵۷ و زنا جزا قال اذا فہم
 سن الاکارع و الحکمہ و
 ۱۵۸ و ح الجند
 من الضان ان کان بیث
 و لولا بالثانی لا یکن بالتمیز
 من بعد مع الشی فصاح ان
 الشیہ و الشی ہوا بن جس بن
 بل یقول من البقر و الجاہل
 دولی بن الشاہ و انور و
 ۱۵۹ و فی المعراج العنان
 جس ضامن کر جب راکب
 من الذوات الصوف و
 المعزوات الشحام الاشی و
 ۱۶۰ و انیس و در حیات
 ۱۶۱ لیکن اس شرکار
 کی قربانی ہوئی اثر نہ ہوگا
 ان کی قربانی ادا ہو جائیگی
 البتہ اس غریب کو چاہیے
 کہ جتنے حصوں کی نیت
 اس نے خریدتے وقت
 کی تھی اتنے حصہ کی قربانی
 کرے بشرطیکہ قربانی کو دن
 باقی ہوں و اگر قربانی کو دن ختم
 ہو جائے تو تو حصوں کا وہ
 فقیر و مساکین کو دے دے
 دونوں میں کو ایک کی قربانی کرے
 اگر پہلے جانور کی قربانی کرے
 جو گم ہو گیا تھا تو اس میں لیکن اگر دوسرے جانور کی قربانی کرے تو اس میں یہ شرط ہے کہ یہ دوسرا جانور پہلے جانور کی قیمت میں برابر یا زیادہ ہو لیکن اگر کم ہو جائے تو اس کی قیمت میں بھی ہودہ غرا کر دے

نیت نہ ہو اگر کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم ہوگا تو کسی کی قربانی درست نہ ہوگی نہ اس کی جس کا پورا حصہ ہے نہ اس کی جس کا ساتویں سے کم ہے مسئلہ اگر گائے میں سات آدمیوں سے کم لوگ شریک ہوئے جیسے پانچ آدمی شریک ہوئے یا چھ آدمی شریک ہوئے اور کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم نہیں تب بھی سب کی قربانی درست ہے اور اگر آٹھ آدمی شریک ہو گئے تو کسی کی قربانی صحیح نہیں ہوتی مسئلہ قربانی کے لئے کسی نے گائے خریدی اور خریدنے وقت یہ نیت کی کہ اگر کوئی اور ملیگا تو اس کو بھی اس گائے میں شریک کر لیگی اور ساچھے میں قربانی کر لیگی اس کے بعد کچھ اور لوگ اس گائے میں شریک ہو گئے تو درست ہے اور اگر خریدتے وقت اس کی نیت شریک کرنے کی نہ تھی بلکہ پوری گائے اپنی طرف سے قربانی کرنے کا ارادہ تھا تو اب اس میں کسی اور کا شریک ہونا بہتر تو نہیں ہے لیکن اگر کسی اور کو شریک کر لیا تو دیکھنا چاہیے جس نے شریک کیا ہے وہ امیر ہے کہ اس پر قربانی واجب ہے یا غریب ہے جس پر قربانی واجب نہیں اگر امیر ہے تو درست ہے اور اگر غریب ہے تو درست نہیں مسئلہ اگر قربانی کا جانور کمین گم ہو گیا اس لئے دوسرا خریدا پھر وہ پہلا بھی ملیگا اگر امیر آدمی کو ایسا اتفاق ہوا تو ایک ہی جانور کی قربانی اس پر واجب ہے اور اگر غریب آدمی کو ایسا اتفاق ہوا تو دونوں جانوروں کی قربانی اس پر واجب ہوگی مسئلہ سات آدمی گائے میں شریک ہوئے تو گوشت بانٹتے وقت مکمل سے نہ بانٹیں بلکہ ٹھیک ٹھیک تول کر بانٹیں نہیں تو اگر کوئی حصہ زیادہ کم رہیگا تو سود ہو جائے گا اور گناہ ہوگا البتہ اگر گوشت کے ساتھ کلہ پائے اور کھال کو بھی شریک کر لیا تو جس طرف کلہ پائے یا کھال ہو اس طرف اگر گوشت کم ہو درست ہے چاہے جتنا کم ہو جس طرف گوشت زیادہ تھا اس طرف کلہ پائے شریک کئے تو بھی سود ہو گیا اور گناہ ہوا مسئلہ بکری سال بھر سے کم کی درست نہیں جب پورے سال بھر کی ہو تب قربانی درست ہے اور گائے بھینس دو برس سے کم کی درست نہیں پورے دو برس ہو چکیں تب قربانی درست ہے اور اونٹ پانچ برس سے کم کا درست نہیں ہے اور دنبہ یا بھیڑ اگر اتنا موٹا تازہ ہو کہ سال بھر کا معلوم ہوتا ہو اور سال بھر والے بھیڑ و دنبوں میں اگر چھوڑ دے تو کچھ فرق نہ معلوم ہوتا ہو تو ایسے وقت چھ مہینے کے دنبہ اور بھیڑ کی بھی قربانی درست ہے لے عیبن سلمان الشاہ لا تجزی الامن واحد وان کانت غلیظہ و ابقر و البقر تجزی عن سبعۃ اذا کوا بریدون بہ و لولایت و مسرت فی الزیادۃ و لایخ التقصان و عالمی ص ۱۶۱ لے و لولا حد لم اقل من سبع لم یز من احد رد المحتار ص ۱۶۱ لے و لولایت و بقرۃ یریدان یعنی بہا عن نفسه ثم اشترک فیہا ستمہ جائز استحسانا دہا یہ مسئلہ ص ۱۶۱ و دہا محمول علی النبی لانہا لم تتلین لوجوب التخصیص ہا و ذلک بکہ قال الفیروز لا یجز لان

مسئلہ ۴۲) قربانی کا گوشت کافروں کو بھی دینا جائز ہے بشرطیکہ اجرت میں نہ دیا جاوے۔
مسئلہ ۴۳) اگر کوئی جانور کا بھن ہو تو اس کی قربانی جائز ہے پھر اگر بخیر زندہ نکلے تو اسکو بھی فوج کر دے

۱۰۰

عقبتے کا بیان

(۱) مسئلہ جس کے کوئی لڑکا یا لڑکی پیدا ہو تو بہتر ہے کہ ساتویں دن اس کا نام رکھ دے اور عقیقہ کر دے عقیقہ کر دینے سے بچہ کی سب آلا بلا دور ہو جاتی ہے اور آفتوں سے حفاظت رہتی تو
(۲) مسئلہ عقیقہ کا طریقہ یہ ہے کہ اگر لڑکا ہو تو دو بکری یا دو بھیڑ اور لڑکی ہو تو ایک بکری یا بھیڑ ذبح کرے یا قربانی کی گائے میں لڑکے کی واسطے دو حصے اور لڑکی کے واسطے ایک حصہ لے لے کر
اور سر کے بال منڈوا دیوے اور بال کے برابر چاندی یا سونا تول کر خیرات کر دے اور لڑکے کے سر میں اگر دل چاہے تو زعفران لگا دیوے مسئلہ اگر ساتویں دن عقیقہ نہ کرے تو جب
کرے ساتویں دن ہونے کا خیال کرنا بہتر ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ جس دن بچہ پیدا ہوا
ہو اس سے ایک دن پہلے عقیقہ کرے یعنی اگر جمعہ کو پیدا ہوا ہو تو جمعرات کو عقیقہ کر دے اور
اگر جمعرات کو پیدا ہوا ہو تو پیدہ کو کرے چاہے جب کرے وہ حساب سے ساتواں دن پڑے گا
(۳) مسئلہ یہ جو دستور ہے کہ جس وقت بچہ کے سر پر استرا رکھا جائے اور نانی سر مونڈنا شروع
کرے فوراً اسی وقت بکری ذبح ہو یہ محض مہل رسم ہے شریعت سے سب جائز ہے چاہے سر
مونڈنے کے بعد ذبح کرے یا پہلے ذبح کرے تب سر مونڈے بیوجہ ایسی باتیں تراش لینا برا ہے۔
(۴) مسئلہ جس بالور کی قربانی جائز نہیں اس کا عقیقہ ہی درست نہیں اور جس کی قربانی درست
ہے اس کا عقیقہ بھی درست ہے مسئلہ عقیقہ کا گوشت چاہے کچا تقسیم کرے چاہے پکا کر
کے بانٹے چاہے دعوت کر کے کھلا دے سب درست ہے مسئلہ عقیقہ کا گوشت باب
وآدانا نانائی، دادی وغیرہ سب کو کھانا درست ہے مسئلہ کشی کو زیادہ توفیق نہیں اس لئے
اس نے لڑکے کی طرف سے ایک ہی بکری کا عقیقہ کیا تو اس کا بھی کچھ حرج نہیں جائز ہے اور اگر بالکل
عقیقہ ہی نہ کرے تو بھی کچھ حرج نہیں۔

له ويهرب منها ما شاركتني والفقير والسلم والذمي دعا لغيري صلواته فان فرغ من والدته من ليلتها جافا لعائته انه يفيض به ما يفيض بالامداد وانما كان
 له وسيعب لمن ولده ولدان يسير يام اسبوعه درواختا ودرميصلواته ويخلق ناسه ويتصدق عند الامنة الشوشة برة شمر وفتة او ذبا لخرق عند
 اطلاق ذي شاة قطع الاضحية تنزع الذكر والاثنى سناسا فخي واحمدته وكذبة شاتان عن الغلام وشاة عن الجارية درواختا ودرميصلواته يبدأ بالخلق قبل
 الذبح (مقامات ابن رشد ودرميصلواته ويكوي حاشيته من صفه نذركه سواد فرق لهما يملأه ويغمر بمجوفة ودره وثمان كسر عليها اولاد واما ذودعوة اولاد

درو الخار ص ۳۰۰ (۳۰۰) ۳۰۰
 من حضرت مولانا محمد اسحاق
 صاحب فراتس من کوه دبی
 صوفت خود من گوشتان
 مانده پدر و عذبه لمانیز
 سارست سینه شورو کمان
 و یاب و داد وادی و دیو
 کیست عقیقه کا گوشت کمان
 منس جو اسکی شرمین کوئی
 اصیلت منس جو کس
 ابن عباس ان بنو علی الله
 علیهم السلام من اسن و ابن
 کبشاکش را واده الوداد
 عند النسانی کبشکین
 ومن ریدة قال کسانا باجانی
 اذا واده الوداد من شاک
 الخ را سه بهما الخا واده
 کسانا و اشاده الوداد
 خلق را سه بهما الخا واده
 روه الوداد و اشاده الوداد
 و روی الی الی الله علیه
 الله قال شاک الوداد
 قبلها و اشاده الوداد
 وکن اشاده الوداد
 من کونه قریت فی انفسه
 حله وون باس قریت
 پای وون کس به سر وون
 یا سر وون کس به سر وون
 کس به سر وون کس به سر وون
 حله وون کس به سر وون
 کس به سر وون کس به سر وون
 ران دانی کس به سر وون
 کس به سر وون کس به سر وون

لاست خواہ جا کہ کیا فائز کرے اور وہ ہنسی مزہ و انخاب میں بہکے جس سے وہ ہنسی میں جو عقیدہ کہ انرا ان خود ہی کہا سنا کی بہتر تو ہی کی کہ عقیدہ میں جو کہ انور کی کہنے اس کی زبان حتی الوسع نہ تو گوی

اگر مکہ سے اتنی دور پر ہو جاتی ہو کہ اس کے گھر سے مکہ تک تین منزل نہ ہو تو بے شوہر اور محرم کیسا
 ہوتے بھی جانا درست ہے مسئلہ اگر وہ محرم نابالغ ہو یا ایسا بدین ہو کہ ماں بہن وغیرہ
 سے بھی اس پر اطمینان نہیں تو اس کے ساتھ جانا درست نہیں مسئلہ جب کوئی محرم قابل
 اطمینان ساتھ جانے کے لئے ملجاوے تو اب حج کو جانے سے شوہر کا روکنا درست نہیں ہے
 اگر شوہر روکے بھی تو اس کی بات نہ مانے اور چلی جائے مسئلہ جو لڑکی ابھی جوان نہیں ہوئی
 لیکن جوانی کے قریب ہو چکی ہے اس کو بھی بغیر شرعی محرم کے جانا درست نہیں اور غیر محرم کے
 ساتھ جانا بھی درست نہیں مسئلہ جو محرم اس کو حج کرانے کے لئے جائے اس کا سارا خرچ
 اسی پر واجب ہے جو کچھ خرچ ہو دیوے مسئلہ اگر ساری عمر ایسا محرم نہ ملا جس کے ساتھ سفر
 کرے تو حج نہ کرنے کا گناہ نہ ہوگا لیکن مرتے وقت یہ وصیت کر جانا واجب ہے کہ میری طرف
 سے حج کرادینا میرے جانے کے بعد اس کے وارث اسی کے مال میں سے کسی کو خرچ دیکر تمہیں
 کہ وہ جا کر مردہ کی طرف سے حج کرادے اس سے اس کے ذمہ کاج اتر جاوے گا اور اس حج
 کو جو دوسرے کی طرف سے کیا جاتا ہے حج بدل کہتے ہیں مسئلہ اگر کسی کے ذمہ حج فرض
 تھا اور اس نے سستی سے دیر کر دی پھر وہ اندھی ہو گئی یا ایسی بیمار ہو گئی کہ سفر کے قابل نہ رہی
 تو اس کو بھی حج بدل کی وصیت کر جانا چاہیے مسئلہ اگر وہ اتنا مال پھوڑ کر مری ہو کہ قرض وغیرہ
 ہو کہ تہائی مال میں سے حج بدل کر اسکے ہیں تب تو وارث پر اس کی وصیت کا پورا کرنا
 اور حج بدل کرنا واجب ہے اور اگر مال پھوڑا ہے کہ ایک تہائی میں سے حج بدل
 نہیں ہو سکتا تو اس کا ولی حج نہ کرادے ہاں اگر ایسا کرے کہ تہائی مال قریب کا دیوے
 اور جتنا زیادہ لگے وہ خود دیدے تو البتہ حج بدل کر سکتا ہے غرض یہ ہے کہ مردے کا
 تہائی مال سے زیادہ نہ دیوے ہاں اگر اس کے سب وارث بخوشی راضی ہو جاویں کہ
 ہم اپنا حصہ نہ لیوں گے تم حج بدل کرادو تو تہائی مال سے زیادہ لگا دینا بھی درست ہے
 لیکن نابالغ وارثوں کی اجازت کا شرع میں کچھ اعتبار نہیں ہے اس لئے انکا حصہ ہرگز نہ لیوے
 مسئلہ اگر وہ حج بدل کی وصیت کرے مگر کسی لیکن مال کم تھا اس لئے تہائی مال میں
 حج بدل نہ ہو سکا اور تہائی سے زیادہ لگانے کو وارثوں نے خوشی سے منظور نہ کیا اس لئے حج

۱۔ دیکھو حاشیہ صفحہ ۳۶ نمبر ۱۰ اور اوجہ تہا من لم یسجد لزوجہ من بعد الحج لان حق الزوج لا یطہر فی الغرض كالصلوة والصوم
 وشرح نقایہ صفحہ ۱۰۰ وروا مختار صفحہ ۱۰۰ والبیہ التی بلغت حد الشهوة بمنزلة البیہ حتی لو یسافر ما من غیر محرم دیوے ۱۰۰ وروا مختار ۱۰۰
 ۲۔ دفعہ محرم علیہا لا یناتول بہ الی ادارہ حج دیوے ۱۰۰ وروا مختار ۱۰۰ ۳۔ غیب الایمان من مع اعراض او خوف الطریق ادم

یو جہ زوج ولا محرم
 وروا مختار صفحہ ۱۰۰
 ۴۔ من علیہ ہذا اذا مات
 قبل اداء فان مات من
 غیر وصیتہ یا تم بلا خلاف
 وان احب الوارث
 ان یخرج عنہ وادعوا ان
 یخرجہ ذلک لفتاویٰ اللہ
 تعالیٰ وان مات من
 وصیتہ لا یسقط الحج عنہ
 وادعوا منہ یخرج عنہ
 باتماع شراکہ وحقہ
 من ثلث مالہ سوا بقید
 الوصیت بالثلث اذ الحق
 رہا لیسری ۱۰۰
 ۵۔ وحق بالثلث وحق
 من عدم المال وان لم یخرج
 الوارث فلک لا الزیادۃ
 علیہ الا ان یخرج وشرع بعد
 موتہ وہم کبار واولی الامر
 حال جاتہ اصلہ وفاقہ
 ۶۔ من عنہ من ثلث
 مالہ سوا بقید الوصیت بالثلث
 بان اولی ان یخرج عن ثلث
 مالہ واولی بان اولی بان
 حج عنہ دیکھو صفحہ ۱۰۰
 ۷۔ بشرطیکہ اس سے حج
 نہ کر سکا جتنا مال میں
 وصیت کی ہے اتنا کم ہے
 کہ اگر جہہ ہو کوئی آٹھ حج کو
 جانے تو اسکے لئے کافی ہو سکا
 ہے تو دیوے کو چاہئے کہ وہ حج
 کی حاجی کو ذریعہ جہہ کرے

کہ وہاں کسی ضروری کو وہ رقم دیکر حج بدل کر لے۔ فان ارجع الوصی بالثلث حجاً وادی شی قبل لایحی حج من اقرب الوارثین من مکہ او ماشہ ذلک یاتی انکسار وایاتی علی الوصیۃ دیکھو صفحہ ۱۰۰

باب

منت مانتے کا بیان

۲۳

مسئلہ کسی کام پر عبادت کی بات کی کوئی منت مانتی پھر وہ کام پورا ہو گیا جس کے واسطے منت مانتی تھی تو اب منت کا پورا کرنا واجب ہے اگر منت پوری نہ کرے گی تو بہت گناہ ہوگا لیکن اگر کوئی وہابیات منت ہو جس کا شرع میں کوئی اعتبار نہیں تو اس کا پورا کرنا واجب نہیں جیسا کہ ہم آگے بیان کرتے ہیں مسئلہ کسی نے کہا یا اللہ اگر میرا فلاں کام ہو جائے تو یا حج روزے رکھوں تو جب کام ہو جاوے گا پانچ روزے رکھنے پڑیں گے اور اگر کام نہیں ہوا تو نہ رکھنا پڑیں گے۔ اگر فقط اتنا ہی کہا ہے کہ پانچ روزے رکھوں گی تو اختیار ہے چاہے پانچوں روزوں ایک دم سے لگاتار رکھے اور چاہے ایک ایک دو دو کر کے پورے پانچ کر لے دونوں باتیں درست ہیں اور اگر نذر کرتے وقت یہ کہہ دیا کہ پانچوں روزے لگاتار رکھوں گی یا دل میں یہ نیت تھی تو سب ایک دم سے رکھنے پڑیں گے اگرچہ میں ایک آدمی چھوٹ جاؤں تو پھر سے رکھے مسئلہ اگر کوئی کہے کہ جمعہ کا روزہ رکھوں گی یا محرم کی پہلی تاریخ سے دسویں تاریخ تک روزے رکھوں گی تو خاص جمعہ کو روزہ رکھنا واجب نہیں اور محرم کی خاص انہی تاریخوں میں روزہ رکھنا واجب نہیں جب چاہے دس روزے رکھے لیکن دسوں لگاتار رکھنا پڑیں گے چاہے محرم میں رکھے چاہے کسی اور مہینے میں سب جائز ہے اس طرح اگر یہ کہا اگر ان مہینوں میں یہ کام ہو جاوے تو کل ہی روزہ رکھوں گی جب بھی اختیار ہے جب چاہے رکھے مسئلہ کسی نے نذر کرتے وقت یوں کہا محرم کے مہینے کے روزے رکھوں گی تو محرم کے پورے مہینے کے روزے لگاتار رکھنا پڑیں گے اگرچہ میں کسی وجہ سے دس پانچ روزے چھوٹ جاؤں تو اس کے بدلے اتنے روزے اور رکھے سارے روزے نہ دہراؤں گے اور یہ بھی اختیار ہے کہ محرم کے مہینے میں نہ رکھے کسی اور مہینے میں رکھے لیکن سب لگاتار رکھے مسئلہ کسی نے منت مانتی کہ میری کھوئی ہوئی چیز مجھ کو ملے تو میں آٹھ رکعت نماز پڑھوں گی تو اس کے مل جانے پر آٹھ رکعت نماز پڑھنا پڑے گی چاہے ایک دم سے آٹھوں رکعتوں کی نیت باندھے یا چار چار کی نیت باندھے یا دو دو کی سب اختیار ہے اور اگر چار رکعت کی منت مانتی تو چاروں ایک ہی سلام سے پڑھنا ہوں گی الگ الگ دو دو پڑھنے سے نذر ادا نہ ہوگی۔ مسئلہ کسی نے ایک رکعت پڑھنے کی منت مانتی تو پوری دو رکعتیں پڑھنی پڑیں گی اگر تین

مسئلہ من نذر نہ کر مطلقاً
فقیر لوفار دہلیہ ۳۶۳
مسئلہ دان علق النذر بشرط
قوله لا شرع فی لوفار نہیں
النذر دہلیہ ۳۶۳
ولو قال لا شرع علی ان الصوم
یومین او ثلثہ او عشرة ازیہ
ذکر یومین وقتاً و دوی غیرہ
فان شار فرق وان شد
تاریخ الا ان یزوی التالیخ
عند النذر فی غیر طرہ متعلقاً
فان لوی فیہ التالیخ و فطر
برایہ و ما غت المرأة
فی مدۃ الصوم استأنفا
استأنفا کذا فی السراج الموضح
رعا لکیری ۳۶۳
والنذر غیر المطلق و لای جہنا
لینہیں بزمان و مکان و
درم و فقیر و دہلیہ ۳۶۳
مسئلہ و لو قال لا شرع علی ان
شوال و ذی القعدة
و ذی الحجۃ فصا صریحاً و لای
ہاں عین اشہر فانظر لویاً
قضاہ و لا یستقبل ہاں
افطر کلہ یزوی فی القضاہ
بین التفرق و التالیخ
رعا لکیری بخلاف مطہر
مسئلہ لا نذر ان یعلی ارباباً
تسلیتہ فیصلہ و لای جہنا
تسلیتین لکوف بنذر
ولا نذر ان یصلیہ تسلیتین
فیصلہ و تسلیتہ و فی بنذر
و مثل بالا فصل و شرح

فقیر لوفار دہلیہ ۳۶۳

بکری کا گوشت خیرات کرونگی تو منت ہوگئی اگر یوں کہا کہ قربانی کرونگی تو قربانی کے دن نہیں
 ذبح کرنا چاہیے اور دونوں صورتوں میں اس کا گوشت فقروں کے سوا اور کسی کو دینا اور خود
 کھانا درست نہیں جتنا خود کھاوے یا امیروں کو دیدے اتنا پھر خیرات کرنا پڑیگا مسئلہ (۱۵)
 ایک گائے قربانی کرنے کی منت مانی پھر گائے نہیں ملی تو سات بکریاں کر دے مسئلہ (۱۶)
 یوں منت مانی تھی کہ جب میرا بھائی آوے تو دس روپے خیرات کرونگی پھر آنے کی خبر اگر
 اس نے آنے سے پہلے ہی روپے خیرات کر دے تو منت پوری نہیں ہوتی آنے کے بعد پھر
 خیرات کرے مسئلہ (۱۷) اگر ایسے کام کے ہونے پر منت مانی جس کے ہونے کو چاہتی اور
 اور تنہا کرتی ہو کہ یہ کام ہو جاوے جیسے یوں کہے اگر میں اچھی ہو جاؤں تو ایسا کروں اگر میرا بھائی
 خیرت سے آ جاوے تو ایسا کروں، اگر میرا باپ مقدمہ سے بری ہو جاوے یا توکر ہو جائے
 تو ایسا کروں، تو جب وہ کام ہو جاوے منت پوری کرے، اور اگر اس طرح کہا کہ اگر میں تجھ سے
 بولوں تو دو روزے رکھوں، یا یوں کہا اگر آج میں نماز پڑھوں تو ایک روپیہ خیرات کروں پھر
 اس سے بولدی یا نماز نہ پڑی تو اختیار سے چاہے قسم کا کفارہ دیدے اور چاہے دو روزے
 رکھے اور ایک روپیہ خیرات کرے مسئلہ (۱۸) یہ منت مانی کہ ایک تہرا مرتبہ درود شریف
 پڑھوں گی یا ہزار مرتبہ کلمہ پڑھوں گی تو منت ہوگئی اور پڑھنا واجب ہو گیا، اور اگر ہزار دفعہ سبحان اللہ
 سبحان اللہ پڑھوں گی یا ہزار دفعہ لا حول پڑھوں گی تو منت نہیں ہوتی اور پڑھنا واجب نہیں۔
 مسئلہ (۱۹) منت مانی دس کلام مجید ختم کروں گی یا ایک پارہ پڑھوں گی تو منت ہوگئی مسئلہ (۲۰)
 یہ منت مانی کہ اگر فلا نام کام ہو جاوے تو مولود پڑھو اور سچی تو منت نہیں ہوتی یا یہ منت کی کہ فلا نی بات
 ہو جاوے تو فلا نے ہزار پر چادر پڑھاؤں، یہ منت بھی نہیں ہوتی یا شاہ عبد الحق صاحب کا گوشہ
 مانا، یا سہنی یا سید کبیر کی گائے مانی یا مسجد میں گلے چڑھانے اور اللہ میاں کے طاق پھر
 کی منت مانی یا بڑے پیر کی کیا رہوں گی منت مانی تو یہ منت صحیح نہیں ہوتی اس کا پورا کرنا واجب
 نہیں مسئلہ (۲۱) مشکل کشا کا روزہ، آس بی بی کا کوٹنڈا یہ سب واہیات خرافات ہر اور
 مشکل کشا کا روزہ ماننا شرک ہے مسئلہ (۲۲) منت مانی کہ فلا نی مسجد جو ٹوٹی پڑی ہے اسکو
 بنوادونگی یا فلا نا ٹیل بند ہوا دونگی تو منت بھی صحیح نہیں ہے اس کے ذمہ کچھ واجب نہیں ہوا
 مسئلہ (۲۳) اگر ٹیل کہا کہ میرا بھائی اچھا ہو جاوے تو ناچ کر اڑوں گی یا باہر ہو اونگی تو یہ منت

مسئلہ (۲۴) اصل ان قدر ان صحیح کلمہ تعریف الی شاة آخری غیر الواجب علیہ اجتاز الا اذا قصد الاجاب عن الواجب علیہ وکان فی ایامہا در و اختار صحیح
 مسئلہ ووقال للعلی ان الذبح ضرر و الا تصدق بھم فذبح مکنہ مع شاة جازما لکری مسئلہ بخلاف قدر المعلق فانه لا يجوز تعید قبل وجوب الشرط

لان المعلق علی شرط لا یجوز تعید
 لعل ان یجوز تعید شرط کا اثر
 فی الاصول فلو جاز تعید لم یجوز
 وقوع قبل وجوب بدینہ فلا یجوز
 (رد المحتار ص ۳۶) مسئلہ
 بخلاف الذبح المطلق ای سوا
 علقہ علی شرط بدینہ مثلاً ان
 قدیم غائبی او غشی در بعضی اور
 لا یرتفع ان ریت للذبح
 علی کذا لکن اذا وجد الشرط
 فی الاول وجب ان یوفی
 بندہ و فی الثانی یخیر بینہ
 بین کفارۃ یمن علی الذبح
 لانہ رتقا ہو بین یمنہ
 (رد المحتار ص ۳۶) مسئلہ
 و قدر التسمیات غیر المصلوۃ
 لم یلزم و لکن ان یعلی
 علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 کل یوم کذا لزم و فیل لزم
 (رد المحتار ص ۳۶) مسئلہ
 فی الخائفہ و لوقال علی الطحاوی
 بایست و السعی من الصلوات
 والمروۃ او علی ان اقرا القرآن
 ان فعلت کذا لا یلزم شیء
 و ہو شکل فان الاقرار علیہ
 مقصود و من جہا واجب
 و کذا الخوف و لا یجوز
 (رد المحتار ص ۳۶) مسئلہ
 و لعل ان یجوز تعید
 و یجوز تعید من اکثر العوام
 و یجوز تعید من اکثر العوام
 و الزبت و نحوہا فی صراح
 الادب لکن لکم تقریر البہرہ
 باوجاع اہل جوامع

مسئلہ (۲۵) اصل ان قدر ان صحیح کلمہ تعریف الی شاة آخری غیر الواجب علیہ اجتاز الا اذا قصد الاجاب عن الواجب علیہ وکان فی ایامہا در و اختار صحیح
 مسئلہ ووقال للعلی ان الذبح ضرر و الا تصدق بھم فذبح مکنہ مع شاة جازما لکری مسئلہ بخلاف قدر المعلق فانه لا يجوز تعید قبل وجوب الشرط

قسم اپنی جوانی کی قسم، اپنے ہاتھ پیروں کی قسم، اپنے باپ کی قسم، اپنے بچے کی قسم، اپنے پیاروں کی قسم، تمہارے سر کی قسم، تمہاری جان کی قسم، تمہاری قسم، اسی قسم، اس طرح قسم کھا کے پھر اسکے خلاف کرے تو کفارہ نہ دینا پڑے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی قسم کھانا بڑا گناہ ہے۔ حدیث شریف میں اس کی بڑی ممانعت آئی ہے واللہ کہ چھوڑ کر اور کسی کی قسم کھانا شرک کی بات ہے اس سے بہت بچنا چاہیے۔

مسئلہ کسی نے کہا تیرے گھر کا کھانا مجھ پر حرام ہے یا یوں کہا فلائی چیز میں نے اپنے اوپر حرام کر لی تو اس کہنے سے وہ چیز حرام نہیں ہوتی لیکن یہ قسم ہو گئی اب اگر کھاوے گی تو کفارہ دینا پڑے گا۔ (۹) مسئلہ کئی دوسرے کی قسم دلانے سے قسم نہیں ہوتی جیسے کسی نے تم سے کہا تمہیں خدا کی قسم یہ کام ضرور کرو تو یہ قسم نہیں ہوتی اس کے خلاف کرنا درست ہے۔ مسئلہ قسم کھا کر اسکو ساتھ ہی انشاء اللہ کا لفظ کہہ دیا جیسے کوئی اس طرح کہے خدا کی قسم فلا نا کام انشاء اللہ نہ کروں گی تو قسم نہیں ہوتی۔ (۱۱) مسئلہ تجو بات ہو چکی ہے اس پر جھوٹی قسم کھانا بڑا گناہ ہے جیسے کسی نے نماز نہیں پڑھی اور جب کسی نے پوچھا تو کہہ دیا خدا کی قسم میں نماز پڑھ چکی یا کسی سے گلاس ٹوٹ گیا اور جب پوچھا گیا تو کہہ دیا خدا کی قسم میں نے نہیں توڑا جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھالی تو اس کے گناہ کی کوئی حد نہیں اور اس کا کوئی کفارہ نہیں بس دن رات اللہ سے توبہ استغفار کر کے اپنا گناہ معاف کر دوے سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہو سکتا اور اگر غلطی اور وہو کہ میں جھوٹی قسم کھالی جیسے کسی نے کہا خدا کی قسم ابھی فلا نا آدمی نہیں آیا اور اپنے دل میں یقین کے ساتھ یہی سمجھتی ہے کہ یہی قسم کھا رہی ہوں پھر معلوم ہوا اس وقت آگیا تھا تو یہ معاف ہے اس میں گناہ نہ ہوگا اور کچھ کفارہ بھی نہیں۔ (۱۲) مسئلہ اگر ایسی بات پر قسم کھائی جو ابھی نہیں ہوئی بلکہ آئندہ ہوگی جیسے کوئی کہے خدا کی قسم آج پانی برے گا خدا کی قسم آج میرا بھائی آوے گا پھر وہ نہیں آیا اور پانی نہیں برسا تو کفارہ دینا پڑے گا۔ (۱۳) مسئلہ کئی نے قسم کھائی خدا قسم آج قرآن ضرور پڑھوں گی تو اب قرآن پڑھنا واجب ہو گیا نہ پڑھے گی تو گناہ ہوگا۔ اور کفارہ دینا پڑے گا۔ اور کسی نے قسم کھائی خدا قسم آج فلا نا کام نہ کروں گی تو اب وہ کام کرنا درست نہیں اگر اسے کی تو قسم توڑنے کا کفارہ دینا پڑے گا۔ (۱۴) مسئلہ کئی نے گناہ کرنے کی قسم کھائی کہ خدا قسم آج فلا نے کی چیز چرا لاؤں گی خدا قسم آج نماز نہ پڑھوں گی خدا قسم اپنے ماں باپ سے بھی نہ بولوں گی تو ایسے وقت قسم کا توڑ دینا واجب ہے توڑ کے کفارہ دیدے نہیں تو گناہ ہوگا۔

له ومن حرم على نفسه شيئا مما يملكه لم يصح محرما وعليه ان يستباحه كفارة يمين (هداية ج ٢ ص ٢٢٢) عليه من على رجل فانه اوان يقوم فقال والله لا تقوم

سینے خدا کے سوا کسی دوسری چیز کی قسم کھانے والے کو نہ اسلام سے خارج کیا جائے گا اور نہ اس کا نکاح ٹوٹے گا۔ ۱۲۰

مسئلہ کسی نے قسم کھائی کہ آج میں فلاں چیز نہ کھاؤں گی پھر بھولے سے کھائی اور قسم یاد نہ رہی یا کسی نے زبردستی منہ چیر کر کھلا دی تب بھی کفارہ دیوے مسئلہ غصہ میں قسم کھائی کہ تجھ کو کبھی ایک کوڑی نہ دوں گی پھر ایک پیسہ یا ایک روپیہ دید یا تب بھی قسم ٹوٹ گئی کفارہ دیوے۔

باب

قسم کے کفارے کا بیان

۲۵

مسئلہ اگر کسی نے قسم توڑ ڈالی تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ دس محتاجوں کو دو وقتہ کھانا کھلا دیوے یا کچا اناج دیدے اور ہر فقیر کو انگریزی تول سے آدھی چھٹانک اوپر پونے دوسرے گیسوں دینا چاہیے بلکہ احتیاطاً پورے دوسرے دیدے اور اگر جو دیوے تو اس کے دو گنے دیوے باقی اور سب ترکیب فقیر کھلانے کی وہی ہے جو روزے کے کفارے میں بیان ہو چکی یا دس فقیروں کو کپڑا پہنا دیوے ہر فقیر کو اتنا بڑا کپڑا دیوے جس سے بدن کا زیادہ حصہ صک جاوے جیسے چادر یا بڑا لٹیا کرتے دیدیا تو کفارہ ادا ہو گیا لیکن وہ کپڑا بہت پرانا نہ ہونا چاہیے اگر ہر فقیر کو فقط ایک ایک لنگی یا فقط ایک ایک پاجامہ دیدیا تو کفارہ ادا نہیں ہوا اور اگر کسی کے ساتھ گرتے بھی ہو تو ادا ہو گیا، ان دونوں باتوں میں اختیار ہے چاہے کپڑا دیوے اور چاہے کھانا کھلاوے ہر طرح کفارہ ادا ہو گیا، اور یہ حکم جو بیان ہوا ہے کہ مرد کو کپڑا دیوے اور اگر کسی غریب عورت کو کپڑا دیا تو اتنا بڑا کپڑا ہونا چاہیے کہ سارا بدن ڈھک جاوے اور اس سے نماز پڑھ سکے اس سے کم ہوگا تو کفارہ ادا نہ ہوگا۔ مسئلہ اگر کوئی ایسی غریب ہو کہ نہ تو کھانا کھلا سکتی ہے اور نہ کپڑا دے سکتی ہے تو لگاتار تین روزے رکھے اگر الگ الگ کر کے تین روزے پورے کر لئے تو کفارہ ادا نہیں ہوا تینوں لگاتار رکھنا چاہیے اگر دو روزہ رکھنے کے بعد بیچ میں کسی عذر سے ایک روزہ چھوٹ گیا تو اب پھر سے تینوں رکھے۔

مسئلہ قسم توڑنے سے پہلے ہی کفارہ ادا کر دیا اس کے بعد قسم توڑی تو کفارہ صحیح نہیں ہوا اب قسم توڑنے کے بعد پھر کفارہ دینا چاہیے اور جو کچھ فقیروں کو دے چکی ہے اس کو پھر لینا درست نہیں۔ مسئلہ کسی نے کئی دفعہ قسم کھائی جیسے ایک دفعہ کہا خدا قسم فلاں کام نہ کروں گی اس کے بعد پھر کہا خدا قسم فلاں کام نہ کروں گی اسی دن یا اس کے دوسرے تیسرے دن غرض اسی طرح کئی مرتبہ کہا یا یوں کہا خدا کی قسم، اللہ کی قسم، کلام اللہ کی قسم فلاں کام ضرور کروں گی پھر

۱۔ ورضی الخوف علیہ
۲۔ اور اس کا مقصد یہ ہے کہ اگر کسی نے قسم کھائی تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ دس محتاجوں کو دو وقتہ کھانا کھلا دیوے یا کچا اناج دیدے اور ہر فقیر کو انگریزی تول سے آدھی چھٹانک اوپر پونے دوسرے گیسوں دینا چاہیے بلکہ احتیاطاً پورے دوسرے دیدے اور اگر جو دیوے تو اس کے دو گنے دیوے باقی اور سب ترکیب فقیر کھلانے کی وہی ہے جو روزے کے کفارے میں بیان ہو چکی یا دس فقیروں کو کپڑا پہنا دیوے ہر فقیر کو اتنا بڑا کپڑا دیوے جس سے بدن کا زیادہ حصہ صک جاوے جیسے چادر یا بڑا لٹیا کرتے دیدیا تو کفارہ ادا ہو گیا لیکن وہ کپڑا بہت پرانا نہ ہونا چاہیے اگر ہر فقیر کو فقط ایک ایک لنگی یا فقط ایک ایک پاجامہ دیدیا تو کفارہ ادا نہیں ہوا اور اگر کسی کے ساتھ گرتے بھی ہو تو ادا ہو گیا، ان دونوں باتوں میں اختیار ہے چاہے کپڑا دیوے اور چاہے کھانا کھلاوے ہر طرح کفارہ ادا ہو گیا، اور یہ حکم جو بیان ہوا ہے کہ مرد کو کپڑا دیوے اور اگر کسی غریب عورت کو کپڑا دیا تو اتنا بڑا کپڑا ہونا چاہیے کہ سارا بدن ڈھک جاوے اور اس سے نماز پڑھ سکے اس سے کم ہوگا تو کفارہ ادا نہ ہوگا۔ مسئلہ اگر کوئی ایسی غریب ہو کہ نہ تو کھانا کھلا سکتی ہے اور نہ کپڑا دے سکتی ہے تو لگاتار تین روزے رکھے اگر الگ الگ کر کے تین روزے پورے کر لئے تو کفارہ ادا نہیں ہوا تینوں لگاتار رکھنا چاہیے اگر دو روزہ رکھنے کے بعد بیچ میں کسی عذر سے ایک روزہ چھوٹ گیا تو اب پھر سے تینوں رکھے۔
۳۔ اور اس کا مقصد یہ ہے کہ اگر کسی نے قسم کھائی تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ دس محتاجوں کو دو وقتہ کھانا کھلا دیوے یا کچا اناج دیدے اور ہر فقیر کو انگریزی تول سے آدھی چھٹانک اوپر پونے دوسرے گیسوں دینا چاہیے بلکہ احتیاطاً پورے دوسرے دیدے اور اگر جو دیوے تو اس کے دو گنے دیوے باقی اور سب ترکیب فقیر کھلانے کی وہی ہے جو روزے کے کفارے میں بیان ہو چکی یا دس فقیروں کو کپڑا پہنا دیوے ہر فقیر کو اتنا بڑا کپڑا دیوے جس سے بدن کا زیادہ حصہ صک جاوے جیسے چادر یا بڑا لٹیا کرتے دیدیا تو کفارہ ادا ہو گیا لیکن وہ کپڑا بہت پرانا نہ ہونا چاہیے اگر ہر فقیر کو فقط ایک ایک لنگی یا فقط ایک ایک پاجامہ دیدیا تو کفارہ ادا نہیں ہوا اور اگر کسی کے ساتھ گرتے بھی ہو تو ادا ہو گیا، ان دونوں باتوں میں اختیار ہے چاہے کپڑا دیوے اور چاہے کھانا کھلاوے ہر طرح کفارہ ادا ہو گیا، اور یہ حکم جو بیان ہوا ہے کہ مرد کو کپڑا دیوے اور اگر کسی غریب عورت کو کپڑا دیا تو اتنا بڑا کپڑا ہونا چاہیے کہ سارا بدن ڈھک جاوے اور اس سے نماز پڑھ سکے اس سے کم ہوگا تو کفارہ ادا نہ ہوگا۔ مسئلہ اگر کوئی ایسی غریب ہو کہ نہ تو کھانا کھلا سکتی ہے اور نہ کپڑا دے سکتی ہے تو لگاتار تین روزے رکھے اگر الگ الگ کر کے تین روزے پورے کر لئے تو کفارہ ادا نہیں ہوا تینوں لگاتار رکھنا چاہیے اگر دو روزہ رکھنے کے بعد بیچ میں کسی عذر سے ایک روزہ چھوٹ گیا تو اب پھر سے تینوں رکھے۔
۴۔ اور اس کا مقصد یہ ہے کہ اگر کسی نے قسم کھائی تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ دس محتاجوں کو دو وقتہ کھانا کھلا دیوے یا کچا اناج دیدے اور ہر فقیر کو انگریزی تول سے آدھی چھٹانک اوپر پونے دوسرے گیسوں دینا چاہیے بلکہ احتیاطاً پورے دوسرے دیدے اور اگر جو دیوے تو اس کے دو گنے دیوے باقی اور سب ترکیب فقیر کھلانے کی وہی ہے جو روزے کے کفارے میں بیان ہو چکی یا دس فقیروں کو کپڑا پہنا دیوے ہر فقیر کو اتنا بڑا کپڑا دیوے جس سے بدن کا زیادہ حصہ صک جاوے جیسے چادر یا بڑا لٹیا کرتے دیدیا تو کفارہ ادا ہو گیا لیکن وہ کپڑا بہت پرانا نہ ہونا چاہیے اگر ہر فقیر کو فقط ایک ایک لنگی یا فقط ایک ایک پاجامہ دیدیا تو کفارہ ادا نہیں ہوا اور اگر کسی کے ساتھ گرتے بھی ہو تو ادا ہو گیا، ان دونوں باتوں میں اختیار ہے چاہے کپڑا دیوے اور چاہے کھانا کھلاوے ہر طرح کفارہ ادا ہو گیا، اور یہ حکم جو بیان ہوا ہے کہ مرد کو کپڑا دیوے اور اگر کسی غریب عورت کو کپڑا دیا تو اتنا بڑا کپڑا ہونا چاہیے کہ سارا بدن ڈھک جاوے اور اس سے نماز پڑھ سکے اس سے کم ہوگا تو کفارہ ادا نہ ہوگا۔ مسئلہ اگر کوئی ایسی غریب ہو کہ نہ تو کھانا کھلا سکتی ہے اور نہ کپڑا دے سکتی ہے تو لگاتار تین روزے رکھے اگر الگ الگ کر کے تین روزے پورے کر لئے تو کفارہ ادا نہیں ہوا تینوں لگاتار رکھنا چاہیے اگر دو روزہ رکھنے کے بعد بیچ میں کسی عذر سے ایک روزہ چھوٹ گیا تو اب پھر سے تینوں رکھے۔

مال میں سے قسم کا کفارہ دیدینا۔ (۹) مسئلہ قسم کھانی کہ فلا نے کے گھر نہ جاؤں گی تو جس گھر میں وہ رہتی ہو وہاں نہ جانا چاہیے چاہے اسی کا گھر ہو یا اگر یہ رہتی ہو یا مانگ لیا ہو اور بے گریہ دے رہتی ہو۔ مسئلہ قسم کھانی کہ تیرے یہاں کبھی نہ آؤں گی پھر کسی سے کہا کہ تو مجھے گود میں لیکر وہاں پہنچا دے اس لئے اس نے گود میں لیکر پہنچا دیا تب بھی قسم ٹوٹ گئی البتہ اگر اس نے نہیں کہا بغیر اس کے کہے کسی نے اس کو لاد کے وہاں پہنچا دیا تو قسم نہیں ٹوٹی بشرط اگر قسم کھانی کہ اس گھر سے کبھی نہ نکلونگی پھر کسی سے کہا کہ تو مجھ کو لاد کر نکالے چل اور وہ بے گیا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر بے کہے کوئی لادے گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔

باب کھانے پینے کی قسم کھانے کا بیان ۲۷

مسئلہ قسم کھانی کہ یہ دودھ نہ کھاؤں گی پھر دودھ چاکر دہی بنا لیا تو اس کے کھانے قسم نہ ٹوٹے گی۔ مسئلہ بکری کا بھیر ملا ہوا تھا اس پر قسم کھانی اور کہا کہ اس بچے کا گوشت نہ کھاؤں گی پھر وہ بڑھ کر پوری بکری ہو گئی تب اس کا گوشت کھایا تب بھی قسم ٹوٹ گئی۔ (۳) مسئلہ قسم کھانی کہ گوشت نہ کھاؤں گی پھر مچھلی کھانی یا بھجی یا آدھری کھانی تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (۴) مسئلہ قسم کھانی کہ یہ کیبوں نہ کھاؤں گی پھر ان کو پسوا کر روٹی کھانی یا ان کے ستو کھائے تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر خود کیبوں آبال کر کھائے یا بھنوا کر چبائے تو قسم ٹوٹ گئی ہاں اگر یہ مطلب لیا ہو کہ ان کے آٹے کی کوئی چیز بھی نہ کھاؤں گی تو ہر چیز کے کھانے سے قسم ٹوٹ جاوے گی۔ (۵) مسئلہ اگر یہ قسم کھانی کہ یہ آٹا نہ کھاؤں گی تو اس کی روٹی کھانے سے قسم ٹوٹ جاوے گی اور اگر اس کا لپٹا یا حلوا یا بکھ اور کھا کر کھایا تب بھی قسم ٹوٹ گئی اور اگر ویسا ہی کچا آٹا پھانا تک گئی تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (۶) مسئلہ قسم کھانی کہ روٹی نہ کھاؤں گی تو اس دیس میں جن چیزوں کی روٹی کھانی جاتی ہے نہ کھانا چاہیے نہیں تو قسم ٹوٹ جاوے گی۔ مسئلہ قسم کھانی کہ سری نہ کھاؤں گی تو جڑیاں، بھیر، مرغ وغیرہ چیزوں کا سر کھانے سے قسم نہ ٹوٹے گی اگر بکری یا گائے کی سری کھانی تو قسم ٹوٹ گئی۔ مسئلہ قسم کھانی کہ میوہ نہ کھاؤں گی تو آٹا، روٹی، سب، انگور، جھوڑا، بادام، اخروٹ، کشمش، منقہ، بھور کھانے سے قسم ٹوٹ جاوے گی اور اگر خرچہ، تر، لہو، گرنی، کھیر، آم، کھانے تو قسم نہیں ٹوٹی۔

مسئلہ کفارہ دیدینا۔ (۹) مسئلہ قسم کھانی کہ فلا نے کے گھر نہ جاؤں گی تو جس گھر میں وہ رہتی ہو وہاں نہ جانا چاہیے چاہے اسی کا گھر ہو یا اگر یہ رہتی ہو یا مانگ لیا ہو اور بے گریہ دے رہتی ہو۔ مسئلہ قسم کھانی کہ تیرے یہاں کبھی نہ آؤں گی پھر کسی سے کہا کہ تو مجھے گود میں لیکر وہاں پہنچا دے اس لئے اس نے گود میں لیکر پہنچا دیا تب بھی قسم ٹوٹ گئی البتہ اگر اس نے نہیں کہا بغیر اس کے کہے کسی نے اس کو لاد کے وہاں پہنچا دیا تو قسم نہیں ٹوٹی بشرط اگر قسم کھانی کہ اس گھر سے کبھی نہ نکلونگی پھر کسی سے کہا کہ تو مجھ کو لاد کر نکالے چل اور وہ بے گیا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر بے کہے کوئی لادے گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔

مسئلہ قسم کھانی کہ گوشت نہ کھاؤں گی پھر مچھلی کھانی یا بھجی یا آدھری کھانی تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (۳) مسئلہ قسم کھانی کہ یہ کیبوں نہ کھاؤں گی پھر ان کو پسوا کر روٹی کھانی یا ان کے ستو کھائے تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (۴) مسئلہ قسم کھانی کہ یہ آٹا نہ کھاؤں گی تو اس کی روٹی کھانے سے قسم ٹوٹ جاوے گی اور اگر اس کا لپٹا یا حلوا یا بکھ اور کھا کر کھایا تب بھی قسم ٹوٹ گئی اور اگر ویسا ہی کچا آٹا پھانا تک گئی تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (۶) مسئلہ قسم کھانی کہ روٹی نہ کھاؤں گی تو اس دیس میں جن چیزوں کی روٹی کھانی جاتی ہے نہ کھانا چاہیے نہیں تو قسم ٹوٹ جاوے گی۔ مسئلہ قسم کھانی کہ سری نہ کھاؤں گی تو جڑیاں، بھیر، مرغ وغیرہ چیزوں کا سر کھانے سے قسم نہ ٹوٹے گی اگر بکری یا گائے کی سری کھانی تو قسم ٹوٹ گئی۔ مسئلہ قسم کھانی کہ میوہ نہ کھاؤں گی تو آٹا، روٹی، سب، انگور، جھوڑا، بادام، اخروٹ، کشمش، منقہ، بھور کھانے سے قسم ٹوٹ جاوے گی اور اگر خرچہ، تر، لہو، گرنی، کھیر، آم، کھانے تو قسم نہیں ٹوٹی۔

لیکن اگر کسی ملک میں عرفان چیزوں کو گوشت کہتے ہوں تو اس ملک میں ان کے کھانے سے بھی قسم ٹوٹ جائے گی۔

باب

نہ بولنے کی قسم کھانے کا بیان

۲۸

مسئلہ قسم کھانی کہ فلاں عورت سے نہ بولوں گی پھر جب وہ سو قی تھی اس وقت سوتے میں اس سے کچھ کہا اور اس کی آواز سے وہ جگ پڑی تو قسم ٹوٹ گئی مسئلہ قسم کھانی کہ بغیر اس کی اجازت کے فلاں سے نہ بولوں گی پھر یاں نے اجازت دیدی لیکن اجازت کی خبر ابھی اس کو نہیں ملی تھی کہ اس سے بول دے اور بولنے کے بعد معلوم ہوا کہ ماں نے اجازت دیدی تھی تب بھی قسم ٹوٹ گئی مسئلہ قسم کھانی کہ اس لڑکی سے کبھی نہ بولوں گی پھر جب وہ جوان ہوئی یا برسیا ہو گئی تب بولی تو بھی قسم ٹوٹ گئی مسئلہ قسم کھانی کہ کبھی تیرا منہ نہ دیکھوں گی تیری صورت نہ دیکھوں گی تو مطلب یہ ہے کہ تجھ سے ملاقات نہ کروں گی میل جول نہ رکھوں گی اگر کہیں دور سے صورت دیکھ لی تو قسم نہیں ٹوٹی۔

باب

بچنے اور مول لینے کی قسم کھانے کا بیان

۲۹

مسئلہ قسم کھانی کہ فلاں چیز میں نہ خریدوں گی پھر کسی سے کہدیا کہ تم مجھے خرید دو اس نے مول لے دیا تو قسم نہیں ٹوٹی اسی طرح اگر یہ قسم کھانی کہ میں اپنی فلاں چیز نہ بچوں گی پھر خرید نہیں بچا دوسرے سے کہدیا کہ تم بچ دو اس نے بچ دیا تو قسم نہیں ٹوٹی اسی طرح اگر یہ پر لینے کا حکم ہے، اگر قسم کھانی کہ میں یہ مکان کر ایہ پر نہ لوں گی پھر کسی دوسرے کے ذریعہ کر ایہ پر لے لیا تو قسم نہیں ٹوٹی، البتہ اگر قسم کھانے کا یہی مطلب تھا کہ نہ تو خود یہ کام کروں گی نہ کسی دوسرے کے ذریعہ سے کراؤنگی تو دوسرے آدمی کے کر دینے سے بھی قسم ٹوٹ جائے گی غرض جو مطلب ہو گا اسی کے موافق سب حکم لگائے جاوینگے، یا یہ کہ قسم کھانے والی عورت پردہ کشین یا امیرزادی ہے کہ خود اپنے ہاتھ سے نہیں بچی نہیں خریدتی تو اس صورت میں اگر یہ کام دوسرے سے کہہ کر کر لے تب بھی قسم ٹوٹ جاوے گی مسئلہ قسم کھانی کہ میں اپنے اس لڑکے کو نہ ماروں گی پھر کسی اور سے کہہ کر بٹوا دیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔

باب

روزے نماز کی قسم کھانے کا بیان

۳۰

مسئلہ کسی نے بیوقوفی سے قسم کھانی کہ میں روزہ نہ رکھوں گی پھر روزہ کی نیت کرنی

۱۔ من حلف لا یفعل فلان فیکلم
وہ جو قسم کھاتا کہ فلاں نہ کرے
لہذا قلم و عمل کی قسم کھانے
لیغیر من فضا لکما اذا ناداه
وہ جو قسم کھاتا کہ فلاں نہ کرے
وہی بعض آیات البسوط
شرط ان یوقظ وعلیہ شایع
لہذا اذا لم تنبه کان کما اذا ناداه
من یغیر وہو یجوز لیس حلف
دہایہ ص ۳۷۳
حلف لا یفعل الا باذن فلان
لہذا العلم بالاذن ہی حکیت
دہایہ ص ۳۷۳
حلف لا یفعل الا بالشاب فیکلم
وقد صاروا حلفان دہایہ ص ۳۷۳
۲۔ ہونکہ قسم میں وقت نام
کا اعتبار ہوتا ہے اور صرف نام
میں نہ ہونے کی وجہ سے
نہ دیکھنے سے واسطہ نہیں ملتا
نہ کھانا اس لئے روزہ میں
دیکھنے کی قسم نہ ٹوٹتی
۳۔ من حلف لا یفعل الا
بشری او لیا برفیق فیکلم
وہ جو قسم کھاتا کہ فلاں نہ کرے
ادیکون الی الف ذالسلطان
دہایہ ص ۳۷۳
۴۔ من حلف لا یفعل الا غلام
انسانا فیکلم غلام غلام
دہایہ ص ۳۷۳
۵۔ حلف لا یفعل الا بصوم
وصام صائم فیکلم
حلف و حلف لا یفعل الا
او صوم انصام صائم فیکلم

۱۵ و ا حلف یحیی تعالیٰ قرا
 و یک لم یحش وان سمیع
 ذلکم قطع خف (۱۵)
 ۱۶ دن حلف انبیاء علی
 فراش فنام علیہ و فوفه قرام
 حنث وان یحل فوفه فراشا
 آخر فنام علیہ یحش (۱۶)
 ۱۷ و حلف لایجلس علی
 الارض فجلس علی بسا ا و
 حصر لم یحش لانه لایسی
 جالس علی الارض بخلاف
 ما اذا حال بینہ و بین الارض
 لیسہ لانه یقع لہ ظلالہ جلیل
 و لیسہ (۱۷)
 ۱۸ حلف لایجلس علی سریر فجلس
 علی سریر فوفه بسا ا و حصر
 حنث بخلاف ما اذا جعل
 فوفہ سریرا آخر (۱۸)
 ۱۹ و قال ان غسک
 ففیہ فوفہ بعد ما مات یحش
 (۱۹)
 ۲۰ حلف لایضرب امرأۃ ثم یرا
 او تمہا و اعضہا حنث قبل
 الا یحش فی حال الملاءمہ
 (۲۰)
 ۲۱ قال ان لم یقتل فغان لہ
 طاق و فوفہ بیت و یحش
 بہ حنث و ان لم یعلم لایحش
 (۲۱)
 ۲۲ حلف لایضرب کذا ترکہ ابد
 لانه فی الفعل مطلق فوفہ لایحش
 وان حلف یضرب کذا ففوفہ
 مرۃ واحدہ تبری یکینہ ۱۲

تو دم بھر گزرنے سے بھی قسم ٹوٹ گئی پورے دن گزرنے کا انتظار نہ کریں گے، اگر تھوڑی دیر
 بعد روزہ توڑے گی تب بھی قسم ٹوٹے گا کفارہ دینا پڑیگا۔ اور اگر یوں کہا کہ ایک روزہ بھی نہ
 رکھوں گی تو روزہ ختم ہونے کے وقت قسم ٹوٹے گی جب تک پورا دن نہ گزرے اور روزہ
 کھولنے کا وقت نہ آوے تب تک قسم نہ ٹوٹے گی اور اگر وقت آنے سے پہلے ہی روزہ
 توڑ ڈالا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ مسئلہ قسم کھانی کہ میں نماز نہ پڑھوں گی پھر پشیمان ہوئی اور نماز
 پڑھنے کھڑی ہوئی تو جب پہلی رکعت کا سجدہ کیا اس وقت قسم ٹوٹ گئی اور سجدہ کرنے سے پہلے
 قسم نہیں ٹوٹی اگر ایک رکعت پڑھ کر نماز توڑ دے تب بھی قسم ٹوٹ گئی، اور یاد رکھو ایسی نہیں
 کھانا بڑا گناہ ہے، اگر ایسی بیوقوفی ہو گئی تو اس کو فوراً توڑ ڈالے اور کفارہ دے۔

باب کپڑے وغیرہ کی قسم کھانے کا بیان

(۱) مسئلہ قسم کھانی کہ اس قالین پر نہ لیٹوں گی پھر قالین بچھا کر اس کے اوپر چادر لگائی اور لیٹی
 تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر اس قالین کے اوپر ایک اور قالین یا کوئی دری بچھائی اس کے اوپر
 لیٹی تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (۲) مسئلہ قسم کھانی کہ زمین پر نہ بیٹھوں گی پھر زمین پر بوریا یا کپڑا یا چٹائی
 ٹاٹ وغیرہ بچھا کر بیٹھ گئی تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر اینا دوپٹہ جھاڑے ہوئے ہے اسی کا آپٹل
 بچھائے کے بیٹھ گئی تو قسم ٹوٹ گئی، البتہ اگر دوپٹہ اتار کر بچھالیا تب میٹھی تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (۳) مسئلہ
 قسم کھانی کہ اس چار پائی یا اس تخت پر نہ بیٹھوں گی پھر اس پر دری یا قالین وغیرہ کچھ بچھا کر بیٹھ گئی
 تو قسم ٹوٹ گئی، اگر اس چار پائی کے اوپر ایک اور چار پائی بچھائی اور تخت کے اوپر ایک اور
 تخت بچھالیا پھر اوپر والی چار پائی اور تخت پر میٹھی تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (۴) مسئلہ قسم کھانی کہ فلائی
 کو کبھی نہ نہلاؤ گی پھر اس کے مرجانے کے بعد نہلا یا تو قسم ٹوٹ گئی۔ (۵) مسئلہ شوہر نے قسم
 کھانی کہ تجھ کو کبھی نہ ماروں گا پھر غصہ میں چوٹا پکڑ کے گھسیٹا یا گلا گھونٹ دیا یا زور سے کاٹ
 کھایا تو قسم ٹوٹ گئی اور جود لگی اور پیار میں کاٹا ہو تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (۶) مسئلہ قسم کھانی کہ فلائی
 کو ضرور ماروں گی اور وہ اس کہنے سے پہلے ہی مر چکی ہے تو اگر اس کا مرنا معلوم نہ تھا اسوجہ
 سے قسم کھانی تو قسم نہ ٹوٹے گی اور اگر جان بوجھ کے قسم کھانی تو قسم کھاتے ہی قسم ٹوٹ گئی۔
 (۷) مسئلہ اگر کسی نے کسی بات کے کرنے کی قسم کھانی جیسے یوں کہا خدا قسم انا ضرور
 کھاؤنگی تو عمر بھر میں ایک دفعہ کھالینا کافی ہے اور اگر کسی بات کے نہ کرنے کی قسم کھانی جیسے

یوں کہا خدا قسم آنا نہ کھاؤں گی تو ہمیشہ کے لئے چھوڑنا پڑیگا جب کبھی کھاوے گی تو قسم ٹوٹ جاوے گی ہاں اگر ایسا ہوا کہ گھر میں آنا نہ انگوڑ وغیرہ آئے اور خاص ان آنا روں کیلئے کہا کہ نہ کھاؤں گی تو یہ اور بات ہے وہ نہ کھاے اسکے سوا اور رنگا کر کھاے تو کچھ حرج نہیں۔

باب

دین سے پھر جانے کا بیان

۳۱

مسئلہ اگر خدا خواستہ کوئی اپنے ایمان اور دین سے پھر گئی تو تین دن کی مہلت دیاوے گی اور جو اس کو شبہ پڑا وہ اس شبہ کا جواب دیدیا جاوے گا، اگر اتنی مدت میں مسلمان ہوگئی تو خیر نہیں تو ہمیشہ کے لئے قید کر دیئے جب تو بہ کرے گی تب چھوڑیں گے مسئلہ جب کسی نے کفر کا کلمہ زبان سے نکالا تو ایمان جاتا رہا اور جتنی نیکیاں اور عبادت اس نے کی تھی سب اکارت گئی نکاح ٹوٹ گیا۔ اگر فرض حج کر چکی ہے تو وہ بھی ٹوٹ گیا اب اگر تو بہ کرے پھر مسلمان ہوئی تو اپنا نکاح پھر سے پڑھواوے اور پھر دوسرا حج کرے مسئلہ اگر کسی کا میاں تو بہ تو بہ بیدین ہو جاوے تو بھی نکاح جاتا رہا، اب وہ جب تک تو بہ کرے پھر سے نکاح نہ کرے عورت اس سے کچھ واسطہ نہ رکھے اگر کوئی معاملہ میاں بی بی کا سا ہو تو عورت کو بھی گناہ ہوگا اور اگر وہ زبردستی کرے تو اس کو سب سے ظاہر کرے شرافت نہیں دین کی بات میں کیا شرم مسئلہ جب کفر کا کلمہ زبان سے نکالا تو ایمان جاتا رہا اگر ہنسی دل لگی میں کفر کی بات کہے اور دل میں نہ ہو تب بھی یہی حکم ہے جیسے کسی نے کہا کیا خدا کو اتنی قدرت نہیں جو فلاں کام کر دے اس کا جواب دیا ہاں نہیں ہے تو اس کہنے سے کافرا ہوگئی مسئلہ کسی نے کہا اٹھو نماز پڑھو جواب دیا کون اٹھک بیٹھک کرے یا کسی نے روزہ رکھنے کو کہا تو جواب دیا کون بھوکا مرے یا کہا روزہ وہ رکھے جس کے گھر کھانا نہ ہو یہ سب کفر ہے مسئلہ اس کو کوئی گناہ کرتے دیکھ کر کسی نے کہا خدا سے نہیں ڈرتی تو جہاں دیا ہاں نہیں دیتی تو کافر ہوگئی مسئلہ کسی کو برا کام کرتے دیکھ کر کہا کیا تو مسلمان نہیں ہو جاوے یا کسی بات کرتی ہے جواب دیا ہاں نہیں ہوں تو کافر ہوگئی اگر ہنسی میں کہا ہو تب بھی یہی حکم ہے مسئلہ کسی نے نماز پڑھنا شروع کی اتفاق سے اس پر کوئی مصیبت پڑ گئی اس لئے کہا کہ یہ سب نمازی کی نحوست ہے تو کافر ہوگئی مسئلہ کسی کافر کی کوئی بات اچھی معلوم ہوئی اس لئے

۱۵ واذا اراد المسلمون الاسلام واليما ذاب الله عن عليهما الاسلام فان كانتا بنتين فمهرهما بمهرهما وان كانتا من ذرية رجل فمهرهما بمهره

المترتبة بل تقسم حتى تنتهي دعا لغيري ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

ولا يقضى من العبادات الا الحج رد المحتار ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

۱۵ واذا قيل له صل فقال قلتيان بذكره ما ذكره وادخل

بذكره ما ذكره وادخل

۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

تمنا کر کے کہا ہم بھی کافر ہوتے تو اچھا تھا کہ ہم بھی ایسا کرتے تو کافر ہو گئی۔ مسئلہ کسی کا
 اگر کامر گیا اس نے یوں کہا یا اللہ یہ ظلم مجھ پر کیوں کیا مجھے کیوں ستایا تو اس نے کفر کا فر ہو گئی۔
 مسئلہ کسی نے یوں کہا اگر خدا بھی مجھ سے کہے تو یہ کام نہ کروں یا یوں کہا جبریل بھی اتر
 آویں تو ان کا کہا نہ باتوں تو کافر ہو گئی۔ مسئلہ کسی نے کہا میں ایسا کام کرتی ہوں کہ خدا
 بھی نہیں جانتا تو کافر ہو گئی۔ مسئلہ جب اللہ تعالیٰ کی یا اس کے کسی رسول کی کچھ حقار
 کی یا شریعت کی بات کو برا جانا عیب نہ کہ لاکفر کی بات پسند کی ان سب باتوں سے ایمان
 جاتا رہتا ہے اور کفر کی باتوں کو جن سے ایمان جاتا رہتا ہے ہم نے پہلے ہی حصہ میں سب
 عقیدوں کے بیان کرنے کے بعد بھی بیان کیا ہے وہاں دیکھ لینا چاہیے، اور اپنی ایمان کو
 سنبھالنے میں بہت احتیاط کرنا چاہیے، اللہ تعالیٰ ہم سب کا ایمان ٹھیک رکھے اور ایمان
 ہی پر خاتمہ کرے۔ آمین یا رب العالمین۔

التظیم المتانی للاستخفاف کفر
 الخفیة الغافکة و افعال تصد
 من المتشکین لدلائلها علی
 الاستخفاف بالبدین و بحکمہ ۱۱۹
 ۵۵ و کرہ ترک التوبہ الی
 القبتہ (رد المحتار ۲۰۶) و
 یستقبل القبتہ فی الحج ۱۲
 (عالمگیری ۱۹۳) ۵۶
 والعروق التي تقطع فی الذکا
 و لعلہ الحقیوم والمرئی الودعا
 (طہ ص ۳۳) و رد المحتار ۲۰۶-۲۰۷
 ۵۷ وان ترک الذالح العتیتہ
 عاماً فالذبح یجوز لہ و لعلہ ان
 ترکہا ناسیاً اکل (طہ ص ۳۳)
 ۵۸ و تدب احدا
 شغرتہ قبل الاضجاع
 و کرہ اجبہ کا بحر علیہ
 الی المذبح و ذبحہا
 من قتلہ و الذبح ۵۹
 و کرہ کل تغیب بلا فائدة
 شل قطع الراس و الذبح
 ان تہود و رد المحتار ۲۰۶
 ۶۰ ذبح بنی سائین
 النخاع و قطع الراس کرہ
 لہ ذلک و لو کثر ذبحہ ۱۲
 (طہ ص ۳۳) ۶۱
 و مشی لکون الذالح مسلماً
 صلا و الخارج احرام ان کان
 صیداً الی ان قال و لو الذکا
 بخونا و امرأۃ و میثاق
 العتیتہ و الذبح و رد المحتار
 ۲۰۶-۲۰۷
 ۵۶

۳۳

ذبح کرنے کا بیان

باب

مسئلہ ذبح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جانور کا منہ قبلہ کی طرف کر کے تیز چھری ہاتھ میں لیکر
 بِسْمِ اللّٰهِ اللَّهُ أَكْبَرُ کہہ کے اس کے گلے کو کاٹے یہاں تک کہ چار رگیں کٹ جاویں، ایک بے خرمہ
 جس سے سانس لیتا ہے دوسری وہ رگ جس سے دانہ پانی جاتا ہے اور دوسری رگیں
 جو خرمہ کے دائیں بائیں ہوتی ہیں اگر ان چار میں سے تین ہی رگیں کٹیں تب بھی ذبح درست
 ہے اس کا کھانا حلال ہے اور اگر وہی رگیں کٹیں تو وہ جانور مردار ہو گیا اس کا کھانا درست
 نہیں۔ مسئلہ ذبح کئے وقت بسم اللہ فصد نہیں کہا تو وہ مردار ہے اور اس کا کھانا حرام
 ہے اور اگر بھول جاوے تو کھانا درست ہے۔ مسئلہ کن چھری سے ذبح کرنا مکروہ ہے
 اور منع ہے کہ اس میں جانور کو بہت تکلیف ہوتی ہے اس طرح ٹھنڈا ہونے سے پہلے اسکی
 کھال کھینچنا ہاتھ پاؤں توڑنا کاٹنا اور ان چاروں رگوں کے کٹ جانے کے بعد بھی گلا
 کاٹے جانا یہ سب مکروہ ہے۔ مسئلہ ذبح کرنے میں مرغی کا گلا کٹ گیا تو اس کا کھانا
 درست ہے مکروہ بھی نہیں البتہ اتنا زیادہ ذبح کرو یا یہ بات مکروہ ہے مرغی مکروہ نہیں ہوتی
 مسئلہ مسلمان کا ذبح کرنا ہر حال درست ہے، چاہے عورت ذبح کرے یا مرد اور چاہے

۱۰ من شہد اللہ تعالیٰ الی ابوہ و قد کفر و عالمگیری ص ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴

پاک ہو یا ناپاک ہر حال میں اس کا ذبح کیا ہوا جانور کھانا حلال ہے اور کافر کا ذبح کیا ہوا جانور کھانا حرام ہے۔ ^(۶) مثلہ جو چیں نہ دھار دہا رہو جیسے دھار دہا پھر گئے یا بانس کا چھلکا سب سے ذبح کرنا درست ہے۔

باب

حلال حرام چیزوں کا بیان

۳۴

مثلہ جو جانور اور جو پرندے شکار کر کے کھاتے رہتے ہیں یا ان کی غذا فقط گندگی ہی ان کا کھانا جائز نہیں جیسے شیر، بھیر یا گیدڑ، بلی، کتا، بندر، شکار، باز، گدھ، وغیرہ اور جو لیے نہ ہوں جیسے طوطا، مینا، فاختہ، چوہا، بیڑ، مرغابی، کبوتر، نیل گائے، ہرن، بطخ، خرگوش وغیرہ سب جائز ہیں۔ ^(۷) مثلہ بچہ، گدھ، چھوا، بھڑ، خچر، گدھا، گدھی کا گوشت کھانا اور گدھی کا دودھ پینا درست نہیں، گھوڑے کا کھانا جائز ہے لیکن بہتر نہیں۔ دریائی جانوروں میں سو فقط مچھلی حلال ہے باقی سب حرام۔ ^(۸) مثلہ مچھلی اور مٹی بغیر ذبح کئے ہوئے بھی کھانا درست ہے ان کے سوا اور کوئی جاندار بغیر ذبح کئے کھانا درست نہیں جب کوئی چیز مر گئی تو حرام ہو گئی۔ ^(۹) مثلہ جو مچھلی مر کر یا ان کے اوپر مٹی تیرنے لگی اس کا کھانا درست نہیں۔ ^(۱۰) مثلہ اوٹھڑی کھانا حلال ہے نہ مکروہ۔ ^(۱۱) مثلہ کسی چیز میں جو نیلیاں مر گئیں تو بغیر نکالے کھانا جائز نہیں اگر ایک دھچوٹی حلق میں چلی گئی تو مردار کھانے کا گناہ ہوا بعض بچے بلکہ بڑے بھی گوارے اندر کے بھٹکے سمیت گوارے کھاتے ہیں اور یوں سمجھتے ہیں کہ اس کے کھانے سے ہمیں نہیں آتیں یہ حرام ہے مردار کھانے کا گناہ ہوتا ہے۔ ^(۱۲) مثلہ جو گوشت ہندو بیچتا ہے اور یوں کہتا ہے کہ میں نے مسلمان سے ذبح کرایا ہے اس سے مول لیکر کھانا درست نہیں البتہ جس وقت سے مسلمان نے ذبح کیا ہے اگر اسی وقت سے کوئی مسلمان برابر بیٹھا دیکھ رہا ہے یا وہ جانے لگا تو دوسرا کوئی اس کی جگہ بیٹھ گیا تب درست ہے۔ ^(۱۳) مثلہ جو مرعی گندی پلید چیزیں کھاتی پھرتی ہو اس کو تین دن بند رکھ کر ذبح کرنا چاہیے بغیر بند کئے کھانا مکروہ ہے۔

باب

نشہ کی چیزوں کا بیان

۳۵

مثلہ جتنی شرایین ہیں سب حرام اور نجس ہیں تاڑی کا بھی یہی حکم ہے دوا کیلئے بھی انکا

۱۔ وکبر الذبح بالیطة
۲۔ والمرءة وكل شئ انزل الدم الا
۳۔ اسن لقائم والظفر والظالم
۴۔ رد المحتار ج ۱ ص ۲۳۲
۵۔ من السباع وهو الكلب النجس
۶۔ والمنور الالمی فلیکف کدک
۷۔ المستوحش منها السبع بسباع
۸۔ الوحش والبطخ والذی ناب
۹۔ من السباع والکلی فی غنوب
۱۰۔ من الطیر فی غنوب ناب من السباع
۱۱۔ الوحش کالاسد الذئب
۱۲۔ والضبع والسنور والظالم
۱۳۔ وغلب من الطیر کالباز
۱۴۔ والباشق والصفور والشافق
۱۵۔ والحدادۃ الخ وما غلب له
۱۶۔ من الطیر والسناسنہ
۱۷۔ کالذئب والبطخ والمستوحش
۱۸۔ کالحمام والعصفور والبطخ
۱۹۔ اکرمی والغرب الذی یاکل
۲۰۔ لحم الذرۃ وحقا حلال
۲۱۔ بالاجل وعلیگری ص ۱۹
۲۲۔ دیکرہ اکل الضح والضب
۲۳۔ والسطاة والرنور والحدادۃ
۲۴۔ کلبا ولا یجوز ناکل الجراد لیترو
۲۵۔ البغال ویکرہ لحم الفرس
۲۶۔ (رد المحتار ج ۱ ص ۲۳۲)
۲۷۔ یوک من حیوان المار الا
۲۸۔ اسک (رد المحتار ج ۱ ص ۲۳۲)
۲۹۔ رد المحتار ج ۱ ص ۲۳۲
۳۰۔ وحل الجراد والوراع اسک
۳۱۔ بلا ذکا قدر رد المحتار ج ۱ ص ۲۳۲
۳۲۔ دیکرہ رد المحتار ج ۱ ص ۲۳۲

کھانا پینا درست نہیں بلکہ جس دوا میں ایسی چیز پڑی ہو اس کا لگانا بھی درست نہیں ^(۳۱) شراب کے سوا اور جتنے نشے ہیں جیسے افیون، جائے پھل، زعفران وغیرہ ان کا حکم یہ ہے کہ دوا کے لئے اتنی مقدار کھالینا درست ہے کہ بالکل نشہ نہ آوے اور اس دوا کا لگانا بھی درست ہے جس میں یہ چیزیں پڑی ہوں اور اتنا کھانا کہ نشہ ہو جائے حرام ہے ^(۳۲) تاہم اگر شراب کے سرکہ کا کھانا درست ہے ^(۳۳) بعضی عورتیں بچوں کو افیون دیکر لٹا دیتی ہیں کہ نشہ میں پڑے رہیں روویں دھوویں نہیں یہ حرام ہے۔

باب

چاندی سونے کے برتنوں کا بیان

۳۶

^(۱) مسلمہ سونے چاندی کے برتن میں کھانا پینا جائز نہیں بلکہ انکی چیزوں کا کسی طرح استعمال کرنا درست نہیں جیسے چاندی سونے کے چمچ سے کھانا پینا، خلال سے دانت صاف کرنا گلاب پاش سے گلاب چھڑکنا، سرمہ دانی یا سلائی سے سرمہ لگانا، عطردان سے عطر لگانا خاصداں میں پان رکھنا، ان کی پیالی سے تیل لگانا، جس پلنگ کے پائے چاندی کی ہوں اس پر لیٹنا بیٹھنا چاندی سونے کی آرسی میں ٹنھ دیکھنا یہ سب حرام ہے۔ البتہ آرسی کا زینت کے لئے پہنے رہنا درست ہے مگر ٹنھ ہرگز نہ دیکھے، غرض انکی چیز کا کسی طرح استعمال کرنا درست نہیں

باب

لباس اور پردے کا بیان

۳۷

^(۱) چھوٹے لڑکوں کو کڑے، سنسلی وغیرہ کوئی زیور اور ریشمی کپڑا پہنانا محل نہیں اسی طرح ریشمی اور چاندی سونے کا تعویذ بنا کر پہنانا اور کشم و زعفران کا رنگ ہوا کپڑا پہنانا بھی درست نہیں غرض جو چیزیں مردوں کو حرام ہیں وہ لڑکوں کو بھی نہ پہنانا چاہیے، البتہ اگر بانا سوا کا ہو اور تانا ریشمی ایسا کپڑا لڑکوں کو پہنانا جائز ہے اس طرح اگر کسی محل کارواں ریشم کا نہ ہو وہ بھی درست ہے اور یہ سب مردوں کو بھی درست ہے اور گوشہ اور لچک لگا کر کپڑے پہنانا بھی درست ہے لیکن وہ لچک چار انگل سے زیادہ چوڑا نہ ہونا چاہیے ^(۲) مسلمہ بچی کا مدار لٹوٹی یا اور کوئی کپڑا لڑکوں کو اس وقت جائز ہے جب بہت کھنا کام نہ ہوا اگر اتنا زیادہ کام ہے کہ ذرا دور سے دیکھنے سے سب کام ہی کام معلوم ہوتا ہے کپڑا بالکل دکھائی نہیں دیتا تو اس کا پہنانا

^(۳) حرم الانتفاع بہاوردواختارہ ^(۴) اکل قلیل المستویا وادخلہ بملح للتداوی ومارادخلی ذلک اذا کان یلبس او یغیب العقل حرام ویکذا افعال فی غیرہ من الاشیاء الجماعۃ المفردۃ فی العقل وغیرہ بحرم تناول القدر المفرد نہادون القلیل الانتفاع والحاصل ان استعمال اکثر المکرر منہ حرام مطلقا

درد المختارہ ^(۵) واذا اختلفت المخلت سوار حارت فلتغسلها او تلبس بطرح ولا یکرہ تغلیبها بدنیہ ^(۶) ورد المختارہ ^(۷) ^(۸) وجمہ کل النسخ واکتفیشتہ والافینون رد المختارہ ^(۹) ذکرہ الاکل والغرب والادمان والتطیب من انا ذنب وفقتہ لاصلاح المرأة وکذا الاکل بملعقہ الفقتہ واکتفیشتہ والاکتفال بملہا واکتفیشتہ ذلک کلمتہ ومروءة وطم وداوت وخطو ^(۱۰) ورد المختارہ ^(۱۱) ^(۱۲) انظر فی المرأة المتحدہ من الذهب والفضۃ والاکتفیشتہ من ^(۱۳) ^(۱۴) ^(۱۵) ^(۱۶) ^(۱۷) ^(۱۸) ^(۱۹) ^(۲۰) ^(۲۱) ^(۲۲) ^(۲۳) ^(۲۴) ^(۲۵) ^(۲۶) ^(۲۷) ^(۲۸) ^(۲۹) ^(۳۰) ^(۳۱) ^(۳۲) ^(۳۳) ^(۳۴) ^(۳۵) ^(۳۶) ^(۳۷) ^(۳۸) ^(۳۹) ^(۴۰) ^(۴۱) ^(۴۲) ^(۴۳) ^(۴۴) ^(۴۵) ^(۴۶) ^(۴۷) ^(۴۸) ^(۴۹) ^(۵۰) ^(۵۱) ^(۵۲) ^(۵۳) ^(۵۴) ^(۵۵) ^(۵۶) ^(۵۷) ^(۵۸) ^(۵۹) ^(۶۰) ^(۶۱) ^(۶۲) ^(۶۳) ^(۶۴) ^(۶۵) ^(۶۶) ^(۶۷) ^(۶۸) ^(۶۹) ^(۷۰) ^(۷۱) ^(۷۲) ^(۷۳) ^(۷۴) ^(۷۵) ^(۷۶) ^(۷۷) ^(۷۸) ^(۷۹) ^(۸۰) ^(۸۱) ^(۸۲) ^(۸۳) ^(۸۴) ^(۸۵) ^(۸۶) ^(۸۷) ^(۸۸) ^(۸۹) ^(۹۰) ^(۹۱) ^(۹۲) ^(۹۳) ^(۹۴) ^(۹۵) ^(۹۶) ^(۹۷) ^(۹۸) ^(۹۹) ^(۱۰۰)

تلاہ ونامہ الذہب عدم جمع المتفرق ای الا اذا کان خطمہ قرا خط منہ غیرہ حیث یری کلمۃ قرا خطہ یجوز مقتضاه حل الثوب المستقوش بالخریطہ لیرا وینجا اذا لم یبلغ کل واحدۃ من لغوشہ اربع اصابع

مثلاً ران میں پھوڑا ہے تو صرف پھوڑے کی جگہ کھولنا زیادہ سرگزند کھولنا اسکی صورت یہ ہے کہ پرانا یا نیا جامہ یا چادر پہن لو اور پھوڑے کی جگہ کاٹ دو اسکو جراح دیکھ لیکن جراح کے سوا اور کسی کو دیکھنا جائز نہیں کسی مرد کو نہ عورت کو البتہ اگر نطف اور زانو کے درمیان نہ ہو کیوں درہو تو عورت کو دکھانا درست ہے۔ اسید طرح عمل لیتے وقت صرف ضرورت کی موافق اتنا ہی بدن کھولنا درست ہے زیادہ کھولنا درست نہیں یہی حکم دانی جنابی کا ہے کہ ضرورت کی وقت اس کے سامنے بدن کھولنا درست ہے لیکن جتنی ضرورت ہے اس سے زیادہ کھولنا درست نہیں بچہ ہونے کے وقت یا کوئی دوا لیتے وقت فقط اتنا ہی بدن کھولنا چاہیے بالکل تنگی ہو جانا جائز نہیں اسکی صورت یہ ہے کہ کوئی چادر وغیرہ بند ہو ادیا جائے اور ضرورت کی موافق دانی کے سامنے بدن کھول دیا جائے رانیں وغیرہ نہ کھلنے پاویں اور دانی کے سوا کسی اور کو بدن دیکھنا درست نہیں بالکل تنگ کرنا اور ساری عورتوں کا سامنے بیٹھ کر دیکھنا بالکل حرام ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ستر دیکھنے والی اور دکھلائی والی دونوں پر خدا کی لعنت ہو۔ اس قسم کے مسئلوں کا بہت خیال رکھنا چاہیے ^{مسئلہ} اگر دانی سے پیٹ ملوانا ہو تو ناف سے نیچے بدن کا کھولنا درست نہیں دو ٹیڈ وغیرہ ڈال لینا چاہیے، بلا ضرورت دانی کو بھی دکھانا جائز نہیں، یہ دستور ہے کہ پیٹ ملتے وقت دانی بھی دیکھتی ہے اور دوسری گھروالی ماں بہن وغیرہ بھی دیکھتی ہیں یہ جائز نہیں ^{مسئلہ} جتنی بدن کا دیکھنا جائز نہیں ہاں ہاتھ لگانا بھی جائز نہیں اسلئے نہاتے وقت اگر بدن بھی نہ کھولے تب بھی ناخن وغیرہ یا رانیں وغیرہ ملوانا درست نہیں اگر چہ کپڑے کے اندر ہاتھ ڈال کر ملے البتہ اگر ناخن اپنی ہاتھ میں کیسے منکر کپڑے کے اندر ہاتھ ڈال کر ملے تو جائز ہے ^{مسئلہ} اگر عورتیں جیسے اسیرن، تینوکن، تیلن، کوٹن، دھوپن، بھنگن، چادری، وغیرہ جو گھر میں آجاتی ہیں انکا حکم یہ ہے کہ جتنا پردہ نا محرم مرد سے اتنا ہی ان عورتوں سے بھی واجب ہو سوا کے منہ اور گٹے تک ہاتھ اور گٹے تک پیر کے اور کسی ایک بال کا کھولنا بھی درست نہیں اس مسئلہ کو خوب یاد رکھو سب عورتیں اس کے خلاف کرتی ہیں غرض سہ اور سارا ہاتھ اور پیٹ ڈالنے کے سامنے مت کھولو اور اس سے یہ بھی سمجھ لو کہ اگر دانی جنابی ہندو یا عیسائی ہو تو بچہ پیدا ہونے کا مقام تو اسکو دکھانا درست ہے اور سر وغیرہ اور اعضا کے سامنے کھولنا درست نہیں ^{مسئلہ} اپنے شوہر سے کسی جگہ کا پردہ نہیں ہے تنگ اس کے سامنے اور اسکو تھامے سامنے سائے بدن کا کھولنا درست ہے مگر بے ضرورت ایسا کرنا اچھا نہیں ^{مسئلہ} حسب طرح خود مردوں کے سامنے آنا اور اپنی کھولنا درست نہیں اسید طرح جھانک تاک کے مردوں کو دیکھنا بھی درست نہیں عورتیں یوں سمجھتی ہیں کہ مرد ہونے کے ہم انکو دیکھ لیں تو کچھ حرج نہیں یہ بالکل غلط ہے، کوڑا کی راہ یا کوٹھے پر سے مردوں کو دیکھنا دو لھا کے سامنے آ جانا یا اور کسی طرح دو لھا کو دیکھنا یہ سب ناجائز ہے ^{مسئلہ} نا محرم کیساتھ تہائی کی جگہ بیٹھنا ایسا درست نہیں اگر چہ دونوں الگ الگ اور کچھ فاصلہ پر ہوں تب بھی جائز نہیں ^{مسئلہ} اپنی پیر کے سامنے آنا ایسا ہی ہے جیسے کسی غیر محرم کے سامنے آنا اسلئے یہ بھی جائز نہیں۔ اسید طرح نے پالک لڑکا بالکل غیر ہوتا ہے لڑکا بنانے سے سچ سچ لڑکا نہیں بن جاتا سب کو اس سے وہی برتاؤ کرنا چاہیے جو بالکل غیروں کیساتھ ہوتا ہے اسید طرح جو نا محرم رشتہ دار ہیں جیسے دیور، چیلہ، بہنوئی، اندھی

۱
مشکوٰۃ
۲
دیکھنا جائز
۳
نہو
۴
رد المحتار
۵
رد المحتار
۶
عالمگیری
۷
رد المحتار
۸
مشکوٰۃ
۹
یعنی
۱۰
چہرہ
۱۱
ہاتھ اور گٹے
۱۲
سے غیر کے
۱۳
کے حصہ کے
۱۴
ایک بال کا
۱۵
کھولنا بھی
۱۶
نہیں
۱۷
تو بلا ضرورت
۱۸
جو ان عورت
۱۹
کو غیر محرم کے
۲۰
سامنے سارا
۲۱
بدن دکھانے
۲۲
آنا بھی
۲۳
نہیں
۲۴
جیسے
۲۵
پیر کے
۲۶
جوزینیت کی

پیارا زاد، چھوٹی زاد، ماموں زاد بھائی وغیرہ یہ سب شرع میں غیر ہیں سب کے گھر اپروہ ہونا چاہیے۔ منسلکہ مندرجہ ذیل خوب ہے، اناسے کے سامنے آنا بھی جائز نہیں۔ منسلکہ بعض بعض بھیاں سوچو ریاں بہتی ہیں یہ بڑی بہتودہ بات ہے بلکہ جو عورتیں باہر نکلتی ہیں انکو بھی اس سے چوڑیاں پہننا جائز نہیں۔

باب

مشرق قات!

八

مسئلہ ہر ہفتہ نہاد سو کر ناف سے نیچے اور بغل وغیرہ کے بال دور کر کے بدن کو صاف ستھرا کرنا مستحب ہے ہر ہفتہ نہ ہوا
نہ نہ ہو ہر دن ہی زیادہ سے زیادہ چالیس دن اس سے زیادہ کی اجازت نہیں اگر چالیس دن گزر گئے اور بال صاف
نہ کئے تو گناہ ہوا مسئلہ بچیاں باپ شہر وغیرہ کو نام لیکر پکارنا مکروہ اور منع ہے کیونکہ اس میں بے ادبی ہو لیکن ضرورت
کی وقت حسب طرح ماں باپ کا نام لینا درست ہے اس طرح شوہر کا نام لینا بھی درست ہے اس طرح اٹھتے بیٹھتے بات چیت
کرتے مہربانیاں میں ادب و تعظیم کا لحاظ کرنا چاہیے۔ مسئلہ کسی جاندار چہ کو آگ میں جلانا درست نہیں جیسے بھڑوں کا
پھونکنا ٹھنڈا وغیرہ کی طرح آگ میں ڈالنا یا سبنا جائز ہے البتہ اگر مجبوری ہو کہ بغیر پھونکنے کا کام نہ چلے تو بھڑوں کا
پھونکنا یا چار پائی میں کھولنا ہوا پانی ڈالنا درست ہے۔ مسئلہ کسی بات کی شرط بدھنا جائز نہیں جیسو
کوئی کہے سیر بھر ٹھکانا لکھا جاؤ تو ہم ایک روپیہ دینگے اور اگر نہ کھا سکے تو ایک روپیہ ہم سے لے لیں گے غرض
جب دونوں طرف سے شرط ہو تو جائز نہیں البتہ اگر ایک ہی طرف سے ہو تو درست ہے۔ مسئلہ جب کوئی دو
آدمی چپکے چپکے باتیں کرتے ہوں تو ان کے پاس نہ جانا چاہیے چھپ کے سننا بڑا گناہ ہے حدیث شریف
میں آیا ہے جو کوئی دوسروں کی بات کی طرف کان لگا کر نہ سنا کرے اور ان کو ناگوار ہو تو قیامت کے دن اس کے کان
میں گرم گرم مٹی ڈالا جائیگا اس سے معلوم ہوا کہ بیاہ شادی میں دھوا دھن کی باتیں سننا دیکھنا بہت بڑا
گناہ ہے۔ مسئلہ شوہر کیساتھ جو باتیں ہوتی ہوں جو کچھ معاملہ پیش آیا ہو کسی اور سے کہنا بڑا گناہ ہے حدیث
میں آیا ہے کہ ان بھیدوں کے بتلانے والے پر سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا غضب اور غضب ہوتا ہے۔ مسئلہ
اسی طرح کسی کے ساتھ ہنسی اور چٹیل کرنا کہ اس کو ناگوار ہو یا تکلیف ہو درست نہیں آدمی وہیں تک نہ گدائے
جہاں تک ہنسی آئے۔ مسئلہ مصیبت کے وقت موت کی تمنا کرنا اپنے آپ کو کو سنا درست نہیں۔ مسئلہ (۹)
پچھلی چوسر تاش وغیرہ کھیلنا درست نہیں اور اگر بازی باہر کر لھیلے تو یہ صریح حرام ہے۔ مسئلہ (۱۰)
جب لڑکا لڑکی دس برس کے ہو جاویں تو لڑکوں کو ماں بہن بھائی وغیرہ کے پاس اور لڑکیوں کو بھائی اور
باپ کے پاس لٹانا درست نہیں البتہ لڑکا اگر باپ کے پاس اور لڑکی ماں کے پاس لیٹے تو جائز ہے۔
مسئلہ (۱۱) جب کسی کو چھینک آوے تو الحمد للہ کہہ لینا بہتر ہے اور جب الحمد للہ کہہ لیا سننے والے پر اس کو جواب

[illegible]

۱۲۔ کہتا ہوں کہ یہاں تک کہ شریعت قرآنی سے مغایرت نہ پائے نہ کہ تو ناخن کھائے اور نہ بال ہٹائے لیکن اگر جوت بعد سے ہو تو ہمارا اور اگر اس انتظار میں پائیس تو نیز زیادہ گندہ درجوں قابل فخر و تہنیت کے مستحق ہے۔

کیا تو گنہگار ہوئی خواہ ایسی جگہ پڑی ہو کہ اٹھانا اسکے ذمے واجب نہ تھا یعنی کسی محفوظ جگہ پڑی تھی کہ ضائع ہو جائیگا
 ڈرنہیں تھا یا ایسی جگہ ہو کہ اٹھالینا واجب ہے، دونوں کا یہی حکم ہے کہ اٹھالینے کے بعد مالک کو تلاش کر کے
 پہنچانا واجب ہو جاتا ہے پھر وہیں ڈال دینا جائز نہیں مسئلہ محفلوں میں مردوں اور عورتوں کے جمائے
 اور جم گئے میں خوب پرکائے تلاش کرے اگر مردوں میں خود نہ جاسکے نہ پکار سکے تو اپنے میاں وغیرہ کسی
 اور سے پکروائے اور خوب مشہور کرادے کہ ہم نے ایک چیز پائی ہے جس کی ہوم سے آکر لے لیوے۔ لیکن
 یہ ٹھیک پتہ نہ دے کہ کیا چیز پائی ہے تاکہ کوئی جھوٹ فریب کر کے نہ لے سکے، البتہ کچھ گول مول ادھورا
 پتہ بتلا دینا چاہیے مثلاً یہ کہ ایک زیور ہے، یا ایک کپڑا ہے، یا ایک بٹو ہے جس میں کچھ نقد ہے اگر کوئی آوے
 اور اپنی چیز کا ٹھیک ٹھیک پتہ دیدے تو اسکے حوالہ کر دینا چاہیے مسئلہ بہت تلاش کرنے اور مشہور
 کرنے کے بعد جب بالکل مایوسی ہو جاوے کہ اب اس کا کوئی وارث نہ ملے گا تو اس چیز کو خیرات کر دے اپنے
 پاس نہ رکھے البتہ اگر وہ خود غریب محتاج ہو تو خود ہی اپنے کام میں لائے، لیکن خیرات کرنے کے بعد اگر اس کا
 مالک آیا تو اسکے دام لے سکتا ہے اور اگر خیرات کر لیا تو اسکو اس خیرات کا ثواب ملے گا مسئلہ بالو کو تر یا طوطا
 مینا یا اور کوئی چڑیا اسکے گھر گر پڑی اور اسے اسکو پکڑ لیا تو مالک کو تلاش کر کے پہنچانا واجب ہو گیا خود لے لینا حرام ہے۔
 مسئلہ بارغ میں آم یا امرود وغیرہ پڑے ہیں تو انکو بلا اجازت اٹھانا اور کھانا حرام ہے، البتہ اگر کوئی ایسی کم قدر چیز ہے
 کہ ایسی چیز کو کوئی تلاش نہیں کرتا اور نہ اسکے لینے کھانے سے کوئی برا ماننا ہے تو اسکو خرچ میں لاسکتا ہے، مثلاً راہ میں ایک
 بیر پڑا یا ایک مٹھی چنے کے بوٹے مسئلہ کسی مکان یا جنگل میں خزانہ یعنی کچھ گڑا ہوا مال نکال یا تو اسکا بھی وہ ہی
 حکم ہے جو پڑی ہوئی چیز کا حکم ہے خود لے لینا جائز نہیں تلاش و کوشش کر نیے بعد اگر مالک کا پتہ نہ چلے تو اسکو خیرات کر دے
 اور غریب ہو تو خود بھی لے سکتی ہے۔

وقف کا بیان

مسئلہ اپنی کوئی جائیداد جیسے مکان، باغ، گاؤں وغیرہ خدا کی راہ میں فقروں غریبوں مسکینوں کیلئے وقف کر دیا کہ اس
 گاؤں کی سب آمدنی فقروں، محتاجوں پر خرچ کر دیا جائے یا باغ کے سب پھل پھول غریبوں کو دیدیئے جائیں، اس مکان
 میں مسکین لوگ رہا کریں کسی اور کے کام میں نہ آئے تو اسکا بڑا ثواب ہو جتنے نیک کام ہیں مریض و مندوب ہو جاتے ہیں لیکن یہ
 نیک کام ہو کہ جب تک وہ جائیداد قاتی ہوگی برابر قیامت تک اسکا ثواب ملتا رہے گا جب تک فقروں کو راحت و نفع ملتا رہے گا۔
 برابر نانہ اعمال میں ثواب لکھا جاوے گا مسئلہ اگر اپنی کوئی چیز وقف کر دے تو کسی نیک نجات دیا ستار آدمی کے سپرد
 کر دے کہ وہ اسکی دیکھ بھال کرے کہ جس کام کیلئے وقف کیا ہے اسی میں خرچ ہوا کہ نہیں بیجا خرچ نہ ہونے پائے،

۱۰ عالمگیری
 ۱۱۰۰ و ۱۱۰۱
 ۱۱۰۲ و ۱۱۰۳
 ۱۱۰۴ و ۱۱۰۵
 ۱۱۰۶ و ۱۱۰۷
 ۱۱۰۸ و ۱۱۰۹
 ۱۱۱۰ و ۱۱۱۱
 ۱۱۱۲ و ۱۱۱۳
 ۱۱۱۴ و ۱۱۱۵
 ۱۱۱۶ و ۱۱۱۷
 ۱۱۱۸ و ۱۱۱۹
 ۱۱۲۰ و ۱۱۲۱
 ۱۱۲۲ و ۱۱۲۳
 ۱۱۲۴ و ۱۱۲۵
 ۱۱۲۶ و ۱۱۲۷
 ۱۱۲۸ و ۱۱۲۹
 ۱۱۳۰ و ۱۱۳۱
 ۱۱۳۲ و ۱۱۳۳
 ۱۱۳۴ و ۱۱۳۵
 ۱۱۳۶ و ۱۱۳۷
 ۱۱۳۸ و ۱۱۳۹
 ۱۱۴۰ و ۱۱۴۱
 ۱۱۴۲ و ۱۱۴۳
 ۱۱۴۴ و ۱۱۴۵
 ۱۱۴۶ و ۱۱۴۷
 ۱۱۴۸ و ۱۱۴۹
 ۱۱۵۰ و ۱۱۵۱
 ۱۱۵۲ و ۱۱۵۳
 ۱۱۵۴ و ۱۱۵۵
 ۱۱۵۶ و ۱۱۵۷
 ۱۱۵۸ و ۱۱۵۹
 ۱۱۶۰ و ۱۱۶۱
 ۱۱۶۲ و ۱۱۶۳
 ۱۱۶۴ و ۱۱۶۵
 ۱۱۶۶ و ۱۱۶۷
 ۱۱۶۸ و ۱۱۶۹
 ۱۱۷۰ و ۱۱۷۱
 ۱۱۷۲ و ۱۱۷۳
 ۱۱۷۴ و ۱۱۷۵
 ۱۱۷۶ و ۱۱۷۷
 ۱۱۷۸ و ۱۱۷۹
 ۱۱۸۰ و ۱۱۸۱
 ۱۱۸۲ و ۱۱۸۳
 ۱۱۸۴ و ۱۱۸۵
 ۱۱۸۶ و ۱۱۸۷
 ۱۱۸۸ و ۱۱۸۹
 ۱۱۹۰ و ۱۱۹۱
 ۱۱۹۲ و ۱۱۹۳
 ۱۱۹۴ و ۱۱۹۵
 ۱۱۹۶ و ۱۱۹۷
 ۱۱۹۸ و ۱۱۹۹
 ۱۲۰۰ و ۱۲۰۱
 ۱۲۰۲ و ۱۲۰۳
 ۱۲۰۴ و ۱۲۰۵
 ۱۲۰۶ و ۱۲۰۷
 ۱۲۰۸ و ۱۲۰۹
 ۱۲۱۰ و ۱۲۱۱
 ۱۲۱۲ و ۱۲۱۳
 ۱۲۱۴ و ۱۲۱۵
 ۱۲۱۶ و ۱۲۱۷
 ۱۲۱۸ و ۱۲۱۹
 ۱۲۲۰ و ۱۲۲۱
 ۱۲۲۲ و ۱۲۲۳
 ۱۲۲۴ و ۱۲۲۵
 ۱۲۲۶ و ۱۲۲۷
 ۱۲۲۸ و ۱۲۲۹
 ۱۲۳۰ و ۱۲۳۱
 ۱۲۳۲ و ۱۲۳۳
 ۱۲۳۴ و ۱۲۳۵
 ۱۲۳۶ و ۱۲۳۷
 ۱۲۳۸ و ۱۲۳۹
 ۱۲۴۰ و ۱۲۴۱
 ۱۲۴۲ و ۱۲۴۳
 ۱۲۴۴ و ۱۲۴۵
 ۱۲۴۶ و ۱۲۴۷
 ۱۲۴۸ و ۱۲۴۹
 ۱۲۵۰ و ۱۲۵۱
 ۱۲۵۲ و ۱۲۵۳
 ۱۲۵۴ و ۱۲۵۵
 ۱۲۵۶ و ۱۲۵۷
 ۱۲۵۸ و ۱۲۵۹
 ۱۲۶۰ و ۱۲۶۱
 ۱۲۶۲ و ۱۲۶۳
 ۱۲۶۴ و ۱۲۶۵
 ۱۲۶۶ و ۱۲۶۷
 ۱۲۶۸ و ۱۲۶۹
 ۱۲۷۰ و ۱۲۷۱
 ۱۲۷۲ و ۱۲۷۳
 ۱۲۷۴ و ۱۲۷۵
 ۱۲۷۶ و ۱۲۷۷
 ۱۲۷۸ و ۱۲۷۹
 ۱۲۸۰ و ۱۲۸۱
 ۱۲۸۲ و ۱۲۸۳
 ۱۲۸۴ و ۱۲۸۵
 ۱۲۸۶ و ۱۲۸۷
 ۱۲۸۸ و ۱۲۸۹
 ۱۲۹۰ و ۱۲۹۱
 ۱۲۹۲ و ۱۲۹۳
 ۱۲۹۴ و ۱۲۹۵
 ۱۲۹۶ و ۱۲۹۷
 ۱۲۹۸ و ۱۲۹۹
 ۱۳۰۰ و ۱۳۰۱
 ۱۳۰۲ و ۱۳۰۳
 ۱۳۰۴ و ۱۳۰۵
 ۱۳۰۶ و ۱۳۰۷
 ۱۳۰۸ و ۱۳۰۹
 ۱۳۱۰ و ۱۳۱۱
 ۱۳۱۲ و ۱۳۱۳
 ۱۳۱۴ و ۱۳۱۵
 ۱۳۱۶ و ۱۳۱۷
 ۱۳۱۸ و ۱۳۱۹
 ۱۳۲۰ و ۱۳۲۱
 ۱۳۲۲ و ۱۳۲۳
 ۱۳۲۴ و ۱۳۲۵
 ۱۳۲۶ و ۱۳۲۷
 ۱۳۲۸ و ۱۳۲۹
 ۱۳۳۰ و ۱۳۳۱
 ۱۳۳۲ و ۱۳۳۳
 ۱۳۳۴ و ۱۳۳۵
 ۱۳۳۶ و ۱۳۳۷
 ۱۳۳۸ و ۱۳۳۹
 ۱۳۴۰ و ۱۳۴۱
 ۱۳۴۲ و ۱۳۴۳
 ۱۳۴۴ و ۱۳۴۵
 ۱۳۴۶ و ۱۳۴۷
 ۱۳۴۸ و ۱۳۴۹
 ۱۳۵۰ و ۱۳۵۱
 ۱۳۵۲ و ۱۳۵۳
 ۱۳۵۴ و ۱۳۵۵
 ۱۳۵۶ و ۱۳۵۷
 ۱۳۵۸ و ۱۳۵۹
 ۱۳۶۰ و ۱۳۶۱
 ۱۳۶۲ و ۱۳۶۳
 ۱۳۶۴ و ۱۳۶۵
 ۱۳۶۶ و ۱۳۶۷
 ۱۳۶۸ و ۱۳۶۹
 ۱۳۷۰ و ۱۳۷۱
 ۱۳۷۲ و ۱۳۷۳
 ۱۳۷۴ و ۱۳۷۵
 ۱۳۷۶ و ۱۳۷۷
 ۱۳۷۸ و ۱۳۷۹
 ۱۳۸۰ و ۱۳۸۱
 ۱۳۸۲ و ۱۳۸۳
 ۱۳۸۴ و ۱۳۸۵
 ۱۳۸۶ و ۱۳۸۷
 ۱۳۸۸ و ۱۳۸۹
 ۱۳۹۰ و ۱۳۹۱
 ۱۳۹۲ و ۱۳۹۳
 ۱۳۹۴ و ۱۳۹۵
 ۱۳۹۶ و ۱۳۹۷
 ۱۳۹۸ و ۱۳۹۹
 ۱۴۰۰ و ۱۴۰۱
 ۱۴۰۲ و ۱۴۰۳
 ۱۴۰۴ و ۱۴۰۵
 ۱۴۰۶ و ۱۴۰۷
 ۱۴۰۸ و ۱۴۰۹
 ۱۴۱۰ و ۱۴۱۱
 ۱۴۱۲ و ۱۴۱۳
 ۱۴۱۴ و ۱۴۱۵
 ۱۴۱۶ و ۱۴۱۷
 ۱۴۱۸ و ۱۴۱۹
 ۱۴۲۰ و ۱۴۲۱
 ۱۴۲۲ و ۱۴۲۳
 ۱۴۲۴ و ۱۴۲۵
 ۱۴۲۶ و ۱۴۲۷
 ۱۴۲۸ و ۱۴۲۹
 ۱۴۳۰ و ۱۴۳۱
 ۱۴۳۲ و ۱۴۳۳
 ۱۴۳۴ و ۱۴۳۵
 ۱۴۳۶ و ۱۴۳۷
 ۱۴۳۸ و ۱۴۳۹
 ۱۴۴۰ و ۱۴۴۱
 ۱۴۴۲ و ۱۴۴۳
 ۱۴۴۴ و ۱۴۴۵
 ۱۴۴۶ و ۱۴۴۷
 ۱۴۴۸ و ۱۴۴۹
 ۱۴۵۰ و ۱۴۵۱
 ۱۴۵۲ و ۱۴۵۳
 ۱۴۵۴ و ۱۴۵۵
 ۱۴۵۶ و ۱۴۵۷
 ۱۴۵۸ و ۱۴۵۹
 ۱۴۶۰ و ۱۴۶۱
 ۱۴۶۲ و ۱۴۶۳
 ۱۴۶۴ و ۱۴۶۵
 ۱۴۶۶ و ۱۴۶۷
 ۱۴۶۸ و ۱۴۶۹
 ۱۴۷۰ و ۱۴۷۱
 ۱۴۷۲ و ۱۴۷۳
 ۱۴۷۴ و ۱۴۷۵
 ۱۴۷۶ و ۱۴۷۷
 ۱۴۷۸ و ۱۴۷۹
 ۱۴۸۰ و ۱۴۸۱
 ۱۴۸۲ و ۱۴۸۳
 ۱۴۸۴ و ۱۴۸۵
 ۱۴۸۶ و ۱۴۸۷
 ۱۴۸۸ و ۱۴۸۹
 ۱۴۹۰ و ۱۴۹۱
 ۱۴۹۲ و ۱۴۹۳
 ۱۴۹۴ و ۱۴۹۵
 ۱۴۹۶ و ۱۴۹۷
 ۱۴۹۸ و ۱۴۹۹
 ۱۵۰۰ و ۱۵۰۱
 ۱۵۰۲ و ۱۵۰۳
 ۱۵۰۴ و ۱۵۰۵
 ۱۵۰۶ و ۱۵۰۷
 ۱۵۰۸ و ۱۵۰۹
 ۱۵۱۰ و ۱۵۱۱
 ۱۵۱۲ و ۱۵۱۳
 ۱۵۱۴ و ۱۵۱۵
 ۱۵۱۶ و ۱۵۱۷
 ۱۵۱۸ و ۱۵۱۹
 ۱۵۲۰ و ۱۵۲۱
 ۱۵۲۲ و ۱۵۲۳
 ۱۵۲۴ و ۱۵۲۵
 ۱۵۲۶ و ۱۵۲۷
 ۱۵۲۸ و ۱۵۲۹
 ۱۵۳۰ و ۱۵۳۱
 ۱۵۳۲ و ۱۵۳۳
 ۱۵۳۴ و ۱۵۳۵
 ۱۵۳۶ و ۱۵۳۷
 ۱۵۳۸ و ۱۵۳۹
 ۱۵۴۰ و ۱۵۴۱
 ۱۵۴۲ و ۱۵۴۳
 ۱۵۴۴ و ۱۵۴۵
 ۱۵۴۶ و ۱۵۴۷
 ۱۵۴۸ و ۱۵۴۹
 ۱۵۵۰ و ۱۵۵۱
 ۱۵۵۲ و ۱۵۵۳
 ۱۵۵۴ و ۱۵۵۵
 ۱۵۵۶ و ۱۵۵۷
 ۱۵۵۸ و ۱۵۵۹
 ۱۵۶۰ و ۱۵۶۱
 ۱۵۶۲ و ۱۵۶۳
 ۱۵۶۴ و ۱۵۶۵
 ۱۵۶۶ و ۱۵۶۷
 ۱۵۶۸ و ۱۵۶۹
 ۱۵۷۰ و ۱۵۷۱
 ۱۵۷۲ و ۱۵۷۳
 ۱۵۷۴ و ۱۵۷۵
 ۱۵۷۶ و ۱۵۷۷
 ۱۵۷۸ و ۱۵۷۹
 ۱۵۸۰ و ۱۵۸۱
 ۱۵۸۲ و ۱۵۸۳
 ۱۵۸۴ و ۱۵۸۵
 ۱۵۸۶ و ۱۵۸۷
 ۱۵۸۸ و ۱۵۸۹
 ۱۵۹۰ و ۱۵۹۱
 ۱۵۹۲ و ۱۵۹۳
 ۱۵۹۴ و ۱۵۹۵
 ۱۵۹۶ و ۱۵۹۷
 ۱۵۹۸ و ۱۵۹۹
 ۱۶۰۰ و ۱۶۰۱
 ۱۶۰۲ و ۱۶۰۳
 ۱۶۰۴ و ۱۶۰۵
 ۱۶۰۶ و ۱۶۰۷
 ۱۶۰۸ و ۱۶۰۹
 ۱۶۱۰ و ۱۶۱۱
 ۱۶۱۲ و ۱۶۱۳
 ۱۶۱۴ و ۱۶۱۵
 ۱۶۱۶ و ۱۶۱۷
 ۱۶۱۸ و ۱۶۱۹
 ۱۶۲۰ و ۱۶۲۱
 ۱۶۲۲ و ۱۶۲۳
 ۱۶۲۴ و ۱۶۲۵
 ۱۶۲۶ و ۱۶۲۷
 ۱۶۲۸ و ۱۶۲۹
 ۱۶۳۰ و ۱۶۳۱
 ۱۶۳۲ و ۱۶۳۳
 ۱۶۳۴ و ۱۶۳۵
 ۱۶۳۶ و ۱۶۳۷
 ۱۶۳۸ و ۱۶۳۹
 ۱۶۴۰ و ۱۶۴۱
 ۱۶۴۲ و ۱۶۴۳
 ۱۶۴۴ و ۱۶۴۵
 ۱۶۴۶ و ۱۶۴۷
 ۱۶۴۸ و ۱۶۴۹
 ۱۶۵۰ و ۱۶۵۱
 ۱۶۵۲ و ۱۶۵۳
 ۱۶۵۴ و ۱۶۵۵
 ۱۶۵۶ و ۱۶۵۷
 ۱۶۵۸ و ۱۶۵۹
 ۱۶۶۰ و ۱۶۶۱
 ۱۶۶۲ و ۱۶۶۳
 ۱۶۶۴ و ۱۶۶۵
 ۱۶۶۶ و ۱۶۶۷
 ۱۶۶۸ و ۱۶۶۹
 ۱۶۷۰ و ۱۶۷۱
 ۱۶۷۲ و ۱۶۷۳
 ۱۶۷۴ و ۱۶۷۵
 ۱۶۷۶ و ۱۶۷۷
 ۱۶۷۸ و ۱۶۷۹
 ۱۶۸۰ و ۱۶۸۱
 ۱۶۸۲ و ۱۶۸۳
 ۱۶۸۴ و ۱۶۸۵
 ۱۶۸۶ و ۱۶۸۷
 ۱۶۸۸ و ۱۶۸۹
 ۱۶۹۰ و ۱۶۹۱
 ۱۶۹۲ و ۱۶۹۳
 ۱۶۹۴ و ۱۶۹۵
 ۱۶۹۶ و ۱۶۹۷
 ۱۶۹۸ و ۱۶۹۹
 ۱۷۰۰ و ۱۷۰۱
 ۱۷۰۲ و ۱۷۰۳
 ۱۷۰۴ و ۱۷۰۵
 ۱۷۰۶ و ۱۷۰۷
 ۱۷۰۸ و ۱۷۰۹
 ۱۷۱۰ و ۱۷۱۱
 ۱۷۱۲ و ۱۷۱۳
 ۱۷۱۴ و ۱۷۱۵
 ۱۷۱۶ و ۱۷۱۷
 ۱۷۱۸ و ۱۷۱۹
 ۱۷۲۰ و ۱۷۲۱
 ۱۷۲۲ و ۱۷۲۳
 ۱۷۲۴ و ۱۷۲۵
 ۱۷۲۶ و ۱۷۲۷
 ۱۷۲۸ و ۱۷۲۹
 ۱۷۳۰ و ۱۷۳۱
 ۱۷۳۲ و ۱۷۳۳
 ۱۷۳۴ و ۱۷۳۵
 ۱۷۳۶ و ۱۷۳۷
 ۱۷۳۸ و ۱۷۳۹
 ۱۷۴۰ و ۱۷۴۱
 ۱۷۴۲ و ۱۷۴۳
 ۱۷۴۴ و ۱۷۴۵
 ۱۷۴۶ و ۱۷۴۷
 ۱۷۴۸ و ۱۷۴۹
 ۱۷۵۰ و ۱۷۵۱
 ۱۷۵۲ و ۱۷۵۳
 ۱۷۵۴ و ۱۷۵۵
 ۱۷۵۶ و ۱۷۵۷
 ۱۷۵۸ و ۱۷۵۹
 ۱۷۶۰ و ۱۷۶۱
 ۱۷۶۲ و ۱۷۶۳
 ۱۷۶۴ و ۱۷۶۵
 ۱۷۶۶ و ۱۷۶۷
 ۱۷۶۸ و ۱۷۶۹
 ۱۷۷۰ و ۱۷۷۱
 ۱۷۷۲ و ۱۷۷۳
 ۱۷۷۴ و ۱۷۷۵
 ۱۷۷۶ و ۱۷۷۷
 ۱۷۷۸ و ۱۷۷۹
 ۱۷۸۰ و ۱۷۸۱
 ۱۷۸۲ و ۱۷۸۳
 ۱۷۸۴ و ۱۷۸۵
 ۱۷۸۶ و ۱۷۸۷
 ۱۷۸۸ و ۱۷۸۹
 ۱۷۹۰ و ۱۷۹۱
 ۱۷۹۲ و ۱۷۹۳
 ۱۷۹۴ و ۱۷۹۵
 ۱۷۹۶ و ۱۷۹۷
 ۱۷۹۸ و ۱۷۹۹
 ۱۸۰۰ و ۱۸۰۱
 ۱۸۰۲ و ۱۸۰۳
 ۱۸۰۴ و ۱۸۰۵
 ۱۸۰۶ و ۱۸۰۷
 ۱۸۰۸ و ۱۸۰۹
 ۱۸۱۰ و ۱۸۱۱
 ۱۸۱۲ و ۱۸۱۳
 ۱۸۱۴ و ۱۸۱۵
 ۱۸۱۶ و ۱۸۱۷
 ۱۸۱۸ و ۱۸۱۹
 ۱۸۲۰ و ۱۸۲۱
 ۱۸۲۲ و ۱۸۲۳
 ۱۸۲۴ و ۱۸۲۵
 ۱۸۲۶ و ۱۸۲۷
 ۱۸۲۸ و ۱۸۲۹
 ۱۸۳۰ و ۱۸۳۱
 ۱۸۳۲ و ۱۸۳۳
 ۱۸۳۴ و ۱۸۳۵
 ۱۸۳۶ و ۱۸۳۷
 ۱۸۳۸ و ۱۸۳۹
 ۱۸۴۰ و ۱۸۴۱
 ۱۸۴۲ و ۱۸۴۳
 ۱۸۴۴ و ۱۸۴۵
 ۱۸۴۶ و ۱۸۴۷
 ۱۸۴۸ و ۱۸۴۹
 ۱۸۵۰ و ۱۸۵۱
 ۱۸۵۲ و ۱۸۵۳
 ۱۸۵۴ و ۱۸۵۵
 ۱۸۵۶ و ۱۸۵۷
 ۱۸۵۸ و ۱۸۵۹
 ۱۸۶۰ و ۱۸۶۱
 ۱۸۶۲ و ۱۸۶۳
 ۱۸۶۴ و ۱۸۶۵
 ۱۸۶۶ و ۱۸۶۷
 ۱۸۶۸ و ۱۸۶۹
 ۱۸۷۰ و ۱۸۷۱
 ۱۸۷۲ و ۱۸۷۳
 ۱۸۷۴ و ۱۸۷۵
 ۱۸۷۶ و ۱۸۷۷
 ۱۸۷۸ و ۱۸۷۹
 ۱۸۸۰ و ۱۸۸۱
 ۱۸۸۲ و ۱۸۸۳
 ۱۸۸۴ و ۱۸۸۵
 ۱۸۸۶ و ۱۸۸۷
 ۱۸۸۸ و ۱۸۸۹
 ۱۸۹۰ و ۱۸۹۱
 ۱۸۹۲ و ۱۸۹۳
 ۱۸۹۴ و ۱۸۹۵
 ۱۸۹۶ و ۱۸۹۷
 ۱۸۹۸ و ۱۸۹۹
 ۱۹۰۰ و ۱۹۰۱
 ۱۹۰۲ و ۱۹۰۳
 ۱۹۰۴ و ۱۹۰۵
 ۱۹۰۶ و ۱۹۰۷
 ۱۹۰۸ و ۱۹۰۹
 ۱۹۱۰ و ۱۹۱۱
 ۱۹۱۲ و ۱۹۱۳
 ۱۹۱۴ و ۱۹۱۵
 ۱۹۱۶ و ۱۹۱۷
 ۱۹۱۸ و ۱۹۱۹
 ۱۹۲۰ و ۱۹۲۱
 ۱۹۲۲ و ۱۹۲۳
 ۱۹۲۴ و ۱۹۲۵
 ۱۹۲۶ و ۱۹۲۷
 ۱۹۲۸ و ۱۹۲۹
 ۱۹۳۰ و ۱۹۳۱
 ۱۹۳۲ و ۱۹۳۳
 ۱۹۳۴ و ۱۹۳۵
 ۱۹۳۶ و ۱۹۳۷
 ۱۹۳۸ و ۱۹۳۹
 ۱۹۴۰ و ۱۹۴۱
 ۱۹۴۲ و ۱۹۴۳
 ۱۹۴۴ و ۱۹۴۵
 ۱۹۴۶ و ۱۹۴۷
 ۱۹۴۸ و ۱۹۴۹
 ۱۹۵۰ و ۱۹۵۱
 ۱۹۵۲ و ۱۹۵۳
 ۱۹۵۴ و ۱۹۵۵
 ۱۹۵۶ و ۱۹۵۷
 ۱۹۵۸ و ۱۹۵۹
 ۱۹۶۰ و ۱۹۶۱
 ۱۹۶۲ و ۱۹۶۳
 ۱۹۶۴ و ۱۹۶۵
 ۱۹۶۶ و ۱۹۶۷
 ۱۹۶۸ و ۱۹۶۹
 ۱۹۷۰ و ۱۹۷۱
 ۱۹۷۲ و ۱۹۷۳
 ۱۹۷۴ و ۱۹۷۵
 ۱۹۷۶ و ۱۹۷۷
 ۱۹۷۸ و ۱۹۷۹
 ۱۹۸۰ و ۱۹۸۱
 ۱۹۸۲ و ۱۹۸۳
 ۱۹۸۴ و ۱۹۸۵
 ۱۹۸۶ و ۱۹۸۷
 ۱۹۸۸ و ۱۹۸۹
 ۱۹۹۰ و ۱۹۹۱
 ۱۹۹۲ و ۱۹۹۳
 ۱۹۹۴ و ۱۹۹۵
 ۱۹۹۶ و ۱۹۹۷
 ۱۹۹۸ و ۱۹۹۹
 ۲۰۰۰ و ۲۰۰۱
 ۲۰۰۲ و ۲۰۰۳
 ۲۰۰۴ و ۲۰۰۵
 ۲۰۰۶ و ۲۰۰۷
 ۲۰۰۸ و ۲۰۰۹
 ۲۰۱۰ و ۲۰۱۱
 ۲۰۱۲ و ۲۰۱۳
 ۲۰۱۴ و ۲۰۱۵
 ۲۰۱۶ و ۲۰۱۷
 ۲۰۱۸ و ۲۰۱۹
 ۲۰۲۰ و ۲۰۲۱
 ۲۰۲۲ و ۲۰۲۳
 ۲۰۲۴ و ۲۰۲۵
 ۲۰۲۶ و ۲۰۲۷
 ۲۰۲۸ و ۲۰۲۹
 ۲۰۳۰ و ۲۰۳۱
 ۲۰۳۲ و ۲۰۳۳
 ۲۰۳۴ و ۲۰۳۵
 ۲۰۳۶ و ۲۰۳۷
 ۲۰۳۸ و ۲۰۳۹
 ۲۰۴۰ و ۲۰۴۱
 ۲۰۴۲ و ۲۰۴۳
 ۲۰۴۴ و ۲۰۴۵
 ۲۰۴۶ و ۲۰۴۷
 ۲۰۴۸ و ۲۰۴۹
 ۲۰۵۰ و ۲۰۵۱
 ۲۰۵۲

مسئلہ جس چیز کو وقف کر دیا اب چیز اسکی نہیں رہی اللہ تعالیٰ کی ہو گئی اب اسکو بیچنا کسی کو دنیا درست نہیں اس میں کوئی پناہ داخل نہیں دے سکتا جس بات کیلئے وقف ہو رہی کام اس سے بیا جاویگا اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ مسئلہ مسجد کی کوئی چیز جیسے اینٹ، اگر راہ چونا، لکڑی، پتھر وغیرہ کوئی چیز اپنی کام میں لانا درست نہیں چاہے کتنی ہی ہو گئی ہو لیکن گھر کے کام میں نہ لانا چاہیے۔ بلکہ اسکو بچ کر مسجد کے ہی خرچ میں لگا دینا چاہیے۔ مسئلہ وقف میں یہ شرط ٹھیکر دینا بھی درست ہے کہ جب تک میں زندہ ہوں اس وقف کی آمدنی خواہ سب کی سب یا ادھی تہائی اپنی خرچ میں لایا کرونگی پھر میرے بعد فلاں نیک جگہ خرچ ہوا کرے اگر یوں کہہ لیا تو اپنی آمدنی اسکو لے لینا جائز اور حلال ہے اور یہ بڑا آسان طریقہ ہے کہ ہمیں اپنی آپکو بھی کس طرح کی تکلیف دینے کی ہونی کا اندیشہ نہیں اور جائیداد بھی وقف ہو گئی اس طرح اگر یوں شرط کر دے کہ اول اسکی آمدنی میں سے میری اولاد کو اتنا دیدیا جائے یا کرے پھر جو بچے وہ اس نیک جگہ میں خرچ ہو جائے یہ بھی درست ہے اور اولاد کو اسقدر دیدیا جائے یا کرے گا۔

مسائل قبل کے پڑھانے کا طریقہ

اگر پڑھانے والا مرد ہو تو ان مسائل کو خود نہ پڑھاوے یا تو اپنی بی بی کی معرفت سمجھاوے یا پڑھنے والی کو ہدایت کر دے کہ ان مسائل کو بطور خود دیکھ لینا۔ اور اگر پڑھنے والا کم عمر لڑکا ہو تو اسکو بھی نہ پڑھاویں بلکہ پڑھا کر دیں کہ بعد کو دیکھ لے۔

مسائل

جن چیزوں روزہ نہیں ٹوٹتا اور جن سے ٹوٹ جاتا ہے اور قضا یا کفارہ لازم آتا ہے

ان کا بیان

مسئلہ دن کو سو گئی اور ایسا خواب دیکھا جس سے منہائے کی ضرورت ہو گئی تو روزہ نہیں ٹوٹا۔
مسئلہ مرد اور عورت کا ساتھ لیٹنا یا تھ لگانا پیار کرنا یہ سب درست ہے لیکن اگر جوانی کا اتنا جوش ہو کہ ان باتوں نے صحبت کرینکا ڈر ہو تو ایسا نہ کرنا چاہیے۔ مکروہ ہے مسئلہ رات کو نہانے کی ضرورت ہوتی مگر غسل نہیں کیا دن کو نہائی تب بھی روزہ ہو گیا۔ بلکہ اگر دن بھر نہائی تب بھی روزہ نہیں جاتا۔ البتہ اسکا گناہ الگ ہے مسئلہ اگر مرد سے تہمت ہوئی تب بھی روزہ جاتا رہا اسکی قضا بھی رکھے اور کفارہ بھی دیوے۔ جب مرد کے پیشاب کے مقام کی

سپاری اندر چلی گئی تو روزہ ٹوٹ گیا اور قضا و کفارہ واجب ہو گئے چاہے منی نکلے یا نہ نکلے۔ (۱۹) مسئلہ اگر مرد نے پاخانہ کی جگہ اپنا عضو کر دیا اور سپاری اندر چلی گئی تب بھی عورت مرد دونوں کا روزہ جاتا رہا قضا و کفارہ دونوں واجب ہیں۔ (۲۰) مسئلہ روزہ میں پیشاب کی جگہ دوار کھنا یا تیل وغیرہ کوئی چیز ڈالنا درست نہیں اگر کسی نے دوا رکھ لی تو روزہ جاتا رہا قضا واجب ہے کفارہ واجب نہیں۔ (۲۱) مسئلہ کسی ضرورت سے دانی نے پیشاب کی جگہ انگلی ڈالی۔ یا خود اس نے اپنی انگلی ڈالی پھر ساری انگلی یا تھوڑی سی انگلی نکالنے کے بعد پھر کر دی تو روزہ جاتا رہا۔ لیکن کفارہ واجب نہیں۔ اور اگر نکالنے کے بعد پھر نہیں کی تو روزہ نہیں گیا ہاں اگر پہلے ہی سے پانی وغیرہ کسی چیز میں انگلی بھیسکی ہوئی ہو تو اول ہی دفعہ کرنے سے روزہ جاتا رہے گا۔ (۲۲) مسئلہ کوئی عورت غافل سو رہی تھی یا بے ہوش پڑی تھی اس سے کسی نے صحبت کی تو روزہ جاتا رہا۔ فقط قضا واجب ہے کفارہ واجب نہیں اور مرد و کفارہ بھی واجب ہے۔

جن وجہوں سے روزہ نہ رکھنا جائز ہے ان کا بیان!

(۱۳) مسئلہ عورت کو حیض آگیا یا پچھ پیڑا ہوا اور نفاس ہو گیا۔ تو حیض اور نفاس رہنے تک روزہ رکھنا درست نہیں۔ (۱۴) مسئلہ اگر رات کو پاک ہو گئی تو اب صبح کو روزہ نہ چھوڑے۔ اگر رات کو نہ نہائی ہو تب بھی روزہ رکھ لیوے۔ اور صبح کو نہا لیوے۔ اور اگر صبح ہونے کے بعد پاک ہوئی۔ تو اب پاک ہونے کے بعد روزہ کی نیت کرنا درست نہیں۔ لیکن کچھ کھانا پینا بھی درست نہیں ہے اب دن بھر روزہ داروں کی طرح رہنا چاہیے۔

دستور العمل تدریس حصہ دوم و سوم بہشتی زیورہ حصہ سوم۔

تمام شد

نمبر ۱۔ اگر کوئی لڑکی اس سے پہلے حصوں کے مضامین کسی اور کتاب میں پڑھ چکی ہو تو اس حصہ سے شروع کرادیے کامضائقہ نہیں سبطرح تمام حصوں میں ممکن ہو اور اگر حصص کی تقدیم تاخیر اور ترتیب بلان کسی مصلحت و مناسب ہو تو مضائقہ نہیں نمبر ۲۔ اس حصہ کے پڑھانیکے وقت بھی لڑکی سے کہا جائے کہ وہ بالترتیب اسکو تختی یا کاغذ پر لکھا کرے تاکہ آسانی سے لکھنے کا سلیقہ ہو جاوے اور نیز لکھنے سے مضمون بھی خوب محفوظ ہو جاتا ہے۔

نمبر ۳۔ مختلف مسائل کو امتحان کے طور وقتاً فوقتاً پوچھتی رہا کریں تاکہ خوب یاد رہیں اور اگر دو تین لڑکیاں ایک جماعت میں ہوں تو ان کو تاکہ یکدیگر کی جانے کہ باہم ایک دوسری سے پوچھا کریں۔

نمبر ۴۔ اگر پڑھانا والا مرد ہو تو ہر شرم کے مسائل اس مرتبہ حصہ کے اخیر میں بل سرفی

محمد اشرف علی عفی عنہ

۱۔ عالمگیری
۲۔ ۳۵
۳۔ ۲۵
۴۔ عالمگیری
۵۔ ۳۵
۶۔ ۳۵
۷۔ ۳۵
۸۔ ۳۵
۹۔ ۳۵
۱۰۔ ۳۵
۱۱۔ ۳۵
۱۲۔ ۳۵
۱۳۔ ۳۵
۱۴۔ ۳۵
۱۵۔ ۳۵
۱۶۔ ۳۵
۱۷۔ ۳۵
۱۸۔ ۳۵
۱۹۔ ۳۵
۲۰۔ ۳۵
۲۱۔ ۳۵
۲۲۔ ۳۵
۲۳۔ ۳۵
۲۴۔ ۳۵
۲۵۔ ۳۵
۲۶۔ ۳۵
۲۷۔ ۳۵
۲۸۔ ۳۵
۲۹۔ ۳۵
۳۰۔ ۳۵
۳۱۔ ۳۵
۳۲۔ ۳۵
۳۳۔ ۳۵
۳۴۔ ۳۵
۳۵۔ ۳۵
۳۶۔ ۳۵
۳۷۔ ۳۵
۳۸۔ ۳۵
۳۹۔ ۳۵
۴۰۔ ۳۵
۴۱۔ ۳۵
۴۲۔ ۳۵
۴۳۔ ۳۵
۴۴۔ ۳۵
۴۵۔ ۳۵
۴۶۔ ۳۵
۴۷۔ ۳۵
۴۸۔ ۳۵
۴۹۔ ۳۵
۵۰۔ ۳۵
۵۱۔ ۳۵
۵۲۔ ۳۵
۵۳۔ ۳۵
۵۴۔ ۳۵
۵۵۔ ۳۵
۵۶۔ ۳۵
۵۷۔ ۳۵
۵۸۔ ۳۵
۵۹۔ ۳۵
۶۰۔ ۳۵
۶۱۔ ۳۵
۶۲۔ ۳۵
۶۳۔ ۳۵
۶۴۔ ۳۵
۶۵۔ ۳۵
۶۶۔ ۳۵
۶۷۔ ۳۵
۶۸۔ ۳۵
۶۹۔ ۳۵
۷۰۔ ۳۵
۷۱۔ ۳۵
۷۲۔ ۳۵
۷۳۔ ۳۵
۷۴۔ ۳۵
۷۵۔ ۳۵
۷۶۔ ۳۵
۷۷۔ ۳۵
۷۸۔ ۳۵
۷۹۔ ۳۵
۸۰۔ ۳۵
۸۱۔ ۳۵
۸۲۔ ۳۵
۸۳۔ ۳۵
۸۴۔ ۳۵
۸۵۔ ۳۵
۸۶۔ ۳۵
۸۷۔ ۳۵
۸۸۔ ۳۵
۸۹۔ ۳۵
۹۰۔ ۳۵
۹۱۔ ۳۵
۹۲۔ ۳۵
۹۳۔ ۳۵
۹۴۔ ۳۵
۹۵۔ ۳۵
۹۶۔ ۳۵
۹۷۔ ۳۵
۹۸۔ ۳۵
۹۹۔ ۳۵
۱۰۰۔ ۳۵

ضمیمہ اولیٰ بہشتی زیور مساوہ بہشتی جوہر کا تیسرا حصہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

روزے کی فصیلت کا بیان

حدیث میں ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ دار کا سونا عبادت ہے اور اس کا خاموش رہنا تسبیح ہے (یعنی روزہ دار اگر خاموش رہے تو اسے تسبیح یعنی سبحان اللہ پڑھنے کا ثواب ملتا ہے) اور اس کا عمل (ثواب میں) بڑھایا جاتا ہے (یعنی اس کے اعمال کا ثواب بہ نسبت اور دنوں کے ان مبارک دنوں میں زیادہ ہوتا ہے) اور اس کی دعا مقبول ہے (یعنی روزے کی حالت کو قبولیت دعا میں خاص دخل ہے) اور اس کے گناہ بخند بیٹے جاتے ہیں (یعنی گناہ صغیرہ معاف ہو جاتے ہیں) حدیث میں ہے کہ روزہ ڈھال ہے اور مضبوط قلم ہے دوزخ سے بچانے کیلئے (یعنی جس طرح ڈھال اور مضبوط قلم سے انسان پناہ لیتا ہے اور اور دشمن سے بچتا ہے اسی طرح روزے کے ذریعہ سے دوزخ سے نجات حاصل ہوتی ہے) اس طرح کہ انسان کی قوت گناہوں کی کمزور ہو جاتی ہے اور نیکی کا مادہ بڑھتا ہے سو جب انسان باقاعدہ روزہ دار رہیگا اور یہی طرح روزے کے آداب بجالا دے گا تو گناہ اس سے چھوٹ جائیں گے اور دوزخ سے نجات ملے گی۔ حدیث میں ہے کہ روزہ ڈھال ہے جیسا کہ نہ بھاڑے (یعنی برا نہ کرے) روزہ دار اسکو جھوٹ یا غیبت سے (یعنی روزہ ڈھال کا کام دیتا ہے جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے۔ مگر جبکہ اسکو گناہوں سے محفوظ رکھے اور اگر روزہ رکھا اور غیبت اور جھوٹ وغیرہ گناہوں سے نہ باز آئی تو گو فرض ادا ہو جاوے گا مگر بہت بڑا گناہ ہوگا۔ اور روزے کی جو برکت حاصل ہوتی اس سے محرومی ہوگی) حدیث میں ہے روزہ ڈھال ہے دوزخ سے محفوظ شخص صبح کرے اس حال میں کہ وہ روزہ دار ہو پس نہ جہالت کرے اس روز اور جبکہ کوئی آدمی اس سے جہالت سے پیش آوے تو اسے (بدلیں میں) برائے کرے اور اس سے بری گفتگو نہ کرے اور چاہے کہ کہنے سے تحقیق میں روزہ دار ہوں اور قسم اس ذات کی جسکے قبضہ میں محمد کی جان ہے بیشک بدلوں روزہ دار کے منہ کی زیادہ محبوب ہے خدا کے نزدیک مشک کی خوشبو سے (یعنی قیامت کے روز اس بدلوں کے عوض جو روزے کی حالت میں پیدا ہوتی ہے روزے دار کے منہ کے اندر مشک سے زیادہ پاکیزہ خوشبو آوے گی) اور وہ محبوب ہوگی خدا کو۔ اور یہ بدلوں جو روزے دار کے منہ کے اندر دنیا میں پیدا ہوتی ہیں وہ سبب ہے اس خوشبو کو حاصل ہونے کا حقیقت کو میسر ہوگی۔ حدیث میں ہے کہ روزہ دار کو ہر اظہار کی وقت ایک ایسی عاکی اجازت ہوتی ہے جسکے قبول کرنا (خاص) وعدہ ہے۔ حدیث میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں سے فرمایا کہ تم روزہ رکھو اس لئے کہ روزہ ڈھال ہو دوزخ سے بچنے کے لئے اور زمانہ کی مصیبتوں سے بچنے کے لئے (یعنی روزے کی برکت سے دوزخ اور مصائب و تکالیف سے نجات ملتی ہے) حدیث میں ہے کہ تین ایسے آدمی ہیں کہ ان سے کھانے کا حساب (قیامت میں) نہ ہوگا کچھ بھی کھاویں جبکہ وہ کھانا حلال ہو اور

لے روزہ دار بہشتی

لے روزہ دار بہشتی

لے روزہ دار بہشتی

لے روزہ دار بہشتی

لے روزہ دار بہشتی

لے روزہ دار بہشتی

لے روزہ دار بہشتی

لے روزہ دار بہشتی

روزہ دار (ہے) اور سختی کھانے والا اور محافظ خدائے تعالیٰ کے راستہ میں (یعنی جو اسلام کی سرحد میں مقیم ہو اور کافروں سے ملک اسلام کی حفاظت کرے یہاں سے بہت بڑی رعایت روزہ دار کی اور سختی کھانے والے کی اور محافظ اسلام کی نابت ہوئی کہ ان کی کھانا کا حساب ہی صاف کر دیا گیا لیکن اس رعایت پر بہت سے لذیذ کھانوں میں مصروف نہ ہونا چاہیے بہت سی لذتوں میں مصروف ہونے سے خدا کی یاد سے غفلت پیدا ہو جاتی ہے اور گناہوں کی قوت کو ترقی ہوتی ہے خوب سمجھ لو بلکہ خدا کی اس نعمت کی بے حد قدر کرنی چاہیے اور اس کا شکر اس طرح ادا کرنا چاہیے کہ حق تعالیٰ کی خوب اطاعت کرے، حدیث میں ہے کہ جو روزہ دار کو روزہ افطار کرانے کو اس (روزہ افطار کرنا) کے لئے کو اس روزہ رکھنے والے کے ثواب کی برابر ثواب ملیگا۔ بغیر اس بات کے کہ روزہ دار کا ثواب کم ہو۔ یعنی روزہ دار کا ثواب کچھ کم نہ ہوگا بلکہ حق تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اپنی طرف سے روزہ افطار کرانے والے کو اس روزہ دار کی برابر ثواب مرحمت فرمائیں گے۔ اگرچہ کسی معمولی ہی کھانے سے روزہ افطار کرادے گو وہ پانی ہی ہو حدیث میں جو بیشک اللہ تعالیٰ نے (ثواب) مقرر کیا ہے بنی آدم کی نیکیوں کا دس گنے سے سات سو گنے تک، فرماتا ہے اللہ تعالیٰ مگر روزہ (یعنی روزے میں سات کی حد نہیں ہے) اور روزہ خاص میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا اس سے روزے کے ثواب کی عظمت کا اندازہ کرنا چاہیے کہ جس کا حساب ہی نہیں معلوم کہ وہ ثواب کس قدر ہو اور خود حق تعالیٰ اس کو عطا فرمادینگے اور اس کا بند و بست ملائکہ کو ذریعہ سے نہ ہوگا سبحان اللہ کیا قدر دانی جو حق تعالیٰ کی تعویذی ہی محنت پر کس قدر عوض مرحمت فرماتے ہیں مگر یہ ضرور ہے کہ روزے کی یہ تمام فضیلتیں جب ہی اپنا اثر دکھلاویں گی جبکہ روزے کا حق ادا کرے اور اس میں جموٹ غیبت اور تمام گناہوں سے بچے بعض لوگ بالکل اور بعض صبح کی نماز رمضان میں بے پروائی سے قضا کر دیتے ہیں ان کو اس قدر برکت اور ایسا ثواب میسر نہ ہوگا اور اس حد سے یہ شبہ نہ ہو کہ روزہ نماز سے بھی افضل ہے اس لئے کہ نماز تمام عبادات میں افضل ہے مراد اس مضمون سے یہ ہے کہ روزے کا بہت بڑا ثواب ہے اور بس۔ یہ فرض نہیں ہے کہ تمام عبادتوں سے روزہ افضل ہے اور بیشک روزہ دار کچھ خوشیاں ہیں ایک خوشی جب ہوتی ہے جبکہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری خوشی قیامت کو ہوگی خدائے تعالیٰ سے ملنے کی وقت جیسا کہ بعض احادیث میں تصریح بھی آئی ہے۔ حدیث میں ہے جبکہ رمضان (سبارک) کی پہلی رات ہوتی ہے کھول دئے جاتے ہیں دروازے آسمان کے اور ان دروازوں میں سے کوئی دروازہ رمضان کی آخر رات آنے تک بھی بند نہیں کیا جاتا اور ایسا کوئی مسلمان نہیں ہے کہ نماز پڑھے کسی رات میں رمضان کی راتوں میں سے مگر یہ بات ہے کہ لکھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے ڈبائی ہزار نیکیاں عوض ہر رکعت کے، یعنی ایک رکعت کے عوض ڈبائی ہزار نیکیوں کا ثواب لکھا جاتا ہے، اور بنا دیگا (حق تعالیٰ اس کیلئے ایک مکان جنت میں سرخ یا قوت سے جس کے ساتھ دروازے ہوں گے اور دروازے کے لئے ایک سونے کا محل ہوگا جو آراستہ ہوگا سرخ یا قوت سے چہرہ رونے والے روزہ رکھتا ہے رمضان کے پہلوں کا تو اس کے گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں جو رمضان دگڑشتہ کی اس تاریخ تک کے ہیں پچھلے رمضان کی پہلی تاریخ تک (یعنی گناہ صغیرہ اس سال کے جو گذر گیا معاف کر دئے جاتے ہیں) اور مغفرت طلب کرتے ہیں اس کے لئے روزہ شرمزادہ فرشتے صبح کی نماز سے آفتاب چھپنے تک اور ملیگا اس کو بندہ میں

۱۰ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۱۱ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۱۲ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۱۳ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۱۴ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۱۵ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۱۶ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۱۷ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۱۸ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۱۹ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۲۰ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۲۱ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۲۲ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۲۳ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۲۴ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۲۵ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۲۶ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۲۷ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۲۸ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۲۹ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۳۰ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۳۱ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۳۲ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۳۳ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۳۴ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۳۵ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۳۶ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۳۷ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۳۸ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۳۹ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۴۰ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۴۱ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۴۲ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۴۳ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۴۴ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۴۵ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۴۶ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۴۷ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۴۸ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۴۹ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۵۰ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۵۱ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۵۲ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۵۳ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۵۴ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۵۵ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۵۶ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۵۷ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۵۸ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۵۹ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۶۰ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۶۱ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۶۲ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۶۳ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۶۴ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۶۵ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۶۶ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۶۷ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۶۸ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۶۹ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۷۰ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۷۱ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۷۲ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۷۳ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۷۴ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۷۵ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۷۶ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۷۷ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۷۸ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۷۹ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۸۰ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۸۱ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۸۲ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۸۳ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۸۴ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۸۵ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۸۶ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۸۷ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۸۸ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۸۹ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۹۰ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۹۱ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۹۲ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۹۳ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۹۴ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۹۵ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۹۶ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۹۷ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۹۸ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۹۹ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔ ۱۰۰ روزہ دار کا ثواب کم ہوگا۔

ہر رکعت کے جسکو پڑھنا ہے رمضان کے مہینہ میں رات میں یا دن میں ایک درخت (جنت میں) ایسا جس کے سایہ میں سوا پانچ سو برس چل سکتا ہے، کس قدر بڑی فضیلت ہے روزے کی مسلمانوں کبھی قضا نہ ہونے دو بلکہ بہت ہو تو نفل روزوں سے بھی مشرف ہو لیا کرو۔ اور اللہ تعالیٰ سے پوری طور پر محبت کرو جس نے اس قدر رحمت سے کام لیا کہ معمولی محنت میں اس قدر ثواب مرحمت فرمایا کم سے کم اپنے مطلب ہی کے لئے کہ جنت میں بڑی بڑی نعمتیں ملیں خدا کو اپنا محبوب بنا لو۔

حدیث میں ہے کہ بیشک جنت سجائی جاتی ہے ابتداء سال سے آخر سال تک رمضان کے مہینے کیلئے اور بیشک حوریں بڑی بڑی آنکھوں والی بناؤں سنگا کرتی ہیں۔ ابتداء سال سے آخر سال تک رمضان کے روزہ داروں کیلئے پس جبکہ رمضان آتا ہو جنت کہتی ہے اے اللہ میرے اندر داخل کرے اس مہینہ میں اپنے بندوں کو (یعنی حکم فرمادیجئے کہ قیامت کو میرے لئے داخل ہوں) اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں کہتی ہیں اے اللہ مقرر فرما دے ہمارے لئے اس مہینہ میں خاوند اپنی بندوں میں سے جو جس شخص نے نہ لگائی مہینے میں کسی مسلمان کو تہمت اور نہ ہی اس مہینہ میں کوئی نشہ لانیوالی چیز مثلاً دیا کہ اللہ تعالیٰ اس کو گناہ اور جس شخص نے تہمت لگائی اس ماہ میں کسی مسلمان کو یا پی اس مہینہ میں کوئی نشہ لانے والی چیز مثلاً دیا کہ اللہ تعالیٰ اس کو سال بھر کے نیک اعمال یعنی بہت گناہ ہوگا۔ کیونکہ بزرگ زمانہ میں جس طرح نیکوں کا ثواب یادہ ملتا ہے اسی طرح گناہوں کا عذاب بھی زیادہ ہوتا ہے۔ ان لفظوں میں کس قدر دھمکی ہو غور کرو سو ڈرو رمضان کے مہینے سے اس لئے کہ تحقیق وہ مہینہ اللہ کا ہے (جس میں بندوں کو حکم ہوتا ہے کہ اللہ کی عادت اختیار کریں کھانا پینا چھوڑ دیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ کھانے پینے سے پاک رہتا ہے اسی واسطے یہ مہینہ خاص کیا گیا اتنی تعالیٰ کے ساتھ ورنہ سب مہینے اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں) تمہارے لئے کیا رہ مہینے خدا کے تعالیٰ نے مقرر کر دیئے ہیں جن میں تم رکھنا کھاتے ہو اور پانی پیتے ہو۔ اور لذت حاصل کرتے ہو اور اپنی ذات کیلئے ایک مہینہ مقرر کیا ہے جس میں کھانے پینے وغیرہ سے تم کو روکا گیا ہے پس ڈرو رمضان کے مہینہ سے اس لئے کہ بیشک وہ مہینہ اللہ تبارک تعالیٰ کا ہے (تو اچھی طرح اس میں اطاعت حق بجالاؤ اور گناہ نہ کرو۔ اگرچہ اطاعت ہمیشہ ضروری لیکن خاص جگہ جیسے مکہ معظمہ مدینہ منورہ اور غامہ ایام مثلاً رمضان وغیرہ میں نیکوں کے کرنے اور گناہوں سے بچنے کا خاص اہتمام کرنا چاہیئے کہ بزرگ جگہ اور بزرگ دنوں میں نیکوں کا ثواب زیادہ اور اسی طرح گناہوں کا عذاب بھی زیادہ ہوتا ہے) حدیث میں ہے کہ جب تم میں سے کسی کے سامنے کھا قریب کیا جائے اس حال میں کہ وہ روزہ دار ہو (یعنی روزہ افطار کرنے کے لئے کوئی چیز اس کے پاس رکھی جائے) تو چاہو کہ کہے (یعنی افطار سے پہلے دعا پڑھے) بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَىٰ رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ سُبْحَانَكَ وَمِنْ حَيْثُ لَمْ تَقْبَلْ مِنِّي اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ حدیث میں ہے کہ جب تم میں سے کوئی روزہ افطار کرے تو مناسب ہے کہ چھوڑے سے افطار کرے اس لئے کہ وہ برکت ہی پھر اگر نہ پائے چھوڑے تو مناسب ہے کہ افطار کرے پانی سے اس لئے کہ تحقیق وہ پاک کرناوالی چیز ہے (بعض احادیث میں پانی ملے ہوئے دودھ سے افطار کرنے کا حکم بھی وارد ہوا ہے) حدیث میں ہے کہ جس نے روزے رکھے پالیس دن اس حال میں کہ وہ نہیں طلب کرتا ہو اس (روزہ رکھنے) سے مگر خدا کی رضا مندی (یعنی فقط رضائے الہی مطلوب ہے)

۱۱ روایہ اعلیٰ بہشتی

۱۲ روایہ اعلیٰ بہشتی

۱۳ روایہ اعلیٰ بہشتی

۱۴ روایہ اعلیٰ بہشتی

کوئی اور فرض یا وغیرہ مطلوب نہ ہو تو نہ مانگے گا وہ اللہ سے کچھ مگر یہ بات ہو کہ دلیکا اللہ اس کو دہ چہ یعنی چالیس دن محض حق تعالیٰ کے راضی کرنے کیلئے روزے رکھنے سے دعا قبول ہونے لگتی ہے اور ایسا شخص حق تعالیٰ بایسا مقبول ہو جاتا ہے کہ اسکی دعا جو اللہ کے نزدیک اس کیلئے بہتر ہوگی ضرور قبول ہوگی حضرات صوفیہ رضی اللہ عنہم نے چلہ نشینی تجویز فرمائی ہے یعنی چالیس روز تک تمام تعلقات دنیا کو چھوڑ کر کسی مسجد میں عبادت کرنا اور روزے سے رہنا اس سے بہت بڑا نفع ہوتا ہے۔ دین کا اور نیکیوں کی عمدہ قوت پیدا ہو جاتی ہے اور اس کی برکت سے اللہ پاک کی طرف سے خاص خاص علوم عطا ہوتے ہیں اور فہم عمرہ ہو جاتا ہے۔

رواہ الدیلمی عن واثلہ ولفظہ من صائم اربعین صیاماً ما یؤید بہ الا وجہ اللہ تعالیٰ یسألہ اللہ تعالیٰ الاعطایہ

حدیث میں ہے کہ جس نے روزہ رکھا محترم مہینہ میں جمعرات اور جمعہ اور سنیچر کو لکھے گا اللہ تعالیٰ اس کیلئے سات سو برس کی عبادت (یعنی سات سو برس کی عبادت کا ثواب اس کیلئے لکھا جاتا ہے) اور محترم مہینہ یعنی عزت کے مہینے چار میں رجب۔ ذیقعدہ عشرہ ذی الحجہ یعنی بقرہ کے مہینے کے اول کے دس دن اور محرم مگر دسویں ذی الحجہ کو روزہ رکھنا منع ہے۔ رواہ ابن شاہین فی التوحیف

ابن عساکر عن انس بسند ضعیف ولفظہ من صائم فی کل شہر حرام الخمیس والجمعة والسبت کتب اللہ تعالیٰ لہ عبادۃ سبع مائۃ سنۃ حدیث میں ہے کہ جس نے روزہ رکھا تین دن کسی محترم مہینہ میں جمعرات اور جمعہ اور سنیچر کے لکھے گا حق تعالیٰ اس کے لئے دو سال کی عبادت (یعنی اللہ تعالیٰ اس کو دو سال کی عبادت کا ثواب ان تین روزوں کو عیون قیامت کے دن مرحمت فرماویں گے) اور اس وقت یہ ثواب نامہ اعمال میں لکھ لیا جاوے گا۔ (رواہ طبرانی فی الاوسط عن ابن عباس بلفظ من صائم ثلثۃ ايام من شہر حرام الخمیس والجمعة والسبت کتب اللہ تعالیٰ لہ عبادۃ سنتین انتھے۔

اعتکاف کی فضیلت کا بیان

حدیث میں ہے کہ جس نے اعتکاف کیا دس دن (اخیر عشرہ) رمضان میں ہو گا وہ (اعتکاف) مثل دو حج اور دو عمرہ کے یعنی اسکو دو حج اور دو عمرہ کا ثواب ملے گا) حدیث میں ہے جس نے اعتکاف کیا اسکو دین کی عبادت یقین کر کے اور ثواب حاصل کرنے کیلئے تو اس کے گزشتہ گناہ بخش دئے جاویں گے (یعنی گناہ صغیرہ) حدیث میں ہے کہ پوری حفاظت سرحد اسلام کی چالیس دن تک ہوتی ہے اور جو چالیس دن تک سرحد اسلام کی حفاظت کرے اس طرح کہ نہ فروخت کرے (کچھ) اور نہ خریدے اور نہ کوئی بدعت پاک ہو جائے گا اپنی گناہوں سے مثل (پیدا ہونے) اس دن کے جس دن اسکو اسکی ماں نے جنا تھا (یعنی گناہوں سے بالکل پاک ہو جاوے گا) اور حدیث میں حفاظت سرحد اسلام کی تشبیہاً اس کو فرمایا ہے کہ بالہ سے اسلامی سرحد پر ملک اسلام کے تمام علاقے دنیا کے چھوڑ کر روزے نماز وغیرہ میں مشغول ہونا اور نفس کی ظاہری و باطنی حفاظت کرنا اور گناہوں سے بچنا مراد ہوگا اور گناہوں کی صغیرہ گناہ مراد ہیں اور یہی صورت چلہ نشینی کی صوفیہ کرام میں متعارف ہے۔

یا نہ آئے عبادت کرے اور برکت حاصل کرے اور مقصود یہی ہے کہ اس رات کی برکت اور اس قدر ثواب جو نہ کر رہا حاصل کرے کسی چیز کا نظر نہ مقصود نہیں۔

تراویح کی فضیلت

حدیث میں ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہی تم پر رمضان کا روزہ اور سنت کیا ہے اس (کی رات) کا قیام (یعنی تراویح پڑھنا) پس جو شخص اس کا روزہ رکھے اور اس (کی رات) میں قیام کرے (یعنی تراویح پڑھے) ایمان کے اعتبار سے (یعنی روزے اور تراویح کو دین کا حکم سمجھے) اور ثواب طلب کرنے کی نیت سے اور یقین (ثواب کا) سمجھ کر تو ہو گا وہ (یعنی روزہ اور تراویح) کفارہ (یعنی مٹا دینا والا) اس کیلئے جو گنہگار یعنی جو اس سے مغفرت گناہ ہوئے وہ سب معاف ہو جائیں گے پس اس مہینہ میں بہت نیکیاں کرنی چاہئیں ایک فرض ادا کرنے سے شرف فرض کا اور نفل کام کرنے سے فرض کام کرنے کی برابر ثواب ملتا ہے۔

عیدین کی راتوں کی فضیلت

حدیث میں ہے جو بیدار رہا (عید) الفطر کی رات (اور عید) اضحیٰ کی رات میں نہ مردہ ہو گا اس کا دل جس دن دل مردہ ہوں گے (یعنی قیامت کے دن) کی دہشتوں سے محفوظ رہے گا جس روز کہ لوگ قیامت کی سختیوں سے پریشان ہوں گے۔

خیرات کرنے کے ثواب کا بیان

حدیث میں ہے کہ سخاوت اللہ پاک کی بہت بڑی عادت ہو (یعنی حق تعالیٰ بہت بڑے سخی ہیں) حدیث میں ہے کہ تحقیق بندہ صدقہ کرتا رہی کا ٹکڑا دے دے وہ بڑھتا ہے اللہ کے نزدیک یہاں تک کہ ہو جاتا ہو مثل احد دہرائے گئے (یعنی اللہ پاک اس کا ثواب بڑھاتے ہیں اور اس قدر ثواب بڑھ جاتا ہو جیسے کہ احد کی برابر خرچ کرتا اور اس کا ثواب اسکو ملتا۔ لہذا تھوڑی بہت کا خیال نہ چاہیے جو کچھ تیس سو خیرات کرے۔ حدیث میں ہے کہ دوزخ سے بچو اگرچہ ایک چھوٹے کا ٹکڑا ہی دیکر یعنی اگرچہ تھوڑی ہی چیز ہو اسکو خیرات کرو اور یہ نہ خیال کرو کہ تھوڑی چیز کیا خیرات کریں یہ بھی ذریعہ بن جائے گی دوزخ سے نجات حاصل کرنے کا) حدیث میں ہے کہ روزی طلب کرو (اللہ سے) صدقہ کے ذریعہ سے (یعنی خیرات کرو اس کی برکت سے روزی میں ترقی ہوگی) حدیث میں ہے کہ احسان کے کام بڑی ہلاکتوں سے بچاتے ہیں اور پوشیدہ خیرات دینا اللہ تعالیٰ کے غصہ کو بچاتا ہے اور اہل قرابت سے سلوک کرنا عمر بڑھاتا ہے (اگر نیک کام کرتے دیکھ کر دوسرے کو رغبت ہو تو ایسے موقع پر اس کام کا ظاہر طور پر کرنا بہتر ہے اور جو یہ امید نہ ہو تو خفیہ کرنا افضل ہے بشرطیکہ کوئی اور بھی خاص وجہ خفیہ یا ظاہر کرنے کی نہ ہو) حدیث میں ہے کہ سائل کا حق ہے (اس پر جس سے کہ وہ سوال کرے) اگرچہ وہ گھوڑے پر (سوار)

کیونکہ حضرت خلیفہ اول نہایت دل کے پختہ اور باہمت اور اعلیٰ درجہ کے خدا تعالیٰ کی راہ میں مال و جان نثار کر نوا لے
تھے ان سے یہ اندیشہ نہ تھا کہ پریشان ہوں گے اور ایک دوسرے صحابی رضی اللہ عنہ نے تھوڑا سا سونا اللہ کی راہ میں
بیش کیا آپ نے قبول نہ فرمایا اسوجہ سے کہ وہ کمزور دل کے تھے اور اس قدر باہمت نہ تھے جیسے کہ حضرت ابو بکرؓ تھے خوب
سمجھ لی حدیث میں ہے کہ ایک سائل ایک عورت کے پاس اس حالت میں آیا کہ اس عورت کے منہ میں لقمہ تھا اس عورت
نے وہ لقمہ منہ سے نکالا اور اس سائل کو دیدیا اس کے پاس اور کچھ دینے کو نہ تھا اس لئے ایسا کیا پھر تھوڑی ہی مدت میں ایک لڑکا اس
عورت کے پیدا ہوا پھر جب لڑکا کچھ بڑا ہوا ایک بھیڑیا آیا اور اس کو اٹھالے گیا پس نکلی وہ عورت دوڑتی ہوئی بھیڑیے کے پیچھے
اور کھیتی ہوئی میرا بیٹا میرا بیٹا میرے بیٹے کو بھیڑیا لئے جاتا ہوں جو مدد کرے اسکی سو وہ مدد کرے سو حکم فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک
فرشتے کو کہ بھیڑیے کے پاس جا اور لڑکے کو اس کے منہ سے چھڑالے اور فرمایا حق عز شانہ نے (فرشتے سے) اس کی ماں سے
کہہ کہ اللہ تجھ کو سلام فرماتا ہے اور یہ بھی کہ یہ لقمہ بدلہ (اُس) لقمہ کا ہر دو کھو صدقہ کی یہ برکت ہوئی کہ لڑکا جان سے بچ گیا اور ثواب
بھی ہوا خوب صدقہ کیا کرو تا کہ دین و دنیا میں چین سے رہوں حدیث میں ہے کہ نیکی (کی جگہ) بتلانے والا مثل نیکی کرنا والی
کے (ثواب میں ہے) یعنی جو شخص خود کوئی سلوک نکرے مگر اس ضرورت کو ایسی جگہ کا پتہ بتلا دے یا اس کی سفارش کر دے
جہاں اس کا کام ہو جائے تو اس بتلانے والے کو مثل اس نیکی کرنا والے کے ثواب ملے گا جو خود اپنی ذات پر کسی کی مدد کرے
حدیث میں ہے کہ تین آدمی تھے جن میں سے ایک کے پاس دس دینار تھے سو صدقہ کر دیا اس نے ان میں سے ایک
دینار اور دوسرے کے پاس دس اوقیہ تھے سو صدقہ کر دیا اس نے ایک اوقیہ اور تیسرے کے پاس سو اوقیہ تھے سو صدقہ کر دی
اُس نے ان میں سے دس اوقیہ (تو) یہ سب لوگ ثواب میں برابر ہیں اس لئے کہ ہر ایک نے دسواں حصہ اپنے مال کا خیرات
کیا ہے (یعنی اگرچہ بظاہر خیرات ان میں سے بعضوں نے زیادہ کی ہے اور بعض نے کم مگر حق تعالیٰ تو نیت پر ثواب دیتی ہے
چونکہ ہر ایک نے اپنے مال کے اعتبار سے دسواں حصہ خیرات کیا اس لئے سب کو برابر ثواب ملے گا ایک دینار دس درہم کا
ہوتا ہے اور ایک درہم چار آنے سے کچھ ناند کا اور اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے حدیث میں ہے بڑھ گیا ایک درہم
ایک لاکھ درہم سے (اور وہ یہ صورت ہے کہ) ایک شخص ہے کہ اس کے پاس دس درہم ہیں ان میں سے ایک درہم اس نے
خیرات کر دیا اور دوسرا شخص ہے کہ اس کے پاس بہت سا مال ہے پس اس نے اپنی مال میں سے ایک لاکھ درہم صدقہ
کر دیئے (یعنی دونوں کے ثواب میں یہ فرق ہوا کہ پہلا شخص باوجود تھوڑا خیرات کرنے کے ثواب میں بڑھ گیا کیونکہ اپنا
آدھا مال اُس نے خیرات کر دیا اور دوسرے نے اگرچہ ایک لاکھ صدقہ کئے لیکن چونکہ یہ عدد اس کے مال کثیر کے
مقابلہ میں آدھے سے کم تھا اس لئے اسکو پہلے شخص سے کم ثواب ملا خوب سمجھ لو حق تعالیٰ کی کبھی رحمت ہے اُس کی
قدر کرو جناب مولیٰ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی سائل سے انکار نہیں فرمایا اگر ہوا دیدیا ورنہ وعدہ فرمایا کہ جب
حق تعالیٰ دیگا اس وقت تم کو دینگے اور حاجات آپ نے اور آپ کے اہلیت نے دور و زبر برابر بھی شکم سیر ہو کر جو کی

ضمیمہ ثانیہ بہشتی زیور حصہ سوم

نوٹ = اس مضمون کو صرف اہل علم ملاحظہ فرمائیں۔

مستی بہ صبح الغلط و تفتیح الاخلاط

اصل مسئلہ اگر در رمضان کے کچھ روز نہ رہے اور تحقیق وجوب تعین سال کا حکم مختلف فیہ ہے اور بہشتی زیور میں احتیاط کو یہ نظر رکھ کر قول وجوب کو اختیار کیا ہے پس اگر کسی نے بلا تعین بہت سے روزے رکھ لئے اور اعادہ دشوار ہے تو دفعاً للخرج قول عدم وجوب کو اختیار کیا جاوے گا اس مسئلہ کے متعلق سوال وجواب تہمہ ثالثہ امداد الفتاویٰ ص ۱۱۱ میں درج ہے۔

اصل مسئلہ اگر فلانا کام کروں اللہ سے خدا کے سوا اللہ تحقیق۔ در مختار میں ہے الاصل ان الایمان مبنیہ عند الشافعی علی الحقیقۃ اللغویۃ وعند مالک علی الاستعمال القرآنی وعند احمد علی النیۃ وعند ما علی العرف ما لم یؤاخذ باللفظ فلا حث فی الایمان بتبایط العکبوت الا بالنیۃ فتح الدایمان مبنیۃ علی الالفاظ لا علی الاغراض فلو اغناط علی غیرہ وعلق ان لا یشری لہ شیئاً بفلس فاشتری لہ بدرہم او اکثر شیئاً لم یحث احدہ۔ شامی نے لکھا ہے ان قاعدۃ بنار الایمان علی العرف معاً بان المعبر ہوا لسنی المقصود فی العرف من اللفظ اسمی وان کان فی اللغۃ والشرع اعم من المعنی المتعارف ولما کانت ہذا لفظ عدۃ موبہتا اعتبار لغرض العرفی وان کان زائداً علی اللفظ المسمی وغار جاعل ما لولہ کما فی المسئلۃ الآخرۃ وکما فی المسائل الاربعۃ الی ذکرہ بالعم وفہو ذلک الوہم بذکر القاعدۃ الثانیۃ وہی بنار الایمان علی الالفاظ لا علی الاغراض فقویم لعلی الاغراض وفہو توہم اعتبار لغرض الزائد علی اللفظ المسمی وارادوا بالالفاظ ولا لفاظ العرفیۃ لقرنیۃ القاعدۃ اولی ولولا ہا لتوہم اعتبار بالالفاظ ولولغویۃ او شریعۃ فلا تنافی بین القاعدتین کما توہم کثیر من الناس حتی الشربلا لی فعل الاولی علی الدیانۃ والثانیۃ علی القضاہ ولاتناقض بین الفروع الی ذکرہم توہم ان ہذا کلمۃ حیث لم یجعل اللفظ فی العرف مجازاً عن معنی آخر کما فی الدفعہ می فی دار فلان خانہ صار مجازاً عن الدخول مطلقاً کما سیمائی فی ہذا لایجبر اللفظ اصلاً حتی لو وضع قدمہ ولم یدخل لا یحث لان اللفظ ہجر و صار المراد بہ معنی آخر۔ الخ۔

اس تفصیل سے چند باتیں معلوم ہوئیں (۱) الفاظ کے مقابلہ میں نیت کا کچھ اعتبار نہیں یعنی اگر کوئی ایسی نیت کرے جس کے الفاظ اصلاً مسابحت نہ کرتے ہوں تو اس کا کچھ اعتبار نہ ہوگا۔

(۲) اگر کسی نے ایسے معنی مراد لئے جو الفاظ سے زائد ہوں یعنی الفاظ جزئی ہوں اور معنی مراد کلی یا معنی مراد کل ہوں اور الفاظ جزو تو یہ مراد لینا بیکار ہوگا۔ اور اگر ایسے معنی مراد لئے جو الفاظ کا فرد یا جزو ہیں تو وہ معنی معتبر ہو سکتے ہیں۔

(۳) مجاز عرفی اگر ایسا ہو کہ حقیقت بالکل چھوٹ گئی ہو تو اس مجاز عرفی کا اعتبار ہوگا اور حقیقت لغویہ کا اعتبار نہ ہوگا۔

لیکن میرے نزدیک یتیموں باتیں صحیح نہیں امراول اس لئے کہ ایمان کا تعلق قصد و ارادہ سے بھی ہے نہ کلاماً و عقلاً وغیرہ کی طرح صرف الفاظ سے کہا بدل علیہ قولہ تعالیٰ و لکن یواخذکم بما کسبت قلوبکم و قولہ لکن یواخذکم بما عقدتم الایمان

پس اگر کسی نے کسی خاص نیت سے کوئی قسم کھائی اور ایسے الفاظ بولے جو اس نیت کے مطابق نہیں ہیں تو دیانۃً اس قسم کا اعتبار ہونا چاہیے گو قضاۃً نہ ہو۔ کیونکہ اس وقت یہ اس کی اصطلاح خاص ہوگی اور اصطلاح خاص کے مقرر کرنے کا اس اختیار ہے۔ اور دوم اس لئے کہ اگر مجاز عرفی حقیقۃً لغویہ کے مبائن ہو تو اس وقت اس کا اعتبار تو ہو سکتا ہے لیکن اگر معنی مجازی عرفی معنی لغوی سے عام ہوں تو ان کا اعتبار نہیں ہو سکتا۔ دونوں صورتوں میں وجہ فرق معلوم نہیں ہوتی کیونکہ دونوں صورتوں میں معنی حقیقی بالکل چھوٹ گئے ہیں مگر ایک صورت میں معنی حقیقی معنی مجازی کا جزو یا اس کا جزو ہیں اور دوسری صورت میں اس کے مبائن سو یہ فرق کوئی مؤثر فرق نہیں ہے اسی سے امر سوم کا مخدوش ہونا بھی ظاہر ہو گیا پس جبکہ وہ محض مخدوش ہو گئے جو ان قواعد کے لئے علامہ شامی وغیرہ نے تجویز کئے تھے تو اب کہا جاویگا کہ الایمان مبنیۃ علی العرف اور الایمان مبنیۃ علی الالفاظ لا علی الاعراض دونوں متعلق بہ قضا ہیں اور الایمان مبنیۃ علی الالفاظ لا علی الاعراض کے معنی یہ ہیں کہ ایمان قضاۃً الفاظ عرفیہ پر مبنی ہیں نہ کہ ان اعراض پر جو کہ خلاف عرف ہوں پس ان دونوں قاعدوں میں کوئی تناقض نہیں ہے۔ رہا یہ امر کہ بعض جزئیات ان محامل کی تائید نہیں کرتے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ اعتراض اس وقت ہو سکتا ہے جبکہ دو امر ثابت ہو جائیں اول یہ کہ وہ جزئیات انھیں فقہاء نے نکالی ہیں جنہوں نے یہ قواعد بنائے ہیں یا جن فقہاء نے یہ قواعد قائم کئے ہیں ان کو ان سے اتفاق ہے۔ دوم یہ کہ اس وقت سے اب تک عرف نہیں بدلا اور جو اس وقت عرف تھا جس وقت وہ نکالی گئی ہیں وہی عرف اب بھی ہے لیکن ان باتوں کا ثابت ہونا مشکل ہے اس لئے مخالفت بعض جزئیات سے ہمارے محامل کی تردید نہیں کی جاسکتی خصوصاً اس حالت میں جبکہ مؤید بالادلة ہوں اور جو محامل ان کے بیان کئے گئے ہیں محض بے دلیل ہوں ایسی حالت میں مسائل بہشتی زیور متعلق ایمان کو عرف زمانہ حال کا لحاظ رکھ کے اصول مذکورہ سے استخراج کی ضرورت ہے اس کی ضرورت اس سے ظاہر ہو سکتی ہے کہ فقہاء نے کہا ہے کہ اگر کسی نے قسم کھائی۔ ان فعلہ فعلیہ غضب اللہ او سخطہ او لعنتہ او ہوزان او سارق او شارب خمر او کل ربالی کو قضا عدم التعارف فلو تعارف بل کیون مینا ظاہر کلامہم نعم و ظاہر کلام الکمال لا و تنہا فی النہر اھ درختار۔ اس پر شامی نے کہا ہے قولہ ظاہر کلامہم نعم فیہ نظر لانہم لم یقتضوا علی التعلیل بالتعارف بل عللوا بما یقتضی عدم کونہ مینا مطلقاً و ہو کون علیہ غضبہ و عار علی نفسہ (لان الدلیل المستلزم الاجابۃ فلا یقتضی الامتناع عن الفعل فلا یكون مینا و کون ہوزان تحیل السخ راۃ الاباحۃ فلا یكون حرمتہ حرمتہ اسم اللہ فلا یحیی بہ نعم عللوا بعدم التعارف لانہ عند عدم التعارف لا یكون مینا و ان کان مما یکمن الخلف بہ فی غیر الاسم فکیف اذا کان مما لا یکمن احدہما یا ذلۃ العبارات المقوسۃ۔ ان عبارات سے معلوم ہوا کہ الفاظ مذکورہ اس وقت میں قسم کے لئے متعارف نہ تھے اور اس وقت ان سے معنی وضعی یعنی مفہومات تعلیقیہ مفہوم ہوتے تھے لہذا انہوں نے ان کو مین نہیں کہا مگر ہمارے زمانہ میں الفاظ اگر میں تیرے یہاں کھانا کھاؤں تو گو کھاؤں سو کھاؤں وغیرہ قسم کہنے متعارف ہیں اور ان سے معنی تعلیقی مقصود نہیں ہوتے بلکہ ان کی مراد یہ ہوتی ہے کہ تیرے گھر کا کھانا میرے لئے محمد اور گو کی مانند حرام ہے اور چونکہ محمد اور گو ان کے نزدیک غلط الحرات

ہیں اسلئے تغلیظ حرمت کیلئے ان الفاظ کو ذکر کرتے ہیں پس یہ الفاظ اپنی معانی عرفیہ کے لحاظ سے طحا مک علی حرام سے زیادہ اغلظ ہیں اسلئے انکو بالاولیٰ قسم ہونا چاہیے پس انکو فقہار کی حزیات مصرحہ پر قیاس کر کے ان پر قسم نہ ہونیکا حکم لگانا صحیح نہ ہوگا اس مقام پر یہ بتلادینا بھی ضروری ہو کہ بعض فقہار نے عین کے یہ معنی بیان کئے ہیں بمعنی الین ان الحلیق الحالف یا وجب شناعہ من الفعل بسبب لزوم وجودہ ای وجود معلقہ کافر عند وجود الفعل المخلوف علیکہ بخلاف لہذا اور وجہ اسکی یہ ہے کہ انھوں نے المعلق کے اندر دو باتوں کا ہونا لازم سمجھا ہے۔ اول یہ کہ المعلق مخلوف علیہ کیلئے لازم ہو۔ اور دوسرا امر یہ کہ ناقابل باحت ہو کیونکہ جب یہ دونوں باتیں پائی جائیں گی اسوقت امتناع حالف عن المخلوف علیہ متحقق ہوگا۔ ورنہ نہیں۔ اور بدو ان امتناع کے حلف نہیں ہو سکتا۔ اس بنا پر انھوں نے ان فعل فعلیہ غضب اللہ وغیرہ کو عین نہیں قرار دیا لیکن یہ صحیح نہیں اولاً اس لئے کہ امتناع واقعی تو کسی حلف میں بھی نہیں ہوتا نہ ہو ظاہر رہا التزام امتناع سو وہ جسطرح اور قسموں میں ہوتا ہے یونہی اگر میں ایسا کروں تو مجھ پر خدا کا قہر ٹپے مجھے مرتے وقت کلمہ نصیب نہ ہو وغیرہ وغیرہ یہ بھی ثابت ہوتا ہے اسلئے دونوں میں کچھ فرق نہیں اس پر اگر کہا جائے کہ گو اسکی غرض امتناع ہو مگر اسکے الفاظ مستلزم امتناع نہیں ہیں تو اسکے دو جواب ہیں اول یہ کہ الفاظ لفظی معانی و حقیقہ کے لحاظ سے مستلزم امتناع نہیں ہیں مگر معانی عرفیہ کے لحاظ سے ضرور مستلزم امتناع ہیں کیونکہ ان کے معنی عرفیہ یہ ہوتے ہیں کہ میں عہد کرتا ہوں کہ یہ فعل نہ کروں گا اگر میں ایسا کروں تو میں اس سزا کا مستحق ہوں گا۔ اور میں اسے بخوشی قبول کرتا ہوں ان معنی کا مستلزم امتناع ہونا ظاہر ہے بلکہ عقلاً انکا موجب امتناع ہونا حلف بالطلاق والعقاق کے موجب امتناع ہونے سے زیادہ ہے کیونکہ لزوم طلاق وعقاق بر تقدیر وقوع فعل مخلوف علیہ سقد ضرر رسان نہیں ہے حقیقہ کہ استحقاق غضب الہی اور اس پر رضا مندی اور اس کا التزام پس ان کلموں کو بالاولیٰ قسم ہونا چاہیے۔ اور ثانیاً اسلئے کہ جن باتوں کی بنا پر عین کی یہ تعریف کی گئی ہے ان میں بھی کلام جو۔ امراول میں تو اسلئے کہ لزوم المعلق للمخلوف علیہ کی ضرورت اسلئے ہے کہ اسکے سبب فعل منع ہو جائیگا۔ لیکن جب ہم حلف بالطلاق پر غور کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس میں لزوم طلاق موجب امتناع نہیں کیونکہ اگر کسی نے حلف بالطلاق کیا اور اسکے بعد اس نے اپنی عورت کو تین طلاقیں بطور خود دیدیں یا عورت نے مطاوعت ابن الزوج سے حرمت موبدہ حاصل کر لی ایسی صورتوں میں یہ تعلیق اسی مخلوف علیہ کے کرنے سے مانع نہیں ہو سکتی تو اب بتلایا جائے کہ یہ لزوم کیا مقصد ہو سکتا ہے اور اب وہ اسکے لزوم کی وجہ سے اس فعل کیسے باز رہ سکتا ہے پس معلوم ہوا کہ اس امر کی ضرورت نہیں اور مردوم پر اسلئے کہ ابن ہمام نے کہا ہے۔ کون المخرج قبل اور تفاع اولاً تھمتہ لا اثر لہ فانہ ان کان یرجع الی تحريم المباح فهو یمن مع ان ذلك المباح یحتمل لارتفاع وان لم یرجع الیہ لایكون یبیدا ولا معنی زیادہ کلام لا دخل لہ مطلب یہ ہے کہ عین کا حاصل تحريم مباح ہے۔ پس جہاں تحريم مباح ہوگی خواہ موقت ہو یا موبدہ میں ہو جائے گی اور جہاں تحريم نہ ہوگی عین نہیں ہوگی پس جبکہ حرمت مخلوف علیہ موبدہ نہیں تو حرمت المعلق کے موبدہ ہونے کی شرط لگانا کیا معنی مگر میں کہتا ہوں کہ المعلق کا موبدہ بالاحترا ہونا تو درکنار خود محرم ہونا اتنی ضروری نہیں کیونکہ حلف بالطلاق والعقاق میں المعلق مباح بلکہ بعض صورتوں میں واجب ہے پس جبکہ باوجود باتہ وجوب معلق کے بھی عین ہو سکتی ہے تو حرمت قابل ارتفاع کی صورت میں عین کیوں نہ ہوگی پس خلاصہ کلام یہ ہے کہ عین کے معنی میں تحريم المباح ای التزام الامتناع عن الامر المباح بلفظ یدل علی ذلك الامتناع عرفاً و فی اصطلاح الحالف۔ فقط۔

پس ضرورت ہے کہ عرف حال و تعریف مذکور کو پیش نظر رکھ کر بہشتی زیور کے مسائل پر غور کیا جائے اور جن میں عرف عرب اور عرف اہل ہند میں اختلاف ہے انہیں جزئیات فقہیہ کا اتباع نہ کیا جائے بلکہ اصول استنباط پر نظر کی جائے نتیجہ یہ میری ذاتی رائے ہے جو جس کے سامنے کیئے میں کسی کو مجبور نہیں کرتا۔ فانی لست فی نفسی بغیر ان خطی الان لعصی اللہ اور اسکے درج کرنے سے مقصود یہ ہے کہ جن لوگوں کو غور کرنے کے بعد یہ حق معلوم ہو وہ اسکو مان لیں۔ اور جن کو حق معلوم نہ ہو وہ اپنے فہم پر عمل کریں۔ اصل ص ۳۳ خدا کے سوا اور کسی کی قسم کھانے سے قسم نہیں ہوتی۔ حقیق۔ تم اوپر پڑھ چکی ہو قرآن کی۔ کلام اللہ کی۔ کلام مجید کی قسم کھانے سے قسم ہو جاتی ہے۔ سو اس کی وجہ یہ ہے کہ کلام خدا کی صفت ہوا سئلے اس کی قسم کھانا گویا خدا ہی کی قسم کھانا ہے اور خدا کے سوا کسی اور کی قسم کھانے سے مراد یہ ہے کہ نہ اس کی ذات کی قسم کھاے اور نہ اس کی کسی صفت کی بلکہ کسی اور شے کی قسم کھاے جیسے سر کی یا آنکھوں کی وغیرہ وغیرہ اب یہی یہ بات کہ خدا کی ذات یا اس کی کسی صفت کی قسم کھاے قسم ہوگی یا نہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر خدا کی ذات کی قسم کھاے جیسے خدا کی قسم اللہ کی قسم تب تو قسم ہو ہی جائیگی جیسا کہ تم نے پڑھا ہے اور اگر خدا کی صفت کی قسم کھائی تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر ایسی صفت کی قسم کھائی جو جس کی قسم کا رواج ہے جیسے کلام اللہ کی قسم تب تو قسم ہو جائیگی جیسا کہ بہشتی زیور میں مذکور ہے اور اگر ایسی صفت کی قسم کھائی جو جس کی قسم کا رواج نہیں ہے تو قسم نہ ہوگی جیسے خدا کے غضب کی قسم اس کے رحمت کی قسم اس مسئلہ کو بہشتی زیور میں بوجہ ضرورت نہ ہونے کے ذکر نہیں کیا کیونکہ اسی قسم کوئی کھاتا نہیں ہے۔ حبیب احمد کیراوی۔

تمام شد حصہ سوم بہشتی زیور مع ضما تم قدیمہ و جدیدہ

جلد دیکھو ص ۱۹ ترجیح الرائج بابہ ماہ محرم ۱۳۳۲ نمبر ۱۰۹

ترجیح الرائج بابہ ماہ محرم ۱۳۳۲ نمبر ۱۰۹ بر صفحہ ۲۶ فصل منقہ در سنت دن روزہ یوم عاشورہ

سوال۔ ضروری دریافت یہ ہے کہ احقر نے بہشتی زیور کے تیسرے حصہ میں نفل روزہ کے بیان میں دیکھا کہ محرم کی دسویں تاریخ میں روزہ رکھنا مستحب ہے احقر نے دسویں تاریخ کو ایک روزہ ہی رکھا۔ اب بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ نویں اور دسویں کا رکھنا چاہیئے ایک روزے میں اختلاف ہے ایک نہیں رکھنا چاہیئے۔ اختلاف کیسا ارشاد فرمایا جائے۔
 الجواب۔ واقعی دو ہی روزے رکھنا چاہیئے بہشتی زیور کی تالیف کے وقت اس مسئلہ کی پوری تحقیق نہ تھی۔ لیکن اگر نویں کو نہ رکھے تو گیارہویں کو رکھ لے۔ ۹ جمادی الثانی ۱۳۳۳ھ

از حضرت مولانا اشرف علی صاحب مدظلہ
 ملنے کا پتہ: ۴ نیچر کتب خانہ اصح المطابع فرید روڈ کراچی ۷ پاکستان

فہرست مضامین نور محمدی مہی زیور حصہ چہارم مکمل و مدلل

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵۰	کسی شرط پر طلاق دینے کا بیان	۲۷	روٹی کپڑے کا بیان	۲	نکاح کا بیان
	طلاق جمعی میں رجعت کر لینا یعنی	۲۸	رہنے کیلئے گھر لینے کا بیان		جن لوگوں سے نکاح کرنا حرام ہے
۵۰	روک ٹھہرنے کا بیان بی بی کے پاس	۲۹	لڑکے کی حلالی ہونے کا بیان	۳	ان کا بیان
	نہ جانے کی قسم عہدے کا بیان	۳۱	اولاد کی پرورش کا بیان	۶	ولی کا بیان
۵۲	بی بی کو مانگ کر برابر کہنے کا بیان	۳۲	شوہر کے حقوق کا بیان		کون کون لوگ لڑکے برابر اور ان میں
۵۲	کفارہ کا بیان	۳۳	مہاں کے ساتھ نباہ کر نیک طریقہ	۹	کے ہیں اور کون برابر کے نہیں
"	سنان کا بیان	۳۷	اولاد کی پرورش کرنا کا طریقہ	۱۰	مہر کا بیان
۵۲	عدت کا بیان	۳۹	کھانے کا طریقہ	۱۳	مہر مثل کا بیان
۵۵	موت کی عدت کا بیان	"	محفل میں اٹھنے بیٹھنے کا طریقہ	۷	کافروں کے نکاح کا بیان
۵۶	روٹی کپڑے کا بیان	"	حقوق کا بیان		بیموں میں برابری کرنا کا بیان
"	رہنے کیلئے گھر لینے کا بیان	۴۱	ضروری بات	۱۲	دودھ پینے اور پلانے کا بیان
"	لڑکے کی حلالی ہونیکا بیان		تجوید یعنی قرآن کو اچھی طرح	۱۷	طلاق کا بیان
	فہرست مضامین چہارم	۴۲	سنہ کریم پر ہونے کا بیان	"	طلاق دینے کا بیان
	نکاح کی فضیلت اس کی	۴۶	استاد کے لئے ضروری بات	۱۹	خصتی سے پہلے طلاق ہو جائیکا بیان
۵۷	حقوق کا بیان	"	مسائل قبل کی پڑھانیکا طریقہ جن	۲۰	تین طلاق دینے کا بیان
۶۰	طلاق کی مذمت کا بیان	۴۷	لوگوں کی نکاح کرنا حرام ہے کا بیان	"	کسی شرط پر طلاق دینو کا بیان
۶۱	قرآن مجید پر سنہ کی فضیلت کا بیان	"	ولی کا بیان	۲۲	بیمار کے طلاق دینے کا بیان
۶۵	مسئلے	۴۹	مہر کا بیان	۲۳	طلاق رجعی میں رجعت کر لینے
"	ضمیمہ ثانیہ حصہ چہارم مہی زیور	"	کافروں کے نکاح کا بیان		یعنی روک رکھنے کا بیان
۷۰	تصحیح الاغلاط از ابو الطاف موری	"	بیموں میں برابری کرنا کا بیان	۲۴	خلع کا بیان
	سعود احمد مفتی مظاہر علوم سہانپور	"	خصتی سے پہلے طلاق ہو جائیکا بیان	۲۶	سایاں کے لاپتہ ہو جائیکا بیان
		"	تین طلاق دینے کا بیان	"	سوگ کرنے کا بیان

نور محمدی بہشتی زیور کا چوتھا حصہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب اول نکاح کا بیان

مسئلہ ۱۰ نکاح بھی اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے۔ دین اور دنیا دونوں کے کام اس سے درست ہو جاتے ہیں اور اس میں بہت فائدے اور بے انتہا مصلحتیں ہیں۔ آدمی گناہ سے بچتا ہو دل ٹھکانے ہو جاتا ہے۔ نیت خراب اور ڈاواں ڈول نہیں ہونے پاتی اور بڑی بات یہ ہے کہ فائدہ کا فائدہ اور ثواب کا ثواب۔ کیونکہ میاں بیوی کا پاس بیٹھ کر محبت پیار کی باتیں کرنا۔ ہنسی دل لگی میں دل بہلانا نفل نمازوں سے بھی بہتر ہے۔ مسئلہ ۱۱ نکاح فقط دو لفظوں سے بندھ جاتا ہے جیسے کسی نے گواہوں کے روبرو کہا میں نے اپنی لڑکی کا نکاح تمہارے ساتھ کیا۔ اس نے کہا میں نے قبول کیا۔ پس نکاح بندھ گیا اور دونوں میاں بی بی ہو گئے۔ البتہ اگر اس کی کئی لڑکیاں ہوں تو فقط اتنا کہنے سے نکاح نہ ہوگا بلکہ نام لیکریوں کہے کہ میں نے اپنی لڑکی قریبہ کے ساتھ نکاح تمہارے ساتھ کیا وہ کہے کہ میں نے قبول کیا۔ مسئلہ ۱۲ کسی نے کہا اپنی فلائی لڑکی کا نکاح میرے ساتھ کر دو۔ اُس نے کہا میں نے اس کا نکاح تمہارے ساتھ کر دیا تو نکاح ہو گیا۔ چاہے پھر وہ یوں کہے کہ میں نے قبول کیا یا نہ کہے نکاح ہو گیا۔ مسئلہ ۱۳ اگر خود عورت وہاں موجود ہو اور اشارہ کرے یوں کہہ دے کہ میں نے اس کا نکاح تمہارے ساتھ کیا وہ کہے کہ میں نے قبول کیا تب بھی نکاح ہو گیا نام لینے کی ضرورت نہیں۔ اور اگر وہ خود موجود نہ ہو تو اس کا بھی نام لیوے اور اس کے باپ کا نام بھی اتنے زور سے لیوے کہ گواہ لوگ سن لیویں اور اگر باپ کو بھی لوگ نہ جانتے ہوں اور فقط باپ کے نام لینے سے معلوم نہ ہو کہ کس کا نکاح کیا جانا ہے تو دادا کا نام بھی لینا ضروری ہے۔ غرض یہ ہے کہ ایسا پتہ نہ کور ہونا چاہئے کہ سننے والے سمجھ لیویں کہ فلائی کا نکاح ہو رہا ہے۔ مسئلہ ۱۴ نکاح ہونے کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ کم سے کم دو مردوں

هـ انه (النكاح) عبادة مائة
مئة مائة وان الاشتغال به
افضل من التخلي لغيره

ای اشتغال به دو شمل
علیه من اقام بجا که اعفا

المفلس عن الحرام وتبئيه
 بل وخرج ذلك المأخوذ

الحمد لله الذي جعل في كل شيء
دروسا لمن يتفكر في خلقه
ويعلم قدره وفضلته

فلمنى الى الماضى اول على
الخصم كوجه الخصم او منته

مولا علی مرتضیٰ علیہ السلام

ایں دو موکاتی (رد المحتار ص ۳۳۱)

شاهدین ۱۲ ایضا ۲۷۶ در دالدار ۲۷۳

١٦
فردی و جمعی

بیت احدہ زبد النور و کرامت

فزوج بنته منه ولدتان الصبي
اذا كانت احداهما متروكة

فیض فی الی القافه در رد المحتار
ج ۲

دو کمال میل تا فرزند

محبوبی و کمال عالم بقل قلبت

فخامه زود جی ملانه توکیل ای

فيلكون كلام الساني فامم مضم
عطر فين وقيل انه ايجاب ١٢

کتابخانه کتبات مطهره

كفى الإشارة إليها ثم قل في
١٢ رد المحتار ص ٣

کی عدت پوری نہ ہو چکے کوئی اور عورت اس سے نکاح نہیں کر سکتی۔ مسئلہ ۲۶۔ حق طلاق کی کما نکاح مشیخہ مرد کے ساتھ بہت سے عالموں کے فتوے ہیں درست نہیں ہے۔

مع وهذا ظهرا ان الانبي
 ان كان من يعتقد الاموية
 في ان الانبي جبريل عليهما
 الوحي اذ كان غير محبة اليه
 او يهتف بالسيدة الخديجة
 فيكون (هذا لما مضى ٢٠٢) و
 في المناكير ان الحكماء
 المرتدين ولا يجوز للمرتدان
 تزوج مرتدة ولا مسلمة و
 لا كافرة اصلية وكذلك لا
 يجوز نكاح المرتدة مع احد
 ١٢ على المنكر ص ٢٠٢
 على برهاننا السابق على
 دلالة تنفيذ القول على
 الظاهر والاداء في المحل
 ٢٠٢ ص ٢٠٢
 ٢٠٢ ص ٢٠٢
 الصغير ولا يجوز ولا كافر
 على مسلم مسلمة على المنكر
 ٢٠٢ ص ٢٠٢

على نوره عليه السلام الكحل
 الى العصا: اقرب العجا
 في الصغير والصغيرة الاب
 ثم الحميد الابن ابن عمه
 خانية $\frac{35}{16}$ ثم الاب لاب
 وام ثم الاب لاب ثم ابن
 الاب لاب وام ثم ابنت الاب
 الاب ان سفلو ثم الحميد الاب
 وام ثم الحميد الاب ثم ابن عم
 الاب وام ثم ابن عم الاب
 وان سفلو ثم الحميد الاب ثم
 الحميد الاب لاب ثم زوجا على
 هذا الترتيب ثم عم الحميد الاب
 وام ثم عم الحميد ثم حميد

باب سوم

ولی کا بیان

باب (۳)

لڑکی اور لڑکے کے نکاح کرنے کا جس کو اختیار ہوتا ہے اسکو ولی کہتے ہیں۔ **مسئلہ**۔ لڑکی اور لڑکے کا ولی سب سے پہلے اس کا باپ ہے اگر باپ نہ ہو تو دادا۔ وہ نہ ہو تو پردادا اگر یہ لوگ کوئی نہ ہوں تو سگا بھائی۔ سگا بھائی نہ ہو تو سوتیلہ بھائی یعنی باپ شریک بھائی۔ پھر بھتیجا۔ پھر بھتیجی کا لڑکا۔ پھر بھتیجی کا پوتا۔ یہ لوگ نہ ہوں تو سگا چچا۔ پھر سوتیلہ چچا۔ یعنی باپ کا سوتیلہ بھائی۔ پھر سگے چچا کا لڑکا پھر اس کا پوتا۔ پھر سوتیلے چچا کا لڑکا پھر اس کا پوتا۔ یہ کوئی نہ ہوں تو باپ کا چچا ولی ہے۔ پھر اس کی اولاد۔ اگر باپ کا چچا اور اس کے لڑکے پوتے پردے کوئی نہ ہوں تو دادا کا چچا پھر اس کے لڑکے پوتے پھر پردے وغیرہ۔ یہ کوئی نہ ہوں تب ماں ولی ہے پھر دادی پھر نانی پھر نانا پھر ختیجی بہن پھر سوتیلی بہن جو باپ شریک ہو۔ پھر جو بھائی بہن ماں شریک ہوں۔ پھر بھو بھی۔ پھر ماموں پھر خالہ وغیرہ۔

مسئلہ۔ نابالغ شخص کسی کا ولی نہیں ہو سکتا۔ اور کا فر کسی مسلمان کا ولی نہیں ہو سکتا۔ اور عورت نابالغ بھی کسی کا ولی نہیں ہے۔ **مسئلہ**۔ بالغ یعنی جوان عورت خود مختار ہے چاہے نکاح کرے چاہے نہ کرے۔ اور جس کے ساتھ جی چاہے کرے کوئی شخص اس پر زبردستی نہیں کر سکتا۔ اگر وہ خود اپنا نکاح کسی سے کرے تو نکاح ہو جاوے گا۔ چاہے ولی کو خبر ہو چاہے نہ ہو۔ اور ولی چاہے خوش ہو یا ناخوش۔ ہر طرح نکاح درست ہے۔ ہاں البتہ اگر اپنے میل میں نکاح نہیں کیا یا زبردستی

[illegible]

حقیقت کو نہ سمجھتا تھا۔ اس لیے اس نے کہا کہ میں تو کبھی ان کے پاس نہیں جاتا۔ ان کی حقیقت سے مجھے کچھ نہیں پتا۔ ان کے قریب سے گزرتا ہوں تو ان کی حقیقت سے مجھے کچھ نہیں پتا۔ ان کے قریب سے گزرتا ہوں تو ان کی حقیقت سے مجھے کچھ نہیں پتا۔

کم ذات والے سے نکاح کر لیا اودلی ناخوش ہے فتویٰ اس پر ہے کہ نکاح درست نہ ہوگا۔ اور اگر نکاح تو اپنے میل ہی میں کیا۔ لیکن مہر اس کے دادھیالی خاندان میں باندھا جاتا ہے۔ جس کو شرع میں مہر مثل کہتے ہیں اس سے بہت کم پر نکاح کر لیا تو ان صورتوں میں نکاح تو ہو گیا۔ لیکن اس کا دلی اس نکاح کو توڑا سکتا ہے۔ مسلمان حاکم کے پاس فریاد کرے وہ نکاح توڑ دے۔ لیکن اس فریاد کا حق اس دلی کو ہے جس کا ذکر ماں سے پہلے آیا ہے یعنی باپ سے لیکر دادا کے چچا کے بیٹوں پوتوں تک۔ مسئلہ کسی دلی نے جو ان لڑکی کا نکاح بے اس سے پوچھے اور اجازت لئے کر لیا تو وہ نکاح اس کی اجازت پر موقوف ہے۔ اگر وہ لڑکی اجازت دے تو نکاح ہو گیا۔ اگر وہ راضی نہ ہو اور اجازت نہ دے تو نہیں ہوا۔ اور اجازت کا طریقہ آگے آتا ہے مسئلہ جو ان کنواری لڑکی سے دلی نے آکر کہا کہ میں تمہارا نکاح فلا نے کے ساتھ کئے دیتا ہوں یا کر دیا ہے اس پر وہ چپ ہو رہی یا مسکرا دی یا رونے لگی۔ تو بس یہی اجازت ہے۔ اب وہ دلی نکاح کر دے تو صحیح ہو جاوے گا۔ یا کر چکا تھا تو صحیح ہو گیا۔ یہ بات نہیں ہے کہ جب زبان سے کہے تب ہی اجازت سمجھی جائے جو لوگ زیر دستی کر کے زبان سے قبول کرتے ہیں بڑا کرتے ہیں مسئلہ دلی نے اجازت لیتے وقت شوہر کا نام نہیں لیا نہ اس کو پہلے سے معلوم ہے تو ایسے وقت چپ رہنے سے رضا مندی ثابت نہ ہوگی اور اجازت نہ سمجھیں گے بلکہ نام و نشان بتلا نا ضروری ہے جس سے لڑکی اتنا سمجھ جائے کہ یہ فلا نا شخص ہے۔ اسی طرح اگر مہر نہیں بتلایا اور مہر مثل سے بہت کم پر نکاح پڑھ دیا تو بدن اجازت عورت کے نکاح نہ ہوگا۔ اس کے لئے قاعدہ کے موافق پھر اجازت لینی چاہئے۔ مسئلہ اگر وہ لڑکی کنواری نہیں ہے بلکہ ایک نکاح پہلے ہو چکا ہے یہ دوسرا نکاح ہے۔ اس سے اس کے دلی نے اجازت لی اور پوچھا تو فقط چپ رہنے سے اجازت نہ ہوگی بلکہ زبان سے کہنا چاہئے اگر اس نے زبان سے نہیں کہا فقط چپ رہنے کی وجہ سے دلی نے نکاح کر دیا تو نکاح موقوف رہا۔ بعد میں اگر وہ زبان سے منظور کر لے تو نکاح ہو گیا اور اگر منظور نہ کرے تو نہیں ہوا۔ مسئلہ باپ کے ہوتے ہوئے چچا یا بھائی وغیرہ کسی اور دلی نے کنواری لڑکی سے اجازت مانگی تو اب فقط چپ رہنے سے اجازت نہ ہوگی۔ بلکہ زبان سے اجازت دیوے تب اجازت

صم ولم یخبر امر ولا الزوج فکنت لا یکن سکوتہا رضا ولبان ترد بعد نکاح و تعبر فی الاستسار تسمیہ ہر زوج علی وجہ تقیہ المعروف وقیل بشرط ذکر ہر ۱۱ عالمگیری ۲۴۱ ۱۲ دواستادن الثیب فلا بد من رضا یا بالقول وکذا اذا بلنہا الخیر ۱۲ عالمگیری ۲۴۱ ۱۳ فان فعل ہذا غیر الیٰ الیٰ استامر غیر الیٰ الیٰ غیر الیٰ منہ لم یکن رضائی متکلم بہ بخلاف ما اذا کان الاستامر رسول الیٰ لانہ قائم مقام ۱۲ ہدایہ ۲۹۹ ۱۹۵

د متعلقہ صفحہ ۶
۱۱ اسی طرح قادیان
۱۲ سے بھی نکاح درست نہیں
۱۳ کیونکہ علماء اسلام نے اس کے
۱۴ کہہ کر اتفاق کیا ہے
۱۵ مسئلہ مطلب یہ ہے کہ ماں سے
۱۶ بیوہ ہوئے بعد مہر نکاح
۱۷ کر لیا پھر دوسرے شوہر سے
۱۸ اولاد ہوئی تو پہلے شوہر اور
۱۹ دوسرے شوہر کی اولاد
۲۰ ماں شریک ہوئی باپ
۲۱ شریک ہوئی ۳۰
۲۲ (متعلقہ صفحہ ہذا)
۲۳ لہ دیکھو مباحثہ صفحہ ۲۴
۲۴ لہ دوا تدریج التمراد
۲۵ وفتحت من ہر شہا ظنی
۲۶ الا غرض علیہا حتی تم لها
۲۷ خبر وادھا زہاد لا یکن
۲۸ الفرقۃ الا عند الفاضل
۲۹ عالمگیری ۲۴۱
۳۰ لہ دوا یوز نکاح
۳۱ بالحدیث صحیحہ فی النکاح
۳۲ سلطان الخیر انہا یکران
۳۳ او فیما بان فی النکاح
۳۴ موقوف علی اجازتہا ظنی
۳۵ اجازتہا زہاد انہا یکران
۳۶ عالمگیری ۲۴۱
۳۷ دوا شکک البکر عند
۳۸ الاستسار ولبان بلنہا الخیر
۳۹ رضا وادھا زہاد لا یکن
۴۰ لما سمعت لایکن مشاوران
۴۱ بسمت فہو رضا ولبان یکت
۴۲ انہا فیہ الصبح ان البکر

۱۲ کان بحر وادھا زہاد لا یکن مشاوران کان مع اصرارہا البصر لایکن رضا ۱۱ عالمگیری ۲۴۱ ۱۲ فان استسار باہا قبل النکاح فقال انہ یک

بھی ہے اور مہر بھی مہر مثل مقرر کیا ہے اس صورت میں اس وقت تو نکاح صحیح ہو جائے گا لیکن جوان ہونے کے بعد ان کو اختیار ہے چاہے اس نکاح کو باقی رکھیں چاہے مسلمان عالم کے پاس نالش کر کے توڑ ڈالیں اور اگر اس دلی نے لڑکی کا نکاح کم ذات والے مرد سے کر دیا یا مہر مثل سے بہت کم پر نکاح کر دیا ہے یا لڑکے کا نکاح جس عورت سے کیا ہے اس کا مہر اس عورت کے مہر مثل سے بہت زیادہ مختصر کر دیا تو وہ نکاح نہیں ہوا۔

نوٹ مسئلہ نمبر ۱۵ اور نمبر ۱۶ صفحہ ۳۷ پر درج کئے گئے ۴

مسئلہ ۱۷۔ قاعدہ سے جس ولی کو نابالغ کے نکاح کرنے کا حق ہے وہ پردیس میں ہے اور اتنی دور ہے کہ اگر اس کا انتظار کریں پھر اس سے مشورہ لیں تو یہ موقع ہاتھ سے جاتا رہیگا اور پیغام دینے والا اتنا انتظار نہ کرے گا اور پھر ایسی جگہ مشکل سے ملے گی تو ایسی صورت میں اس کے بعد والا ولی بھی نکاح کر سکتا ہے۔ اگر اس نے بے اس کے بوجھے نکاح کر دیا تو نکاح ہو گیا۔ اور اگر اتنی دور نہ ہو تو بغیر اس کی رائے لئے دوسرے ولی کو نکاح نہ کرنا چاہئے اگر کرے گا تو اسی ولی کی اجازت پر موقوف رہے گا۔ جب وہ اجازت دیگا تب صحیح ہوگا۔ **مسئلہ ۱۸۔** اسی طرح اگر حقدار ولی کے ہوتے دوسرے ولی نے نابالغ کا نکاح کر دیا جیسے حق تو تھا باپ کا اور نکاح کر دیا وادائے اور باپ سے بالکل رائے نہیں لی تو وہ نکاح باپ کی اجازت پر موقوف رہے گا۔ یا حق تو تھا بھائی کا اور نکاح کر دیا چچائے۔ تو بھائی کی اجازت پر موقوف ہے۔ **مسئلہ ۱۹۔** کوئی عورت پاگل ہو گئی اور عقل جاتی رہی۔ اور اس کا جوان لڑکا بھی موجود ہے اور باپ بھی ہے۔ اس کا نکاح کرنا اگر منظور ہو تو اس کا ولی لڑکا ہے۔ کیونکہ ولی ہونے میں لڑکا باپ سے بھی مقدم ہے۔

کون کون لوگ اپنے برابر کے اور اپنے میل کی ہیں کون کون ابر کے نہیں

مسئلہ ۲۰۔ شکرع میں اس کا بڑا خیال کیا گیا ہے کہ بے میل اور بے جوڑ نکاح نہ کیا جاوے یعنی لڑکی کا نکاح کسی ایسے مرد سے مت کر جو اس کے برابر درجہ کا اور اس کی عمر کا نہیں ہے۔ **مسئلہ ۲۱۔** شہر ابری کئی قسم کی ہوتی ہے۔ ایک تو نسب میں برابر ہونا۔ دوسرے مسلمان ہونے میں۔ تیسرے دینداری میں۔ چوتھے مال میں۔ پانچویں پیشہ میں۔ **مسئلہ ۲۲۔** نسب میں برابری تو یہ ہے کہ شیخ اور سید اور انصاری غلوئی یہ سب ایک دوسرے کے برابر ہیں۔ یعنی اگر پستیدل کا

۱۔ دلی والی اور بعد از شادی
۲۔ عیسیٰ شکرع میں
۳۔ دلی والی اور بعد از شادی
۴۔ عیسیٰ شکرع میں
۵۔ دلی والی اور بعد از شادی
۶۔ عیسیٰ شکرع میں
۷۔ دلی والی اور بعد از شادی
۸۔ عیسیٰ شکرع میں
۹۔ دلی والی اور بعد از شادی
۱۰۔ عیسیٰ شکرع میں
۱۱۔ دلی والی اور بعد از شادی
۱۲۔ عیسیٰ شکرع میں
۱۳۔ دلی والی اور بعد از شادی
۱۴۔ عیسیٰ شکرع میں
۱۵۔ دلی والی اور بعد از شادی
۱۶۔ عیسیٰ شکرع میں
۱۷۔ دلی والی اور بعد از شادی
۱۸۔ عیسیٰ شکرع میں
۱۹۔ دلی والی اور بعد از شادی
۲۰۔ عیسیٰ شکرع میں
۲۱۔ دلی والی اور بعد از شادی
۲۲۔ عیسیٰ شکرع میں
۲۳۔ دلی والی اور بعد از شادی
۲۴۔ عیسیٰ شکرع میں
۲۵۔ دلی والی اور بعد از شادی
۲۶۔ عیسیٰ شکرع میں
۲۷۔ دلی والی اور بعد از شادی
۲۸۔ عیسیٰ شکرع میں
۲۹۔ دلی والی اور بعد از شادی
۳۰۔ عیسیٰ شکرع میں
۳۱۔ دلی والی اور بعد از شادی
۳۲۔ عیسیٰ شکرع میں
۳۳۔ دلی والی اور بعد از شادی
۳۴۔ عیسیٰ شکرع میں
۳۵۔ دلی والی اور بعد از شادی
۳۶۔ عیسیٰ شکرع میں
۳۷۔ دلی والی اور بعد از شادی
۳۸۔ عیسیٰ شکرع میں
۳۹۔ دلی والی اور بعد از شادی
۴۰۔ عیسیٰ شکرع میں
۴۱۔ دلی والی اور بعد از شادی
۴۲۔ عیسیٰ شکرع میں
۴۳۔ دلی والی اور بعد از شادی
۴۴۔ عیسیٰ شکرع میں
۴۵۔ دلی والی اور بعد از شادی
۴۶۔ عیسیٰ شکرع میں
۴۷۔ دلی والی اور بعد از شادی
۴۸۔ عیسیٰ شکرع میں
۴۹۔ دلی والی اور بعد از شادی
۵۰۔ عیسیٰ شکرع میں
۵۱۔ دلی والی اور بعد از شادی
۵۲۔ عیسیٰ شکرع میں
۵۳۔ دلی والی اور بعد از شادی
۵۴۔ عیسیٰ شکرع میں
۵۵۔ دلی والی اور بعد از شادی
۵۶۔ عیسیٰ شکرع میں
۵۷۔ دلی والی اور بعد از شادی
۵۸۔ عیسیٰ شکرع میں
۵۹۔ دلی والی اور بعد از شادی
۶۰۔ عیسیٰ شکرع میں
۶۱۔ دلی والی اور بعد از شادی
۶۲۔ عیسیٰ شکرع میں
۶۳۔ دلی والی اور بعد از شادی
۶۴۔ عیسیٰ شکرع میں
۶۵۔ دلی والی اور بعد از شادی
۶۶۔ عیسیٰ شکرع میں
۶۷۔ دلی والی اور بعد از شادی
۶۸۔ عیسیٰ شکرع میں
۶۹۔ دلی والی اور بعد از شادی
۷۰۔ عیسیٰ شکرع میں
۷۱۔ دلی والی اور بعد از شادی
۷۲۔ عیسیٰ شکرع میں
۷۳۔ دلی والی اور بعد از شادی
۷۴۔ عیسیٰ شکرع میں
۷۵۔ دلی والی اور بعد از شادی
۷۶۔ عیسیٰ شکرع میں
۷۷۔ دلی والی اور بعد از شادی
۷۸۔ عیسیٰ شکرع میں
۷۹۔ دلی والی اور بعد از شادی
۸۰۔ عیسیٰ شکرع میں
۸۱۔ دلی والی اور بعد از شادی
۸۲۔ عیسیٰ شکرع میں
۸۳۔ دلی والی اور بعد از شادی
۸۴۔ عیسیٰ شکرع میں
۸۵۔ دلی والی اور بعد از شادی
۸۶۔ عیسیٰ شکرع میں
۸۷۔ دلی والی اور بعد از شادی
۸۸۔ عیسیٰ شکرع میں
۸۹۔ دلی والی اور بعد از شادی
۹۰۔ عیسیٰ شکرع میں
۹۱۔ دلی والی اور بعد از شادی
۹۲۔ عیسیٰ شکرع میں
۹۳۔ دلی والی اور بعد از شادی
۹۴۔ عیسیٰ شکرع میں
۹۵۔ دلی والی اور بعد از شادی
۹۶۔ عیسیٰ شکرع میں
۹۷۔ دلی والی اور بعد از شادی
۹۸۔ عیسیٰ شکرع میں
۹۹۔ دلی والی اور بعد از شادی
۱۰۰۔ عیسیٰ شکرع میں

رتبہ اوروں سے بڑھ کر ہے۔ لیکن اگر سید کی لڑکی شیخ کے یہاں بیاہ گئی تو یہ نہ کہیں گے کہ اپنے میل میں نکاح نہیں ہوا بلکہ یہ بھی میل ہی ہے۔ مسئلہ یسٹ میں اعتبار باپ کا ہے ماں کا کچھ اعتبار نہیں۔ اگر باپ سید ہے تو لڑکا بھی سید ہے اور اگر باپ شیخ ہے تو لڑکا بھی شیخ ہے۔ ماں چاہے عیسوی ہو یا اگر کسی سید کے کوئی باہر کی عورت گھر میں ڈال لی اور اس سے نکاح کر لیا تو لڑکے سید ہوئے اور درجہ میں سب سیدوں کے برابر ہیں ہاں یہ ادبیات ہے کہ جس کے ماں باپ دونوں عالی خاندان ہوں اس کی زیادہ عزت ہے۔ لیکن شرع میں سب ایک ہی میل کے کہلا دیں گے۔

مسئلہ مغل پٹھان سب ایک قوم ہیں اور شیخوں سیدوں کی فکر کے نہیں۔ اگر شیخ یا سید کی لڑکی ان کے یہاں بیاہ آئی تو کہیں گے کہ بے میل اور گھٹ کر نکاح ہوا۔ مسئلہ مسلمان مہرنے میں برابری کا اعتبار فقط مغل پٹھان وغیرہ اور قوموں میں ہے۔ شیخوں سیدوں علویوں انصاریوں میں اس کا کچھ اعتبار نہیں ہے تو جو شخص خود مسلمان ہو گیا اور اس کا باپ کا فر تھا وہ شخص اس عورت کے برابر کا نہیں جو خود بھی مسلمان ہے اور اس کا باپ بھی مسلمان تھا اور جو شخص خود مسلمان ہے اس کا باپ بھی مسلمان ہے لیکن اس کا دادا مسلمان نہیں وہ اس عورت کے برابر کا نہیں جس کا دادا بھی مسلمان ہے۔ مسئلہ جس کے باپ دادا دونوں مسلمان ہوں لیکن پردادا مسلمان نہ ہو۔ تو وہ شخص اس عورت کے برابر سمجھا جاوے گا جس کی کئی پشتیں مسلمان ہوں خلاصہ یہ کہ دادا تک مسلمان ہونے میں برابری کا اعتبار ہے اسکے بعد پردادا اور نرگدادا میں برابری ضروری نہیں ہے۔ مسئلہ دینداری میں برابری کا یہ مطلب ہے کہ ایسا شخص جو دین کا پابند نہیں تھا۔ شہداء شرابی۔ بدکار آدمی ایک بخت یا رسا دیندار عورت کے برابر کا نہ سمجھا جاوے گا۔

مسئلہ مال میں برابری کے یہ معنی ہیں کہ بالکل مفلس محتاج مالدار عورت کے برابر کا نہیں ہے اور اگر وہ بالکل مفلس نہیں بلکہ جتنا مہر پہلی رات کو دینے کا دستور ہے اتنا مہر دے سکتا ہے اور نفقہ، تو اپنے میل اور برابر کا ہے۔ اگرچہ سارا مہر نہ دے سکے۔ اور یہ ضروری نہیں کہ جتنے مالدار لڑکی والے ہیں لڑکا بھی اتنا ہی مالدار ہو یا اس کے قریب قریب مالدار ہو۔ مسئلہ عیشیہ میں برابری یہ ہے کہ جولاہے درزیوں کے میل اور جوڑے نہیں آئی طرح بانی دہو بی وغیرہ بھی درزی کے برابر کے نہیں۔ مسئلہ دیوانہ پاگل آدمی۔ ہوشیار مجید اجرت کے میل کا نہیں۔

باب (۵) مہر کا بیان

مسئلہ نکاح میں چاہے مہر کا کچھ ذکر کرے چاہے نہ کرے ہر حال میں نکاح ہو جاوے گا۔

مسئلہ دینداری میں برابری کا یہ مطلب ہے کہ ایسا شخص جو دین کا پابند نہیں تھا۔ شہداء شرابی۔ بدکار آدمی ایک بخت یا رسا دیندار عورت کے برابر کا نہ سمجھا جاوے گا۔

مسئلہ مال میں برابری کے یہ معنی ہیں کہ بالکل مفلس محتاج مالدار عورت کے برابر کا نہیں ہے اور اگر وہ بالکل مفلس نہیں بلکہ جتنا مہر پہلی رات کو دینے کا دستور ہے اتنا مہر دے سکتا ہے اور نفقہ، تو اپنے میل اور برابر کا ہے۔ اگرچہ سارا مہر نہ دے سکے۔ اور یہ ضروری نہیں کہ جتنے مالدار لڑکی والے ہیں لڑکا بھی اتنا ہی مالدار ہو یا اس کے قریب قریب مالدار ہو۔

مسئلہ عیشیہ میں برابری یہ ہے کہ جولاہے درزیوں کے میل اور جوڑے نہیں آئی طرح بانی دہو بی وغیرہ بھی درزی کے برابر کے نہیں۔

مسئلہ دیوانہ پاگل آدمی۔ ہوشیار مجید اجرت کے میل کا نہیں۔

اگر لڑکی ابھی اس قابل نہیں ہے تو نفقہ کی شرط ہو جائیگی صرف مہر کی شرط باقی رہیگی۔ ان مقامات پر جہاں پہلی ہی رات میں مہر دینے کا دستور ہے ۱۲

۱۵۰ اقله عشره دس ہفتہ
 ۱۵۱ وزن سببہ مضبوطہ کا کث
 ۱۵۲ اولاد در ۴۵۳۲۰۰۰۰
 ۱۵۳ سنی آل بن عشرہ قبلہ عشرہ
 ۱۵۴ دلو طبقہ قبلہ دخول بہا
 ۱۵۵ تنجب خمسہ دس سنی بہا
 ۱۵۶ عشرہ نماز اد فلیہ المسی
 ۱۵۷ ان دخول بہا اومات عنہا
 ۱۵۸ ان طبقہ قبلہ دخول د
 ۱۵۹ الخلیہ فلہ نصفہ المسی
 ۱۶۰ ۳۰ ہایہ ۳۰۰۰۰
 ۱۶۱ مقدار اصلی دس دس
 ۱۶۲ سبب جس کا وزن، مثقال
 ۱۶۳ کاہرتا ہے مثقال ۱۲ طما
 ۱۶۴ کاہرتا ہے اسے دس دس
 ۱۶۵ کا وزن ۲ تو لہ سات ماشہ
 ۱۶۶ برقی ہوا ۱۳
 ۱۶۷ وزن ترو جہا ولم سیم
 ۱۶۸ لہا بہر او ترو جہا سیم
 ۱۶۹ لاجہ فلہا بہر ثلثا ان دخل
 ۱۷۰ بہا اومات عنہا دلو طبقہ
 ۱۷۱ قبلہ دخول بہا فلہا اثنتہ
 ۱۷۲ در ہایہ ۳۰۰۰۰۰۰۰
 ۱۷۳ ماتت ہی ۱۲ عالمگیری ۱۶
 ۱۷۴ والحقہ ثلاثہ ثواب
 ۱۷۵ من کسوة مثلبا ہی دس
 ۱۷۶ وخار و طخوف در ہایہ ۳۰۰۰۰
 ۱۷۷ قال فوالا سلام بذانی یارکم
 ۱۷۸ رای فی المغرب انانی دیان
 ۱۷۹ فیرا علی ہذا الزاوا کعب
 ۱۸۰ رد المختار ۲۶
 ۱۸۱ عالمگیری ۱۶
 ۱۸۲ وان ترو جہا ولم سیم

لیکن مہر دینا پڑے گا۔ بلکہ اگر کوئی یہ شرط کرے کہ ہم مہر نہ دیوں گے بے مہر کا نکاح کرتے ہیں تب بھی مہر دینا پڑے گا۔ مسئلہ کم سے کم مہر کی مقدار تین پائے تین روپے بھر چاندی ہے اور زیادہ کی کوئی حد نہیں چاہے جتنا مہر مقرر کرے۔ لیکن مہر کا بہت بڑھانا اچھا نہیں۔ سو اگر کسی نے فقط ایک روپیہ بھر چاندی یا ایک روپیہ یا ایک انٹنی مہر مقرر کر کے نکاح کیا تب بھی پونے تین روپے بھر چاندی دینی پڑے گی۔ شریعت میں اس سے کم مہر نہیں ہو سکتا۔ اور اگر رخصتی سے پہلے ہی طلاق دیدے تو اس کا آدھا دیوے۔ (نوٹ) مسئلہ بے مہر کا نکاح درست ہے یا نہیں؟ اگر نکاح کے وقت مہر کا بالکل ذکر ہی نہیں کیا گیا کہ کتنا ہے یا اس شرط پر نکاح کیا کہ بغیر مہر کے نکاح کرنا ہوں کچھ مہر نہ دینگا۔ پھر دونوں میں سے کوئی مر گیا یا ویسی تنہائی دیکھائی ہو گئی جو شرع میں معتبر ہے تب بھی مہر دلا یا جاوے گا اور اس صورت میں مہر مثل دینا ہوگا۔ اور اگر اس صورت میں ویسی تنہائی سے پہلے مرد نے طلاق دیدی تو مہر پانے کی مستحق نہیں ہے بلکہ فقط ایک جوڑا کپڑا پائے گی اور یہ جوڑا دینا مرد پر واجب ہے نہ دیگا تو گنہگار ہوگا۔ مسئلہ جوڑے میں فقط چار کپڑے مرد پر واجب ہیں ایک کرتہ ایک سر بند یعنی اوڑھنی ایک پانچامہ یا ساڑھی جس چیز کا دستور ہو۔ ایک بڑی چادر جس میں سر سے پیر تک لپٹ سکے اس کے سوا اور کوئی کپڑا واجب نہیں۔ مسئلہ مرد کی جیسی حیثیت ہو ویسے کپڑے دینا چاہئے۔ اگر معمولی غریب آدمی ہو تو سوتی کپڑے اور اگر بہت غریب آدمی نہیں۔ لیکن بہت امیر بھی نہیں تو ستر کے۔ اور جو بہت امیر کبیر ہو تو عمدہ ریشمی کپڑے دینا چاہئے۔ لیکن ہر حال میں یہ خیال رہے کہ اس جوڑے کی قیمت مہر مثل کے آدھی سے نہ بڑھے اور ایک روپیہ چھ آنے یعنی ایک روپیہ اور ایک چونی اور ایک دوئی بھر چاندی کے جتنے دام ہوں اس سے کم قیمت بھی نہ ہو۔ یعنی بہت قیمتی کپڑے جن کی قیمت مہر مثل کے آدھے سے بڑھ جاوے مرد پر واجب نہیں۔ یوں اپنی خوشی سے اگر وہ بہت قیمتی اس سے زیادہ بڑھیا کپڑے دیدے تو اور بات ہے۔ مسئلہ نکاح کے وقت تو کچھ مہر مقرر نہیں کیا گیا۔ لیکن نکاح کے بعد میاں بی بی دونوں نے اپنی خوشی سے کچھ مقرر کر لیا تو اب مہر مثل نہ دلا یا جائیگا۔ بلکہ دونوں نے اپنی خوشی سے جتنا مقرر کر لیا ہے وہی دلا یا جاوے گا۔ البتہ اگر ویسی تنہائی دیکھائی ہونے سے پہلے ہی طلاق مل گئی تو اس صورت میں مہر پانے کی مستحق نہیں ہے بلکہ صرف وہی جوڑا کپڑا ملے گا۔ جس کا بیان اوپر ہو چکا ہے۔ مسئلہ سوڑے یا سبز روپے

۱۲ ... و در ایام ۳۰۵۰ / ۳۳-۳۱۲ ...

اپنی حیثیت کے موافق مہر مقرر کیا۔ پھر شوہر نے اپنی خوشی سے کچھ مہر اور بڑھادیا۔ اور کہا کہ ہم سو روپے کی جگہ ڈیڑھ سو دیدیں گے تو جتنے روپے زیادہ دینے کو کہے ہیں وہ بھی واجب ہوئے نہ دیگا تو گنہگار ہوگا اور اگر ویسی تنہائی بچائی سے پہلے طلاق مل گئی تو جس قدر اصل مہر تھا اسی کا آدھا دیا جاوے گا۔ جتنا بعد میں بڑھایا تھا اس کو شمار نہ کریں گے۔ اسی طرح عورت نے اپنی خوشی و رضا مندی سے اگر کچھ مہر معاف کر دیا تو جتنا معاف کیا ہے اتنا معاف ہو گیا اور اگر پورا معاف کر دیا تو پورا مہر معاف ہو گیا۔ اب اس کے پاس کی سختی نہیں ہے۔ مسئلہ ۱۲ اگر شوہر نے کچھ دباؤ ڈال کر دھمکا کر حق کر کے معاف کر لیا تو اس معاف کرانے سے معاف نہیں ہوا۔ اب بھی اس کے ذمہ ادا کرنا واجب ہے۔ مسئلہ ۱۳ مہر میں روپیہ پیسہ سونا چاندی کچھ مقرر نہیں کیا بلکہ کوئی گاؤں یا کوئی باغ یا کچھ زمین مقرر ہوئی تو یہ بھی درست ہے۔ جو باغ مقرر کیا ہے وہی دینا پڑے گا۔ مسئلہ ۱۴ مہر میں کوئی گھوڑا یا مٹی یا اور کوئی جانور مقرر کیا لیکن یہ مقرر نہیں کیا کہ فلاں گھوڑا دوں گا۔ یہ بھی درست ہے۔ ایک مہر لاکھوڑا ہو نہ بہت بڑھایا ہو نہ بہت گھٹا دینا چاہئے۔ یا اس کی قیمت دیدے۔ البتہ اگر فقط اتنا ہی کہا کہ ایک جانور دید دے گا۔ اور یہ نہیں بتلایا کہ کونسا جانور دیو گا تو یہ مہر مقرر کرنا صحیح نہیں ہوا۔ مہر مثل دینا پڑے گا۔

(نوٹ) مسئلہ ۱۵ اعلیٰ درج کے گئے۔ جہاں کہیں پہلی ہی رات کو سب مہر دیدینے کا دستور ہو وہاں اول ہی رات سارا مہر لینے کا عورت کو اختیار ہے۔ اگر اول رات نہ مانگا تو جب مانگے تب مرد کو دینا واجب ہے ویر نہیں کر سکتا۔ مسئلہ ۱۶ ہندوستان میں دستور ہے کہ مہر کا لین دین طلاق کے بعد یا مہر جانے کے بعد ہوتا ہے کہ جب طلاق مل جاتی ہے تب مہر کا دعویٰ کرتی ہے یا مرد مر گیا اور کچھ مال چھوڑ دیا تو اس مال میں سے لے لیتی ہے۔ اور اگر عورت مر گئی تو اس کے وارث مہر کے دعویدار ہوتے ہیں۔ اور جب تک میاں بی بی ساتھ رہتے ہیں تب تک نہ کوئی دیتا ہے نہ وہ مانگتی ہے تو ایسی جگہ اس دستور کی وجہ سے طلاق ملنے سے پہلے مہر کا دعویٰ نہیں کر سکتی۔ البتہ پہلی رات کو جتنے مہر کے پیشگی دینے کا دستور ہے۔ اتنا مہر پہلے دینا واجب ہے۔ ہاں اگر کسی قوم میں یہ دستور نہ ہو تو اس کا یہ حکم نہ ہوگا۔ (نوٹ) مسئلہ ۱۷ پر درج کیا گیا ۱۲ مہر کی قیمت سے شوہر نے کچھ دیا تو جتنا دیا ہے اتنا مہر ادا ہو گیا۔ دیتے وقت عورت سے یہ بتلانا ضروری نہیں ہے کہ میں مہر دے رہا ہوں۔ مسئلہ ۱۸ مرد نے کچھ دیا۔ لیکن عورت تو کہتی ہے کہ یہ چیز تم نے مجھ کو یوں ہی دی۔ مہر میں نہیں دی اور

۱۔ ولا بد فی صحیحہ طہان
۲۔ الرضا حق لو كانت مكرهه
۳۔ لم یصح ۱۲ مالگیری
۴۔ حاصل ہذا المستدین
۵۔ اسی اذكان من غیر مطلق
۶۔ بان كان عوضا او جیرا
۷۔ ان یكون مبیعا یا حاقلا
۸۔ اضافہ فیغیب بعینہ ۱۲
۹۔ المختار مشک ۲۸
۱۰۔ واذ تجوز ہا علی
۱۱۔ غیر موصوف صحت التسمیۃ
۱۲۔ ولما الوسط مند الزوج
۱۳۔ غیر من شار اعطا ہذا
۱۴۔ وان شار اعطا ہذا
۱۵۔ المصنف رد معنی ہذا
۱۶۔ ان لیس جنس لیس
۱۷۔ الوصف ہا تیز دھماکی
۱۸۔ فرس او حمار لما اذ ان لم یسم
۱۹۔ انجنس بان تیز دھماکی
۲۰۔ وادہ و تجوز التسمیۃ و یجب
۲۱۔ مہر مثل ۱۲ ہا یہ
۲۲۔ لکھ فی کل موضع و علی
۲۳۔ وصحت الخلوۃ و تاکدل ہا
۲۴۔ لو اذات ان تمنع نفسها
۲۵۔ لا یتغافل لعل لہا ذلک لو
۲۶۔ دخل الزوج بہا و اذنا
۲۷۔ برضا یا خبا ان تمنع عن
۲۸۔ السفر بہا حتی تستوفی جمع
۲۹۔ المہر ۱۲ مالگیری ۳۱
۳۰۔ مالگیری ۳۱
۳۱۔ اعطا ہذا و ذلک
۳۲۔ و قالت من النفقة فاقول
۳۳۔ فزوج اللان قیم ہی ابینہ

مرد کہتا ہے کہ یہ میں نے مہر میں دیا ہے تو مرد ہی کی بات کا اعتبار کیا جاوے گا۔ البتہ اگر کھانے پینے کی کوئی چیز تھی تو اس کو مہر میں نہ سمجھیں گے اور مرد کی اس بات کا اعتبار نہ کریں گے۔

مہر مثل کا بیان

باب (۶)

مسئلہ خاندانی مہر یعنی مہر مثل کا مطلب یہ ہے کہ اس عورت کے باپ کے گھرانے میں سے کوئی دوسری عورت دیکھو جو اس کے مثل ہو۔ یعنی اگر کم عمر ہے تو وہ بھی نکاح کے وقت کم عمر ہو۔ اگر یہ خوبصورت ہے تو وہ بھی خوبصورت ہو۔ اس کا نکاح کنوارے پن میں ہوا اور اس کا نکاح بھی کنوارے پن میں ہوا۔ نکاح کے وقت جتنی مالدار یہ ہے اتنی ہی وہ بھی تھی۔ جس دیس کی یہ رہنے والی ہے اسی دیس کی وہ بھی ہے۔ اگر یہ دیندار ہو شیاریہ دار پڑھی لکھی ہے تو وہ بھی ایسی ہی ہو۔ غرض جس وقت اس کا نکاح ہوا اس وقت ان باتوں میں وہ بھی اسی کے مثل تھی جس کا اب نکاح ہوا۔ تو جو مہر اس کا مقرر ہوا تھا وہی اس کا مہر مثل ہے۔ مسئلہ بابے کے گھرانے کی عورتوں سے مراد جیسے اس کی بہنیں۔ چھوٹی۔ چچا زاد بہن وغیرہ یعنی اس کی دادھیالی لڑکیاں۔ مہر مثل کے دیکھنے میں ماں کا مہر نہ دیکھیں گے۔ ہاں اگر ماں بھی باپ ہی کے گھرانے میں سے ہو جیسے باپ نے اپنے چچا کی لڑکی سے نکاح کر لیا تھا تو اس کا مہر بھی مہر مثل کہا جاوے گا۔

کافروں کے نکاح کا بیان

باب (۷)

مسئلہ ۱۲۔ کافر لوگوں اپنے اپنے مذہب کے اعتبار سے جس طریقہ سے نکاح کرتے ہوں۔
شریعت اسکو بھی معتبر رکھتی ہے اور اگر وہ دونوں ساتھ مسلمان ہو جا دیں تو اب نکاح دوسرا
کی کچھ ضرورت نہیں وہی نکاح اب بھی باقی ہے۔ مسئلہ ۱۳۔ اگر دونوں میں سے ایک مسلمان
ہو گیا دوسرا نہیں ہوا تو نکاح جاتا رہا اب میاں بی بی کی طرح رہنا سہنا درست نہیں۔
(نوٹ) مسئلہ ۱۴ صفحہ ۹۹ پر درج کیا گیا۔ ۱۲

بیبیوں میں برابری کرنے کا بیان

باب (۸)

مسئلہ جس کے کئی بیبیاں ہوں تو مرد پر واجب ہے کہ سب کو برابر رکھے۔ جتنا ایک

١٥ والجمرة مبرئها الشرعي
 مبرئها الطوى اى مبرئة
 قما منها من قوم ابيها لا مبرئ
 ان لم تكن من قومه كنت عمه
 وفى الاخلاصه ويعتبر بانواتها
 عاها فان لم يكن فبنت
 الشقيقة وبنت العم وفاداه
 اغنيها الترتيب فطعمه وقوت
 المائتة فى الاخلاصه تحت
 القدر ساد سما ولا يملك
 وعصره اظلم ودنار كرامة
 وشيعة وعنه وعلما وادبا
 وكما لم يكن وعده ولدته تحت
 حال لزوج ايضا الخ
 ٢٠٨٨ قورسار اراد
 بالصغرة الكبرى مثل فى غاية
 ايمان ولا يهواه ليس
 المبرئ من السن بالصد
 كعشرين سنة شلال بطلان
 الصغرة الكبرى لا يعتبر فيه
 النقائص عرفا قوله بليدة
 عصر الخو كانت من قوم مبرئ
 لكن من خلف مكانها او
 زمانها لا يعتبر مبرئ لان بليدة
 تختلف عادة اليها فى غلار
 الهرو فنه فلوز وبنت فى
 غير البلد الذى زوجت فيه
 اقرارها لا يعتبر بعد من ١٢
 رد الحمار ٢
 ٢٠٨٩ نحو ما شيلة محبذ ١٢
 ٢٠٩٠ كالغير ١٢
 ٢٠٩١ وما يجب على الادراج
 النساء العمل فى النسوة

عورت کو دیا ہے دوسری بھی اتنے کی دعویدار ہو سکتی ہے۔ چاہے دونوں کنواری ہوں یا دونوں بیاہی ہوں۔ یا ایک تو کنواری ہو اور دوسری بیاہی بیاہ لایا۔ سب کا ایک حکم ہے۔ اگر ایک کے پاس ایک رات رہا تو دوسری کے پاس بھی ایک رات رہے۔ اس کے پاس دو یا تین راتیں رہا۔ تو اس کے پاس بھی دو یا تین راتیں رہے۔ جتنا مال زیور کپڑے اس کو دیئے اتنے ہی کی دوسری عورت بھی دعویدار ہے۔ **مسئلہ ۲** جس کا نیا نکاح ہوا۔ اور جو پرانی ہو چکی۔ دونوں کا حق برابر ہے کچھ فرق نہیں۔ **مسئلہ ۳** برابری فقط رات کے رہنے میں ہے دن کے رہنے میں برابری ہونا ضروری نہیں۔ اگر دن میں ایک کے پاس زیادہ رہا اور دوسری کے پاس کم رہا تو کچھ حرج نہیں۔ اور رات میں برابری واجب ہے۔ اگر ایک کے پاس مغرب کے بعد ہی آگیا اور دوسری کے پاس عشاء کے بعد آیا تو گناہ ہوا۔ البتہ جو شخص رات کو نوکری میں لگا رہتا ہو اور دن کو گھر میں رہتا ہو۔ جیسے چوکیدار سپرہ دار اس کے لئے دن کو برابری کا حکم ہے۔

(نوٹ) مسئلہ ۱ ص ۱۶ پر درج ہوا۔ **مسئلہ ۱۲** مرد چاہے بیمار ہو چاہے تندرست بہر حال رہنے میں برابری کرے۔ **مسئلہ ۱۳** ایک عورت سے زیادہ محبت ہے اور دوسری سے کم تو اس میں کچھ گناہ نہیں۔ کیونکہ دل اپنے اختیار میں نہیں ہوتا۔ **مسئلہ ۱۴** سفر میں جاتے وقت برابری واجب نہیں جس کو جی چاہے ساتھ لیجاوے۔ اور بہتر یہ ہے کہ نام نکال لئے جس کا نام نکلے اس کو لیجاوے۔ تاکہ کوئی اپنے جی میں ناخوش نہ ہو۔

باب (۹) دودھ پینے اور پلانے کا بیان

مسئلہ ۱ جب بچہ پیدا ہو تو ماں پر دودھ پلانا واجب ہے البتہ اگر باپ والد ہو اور کوئی آنا تلاش کر سکے تو دودھ نہ پلانے میں کچھ گناہ بھی نہیں۔ **مسئلہ ۲** اگر کسی اور کے لڑکے کو بغیر میاں کی اجازت لئے دودھ پلانا درست نہیں۔ ہاں البتہ اگر کوئی بچہ بھوک کو مائے لڑ پتا ہو اور اس کے ضائع ہو جائے گا ڈر ہو۔ تو ایسے وقت بے اجازت بھی دودھ پلا دے۔ **مسئلہ ۳** زیادہ سے زیادہ دودھ پلانے کی مدت دو برس ہیں۔ دو سال کے بعد دودھ پلانا حرام ہے بالکل درست نہیں۔ **مسئلہ ۴** اگر بچہ کچھ کھانے پینے لگا اور اس وجہ سے دو برس سے پہلے ہی دودھ چھڑا دیا تب بھی کچھ حرج نہیں۔ **مسئلہ ۵** جب بچہ نے کسی اور عورت کا دودھ پیا تو وہ عورت اس کی ماں بن گئی اور اس آنا کا شوہر جس کے بچہ کا یہ دودھ ہے اس

۱۲ لہذا دیکھنا ضروری ہے مسئلہ ۱۲
۱۳ و قیوم عنک و اولادہ نہیں
یونانینہ کن اننا لہم شریک
فی الیل حتی یوجا لادنی بعد
الزوب و لثانیۃ بعد العشاء
فقد ترک القسم در الحاشیہ
۱۴ مسئلہ ۱۲ و لکن عند واحدہ
لکن انہما لکماہ ان یکثرت
الثنائۃ و لاق منہ بحکامہ
فی الیل و رد الحاشیہ
لوکان حملہا لکماہ اس ذکر
الضافۃ انہ یقیم نہا زاد ہو
حسن و سبک الانہر
۱۵ لکماہ الزوج الصبح و الفرض
و الجوب الخفی و العین و
البارغ و المراقب و النسل و الذی
فی القسم سو ا۱۲ عالمگیری ص ۱۲
۱۶ لکماہ الحاشیہ فی سبب التکلیف
ہو لایک ۱۲ رد الحاشیہ
و عالمگیری ص ۱۲

۱۷ عالمگیری ص ۱۲
۱۸ لکماہ الحاشیہ
۱۹ لکماہ الحاشیہ
۲۰ لکماہ الحاشیہ
۲۱ لکماہ الحاشیہ
۲۲ لکماہ الحاشیہ
۲۳ لکماہ الحاشیہ
۲۴ لکماہ الحاشیہ
۲۵ لکماہ الحاشیہ
۲۶ لکماہ الحاشیہ
۲۷ لکماہ الحاشیہ
۲۸ لکماہ الحاشیہ
۲۹ لکماہ الحاشیہ
۳۰ لکماہ الحاشیہ
۳۱ لکماہ الحاشیہ
۳۲ لکماہ الحاشیہ
۳۳ لکماہ الحاشیہ
۳۴ لکماہ الحاشیہ
۳۵ لکماہ الحاشیہ
۳۶ لکماہ الحاشیہ
۳۷ لکماہ الحاشیہ
۳۸ لکماہ الحاشیہ
۳۹ لکماہ الحاشیہ
۴۰ لکماہ الحاشیہ
۴۱ لکماہ الحاشیہ
۴۲ لکماہ الحاشیہ
۴۳ لکماہ الحاشیہ
۴۴ لکماہ الحاشیہ
۴۵ لکماہ الحاشیہ
۴۶ لکماہ الحاشیہ
۴۷ لکماہ الحاشیہ
۴۸ لکماہ الحاشیہ
۴۹ لکماہ الحاشیہ
۵۰ لکماہ الحاشیہ
۵۱ لکماہ الحاشیہ
۵۲ لکماہ الحاشیہ
۵۳ لکماہ الحاشیہ
۵۴ لکماہ الحاشیہ
۵۵ لکماہ الحاشیہ
۵۶ لکماہ الحاشیہ
۵۷ لکماہ الحاشیہ
۵۸ لکماہ الحاشیہ
۵۹ لکماہ الحاشیہ
۶۰ لکماہ الحاشیہ
۶۱ لکماہ الحاشیہ
۶۲ لکماہ الحاشیہ
۶۳ لکماہ الحاشیہ
۶۴ لکماہ الحاشیہ
۶۵ لکماہ الحاشیہ
۶۶ لکماہ الحاشیہ
۶۷ لکماہ الحاشیہ
۶۸ لکماہ الحاشیہ
۶۹ لکماہ الحاشیہ
۷۰ لکماہ الحاشیہ
۷۱ لکماہ الحاشیہ
۷۲ لکماہ الحاشیہ
۷۳ لکماہ الحاشیہ
۷۴ لکماہ الحاشیہ
۷۵ لکماہ الحاشیہ
۷۶ لکماہ الحاشیہ
۷۷ لکماہ الحاشیہ
۷۸ لکماہ الحاشیہ
۷۹ لکماہ الحاشیہ
۸۰ لکماہ الحاشیہ
۸۱ لکماہ الحاشیہ
۸۲ لکماہ الحاشیہ
۸۳ لکماہ الحاشیہ
۸۴ لکماہ الحاشیہ
۸۵ لکماہ الحاشیہ
۸۶ لکماہ الحاشیہ
۸۷ لکماہ الحاشیہ
۸۸ لکماہ الحاشیہ
۸۹ لکماہ الحاشیہ
۹۰ لکماہ الحاشیہ
۹۱ لکماہ الحاشیہ
۹۲ لکماہ الحاشیہ
۹۳ لکماہ الحاشیہ
۹۴ لکماہ الحاشیہ
۹۵ لکماہ الحاشیہ
۹۶ لکماہ الحاشیہ
۹۷ لکماہ الحاشیہ
۹۸ لکماہ الحاشیہ
۹۹ لکماہ الحاشیہ
۱۰۰ لکماہ الحاشیہ

یا پھر میں کرے کہ کاغذ کے برابر پچوں پر سب بیویوں کے نام لکھ کر ایک ہی شکل کی ٹوئیاں بنائے اور کئی اباح بچہ کو لکھ کر کہ ان کو یوں میں سے ایک انھارے جتنا ہو گئی اس بچہ سے انھارے جیسے میں جس بیوی کا نام آئے سفر میں ہمراہ لے جائے۔

۱۱۱ قال فی الرضا یجب العقل
مفسر بایلم اند وصل الی
الجوف (عالمگیری ۳۲۲) لا
القطرة من لبن اذا غلت
حلق (یعنی حلق الثوب الحمر
۱۲ عالمگیری ۳۲۲)
۱۳ ومن دكا یحصل الرضا
بالعن من الثدي یحصل باب
والسوط والوجر ولا یثبت
بالاقل فی الرضا (الحقنة
والطلیل والدریة والامة و
الحقنة وان وصل الی الجوف
والدماغ ۱۲ عالمگیری ۳۲۲)
۱۴ عالمگیری ۳۲۲
۱۵ ولو غلب لبن الاودی
بلبن الشاة وکمن الاودی
فلا یثبت الحمرۃ ۲ عالمگیری
۳۲۲
۱۶ عالمگیری ۳۲۲
۱۷ ومن الحمة والمیتة
سوار فی التحريم ۱۲ عالمگیری ۳۲۲
۱۸ اذا ارتفع لبنها
من لبن سمیة لا یثبت به
الرضاع ۱۲ عالمگیری ۳۲۲
۱۹ اذا مضت مدة الرضا
لم یقلع بالرضاع تحريم
(عالمگیری ۳۲۲) والافطام
یغیر ضرورة حرام ۲۵
۲۰ عالمگیری ۳۲۲
۲۱ کنز الی لڑکی سے پیا
مراد لڑکی ہے جسکی عمر نو
سال یا اس سے زیادہ ہو
لیکن اگر لڑکی کی عمر نو

بچہ کا باپ ہو گیا اور اس کی اولاد اس کے دودھ شرعی کی بھائی بہن ہو گئے اور نکاح حرام ہو گیا
اور جو جو رشتے نسب کے اعتبار سے حرام ہیں وہ رشتے دودھ کے اعتبار سے بھی حرام ہو جاتے
ہیں۔ لیکن بہت سے عالموں کے فتوے میں یہ حکم جب ہی ہے کہ بچہ نے دو برس کے اندر ہی اندر
دودھ پیا ہو۔ اگر بچہ دو برس کا ہو چکا اس کے بعد کسی عورت کا دودھ پیا تو اس پینے کا کچھ اعتبار
نہیں۔ نہ وہ پلانے والی ماں بنی اور نہ اس کی اولاد اس بچہ کے بھائی بہن ہوئے۔ اسلئے اگر
اپس میں نکاح کر دیں تو درست ہے۔ لیکن امام اعظم جو بہت بڑے امام ہیں وہ فرماتے ہیں کہ
کہ اگر ڈھائی برس کے اندر اندر بھی دودھ پیا ہو تب نکاح درست نہیں۔ البتہ اگر ڈھائی برس
کے بعد دودھ پیا ہو تو اس کا بالکل اعتبار نہیں بے کھٹے سب کے نزدیک نکاح درست ہے۔
مسئلہ جب بچہ کے حلق میں دودھ چلا گیا تو سب رشتے جو ہم نے اوپر لکھے ہیں حرام ہو گئے
چاہے تھوڑا دودھ گیا ہو یا بہت اس کا کچھ اعتبار نہیں۔ **مسئلہ** اگر بچہ نے چھاتی سے دودھ نہیں
پیا بلکہ اس نے اپنا دودھ نکال کر اس کے حلق میں ڈال دیا تو اس سے بھی وہ سب رشتے حرام
ہو گئے۔ اسی طرح اگر بچہ کی ناک میں دودھ ڈال دیا تب بھی سب رشتے حرام ہو گئے لہذا اگر کان
میں ڈالا تو اس کا کچھ اعتبار نہیں۔ **مسئلہ** اگر عورت کا دودھ پانی میں یا کسی دوا میں ملا کر بچہ کو
پلایا تو دیکھو کہ دودھ زیادہ ہے یا پانی یا دونوں برابر۔ اگر دودھ زیادہ ہو یا دونوں برابر ہوں تو جس
عورت کا دودھ ہے وہ ماں ہو گئی اور سب رشتے حرام ہو گئے۔ اور اگر پانی یا دوا زیادہ ہے تو اس کا
کچھ اعتبار نہیں وہ عورت ماں نہیں بنی۔ **مسئلہ** عورت کا دودھ بکری یا گائے کے دودھ میں
مل گیا اور بچہ نے کھا لیا تو دیکھو زیادہ کون ہے۔ اگر عورت کا دودھ زیادہ یا دونوں برابر ہوں تو
سب رشتے حرام ہو گئے اور جس عورت کا دودھ ہے یہ بچہ اس کی اولاد بن گیا۔ اور اگر بکری یا
گائے کا دودھ زیادہ ہے تو اس کا کچھ اعتبار نہیں ایسا سمجھیں گے کہ گویا اس نے پیا ہی نہیں۔
مسئلہ اگر کسی کنواری لڑکی کے دودھ اُتر آیا۔ اس کو کسی بچہ نے پی لیا تو اس سے بھی
سب رشتے حرام ہو گئے۔ **مسئلہ** مردہ عورت کا دودھ وہ کر کسی بچہ کو پلا دیا تو اس سے بھی
سب رشتے حرام ہو گئے۔ **مسئلہ** دو لڑکوں نے ایک بکری یا ایک گائے کا دودھ پیا تو اس
سے کچھ نہیں ہوتا۔ وہ بھائی بہن نہیں ہوئے۔ **مسئلہ** جو ان مرد نے اپنی بی بی کا دودھ پی لیا
تو وہ حرام نہیں ہوئی۔ البتہ بہت گناہ ہوا۔ کیونکہ دو برس کے بعد دودھ پینا بالکل حرام ہے۔
مسئلہ ایک لڑکا ایک لڑکی ہے۔ دونوں نے ایک ہی عورت کا دودھ پیا ہے تو ان میں نکاح

آنکھ میں یا کان میں دودھ ڈالنا بھی جائز نہیں۔ خلاصہ یہ کہ آدمی کے دودھ سے کسی طرح کا نفع اٹھانا اور اس کو اپنے کام میں لانا درست نہیں۔

باب (۱۰)

طلاق کا بیان

مسئلہ۔ جو شوہر جو ان ہو چکا ہو۔ اور دیوانہ پاگل نہ ہو اس کے طلاق دینے سے طلاق پڑ جائیگی اور جو لڑکا بھی جو ان نہیں ہوا۔ اور دیوانہ پاگل جس کی عقل ٹھیک نہیں ان دونوں کے طلاق دینے سے طلاق نہیں پڑتی۔ **مسئلہ**۔ بھوتے ہوئے آدمی کے منہ سے نکلا کہ نچھ کو طلاق ہے یا یوں کہہ دیا کہ میری بی بی کو طلاق تو اس بڑے بڑے سے طلاق نہ پڑے گی۔ **مسئلہ**۔ کسی تلے نے زیر دستی کسی سے طلاق دلوا دی۔ بہت مارا کوٹا دھکا یا کہ طلاق دیدے۔ نہیں تو تجھے مار ڈالوں گا۔ اس مجبوری سے اس نے طلاق دیدی تب بھی طلاق پڑ گئی۔ **مسئلہ**۔ کسی نے شراب وغیرہ کے نشہ میں اپنی بی بی کو طلاق دیدی جب ہوش آیا تو پشیمان ہوا تب بھی طلاق پڑ گئی۔ اسی طرح غصہ میں طلاق دیکر بھی طلاق پڑ جاتی ہے۔ **مسئلہ**۔ شوہر کے سوا کسی کو طلاق دینے کا اختیار نہیں ہے۔ البتہ اگر شوہر نے کہہ دیا ہو کہ تو اس کو طلاق دیدے تو وہ بھی دے سکتا ہے۔

باب (۱۱)

طلاق دینے کا بیان

مسئلہ۔ طلاق دینے کا اختیار فقط مرد کو ہے۔ جب مرد نے طلاق دیدی تو پڑ گئی۔ عورت کا اس میں کچھ بس نہیں چاہے منظور کرے چاہے نہ کرے ہر طرح طلاق ہو گئی۔ اور عورت اپنے مرد کو طلاق نہیں دے سکتی۔ **مسئلہ**۔ مرد کو فقط تین طلاق دینے کا اختیار ہے۔ اس سے زیادہ کا اختیار نہیں۔ تو اگر چار پانچ طلاق دیدیں تب بھی تین ہی طلاقیں ہوں گی۔ **مسئلہ**۔ جب مرد نے زبان سے کہہ دیا کہ میں نے اپنی بی بی کو طلاق دیدی اور اتنے زور سے کہہ کہ خود ان الفاظ کو سن لیا۔ بس اتنا کہتے ہی طلاق پڑ گئی۔ چاہے کسی کے سامنے کہے چاہے تنہائی میں اور چاہے بی بی سے یا نہ ہو ہر حال میں طلاق ہو گئی۔ **مسئلہ**۔ طلاق تین قسم کی ہے۔ ایک تو ایسی طلاق جس میں نکاح بالکل ٹوٹ جاتا ہے اور اب بے نکاح کے اس مرد کے پاس رہنا جائز نہیں۔ اگر پھر ایسی کے پاس رہنا چاہے اور مرد بھی اس کو رکھنے پر راضی ہو تو پھر سے نکاح کرنا پڑے گا۔ ایسی طلاق کو بائن طلاق کہتے ہیں۔ دوسری وہ جس میں نکاح ایسا ٹوٹا کہ دوبارہ نکاح بھی کرنا چاہیں تو کسی دوسرے سے

لہ دیکھ تھی طلاق کن
اذا کان بالثا عا طلاقا
حر اوجہ طلاقا
طلاق ایسی وہی کان
والجنون دان ائمہ
المنی ملکہ المدی
عالمی ۳۵۳
۳۵۴ دیکھ جائزہ اور
۳۵۵ وہ لاق اسکر
افسوس انحراد البینہ
نہیب صحابہ ارحم
۳۵۶ عالمی
من غضب ردا
۳۵۷ تھی طلاق کل شی
عقل در
التوکل بالطلاق
الوکس فان تھی
۳۵۸ دنایہ المنکوتہ
عقل بالغ مستیقا
در

۳۵۹ طلاق الحرة
کانی جہاد عبد
۳۶۰ ثم الخافہ
والجہان بس غیر
عند الفقہاء
وقال الکفری
بس نفسہ
تصح بحرف لان
فعل لسان دون
ونی لفظ الکتاب
یذا علی بنی
بالنطق بالطلاق
والاستنار وغیرہ

اول نکاح کرنا پڑے گا۔ اور جب وہاں طلاق ہو جاوے تب بعد عدت اس سے نکاح ہو سکیگا
ایسی طلاق کو منغلظہ کہتے ہیں۔ تیسری وہ جس میں نکاح ابھی نہیں ٹوٹا۔ صاف لفظوں میں ایک
یاد و طلاق دینے کے بعد اگر مرد پیشان ہو تو پھر۔ سے نکاح کرنا ضروری نہیں۔ بے نکاح کئے بھی اسکو
رکھ سکتا ہے۔ پھر میاں بی بی کی طرح رہنے لگیں تو درست ہے۔ البتہ اگر مرد طلاق دیکر اسی پر
قائم رہا اور اس سے نہیں پھرا تو جب طلاق کی عدت گزر جاوے گی تب نکاح ٹوٹ جاوے گا اور
عورت جدا ہو جاوے گی۔ اور جب تک عدت نہ گزرے تب تک رکھنے نہ رکھنے دونوں باتوں
کا اختیار ہے۔ ایسی طلاق کو رجعی طلاق کہتے ہیں۔ البتہ اگر تین طلاقیں دیدیں تو اب اختیار نہیں
مسئلہ۔ طلاق دینے کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ صاف صاف لفظوں میں کہہ دیا کہ میں نے
تجھ کو طلاق دیدی یا یوں کہا کہ میں نے اپنی بی بی کو طلاق دیدی۔ غرض کہ ایسی صاف بات کہہ دی
جس میں طلاق دینے کے سوا کوئی اور معنی نہیں نکل سکتے۔ ایسی طلاق کو صریح کہتے ہیں۔ دوسری
قسم یہ کہ صاف صاف لفظ نہیں کہے بلکہ ایسے گول گول لفظ کہے جس میں طلاق کا مطلب بھی نہ نکلا
ہے اور طلاق کے سوا اور دوسرے معنی بھی نکل سکتے ہیں۔ جیسے کوئی کہے میں نے تجھ کو دور کر دیا
تو اس کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ میں نے تجھ کو طلاق دیدی۔ دوسرا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ طلاق
تو نہیں دی۔ لیکن اب تجھ کو اپنے پاس نہ رکھوں گا۔ ہمیشہ اپنے سیکے میں پڑی رہ۔ تیسری خبر نہ لہنگا
یا یوں کہے مجھ سے تجھ سے کچھ واسطہ نہیں۔ مجھ سے تجھ سے کچھ مطلب نہیں تو مجھ سے جدا ہو گئی میں
نے تجھ کو الگ کر دیا جدا کر دیا۔ میرے گھر سے چلی جا۔ نکل جا۔ بہت دور ہو۔ اپنے ماں باپ کے سر
جا کے بیٹھ۔ اپنے گھر جا۔ میرا تیرا نباہ نہ ہوگا۔ اسی طرح کے اور الفاظ جن میں دونوں مطلب
نکل سکتے ہیں ایسی طلاق کو کنایہ کہتے ہیں۔ مسئلہ۔ اگر صاف صاف لفظوں میں طلاق دی
تو زبان سے نکلتے ہی طلاق پڑ گئی۔ چاہے طلاق دینے کی نیت ہو چاہے نہ ہو۔ بلکہ سننے والی
میں کہا ہو ہر طرح طلاق ہو گئی اور صاف لفظوں میں طلاق دینے سے تیسری قسم کی طلاق پڑتی
ہے۔ یعنی عدت کے ختم ہونے تک اسے رکھنے نہ رکھنے کا اختیار ہے اور ایک مرتبہ کہنے سے ایک
ہی طلاق پڑ گئی نہ دو پڑ گئی نہ تین۔ البتہ اگر تین دفعہ کہے یا یوں کہے تجھ کو تین طلاقیں دیدی تو تین طلاقیں پڑیں مسئلہ کسی
نے ایک طلاق دی تو جب تک عورت عدت میں رہے تب تک دوسری طلاق تو تیسری طلاق تو چوتھی کا اختیار رہتا ہے اگر دیگا تو
پڑ جاوے گی مسئلہ کسی نے یوں کہا تجھ کو طلاق دیدی تو اس سے طلاق نہیں ہوئی۔ اسی طرح اگر کسی بات پر یوں کہا کہ اگر
فلانا کام کر لے گی تو طلاق دیدی ورنہ اگر فلانا کام نہیں ہوئی۔ چاہے وہ کام کرے چاہے نہ کرے ہاں

۱۔ طلاق علی ضربین کے
۲۔ مائتہ فالصریح قولہ انت
لق وسطلہ و طلقک
۳۔ بدائع بہ الطلاق الرجعی
۴۔ ہذا اللفاظ تستل فی
طلاق ولا تستل فی غیر
۵۔ صرح کا بدائع ج ۲ ص ۲۳۹
۶۔ ما ضرب الثانی دہو
۷۔ نایات لا یصح بہا طلاق
۸۔ بالنیت او بدلانہ الحال
۹۔ ہا غیر موصوفہ لالطلاق
۱۰۔ محمولہ وغیرہ فلا بد من تعیین
۱۱۔ لہ لانی۱۲ ہادیہ ج ۲ ص ۳۵۲
۱۲۔ و لوقال ابدی معنی و
۱۳۔ فی الطلاق یصح کذا فی
۱۴۔ ہادی قاضی خان مالکی ج ۲ ص ۳۵۲
۱۵۔ و ما یصلح ہوا ہذا و
۱۶۔ خارجی از ہی قوی نفسی
۱۷۔ شتر ی تحری دعا لکی ج ۲ ص ۳۵۲
۱۸۔ و قتل لم یق بنی و بینک
۱۹۔ فی و لوی بہ الطلاق لا یصح و
۲۰۔ فی الفتاوی لم یق بنی و
۲۱۔ یصح فی لوی یصح اما لکی
۲۲۔ ج ۲ ص ۳۵۲
۲۳۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۲۴۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۲۵۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۲۶۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۲۷۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۲۸۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۲۹۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۳۰۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۳۱۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۳۲۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۳۳۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۳۴۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۳۵۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۳۶۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۳۷۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۳۸۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۳۹۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۴۰۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۴۱۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۴۲۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۴۳۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۴۴۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۴۵۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۴۶۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۴۷۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۴۸۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۴۹۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۵۰۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۵۱۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۵۲۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۵۳۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۵۴۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۵۵۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۵۶۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۵۷۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۵۸۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۵۹۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۶۰۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۶۱۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۶۲۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۶۳۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۶۴۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۶۵۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۶۶۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۶۷۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۶۸۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۶۹۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۷۰۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۷۱۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۷۲۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۷۳۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۷۴۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۷۵۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۷۶۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۷۷۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۷۸۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۷۹۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۸۰۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۸۱۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۸۲۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۸۳۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۸۴۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۸۵۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۸۶۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۸۷۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۸۸۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۸۹۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۹۰۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۹۱۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۹۲۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۹۳۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۹۴۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۹۵۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۹۶۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۹۷۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۹۸۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۹۹۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲
۱۰۰۔ و لکی ہادی ج ۲ ص ۳۵۲

ہاں اگر یوں کہہ دے اگر فلانا کام کرے تو طلاق ہے۔ تو اس کے کرنے سے طلاق یزید کی مسئلہ
 کسی نے طلاق دے کر اس کے ساتھ ہی انشاء اللہ بھی کہہ دیا تو طلاق نہیں پڑی۔ اسی طرح اگر لو کہے
 اگر خدا چاہے تو تجھ کو طلاق۔ اس سے بھی کسی قسم کی طلاق نہیں پڑتی۔ البتہ اگر طلاق دیکر ذرا ٹھیر گیا
 پھر انشاء اللہ کہا تو طلاق پڑ گئی۔ مسئلہ کسی نے اپنی بی بی کو طلاقا کہہ کر بکارا تب بھی طلاق
 پڑ گئی اگرچہ منہسی میں کہا ہو۔ مسئلہ کسی نے کہا جب تو لکھنؤ جاوے تو تجھ کو طلاق ہے تو جب تک
 لکھنؤ نہ جاوے گی طلاق نہ پڑے گی جب وہاں جاوے گی تب پڑ گئی۔ مسئلہ اور اگر صاف صاف
 طلاق نہیں دی بلکہ گول گول الفاظ کہے اور اشارہ کنایہ سے طلاق دی تو ان لفظوں کے کہنے کے
 وقت اگر طلاق دینے کی نیت تھی تو طلاق ہو گئی اور اہل قسم کی یعنی بائن طلاق ہوئی۔ اب بے محاکہ کو
 نہیں رکھ کر اور اگر طلاق کی نیت نہ تھی بلکہ دوسرے معنی کے اعتبار سے کہا تھا تو طلاق نہیں ہوئی
 البتہ اگر حریف سے معلوم ہو جائے کہ طلاق ہی دینے کی نیت تھی۔ اب وہ جھوٹ بکتا ہے تو اب عورت
 اس کے پاس نہ رہے اور یہی سمجھے کہ مجھے طلاق مل گئی۔ جیسے بی بی نے غصہ میں کہا میرا تیرا تہا نہ ہو گا
 مجھ کو طلاق دیدے۔ اس نے کہا اچھا میں نے چھوڑ دیا تو یہاں عورت یہی سمجھے کہ مجھے طلاق دیدی
 مسئلہ کسی نے تین دفعہ کہا تجھ کو طلاق طلاق طلاق تو تینوں طلاقیں پڑ گئیں۔ اگر لفظا میں
 تین مرتبہ کہا تب بھی تین پڑ گئیں۔ لیکن اگر نیت ایک ہی طلاق کی ہے فقط مضبوطی کے لئے میں دفعہ
 کہا تھا کہ بات خوب پکی ہو جاوے تو ایک ہی طلاق ہوئی۔ لیکن عورت کو اس کے دل کا حال تو معلوم
 نہیں اس لئے یہی سمجھے کہ تین طلاقیں مل گئیں۔

باب (۱۲) رخصتی سے پہلے طلاق ہو جانے کا بیان

مسئلہ۔ ابھی میاں کے پاس نہ جانے پائی تھی کہ اس نے طلاق دیدی۔ یا رخصتی تو ہو گئی
 لیکن ابھی میاں بی بی میں ویسی تنہائی نہیں ہونے پائی جو شرع میں معتبر ہے جس کا بیان مہر کے
 باب میں آچکا ہے۔ تنہائی و یکجائی ہونے سے پہلے ہی طلاق دیدی تو طلاق بائن پڑی۔ چاہے
 صاف لفظوں سے دی ہو یا گول لفظوں میں۔ ایسی عورت کو جب طلاق دی جائے تو پہلی ہی قسم کی
 یعنی بائن طلاق پڑتی ہے اور ایسی عورت کے لئے طلاق کی عدت بھی کچھ نہیں۔ طلاق ملنے کے
 بعد فوراً دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے اور ایسی عورت کو ایک طلاق دینے کے بعد اب دوسری
 تیسری طلاق بھی دینے کا اختیار نہیں اگر دیوے گا تو نہ پڑے گی۔ البتہ اگر پہلی ہی دفعہ یوں کہہ کر کہ

۱۔ اذفاں لامرؤۃ
 طاق انشاء اللہ تعالیٰ
 متصلاً بہ لم یقع الطلاق ۱۲
 عالمگیری ص ۵۴
 ۲۔ میں قال لامرؤۃ
 ان لم یکن ہا زوج قبل اد
 کان ہا زوج لکن مات
 ذلک الزوج ولم یطلق ذلک
 الطلاق علیہا وان کان ہا
 زوج قبلہ وقد کان طلقہا
 ذلک لمزوج ان لم یکن
 بکلاً سلاً طلق ۱۱
 قال سینت بہ الاخبار
 فیما بینہ و بین اللہ تعالیٰ
 و بین ین فی القضاۃ
 الروایات عالمگیری ص ۱۲
 ۳۔ اگر اس عورت کو پہلے
 شوہر نے طلاق دیدی تھی
 اس کے بعد اس کا دوسرا
 مرد سے شادی کر لی اس
 دوسرے عاوند نے اسے
 مطلقہ کہہ کر ایک را اور یہ کہا
 کہ میری نیت طلاق دینے
 کی نہیں تھی مطلقہ پہلے شوہر
 کی طلاق کی نسبت سے
 میں نے طلاقا یا مطلقہ کہا
 ہے تو اس بارہ میں شوہر
 کا قول معتبر ہو گا اور طلاق
 نہ ہوگی دیکھنا بھی ۱۱
 فقہاء بھی ۱۱
 ۴۔ لو قال انت طالق
 او دخلت المکۃ لم یطلق حی
 یصل مکۃ لانہ علیہ بالرجوع

تجھ کو دو طلاق یا تین طلاق تو جتنی دی ہیں سب پڑ گئیں۔ اور اگر یوں کہا۔ تجھ کو طلاق ہے طلاق ہے طلاق ہے۔ تب بھی ایسی عورت کو ایک ہی طلاق پڑے گی۔

باب (۱۳) تین طلاق دینے کا بیان

مسئلہ۔ اگر کسی نے اپنی عورت کو تین طلاقیں دیدیں تو اب وہ عورت بالکل اس مرد کیلئے حرام ہو گئی۔ اب اگر پھر سے نکاح کرے تب بھی عورت اس مرد کے پاس رہنا حرام ہے اور یہ نکاح نہیں ہوا چاہے صاف لفظوں میں تین طلاقیں دی ہوں یا گول لفظوں میں سب کا ایک حکم ہے (نوٹ) تین طلاق کے بعد پہلے ہی شوہر سے نکاح کرنے کا طریقہ صحت پر درج کیا گیا ہے ۱۲

مسئلہ۔ تین طلاقیں ایک دم سے دیدیں جیسے یوں کہہ دیجئے کہ تین طلاق یا یوں کہہ تجھ کو طلاق ہو طلاق ہے طلاق ہے یا الگ کر کے تین طلاقیں دیں جیسے ایک آج دی ایک کل ایک پرسوں یا ایک اس مہینہ میں ایک دوسرے مہینہ میں ایک تیسرے میں یعنی عدت کے اندر اندر تینوں طلاقیں دیدیں سب کا ایک حکم ہے اور صاف لفظوں میں طلاق دیکر پھر روک رکھنے کا اختیار اس وقت ہوتا ہے جب تین طلاقیں نہ دے۔ فقط ایک یا دو دیوے جب تین طلاقیں دیدیں تو اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ **مسئلہ**۔ کسی نے اپنی عورت کو ایک طلاق رجعی دی پھر میاں راضی ہو گیا۔ اور روک رکھا۔ پھر دو چار برس میں کسی بات پر غصہ آیا تو ایک طلاق رجعی اور دیدی جس میں روک رکھنے کا اختیار ہوتا ہے۔ پھر جب غصہ اُتر تو روک رکھا اور نہیں چھوڑا۔ یہ دو طلاقیں ہو چکیں۔ اب اس کے بعد اگر کبھی ایک طلاق اور دیدیگا تو تین پوری ہو جائیں گی اور اس کا وہی حکم ہوگا جو ہم نے ۴۹ پر بیان کیا ہے کہ بے دوسرا خاوند کئے اس مرد سے نکاح نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح اگر کسی نے طلاق بائن دی جس میں روک رکھنے کا اختیار نہیں ہوتا نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ پھر پشیمان ہوا اور میاں بی بی نے راضی ہو کر پھر سے نکاح پڑھوا لیا یہ دو طلاقیں ہوئیں۔ اب تیسری دفعہ اگر طلاق دے گا تو پھر وہی حکم ہے کہ بے دوسرا خاوند کئے اس سے نکاح نہیں کر سکتی۔ (نوٹ) مسئلہ نمبر ۴۹ پر درج کیا گیا۔

باب (۱۴) کسی شرط پر طلاق دینے کا بیان

مسئلہ۔ نکاح کرنے سے پہلے کسی عورت کو کہا اگر میں تجھ سے نکاح کروں تو تجھ کو طلاق ہے

لے وان كان الطلاق ثلاثاً في الحرة وثنتين في المأتم لم تحل له حتى تنكح زوجاً غيره مكا حاصحا ويحل بها ثم يلقها او يموت عنها ولا فرق بين المطلقة من قبلها او غير من قبلها ما لم يكن في ذلك اذى ولا لغيره انت طالق طالق طالق ثم يلقها بالشرطان كانه ثلث طلقت ثلاثاً ولا اذى لغيره طالق طالق طالق اذ ختم طالق ثم طالق او طالق طالق لثاني السراج الزواج في كل وقت طلاق عرف الوداد او غير حرف لو ادتيه طلاق دعا لغيري ۳۵۰-۳۵۱ اذ كان الطلاق بائناً انما طلقه ان تزوجا في العدة و بعد مقتضاها وان كان الطلاق ثلاثاً في الحرة وثنتين في المأتم لم تحل له حتى تنكح زوجاً غيره دعا لغيري ۳۵۲ و منع سائنه ان يكون الطلاق صريحاً لفظاً او اقتضاه وان لا يكون مقابلاً بال وان تكون المرأة في العدة ولها ان تشرع قبل الدخول و يبيح ما سائنه في العدة و بعد بلای لان خروج التي اياها ما دون الثلث اذا كان حرة و بالواحدة ان كانت امه في العدة و بعد مقتضاها لان الحاصل باق ما لم يحل

اس سے نکاح درست نہیں۔ البتہ اگر دوسرا خاوند کر کے پھر اسی مرد سے نکاح کرے تو اب اس گھر میں جانے سے طلاق نہ پڑے گی۔ **مسئلہ**۔ کسی نے اپنی عورت سے کہا اگر تو فلاں کام کرے تو تجھ کو طلاق۔ ابھی اس نے وہ کام نہیں کیا تھا کہ اس نے اپنی طرف سے ایک اور طلاق دیدی اور چھوڑ دیا اور کچھ مدت بعد پھر اسی عورت سے نکاح کیا اور اس نکاح کے بعد اب اس نے وہی کام کیا تو پھر طلاق پڑ گئی۔ البتہ اگر طلاق پانے اور عدت گزر جانے کے بعد اس نکاح سے پہلے اس نے وہی کام کر لیا ہو تو اب اس نکاح کے بعد اس کام کے کرنے سے طلاق نہ پڑے گی۔ اور اگر طلاق پانے کے بعد عدت کے اندر اس نے وہی کام کیا ہو تب بھی دوسری طلاق پڑ گئی۔ (نوٹ) مسئلہ نمبر ۵۷ پر راجع کیا گیا ہے۔ **مسئلہ**۔ اگر کسی شخص نے بی بی سے کہا اگر تو روزہ رکھے تو تجھ کو طلاق۔ تو روزہ رکھتے ہی فوراً طلاق پڑ گئی۔ البتہ اگر یوں کہا اگر تو ایک روزہ رکھے یا دن بھر کا روزہ رکھے تو تجھ کو طلاق۔ تو روزہ کے ختم پر طلاق پڑ گئی۔ اگر روزہ توڑ ڈالے تو طلاق نہ پڑے گی۔ **مسئلہ**۔ عورت نے گھر سے باہر جانے کا ارادہ کیا مرد نے کہا ابھی امت جاؤ۔ عورت نہ مانی اس پر مرد نے کہا اگر تو باہر جائے تو تجھ کو طلاق۔ تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر ابھی باہر جاوے گی تو طلاق پڑے گی اور اگر ابھی نہ گئی کچھ دیر میں گئی تو طلاق نہ پڑے گی۔ کیونکہ اس کا مطلب یہی تھا کہ ابھی نہ جاؤ۔ پھر جانا یہ مطلب نہیں کہ عمر بھر کسی نہ جانا۔ **مسئلہ**۔ کسی نے یوں کہا جس دن تجھ سے نکاح کروں تجھ کو طلاق۔ پھر رات کے وقت نکاح کیا۔ تب بھی طلاق پڑ گئی۔ کیونکہ بول چال میں اس کا مطلب یہ ہے کہ جس وقت تجھ سے نکاح کروں تجھ کو طلاق۔

باب (۱۵) بیمار کے طلاق دینے کا بیان

مسئلہ۔ بیماری کی حالت میں کسی نے اپنی عورت کو طلاق دیدی۔ پھر عورت کی عدت ابھی ختم نہ ہونے پائی تھی کہ اسی بیماری میں مر گیا۔ تو شوہر کے مال میں سے بی بی کا حصہ حصہ ہوتا ہے۔ لہذا اس عورت کو بھی ملیگا چاہے ایک طلاق دی ہو یا دو تین۔ اور چاہے طلاق رجعی دی ہو یا بائن سبب کا ایک حکم ہے۔ اگر عدت ختم ہو چکی تھی تب وہ مرنا تو حصہ نہ پادے گی اسی طرح اگر مرد اسی بیماری میں نہیں مرا بلکہ اس سے اچھا ہو گیا تھا۔ پھر بیمار ہو گیا اور مر گیا تب بھی حصہ نہ پادے گی۔ چاہے عدت ختم ہو چکی ہو یا نہ ختم ہوئی ہو۔ **مسئلہ**۔ عورت نے طلاق مانگی تھی اسلئے مرد نے طلاق دیدی تب بھی عورت حصہ پانے کی مستحق نہیں چاہے عدت کے اندر مرے یا عدت کے بعد۔ دونوں کا ایک

لہ اعم ان التعلیق بطول
بذل کل لا بزال ملک
فلو علل الشاٹ اوراد و نہا
بنوال لہ انتم بخر الشاٹ
ثم بعد التعلیق لعل التعلیق
فلانفع بفرولہ فی درک
نجرنا و نہا نہ بطل فیقع
العلق کلہ ۱۲ درک
لہ دنی ان ممت و نہا فانت
طاق تعلقہ چین غربت
اشمس بن یوم نہ بہا خلف
ان مت فانت لصدق بنت
درک ۱۲ عالمگیری ۱۲
و نہا ۱۲
لہ و شرط الخت فی
قولہ ان غربت شافان
طاق ۱۱ ان ضربت بعد
فعدی حر لید الخ و نہ
بہ ضرب فعدی فوراً لان
المنع عن ذلک لعل عوا
و نہا لا ایران علیہ ۱۲
لہ من قال لامرأة یوم
و نہا جب فانت طاق
فتر و نہا طاق ۱۲
لہ فان لم یجد ی ارجل اذا
طلن امرأۃ طلاقا جیانی
حال صحۃ ادنی حال
برضا ہا و لغیرہا انما مات و
بی فی العدة فانہا توثران
بالاجماع و طلقہا طلاقا
او ثلثا ثلثا بی فی العدة
فلذک عندنا ترث لو انقضت
عدتہا ثلثا ترث و نہا اذا طلقہا

حکم ہے۔ البتہ اگر طلاق رجعی دی ہو اور عدت کے اندر مرے تو حصہ پاوے گی۔ **مسئلہ**۔ بیماری کی حالت میں عورت سے کہا۔ اگر تو گھر سے باہر جاے تو تجھ کو بائن طلاق ہے۔ پھر عورت باہر گئی اور طلاق بائن پڑ گئی تو اس صورت میں حصہ نہ پاوے گی کہ اس نے خود ایسا کام کیوں کیا جس سے طلاق پڑی اور اگر یہوں کہا اگر تو کھانا کھا دے تو تجھ کو طلاق بائن ہے۔ یا یوں کہا اگر تو نماز پڑھے تو تجھ کو طلاق بائن ہے۔ ایسی صورت میں اگر وہ عدت کے اندر مر جائے گا تو عورت کو حصہ ملے گا کیونکہ عورت کے اختیار سے طلاق نہیں پڑی۔ کھانا کھانا اور نماز پڑھنا تو ضروری ہے۔ اسکو کیسے چھوڑنی۔ اور اگر طلاق رجعی دی ہو تو پہلی صورت میں بھی عدت کے اندر اندر مرنے سے حصہ پاوے گی۔ غرض کہ طلاق رجعی میں بہر حال حصہ ملتا ہے۔ بشرطیکہ عدت کے اندر مرے ہو۔ **مسئلہ**۔ کسی بھلے چٹے آدمی نے کہا جب تو گھر سے باہر نکلے تو تجھ کو طلاق بائن ہے۔ پھر جس وقت وہ گھر سے باہر نکلی اس وقت وہ بیمار تھا اور اسی بیماری میں وہ عدت کے اندر مر گیا تب بھی حصہ نہ پاوے گی۔ **مسئلہ**۔ تندرستی کے زمانہ میں کہا جب تیرا باپ پردیس سے آدے تجھ کو بائن طلاق۔ جب پردیس سے آیا اس وقت مرد بیمار تھا۔ اور اسی بیماری میں مر گیا تو حصہ نہ پاوے گی۔ اور اگر بیماری کی حالت میں یہ کہا ہو اور اسی میں عدت کے اندر مر گیا ہو تو حصہ پاوے گی۔

باب طلاق رجعی میں رجعت کر لینے یعنی روک رکھنے کا بیان (۱۶)

مسئلہ۔ جب کسی نے رجعی ایک طلاق یا دو طلاقیں دیں تو عدت ختم ہونے سے پہلے پہلے مرد کو اختیار ہے کہ اس کو روک رکھے پھر سے نکاح کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور عورت چاہے راضی ہو یا راضی نہ ہو۔ اسکو کچھ اختیار نہیں ہے۔ اور اگر تین طلاقیں دیدیں تو اس کا حکم اور بیان ہو چکا اس میں یہ اختیار نہیں ہے۔ **مسئلہ**۔ رجعت کرنے یعنی روک رکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ یا تو صاف صاف زبان سے کہے کہ میں تجھ کو پھر رکھے لیتا ہوں تجھ کو نہ چھوڑوں گا۔ یا یوں کہے کہ میں اپنے نکاح میں تجھ کو رجوع کرتا ہوں یا عورت سے نہیں کہا کسی اور سے کہا کہ میں نے اپنی بی بی کو پھر رکھ لیا اور طلاق سے باز آیا۔ پس اتنا کہہ دینے سے وہ پھر اس کی بی بی ہو گئی۔ (نوٹ) رجعت کا ایک طریقہ صنف پر درج ہے۔ **مسئلہ**۔ جب عورت کا روک رکھنا منظور ہو تو بہتر ہے کہ دو چار لوگوں کو گواہ بنالے کہ شاید کبھی کبھ جھگڑا پڑے تو کوئی ٹکڑہ سکے۔ اگر کسی کو گواہ نہ بنایا۔ تنہائی میں ایسا کر لیا تب بھی صحیح ہے۔ مطلب تو حاصل ہی ہو گیا۔ **مسئلہ**۔ اگر عورت کی عدت

۱۔ چاہے اس عورت بطور خود طلاق کا مطا
۲۔ کیا ہو۔ چاہے خاوند
۳۔ بعیر عورت کے مطالبہ
۴۔ طلاق دیدی ہو۔ غیر خود
۵۔ طلاق بائن ہو یا رجعی
۶۔ ادا اقل یا اقل
۷۔ و صحیح ادا جاوے اس امر
۸۔ اذ اذلت الرار اذ اذ
۹۔ فلان انظر اذ اذ اذ
۱۰۔ الدرافات طلاق نکاح
۱۱۔ و طلاق نہ الاشیاء اذ
۱۲۔ مرنے کا اثر ان کا ان
۱۳۔ فی المرض نشأ الا فی قول
۱۴۔ و طلاق الدرافات علی
۱۵۔ و بحکمہ نہ اس
۱۶۔ کہ علیگری
۱۷۔ حصہ علیگری
۱۸۔ کہ علیگری
۱۹۔ کہ رجعت علیگری
۲۰۔ کہ کہ زبان سے
۲۱۔ الفاظ کے اور دو گواہ
۲۲۔ الفاظ کو سنتے ہوں
۲۳۔ کہ کہ وہ کہ
۲۴۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۲۵۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۲۶۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۲۷۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۲۸۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۲۹۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۳۰۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۳۱۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۳۲۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۳۳۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۳۴۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۳۵۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۳۶۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۳۷۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۳۸۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۳۹۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۴۰۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۴۱۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۴۲۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۴۳۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۴۴۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۴۵۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۴۶۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۴۷۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۴۸۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۴۹۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۵۰۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۵۱۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۵۲۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۵۳۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۵۴۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۵۵۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۵۶۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۵۷۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۵۸۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۵۹۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۶۰۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۶۱۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۶۲۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۶۳۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۶۴۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۶۵۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۶۶۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۶۷۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۶۸۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۶۹۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۷۰۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۷۱۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۷۲۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۷۳۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۷۴۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۷۵۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۷۶۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۷۷۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۷۸۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۷۹۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۸۰۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۸۱۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۸۲۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۸۳۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۸۴۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۸۵۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۸۶۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۸۷۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۸۸۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۸۹۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۹۰۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۹۱۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۹۲۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۹۳۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۹۴۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۹۵۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۹۶۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۹۷۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۹۸۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۹۹۔ کہ کہ کہ کہ کہ
۱۰۰۔ کہ کہ کہ کہ کہ

مسئلہ - مرد نے فقط اتنا کہا میں نے تجھ سے خلع کیا اور عورت نے قبول کر لیا۔ روپے پیسے کا ذکر نہ مرد نے کیا نہ عورت نے۔ تب بھی جو حق مرد کا عورت پر ہے اور جو حق عورت کا مرد پر ہے سب معاف ہوا۔ اگر مرد کے ذمہ مہر باقی ہو تو وہ بھی معاف ہو گیا اور اگر عورت پا چکی ہے تو خیر اب اس کا پھیرنا واجب نہیں البتہ عدت کے ختم ہونے تک روٹی کپڑا اور رہنے کا گھر دینا پڑے گا۔ ہاں اگر عورت نے کہہ دیا ہو کہ عدت کا روٹی کپڑا اور رہنے کا گھر بھی تجھ سے نہ لوں گی تو وہ بھی معاف ہو گیا۔

مسئلہ - اگر اس کے ساتھ کچھ مال کا بھی ذکر کر دیا جیسے یوں کہا ستوروپے کے عوض میں نے تجھ سے خلع کیا۔ پھر عورت نے قبول کر لیا تو خلع ہو گیا۔ اب عورت کے ذمے سوروپے دینے واجب ہو گئے۔ اپنا مہر پا چکی ہو تب بھی سوروپے دینے پڑیں گے اور اگر مہر ابھی نہ پایا ہو تب بھی دینے پڑیں گے اور مہر بھی نہ ملے گا کیونکہ وہ بوجہ خلع معاف ہو گیا۔

مسئلہ - خلع میں اگر مرد کا قصد ہو تو مرد کو روپیہ اور مال لینا یا جو مہر مرد کے ذمے ہے اس کے عوض میں خلع کرنا بڑا گناہ اور حرام ہے۔ اگر کچھ مال لے لیا تو اس کو اپنے خرچ میں لانا بھی حرام ہے اور اگر عورت ہی کا قصور ہو تو جتنا مہر دیا ہے اس سے زیادہ مال نہ لینا چاہئے۔ بس مہر ہی کے عوض میں خلع کر لے۔ اگر مہر سے زیادہ لے لیا تو بھی خیر بے جا تو ہوا لیکن کچھ گناہ نہیں۔

مسئلہ - عورت خلع کرنے پر راضی نہ تھی۔ مرد نے اس پر زبردستی کی اور خلع کرنے پر مجبور کیا۔ یعنی مار پیٹ کر دھکا کر خلع کیا تو طلاق پڑ گئی۔ لیکن مال عورت پر واجب نہیں ہوا۔ اور اگر مرد کے ذمہ مہر باقی ہو تو وہ بھی معاف نہیں ہوا۔

مسئلہ - یہ سب باتیں اس وقت ہیں جب خلع کا لفظ کہا ہو یا یوں کہا ہو سوروپے پر یا ہزار روپے کے عوض میں میری جان چھوڑ دے یا یوں کہا میرے مہر کے عوض میں مجھ کو چھوڑ دے اور اگر اس طرح نہیں کہا بلکہ طلاق کا لفظ کہا جیسے یوں کہے سوروپے کے عوض میں مجھے طلاق دیدے تو اس کو خلع نہ کہیں گے اگر مرد نے اس مال کے عوض طلاق دیدی تو ایک طلاق بائن پڑ گئی اور اس میں کوئی حق معاف نہیں ہوا۔ نہ وہ حق معاف ہوئے جو مرد کے اوپر ہیں نہ وہ جو عورت پر ہیں۔ مرد نے اگر مہر نہ دیا ہو تو وہ بھی معاف نہیں ہوا۔ عورت اس کی دعویٰ کر ہو سکتی ہے اور مرد یہ سوروپے عورت سے لے لیگا۔

مسئلہ - مرد نے کہا میں نے سوروپے کے عوض میں طلاق دی تو عورت کے قبول کرنے پر موقوف ہے۔ اگر نہ قبول کرے تو نہ پڑے گی اور اگر قبول کر لے تو ایک طلاق بائن پڑ گئی۔ لیکن اگر جگہ بدل جانے کے بعد قبول کیا تو طلاق نہیں پڑی۔

مسئلہ - عورت نے کہا مجھے طلاق دیدے مرد نے کہا تو اپنا مہر وغیرہ اپنے سب حق معاف کر دے تو طلاق دیدول اس پر عورت نے کہا اچھا

۱۔ در مختار ص ۲۶۹
۲۔ رد المحتار ص ۱۲
۳۔ فلاح باس بدین نقدی
۴۔ نفہا منہ بالی بخلہ یا فاذا
۵۔ فعل وقع بالخلع تطہق
۶۔ بانیۃ ولزہ مال
۷۔ ہدایہ ص ۲
۸۔ فان کان المنفور من
۹۔ قبلہ کہو لہ الخ یاخذ منہا
۱۰۔ عوضا من کل الخ یاخذ منہا
۱۱۔ کرہا لسان یاخذ منہا اکثرھا
۱۲۔ اعطایا واخذ الزاۃ
۱۳۔ جازنی بلفظ ۱۲ ہدایہ ص ۲۸
۱۴۔ دعا لگیری ص ۳
۱۵۔ کہہ کر بہا الزوج علیہ
۱۶۔ تعلق بلال ص ۳
۱۷۔ فان طلق علی مال فقلت
۱۸۔ وقع الطلاق ولزہ مال
۱۹۔ وکان الطلاق بائنا ہدایہ
۲۰۔ ص ۳۸ ان الطلاق علی مال
۲۱۔ خارج عن النخل المستقط
۲۲۔ للتحقق ۱۲ رد المحتار ص ۲۴
۲۳۔ لدوقال انت طالق
۲۴۔ علی الف فقلت طلقت علیہا
۲۵۔ الالف دہو کہو لانت طالق
۲۶۔ بالف لا بدین القول نے
۲۷۔ الوجهین العوض لا یجب
۲۸۔ بدون قبول والطلاق بائن
۲۹۔ ہدایہ ص ۳
۳۰۔ طلبت منہ طلاقا فقال
۳۱۔ اریمنی عن کل حق تک حتی
۳۲۔ اطلقک فقلت ابراہیم عن
۳۳۔ کل حق للمنفور علی الازواج

تقال الزوج فی فودہ لطلقت اعدۃ ہی مدخول بہا تفت بائنا وعلی ہذا یكون ابراہیم فاذا لم یطلقہا تم سہرا صحت ہذا البراۃ موثرۃ فی الطلاق فورا ای فی المجلس ۱۲ رد المحتار ص ۲۸

میں نے معاف کیا۔ اس کے بعد مرد نے طلاق نہیں دی تو کچھ معاف نہیں ہوا۔ اور اگر اسی مجلس میں طلاق دیدی تو معاف ہو گیا۔ مسئلہ عورت نے کہا تین سو روپے کے عوض میں مجھ کو تین طلاقیں دیدے۔ اس پر مرد نے بیک ہی طلاق دی تو فقط ایک سو روپیہ مرکوبہ لگایا اور اگر دو طلاقیں دی ہوں تو دو سو روپے اور اگر تینوں دیدیں تو پورے تین سو روپے عورت سے دلائے جائیں گے اور سب صورتوں میں طلاق بائن پڑیگی۔ کیونکہ مال کا بدلہ ہے مسئلہ نابالغ لڑکا اور دیوانہ پاگل آدمی اپنی بی بی سے خلع نہیں کر سکتا۔ (نوٹ) بی بی کو ماں کے برابر کہنے کا بیان ص ۱۳ پر اور کفارہ کا بیان ص ۱۳ پر اور لعان کا بیان ص ۱۳ پر درج ہیں۔ ۱۲

باب (۱۸) میاں کے لاپتہ ہو جانے کا بیان

جس کا شوہر بالکل لاپتہ ہو گیا معلوم نہیں مرگیا یا زندہ ہے تو وہ عورت اپنا دوسرا نکاح نہیں کر سکتی بلکہ انتظار کرتی رہے کہ شاید آ جاوے۔ جب انتظار کرتے کرتے اتنی مدت گزر جاوے کہ شوہر کی عمر نوٹے برس کی ہو جاوے تو اب حکم لگا دیں گے کہ وہ مر گیا ہوگا۔ سو اگر وہ عورت ابھی جوان ہو اور نکاح کرنا چاہے تو شوہر کی عمر نوٹے کی ہونے کے بعد عدت پوری کر کے نکاح کر سکتی ہے مگر شرط یہ ہے کہ اس لاپتہ مرد کے مرنے کا حکم کسی شرعی حاکم نے لگایا ہو۔ (نوٹ) عدت کا بیان اور موت کی عدت کا بیان ص ۵۵ پر درج کیا گیا۔ ۱۳

باب (۱۹) سوگ کرنے کا بیان

مسئلہ جس عورت کو طلاق رجعی ملی ہے اس کی عدت تو فقط یہی ہے کہ اتنی مدت تک گھر سے باہر نہ نکلے نہ کسی اور مرد سے نکاح کرے۔ اسکو بناؤ سنگار وغیرہ درست ہے اور جس کو تین طلاقیں مل گئیں۔ یا ایک طلاق بائن ملی یا اور کسی طرح سے نکاح ٹوٹ گیا یا مرد مر گیا۔ ان سب صورتوں کا حکم یہ ہے کہ جب تک عدت میں رہے تب تک نہ تو گھر سے باہر نکلے نہ اپنا دوسرا نکاح کرے نہ کچھ بناؤ سنگار کرے۔ یہ سب باتیں اس پر حرام ہیں۔ اس سنگار نہ کرنے اور میلے کچیلے رہنے کو سوگ کہتے ہیں۔ مسئلہ جب تک عدت ختم نہ ہو تب تک خوشبو لگانا کپڑے بسانا۔ زیور لگانا پہننا اچھل پہننا سر ملکانا۔ پان کھا کر منہ لال کرنا۔ سستی ملنا۔ سر میں تیل ڈالنا۔ کنگھی کرنا۔ مہندی لگانا۔ اچھے کپڑے پہننا۔ ریشمی اور رنگے ہوئے بہار دار پیرے پہننا۔ یہ سب باتیں حرام ہیں۔ البتہ اگر بہار دار

۱۵ اسی مجلس کی متعدد دی ہے ۱۲
۱۳ ماذا قال قلت لعلی
فلانہ اہل احدہ علیہا ثلاث
الانف الطلاق یا نہیں ہو جو
المال ۱۲ ہذا یہ ص ۱۳
۱۴ بشرط شرط الطلاق
(عالمگیری ص ۱۳) بشرط
الطلاق، علی الخصوص فیہ
عدت یا قیام العید فی المرأة
نکاح اعدہ والثانی قیام
حل من النکاح ہوا عالمگیری ص ۱۳
۱۵ موجود زمانہ کا حال
اور ضرورتوں کی شدت کے
پیش نظر علماء وقت فرامام
مالک رحمہ کے قول پر فتویٰ دیا
ہے امام مالک رحمہ کا قول
میں نقل کر دیا گیا ہے نیز
سلسلہ میں ایک رسالہ بھی
لکھا گیا ہے جس کا نام ہے
احیاء الناحیۃ الخلیفۃ العالیہ
اس رسالہ پر علمائے تھانہ
دوبہندو سہارنپور وغیرہ
دستخط ہیں
۱۶ ہمایہ ص ۱۲
۱۷ علی المبتدئۃ والتمنی
عنہا زوجہا اذا كانت بالعدۃ
مسئلۃ الحداد الحداد ان
تترك الطیب والذینہ و
اکمل والذینہ الطیب غیر
الطیب الامن عندہ ای
ص ۱۳ والطلقة الرجعیۃ
تقتوف و مقررین ۱۲ ہدایہ

نہ ہوں تو درست ہے چاہے جیسا رنگ ہو۔ مطلب یہ ہے کہ زینت کا کپڑا نہ ہو۔ مسئلہ ۳۱ - شریں
 در دھوئے کی وجہ سے تیل ڈالنے کی ضرورت پڑے تو جس میں خوشبو نہ ہو وہ تیل دالنا درست ہے۔
 اسی طرح دوا کے لئے سرمہ لگانا بھی ضرورت کے وقت درست ہے۔ لیکن رات کو لگا دے اور دن
 کو پونچھ ڈالے، در سہلنا اور نہانا بھی درست ہے۔ ضرورت کے وقت کنگھی کرنا بھی درست ہے جیسے
 کسی نے سر ملایا جوں پڑ گئی۔ لیکن جی نہ جھکا دے۔ نہ باریک کنگھی سے کنگھی کرے جس میں بال چکنے
 ہو جاتے ہیں۔ بلکہ موٹے دندالنے والی کنگھی کرے کہ خوبصورتی نہ آنے پادے۔ مسئلہ ۳۲ - سوئے کرنا
 اسی عورت پر واجب ہے جو بالغ ہو۔ نابالغ لڑکی پر واجب نہیں۔ اس کو یہ سب باتیں درست ہیں۔
 البتہ گھر سے نکلنا اور دوسرا نکاح کرنا اسکو بھی درست نہیں۔ مسئلہ ۳۳ - جنس کا نکاح صحیح نہیں
 ہوا تھا بے قاعدہ ہو گیا تھا وہ تو ڈیا گیا مگر گیا تو ایسی عورت پر بھی سوگ کرنا واجب نہیں۔ مسئلہ ۳۴ -
 شوہر کے علاوہ کسی اور کے مرنے پر سوگ کرنا درست نہیں۔ البتہ اگر شوہر منع نہ کرے تو اپنی عزیز
 اور رشتہ دار کے مرنے پر بھی تین دن تک بناؤ سنگار چھوڑ دینا درست ہے۔ اس سے زیادہ بالکل حرام
 ہے اور اگر منع کرے تو تین دن بھی نہ چھوڑے۔

روٹی کپڑے کا بیان

باب (۲۰)

مسئلہ ۱ - بی بی کا روٹی کپڑا مرد کے ذمہ واجب ہے۔ عورت چاہے کتنی ہی مالدار ہو۔ مگر خرچ
 مردی کے ذمہ ہے اور رہنے کے لئے گھر دینا بھی مرد کے ہی ذمہ ہے۔ مسئلہ ۲ - نکاح ہو گیا۔
 لیکن خصتی نہیں ہوئی تب بھی روٹی کپڑے کی دعویٰ رہ سکتی ہے۔ لیکن اگر مرد نے رخصت کرانا
 چاہا۔ پھر بھی رخصتی نہیں ہوئی تو روٹی کپڑا پانے کی مستحق نہیں۔ نوٹ مسئلہ ۳ - بدہرج
 کیا گیا ہے۔ مسئلہ ۴ - جتنا مہر پہلے دینے کا دستور ہے وہ مرد نے نہیں دیا۔ اس لئے وہ مرد کے گھر
 نہیں جاتی تو اس کو روٹی کپڑا دلایا جاوے گا۔ اور اگر یوں ہی بیوہ مرد کے گھر نہ جاتی ہو تو روٹی کپڑا
 پانے کی مستحق نہیں ہے۔ جب سے جاوے گی تب سے دلایا جاوے گا۔ مسئلہ ۵ - جتنے زمانہ تک شوہر
 کی اجازت سے اپنے ماں باپ کے گھر رہے اتنے زمانہ کا روٹی کپڑا بھی مرد سے لے سکتی ہے۔
 مسئلہ ۶ - عورت بیمار پڑ گئی تو بیماری کے زمانہ کا روٹی کپڑا پانے کی مستحق ہے چاہے مرد کے
 گھر بیمار پڑے یا اپنے میکے میں۔ لیکن اگر بیماری کی حالت میں مرد نے بلایا پھر بھی نہیں آئی تو اب
 اس کے پانے کی مستحق نہیں رہی اور بیماری کی حالت میں فقط روٹی کپڑے کا خرچ ملے گا۔ دوا علاج

۱۵ - ان المتشلت بالطرف
 الذی اسنانه منفرد لا یاس
 وانما یروى لا تقاطع الطرف الاخر
 لان ذک لا یزید وانما یزید
 بالوجه ان فی حالة الاختیار
 اما فی حالة الاضطراب فلا یس
 اشکت ان سہا و سہا یضمت
 علیہا الدین او کملت علی
 المعاجز فلا یس بہ دکن لا
 تقصد بہ الزینہ ولعلنا یات
 الدین فی ذلک وجاہا
 ولم یقل فلا یس بہ اذا کان
 الغالب ہو الحول لا طلیس
 الحول لان فیہ زینۃ لا یفقد
 شل ان یكون بہا حکم اولیہ

۱۳ عالمگیری ص ۵۳

۱۴ اگر مرنے والے کی کنگھی
 سے ضرورت پوری ہو جائے
 تو باریک دانگی کنگھی کرے
 کیونکہ باریک دانگی کنگھی
 سے خوبصورتی پیدا ہوتی
 ہے لیکن اگر ضرورت پوری
 نہیں ہوتی تو باریک دانوں
 کی کنگھی بھی استعمال ہو سکتی
 ہے بشرطیکہ زینت کی نیت
 نہ ہو ۱۲

۱۵ دلا بجا الحواطی
 الصغیرۃ والمجنونۃ الکبیرۃ
 والکتابیۃ والعتقۃ من نکاح
 فاسد والطلاق لا یجوز
 (عالمگیری ص ۵۳) دلا بجز
 لمطلقۃ الرجعیۃ والبیوتۃ
 الخرج من بیتہا ولادہا را

حکیم طبیب کا خرچہ مرد کے ذمہ واجب نہیں۔ اپنے پاس سے خرچ کرے۔ اگر مرد دیدے اسکا احسان ہے۔ **مسئلہ** عورت حج کرنے گئی تو اتنے زمانہ کاروئی کپڑا مرد کی ذمہ نہیں البتہ اگر شوہر بھی ساتھ ہو۔ اس زمانہ کا خرچ بھی ملیگا۔ لیکن ردئی کپڑے کا جتنا خرچ گھر میں ملتا تھا اتنا ہی پانے کی مستحق ہے جو کچھ زیادہ لگے اپنے پاس سے لگا دے اور ریل اور جہاز وغیرہ کا کرایہ بھی مرد کے ذمہ نہیں ہے۔ **مسئلہ** ردئی کپڑے میں دونوں کی رعایت کی جاوے گی۔ اگر دونوں مالدار ہوں تو امیروں کی طرح کا کھانا کپڑا ملیگا۔ اور اگر دونوں غریب ہوں تو غریبوں کی طرح اور مرد غریب ہو اور عورت امیر یا عورت غریب ہے اور مرد امیر تو ایسا ردئی کپڑا دیوے کہ امیری سے کم ہو اور غریبی سے بڑا ہو۔ **مسئلہ** عورت بچے اگر بیمار ہے کہ گھر کا کاربار میں کر سکتی یا ایسے بڑے گھر کی ہے کہ اپنے ہاتھ سے پیسے کوٹنے کھانا پکانے کا کام نہیں کرتی بلکہ عیبک سمجھتی ہے تو بچا پکا کھانا دیا جاوے گا۔ اور اگر دونوں باتوں میں سے کوئی بات نہ ہو تو گھر کا سب کام کاج اپنے ہاتھ سے کرنا واجب ہے۔ یہ سب کام خور کرے مرد کے ذمہ فقط اتنا ہے کہ چولہا چکی کچا اناج لکڑی کھانے پینے کے برتن وغیرہ لادے۔ وہ اپنے ہاتھ سے پکاوے اور کھاوے۔ **مسئلہ** تیل۔ کنگھی۔ کھلی۔ صابون و صندل اور نہاے دھوئے کا پانی مرد کے ذمہ ہے۔ اور سرمہ۔ مٹی۔ پان۔ تنباکو مرد کے ذمہ نہیں۔ دھوبی کی تنخواہ مرد کے ذمہ نہیں اپنے ہاتھ سے دھوئے۔ اور پہنے۔ اور اگر مرد دیدے اس کا احسان ہے۔ **مسئلہ** دانی چٹائی کی مزدوری اس پر ہے جس نے بلوایا۔ مرد نے بلوایا ہو تو مرد پر اور عورت نے بلوایا ہو تو اس پر۔ اور جو بے بلائے آگئی تو مرد پر۔ **مسئلہ** ردئی کپڑے کا خرچ ایک سال کا یا اس سے کچھ کم زیادہ بیشگی دیدیا۔ اب اس میں سے کچھ لوٹا نہیں سکتا۔

باب (۲۱) رہنے کے لئے گھر ملنے کا بیان

مسئلہ مرد کے ذمہ یہ بھی واجب ہے کہ بی بی کے رہنے کیلئے کوئی ایسی جگہ دیوے جس میں شوہر کوئی رشتہ دار نہ رہتا ہو بلکہ خالی ہو تاکہ سیاں بی بی باسل بے تکلفی سے رہ سکیں۔ البتہ اگر عورت خود سب کے ساتھ رہنا گوارا کرے تو سا حج کے عتریں بھی رکھنا درست ہے۔ **مسئلہ** گھر میں سے ایک جگہ عورت کو الگ کر دے کہ وہ اپنا مال اسباب حفاظت سے رکھے اور خود اس میں رہے شوہر اور اسکی فضل کنجی اپنے پاس رکھے کسی اور کو اس میں دخل نہ ہو۔ فقط عورت ہی کے قبضہ میں رہی تو بس حق ادا ہو گیا۔ عورت کو اس سے زیادہ کا دعویٰ نہیں ہو سکتا اور یہ نہیں کہہ سکتی کہ پورا گھر

۱۔ فان عجت و عزم لزوج
فہی ما خفرت و ان عجت من
لبا دون الزوج فافقت ہا
فی قولہم جیسا و اما فاج الزوج
معہا لافقتہ اجماعا و عجب
علیہ نفقۃ المحض دون السفر
ولا یجب الکرادۃ مالگیری
۲۔ ج ۱

۳۔ و اتفق علی وجوب نفقۃ
الموسرین اذا کان موسرین
و علی نفقۃ المسکین اذا کان
مسکین کان موسرا و ہی مرقۃ
فعلیہ نفقۃ الموسرین و فی
تکلف نفقۃ المسرین اما علی
النفقۃ یفتی ب نفقۃ الوسط
فی السلتین و یوفی نفقۃ
المسکین دون نفقۃ الموسر
۱۲۔ رد المحتار ۹۹۷ و مالگیری
۱۳۔ ج ۱

۱۴۔ و اختلفت المرأة من الطی
و انجزان کانت من رانخدم
ادکان ہیا علمہ فلیان یاہا
بعلام ہیا و الا بان کانت
س تخدم نفسها او تخدم علی
ذلک لا یجب علیہ یجب علیہ
آلہن و خیر آئینہ شراب و
طبخ و کوز و جرة و قدر و منہ
۱۵۔ ۹۹۷ و ۹۹۸ و مالگیری ۱۴
۱۶۔ یعنی اگر دو راہ اجاس
بات میں لوگ اپنی خفت
سمجھتے ہوں ۱۲

۱۷۔ رد المحتار ۹۹۷ و مالگیری
۱۸۔ ج ۱

میرے لئے الگ کر دو۔ **مسئلہ** جس طرح عورت کو اختیار ہے کہ اپنے لئے کوئی الگ گھر مانگے جن میں مرد کا کوئی رشتہ دار نہ رہنے پاوے فقط عورت ہی کے قبضے میں رہے۔ اسی طرح مرد کو اختیار ہے کہ جس گھر میں عورت رہتی ہے وہاں اس کے رشتہ داروں کو نہ آنے دے نہ ماں کو نہ باپ کو نہ بھائی کو نہ کسی اور رشتہ دار کو۔ **مسئلہ** عورت اپنے ماں باپ کو دیکھنے کے لئے ہفتہ میں ایک دفعہ جاسکتی ہے۔ اور ماں باپ کے سوا اور رشتہ داروں کے لئے سال بھر میں ایک دفعہ۔ اس سے زیادہ کا اختیار نہیں۔ اسی طرح اس کے ماں باپ بھی ہفتہ میں فقط ایک مرتبہ یہاں آسکتے ہیں مرد کو اختیار ہے کہ اس سے زیادہ جلدی جلدی نہ آنے دے اور ماں باپ کے سوا اور رشتہ دار سال بھر میں فقط ایک دفعہ آسکتے ہیں۔ اس سے زیادہ آنے کا اختیار نہیں۔ لیکن مرد کو اختیار ہے کہ زیادہ دیر نہ ٹھیرنے دے نہ ماں باپ کو۔ نہ کسی اور کو۔ اور جاننا چاہئے کہ رشتہ داروں سے مطلب وہ رشتہ دار ہیں جن سے نکاح ہمیشہ کیلئے حرام ہے اور جو ایسے نہ ہوں وہ شمع میں غیر کے برابر ہیں۔ **مسئلہ** اگر باپ بگت بیار ہے اور اس کا کوئی خبر لینے والا نہیں تو ضرورت کے موافق وہاں روز جایا کرے اگر باپ بے دین کافر ہو تب بھی یہی حکم ہے۔ بلکہ اگر شوہر منع بھی کرے تب بھی جانا چاہئے۔ لیکن شوہر کے منع کرنے پر جانے سے روٹی کپڑے کا حق نہ ہوگا۔ **مسئلہ** غیر لوگوں کے گھر نہ جانا چاہئے۔ اگر بیاد شادی وغیرہ کی کوئی محفل ہو اور شوہر اجازت بھی دیدے تو بھی جانا درست نہیں۔ شوہر اجازت دے گا تو وہ بھی گنہگار ہوگا۔ بلکہ محفل کے زمانہ میں اپنے محرم رشتہ دار کے یہاں جانا بھی درست نہیں۔ **مسئلہ** جس عورت کو طلاق مل گئی وہ بھی عدت تک روٹی کپڑا اور رہنے کا گھر پانے کی سستی ہے۔ البتہ جس کا خاوند مر گیا اس کو روٹی کپڑا اور گھر ملنے کا حق نہیں۔ ہاں اس کو میراث سب چیزوں میں ملے گی۔ نوٹ مسئلہ نمبر ۱۵۵ پر درج ہے۔

لڑکے کے حلالی ہونے کا بیان

باب (۲۲)

مسئلہ جب کسی شوہر والی عورت کے اولاد ہوگی تو وہ اسی شوہر کی کہلاوے گی۔ کسی شہ پر یہ کہنا کہ یہ لڑکا اس کے میاں کا نہیں ہے بلکہ فلا نے کا ہے درست نہیں اور اس لڑکے کو حرامی کہنا بھی درست نہیں۔ اگر اسلام کی حکومت ہو تو ایسا کہنے والے کو کوڑے مارے جاویں۔ **مسئلہ**۔ حمل کی مدت کم سے کم چھ مہینے ہیں اور زیادہ سے زیادہ دوسرے۔ یعنی کم سے کم چھ مہینے لڑکا پیٹ میں رہتا ہے پھر پیدا ہوتا ہے۔ چھ مہینے سے پہلے نہیں پیدا ہوتا۔ اور زیادہ سے زیادہ دوسرے پیٹ میں

۱۵۵ ولان بخ ولد بہا و
ولد ہا ہی غیرہ ولان بخ
علیہا اللہ المنزل ملک فلاح
الشیخ سیف الملک دہلی
وہی عالمگیری جامع
من الذول علیہا للزیادۃ فی
کل جمعة ۱۵۵

۱۵۵ ولان بہا سیہ و
الی والدین ولان بہا سیہ
علیہا کل جمعة و فی
الحامد کل سنہ ولان بہا
اکیونہ عزہا ۱۵۵
۱۵۵ ولان بہا سیہ و
فعلیہا العبادۃ دای لہذا
الیہا ہذا ۱۵۵
علیہا ولان کافر و اولاد
الزوم لرحمان حق الولد و
بل لہا النفقة الظاہر لا ۱۵۵
در مدالتہ ۱۵۵

۱۵۵ خواہ باپ ہو یا ماں یا
اور کوئی جسے حقوق والدین
کے حقوق کی طرح ہوں ۱۵۵
۱۵۵ عالمگیری ۱۵۵
۱۵۵ عالمگیری ۱۵۵

۱۵۵ النکاح الصحیح و ما ہو فی
مضاہن النکاح الخاصہ لکم
فیہ اثبتہ الذہب من غیر
دعوة ولا ینتی مجرد انہی و اما
ینتی باللعان فان کان محم
واللعان بینہما لا ینتی منہما
واذا تزوج الرجل امرأة
فجارت بالولد لا قتل منہما
اشہر منذ تزوجہما ثبت نسبہما

ان بات پر تہ اشہر فساد اثبت نسبہ منہ اعترف بالزوم لملکت فای مجد اولادہ تحت لہا و امراة واحدة تشہد بالولادۃ ۱۵۵ عالمگیری ۱۵۵ در مدالتہ ۱۵۵ یہاں

رہ سکتا ہے اس سے زیادہ پیٹ میں نہیں رہ سکتا ہے۔ **مسئلہ**۔ شریعت کا قاعدہ ہے کہ جب تک ہو سکے تب تک لڑکے کو حرامی نہ کہیں گے جب بالکل مجبوری ہو جاوے تب حرامی ہونے کا حکم لگا دیں گے۔ اور عورت کو گنہگار ٹھہرا دیں گے۔ **مسئلہ**۔ کسی نے اپنی بی بی کو طلاق جعی دیدی۔ پھر دو برس سے کم میں اس کے کوئی لڑکا پیدا ہوا تو لڑکا اسی شوہر کا ہے۔ اس کو حرامی کہنا درست نہیں۔ شریعت سے اس کا نسب ٹھیک ہے۔ اگر دو برس سے ایک دن بھی کم ہو تب بھی یہی حکم ہے۔ ایسا سمجھنے کے طلاق سے پہلے کا پیٹ ہے اور دو برس تک بچہ پیٹ میں رہا اور اب بچہ ہونے کے بعد اس کی عدت ختم ہوئی اور نکاح سے الگ ہوئی۔ ہاں اگر وہ عورت اس بچے سے پہلے خود ہی اقرار کر چکی ہو کہ میری عدت ختم ہو گئی ہے تو مجبوری ہے۔ اب یہ لڑکا حرامی ہے بلکہ ایسی عورت کے اگر دو برس کے بعد لڑکا ہوا اور ابھی تک عورت نے اپنی عدت ختم ہونے کا اقرار نہیں کیا ہے تب بھی وہ لڑکا اسی شوہر ہی کا ہے چاہے جے برس میں ہوا ہو۔ اور ایسا سمجھیں گے کہ طلاق دیدینے کے بعد عدت میں صحبت کی تھی اور طلاق سے باز آ گیا تھا۔ اسلئے وہ عورت اب مرد کا پیدا ہونے کے بعد بھی اسی کی بی بی ہے اور نکاح دونوں کا نہیں ٹوٹا۔ اگر مرد کا لڑکا نہ ہو تو وہ کہہ دے کہ میرا نہیں ہے اور جب انکار کرے گا تو یحان کا حکم ہوگا۔ **مسئلہ**۔ اگر طلاق بائن دیدی تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر دو برس کے اندر اندر پیدا ہو تب تو اسی مرد کا ہوگا اور اگر دو برس کے بعد ہو تو وہ حرامی ہے۔ ہاں اگر دو برس کے بعد پیدا ہونے پر بھی مرد دعویٰ کرے کہ یہ لڑکا میرا ہے تو حرامی نہ ہوگا اور ایسا سمجھنے کے عدت کے اندر دھوکے سے صحبت کر لی ہوگی اس سے پیٹ رہ گیا۔ **مسئلہ**۔ اگر نابالغ لڑکی کو طلاق مل گئی جو ابھی جوان تو نہیں ہوئی لیکن جوانی کے قریب قریب ہو گئی ہے پھر طلاق کے بعد پورے نو مہینے میں لڑکا پیدا ہوا تو وہ حرامی ہے۔ اور اگر نو مہینے سے کم میں پیدا ہوا تو شوہر کا ہے۔ البتہ وہ لڑکی عدت کے اندر ہی یعنی تین مہینے سے پہلے اقرار کر لے کہ مجھ کو پیٹ ہے تو وہ لڑکا حرامی نہ ہوگا۔ دو برس کے اندر اندر پیدا ہونے سے باپ کا کہنا دے گا۔ **مسئلہ**۔ کسی کا شوہر مر گیا تو مرنے کے وقت سے اگر دو برس کے اندر لڑکا پیدا ہوا تو وہ حرامی نہیں بلکہ شوہر کا لڑکا ہے۔ ہاں اگر وہ عورت اپنی عدت ختم ہو جائے کا اقرار کر چکی ہو تو مجبوری ہے۔ اب حرامی کہا جاوے گا۔ اور اگر دو برس کے بعد پیدا ہو تب بھی حرامی ہے۔

تنبیہ۔ ان مسئلوں سے معلوم ہوا کہ جاہل لوگوں کی جو عادت ہے کہ اگر کسی کے مرے پیچھے نو مہینے سے ایک دو مہینہ بھی زیادہ گزر کر لڑکا پیدا ہو تو اس عورت کو بدکار سمجھتے ہیں یہ بڑا گناہ ہے

الحیہ کچھ حاشیہ ۱۲
 ۱۲ حضرت سید المصطفیٰ الرضی
 اذا جازت برستین او کثر لم
 تقر بانقضاء عدتها لان الحمل
 فی حال العدۃ يجوز انہا تكون
 ممدۃ الطهر وان جازت باقل
 من سنتین بانت من زوجہا
 بانقضاء العدۃ وثبت نسبہ
 لوجود المولود فی النکاح و فی
 العدۃ ولا یصیر ارجا لا یجوز
 العلوق قبل الطلاق و یجوز
 بعدہ فلا یصیر ارجا بالذکر
 وان جازت بالاخر سنتین
 کانت حیۃ لان العلوق بعد
 الطلاق فالظاہر انہ لا یستقر
 الزنا منہا فیہ بالوئی مر اجابہ
 ہر ایضاً ۱۳ در المختار ۱۴
 ۱۴ والعلوق یثبت نسب
 ولہا اذا جازت باقل سنتین
 لان یجوز ان یكون الولد قائماً
 وقت الطلاق فلا یستقر
 بزوال الفرائض قبل العلوق یثبت
 النسب احتیاطاً واذا جازت
 بہتمام سنتین من وقت الفترۃ
 لم یثبت لان الحمل عادت بعد
 الطلاق فلا یكون منہ لان طبعہا
 حرام الا ان یدعیہ لانه التزویر
 ولہو بان وطبعہا بشہرتہ فی
 العدۃ ۱۵ ہر ایضاً ۱۶ در المختار
 ۱۵ ۲۰ ج

صورت میں ایسے شخص کے سپرد کرینگے جہاں ہر طرح اطمینان ہو۔ مسئلہ لڑکا جب تک سات برس کا نہ ہو تب تک اس کی پردوش کا حق رہتا ہے۔ جب سات برس کا ہو گیا تو بپ اسکو زبردستی لے سکتا ہے اور لڑکی کی پردوش کا حق نو برس تک رہتا ہے جب نو برس کی ہو گئی تو باپ لے سکتا ہے۔ اب اس کو روکنے کا حق نہیں ہے۔

باب (۲۴) شوہر کے حقوق کا بیان

اللہ تعالیٰ نے شوہر کا بڑا حق بنایا ہے اور بہت بزرگی دی ہے۔ شوہر کا راضی اور خوش رکھنا ہی عبادت ہے اور اس کا ناخوش اور ناراض کرنا بہت گناہ ہے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو عورت پانچوں وقت کی نماز پڑھتی رہے اور رمضان کے مہینے کے روزے رکھے اور اپنی آبرو کو بچائے رہے یعنی پاکدامن رہے اور اپنے شوہر کی تابعداری اور فرمانبرداری کرتی رہے تو اس کو اختیار ہے جس دروازے سے چاہے جنت میں چلی جاوے۔ مطلب یہ ہے کہ جنت کے آٹھ دوازدہں میں سے جس دروازہ سے اس کا جی چاہے جنت میں بے کھٹکے چلی جاوے۔ اور حضرت نے فرمایا ہے کہ جنت کی موت ایسی حالت پر آئے کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہے تو وہ جنتی ہے اور حضرت نے فرمایا ہے کہ اگر میں خدا کے سوا کسی کو سجدہ کرنے کیلئے کہتا تو عورت کو ضرور حکم دیتا کہ اپنے میاں کو سجدہ کیا کرے۔ اگر مرد اپنی عورت کو حکم دے کہ اس پہاڑ کے پتھر اٹھا کر اس پہاڑ تک لیجاوے اور اس پہاڑ کے پتھر اٹھا کر تیسرے پہاڑ تک لے جاوے تو اس کو یہی کرنا چاہئے اور حضرت نے فرمایا ہے کہ جب کوئی مرد اپنی بی بی کو اپنے کام کے لئے بلاوے تو ضرور اس کے پاس آؤ اگرچہ لٹھے پر بیٹھی ہو تب بھی چلی آوے۔ مطلب یہ ہے کہ چاہے جتنے ضروری کام پر بیٹھی ہو، سب چھوڑ چھاڑ کر چلی آوے۔ اور حضرت نے فرمایا ہے کہ جب کسی مرد نے اپنے پاس اپنی عورت کو لیٹنے کیلئے بلایا اور وہ نہ آئی۔ پھر وہ اسی طرح غصہ میں لیٹا رہا تو صبح تک سارے فرشتے اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں اور حضرت نے فرمایا ہے کہ دنیا میں جب کوئی عورت اپنے میاں کو ستاتی ہے تو جو عورت قیامت میں اس کی بی بی بنے گی یوں کہتی ہے کہ تیرا خدا ناس کرے۔ تو اس کو موت سستا۔ یہ تو تیرے پاس مہان ہے۔ تمھوڑے ہی دنوں میں تجھ کو چھوڑ کر ہمارے پاس چلا آویگا اور حضرت نے فرمایا ہے کہ تین طرح کے آدمی ایسے ہیں کہ جن کی نہ تو نماز قبول ہوتی ہے نہ کوئی اور نیکی منظور ہوتی ہے۔ ایک تو وہ لوندی غلام جو اپنے مالک سے بھاگ جائے۔ دوسرے وہ عورت جس کا شوہر

لہذا جائز نہ ہے وغیرہا حتی
ہے ای غلام حتی یبلغنی عن
النساء وقد یسبح بطبیعی لازم
الغائب اللہ والجمہ والجمہ
بالضیغہ حتی یخفی ای تبلیغنی
ظاہر الروایۃ وغیرہا حتی
حتی تشہی وقد یسبح بطبیعی
وعن محمد بن الکرم فی الامم و
الجمہ کذا کذا و یبلغنی لکثرة
النساء و حتی ارادہ ۲۴
لہذا عن ابن عباس عن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المرأة
اذا صلت خمسہا وصامت
شہرا و صلت فرجہا و صلت
عملہا غفلت عن ای ابواب
الجنتی شات رواہ ابن نعیم فی
الحلیۃ ۱۲ حکوۃ ۱۲
لہذا عن ام سلمۃ قالت قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ایما امرأت ذرت ذرہا عنہا
راضی دخلت الجنة رواہ الترمذی
لہذا عن ابی ہریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
كنت نمرأ احد الانیس لایحد
لامرت المرأة ان تسیر زوجہا
رواہ الترمذی ۱۲ مشکوۃ ۱۲
عن جابر بن عبد اللہ
رضی اللہ عنہما قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث لا
تقبل لہم صلوة ولا لہم الی
الصلوۃ حبسۃ اللہ الا بنی سعة
یرجع الی والیہ فیضیح یہ فی النکاح
وظلۃ السخا علیہا زوجہا حتی

اس سے ناراض ہو۔ تیسرے وہ جو نشہ میں مست ہو۔ کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ سب سے اچھی عورت کون ہے تو آپ نے فرمایا کہ وہ عورت جب اس کامیاں اس کی طرف دیکھے تو خوش کر دے اور جب کچھ کہے تو کہا مانے اور اپنی جان و مال میں کچھ اس کے خلاف نہ کرے جو اس کو ناگوار ہو۔ ایک حق مرد کا یہ ہے کہ اس کے پاس ہوتے ہوئے بے اس کی اجازت کے فعل نہ کرے نہ رکھا کرے اور بے اس کی اجازت کے فعل نماز نہ پڑھے۔ ایک حق اس کا یہ ہے کہ اپنی صورت بگاڑ کے اھیلی پھیلی نہ رہا کرے بلکہ بناؤ سنگارے رہا کرے۔ یہاں تک کہ اگر مرد کے کہنے پر بھی عورت سنگار نہ کرے تو مرد کو مارنے کا اختیار ہے۔ ایک حق یہ ہے کہ بے میاں کی اجازت گھر سے باہر نہیں نہ جاوے۔ یہ سب چیزیں اور رشتہ دار کے لئے کسی غیر کے گھر۔

میاں کے ساتھ نباہ کرنے کا طریقہ

باب (۱۲۵)

یہ خوب سمجھ لو کہ میاں بی بی کا ایسا سابقہ ہے کہ ساری عمر اسی میں بسر کرنا ہے۔ اگر دونوں کا دل ملا ہوا رہا۔ تو اس سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں۔ اور اگر خدا نخواستہ دلوں میں فرق آگیا تو اس سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں۔ سنے جہاں تک ہو سکے میاں کا دل ہاتھ میں لئے رہو اور اسکے آنکھ کے اشارہ پر چلا کرو۔ اگر وہ حکم کیسے کہ رات بھر ہاتھ ہانڈے کھڑی رہو تو دنیا اور آخرت کی بھلائی اسی میں ہے کہ دنیا کی تھوڑی سی تکلیف گوارا کر کے آخرت کی بھلائی اور سرخوردگی حاصل کرو۔ یہ حق وقت کوئی بات ایسی نہ کرو جو اس کے مزاج کے خلاف ہو۔ اگر وہ دن و رات بتلاوے تو تم بھی دن کو رات کہنے لگو۔ کم بھی اور انجام نہ سوچنے کی وجہ سے بعض بیبیاں ایسی باتیں بھیجتی ہیں جس سے مرد کے دل میں میل آجاتا ہے۔ نہیں بے موقع زبان چلا دی کوئی بات لطیف و تشبیہ کی بدنامی غصہ میں جلی کٹی باتیں کہیں کہ خواہ مخواہ سنکر برا لگے۔ پھر جب اس کا دل پھر گیا تو روتی پھرتی ہیں خوب سمجھ لو کہ دل پر میل آجانے کے بعد اگر دو چار دن میں تم نے کہہ سنکر نہ بھی لیا تب بھی وہ بات نہیں رہتی۔ پہلے تھی۔ پھر ہزار باتیں بناؤ غرض معذرت کرو لیکن جیسا پہلے دل صاف تھا اب دوسری محبت نہیں رہتی۔ ب کوئی بات ہوتی ہے تو یہی خیال آجاتا ہے کہ یہ وہی ہے جس نے فلاں فلاں دن ایسا کہا تھا اس لئے اپنے دہر کے ساتھ خوب سوچ سمجھ کر رہنا چاہئے کہ خدا اور رسول کی بھی خوشی ہو اور تمہاری دنیا اور آخرت دونوں درست ہو جائیں۔ سمجھو اور بیہوشی کو کچھ بتلانے کی تو کوئی ضرورت نہیں ہے وہ خود ہی ہر بات کے سوا بد کو دیکھ لیں گی۔ لیکن پھر بھی ہم بعض ضروری باتیں بیان کرتے ہیں۔ جب تم ان کو خوب سمجھ لو گی۔ تو باتیں بھی اسی سے معلوم ہو جائیں گی۔ شوہر کی حیثیت سے زائد خرچ نہ مانگو۔ جو کچھ بڑے بڑے اپنا گھر کچھ کر

لہ یعنی عورت
ہر وقت اس
اخلاق اور
افعال کا مظاہرہ
کرتی جو حکم
دیکھ کر شوہر
خوش ہوتا ہے
۱۲ یہاں
اپنے مال سے
مراد شوہر کا
مال ہے جو
وہ شوہر کے
مال کی زمین
ہوتی ہے
۱۲ اس کے
پاس شوہر کا
مال رکھا ہوتا
ہے اس لئے
اس کا مال
تحریر کیا گیا
ابن مطلب
یہ شوہر کا مال
شوہر کا اسکے
پاس رکھا ہوتا
اسے مطلب
۱۲ جو نہ کر
دشوہر کو بتلانا
۱۲ مطلب
۱۲ ہے کہ
نعمت نظر
۱۲ ہے
۱۲ دن کو

لے عن ابی
سعید الخدری
قال خرج
رسول اللہ
صلی اللہ علیہ
وسلم فی یوم
او فطرانی
المصلی فرعی
النساء قال
یا مشرکین
نصب قرن
قانی اریکن
اکثر الانا
فعلن مع
یا رسول اللہ
قال مکشد
اللعن مکشد
اعلیٰ الخیر
مفتق علیہ
۱۲ مشکوٰۃ
۱۳
لے فکرنا
یعنی اترنا
اچے آپ کو
بڑا بھنا ۱۷

چٹنی روٹی کھا کے بسر کرو۔ اگر کبھی کوئی زیور یا کپڑا پسند آیا تو اگر شوہر کے پاس خرچ نہ ہو تو اس کی فرمائش نہ کرو۔
نہ اس کے نہ ملنے پر حسرت کرو۔ بالکل منہ سے نہ نکالو۔ خود سوچو کہ اگر تم نے کہا تو وہ اپنے دل میں کہیگا کہ اسکو ہمارا
کچھ خیال نہیں کہ ایسی بے موقعہ فرمائش کرتی ہے بلکہ اگر میاں امیر ہو تب بھی جہاں تک ہو سکے خود کبھی کسی بات
کی فرمائش ہی نہ کرو۔ البتہ اگر وہ خود پوچھے کہ تمہارے واسطے کیا لادیں تو خیر بتلا دو کہ فرمائش کرنے سے آدمی نظر دور
سے گھٹ جاتا ہے اور اسکی بات بیٹھی ہو جاتی ہے کسی بات پر ضد اور مہٹ نہ کرو۔ اگر کوئی بات تمہارے خلاف بھی
ہو تو اس وقت جاتے دو۔ پھر سی دوسرے وقت مناسب طریقہ سے بٹ کر لینا۔ اگر میاں کے یہاں تکلیف سے
گذرے تو کبھی زبان پر نہ لاؤ اور ہمیشہ خوشی ظاہر کرتی رہو کہ مرد کو رنج نہ پہنچے اور تمہارے اس نباہ سی اس کو
دل بس تمہاری مٹھی میں ہو جاوے۔ اگر تمہارے لئے کوئی چیز لادے تو پسند آدے یا نہ آوے۔ ہمیشہ اس پر
خوشی ظاہر کرو۔ یہ نہ کہو کہ یہ چیز بری ہے ہمارے پسند نہیں ہے اس سے اس کا دل تھوڑا ہو جائے گا پھر بھی کچھ
لانے کو نہ چاہے گا اور اگر اس کی تعریف کر کے خوشی سے لے لوگی تو دل اور بڑے گا اور پھر اس سے زیادہ چیز لادو گی
کبھی غصہ میں آکر خاوند کی ناشکری نہ کرو اور یوں نہ کہنے لگو کہ اس موئے اجڑے گھر میں آکر میں نے دیکھا کیا۔ بس
ساری عمر مصیبت اور تکلیف ہی سے کٹی۔ مٹیا بابا نے میری قسمت پھوڑ دی کہ مجھے ایسی بلا میں پھنسا دیا۔ ایسی
آگ میں جھونک دیا کہ ایسی باتوں سے پھر دل میں جگہ نہیں رہتی۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضرت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے دوزخ میں عورتیں بہت دیکھیں کسی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ
دوزخ میں عورتیں کیوں زیادہ جاوے گی؟ تو حضرت نے فرمایا کہ یہ اور دل پر لعنت بہت کیا کرتی ہیں۔ اور اپنے
خاوند کی ناشکری بہت کیا کرتی ہیں تو خیال کرو کہ یہ ناشکری کتنی بری چیز ہے اور کسی پر لعنت کرنا یا یوں کہنا کہ فلاں
پر خدا کی مار۔ خدا کی پٹکا۔ فلاں کا لعنتی چہرہ ہے۔ سنہ پر لعنت برس رہی ہے۔ یہ سب باتیں بہت بری ہیں
شوہر کو کسی بات پر غصہ آگیا تو ایسی بات نہ کہو کہ غصہ اور زیادہ ہو جاوے نہ وقت مزاج دیکھ کر کے بات کرو۔
اگر دیکھو کہ اس وقت ہنسی دل لگی میں خوش ہے تو ہنسی دل لگی کرو اور نہیں تو ہنسی دل لگی نہ کرو جیسا مزاج
دیکھو ویسی باتیں کرو کسی بات پر تم سے خفا ہو کر روٹھ گیا تو تم بھی سنہ پھلا کر نہ بیٹھ رہو بلکہ خوشامد کر کے عذر معذرت
کر کے ہاتھ جوڑ کے جس طرح بنے اس کو منالو۔ چاہے تمہارا قصور نہ ہو شوہر ہی کا قصور ہو۔ تب بھی تم ہرگز نہ
روٹھو۔ اور ہاتھ جوڑ کر قصور معاف کرانے کو اپنا فخر اور اپنی عزت سمجھو اور خوب سمجھ لو کہ میاں بی بی کا ملاپ
فقط خالی خولی محبت سے نہیں ہوتا بلکہ محبت کے ساتھ میاں کا ادب بھی کرنا ضرور ہے۔ میاں کو اپنے برابر دیکھیں
سمجھنا بڑی غلطی ہے۔ میاں سے ہرگز کبھی کوئی کام مست لو۔ اگر وہ محبت میں آکر کبھی ہاتھ یا سر دہانے لگے تو تم نہ
کرنے دو۔ بھلا سوچو کہ اگر تمہارا باپ ایسا کرے نہ کیا تم کو گوارا ہو گا۔ پھر شوہر کا رتبہ تو اس سے بھی زیادہ ہے کتنی

میں بات چیت میں غرضکہ ہر بات میں ادب تیز کا پاس اور خیال رکھو اور اگر خود تمہاری قصور ہو تو ایسے وقت
 اینٹھ کر الگ بیٹھنا تو آدمی پوری ہوتوئی اور نادانی ہے۔ ایسی باتوں سے دل پھٹ جاتا ہے جب کبھی پردیس
 سے آوے تو مزاج پوچھو خیریت دریافت کرو کہ وہاں کس طرح رہے۔ تکلیف تو نہیں ہوئی۔ ہاتھ پاؤں پکڑ لو کہ
 تم تھک گئے ہو گے۔ بھوکا ہو تو روٹی پانی کا بندوبست کرو۔ گرمی کا موسم ہو تو پنکھا جھل کر ٹھنڈا کرو۔ غرضکہ اسکی
 راحت و آرام کی باتیں کرو۔ روپے پیسے کی باتیں ہرگز نہ کرنے لگو کہ ہمارے واسطے کیا لائے کتنا خرچ لائے۔
 خرچ کا بٹوا کہاں ہے۔ دیکھیں کتنا ہے جب وہ خود دیوے تو لیلو۔ یہ حساب نہ پوچھو کہ تنخواہ تو بہت ہے اتنی
 مہینے میں بس اتنا ہی لائے تم بہت خرچ کر ڈالتے ہو۔ کاہے میں اٹھایا۔ کیا کر ڈالا۔ کبھی خوشی کے وقت سلیقہ کے
 ساتھ باتوں باتوں میں پوچھ لو تو خیر اس کا کچھ حرج نہیں۔ اگر اس کے ماں باپ زندہ ہوں اور وہ یہ پیسہ سب
 ان ہی کو دیوے۔ تمہارے ہاتھ پر نہ رکھے تو کچھ برا نہ مانو بلکہ اگر تم کو دیوے بھی تب بھی عقلمندی کی بات یہ ہے
 کہ تم اپنے ہاتھ میں نہ لو اور یہ کہو کہ ان ہی کو دیوے۔ تاکہ ان کا دل میلان نہ ہو اور تم کو برا نہ کہیں گے کہ ہوئے لڑکے
 کو اپنے ہی پھندے میں کر لیا۔ جنتک ساس خستہ زندہ رہیں ان کی خدمت کو ان کی تابعداری کو فرض جانو اور
 اسی میں اپنی عزت سمجھو۔ اور ساس ننڈوں سے الگ ہو کر رہنے کی ہرگز فکر نہ کرو کہ ساس ننڈوں سے بگاڑ ہو جائے
 لی یہی جڑ ہے۔ خود سوچو کہ ماں باپ لائے اسے پالا پوسا۔ اور اب بڑھاپے میں اس آسرے پر اسکی شادی بیاہ کیا
 کہ ہم کو آرام ملے اور جب بھڑائی تو ڈولے سے اتارے ہی یہ فکر کرنے لگی کہ میاں آج ہی ماں باپ کو چھوڑ دیں۔ پھر
 جب ماں کو معلوم ہوتا ہے کہ یہ بیٹے کہ ہم سے چھڑاتی ہے تو فساد بھیت ہے کہنے کے ساتھ مل جل کر رہو۔ اپنا معاملہ
 شروع سے ادب لحاظ کا رکھو۔ چھوٹوں پر مہربانی بڑوں کا ادب کیا کرو۔ مینا کوئی کام دوسروں کے ذمے نہ رکھو
 اور اپنی کوئی چیز بڑی نہ رہنے دو کہ غلامی اس کو اٹھالیں گی جو کام ساس ننڈیں کرتی ہیں تم اس کے کرنے سے عار
 نہ کرو تم خود بے کچے ان سے لیلو اور کرو۔ اس سے ان کے دلوں میں تمہاری محبت پیدا ہو جاوے گی۔ جب دو آدمی
 چپکے چپکے باتیں کرتے ہوں تو ان سے الگ ہو جاؤ۔ اور اس کی توجہ مت لگاؤ کہ آپس میں کیا باتیں ہوتی تھیں
 و خواہ مخواہ یہ بھی نہ خیال کرو کہ کچھ ہماری ہی باتیں ہوتی ہونگی۔ یہ بھی ضرور خیال رکھو کہ شہر ال میں بیدلی
 سے مت رہو اگرچہ پنا گھرنے لوگ ہونے کی وجہ سے جی نہ لگے۔ لیکن جی کو سمجھانا چاہئے نہ کہ وہاں رہنے بیٹھ
 لیں اور جب دیکھو تو بیٹھی رو رہی ہیں۔ جاتے دیر نہیں ہوتی اور اتنے کا تقاضا شروع کر دیا۔ بات چیت میں
 خیال رکھو نہ تو آپ ہی آپ اتنی بک بک کر وجہ پڑی گئے نہ اتنی کم کہ سنت خود شام کے بعد بھی نہ بولو کہ یہ بھی ابھی
 و ضرور سمجھا جاتا ہے۔ اگر سسرال میں کوئی بات ناگوار اور بری لگے تو بیٹے میں آکر جھگی نہ کھاؤ سسرال کی ذرا
 پر اسی بات اگر ماں سے کہنا اور ماؤں کا خود کھود کھود کر پوچھنا بڑی بُری بات ہے اسی سے لڑائیاں پھٹتی ہیں

یہ سسرال میں آکر کھانا کھانا ہے اور بڑی کا کھانا کھانا ہے ۱۲ نہ کہتے ہیں خود نہ کی بیٹھو کو ۱۲ سسرال میں کھانا کھانا ہے

۱۲ نہ کہتے ہیں خود نہ کی بیٹھو کو ۱۲ سسرال میں کھانا کھانا ہے

اور جھگڑے کھڑے ہوتے ہیں۔ اس کے سوا اور کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ شوہر کی چیزوں کو خوب سلیقہ
 تیز سے رکھو۔ رہے کامرہ صاف رکھو گندہ نہ رہے۔ بستر میلا کچلا نہ ہو۔ شکن نکال ڈالو۔ تیکھ میلا ہو گیا ہو تو
 بدل دو۔ نہ ہو تو سی ڈالو۔ جب خود اس نے کہا اور اس کے کہنے پر تم نے کیا تو اس میں کیا بات رہی لطف تو اس
 میں ہے کہ بے کہے سب چیزیں ٹھیک کر دو۔ جو چیزیں تمہارے پاس رکھی ہوں ان کو حفاظت سے رکھو۔ کپڑے
 ہوں تو تکرے رکھو۔ یوں ہی ملگو ج کے نہ ڈالو۔ ادھر ادھر نہ ڈالو۔ کہیں قرینے سے رکھو۔ کبھی کسی کام میں حیا
 حوالہ نہ کرو۔ نہ سمجھی جھوٹی باتیں بناؤ کہ اس سے اعتبار جاتا رہتا ہے۔ پھر سچی بات کا بھی یقین نہیں آتا۔ اگر
 غصہ میں کبھی کچھ برا بھلا کہے تو تم ضبط کرو اور بالکل جواب نہ دو۔ وہ چاہے جو کچھ کہے تم چپکے بیٹھی رہو۔ غصہ اتر
 کے بعد دیکھنا کہ خود پشیمان ہو گا اور تم سے کتنا خوش رہے گا اور پھر بھی انشاء اللہ تعالیٰ تم پر غصہ نہ کرے گا۔
 اگر تم بھی رول انھیں تو بات بڑھ جائیگی پھر نہ معلوم کہاں تک نوبت پہنچے۔ ذرا ذرا سے شبہ پر تہمت نہ لگا
 کہ تم فلاں کے ساتھ بہت ہنسا کرتے ہو۔ وہاں زیادہ جایا کرتے ہو۔ وہاں بیٹھے کیا کرتے ہو کہ اس میں اگر مرد
 بے قصور ہو تو تم ہی سوچو کہ اسکو کتنا برا لگے گا۔ اور سچ مچ اس کی عادت ہی خراب ہے تو یہ خیال کرو کہ تمہارے
 غصہ کرنے اور بچنے جھکنے سے کوئی دباؤ ڈال کر زبردستی کرنے سے تمہارا ہی نقصان ہے اپنی طرف سے د
 میلا کرانا ہو تو کرالو۔ ان باتوں سے کہیں عادت چھوٹی ہے۔ عادت چھڑانا ہو تو عقلمندی سے رہو۔ تنہائی میں
 چپکے سے سمجھاؤ بھلاؤ۔ اگر سمجھانے اور تنہائی میں غیرت دلائے سے بھی عادت نہ چھوٹے تو خیر صبر کر کے بیٹھی
 لوگوں کے سامنے گاتی مت پھر و اور اس کو رسوا نہ کرو۔ نہ گرم ہو کر اس کو زیر کرنا چاہو کہ اس میں کیا
 کد ہو جاتی ہے اور غصہ میں اگر زیادہ کرنے لگتا ہے۔ اگر تم غصہ کر دو گی اور لوگوں کے سامنے بک جھک
 گے رسوا کر دو گی تو جتنا تم سے بولتا تھا اتنا بھی نہ بولے گا۔ پھر اس وقت روتی پھر دو گی۔ اور یہ خوب یاد رکھو
 مردوں کو خدا نے مشیر بنایا ہے۔ دباؤ اور زبردستی سے ہرگز زیر نہیں ہو سکتے۔ ان کے زیر کرنے کی بہت آس
 ترکیب خوشامد اور تابعداری ہے۔ ان پر غصہ گرمی کر کے دباؤ ڈالنا بڑی غلطی اور نادانی ہے۔ اگرچہ اسکا انجام
 سمجھ میں نہیں آتا۔ لیکن جب فساد کی جڑ پڑ گئی تو کبھی نہ کبھی ضرور اس کا خراب نتیجہ پیدا ہو گا۔ لکھنؤ میں ایک
 بی بی کے میاں بڑے بد چلن ہیں۔ دن رات باہر ہی بازاری عورت کے پاس رہا کرتے ہیں۔ گھر میں بالکل بند
 آتے اور طرہ یہ کہ وہ بازاری فرمائشیں کرتی ہے کہ آج پلاؤ پکے آج فلاں چیز پکے اور وہ بیجاری دم نہیں مار
 جو کچھ میاں کہلا بھیجتے ہیں۔ روز مرہ برابر پکا کر باہر بھیج دیتی ہے اور کبھی کبھی سانس نہیں لیتی ہے تو کبھی ساری غلط
 اس بی بی کو کسی واہ واکرتی ہے اور خدا کے یہاں جو اس کو تیرہ ملکا واہ الگ رہا۔ اور جس دن میاں کو اللہ تعالیٰ
 ہدایت دی اور بد چلنی چھوڑ دی اس دن سے بس بی بی کے غلام ہی ہو جا دیں گے۔

کچھ عورتیں شوہر کی عادت چھوڑنے سے انکار کرتی ہیں۔ ان کو یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ شوہر کی عادت چھوڑنے سے ان کا شوہر بھی عادت چھوڑ دے گا۔

باب (۲۶)

اولاد کے پرورش کرنے کا طریقہ

جاننا چاہئے کہ یہ امر بہت ہی خیال رکھنے کے قابل ہے۔ کیونکہ بچپن میں جو عادت بھلی یا بری پختہ ہو جاتی ہے وہ عمر بھر نہیں جاتی۔ اسلئے بچپن سے جو ان ہونے تک ان باتوں کا ترتیب وار ذکر کیا جاتا ہے۔ نمبر (۱) بچپن دیندار عورت کا دودھ پلا دیں۔ دودھ کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ نمبر (۲) عورتوں کی عادت ہے کہ بچوں کو کہیں میا ہی سے ڈراتی ہیں کہیں اور ڈراونی چیزوں سے سو یہ بری بات ہے اس سے بچہ کا دل کمزور ہو جاتا ہے۔ نمبر (۳) اسکے دودھ پلانے کے لئے اور کھانا کھلانے کے لئے وقت مقرر رکھو کہ وہ تندرست رہے۔ نمبر (۴) اس کو صاف ستھرا رکھو کہ اس سے تندرستی رہتی ہے۔ نمبر (۵) اس کا بہت بناؤ سنگار مت کرو۔ نمبر (۶) اگر لڑکا ہو اسکے سر پر بال مت بڑھاؤ۔ نمبر (۷) اگر لڑکی ہے اس کو جب تک پردہ میں بیٹھنے کے لائق نہ ہو جائے زیور مت پہناؤ اس سے ایک توان کی جان کا خطرہ ہے دوسرے بچپن ہی سے زیور کا شوق دل میں ہونا اچھا نہیں۔ نمبر (۸) بچوں کے ہاتھ سے غریبوں کو کھانا کپڑا پیسہ اور ایسی چیزیں دلوا یا کرو اسی طرح کھانے پینے کی چیز ان کے بھائی بہنوں کو یا اور بچوں کو تقسیم کرایا کرو تاکہ ان کو سخاوت کی عادت ہو۔ مگر یہ یاد رکھو کہ یہ تم اپنی چیزیں انکے ہاتھ سے دلوا یا کرو۔ خود جو چیز شریع سے ان ہی کی ہو اس کا دلوانا کسی کو درست نہیں۔ نمبر (۹) زیادہ کھانیاں ان کی بُرائی اس کے سامنے کیا کرو۔ مگر کسی کا نام لیکر نہیں بلکہ اس طرح کہ جو کوئی یا بہت کھاتا ہے لوگ اسکو حبشی سمجھتے ہیں اسکو بیل جانتے ہیں۔ نمبر (۱۰) اگر لڑکا ہو سفید کپڑے کی رغبت اس کے دل میں پیدا کرو۔ اور رنگین اور تکلف کے لباس سے اس کو نفرت دلاؤ کہ ایسے کپڑے لڑکیاں پہنتی ہیں تم ماشاء اللہ مرد ہو۔ ہمیشہ اس کے سامنے ایسی باتیں کیا کرو۔ نمبر (۱۱) اگر لڑکی ہو جب بھی زیادہ مانگے گی بہت تکلف کے کپڑوں کی اسکو عادت مت ڈالو۔ نمبر (۱۲) اس کی سب ضدیں پوری مت کرو کہ اس سے مزاج بگڑ جاتا ہے۔ نمبر (۱۳) چلا کر بولنے سے روکو۔ خاص کر اگر لڑکی ہو تو چلائے پر خوب ڈانٹو۔ ورنہ بڑی ہو کر وہی عادت ہو جاوے گی۔ نمبر (۱۴) جن بچوں کی عادتیں خراب ہیں یا پڑھنے لکھنے سے بھاگتے ہیں ان کو تکلف کے کھانے کپڑے کے عادی ہیں۔ ان کے پاس بیٹھنے سے ان کے ساتھ کھیلنے سے انکو بگاؤ۔ نمبر (۱۵) ان باتوں سے اس کو نفرت دلائی رہو غصہ جھوٹ بولنا کسی کو دیکھ کر جلنا یا حرص کرنا، پوری کرنا، خلی کھانا۔ اپنی بات کی تصحیح کرنا۔ خواہ مخواہ اسکو بنانا۔ بیفائدہ بہت باتیں کرنا، بے بات ہنسنا یا زیادہ ہنسا، دھوکہ دینا، جلی بری بات کا نہ سوچنا اور جب ان باتوں میں سے کوئی بات ہو جاوے فوراً اسکو روکو اس پر تنبیہ کرو۔ نمبر (۱۶) اگر کوئی چیز توڑ پھوڑ دے یا کسی کو مار بیٹھے مناسب سزا دو تاکہ پھر ایسا نہ کرے ایسی باتوں میں پیار دلاؤ ہمیشہ کوچہ کو کھودیتا ہی

عادت ڈالو۔ زبان سے چال سے برتاؤ سے شیخی بگھارنے پاوے۔ یہاں تک کہ اپنے ہم عمر بچوں میں ہیشکر اپنے کپڑے یا سرکان یا خاندان یا کتاب و قلم و مددات سختی تک کی تعریف نہ کرنے پاوے۔ (مہم) کبھی کبھی اسکو دیا جوار پیسے دیدیا کہ اپنی مرضی کے وفاق خرچ کرے مگر اس کو یہ عادت ڈالو کہ کوئی چیز تم سے چھپا کر نہ خریدے۔ (مہم) اس کو کھانے کا طریقہ اور محفل میں اٹھنے بیٹھنے کا طریقہ سکھلاؤ۔ تھوڑا تھوڑا ہم لکھ دیتے ہیں۔

کھانے کا طریقہ

باب (۲۴)

دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ شروع میں بسم اللہ کہو۔ اپنے سامے سے کھاؤ۔ اوروں سے پہلے مت کھاؤ۔ کھانے کو گھور کر مت دیکھو۔ کھانیوالوں کی طرف مت دیکھو۔ بہت جلدی جلدی مت کھاؤ۔ خرب چبا کر کھاؤ جب تک لقمہ نہ نگل لو دوسرا لقمہ منہ میں مت رکھو شور پاؤغیرہ کیڑے پر نہ بیٹھنے پاؤ۔ انگلیاں ضرورت سے زیادہ نہ سیننے پاویں۔

محفل میں اُٹھنے بیٹھنے کا طریقہ

باب (۲۸)

جس سے ملو۔ ادب سے ملو نرمی سے ملو۔ محفل میں تھو کو نہیں۔ وہاں تاک صاف مت کرو۔ اگر ایسی ضرورت ہو وہاں سے الگ چلی جاؤ۔ وہاں اگر جمائی یا چھینک آوے منہ پر ہاتھ رکھ لو۔ آواز پست کرو۔ کسی کی طرف پشت مت کرو۔ کسی کی طرف پاؤں مت کرو۔ ٹھوڑی سے نیچے ہاتھ دیکر مت بیٹھو۔ انگلیاں مت چٹخاؤ۔ بلا ضرورت بار بار کسی کی طرف مت دیکھو۔ ادب سے بیٹھی رہو۔ بہت مت بولو۔ بات بات میں قسم مت کھاؤ۔ جہاں تک ممکن ہو خود کلام مت شروع کرو۔ جب دوسرا شخص بات کرے خوب توجہ سے سنو۔ تاکہ اس کا دل نہ بچھے البتہ اگر گناہ کی بات ہو مت سنو یا تو منع کر دو یا وہاں سے اٹھ جاؤ۔ جہتک کوئی شخص بات پوری نہ کرے بیچ میں مت بولو۔ جب کوئی آوے اور محفل میں جگہ نہ ہو ذرا اپنی جگہ سے کھسک جاؤ۔ بل مگر بیٹھ جاؤ کہ جگہ ہو جاوے جب کسی سے ملو۔ یا رخصت ہوئے لگو۔ السلام علیکم کہو اور جواب میں وعلیکم السلام کہو۔ اور طرح طرح کے الفاظ مت کہو۔

حقوق کا بیان

باب (۲۹)

ماز باپ کے حقوق۔ نمبر (۱) ان کو تکلیف نہ پہنچا دے اگرچہ انکی طرف سے کچھ زیادتیاں ہو۔ نمبر (۲) زبان سے برتاؤ سے ان کی تعظیم کرے۔ نمبر (۳) جائز کاموں میں ان کی اطاعت کرے۔ نمبر (۴) اگر انکو حاجت ہو مال سے انکی خدمت کرے اگرچہ وہ دونوں کافر ہوں۔ ماں باپ کے انتقال کے بعد ان کے یہ حقوق ہیں۔ نمبر ۱۔ انکے کھانے دعائے مغفرت و رحمت کرتا رہے بھل عبادت اور خیرات کا ثواب انکو پہنچاتا رہے۔ نمبر ۲۔ انکے ملنے والوں کے ساتھ

الحمد لله
 بعد كل علم
 فليذكر بحمد
 وليا كل عالم
 وليا كل مسلم
 وياكم الفداء
 قابل كرتنزل
 من اعلاه
 لياكل حدم
 بشماله فان
 الشيطان
 ياكل من ثوب
 بشماله
 دبستان
 الحارثي
 ولما اخرج
 ابي بنى
 فادبا ان
 ياكل عالميه
 والثاني ان
 يصغر القمعه
 والثالث
 ان يضعها
 مضطابعا
 والرابع ان
 لا ينظر الى
 القمعه غيره
 دبستان
 الحارثي
 دبستان
 الحارثي
 و ١٩٨٥
 مراتي طالع

احسان اور خدمت سے اچھی طرح پیش آوے۔ نمبر ۳۔ اُن کے ذمہ جو قرضہ ہو یا کسی جائز کام کی وصیت کر گئے ہوں اور خدا نے معذور دیا ہو اسکو ادا کر دے۔ نمبر ۴۔ اُنکے مرتبہ کے بعد خلاف شرع روئے اور چلائے ہو بچے ورنہ ان کی روح کو تکلیف ہوگی۔ اور ولدا و دادی اور نانا۔ نانی کا حکم شرع میں مثل ماں باپ کے ہے۔ ان کے حقوق بھی مثل ماں باپ کے سمجھنا چاہئے۔ اسی طرح خالہ اور ماموں مثل ماں کے اور چچا اور پھوپھی مثل باپ کے ہیں۔ حدیث کے اشارہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انا کے حقوق یہ ہیں۔ نمبر ۱۔ اسکے ساتھ لوب کو پیش آنا۔ نمبر ۲۔ اگر اس کو مال کی حاجت ہو اور اپنے پاس گنجائش ہو اس کا خیال کرنا۔ سو فی ماں چونکہ باپ کی دست ہے اور باپ کے دوست کے ساتھ احسان کرنے کا حکم آیا ہے اسلئے سوتیلی ماں کے بھی کچھ حقوق ہیں جیسا ابھی مذکور ہوا ہے بڑا بھائی حدیث کی رو سے مثل باپ کے ہے۔ اسلئے معلوم ہوا کہ چھوٹا بھائی مثل اولاد کے ہے۔ پس ان کو آپس میں ویسے ہی حقوق ہوں گے۔ جیسے ماں باپ اور اولاد کے ہیں اسی طرح بھری بہن اور چھوٹی بہن کو سمجھ لینا چاہئے قرابت دار اول کے حقوق نمابر اپنے سگے اگر محتاج ہوں اور کھانے کمانے کی قدرت نہ رکھتے ہوں تو گنجائش کے موافق اُنکے ضروری خرچ کی خبر گیری رکھے۔ نمبر ۳۔ گاہ گاہ ان سے ملتا رہے۔ نمبر ۴۔ ان سے قطع قرابت نہ کرے بلکہ اگر کسی قدر ان سے ایذا بھی پہنچے تو صبر و انصاف ہے۔ علاقہ مضافہ ہرقہ یعنی سسرالی رشتہ کو قرآن میں خدا اور تعالیٰ نے نسب میں ذکر فرمایا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ساس اور سسرالہ سائلے اور بہنونی داماد اور بیوی کی پہلی اولاد۔ اور اسی طرح میاں کی پہلی اولاد کا بھی کسی قدر حق ہوتا ہے۔ اسلئے ان علاقوں میں بھی رعایت احسان و اخلاق کی اردوں سے زیادہ رکھنا چاہئے۔ عام مسلمانوں کے حقوق۔ نمبر ۱۔ مسلمان کی خطا کو معاف کرے۔ نمبر ۲۔ اسکے روئے پر رحم کرے۔ نمبر ۳۔ اس کے عیب کو ڈھانکے۔ نمبر ۴۔ اسکے غلط کو قبول کرے۔ نمبر ۵۔ اسکی تکلیف کو دور کرے۔ نمبر ۶۔ ہمیشہ اسکی خیر خواہی کرتا رہے۔ نمبر ۷۔ اسکی محنت نہاے۔ نمبر ۸۔ اسکے عہد کا خیال رکھے۔ نمبر ۹۔ پیارا ہو تو پوچھے۔ نمبر ۱۰۔ مرعادے تو دعا کرے۔ نمبر ۱۱۔ اسکی دعوت قبول کرے۔ نمبر ۱۲۔ اس کا تحفہ قبول کرے۔ نمبر ۱۳۔ اسکے احسان کے بدلے احسان کرے۔ نمبر ۱۴۔ اسکی نعمت کا شکر گزاری ہو۔ نمبر ۱۵۔ ضرورت کے وقت اسکی مدد کرے۔ نمبر ۱۶۔ اس کے بال بچوں کی حفاظت کرے۔ نمبر ۱۷۔ اسکا کام کو دیا کرے۔ نمبر ۱۸۔ اسکی بات کو سنے۔ نمبر ۱۹۔ اسکی سفارش کو قبول کرے۔ نمبر ۲۰۔ اسکو مراد سے ناامید نہ کرے۔ نمبر ۲۱۔ چھینک کر اچھل نہ کہے تو جواب میں میرحمک اللہ کہے۔ نمبر ۲۲۔ اسکی گم ہوئی چیز اگر مل جائے تو اس کے پاس پہنچا دے۔ نمبر ۲۳۔ اُس کے سلام کا جواب دے۔ نمبر ۲۴۔ نرمی و خوش خلقی کے ساتھ اس سے گفتگو کرے۔ نمبر ۲۵۔ اسکے ساتھ احسان کرے۔ نمبر ۲۶۔ اگر وہ اسکے بھروسہ قسم کھا بیٹھے تو اسکو پورا کر دے۔ نمبر ۲۷۔ اگر اس پر کوئی ظلم کرتا ہو اسکی مدد کرے۔ اگر کوئی ظلم کرتا ہو تو رد کرے۔ نمبر ۲۸۔ اسکے ساتھ محبت کرے و دشمنی نہ کرے۔ نمبر ۲۹۔ اس کو روانہ کرے۔ نمبر ۳۰۔ جواب

على عن البراء
 بن علقم
 عن النبي صلى الله
 عليه وآله وسلم
 قال قال الله
 عز وجل
 يا أيها الذين
 آمنوا
 لا تأخذوا
 أموالكم
 بينكم
 ولا أموالكم
 التي رزقناكم
 تكون سبيلاً
 إلى الفساد
 فكم
 قليل ما
 تعلمون
 قالوا
 يا رسول الله
 فماذا
 نأخذ
 قال قال
 الله عز وجل
 ما رزقناكم
 من شيء
 الا ان
 نحيط
 به
 ونحكم
 فيه
 قالوا
 يا رسول الله
 فماذا
 نأخذ
 قال قال
 الله عز وجل
 ما رزقناكم
 من شيء
 الا ان
 نحيط
 به
 ونحكم
 فيه
 قالوا
 يا رسول الله
 فماذا
 نأخذ
 قال قال
 الله عز وجل
 ما رزقناكم
 من شيء
 الا ان
 نحيط
 به
 ونحكم
 فيه

اپنے لئے پسند کرے اس کے لئے بھی پسند کرے نمبر (۳۱) ملاقات کے وقت اس کو سلام کرے اور مرد سے
مرد اور عورت سے عورت مصافحہ بھی کرے تو اور بہتر ہے نمبر (۳۲) اگر باجم اتفاقاً کچھ رنجش ہو جاوے تین
روز سے زیادہ کلام ترک نہ کرے۔ نمبر (۳۳) اس پر بدگمانی نہ کرے نمبر (۳۴) اس پر حسد اور بغض نہ کرے۔ نمبر (۳۵)
اس کو اچھی بات بتلاوے بری بات سے منع کرے۔ نمبر (۳۶) چھوٹوں پر رحم بڑوں کا ادب کرے۔ نمبر (۳۷) دو
مسلمانوں میں رنج ہو جاوے اُن کے آپس میں صلح کرادے۔ نمبر (۳۸) اُس کی غیبت نہ کرے نمبر (۳۹) اگر
کسی طرح کا نقصان نہ پہنچاوے نہ مال میں نہ آبرو میں۔ نمبر (۴۰) اسکو اٹھا کر اسکی جگہ نہ بیٹھے۔ ہمسا یہ کے
حقوق نمبر (۱) اسکے ساتھ احسان اور رعایت سے پیش آوے۔ نمبر (۲) اسکی بیوی بچوں کی آبرو کی حفاظت
کرے۔ نمبر (۳) کبھی کبھی اسکے گھر تحفہ وغیرہ بھیجتا رہے۔ بالخصوص جب وہ فاقہ زدہ ہو تو ضرور تحفہ اہت کھانا اسکو
دے نمبر (۴) اسکو تکلیف نہ دے بلکی بلکی باتوں میں اُس سے نہ اُٹھے اور جیسے شہر میں ہمسایہ ہوتا ہے اُسی طرح سفر
میں بھی ہوتا ہے یعنی سفر کا رفق جو گھر سے ساتھ ہوا ہو یا راہ میں اتفاقاً ساتھ ہو گیا ہو اُس کا حق بھی مثل اسی ہمسایہ کے
ہے۔ اسکے حقوق کا خلاصہ یہ ہے کہ اسکی راحت کو اپنی راحت پر مقدم رکھے بعض آدمی ریل میں یا پہلی میں دو سیری
سواریوں کے ساتھ بہت آبا دھانی کرتے ہیں یہ بہت بُری بات ہے اسی طرح جو دوسروں کا محتاج ہو جیسے یتیم
اور بیوہ یا عاجز و ضعیف یا مسکین و بیمار اور ہاتھ پاؤں سے معذور یا مسافر یا سائل ان لوگوں کے یہ حقوق زائد
ہیں۔ نمبر (۱) ان لوگوں کی خدمت مال سے کرنا۔ نمبر (۲) ان لوگوں کا کام اپنے ہاتھ پاؤں سے کر دینا نمبر (۳) ان
لوگوں کی دلچسپی و تسلی کرنا نمبر (۴) ان کی حاجت اور سوال کو رد نہ کرنا۔ بعض حقوق صرف آدمی کے ہوتے
کی وجہ سے ہیں گو وہ مسلمان نہ ہو وہ یہ ہیں نمبر (۱) بے خطا کسی کو جان و مال کی تکلیف نہ دے
نمبر (۲) بیوہ شرعی کسی کے ساتھ بدزبانی نہ کرے۔ نمبر (۳) اگر کسی کو مصیبت اور فاقہ اور مرض میں مبتلا دیکھے
اسکی مدد کرے کھانا پانی دے۔ علاج معالجہ کرے۔ نمبر (۴) جس صورت میں شریعت نے سزا کی اجازت دی ہے
اس میں بھی ظلم و زیادتی نہ کرے حیوانات کے حقوق نمبر (۱) جس جانور سے کوئی فائدہ متعلق نہ ہو اس کو مقتید
نہ کرے بالخصوص بچوں کو آشیانہ سے نکال لانا۔ اُنکے ماں باپ کو پریشان کرنا ٹیڑھی بیرحمی ہے نمبر (۲) جو جانور
قابل کھانے کے ہیں انکو بھی محض دل بہلانے کے طور پر قتل نہ کرے نمبر (۳) جو جانور اپنے کام میں ہیں اُنکے
کھانے پینے و راحت و رسائی و خدمت کا پورے طور سے اہتمام کرے۔ اُنکی قوت سے زیادہ اُن سے کام نہ لے انکو
حد سے زیادہ نہ مارے۔ نمبر (۴) جن جانوروں کو ذبح کرنا ہو یا بوجہ موزی ہونے کے قتل کرنا ہو نیز اوزار سے جلدی کام
تمام کر دے۔ اسکو ٹر پاوے نہیں۔ بھوکا پیاسا رکھ کر جان نہ لے۔ ضروری بات۔ بابت اگر کسی آدمی کے حق میں
کچھ کمی ہو گئی ہو تو اُن میں جو حق ادا کرنے کے قابل ہوں ادا کرے یا صاف کر لے مثلاً کسی کا قرض رہ گیا تھا یا کسی کی

ہمسایہ کے حقوق

آدمیوں کے حقوق

حیوانات کے حقوق

ضروری بات

یعنی
جتنی دیر میں
ایک الفاذا
کیا جاتا ہے
تاکہ یہ اخلا
کے حروف
ہیں ان کا
قاعدہ یہ ہے
کہ ان سے
پہلے جو نو
سائن ہے
اس کی آواز
کو ان حروف
کے مخارج
میں چھپایا
جاتا ہے
صحیح طور
سے سمجھنے
کے لئے کسی
مستند تدری
سے سیکھنا
چاہئے ۱۲

خیانت وغیرہ کی تھی۔ اور جو صرف معاف کرنے کے قابل ہوں اُنکو فقط معاف کرالے مثلاً غیبت وغیرہ کی تھی یا یاد رکھو
اور اگر کسی وجہ سے متخادوں سے نہ معاف کر سکتا ہے ادا کر سکتا ہے تو ان لوگوں کیلئے ہمیشہ بخشش کی دعا کرتا ہر عجب
نہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت میں ان لوگوں کو رضا مند کر کے معاف کر دیں مگر اس کے بعد بھی جب موقع ادا کرنے کا آیا
معاف کرانے کا ہو اس وقت اس میں بے پروائی نہ کرے اور جو حقوق خود اس کے اوروں کے ذمہ رہ گئے ہوں جن سے
امید وصول کی ہو نرمی کے ساتھ ان سے وصول کرے اور جن سے امید نہ ہو یا وہ حقوق قابل وصول نہ ہوں جیسے غیبت
وغیرہ سو اگرچہ قیامت میں ان کے عوض نیکیاں ملنے کی امید ہے مگر معاف کر دینے میں اور زیادہ ثواب آیا ہے۔ اس کے
بالکل معاف کر دینا زیادہ بہتر ہے خاص کر جب کوئی شخص منت خوشامد کر کے معافی چاہے۔

باب ۳۱ تجوید یعنی قرآن شریف کو اچھی طرح سننا اور صحیح طور پر پڑھنا کا بیان

مسئلہ۔ اس میں کوشش کرنا واجب ہے اس میں بے پروائی اور سستی کرنے سے گناہ ہوتا ہے۔ قاعدہ اُنکو قاعد
بہت سے ہیں مگر مختصر طے سے قاعدے جو بہت ضروری اور آسان ہیں لکھے جاتے ہیں تنبیہ۔ ان حروف میں خوب
اہتمام سے فرق کرنا چاہئے اور اچھی طرح ادا کرنا چاہئے۔ (اع۔ ع۔ ۶) میں اور (ت۔ ط) میں اور (ث۔ س۔ یں) میں
(ح۔ ہ) میں اور (د۔ ض) میں اور (ذ۔ ظ۔ نر) میں کہ (ت) پڑ نہیں ہوتی ہے (ط) پڑ ہوتی ہے اور (ث) نرم ہوتی ہے
(س) سخت ہوتا ہے (ض) پڑ ہوتا ہے اور (نر) کے نکالنے میں زبان کی کرٹ بائیں طرف کی ڈاڑھ سے لگتی ہے
سامنے کے دانتوں سے اس کا پڑھنا غلط ہے اور اسکی زیادہ مشق کرنا چاہئے اور (ذ) نرم ہوتی ہے (ز) سخت ہوتی
ہے (ظ) پڑ ہوتی ہے۔ قاعدہ۔ یہ حرف ہمیشہ پڑھتے ہیں (ح۔ ض۔ ط۔ ظ۔ غ۔ ث۔ ق) قاعدہ (ن۔ م) پر جب
تشرید ہو غنہ سے پڑھو۔ یعنی اسی آواز کو درادیر تک ناک میں نکالتی رہو۔ قاعدہ جس حرف پر زیر یا زیر یا پیش ہو
اور اس سے آگے (ا۔ یا۔ دی) یا (و) نہ ہو تو اس کو بڑھا کر مت پڑھو۔ جیسے اکثر لڑکیوں کو عادت پڑ جاتی ہے۔ اس
طرح پڑھنا غلط ہے جیسے (اُحْمَدُ) کو اس طرح پڑھنا (اُحْمَدُ) یا (اُحْمَدُ) کو اس طرح پڑھنا (اُحْمَدُ) یا (اُحْمَدُ) کو
اس طرح پڑھنا (اُحْمَدُ) اور جہاں (ا۔ یا۔ دی) یا (و) ہو اسکو گھٹا دمت۔ غرض کھرے پڑے کا بہت خیال رکھو قاعدہ
پیش کو (واو) کی بودیکر پڑھو اور زیر کو (ی) کی بودیکر۔ قاعدہ۔ جہاں نوں پر جزم ہو اور اس نوں کے بعد ان حروف میں
سے کوئی حرف ہو اس نوں کو غنہ سے پڑھو۔ وہ حروف یہ ہیں (ت۔ ث۔ ج۔ د۔ ذ۔ س۔ ش۔ ص۔ ض۔ ط۔ ظ۔ ق۔ ک۔) جیسے
اَنْتُمْ۔ مِنْ تَمْرَةٍ۔ فَانْجَبْنَاكُمْ۔ اَنْتَ اَدَا۔ اَنْذَرْتَهُمْ۔ اَنْزَلَ۔ مَنَسَاةً۔ تَشْرُ۔ مَنْ صَبَرَ۔ مَنْصُود۔
فَانْ طَبْنُ۔ فَاَنْظُرْ۔ يَنْفِقُونَ۔ مِنْ قَبْلِكَ۔ اِنْ كُنْتُمْ۔ قاعدہ۔ اسی طرح اگر کسی حرف پر دو زیر یا دو زیر یا دو پیش
ہوں جس سے نوں کی آواز پیدا ہوتی ہے اور اس حرف کے بعد ان حروف میں سے کوئی حرف آ جاوے تب بھی اس

نون کی آواز پر غنہ کرو جیسے جنت تجری۔ جَعِدْنَاكَ اسْتَوٰی مِنْ نَفْسٍ مُّبِينًا۔ رَزَقًا قَالُوا۔ رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ۔
 اسی طرح اور مثالیں دھونڈ لو۔ قَاعِدَہ۔ جہاں نون پر جزم ہو اور اسکے بعد حرف (س، یا حرف دل)، آوے تو اس
 نون میں نون کی آواز بالکل نہیں رہتی بلکہ بالکل (د یا دل) میں مل جاتا ہے جیسے مِنْ تَوْبَتِهِ وَلٰكِنْ لَا يَشْعُرُوْنَ
 قَاعِدَہ اسی طرح اگر کسی حرف پر دوزیر یا دوزیر یا دوش ہوں جس سے نون کی آواز پیدا ہوتی ہے اور اس حرف
 کے بعد (س، یا دل)، ہو جب بھی اس نون کی آواز نہ رہیگی (س، یا دل) میں مل جاوے گا جیسے عَقُوْرٌ رَاجِعٌ۔ هُدًى
 لِّلْمُتَّقِيْنَ۔ قَاعِدَہ اگر نون پر جزم ہو اور اسکے بعد حرف (د)، ہو تو اس نون کو میم کی طرح پڑھینگے اور اس پر غنہ بھی
 کریں گے جیسے اَنْبِئْهُمْ اس کو اس طرح پڑھینگے اَمْرِئْهُمْ اسی طرح اگر کسی حرف پر دوزیر یا دوزیر یا دوش ہوں جس
 سے نون کی آواز پیدا ہوتی ہے اور اسکے بعد (د)، ہو وہاں بھی اس نون کی آواز کو میم کی طرح پڑھیں گے جیساً اَلَيْسَ
 بِمَا اسْكُوْا سَطْرٌ پڑھینگے اَلَيْسَ بِمَا۔ بعض قرآنوں میں ایسے موقع پر نفی سی میم لکھ دیتے ہیں اور بعضوں میں
 نہیں لکھتے مگر بڑھنا سب جگہ چاہئے جہاں جہاں یہ قاعدہ پایا جاوے۔ قَاعِدَہ جہاں میم پر جزم ہو اور اسکے
 بعد حرف (د)، ہو تو اس میم پر غنہ کرو جیسے يَحْيٰىم بِاللّٰهِ۔ قَاعِدَہ جس حرف پر دوزیر یا دوزیر یا دوش ہوں اور
 اسکے بعد والے حرف پر جزم ہو تو وہاں دوزیر کی جگہ ایک زیر پڑھینگے اور وہاں جو الف لکھا ہے اسکو نہ پڑھیں گے
 اور ایک نون زیر والا اپنی طرف سے نکال کر اس جزم والے حرف سے ملا دیں گے جیسے خَيْرَ الْوَصِيَّةِ اسکو اس طرح
 پڑھینگے خَيْرَ الْوَصِيَّةِ اسی طرح دوزیر کی جگہ ایک زیر پڑھیں گے اور ویسا ہی نون پچھلے حرف سے ملا دیں گے
 فُحُوْرَ الدِّيْنِ اس کو اس طرح پڑھیں گے فُحُوْرَ الدِّيْنِ اسی طرح دوش کی جگہ ایک پیش پڑھینگے اور ویسا
 ہی نون پچھلے حرف سے ملا دیں گے جیسے نُوْحٌ اَنْبِئْهُمْ اس کو اس طرح پڑھیں گے نُوْحٌ اَنْبِئْهُمْ بعض قرآنوں میں
 ننھا سا نون نیچ میں لکھ دیتے ہیں لیکن اگر کسی قرآن میں نہ لکھا ہو جب بھی پڑھنا چاہئے۔ قَاعِدَہ (س، یا دوزیر یا
 پیش ہو تو زیر پڑھنا چاہئے جیسے رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَمْرٌ هُمْ اور اگر (د) کے نیچے زیر ہو تو باریک پڑھو جیسے غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ
 اور اگر (س، یا جزم ہو تو اس سے پہلے والے حرف کو دیکھو۔ اگر اس پر زیر یا پیش ہے تو (د) کو پڑھو جیسے اَنْذَرْنَهُمْ
 مُرْسَلٌ اور اگر اس سے پہلے والے حرف پر زیر ہو تو اس جزم والی (د) کو باریک پڑھو جیسے لَمْ تَنْزِلْهُمْ اور کہیں کہیں
 یہ قاعدہ نہیں چلتا۔ مگر وہ مواقع تمہاری سمجھ میں نہ آئیں گے زیادہ جگہ یہی قاعدہ ہے۔ تم یوں ہی پڑھا کرو۔ قَاعِدَہ۔
 اَللّٰهُ اور اَللّٰهُم میں جو لام ہے اس لام سے پہلے والے حرف پر اگر زیر یا پیش ہو تو لام کو پڑھو خَمَّ اللّٰهُ۔ قَاعِدَہ
 اللّٰهُ۔ وَاِذْ قَالُوا اَللّٰهُمَّ اور اگر پہلے والے حرف پر زیر ہو تو اس لام کو باریک پڑھو جیسے اَحْمَدُ لِلّٰہِ قَاعِدَہ جہاں
 گول (ق) لکھی ہو چاہئے الگ ہو اس طرح (ق) چاہئے ملی ہوئی ہو اس طرح (د)، اور اس پر ٹھیرنا ہو تو اس (ق) کو
 (ق) کی طرح پڑھینگے قَسُوْۃ اس کو اس طرح پڑھینگے قَسُوْۃ۔ اسی طرح اَنْوَا الزَّكٰوۃ اور طِبْتۃ میں بھی (ق) پڑھینگے

قاعدہ کن کا قاعدہ
 قاعدہ نون کی
 قاعدہ اس کے لئے ایک پڑھنے کا
 قاعدہ خطائت کے لام کا

قاعۃ۔ جس حرف پر دوزبر ہوں اور اس پر ٹھیرنا ہو تو اس حرف سے آگے الف پڑھینگے جیسے نذاء کو اس طرح پڑھینگے
 نذاء قاعۃ جس جگہ قرآن میں ایسی نشانی لکھی ہوئی ہو (س) وہاں ضرور پڑھا دو جیسے وَلَا الضَّالِّینَ یہاں الف کو اور
 الفوں سے پڑھا کر پڑھو جیسے قَالُوا اَنْتُمْ مِّنْ ہَاؤُنَا اور جگہوں کے داؤ سے پڑھا دو جیسے فَاِذَا فُجِّسَ رِی (ی) کو دوسری
 جگہ کی (ی) سے پڑھا دو۔ قاعۃ جہاں ایسی نشانیاں بنی ہوں ٹھیر جاؤ (مرطہ قفل) اور جہاں (س) یا (سکتے) یا
 (وقفہ) ہو وہاں سانس نہ توڑو مگر ذرا روک کر آگے پڑھتی چلی جاؤ۔ اور جہاں ایک آیت میں دو جگہ تین نقطے بنے ہوں
 اس طرح (ن) وہاں ایک جگہ ٹھیرو ایک جگہ نہ ٹھیرو چاہے پہلی جگہ ٹھیرو چاہے دوسری جگہ ٹھیرو۔ اور جہاں (لا) لکھا
 ہو وہاں مست ٹھیرو۔ اور جہاں اور نشانیاں بنی ہوں جی چاہے ٹھیرو جی چاہے نہ ٹھیرو۔ اور جہاں اوپر سچے (و) نشانیاں
 بنی ہوں جو اوپر لکھی ہو اس پر عمل کرو۔ قاعۃ۔ جس حرف پر حزم ہو اور اس کے بعد والے حرف پر تشدید ہو تو اس
 جگہ پہلا حرف نہ پڑھیں گے جیسے قَدْ تَبَيَّنَ میں دال نہ پڑھینگے اور قَالَتْ كَاٰفُفَةً میں (ت) نہ پڑھیں گے اور
 لَئِنْ بَسَطْتَ میں (ط) نہ پڑھینگے اور اَنْقَلَبْتَ دَعْوَا اللّٰہِ میں (ت) نہ پڑھینگے اور اُجِبتُ دَعْوٰتُکُمْ میں (ت) نہ
 پڑھینگے اور اَلَمْ نَخْلُقْکُمْ میں (ق) نہ پڑھینگے۔ البتہ اگر یہ حزم والا حرف (ن) ہو یا دوزبر یا دوزبر یا دو پیش سے (ن) نہ
 پیدا ہو گیا ہو اور اس کے بعد تشدید والا حرف (ی) ہو یا داؤ ہو تو وہاں پڑھنے میں (ن) کی بوریگی جیسے مَنْ یَّقُولُ
 ظَلَمْتُ۔ وَرَّعِلْتُ میں (ن) کی آواز ناک میں پیدا ہوگی۔ قاعۃ۔ پارہ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ کے چوتھے رکوع کی چھٹی آیت
 میں جو یہ بول آیا ہے مجھ پر ہوا اس (س) کے زیر کو اور زیروں کی طرح نہ پڑھیں گے بلکہ جس طرح لفظ ستارے کی
 (س) کا زیر پڑھا جاتا ہے اس طرح اسکو بھی پڑھینگے۔ قاعۃ۔ پارہ حم میں سورہ حجرات کو دوسرے رکوع کی پہلی
 آیت میں جو یہ بول آیا ہے بِسْمِ اللّٰہِ اَسْمِیْ بَشَرٌ کَاسِیْنِ کسی حرف سے نہیں ملتا اور اس کے بعد کلام اگلے سین
 سے ملتا ہے اور اس طرح پڑھا جاتا ہے بِسْمِ اللّٰہِ اَسْمِیْ بَشَرٌ کَاسِیْنِ قاعۃ۔ پارہ تِلْکَ الرَّسُلُ سورہ آل عمران کے شروع جو الح
 آیا ہے اسکی میم کو اگلے لفظ اللہ کے لام سے اس طرح ملایا جاتا ہے جسکے چھ یوں ہوتے ہیں م ی زیری، م ل زیری
 میم ل اور بعضی پڑھنے والی جو اس طرح پڑھتی ہیں مِیْمٌ مَلٌ یہ غلط ہے قاعۃ۔ یہ چند مقام ایسے ہیں کہ لکھا جاتا ہے
 اور طرح۔ اوپر پڑھا جاتا ہے اور طرح۔ ان کا بہت خیال کھو۔ اور قرآن میں یہ مقامات نکال کر لڑکیوں کو دکھلا دو اور سمجھا دو
 مقام اول قرآن مجید میں جہاں کہیں لفظ اَنَا آیا ہے اس میں (ن) کے بعد الف نہیں پڑھا جاتا بلکہ فقط پہلا الف اور
 (ن) زبر کے ساتھ پڑھتے ہیں اسکو پڑھاتے نہیں اس طرح اَنْ۔ مقام (۲) پارہ سَمِیْعُوْنَ کے سوٹھویں رکوع کی تیسری
 آیت میں یَبْصُرُ (ص) سے لکھا جاتا ہے مگر (س) سے پڑھا جاتا ہے اس طرح یَبْصُرُ اکثر آئوں میں ایک نمٹتا
 سین بھی لکھ دیتے ہیں لیکن اگر نہ بھی لکھا ہو جب بھی سین پڑھے اسی طرح پارہ وَلَوْ اَنَّکُمْ کے سوٹھویں رکوع کی پانچویں
 آیت میں یَبْصُرُ آیا ہے اس میں بھی (ص) کی جگہ (س) پڑھتے ہیں۔ مقام (۳) پارہ لَنْ تَنَالُکَ کے چھٹے رکوع کی

نور محمدی ہشتی زیور

پہلا ہوا
 پر (ق) نہیں
 پڑھا جائیگا
 بلکہ لام کو
 (ق) میں
 ملا کر پڑھا
 جائیگا جیسے
 مَخْلُوقٌ

۱۲

ان مقامات کی فہرست جو قرآن شریف میں

لکھا جاتے ہیں وہ طرح پڑھے جاتے ہیں اور طرح۔

پہلی آیت میں اَقْبَانِ میں دف کے بعد الف لکھا جاتا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا۔ بلکہ اس طرح پڑھتے ہیں اَقْبَانِ مقام
 (۴) پارہ ۱۰ لَنْ تَمْلُؤْا اَكْ اَتْمُوں رکوع کی تیسری آیت میں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ میں پہلے لام کے بعد و الف لکھے ہیں مگر ایک الف
 پڑھا جاتا ہے اس طرح لَا اِلٰهَ اللّٰہ۔ مقام (۵) پارہ ۱۱ لَا يُحِبُّ اللّٰہ کے نوں رکوع کی تیسری آیت میں تَبَوَّءْا اِیْسَی تَبَوَّءْ
 کے بعد الف لکھا جاتا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا بلکہ یوں پڑھتے ہیں تَبَوَّءْ۔ مقام (۶) پارہ ۱۲ قَالَ الْمَلَا الَّذِیْنَ کُتِبَ
 رکوع کی چوتھی آیت میں مَلَاؤْہ میں لام کے بعد الف لکھا جاتا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا بلکہ یوں پڑھتے ہیں مَلَاؤْہ
 اسی طرح یہ لفظ قرآن میں جہاں آیا ہے اسی طرح پڑھا جاتا ہے۔ مقام (۷) پارہ ۱۳ وَاعْلَمُوْا کَ تِیْرَہِیْ لُوع
 کی پانچویں آیت میں لَا اَوْضَعُوْا اِیْسَی لام کے بعد الف لکھا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا بلکہ یوں پڑھتے ہیں لَا اَوْضَعُوْا۔
 مقام ۸ پارہ ۱۴ فَمَا مِنْ دَاۤئِرَۃٍ کے چھٹے رکوع کی آٹھویں آیت میں ثُمَّ دَاۤئِیْسَی دال کے بعد الف لکھا ہے مگر پڑھا
 نہیں جاتا بلکہ یوں پڑھتے ہیں ثُمَّ دَاۤئِیْسَی اسی طرح پارہ ۱۵ قَالَ فَمَا خَطْبُکُمْ سورہ والنجم کے تیسرے رکوع کی انیسویں
 آیت میں جو ثُمَّ دَاۤئِیْسَی اس میں بھی الف نہیں پڑھا جاتا۔ مقام ۹ پارہ ۱۶ وَمَا اَتٰی نَفْسِیْ کے دسویں رکوع
 کی چوتھی آیت میں لَیْسَ لَکُمْ اِیْسَی واد کے بعد الف لکھا جاتا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا بلکہ یوں پڑھتے ہیں لَیْسَ لَکُمْ۔
 مقام ۱۰ پارہ ۱۷ شُبْحَانَ الَّذِی کے چودھویں رکوع کی دسویں آیت میں لَنْ نَدْعُوْا اِیْسَی واد کے بعد الف لکھا ہے
 مگر پڑھا نہیں جاتا بلکہ یوں پڑھتے ہیں لَنْ نَدْعُوْا اسی طرح پارہ ۱۸ شُبْحَانَ الَّذِی کے سوٹھویں رکوع کی پہلی آیت
 میں لَیْسَ لَکُمْ اِیْسَی میں الف نہیں پڑھا جاتا بلکہ اس طرح پڑھتے ہیں لَیْسَ لَکُمْ مقام ۱۱ پارہ ۱۹ شُبْحَانَ الَّذِی
 کے سترہویں رکوع کی ساتویں آیت میں لَکُنَّ اِیْسَی میں لَکُنَّ کے بعد الف لکھا جاتا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا بلکہ یوں
 پڑھتے ہیں لَکُنَّ مقام ۱۲ وَقَالَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ کے سترہویں رکوع کی ساتویں آیت میں لَا اَدْبَحْتُمْ
 میں لام کے بعد و الف لکھے جاتے ہیں مگر ایک پڑھا جاتا ہے اس طرح لَا اَدْبَحْتُمْ۔ مقام ۱۳ پارہ ۱۴ وَمَا لَی
 کے چھٹے رکوع کی سینتالیسویں آیت میں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ میں پہلے لام کے بعد و الف لکھے جاتے ہیں مگر ایک
 پڑھا جاتا ہے۔ اس طرح لَا اِلٰهَ اللّٰہ۔ مقام ۱۴ پارہ ۱۵ حَمْدُہ سورہ محمد کے پہلے رکوع کی چوتھی آیت میں
 لَیْسَ لَکُمْ اِیْسَی واد کے بعد الف لکھا جاتا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا بلکہ یوں پڑھتے ہیں لَیْسَ لَکُمْ اسی طرح اس سورہ
 کے چوتھے رکوع کی تیسری آیت میں نَبَلُّوْا اِیْسَی واد کے بعد الف لکھا جاتا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا بلکہ یوں پڑھتے ہیں
 نَبَلُّوْا مقام ۱۵ پارہ ۱۶ تَبَارَکَ الَّذِی سورہ دھر کے پہلے رکوع کی چوتھی آیت میں سَلَامٌ اِیْسَی دوسرے لام
 کے بعد الف لکھا جاتا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا بلکہ یوں پڑھتے ہیں سَلَامٌ اور اسی رکوع کی پندرہویں اور
 سوٹھویں آیت میں دو جگہ قَوَارِیْرَ قَوَارِیْرَ آلیہ اور دونوں جگہ دوسری س کے بعد الف لکھا جاتا ہے سو اکثر پڑھنے
 والے پہلے قَوَارِیْرَ پڑھتے ہیں اور دوسرے قَوَارِیْرَ پڑھتے ہیں اس طرح پڑھنے میں تو یہ حکم ہے

کہ پہلی جگہ الف پڑھیں دوسری جگہ الف نہ پڑھیں بلکہ اس طرح پڑھیں تو اریز اور اگر کوئی پہلی جگہ ٹھہرے اور دوسری جگہ ٹھہر جاوے تو دوسری جگہ کسی حال میں الف نہ پڑھا جائیگا خواہ وہاں وقف کرے یا نہ کرے اور پہلی جگہ اگر وقف کرے تو الف پڑھے ورنہ نہیں صحیح یہی ہے (دکائی حال القرآن ۱۷) فائدہ پارہ ۱۷ اَعْلَمُوْا اِیْنَ جُوسُورَةُ تُوْبَةُ بَرَاءَةِ مِّنَ اللّٰهِ سے شروع ہوتی ہے اس پر یَسْمَعُ اللّٰہُ نہیں لکھی اس کا حکم یہ ہے کہ اگر کوئی اوپر سے پڑھتی چلی آتی ہے وہ اس پر پہنچ کر یَسْمَعُ اللّٰہُ نہ پڑھے ویسے ہی شروع کر دے۔ اور اگر کسی نے اسی جگہ سے پڑھنا شروع کیا ہے یا کچھ سورت پڑھ کر پڑھنا بند کر دیا تھا۔ پھر بیچ میں سے پڑھنا شروع کیا تو ان دونوں حالتوں میں یَسْمَعُ اللّٰہُ اَلْوَسْطٰی لَیْسَ بِمَعْنٰی پڑھنا چاہئے۔ اسناد کیلئے ضروری بات یہ سب قاعدے سمجھا کر ایک ایک کو کئی کئی روز تک پاؤ پاؤ آدھے آدھے پارے میں خوب جاری اور مشق کرادو۔

تیسرا مسئلہ

مسائل ذیل کے پڑھانے کا طریقہ

اگر پڑھانے والا مرد ہو تو ان مسائل کو خود نہ پڑھا دے بلکہ یا تو اپنی بی بی کی معرفت سمجھا دے یا ہدایت کر دے کہ بعد میں ان مسائل کو دیکھ لینا اور اگر پڑھنے والا کم عمر لڑکا ہو اسکو بھی نہ پڑھا دیں بلکہ صرف ہدایت کر دیں کہ بعد کو دیکھ لینا

مسائل

جن لوگوں سے نکاح کرنا حرام ہے انکی بیان

مسئلہ ۱۷ کسی مرد نے کسی عورت سے زنا کیا تو اب اس عورت کی ماں اور اس عورت کی اولاد کو اس مرد سے نکاح کرنا درست نہیں مسئلہ ۱۸ کسی عورت نے جو انی کی خواہش کے ساتھ بدیتی سے کسی مرد کو ہاتھ لگایا تو اب اس عورت کی ماں اور اولاد کو اس مرد سے نکاح کرنا جائز نہیں۔ اسی طرح اگر کسی مرد نے کسی عورت پر ہاتھ ڈالا وہ مرد اسکی ماں اور اولاد پر حرام ہو گیا۔ مسئلہ ۱۹ رات کو اپنی بی بی کے جگہ لے کیلئے اٹھا مگر غلطی سے لٹکی پر ہاتھ پڑ گیا یا ساس پر ہاتھ پڑ گیا اور بی بی سمجھ کر جو انی کی خواہش کے ساتھ اس کو ہاتھ لگایا۔ تو اب وہ مرد اپنی بی بی پر ہمیشہ کیلئے حرام ہو گیا اب کوئی صورت جائز ہونے کی نہیں ہے اور لازم ہے کہ یہ مرد اب اس عورت کو طلاق دیدے مسئلہ ۲۰ کسی لڑکے نے اپنی سوتیلی ماں پر بدیتی سے ہاتھ ڈال دیا تو اب وہ عورت اپنے شوہر پر بالکل حرام ہو گئی اب کسی صورت کے حلال نہیں ہو سکتی اور اگر اس سوتیلی ماں نے سوتیلے لڑکے کے ساتھ ایسا کیا تب بھی یہی حکم ہے مسئلہ ۲۱ جس عورت نے شوہر نہ ہو اور اس کو بدکاری سے حمل ہو اسکا نکاح بھی درست ہے۔ لیکن بچہ پیدا ہونے سے پہلے صحبت کرنا

یاج کا احرام باندھے ہوئے تھا یا عورت کو حیض تھا یا دہاں کوئی جھاگتا تاکتا تھا۔ ایسی حالت میں دونوں کی تنہائی اور
 یکجائی ہوتی تو ایسی تنہائی کا اعتبار نہیں ہے اس سے پورا مہر واجب نہیں ہوا۔ اگر طلاق مل جاوے تو اوہا مہر
 پانسی مستحق ہے۔ البتہ اگر رمضان کا روزہ نہ تھا بلکہ قضا یا نذر کا روزہ دونوں میں سے کوئی رکھے ہوئے تھا۔ ایسی
 حالت میں تنہائی میں رہی تو پورا مہر پانسی کی مستحق ہے شوہر پر پورا مہر واجب ہو گیا۔ مسئلہ ۱۵ شوہر نامرد ہے لیکن
 دونوں میاں بی بی میں ویسی تنہائی ہو چکی ہے تب بھی پورا مہر پاوے گی۔ اسی طرح اگر ہجڑے نے نکاح کر لیا پھر تنہائی
 اور یکجائی کے بعد طلاق دیدی تب بھی پورا مہر پاوے گی۔ میاں بی بی تنہائی میں رہے۔ لیکن لڑکی اتنی چھوٹی
 ہے کہ صحبت کے قابل نہیں یا لڑکا بہت چھوٹا ہے کہ صحبت نہیں کر سکتا تھا اس تنہائی سے بھی پورا مہر واجب نہیں ہوا
 مسئلہ ۱۵ کسی نے بے قاعدہ نکاح کر لیا تھا۔ اسٹے میاں بی بی میں جدائی کرادی گئی جیسے کسی نے چھپا کے اپنا نکاح
 کر لیا دو گواہوں کے سامنے نہیں کیا یا دو گواہ تو تھے لیکن ہرے تھے انہوں نے وہ لفظ نہیں سنے جن سے نکاح بند ہوتا
 ہے یا کسی کے میاں نے طلاق دیدی تھی یا مر گیا تھا اور ابھی عدت پوری نہیں ہوئے پائی کہ اس نے دوسرا نکاح کر لیا
 یا کوئی اور ایسی ہی بے قاعدہ بات ہوئی اسٹے دونوں میں جدائی کرادی گئی۔ لیکن ابھی مردے صحبت نہیں کی ہے تو کچھ
 مہر نہیں ملے گا بلکہ اگر ویسی تنہائی میں ایک جگہ رہے سبھی ہوں تب بھی مہر نہ ملیگا۔ البتہ اگر صحبت کر چکا ہو تو مہر مثل
 دلایا جاوے گا۔ لیکن اگر کچھ مہر نکاح کے وقت ٹھیرا گیا تھا اور مہر مثل اس سے زیادہ ہے تو وہی ٹھیرا یا ہوا مہر ملیگا
 مہر مثل نہ ملے گا۔ مسئلہ ۱۶ کسی نے اپنی بی بی بچہ کو غلطی سے کسی غیر عورت سے صحبت کر لی تو اس کو بھی مہر مثل
 دینا پڑے گا اور اس صحبت کو زنا نہ کہیں گے نہ کچھ گناہ ہوگا بلکہ اگر بیٹ رہ گیا تو اس لڑکے کا نسب بھی ٹھیک ہے۔
 اسکے نسب میں کچھ دھبہ نہیں ہے اور اسکو حرامی کہنا درست نہیں۔ اور جب معلوم ہو گیا کہ یہ میری عورت نہ تھی تو
 اب اس عورت سے الگ رہے۔ اب صحبت کرنا درست نہیں اور اس عورت کو بھی عدت بیٹھنا واجب ہے۔ اب البتہ
 عدت پوری کئے اپنے میاں کے پاس رہنا اور میاں کا صحبت کرنا درست نہیں اور عدت کا بیان آگے آگیا اللہ تعالیٰ
 ردیکھو مسئلہ ۱۷ حصہ ہذا۔ جتنے مہر کے پٹنگی دینے کا دستور ہے اگر اتنا مہر پیش نہ دیا تو عورت کو اختیار ہے
 کہ جب تک اتنا نہ پاوے تب تک مرد کو بے مستر نہ ہونے دے اور اگر ایک دفعہ صحبت کر چکا ہے تب بھی اختیار ہے
 ہے کہ اب دوسری دفعہ یا تیسری دفعہ قابو نہ ہونے دے اور اگر وہ اپنے ساتھ پردیس لے جانا چاہتا ہے تو بے اتنا
 مہر لے پردیس نہ جاوے۔ اسی طرح اگر عورت اس حالت میں اپنے کسی محرم عزیز کے ساتھ پردیس چلی جائے
 یا مرد کے گھر سے اپنے میکے چلی جائے تو مرد اس کو روک نہیں سکتا اور جب اتنا مہر دید یا تو اب شوہر کی بے
 اجازت کچھ نہیں کر سکتی بے مرضی پائے کہیں آنا جانا جائز نہیں اور شوہر کا جہاں جی چاہے اُسے لے جاوے
 جانے سے انکار کرنا درست نہیں۔

احکام کی
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

کافروں کے نکاح کا بیان

بقیہ ص ۱۳

مسئلہ۔ اگر عورت مسلمان ہو گئی اور مرد مسلمان نہیں ہو تو اب جب تک پورے تین حیض نہ آویں تب تک دوسرے مرد سے نکاح درست نہیں۔

زینبیوں میں برابر کر کے کا بیان

بقیہ ص ۱۴

مسئلہ۔ صحبت کرنے میں برابر کرنا واجب نہیں ہے کہ اگر اس کی باری میں صحبت کی ہے تو دوسری کی باری میں بھی صحبت کرے یہ ضروری نہیں۔

رخصتی سے پہلے طلاق ہو جانے کا بیان

بقیہ ص ۲

مسئلہ۔ اگر اگر میاں بی بی میں تنہائی و یکجائی ہو چکی ہے صحبت چاہے ہو یا بھی نہ ہو تو ایسی عورت کو صاف صاف لفظوں میں طلاق دینے سے طلاق جی بڑتی ہے جس میں بے نکاح کئے بھی رکھ لینے کا اختیار ہوتا ہے اور گول لفظوں میں باتن طلاق پڑتی ہے اور عدت بھی بیٹھنا پڑیگی بغیر عدت پوری کئے دوسرے سے نکاح نہیں کر سکتی اور عدت کے اندر اس کا مرد دوسری اور تیسری طلاق بھی دے سکتا ہے۔

تین طلاق دینے کا بیان

بقیہ ص ۲

تمتہ مسئلہ (تین طلاق کے بعد) اگر پھر اسی مر کے پاس رہنا چاہے اور نکاح کرنا چاہے تو اسکی فقط ایک صورت ہے وہ یہ کہ پہلے کسی اور مر سے نکاح کر کے ہمبستر ہو پھر جب وہ دوسرا مر جائے یا طلاق دیدے تو عدت پوری کر کے پہلے مرد سے نکاح کر سکتی ہے بے دوسرا خاوند کے پہلے خاوند سے نکاح نہیں کر سکتی۔ اگر دوسرا خاوند تو کیا لیکن ابھی وہ صحبت نہ کرنے پایا مخالہ مر گیا یا صحبت کرنے سے پہلے ہی طلاق دیدی تو اس کا کچھ اعتبار نہیں پہلے مر سے جب ہی نکاح ہو سکتا ہے کہ دوسرے مر نے صحبت بھی کی ہو بغیر اسکے پہلے مر سے نکاح درست نہیں خوب سمجھ لو مسئلہ۔ اگر دوے مر سے اس شرط پر نکاح ہو کہ صحبت کر کے عورت کو چھوڑ دیکر اس اقرار لینے کا کچھ اعتبار نہیں۔ اس کو اختیار ہے چاہے چھوڑے یا نہ چھوڑے اور جب جی چاہے چھوڑے اور یہ اقرار کر کے نکاح کرنا بہت گناہ اور حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لعنت ہوتی ہے لیکن نکاح ہو جاتا ہے تو اگر اس نکاح کے بعد دوسرے خاوند نے صحبت کر کے چھوڑ دیا یا مر گیا تو پہلے خاوند کے لئے حلال ہو جائے گی۔

۱۴ درختار ص ۲۴۲ شامی ص ۲۴۲
عالمگیری ص ۴۵
۱۵ اور اگر بڑھا ہے کی وجہ سے یا چھوٹی ہوئے کی وجہ سے حیض نہ آئے ہو تو نہ ہونے گناہ ضروری ہیں اور اگر حاملہ ہو تو بچہ پہلے نہ ہونے کے بعد جدا ہو گئی۔

۱۶ و ما یجب علی الاذواج للنساء العزل والتبوت بینہن فیما یلکھ والتبوت عندہما بالصیۃ والمواستہ لافہما لایک دہو الحجب والجماع۔ رد المحتار ص ۲۴۲

۱۷ ہدایہ ص ۳۳۹، عالمگیری ص ۳۹۶
۱۸ درختار ص ۲۴۲

۱۹ وان کان الطلاق ثلثا فی الحرة او ثمنین فی الامۃ لم یحل لہ حتی یتکلم زوجا غیرہ نکاحا صحیحا ویطل بہا ثم یطلقہا او یموت عنہا۔ عالمگیری ص ۳۳۹
۲۰ عالمگیری ص ۴۵

کسی شرط پر طلاق دینے کا بیان

بقیہ ص ۲۲

مسئلہ کسی نے اپنی عورت کو کہا اگر تجھ کو حیض آوے تو تجھ کو طلاق اسکے بعد اس نے خون دیکھا تو ابھی سے طلاق کا حکم نہ لگاویں گے بلکہ جب پورے تین دن تین رات خون آتا رہے تو تین دن تین رات کے بعد یہ حکم لگانے کے جس وقت سے خون آیا تھا اسی وقت طلاق پڑگئی تھی اور اگر یوں کہا ہو جب تجھ کو ایک حیض آوے تو تجھ کو طلاق تو حیض کے ختم ہونے پر طلاق پڑے گی۔

طلاق رجبی میں رجعت کر لینے یعنی روک رکھنے کا بیان

بقیہ ص ۲۳

متممہ مسئلہ (رجعت کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ) زبان سے تو کچھ نہیں کہا لیکن اس سے صحبت کر لی یا اس کا بوسہ لیا پیار کیا یا جوانی کی خواہش کے ساتھ اسکو ہاتھ لگایا تو ان سب صورتوں میں پھر وہ اسکی بی بی ہوگئی پھر سے نکاح کرینکی ضرورت نہیں ہے۔ **مسئلہ** جس عورت کو حیض آتا ہو اسکے لئے طلاق کی عدت تین حیض ہیں جب تین حیض پورے ہو چکے تو عدت گزر چکی جب یہ بات معلوم ہوگئی تو اب سمجھو کہ اگر تیسرا حیض پورے دس دن آیا ہو تب تو جس وقت خون بند ہوا اور دس دن پورے ہوئے اسی وقت عدت ختم ہوگئی اور روک رکھنے کا جو اختیار مرد کو تھا جاتا رہا چاہے عورت نہا چکی ہو یا ابھی نہ نہائی ہو اس کا کچھ اعتبار نہیں اور اگر تیسرا حیض دس دن سے کم آیا اور خون بند ہو گیا لیکن ابھی عورت نے غسل نہیں کیا اور نہ کوئی نماز اسکے اوپر واجب ہوئی تو اب بھی مرد کا اختیار باقی ہے۔ اب بھی اپنے قصد سے باز آویگا تو وہ پھر اسکی بی بی بن جاوے گی البتہ اگر خون بند ہونے پر اس نے غسل کر لیا یا غسل تو نہیں کیا لیکن ایک نماز کا وقت گزر گیا یعنی ایک نماز کی قضا اسکے ذمہ واجب ہوگئی۔ ان دونوں صورتوں میں مرد کا اختیار جاتا رہا اب بے نکاح کئے نہیں رکھ سکتا۔ **مسئلہ** جس عورت سے ابھی صحبت نہ کی ہو خواہ تنہائی ہو چکی ہو اسکو ایک طلاق دینے سے روک رکھنے کا اختیار نہیں رہتا کیونکہ اسکو جو طلاق دی جائے بائن پڑتی ہے جیسا اوپر بیان ہو چکا اسکو خوب یاد رکھو۔ **مسئلہ** اگر دونوں ایک جگہ تنہائی میں تو رہے لیکن مرد کہتا ہے میں نے صحبت نہیں کی پھر اس اقرار کے بعد طلاق دے دی تو اب طلاق سے باز آنے کا اختیار اس کو نہیں۔

بی بی کے پاس نہ جانے کی قسم کھانے کا بیان

بقیہ ص ۲۴

مسئلہ جس نے قسم کھائی اور یوں کہہ دیا خدا کی قسم اب صحبت نہ کر دوں گا۔ خدا کی قسم تجھ سے کبھی صحبت نہ کروں گا۔ قسم کھاتا ہوں کہ تجھ سے صحبت نہ کر دوں گا یا اور سی طرح کہا تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر اس نے صحبت نہ کی تو چار مہینے کے

۱۔ عالمگیری ص ۲۵۵ ج ۱
۲۔ عالمگیری ص ۲۹ ج ۱
۳۔ عالمگیری ص ۱۱ ج ۱
۴۔ درمختار ص ۲۴ ج ۱
۵۔ طبع مصر
۶۔ ولو خلا بہا ثم انکرو
۷۔ ای الوطائم طلقہا لا یتک
الرجعتہ۔ درمختار ص ۲۴ ج ۱
۸۔ واذا قال الرجل
لا امرئہ والله لا اقربک
او قال والله لا اقربک
اربعة اشهر فهو مؤلفان
ولھما فی الاربعۃ الا
حنث فی مبینہ ولزمہ
الکفارة وسقط الایثار
لان لم یقر بہا حتی مضت
اربعة اشهر بانت منه
بتطلیقہ ہذا ص ۲۸ ج ۲

گذر نے پر عورت پر طلاق باتن پڑ جاو گی۔ اب بے نکاح کئے میاں بی بی کی طرح نہیں رہ سکتے اور اگر چار مہینے کے اندر ہی اندر اُس نے اپنی قسم توڑ ڈالی اور صحبت کر لی تو طلاق نہ پڑیگی۔ البتہ قسم توڑنے کا کفارہ دینا پڑیگا۔ البتہ کھانے کو شرع میں ایلا سکتے ہیں مسئلہ ہمیشہ کیلئے صحبت نہ کر نیکی قسم نہیں کھاتی بلکہ فقط چار مہینے کے لئے قسم کھاتی اور یوں کہا خدا کی قسم چار مہینے تک تجھ سے صحبت نہ کرونگا تو اس سے ایلا رہو گیا۔ اس کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر چار مہینے تک صحبت نہ کرے تو طلاق باتن پڑ جاو گی اور اگر چار مہینے سے پہلے صحبت کر لے تو قسم کا کفارہ دیوے اور قسم کے کفارہ کا بیان لگے آدینکا ۳۰ مسئلہ اگر چار مہینے سے کم کیلئے قسم کھاتی تو اس کا کچھ اعتبار نہیں اس سے ایلا نہ ہوگا۔ چار مہینے سے ایک دن بھی کم کر کے قسم کھاوے تب بھی ایلا نہ ہوگا۔ البتہ جتنے دنوں کی قسم کھائی ہے اتنے دنوں سے پہلے پہلے صحبت کر لیگا تو قسم توڑنے کا کفارہ دینا پڑیگا اور اگر صحبت نہ کی تو عورت کو طلاق نہ پڑیگی اور قسم بھی پوری رہیگی مسئلہ کسی نے فقط چار مہینے کے لئے قسم کھائی پھر اپنی قسم نہیں توڑی اسلئے چار مہینے کے بعد طلاق پڑ گئی اور طلاق کے بعد پھر اسی مرد سے نکاح ہو گیا تو اب اس نکاح کے بعد اگر چار مہینے تک صحبت نہ کرے تو کچھ حرج نہیں اب کچھ نہ ہوگا اور اگر ہمیشہ کیلئے قسم کھالی جیسے یوں کہہ دیا قسم کھانا ہوں کہ اب سے صحبت نہ کرونگا یا یوں کہا خدا کی قسم تجھ سے کبھی صحبت نہ کرونگا۔ پھر اپنی قسم نہیں توڑی اور چار مہینے کے بعد طلاق پڑ گئی اسکے بعد پھر اسی سے نکاح کر لیا اور نکاح کے بعد پھر چار مہینے تک صحبت نہیں کی تو اب پھر دوسری طلاق پڑ گئی اگر تیسری دفعہ پھر اسی سے نکاح کر لیا تو اس کا بھی یہی حکم ہو کہ اس نکاح کے بعد بھی اگر چار مہینے تک صحبت کر لیگا تو تیسری طلاق پڑ جاوے گی اور اب بغیر دوسرے خاوند کئے اُس سے نکاح بھی نہ ہو سکیگا۔ البتہ اگر دوسرے تیسرے نکاح کے بعد صحبت کر لیتا تو قسم ٹوٹ جاتی اور اب کبھی طلاق نہ پڑتی ہاں قسم توڑنے کا کفارہ دینا پڑتا مسئلہ اگر اسی طرح آگے چھپے تینوں نکاحوں میں تین طلاقیں پڑ گئیں اسکے بعد عورت نے دوسرے خاوند کر لیا جب اُس نے چھو دیا تو عدت ختم کر کے پھر پہلے مرد سے نکاح کر لیا اور اُس نے پھر صحبت نہیں کی تو اب طلاق نہ پڑیگی چاہے جب تک صحبت نہ کرے لیکن جب کبھی صحبت کر لیگا تو قسم کا کفارہ دینا پڑے گا کیونکہ قسم توڑی گئی تھی کہ کبھی صحبت نہ کرونگا وہ ٹوٹ گئی مسئلہ اگر عورت کو طلاق باتن دیدی پھر اس سے صحبت نہ کرنے کی قسم کھاتی تو ایلا نہیں ہوا۔ اب پھر سے نکاح کرنے کے بعد اگر صحبت نہ کرے تو طلاق نہ پڑیگی لیکن جب صحبت کر لیگا تو قسم توڑنے کا کفارہ دینا پڑے گا اور اگر طلاق رجعی دیدینے کے بعد عدت کے اندر ایسی قسم کھاتی تو ایلا نہ ہو گیا اب رجعت کر لے اور صحبت نہ کرے تو چار مہینے کے بعد طلاق پڑ جاو گی اور اگر صحبت کرے تو قسم کا کفارہ دیوے مسئلہ خدا کی قسم نہیں کھاتی بلکہ یوں کہا اگر تجھ سے صحبت کروں تو تجھ کو طلاق ہو تب بھی ایلا ہو گیا صحبت کر لیگا تو رجعی طلاق پڑ جاو گی اور قسم کا کفارہ اس صورت میں دینا پڑیگا اور اگر صحبت نہ کی تو چار مہینے کے بعد طلاق باتن پڑ جاو گی اور اگر یوں کہا اگر تجھ سے صحبت کروں تو میرے

لے دیکھو صفحہ ۵

۱۲۔ لے فان حلف علی

اقل من اربعۃ اشھر لیکن

مولیا ۱۲ ہرایہ ص ۳۸۲

لے وکے وان کان حلف

علی الابدیان قال وادھ

لا اقربک ابراۃ قال

وادھ لا اقربک لم یقل

ابدا فالیمین باقیۃ الایام

لا ینکر الطلاق قبل التزویج

فان تزویجا ثانیاً عاد

الایلا فان وطئہا و

الاوقت بمضی اربعۃ

طلقت اخری فان

تزویجا ثانیاً عاد الایلا

وقت بمضی اربعۃ اشھر

اخری ان لم یقر بہا کان

تزویجا بعد زوج اخر

لم یقع ہذک الایلا

طلاق والیمین باقیۃ

فان وطئہا کفر عن یمینہ ۱۲

عالمگیری ص ۴۶

۵۵ عالمگیری ص ۴۸

وہایہ ص ۳۸۳ ج ۱

۵۵ در مختار

ص ۵۴ تا ۵۵ ج ۲

۱۲

ذمہ ایک حج ہے یا ایک روزہ ہے یا ایک روپیہ کی خیرات ہے یا ایک قربانی ہے تو ان سب صورتوں میں بھی ایلازم ہو گیا اگر صحبت کر لیا تو جو بات کہی ہے وہ کرنی پڑیگی اور کفارہ نہ دینا پڑیگا اور اگر صحبت نہ کی تو چار مہینے بعد طلاق پڑ جاوے گی

بی بی کو ماں کے برابر کہنے کا بیان

کسی نے اپنی بی بی سے کہا تو میری ماں کے برابر ہے یا یوں کہا تو میرے لئے ماں کے برابر ہے تو میری ماں کے برابر ہے اب تو میرے نزدیک ماں کے مثل ہے۔ ماں کی طرح ہے تو دیکھو اسکا کیا مطلب ہے اگر یہ مطلب لیا کہ تعظیم میں بزرگی میں ماں کے برابر ہے یا یہ مطلب لیا کہ تو بالکل بڑھیا ہے عمر میں میری ماں کے برابر ہے تو اب اس کہنے سے کچھ نہیں ہوا اسی طرح اگر اس کے کہنے کے وقت کچھ نیت نہیں کی اور کوئی مطلب نہیں لیا یوں ہی بک دیا تب بھی کچھ نہیں ہوا۔ اور اگر اس کہنے سے طلاق دینے اور چھوڑنے کی نیت کی ہو تو اسکو ایک طلاق بائن پڑ گئی اور اگر طلاق دینے کی بھی نیت نہیں تھی اور عورت کا چھوڑنا بھی مقصود نہیں تھا بلکہ مطلب فقط اتنا ہو کہ اگرچہ تو میری بی بی ہے اپنے نکاح سے تھکوا لگ نہیں کرتا لیکن اب مجھ سے کبھی صحبت نہ کرو نکاح مجھ سے صحبت کر نیکو اپنے اوپر حرام کر لیا بس رٹی کپڑے اور پڑی رہے غصہ اس کے چھوڑنے کی نیت نہیں فقط صحبت کر نیکو اپنے اوپر حرام کر لیا ہو اسکو شرع میں ظہار کہتے ہیں اسکا حکم یہ ہے کہ وہ عورت رہیگی تو اسی نکاح میں لیکن جنہنگ اسکا کفارہ نہ ادا کرے تب تک صحبت کرنا یا جوانی کی خواہش کیساتھ ہاتھ لگانا منہ چومنا پیار کرنا حرام ہے جنہنگ کفارہ نہ دیا تب تک وہ عورت حرام رہیگی چاہے جے برس گزر جاویں جب کفارہ دیدے تو دونوں میاں بی بی کی طرح رہیں پھر سے نکاح کر نیکی ضرورت نہیں اور اسکا کفارہ اسی طرح دیا جاتا ہے جس طرح روزہ توڑنے کا کفارہ دیا جاتا ہے مسئلہ اگر کفارہ دینے سے پہلے ہی صحبت کر لی تو بڑا گناہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ سے توبہ استغفار کرے اور اب پکا ارادہ کرے کہ اب بے کفارہ دینے پھر کبھی صحبت نہ کرو نکاح اور عورت کو چاہتے کہ جنہنگ مرد کفارہ نہ دے تب تک اسکو اپنے پاس نہ آنے دے مسئلہ اگر بہن کی برابر یا بیٹی یا چھوٹی یا اور کسی ایسی عورت کے برابر کہا جس کے ساتھ نکاح ہمیشہ ہمیشہ حرام ہوتا ہو تو اسکا بھی حکم یہی مسئلہ کسی نے کہا تو میرے لئے سو کرے برابر ہے تو اگر طلاق دینے اور چھوڑنے کی نیت تھی تب تو طلاق پڑ گئی اور اگر ظہار کی نیت کی یعنی یہ مطلب لیا کہ طلاق تو نہیں دیتا لیکن صحبت کر نیکو اپنے اوپر حرام کئے لیتا ہوں تو کچھ نہیں ہوا۔ اسی طرح اگر کچھ نیت نہ کی ہو تب بھی کچھ نہیں ہوا مسئلہ اگر ظہار میں چار مہینے یا اس سے زیادہ مدت تک صحبت نہ کی اور کفارہ نہ دیا تو طلاق نہیں پڑی۔ اس سے ایلازم نہیں ہوتا مسئلہ جنہنگ کفارہ نہ دیوے تب تک مکینا بات چیت کرنا حرام نہیں البتہ پیشاب کی جگہ کو دیکھنا اور نہ ہنسنے کے لئے اگر ہمیشہ کیلئے ظہار نہیں کیا بلکہ کچھ مدت مقرر کر دی جیسے یوں کہا سال بھر کیلئے یا چار مہینے کیلئے تو میرے لئے ماں کے برابر ہو تو جتنی مدت مقرر کی ہو اتنی مدت تک ظہار رہیگا اگر اس مدت کے اندر صحبت کرنا چاہے تو کفارہ دیوے اور اگر اس مدت کے بعد صحبت کرے تو کچھ نہ دینا پڑیگا عورت حلال ہو جاوے گی مسئلہ ظہار میں بھی اگر فوراً انشاء اللہ کہہ دیا تو کچھ نہیں ہوا

۱۵ و ۱۶ ہادیہ ص ۲۹

۱۲ ص ۲۹

۱۳ و ۱۴ اذا شکتہا

لن لا یحیل لہ النظر الیہا

علی التابیدین حارمہ

مثل اخنہ و عمتہ او امہ

من الرضا خ ۱۲

ہادیہ ص ۲۹

۱۵ رد المحتار ص ۹۴

۱۶ و الظاہ ان الوقت

اذا کان اربعۃ اشہر

فاکثر انہ لا یكون ایلاء

لعدم رکنہ و ہو الخلف

و التعلیق ۱۲

رد المحتار ص ۹۳

۱۷ اما فی الوقت

کما اذا ظہرۃ معاوینہ

کالیوم و الشہر و السنۃ

فانہ ان قربانی تک

المدة تلزمہ الکفارة

وان لم یقر بہا خفیفت

المدة سقطت عنہ

الکفارة و بطل الظہار

کذا فی البحر و النیر ۱۲

عالمگیری ص ۵۰

۱۸ و قال انت

علی کظہر امی انشاء اللہ

تعالی لا یكون ظہار ۱۲

عالمگیری ص ۵۰

۱۹

مسئلہ نابالغ لڑکا اور دیوانہ پاگل آدمی ظہار نہیں کر سکتا۔ اگر کر لیا تو کچھ نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر کوئی غیر عورت ظہار کرے جس سے ابھی نکاح نہیں کیا ہو تو بھی کچھ نہیں ہوا اب اس سے نکاح کرنا درست ہے۔ **مسئلہ** ظہار کا لفظ اگر کسی دفعہ کہے جائے دفعہ یا تین دفعہ یہی کہا کہ تو میرے لئے ماں کے برابر ہو تو جے دفعہ کہا ہو اتنے ہی کفارے دینے پڑیں گے البتہ اگر دوسرا تیسرے مرتبہ کہنے سے خوب مضبوط اور پکے ہو جانے کی نیت کی ہو تے سے ظہار کرنا مقصود نہ ہو تو ایک ہی کفارہ دیوے۔ **مسئلہ** اگر کسی عورتوں سے ایسا کہا تو جے بیبیاں ہوں اتنے کفارے دیوے۔ **مسئلہ** اگر بیکمر کا لفظ نہیں کہا نہ مثل اور طرح کا لفظ کہا بلکہ یوں کہا تو میری ماں ہو یا یوں کہا تو میری بہن ہو تو اس سے کچھ نہیں ہوا۔ عورت حرام نہیں ہوتی لیکن ایسا کہنا بڑا اور گناہ ہے اسی طرح بچانے وقت یوں کہنا میری بہن فلاں کام کر دے یہی بڑا ہی ننگر ہے۔ بھی کچھ نہیں ہونا۔ **مسئلہ** کسی نے یوں کہا اگر تجھ کو رکھوں تو ماں کو رکھوں۔ یا یوں کہا اگر تجھ سے صحبت کروں تو گویا ماں سے کروں اس سے کچھ نہیں ہوا۔ **مسئلہ** اگر یوں کہا تو میری لڑکیوں کی طرح حرام ہو تو اگر طلاق دینے کی نیت ہو تو طلاق پڑے گی اور اگر ظہار کی نیت کی ہو یا کچھ نیت کی ہو تو ظہار ہو گا۔ کفارہ دیکر صحبت کرنا درست ہے۔

کفارہ کا بیان

بقیہ ص ۲۶

مسئلہ ظہار کا کفارہ اسی طرح ہے جس طرح روزہ توڑنے کا کفارہ ہے۔ دونوں میں کچھ فرق نہیں وہاں ہم نے خوب کھول کھول کے بیان کیا ہے وہی نکال کر دیکھ لو۔ اب یہاں بعض ضروری باتیں جو وہاں نہیں بیان ہوئیں ہم بیان کرتے ہیں۔ **مسئلہ** اگر طاقیت ہو تو مرد ساٹھ روزے لگاتا رکھے بیچ میں کوئی روزہ چھوٹے نہ پاوے اور جب تک روزے ختم نہ ہو چکیں تب تک عورت سے صحبت نہ کرے مگر روزے ختم ہونے سے پہلے اسی عورت سے صحبت کر لی تو اب سب روزے پھر سے رکھے چاہے دن کو اس عورت سے صحبت کی ہو بارات کو اور چاہے قصداً ایسا کیا ہو یا بھولے سے سب ایک ہی حکم ہے۔ **مسئلہ** اگر شروع ہینہ یعنی پہلی تاریخ سے روزے رکھنا شروع کئے تو پورے دو ہینے روزے رکھ لے چاہے پورے ساٹھ دن ہوں اور تین تیس دن کا ہینہ ہو یا اس سے کم دن ہوں طرح کفارہ ادا ہو جاوے گا۔ اگر پہلی تاریخ سے روزے رکھنا نہیں شروع کئے تو پورے ساٹھ دن روزے رکھے۔ **مسئلہ** اگر کفارہ روزے سے روکا کر ہاتھ ادا کر کفارہ پورا ہونے سے پہلے دن کو بارات کو بھول کر وہی روزہ ہو گیا تو کفارہ دہرانا پڑے گا۔ **مسئلہ** اگر روزے کی طاقیت ہو تو ساٹھ فقیروں کو دو وقت کھانا کھلاوے یا کچا اناج دے۔ اگر فقیروں کو ابھی نہیں کھلا چکا تھا کہ بیچ میں صحبت کر لی تو گناہ تو ہوا مگر اس صورت میں کفارہ دہرانا نہ پڑے گا اور کھانا کھلائی سب وہی صورت ہو جو وہاں بیان ہو چکی۔ **مسئلہ** کسی کے ذمے ظہار کے دو کفارے تھے اس نے ساٹھ مسکینوں کو چار چار سیر گہیوں دیتے اور یہ سمجھا کہ ہر کفارہ سو سو دو سیر دیتا ہوں اسلئے دونوں کفارے ادا ہو گئے تب بھی ایک ہی کفارہ ادا ہوا۔ دوسرا کفارہ پھر دیوے اور اگر ایک کفارہ روزہ توڑنے کا تھا دوسرا ظہار کا اس میں ایسا کیا تو دونوں ادا ہو گئے۔

لعان کا بیان

بقیہ ص ۲۶

مسئلہ جب کوئی اپنی بی بی کو زنا کی تہمت لگا دے یا جو لڑکا پیدا ہوا اسکو کہے کہ یہ میرا لڑکا نہیں معلوم کس کا ہے تو اس کا حکم یہ ہے کہ عورت قاضی اور شرعی حاکم کے پاس فریاد کرے تو حاکم دونوں سے تم لپوے پہلے شوہر اس طرح کہلاوے میں غلام کو گواہ کر کے

۱۰ شرط (ای الظہار)

فی المرأة کو نہا و جتہ و فی

الرجل کو نہ من المالكفاؤ

فلا یصح ظہار الذی کالصبی

والمحزون ۱۲ عالمگیری

ص ۱۲

۱۲

۱۲ درختار ص ۹۹

۱۲ ہدایہ ص ۲۹

۱۲ درختار ص ۹۹

۱۲ درختار ص ۹۹

۱۲ عالمگیری ص ۱۲

۱۲ عالمگیری ص ۱۲

۱۲ درختار ص ۹۹

۱۲ درختار ص ۹۹

۱۲ درختار ص ۹۹

۱۲ درختار ص ۹۹

۱۲ درختار ص ۹۹

۱۲ درختار ص ۹۹

۱۲ درختار ص ۹۹

۱۲ درختار ص ۹۹

۱۲ درختار ص ۹۹

۱۲ درختار ص ۹۹

۱۲ درختار ص ۹۹

۱۲ درختار ص ۹۹

۱۲ درختار ص ۹۹

۱۲ درختار ص ۹۹

۱۲ درختار ص ۹۹

۱۲ درختار ص ۹۹

۱۲ درختار ص ۹۹

۱۲ درختار ص ۹۹

۱۲ درختار ص ۹۹

۱۲ درختار ص ۹۹

۱۲ درختار ص ۹۹

۱۲ درختار ص ۹۹

۱۲ درختار ص ۹۹

۱۲ درختار ص ۹۹

۱۲ درختار ص ۹۹

۱۲ درختار ص ۹۹

۱۲ درختار ص ۹۹

۱۲ درختار ص ۹۹

کر کے کہتا ہوں کہ جو تہمت میں نے اسکو لگائی ہے اس میں میں سچا ہوں چار دفعہ اسی طرح شوہر کے پھر پانچویں دفعہ کہے
اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر خدا کی لعنت ہو جو بے پانچویں دفعہ کہے چکے تو عورت چار مرتبہ اس طرح کہے میں خدا کو گواہ کر کے
کہتی ہوں کہ اس نے جو تہمت مجھے لگائی ہے اس تہمت میں یہ جھوٹا ہے اور پانچویں دفعہ کہے اگر اس تہمت لگانے میں سچا
ہو تو مجھ پر خدا کا غضب ٹوٹے جب دونوں قسم کھا لیوں تو حاکم دونوں میں جلدی کر دیگا اور ایسا طلاق باتن پڑ جاوے گی اور
اب یہ لڑکا باپ کا نہ کہا جاوے گا۔ اس قسم قسمی کو شرع میں لعان کہتے ہیں۔

عَدَّت کا بیان

حوالہ دادہ ۲۶

مسئلہ جب کسی کامیاں طلاق دیدے یا خلع و ایلا وغیرہ کسی اور طرح سے نکاح ٹوٹ جائے یا شوہر مر جائے تو ان صورتوں
میں نفوڑی مدت تک عورت کو ایک گھر میں رہنا پڑتا ہے جو تک یہ مدت ختم نہ ہو چکے تب تک کہیں اور نہیں جاسکتی نہ کسی
مرد سے اپنا نکاح کر سکتی ہے جب وہ مدت پوری ہو جائے تو جو جی چاہے کرے اس مدت گزارنے کو عدت کہتے ہیں مسئلہ اگر کسی
نے طلاق دیدی تو تین حیض آنے تک شوہر ہی گھر جیسے طلاق ملی ہو وہیں بیٹھی رہے اس گھر سے باہر نہ نکلے نہ دن کو نہ رات کو نہ
کسی دوسرے سے نکاح کرے جب پورے تین حیض ختم ہو گئے تو عدت پوری ہو گئی اچھا جی چاہے جائے مرنے خواہ ایک طلاق دی ہو یا دو
تین طلاق دی ہوں اور طلاق بائن ہی ہو یا رجعی سب ایک حکم ہے مسئلہ اگر چھوٹی لڑکی کو طلاق مل گئی جسکو ابھی حیض نہیں آیا تھا
بڑھیا ہو کہ اب حیض آنا بند ہو گیا ہو ان دونوں کی عدت تین مہینے ہیں تین مہینے بیٹھی رہے اسکے بعد اختیار ہے جو چاہے کرے مسئلہ کسی
لڑکی کو طلاق مل گئی اُس نے مہینوں کے حساب سے شروع کی۔ پھر عدت کے اندر ہی ایک یا دو مہینہ کے بعد حیض آگیا تو اب پورے تین
حیض آنے تک بیٹھی رہے جب تک تین حیض پورے نہ ہوں عدت ختم نہ ہوگی مسئلہ اگر کسی کو بیٹھ ہوا اور اسی زمانہ میں طلاق مل گئی تو
بچہ پیدا ہونے تک بیٹھی رہے یہی اسکی عدت ہے جو بچہ پیدا ہو گیا تو عدت ختم ہو گئی طلاق ملنے کے بعد نفوڑی ہی دیر میں اگر بچہ
پیدا ہو گیا تب بھی عدت ختم نہ ہوگی مسئلہ اگر کسی نے حیض کو زمانہ میں طلاق دیدی تو جس حیض میں طلاق دی ہو اس حیض کا کچھ بقا
نہیں اسکو چھوڑ کر تین حیض اور پورے کر کے مسئلہ طلاق کی عدت اسی عورت پر ہے جسکو صحبت کے بعد طلاق ملی ہو یا صحبت تو ابھی نہیں
ہوئی مگر میاں بی بی میں تنہائی کیجاتی ہو چکی ہو تب طلاق ملی چاہے اسی تنہائی ہوئی ہو جس پورا مہر دلایا جاتا ہو یا اسی تنہائی ہوئی
جس پورا مہر واجب نہیں ہوتا مہر حال عدت بیٹھنا واجب ہے اور اگر ابھی بالکل کسی قسم کی تنہائی نہ ہونے پائی تھی کہ طلاق مل گئی تو اسی
عورت پر عدت نہیں جیسا کہ اوپر آچکا ہے مسئلہ غیر عورت کو اپنی بی بی سمجھ کر دھوکہ سی صحبت کر لی پھر معلوم ہوا کہ بی بی نہ تھی
تو اس عورت کو بھی عدت بیٹھنا ہوگا۔ جب تک عدت ختم نہ ہو چکے تب تک اپنی شوہر کو بھی صحبت نہ کرنے دے نہیں تو دونوں گناہ
ہوگا۔ اسکی عدت بھی یہی ہو جو ابھی بیان ہوئی۔ اگر اس نے بیٹھ رہ گیا تو بچہ ہونے تک انتظار کرے اور عدت بیٹھے۔ یہ سچا حرامی نہیں اسکا
نسب ٹھیک ہے جس نے دھوکہ سی صحبت کی ہو اسی کا لڑکا ہو مسئلہ کسی نے بے قاعدہ نکاح کر لیا جیسے کسی عورت سے نکاح کیا تھا
پھر معلوم ہوا کہ اس شوہر ابھی زندہ ہے اور اُس نے طلاق نہیں دی یا معلوم ہوا کہ اس مرد عورت نے بچپن میں ایک عورت کا دھوپیا

۱۵ ہی انتظار دینا مطلوب
بلازم المرأة بعد الزکاح
حقیقۃً و مشتبہً المتاکد
بالذخول او الموت ۱۲
عالمگیری ص ۵۲۶ ج ۱
۱۵ ہایہ ص ۵۲۶ ج ۲
ص ۴۰ ج ۱۲
۱۵ وان كانت من لا
تحیض من صغیر او کبر
فعدتها ثلثة اشهر و کذا
المتی بلغت بالن و لم
تحض ۱۲ ہایہ ص ۵۲۶ ج ۲
۱۵ و المختار ص ۵۲۶ ج ۱
۱۵ و فی حق الحامل
وضع جمیع حملها ای بلا
تقدیر بمدة سوار ولدت
بعد الطلاق او الموت
نیوم اقل ۱۲ درو
رد المختار ص ۵۳۱ ج ۲
۱۵ عالمگیری ص ۵۲۶ ج ۱
۱۵ عالمگیری ص ۵۲۶ ج ۱
و ہایہ ص ۵۲۶ ج ۲
۱۵ اذا دخل الرجل
بالمرأة على وجه شبهه
او نکاح فاسد فعليه
المهر و علیها العدة عالمگیری
ص ۵۲۶ ج ۱
الدول للفرش
الحقیقی وان کان فاسداً
۱۲ رد المختار ص ۵۲۶ ج ۲
۱۵ رد المختار ص ۵۲۶ ج ۲
و در ص ۵۳۱ ج ۱۲

اسکا حکم یہ ہو کہ اگر مرد نے اُس سے صحبت کر لی پھر حال کھلنے کے بعد جدائی ہو گئی تو بھی عدت بیٹھنا پڑے گی جس وقت سے مرنے تو بہر کے جدائی اختیار کی اسی وقت سے عدت شروع ہو گئی اور اگر ابھی صحبت نہ ہونے پائی ہو تو عدت واجب نہیں بلکہ ایسی عدت سے اگر خوب تنہائی دیکھائی بھی ہو چکی ہو تب بھی عدت واجب نہیں عدت جب ہی ہو کہ صحبت ہو چکی ہو مسئلہ عدت کے اندر کھانا کپڑا اسی مرنے کے ذمہ واجب ہے جس نے طلاق دی اور اسکا بیان اچھی طرح آگے آتا ہے مسئلہ کسی نے اپنی عورت کو طلاق بائن دی یا تین طلاقیں دیدیں پھر عدت کے اندر دھوکہ میں اس سے صحبت کر لی تو اب اس دھوکہ کی صحبت کی وجہ سے ایک عدت اور واجب ہو گئی اب تین حیض اور پورے مکرے جب تین حیض اور گزرا جائیگے تو دونوں عدتیں ختم ہو جائیگی مسئلہ مرنے کے بعد طلاق بائن دیدی اور جس گھر میں عدت بیٹھی ہو اسی میں وہ بھی رہتا ہے تو خوب اچھی طرح پردہ باندھ کے رکھ کر

موت کی عدت کا بیان

بقیہ ص ۲۶

مسئلہ کسی کا شوہر مر گیا تو وہ چار مہینے اور دس دن تک عدت بیٹھے شوہر کے مرنے وقت جس گھر میں رہا کرتی تھی وہی گھر میں رہنا چاہیے باہر نکلنا درست نہیں البتہ اگر کوئی غریب عورت ہو جس کے پاس گزارے کے موافق خرچ نہیں لے سکتا کھانا پکانے وغیرہ کی نذر کری کر لی اُسکو جانا اور نکلنا درست ہے لیکن رات کو اپنی گھر ہی میں رہا کر چاہیے صحبت ہو چکی ہو یا نہ ہو تو اور چاہیے قسم کی تنہائی دیکھائی ہو تو ہو یا نہ ہو تو ہو اور چاہیے حیض آتا ہو یا نہ آتا ہو سب ایک حکم ہے کہ چار مہینے دس دن عدت بیٹھنا چاہئے البتہ اگر وہ عورت پیٹ سے تھی اس حالت میں شوہر مرنا تو بچہ پیدا ہونے تک عدت بیٹھے اب مہینوں کا کچھ اعتبار نہیں ہے اگر مرنے سے دو چار گھڑی بعد بچہ پیدا ہو گیا تب بھی عدت ختم ہو گئی مسئلہ گھر بھر میں جہاں جی چاہیے ہے یہ جو دستور ہے کہ خاص ایک جگہ مقدر کر کے رہتی ہو کہ غمزدہ کی چار پائی اور غمزدہ وہاں سوتلے نہیں پاتی یہ بالکل مہمل اور دامیہا ہو سکو چھوڑ دینا چاہئے مسئلہ شوہر نابالغ بچہ تھا اور جب وہ مرنا تو اسکو پیٹ تھا تب بھی اسکی عدت بچہ ہونے تک ہے لیکن یہ لڑکا حرامی شوہر کا نہ کہا جاوے گا مسئلہ اگر کسی کامیاں چاند کی پہلی تاریخ مر اور عورت کو حمل نہیں تو چاند کے حساب سے چار مہینے دس دن پورے کرے اور اگر پہلی تاریخ نہیں مرا ہو تو ہر مہینے تیس دن کا لگا کر چار مہینے دس دن پورے کرنا چاہئے اور طلاق کی عدت بھی حکم ہے کہ اگر حیض نہیں آتا نہ پیٹ ہو اور چاند کی پہلی تاریخ طلاق مل گئی تو چاند کے حساب سے تین مہینے پورے کرے چاہئے تیس دن چاند ہو یا تین دن کا اور اگر پہلی تاریخ طلاق نہیں ملی ہو تو ہر مہینے تیس دن کا لگا کر تین مہینے پورے کرے مسئلہ کسی نے بے نقاح نکاح کیا تھا جیسے بے گواہوں کے نکاح کر لیا یا بہنوتی سے نکاح ہو گیا اور اُس کی بہن بھی اب تک اس کے نکاح میں ہو چوہ شوہر مر گیا تو ایسی عورت جس کا نکاح صحیح نہیں ہوا مرنے کے بعد چار مہینے دس دن عدت بیٹھے بلکہ تین حیض تک عدت بیٹھے حیض نہ آتا ہو تو تین مہینے اور حمل سے ہونو بچہ ہونے تک بیٹھے مسئلہ کسی نے اپنی بیماری میں طلاق بائن دیدی اور طلاق کی عدت ابھی پوری نہ ہونے پائی تھی کہ وہ مر گیا تو دیکھو کہ طلاق کی عدت بیٹھنے میں زیادہ دن لگیں گے یا موت کی عدت پوری کرنے میں جس عدت میں زیادہ دن لگیں گے وہ عدت پوری کرے اور اگر بیماری میں طلاق رجعی دی ہے

۱۰ ہدایہ ص ۲۳ ج ۲

۱۱ ہدایہ ص ۴۰ ج ۲

۱۲ عالمگیری ص ۵۱ ج ۲
کشوری

۱۳ عالمگیری ص ۵۱ ج ۲
کشوری

۱۴ عالمگیری ص ۵۱ ج ۲
کشوری

۱۵ وافات الصغیر
عن امرة و بہا حبل
فقد نہان لضع حملہا
ولا ثبت نسب الولد
ہدایہ ص ۲۰ ج ۲
در مختار ص ۲۵۴ ج ۱

۱۶ شامی ص ۶۰ ج ۲

۱۷ ہدایہ ص ۲۰ ج ۲
عالمگیری ص ۵۱ ج ۱

۱۸ در مختار ص ۲۵۴ ج ۱
ہدایہ ص ۲۰ ج ۲

اور ابھی عدت طلاق کی نگذری تھی کہ شوہر مر گیا تو اس عورت پر وفات کی عدت لازم ہے مسئلہ کسی کامیاں مر گیا مگر اس کو خبر نہیں ملی۔ چار مہینے دس دن گزر چکے کے بعد خبر آئی تو اس کی عدت پوری ہو چکی۔ جب خبر ملی ہے تب سے عدت بیٹھنا ضروری نہیں۔ اسید طرح اگر شوہر نے طلاق دیدی مگر اس کو نہ معلوم ہوا۔ بہت دنوں کے بعد خبر ملی۔ جتنی عدت اسکے ذمہ تھی وہ خبر ملنے سے پہلے ہی گزر چکی تو اس کی بھی عدت پوری ہو گئی۔ اب عدت بیٹھنا واجب نہیں مسئلہ کسی کام کے لئے گھر سے باہر کہیں گئی تھی یا اپنی پڑوسن کے گھر گئی تھی کہ اتنے میں اس کا شوہر مر گیا اب فوراً وہاں سے چلی آوے اور جس گھر میں رہتی تھی وہیں رہے مسئلہ۔ مرنے کی عدت میں عورت کو روٹی کپڑا نہ دلایا جاوے گا اپنے پاس سے خرچ کرے مسئلہ بعض جگہ دستور ہے کہ میان کے مرنے کے بعد سال بھر تک عدت کے طور پر بیٹھ رہتی ہے یہ بالکل حرام ہے۔

۱۵ ہایہ ص ۲۰۵ ج ۲

۱۶ ہایہ ص ۲۰۹ ج ۲

۱۷ ہایہ ص ۲۰۳ ج ۱

۱۸ مشکوٰۃ ص ۲۸۹ ج ۱

روٹی کپڑے کا بیان

بقیہ ص ۲۰۴

مسئلہ۔ بی بی بہت چھوٹی ہے کہ صحبت کے قابل نہیں تو اگر مرد نے کام کاج کیلئے یا اپنا دل بہلانے کے لئے اس کو اپنے گھر رکھ لیا تو اس کا روٹی کپڑا مرد کے ذمہ واجب ہے اور اگر نہ رکھا میکے بھیجے یا تو واجب نہیں اور اگر شوہر چھوٹا نا بالغ ہو لیکن عورت بڑی ہے تو روٹی کپڑا ملے گا۔

۱۹ ہایہ ص ۲۱۰ ج ۲

لہنے کے لئے گھر ملنے کا بیان

بقیہ ص ۲۰۹

مسئلہ اگر نکاح عورت ہی کی وجہ سے ہوا جیسے سوتیلے لڑکے سے بچنس لگی یا جوانی کی خواہش سے فقط ہاتھ لگا یا کچھ اور نہیں ہوا۔ اس لئے مرد نے طلاق دے دی یا وہ بددین کا فر ہو گئی۔ اسلام سے پھر گئی۔ نکاح ٹوٹ گیا تو ان سب صورتوں میں عدت کے اندر اس کو روٹی کپڑا نہ ملیگا۔ البتہ لہنے کا گھر ملیگا۔ ہاں اگر وہ خود ہی چلی جائے تو اور بات ہے پھر نہ دیا جاوے گا۔

۲۰ ہایہ ص ۲۱۲ ج ۲

لڑکے کے حلالی ہونے کا بیان

بقیہ ص ۲۱۱

مسئلہ میاں پردیس میں ہے اور مدت ہو گئی برسیں گزرتیں کہ گھر نہیں آیا اور یہاں لڑکا پیدا ہو گیا تب بھی وہ حرامی نہیں اسی شوہر کا ہے۔ البتہ اگر وہ خبر پا کر انکار کرے گا تو لعان کا حکم ہوگا۔

۲۱ بحر الرائق ص ۱۵۵ ج ۲

تمام شد بہشتی زیور حصہ چہارم

۲۲ یہ مطلب نہیں کہ واقع میں وہ شوہر کے نطفہ سے ہے بلکہ باعتبار قوانین شریعت اسے شوہر کا کہیں گے چنانچہ میراث وغیرہ کا وہ حقدار ہوگا ۱۲

ضمیمہ اولیٰ بہشتی زیور سماء بہشتی جو بہشتی چوچہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نکاح کی فضیلت اور اسکے حقوق کا بیان

حدیث میں ہے کہ دنیا صرف ایک استعمال کی چیز ہے اور دنیا کی استعمالی چیزوں میں سے کوئی چیز نیک عورت کے افضل نہیں
یعنی دنیا میں اگر نیک عورت میسر آجائے تو بہت بڑی غنیمت اور حق تعالیٰ کی رحمت ہے کہ خاوند کی راحت اور اسکی فلاح و اربک
سبب دنیا میں بھی ایسی عورت کے راحت میسر ہوتی ہو اور آخرت کے کاموں میں بھی مدد ملتی ہی حدیث میں ہے کہ فرمایا جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح میں طریقہ اور میری سنت (مکوئ) ہے سو جو نہ عمل کرے میری سنت (مکوئ) پر تو وہ مجھ سے نہیں
یعنی مجھ سے اور اس سے کوئی علاقہ نہیں یہ زجر اور ڈانٹ ہے ایسے شخص کو جو سنت پر عمل نہ کرے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
و سلم کی خلقی کا بیان ہے ایسے شخص پر سوا ست بہت کچھ پرہیز لازم ہے اور مسلمان کو کیسے چین پرستنا ہے کہ درادیر بھی جناب سول
اللہ صلعم اس سے ناراض رہیں اللہ اس ن سے پہلے موت دیدیں جس روز مسلمان کو اللہ و رسول کی نافرمانی گوارا ہو اور اللہ
میں ہو نکاح کرو اسلئے کہ میں فخر کرونگا قیامت میں تمہارے ذریعہ سے (اور) امتوں پر یعنی جناب سول اللہ صلعم کو یہ بات
بہت پسند ہے کہ آپ کی امت کثرت ہو اور دوسری امتوں زیادہ ہوتا کہ ان کی کثرت اعمال کی وجہ سے آپکو بھی ثواب اور قرب الہی
زیادہ میسر ہو اسلئے کہ جو کوئی آپکی امت میں جو کچھ بھی عمل کرتا ہو وہ آپ ہی کی تعلیم کے سبب تاہو پس جس قدر زیادہ عمل کرنے والے
ہوں گے اسی قدر آپکو ان کی تعلیم کر نیکا ثواب زیادہ ہوگا یہاں یہ بات بھی معلوم ہو گئی کہ جہانکام بھی اور جس طرح بھی ہو سکے قرب
الہی کے وسیلے اور اعمال کثرت سے اختیار کرے اور اس میں کوتاہی نہ کرے اور حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن کل صفیں ایک سو ستی
ہوں گی جن میں چالیس صفیں اور امتوں کے لوگوں کی ہوں گی اور اسی صفیں جناب سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی ہوں گی سبحان اللہ
کیا دل داری منظور ہے حق تعالیٰ کو جناب سول اللہ صلعم کی) اور جو شخص صاحبِ صحت ہو یعنی عورت کے حقوق ادا کر سکے (تو چاہئے کہ
نکاح کرے اور جو نہ پاوے (اس قدر سال کہ عورت کے حقوق اس سے ادا کرے) تو اس پر روزہ ہے یعنی روزہ لکھے اس شہوت
میں کمی ہو جاوے گی) پس بیشک روزہ اسکے لئے مثل رگ شہوت مل دینے کے ہے اگر عورت کی خواہش مرکو بہت زیادہ نہ ہو بلکہ
معتدل اور درمیانی درجہ کی ہو اور عورت کے ضروری خرچ اٹھانے پر قادر ہو تو ایسے شخص کیلئے نکاح سنت ہو کہ وہ عورت کو
اعلیٰ درجہ کا تقاضا ہو یعنی بہت خواہش ہو تو ایسے شخص کیلئے نکاح واجب اور ضروری ہے اسلئے کہ اندیشہ ہے خدا نخواستہ زمان میں
ہو گیا تو حرام کاری کا گناہ ہو گا اور اگر باوجود سخت تقاضائے شہوت کے اس قدر رطافت نہیں کہ عورت کے ضروری حقوق ادا کر سکیگا
تو یہ شخص کثرت سے روزے لکھے پھر جب اتنی گنجائش ہو جاوے کہ عورت کے حقوق ادا کرنے پر قادر ہو تو نکاح کرے حدیث میں ہے کہ

اولاً دجنت کا پھول ہو اور مطلب یہ ہے کہ جنت کے پھولوں سے جیسی مسرت اور فرحت حاصل ہوگی ویسی ہی راحت اور مسرت
 ولاد کو دیکھ کر حاصل ہوتی ہو اور اولاد نکاح کے ذریعہ سے میسر آتی ہے حدیث میں ہے کہ تحقیق آدمی کا درجہ جنت میں بلند کیا جاتا
 ہو سو وہ کہتا ہے کہاں سے ہے میرے لئے یہ کہ (یعنی وہ کہتا ہے کہ یہ رتبہ مجھے کیسے ملا۔ میں نے تو ایسا عمل کوئی نہیں کیا جس کا
 یہ ثواب ہو پس کہا جاتا ہے اس آدمی سے یہ سبب مغفرت طلب کرنے تیری اولاد کے ہے تیری لئے (یعنی تیری اولاد نے ہم
 سے تیرے لئے استغفار کی اسکی بذلت یہ وجہ تجھ کو غایت ہوا) حدیث میں ہے تحقیق وہ بچہ جو حمل سے گر جاتا ہو یعنی بغیر
 دن پورے ہوئے پیدا ہو جاتا ہے اپنے پروردگار سے جھگڑ چکا جبکہ اسکے ماں باپ جہنم میں داخل ہو گئے (یعنی حق تعالیٰ سے
 مبالغہ کیسا تھ سفارش کریگا کہ میری والدین کو دوزخ سے نکال دو اور حق تعالیٰ اپنی غایت کی وجہ سے اسکا اس جھگڑنے کو قبول
 فرماوینگے اور اسکی ناز برداری کریں گے پس کہا جاوینگا اسے سقط جھگڑا کر نیوالے اپنے رب داخل کر دے اپنے والدین کی جنت میں پس
 کھینچ لیا کیچہ ان دونوں کو اپنے ناز سے یہاں تک کہ داخل کر دیگا ان دونوں کو جنت میں معلوم ہوا کہ آخرت میں الٰہی ولاد بھی کام
 آوے گی جو نکاح کا نتیجہ ہے) حدیث میں ہے کہ بیشک جس وقت دیکھتا ہو مرنے پر اپنی عورت کی طرف اور عورت دیکھتی ہو مرد کی طرف تو دیکھتا ہے
 اللہ تعالیٰ دونوں کی طرف رحمت کی نظر سے رواہ مسند بن علی فی مشیختہ الراعی فی تاریخہ عن ابن سعید مرفوعاً بلفظ
 ان الرجل اذا نظر الى امراته ونظرت اليه نظر الله تعالى اليهما نظرة رحمة حدیث میں ہے کہ حق تعالیٰ پر حق ہے یعنی حق
 تعالیٰ نے اپنی رحمت اپنے ذمہ یہ بات مقرر فرمائی ہے مگر فی اشخاص کی جو نکاح کئے پاکدامنی حاصل کر لیا اس چیز سے جسے اللہ
 نے حرام کیا ہو (یعنی زنا سے محفوظ رہنے کیلئے جو شادی کئے اور نیت اطاعت حق کی ہو تو خرچ وغیرہ میں اللہ تعالیٰ اسکی مدد
 فرماوینگے) حدیث میں ہے عیالدار شخص کی دو کتیں (نماز) کی بہتر ہیں مجروح شخص کی بیانی رکعتوں سے اور دوسری حدیث میں
 بجائے بیانی کے شتر کا عدد آیا ہو سو مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ شتر اشیاء کی ہے جن میں ہے جو ضروری حق اہل عیال کا ادا کئے اور بیانی
 اس کے حق میں ہیں جو ضروری حقوق سے زیادہ انکی خدمت کے جان اور مال اور سچی عادت والحدیث رواہ تمام فی فوائد
 والضياع عن النسر مرفوعاً بلفظ رقعان من المتاهل خير من اثنين شاميين لكمة من الغرب وسنة صحيح حدیث میں ہے
 کہ بیشک بہت بڑا گناہ خدا کے نزدیک ضائع کرنا اور انکی ضروری خدمت میں کمی کرنا ہے مرد کا ان لوگوں کو جو نکاح خرچ اسکے
 ذمہ ہے رواہ الطبرانی عن ابن عمر مرفوعاً بلفظ ان اکبر الاثم عند الله ان يعين الرجل من يقيت كذا في كذا العال
 حدیث میں ہے کہ میں نے نہیں چھو اپنے بچہ کوئی فتنہ جو زیادہ ضرر دینے والا ہو مردوں کو عورتوں (کے فتنہ) سے (یعنی مردوں کے
 حق میں عورت کے فتنہ سے بڑھ کر کوئی فتنہ ضرر دینے والا نہیں کہ انکی محبت میں جھجیں ہو جلتے ہیں اور خدا اور رسول کے حکم کی پرواہ
 نہیں کرتے لہذا چاہئے کہ ایسی محبت عورتوں سے نہ کئے کہ جہیں شریعت کے خلاف کام کرنے پڑیں مثلاً وہ مرد کی حیثیت زیادہ
 کھانے پینے کو مانگیں تو ہرگز ان کی خاطر کرنے کو رشوت وغیرہ لے بلکہ مال حلال سے جو اللہ تعالیٰ دے انکی خدمت کر دے اور
 عورتوں کو تعلیم تادیب کرتا ہے اور بیباک و گستاخ نہ کر دے عورتوں کی عقل ناقص ہوتی ہے انکی اصلاح کا خاص طور پر انتظام اللہ

رواہ الکلیب الترمذی ۱۱
 رواہ احمد و غیرہ ۱۲
 یعنی تا نام حمل ۱۳
 یعنی آئول مال ۱۴
 رواہ ابن ماجہ ۱۵
 رواہ ابن عدی ۱۶
 ولفظ رقعان من الترمذی
 الفضل من جمیع کتبہ عن النسر مرفوعاً

حدیث میں ہے کہ پیغام نکاح کا کوئی تم میں سے نہ دیوے اپنے بھائی کے پیغام پر پہنچانے کے وہ بھائی نکاح کر لے یا پھوڑے
 (یعنی جب ایک شخص نے کہیں پیغام نکاح کا دیا ہو اور ان لوگوں کی کچھ مرضی بھی پائی جاتی ہو کہ وہ اس شخص سے نکاح کرنے کو
 کچھ راضی ہیں تو دوسرے شخص کو اس جگہ ہرگز پیغام نہ دینا چاہئے۔ ہاں اگر وہ لوگ خود اس پہلے شخص کو انکار کر دیں یا وہ خود
 ہی واپس اپنا ارادہ منقطع کر دے یا ان لوگوں کی ابھی بالکل مرضی اس شخص کیساتھ نکاح کر نیکی نہیں پائی جاتی تو اب دوسرے
 کو اس لڑکی کا پیغام دینا درست ہو اور یہی حکم خرید و فروخت کے بھاؤ کر نیکیا ہو کہ جب ایک شخص کسی خریدنے یا فروخت
 کرنے کا بھاؤ کرے یا ہر تو دوسرے کو جب تک اس کا معاملہ علیحدہ نہ ہو جاوے اسکے بھاؤ پر بھاؤ کرنا نہیں چاہئے جبکہ باہم
 خرید و فروخت کی کچھ مرضی معلوم ہوتی ہو۔ خوب سمجھ لو اور اس حکم میں کافر بھی داخل ہے یعنی اگر کوئی کافر کسی مومن کا
 بھاؤ کرے یا ہر تو دوسرے شخص کے معاملہ کر نیکی اسکے ساتھ کچھ مرضی بھی معلوم ہوتی ہو تو مسلمان کو زیبا نہیں کہ اُس کافر کے بھاؤ
 پر اپنا بھاؤ پیش کرے) حدیث میں ہے کہ تحقیق عورت نکاح کی جاتی ہو اپنے دین کی وجہ سے اور اپنے مال کی وجہ سے اور
 اپنے حسن کی وجہ سے سو تو لازم پکڑ لے صاحب دین کو تیرے ہاتھ خاک میں ملیں (یعنی کوئی مرد تو عورت، دیندار پسند
 کرتا ہو اور کوئی مالدار اور کوئی خوب صورت تو جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ دینداری کا خیال چاہئے اور دیندار
 عورت سے نکاح کرنا اولیٰ ہے۔ ہاں اگر مثلاً ایسا موقع ہو کہ کوئی عورت دیندار ہے لیکن اتنی بد شکل ہے کہ طبیعت کسی طرح
 اسے قبول نہیں کرتی اور اندیشہ ہے کہ اگر ایسی عورت سے نکاح کیا جاوے تو باہم میاں بی بی میں موافقت نہ ہے گی،
 اور عورت کے حتیٰ ادا کرنے میں کوتاہی ہوگی تو ایسے وقت ایسی عورت سے نکاح نہ کرے اور تیرے ہاتھ خاک میں مل
 جاوے یہ عربی محاورہ ہے اور مختلف موقعوں پر استعمال ہوتا ہے۔ یہاں پر اس سے دیندار عورت کی رغبت دلانا مراد ہے)
 حدیث میں ہے بیبیوں میں بہتر وہ بی بی ہے جس کا مہر بہت آسان ہو یعنی مرد سہولت سے اس کو ادا کر سکے۔ آج کل زیادتی
 مہر کا دستور بہت ہو گیا ہے لوگوں کو اس رسم سے بچنا چاہئے) حدیث میں ہے کہ اپنے لفظوں کیلئے (عذر محل و جگہ)
 پسند کرو اسلئے کہ عورتیں (بچے) جنتی ہیں اپنے بھائیوں اور اپنی بہنوں کی مانند یعنی نیک بخت اور شریف خاندان کی
 عورت سے نکاح کرو۔ اسلئے کہ اولاد میں خصال کی مشابہت ہوتی ہو اور گوباب کا بھی اثر ہوتا ہو مگر اس حدیث معلوم
 ہوتا ہے کہ ماں کا اثر زیادہ ہوتا ہے تو اگر ماں ایسے لوگوں میں سے ہوگی جو بد اخلاق ہیں اور دیندار شریف نہیں ہیں تو اولاد
 بھی ان ہی لوگوں کی مثل پیدا ہوگی ورنہ اولاد اچھی اور نیک بخت ہوتی، رواہ ابن ہرثمہ وابن عساکر عن عائشہؓ مرفوعاً
 بلفظ تغیر والنطفہ فان النساء یلدن اشباہاً لخواصھن) حدیث میں ہے کہ سب بڑا حق لوگوں میں خاوند کا
 ہے عورت پر اور مرد پر سب سے بڑا حق لوگوں میں اس کی ماں کا ہے یعنی بعد اللہ و رسول کے حقوق کے عورت کے ذمہ وند
 کا بہت بڑا حق ہے حتیٰ کہ اسکے ماں باپ سے بھی خاوند کا زیادہ حق ہے اور مرد کے ذمہ سب سے زیادہ حق بعد اللہ رسول
 کے حق کے بعد ان کا حق ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مرد کے ذمہ ماں کا حق، باپ کے بڑھ کر ہر وادہ الحاکم عن عائشہؓ مرفوعاً بلفظ

اعظم الناس حقاً علی المرأة و اعظم الناس حقاً علی الرجل امه و سندہ صحیح حدیث میں ہے اگر کوئی تم میں کا ارادہ کرے اپنی بیوی سے ہمبستری کا تو کہہ یسّم اللہ اللہمّ حبیبنا الشیطان و حبیب الشیطان ما رزقنا تو اگر ان کی نقدیہ میں کوئی بچہ مقدر ہوگا اس صحبت سے نہ ضرر دیگا اسکو شیطان کہے۔ حدیث۔ ایک لانی حدیث میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف سے فرمایا (واللہ و لولشاة) یعنی ولیمہ کرو اگرچہ ایک ہی بکری ہو۔ مطلب یہ ہے کہ تھوڑا ہی سامان ہو مگر دینا چاہیے۔ بہترین یہ ہے کہ عورت سے ہمبستری کرنے کے بعد ولیمہ کیا جاوے گو بہت علماء نے صرف نکاح کے بعد بھی جائز فرمایا ہے اور ولیمہ مستحب ہے۔

طلاق کی مذمت کا بیان

برائی ۱۲

حدیث میں ہے اَبْغَضُ الْحَلَالِ إِلَى اللَّهِ الطَّلَاقُ رواہ المحاکم و ابوداؤد و ابی حنہ عن ابن عمر مرفوعاً و سندہ صحیح یعنی زیادہ مبغوض اور زیادہ بری چیز حلال چیزوں میں خدا کے نزدیک طلاق ہے مطلب یہ ہے کہ طلاق حاجت کے وقت جائز رکھی گئی ہو اور حلال ہے مگر بلا حاجت بہت بری بات ہو اسلئے کہ نکاح تو باہم الفت و محبت اور روح و زوجہ کی راحت کے واسطے ہوتا ہے اور طلاق سے یہ سب بائیں جاتی رہتی ہیں اور حق تعالیٰ کی نعمت کی ناشکری ہوتی ہے۔ ایک دوسرے کو کلفت ہوتی ہے باہم عداوت ہوتی ہے۔ نیز اسکی وجہ سے بیوی کے اور اہل قرابت سے بھی عداوت پڑتی ہے جہاں تک ہو سکے ہرگز ہرگز ایسا قصد نہ کرنا چاہیے۔ میاں بیوی کو معاملات میں باہم ایک دوسرے کی برداشت چاہیے اور خوب محبت سے رہنا چاہیے جب کوئی صورت نباہ کی نہ ہو تو مضائقہ نہیں خوب سمجھ لو حدیث میں ہے کہ نکاح کرو اور طلاق نہ دو (یعنی بلا وجہ) اسلئے کہ بیشک اللہ تعالیٰ نہیں دوست رکھتا ہے بہت مزہ چکھنے والے مردوں اور بہت مزہ چکھنے والی عورتوں کو (یعنی اللہ پاک کو یہ بات پسند نہیں کہ طلاق ہو بلا ضرورت اور میاں دوسرا نکاح کرے اور بی بی دوسرا نکاح کرے ہاں اگر کوئی ضرورت ہو تو کوئی مضائقہ نہیں) حدیث میں ہے کہ نہ طلاق ہی جاوے عورتیں مگر چلتی ہی اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نہیں دوست رکھتا بہت مزہ چکھنے والے مردوں اور بہت مزہ چکھنے والی عورتوں کو (اس سے معلوم ہوا کہ اگر اسکی یارساقتی اور پاکدامنی کے باب میں کوئی خلل ہو چلے تو اسکی وجہ سے طلاق دیدینا درست ہے) اسبطرح اور بھی کوئی سبب ہو تو کچھ حرج نہیں) حدیث میں ہے نکاح کرو اور طلاق نہ دو اسلئے کہ طلاق دینے سے عرش ہلتا ہے حدیث میں ہے کہ شیطان اپنے تخت کو پانی پر رکھتا ہے پھلنے لشکروں کو بھیجتا ہے (لوگوں کے بہکانے کو) پس زیادہ قریب ان (لشکروں) کو گویں (کا ازوئے رتبہ کے شخص ہوتا ہے جو ان میں سے بڑا ہوا زوئے فتنہ کے یعنی بڑا محبوب شیطان کو وہ شخص ہوتا ہے جو بہت بڑا فتنہ برپا کرے) آتا ہو اسکے پاس) ایک ان میں کا پھر کہتا ہوں یہ کیا اور یہ کیا (یعنی یہ فتنہ برپا کیا اور یہ فتنہ برپا کیا) سو کہتا ہے شیطان تو نے کچھ نہیں کیا (یعنی تو نے کوئی بڑا کام نہیں کیا) آتا

رواہ احمد و شریف و متفق علیہ ۱۲ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نکاح کے لئے قرض لیکر تمام اقارب اور یارواری کو بخور کرنا صرف یہی نہیں بلکہ مذیدہ نہیں ہے بلکہ احادیث میں اسکی بڑی آئی ہے۔ لہذا جو کچھ اپنے پاس ہو

ایک ان میں کا پس کہتا ہی نہیں چھوڑا میں نے فلاں شخص کو بہا شک کہ جدائی کر دی میں نے اس (شوہر) کے اور اسکی بیوی کے درمیان سو قرب کر لیتا ہی اس شخص کو اپنی ذات سے یعنی اپنے گلے لگا لیتا ہی اور کہتا ہی کہ ہاں تو نے بہت بڑا کام کیا یعنی شیطان کو بہت بڑی خوشی یہ ہو کہ میاں بی بی میں جدائی کرادی جاوے۔ لہذا جہانک ہو سکے مسلمان شیطان کو خوش نہ کرے) حدیث میں ہو کہ جو عورت خود طلاق طلب کرے بغیر سخت مجبوری کے تو جنت کی خوشبو اس پر حرام ہی یعنی سخت گناہ ہوگا۔ گو بشرط اسلام پر غائمہ ہونے کے اپنے اعمال کا بدلہ بھگت کر آخر کو جنت میں داخل ہوگا۔ حدیث میں ہے کہ منترعات اور مخلعات وہ منافقات ہیں منترعات وہ عورتیں جو اپنی ذات کو مرد کے قبضہ سے نکالیں شرارت کر کے یعنی ایسی حرکتیں کریں جس سے مرد ناراض ہو کر طلاق دیدے اور مخلعات وہ عورتیں جو خاوندوں سے بلا مجبوری خلع طلب کریں اور منافقات سے مراد یہ ہے یہ خصلت منافقوں کی سی ہے کہ ظاہر کچھ اور باطن کچھ ظاہر تو نکاح ہمیشہ کیلئے ہوتا ہے اور یہ اس میں جدائی طلب کرتی ہیں اسلئے گنہگار ہونگی گو کافر نہ ہوں گی)

قرآن مجید پڑھنے کی فضیلت کا بیان

حدیث میں ہے کہ جس وقت چلے کوئی تم میں کا اپنے پروردگار سے گفتگو کرنا سوچے کہ قرآن پڑھے (یعنی قرآن کی تلاوت کرنا گو یا حق تعالیٰ سے بات چیت کرنا ہے) زیادہ غنی لوگوں میں قرآن کے اٹھانے والے ہیں (یعنی) وہ لوگ کہ جن کے سینہ میں اللہ تعالیٰ نے اس کو (یعنی قرآن کو) رکھا ہے (مطلب یہ ہو کہ جس نے قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا اس سے بڑھ کر کوئی غنی نہیں۔ اس پر عمل کر نیکی برکت سے حق تعالیٰ باطنی غنا مرحمت فرماتے ہیں اور ظاہری کشائش بھی بیسر ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک مرد کثرت سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دروازے پر آتا تھا (دنیاوی حاجتوں کے لئے) سو کہا حضرت عمرؓ نے اس مرد سے کہجا اور پڑھنا کی کتاب (یعنی قرآن مجید) سوچا لگیا وہ مرد پس نہ پایا اس کو حضرت عمرؓ نے پھر آپ اس سے ملے اور آپ اسلئے ہوئے (یعنی اس وجہ سے کچھ شرمناکیت فرمائی کہ تمہاری ہم کو تلاش حتی بلا اطلاع کہاں چلے گئے جب کوئی کثرت سے آمد و رفت رکھتا ہو پھر دفعۃً آنا چھوڑے تو انسان کو فکر ہو ہی جاتی ہے کہ نہ معلوم کہاں چلا گیا کس حال میں ہے) سو اس نے جواب میں عرض کیا کہ میں نے اللہ کی کتاب میں وہ چیز پائی جس نے مجھے عمرؓ کے دروازے سے غنی اور بے پروا کر دیا یعنی قرآن مجید میں ایسی آیت مل گئی جس کی برکت سے میری نظر مخلوق سے ہٹ گئی اور خدا تعالیٰ پر پھروسہ ہو گیا۔ تمہارے پاس دنیا کی حاجت کیلئے آتا تھا اب اگر کیا کروں۔ غالباً مراد اس قسم کے مضامین ہونگے جو اس آیت میں مذکور ہیں وَفِي السَّمَاءِ رِيشُ قُلُومٍ وَمَا تَوْعَدُ الْوَن طبعی تمہاری روزی آسمان ہی میں ہو اور جس چیز کا تم وعدہ کئے گئے ہو (وہ بھی آسمان ہی میں ہے) یعنی تمہاری روزی وغیرہ کتاب کا بندوبست تمہارے ہی دہار ہوتا ہے پھر وہ

۱۲ رواد احمد و الحاکم و غیرہما مرفوعاً بصحیح و لفظاً ایما مرفوعاً سالت زوجہا الطلاق من غیر ناس فرام علیہا راتحة الجنة ۱۳ رواد الطیب و الدیلمی ۱۴ رواد ابن کثیر

طرف متوجہ ہونے سے کیا نتیجہ۔ حدیث میں ہے کہ افضل عبادت قرآن کی قرأت ہے (یعنی بعد از نماز کے تمام نفل عبادت میں قرآن بڑھا افضل ہے) حدیث میں ہے کہ تعظیم کو قرآن کے یاد رکھنے والوں کی جس نے ان کی تعظیم کی پس بیشک اس نے میری تعظیم کی (اور آپ کی تعظیم کا واجب ہونا ظاہر ہے) حدیث میں ہے تم میں بہتر وہ لوگ ہیں جنہوں نے قرآن پڑھا اور قرآن پڑھایا۔ حدیث میں ہے جس نے قرآن پڑھایا اور عمل کیا اس چیز پر جو اس میں ہے (یعنی اسکے احکام پر عمل کیا) پہلے جاوینگے اسکے والدین کو تاج قیامت کے دن جس کی روشنی زیادہ عمدہ ہوگی آفتاب کی روشنی سے دنیا کے مکانوں میں جب کہ وہ آفتاب تم میں ہو (یعنی دنیا میں جب کہ تمہارے گھروں میں آفتاب روشن ہو جیسی اسکی روشنی ہوتی ہے بڑھ کر اس تاج کی روشنی ہوگی) پس کیا گمان ہے تمہارا اس شخص کے (نواب کے) بارہ میں جس نے (خود عمل کیا اس پر) یعنی قرآن پر جس نے عمل کیا اس کا کیا کچھ بڑا درجہ ہوگا جبکہ اسکے طفیل سے اسکے والدین کو یہ رتبہ عنایت ہوا) حدیث میں ہے جس نے قرآن پڑھا بھر خیال کیا اس نے کہ کوئی خدا کی مخلوق میں سے اس نعمت سے بڑھ کر نعمت دیا گیا ہے جو اسکو ملی ہے سو بیشک حقیر کر دیا اس نے اس چیز کو جسے اللہ تعالیٰ نے بڑھ کر دیا ہے اور بڑھادیا اس چیز کو جسے اللہ نے حقیر کیا ہے نہیں زیبا ہے قرآن جاننے والے کو تیزی کرنا اس شخص سے جو (اس سے) تیزی کرے اور نہ جہالت کرنا اس شخص سے جو (اس سے) جہالت کرے اور (ایسا نہ کرے) لیکن معاف کرے اور درگزر کرے سبب عزت قرآن کے (یعنی اہل علم اور قرآن کے جاننے والوں کو چاہئے کہ دنیا کی تمام نعمتوں سے قرآن کے علم کو اعلیٰ اور افضل سمجھیں۔ اگر انہوں نے قرآن کے علم سے بڑھ کر کسی چیز کو سمجھا تو جس چیز کو خدا نے بڑھ کر دیا تھا اس کو حقیر کر دیا اور حاکم جس چیز کو بڑھ کر دیا اس کا حقیر کرنا کس قدر بڑا جرم ہے اور اہل قرآن کو چاہئے کہ لوگوں سے جہالت اور بد اخلاقی سے پیش نہ آویں کہ قرآن کی عزت اور عظمت اسی بات کو چاہتی ہے اور اگر ان سے کوئی جہالت کرے تو اسکی جہالت کو معاف کریں) حدیث میں ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قرآن زیادہ محبوب ہے اللہ تعالیٰ کو آسمانوں سے اور زمین سے اور ان لوگوں سے جو ان (آسمانوں اور زمین) میں ہیں یعنی قرآن مجید کا درجہ تمام مخلوق سے اعلیٰ ہوا اور قرآن مجید خدا تعالیٰ کو سب سے زیادہ پیارا ہے رواہ ابو نعیم عن ابن عمر مرفوعاً بلفظ القرآن احب الی اللہ من السموت والارض ومن فیہن) حدیث میں ہے جس نے سکھائی کسی (اللہ کے) بندے کو ایک آیت خدا کی کتاب کی سو وہ (یعنی سکھانے والا) آقا ہو گیا اس (بڑھنے والے) کا نہیں لائق ہے اس (طالب علم) کو اسکی مدد نہ کرنا (موقع پر) اور نہ اس (استاد) پر (کسی دوسرے کو ترجیح دینا جس کا رتبہ استاد سے بڑا نہ ہو) پس اگر وہ (یعنی طالب علم) ایسا کرے تو اس نے توڑ دیا ایک حلقہ کو اسلام کے حلقوں میں سے (یعنی

له كنز العمال^{١٢٤} رواه الهيثمي^{١٢٥} رواه ابن مردويه وابن القيس^{١٢٦} رواه الخطيب^{١٢٧} من علم عبد الله^{١٢٨} من كتاب فهو له لا ينبغي له ان يخبر ولا يشتر عليه فان هو فعله قسم عوف من عرى الاسلام رواه ابن عدى والطبراني وابن مردويه البيهقي وابن الجارود ابن ابي عمير مرفوعاً ونقل السخاوي

ایسی حرکت کرنے سے اس نے اسلام میں بڑا فتنہ ڈالا اور بڑے عظیم الشان شریعت کے حکم کی تعمیل نہ کی جس کی بے برکتی اور سزا کا دارین میں سخت اندیشہ ہے ^{۳۲} حدیث میں ہے کہ تحقیق فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے میری امت سے وہ شخص جس نے نہ بزرگی کی ہمارے بڑے کی اور نہ رحم کیا ہمارے چھوٹے پر اور نہ پہچانا ہمارے عالم کا حق اور عالم کے اندر قرآن کے پڑھنے اور پڑھانے والے بھی آگئے اور مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص جس کی یہ حالت ہو چاری جماعت سے خارج ہے اور اس کا ایمان ضعیف ہے لہذا بڑوں کی تعظیم اور چھوٹوں پر رحم کرنا اور علماء کے حق کو پہچاننا اور ان کی تعظیم و خدمت کرنا ضرور چاہئے۔ رواہ احمد والطبرانی فی الکبیر عن عبادۃ بن الصامت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس من امتی من لم یبجل کبیرنا ویرحم صغیرنا و یعرف لعلنا منا حقہ و اسنادہ حسن ^{۳۳} حدیث میں ہے جس نے قرآن پڑھا اور اس کی تفسیر اور اسکے معنی سمجھے اور اس پر عمل نہ کیا تو دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنایا یعنی قرآن پڑھ کر اس پر عمل نہ کرنا بہت بڑا سخت گناہ ہے مگر جاہل لوگ، خوش نہ ہوں کہ ہم نے پڑھا ہی نہیں سو ہم اگر اسکے احکام پر عمل نہ کریں گے تو کچھ مضائقہ نہیں اسلئے کہ ایسے جاہل کو دو گناہ ہوں گے ایک علم حاصل نہ کرنا دوسرا عمل حاصل نہ کرنے کا ^{۳۴} حدیث میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ تحقیق فلاں شخص تمام رات قرآن پڑھتا ہے پھر جب صبح قریب ہوتی ہے تو چوری کرتا ہے آپ نے فرمایا عنقریب اس کو روک دیکو اس کا قرآن پڑھنا یعنی قرآن کی تلاوت کی برکت سے یہ حرکت چھوٹ جاوے گی۔ رواہ سعید بن منصور عن جابر بلفظ قبل یا رسول اللہ ان فلا فایقرا باللیل کله فاذا صبح سقا قال ستنہا قراتہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص قرآن شریف پڑھے اور اس کو حفظ کر لے اور اسکے حلال کو حلال سمجھے اور اسکے حرام کو حرام سمجھے داخل کرے گا اس کو اللہ تعالیٰ جنت میں اور شفاعت قبول کرے گا اس کی دس آدمیوں کے حتیٰ میں اسکے خاندان والوں میں سے کہ ان میں سب کے سب ایسے ہوں گے کہ ان کے لئے دوزخ واجب ہو چکی ہوگی۔ ^{۳۵} حدیث میں ہے کہ جس نے سنا ایک حرف خدا کی کتاب سے با وضو لکھی جائیں گی اسکے لئے دس نیکیاں (یعنی دس نیکیوں کا ثواب) اور دُور کر دیئے جائیں گے اسکے دس گناہ اور بلند کئے جاویں گے اسکے دس درجے اور جس نے پڑھا ایک حرف اللہ کی کتاب سے نماز میں بیٹھ کر (یعنی جب کہ نماز بیٹھ کر پڑھے اور نماز نفل مراد ہے اس لئے کہ فرض نماز بغیر عذر جائز نہیں اور عذر کے ساتھ جائز ہے سو عذر کے ساتھ جب بیٹھ کر نماز پڑھے تو کھڑے ہونے کے برابر ثواب ملتا ہے، ہاں نفل نماز بھی اگر کسی عذر سے بیٹھ کر پڑھے تو کھڑے ہونے کی برابر ثواب ملتا ہے) تو لکھی جاویں گی اس

۱۲ رواد ابن عدی والبیہقی ۱۳ رواد ابن کثیر المال یلفظ حسن الناس قراۃ الذی اذا قرأ آیت الذی یخشی اللہ ۱۴

کے لئے پچاس نیکیاں (یعنی اس قدر نیکیوں کا ثواب) اور دُور کر دیئے جاویں گے اسکے پچاس گناہ اور بلند کئے جاویں گے اس کے لئے پچاس درجے اور جس نے پڑھا اللہ کی کتاب (میں) سے ایک حرف کھڑے ہو کر لکھی جاویں گی اسکے لئے سو نیکیاں اور دُور کئے جاویں گے اس کے سو گناہ اور بلند کئے جاویں گے اس کے سو درجے اور جس نے قرآن پڑھا اور اسکو ختم کیا لکھے گا اللہ تعالیٰ اپنے پاس اسکے لئے ایک دُعا جو فی الحال مقبول ہو جاوے یا بعد چندے مقبول ہو حدیث میں ہے جس نے قرآن پڑھا اور پروردگار کی حمد کی اور دُوبو بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور مغفرت مانگی اپنے پروردگار سے سو بیشک اس نے بھلائی کو مانگ لیا اسکے مقام سے مطلب یہ ہو کہ بھلائی کو اس کی جگہ سے طلب کر لیا یعنی جو طریق دعا کے قبول ہونے کا تھا اس کو برتا جس سے دعا جلد قبول ہونے کی امید اور خدا کی تعریف میں خواہ الحمد للہ کہے یا کوئی اسی معنی کا کلمہ اور قرآن کی تلاوت کے بعد اس خاص طریقہ سے دعا مانگنا قبولیت میں خاص اثر رکھتا ہے جیسا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا۔ حدیث میں ہے کہ اپنی عورتوں کو سورۃ واقعہ سکھلاؤ اس لئے کہ بیشک وہ سورۃ نور کی سی ہے (یعنی اسکے پڑھنے سے تو نگر میتر ہوتی ہے اور ضروری خرچ اچھی طرح میتر ہو جاتا ہے اور غنائے باطن بھی میتر ہوتا ہے جیسا کہ دوسری حدیث میں ہے کہ جو شخص سورۃ واقعہ ہر شب کو پڑھے تو اُس کو تنگی رزق کبھی نہ ہوگی اور عورتیں چونکہ ضعیف القلب ہوتی ہیں ذرا سی تنگی میں بہت پریشان ہو جاتی ہیں اس لئے ان کی خصوصیت فرمائی ہے ورنہ اس کا پڑھنا غنا کے حاصل ہونے کے لئے سب کو مفید ہے خواہ مرد ہو یا عورت) حدیث میں ہے کہ زیادہ اچھا لوگوں میں قرآن پڑھنے کے اعتبار سے وہ شخص ہے کہ جس وقت وہ قرآن پڑھے تو یہ سمجھے کہ وہ خدا سے دُور رہا ہے (یعنی تلاوت کرنے والے کو دیکھنے والا یہ سمجھے کہ وہ خدا سے دُور رہا ہے مطلب یہ ہے کہ اس طرح اتہام سے پڑھے جیسے کہ دُورنے والا اتہام سے کلام کرتا ہے کہ کوئی حرکت حاکم کے سامنے بے موقع نہ ہو جاوے اور قرآن مجید کے پڑھنے کا عمدہ طریق یہ ہو کہ با وضو قبلہ کی طرف بیٹھ کر عاجزی سے تلاوت کرے اور سمجھے کہ اللہ تعالیٰ سے باتیں کر رہا ہوں اور اگر معنی جانتا ہو تو معنی میں غور کرے اور جہاں رحمت کی آیت آوے وہاں رحمت کی دعا مانگے اور جہاں عذاب کا ذکر ہو وہاں دوزخ سے پناہ مانگے اور جب تمام کر چکے تو خدا کی حمد اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھ کے مغفرت طلب کرے اور جو چاہے دعا مانگے اور پھر درود شریف پڑھے اور حتی المقدور قرآن پڑھنے میں دوسرا خیال نہ لے دے۔ اگر کوئی خیال آوے تو ادھر توجہ نہ کرے وہ خیال خود جاتا رہے گا اور تلاوت کے وقت لباس بھی جہاں تک ہو سکے صاف پہنے)

۱۵ رواد ابن عدی والبیہقی ۱۶ رواد ابن کثیر المال یلفظ من قرأ القرآن وحمد الرب وصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مسئلہ (۱) طلاق دینے کے (جب کسی ضرورت سے طلاق دی جاوے) تین طریقے ہیں۔ ایک بہت اچھا دوسرا اچھا، تیسرا بدعت اور حرام۔ سو بہت اچھا طریقہ یہ ہے کہ مرد بیوی کو پاکی کے زمانہ میں (یعنی ایسے وقت جس میں حیض وغیرہ سے عورت پاک ہو) ایک طلاق دے مگر یہ بھی شرط ہے کہ اس تمام پاکی کے زمانہ میں صحبت نہ کی ہو اور عدت گزرنے تک پھر کوئی طلاق نہ دے (عدت گزرنے سے خود ہی نکاح جاتا رہیگا۔ ایک سے زیادہ طلاق دینے کی حاجت نہیں۔ اسلئے کہ طلاق سخت مجبوری میں جائز رکھی گئی ہے۔ لہذا بقدر ضرورت کافی ہے بہت سی طلاقیں کی کیا حاجت ہے۔) اور اچھا طریقہ یہ ہے کہ اس کو تین پاکی کے زمانوں میں تین طلاق دے (دو حیضوں کے درمیان جو پاکی رہتی ہے اس کو ایک زمانہ کی پاکی کہتے ہیں سو ہر پاکی کے زمانہ میں ایک طلاق دے) اور ان پاکی کے زمانوں میں بھی صحبت نہ کرے۔ اور بدعت اور حرام طریقہ وہ ہے جو ان دونوں صورتوں کے خلاف ہو۔ مثلاً تین طلاق کی باری دیدے یا حیض کی حالت میں طلاق دے یا جس پاکی میں صحبت کی تھی اس میں طلاق دی تو اس خیر قسم کی سب صورتوں میں گو طلاق واقع ہو جاوے گی مگر گناہ ہوگا۔ خوب سمجھ لو اور یہ سب تفصیل اس سورت میں ہے کہ عورت سے صحبت یا خلوت صحیحہ ہوئی ہو اور جس سے ایسا اتفاق نہ ہوا ہو۔ اس کا حکم ابھی آگے آتا ہے۔ (۲) جس عورت سے نکاح کر لیا مگر صحبت نہیں کی ایسی عورت کو خواہ حیض کے زمانہ میں طلاق دے یا پاکی کے زمانہ میں ہر طرح درست ہے مگر ایک طلاق دے۔ (نوٹ) دستور العمل تدریس حصہ ہذا حصہ پنجم کے آخر میں ملاحظہ ہو۔

عظیم شایہ ہستی زیور حصیہ ہار مسماہ تصحیح الاغلاط

اصل منہ چاہئے صاف لفظوں میں انج۔ تحقیق مطلب یہ ہے کہ جب طلاقیں تین پڑ جائیں گی خواہ صاف لفظوں سے پڑیں یا گول لفظوں سے حرمت مغلطہ ثابت ہو جائے گی اور یہ امر کہ گول لفظوں کی تکرار سے کب تین طلاقیں ہونگی کب نہ ہونگی اس سے اس جگہ بحث نہیں پس اس پر وہ شبہ واقع نہیں ہوتا جو اس پر کیا گیا ہے۔ اور نہ اس جواب کی ضرورت ہے جو دیا ہے۔ وہ شبہ اور اس کا جواب ”الامداد“ بابت ماہ ذیقعدہ ۱۳۳۵ھ ص ۱۱۱ میں شائع ہوا ہے۔ اصل ص ۱۱۱ کسی نے یوں کہا کہ تجھ کو رکھوں تو ماں کو رکھوں انج۔ تحقیق عالمگیری میں ہے لَوْ قَالَ اِنْ وَطَّئْتُكَ وَطَّئْتُ اُمِّي فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ كَذَا فِي غَايَةِ السَّوَادِ جی اور مولوی احمد حسن صاحب نے اپنے حاشیہ میں لکھا ہے ان دونوں صورتوں کا یہ حکم کہ اس کہنے سے کچھ نہیں ہوا اس حالت میں ہے جب کہ کچھ نیت نہ ہو۔ اگر نیت طلاق کی ہو تو طلاق پڑ جائے گی اور جو نیت ظہار کی ہو تو ظہار ہو جاوے گا۔ انتہی۔ اور ترجیح الرائج حصہ سوم مطبوعہ مطبع قیومی میں مولانا نے عدم وقوع طلاق مطلقاً ہی کو ترجیح دی ہے۔ لیکن اس میں ملاحظت

وله الطلاق على ثلاثة أوجه أحدهما أن يطلق المرء امرأته طلاقاً واحدة في طهر لم يجامعها فيه ويتركها حتى تنقضي عدها أو الحسن هو طلاق السنة وهو أن يطلق

الی العلماء کا بھی مشورہ دیا ہے۔ فلیتحق۔ اصل مسئلہ اگر یوں کہا تو میرے لئے ماں کی طرح انہی تحقیق اس صورت میں اگر ایلا کی نیت کی ہے تو ایلا ہو جاوے گا۔ فی العالمگیریۃ اذا قال انت علی حوام کامی و ذوالطلاق او الظہار او الایلاء فهو علی مانوی وان لحدینو شیدا یكون ظہارانی قول محمد و ذکر الخصاص الصحیح من مذہب ابی حنیفۃ ما قال محمد کذا فی فتاویٰ قاضینان۔ عالمگیریۃ۔ اصل مسئلہ نکاح ہو گیا لیکن ابھی رخصتی نہیں ہوئی و مسئلہ میاں پردیس میں ہے انہی تحقیق۔ ان دونوں مسئلوں پر بعض عوام اعتراض کیا کرتے ہیں لہذا ضرورت ہے کہ ان کی ضروری توضیح کر دی جاوے۔ توضیح مسئلہ اول۔ نکاح ہو گیا لیکن (رواج کے موافق) رخصتی نہیں ہوئی تھی کہ لڑکا پیدا ہو گیا اور شوہر انکار نہیں کرتا کہ بچہ میرا نہیں ہے، تو وہ لڑکا شوہر ہی سے ہے حرامی نہیں۔ (کیونکہ ممکن ہے کہ کسی طریق سے خفیہ طور پر خاوند بیوی کے پاس پہنچ گیا ہو۔ اور گھر والوں کو یا غیروں کو اسکی خبر نہ ہوئی ہو) اور اس کا حرامی کہنا درست نہیں (کیونکہ یہ بلا حجت شرعی مرد کو جھٹلانا اور عورت پر زنا کی تہمت لگانا ہے ہاں) اگر شوہر کا نہ ہو اور وہ جانتا ہو کہ یہ بچہ میرا نہیں ہے اور میں اس عورت کے پاس نہیں گیا، تو انکار کرے۔ انکار کرنے پر (چونکہ وہ عورت پر زنا کا الزام لگاتا ہے اگر عورت اس الزام کو تسلیم نہ کرے اور لعان کی شرائط پائی جاویں تو لعان کا حکم ہوگا) اور بعد تحقیق لعان بچہ کا نسب شوہر سے منقطع کر دیا جاوے گا، اس توضیح کے بعد مطلب بہشتی زیور بالکل صاف ہو گیا اور اس پر کسی شبہ کی گنجائش نہ رہی۔ توضیح مسئلہ دوم میاں پردیس میں ہے اور مدت ہو گئیں برسیں گزر گئیں کہ گھر نہیں آیا اور یہاں لڑکا پیدا ہو گیا تب بھی وہ حرامی نہیں بلکہ اسی شوہر کا ہے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ وہ کسی وقت چھپ کر اپنی بیوی کے پاس پہنچ گیا ہو اور اس کے آنے کی خبر کسی کو نہ ہوئی ہو۔ جیسے اشتہاری لوگ چھپ کر اپنے گھر آ جاتے ہیں اور لوگوں کو ان کے آنے کی خبر نہیں ہوتی۔ یا بذریعہ کسی عمل مثل تسخیر جن وغیرہ کے یا بذریعہ کرامت کسی بزرگ کے وہ اپنی بیوی کے پاس پہنچ گیا ہو۔ یا اپنی بیوی کو اپنے پاس بلا لیا ہو اور کسی کو اس کی خبر نہ ہوئی ہو۔ پس جب کہ خاوند اس بچہ کے اپنا بیٹا ہونے سے انکار نہیں کرتا تو گویا وہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں نے اپنی بیوی سے صحبت کی ہے اور یہ شبہ کہ وہ تو پردیس میں تھا کیسے صحبت کر سکتا ہے اس لئے صحیح نہیں ہے کہ بذریعہ کرامت یا بذریعہ جن وغیرہ کے ایسا ہونا ممکن ہے تو شوہر کو جھوٹا نہ کہا جاوے گا، اور بچہ کو حرامی نہ کہا جاوے گا۔ البتہ چونکہ شوہر کو علم ہے کہ میں نے صحبت کی ہے یا نہیں اس لئے اس کو انکار کا حق حاصل ہے اس بنا پر اگر وہ خبر پا کر انکار کرے گا تو چونکہ اس انکار میں عورت پر زنا کا الزام ہے اسلئے اگر زوجہ زنا سے انکار کرے اور دیگر شرائط لعان پائی جاتی ہیں، تو لعان کا حکم ہوگا اور بعد لعان کے بچہ کا نسب شوہر سے منقطع کر دیا جائے گا، اس توضیح کے بعد دوسرے مسئلہ پر بھی شبہ نہیں ہو سکتا۔ یہ مختصر توضیح تھی ان دونوں مسئلوں کی

لہ مسئلہ نمبر ۱۱ باب بی بی کو ماں کے برابر کہنے کا بیان مسئلہ نمبر ۱۲ کے حلالی ہونے کا بیان ۱۳ مسئلہ نمبر ۱۴ باب لڑکے کے حلالی ہونے کا بیان ۱۵

جو انشاء اللہ سجدہ اور غیر متعصب حضرات کی تشفی کے لئے کافی ہے۔ اگر کسی کو زیادہ تفصیل دیکھنا ہو تو رسالہ رفع الارتياب مصنفہ مکرمی مولوی عبداللہ صاحب منگاکر دیکھئے۔ اس میں زیادہ تفصیل ملے گی۔ نیز ان مسائل پر شبہ اور اس کا جواب حضرت مولانا نور اللہ مرقدہ کی طرف سے تتمہ اولیٰ امداد الفتاویٰ ص ۱۷ میں مذکور ہے اس کو بھی دیکھ لیا جاوے۔ آخر میں کہا جاتا ہے کہ رافض خذلہم اللہ بھی بہشتی زیور کے یہ مسائل جاہل لوگوں کو دکھلا کر ان کو مذہب اسلام سے نفرت دلانا چاہتے ہیں اور اس طرح دھوکہ دے کر مذہب رافض کا پابند کرنا چاہتے ہیں کہ جو منافق یہودیوں کا بنایا ہوا دین ہے اور جاہل چونکہ نہ اپنے مذہب سے واقف ہوتے ہیں نہ رافضیوں کے۔ اسلئے وہ پریشان ہو جاتے ہیں اور ان کو جواب نہیں بن پڑتا۔ اسلئے کہا جاتا ہے کہ اگر کوئی رافضی ان مسائل میں گفتگو کرے تو ان کو چاہئے کہ وہ بہشتی زیور کا مطلب سمجھا کر ان کے اعتراض کو دفع کریں اور ان سے کہیں کہ تمہارے مذہب میں یہ تین مسئلے بہشتی زیور سے زیادہ قابل اعتراض ہیں ان کا جواب مسئلہ اول

۱۷ احقر شیر علی عفی عنہ عرض رسا ہے کہ چونکہ محضون خود حضرت حکیم الامتہ مولانا صاحب نور اللہ مرقدہ کا تحریر فرمایا ہوا ہے اسلئے اس کو بھی یہاں نقل کر دینا مناسب معلوم ہوا۔ ان دونوں تحریروں کے مطالعہ کے بعد طالب حق کی انشاء اللہ پوری تسلی ہو جاوے گی۔ اسلئے رسالہ رفع الارتياب کو اس میں شامل کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی ورنہ وہ شامل کر دیا جاتا۔ اب

امداد الفتاویٰ سے سوال و جواب بجنسہ نقل کئے جلتے ہیں۔ ملاحظہ ہو صفحہ ہذا

سوال بہشتی زیور حصہ چہارم کے بیان لڑکے کے حلالی ہونے کے آخری دو مسئلوں (نکاح ہو گیا لیکن ابھی رخصتی نہیں ہوئی تھی الخ) و (میاں پردیس میں ہے اور مدت ہو گئی برسیں گزر گئیں الخ) پر لوگ مختلف خیال والے اعتراض کر رہے ہیں۔ براہ عنایت ہر دو مسائل کا مشرح و مدلل حال تحریر فرمائے۔ تاکہ معترضین کو چُپ کیا جائے۔ الجواب السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ اب تک جس نے اس بارہ میں زبانی یا تحریری دریافت کیا اعتراض کے رنگ میں دریافت کیا۔ اسلئے خطاب کرنے کو جی نہ چاہا۔ آپ کے الفاظ سے چونکہ سمجھنے کا قصد معلوم ہوتا ہے اس لئے جواب لکھتا ہوں ذرا غور سے سمجھئے۔ بہشتی زیور کے ان مسئلوں کا یہ مطلب نہیں کہ بدون صحبت کے حمل رہ جاتا ہے اور وہ حمل اس شوہر کا ہو جاتا ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ان صورتوں میں اوپر کے دیکھنے والوں کو خود اسی کا یقین کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں کہ ان میں صحبت نہیں ہوئی۔ پس ان کو شدہ غایہ اجازت نہیں کہ محض ظاہری دوری کو زن و شوہر میں دیکھ کر یہ کہیں کہ جب ہمارے علم میں ان کے درمیان صحبت واقع نہیں ہوئی تو واقع میں بھی صحبت نہیں ہوئی اور یہ حمل حرام کا ہے۔ اور یہ عورت حرام کا ہے اور یہ بچہ ولد الحرام ہے۔ پس دیکھنے والوں کو یہ حکم لگانے کا حق نہیں کیونکہ کسی کو حرام کا یا حرام زادہ کہنا بہت بڑی تہمت ہے اور گناہ عظیم ہے۔ اس کا منہ سے نکالنا بدون دلیل قطعی کے جائز نہیں۔ بلکہ جب تک بعید سے بعید احتمال بھی وقوع صحبت کا رہے گا

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے پاخانہ کے مقام میں صرف حشفہ داخل کر دے اور انزال ہو جاوے اور اس عورت کے اس وقت سے چھ مہینے بعد انتہائی مدت حمل سے پہلے بچہ پیدا ہوا ہو تو وہ بچہ خاوند ہی کا ہے بتلاؤ کہ پاخانہ کے مقام میں صحبت کرنے سے رحم میں لطفہ کیسے پہنچ گیا۔ دوسرا مسئلہ۔ اگر کوئی مرد اپنی عورت کے پاخانہ کے مقام میں حشفہ داخل کر دے اور انزال بھی نہ ہو تب بھی بچہ خاوند ہی کا ہوگا بشرطیکہ وہ چھ مہینے کے بعد اور انتہائی مدت حمل سے پہلے پیدا ہوا ہو۔ بتلاؤ کہ پاخانہ کے مقام میں صحبت کرنے سے اور وہ بھی بغیر انزال ہوئے حمل کیسے قرار پایا۔ تیسرا مسئلہ۔ اگر کوئی مرد اپنی عورت سے آگے کی راہ سے صحبت کرے اور انزال نہ ہو تب بھی جو بچہ پیدا ہوگا وہ خاوند ہی کا ہوگا۔ بشرطیکہ وہ چھ مہینے کے بعد اور انتہائی مدت حمل سے پہلے پیدا ہو ا ہو۔ بتلاؤ کہ بدون انزال کے حمل کیسے رہ گیا۔ ان مسئلوں کا جواب ان سے کچھ نہ بن پڑے گا اور وہ ثابت

یوں سمجھیں گے کہ شاید یہی بعید صورت صحبت کی واقع ہوئی ہو اور دوسروں کو اس کی اطلاع نہ ہوئی ہو اور وہ بعید احتمال یہاں دو ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ کسی بزرگ کی کرامت سے زن و شوہر ایک جگہ جمع ہو گئے ہوں اور اودان میں صحبت واقع ہوئی ہو۔ دوسرے یہ کہ کسی جن نے دونوں کو ایک جگہ جمع کر دیا ہو اور صحبت ہو گئی ہو۔ اور حمل رہ گیا ہو۔ اور بزرگوں کی کرامت اور جن کا تصرف اہل سنت و جماعت کے نزدیک شرعاً و عقلاً و قوفاً ثابت ہے اور گو اس کا احتمال بعید ہی ہو مگر ہم مسلمان عورت کو تہمت سے بچانے کے لئے اور بچہ کو عار سے بچانے کے لئے اس احتمال کو ممکن مانیں گے۔ اور یوں کہیں گے کہ شاید ایسی ہی صورت ہوئی ہو۔ اور بعض صورتوں میں ممکن ہے کہ شوہر ایسی طرح خفیہ آیا ہو کہ کسی کو خبر نہ ہو جیسے بعض اشتہاری مجرم رات کو اپنے گھر آ جاتا ہے اور رات ہی کو چلا جاتا ہے اسلئے اس حمل کو اس شوہر کی طرف منسوب نہیں گے اور نسب کو ثابت مانیں گے البتہ خود شوہر کو اس کا علم قطعی ہو سکتا ہے کہ میں نے صحبت کی ہے یا نہیں۔ سو اس کو شرعاً مجبور نہیں کیا گیا کہ خواہ مخواہ تو اس بچہ کو اپنا ہی مان۔ بلکہ اس کو اختیار دیا گیا ہے کہ اگر تو نے صحبت نہیں کی ہے تو اس نسب کو نفی کر سکتا ہے۔ مگر چونکہ حاکم شرع کو کسی دلیل قطعی سے خود شوہر کا راست گونا یقینی طور پر معلوم نہیں ہو سکتا بلکہ احتمال ہے کہ کسی اور رنج و غصہ سے عورت کو بدنام کرتا ہو اس لئے اس کے نفی کرنے پر حاکم شرع سکوت نہ کریگا۔ بلکہ مقدمہ قائم کر کے لعان کا قانون نافذ کرے گا۔ پھر لعان کے بعد دوسروں کو بھی شرعاً اجازت ہے کہ اس بچہ کو اس شوہر کا نہ کہیں گے۔ کیونکہ قانون شرعی سے اس کا نسب قطع ہو چکا۔ یعنی شرعاً جبر نہیں کہ اب بھی اسی کا مانو بلکہ قانوناً اس سے منقطع سمجھیں گے اور واقع کے اعتبار سے پھر بھی یوں کہیں گے کہ غیب کا علم خدا تعالیٰ کو ہے اسی طرح عورت کی نسبت کہیں گے کہ خدا کو خبر ہے کہ مرد سچا ہے یا عورت۔

الَّذِي كَفَرَ كَاصِدَاقٍ هُوَ لَكِنَّ اَكْرَهُ اَكْرَهُ كَرِهَ اِسْ اَوْرَكِهِي كِهْ اِهَارِي مَذْهَبِي فِي هِي سَلِي نِي فِي
 تَوَانِ سِي كِهْ كِهْ تِي نِي سَلِي شَرَحْ لَمَعْ وَشَفِي فِي مَوْجِدِي اَوْرَعَارَتِ اِسْ كِي يِهْ يِدْحَقِ الْوَلَدِ
 بِالزَّوْجِ الدَّائِمِ نِكَاحِهِ بِالْخَوْلِ بِالزَّوْجَةِ وَمَضَى سِتَّةَ اَشْهُرٍ هَلَالِيَةٍ مِنْ حَيْثُ الْوَطِي
 وَالْمِرَادِي عَلَى مَا يَظْهَرُ مِنْ اِطْلَاقِهِمْ وَصَرَحَ بِهِ الْمَصْنَفُ فِي قَوَاعِدِهِ غَيْبُوبَةِ الْحَشْفَةِ
 قَبْلَ اَوْدِ بَرَاوَانِ لَمْ يَنْزَلْ - وَلَا يَخْلُو ذَلِكُ مِنْ اَشْكَالِ اَنْ لَمْ يَكُنْ مَجْمُوعًا عَلَيْهِ لِلْقَطْعِ
 بِاَنْتِفَاءِ التَّوَلُّدِ عَادَةً فِي كَثِيرٍ مِنْ مَوَارِدِهِ وَلَمَّا قَفَّ عَلَى شَيْءٍ يَنَاقِي مَا نَقَلْنَاهُ وَيَعْتَمِدُ
 عَلَيْهِ وَعَدَمِ تَجَاوُزِ اقْصَى مَدَّةِ الْحَمْلِ وَقَدْ اَخْتَلَفَ الْاَصْحَابُ فِي تَحْدِيدِ فَهْقِيلِ
 تِسْعَةِ اَشْهُرٍ وَقِيلَ عَشْرَةٌ وَغَايَتُهُ مَا قِيلَ مَا فِيهِ عِنْدَ نَاسِنَةِ وَمُسْتَنَدِ الْكُلِّ
 مَفْهُومِ الرِّوَايَاتِ وَعَدَلِ الْمَصْرُ عَنْ تَرْجِيحِ قَوْلِ لَعْدَمِ دَلِيلِ قَوِي عَلَى التَّرْجِيهِ وَيَكُنْ
 حَمْلُ الرِّوَايَاتِ عَلَى اَخْتِلَافِ عَادَاتِ النِّسَاءِ فَاِنْ بَعْضُهُنَّ تَلِدُ لِتِسْعَةِ وَبَعْضُهُنَّ لِعَشْرَةِ
 وَقَدْ يَتَّفِقُونَ اَدْرَابُلُغِ سِتَّةَ وَاتَّفَقَ الْاَصْحَابُ عَلَى اَنْهُ لَا يَزِيدُ عَنْ السَّنَةِ مَعَ اَنْهُمْ
 رَوَوْا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَمَلَتْ بِهِ اِمَةٌ اَيَّامَ التَّشْرِيقِ وَاتَّفَقُوا
 عَلَى اَنْهُ وَلِدَ فِي شَهْرِ رَبِيعِ الْاَوَّلِ فَاَقْلَ مَا يَكُونُ لَبَثُهُ فِي بَطْنِ اِمَةٍ سَنَةً وَثَلَاثَةَ
 اَشْهُرٍ وَمَا نَقَلَ اَحَدٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ اَنْهُ مِنْ خَصَائِصِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 بِلَفْظِهِ -

اس عبارت میں یہ تینوں مسئلے موجود ہیں اور لطف یہ ہے کہ خود صاحب کتاب کا اقرار ہے کہ یہ سائل
 ضرور قابل اعتراض ہیں۔ ان صورتوں میں بچہ کا اس مرد سے پیدا ہونا عادتاً ناممکن ہے مگر کسی رضی عالم
 کا قول مجھے ان کے مخالف نہیں ملا۔ ہذا اما من عندنا واللہ یتہدی من یشاء الی صراط
 مستقیمہ



نور محمدی بہشتی زیور

چوتھا حصہ مع ضما تم ختم ہوا

تصحیح مسئلہ نمبر ۲ حصہ چہارم متعلقہ سہری

رخصتی سے پہلے طلاق ہو جانے کا بیان

مندرجہ ص ۱۹ مطبوعہ نور محمدی

از ابوالمنظر مولانا مولوی سعید احمد صائد ظلہ مفتی اعظم سید عالمیہ نظام العلوم سہا

مندرجہ ذیل سوال حضرت حکیم الامتہ مولانا مولوی اشرف علی صاحب الدہلوی کی خدمت
اقدس میں روانہ کیا گیا تھا حضرت اس کا جو جواب مرحمت فرمایا وہ ذیل میں درج ہے

(سوال) مسئلہ ایسی عورت سے یوں کہا اگر فلاں کام کرے تو طلاق ہے طلاق ہے طلاق ہے اور اس
نے وہ کام کر لیا تو اس کے کرتے ہی تینوں طلاقیں پڑ گئیں۔

اس صورت میں تین طلاق پڑنے میں تاہل ہے کیونکہ جس وقت شرط مقدم ہو اور طلاق کا لفظ مکرر ہو
تو اس کی دو صورتیں ہیں۔ ایک تکرار بذریعہ حرف عطف دوسرے بلا حرف عطف۔ اول صورت میں امام صاحب
کے نزدیک شرط کے پائے جانے کے وقت ایک طلاق واقع ہوتی ہے اور باقی طلاقیں لغو ہو جاتی ہیں اور
صاحبین کے نزدیک تینوں واقع ہوتی ہیں اور اگر تکرار بلا حرف عطف ہو جیسے کہ مؤلف نے کیا ہے تو اس
صورت میں اول طلاق معلق ہوتی ہے اور دوسری فی الحال واقع ہوتی ہے اور تیسری لغو ہو جاتی ہے۔ وان
علق الطلاق بالشروط ان كان الشرط مقدماً فقال ان دخلت الدار فانت طالق وطالق و
طلاق وهي غير مدخولة بانت بواحدة عند وجود الشرط في قول ابی حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ و
لغا الباقي وعندهما يقع الثلاث هذا كله اذا ذكره بحرف العطف فان ذكره بغير حرف العطف
ان كان الشرط مقدماً فقال ان دخلت الدار فانت طالق طالق طالق وهي غير مدخولة فالاول
معلق بالشرط والثاني يقع للحال والثالث لغو ثم اذا تزوجها ودخلت الدار ينزل المعلق
وان دخلت بعد البينونة قبل التزوج حث ولا يقع شيء عالمگیری مختصراً ص ۳۹۹

وفی البحر ۲۹ وقید بحرف العطف لانہ لو ذکر بغير عطف اصلاً لخواں دخلت الدار فانت طالق واحدة واحدة ففي فتح القدير يقع اتفاق عند وجود الشرط ويلغو ما بعد لعامة يوجب التثنية ام وقال العلامة ابن عابد بن علي قوله وقيد بحرف العطف في ايمان البزازية من الثالث في يمين الطلاق ان دخلت الدار فانت طالق طالق طالق وهي غير موصوفة فالاول معلق بالشرط والثاني ينزل في الحال ويلغو الثالث وان توجهوا ودخلت الدار نزل المعلق ولو دخلت بعد البينونة قبل التزوج اخل اليمين لا الى جزاء ولو موطوءة تعلق الاول ونزل الثاني والثالث ام وهذا كما ترى يخالف لما نقله هنا عن الفتح الا ان يفرق بين واحدة واحدة وطالق طالق وهو الظاهر اهـ اما ظهري والله اعلم بالصواب - اگر اشکال صحیح ہے اور عبارت میں کسی ترمیم کی ضرورت ہے تو ترمیم فرمادی جائے تاکہ اصل مسئلہ کی جگہ لکھ کر اس پر حاشیہ میں نوٹ لکھ دیا جائے۔
ابوالمظفر غفرلہ ۲۱ ربیع الاول ۷۵۵ھ

جواب از حضرت حکیم الامتہ مولانا مولوی شرف علی صاٹھانوی نور شریف

(الجواب) ومنه الصدق والصواب - طلاق ثلاث معلق میں باعتبار مطلقہ مدخول بہا وغیرہ مدخول بہا وباعتبار تقدیم شرط و تاخیر شرط و باعتبار عطف وعدم عطف بالوادئ اٹھ صورتیں ہیں جن کو ذیل میں اولاً نقشہ کی شکل میں ثانیاً عبارت میں ضبط کرتا ہوں پھر سب کے احکام نقل کر کے سوال کا جواب عرض کروں گا۔
نقشہ طلاق ثلاث معلق بالشرط

غیر المدخول بہا				للمدخول بہا			
تقدیم الشرط		تاخیر الشرط		تقدیم الشرط		تاخیر الشرط	
مع العطف ^(۱)	بغير العطف ^(۲)	مع العطف ^(۳)	بغير العطف ^(۴)	مع العطف ^(۵)	بغير العطف ^(۶)	مع العطف ^(۷)	بغير العطف ^(۸)
۱۔ غیر المدخول بہا بتقدیم الشرط مع العطف ۲۔ غیر المدخول بہا بتقدیم الشرط بلا عطف ۳۔ غیر المدخول بہا بتاخیر الشرط مع العطف ۴۔ غیر المدخول بہا بتاخیر الشرط بلا عطف ۵۔ المدخول بہا بتقدیم الشرط مع العطف ۶۔ المدخول بہا بتقدیم الشرط بلا عطف ۷۔ المدخول بہا بتاخیر الشرط مع العطف ۸۔ المدخول بہا بتاخیر الشرط بلا عطف							

احکام یہ ہیں فی العلم کیوریۃ الفصل الرابع من الباب الثانی من کتاب الطلاق وان علق الطلاق بالشرط ان كان الشرط مقدماً فقال ان دخلت الدار فانت طالق وطالع الطالق وهي غير مدخولة (وهي الصورة الاولى) بانث بواحدة عند وجود الشرط في قول الجحيفة ولغا الباقي وعندهما يقع الثلث وان كانت مدخولة (وهي الصورة الخامسة) بانث بثلث اجماعاً الا ان علي قول الجحيفة

یتبع بعضها بعضاً في الحوق وعندهما يقع الثلاث جملة واحدة وان كان الشرط موخر افعال انت طالق وطا وطا طالق ان دخلت الدار
 وذكرها بالغاء (الظن انها او مكان الواد) قد خلت الدار انث بثلاث اجماعاً سواء كانت مدخولة او غير مدخولة (وهي الصورة
 الثالثة والسابعة) هذا كله اذا ذكره بحرف العطف فان ذكره بغير حرف العطف ان كان الشرط مقدماً افعال ان دخلت الدار فانت
 طالق طالق طالق وهو غير مدخولة (وهي الصورة الثانية المذكورة في بهشتی زیور) فالاول معلق بالشرط والثاني يقع للحال الثالث
 لغور وهو الذي ذكره المستفتی ثم اذا تزوجها ودخلت الدار ينزل المعلق وان دخلت بعد البيونة قبل التزوج حنث لا يقع
 شيء وان كانت مدخولة (وهي الصورة السادسة) فالاول معلق بالشرط والثاني والثالث يقعان في الحال وان اخرج الشرط فقال
 انت طالق طالق طالق ان دخلت الدار وهو غير مدخولة (وهي الصورة الرابعة) فالاول ينزل للحال ولغا الهاق وان كانت مدخولة
 (وهي الصورة الثامنة) ينزل الاول والثاني للحال وينتقل الثالث بالشرط كذا في السراج الوهاج وفي الدر المختار باب
 طلاق غير المدخول بهافي نظير المسئلة وتقع واحدة ان قدم الشرط وفي رد المحتار هذا اعتد وعند هاتين ايضاً وهو
 الكمال (في فتح القدير) واقرة في البحراء -

اب سوال کا جواب عرض کرتا ہوں کہ بہشتی زیور کا مسئلہ مجروح عنہا ظاہر تصویر ثانیہ ہے جس کا حکم یہ ہے کہ
 پہلی طلاق معلق ہوگی اور دوسری فی الحال وقع ہوگی اور تیسری لغو ہوگی جیسا کہ سوال میں بھی نقل کیا گیا ہے اور روایات جواب میں
 بھی اس بناء پر بہشتی زیور کی عبارت پر اشکال صحیح ہے اور اسکی تصحیح کیلئے عبارت کی ترمیم کافی نہیں بلکہ اس مسئلہ کو حذف ہی کر دینا
 چاہئے لیکن یہ امر قابل تامل ہے کہ اس حکم کی بناء تکرار بلا عطف ہے جیسا صیغہ مفروضہ سے ظاہر ہے اور اردو کے محاورات
 میں عام اہل لسان اس صورت میں عطف ہی کا قصد کرتے ہیں ممکن ہے کہ مؤلف بہشتی زیور نے (کہ مولوی احمد علی صاحب) جیسا کہ تحفہ
 اپنی بعض تحریرات میں اسکو شائع بھی کر چکا ہے، اسکو عطف ہی میں داخل کیا ہو جو صورت ثانیہ میں سے صورت اولیٰ ہے اور اس
 میں امام صاحب اور صاحبین اختلاف کرتے ہیں مؤلف نے صاحبین کے قول کو راجح سمجھ کر لیا ہو جیسا کہ روایات بالا میں
 فتح القدر بروبح سے اسکا راجح ہونا نقل کیا گیا ہے اس صورت میں اشکال رفع ہو جائیگا خلاصہ یہ کہ اس حکم مذکور بہشتی زیور
 کی صحت دو مقدمات پر موقوف ہے ایک یہ کہ عطف عدم عطف ہمارے محاورہ میں کیساں ہیں دوسرے یہ کہ صاحبین کا قول راجح ہے
 پس اگر یہ مقدمات مسلم ہوں تو حکم صحیح ہو ورنہ غلط اور بہشتی زیور میں دو مختار کی جس مقام کا حوالہ دیا گیا ہے وہ مقام باوجود تلاش کے
 نہیں ملا۔ مستفتی نے اس سے تعرض کیا۔ ممکن ہے کہ اسکے دیکھنے سے مزید بصیرت حاصل ہو سکتی۔ بہر حال اگر حذف کیا جائے تو کس تکلف کی
 ضرورت نہیں لیکن احتیاط یہ ہے کہ یہ حاشیہ کسی پاس الی مسئلہ پر لکھ دیا جائے کہ اس مقام پر ایک مسئلہ تھا جو ظاہر عبارت فقہاء کو
 خلاف تھا اسکو باجائز اشرف علی حذف کر دیا گیا۔ اس حاشیہ میں یہ فائدہ ہو گا کہ دوسرے نسخہ دیکھ کر یہ شبہ نہ ہو گا کہ شاید یہ وہاں نہیں لکھا
 گیا اور اگر باقی رکھا جائے تو ایک حاشیہ اس پر لکھ دیا جائے کہ یہ مسئلہ ظاہر عبارت فقہاء پر صحیح نہیں لیکن اگر محاورہ اردو کی بناء پر اسکو عطف
 میں بحذف عطف داخل کیا جائے اور اس مسئلہ میں جو اختلاف ہے اس میں صاحبین کا قول لے لیا جائے تو اس توجیہ پر مسئلہ صحیح ہے

فہرست مضامین نور محمدی ہشتی زیور حتم

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۵	مانگے کی چیز کا بیان -	۲	بیچنے اور مول لینے کا بیان -
۳۷	ہبہ یعنی کسی کو کچھ دیدینے کا بیان	۳	قیمت کے معلوم ہونے کا بیان
۳۸	بچوں کو دینے کا بیان	۵	سودا معلوم ہونے کا بیان
۴۰	دیکر پھیر لینے کا بیان	۶	ادھار لینے کا بیان
۴۱	کرایہ پر لینے کا بیان	۷	پھیر دینے کی شرط کر لینے کا بیان اور
۴۲	اجارہ فاسد کا بیان	۸	اس کو شرع میں خیار شرط کہتے ہیں {
۴۳	تاوان لینے کا بیان	۹	بے دیکھی ہوئی چیز کے خریدنے کا بیان
۴۴	اجارہ کے توڑھونے کا بیان	۱۰	سودے میں عیب نکل آنے کا بیان
۴۵	بلا اجازت کسی کی چیز لے لینے کا بیان	۱۱	بیع باطل اور فاسد وغیرہ کا بیان
۴۶	شرکت کا بیان	۱۲	نفع لیکر یا دام کے دام پر بیچنے کا بیان
۴۸	ساجھے کی چیز تقسیم کرنے کا بیان	۱۵	سودی لین دین کا بیان
۴۹	گرروی رکھنے کا بیان	۲۳	بیع سلم کا بیان
	وصیت کا بیان	۲۶	قرض لینے کا بیان
	فہرست مضامین ضمیمہ حصہ ہذا	۲۷	کسی کی ذمہ داری کر لینے کا بیان
۵۳	حلال مال طلب کرنے کا بیان	۲۸	اپنا قرضہ دوسرے پر اتار دینے کا بیان
۶۱	بلا ضرورت قرض کی مذمت	۲۹	کسی کو وکیل کر دینے کا بیان
۶۳	دعا و ادائے قرض	۳۱	وکیل کے برطرف کر دینے کا بیان
۶۴	دستور العمل تدریس حصہ چہارم و پنجم	۳۲	مضاربت کا بیان یعنی ایک کار و پیر ایک کا کام
			امانت رکھنے اور رکھانے کا بیان

منہج کار خاں کتب مقابل رام باغ فریدونگراچی

نور محمدی ہشتی زیور کا پانچواں حصہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

باب بیچنے اور مول لینے کا بیان اول

مسئلہ جب ایک شخص نے کہا میں نے یہ چیز اتنے داموں پر بیچ دی اور دوسرے نے کہا میں نے لی تو وہ چیز بیک گئی اور جس نے مول لیا ہے وہی اس کی مالک بن گئی۔ اب اگر وہ یہ چاہے کہ میں نہ بچوں اپنے پاس ہی رہنے دوں۔ یا یہ چاہے کہ میں نہ خریدوں تو کچھ نہیں ہو سکتا ہے اس کو دینا پڑے گا اور اس کو لینا پڑے گا اور اس یک جانے کو بیچ کہتے ہیں۔ **مسئلہ** ایک نے کہا کہ میں نے یہ چیز دو پیسے کو تمہارے ہاتھ بیچی دوسری نے کہا مجھے منظور ہے یا یوں کہا میں اتنے داموں پر راضی ہوں اچھا میں نے لے لیا تو ان سب باتوں سے وہ چیز بیک گئی اب نہ تو بیچنے والی کو یہ اختیار ہے کہ نہ دے اور نہ لینے والی کو یہ اختیار ہے کہ نہ خریدے۔ لیکن یہ حکم اس وقت ہے کہ دونوں طرف سے یہ بات چیت ایک ہی جگہ بیٹھے بیٹھے ہوئی ہو۔ اگر ایک نے کہا کہ میں نے یہ چیز چار پیسے کو تمہارے ہاتھ بیچی اور وہ دوسری چار پیسے کا نام سنکر کچھ نہیں بولی اٹھ کھڑی ہوئی یا کسی اور سے صلح لینے چلی گئی یا کسی اور کام کو چلی گئی اور جگہ بدل گئی تب اس نے کہا اچھا میں نے چار پیسے کو خرید لی تو ابھی وہ چیز نہیں بکی۔ ہاں اگر اس کے بعد وہ بیچنے والی کنجڑن وغیرہ یوں کہہ دے کہ میں نے دیدی یا یوں کہے اچھا لے لو تو البتہ بیکس جاوے گی۔ اسی طرح اگر وہ کنجڑن اٹھ کھڑی ہوئی۔ یا کسی کام کو چلی گئی تب دوسری نے کہا میں نے لے لیا تب بھی وہ چیز نہیں بکی۔ خلاصہ مطلب یہ ہو کہ جب ایک ہی جگہ دونوں طرف سے بات چیت ہوگی تب وہ چیز بیکے گی۔ **مسئلہ** کسی نے کہا یہ چیز ایک پیسہ کو دیدی و اس نے کہا میں نے دیدی اس سے بیچ نہیں ہوئی البتہ اس کے بعد اگر مول لینے والی نے پھر کہہ دیا کہ میں نے لے لیا تو بیک گئی۔ **مسئلہ** کسی نے کہا یہ چیز ایک پیسہ کو میں نے لے لی اس نے کہا لے لو تو بیچ ہو گئی۔ **مسئلہ** کسی نے کسی چیز کے دام چکا کر اتنے دام اس کے ہاتھ پر رکھے اور وہ چیز نہ اٹھالی و اس نے خوشی سے دام لے لئے پھر نہ تو اس نے زبان سے کہا کہ میں نے اتنے داموں پر یہ چیز بیچی نہ اس نے کہا میں نے خریدی تو اس لین دین ہو جانے سے بھی چیز بیک جاتی ہے اور بیچ درست ہو جاتی ہے **مسئلہ** کوئی کنجڑن

مسئلہ قال ابو سنان اور ابی سفيان الثوري جارا الى صاحب الزمان فوضع عنده فلساً واخذ زمانة ولم يحكم ومضى وجه الصبح ان المعنى

مورد لالة على التراضي بشل الكل وهو الصبح ۱۲ فتح القدير ص ۶۶

لله البيع ينقذ بالرجوع
والقبول اذا كانا بلفظ
المراضي مثل ان يقول
احد هما بعته والا فخر
اشتريت وقوله رضيت بكذا
او اعطيتك بكذا او اخذه بكذا
في معنى قوله بعث اشتريت
۱۲ دای ص ۶۶

او جب احد المتعاقدين
البيع فالأخر باختيار ان
شأه قبل في المجلس وان
شأه رده هذا خيار القبول
والمقام عن المجلس قبل
القبول بطلاناً ليجاب اذا
حصل الايجاب والقبول
لزم البيع والا فخر لواحده
منهما ان من يجب او عدم
روية ۱۲ دای ص ۶۶

في التفسير والتحصيل تحقيق المرام ۱۲ فتح القدير ص ۶۶

ہاتھ میں کیا ہے روپیہ ہے یا پیسہ ہے یا اشرفی ہے اور ایک ہے یا دو تو ایسی ہیج درست نہیں مسئلہ کسی شہر میں دو قسم کے پیسے چلتے ہیں تو یہ بھی بتلا دیوے کہ فلا نے پیسہ کے بدلہ میں یہ چیز لیتی ہوں اگر کسی نے یہ نہیں بتلایا فقط اتنا ہی کہا کہ میں نے یہ چیز ایک پیسہ کو بیچی۔ اس نے کہا میں نے لے لی تو دیکھو کہ وہاں کس پیسہ کا زیادہ رواج ہے جس پیسہ کا رواج زیادہ ہو وہی پیسہ دینا پڑے گا۔ اور دونوں کا رواج برابر برابر ہو تو ہیج درست نہیں رہی بلکہ فاسد اور خراب ہو گئی۔ مسئلہ کسی کے ہاتھ میں کچھ پیسے ہیں اور اُس نے مٹھی کھوکھلے دیکھا دیا کہ اتنے پیسوں کی یہ چیز دیدو۔ اور اس نے وہ پیسے ہاتھ میں دیکھ لئے اور وہ چیز دیدی لیکن یہ نہیں معلوم ہوا کہ کئے آنے ہاتھ میں ہیں تب بھی ہیج درست ہے۔ اسی طرح اگر بیسوں کی ڈھیری سامنے بچھوئے پر لکھی ہو اس کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر بیچنے والی اتنے داموں کو چیز ہیج ڈالے اور بیچ جائے کہ کتنے آنے ہیں تو ہیج درست ہے۔ غرض کہ جب اپنی آنکھ سے دیکھ لیوے کہ اتنے پیسے ہیں تو ایسے وقت اس کی مقدار بتلانا ضروری نہیں ہے اور اگر اس نے آنکھ سے نہیں دیکھا ہے تو ایسے وقت مقدار کا بتلانا ضروری ہے۔ بیسوں کو جس نہ کو بھی بیچنا اگر اس صورت میں کی مقدار مقرر ہوئے نہیں کی تو ہیج فاسد ہو گئی۔ مسئلہ کسی بیویوں کہا آپ یہ چیز بیویوں کی قیمت کی ضرورت ہے جو دام ہوں گے آپ سے واجبی لے لئے جاویں گے۔ میں بھلا آپ سے زیادہ لوں گی یا یہ کہا کہ آپ یہ چیز لے بیویوں میں اپنے گھر بوجھ کر جو کچھ قیمت ہو گی پھر بتلا دوں گی یا یوں کہا اسی میل کی یہ چیز فلا نے لے لی ہے جو دام انھوں نے دیئے ہیں وہی دام آپ بھی دیدیوے یا اس طرح کہا کہ جو آپ کا بی چاہے دیدیکھے گا میں ہرگز انکار نہ کروں گی جو کچھ دیدو گے لوں گی یا اس طرح کہا بازار سے پوچھو جو اس کی قیمت ہو وہ دیدینا۔ یا یوں کہا فلا نے کو دیکھا جو قیمت وہ کہہ دیں تم دیدینا تو ان سب صورتوں میں ہیج فاسد ہے۔ البتہ اگر اسی جگہ قیمت صاف معلوم ہو گئی اور جس جگہ کی وجہ سے ہیج فاسد ہوئی تھی وہ جگہ جاتی رہی تو ہیج درست ہو جاوے گی۔ اور اگر جگہ بدل جانے کے بعد معاملہ صاف ہوا تو پہلی ہیج فاسد رہی۔ البتہ اس صاف ہونے کے بعد پھر سے سرے سے ہیج کر سکتی ہیں۔ مسئلہ۔ کوئی دوکاندار مقرر ہے جس چیز کی ضرورت پڑتی ہے اس کی دوکان سے آجاتی ہے آج سیر بھر سہاری منگالیں کل دو سیر کتنے آگیا کسی دن پاؤ بھر ناریل وغیرہ لے لیا اور قیمت کچھ نہیں پوچھوائی اور یوں سمجھی کہ جب حساب ہو گا تو کچھ تھے۔ دیدیا جاوے گا یہ درست ہے۔ اسی طرح عطار کی دوکان سے دو اکاشنہ بندھوا تنگایا اور قیمت نہیں دریافت کی اور یہ خیال کیا کہ تندہ درست ہو نیچے بعد جو کچھ دام ہوں گے دیدیئے جاویں گے یہ بھی درست ہے۔ مسئلہ کسی کے ہاتھ میں ایک روپیہ یا پیسہ ہے اس نے کہا کہ اس روپیہ کی یہ چیز ہم نے لی۔ تو اختیار ہے چاہے وہی روپیہ دیوے چاہے اُس کے بدلے کوئی اور روپیہ دیوے مگر وہ دوسرا بھی کھوٹا نہ ہو۔

۴ یعنی اذا کا تا محمدی المالیتۃ ۱۲ فتح القدر ص ۵۵۱ واملہ ص ۵۵۲ دیکھو حاشیہ ص ۵۵۲

صلوہ من اطلق النہی
فی البیع کان علی غالب نقد
البلدان کانت النقود
مختلفة فالبیع فاسدا لان
یبین احدہا ہلاک
المشار الیہ میما کان او شئنا
لا یمتاز الی معرفۃ قدرہ
ووصفہ فلا قال ینک ہذہ
الصیوہ من الخلفۃ او ہذہ
انکوریہ من الارز وانشاء
وہی بجمولہ العدو بہ ہذہ
الدرہم اتقنی بدک ہی یزید
لا یقبل جائز ولام لا یجوز
جہا لا یصح فی القدر
وہو لا یصح لایستلیم
والتسلیم بحرکت و ص ۵
فتح القدر ص ۵۵۲
صلوہ بالبیعہ الانسان
من البیاع اذا احاسبہ
عہ انما ینالہ سہلک یا
جائز انما ینالہ و لا یمتاز
ص ۵۵۲ و اما تخوایسہ
داخر جہ من ہذہ القاعدۃ
مانعہ القیۃ الاشیاء التی
تؤخذ من البیاع علی درجہ
الخروج کما ہو العادۃ
من محمد بن کالعدس الملح
والزیت وکما ہاں اشترایا
بعد القدر ص ۵۵۲
رد المحتار ص ۵۵۲
صلوہ لادارہ و در بسا
اشتری بہ فہا ثم جلس
واعطاه و رہا آخر جار

کے بین سیر گہوں کہتے ہیں مگر کسی کو ادھار لینے کی وجہ سے اس نے روپے کے پندرہ سیر گہوں دیئے تو یہ بیچ درست ہے مگر اسی وقت معلوم ہو جانا چاہئے کہ ادھار مول لے گی۔ مسئلہ یہ حکم اس وقت ہے جبکہ خریدار سے اول پوچھ لیا ہو کہ نقد لوگے یا ادھار۔ اگر اس نے نقد کہا تو بین سیر دیدیئے اور اگر ادھار کہا تو پندرہ سیر دیدیئے۔ اور اگر معاملہ اس طرح کیا کہ خریدار سے یوں کہا کہ اگر نقد لوگے تو ایک روپیہ کے بین سیر ہوں گے اور ادھار لوگے تو پندرہ سیر ہوں گے بیچ جائز نہیں۔ مسئلہ ایک مہینے کے وعدے پر کوئی چیز خریدی پھر ایک مہینہ ہو چکا۔ تب کہہ شکریہ اور مدت بڑھوائی کہ پندرہ دن کی مہلت اور دیدو۔ تو تھکائے دام اور دوں۔ اور وہ بیچنے والی بھی اس پر راضی ہو گئی تو پندرہ دن کی مہلت اور مل گئی اور اگر وہ راضی نہ ہو تو ابھی مانگ سکتی ہے مسئلہ جب اپنے پاس دام موجود ہوں تو ناصح کسی کو نالہ کہ آج نہیں مل آنا۔ اس وقت نہیں اس وقت آنا۔ ابھی روپیہ توڑ دیا یا نہیں ہے جب توڑ دیا جاوے گا تب دام ملیں گے۔ یہ سب باتیں حرام ہیں جب وہ مانگے اُسی وقت روپیہ توڑ دیا ورنہ دام دیدینا چاہئے۔ ہاں البتہ اگر ادھار خرید لے تو جتنے دن کے وعدے پر خرید لے اتنے دن کے بعد دینا واجب ہو گا اب وعدہ پورا ہونے کے بعد نالہ اور دوڑانا جائز نہیں ہے۔ لیکن اگر بیچ اس کے پاس ہیں ہی نہیں۔ نہ کہیں سے بند و بست کر سکتی ہے تو مجبوری ہے جب آوے اس وقت نہ ملے۔

باب پھیر دینے کی شرط کر لینے کا بیان اور اس کو شرع میں خیانت شرط کہتے ہیں نمبر

مسئلہ خریدتے وقت یوں کہد یا کہ ایک دن یا دو دن یا تین دن تک ہم کو لینے لینے کا اختیار ہے جی چاہے گا لیں گے نہیں تو پھیر دیں گے تو یہ درست ہے جے دن کا اقرار کیا ہے اتنے دن تک پھیر دینے کا اختیار ہے چاہے ایسے چاہے پھیر دیوے۔ مسئلہ کسی نے کہا کہ تین دن تک مجھ کو لینے لینے کا اختیار ہے پھر تین دن گزر گئے اور اس نے کچھ نہیں چاہا نہ وہ چیز پھیری۔ تو اب وہ چیز لینی پڑے گی۔ پھیرنے کا اختیار نہیں رہا۔ ہاں اگر وہ رعایت کر کے پھیر لیوے تو پھر پھیر دیوے بے رضا مندی کے نہیں پھیر سکتی۔ مسئلہ تین دن سے زیادہ کی شرط کرنا درست نہیں ہے۔ اگر کسی نے چار یا پانچ دن کی شرط کی تو دیکھو تین دن کے اندر اس نے کچھ جواب دیا یا نہیں۔ اگر تین دن کے اندر اس نے پھیر دیا تو بیچ پھیر گئی ادا کر کہد یا کہ میں نے لے لیا تو بیچ درست ہو گئی اور اگر تین دن گزر گئے اور کچھ حال معلوم نہ ہوا کہ کیسے گئی یا نہ بیچے گئی تو بیچ فاسد ہو گئی۔ مسئلہ اسی طرح بیچنے والی بھی کہہ سکتی ہے کہ تین دن تک مجھ کو اختیار ہے اگر چاہوں گی تو تین دن کے اندر پھیر لوں گی تو یہ بھی جائز ہے۔

دکھ لا بجو رعندانی صنفہ اذا زاد علی ثلثہ ایام کرک لا بجو ز اذا اطلق فتح القدر ص ۱۲۰ دیکھو حاشیہ نمبر ۱۰ صفحہ ۱۲۰ شرط یہ ہے کہ اسی مجلس میں ادھار لینا یا نقد لینا طے ہو جائے ۱۲ +

سلطہ واما البطلان فاما اذا قال بعتک بالثمن حالاً و بالثمن الی ستمہ فلیما لہ الثمن و من جہا لا لاجل مالہ اما بایف علی ان یودی الیہ الثمن فی بلد آخر و لو قال الی شہر علی ان تودی الثمن فی بلد آخر جائز بایف الی شہر و بطل شرط الایفار فی بلد آخر فتح القدر ص ۱۱۰ دمن باع بطن حال ثم اقبله اقبله و لو قال اقبله وکل دین مال اذا اقبله صاحبہ اقبله و لو قال اقبله ۱۲ ہادیہ ص ۱۱۰ دمنہ اذا بیع بانی ہریرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال علی الغنی ظلم ۱۲ مشکوٰۃ ص ۱۱۰ باب الفلاس فی خیانت الشرع جائز فی بیع المبیع و مشتری و لہا الخیار ثلثہ ایام فما دونہا ولا یجوز کثر مہلتا عند ذلک حنفیہ و قول زفر و الشافعی و قال لا یجوز اذا سحی ماہ معلومہ ۱۲ فتح القدر ص ۱۱۰ اذا مضت مدۃ الخیار ولم یفسخ او لم یبر من الخیار لزم المبیع و تم ۱۲ المحلیہ ص ۱۱۰ دیکھو حاشیہ نمبر ۱۰ صفحہ ۱۲

مسئلہ خریدنے کے وقت کہہ دیا تھا کہ تین دن تک مجھے پھیر دینے کا اختیار ہے۔ پھر دوسرے دن آئی اور کہہ دیا کہ میں نے وہ چیز لے لی اب نہ پھیروں گی تو اب وہ اختیار جاتا رہا اب نہیں پھیر سکتی بلکہ اگر اپنے گھر ہی میں آ کر کہہ دیا کہ میں نے یہ چیز لے لی اب نہ پھیروں گی تب بھی وہ اختیار جاتا رہا۔ اور جب بیع کا توڑنا اور پھیرنا منظور ہو تو بیچنے والی کے سامنے توڑنا چاہئے اس کی بیٹھ بیٹھ توڑنا درست نہیں ہے۔ مسئلہ کسی نے کہا تین دن تک میری اس کو اختیار ہے اگر کہے گی تو لے لوں گی نہیں تو پھیر دوں گی تو یہ بھی درست ہے۔ اب تین دن کے اندر وہ یا اس کی ماں پھیر سکتی ہیں۔ اور اگر خود وہ یا اس کی ماں کہہ دے کہ میں نے لے لی اب نہ پھیروں گی تو اب پھیرنے کا اختیار نہیں رہا۔ مسئلہ دو یا تین تھان لئے اور کہا کہ تین دن تک ہم کو اختیار ہے کہ اس میں سے جو پسند ہو گا ایک تھان دس روپے کو لے لیں گے تو یہ درست ہے تین دن کے اندر اس میں سے ایک تھان پسند کر لیں گے اور چار یا پانچ تھان اگر لے لیں اور کہا کہ اس میں سے ایک پسند کر لیں گے تو یہ بیع فاسد ہے۔ مسئلہ کسی نے تین دن تک پھیر دینے کی شرط ٹھہرائی تھی پھر وہ چیز اپنے گھر پر بنا شروع کر دی جیسے اوڑھنے کی چیر تھی تو اوڑھنے لگی یا پہننے کی چیز تھی اس کو پہن لیا یا بچھانے کی چیز تھی اس کو بچھانے لگی تو اب پھیر دینے کا اختیار نہیں رہا۔ مسئلہ ہاں اگر استعمال صرف دیکھنے کے واسطے ہوا ہے تو پھیر دینے کا حق ہے مثلاً مسلا ہو کر تہ یا چادر یا دری خریدی تو یہ دیکھنے کے لئے کہ یہ کڑے ٹھیک بھی آتا ہے یا نہیں ایک مرتبہ پہن کر دیکھا اور فوراً اُتار دیا۔ یا چادر کی لمبائی جوڑائی اور کڑہ کر دیکھی یا دری کی لمبائی جوڑائی بچھا کر دیکھی تو بھی پھیر دینے کا حق حاصل ہے۔

۱۔ دس شرط لیا گیا
۲۔ اس طرح فی مہ اخبار و لم
۳۔ ان کی خبر فان اجازت بقدر حق
۴۔ صاحب جواز ان فسخ لم یجز
۵۔ الا ان یکن التضرع عند
۶۔ انی صنفہ محمد وقال یوسف
۷۔ بخور ۱۲ ص ۱۲۲ القدر فی
۸۔ دس اشتری شیئا
۹۔ و شرط الخیار لغيره فایضا
۱۰۔ اجازت جاز الخیار و لایضا
۱۱۔ نقض انقض ۱۲ فسخ العقد
۱۲۔ ص ۱۲۲ دس اشتری
۱۳۔ ثوبین علی ان یأخذ ایها
۱۴۔ شاعر بعشره و یأخذ الخیار
۱۵۔ ایضا ہم جواز و کذا الظا
۱۶۔ فان کانت اربعة اوثاب
۱۷۔ فایضا فاسد ۱۸ فسخ القدر
۱۹۔ ص ۱۲۲ اذا کان الخیار
۲۰۔ اشتری بضاعه او اعتقه

۱۔ او دبرہ او کاتیرہ او سہ ہزار
۲۔ و ہر سلم اولی سلم او آخر فیدل
۳۔ علی جازتہ زمرہ لان زمرہ مقولہ
۴۔ تختہ بالملک و عالمگیری
۵۔ ص ۱۲۲ دوکان البیع دایہ
۶۔ فرکہا اشتری و الخیار
۷۔ ینظر فی سیر ما دو تہا
۸۔ کان ثوبا قلبہ لینظر
۹۔ مقداره و کانت اسے
۱۰۔ فاستمرکہا لینظر فک منہا
۱۱۔ فہو باقی علی خیارہ فاذا زاد
۱۲۔ فی المركب علی ما یعرف
۱۳۔ بہ فہو رضا و سقط خیارہ
۱۴۔ فان یرکب لحاجۃ فہو رضا

باب نمبر ۶ بے دیکھی ہوئی چیز کے خریدنے کا بیان

مسئلہ کسی نے کوئی چیز بے دیکھے ہوئے خرید لی تو یہ بیع درست ہے لیکن جب دیکھے تو اس کو اختیار ہے پسند ہو تو رکھے نہیں تو پھیر دیوے اگر چہ اس میں کوئی عیب بھی نہ ہو۔ اور جیسی ٹھہرائی تھی ویسی ہی ہو تب بھی رکھنے نہ رکھنے کا اختیار ہے۔ مسئلہ کسی نے بے دیکھے اپنی چیز بیچ دی تو اس بیچنے والی کو دیکھنے کے بعد پھیر لینے کا اختیار نہیں۔ دیکھنے کے بعد اختیار فقط لینے والی کو ہوتا ہے۔ مسئلہ کوئی گجر دن مٹری پھلیاں بیچنے کو لائی اس میں اوپر تو اچھی تھیں اُن کو دیکھ کر پورا کوڑے لیا لیکن نیچے خراب نکلیں تو اب بھی اس کو پھیر دینے کا اختیار ہے۔ البتہ اگر سب پھلیاں یکساں ہوں تو پھر ڈی سی پھلیاں دیکھ لینا کافی ہے چاہے سب پھلیاں دیکھے چاہے نہ دیکھے

۱۔ و ان لم یستفاد بہ و ان یبسطہ فمعدنہ عادیہ برد بطل خیارہ ۱۲ عالمگیری ص ۱۲۲ دیکھو حاشیہ نمبر ۵ ص ۱۲۲ شرار عالم برہ جائز
۲۔ من اشتری شیئا لم یزاد الخیار لہ و ان شاعر جمیع مخرجات و ان شاعر ردہ سول راہ علی الصفۃ الی و صفۃ لہ او علی خلافہا ۱۲ عالمگیری ص ۱۲۲
۳۔ ۱۲ دس باع عالم برہ فلا خیار لہ ۱۲ فسخ القدر ص ۱۲۲
۴۔ ۱۲ اصدا ان غیر المرئی ان کان بجا المرئی فلا خیار لہ فی غیر المرئی وان کان غیر المرئی اصلا یقصر
۵۔ ان کانت رویۃ مارئی لم تعرف حال المرء یقصر خیارہ و ان کانت تعرف بطل خیارہ ۱۲ عالمگیری ص ۱۲۲ +

پھرنے کا اختیار نہ رہے گا۔ مسئلہ اگر وہ یا انار یا نارنگی وغیرہ کوئی ایسی چیز خریدی کہ سب یکساں نہیں ہو اگر تین تو جب تک سب نہ دیکھتے تب تک اختیار رہتا ہے تھوڑے کے دیکھ لینے سے اختیار نہیں جاتا۔ مسئلہ اگر کوئی چیز کھانے پینے کی خریدی تو اس میں فقط دیکھ لینے سے اختیار نہ جائے گا بلکہ چکھنا بھی چاہئے اگر چکھنے کے بعد نا پسند ٹھیرے تو پھر دینے کا اختیار ہے۔ مسئلہ بہت زمانہ ہو چکا کہ کوئی چیز دیکھی تھی اب آج اس کو خرید لیا لیکن ابھی دیکھا نہیں۔ پھر جب گھر لکر دیکھا تو جیسی دیکھی تھی بالکل ویسی ہی اس کو پایا تو اب دیکھنے کے بعد پھر دینے کا اختیار نہیں ہے ہاں اگر اتنے دنوں میں کچھ فرق ہو گیا ہو تو دیکھنے کے بعد اس کے لینے نہ لینے کا اختیار ہو گا۔

باب نمبر ۸	سودے میں عیب نکل آنے کا بیان	ہفتم
------------	------------------------------	------

مسئلہ جب تک کوئی چیز بیچے تو واجب ہے جہ کہ اس میں عیب و خرابی ہو سب بتا دیوے نہ بتلانا اور دھوکہ دیکر بیچ ڈالنا حرام ہے۔ مسئلہ جب خرید چکی تو دیکھا اس میں کوئی عیب ہے جیسے تھان کو چھو ہوں نے کتر ڈالا ہے یا دوشالے میں کیڑا لگ گیا ہے یا اور کوئی عیب نکل آیا تو اب اس خریدنے والی کو اختیار ہے چاہے رکھ لے اور لے لیوے چاہے پھر دیوے لیکن اگر رکھ لیتے تو پورے دام دینا پڑیں گے اس عیب کے عوض میں کچھ دام کاٹ لینا درست نہیں البتہ اگر دام کی کمی پر وہ بیچنے والا بھی راضی ہو جاوے تو کم کر کے دینا درست ہے۔ مسئلہ کسی نے کوئی تھان خرید کر رکھا تھا کہ کسی بڑے نے اس کا ایک کونا پھاڑ ڈالا یا قبچھی سے کتر ڈالا اس کے بعد دیکھا کہ دو اندر سے خراب ہے جا بجا چھوئے کتر گئے ہیں تو اب اس کو نہیں پھیر سکتی کیونکہ ایک اور عیب تو اس کے گھر ہی ہو گیا ہے البتہ اس عیب کے بدلے میں جو کہ بیچنے والی کے گھر کا ہے دام کم کر دیئے جاویں لوگوں کو دکھایا جاوے جو وہ تجویز کریں اتنا کم کر دو۔ مسئلہ اسی طرح اگر کپڑا قطع کر چکی تب عیب معلوم ہوا تب بھی پھیر نہیں سکتی۔ البتہ دام کم کر دیئے جاویں گے۔ لیکن اگر بیچنے والی کہے کہ میرا قطع کیا ہوا دید و اور اپنے سب دام لے لو میں دام کم نہیں کرتی تو اس کو یہ اختیار حاصل ہے خریدنے والی ایجا نہیں کر سکتی اگر قطع کر کے سی بھی لیا تھا پھر عیب معلوم ہوا تو عیب کے بدلے دام کم کر دیئے جاویں گے اور بیچنے والی اس صورت میں اپنا کپڑا نہیں لے سکتی۔ اور اگر اس خریدنیوالی نے وہ کپڑا بیچ ڈالا۔ یا اپنے نا بالغ بچہ کے پہنانے کی نیت سے قطع کر ڈالا بشرطیکہ بالکل اس کے مے ڈالنے کی

ام عیب راجع بقصائد وليس للبائع ان يأخذ لان الاصل من حق المشتري ان يأخذ فان باع المشتري لجدار آى العيب راجع بالنقصان لان الرد ممتنع اصلا قبل فلا يكون بالبائع حاسبا للبائع ومن هذا قلنا ان من اشترى ثوبا فقطعه لبا سالا لاصطفا وخاطه ثم طلع على عيب لا يرجع بالنقصان ولو كان لولده كبير يرجع لان التمليك متعلق في الاول قبل النجاسة وفي الثاني بعد بالنقصان اليه ۱۲ فتح القدير ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵۰۲ ۱۵۰۳ ۱۵۰۴ ۱۵۰۵ ۱۵۰۶ ۱۵۰۷ ۱۵۰۸ ۱۵۰۹ ۱۵۱۰ ۱۵۱۱ ۱۵۱۲ ۱۵۱۳ ۱۵۱۴ ۱۵۱۵ ۱۵۱۶ ۱۵۱۷ ۱۵۱۸ ۱۵۱۹ ۱۵۲۰ ۱۵۲۱ ۱۵۲۲ ۱۵۲۳ ۱۵۲۴ ۱۵۲۵ ۱۵۲۶ ۱۵۲۷ ۱۵۲۸ ۱۵۲۹ ۱۵۳۰ ۱۵۳۱ ۱۵۳۲ ۱۵۳۳ ۱۵۳۴ ۱۵۳۵ ۱۵۳۶ ۱۵۳۷ ۱۵۳۸ ۱۵۳۹ ۱۵۴۰ ۱۵۴۱ ۱

نیت کی ہو اور پھر اس میں عیب نکلا تو اب دام کم نہیں کئے جاویں گے اور اگر بالغ اولاد کی نیت سے قطع کیا تھا اور پھر عیب نکلا تو اب دام کم کر دیئے جاویں گے۔ **مسئلہ** کسی نے فی انڈیا ایک پیسے کے حساب سے کچھ اندے خریدے جب توڑے تو سب گندے نکلے تو سارے دام پھیر سکتی ہے اور ایسا سمجھیں گے کہ گویا اس نے بالکل خرید ہی نہیں اور اگر بعض گندے نکلے بعض اچھے تو گندوں کے دام پھیر سکتی ہے اور اگر کسی نے بیس پچیس اندوں کے یکمشت دام لگا کر خرید لئے کہ یہ سب اندے پانچ آنے کو ہیں نے لئے تو دیکھو کتنے خراب نکلے اگر تنوں میں پانچ چھ خراب نکلے تو اس کا کچھ اعتبار نہیں اور اگر زیادہ خراب نکلے تو خراب کے دام حساب سے پھیر دیوے۔ **مسئلہ** کھیر لکڑی خرورہ تیرہ سو لو کی بادام، خروٹ وغیرہ کچھ خریدے۔ جب توڑے اندر سے بالکل خراب نکلے تو دیکھو کہ کام میں آسکتے ہیں یا بالکل نکلے اور پھینک دینے کے قابل ہیں اگر بالکل خراب اور نکلے ہوں تب تو یہ بیج بالکل صحیح نہیں ہوتی اپنے سب دام پھیر دیوے اور اگر کسی کام میں آسکتے ہوں تو جتنے دام بازار میں لگیں اتنے دیئے جاویں۔ پوری قیمت نہ دی جاوے گی۔ **مسئلہ** اگر تیرہ سو دام میں چار ہی پانچ خراب نکلے تو کچھ اعتبار نہیں اور اگر زیادہ خراب نکلے تو جتنے خراب ہیں ان کے دام کاٹ لینے کا اعتبار ہے۔ **مسئلہ** ایک روپے کے پندرہ سیر گہ ہوں خریدے یا ایک روپے کا ڈیڑھ سیر گہی لیا۔ اس میں سے کچھ تو اچھا نکلا اور کچھ خراب نکلا تو یہ درست نہیں ہے کہ اچھا اچھا لے لیوے اور خراب خراب پھیر دیوے بلکہ اگر لیوے تو سب لینا پڑے گا اور پھیرے تو سب پھیرے ہاں البتہ اگر بیچنے والی خود راضی ہو جاوے کہ اچھا اچھا لے لو اور جتنا خراب ہے وہ پھیر دو تو ایسا کرنا درست ہے بے اس کی مرضی کے نہیں کر سکتی۔ **مسئلہ** عیب نکلنے کے وقت پھیر دینے کا اختیار اسی وقت ہے جبکہ عیب دار چیز کے لینے پر کسی طرح رضا مندی ثابت نہ ہوتی ہو۔ اور اگر کسی کے لینے پر راضی ہو جاوے تو اب اس کا پھیرنا جائز نہیں البتہ بیچنے والی خوشی سے پھیر لیوے تو پھیرنا درست ہے جیسے کسی نے ایک بکری یا گائے وغیرہ کو بیچ کر خریدی جب گھرائی تو معلوم ہوا کہ یہ بیمار ہے یا اس کے بدن میں کہیں زخم ہے پس اگر دیکھنے کے بعد اپنی رضا مندی ظاہر کرے کہ خیر ہم نے عیب داری لے لی تو اب پھیرنے کا اختیار نہیں رہا۔ اور اگر زبان سے نہیں کہا لیکن ایسے کام کے جس سے رضا مندی معلوم ہوتی ہے جیسے اس کی دوا علاج کرنے لگی تب بھی پھیرنے کا اختیار نہیں رہا۔ **مسئلہ** بکری کا گوشت خریدا پھر معلوم ہوا کہ بھیر کا گوشت ہے تو پھیر سکتی ہے۔ **مسئلہ** موتیوں کا ہار یا اور کوئی زیور خریدا اور کسی وقت اسکو پہن لیا۔ یا جو نہ خریدا اور پہنے پہنے چلنے پھرنے لگی تو اب عیب کی وجہ سے پھیرنے کا اختیار نہیں رہا۔ ہاں اگر اس وجہ سے

۴۰ سال اوپر وزن فوجد بعضہ عیبدار و افذہ کہ ۳۴ فتح القدر ۱۶۶۱-۱۶۶۲ لا اصل ان المشتی منی تصرف فی المشتی بعد العلم بالعیب تصرف الماک بطل حق فی الرد اذا اشتی دایۃ فوجد بها جرحا فادواہا اور کہا حاجۃ فلیس لہ ان یرد یا ۴۴ عالمگیری ص ۷۳ ج ۳ شری لہما علی لہ لم غنم فوجدہ ثم معزلہ الرد ۱۲ رد المحتار ص ۱۱۱۳ دیکھو حاشیہ نمبر ۳ صفحہ ۲۱۴ ۴۵ فقہاء کی تصریحات مرفوعہ چھ نکات ہیں مگر مقصود تقدیر نہیں ہے بلکہ عرف عام کا اعتبار ہو گا عرفا جتنے حد کو برداشت کر لیا جاتا ہے

۱۵۰۰ دین اشتی بیضا و بطیقا و قنار و نیار و ادواہا فکسوف و فوجہ فاسدا فان لم ینتفع بہ رجع بالتم کلہ و ان کان یشفع بہ مع فساد لم یردہ لان الکسر عیب حادث و لکنہ رجع فقط العیب دفع الضرر بقدر الامکان ولو وجد البعض فاسدا و ہو قلیل جازۃ البیع استسنا و ان کان الفاسد کثیرا ليجوز رجع بکل الشئ ۱۲ فتح القدر ص ۱۶۵-۱۶۶ عالمگیری ص ۱۱۱۳ دیکھو حاشیہ نمبر ۳ صفحہ ۲۱۴

۱۵۰۰ الفیل الخیل و الجواز حدۃ عادۃ کا واحد الائن فی المائۃ عالمگیری ص ۱۱۱۳ ابن النجار فی المشرکین و بہ صرح فی القنیۃ و قال الشرح فی الثلثۃ عفو عن فی المائۃ و فی البحر القلیل الشک فیہ ما دونہا فی المائۃ و الکثیر ما زاد و رد المختار ص ۱۱۳ و جمل الفقہ ابو الکلیث الثمستہ و استہ فی المائۃ من الجوز معفوا قال لان مثل ذاک قد یوجد فی الجوز فعدلہ کالمثل یعنی عند البیع ۱۲ فتح القدر ص ۱۶۵ ج ۵ ۱۵۰۰ دین اشتی شیدا

۱۰۰ من باع عبد اشتر
البراءة من كل عيب فليس
لأن بريد عيب وان لم
يسم العيوب بعد ما ۱۲
فتح القدر ص ۱۵ ج ۵
۱۰۱ وهو (البيع الباطل)
لأنه لا يكون شرعا باصلا ولا
بوصف ۱۲ والحقا ر ۱۱ ج ۵
۱۰۲ والبيع الباطل حله
مدم ملك المشتري اياه اذا
قبضه فلا ضمان لو كان البيع
عنده ۱۲ والحقا ر ۱۱ ج ۵
۱۰۳ وهو (البيع الفاسد)
لأنه لا يكون شرعا باصلا ولا
بوصف ومما دام من شرعية
اصلا كونه لا يشترط الاجازة
وصحة لان فساد البيع محتمل
۱۲ والحقا ر ۱۱ ج ۵
۱۰۴ وهو (البيع المشرى)
المبيع برضا بائع حلالا
ولا لای فی المبيع الفاسد
لم ينه حله ۱۲ والحقا ر ۱۱ ج ۵
۱۰۵ وهو (بيع على كل واحد)
منها فسخ قبل القبض او
بعده مادام فی المشرى
در مختار ص ۱۹ ج ۴
۱۰۶ انما طالب البائع ما
رجع فی انفسه لا لطبيب
للمشتري ما رجع فی بيع
يتعين بالتعيين بان باع
بازيد لفلان العبد لبيد
فتمكن انفسه من الرجوع
فقد صدق به ۱۲ والحقا ر ۱۱ ج ۵

پہنا ہو کہ پاؤں میں دیکھوں آتا ہے یا نہیں اور پیر کو چلنے میں کچھ تکلیف تو نہیں ہوتی تو اس آزمائش کے لئے خدا پر
کے پہننے سے کچھ حرج نہیں اب بھی پھیر سکتی ہے اسی طرح اگر کوئی چارپائی یا تخت خرید ا اور کسی ضرورت سے اسکو
کچھ اگر بیٹھی یا تخت پر نماز پڑھی اور استعمال کرنے لگی تو اب پھیرنے کا اختیار نہیں رہا۔ اسی طرح اور سب چیزوں
کو سمجھ لو۔ اگر اُس سے کام لینے لگے تو پھیرنے کا اختیار نہیں رہتا ہے **مسلمہ** بیچنے وقت اُس نے کہہ دیا کہ خوب
دیکھ بھال لو اگر اُس میں کچھ عیب نکلے یا خراب ہو تو میں ذمہ دار نہیں۔ اس کہنے پر بھی اس نے لے لیا تو اب چاہے جتنے
عیب اُس میں نکلیں پھیرنے کا اختیار نہیں ہے اور اس طرح بیچنا بھی درست ہے۔ اس کہہ دینے کے بعد عیب
کا بتلانا واجب نہیں ہے۔

باب نمبر ۱۰ بیع باطل اور فاسد وغیرہ کلیان ہشتم

مسلمہ جو بیع شرع میں بالکل ہی غیر متبر اور لغو ہو اور ایسا سمجھیں کہ اُس نے بالکل خریدایا نہیں۔ اور اُس نے بیچا
ہی نہیں اس کو باطل کہتے ہیں۔ اس کا حکم یہ ہے کہ خریدنے والا اُس کا مالک نہیں ہوا وہ چیز اب تک اسی بیچنے والے کی
ملک میں ہے اس لئے خریدنے والی کو نہ تو اُس کا کھانا جائز نہ کسی کو دینا جائز کسی طرح سے اپنے کام میں لانا درست
نہیں اور جو بیع ہو تو کئی ہو لیکن اس میں کچھ خرابی آگئی ہے اس کو بیع فاسد کہتے ہیں اس کا حکم یہ ہے کہ جب خریدنے
والی کے قبضہ میں نہ آجاوے تب تک وہ خریدی ہوئی چیز اس کی ملک میں نہیں آتی اور جب قبضہ کر لیا تو ملک میں
تو آگئی لیکن حلال طیب نہیں ہے اس لئے اس کو کھانا پینا یا کسی اور طرح سے اپنے کام میں لانا درست نہیں بلکہ کسی
بیع کا توڑ دینا واجب ہے لینا ہو تو پھر سے بیع کریں اور مولایوں اگر یہ بیع نہیں توڑی بلکہ کسی اور کے ہاتھ وہ
چیز بیع ڈالی تو گناہ ہوا اور اُس دوسری خریدنے والی کے لئے اس کا کھانا پینا اور استعمال کرنا جائز ہے اور یہ
دوسری بیع درست ہوگی۔ اگر نفع لیکر بیچنا ہو تو نفع کا خیرات کر دینا واجب ہے اپنے کام میں لانا درست نہیں
مسلمہ زینداروں کے یہاں یہ جو دستور ہے کہ تالاب کی پھلیاں بیچتے ہیں یہ بیع باطل ہے۔ تالاب کے اندر
جتنی پھلیاں ہوتی ہیں جب تک شکار کر کے پکڑی نہ جاویں تب تک ان کا کوئی مالک نہیں ہے شکار کر کے جو کوئی پکڑے
وہی اُن کا مالک بن جاتا ہے جب یہ بات سمجھ میں آگئی تو اب سمجھو کہ جب یہ زیندار اُن کا مالک ہی نہیں تو بیچنا کیسے

۱۰۷ ولا يجوز بيع الملك قبل ان يصطاد ولا باع ماله ولا في غمرة الا ان كان لا يوجد له عياله ولا غير متقدرا على التعليم ومعناه ان اخذوه ثم اتفاه فيها ولو كان
يؤخذ من غير حيلة جائز الا اذا اجعت فيها بالفتح والمصدر عليها المدخل لعدم الملك ۱۲ فتح القدر ص ۱۱ ج ۵ وعالمگیری ص ۱۱ ج ۵
۱۰۸ اگر خرید کردہ شئی کو اپنے استعمال میں لے آیا اور اس استعمال سے اُس کی قیمت بازار کی قیمت سے گر گئی تو عیب کی وجہ سے واپس
کرنے کا اختیار نہ ہو گا البتہ عیب کی وجہ سے جو کی قیمت میں ہوتی ہو وہ واپس لے سکتا ہے۔ لیکن اگر استعمال میں آنے سے بازار کی قیمت میں
کوئی فرق نہیں آیا تو واپس کا اختیار ہو گا ۱۲ ج ۵ بشرطیکہ پھلیاں تالاب میں خود بخود پیدا ہو گئی یا بغیر ملک کی کسی تعمیر کا جس کی قیمت ہوں ۱۲ ج ۵

لہذا بوجہ بیع المراءى و
 الا جارتہا و فی الکملان بلد
 انشا شاء دان کلان فی الارض
 ملکہ سفیر ابن صاحب
 الارض المذبح من لعل لعل
 فی ارضہ و ظاہر ان ہذا اذا
 بنیہ نصف فاما لو کان سقی
 المصنوع واحد بالظہنات
 فینبت غنای الذخیرہ و
 الحیضہ المولود بحجر زیمہ
 لان ملکہ ۱۲ فتح القدیر ص ۱۹۰
 ۱۵ و لا یجوز ان یصلح
 ۱۶ اللب فی الصرح لغیرہ
 و لا یصح علی غیر الغنم
 و جنبت فی سقف ذراع
 من ثوب ذکر القطع اولم
 ۱۷ یدکر او ۱۲ فتح القدیر ص ۱۹۰
 ۱۸ دیکھو حاشیہ نمبر ۲
 صفحہ ۱۲۱
 ۱۹ و لا یجوز بیع شعر
 الانسان و لا انتفاع بہا
 لان الادوی کہ کم لا تمیز
 فلا یجوز ان یكون شیئ من
 اجزائہ ہما و متبذل ۱۲
 ۲۰ فتح القدیر ص ۱۹۰
 ۲۱ و لا یجوز بیع شعر
 الخنزیر و لا باس بیع
 عظام المیتہ و عصبہا و
 صوفہا و قرنہا و شعرہا
 و براد و انتفاع بذلک
 ۲۲ فتح القدیر ص ۱۹۰
 ۲۳ ۲۰۳-۲۰۴ ج ۵
 ۲۴ و من اشتری جاریہ

درست ہو گا۔ ہاں اگر زہیندار خود چھدیاں پکڑ کر بیچا کر س تو البتہ درست ہے اگر کسی اور سے پکڑوا لیں گے تو وہی مالک بن جاوے گا۔ زمیندار کا اُس پکڑی ہوئی چھلی میں کچھ حق نہیں ہے اسی طرح چھلیوں کے پکڑنے سے لوگوں کو منع کرنا بھی درست نہیں ہے۔ مسئلہ کھیتی کی زمین میں خود بخود گھاس اُگی نہ اُس نے لگایا نہ اُس کو پانی دیکر سینچا تو یہ گھاس بھی کسی کی ملک نہیں ہے جس کا جی چاہے کاٹ لے جاوے نہ اُس کا بیچنا درست ہے اور نہ کاٹنے سے کسی کو منع کرنا درست ہے۔ البتہ اگر پانی دیکر سینچا اور خدمت کی ہو تو اُس کی ملک ہو جائے گی۔ اب بیچنا بھی جائز ہے اور لوگوں کو منع کرنا بھی درست ہے۔ مسئلہ چانور کے پیٹ میں جو بچہ ہے پیدا ہونے سے پہلے اُس بچہ کا بیچنا باطل ہے اور اگر پورا جانور بیچ دیا تو درست ہے۔ لیکن اگر یوں کہہ دیا کہ میں یہ بکری تو بیچتی ہوں لیکن اس کے پیٹ کا بچہ نہیں بیچتی ہوں جب پیدا ہو تو وہ میرا ہے تو یہ بیع فاسد ہے مسئلہ چانور کے ٹھن میں جو دودھ بھرا ہوا ہے دو ہٹنے کے پہلے اس کا بیچنا باطل ہے پہلے دودھ دو ہٹے تب بیچے۔ اسی طرح بھٹیر، ڈنہ و غیرہ کے بال جب تک کاٹ نہ لیوے تب تک بالوں کا بیچنا ناجائز اور باطل ہے مسئلہ جو دھٹی یا بکری مکان میں یا چھت میں لگی ہوئی ہے کھوٹے یا نکالنے سے پہلے اس کا بیچنا درست نہیں ہے۔ مسئلہ آدمی کے بال اور ہڈی وغیرہ کسی چیز کا بیچنا ناجائز اور باطل ہے ہوا مان چیزوں کا اپنے کام میں لانا اور برتنا بھی درست نہیں ہے۔ مسئلہ بجز خنزیر کے دوسرے مردار کی ہڈی اور بال اور سینگ پاک ہیں ان سے کام لینا بھی جائز ہے اور بیچنا بھی جائز ہے۔ مسئلہ تم نے ایک بکری یا اور کوئی چیز کسی سے پانچ روپے کو مول لی اور اُس بکری پر قبضہ کر لیا اور اپنے گھر متگا کر بندھوا لی لیکن ابھی دام نہیں دیئے پھر اتفاق سے اس کے دام نہ دے سکی یا اب اس کا رکھنا منظور نہ ہوا اس لئے تم نے کہا کہ یہی بکری چار روپے میں لیجاؤ ایک روپیہ ہتم کو اور دیدیں گے یہ بیچنا اور لینا جائز نہیں جب تک اس کو روپے نہ دے چکے اس وقت تک کم دوسوں پر اس کے ہاتھ بیچنا درست نہیں ہے۔ مسئلہ کھیتی نے اس شرط پر اپنا مکان بیچا کہ ایک مہینے تک ہم نہ دیوٹی بلکہ خود اس میں رہیں گے یا یہ شرط ٹھیکرائی کہ اتنے روپے تم ہم کو قرض دیدو یا کپڑا اس شرط پر خرید کہ تم ہی قطع کر کے بی دینا۔ یا یہ شرط کی کہ ہمارے گھر تک پہنچا دینا یا اور کوئی ایسی شرط مقرر کی جو بشرطت سے واپسیات اور ناجائز ہے تو یہ سب بیع فاسد ہے۔ مسئلہ یہ شرط کر کے ایک گائے خریدی کہ یہ چار سیر دودھ دیتی ہو تو بیع

مہلف مہمالہ و لیسینہ قبضہ تام یا ہاں یا نہ یا بیع بخسارہ قبل ان یفقد اثن الماطل لا یجوز المیع الخالی ۱۲ فتح القدیر ص ۱۹۰
 ۱۳ و من اشتری جاریہ و لا یجوز ان یفقد اثن الماطل لا یجوز المیع الخالی ۱۲ فتح القدیر ص ۱۹۰
 ۱۴ و من اشتری جاریہ و لا یجوز ان یفقد اثن الماطل لا یجوز المیع الخالی ۱۲ فتح القدیر ص ۱۹۰
 ۱۵ و من اشتری جاریہ و لا یجوز ان یفقد اثن الماطل لا یجوز المیع الخالی ۱۲ فتح القدیر ص ۱۹۰
 ۱۶ و من اشتری جاریہ و لا یجوز ان یفقد اثن الماطل لا یجوز المیع الخالی ۱۲ فتح القدیر ص ۱۹۰
 ۱۷ و من اشتری جاریہ و لا یجوز ان یفقد اثن الماطل لا یجوز المیع الخالی ۱۲ فتح القدیر ص ۱۹۰
 ۱۸ و من اشتری جاریہ و لا یجوز ان یفقد اثن الماطل لا یجوز المیع الخالی ۱۲ فتح القدیر ص ۱۹۰
 ۱۹ و من اشتری جاریہ و لا یجوز ان یفقد اثن الماطل لا یجوز المیع الخالی ۱۲ فتح القدیر ص ۱۹۰
 ۲۰ و من اشتری جاریہ و لا یجوز ان یفقد اثن الماطل لا یجوز المیع الخالی ۱۲ فتح القدیر ص ۱۹۰
 ۲۱ و من اشتری جاریہ و لا یجوز ان یفقد اثن الماطل لا یجوز المیع الخالی ۱۲ فتح القدیر ص ۱۹۰
 ۲۲ و من اشتری جاریہ و لا یجوز ان یفقد اثن الماطل لا یجوز المیع الخالی ۱۲ فتح القدیر ص ۱۹۰
 ۲۳ و من اشتری جاریہ و لا یجوز ان یفقد اثن الماطل لا یجوز المیع الخالی ۱۲ فتح القدیر ص ۱۹۰
 ۲۴ و من اشتری جاریہ و لا یجوز ان یفقد اثن الماطل لا یجوز المیع الخالی ۱۲ فتح القدیر ص ۱۹۰

کے چار امرو دے دیئے پھر کسی نے زیادہ ٹکرا کر کے پیسے کے پانچ لئے تو اب تم کو اس سے ایک امر و دینے کا حق نہیں
زبردستی کر کے لینا ظلم اور حرام ہے جس سے جو کچھ ملے ہو بس اتنا ہی لینے کا اختیار ہے مسئلہ کوئی شخص کچھ بیچتا ہی
لیکن تمھارے ہاتھ بیچنے پر راضی نہیں ہوتا تو اس سے زبردستی لیکر دام دیدینا جائز نہیں کیونکہ وہ اپنی چیز کا مالک
چاہے بیچے یا نہ بیچے اور جس کے ہاتھ چاہے بیچے۔ پولیس والے اکثر زبردستی سے لے لیتے ہیں یہ بالکل حرام ہے۔ اگر کسی کا
سیاں پولیس میں نوکر ہو تو ایسے موقع پر میاں سے تحقیق کر لیا کرے یوں ہی نہ برت لے مسئلہ ٹکے کے سیر
آلوئے اس کے بعد تین چار آلو زبردستی اور لے لئے یہ درست نہیں البتہ اگر وہ خود اپنی خوشی سے کچھ اور دے تو اس کی
لینا جائز ہے اسی طرح جو دام ملے کر لئے ہیں چیز لے لینے کے بعد اب اس سے کم دام دینا درست نہیں البتہ اگر
وہ اپنی خوشی سے کچھ کم کر دے تو کم دے سکتی ہے مسئلہ جس کے گھر میں شہید کا چھتہ لگا ہے وہی مالک
ہے کسی غیر کو اس کا توڑنا اور لینا درست نہیں اور اگر اس کے گھر میں کسی پرندے نے بچے دیئے تو وہ گھر والے
کی ملک نہیں بلکہ جو پکڑے اسی کے ہیں۔ لیکن بچوں کو پکڑنا اور ستانا درست نہیں ہے۔

باب نمبر ۷ نفع لیکر یا دام کے دام پر بیچنے کا بیان

نہم

مسئلہ ایک گنہگار نے ایک روپیہ کو خریدی تھی تو اب اپنی چیز کا ہم کو اختیار ہے چاہے ایک ہی روپے کو بیچ دیا
اور چاہے دس بیس روپے کو بیچیں اس میں کوئی گناہ نہیں لیکن اگر معاملہ اس طرح طے ہوا کہ اس نے کہا۔ ایک نہ
روپیہ منافع لیکر ہمارے ہاتھ بیچا لو اس پر تم نے کہا اچھا ہم نے روپے بیچے ایک آنہ نفع پر بیچا تو اب کئی روپیہ
زیادہ نفع لینا جائز نہیں۔ یا یوں ٹھیکر کہ جتنے کو خریدا ہے اس پر چار آنہ نفع لے لو اب بھی ٹھیک دام بتلا دینا واجب
ہے اور چار آنے سے زیادہ نفع لینا درست نہیں۔ اسی طرح اگر تم نے کہا کہ یہ چیز ہم کو خرید کے دام پر دیں گے کچھ
نفع نہ لیں گے تو اب کچھ نفع لینا درست نہیں خرید ہی کے دام ٹھیک ٹھیک بتلا دینا واجب ہے مسئلہ
کسی سودے کا یوں مول کیا کہ کئی روپیہ کے نفع پر بیچا لو۔ اس نے کہا کہ اچھا میں نے اتنے ہی نفع پر بیچا۔ یا تم نے
کہا کہ جتنے کو لیا ہے اتنے ہی دام پر بیچا لو اس نے کہا اچھا تم وہی دیدو نفع کچھ نہ دینا۔ لیکن اس نے ابھی یہ
نہیں بتلایا کہ یہ چیز کتنے کی خرید ہے تو دیکھو اگر اسی جگہ اٹھنے سے پہلے وہ اپنی خرید کے دام بتلا دیوے تب تو یہ بیع
صحیح ہے اور اگر اسی جگہ نہ بتلاوے بلکہ یوں کہے آپ۔ لیجائیے حساب دیکھکر بتلا یا جاوے گا یا اور کچھ کہا تو وہ
بیع فاسد ہے مسئلہ لینے کے بعد اگر معلوم ہو کہ اس نے چالاکی سے اپنی خرید غلط بتلائی ہے اور نفع وعدہ سے

۴ المراجعة فهو بالخيار عند المي حنفية رحمه الله ان شاء الله اخذ به جميع الثمن وان شاء تركه وان اطلع على خيانه في التولية استعطا من الثمن و
قال ابو يوسف رحمه الله تعالى في حقه ما قال محمد رحمه الله بخير فيها ۱۲ نفع الفدية ۱۲ وكره ۱۲
۵ بلا وجوب برونه من بچوں کو تکلیف دینا منع ہے لیکن اگر کھانے کے لئے حلال کرے تو اس کی ممانعت نہیں ہے ۱۲

۱۳ دیکھو عاصیہ نمبر
صفحہ ۱۳ ۱۳ واذ فرج
طی فی ارض رجل فهو لمن
اخذہ وکذا اذا باع فیها
وکن اذا کنس فیها فلی یجوز
لاذ غسل الغسل فی ارضه
لانہ عمن انزاله فیکله تبعاً
لارضه کاشجر الغلات فیها
والتراب المجمع فی ارضه
بحرمان المارۃ فح القدر
۳۶ ۳۶ ۳۶

۱۴ المراجعة ۱۴
العروض ولو بجهة اوارث
او وصية او غضب بما قام
عليه وفضل و التولية بینه
بشئ الاول در المختار
۲۳۶-۲۳۶ ۲۳۶
۱۵ جانزان ۱۲ فح القدر ۲۵
۱۶ وان باع بربع ده
یا زده لا یجوز فان بیع ده
یا زده کل عشرة احد عشر
در فح القدر ۲۵ ۲۵
۱۷ یعلم بالثمن فی المجلس فخر
(در مختار ۲۵) ولی
رجلا شینائی یا بعد تولیة
بما قام علیه او بما اشتراه
بدولیم المشتري کما قام
عليه فسد البیع لهما لئلا
وکره المراجعة و غیر المشتري
بن اخذ و تکرر لو علم فی
مجلسه والابطال ۱۷ ورجعنا
۱۸ فان اطلع
المشتري علی خيانه فی

زیادہ لیا ہے تو خریدنے والے کو دام کم دینے کا اختیار نہیں ہے بلکہ اگر خریدنا منظور ہے تو وہی دام دینا پڑیں گے جتنے کو اس نے بیچا ہے البتہ یہ اختیار ہے کہ اگر لینا منظور نہ ہو تو پھر دیوے۔ اور اگر خرید کے دام پر بیچ دینے کا اقرار تھا اور یہ وعدہ تھا کہ ہم نفع نہ لیں گے پھر اس نے اپنی خرید غلط اور زیادہ بتلائی تو جتنا زیادہ بتلایا ہے اس کے لینے کا حق نہیں ہے لینے والی کو اختیار ہے کہ فقط خرید کے دام دیوے اور جو زیادہ بتلایا ہے وہ نہ دیوے۔ مسئلہ کوئی چیز تم نے ادھا خریدی تو اب جب تک دوسرے خریدنے والے کو یہ نہ بتاؤ کہ بھائی ہم نے یہ چیز ادھا لی ہے اس وقت تک اس کو نفع پر بیچنا یا خرید کے دام پر بیچنا ناجائز ہے بلکہ بتلا دیوے کہ یہ چیز میں نے ادھا خریدی تھی پھر اس طرح نفع لیکر یا دام کے دام پر بیچنا درست ہے۔ البتہ اگر اپنی خرید کے داموں کا کچھ ذکر نہ کرے پھر چاہے جتنی دام پر بیچ دے تو درست ہے مسئلہ ایک کپڑا ایک روپیہ کا خرید پھر چار آنے دیکر اس کو رنگوایا۔ یا اسکو دھلویا یا اسلوایا۔ تو اب ایسا سمجھیں گے کہ سوار روپے کو اس نے مول لیا لہذا اب سوار روپیہ اس کی اہلی قیمت ظاہر کر کے نفع لینا درست ہے۔ مگر یوں نہ کہے کہ سوار روپے کو میں نے لیا ہے بلکہ یوں کہے کہ سوار روپے میں یہ چیز مجھ کو پڑی ہے تاکہ جھوٹ نہ ہونے پاوے۔ مسئلہ ایک کبری چار روپے کو مولی پھر مہینہ بھر تک ہی اور ایک روپیہ اس کی خوراک میں لگ گیا تو اب پانچ روپے اس کی اہلی قیمت ظاہر کر کے نفع لینا درست ہے البتہ اگر وہ دودھ دیتی ہو تو جتنا دودھ دیا ہے اتنا گھٹا دینا پڑے گا مثلاً اگر مہینے بھر میں آٹھ آنے کا دودھ دیا ہے تو اب اہلی قیمت ساٹھ چار روپے ظاہر کرے اور یوں کہے کہ ساٹھ چار میں مجھ کو پڑی اور چونکہ سواروں کو اس قسم کی ضرورت زیادہ نہیں پڑتی اس لئے ہم اور مسائل نہیں بیان کرتے۔

باب نمبر ۱ سودی لین دین کا بیان دہم

سودی لین دین کا بڑا بھاری گناہ ہے۔ قرآن مجید اور حدیث شریف میں اس کی بڑی بُرائی اور اس کی کچھ کی بڑی تائید آئی ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود دینے والے اور لینے والے اور بیچ میں پڑنے کے سود دلا دینے والے سودی درمناؤں کو لکھنے والے گواہ شہادہ وغیرہ سب پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ سود دینے والا اور لینے والا گناہ میں دونوں برابر ہیں اس لئے اس سے بہت بچنا چاہئے اس کے مسائل بہت نازک ہیں۔ ذرا ذرا سی بات میں سود کا گناہ ہو جاتا ہے اور ان جان لوگوں کو پتہ بھی نہیں لگتا کہ کیا گناہ ہوا۔ ہم ضروری ضروری مسئلے یہاں

مَنْ اتَّعَا اللَّهَ فِي أَكْلِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ اتَّقُوا النَّارَ الَّتِي أُهْتِ بِهَا لِلْكَافِرِينَ كَانُوا حِفْظَ رَحْمَةِ اللَّهِ يَقُولُ بِي أَخُو كَاتِبِي فِي الْقُرْآنِ حَرِثٌ أَوْ عَلَاءُ اللَّهِ الْمُؤْمِنِينَ بِالنَّارِ الْمُحَرَّرَةِ لِلْكَافِرِينَ إِنْ لَمْ يَقْتُوهُ فِي اجْتِنَابِهَا رَمِدٌ (تفسیر مدارک التنزیل ص ۱۴ مصری) یا ایہا الذین آمنوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِمَرْسَلِ رَسُولِ اللَّهِ أَيَايَةُ ۱۲ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْلُمُ الرِّبَا وَمَوْكَلَهُ وَكَاتِبَهُ وَشَاهِدَهُ وَقَالَ هُمْ سَوَاءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۱۲ مَشْكُوتٌ ص ۲۴۴ +

۱۵ دین مشتری غلام
بالف درهم سنیتہ فباعہ
برج مائتہ وکلم میں غلام
المشتری فان شاورده
وان شاور قبل فان کان
ولدہ ایاہ ولم یسین رده
ان شاور ۲۲۵ وخرج القدر
۲۲۵ وخرج القدر ۲۲۵
۱۵ و مسامو وخرج
بالشمن الذی ترقان علیہ
۱۲ عالمگیری ص ۲۲۵
۱۵ و ان یفتم لے
راس المال اجزا نقصار
والصغیر والطراز والقتل
و عمل الطعام و سون الفتم
و یقول قام علی کذا ولا
یقول اشتریت لک کذا
وخرج ۱۲ بحر ۱۱۹ و
خرج القدر ۲۵۵
۱۵ و یضم علف الدواب
الان یعود علی شی متولد
منہا کالبا نہا و سوفاد
سمنہا فیسقط قدر مال
و یضم ما زاد ۱۲ فخرج القدر
۲۵۵ ج ۵
۱۵ یا ایہا الذین آمنوا
لا تأکلوا الرِّبَا اَصْحَابُ
مضاہفہ ذہبی عن الربوا
مع التوجیع بما کالوا علیہ
من تصفیة کان الرجل
منہما ذلیفہ الدین محمد
یقول امان اتقوا حقاً او
تمہنی و ان ذلیفی الاجل ۴

بیان کرتے ہیں لین دین کے وقت ہمیشہ ان کا خیال رکھا کر۔ **مسئلہ** ہندوستان کے رواج سے سب چیزیں چار قسم کی ہیں۔ ایک تو خود سونا چاندی یا ان کی بنی ہوئی چیز۔ دوسرے اس کے سوا اور وہ چیزیں جو تول کر جکتی ہیں جیسے اناج غلہ لوہا، تانبا، روئی، ترکاری وغیرہ۔ تیسرے وہ چیزیں جو گڑ سے ناپ کر جکتی ہیں جیسے گہڑا۔ چوتھے وہ جو گنتی کے حساب سے جکتی ہیں جیسے انڈے، آم، امرود، نارنگی، بگری، گائے، گھوڑا وغیرہ۔ ان سب چیزوں کا حکم الگ الگ سمجھ لو۔ **مسئلہ** چاندی سونے کے خریدنے کی کئی صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ چاندی کو چاندی سے اور سونے کو سونے سے خریدنا جیسے ایک روپیہ کی چاندی خریدنا منقولہ ہے یا آٹھ آنے کی چاندی خریدی اور دام میں اٹھتی دی یا اشرفی سے سونا خریدنا یا غرض کہ دونوں طرف ایک ہی قسم کی چیز ہے تو ایسے وقت دو باتیں واجب ہیں ایک تو یہ کہ دونوں طرف کی چاندی یا دونوں طرف کا سونا برابر ہو۔ دوسرے یہ کہ جدا ہونے سے پہلے ہی پہلے دونوں طرف سے لین دین ہو جائے کچھ ادھار باقی نہ رہے۔ اگر ان دونوں باتوں میں سے کسی بات کے خلاف کیا تو سود ہو گیا۔ مثلاً ایک روپے کی چاندی تم نے لی تو وزن میں ایک روپے کے برابر لینا چاہئے اگر روپے بھر سے کم لی یا اس سے زیادہ لی تو یہ سود ہو گیا۔ اسی طرح اگر تم نے روپیہ تو دیدیا لیکن اُس نے چاندی ابھی نہیں دی، تھوڑی دیر میں تم سے الگ ہو کر دینے کا وعدہ کیا یا اسی طرح تم نے ابھی روپیہ نہیں دیا چاندی ادھار لے لی تو یہ بھی سود ہے۔ **مسئلہ** دوسری صورت یہ ہے کہ دونوں طرف ایک قسم کی چیز نہیں بلکہ ایک طرف چاندی اور ایک طرف سونا ہے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ وزن کا برابر ہونا ضروری نہیں ایک روپیہ کا چاہے جتنا سونا ملے جائز ہے اسی طرح ایک اشرفی کی چاہے جتنی چاندی ملے جائز ہے لیکن جدا ہونے سے پہلے ہی پہلے لین دین ہو جانا کچھ ادھار نہ رہنا یہاں بھی واجب ہے جیسا کہ ابھی بیان ہوا۔ **مسئلہ** بازار میں چاندی کا بھاؤ بہت تیز ہے یعنی اٹھا رہے آنے کی روپیہ بھر چاندی ملتی ہے روپے کی روپے بھر کوئی نہیں دیتا یا چاندی کا زیور بہت عمدہ بنا ہوا ہے اور دس روپے بھر اُس کا وزن ہے مگر بارہ

الحمد لله والحمد لله
الزوائد القدر المہم وکمل
او وزن مع الجنس فان
وجہ اہرم الفضل اسے
الزوائد والنسار وان
عرا حلا در المختار ص ۲۴
فلو تجا نسا شرط التماثل
والتقابل وان اختلفا
جودة وصیغہ یعنی اذا
بيع جنس الاثمان بجنس
کالذهب بالذهب او
الفضة بالفضة لیست بای
التساوی وقيل لا فترق
ولا يجوز التفاضل فيه
ان اختلفا فی الجودة و
الصیغہ قال عمر رضی اللہ
عنه الذہب بالذہب
مثلاً بشل والورق بالورق
مثلاً بشل الى ان قال و
ان يستطرق الى ان یغل
بینه فلا تنظره ولا فرقی فی
ذکب بین الی یکنما یتم
بالقیمین کالمصوغ والغیر
او یتعینان کالمصوغ و
ینعین احدہما دون الآخر
لاطلاق ما روینا ۱۷ زلیحی
بحذ ۱۳
مسئلہ ہر سچ اکتان بیان
ای داخل لثمنیہ ومنہ
المصوغ جسما بجنس او
بجنس کذب بفضہ
ویشترط عدم التماثل و
الخیار والتماثل الی التماثل

۱۷ وزن والتقابل بالبر اجماعاً بالبر اجماعاً قبل الافتراق ای افتراق المتعاقدين باء انہما ان اترا جسد وان اختلفا جودة وصیغہ والا بالان لم یجاسا شرط
التقابل لجرمة النساء در المختار ص ۳۶۳-۳۶۴ فلو تجا نسا شرط التماثل والتقابل وان اختلفا جودة وصیغہ ولا شرط التقابل ای وان اختلفا
یشترط التماثل قبل الافتراق دون التماثل فلو باع الذہب بالفضة مجازفة مع ان تقابلا بجنس لان السحقی ہو الفضل قبل الافتراق
دون النسویۃ لا روینا فلا یفرقہ المصوغ و لا فترق قبل قبضہا او قبض احدہما بطل لغوات ۱۸ شرط التباہر مع الجنس بخلات الجنس
لا نلو باع الجنس مجازفة فان علما تساویہا قبل الافتراق مع وجہ ۱۹ بحذ ۲۰

مسئلہ ہر سچ در دینار بدرہم و دینارین و کبر و شجر بضعہا واحد عشر درہم اربعہ درہم و دینار راجع مع فتکون العشرة بثلثا
والدینار بالدرہم نصیحا للفقہ و درہم صحیح و درہم غلہ بدرہم صحیحین و درہم غلہ ای بضع مع لاجتاد فی العتق فیسیر النساء
فی القدر دون الوصف ذکر ص ۲۱۶-۲۱۷ (۶ ج) و ان اشتری خاتم فضة او خاتم ذهب فیہ فص او لیس فیہ فص بكذا فلسا
ولست الفلوس عنده فهو جائز تقابلا قبل التفريق اولم يتقابلا لان هذا مع و لیس بصرف۔

(عالمگیری ص ۲۲ ج ۳)

سے کم ہیں نہیں ملتا تو سود سے بچنے کی ترکیب یہ ہے کہ روپے سے نہ خرید و بلکہ پیسوں سے خرید و اور اگر زیادہ لینا ہو تو اکثر فیوں سے خرید و یعنی اٹھارہ آنے پیسوں کی عوض میں روپیہ بھر چاندی لے لیا کچھ ریز گاری یعنی ایک روپیہ سے کم اور کچھ پیسے دیکھ کر خرید و تو گناہ نہ ہوگا لیکن ایک روپیہ نقد اور وہ آنے پیسے نہ دینا چاہئے نہیں تو سود ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر آٹھ روپے بھر چاندی نو روپے میں لینا منظور ہے تو سات روپے اور دو روپے کے پیسے دید و تو سات روپے کی عوض میں سات روپے بھر چاندی ہو گئی باقی سب چاندی ان پیسوں کی عوض میں آگئی۔ اگر دو روپے کے پیسے نہ دو تو کم کم اٹھارہ آنے کے پیسے ضرور دینا چاہئے یعنی سات روپے اور چودہ آنے کی ریز گاری اور اٹھارہ آنے کے پیسے دینے تو چاندی کے مقابلہ میں تو اسی کے برابر چاندی آئی جو کچھ بچی وہ سب پیسوں کی عوض میں ہو گئی اگر آٹھ روپے اور ایک روپے کے پیسے دو گئی تو گناہ سے نہ بچ سکو گی کیونکہ آٹھ روپے کی عوض میں آٹھ روپے بھر چاندی ہونی چاہئے پھر یہ پیسے کیوں اس لئے سود ہو گیا غرض کہ اتنی بات ہمیشہ خیال میں رکھو کہ جتنی چاندی لی ہے تم اس سے کم چاندی دو اور باقی پیسی دید و اگر پانچ روپے بھر چاندی لی ہے تو پورے پانچ روپے نہ دو۔ دس روپیہ بھر چاندی لی ہو تو پورے دس روپے نہ دو کم دو باقی پیسے شامل کرو تو سود نہ ہوگا۔ اور یہ بھی یاد رکھو کہ اس طرح ہرگز سود نہ ملے کہ نو روپے کی اتنی چاندی دید و بلکہ یوں کہو کہ سات روپے اور دو روپے کے پیسوں کی عوض میں یہ چاندی دید و اور اگر اس طرح کہا تو پھر سود ہو گیا خوب سمجھ لو۔ **مسئلہ** اور اگر دونوں لینے دینے والے رضا مند ہو جاویں تو ایک آسان بات یہ ہے کہ جس طرف چاندی وزن میں کم ہو اس طرف پیسے شامل ہونے چاہئیں **مسئلہ** اور ایک اس سے بھی آسان بات یہ ہے کہ دونوں آدمی جتنے چاہیں روپے رکھیں اور جتنی چاہیں چاندی رکھیں مگر دونوں آدمی ایک ایک پیسہ بھی شامل کر دیں اور یوں کہیں کہ ہم اس چاندی اور اس پیسہ کو اس روپے اور اس پیسہ کے بدلے لیتے ہیں سائے بکھڑوں سے بچ جاؤ گی۔ **مسئلہ** اگر چاندی سستی ہے اور ایک روپے کی ڈیڑھ روپیہ بھر ملتی ہے روپے کی روپیہ بھر لینے میں پنا نقصان ہے تو اس کے لینے اور سود سے بچنے کی یہ صورت ہے کہ داسوں میں کچھ نہ کچھ پیسے ضرور ملا دو۔ کم سے کم دو ہی آنے یا ایک آنہ یا ایک پیسہ ہی سہی مثلاً اس روپے کی چاندی پندرہ روپیہ بھر خریدی تو نو روپے اور ایک روپے کے پیسے دید و یا دہی آنے کے پیسے دید و۔ باقی روپے اور ریز گاری دید و تو ایسا سمجھیں گے کہ چاندی کی عوض میں اس کے برابر چاندی لی باقی سب چاندی ان پیسوں کی عوض میں ہے اس طرح گناہ نہ ہوگا اور وہ بات یہاں بھی ضرور خیال رکھو کہ یوں نہ کہو کہ اس روپے کی چاندی دید و بلکہ یوں کہو کہ نو روپے اور ایک روپے کے پیسوں کی عوض میں یہ چاندی دید و غرض کہ جتنے پیسے شامل کرنا منظور ہیں معاملہ کرتے وقت ان کو صاف کہہ بھی دو۔ ورنہ سود سے بچاؤ نہ ہوگا۔ **مسئلہ** کھوٹی اور خراب چاندی دے کر اچھی چاندی لینا ہے اور اچھی چاندی اس کے برابر نہیں مل سکتی تو یوں کرو کہ یہ خراب چاندی پہلے بیچ ڈالو جو دام ملیں ان کی اچھی چاندی

۱۰۰ روپے و بجز البس
بالفلس لاند مال معلوم
خان کانت خانقہ ہازار
ہماواں لم تعین لاند مال
بالاصطلاح وال کانت
کانتہ لم کج البس
حتی بعینہ لاند مال معلوم
من تعینہ ان اشت
نشیما نصف درہم معلوم
جاز و عالیہ لاند مال معلوم
درہم من الفلوس و ک
اذا قال بدانی فلان
بقبراء فلان ہازار و من
اعطی صیر فیادر ہماواں
اعطی نصف فلوس و معلوم
لفظ الاجتہاد لاند مال معلوم
الفلوس و بطل و بانی
عند ہماواں قال معلوم
درہم فلوس و نصف لاند مال
جاز لاند قابل الدرہم
بیاع من الفلوس و معلوم
درہم و نصف درہم
فیكون نصف درہم
مئلہ و ماوراء ہماواں
۱۲ بدایت و معلوم
کے و لاند بجز البس
باردی ماخیزہ
الاشلا بمثل
فتح القدر ہماواں

سلفہ واشتری سیفا علی
یا نقدہ او با مقضضا بالفضۃ
در نہا اکثر من الحلیۃ جائز
والا یکان وز نہا اقل الحلیۃ
وہو مثلاً لاولا یدری لایجوز
الی قولہ وان کانت الحلیۃ
وہو یا وانش در ہما ز
السیف کفا کان ولو شرط
تاجیل الثمن و ہو جنس
الحلیۃ اومن غیر جنسہا
یطل الیج فی السیف کلہ
وہو کانت الحلیۃ تميز
بضر او بغیر ضرر و علیگیری
۲۲۲-۲۲۱

۱۵ ولا یجوز بیع الذہب
یا الذہب والفضۃ بالفضۃ
الا مثلاً بثل تبرکان او
سفر و با (عالمگیری ص ۲۱۸)
وفی الجہان اختلاف و
وہو ماغہ (ص ۲۱۹) و نقد
العصرۃ واقع علی جنس
الا مثلاً فی ہذا فضۃ
بجنسہ او بغیر جنسہ فان
کان بجنسہ اشترط فیہ
التساوی و التماثل بثل
افتراق الابدان ان اختلف
الجلس دفع البذیر ص ۲۸
وہو ماغہ قابل بطل لغوات
الشرط ۱۲ مجمع الانہر ص ۱۱۶
۱۶ واذ باع الرجل
من آخر علی ذہب فیرک
وہو ہر بدنا و فیض المشتري
الحلی فان کانت الذنا یر

خرید لو اور بیچنے و خریدنے میں اسی قاعدے کا خیال رکھو جو اوپر بیان ہوا یا یہاں بھی دونوں آدمی ایک ایک پیسہ
شارل کر کے بیچ لو خرید لو۔ مسئلہ عورتیں اکثر بزار سے سیٹا گوطہ ٹھہرے، کچھ خریدتی ہیں اس میں بھی اُن
مسکلوں کا خیال رکھو کیونکہ وہ بھی چاندی ہے اور روپیہ چاندی کا اس کے عوض دیا جاتا ہے یہاں بھی
آسان بات وہی ہے کہ دونوں طرف ایک ایک پیسہ ملا لیا جائے۔ مسئلہ اگر چاندی یا سونے کی بنی ہوئی
کوئی ایسی چیز خریدی جس میں فقط چاندی ہی چاندی ہے یا فقط سونا ہے کوئی اور چیز نہیں ہے تو اس کا بھی
یہی حکم ہے کہ اگر سونے کی چیز چاندی یا روپیوں سے خریدے یا چاندی کی چیز اشترافی سے خریدے تو وزن
میں چاہے جتنی ہو جائز ہے فقط اتنا خیال رکھو کہ اسی وقت لین دین ہو جائے کسی کے ذمہ کچھ باقی نہ رہے
اور اگر چاندی کی چیز روپیوں سے اور سونے کی چیز اشترافیوں سے خریدے تو وزن میں برابر ہونا واجب
ہے اگر کسی طرف کچھ کمی بیشی ہو تو اسی ترکیب سے خرید و جو اوپر بیان ہوئی۔ مسئلہ اگر کوئی ایسی
چیز ہے کہ چاندی کے علاوہ اس میں کچھ اور بھی لگا ہوا ہے مثلاً جو شن کے اندر لاکھ بھری ہوئی ہے اور نونوں
پر نگ جرے ہیں انگوٹھیوں پر نیلے رکھے ہیں یا جو شنوں میں لاکھ تو نہیں ہے لیکن تاگوں میں گندھے
ہوئے ہیں۔ ان چیزوں کو روپیوں سے خرید او دیکھو اُس چیز میں کتنی چاندی ہے وزن میں اتنے ہی
روپیوں کے برابر ہے جتنے کو تم نے خریدا ہے یا اس سے کم ہے یا اُس سے زیادہ اگر روپیوں کی چاندی
سے اُس چیز کی چاندی یقیناً کم ہو تو یہ معاملہ جائز ہے اور اگر برابر یا زیادہ ہو تو سود ہو گیا اور اس سے بچنے کی وہی
ترکیب ہے جو اوپر بیان ہوئی کہ دام کی چاندی اس زیور کی چاندی سے کم رکھو اور باقی پیسے شارل کر دو۔ اور
اسی وقت لین دین کا ہو جانا ان سب مسکلوں میں بھی اشترط ہے۔ مسئلہ اپنی انگوٹھی سے کسی کی انگوٹھی
بدلی تو دیکھو اگر دونوں پر نگ لگا ہو تب تو بہر حال یہ بدل لینا جائز ہے چاہے دونوں کی چاندی برابر ہو یا
کم زیادہ سب درست ہے البتہ ہاتھ در ہاتھ ہونا ضروری ہے اور اگر دونوں سادی یعنی بے نگ کی ہوں
تو برابر ہونا اشترط ہے اگر ذرا بھی کمی بیشی ہو گئی تو سود ہو جاوے گا اگر ایک پر نگ ہے اور دوسری سادی
تو اگر سادی میں زیادہ چاندی ہو تو یہ بدلنا جائز ہے ورنہ حرام اور سود ہے اسی طرح اگر اسی وقت دونوں
طرف سے لین دین نہ ہو۔ ایک نے تو ابھی دیدی دوسری نے کہا بہن میں ذرا دیر میں دیدوں گی تو یہاں بھی سود

م مثل الذہب الذی فی الحلی و اقل اولایدری لایجوز البیع اصل لا فی الذہب ولا فی الجوہر سوا ان ممکن تخلیص الجوہر من غیر ضرر ام لم یکن واما اذا کانت
الذنا یر لئی ہی شن اکثر من ذہب الحلی فانہ یجوز البیع فی الذہب والجوہر ثم بعد ذلک ان نقد الثمن کل قبل ان یفقد الثمن کما فی علی الصمۃ وکلذ لکان
نقد حصۃ الذہب الذی فی الحلی وان لم یفقد شئنا حتی یفقدنا فالعقد فیما یخص الحلی من الذہب یفسد و فیما یخص الجوہر ان کان الجوہر بحیث لا
یمکن تخلیصہ الا بضر فلیفسد وان امکن تخلیصہ من غیر ضرر لا یفسد العقد الجوہر اما لکی ہر ۱۵ اشتری ثوبا و نفقۃ فضۃ بثوب و نفقۃ فضۃ فالثوب
بالثوب والفضۃ بالفضۃ فان کان فی احدی النقرتین فضل فہو مع الثوب بذلک الثوب (عالمگیری ص ۲۱۹) نیز دیکھو حاشیہ نمبر ۳ صفحہ ۱۲۱ +

ہو گیا **مسئلہ** جن ملکوں میں اسی وقت لین دین ہونا شرط ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ دونوں کے جدا اور علیحدہ ہونے سے پہلے ہی پہلے لین دین ہو جائے اگر ایک آدمی دوسرے سے الگ ہو گیا اس کے بعد لین دین ہو تو اس کا اعتبار نہیں یہ بھی سود میں داخل ہے مثلاً تم نے دس روپے کی چاندی یا سونا یا چاندی سونے کی کوئی چیز منار سے خریدی تو تم کو چاہئے کہ روپے اسی وقت دید و اور اس کو چاہئے کہ وہ چیز اسی وقت دید و اگر منار چاندی اپنے ساتھ نہیں لایا اور یوں کہا کہ میں گھر جا کر ابھی بھیج دوں گا تو یہ جائز نہیں بلکہ اس کو چاہئے کہ یہیں منگوا دے اور اس کے منگوانے تک لینے والا بھی وہاں سے نہ ملے نہ اس کو اپنے سے الگ ہونے دے اگر اُس نے کہا تم میرے ساتھ چلو میں گھر پہنچ کر دیدوں گا تو جہاں جہاں وہ جائے برابر اس کے ساتھ ساتھ رہنا چاہئے اگر وہ اندر چلا گیا یا اور کسی طرح الگ ہو گیا تو گناہ ہوا اور وہ بیع ناجائز ہو گئی۔ اب پھر سے معاملہ کریں۔

مسئلہ خریدنے کے بعد تم گھر میں روپیہ لینے آئیں یا وہ کہیں پیشاب وغیرہ کے لئے چلا گیا یا اپنی دوکان کے اندر ہی کسی کام کو گیا اور ایک دوسرے سے الگ ہو گیا تو یہ ناجائز اور سودی معاملہ ہو گیا۔ **مسئلہ** اگر تمھارے پاس اس وقت روپیہ نہ ہو اور اُدھار لینا چاہو تو اس کی تدبیر یہ ہے کہ جتنے دام تم کو دینا چاہئیں اُن سے روپے اُس سے قرض لیکر اُس خریدی ہوئی چیز کے دام بیباق کر دو قرض کی ادائیگی تمھارے ذمہ رہ جاوے گی اس کو جب چاہے دیدینا۔ **مسئلہ** ایک کادار دوپٹہ یا ٹوپی وغیرہ دس روپے کو خرید تو دیکھو اُس میں کئے روپیہ بھر چاندی نکلے گی بجے روپیہ بھر چاندی اُس میں ہوتے روپے اسی وقت پاس رہتے رہتے دیدینا واجب ہیں باقی روپے جب چاہو دو۔ یہی حکم جڑاؤ زیوروں وغیرہ کی خرید کا ہے مثلاً پانچ روپے کا زیور خریدا اور اس میں دو روپے بھر چاندی ہے تو دو روپے اسی وقت دیدو باقی جب چاہے دینا۔ **مسئلہ** ایک روپیہ یا کئی روپے کے پیسے لئے یا پیسے دیگر روپیہ لیا تو اس کا حکم یہ ہے کہ دونوں طرف سے لین دین ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ ایک طرف سے ہو جانا کافی ہے مثلاً تم نے روپیہ تو اسی وقت دیدیا لیکن اس نے پیسے ذرا دیر بعد دئے یا اُس نے پیسے اسی وقت دیدیئے تم نے روپیہ علیحدہ ہونے کے بعد دیا یہ درست ہے البتہ اگر پیسوں کے ساتھ کچھ ریز گاری بھی لی ہو تو اُن کا

مداقل او جمل بطل ولو بقیر جبہ شرط المتعاض فقط ۱۲ دینار ۲۶۶ تا ۲۶۸ عالمگیری ص ۲۲۲ ۵۵ اذا اشتري الرجل فلو سادرا ثم دفع الثمن ولم تكن الفلوس عند البائع فابيع جائز وان استقرض الفلوس من رجل ودفع اليه قبل الافتراق اوبعد فہو جائز اذا كان قد قبض الدراهم في المجلس وكذلك لو افتراقا بعد قبض الفلوس قبل قبض الدراهم كذا في المبسوط وروی الحسن عن ابی حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ اذا اشتري فلو سادرا ثم دفع الثمن عند هذا الفلوس ولا عند الآخر دراهم ثم ان احدهما دفع وقرقا جاز وان لم ينفقوا احد منهما حتى تفرقا لم يكره اني المحيط ووباع الفلوس بالفلوس ثم افتراقا قبل المتعاض بطل البيع ولو قبض احدهما ولم يقبض الآخر او تقاضا ثم استحق ما في يدي احدهما بعد الافتراق فالعقد صحيح على ما عالمگیری ص ۲۲۲ ۵۵ وان استقرض الفلوس من رجل ودفع اليه قبل الافتراق اوبعد فہو جائز اذا كان قد قبض الدراهم في المجلس كذلك لو افتراقا بعد قبض الفلوس ۱۲

۱۰۲ و تفسیر الافتراق
ہو ان یفتقر العاقد ان
یابدانہما عن مجلسہما بان یا
ہذانی جہت و ہذانی جہت
یذہب احدہما و یبقی الآخر
حتى لم کان فی مجلسہما لم یجرا
عنه لم یکن متفرقین وان
طل مجلسہما لا بعد الافتراق
یابدانہما و کذا اذا ناما فی
المجلس او غمی علیہما و کذا
اذا قاما عن مجلسہما معاد
و ہتانی جہت واحدة و طریق
واحد و متشایلا او اکثر
ولم یفارق احدہما صاحب
فلیسا متفرقین کذا فی
البدایۃ ۱۲ عالمگیری ص ۲۲۲
۵۵ و استقرضا فاذا یا
قبل افتراقہما او اسکا ما
اشترای فی العقد و اذا یا
مثلا جاز ۱۲ و در ۲۶۶
۵۵ باع سیفا حلیۃ
خمسون و مخلص بلا ضرر
فباعہ بمانہ و نقد خمسين
فما نقد فہو من العقد سواء
سکت او قال خذ من
ثمنہا فان افتراقا من غیر
قبض بطل فی الخلیۃ فقط
و صح فی السیف ان یخلص
بلا ضرر وان لم یخلص لا یفقر
بطل اصلا و الاصل ان یمنی
بیع نقد مع غیرہ مفضض
و مرکش نقد من جنسہ
شرط زیادۃ الثمن فلو مثلاً

لین دین دونوں طرف سے اُسی وقت ہو جانا چاہئے کہ یہ روپیہ دیدے اور وہ ریز گاری دیدے لیکن یاد رکھو کہ پیسوں کا یہ حکم اُسی وقت ہے جب دو کا ندر کے پاس پیسے ہیں تو سہی لیکن کسی وجہ سے دے نہیں سکتا یا گھر پر تھے وہاں جا کر لاوے گانت دے گا۔ اور اگر پیسے نہیں تھے یوں کہا جب سودا یکے اور پیسے آویں تو لے لینا یا کچھ پیسے ابھی دیدیئے اور باقی کی نسبت کہا جب بکری ہو اور پیسے آویں تو لے لینا یہ درست نہیں اور چونکہ اکثر پیسوں کے موجود نہ ہونے ہی سے یہ ادھار ہوتا ہے اس لئے مناسب یہی ہے کہ بالکل پیسے ادھار کے نہ چھوڑے اور اگر کبھی ایسی ضرورت پڑے تو یوں کر دے کہ جتنے پیسے موجود ہیں وہ قرض لے لاو اور روپیہ امانت رکھا دو جب سب پیسے دے اس وقت بیع کر لینا۔ **مسئلہ ۱۷** اگر اشترنی دے کر روپے لئے تو دونوں طرف سے لین دین سامنے رہتے رہتے ہو جانا واجب ہے۔ **مسئلہ ۱۸** چاندی سونے کی چیز روپیہ یا اشترنیوں سے خریدی اور شرط کر لی کہ ایک دن تک یا تین دن تک ہم کو لینے نہ لینے کا اختیار ہے تو یہ جائز نہیں ایسے معاملہ میں یہ اقرار نہ کرنا چاہئے۔ **مسئلہ ۱۹** ان چیزوں کا حکم سنبھوتوں کے ہوتے ہیں جیسے اناج، گوشت، لوہا، تانبہ، ترکاری، نمک وغیرہ اس قسم کی چیزوں میں سے اگر ایک چیز کو اسی قسم کی چیز سے بیچنا اور بدلنا چاہو مثلاً ایک گیلہوں دے کر دوسرے گیلہوں لئے یا ایک دھان دے کر دوسرے دھان لئے یا آٹے کے عوض آٹا یا اسی طرح کوئی اور چیز غرض کہ دونوں طرف ایک ہی قسم کی چیز ہے تو اس میں بھی ان دونوں باتوں کا خیال رکھنا واجب ہے ایک تو یہ کہ دونوں طرف بالکل برابر ہو ذرا بھی کسی طرف کمی بیشی نہ ہو ورنہ سود ہو جاوے گا۔ دوسری یہ کہ اسی وقت ہاتھ در ہاتھ دونوں طرف سے لین دین اور قبضہ ہو جاوے گا اگر قبضہ نہ ہو تو کم سے کم اتنا ضرور ہو کہ دونوں گیلہوں الگ کر کے رکھ دیئے جاویں تم اپنے گیلہوں تول کر الگ رکھ دو کہ دیکھو یہ رکھے ہیں جب تمھارا جی چاہے لیجانا۔ اسی طرح وہ بھی اپنے گیلہوں تول کر الگ کر دے اور کہدے کہ یہ تمھارے الگ رکھے ہیں جب چاہو لیجانا۔ اگر یہ بھی نہ کیا اور ایک دوسرے سے الگ ہو گئی تو سود کا نثار ہوا۔ **مسئلہ ۲۰** خراب گیلہوں دیکر اچھے گیلہوں لینا منظور

۱۰۰۰ القدر والجنس (فتح القدیر ص ۲۵۹ ج ۵) فالعلہ عندنا الکلیل مع الجنس والوزن مع الجنس قال رضی اللہ عنہ ویقال القدر مع الجنس ویوا شمل فعدنا جہا جہا مع الجنس التفاضل والنسار و باء ہما مفردا بحکم النساء وکیل التفاضل (فتح القدیر ص ۲۵۹ ج ۵) واذا اعم الوصفان الجنس والمعنی المضمین الیہ محل التفاضل والنسار (فتح القدیر ص ۲۵۹ ج ۵) واما سواہ مما فیہ الربو لا یعتبر فیہ التبعین ولا یعتبر فیہ التفاضل (فتح القدیر ص ۲۵۹ ج ۵) وتغایب القبض لا یعتبر تقا وانی المال عرفا بخلاف النقد والموہل ۱۲ فتح القدیر ص ۲۵۹ ج ۵

۱۱۰ فاذا بیع الکلیل کالبہ والشیر والتر وانیع او الموزون مثلاً بمثل مع وانی تفاضل أحدہما بالبیع وجیدہ ورویہ سوارہ فی المبسوط المخطیۃ العفۃ مع المخطیۃ الجیدۃ جنس واحد عالمیری بخلاف ص ۳۱۱ ج ۳) فان باع صاعاً من المخطیۃ الردیۃ بنصف صاع جید من المخطیۃ اد باع نصف صاع من المخطیۃ بمادون نصف صاع منہا لا یجوز (خانیہ ص ۲۱۲ ج ۲) جید ما یجمل فیہ الربو کر دیہ حتی لا یجوز بیع احدہما بالآخر متفاضلاً ۱۲ بحر ص ۱۸۱ ج ۶ +

۱۰۰۰ واذا اعلی رجل رجلاً درہما وقال اعطنی بنصفہ کذا فلما و بنصفہ درہما صغیراً ہو جازان تفراً قبل قبض الدرہم الصغیر والغلوں فالعقد قائم فی الغلوں منقبض فی حصۃ الدرہم ۱۲ عالمیری ص ۲۲۵ ج ۳

۱۱۰ وطل بیع مالین فی ملک لا یطریق المسلم فاشحی ۱۲ اور محتار ص ۱۶۲ ج ۲

۱۲۰ وان باع الذبب بالھفۃ جاز التفاضل لعدم المجانسۃ وجوب التفاضل ۱۲ فتح القدیر ص ۲۵۹ ج ۵

۱۳۰ لا یصح شرط الخیار فیہ ولا الاصل لان باء ہما لا یتقید القبض مستقفاً و بالشائی یفوت القبض المستحی الا اذا سقط الخیار فی المجلس فیسوای الجواز لا ارتفاع قبل تقرره ۱۲ فتح القدیر ص ۲۵۹ ج ۵

۱۴۰ غرم فی کل کیل او موزون اذا بیع بجنس متفاضلاً (فتح القدیر ص ۲۵۹ ج ۵) ویجوز بیع المخفضہ بالخصفین والتفاضل بالتفاضل ۱۲

۱۵۰ المساواة بالمعيار ودرہم جید فلم یحقق المخفض لوتیانیا کیلا او موزوناً غیر معلوم بجنسہ متفاضلاً بالجنس و الحدید لا یجوز عندنا موجود

ہے یا بڑا آٹا دے کر اچھا آٹا لینا ہے اس لئے اس کے برابر کوئی نہیں دیتا تو سود سے بچنے کی یہ ترکیب ہے کہ اس
 گیہوں یا آٹے وغیرہ کو پیسوں سے بچد کہ ہم نے اتنا آٹا دوانے کو بیچا۔ پھر اسی دوانے کے عوض اُس سے
 وہ اچھے گیہوں (یا آٹا) لے لویہ جائز ہے۔ **مسئلہ ۲۱** اگر ایسی چیزوں میں جو تول کر بکتی ہیں ایک طرح کی
 چیز نہ ہو جیسے گیہوں دے کر دھان لئے یا جو۔ چنا۔ جوار۔ نمک۔ گوشت۔ ترکاری وغیرہ کوئی اور چیز لی غرض کہ دھار
 اور چیز ہے اور ادھر اور چیز دونوں طرف ایک چیز نہیں تو اس صورت میں دونوں کا وزن برابر ہونا واجب نہیں۔
 سیر بھر گیہوں دے کر چاہے دس سیر دھان وغیرہ لے لویا چھٹا نک ہی بھر لو۔ تو سب جائز ہے۔ البتہ وہ دوسری
 بات یہاں بھی واجب ہے کہ سامنے رہتے رہتے دونوں طرف سے لین دین ہو جائے یا کم سے کم اتنا ہو کہ دونوں
 کی چیزیں الگ کر کے رکھ دی جائیں اگر ایسا نہ کیا تو سود کا گناہ ہو گیا۔ **مسئلہ ۲۲** سیر بھر چنے کے عوض میں کچھ لینا
 سے کوئی ترکاری لی پھر چنے نکالنے کے لئے اندر کو ٹھٹری میں گئی وہاں سے الگ ہو گئی تو یہ ناجائز اور حرام
 ہے اب پھر سے معاملہ کرے۔ **مسئلہ ۲۳** اگر اس قسم کی جو تول کر بکتی ہے روپے پیسے سے خریدی یا کپڑے
 وغیرہ کسی ایسی چیز سے بدلی ہے جو تول کر نہیں بکتی بلکہ گز سے ناپ کر بکتی ہے یا گنتی سے بکتی ہے مثلاً
 ایک تھان کپڑا دے کر گیہوں وغیرہ لئے یا گیہوں چنے دے کر امرود نارنگی ناست پانی انڈے ایسی چیزیں
 لیں جو گن کر بکتی ہیں غرض کہ ایک طرف ایسی چیز ہے جو تول کر بکتی ہے اور دوسری طرف گنتی سے یا گز سے
 ناپ کر بکنے والی چیز ہے تو اس صورت میں ان دونوں باتوں میں سے کوئی بات بھی واجب نہیں۔ ایک پیسہ
 کے چاہے جتنے گیہوں آٹا ترکاری خریدے اسی طرح کپڑا دے کر چاہے جتنا انارنج لیوے گیہوں چنے وغیرہ
 دے کر چاہے جتنے امرود نارنگی وغیرہ لیوے اور چاہے اسی وقت اس جگہ رہتے رہتے لین دین ہو جائے
 اور چاہے الگ ہونے کے بعد ہر طرح یہ معاملہ درست ہے۔ **مسئلہ ۲۴** ایک طرف چھنا ہوا آٹا دوسری
 طرف بے چھنا۔ یا ایک طرف موٹا ہے دوسری طرف باریک۔ تو بدلتے وقت ان دونوں کا برابر ہونا واجب
 ہے کمی زیادتی جائز نہیں۔ اگر ضرورت پڑے تو اس کی وہی ترکیب ہے جو بیان ہوئی اور اگر ایک طرف گیہوں
 کا آٹا ہے دوسری طرف چنے کا یا جوار وغیرہ کا تو اب وزن میں دونوں کا برابر ہونا واجب نہیں مگر وہ
 دوسری بات بہر حال واجب ہے کہ ہاتھ در ہاتھ لین دین ہو جائے۔ **مسئلہ ۲۵** گیہوں کو آٹے سے
 بدلتا کسی طرح درست نہیں چاہے سیر بھر گیہوں دے کر سیر ہی بھر آٹا لو چاہے کچھ کم زیادہ ہو۔ بہر حال
 ناجائز ہے۔ البتہ اگر گیہوں دے کر گیہوں کا آٹا نہیں لیا بلکہ چنے وغیرہ کسی اور چیز کا آٹا لیا تو جائز ہے
 مگر ہاتھ در ہاتھ ہو۔ **مسئلہ ۲۶** سرسوں دے کر سرسوں کا تیل لیا یا تیل دے کر تلی کا تیل لیا تو دیکھو

حوالہ اختلاف الجہس ۱۲ و لا یجوز بیع الزیتون بالزیت و اسسم بالشیرج حتی یكون الزیت و الشیرج اکثر ما فی الزیتون و اسسم ۲۰
 در المختار

اولیٰ و اذا وجد الی الجہس
 والحق المضمون البیہ و ہو
 القدر حرم التفاضل النساء
 کالشعیر بالشعیر و اذا وجد
 احد ہما عدم الآخر حل
 التفاضل و حرم النساء
 مثل ان یسلّم ثوبا ہر وانی
 ثوب ہروی فی صوۃ
 اتحاد الجہس مع عدم المضمون
 الیہ (ای القدر) و حلیۃ
 فی شیعہ فی صوۃ اختلاف
 الجہس مع اتحاد المضمون
 و ہو المستوی ۱۲ فتح القدیر
 بحذف ص ۲۴۹ ج ۵
مسئلہ ۲۷ و اذا عدم الوصف
 الجہس و المعنی المضمون
 الیہ حل التفاضل النساء
 لعدم الحلیۃ المحرمۃ و الاصل
 فیہ الاباحۃ (فتح القدیر
 ص ۲۴۹ ج ۵) نیز دیکھو
 حاشیہ نمبر ۱۲ صفحہ ۲۴۹
مسئلہ ۲۸ و مع الدقیق
 المنحول بغیر المنحول لا یجوز
 الا ما تلاءم و المختار ۱۲
 و اما بیع الدقیق بالدقیق
 متساویا کیلا اذا کان مکسوبا
 فجاہز اتفاقا ۱۲ و المختار
 ص ۲۸۹ ج ۴
مسئلہ ۲۹ و لا یجوز بیع البر بقرین
 او سونین ای و قوین البر و
 سونیک مطلقا و لا متساویا
 لعدم المستوی بخلاف دقین
 الشعیر و سونیک فانہ یجوز ۲۰

اگر تیل جو تم نے لیا ہے یقیناً اس تیل سے زیادہ ہے جو اس سرسوں اور تیل میں نکلے گا تو یہ بدلنا ہاتھ در ہاتھ صحیح ہے اور اگر اس کے برابر یا کم ہو یا شبہ اور شک ہو کہ شاید اس سے زیادہ نہ ہو تو درست نہیں۔ بلکہ سود ہے۔

مسئلہ ۲۷ گائے کا گوشت دے کر بکری کا گوشت لیا تو دونوں کا برابر ہونا واجب نہیں کی بیشی جائز ہے مگر ہاتھ در ہاتھ ہو۔ **مسئلہ ۲۸** اپنا لٹا دے کر دوسرے کا لٹا لیا یا لٹے کو پتیلی وغیرہ کسی اور برتن سے بدلا تو وزن میں دونوں کا برابر ہونا اور ہاتھ در ہاتھ ہونا شرط ہے اگر ذرا بھی کمی بیشی ہوئی تو سود ہو گیا کیونکہ دونوں چیزیں تانے کی ہیں اس لئے وہ ایک ہی قسم کی سمجھی جاویں گی۔ اسی طرح اگر وزن میں برابر ہو مگر ہاتھ در ہاتھ نہ ہوئی تب بھی سود ہوا۔ البتہ اگر ایک طرف تانے کا برتن ہو دوسری طرف لوہے کا یا بیتل وغیرہ کا تو وزن کی کمی بیشی جائز ہے۔ مگر ہاتھ در ہاتھ ہو۔ **مسئلہ ۲۹** کسی سے سیر بھر گہوں قرض لئے اور یوں کہا ہمارے پاس گہوں تو ہیں نہیں ہم اس کے عوض دوسیر چنے دیدیں گے تو جائز نہیں کیونکہ اسکا مطلب تو یہ ہوا کہ گہوں کو چنے سے بدلتی ہے اور بدلتے وقت ایسی دونوں چیزوں کا اسی وقت لین دین ہونا چاہئے کچھ اُدھار نہ رہنا چاہئے۔ اگر کبھی ایسی ضرورت پڑے تو یوں کرے کہ گہوں اُدھار لئے جائے اُس وقت یہ نہ کہے کہ اس کے بدلے ہم چنے دیوں گے بلکہ کسی دوسرے وقت چنے لا کر کہے۔ بہن اس گہوں کے بدلے تم یہ چنے لئے۔ لو۔ یہ جائز ہے۔ **مسئلہ ۳۰** بیعتنے مسئلے بیان ہوئے سب میں اُسی وقت رہتے رہتے سامنے لین دین ہو جانا یا کم سے کم اسی وقت سامنے دونوں چیزیں الگ کر کے رکھ دینا شرط ہے اگر ایسا نہ کیا تو سودی معاملہ ہوا۔ **مسئلہ ۳۱** جو چیزیں تول کر نہیں بکتیں بلکہ گز سے ناپ کر یا گن کر بکتی ہیں اُن کا حکم یہ ہے کہ اگر ایک ہی قسم کی چیز دے کر اسی قسم کی چیز لو جیسے امرو دے کر دوسرے امرو لئے یا نارنگی دیکر نارنگی۔ یا کپڑا دے کر دوسرا ویسا ہی کپڑا لیا۔ تو برابر ہونا شرط نہیں کی بیشی جائز ہے لیکن اسی وقت لین دین ہو جانا واجب ہے اور اگر اُدھر اور چیز ہے اور اُس طرف اور چیز مثلاً امرو دے کر نارنگی لی یا گہوں دے کر امرو لئے یا تنزیب دے کر لٹھا یا گاڑھا لیا تو بہر حال جائز ہے نہ تو دونوں کا برابر ہونا واجب ہے اور نہ اُسی وقت لین دین ہونا واجب ہے۔ **مسئلہ ۳۲** سب کا خلاصہ یہ ہوا کہ علاوہ چاندی سونے کے اگر دونوں طرف ایک ہی چیز ہو اور وہ چیز تول کر بکتی ہو جیسے گہوں کے عوض گہوں چنے کے عوض چنا وغیرہ تب تو وزن میں برابر ہونا بھی واجب ہے اور اسی وقت سامنے رہتے رہتے لین دین ہو جانا بھی واجب ہے بعد ان یکن موجود فی مکہ المتقابلین قبل الافتراق بالابدان لیس بشرط المجازہ الا فی الذہب والفضة ۱۲ رد المحتار ص ۲۸ ج ۴۔

۳۳ دیکھو حاشیہ نمبر صفحہ ۱۱۱۱ و يجوز بيع البیضة بالبیضین النقرة بالتمریق الجوزة بالجوزین لانعدام المعیار فلا یحقق الربوا (فتح القدیر ص ۲۸ ج ۲) و يجوز بيع الکثری بالتفاح متفاضلاً وکذا بیع التفاح بالعنب متفاضلاً ۱۲ عالمگیری ص ۱۱۱۱ دیکھو حاشیہ نمبر ۱۱ صفحہ ۱۱۱۱

۱۵ و يجوز بيع الخمران المتخلفة بفضها ببعض متفاضلاً و مراده لم ابل والبقر والغنم فاما البقر والجوامیس جنس واحد وکذا المعز من الغنم و کذا العراب مع الخماقی ۱۲ فتح القدیر ص ۲۸ ج ۲

۳۴ باع انار من حدید بحدیدان کان الانار یباع وزناً لتبطل المساواة فی الوزن والافلا وکذا اذا کان الانار من نحاس او صفر باع بصفر لاراد التماثل ص ۲۸ ج ۴

۳۵ فان وجد احد ہما ای القدر و واحدہ کالمخطة بالشعر او الجنس و واحدہ کالمزوی بہر دی مثله حل الفضل و حرم النصار ۱۲ رد المحتار ص ۲۸ ج ۲

۳۶ والمعتبر تعیین الربوا فی غیر الصرف بلا شرط تقابض حتی لو باع برابر بعینہما و تقرقاً قبل القبض جائز قال فی البحر بیانہ کما ذکرہ الاسجیانی بقولہ اذا ابتاع کالیاً بکلی تعدتاً یوزنی کلا ہما من جنس واحد او من جنسین مختلفین فان البیع لا يجوز حتی یكون کما ہما عینا اضعیف البیہ العقد و ہوا حاضر و غائب بعد ۲

۳۷ اگر بکری کا گوشت دے کر بھیڑ کا لیا یا گائے کے گوشت سے بھیڑ کا گوشت بدل لیا تو برابر ہونا چاہئے کی زیادتی جائز نہیں ہے۔

ہے اور اگر دونوں طرف ایک ہی چیز ہے لیکن تول کر نہیں بکتی جیسے امرود دے کر نارنگی دے کر نارنگی کپڑا دے کر ویسا ہی کپڑا یا ادھر سے اور چیز ہے اُدھر سے اور چیز لیکن دونوں تول کر بکتی ہیں جیسے گیسوں کے بدلے چنا چنے کے بدلے جو لینا۔ ان دونوں صورتوں میں وزن میں برابر ہونا واجب نہیں۔ کی بیشی جائز ہے البتہ اسی وقت لین دین ہونا واجب ہے۔ اور جہاں دونوں باتیں نہ ہوں یعنی دونوں طرف ایک ہی چیز نہیں اس طرف کچھ اور ہے اُس طرف کچھ اور۔ اور وہ دونوں وزن کے حساب سے بھی نہیں بکتیں وہاں کی بیشی بھی جائز ہے اور اسی وقت لین دین کرنا بھی واجب نہیں جیسے امرود دے کر نارنگی لینا۔ خوب سمجھ لو۔ **مسئلہ** چینی کا ایک برتن دوسرے چینی کے برتن سے بدل لیا۔ یا چینی کو تام چینی سے بدلا۔ تو اس میں برابری واجب نہیں ایک کے بدلے دو لیوے تب بھی جائز ہے اسی طرح ایک سوئی دے کر دو سوئیاں یا تین یا چار لینا بھی جائز ہے لیکن اگر دونوں طرف چینی یا دونوں طرف تام چینی ہو تو اسی وقت سنا منے رہتے رہتے لین دین ہو جانا چاہئے اور اگر قسم بدل جاوے مثلاً چینی سے تام چینی بدلی تو یہ بھی واجب نہیں۔ **مسئلہ** تمھارے پاس تمھاری پڑوسن آئی کہ تم نے جو سیر بھر آٹا پکایا ہے وہ روٹی ہم کو دیدو۔ ہمارے گھر مہمان آگئے ہیں اور یہ سیر بھر یا سوا سیر آٹا یا گیہوں لے لویا اس وقت روٹی دیدو پھر ہم سے آٹا یا گیہوں لے لیجیو یہ درست ہے۔ **مسئلہ** اگر نوکر یا مالا ہے کوئی چیز منگاؤ تو اس کو خوب سمجھا دو کہ اس چیز کو اس طرح خرید کر لانا کبھی ایسا نہ ہو کہ وہ بے قاعدہ خرید لے جس میں سود ہو جاوے پھر تم اور سب بال بچے اس کو کھاؤ اس اور حرام کھانا کھانے کے وبال میں سب گرفتار ہوں اور جس جس کو تم کھلاؤ مثلاً میاں کو مہمان کو سب کا گناہ تمھارے اوپر پڑے۔

یا زہم

بیع سلم کا بیان

باب

مسئلہ فصل کٹنے سے پہلے یا کٹنے کے بعد کسی کو دس روپے دیئے اور یوں کہا کہ دو مہینے یا تین مہینے کے بعد فلاں مہینے میں فلاں تاریخ میں ہم تم سے ان دس روپے کے گیسوں لیں گے اور نرخ

ہم تکلف و تکلفہ بعد تعلمہ علم الدین والہدایہ علم الوضوء والفعل والصلوۃ والصوم وعلم الزکوۃ لمن لہ نصاب والحج لمن وجب علیہ والبیع علی تجارتہ لیمتہزا من الشبہات والمکرہات فی سائر المعاملات وکذا اہل الحوت وکل من شغل بشئ یفرض علیہ وکلمہ لیمتہ من المحرم فیہ (رد المحتار ص ۱۷۱)۔
لا یشغی للرجل ان یشغل بالتجارۃ الم تعلم احکام البیع والشرارہ وایجو زمنہ وایلا یجو ز ۱۲ عالمگیری ص ۲۴۱ ہا تفسیر فاسلم مقدسیت بالملک فی الشمن عاجلا و فی الشمن اجلا واما کہ فی ان قول لا یشغل لیس لیک مشقو طیم وکر خطہ ادا سلف و لیل و لا یشغل وینقذ سلم بلقہ البیع فی ۱۲

چھٹی شرط یہ ہے کہ یہ بھی مقرر کر دے کہ فلاں جگہ وہ گے ہوں دینا یعنی اسی شہر میں یا کسی دوسرے شہر میں جہاں لینا ہو وہاں پہنچانے کے لئے کہدے یا یوں کہدے کہ ہمارے گھر پہنچا دینا۔ غرض کہ جو منظور ہو صاف بتلا دے اگر یہ نہیں بتلایا تو صحیح نہیں۔ البتہ اگر کوئی ہلکی چیز ہو جس کے لانے اور لیجانے میں کچھ مزدوری نہیں لگتی مثلاً مشک خریدایا یا سچے موتی یا اور کچھ تو لینے کی جگہ بتلانا ضروری نہیں۔ جہاں یہ ملے اس کو دیدے اگر ان شرطوں کے موافق کیا تو بیع سلم درست ہے ورنہ درست نہیں۔ **مسئلہ** گھٹوں وغیرہ غلہ کے علاوہ اور جو چیزیں ایسی ہوں کہ ان کی کیفیت بیان کر کے مقرر کر دی جائے کہ لینے وقت کچھ جھگڑا ہونے کا ڈر نہ رہے ان کی بیع سلم بھی درست ہے جیسے انڈے اینٹیں کپڑا۔ مگر سب باتیں طے کر لے کہ اتنی بڑی اینٹ ہو۔ اتنی لمبی اتنی چوڑی کپڑا سوتی ہو اتنا باریک ہو اتنا موٹا ہو۔ ویسی ہو یا دلائی ہو۔ غرض کہ سب باتیں بتلا دینا چاہیے کچھ بھلاک باقی نہ رہے۔ **مسئلہ** روپے کی پانچ گھڑی یا پانچ کھانچی کے حساب سے بھوسا بطور بیع سلم کے لیا تو یہ درست نہیں کیونکہ گھڑی اور کھانچی کی مقدار میں بہت فرق ہوتا ہے البتہ اگر کسی طرح سے سب کچھ مقرر اور طے کر لے یا وزن کے حساب سے بیع کرے تو درست ہے۔ **مسئلہ** شکم کے صحیح ہونے کی یہ بھی شرط ہے کہ جس وقت معاملہ کیا ہے اس وقت سے لیکر لینے اور وصول پانے کے زمانے تک وہ چیز بازار میں ملتی رہے نایاب نہ ہو۔ اگر اس درمیان میں وہ چیز بالکل نایاب ہو جائے کہ اُس ملک میں بازاروں میں نہ ملے گو دوسری جگہ سے بہت مصیبت جھیل کر منگوا سکے تو وہ بیع سلم باطل ہوگئی۔ **مسئلہ** معاملہ کرتے وقت یہ شرط کر دی کہ فصل کے کٹنے پر فلاں مہینے میں ہم نے گے ہوں لیویں گے یا فلاں کھیت کے گے ہوں لیویں گے تو یہ صحیح نہیں ہے اس لئے یہ شرط نہ کرنا چاہیے پھر وقت مقررہ پر اس کو اختیار ہے چاہے نئے دیوے یا پرے البتہ اگر نئے گے ہوں کٹ چکے ہوں تو نئے کی شرط کرنا بھی درست ہے۔ **مسئلہ** تم نے دس روپے کے گے ہوں لینے کا معاملہ کیا تھا وہ مدت گزر گئی بلکہ زیادہ ہو گئی مگر اُس نے اینٹ گے ہوں نہیں دیئے نہ دینے کی امید ہے تو اب یہ کہنا جائز نہیں کہ اچھا تم گے ہوں نہ دو بلکہ اس گے ہوں کے بدلے اتنے چنے یا اتنے دھان یا اتنی فلاں چیز دیدو۔ گے ہوں کے عوض کسی اور چیز کا لینا جائز نہیں یا تو اس کو کچھ مہلت دیدو اور بعد مہلت کے گے ہوں لو۔ یا اپنا روپیہ واپس لے لو۔ اسی طرح اگر بیع سلم کو تم دونوں نے توڑ دیا کہ ہم وہ معاملہ توڑتے ہیں گے ہوں نہ لیویں گے روپیہ واپس دیدو یا تم نے نہیں توڑا بلکہ وہ معاملہ خود ہی ٹوٹ گیا جیسے وہ چیز نایاب ہو گئی کہیں نہیں ملتی۔ تو اس صورت میں تم کو صرف روپے لینے کا اختیار ہے اس روپے کے عوض اس سے کوئی

مذمومہ او قریہ لیان الصفہ ولا فی حنطہ حدیثہ قبل حدودہا ۱۳ در مختار ص ۳۱۸ ج ۴ **مسئلہ** دلا بجزو سلم شرعی من السلم ایسہ بر اہل المال بعد الاقالہ فی عقد السلم الصحیح قبل قبضہ ۱۲ در مختار ص ۳۲۲ **مسئلہ** یعنی اس قسم کا معاملہ جائز نہیں ہے ۱۲ +

۱۔ والتاسع بیان مکان الاقرار فیما حل وموکلہ وغیرہ فیما حل ولا موکلہ کالمسک والکافور لا یشر تعین مکان الاقرار بالاجماع ۲۔ عالمگیری بحرف ۱۸۶ **مسئلہ** ویجوز السلم فی الثیاب اذا بین طواد وعوضا واقعة (فتح القدیر ص ۵۲ ج ۵) ولا بأس بالسلم فی اللبین والاعرافا سخی ملینا معلوماً وکل ما امكن ضبط صفہ و معرفۃ مقدارہ جاز سلم فیہ ۱۲ فتح القدیر ص ۵۲ ج ۵ **مسئلہ** ولا فی الخطب حزنا ولا فی الرطبہ جزرا (فتح القدیر ص ۵۲ ج ۵) فان کان ما ینسب الی البس کالزئیل والجبالیجوز للمنازہ ۱۲ فتح القدیر ص ۳۲۶ ج ۵۔ **مسئلہ** ولا یجوز السلم حتی یکن المسلم فیہ موجوداً من جن العقد الی جن المحل حتی لو کان منقطعاً عند العقد موجوداً عند المحل او علی العکس او منقطعاً فیما بین ذلک لا یجوز ۱۲ فتح القدیر ص ۳۲۶ ج ۵ **مسئلہ** ولا بکیال او ذراع مجهول وبقریۃ بعینہا۔ ثمرۃ نخلۃ معینۃ الا اذا کانۃ النسبۃ لقرۃ ص

اور چیز لینا درست نہیں۔ پہلے روپیہ لے لو۔ لینے کے بعد اس سے جو چیز چاہو خریدو۔

باب ۱۲

قرض لینے کا بیان

دوازدہم

مسلمہ جو چیز ایسی ہو کہ اسی طرح کی چیز تم دے سکتے ہو اس کا قرض لینا درست ہے جیسے اناج اٹے گوشت وغیرہ اور جو چیز ایسی ہو کہ اسی طرح کی چیز دینا مشکل ہے تو اس کا قرض لینا درست نہیں جیسے امرود نارنگی بکری مرغی وغیرہ۔
 ۱۔ مسلمہ جس زمانے میں روپے کے دس سیر گہوں ملتے تھے اُس وقت تم نے پانچ سیر گہوں قرض لئے پھر گہوں سے ہو گئے اور روپے کے بیس سیر ملنے لگے تو تم کو وہی پانچ سیر گہوں دینا پڑیں گے۔ اسی طرح اگر گراں ہو گئے تب بھی جتنے لئے ہیں اتنے ہی دینا پڑیں گے۔
 ۲۔ مسلمہ جیسے گہوں تم نے دیئے تھے اس نے اُس سے اچھے گہوں ادا کئے تو اس کا لینا جائز ہے۔ یہ سود نہیں مگر قرض لینے کے وقت یہ کہنا درست نہیں کہ ہم اس سے اچھے لیں گے البتہ وزن میں زیادہ نہ ہونا چاہئے۔ اگر تم نے دیئے ہوئے گہوں سے زیادہ لئے تو یہ ناجائز ہو گیا۔ خوب ٹھیک ٹھیک تول کر لینا دینا چاہئے۔ لیکن اگر گھوڑا جھکتا تول دیا تو کچھ درست نہیں۔
 ۳۔ مسلمہ کسی سے کچھ روپیہ یا غلہ اس وعدہ پر قرض لیا کہ ایک مہینہ یا پندرہ دن کے بعد ہم ادا کر دیں گے اور اُس نے منظور کر لیا تب بھی یہ مدت کا بیان کرنا لغو بلکہ ناجائز ہے۔ اگر اس کو اُس مدت سے پہلے ضرورت پڑے اور تم سے مانگے یا بے ضرورت ہی مانگے تو تم کو ابھی دینا پڑے گا۔
 ۴۔ مسلمہ تم نے دو سیر گہوں یا آٹا وغیرہ کچھ قرض لیا جب اس نے مانگا تو تم نے کہا ہن اس وقت گہوں تو نہیں ہیں اس کے بدلے تم دو آنے پیسے لے لو اس نے کہا اچھا۔ تو یہ پیسے اسی وقت سامنے رہتے رہتے دیدینا چاہئے۔ اگر پیسے نکالنے اندر گئی اور اس کے پاس سے الگ ہو گئی تو وہ معاملہ باطل ہو گیا۔ اب پھر سے کہنا چاہئے کہ تم اس ادھار گہوں کے بدلے دو آنے لے لو۔
 ۵۔ مسلمہ ایک روپے کے پیسے قرض لئے پھر پیسے گراں ہو گئے اور روپے کے ساڑھے پندرہ آنے چلنے لگے تو اب سولہ آنے دینا واجب نہیں ہیں بلکہ اس کے بدلے روپیہ دینا چاہئے۔ وہ یوں نہیں کہہ سکتی کہ میں روپیہ نہیں لیتی پیسے لئے تھے وہی لاؤ۔
 ۶۔ مسلمہ گھروں میں دستور ہے کہ دوسرے گھر سے اس وقت دس پانچ روٹی قرض منگالی۔ پھر جب اپنے گھر تک گئی کن کر بھیج دی۔ یہ درست ہے۔

۱۔ استقرض من الفلوس الرابحة والعداى فکسدت فغلبه مثلها کاسدۃ ولا یغرم قیمتہا وکذا کل ما یقال او یوزن لماسر انه مضمون بمثلہ فلا غمرہ بظلاۃ ورفضہ ۱۲ در ص ۲۶ ج ۴۔ ۲۔ ففع استقرض جوز و بیض و کاغذ و دوا و علم و زنا و غیرہ زنا و عدد ۳۲ در ص ۲۶ ج ۴ +

۱۔ لا یجوز القرض بما ہو من ذوات الامثال الکلیل والموزون والعدی المتکاثر کا بیض ولا یجوز فیما لیس من ذوات الامثال کالکثیر والشیاب والعدویات المتفاوتۃ ۲۔ مالک کی ۲۱ ۳۔ وکذا کل ما یقال و یوزن مضمون بمثلہ فلا غمرہ بظلاۃ ورفضہ ۱۲ در مختار ص ۲۶ ج ۴ ۴۔ ففع استقرض الدراہم المکسورۃ علی ان یودی صحیحاً کان باطلا وکذا الوارضۃ طما یا بشرط ردہ فی مکان آخر وکان علیہ مثل ما قبض فان قضاء اجمود بلا شرط جائز ان اعطاه المدیون اکثر ما علیہ وزنا فان کانت الزیادۃ تجری بن الوزین جائز ان کانت کثیرۃ لا تجری بن الوزین لا یجوز ۱۲ در و شامی ص ۲ ج ۴ ۵۔ وکل دین حال ذالاجلہ صاحب صار مؤجلا ۱۲ فی القرض ۱۲ فی القدر ص ۲۶ ج ۵ ۶۔ اذا کان علی آخر طعام و فلوس فاشترى من علیہ بدراہم و تفرقا قبل قبض الدراہم بطل ۱۲ رد المحتار ص ۲۶ ج ۴

باب ۱۳

کسی کی ذمہ داری کر لینے کا بیان

سینہ ہم

مسئلہ نعیمة کے ذمہ کسی کے کچھ روپے یا پیسے ہوتے تھے تم نے اس کی ذمہ داری کر لی کہ اگر یہ نہ دیگی تو ہم سے لے لینا یا یوں کہا کہ ہم اس کے ذمہ دار ہیں نا ہم دیندار ہیں یا اور کوئی ایسا لفظ کہا جس سے ذمہ داری معلوم ہوئی اور اس حقدار نے تمہاری ذمہ داری منظور بھی کر لی۔ تو اب اس کی ادائیگی تمہارے ذمہ واجب ہو گئی اگر نعیمة نہ دیوے تو تم کو دینا پڑیں گے اور اس حقدار کو اختیار ہے جس سے چاہے تقاضا کرے چاہے تم سے اور چاہے نعیمة سے۔ اب جب تک نعیمة اپنا قرض ادا نہ کر دے یا معاف نہ کر لے تب تک برابر تم ذمہ دار رہو گی۔ البتہ اگر وہ حقدار تمہاری ذمہ داری معاف کر دے اور کہے کہ اب تم سے کچھ مطلب نہیں ہم تم سے تقاضا نہ کریں گے۔ تو اب تمہاری ذمہ داری نہیں رہی۔ اور اگر تمہاری ذمہ داری کے وقت ہی اس حقدار نے منظور نہیں کیا اور کہا تمہاری ذمہ داری کا ہم کو اختیار نہیں یا اور کچھ کہا تو تم ذمہ دار نہیں ہوئیں۔ مسئلہ تم نے کسی کی ذمہ داری کر لی تھی اور اس کے پاس روپے ابھی نہ تھے اس لئے تم کو دینا پڑے تو اگر تم نے اس قرضدار کے کہنے سے ذمہ داری کی ہے تب تو جتنا تم نے حقدار کو دیا ہے اس قرضدار سے لے سکتی ہو۔ اور اگر تم نے اپنی خوشی سے ذمہ داری کی ہے تو دیکھو تمہاری ذمہ داری کو پہلے کس نے منظور کیا ہے اس قرضدار نے یا حقدار نے۔ اگر پہلے قرضدار نے منظور کیا تب تو ایسا ہی سمجھیں گے کہ تم نے اس کے کہنے سے ذمہ داری کی۔ لہذا اپنا روپیہ اس سے لے سکتی ہو۔ او اگر پہلے حقدار نے منظور کر لیا تو جو کچھ تم نے دیا ہے قرضدار سے لینے کا حق نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ تمہاری طرف سے احسان سمجھا جائے گا کہ ویسے ہی اس کا قرض تم نے ادا کر دیا وہ خود دیدے تو اور بات ہے۔ مسئلہ اگر حقدار نے قرضدار کو مہینہ بھر یا پندرہ دن وغیرہ کی مہلت دیدی تو اب اتنے دن اس ذمہ داری کرنے والے سے بھی تقاضا نہیں کر سکتا۔ مسئلہ اگر تم نے اپنے پاس سے دینے کی ذمہ داری نہیں کی تھی بلکہ اس قرضدار کا روپیہ تمہارے پاس امانت رکھا تھا اس لئے تم نے کہا تھا کہ ہمارے پاس اس شخص کی امانت رکھی ہے ہم اس میں سے دیدیوں گے پھر وہ روپیہ چوری ہو گیا یا اور کسی طرح جاتا رہا تو اب تمہاری ذمہ داری نہیں رہی۔ نہ اب تم پر اس کا دینا واجب ہے۔ اور نہ وہ حقدار تم سے تقاضا کر سکتا ہے۔ مسئلہ کہیں جانے کے لئے تم نے کوئی یکہ یا پہلی کر ایہ پر کی اور اس پہلی والے

۱۴ فلو تسلیم ہا صح فاعل ای فی الامانات والمبیع والمربون فاذا كانت قائمة وجب تسليمها وان بلغت لم يجب علی الكفيل شيء ۱۵ رد المحتار ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱

کی کسی نے ذمہ داری گری کہ اگر یہ نہ لے گیا تو میں اپنی پہلی دیدوں کا تو یہ ذمہ داری درست ہے اگر وہ نہ دے تو اس ذمہ دار کو دینا پڑے گی۔ **مسئلہ** تم نے اپنی چیز کسی کو دی کہ جاؤ اس کو بیچ لاؤ۔ وہ بیچ آیا۔ لیکن دام نہیں لایا اور کہا کہ دام کہیں نہیں جاسکتے۔ دام کا میں ذمہ دار ہوں اس سے نہ ملیں تو مجھ سے لے لینا تو یہ ذمہ داری صحیح نہیں۔ **مسئلہ** کسی نے کہا کہ اپنی مرغی اسی میں بند رہنے دو اگر بی بیجا دے تو میرا ذمہ مجھ سے لے لینا۔ یا بکری کو کہا کہ اگر بھیر یا لیجا دے تو مجھ سے لے لینا تو یہ ذمہ داری صحیح نہیں۔ **مسئلہ** نابالغ لڑکا یا لڑکی اگر کسی کی ذمہ داری کرے تو وہ ذمہ داری صحیح نہیں۔

۱۵ ولا تصح کفالة الوكيل
بالشئ للوكل فيما وكل به
لان حق القبض لا بالاصابة
فيضير ضمانا لثمنه ۱۲
مسئلہ ج ۲۶

۱۶ ولو عقلت (ای
الكفالة) بشرط صريح
لا يملك خوان استحق المبيع
او مجرد المودع او غصبك
كذلك او قتلك او قتل بك
او صدك فعلى الدية ورضي
به المكفول اى المكفول له
جاز بخلاف ان اكلت بيع
لانه فعل غير مضمون للوكل
جرم الجوار جبار ۱۲
دروشانی ص ۳۳۰ ج ۲
دکتر ۲۳۹ ج ۶

۱۷ والباہن ہواہل
التبرع فلا تغذ من مبی
ولا یجنون ۱۲ درینج ۳۹
و عالمگیری ۲۹۵ ج ۲

۱۸ دفعہ الحوالۃ برضا المملک
والمحال والمحال علیہ
اذا تمت الحوالۃ برئ
المحیل عن الدین بالمقبول
ولایرجح الاحتمال علی المحیل
الا ان یتوی حقه ۱۲
فتح القدیر ص ۲۲۴ تا ۲۲۵ ج ۲

۱۹ دہو (ای التوی)

ان یجوز الحوالۃ ویحلف
لا یمتنع له اذ یموت مفلسا
وقال ابہادیان فلسفہ
الحاکم دفعہ ۲۲۴ فتح القدیر ج ۲

باب ۱۲ اپنا قرضہ دوسرے پر اتار دینے کا بیان چہار دہم

مسئلہ شفیعہ کا تمہارے ذمہ کچھ قرض ہے اور رابعہ تمہاری قرضدار ہے۔ شفیعہ نے تم سے تقاضا کیا تم نے کہا کہ رابعہ ہماری قرضدار ہے۔ تم اپنا قرضہ اسی سے لے لو۔ ہم سے نہ مانگو۔ اگر اسی وقت شفیعہ یہ بات منظور کر لیں اور رابعہ بھی اس پر راضی ہو جائے تو شفیعہ کا قرضہ تمہارے ذمہ سے اُتر گیا۔ اب شفیعہ تم سے بالکل تقاضا نہیں کر سکتیں بلکہ اسی رابعہ سے مانگے چاہے جب لے اور جتنا قرضہ تم نے شفیعہ کو دلایا ہے اتنا اب تم رابعہ سے نہیں لے سکتیں۔ البتہ اگر رابعہ اس سے زیادہ کی قرضدار ہے تو جو کچھ زیادہ ہے وہ لے سکتی ہو پھر اگر رابعہ نے شفیعہ کو دید یا تب تو خیر اور اگر نہ دیا اور مرغی تو جو کچھ مال و اسباب چھوڑا ہے وہ بیچ کر شفیعہ کو دلا دیں گے اور اگر اُس نے کچھ مال نہیں چھوڑا جس سے قرضہ دلاویں یا اپنی زندگی ہی میں مگر گئی اور قسم کھالی کہ تمہارے قرضہ سے مجھ سے کچھ واسطہ نہیں اور گواہ بھی نہیں ہیں۔ تو اب اس صورت میں پھر شفیعہ تم سے تقاضا کر سکتی ہے اور اپنا قرضہ تم سے لے سکتی ہے اور اگر تمہارے کہنے پر شفیعہ رابعہ سے لینا منظور نہ کرے یا رابعہ اس کو دینے پر راضی نہ ہو تو قرضہ تم سے نہیں اُترا۔ **مسئلہ** رابعہ تمہاری قرضدار تھی تم نے یوں ہی اپنا قرضہ اُس پر اتار دیا اور رابعہ نے مان لیا اور شفیعہ ذمہ قبول و منظور کر لیا تب بھی تمہارے ذمہ سے شفیعہ کا قرضہ اُتر کر رابعہ کے ذمہ ہو گیا۔ اس لئے اس کا بھی وہی حکم ہے جو ابھی بیان ہوا اور جتنا دوسرے رابعہ کو دینا پڑے گا دینے کے بعد تم سے لے لیں اور دینے سے پہلے ہی لے لینے کا حق نہیں ہے۔ **مسئلہ** اگر رابعہ کے پاس تمہارے روپے امانت رکھے تھے اس لئے تم نے اپنا قرضہ رابعہ پر اتار دیا

۲۰ وی (الحوالۃ) نوعان مطلقۃ و مقیدۃ فالمطلقۃ منہا ان یرسل المحالۃ دلا لبقید بالشئ ما عندہ من ودیۃ او غصب او دین او حیلہ
علی رجل لیس له علیہ شئ مما ذکرنا کذا فی التبيين ۱۲ عالمگیری ص ۲۹۵ ج ۳ ۲۰ ومن اودع رجلا الف درهم و احوال بہا علیہ آخر ہو جائز
لانه اقدر علی القضاء فان ہکلت برئ ۱۲ فتح القدیر ص ۲۳۵ ج ۲ +

پھر وہ روپے کسی طرح ضائع ہو گئے تو اب رابعہ ذمہ دار نہیں رہی۔ بلکہ اب شفیعہ تم ہی سے تقاضا کرے گی اور تم ہی سے لیوے گی۔ اب رابعہ سے مانگنے اور لینے کا حق نہیں رہا۔ **مسئلہ** رابعہ پر قرضہ اتار دینے کے بعد اگر تم ہی وہ قرضہ ادا کر دو اور شفیعہ کو دیدیو یہ بھی صحیح ہے۔ شفیعہ یہ نہیں کہہ سکتی کہ میں تم سے نہ لوں گی بلکہ رابعہ ہی سے لوں گی۔

باب ۱۵ کسی کو وکیل کر دینے کا بیان

پانچواں حصہ

مسئلہ جس کام کو آدمی خود کر سکتا ہے اس میں یہ بھی اختیار ہے کہ کسی اور سے کہدے کہ تم ہمارا یہ کام کر دو جیسے بیچنا۔ مول لینا۔ کرایہ پر لینا دینا۔ نکاح کرنا وغیرہ۔ مثلاً ما کو بازار سوالینے بھیجا یا ما کے ذریعہ سے کوئی چیز بکوائی یا یکہ پہلی کرایہ پر منگوا یا اور جس سے کام کرایا ہے شریعت میں اس کو وکیل کہتے ہیں جیسے ما کو یا کسی نوکر کو سودا لینے بھیجا تو وہ تمہارا وکیل کہلاوے گا۔ **مسئلہ** تم نے ما سے گوشت منگوا یا وہ اُدھار لے آئی تو وہ گوشت والا تم سے دام کا تقاضا نہیں کر سکتا۔ اس ما سے تقاضا کرے اور وہ ما تم سے تقاضا کرے گی۔ اسی طرح اگر کوئی چیز تم نے ما سے بکوائی تو اس لینے والے سے تم کو تقاضا کرنے اور دام کے وصول کرنے کا حق نہیں ہے اس نے جس سے چیز پائی ہے اسی کو دام بھی دے گا اور اگر وہ خود تمہیں کو دام دیدے تب بھی جائز ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر وہ تم کو نہ دے تو تم زبردستی نہیں کر سکتیں۔ **مسئلہ** تم نے نوکر سے کوئی چیز منگوائی۔ وہ لے آیا تو اس کو اختیار ہے کہ جب تک تم سے دام نہ لے لیوے تب تک وہ چیز تم کو نہ دیوے چاہے اس نے اپنے پاس سے دام دیدیئے ہوں یا ابھی نہ دیئے ہوں دونوں کا ایک حکم ہے۔ البتہ اگر وہ دس پانچ دن کے وعدے پر اُدھار لایا ہو تو بچے دن کا وعدہ کر آیا ہے اس سے پہلے دام نہیں مانگ سکتا۔ **مسئلہ** تم نے سیر بھر گوشت منگوا یا تھا وہ ڈیڑھ سیر اٹھالا یا تو پورا ڈیڑھ سیر لینا واجب نہیں اگر تم نہ لو تو اُدھ سیر اس کو لینا پڑے گا۔ **مسئلہ** تم نے کسی سے کہا کہ فلاں بکری جو فلاں کے یہاں ہے اس کو جا کر دو روپے میں لے آؤ۔ تو اب وہ وکیل وہی بکری خود اپنے لئے نہیں خرید سکتا۔ غرض کہ جو چیز خاص تم مقرر کر کے بتلا دو اس وقت اس کو اپنے لئے خریدنا درست نہیں۔ البتہ جو دام تم نے بتلائے ہیں اس سے زیادہ میں خرید لیا تو اپنے لئے خریدنا درست ہے اور اگر تم نے کچھ دام نہ بتلائے ہوں تو کسی طرح اپنے لئے نہیں خرید سکتا۔

مرفیہ العید جماعا سواکان الفید راجعا الی المشتري اولی الثمن حتی اذا خالف یلزمه الشراء الا ان اذا کان خلا فالی غیر فیلزم الموکل ۳۳ عا لکبری ص ۳۳ ج ۳ ۳۳ دودو کلمہ بشرای شی بعینہ فلیس له ان یشتري لنفسه فلو کان الثمن مسمی فاشتری بخلاف جنسه اولم یکن مسمی فاشتری بغيره المتعود او کل وکیل بشرای فاشتری الثانی و یوفایب یشبت الملك للوکیل الاول فی هذه الوجوه ۳۳ ہدایہ ص ۱۲۸ ج ۳ +

۱۵ الجیل اذا فقد المحتال الدین المحتال یہ قبل نقد المحتال علیہ امیر المحتال علی القبول ۱۲ فتح القدر ص ۳۳ ج ۵ ۱۵ کل عقد جازان بعقد الانسان بنفسه جازان یوکل بغيره ۱۲ ہدایہ ج ۳ ۱۵ و در مختار ص ۱۱۹ ج ۳ ۱۵ واللعذ الذی بعقد الوکلاء علی ضربین کل عقد یضیف الوکیل ای نفسه کالبيع والاجارة محققة تتعلق بالوکیل دون الموکل یسلم المبیع ولیقض الثمن ویطالب بالثمن اذا اشتری ویخام فی العیب ویخام فی ہدایہ ص ۱۲۸ ج ۳ ۱۵ و افلا طالب للموکل المشتري بالثمن فله ان یمنع اياه فان دفعه الیه جاز ولم یکن للموکل ان یطالب به ثانیاً ۱۲ ہدایہ ص ۱۲۸ ج ۳ ۱۵ وللوکیل جبر الحق الذی اشتراه للموکل یضمن دفعه الوکیل می مالہ اولاً بالاولی لانه کالبائع ۳۳ در مختار ص ۱۲۸ ج ۳ ۱۵ التوکیل بالشراء اذا کان مقید ایراعی

مسئلہ اگر تم نے کوئی خاص بکری نہیں بتلائی بس اتنا کہا کہ ایک بکری کی ضرورت ہے ہم کو خرید دو تو وہ اپنے لئے بھی خرید سکتا ہے جو بکری چاہے اپنے لئے خریدے اور جو چاہے تمہارے لئے۔ اگر خود لینے کی نیت سے خریدے تو اس کی ہوئی۔ اور اگر تمہاری نیت سے خریدے تو تمہاری ہوئی۔ اور اگر تمہارے دیئے داموں سے خریدی تو بھی تمہاری ہوئی چاہے جس نیت سے خریدے۔ مسئلہ تمہارے لئے اس نے بکری خریدی پھر بھی تم کو دینے نہ پایا تھا کہ بکری مر گئی یا چوری ہو گئی تو اس بکری کے دام تم کو دینا پڑیں گے اگر تم کہو کہ تو نے اپنے لئے خریدی تھی ہمارے لئے نہیں خریدی۔ تو اگر تم پہلے اس کو دام دے چکی ہو تو تمہارے گئے۔ اور اگر تم نے ابھی دام نہیں دیئے اور وہ اب دام مانگتا ہے تو تم اگر قسم کھا جاؤ کہ تو نے اپنے لئے خریدی تھی تو اس کی بکری گئی اور اگر قسم نہ کھا سکو تو اس کی بات کا اعتبار کرو۔ مسئلہ اگر نوکر یا ماگوئی چیز گراں خرید لائی تو اگر تھوڑا ہی فرق ہو تب تو تم کو لینا پڑے گا اور دام دینا پڑیں گے۔ اور اگر بہت زیادہ گراں لے آئی کہ اتنے دام کوئی نہیں لگا سکتا تو اس کا لینا واجب نہیں اگر نہ لو تو اس کو لینا پڑے گا۔ مسئلہ تم نے کسی کو کوئی چیز بیچے کو دی تو اس کو یہ جائز نہیں کہ خود لے لے اور دام تم کو دیوے۔ اسی طرح اگر تم نے کچھ منگوا یا کہ فلائی چیز خرید لاؤ تو وہ اپنی چیز تم کو نہیں دے سکتا۔ اگر اپنی چیز دینا یا خود لینا منظور ہو تو صاف صاف کہدے کہ یہ چیز میں لینا ہوں مجھ کو دید و بیایوں کہدے کہ یہ میری چیز تم لے لو۔ اور اتنے دام دید و۔ بغیر بتلائے ہوئے ایسا کر ناجائز نہیں۔

مسئلہ تم نے مام سے بکری کا گوشت منگوا یا وہ گائے کالے آئی۔ تو تم کو اختیار ہے چاہے لو چاہے نہ لو۔ اسی طرح تم نے آلو منگوائے وہ بھنڈی یا کچھ اور لے آئی تو اس کا لینا ضروری نہیں اگر تم انکار کرو تو اس کو لینا پڑے گا۔ مسئلہ تم نے ایک پیسہ کی چیز منگوائی وہ دو پیسے کی لے آئی۔ تو تم کو اختیار ہے کہ ایک ہی پیسہ کے مولفے لو۔ اور ایک پیسہ کی جو زائد لائی وہ اسی کے سر ڈالو۔ مسئلہ تم نے دو شخصوں کو بھیجا کہ جاؤ فلائی چیز خرید لاؤ۔ تو خریدتے وقت دونوں کو موجود رہنا چاہئے۔ فقط ایک آدمی کو خریدنا نہیں۔ اگر ایک ہی آدمی خریدے تو وہ بیچ موقوف ہے جب تم منظور کر لو گے تو صحیح ہو جائے گی۔ مسئلہ تم نے کسی سے کہا کہ میں ایک گائے یا بکری یا اور کچھ کہا کہ فلائی چیز خرید لاؤ۔ اس نے خود نہیں خریدا۔ بلکہ کسی اور سے کہدیا اس نے خریدا۔ تو اس کا لینا تمہارے ذمہ واجب نہیں چاہے لو چاہے نہ لو۔ دونوں اختیار ہیں البتہ اگر وہ خود تمہارے لئے خریدے تو تم کو لینا پڑے گا۔

۱۰ وان دیکہ بشر ام عبد
بشر غینہ فاشتری عبد انہو
للوکیل الان یقول فوبیت
الشرا للوکل اویشتریہ
بمال الموکل ۱۲ ہدایہ ص ۳۳
۱۳ دوس امر علی الشرا
عبد بالغ فقال قد خلعت
ومات عندی وقال الامر
اشتریہ لنفسک قال قول
قول الامر فان کان دفع
الیہ الالف قال قول
الامر ۱۴ ہدایہ ص ۳۳
۱۵ والوکیل بالشرا
یحوز عقدہ بشل القیۃ و
زیادۃ یتخابن الناس فی
مشکلاہ والذی لا یتخابن
الناس فیہ لا یایدل تحت
تعلیم المقومین ۱۶ ہدایہ
بجذ ص ۱۵۰
۱۷ الوکیل بالبیع لا
یمک شراہ لنفسہ لان
الواحد لا یکن مشترکاً بالبیع
ولوامر ان یشیع من نفسه
اویشتری لم یجز ایضاً ۱۸
عالمگیری ص ۸۹ ج ۳
۱۹ دیکہ الشریع
لہ لحد بذر ہم فاشتری لہ
لحم ضان او بقرا وابل نرم
الامر وان اشتری کر شا
او بطونا واکبدا واوروسا
او کالج او لحما قدید او
لحم الطیور او الموحش او
شاة حیۃ او مذبوحة غیر

م مسلوۃ لا یلزم الامر ولو امره ان یشتری لحم بذر ہم فاشتری شحم البطن او الایۃ او الایۃ فاشتری لہ شحما او شحما فاشتری لہ الیۃ لم یلزم الامر
عالمگیری ص ۸۹ ج ۳ اذ اوکل رجلین فلیس للاحد ہما ان یشیرت فیا وکافیہ دون الامر ہذا اذ اوکلہما بلام واحد بان قال وکلتما
بیع عبیدی ہذا ۱۲ عالمگیری ص ۸۹ ج ۳ ولس لوکیل ان یوکل فیا وکل بہ الا ان یاذن لہ الموکل او یقول لہ اعمل برأیک ۱۳ ہدایہ ص ۳۳

باب ۱۶

وکیل کے برطرف کر دینے کا بیان

مشافہ دہم

وکیل کے حقوق اور برطرف کرنے کا تم کو ہر وقت اختیار ہے مثلاً تم نے کسی سے کہا تھا ہم کو ایک بکری کی ضرورت ہے کہیں بلجائے تو لے لینا۔ پھر منہ کر دیا کہ اب نہ لینا تو اب اس کو لینے کا اختیار نہیں۔ اگر اب لیوے گا تو اسی کے سر پرے گی تم کو نہ لینا پڑے گی۔ مسلمہ اگر خود اس کو نہیں منہ کیا بلکہ خط لکھ بھیجا یا آدمی بھیج کر اطلاع کر دی کہ اب نہ لینا تب بھی وہ برطرف ہو گیا۔ اور اگر تم نے اطلاع نہیں دی کسی اور آدمی نے اپنے طور پر اس سے کہہ دیا کہ تم کو فلانے نے برطرف کر دیا ہے اب نہ خریدنا۔ تو اگر دو آدمیوں نے اطلاع دی ہو یا ایک ہی نے اطلاع دی مگر وہ معتبر اور پابند شرع ہے تو برطرف ہو گیا۔ اور اگر ایسا نہ ہو تو برطرف نہیں ہوا۔ اگر وہ خریدے تو تم کو لینا پڑے گا۔

باب ۱۷

مضاربت کا بیان یعنی ایک کاروبار میں ایک کا کام

ہفتہ دم

مسلمہ تم نے تجارت کے لئے کسی کو کچھ روپے دیئے کہ اس سے تجارت کرو۔ جو کچھ نفع ہو گا وہ ہم تم بانٹ لیں گے یہ جائز ہے اس کو مضاربت کہتے ہیں۔ لیکن اس کی کئی شرطیں ہیں۔ اگر ان شرطوں کے موافق ہو تو صحیح ہے نہیں تو ناجائز اور فاسد ہے۔ ایک تو جتنا روپیہ دینا ہو وہ بتلا دو۔ اور اس کو تجارت کے لئے دے بھی دو اپنے پاس نہ رکھو۔ اگر روپیہ اس کے حوالہ نہ کیا اپنے ہی پاس رکھا تو یہ معاملہ فاسد ہے۔ دوسرے یہ کہ نفع بانٹنے کی صورت طے کر لو اور بتلا دو کہ تم کو کتنا ملے گا اور اس کو کتنا۔ اگر یہ بات طے نہیں ہوئی بس اتنا ہی کہا کہ نفع ہم تم دونوں بانٹ لیں گے تو یہ فاسد ہے۔ تیسرے یہ کہ نفع تقسیم کرنے کو اس طرح نہ طے کرو کہ جس قدر نفع ہو اس میں سے دس روپے ہمارے باقی تمہارے۔ یا دس روپے تمہارے باقی ہمارے۔ غرض کہ کچھ خاص رقم مقرر نہ کرو کہ اتنی ہماری یا اتنی تمہاری۔ بلکہ یوں طے کرو کہ آدھا ہمارا آدھا تمہارا یا ایک حصہ اس کا دوسرے حصہ اس کے یا ایک حصہ ایک کا باقی تین حصے دوسرے کے۔ غرض کہ نفع کی تقسیم حصوں کے اعتبار سے کرنا چاہئے نہیں تو فاسد ہو جائے گا۔ اگر کچھ نفع ہو گا تب تو وہ کام کرنے والا اس میں سے اپنا حصہ پاوے گا اور اگر کچھ نفع نہ ہو تو کچھ نہ پاوے گا۔ اگر یہ شرط کر لی کہ اگر نفع نہ ہو تب بھی ہم تم کو اصل مال میں سے اتنا دیدیں گے تو یہ معاملہ فاسد ہے۔ اسی طرح اگر یہ شرط

مومن الزک فان شرطنا فادہ عشرۃ فلہ اجر مثلہ فساد ولا بد ان یکن المال مسلما الی المضارب ولا بد لب المال فیہ ۱۳ ہایہ صلا ۲۳۴ و در مختار ص ۴۱۲-۴۱۳ ج ۵ دکن نصیب کل منہما معلوما عند القدر من شرطہا کون نصیب المضارب من الزک حتی لو شرط من رأس المال او منہ و من الزک قدس ۱۲ در مختار ص ۴۱۳ ج ۵ خبر دینے والے دو آدمی ایسے ہوں جن کی شہادت شرعاً مقبولہ ہے اور اگر ایک آدمی ہو تو اس میں بھی یہی شرط ہے چنانچہ اگر خبر دینے والا کافر ہے یا غلام شرعی ہے یا نابالغ ہے یا خمر دینے والی عورت ہے تو یہ خبر شرعاً معتبر نہ ہوگی اور وکیل بحال وکیل باقی رہے گا ۱۲ +

۱۵ ومنہ عزل الموکل
ایاہ و لصیہ العزل شرطان
احد ہما علم الوکیل و الثاني
ان لا یعلق بالوکالۃ حق
الغیر ۱۲ عالمگیری ج ۲ ص ۶۳ ج ۳

۱۶ و ثبت ذلک ای
العزل بشافہ و بجماعۃ
مکتوب بعزل وار سالہ
رسول ۱۲ در ص ۶۳ ج ۳
و عالمگیری ص ۶۳ ج ۳

۱۷ وان لم یتب الیہ
کتابا ولا ارسل رسولا و

لکن اکثرہ بالعزل جلال
عدلان کا نا وغیرہ عدلین
اور عدل واحد عدل غیر
فی قولہم جمیعاً سو اصدقہ
الوکیل اولم یصدق وان
اخرہ واحد غیر عدل فان
صدقہ غیر عدل بالجماع
وان کذبہ لا ینزل و ان
عزل الموکل و الشہدی
عزل و ہذا غائب لم یغیرہ
بالعزل احد لا ینزل و یو
تفسرہ قبل العلم بعزل
کتفہ قبل العزل فی جمیع
الاحکام ۱۲ عالمگیری ج ۳
۱۸ المضاربت عقد صحیح
علی الشریک بمال من احد
الجماعین و العمل من اقل
الاخر من شرطہا ان یکن
الزک بینہما مشاعاً لا یحق
احد ہما دارا ہم سوا ۱۳

کی کہ اگر نقصان ہو گا تو اس کام کرنے والے کے ذمہ پڑے گا یا دونوں کے ذمہ ہو گا یہ بھی فاسد ہے بلکہ حکم یہ ہے کہ جو کچھ نقصان ہو وہ مالک کے ذمہ ہے اسی کا روپیہ گیا۔ **مسئلہ** جب تک اس کے پاس روپیہ موجود ہو اور اس نے اسباب نہ خریدے ہو تب تک تم کو اس کے موقوف کردینے اور روپیہ واپس لے لینے کا اختیار ہے اور جب وہ مال خرید چکا تو اب موقوفی کا اختیار نہیں ہے۔ **مسئلہ** اگر تیرے شرط کی کہ تمہارے ساتھ ہم کام کریں گے یا ہمارا فلاں آدمی تمہارے ساتھ کام کرے گا تو یہ (معاہدہ) فاسد ہے۔

مسئلہ اس کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ معاملہ صحیح ہو ہے کوئی واہیات شرط نہیں لگائی ہے تو نفع میں دونوں شریک ہیں جس طرح طے کیا ہو بانٹ لیں۔ اور اگر کچھ نفع نہ ہو یا نقصان ہو تو اس آدمی کو کچھ نہ ملیگا اور نقصان کا تاوان اُس کو نہ دینا پڑے گا۔ اور اگر وہ معاملہ فاسد ہو گیا ہے تو پھر وہ کار بندہ نفع میں شریک نہیں ہے بلکہ وہ بمنزلہ نوکر کے ہے۔ یہ دیکھو کہ اگر ایسا آدمی نوکر رکھا جائے تو کتنی تنخواہ دینی پڑے گی۔ بس اتنی ہی تنخواہ اس کو ملے گی نفع ہو تب بھی اور نہ ہو تب بھی بہر حال تنخواہ پائے گا اور نفع سب مالک کا ہے۔ لیکن اگر تنخواہ زیادہ بیٹھتی ہے اور جو نفع بٹھیرا تھا اگر اس کے حساب سے دیں تو کم بیٹھتا ہے تو اس صورت میں تنخواہ نہ دیوں گے نفع بانٹ دیں گے۔ **تعلیم** چونکہ اس قسم کے مسئلوں کی عورتوں کو نہایت کم ضرورت پڑتی ہے اس لئے ہم زیادہ نہیں لکھتے جب کبھی ایسا معاملہ ہو کرے اس کی ہر بات کو کسی مولوی سے پوچھ لیا کرو تا کہ گناہ نہ ہو۔

باب

امانت رکھنے اور رکھانے کا بیان

باب ہشتم

مسئلہ کسی نے کوئی چیز تمہارے پاس امانت رکھائی اور تم نے لے لی۔ تو اب اس کی حفاظت کرنا تم پر واجب ہو گیا۔ اگر حفاظت میں کوتاہی کی اور وہ چیز ضائع ہو گئی تو اس کا تاوان یعنی ڈانڈ دینا پڑے گا۔ البتہ اگر حفاظت میں کوتاہی نہیں ہوئی پھر بھی کسی وجہ سے وہ چیز جاتی رہی مثلاً چوری ہو گئی یا گھر میں آگ لگ گئی اس میں جل گئی تو اس کا تاوان وہ نہیں لے سکتی بلکہ اگر امانت رکھتے وقت یہ اقرار کر لیا کہ اگر جاتی رہے تو میں ذمہ دار ہوں مجھ سے دام لے لینا تب بھی اس کا تاوان لینے کا اختیار نہیں یوں تم اپنی غوثی سے دیدو وہ اور بات ہے۔

مسئلہ کسی نے کہا میں ذرا کام سے جاتی ہوں میری چیز رکھ لو۔ تو تم نے کہا اچھا رکھ دو۔ یا تم کچھ نہیں بولیں وہ تمہارے پاس رکھ کر چلے گئی تو امانت ہو گئی۔ البتہ اگر تم نے صاف کہہ دیا کہ میں نہیں جانتی اور کسی کے پاس کھا دیا

مذہب القبول مثلاً فقال اعطيتك كان ودعيت او فعل كما لو وضع ثوبه بين يدي رجل ولم يقل شيئاً فهو اذاع والقبول من المودع مريد كتمت اود لانه كما لو سكت محمد وضع فانه قبول دلالة كوضع ثيابه في حمام برأي من الشياطين وكقولك لرب الخان اذن اربطها فقال هناك كان ايداعاً (در مختار ص ۴۵۰-۴۵۱) دی امانت فلا تعصم بالمالک مطلقاً سوا امكن التحويز لزم لاهلک معباً شئاً ام لا واشترط الضمان على الایة بین باطل بل یقوی ۱۲ در مختار ص ۴۵۰ والجملة ص ۱۲

لے فلو ظل لا قبل لایکون مودعاً لو سکت عند وضع فانه قبول ۱۲ درد شامی بحذف ص ۴۵۰ ج ۴ +

لے و مالک من الالمضارة فهو من الریح دون راس المال فان ذلک مالک علی الریح فلا ضمان علی المضارب لانه אין ۱۲ ایداع ص ۴۵۰-۴۵۱ در مختار ص ۴۵۰ ج ۴

لے دان علم بعزل و المال عروض فذلک ان یسبها ولا یمنع العزل من ذلک ثم لا یؤثر ان یشترى ثمنها شيئاً آخر وان عول و رکن المال و راہم اودنا یرقد نفعت لم یکن اثره فی ثمن فیما (ایداع ص ۴۵۰) و فلیک المالک فسخانی فذلک ای حاله کون المال عروضاً لان المضارب یحقان الریح ۱۲ در مختار ص ۴۵۰ ج ۴

لے و شرط العمل علی رب المال ففسده للعقد ۱۲ ایداع ص ۴۵۰ ج ۴ و شرکة الریح و اجارة فاسد قلن فسدت فلا ریح للمضارب حیث یمنذ بل لا اجرة مثل عمل مطلقاً ریح اذ لا بلا زیادة علی المشرط فلا فایضاً و فحماً ص ۴۵۰ ج ۴

لے ہو تسلیم فی غیر علی حفظ مال صریحاً و دلالة و رکبنا الا کباب صریحاً کا و حکم کو کنا یرکب لاجل اعطى الف درهم و اعطى

یا اور کچھ کہہ کے اٹھا کر دیا پھر بھی وہ رکھ کے چلی گئی۔ تو اب وہ چیز تمھاری امانت میں نہیں ہے البتہ اگر اس کے چلے جانے کے بعد تم نے اٹھا کر رکھ لیا ہو تو اب امانت ہو جائے گی۔ مسئلہ کئی چھوڑیں بیٹھی تھیں ان کے سپرد کر کے چلی گئی۔ تو سب پر اس چیز کی حفاظت واجب ہے اگر وہ چھوڑ کر چلی گئیں اور وہ چیز جاتی رہی تو تلواریں دینا پڑے گا۔ اور اگر سب ساتھ نہیں اٹھیں ایک ایک کر کے اٹھیں تو جو سب سے اخیر میں رہ گئی اسی کے ذمہ حفاظت ہو گئی۔ اب وہ اگر چلی گئی اور چیز جاتی رہی تو اسی سے تاوان لینا جائے گا۔ مسئلہ جس کے پاس کوئی امانت ہو اس کو اختیار ہے کہ چاہے خود اپنے پاس حفاظت سے رکھے یا اپنی ماں بہن اپنے شوہر وغیرہ کسی ایسے رشتہ دار کے پاس رکھا دیوے کہ ایک ہی گھر میں اس کے ساتھ رہتے ہوں جن کے پاس اپنی چیز بھی ضرورت کے وقت رکھا دیتی ہو۔ لیکن اگر کوئی دیا ندر نہ ہو تو اُس کے پاس رکھنا درست نہیں۔ اگر جان بوجھ کے ایسے غیر معتبر کے پاس رکھ دیا تو ضائع ہو جانے پر تاوان دینا پڑے گا۔ اور ایسے رشتہ دار کے سوا کسی اور کے پاس بھی پرانی امانت رکھنا بدون مالک کی اجازت کے درست نہیں چاہے وہ بالکل غیر ہو یا کوئی رشتہ دار بھی لگتا ہو اگر اور کے پاس رکھا دیا تو بھی ضائع ہو جانے پر تاوان دینا پڑے گا۔ البتہ وہ غیر اگر ایسا شخص ہے کہ یہ اپنی چیزیں بھی اسکے پاس رکھتی ہے تو درست ہے۔ مسئلہ کسی نے کوئی چیز رکھائی اور تم بھول گئیں اُسے وہیں چھوڑ کر چلی گئیں تو جاتے رہنے پر تاوان دینا پڑے گا۔ یا کوٹھڑی صندوق وغیرہ کا قفل کھول کر تم چلی گئیں اور وہاں ایسے غیر سے سب جمع ہیں اور وہ چیز ایسی ہے کہ عرفاً بغیر قفل لگائے اس کی حفاظت نہیں ہو سکتی تب بھی ضائع ہو جانے سے تاوان دینا ہو گا۔ مسئلہ گھر میں آگ لگ گئی تو ایسے وقت غیر کے پاس بھی پرانی امانت کا رکھا دینا جائز ہے لیکن جب وہ عذر جاتا رہے تو فوراً لے لینا چاہیے۔ اگر اب واپس نہ لیوے گی تو تاوان دینا پڑے گا۔ اسی طرح مرتے وقت اگر کوئی اپنے گھر کا آدمی موجود نہ ہو تو پردی کے سپرد کر دینا درست ہے۔ مسئلہ اگر کسی نے کچھ روپے پیسے امانت رکھوائے تو بعینہ ان ہی روپے پیسوں کا حفاظت سے رکھنا واجب ہے نہ تو اپنے روپیوں میں ان کا ملنا جائز ہے اور نہ ان کا خرچ کرنا جائز۔ یہ نہ سمجھو کہ روپیہ روپیہ سب برابر لاؤ اس کو خرچ کر ڈالیں جب مانگے گی تو اپنا روپیہ دیدیں گے۔ البتہ اگر اس نے اجازت دیدی ہو تو ایسے وقت خرچ کرنا درست ہے۔ لیکن اس کا یہ حکم ہے کہ اگر وہی روپیہ تم آگ رہنے دو تب وہ امانت سمجھا جائے گا۔ اگر جاتا رہا تو تاوان نہ دینا پڑے گا۔ اور اگر تم نے اجازت لیکر اسے خرچ کر دیا تو اب وہ تمھارے ذمہ قرض ہو گیا۔ امانت نہیں رہا۔ لہذا اب بہر حال تم کو دینا پڑے گا۔

۴۵۹-۴۶۰-۴۶۱-۴۶۲-۴۶۳-۴۶۴-۴۶۵-۴۶۶-۴۶۷-۴۶۸-۴۶۹-۴۷۰-۴۷۱-۴۷۲-۴۷۳-۴۷۴-۴۷۵-۴۷۶-۴۷۷-۴۷۸-۴۷۹-۴۸۰-۴۸۱-۴۸۲-۴۸۳-۴۸۴-۴۸۵-۴۸۶-۴۸۷-۴۸۸-۴۸۹-۴۹۰-۴۹۱-۴۹۲-۴۹۳-۴۹۴-۴۹۵-۴۹۶-۴۹۷-۴۹۸-۴۹۹-۵۰۰-۵۰۱-۵۰۲-۵۰۳-۵۰۴-۵۰۵-۵۰۶-۵۰۷-۵۰۸-۵۰۹-۵۱۰-۵۱۱-۵۱۲-۵۱۳-۵۱۴-۵۱۵-۵۱۶-۵۱۷-۵۱۸-۵۱۹-۵۲۰-۵۲۱-۵۲۲-۵۲۳-۵۲۴-۵۲۵-۵۲۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۰-۵۳۱-۵۳۲-۵۳۳-۵۳۴-۵۳۵-۵۳۶-۵۳۷-۵۳۸-۵۳۹-۵۴۰-۵۴۱-۵۴۲-۵۴۳-۵۴۴-۵۴۵-۵۴۶-۵۴۷-۵۴۸-۵۴۹-۵۵۰-۵۵۱-۵۵۲-۵۵۳-۵۵۴-۵۵۵-۵۵۶-۵۵۷-۵۵۸-۵۵۹-۵۶۰-۵۶۱-۵۶۲-۵۶۳-۵۶۴-۵۶۵-۵۶۶-۵۶۷-۵۶۸-۵۶۹-۵۷۰-۵۷۱-۵۷۲-۵۷۳-۵۷۴-۵۷۵-۵۷۶-۵۷۷-۵۷۸-۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴-۵۸۵-۵۸۶-۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹-۵۹۰-۵۹۱-۵۹۲-۵۹۳-۵۹۴-۵۹۵-۵۹۶-۵۹۷-۵۹۸-۵۹۹-۶۰۰-۶۰۱-۶۰۲-۶۰۳-۶۰۴-۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷-۶۰۸-۶۰۹-۶۱۰-۶۱۱-۶۱۲-۶۱۳-۶۱۴-۶۱۵-۶۱۶-۶۱۷-۶۱۸-۶۱۹-۶۲۰-۶۲۱-۶۲۲-۶۲۳-۶۲۴-۶۲۵-۶۲۶-۶۲۷-۶۲۸-۶۲۹-۶۳۰-۶۳۱-۶۳۲-۶۳۳-۶۳۴-۶۳۵-۶۳۶-۶۳۷-۶۳۸-۶۳۹-۶۴۰-۶۴۱-۶۴۲-۶۴۳-۶۴۴-۶۴۵-۶۴۶-۶۴۷-۶۴۸-۶۴۹-۶۵۰-۶۵۱-۶۵۲-۶۵۳-۶۵۴-۶۵۵-۶۵۶-۶۵۷-۶۵۸-۶۵۹-۶۶۰-۶۶۱-۶۶۲-۶۶۳-۶۶۴-۶۶۵-۶۶۶-۶۶۷-۶۶۸-۶۶۹-۶۷۰-۶۷۱-۶۷۲-۶۷۳-۶۷۴-۶۷۵-۶۷۶-۶۷۷-۶۷۸-۶۷۹-۶۸۰-۶۸۱-۶۸۲-۶۸۳-۶۸۴-۶۸۵-۶۸۶-۶۸۷-۶۸۸-۶۸۹-۶۹۰-۶۹۱-۶۹۲-۶۹۳-۶۹۴-۶۹۵-۶۹۶-۶۹۷-۶۹۸-۶۹۹-۷۰۰-۷۰۱-۷۰۲-۷۰۳-۷۰۴-۷۰۵-۷۰۶-۷۰۷-۷۰۸-۷۰۹-۷۱۰-۷۱۱-۷۱۲-۷۱۳-۷۱۴-۷۱۵-۷۱۶-۷۱۷-۷۱۸-۷۱۹-۷۲۰-۷۲۱-۷۲۲-۷۲۳-۷۲۴-۷۲۵-۷۲۶-۷۲۷-۷۲۸-۷۲۹-۷۳۰-۷۳۱-۷۳۲-۷۳۳-۷۳۴-۷۳۵-۷۳۶-۷۳۷-۷۳۸-۷۳۹-۷۴۰-۷۴۱-۷۴۲-۷۴۳-۷۴۴-۷۴۵-۷۴۶-۷۴۷-۷۴۸-۷۴۹-۷۵۰-۷۵۱-۷۵۲-۷۵۳-۷۵۴-۷۵۵-۷۵۶-۷۵۷-۷۵۸-۷۵۹-۷۶۰-۷۶۱-۷۶۲-۷۶۳-۷۶۴-۷۶۵-۷۶۶-۷۶۷-۷۶۸-۷۶۹-۷۷۰-۷۷۱-۷۷۲-۷۷۳-۷۷۴-۷۷۵-۷۷۶-۷۷۷-۷۷۸-۷۷۹-۷۸۰-۷۸۱-۷۸۲-۷۸۳-۷۸۴-۷۸۵-۷۸۶-۷۸۷-۷۸۸-۷۸۹-۷۹۰-۷۹۱-۷۹۲-۷۹۳-۷۹۴-۷۹۵-۷۹۶-۷۹۷-۷۹۸-۷۹۹-۸۰۰-۸۰۱-۸۰۲-۸۰۳-۸۰۴-۸۰۵-۸۰۶-۸۰۷-۸۰۸-۸۰۹-۸۱۰-۸۱۱-۸۱۲-۸۱۳-۸۱۴-۸۱۵-۸۱۶-۸۱۷-۸۱۸-۸۱۹-۸۲۰-۸۲۱-۸۲۲-۸۲۳-۸۲۴-۸۲۵-۸۲۶-۸۲۷-۸۲۸-۸۲۹-۸۳۰-۸۳۱-۸۳۲-۸۳۳-۸۳۴-۸۳۵-۸۳۶-۸۳۷-۸۳۸-۸۳۹-۸۴۰-۸۴۱-۸۴۲-۸۴۳-۸۴۴-۸۴۵-۸۴۶-۸۴۷-۸۴۸-۸۴۹-۸۵۰-۸۵۱-۸۵۲-۸۵۳-۸۵۴-۸۵۵-۸۵۶-۸۵۷-۸۵۸-۸۵۹-۸۶۰-۸۶۱-۸۶۲-۸۶۳-۸۶۴-۸۶۵-۸۶۶-۸۶۷-۸۶۸-۸۶۹-۸۷۰-۸۷۱-۸۷۲-۸۷۳-۸۷۴-۸۷۵-۸۷۶-۸۷۷-۸۷۸-۸۷۹-۸۸۰-۸۸۱-۸۸۲-۸۸۳-۸۸۴-۸۸۵-۸۸۶-۸۸۷-۸۸۸-۸۸۹-۸۹۰-۸۹۱-۸۹۲-۸۹۳-۸۹۴-۸۹۵-۸۹۶-۸۹۷-۸۹۸-۸۹۹-۹۰۰-۹۰۱-۹۰۲-۹۰۳-۹۰۴-۹۰۵-۹۰۶-۹۰۷-۹۰۸-۹۰۹-۹۱۰-۹۱۱-۹۱۲-۹۱۳-۹۱۴-۹۱۵-۹۱۶-۹۱۷-۹۱۸-۹۱۹-۹۲۰-۹۲۱-۹۲۲-۹۲۳-۹۲۴-۹۲۵-۹۲۶-۹۲۷-۹۲۸-۹۲۹-۹۳۰-۹۳۱-۹۳۲-۹۳۳-۹۳۴-۹۳۵-۹۳۶-۹۳۷-۹۳۸-۹۳۹-۹۴۰-۹۴۱-۹۴۲-۹۴۳-۹۴۴-۹۴۵-۹۴۶-۹۴۷-۹۴۸-۹۴۹-۹۵۰-۹۵۱-۹۵۲-۹۵۳-۹۵۴-۹۵۵-۹۵۶-۹۵۷-۹۵۸-۹۵۹-۹۶۰-۹۶۱-۹۶۲-۹۶۳-۹۶۴-۹۶۵-۹۶۶-۹۶۷-۹۶۸-۹۶۹-۹۷۰-۹۷۱-۹۷۲-۹۷۳-۹۷۴-۹۷۵-۹۷۶-۹۷۷-۹۷۸-۹۷۹-۹۸۰-۹۸۱-۹۸۲-۹۸۳-۹۸۴-۹۸۵-۹۸۶-۹۸۷-۹۸۸-۹۸۹-۹۹۰-۹۹۱-۹۹۲-۹۹۳-۹۹۴-۹۹۵-۹۹۶-۹۹۷-۹۹۸-۹۹۹-۱۰۰۰-۱۰۰۱-۱۰۰۲-۱۰۰۳-۱۰۰۴-۱۰۰۵-۱۰۰۶-۱۰۰۷-۱۰۰۸-۱۰۰۹-۱۰۱۰-۱۰۱۱-۱۰۱۲-۱۰۱۳-۱۰۱۴-۱۰۱۵-۱۰۱۶-۱۰۱۷-۱۰۱۸-۱۰۱۹-۱۰۲۰-۱۰۲۱-۱۰۲۲-۱۰۲۳-۱۰۲۴-۱۰۲۵-۱۰۲۶-۱۰۲۷-۱۰۲۸-۱۰۲۹-۱۰۳۰-۱۰۳۱-۱۰۳۲-۱۰۳۳-۱۰۳۴-۱۰۳۵-۱۰۳۶-۱۰۳۷-۱۰۳۸-۱۰۳۹-۱۰۴۰-۱۰۴۱-۱۰۴۲-۱۰۴۳-۱۰۴۴-۱۰۴۵-۱۰۴۶-۱۰۴۷-۱۰۴۸-۱۰۴۹-۱۰۵۰-۱۰۵۱-۱۰۵۲-۱۰۵۳-۱۰۵۴-۱۰۵۵-۱۰۵۶-۱۰۵۷-۱۰۵۸-۱۰۵۹-۱۰۶۰-۱۰۶۱-۱۰۶۲-۱۰۶۳-۱۰۶۴-۱۰۶۵-۱۰۶۶-۱۰۶۷-۱۰۶۸-۱۰۶۹-۱۰۷۰-۱۰۷۱-۱۰۷۲-۱۰۷۳-۱۰۷۴-۱۰۷۵-۱۰۷۶-۱۰۷۷-۱۰۷۸-۱۰۷۹-۱۰۸۰-۱۰۸۱-۱۰۸۲-۱۰۸۳-۱۰۸۴-۱۰۸۵-۱۰۸۶-۱۰۸۷-۱۰۸۸-۱۰۸۹-۱۰۹۰-۱۰۹۱-۱۰۹۲-۱۰۹۳-۱۰۹۴-۱۰۹۵-۱۰۹۶-۱۰۹۷-۱۰۹۸-۱۰۹۹-۱۱۰۰-۱۱۰۱-۱۱۰۲-۱۱۰۳-۱۱۰۴-۱۱۰۵-۱۱۰۶-۱۱۰۷-۱۱۰۸-۱۱۰۹-۱۱۱۰-۱۱۱۱-۱۱۱۲-۱۱۱۳-۱۱۱۴-۱۱۱۵-۱۱۱۶-۱۱۱۷-۱۱۱۸-۱۱۱۹-۱۱۲۰-۱۱۲۱-۱۱۲۲-۱۱۲۳-۱۱۲۴-۱۱۲۵-۱۱۲۶-۱۱۲۷-۱۱۲۸-۱۱۲۹-۱۱۳۰-۱۱۳۱-۱۱۳۲-۱۱۳۳-۱۱۳۴-۱۱۳۵-۱۱۳۶-۱۱۳۷-۱۱۳۸-۱۱۳۹-۱۱۴۰-۱۱۴۱-۱۱۴۲-۱۱۴۳-۱۱۴۴-۱۱۴۵-۱۱۴۶-۱۱۴۷-۱۱۴۸-۱۱۴۹-۱۱۵۰-۱۱۵۱-۱۱۵۲-۱۱۵۳-۱۱۵۴-۱۱۵۵-۱۱۵۶-۱۱۵۷-۱۱۵۸-۱۱۵۹-۱۱۶۰-۱۱۶۱-۱۱۶۲-۱۱۶۳-۱۱۶۴-۱۱۶۵-۱۱۶۶-۱۱۶۷-۱۱۶۸-۱۱۶۹-۱۱۷۰-۱۱۷۱-۱۱۷۲-۱۱۷۳-۱۱۷۴-۱۱۷۵-۱۱۷۶-۱۱۷۷-۱۱۷۸-۱۱۷۹-۱۱۸۰-۱۱۸۱-۱۱۸۲-۱۱۸۳-۱۱۸۴-۱۱۸۵-۱۱۸۶-۱۱۸۷-۱۱۸۸-۱۱۸۹-۱۱۹۰-۱۱۹۱-۱۱۹۲-۱۱۹۳-۱۱۹۴-۱۱۹۵-۱۱۹۶-۱۱۹۷-۱۱۹۸-۱۱۹۹-۱۲۰۰-۱۲۰۱-۱۲۰۲-۱۲۰۳-۱۲۰۴-۱۲۰۵-۱۲۰۶-۱۲۰۷-۱۲۰۸-۱۲۰۹-۱۲۱۰-۱۲۱۱-۱۲۱۲-۱۲۱۳-۱۲۱۴-۱۲۱۵-۱۲۱۶-۱۲۱۷-۱۲۱۸-۱۲۱۹-۱۲۲۰-۱۲۲۱-۱۲۲۲-۱۲۲۳-۱۲۲۴-۱۲۲۵-۱۲۲۶-۱۲۲۷-۱۲۲۸-۱۲۲۹-۱۲۳۰-۱۲۳۱-۱۲۳۲-۱۲۳۳-۱۲۳۴-۱۲۳۵-۱۲۳۶-۱۲۳۷-۱۲۳۸-۱۲۳۹-۱۲۴۰-۱۲۴۱-۱۲۴۲-۱۲۴۳-۱۲۴۴-۱۲۴۵-۱۲۴۶-۱۲۴۷-۱۲۴۸-۱۲۴۹-۱۲۵۰-۱۲۵۱-۱۲۵۲-۱۲۵۳-۱۲۵۴-۱۲۵۵-۱۲۵۶-۱۲۵۷-۱۲۵۸-۱۲۵۹-۱۲۶۰-۱۲۶۱-۱۲۶۲-۱۲۶۳-۱۲۶۴-۱۲۶۵-۱۲۶۶-۱۲۶۷-۱۲۶۸-۱۲۶۹-۱۲۷۰-۱۲۷۱-۱۲۷۲-۱۲۷۳-۱۲۷۴-۱۲۷۵-۱۲۷۶-۱۲۷۷-۱۲۷۸-۱۲۷۹-۱۲۸۰-۱۲۸۱-۱۲۸۲-۱۲۸۳-۱۲۸۴-۱۲۸۵-۱۲۸۶-۱۲۸۷-۱۲۸۸-۱۲۸۹-۱۲۹۰-۱۲۹۱-۱۲۹۲-۱۲۹۳-۱۲۹۴-۱۲۹۵-۱۲۹۶-۱۲۹۷-۱۲۹۸-۱۲۹۹-۱۳۰۰-۱۳۰۱-۱۳۰۲-۱۳۰۳-۱۳۰۴-۱۳۰۵-۱۳۰۶-۱۳۰۷-۱۳۰۸-۱۳۰۹-۱۳۱۰-۱۳۱۱-۱۳۱۲-۱۳۱۳-۱۳۱۴-۱۳۱۵-۱۳۱۶-۱۳۱۷-۱۳۱۸-۱۳۱۹-۱۳۲۰-۱۳۲۱-۱۳۲۲-۱۳۲۳-۱۳۲۴-۱۳۲۵-۱۳۲۶-۱۳۲۷-۱۳۲۸-۱۳۲۹-۱۳۳۰-۱۳۳۱-۱۳۳۲-۱۳۳۳-۱۳۳۴-۱۳۳۵-۱۳۳۶-۱۳۳۷-۱۳۳۸-۱۳۳۹-۱۳۴۰-۱۳۴۱-۱۳۴۲-۱۳۴۳-۱۳۴۴-۱۳۴۵-۱۳۴۶-۱۳۴۷-۱۳۴۸-۱۳۴۹-۱۳۵۰-۱۳۵۱-۱۳۵۲-۱۳۵۳-۱۳۵۴-۱۳۵۵-۱۳۵۶-۱۳۵۷-۱۳۵۸-۱۳۵۹-۱۳۶۰-۱۳۶۱-۱۳۶۲-۱۳۶۳-۱۳۶۴-۱۳۶۵-۱۳۶۶-۱۳۶۷-۱۳۶۸-۱۳۶۹-۱۳۷۰-۱۳۷۱-۱۳۷۲-۱۳۷۳-۱۳۷۴-۱۳۷۵-۱۳۷۶-۱۳۷۷-۱۳۷۸-۱۳۷۹-۱۳۸۰-۱۳۸۱-۱۳۸۲-۱۳۸۳-۱۳۸۴-۱۳۸۵-۱۳۸۶-۱۳۸۷-۱۳۸۸-۱۳۸۹-۱۳۹۰-۱۳۹۱-۱۳۹۲-۱۳۹۳-۱۳۹۴-۱۳۹۵-۱۳۹۶-۱۳۹۷-۱۳۹۸-۱۳۹۹-۱۴۰۰-۱۴۰۱-۱۴۰۲-۱۴۰۳-۱۴۰۴-۱۴۰۵-۱۴۰۶-۱۴۰۷-۱۴۰۸-۱۴۰۹-۱۴۱۰-۱۴۱۱-۱۴۱۲-۱۴۱۳-۱۴۱۴-۱۴۱۵-۱۴۱۶-۱۴۱۷-۱۴۱۸-۱۴۱۹-۱۴۲۰-۱۴۲۱-۱۴۲۲-۱۴۲۳-۱۴۲۴-۱۴۲۵-۱۴۲۶-۱۴۲۷-۱۴۲۸-۱۴۲۹-۱۴۳۰-۱۴۳۱-۱۴۳۲-۱۴۳۳-۱۴۳۴-۱۴۳۵-۱۴۳۶-۱۴۳۷-۱۴۳۸-۱۴۳۹-۱۴۴۰-۱۴۴۱-۱۴۴۲-۱۴۴۳-۱۴۴۴-۱۴۴۵-۱۴۴۶-۱۴۴۷-۱۴۴۸-۱۴۴۹-۱۴۵۰-۱۴۵۱-۱۴۵۲-۱۴۵۳-۱۴۵۴-۱۴۵۵-۱۴۵۶-۱۴۵۷-۱۴۵۸-۱۴۵۹-۱۴۶۰-۱۴۶۱-۱۴۶۲-۱۴۶۳-۱۴۶۴-۱۴۶۵-۱۴۶۶-۱۴۶۷-۱۴۶۸-۱۴۶۹-۱۴۷۰-۱۴۷۱-۱۴۷۲-۱۴۷۳-۱۴۷۴-۱۴۷۵-۱۴۷۶-۱۴۷۷-۱۴۷۸-۱۴۷۹-۱۴۸۰-۱۴۸۱-۱۴۸۲-۱۴۸۳-۱۴۸۴-۱۴۸۵-۱۴۸۶-۱۴۸۷-۱۴۸۸-۱۴۸۹-۱۴۹۰-۱۴۹۱-۱۴۹۲-۱۴۹۳-۱۴۹۴-۱۴۹۵-۱۴۹۶-۱۴۹۷-۱۴۹۸-۱۴۹۹-۱۵۰۰-۱۵۰۱-۱۵۰۲-۱۵۰۳-۱۵۰۴-۱۵۰۵-۱۵۰۶-۱۵۰۷-۱۵۰۸-۱۵۰۹-۱۵۱۰-۱۵۱۱-۱۵۱۲-۱۵۱۳-۱۵۱۴-۱۵۱۵-۱۵۱۶-۱۵۱۷-۱۵۱۸-۱۵۱۹-۱۵۲۰-۱۵۲۱-۱۵۲۲-۱۵۲۳-۱۵۲۴-۱۵۲۵-۱۵۲۶-۱۵۲۷-۱۵۲۸-۱۵۲۹-۱۵۳۰-۱۵۳۱-۱۵۳۲-۱۵۳۳-۱۵۳۴-۱۵۳۵-۱۵۳۶-۱۵۳۷-۱۵۳۸-۱۵۳۹-۱۵۴۰-۱۵۴۱-۱۵۴۲-۱۵۴۳-۱۵۴۴-۱۵۴۵-۱۵۴۶-۱۵۴۷-۱۵۴۸-۱۵۴۹-۱۵۵۰-۱۵۵۱-۱۵۵۲-۱۵۵۳-۱۵۵۴-۱۵۵۵-۱۵۵۶-۱۵۵۷-۱۵۵۸-۱۵۵۹-۱۵۶۰-۱۵۶۱-۱۵۶۲-۱۵۶۳-۱۵۶۴-۱۵۶۵-۱۵۶۶-۱۵۶۷-۱۵۶۸-۱۵۶۹-۱۵۷۰-۱۵۷۱-۱۵۷۲-۱۵۷۳-۱۵۷۴-۱۵۷۵-۱۵۷۶-۱۵۷۷-۱۵۷۸-۱۵۷۹-۱۵۸۰-۱۵۸۱-۱۵۸۲-۱۵۸۳-۱۵۸۴-۱۵۸۵-۱۵۸۶-۱۵۸۷-۱۵۸۸-۱۵۸۹-۱۵۹۰-۱۵۹۱-۱۵۹۲-۱۵۹۳-۱۵۹۴-۱۵۹۵-۱۵۹۶-۱۵۹۷-۱۵۹۸-۱۵۹۹-۱۶۰۰-۱۶۰۱-۱۶۰۲-۱۶۰۳-۱۶۰۴-۱۶۰۵-۱۶۰۶-۱۶۰۷-۱۶۰۸-۱۶۰۹-۱۶۱۰-۱۶۱۱-۱۶۱۲-۱۶۱۳-۱۶۱۴-۱۶۱۵-۱۶۱۶-۱۶۱۷-۱۶۱۸-۱۶۱۹-۱۶۲۰-۱۶۲۱-۱۶۲۲-۱۶۲۳-۱۶۲۴-۱۶۲۵-۱۶۲۶-۱۶۲۷-۱۶۲۸-۱۶۲۹-۱۶۳۰-۱۶۳۱-۱۶۳۲-۱۶۳۳-۱۶۳۴-۱۶۳۵-۱۶۳۶-۱۶۳۷-۱۶۳۸-۱۶۳۹-۱۶۴۰-۱۶۴۱-۱۶۴۲-۱۶۴۳-۱۶۴۴-۱۶۴۵-۱۶۴۶-۱۶۴۷-۱۶۴۸-۱۶۴۹-۱۶۵۰-۱۶۵۱-۱۶۵۲-۱۶۵۳-۱۶۵۴-۱۶۵۵-۱۶۵۶-۱۶۵۷-۱۶۵۸-۱۶۵۹-۱۶۶۰-۱۶۶۱-۱۶۶۲-۱۶۶۳-۱۶۶۴-۱۶۶۵-۱۶۶۶-۱۶۶۷-۱۶۶۸-۱۶۶۹-۱۶۷۰-۱۶۷۱-۱۶۷۲-۱۶۷۳-۱۶۷۴-۱۶۷۵-۱۶۷۶-۱۶۷۷-۱۶۷۸-۱۶۷۹-۱۶۸۰-۱۶۸۱-۱۶۸۲-۱۶۸۳-۱۶۸۴-۱۶۸۵-۱۶۸۶-۱۶۸۷-۱۶۸۸-۱۶۸۹-۱۶۹۰-۱۶۹۱-۱۶۹۲-۱۶۹۳-۱۶۹۴-۱۶۹۵-۱۶۹۶-۱۶۹۷-۱۶۹۸-۱۶۹۹-۱۷۰۰-۱۷۰۱-۱۷۰۲-۱۷۰۳-۱۷۰۴-۱۷۰۵-۱۷۰۶-۱۷۰۷-۱۷۰۸-۱۷۰۹-۱۷۱۰-۱۷۱۱-۱۷۱۲-۱۷۱۳-۱۷۱۴-۱۷۱۵-۱۷۱۶-۱۷۱۷-۱۷۱۸-۱۷۱۹-۱۷۲۰-۱۷۲۱-۱۷۲۲-۱۷۲۳-۱۷۲۴-۱۷۲۵-۱۷۲۶-۱۷۲۷-۱۷۲۸-۱۷۲۹-۱۷۳۰-۱۷۳۱-۱۷۳۲-۱۷۳۳-۱۷۳۴-۱۷۳۵-۱۷۳۶-۱۷۳۷-۱۷۳۸-۱۷۳۹-۱۷۴۰-۱۷۴۱-۱۷۴۲-۱۷۴۳-۱۷۴۴-۱۷۴۵-۱۷۴۶-۱۷۴۷-۱۷۴۸-۱۷۴۹-۱۷۵۰-۱۷۵۱-۱۷۵۲-۱۷۵۳-۱۷۵۴-۱۷۵۵-۱۷۵۶-۱۷۵۷-۱۷۵۸-۱۷۵۹-۱۷۶۰-۱۷۶۱-۱۷۶۲-۱۷۶۳-۱۷۶۴-۱۷۶۵-۱۷۶۶-۱۷۶۷-۱۷۶۸-۱۷۶۹-۱۷۷۰-۱۷۷۱-۱۷۷۲-۱۷۷۳-۱۷۷۴-۱۷۷۵-۱۷۷۶-۱۷۷۷-۱۷۷۸-۱۷۷۹-۱۷۸۰-۱۷۸۱-۱۷۸۲-۱۷۸۳-۱۷۸۴-۱۷۸۵-۱۷۸۶-۱۷۸۷-۱۷۸۸-۱۷۸۹-۱۷۹۰-۱۷۹۱-۱۷۹۲-۱۷۹۳-۱۷۹۴-۱۷۹۵-۱۷۹۶-۱۷۹۷-۱۷۹۸-۱۷۹۹-۱۸۰۰-۱۸۰۱-۱۸۰۲-۱۸۰۳-۱۸۰۴-۱۸۰۵-۱۸۰۶-۱۸۰۷-۱۸۰۸-۱۸۰۹-۱۸۱۰-۱۸۱۱-۱۸۱۲-۱۸۱۳-۱۸۱۴-۱۸۱۵-۱۸۱۶-۱۸۱۷-۱۸۱۸-۱۸۱۹-۱۸۲۰-۱۸۲۱-۱۸۲۲-۱۸۲۳-۱۸۲۴-۱۸۲۵-۱۸۲۶-۱۸۲۷-۱۸۲۸-۱۸۲۹-۱۸۳۰-۱۸

له ولا افق بعضها فرز
 مثله لخط الباقى خطأ لا
 يتميز معه ضمن اصل لخط الـ
 بها ١٢ درخشان ٤٦
 له وان باذنه اشترى كا
 له اختلطت بغير صنعه كان
 انشئ الكيس لعدم التقدي
 فان ملك ملك من الهما
 جميعا ويقسم الباقي بينهما على
 قدر ما كان لكل واحد منهما
 كاللحال المشترك ١٢ درو
 شاشى ٤٦ الجملة ٣
 له اذا ملكك الولية او
 نقصت قيمته السبب قدى
 المستودع او تقصير وان لم
 الضمان مثلا اصراف المستودع
 فهو الردية فى امره لنفسه
 واستهلكها ضمنها وبهذه
 الصورة اذا صرف النقود
 التى هى امانة عنده على
 الوجه المذكور ثم دفع بدل
 تلك النقود فى الكيس لعلها
 فهلك او ضاعت بدو
 تعد ولا تقصير منه ضمن ١٢
 المحلة ١٢٩

اگر خرچ کرنے کے بعد تم نے اتنا ہی روپیہ اس کے نام سے الگ کر کے رکھ دیا تب بھی وہ امانت نہیں وہ تمہارا ہی روپیہ ہے اگر چوری کیا تو تمہارا گیا اس کو پھر دینا پڑے گا۔ غرض کہ خرچ کرنے کے بعد جب تک اس کو ادانہ کر دلی تب تک تمہارے ذمہ رہے گا۔ **مسئلہ** ستور روپے کسی نے تمہارے پاس امانت رکھائے اس میں سے پچاس تم نے اجازت لیکر خرچ کر ڈالے تو پچاس روپے تمہارے ذمہ قرض ہو گئے اور پچاس امانت۔ اب جب تمہارے پاس روپے ہوں تو اپنے پاس کے پچاس روپے اس امانت کے پچاس روپے میں نہ ملاؤ۔ اگر اس میں ملا دو گی تو وہ بھی امانت نہ رہیں گے یہ پورے ستور روپے تمہارے ذمہ ہو جائیں گے اگر جاتے رہے تو پورے ستور دینا پڑیں گے۔ کیونکہ امانت کاروپیہ اپنے روپیوں میں ملا دینے سے امانت نہیں رہتا بلکہ قرض ہو جاتا ہے اور ہر حال میں دینا پڑتا ہے۔ **مسئلہ** تم نے اجازت لے کر اس کے ستور روپے اپنے ستور روپے میں ملا دیئے تو وہ سب روپیہ دونوں کی شرکت میں ہو گیا اگر چوری ہو گیا تو دونوں کا گیا کچھ نہ دینا پڑے گا اور اگر اس میں سے کچھ چوری ہو گیا کچھ رہ گیا تب بھی آدھا اس کا گیا آدھا اُس کا۔ اور اگر تنوا ایک کے ہوں دو تنوا ایک کے۔ تو اس کے حصے کے موافق اس کا چاؤے گا اس کے حصے کے موافق اس کا۔ مثلاً اگر بارہ روپے جاتے رہے تو چار روپے ایک ستور روپے والے کے گئے اور آٹھ روپے دو تنوا والے کے۔ یہ حکم اسی وقت ہے جب اجازت سے ملائے ہوں اور اگر بغیر اجازت کے اپنے روپے میں ملا دیا ہو تو اُس کا وہی حکم ہے جو بیان ہو چکا کہ امانت کاروپیہ بلا اجازت اپنے روپیوں میں ملا لینے سے قرض ہو جاتا ہے اس لئے اب وہ روپیہ امانت نہیں رہا جو کچھ گیا تمہارا گیا۔ اس کاروپیہ اس کو ہر حال دینا پڑے گا۔ **مسئلہ** کسی نے بکری یا گائے وغیرہ امانت رکھائی تو اس کا دودھ پینا یا کسی اور طرح اس سے کام لینا درست نہیں۔ البتہ اجازت سے یہ سب جائز ہو جاتا ہے۔ بلا اجازت جتنا دودھ لیا ہے اس کے دام دینے پڑیں گے۔ **مسئلہ** کسی نے ایک کپڑا یا زیور یا چار پائی وغیرہ رکھائی اس کی بلا اجازت اس کا برتنادست نہیں۔ اگر اس نے بلا اجازت کپڑا یا زیور پہنایا یا چار پائی پر لیٹی بیٹھی اور اس کے برتنے کے زمانہ میں وہ کپڑا پھٹ گیا یا چور لے گیا یا زیور چار پائی وغیرہ لوٹ گئی یا چوری ہو گئی تو اتنا دان دینا پڑے گا البتہ اگر توبہ کر کے پھر اسی طرح حفاظت سے رکھ دیا پھر کسی طرح ضائع ہوا تو اتنا دان نہ دینا پڑے گا۔ **مسئلہ** صندوق میں سے امانت کا کپڑا کا لاکہ شام کو بھی بہن کر فانی جگہ جاؤں گی۔ پھر پہننے سے پہلے ہی وہ جاتا رہا تو بھی اتنا دان دینا پڑے گا۔ **مسئلہ** امانت کی گائے یا بکری

١٢٥٠ وشرع لها حب المحب (المجلد ٣٨) يسوع المستوع بالودية باذن صاحبها ١١٢ المجلد ١٣٥ واذ اتى الطور في الودية بان كانت
ابنه فخر بها او ثوبا فلبسه او عبدا فاقسمه او اودعها عنده غير ثم ازال التعدي فزاد الى يد زوال الضمان ١٣ هدايه ص ٢٢٤ ودر ص ٦١ ج ٢ -

لو نزع ثوب الوديع ليلاد من عزمه ان يلبسه ليلاد من ليلاد لابر من الضمان ١٢ اشأى ^{البحر} حضرت دابة الوديع قام المودع انسانا فاعلها

۱۷ ربطہائی طرف مکہ اور
عما مشرقاً وشدلاً فی منہیل
او وضعہ فی مکہ والقا ہائی
حبیبہ ولم یغیر فیہ وہ یظن
انہا وقعت فیہ لا یضمن
۱۸ رد المحتار ص ۱۷ ج ۴
۱۹ اذا طلبہا المالك
فقال لا اقدر علی احضارہا
الساعة فترك المالك و
فرب ان كان عن رضی
لا یضمن وان كان عن غیر
رضی یضمن وان كان علی
وکیل المالك یضمن ۱۶
عالمگیری مصری ص ۳۳ ج ۴
۲۰ رسول اللہ علیہ السلام
فقال لا ادری الا انی الذی
جاہ بہا فسقط یضمن ج ۴

وغیرہ بیمار پڑ گئی تم نے اس کی دوا کی۔ اُس دوا سے وہ مر گئی تو تاوان دینا پڑے گا۔ اور اگر دوانہ کی اور وہ مر گئی تو تاوان نہ دینا ہوگا۔ **مسئلہ** کسی نے رکھنے کو روپیہ دیا تم نے بٹوے میں ڈال لیا یا زار بند میں باندھ لیا۔ لیکن ڈالنے وقت وہ روپیہ زار بند یا بٹوے میں نہیں پڑا بلکہ نیچے گر گیا مگر تم یہی سمجھیں کہ میں نے بٹوے میں رکھ لیا تو تاوان نہ دینا پڑے گا۔ **مسئلہ** جب وہ اپنی امانت مانگے تو فوراً اس کو دیدینا واجب ہے بلا عذر نہ دینا اور دیر کرنا جائز نہیں۔ اگر کسی نے اپنی امانت مانگی تم نے کہا بہن اس وقت ہاتھ خالی نہیں کل لے لینا۔ اس نے کہا اچھا کل ہی سہی تب تو خیر کچھ حرج نہیں۔ اور اگر وہ کل کے لینے پر راضی نہ ہوئی اور نہ دینے سے خفا ہو کر چلی گئی تو اب وہ چیز امانت نہیں رہی۔ اب اگر جاتی رہے گی تو تم کو تاوان دینا پڑے گا۔ **مسئلہ** کسی نے اپنا آدمی امانت مانگنے کے لئے بھیجا تم کو اختیار ہے کہ اس آدمی کو نہ دو۔ اور کہلا بھیجو کہ وہ خود ہی آکر اپنی چیز لے جا دیں ہم کسی اور کو نہ دیں گے اور اگر تم نے اس کو سچا سمجھ کر دیدیا اور پھر مالک نے کہا کہ میں نے اس کو نہ بھیجا تھا تم نے کیوں دیدیا۔ تو وہ تم سے لے سکتا ہے۔ اور تم اُس آدمی سے وہ شے لوٹا سکتی ہو۔ اور اگر اس کے پاس سے وہ شے جاتی رہی ہو تو تم اس سے دام نہیں لے سکتی ہو۔ اور مالک تم سے دام لے لے گا۔

نور دوم

مانگے کی چیز کا بیان

باب ۱۹

مسئلہ کسی سے کوئی کپڑا یا زیور یا چار پائی برتن وغیرہ کوئی چیز کچھ دن کے لئے مانگ لی کہ ضرورت نکل جانے کے بعد دی جاویں گی تو اس کا حکم بھی امانت کی طرح ہے اب اس کو اچھی طرح حفاظت سے رکھنا واجب ہے۔ اگر باوجود حفاظت کے جاتی ہے تو جس کی چیز ہے اس کو تاوان لینے کا حق نہیں ہے بلکہ اگر تم نے اقرار کر لیا ہو کہ اگر جاوے گی تو ہم سے دام لے لینا تب بھی تاوان لینا درست نہیں۔ البتہ اگر حفاظت نہ کی اس وجہ سے جاتی رہی تو تاوان دینا پڑے گا۔ اور مالک کو ہر وقت اختیار ہے جب چاہے اپنی چیز لے لیوے تم کو انکار کرنا درست نہیں۔ اگر مانگنے پر نہ دی تو پھر ضائع ہو جانے پر تاوان دینا پڑے گا۔ **مسئلہ** جس طرح برتنے کی اجازت مالک نے دی ہو اسی طرح برتنہا جائز ہے اس کے خلاف کرنا درست نہیں۔ اگر خلاف کرے گی تو جاتے رہنے پر

م عالمگیری مصری ص ۳۲۹ ج ۴ ۵۵ العاریۃ امانۃ فی ید المستعیر فاذا ابلکت اوضاعا ونقصت قیمتها بلا تعد ولا تقصیر لا یؤثم العمان مثلاً اذا سقطت المرأة العارۃ من ید المستعیر بلا تعد ولا تقصیر بعد سقوط المرأة فاکسرت لا یؤثم العمان وکذا الواقع علی البساط والمعارشی فقلوب یہ ونقصت قیمۃ فلا ضمان (المجلد ۱۳۲-۱۳۴) ولو بطلت العاریۃ بلا تعد من المستعیر فلا ضمان ولو بشرط العمان فانه باطل کما فی المحيط فی البزازیۃ اعمالی ہذا علی ان ان ضائع فانما ضمان وضاع لم یضمن وفي شرح الطحاوی ولقد یضمن بالاجماع (مرآۃ المجتہد ص ۲۲۶-۲۲۷) متى طلب المیعر العاریۃ لزوم المستعیر ردہا بالیہ فوراً واذ او قضاہا واخرہا بلا عذر فتلقت العاریۃ ونقصت قیمتها یضمن ۱۲ المجلد ۱۳۶ ۱۳۷ اذا تعبدت العاریۃ بنوع من انواع الانخفاض فلیس للمستعیر ان یجاء وذلک النوع الی ما فوقہ وکن لہ ان یخالف باستعمال العاریۃ بما ہو مساو لنوع الاستعمال الذی تعبدت بہ او بنوع اخف منہ مثلاً لو استعار دابة لیحملہا حطۃ فلیس لہ ان یحمل علیہا حیدراً او اجاراً او انماراً ان یحملہا شیئاً مساوياً لخطۃ او اخف منہا وکذا لو استعار دابة ولم

تاوان دینا پڑے گا۔ جیسے کسی نے اوڑھنے کو دوپٹہ دیا یہ اس کو بچھا کر لیتی اس لئے وہ خراب ہو گیا یا چار پائی پر اتنے آدمی لگ گئے کہ وہ ٹوٹ گئی۔ یا شیشے کا برتن آگ پر رکھ دیا وہ ٹوٹ گیا یا اور کچھ ایسی خلاف بات کی تو تاوان دینا پڑے گا۔ اسی طرح اگر چیز مانگ لائی اور یہ بدبیتی کی کہ اب اس کو ٹوٹا کر نہ دوں گی بلکہ مضمحل کر دوں گی تب بھی تاوان دینا پڑے گا۔ **مسئلہ** ایک یا دو دن کے لئے کوئی چیز منگوائی تو اب ایک دو دن کے بعد پھیر دینا ضروری ہے جتنے دن کے وعدے پر لائی تھی اتنے دن کے بعد اگر نہ پھیرے گی تو جاتے رہنے پر تاوان دینا پڑے گا۔ **مسئلہ** جو چیز مانگی لی ہے یہ دیکھنا چاہئے کہ اگر مالک نے زبان سے صاف کہہ دیا کہ چاہو خود بہر تو چاہو دوسرے کو دو۔ مانگنے والی کو درست ہے کہ دوسرے کو بھی برتنے کے لئے دیدے۔ اسی طرح اگر اس نے صاف تو نہیں کہا مگر اس سے میل جول ایسا ہے کہ اس کو یقین ہے کہ ہر طرح اس کی اجازت ہے تب بھی یہی حکم ہے اور اگر مالک نے صاف منع کر دیا کہ دیکھو تم خود برتننا کسی اور کو مت دینا تو اس صورت میں کسی طرح درست نہیں کہ دوسرے کو برتنے کے لئے دی جائے اور اگر مانگنے والی نے یہ کہہ کر منگائی ہے کہ میں برتوں گی اور مالک نے دوسری کے برتنے سے منع نہ کیا اور نہ صاف اجازت دی تو اس چیز کو دیکھو کیسی ہے اگر وہ ایسی ہے کہ سب برتنے والے اس کو ایک ہی طرح برتنا کرتے ہیں برتنے میں فرق نہیں ہوتا تب تو خود بھی برتنا درست ہے اور دوسرے کو برتنے کے لئے بھی دینا درست ہے اور اگر وہ چیز ایسی ہے کہ سب برتنے والے اس کو ایک طرح نہیں برتنا کرتے بلکہ کوئی اچھی طرح برتنا ہے کوئی بُری طرح تو ایسی چیز تم دوسرے کو برتنے کے واسطے نہیں دے سکتی ہو۔ اسی طرح اگر یہ کہہ کر منگائی ہے کہ ہمارا فلاں ریشہ دار یا ملاقاتی برتنے کا اور مالک نے تمہارے برتنے نہ برتنے کا ذکر نہیں کیا تو اس صورت میں بھی یہی حکم ہے کہ اول قسم کی چیز کو تم بھی برت سکتی ہو اور دوسری قسم کی چیز کو تم نہیں برت سکو گی صرف وہی برتنے کا جس کے برتنے کے نام سے منگائی ہے۔ اور اگر تم نے یوں ہی منگا بھیجی نہ اپنے برتنے کا نام لیانہ دوسرے کے برتنے کا۔ اور مالک نے بھی کچھ نہیں کہا تو اس کا حکم یہ ہے کہ اول قسم کی چیز کو تو تم بھی برت سکتی ہو اور دوسرے کو بھی برتنے کے لئے دے سکتی ہو اور دوسری قسم کی چیز میں یہ حکم ہے کہ اگر تم نے برتنا شروع کر دیا تب تو دوسرے کو برتنے کے واسطے نہیں دے سکتیں۔ اور اگر دوسرے سے برت والیا تو تم نہیں برت سکتیں خوب سمجھ لیجئے۔ **مسئلہ** ماں باپ وغیرہ کسی کو چھوٹے نابالغ کی چیز کا مانگ دینا جائز نہیں ہے اگر وہ چیز جاتی رہے تو تاوان دینا پڑے گا۔ اسی طرح اگر خود نابالغ اپنی چیز دیوے اس کا لینا بھی جائز نہیں۔

۱۲۔ ثوبالبس ولم یسم اللباس اودا بہ للربوب ولم یسم الربوب فذلہ الباس غیرہ اوارکاب غیرہ فان لبس اورکب بنفسہ فاراد ان یغیرہ او البس غیرہ اوارکب غیرہ اولاشم اراد ان یرکب اولبس بنفسہ فقد اختلفوا فیہ والاصح انه لایمکن ذلک ولو فعله ضمن ۱۲ عالمگیری مصری ۳۲۵

۱۳۔ لبس للاب اعارة مال غفلة لعدم البدل وذلک القاضی والوصی ۱۲ مختار مسجل یعنی جب وہ چیز غائب ہو جائے ۱۳ +

۱۔ اذا كانت العارية مقيدة بزمان او مكان فغير ذلک القيد فليس المستعير مخالفة مثلاً اذا استعار دابة لیرکب ثلاث ساعات فليس للمستعير ان یرکب اربع ساعات وذلک اذا استعار خرسا لیرکبها الى محل فليس له ان یرکبها الى محل غیره (المجلة ص ۱۳) لو كانت العارية مقيدة فی الوقت مطلقة فی غیره فخوان یغیرہ یوافقه عارية مطلقة الا فی حق الوقت حتی یولم یرد با بعد مضي الوقت مع الاكسان ضمن اذ اهلك سواراً استعماله بعد الوقت واولا ۱۲ امرأة المجلة ص ۱۳ ۱۳۔ در ان تعمیر غیره سواراً کان شیاناً یفاد الناس فی الانتفاع به اولاً یفادون اذا كانت الاعارة مطلقة لم یشرط علی المستعير الانتفاع بها بنفسه فاما اذا شرط علیه ذلک فله ان یغیر الایات فاد الناس فی الانتفاع بدون ما یفادون فی مثال هذا استعارة من آخر ثوبالبس بنفسه اودا بہ لیرکب بنفسه فليس له الباس غیره ولا ارکاب غیره ولو استعار داراً لیرکبها بنفسه فله ان یسکنها من شار ولو استعار

۶۔ مسلمہ کسی سے کوئی چیز مانگ کر لائی گئی پھر وہ مالک مر گیا تو اب مرنے کے بعد وہ مانگنے کی چیز نہیں رہی اب اس سے کام لینا درست نہیں۔ اسی طرح اگر وہ مانگنے والی مر گئی تو اس کے وارثوں کو اس سے نفع اٹھانا درست نہیں۔

باب ۲۰ ہبہ یعنی کسی کو کچھ دیدینے کا بیان

بسم

۱۔ مسلمہ تم نے کسی کو کوئی چیز دی اور اس نے منظور کر لیا یا تمھ سے کچھ نہیں کہا بلکہ تم نے اس کے ہاتھ پر رکھ دیا اور اس نے لے لیا تو اب وہ چیز اسی کی ہو گئی۔ اب تمھاری نہیں رہی بلکہ وہی اس کی مالک ہے اس کو شرع میں ہبہ کہتے ہیں۔ لیکن اس کی کئی شرطیں ہیں۔ ایک تو اس کے حوالے کر دینا اور اس کا قبضہ کر لینا ہے اگر تم نے کہا یہ چیز تم نے تم کو دیدی اس نے کہا ہم نے لے لی۔ لیکن ابھی تم نے اس کے حوالے نہیں کیا تو یہ دینا صحیح نہیں ہوا ابھی وہ چیز تمھاری ہی بلکہ ہے البتہ اگر اس نے اس چیز پر قبضہ کر لیا تو اب قبضہ کر لینے کے بعد اس کی مالک بنی۔ ۲۔ مسلمہ تم نے وہ دی ہوئی چیز اس کے سامنے اس طرح رکھ دی کہ اگر وہ اٹھانا چاہے تو لے سکے اور کہہ دیا کہ لو اس کو لے۔ تو اس کے پاس رکھ دینے سے بھی وہ مالک بن گئی۔ ایسا سمجھیں گے کہ اس نے اٹھالیا اور قبضہ کر لیا۔ ۳۔ مسلمہ بندہ صندوق میں کچھ کپڑے دیدیے لیکن اس کی کنجی نہیں دی تو یہ قبضہ نہیں ہوا۔ جب کنجی دیوے گی تب قبضہ ہوگا۔ اس وقت اس کی مالک بنے گی۔ ۴۔ مسلمہ کسی شے بوتل میں تیل رکھا ہے یا اور کچھ رکھا ہے تم نے وہ بوتل کسی کو دیدی۔ لیکن تیل نہیں دیا تو یہ دینا صحیح نہیں۔ اگر وہ قبضہ کر لے تب بھی اس کی مالک نہ ہوگی۔ جب اپنا تیل نکال کے دو گی تب وہ مالک ہوگی۔ اور اگر تیل کسی کو دیدیا۔ مگر بوتل نہیں دی اور اس نے بوتل سمیت لے لیا کہ ہم خالی کر کے پھیر دیں گے تو یہ تیل کا دینا صحیح ہے قبضہ کر لینے کے بعد مالک بن جاوے گی۔ مگر خلع جب برتن وغیرہ کوئی چیز دو تو خالی کر کے دینا شرط ہے بغیر خالی کئے دینا صحیح نہیں ہے۔ اسی طرح اگر کسی نے مکان دیا تو اپنا سارا مال اسباب نکال کے خود بھی اس گھر سے نکل کے دینا چاہئے۔ ۵۔ مسلمہ اگر کسی کو ادھی یا تہائی یا چوتھائی چیز دو پوری چیز نہ دو تو اس کا حکم یہ ہے کہ دیکھو وہ کس قسم

م اذن بالقبض واما اذ نہ صراۃ فہو قولہ ہذا المال فانی وہبک ایاء ان کان المال حاضر فی مجلس الہبۃ وان کان غایبا فقولہ وہبک المال الفلانی اذ ہب و ہذا امر صریح ۱۲ امرۃ الجواز ۱۲۷ ۱۲۸ والتمکین فی القبض والقبض فلو ہب رجل شیاً بائی صندوق مقفل ودفع الیہ الصندوق لم یکن قبضاً وان مفتوحاً کان قبضاً لکنک منہ ۱۲۷ ۱۲۸ ودر مختار ص ۱۲۷ ۱۲۸ والاصل ان الموبوب ینکان مشغولاً بلکہ لو ہب من مامہا و علم ان الضابط فی ہذا المقام ان الموبوب اذ اتصل بملک الواہب اتصال خلیقہ و لکن قبضہ لا تجوز بہتہ الم یوجد الاتصال التسلیم کما اذا ذہب الزرع او التمر بدون الارض والشجر او بالنکس وان الاتصال اتصال بجارۃ فان کان الموبوب مشغولاً بجمیع الواہب لم یجز کما اذا ذہب السرج علی الدوابۃ لاسیما لالسرج انما یكون الدوابۃ فکان الموبوب علیہ ید مستقلۃ فتوجب نقصاناً فی القبض وان لم یکن مشغولاً جاز اذا ذہب وابتہ مسرجہ دون سرجہ لان الدوابۃ المستقل بدونہا شاغلۃ تجوز بہتہ الشاغل لا المشغول فلو ہب جراباً فی طعام الواہب او داء فیہا متاعہ اودا بہ علیہا سرجہ وسلمہا لکذا لایصح وبکس قص فی الطعام والمتاع والسرج فقط لان کلا منہما شاغل ملک الواہب لا مشغول بہ ۱۲ درو شامی ص ۱۲۷ ج ۴ ۱۲۷ (وتم بالقبض فی محو مفرغ مقسوم و مشاع لایبقی منتفعاً بہ بعد ان یقسم کسبت و حمام صغیر من لانتہا لایتم بالقبض فیما یقسم ولو ذہب لشرکہ او لاجنبی فان قسمہ وسلمہ ص ۱۲ در مختار ص ۱۲۷ ج ۴ +

۱۔ واذا مات المبرور
المستقیم یقبل الاعارة بہ
اعد العاقین ۱۲ امرۃ الجواز
۱۲۷ ۱۲۸ ج ۴

۲۔ ہی ذی الہبۃ ۱۲۷ ۱۲۸ ج ۴

العین بجانہ در مختار

۳۔ یصح الہبۃ بالیجاب

وقبول و تتم بالقبض

(مجموع الہبۃ ص ۱۲۷ ج ۴)

التلفظ بالیجاب القبول

لا یشرط بل یصح بالقرائن

الدلۃ علی التملک کمن

دفع للفقر شیئاً وقبضہ ولم

یتلفظ واحدہما شیئاً لمرۃ

الجواز ص ۱۲۷ ۱۲۸ القبض فی

الہبۃ کالقبول فی البیع بنہ

علیہ تتم الہبۃ اذ قبض الموبوب

لہ فی مجلس الہبۃ المال

الموبوب بدون ان یقبل

قبلت او اتمت عند ایجاب

الواہب ای قولہ وہبک

ہذا المال (المواہب ص ۱۲۷)

وفی الذخیرۃ قال ابو بکر اذا

قال الرجل لفریہ وہبست

فریہ ہذا منک والفرس

حاضر فقبض الموبوب لہ

الفرس ولم یقبل قبلت

جازت الہبۃ وکذا لو کان

الفرس غایباً فذہب

وقبضہ ولم یقبل قبلت

جازت بل یزیم اذن الواہب

صراۃ اذ لای فی القبض

ایجاب الواہب دلالہ ۱۲

کی چیز ہے آدھی بانٹ دینے کے بعد بھی کام کی رہے گی یا نہ رہے گی۔ اگر بانٹ دینے کے بعد اُس کام کی نہ رہے جیسے چلے کہ اگر بیچوں بیچ سے توڑ کے دید تو پیسے کے کام کی نہ رہے گی۔ اور جیسے چوکی پلنگ پتیلی لونا کٹورہ پیالہ۔ صندوق جاناور وغیرہ ایسی چیزوں کو بغیر تقسیم کے بھی آدھی تہائی جو کچھ دینا منظور ہو دینا جائز ہے اگر وہ قبضہ کرنے تو جتنا حصہ تم نے دیا ہے اس کی مالک بن گئی اور وہ چیز ساجھے میں ہو گئی۔ اور اگر وہ چیز ایسی ہے کہ تقسیم کرنے کے بعد بھی کام کی رہے جیسے زمین۔ گھر کپڑے کا تھان جلائے کی لکڑی انان غلہ دودھ دہی وغیرہ تو بغیر تقسیم کے ان کا دینا صحیح نہیں ہے۔ اگر تم نے کسی سے کہا۔ ہم نے اس برتن کا آدھا گھی تم کو دیدیا۔ وہ کہے ہم نے لے لیا تو یہ دینا صحیح نہیں ہوا بلکہ اگر وہ برتن پر قبضہ بھی کر لے تب بھی اس کی مالک نہیں ہوتی۔ ابھی سارا گھی تمہارا ہی ہے۔ ہاں اس کے بعد اگر اس میں کا آدھا گھی الگ کر کے اس کے حوالے کر دو تو اب البتہ اس کی مالک ہو جائے گی۔ **مسئلہ** ایک تھان یا ایک مکان یا باغ وغیرہ دو آدمیوں نے بلکہ آدھا آدھا خریدا تو جب تک تقسیم نہ کر لو تب تک اپنا آدھا حصہ کسی کو دیدینا صحیح نہیں **مسئلہ** آٹھ آٹھ یا بارہ آٹھ پیسے دو شخصوں کو دیے کہ تم دونوں آدھے آدھے لے لو یہ صحیح نہیں بلکہ آدھے آدھے تقسیم کر کے دینا چاہئیں۔ البتہ اگر وہ دونوں فقیر ہوں تو تقسیم کی ضرورت نہیں۔ اور اگر ایک روپیہ یا ایک پیسہ دو آدمیوں کو دیا تو یہ دینا صحیح ہے **مسئلہ** بکری یا گائے وغیرہ کے بیٹ ہیں بچہ ہے تو پیدا ہونے سے پہلے ہی اُس کا دیدینا صحیح نہیں ہے بلکہ اگر پیدا ہونے کے بعد وہ قبضہ بھی کر لے تب بھی مالک نہیں ہوتی، اگر دینا ہو تو پیدا ہونے کے بعد پھر سے دیوے۔ **مسئلہ** کئی نے بکری دی اور کہا کہ اس کے بیٹ میں جو بچہ ہے اس کو ہم نہیں دیتے وہ ہمارا ہی ہے تو بکری اور بچہ دونوں اسی کے ہو گئے۔ پیدا ہونے کے بعد بچہ لے لینے کا اختیار نہیں ہے۔ **مسئلہ** تمہاری کوئی چیز کسی کے پاس امانت رکھی ہے تم نے اسی کو دیدی تو اس صورت میں فقط اتنا کہہ دینے سے کہ میں نے لے لی اُس کی مالک ہو جائے گی اب جا کر دوبارہ اُس پر قبضہ کرنا شرط نہیں ہے کیونکہ وہ چیز تو اس کے پاس ہی ہے۔ **مسئلہ** نابالغ لڑکا یا لڑکی اپنی چیز کسی کو دیدے تو اس کا دینا صحیح نہیں ہے اور اس کی چیز لینا بھی ناجائز ہے۔ اس **مسئلہ** کو خوب یاد رکھو بہت لوگ اس میں مبتلا ہیں۔

۱۰ دیکھو حاشیہ نمبر ۳۷ صفحہ ۳۷
۱۱ والایع فی شائع بقیم
۱۲ وبقی منتقاة قبل القیم
۱۳ وبقی منتقاة قبل القیم
۱۴ وبقی منتقاة قبل القیم
۱۵ وبقی منتقاة قبل القیم
۱۶ وبقی منتقاة قبل القیم
۱۷ وبقی منتقاة قبل القیم
۱۸ وبقی منتقاة قبل القیم
۱۹ وبقی منتقاة قبل القیم
۲۰ وبقی منتقاة قبل القیم
۲۱ وبقی منتقاة قبل القیم
۲۲ وبقی منتقاة قبل القیم
۲۳ وبقی منتقاة قبل القیم
۲۴ وبقی منتقاة قبل القیم
۲۵ وبقی منتقاة قبل القیم
۲۶ وبقی منتقاة قبل القیم
۲۷ وبقی منتقاة قبل القیم
۲۸ وبقی منتقاة قبل القیم
۲۹ وبقی منتقاة قبل القیم
۳۰ وبقی منتقاة قبل القیم
۳۱ وبقی منتقاة قبل القیم
۳۲ وبقی منتقاة قبل القیم
۳۳ وبقی منتقاة قبل القیم
۳۴ وبقی منتقاة قبل القیم
۳۵ وبقی منتقاة قبل القیم
۳۶ وبقی منتقاة قبل القیم
۳۷ وبقی منتقاة قبل القیم
۳۸ وبقی منتقاة قبل القیم
۳۹ وبقی منتقاة قبل القیم
۴۰ وبقی منتقاة قبل القیم
۴۱ وبقی منتقاة قبل القیم
۴۲ وبقی منتقاة قبل القیم
۴۳ وبقی منتقاة قبل القیم
۴۴ وبقی منتقاة قبل القیم
۴۵ وبقی منتقاة قبل القیم
۴۶ وبقی منتقاة قبل القیم
۴۷ وبقی منتقاة قبل القیم
۴۸ وبقی منتقاة قبل القیم
۴۹ وبقی منتقاة قبل القیم
۵۰ وبقی منتقاة قبل القیم
۵۱ وبقی منتقاة قبل القیم
۵۲ وبقی منتقاة قبل القیم
۵۳ وبقی منتقاة قبل القیم
۵۴ وبقی منتقاة قبل القیم
۵۵ وبقی منتقاة قبل القیم
۵۶ وبقی منتقاة قبل القیم
۵۷ وبقی منتقاة قبل القیم
۵۸ وبقی منتقاة قبل القیم
۵۹ وبقی منتقاة قبل القیم
۶۰ وبقی منتقاة قبل القیم
۶۱ وبقی منتقاة قبل القیم
۶۲ وبقی منتقاة قبل القیم
۶۳ وبقی منتقاة قبل القیم
۶۴ وبقی منتقاة قبل القیم
۶۵ وبقی منتقاة قبل القیم
۶۶ وبقی منتقاة قبل القیم
۶۷ وبقی منتقاة قبل القیم
۶۸ وبقی منتقاة قبل القیم
۶۹ وبقی منتقاة قبل القیم
۷۰ وبقی منتقاة قبل القیم
۷۱ وبقی منتقاة قبل القیم
۷۲ وبقی منتقاة قبل القیم
۷۳ وبقی منتقاة قبل القیم
۷۴ وبقی منتقاة قبل القیم
۷۵ وبقی منتقاة قبل القیم
۷۶ وبقی منتقاة قبل القیم
۷۷ وبقی منتقاة قبل القیم
۷۸ وبقی منتقاة قبل القیم
۷۹ وبقی منتقاة قبل القیم
۸۰ وبقی منتقاة قبل القیم
۸۱ وبقی منتقاة قبل القیم
۸۲ وبقی منتقاة قبل القیم
۸۳ وبقی منتقاة قبل القیم
۸۴ وبقی منتقاة قبل القیم
۸۵ وبقی منتقاة قبل القیم
۸۶ وبقی منتقاة قبل القیم
۸۷ وبقی منتقاة قبل القیم
۸۸ وبقی منتقاة قبل القیم
۸۹ وبقی منتقاة قبل القیم
۹۰ وبقی منتقاة قبل القیم
۹۱ وبقی منتقاة قبل القیم
۹۲ وبقی منتقاة قبل القیم
۹۳ وبقی منتقاة قبل القیم
۹۴ وبقی منتقاة قبل القیم
۹۵ وبقی منتقاة قبل القیم
۹۶ وبقی منتقاة قبل القیم
۹۷ وبقی منتقاة قبل القیم
۹۸ وبقی منتقاة قبل القیم
۹۹ وبقی منتقاة قبل القیم
۱۰۰ وبقی منتقاة قبل القیم

بست وکیم

بچوں کو دینے کا بیان

باب ۲۱

مسئلہ ختنہ وغیرہ کسی تقریب میں چھوٹے بچوں کو جو کچھ دیا جاتا ہے اس سے خاص اس بچے کو دینا

میا کلام ماکول و دہب لہ و قیل لافا فادان غیر الماکول لایباح الا بحاجۃ و ضوایہ امتحان بین یدی الصبی مایصلح لہ کتاب الصبیان فالہدیۃ لہ والافان المہدی من اقرباء اللاب او معارفہ فلا یاب او من معارف اللاب فلا یاب قال ہذا للصبی اولاً ۱۲ و مختاراً ص ۴۸ ج ۴ +

۱۷ دان و ہب لد اجنبی
 ۱۸ یتیم یقین و لید و ہوا حد
 ۱۹ الاربعۃ الابن و وصیہ ثم
 ۲۰ الجدر ثم وصیہ دان لم یکن
 ۲۱ فی حجرہم و عندہم ستم
 ۲۲ بقبض من یولہ کعبہ و امہ
 ۲۳ ماجنبی و لولہ قطا لونی و جڑ
 ۲۴ و الا لافوت الاولیہ و بقبض
 ۲۵ لومیز یعقل و تحصیل و
 ۲۶ لومح و جود اہم ۱۲ درختار
 ۲۷ ج ۴

۱۷ دہیۃ الاب لطفہ
 ۱۸ یتیم بالغہ و کذا لورہ یت
 ۱۹ و ہونی بداد الاب میت
 ۲۰ و لیس لد و صی و کذا کل
 ۲۱ من یولہ ۱۲ عالمگیری مصری
 ۲۲ ج ۳

۱۷ لایس تفصیل
 ۱۸ بعض الاولاد فی المحبۃ لایہا
 ۱۹ عمل القلب و کذا فی لفظایا
 ۲۰ ان لم یقصد بہ الاضرار و
 ۲۱ ان قصدہ سیوی بینہم علی
 ۲۲ البنت کالاب عن الشافعی
 ۲۳ و علیہ الفتوی ۱۲ درختار
 ۲۴ ج ۴

۱۷ و یباح لوالدین
 ۱۸ یا کلا من اکل و ہب لد
 ۱۹ و قبل لافا فادان غیر الماکول
 ۲۰ لایباح ہما الا حاجۃ قال
 ۲۱ فی التاثر فانیۃ اذا احتاج
 ۲۲ الاب الی مال و لدہ فان
 ۲۳ کان فی المصر و احتاج لفقہ
 ۲۴ اکل غیر شریک ان کا نام و

مقصود نہیں ہوتا بلکہ ماں باپ کو دینا مقصود ہوتا ہے۔ اس لئے وہ سب نیوتہ بچے کی ملک نہیں بلکہ ماں باپ اس کے مالک ہیں جو چاہیں سو کریں۔ البتہ اگر کوئی شخص خاص بچے ہی کو کوئی چیز دیوے تو پھر وہی بچہ اس کا مالک ہے اگر بچہ سمجھدار ہے تو خود اسی کا قبضہ کر لینا کافی ہے جب قبضہ کر لیا تو مالک ہو گیا۔ اگر بچہ قبضہ نہ کرے یا قبضہ کرنے کے لائق نہ ہو تو اگر باپ ہو تو اس کے قبضہ کر لینے سے۔ اور اگر باپ نہ ہو تو دادا کے قبضہ کر لینے سے بچہ مالک ہو جائے گا۔ اگر باپ دادا موجود نہ ہوں تو وہ بچہ جس کی پرورش میں ہے اس کو قبضہ کرنا چاہئے اور باپ دادا کے ہوتے ماں نانی دادی وغیرہ اور کسی کا قبضہ کرنا معتبر نہیں ہے۔ **مسئلہ** اگر باپ یا اس کے نہ ہونے کے وقت دادا اپنے بیٹے پوتے کو کوئی چیز دینا چاہے تو بس اتنا کہہ دینے سے ہب صحیح ہو جائے گا کہ میں نے اس کو یہ چیز دیدی۔ اور باپ دادا نہ ہو اس وقت ماں بھائی وغیرہ بھی اگر اس کو کچھ دینا چاہیں اور وہ بچہ انکی پرورش میں بھی ہو۔ ان کے اس کہہ دینے سے بھی وہ بچہ مالک ہو گیا۔ کسی کے قبضہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ **مسئلہ** جو چیز ہو اپنی سب اولاد کو برابر برابر دینا چاہئے۔ لڑکا لڑکی سب کو برابر دیوے۔ اگر کبھی کسی کو کچھ زیادہ دیدیا تو بقیہ خیر کچھ حرج نہیں لیکن جسے کم دیا اس کو نقصان دینا مقصود نہ ہو نہیں تو کم دینا درست نہیں ہے۔ **مسئلہ** جو چیز نابالغ کی ملک ہو اس کا حکم یہ ہے کہ اسی بچے ہی کے کام میں لگنا چاہئے کسی کو اپنے کام میں لانا جائز نہیں خود ماں باپ بھی اپنے کام میں نہ لائیں نہ کسی اور بچے کے کام میں لگاویں۔

مسئلہ اگر ظاہر میں بچے کو دیا مگر یقیناً معلوم ہے کہ منظور تو ماں باپ ہی کو دینا ہے مگر اس چیز کو حقیر سمجھ کر بچے ہی کے نام سے دیدیا تو ماں باپ کی ملک ہے وہ جو چاہیں کریں پھر اس میں بھی دیکھ لیں اگر ماں کے علاقہ داروں نے دیا ہے تو ماں کا ہے اگر باپ کے علاقہ داروں نے دیا ہے تو باپ کا ہے۔ **مسئلہ** اپنے نابالغ لڑکے کے لئے کپڑے بنوائے تو وہ لڑکا مالک ہو گیا۔ یا نابالغ لڑکی کے لئے زیور گہنا بنوایا تو وہ لڑکی اسکی مالک ہو گئی۔ اب ان کپڑوں کا یا اس زیور کا کسی اور لڑکا لڑکی کو دینا درست نہیں۔ جس کے لئے بنوائے ہیں اسی کو دیوے۔ البتہ اگر بنانے کے وقت صاف کہہ دیا کہ یہ میری ہی چیز ہے مانگنے کے طور پر دیتا ہوں تو بنوانے والے کی رہے گی۔ اکثر دستور ہے کہ بڑی بہنیں بعض وقت چھوٹی نابالغ بہنوں سے یا خود ماں اپنی لڑکی سے دوسرے وغیرہ کچھ مانگ لیتی ہیں تو ان کی چیز کا ذرا دیر کے لئے مانگ لینا بھی درست نہیں۔ **مسئلہ** جس طرح خود بچہ اپنی چیز کسی کو دے نہیں سکتا اسی طرح ماں باپ کو بھی نابالغ اولاد کی چیز کے دینے کا اختیار نہیں۔ اگر ماں باپ

م فی المفازۃ و احتاج الیہ لانعدام الطعام مع فہ الاکل بالقیمۃ ۱۲ در و شامی مسئلہ ج ۴ و اذا ہدی العواکہ للصغیر یحل للاب و بن الاکل منہا
 ۱۳ اذا رید بذلک الاب و ابن لکن لا ہوا للصغیر مستغفاراً للہدیۃ ۱۴ و المختار مسئلہ ج ۴ و اذا تولدہ الصغیر ثوباً مملکاً و کذا للکبیر بالتسلیم
 ۱۵ و اذا تولدہ ثوباً بالیس لد ان یدفعہا الی غیرہ الا اذا بین وقت الاتخاذ انہا عاریۃ ۱۶ و المختار مسئلہ ج ۴ و لا یجوز ان یہب شیئاً من مال طفلہ لولہ بعض ۱۷
 ۱۸ درختار

اس کی چیز کسی کو بالکل دیدیں یا ذرا دیر یا کچھ دن کے لئے مانگی دیویں تو اس کا لینا درست نہیں۔ البتہ اگر ماں باپ کو نہوت کی وجہ سے نہایت ضرورت ہو اور وہ چیز کہیں اور سے اُن کو نہ مل سکے تو مجبوری اور لاچارگی کے وقت اپنی اولاد کی چیز لے لینا درست ہے مسئلہ ماں باپ وغیرہ کو بچے کا مال کسی کو قرض دینا بھی صحیح نہیں۔ بلکہ خود قرض لینا بھی صحیح نہیں۔ خوب یاد رکھو۔

باب ۲۲

دے کر پھیر لینے کا بیان

بست و دو

مسئلہ کچھ دے کر پھیر لینا بڑا گناہ ہے۔ لیکن اگر کوئی واپس لے لیوے اور جس کو دی تھی وہ اپنی خوشی سے دے بھی دیوے تو اب پھر اس کی مالک بن جائے گی مگر بعضی باتیں ایسی ہیں جس سے پھیر لینے کا اختیار بالکل نہیں رہتا۔ مثلاً تم نے کسی کو بکری دی۔ اُس نے کھلا پلا کر خوب موٹا تازہ کیا تو پھیرنے کا اختیار نہیں ہے۔ یا کسی کو زمین دی اُس میں اُس نے گھر بنا لیا یا باغ لگایا تو اب پھیرنے کا اختیار نہیں۔ یا کپڑا دینے کے بعد اُس نے کپڑے کو سی لیا یا رنگ لیا یا دھوا لیا تو اب پھیرنے کا اختیار نہیں۔

مسئلہ تم نے کسی کو بکری دی۔ اس کے دو ایک بچے ہوئے تو پھیرنے کا اختیار باقی ہے۔ لیکن اگر پھیرے تو صرف بکری پھیر سکتی ہے وہ بچے نہیں لے سکتی مسئلہ دینے کے بعد اگر دینے والا یا لینے والا مر جائے تب بھی پھیرنے کا اختیار نہیں رہتا۔ مسئلہ تم کو کسی نے کوئی چیز دی۔ پھر اُس کے بدلے میں تم نے بھی کوئی چیز اُس کو دیدی اور کہہ دیا وہ بہن اس کے عوض تم یہ لے لو۔ تو بدلہ دینے کے بعد اب اس کو پھیر لینے کا اختیار نہیں ہے۔ البتہ اگر تم نے یہ نہیں کہا کہ ہم اس کے عوض میں دیتے ہیں تو وہ اپنی چیز پھیر سکتی ہے۔ اور تم اپنی چیز بھی پھیر سکتی ہو۔ مسئلہ بی بی نے اپنے میاں کو یا میاں نے اپنی بی بی کو کچھ دیا تو اسکے پھیر لینے کا اختیار نہیں ہے۔ اسی طرح اگر کسی نے ایسے رشتہ دار کو کچھ دیا جس سے نکاح ہمیشہ کے لئے حرام ہے اور وہ رشتہ

م الموهوب ثوبا فضیلة بصفر اور عسفران او قطعہ قمیض او خا طہ او جوبہ وحشاہ او قباہ ای لا یصح الرجوع ۱۲ عالمگیری مصری ص ۳۴۳ دناہ کل من الواہب والموہوب لہ مانع للرجوع بنا علیہ کما انہ لیس الواہب الرجوع عن الہیۃ اذا توفی الموہوب لکذا لیس للورثۃ استرداد الموہوب اذا توفی الواہب ۱۲ المحلۃ ص ۱۲۸ (والعین العوض) بشرط ان یدکر لفظا یعلم الواہب انہ عوض کل ہتہ فان قال خذہ عوض ہبتک او بدلہا و فی مقابلتہا فقیضہ الواہب سقط الرجوع ولہم یدکر انہ عوض کل ہتہ ۱۲ در مختار ص ۴۸۹ من دہب لاصولہ وفروعہ اولایہ او اخریہ اولادہا اولیہ و عینیہا فقیضہ فلیس لہ الرجوع لوہوب کل من الزوج والزوجہ صا حبہ شیئا حال کون الزوجیۃ قائمۃ بینہما فبعد التسلیم لیس لہ الرجوع (المحلۃ ص ۳۴۳) والمحرمیۃ بالسبب لا بالقرابۃ لا تمنع الرجوع کاتلا بار والامہات والاخوة والاخوات من الرضاۃ وکذا المحرمیات بالمصاہرۃ کامہات النسار والربائب ازواج البنین والبنات دعا لملکی مصری ص ۳۶۳ و لیس لہ من الرجوع بعد التسلیم فی ذی الرحم و فی ماسوی ذلک لہ من الرجوع الا ان یسلم بالتفرد الواہب بالرجوع بل یحتاج فیہ الی القضاء او الرضا و قبل التسلیم یفرد الواہب بذلک الرجوع فی الہیۃ مکروہ فی الاحوال کما یروی ۱۲ عالمگیری مصری ص ۳۶۴

لہ بخلاف الاب فاذ لا ینکح اقراض الاب بنہ لہی من الملی لعدم القدرۃ علی الاستیفاء لانه لا ینکح من تحصیل المال من المستقر بنفسہ فکان بمنزلۃ الوصی الا فی روایۃ ۱۲ کشف المستور ص ۳۶۳

مسئلہ مثل الذی یعطى العیۃ ثم یرجع فیہا کمثل الکلب یا کل فاذ شیم قادم عادنی قیہ ۱۲ البدو ادو ص ۴۹۹ المسئلۃ الواہب ان یرجع عن الہیۃ والہدیۃ فیقتضی برضا الموہوب لہ وان لم یرض الموہوب لہ راجع الواہب احاکم ولہا کم فسخ الہیۃ ان لم یرض من مواع الرجوع ۱۲ المحلۃ ص ۳۴۳

مسئلہ لا تمنع الزاۃ المنفصلۃ کولد وارض وعقر وثرۃ فیرجع فی الاصل لا الزاۃ (در مختار ص ۳۴۳) اذا کان الموہوب ارضا احدی الموهوب فیہ بناؤا و غیر شجر او حاصل الموہوب زیادۃ متصلۃ لکن حیوانا و صلح بترتیبۃ الموهوب لہ او تبذل اسمہ بتغیر الموهوب لہ کونہ حنفیۃ وجملہ دقیقاً فلیس للموہوب الرجوع عن الہیۃ (المحلۃ ص ۳۴۳) او کان

۱۷ الصدقة بمنزلة الهبة
فی المشاع وغير المشاع
واجبها الى القبض الا ان
لا رجوع فی الصدقة اذا
تمت ۱۲ عالمگیری مصری
ص ۳۸ ج ۴

۱۸ واذا اصدق بعشوق
در امو او بہما لفقیرین
صح لان الهبة للفقیر حصیة
والصدقة یاربها وجه
اللہ و ہو داد فلا شلوع
لا لفقیرین لان الصدقة
على الغنی ہیة فلا یصح للشیو
ای لا تملک حتی لا یقسمہا ولہا
صح ۱۲ انشرح تنویر ص ۱۶
۱۹ تصدق علی فقیر
بطا زبہ علی غنی انہ فلس
لیس لہ ان یتصدقہا فایضا
۱۷ عالمگیری مصری ص ۳۹ ج ۴

۲۰ فیجب الاجر لدار
قبضت ولم تسکن لوجود
تمکن من الانقضاء ۱۲
شرح تنویر ص ۶۸ ج ۲
۲۱ کل صانع لعلہ
اثر فی العین کالفنار
والصباغ فلو ان یکس
العین بعد الفراغ عن عملہ
حتی یتوفی فلا اجر وکل
صانع لیس لعلہ اثر فی
العین فلیس لہ ان یکس
العین للاجر کالحال الملح
۱۲ ہایہ ص ۲۴ ج ۳
۲۲ واذا شرط علی ۴

خون کا ہے جیسے بھائی بہن بھتیجا بھانجا وغیرہ تو اُس سے پھیر لینے کا اختیار نہیں ہے۔ اور اگر قربت اور رشتہ تو ہے لیکن نکاح حرام نہیں ہے جیسے چچا زاد۔ بھوپھی زاد بہن بھائی وغیرہ یا نکاح حرام تو ہے لیکن نسب کے اعتبار سے قربت نہیں یعنی وہ رشتہ خون کا نہیں بلکہ دودھ کا رشتہ یا اور کوئی رشتہ ہے جیسے دودھ شریک بھائی بہن وغیرہ یا داماد ساس خسر وغیرہ۔ تو ان سب سے پھیر لینے کا اختیار رہتا ہے۔
مسئلہ جتنی صورتوں میں پھیر لینے کا اختیار ہے اُس کا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ بھی پھیر دینے پر راضی ہو جائے اس وقت پھیر لینے کا اختیار ہے جیسا اوپر آچکا۔ لیکن گناہ اس میں بھی ہے اور اگر وہ راضی نہ ہو اور نہ پھیرے تو بدون قضا قاضی کے زبردستی پھیر لینے کا اختیار نہیں اور اگر زبردستی بدون قضا کے پھیر لیا تو یہ مالک نہ ہو گا۔ مسئلہ جو کچھ پہلے کر دینے کے حکم احکام بیان ہوئے ہیں اکثر خدا کی راہ میں خیرات دینے کے بھی وہی احکام ہیں۔ مثلاً بغیر قبضہ کئے فقیر کی ملک میں چیز نہیں جاتی۔ اور جس چیز کا تقسیم کے بعد دینا شرط ہے اس کا یہاں بھی تقسیم کے بعد دینا شرط ہے۔ جس چیز کا خالی کر کے دینا ضروری ہے یہاں بھی خالی کر کے دینا ضروری ہے البتہ دو باتوں کا فرق ہے۔ ایک تہہ میں رضا مندی سے پھیر لینے کا اختیار رہتا ہے۔ دوسرے آٹھ دس آنے پیسے یا آٹھ دس روپے اگر دو فقیروں کو دید کہ تم دونوں بانٹ لینا تو یہ بھی درست ہے۔ اور تہہ میں اس طرح درست نہیں ہوتا۔ مسئلہ کسی فقیر کو بدیتہ دینے لگے مگر دھوکے سے اٹھتی چلی گئی تو اُس کے پھیر لینے کا اختیار نہیں ہے۔

بست و سہ

کرایہ پر لینے کا بیان

باب ۲۳

مسئلہ جب تم نے مہینہ بھر کے لئے گھر کرایہ پر لیا اور اپنے قبضہ میں کر لیا تو مہینے کے بعد کرایہ دینا پڑے گا چاہے اس میں رہنے کا اتفاق ہوا ہو یا خالی پڑا رہا ہو۔ کرایہ بہر حال واجب ہے۔
مسئلہ درزی کپڑا سی کر۔ یا رنگ ریز رنگ کر یا دھوبی کپڑا دھو کر لایا تو اس کو اختیار ہے کہ جب تک تم سے اُس کی مزدوری نہ لے لیوے تب تک تم کو کپڑا نہ دیوے۔ بغیر مزدوری دیئے اُس سے زبردستی لینا درست نہیں۔ اور اگر کسی مزدور سے غلے کا ایک بورا ایک آنہ پیسہ کے وعدہ پر اٹھوایا تو وہ اپنی مزدوری مانگنے کے لئے تمہارا غلہ نہیں روک سکتا۔ کیونکہ وہاں سے لانے کی وجہ سے غلہ میں کوئی بات نہیں پیدا ہوئی۔ اور پہلی صورتوں میں ایک نئی بات کپڑے میں پیدا ہو گئی۔ مسئلہ اگر کسٹمی نے یہ شرط
م الصانع ان یعمل بنفسه فلیس لہ ان یتعل غیرہ وان اطلق لہ العمل فلا ان یتاجر من یعمل لان المستحق عمل فی ذمہ ویکن ایفاء وہ بنفسه وبالاستعانة بغیرہ بمنزلة ایفاء الدین ۱۲ ہایہ ص ۲۴ ج ۳

۱۲ ہایہ ص ۲۴ ج ۳ اور خیرات میں پھیر لینے کا اختیار نہیں رہتا ۱۲ +

کر لی کہ میرا کچھ اتنا ہی سینا یا تم ہی رنگنا یا تم ہی دھونا تو اس کو دوسرے سے دھلوانا درست نہیں۔ اور اگر یہ شرط نہیں کی تو کسی اور سے بھی وہ کام کر سکتی ہے۔

۱۵ فساد الاجارۃ بالشرط
المخالفة بمقتضى العقد کل
والفساد البیع حاصل یفسدہ
بکمالہ باجور و اجرة لومة
او عمل و کثیرا طعام عبد
و علف و دابة و مریة لدار
و مغار ۱۲ ج ۱ شرح تنویر
ص ۱۶ ج ۲

۱۶ دفع دارہ علی سکنہا
ویرتہا و الاجارۃ علیہ و غلایہ
لانہ لم یشرط الاجارۃ فان
المرتۃ نفقة الدار و نفقة
المستأجر علی المستأجر ۱۲
عالمگیری ص ۱۶

۱۷ من استاجر داراً
کل شہر بدرہم بالعقد صحیح
فی شہر واحد فاسدی بقیۃ
اشہور الا ان سیمى حلتاً
معلوۃ و اذا تم کان کل
واحد منہا ان یتصل الاجارۃ
لانہا العقد الصحیح فان
سکن ساعۃ من الشہر الثانی
صح العقد فیہ و لیس للواجر
ان یرحمہ الی ان یتقضى و
کذا کل شہر سکن فی اود
۱۲ ہدایہ ص ۲۵ ج ۳

۱۸ صورة فقیر الطمان
ان رتاجہ الرجل من آخر
ثوبہ لیطحن بہا الخطة علی
ان یكون لهما جہا فقیرین
و قیہا اولیتا جہا انسانا
لیطحن لہ الخطة بمنصف
و قیہا اولیتہ او اثنتہ

بست و چہارم

اجارہ فاسد کا بیان

باب ۲۴

مسئلہ اگر مکان کرایہ پر لیتے وقت کچھ مدت نہیں بیان کی کہ کتنے دن کے لئے ایک روپیہ دیا ہے یا کرایہ نہیں مقرر کیا یوں ہی لے لیا۔ یا یہ شرط کر لی کہ جو کچھ اس میں گر پڑ جاوے گا وہ بھی ہم اپنے پاس سے بنوا دیا کریں گے۔ یا کسی کو گھر اس وعدہ پر دیا کہ اس کی مرمت کروا دیا کرے اور اس کا یہی کرایہ ہے یہ سب اجارہ فاسد ہے۔ اور اگر یوں کہہ دے کہ تم اس گھر میں رہو اور مرمت کروا دیا کرو و کرایہ کچھ نہیں تو یہ رعایت ہے اور جائز ہے۔ مسئلہ کسی نے یہ کہہ کر مکان کرایہ پر لیا کہ دو روپے ماہوار کرایہ دیا کریں گے تو ایک ہی مہینے کے لئے اجارہ صحیح ہوا۔ مہینے کے بعد مالک کو اس میں سے اٹھا دینے کا اختیار ہے پھر جب دوسرے مہینے میں تم رہ پڑے تو ایک مہینے کا اجارہ اب اور صحیح ہو گیا۔ اسی طرح ہر مہینے میں نیا اجارہ ہوتا رہے گا۔ البتہ اگر یہ بھی کہہ دیا کہ چار مہینے یا چھ مہینے رہوں گا تو جتنی مدت بتلائی ہے اتنی مدت تک اجارہ صحیح ہوا۔ اس سے پہلے مالک تم کو نہیں اٹھا سکتا۔ مسئلہ پچھنے کے لئے کسی کو گہیوں دیئے اور کہا کہ اسی میں سے پاؤ بھر آٹا پسائی لے لینا۔ یا کھیت کٹوایا اور کہا کہ اسی میں سے اتنا غلہ مزدوری لے لینا یہ سب فاسد ہے۔ مسئلہ اجارہ فاسد کا یہ حکم ہے کہ جو کچھ ملے ہوا ہے وہ نہ دلا یا جاوے گا بلکہ اتنے کام کے لئے جتنی مزدوری کا دستور ہو۔ یا ایسے گھر کے لئے جتنے کرایہ کا دستور ہو وہ دلا یا جاوے گا۔ لیکن اگر دستور زیادہ ہے اور ملے کم ہوا تھا تو پھر دستور کے موافق نہ دیا جاوے گا۔ بلکہ وہی پاوے گا جو ملے ہوا ہے۔ غرض کہ جو حکم ہو اس کے پانے کا مستحق ہے۔ مسئلہ گائے بجانے، ناچنے، بندر بچانے وغیرہ جتنی یہہود گئیاں ہیں ان کا اجارہ صحیح نہیں بالکل باطل ہے اس لئے کچھ نہ دلا یا جاوے گا۔ مسئلہ کسی حافظ کو نوکر رکھا کہ اتنے دن تک فلانے کی قبر پر پڑھا کر وادار ثواب بخشا کر دے۔ یہ صحیح نہیں باطل ہے نہ پڑھنے والے کو ثواب ملے گا نہ مردے کو۔ اور یہ کچھ تنخواہ پانے کا مستحق نہیں۔

مردک فساد رجل استاجر رجلاً لیجسدہ تصبانی اجمہ علی ان یعطی النجس حزمات من ہذا التصب لاجوز ۱۲ عالمگیری مصری ص ۲۶۹ ۱۵ والواجب فی الاجارۃ الفاسدۃ اجر المثل لاجازۃ المسی الی قولہ و اذا انفصل اجر المثل لیسب زیادۃ المسی لفساد التسمیۃ ۱۲ ہدایہ ص ۲۵ ج ۳ ۱۶ و لاجوز الاجارۃ علی شیء من الغنماء والنوع والغرامیر والطبل وشیء من اللہو و علی ہذا الحدار وقرارة الشعر وغیرہ ولا اجر فی ذلک و ہذا کل قول ابی حنیفۃ و ابی یوسف و محمد ۱۲ عالمگیری مصری ص ۲۷۰ ۱۷ ولا یصح الاستیجار علی القرارة وابدانہا الی المیت لانہ لم یتصل عن احدین الا انہ الاذنی وقد قال العلماء ان القاری اذا قرأ لاجل المال فلا ثواب لہ فای شیء یبدی الی المیت واما یصل الی المیت العمل الصالح ۱۲ وارجح العمل الصالح ۱۳ اجارہ یعنی کرایہ پر دینا اور فاسد یعنی ناجائز اجارہ فاسد سے مراد وہ اجارہ ہے جس میں

۱۴ اجارہ کی شرطوں کا لحاظ نہ رکھا گیا ہو ایسے اجارہ کے لئے یہ حکم ہے کہ اسے توڑ دے اور پھر سے کرایہ پر لے ۱۲ ج

مسئلہ پڑھنے کے لئے کوئی کتاب کرایہ پر لی تو یہ صحیح نہیں بلکہ باطل ہے۔ **مسئلہ** یہ جو دستور ہے کہ بکری گائے بھینس کے گاجھن کرنے میں جس کا بکرا بیل بھینسا ہوتا ہے وہ گاجھن کرانی لیتا ہے یہ باطل حرام ہے۔ **مسئلہ** بکری یا گائے بھینس کو دو دھ پیٹے کے لئے کرایہ پر لینا درست نہیں۔ **مسئلہ** جانور کو ادھیان پر دینا درست نہیں یعنی یوں کہنا کہ یہ مرغیاں یا بکریاں لیجاؤ اور پرورش سے اچھی طرح رکھو جو کچھ بچے ہوں وہ آدھے تمھارے آدھے ہمارے یہ درست نہیں ہے۔ **مسئلہ** گھر بیچنے کے لئے جھاڑ فانوس وغیرہ کرایہ پر لینا درست نہیں۔ اگر لایا بھی تو وہ دینے والا کرایہ پانے کا مستحق نہیں۔ البتہ اگر جھاڑ فانوس جلانے کے لئے لایا ہو تو درست ہے۔ **مسئلہ** کوئی یکہ یا پہلی کرایہ پر کی تو معمول سے زیادہ بہت آدمیوں کا لے جانا درست نہیں۔ اسی طرح ڈولی میں بلا کھاروں کی اجازت کے دو دو بیٹھ جانا درست نہیں۔ **مسئلہ** کوئی چیز کھوئی گئی۔ اس نے کہا جو کوئی ہماری چیز بتلا دے کہ کہاں ہے اس کو ایک پیسہ دیں گے۔ تو اگر کوئی بتا دیوے تب بھی پیسہ پانے کی مستحق نہیں ہے کیونکہ یہ اجارہ صحیح نہیں ہوا۔ اور اگر کسی خاص آدمی سے کہا ہو کہ اگر تو بتلا دے تو پیسہ دوں گی۔ تو اگر اس نے اپنی جگہ بیٹھے بیٹھے یا کھڑے کھڑے بتلا دیا تو کچھ نہ پائے گی۔ اور اگر کچھ چل کے بتلایا ہو تو پیسہ دھیلا جو کچھ وعدہ تھا ملے گا۔

بست و پنجم

تاوان لینے کا بیان

باب ۲۵

مسئلہ رنگہ ریڑ دھوبی۔ درزی وغیرہ کسی پیشہ ور سے کوئی کام کرایا تو وہ چیز جو اس کو دی ہے اسکے پاس امانت ہے اگر چوری ہو جائے یا اور کسی طرح بلا قصد مجبوری سے ضائع ہو جائے تو ان سے تاوان لینا درست نہیں۔ البتہ اگر اس نے اس طرح گندی کی کہ کپڑا پھٹ گیا یا عمدہ ریشمی کپڑا بھٹی پر چڑھا دیا وہ خراب ہو گیا تو اس کا تاوان لینا جائز ہے۔ اسی طرح جو کپڑا اس نے بدل دیا تو اس کا تاوان لینا بھی درست ہے۔ اور اگر کپڑا کھو یا گیا۔ اور وہ کہتا ہے معلوم نہیں کیونکر گیا۔ اور کیا ہوا۔ اس کا تاوان لینا بھی درست ہے۔ اور اگر وہ کہے کہ میرے یہاں چوری ہو گئی اس میں جاتا رہا تو تاوان لینا درست نہیں۔

م البعض وعند البعض يجوز ويصرف الى المعتاد وهذا اظهر وعليه الفتوى ۱۲ عالمگیری ۴۲۵ ج ۴ ۵ رجل ضل لشيء فقال من دلتني على كذا فكذا فهو على وجهين ان قال ذلك على سبيل العموم بان قال من دلتني فالا جارة باطله لان الدلالة والاشارة ليست بعلم يستحق به الاجر وان قال على سبيل الخصوص بان قال لرجل بعينه ان دلتني على كذا فلك كذا ان مشي له فله فدا جارا مثل لشي لا جله ۱۲ والمختار ۵ ج ۵

مسئلہ المتاع امانة في يد الاجير المشترك فان هلك لم يضمن شيئا وما تلف بعلمه كتحريق الثوب من دقة وذنق الحمال يضمنون عليه ۱۲ والمختار ج ۴ ۵

۱۵ ولو استاجر كتباً ليقراً فيها شعر كان ادفعها او دفع ذلك لا يجوز ولا جبر له وان تقرر عالمگیری مصري ۳ ج ۴ ۵ ولا يجوز اخذ اجرة عصب النيس وهو ان يواجر فخلا الفيزو على اناس وهداه ۲۵ ج ۳ و لا يجوز اجارة الشجر على ان اشترى للمساجر وكذا كلف استاجر بقرة او شاة ليكون اللبن او الولد له (عالمگیری مصري ۴ ج ۴) وكذا دفع الدجاج على ان يكون البيض مبيعاً او بذرا الفليق على ان يكون الابريسم مبيعاً لا يجوز والحادث كذا لصاحب الرجاء والبيزرد عالمگیری مصري ۳ ج ۴) استاجر شاة لارضاع ولده او جد به لم يجز ۱۲ والمختار ج ۴ ۵ رجل استاجر اجرة ليعمل بها بيتة لتجمل بها ولا تجملها فالا جارة فاسدة ولا جبر الا اذا كان الذي يستاجر قديماً ان يستاجر ليعمل به ۱۲ عالمگیری ج ۴ ۵ استاجر ابلاً او حماراً ليعمل عليها لم يخطه وطم يمين مقدراً لم يخطه ولا اشار اليها لا يجوز وعند

مسئلہ کسی مزدور کو گھٹی تیل وغیرہ گھر پہنچانے کو کہا۔ اس سے رستہ میں گر پڑا۔ تو اس کا تاوان لینا جائز ہے۔ مسئلہ اور جو پیشہ ور نہیں بلکہ خاص تمھارے ہی کام کے لئے ہے مثلاً نوکر چاکر یا وہ مزدور جسکو تم نے ایک دن یا دو چار دن کے لئے رکھا ہے اس کے ہاتھ سے جو کچھ جاتا رہے۔ اس کا تاوان لینا جائز نہیں البتہ اگر وہ خود قصداً نقصان کر دے تو تاوان لینا درست ہے۔ مسئلہ لڑکا کھلانے پر جو نوکر ہے اُس کی غفلت سے اگر بچے کا زیور یا اور کچھ جاتا رہے تو اُس کا تاوان لینا درست نہیں۔

۱۱۲ الجارہ المشترک للضمن
الضرر والحسار الذي تلحق
عن فعله وصنع ان كان
بتدريه وتقصيره ولم يكن
۱۱۲ الجارہ ۵۹

۱۱۳ الجارہ الخاص بين
حتى ان لا يضمن المالك للزاد
تلف في يده بغير ضمة وكذا
لا يضمن المالك الذي تلف
بعمله بالتدليس ۱۲

الجملة ۵۹

۱۱۴ فلا ضمان على ظن
في صبي ضائع في يد ابا
سرق ما عليه من الخلق
لكنها اجبر ۱۲ شرح توير
ص ۵ ج ۵

۱۱۵ من يتاجر داراً
فوجد بها عيباً يضر بالسكن
قد انفسخ واذا خربت الدار
انفسخت الاجارة ۱۲
ہدایہ ص ۲۶ ج ۳

۱۱۶ واذا مات احد

المعاقدین وقد عقد

الاجارة لنفسه انفسخت

الاجارة وان عقد لغيره

لم تنقض ۱۲ ہدایہ ص ۲۶ ج ۳

۱۱۷ او استری واجب السفر

ثم بدله منه اى ظمير لستاجر

ما يوجب المنع من السفر

لاحتمال كون قصده سفر

الحج فذہیب وقتہ او طلب

عزیمہ مخفی اور التجارۃ

فاقتصر وغیر ذلک فانہ ص

باب ۲۷ اجارہ کے توڑ دینے کا بیان بست و ششم

مسئلہ کوئی گھر کرایہ پر لیا۔ وہ بہت ٹپکتا ہے یا کچھ حصہ اس کا گر پڑا۔ یا اور کوئی ایسا عیب نکل آیا جس سے اب رہنا مشکل ہے تو اجارہ کا توڑ دینا درست ہے اور اگر بالکل ہی گر پڑا تو خود ہی اجارہ ٹوٹ گیا۔ تمھارے توڑنے اور مالک کے راضی ہونے کی ضرورت نہیں رہی۔ مسئلہ جب کرایہ پر لینے والے اور دینے والے میں سے کوئی مر جائے تو اجارہ ٹوٹ جاتا ہے۔ مسئلہ اگر کوئی ایسا عذر پیدا ہو جائے کہ کرایہ کو توڑنا پڑے تو مجبوری کے وقت توڑ دینا صحیح ہے۔ مثلاً کہیں جانے کے لئے پہلی کو کرایہ کیا پھر رائے بدل گئی اب جانے کا ارادہ نہیں رہا۔ تو اجارہ توڑ دینا صحیح ہے۔ مسئلہ یہ جو دستور ہے کہ کرایہ طے کر کے اس کو کچھ بیعانہ دیدیتے ہیں اگر جانا ہو تو پھر اس کو پورا کرایہ دیتے ہیں اور وہ بیعانہ اُس کرایہ میں مجرا ہو جاتا ہے اور جو جانا نہ ہو تو وہ بیعانہ مضمن کر لیتا ہے واپس نہیں دیتا یہ درست نہیں بلکہ اس کو واپس دینا چاہئے۔

باب ۲۸ بلا اجازت کسی کی چیز لے لینے کا بیان بست و ہفتم

مسئلہ کسی کی چیز زبردستی لے لینا یا بیٹھ پیچھے اُس کی بغیر اجازت کے لے لینا بڑا گناہ ہے بعضی عورتیں اپنے شوہر یا اور کسی عزیز کی چیز بلا اجازت لے لیتی ہیں یہ بھی درست نہیں ہے جو چیز بلا اجازت لے لی تو اگر وہ چیز ابھی موجود ہو تو بعینہ وہی پھیر دینا چاہئے۔ اور اگر خرچ ہو گئی ہو تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر ایسی چیز تھی کہ اگر فائدہ ثابت نہ ہو تو منفعی علی موجب العقد لازم ضرر نہ ہو صحیح الانہر ص ۲۸ ج ۳ اذ لا يجوز للاحد من المسلمين اخذ مال احد بغير سبب شرعي ۱۲ عالمگیری ص ۵۷ ج ۲ الغصب اخذ مال موقوف محترم بغير اذن المالك واما حكمه فالاثم والمغرم عند العلم وان كان بدون العلم بان ظن ان الماخوذ مال او اشتري عيناً ثم ظهر استحقاته فالمغرم ۱۲ عالمگیری ص ۵۷ ج ۳ وجب على الغاصب رد عينه بملكه في يده بعينه او بغيره فعليه ايضاً ان كان مثلياً كالمكبل والموزون فان لم يقدر على مثله فعليه قيمته وان غصب الماشي له فعليه قيمته يوم الغصب ۱۲ عالمگیری ص ۵۷ ج ۳

اسی کے مثل بازار میں مل سکتی ہے جیسے غلہ، گھی، تیل، روپیہ، پیسہ تو جیسی چیز لی ہے ویسی ہی چیز منگوا کر دیدینا واجب ہے۔ اور اگر کوئی ایسی چیز لے کر ضائع کر دی کہ اس کے مثل ملنا مشکل ہے تو اس کی قیمت دینا پڑے گی جیسے مرغی، بکری، امرو، نارنگی، ناشپاتی۔ **مسئلہ** چار پانی کا ایک آدھ پایہ ٹوٹ گیا یا پتی یا چول ٹوٹ گئی یا اور کوئی چیز لے لی تھی وہ خراب ہو گئی۔ تو خراب ہونے سے جتنا اس کا نقصان ہوا ہو دینا پڑے گا۔ **مسئلہ** پرانے روپے سے بلا اجازت تجارت کی تو اس سے جو کچھ نفع ہوا اس کا لینا درست نہیں۔ بلکہ اصل روپیہ مالک کو واپس دے اور جو کچھ نفع ہوا اس کو ایسے لوگوں کو خیرات کر دے جو بہت محتاج ہوں۔ **مسئلہ** کسی کا کپڑا پھاڑ ڈالا۔ تو اگر تھوڑا پھٹا ہے تب تو جتنا نقصان ہوا ہے اتنا تادان دلاویں گے۔ اور اگر ایسا پھاڑ ڈالا کہ اب اس کام کا نہیں رہا جس کام کے لئے پہلے تھا مثلاً دوپٹہ ایسا پھاڑ ڈالا کہ اب دوپٹہ کے قابل نہیں رہا۔ کڑتیاں البتہ بن سکتی ہیں تو یہ سب کپڑا اسی پھاڑنے والے کو دیدے اور ساری قیمت اس سے بھر لیتی واپس لے لے۔ **مسئلہ** کسی کا نگینہ لے کر انگوٹھی پر رکھا لیا تو اب اس کی قیمت دینا پڑے گی۔ انگوٹھی توڑ کر نگینہ نکلوا دینا واجب نہیں۔ **مسئلہ** کسی کا کپڑا لے کر رنگ لیا تو اس کو اختیار ہے چاہے رنگارنگ کیا کپڑا لے لے اور رنگنے سے جتنے دام بڑھ گئے ہیں اتنے دام دیدے اور چاہے اپنے کپڑے کے دام لے لے اور کپڑا اسی کے پاس رہنے دے۔ **مسئلہ** تادان دینے کے بعد پھر اگر وہ چیز مل گئی۔ تو دیکھنا چاہیے کہ تادان اگر مالک کے بتلانے کے موافق دیا ہے اب اس کا پھیرنا واجب نہیں اب وہ اس کی ہو گئی۔ اور اگر اس کے بتلانے سے کم دیا ہے تو اس کا تادان پھیر کر اپنی چیز لے سکتی ہے۔ **مسئلہ** پڑائی بکری یا گائے گھر میں چلی آئی تو اس کا دودھ دونا حرام ہے۔ جتنا دودھ لیوے گی اس کے دام دینا پڑیں گے۔ **مسئلہ** سوئی تاکہ کپڑے کی چٹ پان تمباکو، کتھا ڈلی کوئی چیز بغیر اجازت کے لینا درست نہیں۔ جو لیا ہے اس کے دام دینا واجب ہیں یا اس سے کہہ کے معاف کر لیوے نہیں تو قیامت میں دینا پڑے گا۔ **مسئلہ** شوہر اپنے واسطے کوئی کپڑا لایا۔ قطع کرتے وقت کچھ اس میں سے بچا کر چور کر رکھا اور اس کو نہیں بتایا۔ یہ بھی جائز نہیں

۱۵ فان ظہرت العین وقتہا اکثر ما ضمن وقد ضمنها بقول المالك او ببينة اقارها او بكون الفاضل عن اليمين فلا خيار للمالك وهو للناصب وان كان ضمنه بقول الناصب مع بينة فهو بالخيار ان شاء امضى الضمان وان شاء اخذ العين ورد العوض **۱۶** ہدایہ ص ۳۲۱ **۱۷** عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تظلموا الا لعل مال امرئ الا بطيب نفس منه **۱۸** مشکوٰۃ ص ۲۵۵ **۱۹** ولا يجوز ان تصرف في مال غيره الا باذنه ولا ولاية **۲۰** در مختار ص ۲۰۲ **۲۱** یعنی جو زیادہ ضرورت مند ہوں ان کی رعایت کرنا بہتر ہے **۲۲** **۲۳** جبکہ وہ چیزیں ختم ہو جائیں خواہ ضائع ہو کر خواہ خرچ ہو کر **۲۴** قیامت میں اس کے عوض نیکیاں دیں پڑیں گی ورنہ اہل حق کے گناہوں کا عذاب بھگتنا پڑے گا **۱۲** +

۱۵ لذلک استقل فی
یالناصب بلفظہ او بغیر
نقل ضمتہ وان نقص
یدر ضمن النقصان **۱۲** ہدایہ
ص ۳۱۵

۱۷ ومن غصب النفا
فاشتری بہا جارية فابھا
بالفین ثم اشتری بالفین
جارية فابھا بثمنه **۱۸**
درہم فانه یصدق بجمع
الروح **۱۹** ہدایہ ص ۳۱۳

۲۰ ومن خرق ثوبا فغیر
خرقا یسیرا ضمن نقصانه
والثوب الماکہ وان خرق
خرقا کثیرا یبطل عامه منہ
فلذا کان یضمنه بجمع قیمہ
۲۱ ہدایہ ص ۳۱۳

۲۲ ومن غصب ساجۃ
فبی علیہا زال ملک
المالک عنہا ولم یغصب
قیمتہا **۲۳** ہدایہ ص ۳۱۳
۲۴ وان غصب ثوبا
فضمنہ احمر او اصفر فصا
الثوب یا بخیار ان شاء

ضمن الناصب قیمتہ الثوب
ایضی وکان الثوب للناصب
وان شاء اخذ الثوب و
ضمن للناصب ما زاد البیض
وان شاء رب الثوب باع
الثوب فیضرب فی ثمنہ

بقیمتہ ایضی ویضرب
للناصب بما زاد البیض
فیہ **۲۵** عالمگیری ص ۱۲۱

جو کچھ لینا ہو کہہ کے لو اور اجازت نہ دے تو نہ لو۔

باب ۲۵

شرکت کا بیان

بست و ششم

مسئلہ ایک آدمی مر گیا اور اُس نے کچھ مال چھوڑا۔ تو اُس کا سارا مال سب حقداروں کی شرکت میں ہے جب تک سب سے اجازت نہ لے لیوے تب تک اس کو اپنے کام میں کوئی نہیں لاسکتی۔ اگر لا دے گی اور نفع اٹھاوے گی تو گناہ ہو گا۔ **مسئلہ** دو بیٹیوں نے مل کر کچھ برتن خریدے۔ تو وہ برتن دونوں کے سا جھے میں ہیں۔ بغیر اُس دوسری کی اجازت لئے اکیلے ایک کو برتن اور کام میں لانا بیچنا وغیرہ درست نہیں۔ **مسئلہ** دو بیٹیوں نے اپنے اپنے پیسے ملا کر سا جھے میں امرود ناری بیڑا م لکڑی کھیرے خر بوزے وغیرہ کوئی چیز مول گئی۔ اور جب وہ چیز بازار سے آئی تو اس وقت ان میں سے ایک ہے اور ایک کہیں گئی ہوئی ہے۔ تو یہ ذکر و کد ادا خود لے لو۔ اور ادا اس کا حصہ نکال کے رکھ دو۔ کہ جب وہ آوے گی تو اپنا حصہ لے لیوے گی۔ جب تک دونوں حصہ دار موجود نہ ہوں حصہ بانٹنا درست نہیں ہے۔ اگر بے اس کے آئے اپنا حصہ الگ کر کے کھا گئی تو بہت گناہ ہوا۔ البتہ اگر گئے ہوں یا اور کوئی غلہ سا جھے میں منگایا اور اپنا حصہ بانٹ کر رکھ لیا۔ اور دوسرے کا اس کے آنے کے وقت اُس کو دیدیا یہ درست ہے۔ لیکن اس صورت میں اگر دوسرے کے حصے میں اس کو دینے سے پہلے کچھ چوری وغیرہ ہو گئی تو وہ نقصان دونوں آدمی کا سمجھا جاوے گا وہ اس کے حصہ میں سا جھی ہو جاوے گی۔ **مسئلہ** شوہر روپے ملا کر دو شخصوں نے کوئی تجارت کی اور قرار کیا کہ جو کچھ نفع ہو ادا ہمارا ادا تمہارا تو یہ صحیح ہے۔ اور اگر کہا کہ دو حصے ہمارے اور ایک حصہ تمہارا تو بھی صحیح ہے چاہے روپیہ دونوں کا برابر لگا ہو یا کم زیادہ لگا ہو سب درست ہے۔ **مسئلہ** ابھی کچھ مال نہیں خریدا گیا تھا کہ وہ سب روپیہ چوری ہو گیا یا دونوں کاروبار ابھی الگ الگ رکھا تھا اور دونوں میں ایک کا مال چوری ہو گیا تو شرکت جاتی رہی پھر سے شریک ہوں تب سوداگری کریں۔ **مسئلہ** دو شخصوں نے سا جھا کیا اور کہا کہ ننور روپیہ ہمارا اور ننور روپیہ اپنا ملا کر تم کپڑے کی تجارت کرو اور نفع ادا ادا بانٹ لیوے گے۔ پھر دونوں میں سے ایک نے کچھ کپڑا خریدا لیا۔ پھر دوسرے کے پورے سو روپے

۱۔ الشریکۃ نومان شریک ملک
دین ہی شریک جملان شریک
من غیر عقد الشریکۃ بینہما و
شریکۃ عقد وہی ان یقول
شارکتک فی کذا ویقول
الاخر قبلت وشریک الملک
نومان شریک جبر وشریک اختیار
فشریک الجبر ان یختار المالا
رجلین بغیر اختیار الملکین
خلط الملکین التمییز بینہما
حقیقۃ بان کان الجنس
واحدا ولیکن التمییز بضر
کلفۃ و مشقۃ فمکان یختلط
الخلط بالشیر او یزانی بالاد
تشرک الا اختیاران یوہب
بہما مال او یملکا مالا با سئلہ
او یخلط بہما او یملکا مالا
بالشیر او بالصدقۃ او
یوصی بہما فیقبلان رکبہما
اجتماع النفسین علیہما
وقوع الزیادۃ علی الشریکۃ
بقدر الملک والایجز لاجز بہما
ان یتصرفا فی نصیب الآخر
الا ہامہ وکل واحد منہما
کالا جنبی فی نصیب صاحبہ
ویجوز بیع احد ہما فیصیر
شریک فی بیع الصدور من
غیر شریک بغير اذن الایفہ
صورۃ الخلط والاختلاط
۱۲ عالمگیری ص ۹۱ ج ۲
۱۳ دیکھو حاشیہ نمبر ۹
صفحہ ۶۴ و نمبر ۱۳ صفحہ ۶۴
۱۴ فی أخذ الشریک حصۃ

چوری ہو گئے تو جتنا مال خرید ا ہے وہ دونوں کے ساتھ میں ہے اس لئے آدمی قیمت اس سے لے سکتا ہے۔
مسئلہ سوداگری میں یہ شرط ٹھیکرائی کہ نفع میں دس روپے یا پندرہ روپے ہمارے ہیں باقی جو کچھ نفع ہو سب تمھارا ہے تو یہ درست نہیں۔ **مسئلہ** سوداگری کے مال میں سے کچھ چوری ہو گیا تو دونوں کا نقصان ہوا۔ یہ نہیں ہے کہ جو نقصان ہو وہ سب ایک ہی کے سر پڑے۔ اگر یہ اقرار کر لیا کہ اگر نقصان ہو تو وہ سب ہمارے ذمہ اور جو نفع ہو وہ آدھا آدھا بانٹ لو تو یہ بھی درست نہیں۔

مسئلہ جب شرکت ناجائز ہو گئی تو اب نفع بانٹنے میں قول و قرار کا کچھ اعتبار نہیں۔ بلکہ اگر دونوں کا مال برابر ہے تو نفع بھی برابر ملے گا۔ اور اگر برابر نہ ہو تو جس کا مال زیادہ ہے اس کو نفع بھی اس حساب سے ملے گا چاہے جو کچھ اقرار کیا ہو۔ اقرار کا اس وقت اعتبار ہوتا ہے جب شرکت صحیح ہو اور ناجائز نہ ہونے پاوے۔ **مسئلہ** دو عورتوں نے ساجھا کیا کہ ادھر ادھر سے جو کچھ سینا پر دنا آوے ہم تم مل کر سیاکریں اور جو کچھ سیلائی ملا کرے آدمی آدمی بانٹ لیا کریں تو یہ شرکت درست ہے۔ اگر یہ اقرار کیا کہ دونوں مل کر سیاکریں اور نفع دو حصے ہمارے اور ایک حصہ تمھارا تو بھی درست ہے اور اگر یہ اقرار کیا کہ چار آنے یا آٹھ آنے ہمارے اور باقی سب تمھارا تو یہ درست نہیں۔ **مسئلہ** ان دونوں میں سے ایک عورت نے کوئی کپڑا سینے کے لئے لیا تو دوسری یہ نہیں کہہ سکتی کہ یہ کپڑا تم نے کیوں لیا۔ تم نے لیا ہے تم ہی سیو۔ بلکہ دونوں کے ذمہ اس کا لینا واجب ہو گیا۔ یہ نہ ہی سکے تو وہ ہی دے۔ یا دونوں ملکر سییں غرض کہ سینے سے اٹھا رہیں کر سکتی۔ **مسئلہ** جس کا کپڑا تھا وہ مانگنے کے لئے آئی۔ اور جس عورت نے لیا تھا وہ اس وقت نہیں ہے بلکہ دوسری عورت ہے تو اس دوسری عورت سے بھی تقاضا کرنا درست ہے وہ عورت یہ نہیں کہہ سکتی کہ مجھ سے کیا مطلب جس کو دیا ہو اس سے مانگو۔ **مسئلہ** اسی طرح ہر عورت اس کپڑے کی مزدی اور سیلائی مانگ سکتی ہے جس نے کپڑا دیا تھا وہ یہ بات نہیں کہہ سکتی کہ میں تم کو سیلائی نہ دوں گی بلکہ جس کو کپڑا دیا تھا اسی کو سیلائی دوں گی۔ جب دونوں ساجھے میں کام کرتی ہیں تو ہر عورت سیلائی کا تقاضا کر سکتی ہے۔ ان دونوں میں سے جس کو سیلائی دیدے گی اس کے ذمہ سے ادا ہو جائے گی۔ **مسئلہ** دو عورتوں نے شرکت کی کہ آدو دونوں

ہر ایک کو واحد من الشریکین وکیل الآخر فی تقبل العمل کا عمل انڈی تقبل احد ہما یكون ایفاءہ لازما علیہ و علی شریکہ ایضا فعنان شرکتہ الاممال فی حکم المفاوضۃ فی ضمان العمل حیث ان العمل الذی تقبل احد الشریکین ایفاءہ المستاجرین ایما اردو کل واحد من الشریکین یكون محبوباً علی ایفاء العمل فلیس لاحد ہما ان یقول بذال العمل تقبل شریکی فانما الاخلاط (المجلد ۲۳ ص ۲۳۳) و تفسیر مفادۃ فی حق بعض الاحکام حتی لو دفع رجل ای احد ہما لوالیہا عملاً فلا ان یأخذ بذال العمل ایما اشار و کل واحد ہما ان یطالب باجرة العمل والی ایما دفع بری و علی ایما وجب ضمان العمل کان لہ ان یطالب بالاجرة ۱۲ مرآة المجلد ۲۳ ص ۲۳۳

مسئلہ عنان شرکتہ الاممال فی حکم المفاوضۃ فی اقتضا البدل ایضا یعنی نہ بخود کل واحد من الشریکین مطالبۃ المستاجر بتام الاجر و اذا دفع المستاجر لای ای منہما بری ۱۲ المجلد ۲۳ ص ۲۳۳ ولا تجوز شرکتہ فی الاحتطاب الاصطیاد و ما صطادہ کل واحد منہما و احتطبہ فہو لہ دون صاحبہ ۱۲ فتح القدیر ص ۲۳۳ ج ۲

۱۵ ولا تجوز شرکتہ اذا شرط احد ہما رد اہم مساقۃ من الریح ۱۸ فتح القدیر ص ۲۳۳ ج ۵

۱۶ و اذا جاز کل واحد منہما بالف درہم فاشترکا منہما بالخطا باکان مالک منہما بالکامنہا و باقی منہما بینہما الا ان یعرف شی من الہمالک لوالہما من مال احد ہما بعینہ فیکون لکل لہ و علی ۱۲ عالمگیری ص ۲۳۳ ج ۲

۱۷ و کل شرکتہ فاسدۃ فالریح فیہا علی قدر رأس المال کلف لاحد ہما مع الفین لآخر فالریح بینہما اثلاً تاوان کا ناشطاً الریح بینہما نصفین بطل ذاک الشرط و لو کان کل مثل الا آخر و شرطاً الریح اثلاً تا بطل شرطاً التفاضل و انقسم نصفین بینہما لان الریح فی وجودہ تابع للمال ۱۲ فتح القدیر ص ۲۳۳ ج ۵

۱۸ و اما شرکتہ الضائع و سبب شرکتہ التقبل کا بطلان و الضمانین بشرط کان علی ان تقبل الاممال و یكون الکسب بینہما فیجوز ذلک ولو شرط العمل نصفین و المال اثلاً تا جاز ۱۲ فتح القدیر ص ۲۳۳ ج ۵

ملکہ جنگل سے لکڑیاں چن لادیں یا کندے بن لادیں تو یہ شرکت صحیح نہیں جو چیز جس کے ہاتھ میں آئے وہی اسکی مالک ہے اس میں ساجھا نہیں۔ **مسئلہ** ایک لٹے دوسری سے کہا ہمارے انڈے اپنی مرغی کے نیچے رکھ دو۔ جو نیچے ٹھکیں دونوں آدمی آدھوں آدھ بانٹ لیں یہ درست نہیں۔

لے فلو دفع بد القزاقرة
ادو جاجا لآخر بالعلف و
منافقة فالخارج كماله لك
لحدوث من ملكه وعليه قيمة
العلف و اجرت مثل العائل
ومثل دفع البيض كما لا يخفى
و در حدیث کمالی و الحید
فی جنس ہذا المسائل ان
بیع صاحب البیضة نصف
البیضة و صاحب الدجاجة
نصف الدجاجة من المذبح
الیہ ویرا بخرن شراشتری
فیكون الخارج بیعها ۱۲
عالمگیری ص ۳۳ ج ۳
جہۃ الافراز فی التمثیلات
راجحة ما علی کل واحد
من الشریکین فی التمثیلات
لہ اخذ حصۃ فی غیبة الآخر
بدون اذن لکن اتم القسمة
بالمسلم حصۃ الغائب الیہ
ولو تلفت حصۃ الغائب
قبل التسليم لکن الحصۃ
القی قبضها شریک شریکۃ
میں ہمارا الحیلة ص ۸۱ و
الافراز و التیمیز اغلب ای
راجح فی التمثیلات کالمکیل
و لوزون العدو و المتقار
لعدم التقاد من ابعاضها
فی اخذ الشریک حظہ ای
نصیبہ منہا من التمثیلات
حال غیبة صاحبہ فی ذوات
الامثال کونہ من حصۃ کلیل
او موزون میں حاضر غائب

باب ۲۹

ساجھے کی چیز تقسیم کرنے کا بیان

بست و نہم

مسئلہ دو آدمیوں نے ملکہ بازار سے گیہوں منگوائے۔ تو اب تقسیم کرتے وقت دونوں کا موجود ہونا ضروری نہیں ہے دوسرا حصہ دار موجود نہ ہو تب بھی ٹھیک ٹھیک تول کر اس کا حصہ الگ کر کے اپنا حصہ الگ کر لینا درست ہے جب اپنا حصہ الگ کر لیا تو کھاؤ پیو کسی کو دید و جو چاہو سو کرو۔ سب جائز ہے اسی طرح گھی تیل انڈے وغیرہ کا بھی حکم ہے۔ غرض کہ جو چیز ایسی ہو کہ اس میں کچھ فرق نہ ہوتا ہو جیسے کہ انڈے۔ کہ انڈے انڈے سب برابر ہیں یا گیہوں کے دو حصے کئے تو جیسے یہ حصہ ویسا وہ حصہ دونوں برابر ایسی سب چیزوں کا یہی حکم ہے کہ دوسرے کے نہ ہونے کے وقت بھی حصہ بانٹ کر لینا درست ہے لیکن اگر دوسری نے ابھی اپنا حصہ نہیں لیا تھا کہ کسی طرح جاتا رہا وہ نقصان دونوں کا ہو گا جیسے شرکت میں بیان ہوا۔ اور جن چیزوں میں فرق ہو کرتا ہے جیسے امرود نارنگی وغیرہ ان کا حکم یہ ہے کہ جب تک دونوں حصہ دار موجود نہ ہوں حصہ بانٹ کر لینا درست نہیں ہے۔ **مسئلہ** دو لڑکیوں نے ملکہ آم امرود وغیرہ کچھ منگوا یا اور ایک کہیں چلی گئی تو اب اس میں سے کھانا درست نہیں جب وہ آجائے اس کے سامنے اپنا حصہ الگ کر دے تب کھاؤ نہیں تو بہت گناہ ہو گا۔ **مسئلہ** دو نے ملکہ چنے بھنوائے تو فقط انداز سے تقسیم کرنا درست نہیں بلکہ خوب ٹھیک تول کر آدھا آدھا کرنا چاہئے اگر کسی کی طرف کمی بیشی ہو جائے گی تو سود ہو جائے گا۔

باب ۳۰

گروہی رکھنے کا بیان

سی

مسئلہ تم نے کسی سے دس روپے قرض لئے اور اعتبار کے لئے اپنی کوئی چیز اسکے پاس رکھ دی کہ تجھے

۴۰ و بان وصبی فاخذ المحاضر والبالغ نصيبه فخذت القسمة ان سلم حظا لا غیر من والا لا کسيرة من دهمقان و ذراع امره الدهمقان بقسمتها
ان ذهب بما افزده للدهمقان اولاً فله ان الباقي علیها وان بحظ نفسه فالهناک علی الدهمقان خاصة ۱۲ امرأة المحلة ص ۲ ج ۲
مسئلہ فالاحیان المشترکۃ من غیر التمثیلات لا يجوز لاحد الشریکین اخذ حصۃ منہا فی غیبة الآخر بدون اذن (المحلیہ ص ۸۱) و بالمبادلة اے
الاعطاء من الجانبین اغلب فی غیر با ای غیر التمثیلات من العقار و سایر المنقولات و المتقار و اتات بین ابعاضها فلا یأخذ الشریک
نصیبہ حال غیبة صاحبہ ولا یکن ان یجعل کا نہ اخذ عین حقہ لعدم المعادلة ۱۲ امرأة المحلة ص ۸۱ ج ۲ لان المحظ مال الربوا فلا
تجز قسمة مجازفة الابا کلیل ۱۲ عالمگیری ص ۱۲ ج ۲ ہونہ میں لشی با ی سبب کان فی الشریة جعل لشی محبوس لکن یکن یستظرون من لشی کلیلون ۱۲
ہایہ مسئلہ ص ۲ ج ۲

اعتبار نہ ہو تو میری یہ چیز اپنے پاس رکھ لے۔ جب روپے ادا کر دوں تو اپنی چیز لے لوں گی۔ یہ جائز ہے اسی کو گروی کہتے ہیں لیکن سود دینا کسی طرح جائز نہیں جیسا کہ آجکل مہاجن سود لیکر گروی رکھتے ہیں یہ درست نہیں۔ سود لینا اور دینا دونوں حرام ہیں۔ **مسئلہ** جب تم نے کوئی چیز گروی رکھ دی تو اب بغیر قرضہ ادا کئے اپنی چیز کے مانگنے اور لے لینے کا حق نہیں ہے۔ **مسئلہ** جو چیز تمہارے پاس کسی نے گروی رکھی تو اب اس چیز کو کام میں لانا اس سے کسی طرح کا نفع اٹھانا ایسے بالغ کا پھل کھانا ایسی زمین کا فائدہ یا روپیہ لیکر کھانا ایسے گھر میں رہنا کچھ درست نہیں ہے۔ **مسئلہ** اگر بکری کا گائے وغیرہ گروی ہو تو اس کا دودھ بچہ وغیرہ جو کچھ ہو وہ بھی مالک ہی کے ہیں جس کے پاس گروی ہے اس کو لینا درست نہیں۔ دودھ کو بیچ کر دام کو بھی گروی میں شامل کر دے۔ جب وہ تمہارا قرضہ ادا کر دے تو گروی کی چیز اور یہ دام دودھ کے سب واپس کر دو اور کھلائی کے دام کاٹ لو۔

مسئلہ اگر تم نے اپنا روپیہ کچھ ادا کر دیا تب بھی گروی کی چیز نہیں لے سکتے۔ جب سب روپیہ ادا کر دی تب وہ چیز ملے گی۔ **مسئلہ** اگر تم نے دس روپے قرض لئے اور دس ہی روپے کی چیز یا پندرہ بیس روپے کی چیز گروی کر دی اور وہ چیز اس کے پاس سے جاتی رہی تو اب نہ تو وہ تم سے اپنا کچھ قرض لے سکتا ہے اور نہ تم اس سے اپنی گروی کی چیز کے دام لے سکتی ہو۔ تمہاری چیز گئی اور اس کا روپیہ گیا۔ اور اگر پانچ ہی روپے کی چیز گروی رکھی اور وہ جاتی رہی تو پانچ روپے تم کو دینا پڑیں گے۔ پانچ روپے بخر ہو گئے۔

وصیت کا بیان

سی ویک

باب ۱۱

مسئلہ یہ کہنا کہ میرے مرنے کے بعد میرا اتنا مال فلانے آدمی کو یا فلانے کام میں دیدینا۔ یہ وصیت ہے چاہے نیک رستی میں ہے چاہے بیماری میں۔ پھر چاہے اس بیماری میں مرجائے یا تند رست ہو جاوے۔ اور جو خود اپنے ہاتھ سے کہیں ویدے کسی کو قرضہ معاف کر دے تو اس کا حکم یہ ہے کہ تند رستی میں ہر طرح درست ہے اور اسی طرح جس بیماری سے شفا ہو جاوے اس میں بھی درست ہے اور جس بیماری میں مرجائے وہ وصیت ہے جس کا حکم آگے آتا ہے۔ **مسئلہ** اگر کسی کے ذمہ نمازیں یا روزے یا زکوٰۃ یا قسم و روزہ وغیرہ کا کفارہ باقی رہ گیا ہو اور اتنا مال بھی موجود ہو تو مرنے وقت اس کے لئے وصیت کر جانا ضروری اور واجب ہے۔ اسی طرح اگر کسی کا کچھ قرض ہو یا کوئی امانت اس کے پاس رکھی ہو اس کی وصیت کر دینا بھی واجب ہے نہ کرے گی تو گنہگار ہوگی۔

ص ۱۱۹ خمسہ و عشرۃ فالفضل امانۃ ۱۲ عالمگیری ص ۲۳۳ ہم ۱۱ الوصیۃ فی الشرع تملک مضاف الی ما بعد الموت یعنی بطریق التبرع سوا ارکان عینا و نفعہ ۱۲ جمع الانہر ص ۲۳ ولا تجوز ہتہ المرض ولا صدقۃ الا متبرعۃ فاذا قبضت فجازت من الثلث (عالمگیری ص ۲۳۳) ۱۳ اذا ابرا الذی فی مرض الموت احد ورثۃ من دینہ فلا یكون مباحا و اذا ادا مالہ ابرا من لم یکن وارثا فیمتہر من ثلث مالہ ۱۴ المجملۃ ص ۲۶۶ ۱۵ والوصیۃ اربعۃ اقسام واجبۃ بالزکوٰۃ والکفارۃ و فدیۃ الصیام و الصلوۃ النبی فرأیہا و سابعۃ معنی و مکروہۃ لاہل فہوق و لا مستحبۃ (در مختار ص ۲۳۳) ۱۶ واجبۃ کالوصیۃ بربہ و الاصل والذین المجملۃ ۱۲ اشیائی ص ۲۶۶

۱۱ واما کما فملک العین
المرہونۃ فی حق الحبس حتی
یکون الحق باسماک الی وقت
ایفار الدین ۱۲ عالمگیری

ص ۳۵۳ ج ۴

۱۳ لیس لہم ہن لا تعلق
بالرہن بدون اذن الراہن
۱۴ المجملۃ ص ۱۲۱

۱۵ و غار الرہن کولہ
ولہنہ و صوفہ و غرہ للراہن
و یكون رہنا مع الاصل

فان ہلک ہلک بلا شیء و
ان فقی و ہلک الاصل
یفنگ بحدۃ من الدین ۱۶

۱۷ مرآۃ الحیاء ص ۳۳ ج ۱
۱۸ اذا وفی مقداراً
من الدین لایزید مقداراً

من الرہن الذی ہو فی
مقابلہ و للموت من صلاحیۃ
حبس مجموع الرہن لہا کہ

الی ان یستوفی تمام الدین
ولا کان المرہون شیعین و
کان تعین کل منہا مقدار

من الدین اذا دی مقداراً
ما تعین لاحد ہا فللراہن
تخلیص ذلک ۱۲ المجملۃ

ص ۱۱۹

۱۹ اذا رہن ثوابیۃ
عشرۃ بعشرۃ فہلک عند
المرہن سقط دینہ فان

کانت قیمتہ الثوب خمسۃ
یرجع المرہن علی الراہن
بخمسۃ اضری وان کان

اور اگر کچھ رشتہ دار غریب ہوں جن کو شرع سے کچھ میراث نہ پہنچتی ہو اور اس کے پاس بہت مال و دولت ہے تو انکو کچھ دلا دینا اور وصیت کر جانا مستحب ہے اور باقی اور لوگوں کے لئے وصیت کرنے کے لئے اختیار ہے۔

مسئلہ نمبر ۳ قرضہ ادا کر دیوں۔ اگر مُردے کے مال میں سے پہلے تو اُس کی گور و کفن کا سامان کریں پھر جو کچھ بچے اس سے قرضہ ادا کر دیوں۔ اگر مُردے کا سارا مال قرضہ ادا کرنے میں لگ جائے تو سارا مال قرضہ میں لگا دیں گے وارثوں کو کچھ نہ ملے گا۔ اس لئے قرضہ ادا کرنے کی وصیت پر بہر حال عمل کریں گے۔ اگر سب مال اس وصیت کی وجہ سے خرچ ہو جاوے تب بھی کچھ پرواہ نہیں بلکہ اگر وصیت بھی نہ کر جاوے تب بھی قرضہ اول ادا کر دیں گے۔ اور قرض کے سوا اور چیزوں کی وصیت کا اختیار فقط تہائی مال میں ہوتا ہے۔ یعنی جتنا مال چھوڑا ہے اس کی تہائی میں سے اگر وصیت پوری ہو جاوے مثلاً کفن و دفن اور قرضے میں لگا کر تین سو روپے بچے اور نو سو روپے میں سب وصیتیں پوری ہو جاویں تب تو وصیت کو پورا کریں گے۔ اور تہائی مال سے زیادہ لگانا وارثوں کے ذمہ واجب نہیں۔ تہائی میں سے جتنی وصیتیں پوری ہو جاویں اُس کو پورا کریں باقی چھوڑ دیں۔ البتہ اگر سب وارث بخوشی رضامند ہو جاویں کہ ہم اپنا اپنا حصہ نہ لیں گے تم اس کی وصیت میں لگا دو۔ تو البتہ تہائی سے زیادہ بھی وصیت میں لگانا جائز ہے۔ لیکن نابالغوں کی اجازت کا بالکل اعتبار نہیں ہے وہ اگر اجازت دے بھی دیں تب بھی ان کا حصہ خرچ کرنا درست نہیں۔

مسئلہ نمبر ۴ جس شخص کو میراث میں مال ملنے والا ہو جیسے ماں باپ شوہر بیٹا وغیرہ اس کے لئے وصیت کرنا صحیح نہیں اور جس رشتہ دار کا اس کے مال میں کچھ حصہ نہ ہو یا رشتہ دار ہی نہ ہو کوئی غیر ہو اُس کے لئے وصیت کرنا درست ہے۔ لیکن تہائی مال سے زیادہ دلانے کا اختیار نہیں۔ اگر کسی نے اپنے وارث کو وصیت کر دی کہ میرے بعد اسکو فلانی چیز دیدینا۔ یا اتنا مال دیدینا۔ تو اس وصیت سے پانے کا اس کو کچھ حق نہیں ہے۔ البتہ اگر وارث سب وارث راضی ہو جاویں تو دیدینا جائز ہے۔ اسی طرح اگر کسی کو تہائی سے زیادہ وصیت کر جائے اس کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر سب وارث بخوشی راضی ہو جاویں تو تہائی سے زیادہ ملے گا۔ ورنہ فقط تہائی مال ملے گا۔ اور نابالغوں کی اجازت کا کسی صورت میں اعتبار نہیں ہے۔ ہر جگہ اس کا خیال رکھو ہم بار بار کہاں تک لکھیں۔ **مسئلہ نمبر ۵** اگر حق تہائی مال میں وصیت کر جانے کا اختیار ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ پوری تہائی کی وصیت نہ کرے کم کی وصیت کرے بلکہ اگر بہت زیادہ مال دار نہ ہو تو وصیت ہی نہ کرے وارثوں کے لئے چھوڑ دے کہ اچھی طرح فراغت سے بسر کریں کیونکہ اپنے وارثوں کو فراغت اور آسائش میں چھوڑ جانے میں بھی ثواب ملتا ہے۔ ہاں البتہ اگر ضروری وصیت ہو جیسے نماز روزہ کا فدیہ تو اس کی وصیت بہر حال کر جاوے ورنہ گنہگار ہوگی۔

فہم لیجب ان یومی الا انسان بدون الثلث سوا کانت الورثۃ اغیاراً وافرقت الاران فی التقیص صلاۃ لقریب ہرک بالہ علیہم مکتات استکمال الثلث لانہ استیفاء تمام حق فلاصلۃ ولا منۃ ۱۲ ہدیہ ۵۷ ج ۴ عموماً لوگ اس امر میں احتیاط سے کام نہیں لیتے اسی لئے بار بار کہنے کی ضرورت پیش آئی تاکہ تمہارے اس مسئلہ کی اہمیت ظہور فرمائی ہو جائے ۱۲ +

لہ التکرر متعلق بہا حق
اربعۃ جہاز المیراث ودفنہ و
الدین والوصیۃ والمیراث
فیبد اولاً بچہ بازہ وکفنتہ و
ما یتحتاج الیہ فی دفنہ بالمعروض
بیشتی من ذلک من تعلق
بعین کالمرہن والعبد الجانی
نان المرتہن دون الجانیۃ
اولی من تجزئہ ویکفین فی
سک ماکان یلیس من الثیاب
الحلال حال حیۃ علی قدر
الیکۃ من غیر تقییر ولا تبدیہ
ثم بالذین ثم تقصد و صایہ
من ثمت ما یبقی بعد الکفن
والدین الا ان یجزئ الورثۃ
اکثر من الثلث ثم یقیم الباقی
بین الورثۃ علی سہام المیراث

۱۲ عالمگیری ص ۴۴ ج ۴
مسئلہ لا تجوز الزیادۃ علیہ
(ای علی الثلث) الا ان
تجزئ ورثۃ بعد موتہم کبار
المردوان کیونکہ اس مال صرف
۱۲ دفن و صلاۃ ج ۵

مسئلہ ولا وارث الا بالاجازۃ
ورثۃ لقولہ علی الصلوۃ والسلام
لا وصیۃ لوارث الا ان یجزئ
الورثۃ یعنی بعد موتہ وارث
آخر کما فی فیہ آخر الحدیث
وہم کما یحکم فلم تجز اجازۃ
صغیر و مجنون ولا اجازۃ من

جاز علی الجزیۃ و حصۃ ۱۲
مختصر ارد المحتار ص ۵۷
مسئلہ دیکھو حاشیہ نمبر ۱۲ صفحہ ۵۷

مسئلہ کسی نے کہا میرے بعد میرے مال میں سے ستور و پے خیرات کر دینا۔ تو دیکھو گور و کفن اور قرض
اداکر نے کے بعد کتنا مال بچا ہے۔ اگر تین سو یا اس سے زیادہ ہو۔ تو پورے ستور و پے دینا چاہئیں۔ اور جو کم
ہو تو صرف تہائی دینا واجب ہے۔ ہاں اگر سب وارث بلا کسی دباؤ و لحاظ کے منظور کر لیں تو اور بات ہے۔
مسئلہ اگر کسی کے کوئی وارث نہ ہو تو اس کو پورے مال کی وصیت کر دینا بھی درست ہے اور اگر صرف
بیوی ہو تو تین چوتھائی کی وصیت درست ہے۔ اسی طرح اگر کسی کے صرف میاں ہے تو آدھے مال کی وصیت
درست ہے۔ مسئلہ نابالغ کا وصیت کرنا درست نہیں۔ مسئلہ بیکہ وصیت کی کہ میرے جنازہ کی
نماز فلاں شخص پڑھے فلاں شہر میں یا فلاں قبرستان یا فلاں کی قبر کے پاس مجھ کو دفنانا۔ فلاں نے پڑھے
کا کفن دینا۔ میری قبر پر بنا دینا۔ قبر پر کوئی حافظ بٹھلا دینا کہ پڑھ پڑھ کے بخشا کرے تو
اس کا پورا کرنا ضروری نہیں۔ بلکہ تین وصیتیں اخیر کی بالکل جائز ہی نہیں۔ پورا کرنے والا گنہگار ہو گا۔
مسئلہ اگر کوئی وصیت کر کے اپنی وصیت سے ٹوٹ جائے یعنی کہدے کہ اب مجھے ایسا منظور نہیں
اس وصیت کا اعتبار نہ کرنا تو وہ وصیت باطل ہو گئی۔ مسئلہ جس طرح تہائی مال سے زیادہ کی وصیت
کر جانا درست نہیں اسی طرح بیماری کی حالت میں اپنے مال کو تہائی سے زیادہ بجز اپنے ضروری خرچ
کھانے پینے و دار و وغیرہ کے خرچ کرنا بھی درست نہیں۔ اگر تہائی سے زیادہ دیدیا تو بدون اجازت وارثوں
کے یہ دینا صحیح نہیں ہوا۔ جتنا تہائی سے زیادہ دیا ہے وارثوں کو اس کے لئے لینے کا اختیار ہے اور نابالغ اگر اجازت
دیں تب بھی معتبر نہیں۔ اور وارث کو تہائی کے اندر بھی بدون سب وارثوں کی اجازت کے دینا درست نہیں اور
یہ حکم جب ہے کہ اپنی زندگی میں دے کر قبضہ کرادیا ہو اور اگر دے تو دیا لیکن قبضہ ابھی نہیں ہوا۔ تو مرنے کے بعد
وہ دینا بالکل ہی باطل ہے اس کو کچھ نہ ملے گا۔ وہ سب مال وارثوں کا حق ہے اور یہی حکم ہے بیماری کی حالت
میں خدا کی راہ میں دینے اور نیک کام میں لگانے کا۔ غرض کہ تہائی سے زیادہ کسی طرح صرف کرنا جائز نہیں۔
مسئلہ بیمار کے پاس بیمار پر کسی کی رسم سے کچھ لوگ آگئے اور کچھ دن یہیں لگ گئے۔ کہ یہیں رہتے اور اس
کے مال میں کھاتے پیتے ہیں۔ تو اگر مریض کی خدمت کے لئے اُن کے رہنے کی ضرورت ہو تو خیر کچھ حرج نہیں اور اگر
ضرورت نہ ہو تو ان کی دعوت مدارات کھانے پینے میں بھی تہائی سے زیادہ لگانا جائز نہیں۔ اور اگر ضرورت بھی
نہ ہو اور وہ لوگ وارث ہوں تو تہائی سے کم بھی بالکل جائز نہیں یعنی ان کو اس کے مال میں کھانا جائز نہیں۔
ہاں اگر سب وارث بخوشی اجازت دیں تو جائز ہے۔

۱۱۱۔ و لا تجزئہ المریض ولا صدقۃ الامقبوضۃ فاذا قضت فجازت من الثلث و اذا مات الواسی قبل التسليم املت (د عالمگیری ص ۱۱۱)
یعنی المریض من البصر اکثر من الثلث ۱۲ اشامی ص ۱۲۳ ۱۳ جمع قرآن المریض عندہ یا کلون من مالہ ان کا وارث نہ ہو۔ الا ان یحتاج المریض
الیہم لتغایرہ فیا کلون مع عیالہ بلا اسراف و ان لم یکنوا وارثہ جازت ثلث مالہ بالمرء المریض ۱۲ و در الممتار ص ۱۱۱ ج ۵ +

۱۱۱۔ دیکھو حاشیہ نمبر ۱۲
صفحہ ۵۰۔

۱۱۲۔ وصیت باطل عند

عدم وراثۃ در مختار

ص ۱۳۳ (۳) وفی فتاویٰ

النوازل اوصی لریل کل

مار و مات ولم یرک وارثا

الا امرأت فان لم یخیر فلہا

السدس والباقی للموصی لہ

لان لہ الثلث بلا اجازۃ

فبقی الثلثان فلہا لہا

و ہو سدس الكل و لکن

مکانہ از وجہ نان لم یخیر

فلہ الثلث و ہو نصف

الباقی والباقی للموصی لہ

۱۲ در در المختار ص ۱۱۱

۱۱۳۔ و لا تجزئہ وصیتہ

عزرا ۱۲ عالمگیری ص ۱۱۱

۱۱۴۔ اوصی بان یصلی

علیہ فلان و یکل

الی بلد آخر او یقضی فی

کر الوطین قبرہ و یصلی

علی قبرہ قہ او لمن

عند قبرہ مشیام

باطل ۱۲ در مختار ص ۱۱۱

۱۱۵۔ و یصلی للموصی

عن الوصیۃ ثم الی

قد ثبت صریحا و قد

ثبتت دلالتا لا

یقول جہت او خیر

بان یصلی فلان و یصلی

الرجوع ۱۲ عالمگیری

ص ۱۱۱ ج ۵

١٤ واذا ابرأ المريض
 في مرض الموت احد وثمة
 من دينه فلا يكون صحيحا او
 نافذا والاولا برأس لم
 يكن وارثا فيعتبر من ثلث
 الاربعة **المجلة ٢٧٤** المريض
 له على وارثه دين فابراه لم
 يجز ولو قال مرضي ليس
 لي على زوجي حديق لا يبرأ
 عنه **المجلة ٢٧٥** امرأة **المجلة ٢٧٦**
 والمراة اذا اخذها
 العتق فخالفتة في ذلك الخالة
 يعتبر من الثلث فان ثبتت
 زنا فعلمت من ذاك كله
 يد في الجوهرة النيرة ولو
 وصيت المراة ميراثا من
 زوجها في حاله الا ان وصيتها
 لا تنفذ لم يصح **١٥**
 عاتقها صحت **٢٨**
 متعلق بتركه المبيت
 حقوق اربعة مرتبة اى مقدم
 بعضها على بعض الاول يدا
 التجهيز والتجهيز بلا تميز و
 ثم تقضي ديونه من ثمن
 ثم من مال اى ثم يدا القضاء
 من جميع ماله الباقى بعد
 التجهيز والتكفين وبذا هو
 الثاني من الاربعة ثم تنفذ
 مصاياه هذا هو ثالث الاربعة
 اى تنفذ وصية من ثلث
 ما بقي بعد الدين لامن ثلث
 اصل المال ثم تقسم الباقي
 هذا رابع الاربعة وهو **١٦**

مسئلہ ایسی بیماری کی حالت میں جس میں بیمار مر جاوے اپنا قرض معاف کرنے کا بھی اختیار نہیں ہے۔ اگر کسی وارث پر قرض آتا تھا اس کو معاف کیا تو معاف نہیں ہوا۔ اگر سب وارث یہ معافی منظور کریں اور بالغ ہوں تب معاف ہو گا اور اگر کسی غیر کو معاف کیا تو تہائی مال سے جتنا زیادہ ہو گا معاف نہ ہو گا اکثر دستور ہے کہ بی بی مرتے وقت اپنا مہر معاف کر دیتی ہے یہ معاف کرنا صحیح نہیں مسئلہ حالت حمل میں دروشرع ہو جائیکے بعد اگر کسی کو کچھ پوے یا مہر وغیرہ معاف کرے تو اس کا بھی وہی حکم ہے جو مرتے وقت دینے لینے کا ہے یعنی اگر خزانہ کرے اس میں مہر جاوے تب تو یہ وصیت ہے کہ وارث کیلئے کچھ جائز نہیں اور غیر کیلئے تہائی سے زیادہ دینے اور معاف کرنا اختیار نہیں۔ البتہ اگر خیر و عافیت سے لڑا کا ہو گیا تو اب وہ دینا لینا اور معاف کرنا صحیح ہو گیا۔ مسئلہ مرنے والے کے بعد اسکے مال میں سے گور و کفن کرو جو کچھ بچے تو سب پہلے اس کا قرض ادا کرنا چاہئے وصیت کی ہو یا نہ کی ہو۔ قرضہ کا ادا کرنا بہر حال مقدم ہے۔ بی بی کا مہر بھی قرضہ میں داخل ہے۔ اگر قرضہ نہ ہو یا قرضہ سے کچھ بچ رہے تو دیکھنا چاہئے کچھ وصیت تو نہیں کی ہے۔ اگر کی ہے تو تہائی میں جاری ہوگی۔ اور اگر نہیں کی یا وصیت سے جو بچا ہے وہ سب وارثوں کا حق ہے شرع میں جن جن کا حصہ ہو کسی عالم سے پوچھ کر دینا چاہئے۔ یہ جو دستور ہے کہ جو جس کے ہاتھ لگائے بھاگا۔ بڑا گناہ ہے۔ یہاں نہ دو گے تو قیامت میں دینا پڑے گا جہاں روپے کے عوض نیکیاں دینا پڑیں گی۔ اسی طرح لڑکیوں کا حصہ بھی ضرور دینا چاہئے شرع سے اُن کا بھی حق ہے مسئلہ مرنے والے کے مال میں سے لوگوں کی ہمانداری آنے والیوں کی خاطر مدارات کھانا پلانا۔ حدوقہ خیرات وغیرہ کچھ کرنا جائز نہیں ہے۔ اسی طرح مرنے کے بعد سے دفن کرنے تک جو کچھ انانج وغیرہ فقیروں کو دیا جاتا ہے مرنے کے مال میں سے اس کا دینا بھی حرام ہے۔ مرنے کو ہرگز کچھ ثواب نہیں پہنچتا۔ بلکہ ثواب سمجھنا سخت گناہ ہے۔ کیونکہ اب یہ سب مال تو وارثوں کا ہو گیا۔ پرانی حق تلفی کر کے دینا ایسا ہی ہے جیسے غیر کا مال چُر لے کے دیدینا۔ سب مال وارثوں کو بانٹ دینا چاہئے۔ انکو اختیار ہے اپنے اپنے حصہ میں چاہے شرع کے موافق کچھ کرے یا نہ کرے۔ بلکہ وارثوں سے اس خرچ کرنے اور خیرات کرنے کی اجازت بھی نہ لینا چاہئے کیونکہ اجازت لینے سے فقط ظاہر دل سے اجازت دیتے ہیں کہ اجازت نہ دینے میں بدنامی ہوگی ایسی اجازت کا کچھ اعتبار نہیں مسئلہ اسی طرح یہ جو دستور ہے کہ اسکے استعفیائی کپڑے خیرات کر دیے جاتے ہیں یہ بھی بغیر اجازت وارثوں کے ہرگز جائز نہیں اور اگر وارثوں میں کوئی نابالغ ہو تب تو اجازت دینے پر بھی جائز نہیں پہلے مال تقسیم کر لو۔ تب بالغ لوگ اپنے حصہ میں سے جو چاہیں بغیر تقسیم کئے ہرگز نہ دینا چاہئے۔ تمام شد حصہ پنجم ہشتی زیور

ص يقيم بالتي من مال بعد التكفين بالدين الوصية بين ورثة اى الذين ثبت ارثهم بالكتاب السنة واجماع الامة ١٢ شرفية مختصة **فصل** وكذا اتحاد الضيافة من العلم من اهل الميت لانه شرع في السرور والفرح الشرع وهى بجملة مستقيمة للاسباب اذ كانت من حركة الميت بلا اجازة الورثة كلها او بعضه باراد المختار **فصل** ولا يسا اذ كان في الورثة معارفاً وغائب ١٣ رد المختار **فصل** ١٤ العدة بمنزلة البتة في المشاع وغير المشاع وحاجتها الى القبض (عالمكبرى في صحتها) واما ما يرجع الى الواهب فهو ان يكون الواهب من اهل البتة وكونه من اهل ان يكون حراً عاقلاً بالغاً مالاً كالواهب يوجب حتى لو كان صغيراً او مجنوناً او اذ لا يكون االصحاب ومنها ان يكون الواهب مقسوماً اذ كان ما يخيل القيمة وان يكون الواهب تميزاً وامتثالاً ان يكون مملوكاً للواهب فلا تجزئ مية مال غير رتبة انه لا تحال في تملكك باليس بمملوك للواهب - (عالمكبرى في صحتها) والخامس كالطلاق ونحوه من العتاق والهدقة والبتة فانها بشرط خض في العاجل بازالة ملك النكاح والرقبة والعين من غير دفع لغيره والدية فلا يملكها

ہفتی جو ہر نیمہ ہفتی زیور حنیفہ

باب ۳۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سید و دو

حلال مال طلب کرنے کا بیان

حدیث میں ہے کہ حلال مال کا طلب کرنا فرض ہے بعد (اور) فرض کے مطلب یہ ہے کہ حلال مال کا حاصل کرنا فرض ہے اور فرضوں کے بعد یعنی ان فرضوں کے بعد جو ارکان اسلام ہیں جیسے نماز روزہ وغیرہ۔ یعنی مال حلال کی طلب فرض تو ہے مگر اس فرض کا رتبہ دوسرے فرضوں سے کم ہے جو کہ ارکان اسلام ہیں۔ اور یہ فرض اُس شخص کے ذمے ہے جو مال کا ضروری خرچ کے لئے محتاج ہو خواہ اپنی ضرورت رفع کرنے کو یا اپنے اہل و عیال کی ضرورت رفع کرنے کو۔ اور جس شخص کے پاس بقدر ضرورت موجود ہے۔ مثلاً صاحب جائداد ہے یا اور کسی طرح سے اس کو مال بلگیا تو اس کے ذمے یہ فرض نہیں رہتا۔ اس لئے کہ مال کو حق تعالیٰ نے حاجتوں کے رفع کرنے کے لئے پیدا کیا ہے تاکہ بندہ ضروری حاجتیں پوری کر کے اللہ پاک کی عبادت میں مشغول ہو۔ کیونکہ بغیر کھائے پئے عبادت نہیں ہو سکتی پس مال مقصود لذت نہیں بلکہ مطلوب لغیرہ ہے۔ سوجب ضرورت کے قابل میسر ہو گیا تو خواہ مخواہ حرص کی وجہ سے اس کو طلب کرنا اور بڑھانا نہ چاہئے۔ پس جس کے پاس قدر ضرورت موجود ہو اس پر بڑھانا فرض نہیں۔ بلکہ مال کی حرص خدا نے تعالیٰ سے غافل کرنے والی اور اس کی کثرت گناہوں میں مبتلا کرنے والی ہے۔ خوب سمجھ لو۔ اور اس بات کا بہت لحاظ رہے کہ مال حلال میسر آوے حرام کی طرف مسلمان کی بالکل توجہ نہ ہونی چاہئے۔ اس لئے کہ وہ مال بے برکت ہوتا ہے اور ایسا شخص جو کہ حرام خور ہو دین و دنیا میں ذلت اور خدا نے تعالیٰ کی پھٹکار میں مبتلا رہتا ہے۔ اور بعض جاہلوں کا یہ خیال کہ آجکل حلال مال کمانا غیر ممکن ہے اور حلال مال ملنے سے مایوسی ہے سراسر غلط اور شیطان کا دھوکہ ہے۔ خوب یاد رکھو کہ شریعت پر عمل کرنے والے کی غیب سے مدد ہوتی ہے۔ جس کی نیت حلال کھانے اور حرام سے بچنے کی ہوتی ہے حق تعالیٰ اس کو ایسا ہی مال مرحمت فرماتے ہیں اور یہ امر مشاہدہ سے ثابت ہے اور قرآن و حدیث میں توجہ بجا یہ وعدہ آیا ہے اس نازک زمانہ میں جن خدا کے بندوں نے حرام اور شبہ کے مال سے اپنے نفس کو روک لیا ہے ان کو حق تعالیٰ عمدہ حلال مال مرحمت فرماتے ہیں۔ اور وہ لوگ حرام خوروں سے زیادہ راحت و عزت سے رہتے ہیں جو شخص اپنے ساتھ اور دوسرے حضرات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا یہ معاملہ دیکھتا ہے اور بجا قرآن و حدیث میں یہ مضمون پاتا ہے وہ ایسے جاہلوں کے کہنے کی کچھ پرواہ

الحمد لله
عبد اللہ
ابن مسعود
قال قال
رسول اللہ
صلی اللہ
علیہ وسلم
طلب
کسب
الحلال
فریضہ
بعد فریضہ
رواہ ابی ہریرہ
فی شعب
الایمان
وروی
الدیلمی
عن انس
مرفوعاً
بسند
حسن
بلفظ طلب
الحلال
واجب
علی
کل مسلم
۱۲۸۸ھ

نہیں کر سکتا۔ اور اگر کسی معتبر کتاب میں ایسی باتیں نظر سے گزریں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے جو جاہلوں نے سمجھ رکھا ہے۔ پس جب وہ مضمون دیکھو تو کسی پکے دیندار عالم سے اس کا مطلب دریافت کرو انشاء اللہ تعالیٰ تمہاری تسلی ہو جاوے گی اور ایسی بیہودہ باتوں کا دوسو سہ دل سے نکل جاوے گا۔ خوب سمجھ لو۔ لوگ مال کے بار میں بہت کم احتیاط کرتے ہیں۔ ناجائز نوکریاں کرتے ہیں دوسروں کی حق تلفی کرتے ہیں۔ یہ سب حرام ہے۔ اور خوب یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں کسی بات کی کمی نہیں جس قدر تقدیر میں لکھا ہے وہ ضرور مل کر رہے گا۔ پھر بدینی کرنا اور دوزخ میں جانے کی تیاری کرنا کونسی عقل کی بات ہے چونکہ لوگوں کو مال حلال کی طرف توجہ بہت کم ہے اس لئے بار بار تاکید سے یہ مضمون بیان کیا گیا دنیا میں اصل مقصود انسان اور چن کی پیدائش سے یہ ہے کہ انسان اور چن حق تعالیٰ کی عبادت کریں۔ لہذا اس بات کا ہر معاملہ میں خیال رکھو اور کھانا پینا اس لئے ہے کہ قوت پیدا ہو جس سے خدا کا نام لے سکے یہ مطلب نہیں ہے کہ شب و روز لذتوں میں مشغول رہے اور اللہ میاں کو بھول جاوے اور ان کی نافرمانی کرے۔ بعض جاہلوں کا یہ خیال کہ دنیا میں فقط کھانے پینے اور لذتیں رانی کے لئے آئے ہیں سخت بددینی کی بات ہے اللہ تعالیٰ جہالت کا ناس کرے کیسی بُری بلا ہے۔

حدیث میں ہے فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی نے نہیں کھایا کوئی کھانا کبھی بہتر اس کھانے سے جو اپنے دلوں ہاتھ کے عمل سے ہو اور بیشک خدا کے نبی (حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام) اپنے ہاتھوں کے عمل سے کھاتے تھے۔

مطلب یہ ہے کہ اپنے ہاتھ کی کمائی بہت عمدہ چیز ہے مثلاً کوئی پیشہ کرنا یا تجارت کرنا وغیرہ خواہ کس پر بوجہ ڈالنا نہ چاہو اور پیشہ کو حقیر نہ سمجھنا چاہئے جب اس قسم کے کام حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے کئے ہیں تو اور کون ایسا شخص ہے جسکی آبرو ان حضرات سے بڑھ کر ہے بلکہ کسی کی آبرو ان حضرات کے برابر بھی نہیں ان سے بڑھ کر تو کیا ہوتی۔ ایک حدیث میں آیا ہے کوئی نبی ایسے نہیں ہوئے جنہوں نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔ خوب سمجھ لو اور جہالت سے بچو۔ اور بعض لوگوں کا خیال یہ ہے کہ اگر کسی کے پاس مال حلال ہو مگر اپنے ہاتھ کا کمایا ہوا نہ ہو بلکہ میراث میں ملا ہو یا اور کسی حلال ذریعہ سے میسر آیا ہو تو خواہ اپنے کمانے کی فکر کرتے ہیں اور اس کو عبادت میں مشغول ہونے سے بہتر سمجھتے ہیں یہ سخت غلطی ہے بلکہ ایسے شخص کیلئے عبادت میں مشغول ہونا بہتر ہے جب اللہ نے اطمینان دیا اور رزق کی فکر سے فارغ البال کیا تو پھر بڑی ناشکری ہے کہ اس کا نام اچھی طرح نہ لیوے اور مال ہی کو بڑھائے جائے بلکہ مال حلال تو جس طرح سے میسر آئے بشرطیکہ کوئی ذلت نہ اٹھانی پڑے وہ سب عمدہ ہے اور اللہ کی بڑی نعمت ہے۔ اس کی بڑی قدر کرنی چاہئے اور انتظام سے خرچ کرنا چاہئے فضول نہ اڑانا چاہئے۔ اور حدیث کا مطلب تو یہ ہے کہ لوگ اپنا بالکسی پر نہ ڈالیں اور لوگوں سے بھیک نہ مانگیں جب تک کوئی خاص ایسی مجبوری نہ ہو جس کو شریعت نے مجبوری قرار دیا ہو۔ اور پیشہ کو حقیر نہ سمجھیں اور حلال مال طلب کریں کمائی کو عیب نہ سمجھیں۔ سو اس وجہ سے یہ مضمون مبالغہ کے طور پر بیان فرمایا گیا تاکہ لوگ اپنے ہاتھ سے کمانے کو برا نہ سمجھیں اور کمائیں اور کھائیں اور کھلائیں اور خیرات کریں۔ حدیث کی یہ غرض نہیں ہے کہ سوائے اپنے ہاتھ کی کمائی کے اور کسی طرح سے جو حلال مال ملا ہو وہ حلال نہیں یا ہاتھ کی کمائی کے برابر نہیں بلکہ بعض مال اپنے ہاتھ کی

لے عن
المقدادین
معدی کتب
قال قال
رسول اللہ
صلی اللہ
علیہ وسلم
ما اکل احد
طعاما قط
خیر من
ان یاکل
من عمل
یہ وہ ان
نبی اللہ
داؤد
علیہ السلام
کان یاکل
من عمل
یہ وہ
رواہ
ابن خاری

کمانی سے بڑھ کر ہوتا ہے اور بعضے ادا افت سچے خاصانِ خدا پر جو متوکل ہیں طعن کرتے ہیں اور دلیل میں یہ حدیث پیش کرتے ہیں جو مذکور ہوئی کہ اُن کو اپنے ہاتھ سے گناہا اپنے محض توکل پر بیٹھنا اور نذرانوں سے گزر کر نا اچھا نہیں۔ یہ ان کی سخت نادانی ہے اور یہ اعتراض جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے۔ ڈرنا ہمارے سخت اندیشہ ہے کہ ان بزرگوں کی بے ادبی اور ان پر لعن و طعن سے دین میں ہلا نازل ہوا اور طعن کرنے والوں کو ہانک کر دے۔ بلکہ اولیاء اللہ کی بے ادبی سے ایمان جاتے رہنے اور برا خاتمہ ہونیکا اندیشہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس شخص کو اس دن سے پہلے ناپید کر دے جس دن بزرگوں پر اعتراض کرے کہ اس کے حق میں یہی بہتر ہے میں کہتا ہوں کہ قرآن وحدیث میں خود کرنے سے معلوم ہوتا ہے بشرطیکہ انصاف سے اور طلبِ حق کیلئے تامل کیا جائے کہ جس شخص میں توکل کی تشریں پائی جاویں تو اس کے لئے توکل کرنا کمانے سے بدرجہا افضل ہے اور یہ اعلیٰ مقام ہے مقاماتِ ولایت سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود متوکل تھے اور جو آدمی متوکل کو ہوتی ہے وہ ہاتھ کی کمانی سے بہت بہتر ہے اور اس میں خاص برکت اور خاص نوا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے یہ رتبہ مرحمت فرمایا ہے اور بصیرت اور فہم اور نور و عطا فرمایا ہے وہ کھلی آنکھوں اس کی برکت دیکھتا ہے اور اسکا تفصیلی بیان کسی خاص موقع پر کیا جاوے گا۔ چونکہ یہ مختصر رسالہ ہے اس لئے طوالت کی گنجائش نہیں اتنا سمجھ لینا کافی ہے کہ یہ قول سراسر غلط و جھوٹا ہے کہ بیان ہوا۔ اور بڑی بے انصافی کی بات ہے کہ ایک تو خود دنیا ک کام سے محروم رہو اور دوسرا کرے تو اُس پر لعن و طعن کرو بھلا حق تعالیٰ کو کیا ٹھنڈ دیکھا وگے جبکہ اس کے دوستوں کے درپے ہوتے ہو۔ اور علاوہ فائدہ مذکورہ کے توکل اختیار کرنے میں بہت سے دینی فائدے ہیں اور وہ متوکلین جو مخلوق کی تعلیم کرتے ہیں اُن کی خدمت کرنا تو بقدر ان کے ضروری خرچ پورا ہونے کے فرض ہے سو اپنا حق نذرانہ سے لینا کیوں بُرا سمجھا گیا جبکہ غیر متوکلین بھی اپنے حقوق خوب مار دھارے لڑائی لڑا کر وصول کرتے ہیں۔ حالانکہ متوکلین تو بہت تہذیب اور لوگوں کو نیک بڑی آرزو کرنے سے اپنا حق قبول کرتے ہیں اور نذرانہ قبول کرنے میں جبکہ ذلت نہ ہو اور استغنا اور بے پروائی سے لیا جاوے خصوصاً جبکہ اس کے واپس کرنے میں دینے والی کی سخت دل شکنی ہو تو ظاہر ہے کہ اس میں بھلائی ہے یا بُرائی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایسے حضرات جو سچے متوکل ہیں ان کو بڑی عزت سے روزی میسر ہوتی ہے مگر ان کی نیت اور توجہ محض خدا کے بھروسہ پر ہوتی ہے مخلوق کی طرف نگاہ نہیں ہوتی اور جو طمع رکھے مخلوق سے اور نگاہ کرے ان کے مال پر وہ دغا باز ہے وہ ہمارے اس کلام سے خارج ہے۔ ہم نے تو سچے توکل والوں کی حالت بیان کی ہے کسی کو حقیر سمجھنا خصوصاً خاصانِ خدا کو بڑا سخت گناہ ہے۔ اور ان حضرات کا اس میں کوئی ضرر نہیں بلکہ نفع ہے کہ بُرا کہنے والوں کی نیکیاں قیامت کے روز ان کو ملیں گی۔ تنہا ہی توان کی ہے جو بُرا کہتے ہیں کہ دین ودنیا تباہ ہوتی ہے۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ توکل کی اجازت ہر شخص کو شریعت نے نہیں دی ہے اس کی ہمت کرنا اور اس کی شرطوں کا پورا ہونا بہت دشوار ہے اسی وجہ سے ایسے حضرات بہت کم پائے جاتے ہیں گویا کم معدوم ہیں۔ اور بہت اچھی چیز ہمیشہ کم ہی ہوتی ہے۔ اللہ پاک کا بیدار شکر ہے کہ یہ مقام محض معمولی توجہ سے بہت عمدہ تحریر ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اور آپ کو عمل کی توفیق دیں آمین۔

حدیث میں ہے کہ تحقیق اللہ (تعالیٰ) طیب ہے (یعنی کمالات کے ساتھ موصوف اور تمام عیبوں سے پاک ہے۔ نہیں قبول کرتا ہے مگر طیب کو) یعنی اللہ پاک طیب مال یعنی حلال مال قبول فرماتا ہے حرام مال وہاں مقبول نہیں۔ بلکہ بعض علماء نے فرمایا ہے

طبع کے

معنی ہیں

لاچ ۱۲

خارج کے معنی

ہیں علیحدہ

جز ۱۳۱

خبر کے معنی

ہیں نقصان

مقدم کے

معنی جو موجود

نہ ہو ۱۲

کہ حرام مال خیرات کر کے ثواب کی امید رکھنا کفر ہے) اور بیشک اللہ نے حکم کیا مومنوں کو اُس چیز کا جس کا حکم فرمایا مسلمان (یعنی رسولوں کو) پس فرمایا اے رسولو! کھاؤ پاک چیزیں (یعنی حلال) اور عمل کرو اچھے اور فرمایا (اللہ تعالیٰ نے) اے ایمان والو! کھاؤ پاکیزہ چیزیں جو ہم نے تم کو دی ہیں پھر ذکر فرمایا (جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) اس آدمی کا جو لباس سفر کرتا ہے (حج کرنے علم طلب کرنے وغیرہ کو) اس حال میں کہ پرگندہ حال اور گرد آلودہ ہوتا ہے (سفر کی مشقت سے) اور ہاتھ بڑھاتا ہے آسمان کی طرف (اور کہتا ہے) اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار! (یعنی اللہ پاک سے بار بار سوال کرتا ہے کہ رحم فرما کہ مقصود عطا کرے) حالانکہ اس کا کھانا حرام ہے اور اس کا پینا حرام ہے اور اس کا لباس حرام ہے (یعنی خورد و نوش اور لباس مال حرام سے حاصل کرتا ہے) اور پالا گیا (مال حرام سے) (یعنی مال حرام سے) گذر کرتا ہے اسی سے پرورش پاتا ہے ہاں جس کو والدین نے نابالغی کی حالت میں مال حرام سے پرورش کیا ہو اور بالغ ہو کر اس نے حلال مال حاصل کیا اور اس کو اپنی خورد و نوش و لباس میں صرف کیا تو وہ شخص اس حکم سے خارج ہے نابالغ ہونے کی حالت کا گناہ فقط والدین پر ہے) پس کیونکر قبول کی جاوے گی (وہ دعا) اس کے لئے یعنی باوجود اس قدر مشقتوں کے مال حرام کے استعمال کی وجہ سے ہرگز دعا مقبول نہ ہوگی۔ اور اگر کبھی مقصود حاصل بھی ہو گیا تو وہ دعا کے سبب سے نہیں بلکہ اس کا حاصل ہونا تقدیر الہی کی وجہ سے ہے جیسے کہ کافروں کے مقصود پورے ہو جاتے ہیں۔ اور دعا کے مقبول ہونے کے یہ معنی ہیں کہ حق تعالیٰ بندہ پر نظر رحمت فرمائیں اور اس رحمت کی وجہ سے اس کو اس کا مطلوب عطا فرمائیں اور اس طلب پر ثواب عنایت ہو۔ سو یہ بات اسی کو بیسہر ہوتی ہے جو شریعت کا پابند ہو اور اللہ پاک سے مقصود طلب کرے۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ حلال کھانے میں بڑی برکت ہے اور واقعی اسکی خاص تاثیر ہے اور ایسا مال کھانے سے نیکی کی قوت پیدا ہوتی ہے اعضا عقل کی تابعداری کرتے ہیں۔ حضرت سیدنا و مولانا ابو حامد محمد غزالی نور اللہ تعالیٰ مرقدہ ایک بہت بڑے درویش سے یعنی حضرت سہیلؒ سے نقل فرماتے ہیں کہ جو حرام کھاتا ہے اعضا اس کی عقل کی اطاعت چھوڑ دیتے ہیں (یعنی عقل نیکی کا حکم کرتی ہے اور وہ اس کی اطاعت نہیں کرتے مگر یہ بات ان ہی حضرات کو معلوم ہوتی ہے جن کے دل کی آنکھیں روشن ہیں۔ ورنہ جن کا دل سیاہ ہے وہ تو شب و روز اس میں مشغول رہتے ہیں اور خوب لذت اُڑاتے ہیں اور ان کو کچھ بھی اثر نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ قلب کی جس اور دل کی مینائی اور بصیرت کو قائم رکھے آمین)۔

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مبارکؒ (جو بڑے عالم اور زاہد اور حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں فرماتے ہیں کہ مجھے ایک درہم مشتبہ مال کا ٹوٹا دینا (جو مجھے ملے خواہ ہدیہ کے ذریعہ سے یا اور کسی طرح) زیادہ محبوب ہے چھ لاکھ درہم خیرات کرنے سے یہاں سے اندازہ کرنا چاہئے کہ مشتبہ مال کی کیا قدر ہے۔ انوس کو لوگ صریح حرام بھی نہیں چھوڑتے۔ روپیہ ملے کسی طرح ملے۔ اور حضرات بزرگان دین مشتبہ مال کو اس قدر بُرا سمجھتے تھے حرام مال سے بچنا سب کے ذمہ ضرور ہے اس سے بہت بڑی احتیاط لازم ہے۔ بُرا مال کھانے سے بیخبرایاں نفس میں پیدا ہوتی ہیں۔ یہ انسان کا ہلاک کرنے والا ہے۔

حدیث میں ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے اور ان دونوں کے درمیان شبہ کی چیزیں ہیں (یعنی ان کے حلال اور حرام ہونے میں شبہ ہے۔ بعض اعتبار سے ان کا حلال ہونا معلوم ہوتا ہے اور بعض اعتبار سے ان کا

خورد و نوش
کے معنی کھانا
پینا اور اس
وغیرہ ۱۲
حدیث رواہ
مسلم ۱۲
صریح کے معنی
ہیں ظاہر
کھانا ۱۲
احتیاط کے
معنی بچنا
بے خبر کرنا

*

حرام ہونا معلوم ہوتا ہے جن کو بہت سے لوگ نہیں جانتے۔ اور کم ہیں ایسے لوگ جو مان کو جانتے ہیں اور وہ بڑے بڑے عالم متقی ہیں جو اپنے علم پر اچھی طرح عمل کرتے ہیں (پس جس شخص نے پرہیز کیا ہے شبہ کی چیزوں سے بچا لیا اُس نے اپنے دین کو (یعنی عذاب و دوزخ سے پناہ مل گئی) اور اپنی آبرو کو (یعنی طعنہ دینے والوں سے اپنی آبرو بچا لی) اس لئے کہ خلاف شرع شخص کو لوگ طعن دیتے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ دین و دنیا کی بے عزتی سے بچنا ہر ذی عقل پر ضرور ہے) اور جو شخص واقع ہوا شبہ کی چیزوں میں وہ واقع ہوگا حرام میں یعنی جو شخص شبہ کی باتوں سے پرہیز نہیں کرتا وہ رفتہ رفتہ صریح حرام باتوں میں مبتلا ہو جاتا ہے جہاں نفس کو ذرا گنجائش دی گئی وہ رفتہ رفتہ اس قدر خرابی برپا کرتا ہے کہ خدا کی پناہ ہلاک ہی کر دیتا ہے۔ سو جو شخص مال کے بارہ میں احتیاط نہ کرے جو طے اس کو قبول کرے کسی شبہ کی پرواہ ہی نہ کرے وہ مخفی حرام کھانے لگے گا۔ نفس کو ہمیشہ شریعت کا قیدی بنا رکھنا چاہئے کبھی آزادی نہ دے۔ اور گو ایسے شبہ کا مال کھانا جس کا یہ حال معلوم نہ ہو کہ اس میں کتنا حلال ملا ہے اور کتنا حرام جائز ہے لیکن مکروہ ہے۔ اور رفتہ رفتہ شبہ سے صریح حرام میں مبتلا ہونے کا سخت اندیشہ ہے لہذا چاہئے کہ شبہ کی باتوں سے بھی بچے کہ اصل مقصود اور بہت کی بات یہی ہے۔ خوب سمجھ لو مثل اس چرواہے کے جو چراتا ہے گرد اُس چراگاہ کے جس کو بادشاہ نے اپنے جانور چرانے کے لئے خاص کر لیا ہے۔ قریب ہے کہ چرواہے اس چراگاہ میں (یعنی جو ایسی چراگاہ کے گرد چراتا ہے وہ عنقریب خاص چراگاہ ہی میں چرانے لگے گا۔ یا تو اس طرح کہ جانوروں کا اس طریق پر چرنا کہ اس حد سے آگے نہ بڑھیں دشوار ہے یا اس طرح کہ خود چرواہے ہی کو عنقریب ایسی دلیری ہو جائے گی کہ نہ اس قدر احتیاط نہ کرے گا اسی طرح نفس کو احتیاط نہیں ہوتی اور کبھی تو ابتداء ہی سے جہاں شبہ کے درجہ پر پہنچا حرام میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور کبھی کچھ دنوں کے بعد یہ حالت ہوتی ہے۔ اور یاد رکھنا چاہئے کہ خورد و کھاس کی چراگاہ کو صرف اپنے لئے خاص کر لینا اور دوسرے نکلوں میں چرانے سے روکنا زمینداروں کو جائز نہیں اور یہاں تو فقط مثال بیان کرنا مقصود ہے) آگاہ رہو کہ ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہے (اور) آگاہ رہو کہ اللہ کی چراگاہ (جس کی حفاظت کی گئی ہے) اس کے محرم ہیں۔ (یعنی جن چیزوں کو اس نے حرام فرما دیا ہے تو جو شخص اُن حرام چیزوں میں واقع ہوگا وہ اللہ تعالیٰ کی خیانت کرتا ہے اور ظاہر ہے کہ بادشاہ کی خیانت کرنا بغاوت ہے اور حق تعالیٰ چونکہ اعلیٰ درجہ کے بادشاہ ہیں لہذا ان کی خیانت اعلیٰ درجہ کی بغاوت ہے جس کی سزا بھی بہت بڑی ہے۔ آگاہ رہو کہ انسان کے بدن میں ایک بوٹی ہے جبکہ وہ دست ہوگی (اور اس میں باطنی یا ظاہری خرابی نہ پیدا ہوگی) کل بدن دست ہوگا اور جبکہ وہ فاسد و خراب ہوگی تو خراب ہوگا تمام بدن۔ آگاہ رہو وہ (بوٹی) دل ہے (یعنی سلطان البدن ہے قلب کی درستی سے تمام اعضاء کی درستی رہتی ہے اور قلب کی درستی موقوف ہے اطاعت الہی پر۔ گناہ کرنے سے دل اندھا ہو جاتا ہے۔ حاصل یہ ہوا کہ نیکیوں کا وجود موقوف ہے قلب کی درستی اور صفائی پر اور قلب کی صفائی میں اکل حلال کو خاص دخل ہے پس اس سے ترغیب ہوگئی اہتمام اکل حلال پر۔

حدیث میں ہے کہ فرمایا جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلاک کرے اللہ تعالیٰ یہود کو حرام کی گئیں اُن پر چربیوں (یعنی گائے اور بکری کی چربی جیسا کہ قرآن مجید میں ہے) پس انھوں نے اس (چربی) کو گلایا پھر انھوں نے اس کو فروخت کیا (یعنی حیلہ یہ کیا کہ

متقی کے
معنی پرہیزگار
یا خدا سے
دریغ والا
عہ اخیرہ
الشیخان
لے
متفق
علیہ
+

خود چربی نہیں کھائی بلکہ اس کے دام کھائے اور اُس کو یہ سمجھے کہ یہ چربی کھانا نہیں ہے حالانکہ اس حکم کا حاصل یہ تھا کہ چربی سے بالکل منتفع مت ہو۔ اس میں بیکہ دام کھانا بھی داخل تھا۔ آجکل بعض سودخواروں نے اسی قسم کے حیلے پیدا کر لئے ہیں تاکہ ظاہر میں سود سے بچ جاویں اور حقیقت میں سود کھاویں لیکن حق تعالیٰ عالم الغیب ہے نیت کو خوب جانتا ہے ہرگز ہرگز ایسے حیلے نکالنا روا نہیں) **حدیث** میں ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے یہ بات کہ کما بے بندہ مال حرام کو پس صدقہ سے اس میں سے سو اس سے قبول کیا جاوے اور نہ یہ کہ خرچ کرے اس میں سے پس برکت دی جائے اس کے لئے اس مال میں اور نہ یہ کہ چھوڑے اپنے پیچھے مگر ہو وہ (چھوڑنا) تو شہ اس کے لئے پہنچا نوالہ دوزخ کی طرف (یعنی مال حرام کما کر اگر صدقہ کرے مقبول ہوگا اور خاں اب نہ ملیگا۔ بلکہ بعض علماء نے فرمایا ہے کہ حرام مال خیرات کر کے ثواب کی امید کھنا کفر ہے اور فقیر جس کو مال حرام دیا گیا ہے اس نیت کے لئے ایک تو ثواب ہوگا جانتا ہے کہ یہ مال اس طرح کا مجھے دیا گیا ہے اور وہ باوجود جانے کے خیرات دینے والی کو دے گا تو وہ بھی اُن علماء کے قول پر کافر ہو جائیگا اور اگر ایسا مال کسی اور خرچ میں لایا جائے تو بھی کچھ برکت ہوگی اور اگر اپنے بعد ایسا مال چھوڑ دیا تو اسکی وجہ سے جہنم میں داخل ہوگا۔ کھانے وینے وارث اور عذاب میں مبتلا ہوگا بغرض مال حرام میں بجز ضرورت کے کوئی نفع نہیں۔ بیشک اللہ (تعالیٰ) نہیں دُور کرتا بڑی کو بُرائی کے ذریعہ سے (پس چونکہ حرام مال خیرات کرنا منع ہے اور گناہ ہے سو اس گناہ کے ذریعہ سے اور گناہ نہیں معاف ہو سکتے لیکن دُور کرتا ہے بُرائی کو بھلائی سے) (پس حلال مال صدقہ کرنا گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے جبکہ باقاعدہ اور شریعت کے موافق خیرات کرے) تحقیق حدیث (یعنی مال حرام نہیں دُور کرتا ہے حدیث کو (یعنی گناہ کو) حدیث میں ہے جنت میں وہ گوشت نہ داخل ہوگا جو بلا ہا اور بڑھا ہے مال حرام سے اور ہر ایسا گوشت جو بلا بڑھا ہے مال حرام سے جہنم ہی اس کے لائق ہے۔ یعنی حرام خورجنت میں بغیر سزا بھگتے داخل نہ ہوگا۔ یہ مطلب نہیں کہ وہ کفار کی طرح کبھی داخل جنت نہ ہوگا بلکہ اگر وہ اسلام پر مرا۔ اور تھا حرام خور تو اپنے گناہوں کی سزا بھگت کر جنت میں داخل ہو جاوے گا۔ اور اگر حرام کھانے سے توبہ کرے مرنے سے پہلے اور جسکا حق اس کے ذمہ ہو وہ ادا کرے تو البتہ حق تعالیٰ اس کا یہ گناہ معاف فرمائینگے۔ اور اس حدیث میں جو عذاب مذکور ہے اس سے محفوظ رہے گا۔ حدیث میں ہے کہ بندہ نہیں ہوتا پورے پر ہیز گاروں میں سے یہاں تک کہ چھوڑے اُس چیز کو جس میں کچھ ڈن نہیں بسبب اس چیز کے جس میں اندیشہ ہے یعنی کوئی چیز بالکل حلال ہے اور کوئی کام مبارک اور جائز ہے۔ مگر اس میں متوجہ ہونے سے اور ایسے مال کے کھانے سے کسی گناہ ہو جائیگا اور احتمال ہے تو اس حلال مال کو بھی نہ کھائے اور ایسے جائز کام کو بھی نہ کرے اس لئے کہ اگرچہ یہ کام کرنا اور یہ مال کھانا گناہ نہیں مگر اس کے ذریعہ سے گناہ ہو جانے کا ڈر ہے اور بُرے کام کا ذریعہ بھی بُرا ہوتا ہے مثلاً عمدہ عمدہ کھانے اور لباس میں مشغول ہونا جائز اور حلال ہے مگر چونکہ حد سے زیادہ لذتوں میں مشغول ہونے سے گناہوں کے صادر ہونیکا اندیشہ ہے اسلئے کمال تقویٰ اور اعلیٰ درجہ کی پرہیز گاری یہ ہے کہ ایسے کاموں سے بھی بچے یا شبہ کا مال کھانا کمرہ ہے۔ مگر ہمیں ہمت کھانے کی کر نیسے اندیشہ ہے کہ عنقریب نفس ایسا بے قابو ہو جائیگا کہ حرام کھانے لگے گا تو ایسی مال سے بھی بچنا چاہئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ایک غلام تھا جو ان کو خرچ دیتا تھا دیہاں خرچ کی وہ محصول مراد ہے جو غلام پر مقرر کیا جاتا ہے اسکی ساری کمائی میں سے کچھ کمائی مالک لیتا ہے پس حضرت ابوبکرؓ وہ محصول اس غلام کا

لہ رواہ

احمد ۱۲

لہ رواہ

احمد وغیرہ ۱۲

لہ رواہ

الترمذی

وابن ماجہ

۱۲

کھاتے تھے سولایا وہ ایک دن کچھ (کھانے کی) چیز اور حضرت ابو بکرؓ نے اس میں سے کچھ کھا لیا۔ تو غلام نے کہا تمہیں معلوم ہے کیا تھی یہ چیز جسے تم نے کھایا اور کہاں سے آئی پس فرمایا حضرت ابو بکرؓ نے کونسی چیز تھی وہ (جسے میں نے کھا لیا) اس نے کہا میں نے جاہلیت کے زمانہ میں (یعنی اسلام سے پہلے) ایک آدمی کو کھانا ہنوں کے قاعدہ سے کوئی خبر دی تھی اور میں اس کام کو اچھی طرح نہیں جانتا تھا (یعنی کاہنوں لوگ جس طرح کچھ باتیں بتلاتے ہیں اور وہ کبھی جھوٹ اور غلط اور کبھی سچ اور صحیح ہو جاتی ہیں اور اس کا سچ ماننا منع ہے اور جو اس فن کے انھوں نے قاعدے مقرر کئے ہیں میں اُن سے اچھی طرح واقف نہ تھا) مگر بیشک میں نے اس آدمی کو دھوکہ دیا پھر وہ مجھے ملا سو اس نے مجھے (وہ چیز جو آپ نے کھائی) دی بذریعہ اس کے (یعنی جو بات میں نے اس کو بتلا دی تھی اس کے عوض) تو وہ یہ چیز مجھے جسمیں سے آپ نے کھایا۔ پس داخل فرمایا حضرت ابو بکرؓ نے اپنا ہاتھ حلق میں پھرتے فرمایا (یعنی نکال دیا) تمام اُس چیز کو جو اُن کے ٹپٹ میں تھا (یعنی احتیاط اور کمال تقویٰ کی وجہ سے تمام کھانا پیٹ کے اندر رکھنا لیا کیونکہ خالص اس کھانے کا نکالنا تو غیر ممکن تھا سو تمام پیٹ خالی کر دیا حالانکہ اگر آپ نے نہ فرماتے جب بھی گناہ نہ ہوتا۔ حدیث میں ہے کہ جس نے کوئی کپڑا دس دہم کو خرید لیا اور اس میں ایک دہم حرام کا تھا نہ قبول فرمائے گا حق تعالیٰ اس کی نماز جب تک کہ وہ کپڑا اس کے (بدن) پر لٹکے گا (یعنی گو فرض ادا ہو جائیگا مگر نماز کا پورا ثواب نہ ملے گا اور اسی طرح اور اعمال کو بھی قیاس کر لو۔ خدا سے ڈرنا چاہیے کہ اول تو لوگوں سے عبادت ہی کیا ہوتی ہے اور جو ہوتی ہے وہ اس طرح ضائع ہو پھر کیا جواب دیا جاوے گا قیامت کے روز۔ اور کیسے عذاب دردناک کی برداشت ہوگی۔ حدیث میں ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک میں ایسی کوئی چیز نہیں جانتا ہوں جو تمہیں جنت سے قریب کرے اور دوزخ سے دُور کر دے مگر (یہ بات ہے) کہ میں نے تم کو اس کا حکم کر دیا ہے (یعنی جنت میں داخل کرنے والے اور دوزخ سے ہٹانے والے سب اعمال میں نے تم کو بتلا دیئے ہیں) اور میں ایسی کوئی چیز نہیں جانتا جو تمہیں جنت سے دُور کر دے اور دوزخ سے تم کو قریب کر دے مگر (یہ بات ہے) کہ میں نے تم کو اس سے منع کر دیا ہے۔ (یعنی دوزخ میں داخل کرنے والے اور جنت سے ہٹانے والے کاموں سے تمہیں روک چکا ہوں کہ ایسے کام مت کرو) اور بیشک روح الامیں (یعنی جبریلؑ) نے میرے دل میں ڈال دیا ہے کہ بیشک کوئی نفس ہرگز نہ مرے گا یہاں تک کہ پورے لے اپنا رزق (یعنی تقدیر میں جو رزق ہر مخلوق کی لکھا جا چکا ہے بغیر اس قدر بچانے کے پہلے کوئی نہیں مر سکتا) اگرچہ وہ رزق دیر میں ملے (یعنی ملنا ضرور ہے جس وقت پر کہ لکھ دیا ہے اُسی وقت پہنچے گا نیز خراب کرنے اور حرام کمانے سے جلدی نہیں مل سکتا خدا سے ڈرو (یعنی اس پر بھروسہ کرو اور اس کے وعدے کا یقین کرو پس حرام کمانے سے بچو) اور اختصار اختیار کرو طلب (رزق) میں یعنی مجد دنیا کے کمانے میں مشغول نہ ہو حرص نہ کرو و شرع کے خلاف کمانی سے بچو) اور ہرگز نہ آلودہ کرے تم کو دیر گنا رزق ملنے میں (اس بات پر) یہ کہ طلب کرنے لگو اس کو خدا تعالیٰ کی معصیت سے (یعنی روزی ملنے میں اگر دیر ہو تو گناہ اور حرام ذریعوں سے رزق حاصل نہ کرو اس لئے کہ وقت سے پہلے ہرگز نہ لے گا خواہ مخواہ گناہ بے لذت میں مبتلا ہو گے) اس لئے کہ بیشک اللہ تعالیٰ کی یہ شان ہے کہ نہیں حاصل کی جاتی وہ چیز جو اس کے پاس ہے۔ رزق اور اس کے سوا جو چیز ہے اس کی معصیت کے ذریعہ سے (رواک ابن ابی الدنیا فی القناعة والبیہقی فی المدخل وقال انه منقطع ونص الحدیث قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لا اعلم

۱۰۰
ابن ماجہ رحمہ اللہ
عن عائشہ قات
کان لابی بکر
غلام یخرج الی
یعلیٰ علی الخرج
وہو الفریضہ
علی العید ما
یکسب فجل
لسیدہ شطراً
من ذلک مکان
ابو بکر یاکل من
خلافہ فی یومنا
بشیء من
الماکول فاکل
منہ ابو بکر فقال
الغلام انہ ری
ما یفعل ابو بکر
وما ہو تالکنت
تکھت لاسا
فی الجاہلیۃ
احسن الکلمات
الا انی خدمتہ
والاستخبار
منقطع ای لکن
فلقی فی لفظہ فی
ذلک ہذا الذ
اکلت منہ
قال فی غل
ابو بکر وہ فقار
کل شیء فی بطنہ
۱۰۰
کی قیمت چار آنی

شیئاً یقر بکوم من الجنة ویبغی من النار الا امرتکم به ولا اعلم شیئاً بعدکم من الجنة ویقر بکوم من النار الا نهیتکم عنه وان الروح الامین نفث فی دوعی ان نفسا لن تموت حتی تستوفی رزقها وان البطا عنہا فاتقوا الله واجلوا فی الطلب ولا یصلکم استبطاء شیئ من الرزق ان تطلبوا بمعصیة الله تعالی لا ینال ما عنده من الرزق وغیرہ بمعصیة۔ ^(۱۳) **حدیث** میں ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس حصوں میں سے نو حصے رزق تجارت میں ہے (یعنی تجارت بہت بڑی آمدنی کا ذریعہ ہے اس کو اختیار کرو۔ ^(۱۴) **حدیث** میں ہے کہ حق تعالیٰ دوست رکھتا ہے اس شخص کو جو محنتی ہو اور پیشہ ور ہو۔ نہیں پرواہ کرتا ہے کہ کیا پہنتا ہے (یعنی محنت و مشقت میں معمولی میلے کپڑے پہنتا ہے اتنی فرصت نہیں اور ایسا موقع نہیں جو کپڑے زیادہ صاف رکھ سکے لیکن جو شخص مجبور نہ ہو اس کو سادگی کے ساتھ صاف رہنا چاہئے۔ ^(۱۵) **حدیث** میں ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف یہ وحی نہیں کی گئی کہ میں مال جمع کروں اور میں تجارت کرنے والوں میں سے ہوں۔ اور لیکن یہ وحی کی گئی ہے مجھ کو کہ اللہ کی تسبیح (پاکا بیان کرنا یعنی سبحان اللہ کہنا) کرو اس کی حمد کے ساتھ یعنی اس کی تشریف بیان کرو یعنی سبحان اللہ و حمدہ پڑھو اور ہو جاؤ سجدہ کرنے والوں میں سے (یعنی نماز پڑھیں گے کرو اور ان لوگوں میں سے ہو جاؤ جو ہمیشہ نماز پڑھتے ہیں اور عبادت کرتے ہیں) اور اپنے پروردگار کی عبادت کرو یہاں تک کہ تم کو موت آجائے یعنی حاجت سے زیادہ دنیا میں مشغول نہ ہو کیونکہ بقدر ضرورت معاش کا بندوبست کرنا سب پر واجب ہے۔ ہاں جس میں توکل کی قوت ہو اور سب شرطیں اس میں توکل کی جمع ہوں ایسا شخص البتہ سب کام چھوڑ کر محض عبادت علمیہ و عملیہ میں مشغول ہو وے۔ ^(۱۶) **حضرت** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں فرمایا جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے رحم کرے اللہ تعالیٰ آدمی نرمی کرے تو پھر جس وقت (کوئی چیز) فروخت کرے اور جس وقت (کچھ) خریدے اور جس وقت قرض طلب کرے سبحان اللہ خرید و فروخت اور قرض طلب کرنے کی حالت میں می اور رعایت کرنے کا کس قدر بڑا درجہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے شخص کے حق میں خاص طور پر دعا فرماتے ہیں اور آپ کی دعا یقیناً مقبول ہے۔ اگر اس نرمی کے برتاؤ کی غلطی ہی فضیلت ہوتی اور اس کے سوا کچھ ثواب نہ ملتا تو یہی بہت بڑی نعمت تھی حالانکہ اس رعایت اور نرمی کا ثواب بھی ملے گا۔ لہذا تاجروں کو مناسب ہے کہ اس صحیح حدیث پر عمل کر کے جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کر ہوں۔ نیز دنیا کا اس برتاؤ میں یہ نفع ہے کہ ایسے شخص کے معاملہ سے لوگ خوش ہوتے ہیں اور تجارت خوب چلتی ہے۔ لوگوں کا رجوع ایسے معاملے کرنے والے کی طرف بہت ہوتا ہے اور بعض اوقات خوش ہو کر دعا بھی دیتے ہیں۔ واقعی بات یہ ہے کہ شریعت پر عمل کرنے والوں میں گویا کہ بادشاہ ہو کر رہتا ہے اور بڑی راحت سے گذرتی ہے اس سے بڑھ کر خوش نصیب کون ہے کہ جس کو دارین کی بکری حاصل ہوں اور خد کے نزدیک اور اکثر لوگوں کے نزدیک بھی محبوب اور عزیز ہے۔ ورواہ البخاری بلفظہ جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحمہ اللہ رجلاً سمحاً اذا بلیع و اذا اشترا و اذا اقتضیٰ ^(۱۷) **حدیث** میں ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تم زیادہ قسم کھانے سے بچے میں (یعنی اس خیال سے کہ ہمارا مال خوب بکے بہت قسمیں نہ کھاؤ۔ کیونکہ زیادہ قسم کھانے میں کوئی نہ کوئی قسم ضرور چھوٹی نکلے گی اور پھر اس سے بے برکتی ہوتی ہے اور اللہ کے نام کی بے ادبی ہوتی ہے ہاں کبھی اگر ایسا کرو تو مضائقہ نہیں) اس لئے تحقیق وہ (کثرت سے قسم کھانا) رولج دیتا ہے (مال کو اور لوگوں کو قسم کی وجہ سے مال کے متعلق جو امور ہوتے ہیں ان کا اعتبار آجاتا ہے پھر بے برکت

صلی اللہ علیہ وسلم
ابراہیم الخ
فی غریبہ
من حدیث
نعم بن عبد
الرحمن بلفظ
تسعة المشا
الرزق فی
التجارة و
ثقة و فیم ہذا
قال ذلیک
ابن سیر
ذکر فی الصحاح
ولا یصح قال
ابو حاتم
الرازی و
ابن حبان
انہ تالیف
فالحديث من
قاله اعرابي
۱۲
رواہ البیہقی
مسلا ۱۲
لفظ
ما دعی الی
ان اجمع المال
واکون من
التاجرين
ولکن ادعی
الی ان یفعل
ربک وکن
من الساجدين
و عبد ربک
حتی یا تیک الیقین رواہ فی الحلیۃ مرسل و ابن مردودہ بسند ضعیف لیں ۱۳

کہ دیتا ہے جس سے دین و دنیا کی منفعت سے محرومی ہوتی ہے۔ حدیث میں ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تجارت کرنے والا بہت سچا و گفتگو میں اور بڑا داناؤ میں بڑا امانت دار (قیامت میں) انبیاء اور صدیقین (یعنی جو بڑے بڑے خدا کے ولی ہیں اور جنہوں نے ہر قول اور ہر فعل میں اعلیٰ درجہ کی سچائی اختیار کی ہے اور اللہ میاں کی نہایت اعلیٰ درجہ کی اطاعت کی ہے) اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا یعنی ایسے تاجر کو جس کی یہ صفیتیں ہوں جو بیان کی گئیں قیامت کے روز حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور حضرات صدیقین رضی اللہ عنہم اور حضرات شہداء رحمہم اللہ تعالیٰ کی ہمراہی اور دوزخ سے نجات میسر ہوگی۔ اور ساتھ ہونے سے یہ مراد نہیں کہ ان حضرات کے برابر رتبہ مل جائے گا بلکہ ایک خاص قسم کی بزرگی مراد ہے جو بڑوں کے ساتھ رہنے سے حاصل ہوتی ہے جیسے کہ کوئی شخص کسی بزرگ کی دنیا میں دعوت کرے اور ان کے ہمراہ ان کے خادموں کی بھی ضیافت کرے۔ تو ظاہر ہے کہ ان بزرگ کے کھانا کھانے کی جگہ اور ان خدام کے کھانا کھانے کی جگہ نیز کھانا ایک ہی ہوگا لیکن جو درجہ ان لوگوں کے نزدیک ان بزرگ کا ہوگا وہ خادموں کا نہیں۔ مگر ہمراہی کا شرف و عزت نیز کھانے اور مکان میں شرکت کا میسر کرنا ایک بہت بڑا کمال ہے جو خادموں کو حاصل ہوا ہے۔ خصوصاً جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمراہی بہت بڑی دولت ہے۔ اگر فرض کرو کہ کھانا بھی میسر نہ ہو ہمراہی سے کچھ عزت بھی میسر نہ ہو فقط ہمراہی ہی میسر ہو۔ تو آپ سے محبت کرنے والے مسلمان کے لئے فقط آپ کا دیدار اور آپ کی ہمراہی ہی بڑی دولت ہے بلکہ دیدار تو بڑی چیز ہے آپ کا پڑوس ہی بڑی نعمت ہے۔ لہذا مسلمانوں کو جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس دعا متبرک کا مستحق ہونا ضرور مناسب ہے۔ حدیث میں ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے گروہ تاجروں کے بیشک بیع ایسی چیز ہے جس میں (اکثر لغویات ہیں اور قسم کھائی جاتی ہے پس بلا واسطہ میں صدقہ (یعنی لغویاتیں اور قسمیں کھانا بڑی بات ہے لہذا صدقہ کرنا چاہئے تاکہ ان لغویات وغیرہ کا جو کہ بلا قصد صادر ہوگئی ہیں کفارہ ہو جاوے اور قلب میں جو کہ ورت پیدا ہوگئی ہے وہ جاتی رہے اور لغو سے مراد بیکار کام ہے۔ حدیث میں ہے کہ تجارت کرنے والے قیامت کے روز عاجز و گنگنا رہا اٹھائے جاویں گے مگر جو شخص ڈر اور سچ بولا (اور خرید و فروخت میں کوئی گناہ نہ کیا تو وہ اس وبال سے بچ جاوے گا)۔

ضمیمہ اولیٰ ہشتی زیور حصہ پنجم ختم ہوا

ضمیمہ ثانیہ حصہ پنجم ہشتی زیور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سی وسہ

بلا ضرورت قرض کی مذمت

باب ۳۳

حدیث۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْكُفْرِ وَالذَّيْنِ (ترجمہ) میں خدا کی پناہ چاہتا ہوں کفر اور دین (یعنی قرض) سے۔ ایک شخص نے کہا۔ یا رسول اللہ کیا آپ قرض کو

لے رواد

الترمذی

وغیرہ ۱۲

لے رواد

الترمذی

وغیرہ ۱۴

لے رواد

الترمذی

وغیرہ ۱۲

لے رواد

احادیث

ترغیب

و ترہیب

جو یہاں

نقل

کی گئی ہیں

حافظ

مندردی

سے ماخوذ

ہیں ۱۲

کفر کے برابر کرتے اور اس کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔ فرمایا۔ ہاں۔ (رواہ النسائی والحاکم وقال صحیح الاسناد)۔

حدیث۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قرض خدا کا جھنڈا ہے زمین میں جب وہ کسی بندہ کو ذلیل کرنا چاہتے ہیں اس کی گردن پر قرض کا بوجھ رکھ دیتے ہیں۔ (رواہ الحاکم وقال صحیح علی شرط مسلم قال الحافظ بل فیہ بشر بن عبد الدار سی)۔

حدیث۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ ایک شخص کو اس طرح وصیت فرما رہے تھے کہ گناہ کم کیا کرو تم پر موت آسان ہو جائے گی۔ اور قرض کم لیا کرو آزاد ہو کر جیو گے۔ (رواہ البیہقی)

حدیث۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص لوگوں کا مال ادا کرنے کی نیت سے لے حق تعالیٰ اُس کا قرض ادا کر دیتے ہیں۔ اور جو شخص لوگوں کا مال ضائع کرنے (اور مار لینے کی نیت سے) لے خدا تعالیٰ اُس کو تباہ کر دیتے ہیں۔

اس کو بخاری وابن ماجہ وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

حدیث۔ حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری اُمت میں سے جو شخص قرض کے بار میں لٹ جائے پھر اُس کے ادا کرنے میں (پوری) کوشش کرے پھر ادا کرنے سے پہلے مرجائے تو میں اس کا مددگار ہوں۔ (رواہ احمد باسناد جید و ابو یعلیٰ والطبرانی فی الاوسط)۔

حدیث۔ میمون گردی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں (جو صحابی ہیں) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی عورت سے قلیل یا کثیر مقدار مہر پر نکاح کیا اور اس کے دل میں عورت کا حق (مہر) ادا کرنے کی نیت نہیں (بلکہ محض) دھوکہ دیا۔ پھر بدون ادا کئے ہی مر بھی گیا تو وہ قیامت کے دن زنا کار بن کر خدا کے سامنے جائے گا۔ اور جس شخص نے کسی سے قرض لیا اور اس کے دل میں قرض ادا کرنے کی نیت نہیں (بلکہ محض) دھوکہ سے اس کا مال لے لیا پھر بدون ادا کئے ہی مر بھی گیا تو وہ خدا کے سامنے چور بن کر جائے گا۔ (رواہ الطبرانی فی الصغیر والاوسط ورواہ ثقافہ)۔

حدیث۔ عمر بن شریف اپنے باپ سے (جو صحابی ہیں) روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہوت والے کا مال اُس کی آبر و اور مال کو حلال کر دیتا ہے۔ (رواہ ابن حبان فی صحیحہ والحاکم وقال صحیح الاسناد)۔

(ف) یعنی جو شخص قرض ادا کرنے پر قادر ہو۔ اور پھر بھی ادا نہ کرے تو قرض خواہ اُس کی آبر و ریزی کر سکتا اور بُرا بھلا کہہ سکتا اور لوگوں میں اس کی بد معاںگی مشہور کر سکتا ہے۔ اور جس طریقہ سے ممکن ہو ظاہر آیا چھپ کر اپنا حق اُس سے وصول کر سکتا ہے۔

حدیث۔ ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حق تعالیٰ تین شخصوں سے بہت نفرت کرتے ہیں۔ ایک بڈھار ناکار۔ دوسرے مفلس تکبر کرنے والا۔ تیسرے مالدار ظالم (جو قرض خواہ ہوں پر مال مٹول کر کے

لے پوری
کوشش کرنا
مطلب ہے
کہ جو شخص قرض
کے علاوہ اور
کسی چیز میں
صحت نہ کرے
اور جو ضرورت
میں بھی
حق المقدور
کفایت کرے
پیسے بچائے
اور قرض لو
کو دے
نہ اپنے گھر
میں بھی جو
چیزیں نہایت
ضروری ہوں
انکے علاوہ
اور کچھ بھی
نہ رکھے اتنی
کوشش کرے
باوجود اگر قرض
نہ ادا ہو سکے
تو اس کیلئے
یہ وعدہ ہے
جو حدیث میں
ذکر کیا گیا

ظلم کرتا ہے۔) رواہ ابن خزیمہ فی صحیحہ و ابوداؤد والنسائی والترمذی وابن حبان والحاکم وصحیحہ۔

باب ۳۲

دُعَاءِ اَدَاۃِ قَرْض

سی و چہار

حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مکاتب آیا اور کہنے لگا کہ میں کتابت کی رقم ادا کرنے سے عاجز ہو گیا ہوں میری امداد کیجئے۔ فرمایا کہ میں تجھ کو چند کلمات (کی دعا) نہ بتلا دوں جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلائی ہے اگر تیرے اوپر کوہِ ثبیر کی برابر بھی قرض ہو گا حق تعالیٰ ادا کر دیں گے۔ یوں کہا کہ اَللّٰهُمَّ اَكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَ اَعْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ (رواہ الترمذی واللفظ لہ وقال حسن غریب والحاکم وقال صحیح الاسناد)۔

حدیث انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل سے فرمایا کہ میں تم کو ایسی دعا نہ بتلا دوں کہ اگر تمھارے اوپر پہاڑ کے برابر قرض ہو تو اس کو بھی حق تعالیٰ ادا کر دیں گے۔ یوں کہا کہ اَللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَ تُعْزِمُنْ تَشَاءُ وَ تَنْزِلُ مَنْ تَشَاءُ بِیَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَّحْمٰنُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَ رَحِيْمٌ هُمَا تُعْطِيْهِمَا مَنْ تَشَاءُ وَ تَنْزِعُ مِنْهُمَا مَنْ تَشَاءُ اَرْحَمُنِيْ رَحْمَةً تُعْزِمُنِيْ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ۔ (رواہ الطبرانی فی الصغیر باسناد جید)

تمام شدہ ہشتی زیور حصہ پنجم میں ختم

۱۵ یہ دعا بارہا کی آزمائی ہوئی ہے اور بہت کامیاب ہے۔ البتہ خدا پر بھروسہ اور اعتقاد ہو نا ضروری ہے ۱۲ یہ عامی نہایت عجیب ہے۔ متعدد بزرگوں نے اسے آزمایا ہے بجز اللہ سب کو کامیابی ہوئی ہے۔ احادیث میں ان دونوں دعاؤں کے لئے کوئی وقت یا عدد مقرر نہیں کیا گیا لہذا کم از کم ہر نماز کے بعد تین مرتبہ پڑھ لینا چاہئے۔ جو وقت کمال سکے اس سے زائد پڑھ سکتے ہیں یا وقت مقرر کر کے پڑھ سکتے ہیں ۱۲۔

دستور العمل تدریس حصہ چہارم و پنجم

(۱) ان دو حصوں میں نکاح اور طلاق اور ان کے تعلق کے مسئلے اور معاملات خرید و فروخت وغیرہ کے مسائل بیان کئے گئے ہیں اور چونکہ اہل حقوق کے حقوق ادا کرنے اور قرآن مجید کے صحیح پڑھنے کا واجب ہونا فقہ کی کتابوں میں اجمالاً مذکور ہے اسلئے ان دونوں کے احکام بھی اوپر کے مسئلوں کے علاوہ ان میں شامل کیے گئے ہیں۔

(۲) ان دو حصوں کے مسئلے کسی قدر باریک ہیں۔ اگر کم عمری یا کم فہمی کی وجہ سے باوجود سمجھانے کے بھی اچھی طرح نہ سمجھ سکیں تو مناسب ہے کہ تیسرے حصہ کے بعد ان دونوں کی جگہ چھٹا حصہ وغیرہ پڑھادیں پھر سمجھ زیادہ ہو جانے کے بعد ان دونوں کو پڑھادیں۔

(۳) مسئلوں کا سختی پر لکھنا اور جو مسئلہ شرمناک آخر حصہ چہارم میں بذیل سرخی "مسائل خیل کے پڑھانے کا طریقہ" درج ہیں ان کو چھوڑ دینا اور پھر موقع سے دوسرے وقت سمجھا دینا اور امتحان لینے رہنا اور پڑھے ہوئے مسئلوں کے خلاف کرنے کی صورت میں روک ٹوک کر کے مسائل کے موافق عمل کرنے کی تاکید رکھنا وغیرہ۔ یہ سب امور جیسے پہلے حصوں میں تھے اسی طرح ان دونوں میں بھی خیال رکھیں۔

(۴) نکاح خواں قاضی اگر نکاح کے مسائل یاد کر لیں تو نکاح پڑھانے میں غلطیاں نہ کریں اور جو عورتیں یہ مسائل جان لیں وہ اپنے ان پڑھ شوہروں کو بھی سمجھا دیں۔ تاکہ دونوں میاں بی بی نکاح میں فرق پڑنے کے گناہ سے بچیں۔ (۵) قرآن مجید کے صحیح پڑھنے کے قاعدوں کی عادت ڈالنے میں بہت ہی کوشش کریں کہ قرآن مجید کے غلط پڑھنے کے گناہ سے محفوظ رہیں۔ (۶) حقداروں کے حقوق کا بھی خیال کم ہوتا ہے اسلئے اسکی بھی دیکھ بھال کھیں (۷) معاملات کے اکثر مسائل میں بے احتیاطی کر نیسے حق العباد کا مواخذہ ہوتا ہے اور روزی حرام ہو جاتی ہے جسکے کھانے سے نیک کاموں میں مستی اور بُرے کاموں کی رغبت پیدا ہوتی ہے۔ اسواسلئے ان مسئلوں کے سمجھانے میں اور ان کے موافق عمل کرنے میں بڑی کوشش کرنی چاہئے گھر میں اور محلے میں جو لوگ ان پڑھ ہوں ان کو بھی کبھی بھی یہ مسئلے سناسنا کر سمجھا دیا کریں تو نہایت ہی ثواب اور نفع حاصل ہوگا۔ (داشرف علی عفی عنہ)

فہرست مضامین بہشتی زیور نور محمدی حصہ ششم مکمل و مدلل

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۲	شرع کے وافی شادی کا ایک نیا قصہ	۱	فہرست مضامین کتاب ہذا
۴۳	یومہ کے نکاح کا بیان		پہلا باب اُن رسموں کے بیان میں جن کو کرنے والے
	تیسرا باب اُن رسموں کے بیان میں جن کو لوگ	۲	بھی گناہ سمجھتے ہیں مگر مابہک جانتے ہیں
۴۵	ثواب اور دین کی بات سمجھ کر کرتے ہیں۔	۲	نائج کا بیان
"	فاتحہ و غیرہ کا بیان	۴	گناہ کرنے اور تصویروں کے رکھنے کا بیان
۵۰	ان رسموں کا بیان جو کسی کے مرنے میں ہوتی ہیں	۵	آتش بازی کا بیان
۵۴	رمضان شریف کی بعض رسموں کا بیان	"	شہر نچ و تاش و گنجدہ و چوسرا و کنگو سے وغیرہ کا بیان
۵۵	عید کی رسموں کا بیان	"	بچوں کی ماہری رکھولے یعنی بیچ میں سے سر
"	بقرب عید کی رسموں کا بیان	"	کھلانے کا بیان
"	ذیقعدہ اور صفر کی رسموں کا بیان	۶	باب دوم اُن رسموں کا بیان جن کو لوگ جاننا سمجھتے ہیں
	ربیع الاول یا اور کسی وقت میں مولودوں کی	"	بچہ پیدا ہونے کی رسموں کا بیان
۵۶	کا بیان	۱۱	عقیقہ کی رسموں کا بیان
۵۷	رجب کی رسموں کا بیان	۱۳	غصہ کی رسموں کا بیان
"	شب بارات کا حلوا اور عرم کا کچھلا اور شربت	۱۴	مکتب یعنی بسم اللہ کی رسموں کا بیان
۵۸	جبرکات کی زیارت کے وقت آگیا ہونا	۱۵	تقریبوں میں عورتوں کے چلنے اور جمع ہونے کا بیان
	بہشتی جو ہر صبر اولی بہشتی زیور حصہ ششم (دین)	۱۸	منگنی کی رسموں کا بیان
	یہاں ہی باتیں پیدا کرنے کی برائی اور جاہلیت کا	۲۱	بیابہ کی رسموں کا بیان
۵۹	رسموں کے معنی ہونے کا بیان	۳۸	مہر زیادہ بڑھانے کا بیان
۶۴	خیمہ ثانیہ حصہ ششم بہشتی زیور حصہ ششم (دین)	۳۹	حضرت فاطمہ زہراؑ کے نکاح و مہر و حیر و غیرہ کا بیان
۷۸	و سوال اعلیٰ درجہ و ارجائی حالت حصہ ششم	۴۱	حضرت علیؑ علیہ وسلم کی بیبیوں کا بیان

نور محمد، اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب آرام باغ، کراچی

نور محمدی ہشتی زبور کا چٹا حصہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رُسُوم کے بیان میں

بُری رسموں کا بیان اور اُن میں کئی باب ہیں

پہلا باب اُن رسموں کے بیان میں جن کو کرنے والے بھی گناہ سمجھتے ہیں مگر ہلکے جاتے ہیں

اس میں کئی باتوں کا بیان ہے۔ بیاہ شادی میں ناچ باجے کا ہونا، آتش بازی کا چھوڑنا، بچوں کی باہرئی رکھنا۔ تصویر رکھنا، گستاخانہ ہم ہر ایک رسم کو الگ الگ بیان کرتے ہیں۔

ناچ کا بیان

شادیوں میں دو طرح پر ناچ ہوتا ہے۔ ایک تو رنڈی وغیرہ کا ناچ جو مردانے میں کرایا جاتا ہے۔ دوسرا وہ ناچ جو خاص عورتوں کی محفل میں ہوتا ہے کہ کوئی ڈومنی، میراسن وغیرہ ناچتی ہے اور کوٹھا کروغرو منکاچٹکا کر تراشا کرتی ہے۔ یہ دونوں حرام اور ناجائز ہیں۔ رنڈی کے ناچ میں جو گناہ اور خرابیاں ہیں اُن کو سب جانتے ہیں کہ نامحرم عورت کو سب مرد دیکھتے ہیں۔ یہ آنکھ کا زنا ہے۔ اس کے بولنے اور گانے کی آواز سنتے ہیں۔ یہ کان کا زنا ہے اُس سے باتیں کرتے ہیں یہ نہان کا زنا ہے اُس کی طرف رغبت ہوتی ہے یہ دل کا زنا ہے۔ جو زیادہ بے حیا ہیں اُس کو ہاتھ بھی لگاتے ہیں۔ یہ ہاتھ کا زنا ہے۔ اس کی طرف چل کر جاتے ہیں یہ پاؤں کا زنا ہے بعضے ہکاری بھی کرتے ہیں یہ تو اصل زنا ہے حدیث شریف میں یہ مضمون صاف صاف آگیا ہے کہ جس طرح بدکاری زنا ہے اسی طرح

مہ کے سے کام کرنے لگیں یا نفسانی خواہشوں کے موافق کام کریں یا لباس اور یلباس میں ایسے سادات اختیار کریں جن میں فضول خرچی اور اسراف ہو یا فقر کے لئے اپنے حقوق بڑھائیں جن کے سبب امور غلط و معاصی ہو جائیں۔ اس حصہ میں ماسی و دوسری قسم کی رسموں کا تفصیلی بیان ہے ۱۲ راخو از حجۃ خدا ہے حصہ ۱) حصہ یعنی سر کے درمیان کے بالوں کا شڈ وادینام ۱۴ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کتب علی ابن آدم نصیۃ من الزنا فہو یدرک ذلک لا یحذر العینان زنا ہما النظر و الاذان زنا ہما الاستماع و اللسان زنا ہما الکلام و الید زنا ہما البطش و الرجل زنا ہما

عمر و انقلاب ہوی و دینی و یصدق ذلک الفرج اولی ذہب الحدیث از رواہ مسلم و ترمذی و ابن ماجہ

عہ معلوم کرنا چاہئے
کہ میں تاہر کیسے
ہی چھ بدن انسان
کچھ دل سزا ہے ان کا
بالغات اور سب پہلے
قدر کیا چاہو اللہ اللہ
میں اپنی کے مباح اور
اشارات ہو کر تے ہیں
رسموں کے پید ہونے کو
اسباب میں مثلاً عمار کا
آنکھ مشہور کرنا یا انہوں
جو خدا کا اہام بن کر نواز
نعلی سے خدا سے بید کیا
ہو کر گول ہیں رسموں کے
پھیلنے کے مختلف باب
ہوتے ہیں کسی باؤشا کی
پیروی یا ولی شہادت
وغیرہ۔ اور عمل طریقے
اپنی اصل حالت میں
درست ہوتے ہیں ان
سے عذر و تاہر کی حفاظت
اور مکمل نظری یا عملی
مائل ہوتا ہو اور ان
کے نہ ہونے سے اکثر لوگ
بہائم طبع ہو جاتے ہیں
لیکن ان رسموں میں
کبھی کبھی باطل چیزیں بھی
شامل ہو جاتی ہیں جیسے
کچھ خاندان کو ریاست کی
جائے، ان پر جرنی ریکی
غالب آجائیں اور وہ کلی
مصلحتوں کی خیال نہ کریں
جس کی وجہ سے دہڑتی
اور غضب وغیرہ دیکھیں

آنکھ سے دیکھنا، کان سے سُننا، پاؤں سے چلنا وغیرہ ان سب باتوں سے زنا کا گناہ ہوتا ہے۔ پھر گناہ کو کھلم کھلا کر ناشرعیّت میں لاؤ بھی بُرا ہے۔ حدیث شریف میں یہ مضمون آیا ہے کہ جب کبھی کسی قوم میں بے حیائی اور فحش اتنا پھیل جائے کہ لوگ کھلم کھلا کرنے لگیں تو ضرور ان میں طاعون اور ایسی ایسی بیماریاں پھیل پڑتی ہیں کہ اُن کے بزرگوں میں کبھی نہیں ہوتیں۔ اب سمجھو کہ جب یہ نالچ ایسی بُری چیز ہے تو بعض آدمی جو شادی کے موقع پر اُس کا سامان کرتے ہیں یا دوسری طرف والوں پر تقاضا کرتے ہیں۔ یہ تو کس قدر گنہگار ہوتے ہیں۔ بلکہ یہ محفل کرانے والا جننے آدمیوں کو گناہ کی طرف بلاتا ہے جس قدر جدا جدا سب کو گناہ ہوتا ہے وہ سب ملا کر اس اکیلے کو اتنا بڑا گناہ ہو گا۔ مثلاً فرض کرو کہ مجلس میں شو آدمی آئے تو جتنا گناہ ہر ہر آدمی کو ہوا وہ سب اس اکیلے کو ہوا یعنی مجلس کرنے والے کو پورے تنہا آدمیوں کا گناہ ہوا۔ بلکہ اس کی دیکھا دیکھی جو کوئی جب کبھی ایسا جلسہ کرے گا اُس کا گناہ بھی اس کو ہو گا۔ بلکہ اس کے مرنے کے بعد بھی جب تک اُس کا بنیاد ڈالا ہوا سلسلہ چلے گا اُس وقت تک برابر اس کے نامہ اعمال میں گناہ بڑھتا رہے گا پھر اُس مجلس میں باجہ کا جب بھی بیدھڑک بجا یا جاتا رہے جیسے طبلہ سازنگی وغیرہ۔ یہ بھی ایک گناہ ہوا۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھ کو میرے پروردگار نے ان باجوں کے مٹانے کا حکم دیا ہے خیال کرنے کی رات ہے کہ جس کو مٹانے کے لئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاویں، اُس کے رونق دینے والے کے گناہ کا کیا ٹھکانا۔ اور دنیا کا نقصان اس میں عورتوں کے لئے یہ ہے کہ بعض دفعہ اُن کے شوہر کی یا دولہا کی طبیعت ناچنے والی پر آجاتی ہے اور اپنی بی بی سے دل ہٹ جاتا ہے یہ ساری عمر روتی ہیں۔ پھر غضب یہ کہ اُس کو نامودی اور آبرو کا سبب جانتی ہیں اور اس کے نہ ہونے کو ذلت اور شادی کی بے رونقی جانتی ہیں اور گناہ پر فخر کرنا اور گناہ نہ کرنے کو بے عزتی سمجھنا۔ اس سے ایمان اخصت ہو جاتا ہے تو دیکھو یہ کتنا بڑا گناہ ہوا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ لڑکی والا نہیں مانتا بہت مجبور کرتا ہے۔ ان سے پوچھنا چاہئے کہ لڑکی والا اگر یہ زور ڈالے کہ پشتواز پہن کر تم خود ناپو۔ تو کیا لڑکی لینے کے واسطے تم ناپو گے یا غصہ میں درہم درہم ہو کر مرنے مارنے کو تیار ہو جاؤ گے اور لڑکی نہ ملنے کی کچھ پرواہ نہ کرو گے۔ پس مسلمان کا فرض ہے کہ شریعت نے جس کو حرام کیا ہے اس سے اتنی ہی نفرت ہونی چاہئے جتنی اپنی طبیعت کے خلاف کاموں سے ہوتی ہے۔ تو جیسے اُس میں شادی ہونے نہ ہونے کی کچھ پرواہ نہیں ہوتی اسی طرح خلاف شرع کاموں میں صاف جواب دیدینا چاہئے کہ چاہے شادی کرو یا نہ کرو۔ ہم ہرگز نالچ نہ ہونے دیں گے۔ اسی طرح اُس میں شریک بھی نہ ہونا چاہئے۔ نہ دیکھنا چاہئے۔ اب رہ گیا وہ نالچ جو عورتوں میں ہوتا ہے اُس کو بھی ایسا ہی سمجھنا چاہئے خواہ اُس میں دخول وغیرہ کسی قسم کا باجہ ہو یا نہ ہو۔ ہر طرح نالچا ہے کتابوں میں

ماہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال اقر علیہ وسلم اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا معشر المہاجرین خمس خصال اذا ابتلیتم بہن اعوذ باللہ ان تدروہن قلہن العاطشۃ فی قوم قط حتی یطینوا بسا الا فشا فیم الطاعون الا وجامع التی لم یکن مضت فی الخیم الذین مضوا ۱۲۱ رواہ ابن ماجہ ترغیب ترہیب بر حاشیہ مشکوٰۃ ۱۲۲ عن عائشہ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احدث فی امرنا ذنا لیس منہ فمور متفق علیہ ومن ابتدع بدعۃ ضلالہ لا یرضانا اللہ ورسولہ کان علیہ من الاثم مثل اثمتنا من عمل بہا لا ینقص من اوزارہم شیئا رواہ الترمذی ۱۲ مشکوٰۃ ص ۱۲۲ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ عزوجل یبغض رجلا و ہدی للعالمین و امری ان احمی المزامیر و الکفارات یعنی البریۃ و المعافاة و الاوثان التی کانت تعبد فی الجاہلیۃ رواہ احمد فی منہ ۱۲ ص ۱۲۲ بسندہ الی ابی امامۃ عہ لینی ناچے کتابیں

بندروں کے ناج تماشہ تک کو منع لکھا ہے تو آدمیوں کا سچا نا کس طرح بُرا نہ ہوگا۔ پھر یہ کہ کبھی گھر کے مردوں کی بھی نظر پڑتی ہے اور اُس میں وہی خرابیاں ہوتی ہیں جن کا ابھی بیان ہوا۔ کبھی یہ ناچنے والی گاتی بھی ہے اور گھر سے باہر مردوں کے کان میں آواز پہنچتی ہے۔ جب مردوں کو عورت کا گانا سنا گنا ہے تو عورت اس گناہ کی باعث بنی وہ بھی گنہگار ہوگی۔ بعض عورتیں اُس ناچنے والی کے سر پر ٹوپی رکھ دیتی ہیں اور مردوں کی شکل اور وضع بنانا عورتوں کو حرام ہے تو اس گناہ کی نحو کر کرنے والی بھی گنہگار ہوگی۔ اور اگر باجوہ بھی اُس کے ساتھ ہو تو باجوہ کی عیارتی ابھی ہم لکھ چکے ہیں۔ اسی طرح گانا پڑکنا اکثر گانے والی جوان، خوش آواز عشقیہ مضمون یاد رکھنے والی تلاش کی جاتی ہے اور اکثر اس کی آواز غیر مردوں کے کان میں پہنچتی ہے۔ اور اس گناہ کا سبب گھر کی عورتیں ہوتی ہیں۔ اور کبھی کبھی ایسے مضمونوں کے شعروں سے بعضی عورتوں کے دل بھی خراب ہو جاتے ہیں۔ پھر رات بھر یہ شغل رہتا ہے۔ بہت عورتوں کی نمازیں صبح کی غارت ہو جاتی ہیں۔ اس لئے یہ بھی منع ہے۔ غرضیکہ ہر قسم کا ناچ اور راگ باجوہ جو کج عمل ہوا کرتا ہے۔ سب گناہ ہے۔

گناہ پالنے اور تصویروں کے رکھنے کا بیان

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوشاد و فرایا ہے کہ نہیں داخل ہوتے فرشتے (رحمت کے) جس گھر میں گناہ یا تصویر ہو۔ اور فرایا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب سے زیادہ عذاب اللہ تعالیٰ کے نزدیک تصویر بنانے والے کو ہوگا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی بجز ان تینوں غرضوں کے کسی اور طرح گناہ پالے یعنی مواشی کی حفاظت، کھیت کی حفاظت اور شکار کے سوائے اور کسی فائدہ کے لئے گناہ پالے، اُس کے ثواب میں سے ہر روز ایک ایک قیراط گھٹتا رہے گا اور دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ میاں کے یہاں کا قیراط اُحد پہاڑ کے برابر ہوتا ہے۔ ان حدیثوں سے تصویر بنانا۔ تصویر رکھنا، گناہ پالنا سب کا حرام ہونا معلوم ہوتا ہے اس لئے ان باتوں سے بہت بچنا چاہئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بعضی لوگ کیا یا عورتیں جو تصویر دار گڑیاں

م جگہ کوئی پالے گا (ایک قیراط کی ہوگی۔ تصویر ہی کے حکم میں توڑ بھی داخل ہے۔ چنانچہ توڑ کھینچنا اور کھچرانا اور پاس رکھنا یہ سب حرام ہے۔ البتہ اگر شریعت ضرورت پڑے تو مصلحتاً نہیں جیسے حج کے لئے پاسپورٹ حاصل کرتے وقت اگر حکومت فوٹو کی پابندی لگا رہے تو یہ مجبوری میں داخل ہے۔ ممکن یا کپڑے کی زیبائش کے لئے اگر بے جان چیزوں کا فوٹو یا تصویر استعمال کرے تو جائز ہے۔ موجودہ زمانہ میں فن لطیف کی آڑ لے کر اکثر آدمی اسے جائز قرار دیتے ہیں مگر یہ غلط ہے۔ اسلام فن لطیف کو اس حد تک جائز قرار دیتا ہے جہاں تک کہ مفسد کا باب داند نہ ہو۔ جوں ہی مذکورہ دوازہ نظر آتا ہے اسلام وہاں ہر ایک لگا دیتا ہے۔ ایک صاحب فن کے لئے بے جان چیز میں جان ڈالنے کا میدان اتنا وسیع ہے کہ جاندار چیزوں کو بے جان کرنے کی فرصت ہی نہیں مل سکتی ۱۲

۱۱ عن ابی طلحہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تدخل المسکة بیتا ولا تعلق بلباسها ولا تعلق علیہ ۱۲ مشکوٰۃ ص ۳۲ ۱۳ عن عبد اللہ بن مسعود قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ الناس علیہا حد اللہ المصورون متفق علیہ ۱۴ مشکوٰۃ ص ۳۲ ۱۵ عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اثنی علیا الاکلب ما شیتا وضا لقص من عملہ کل یوم قیراطا متفق علیہ مشکوٰۃ ص ۳۲ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتخذ کلبا الاکلب ما شیتا او صیدا وزرع اتقص من اجوک کل یوم قیراطا متفق علیہ مشکوٰۃ ص ۳۲ ان دونوں روایتوں میں اختلاف مکان کی نسبت سے جو یعنی اگر کہ اور مدینہ کی گناہ پالے گا تو اس کے عمل میں جو قیراط کی گئی ہوگی درالہ دوسری

بناتی ہیں، یا ایسی گڑیاں بانار سے منگاتی ہیں اور کھلونے مٹی کے یا مٹھائی کے بچوں کے لئے منگادیتی ہیں یہ منع ہیں۔ اپنے بچوں کو اس سے روکنا چاہئے اور ایسے کھلونے توڑ دینا چاہئیں اور ایسی گڑیاں جلا دینی چاہئیں اسی طرح بعضے لڑکے گتوں کے نیچے پالا کرتے ہیں۔ ماں باپ کو چاہئے کہ ان کو روکیں۔ نہ مانیں تو سختی کریں۔

آتش بازی کا بیان

شبِ ہرات میں یا شادی میں انار پٹا خے یا آتش بازی چھڑانے میں کئی گناہ ہیں اول مال فضول برباد ہونا ہے۔ دوسرا آن شریف میں مال کے فضول اڑانے والوں کو شیطان کا بھائی فرمایا ہے اور ایک آیت میں فرمایا ہے کہ مال فضول اڑانے والوں کو اللہ تعالیٰ نہیں چاہتے یعنی ان سے بیزار ہیں۔ دوسرے ہاتھ پاؤں کے جلنے کا اندیشہ یا مکان میں آگ لگ جانے کا خوف اور اپنی جان یا مال کو ایسی ہلاکت اور خطرے میں ڈالنا خود شرع میں ہر گز ہے۔ تیسرے اکثر لکھے ہوئے کاغذ آتش بازی کے کام میں لاتے ہیں۔ خود حروف بھی ادب کی چیز ہیں۔ اس طرح کے کاموں میں اُن کو لانا منع ہے۔ بلکہ بعض بعض کاغذوں پر قرآن کی آیتیں یا حدیثیں یا نبیوں کے نام لکھے ہوتے ہیں۔ بتلاؤ تو سہی اُن کے ساتھ بے ادبی کرنے کا کتا بڑا وبال ہے۔ تم اپنے بچوں کو ان کاموں کے واسطے کبھی پیسے مت دو۔

شترنج، تاش، گجھ، چوسر، کنکوئے وغیرہ کا بیان

حدیثوں میں شترنج کی بہت ملامت آئی ہے اور تاش، گجھ، چوسر وغیرہ بھی مثل شترنج کے ہیں۔ اس لئے سب منع ہیں اور پھر اُن میں دل اس قدر لگتا ہے کہ اُن کا کھیلنے والا کسی اور کام کا نہیں رہتا اور ایسے شخص کے دین اور دنیا کے بہت سے کاموں میں غفل پڑتا ہے تو جو کام ایسا ہو وہ بُرا کیوں نہ ہوگا۔ یہی حال کنکوئے کا سمجھو کہ یہی خرابیاں اُس میں بھی ہیں۔ بلکہ بعضے لڑکے اُس کے نیچے چھتوں سے گر کر مرتے ہیں۔ غرض تم کو خوب مضبوط رہنا چاہئے اور ہرگز اپنے بچوں کو ایسے کھیل مت کھیلنے دو، نہ ان کو پیسے دو۔

بچوں کی با بری رکھانے کا یعنی بیچ سے سر کھلوانے کا بیان

حدیث شریف میں آیا ہے کہ منع فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرع سے۔ اور قرع کے معنی سے حدیث شریف میں آیا ہے کہ من لثمہ لقمہ فہو منہم چنانچہ با بری رکھانا یا انگریزی بال رکھوانا دونوں منع ہیں عورتوں کا انگریزی بال رکھوانا یا بٹار رکھوانا یا بے دین عورتوں کی طرح مانگ پی کرنا سب ناجائز ہے اسی طرح بچوں کے بال بے دینوں کی طرح کٹوانے سے اس کا گناہ والہیہ بر پڑے گا۔ ہر قوم اپنی تہذیب کو اونچا دیکھنا چاہتی ہے۔ اس لئے اپنی تہذیب کی تبلیغ و اشاعت کرنی چاہئے نہ کہ بے دینوں کی تہذیب کو خود

م ہی اختیار کر لے۔ اس سے ذہن میں ایک قسم کی ہستی پیدا ہو جاتی ہے اور احساس کمتری پیدا ہوتا ہے۔

لعنہ ان البذرین
کالا اثران الطیثین
لعنہ ان لا یحسب
المسرفین ۱۲
لعنہ لا تقوا بایہکم
الی التملکۃ ۱۳

لعنہ عن علی ابنہ کذا
یقول الشطرخ میر

الاعاجم وعن ابن

شہاب ان ابی اموی

الاشعری قال لا یحب

بالشطرخ الاغالی و

عزادہ سئل عن لعب

الشطرخ فقال ہی من

الباطل ولا یحب اللہ

الباطل روی البیہقی

الاحادیث الثلثۃ فی

شعب الایمان ۱۲

مشکوٰۃ ص ۳۳

لعنہ یعنی شترنج

کے وہ کھلونے جو جاننا

کی صورت پر ہوں۔

عمہ حضرت عائشہ

صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ

عنها کی گزافوں کا ذکر

احادیث میں آتا ہے

مگر وہ گڑیاں فضول

ہیں تھیں اور بعض

علماء فرماتے ہیں کہ اگر

وہ تصویر دار بھی رہی

ہوں تو وہ اس حکم سے

پہلے تھیں جب حضور

صلی اللہ علیہ وسلم نے

تصویر بنانے کی ملامت

فرمائی ۱۲ ۴

عربی میں یہ ہیں کہ کہیں سے سُرُنڈوائے اور کہیں سے چھوڑ دے۔

دوسرا باب ان رسموں کے بیان میں جن کو لوگ جاز سمجھتے ہیں

جتنی رسمیں دنیا میں آگئے کے وقت سے مرے دم تک کی جاتی ہیں ان میں سے اکثر بلکہ تمام رسمیں اسی قسم سے ہیں جو بڑے بڑے سمجھدار اور عقلمند لوگوں میں طوفانِ عام کی طرح پھیل رہی ہیں جن کی نسبت لوگوں کا یہ خیال ہے کہ اس میں گناہ کی کوئی بات ہے۔ مرد اور عورتیں جمع ہوتی ہیں۔ کچھ کھانا پلانا ہوتا ہے، کچھ دینا دلانا ہوتا ہے کوئی ناچ نہیں رنگ نہیں، راگ باجہ نہیں، پھر اس میں شرع کے خلاف ہونے کی کیا بات ہے جس سے روکا جائے۔ اس غلط گمان کی وجہ صوفیہ ہوئی کہ عام دستور و دلچ ہو جانے کی وجہ سے عقل پر پردے پڑ گئے۔ اس لئے ان رسموں کے اندر جو خرابیاں اور بار بربزائیاں ہیں وہاں تک عقل کو رسائی نہیں ہوتی جیسے کوئی نادان تچہ مٹھائی کا مزہ اور رنگ دیکھ کر سمجھتا ہے کہ یہ تو بڑی اچھی چیز ہے اور اس نقصان اور خرابیوں پر نظر نہیں کرتا جو اسکے کھانے سے پیدا ہوں گی جن کو ماں باپ سمجھتے ہیں اور اسی کی وجہ سے اُس کو روکتے ہیں۔ اور وہ بچہ اُن خیر خواہوں کو اپنا دشمن سمجھتا ہے۔ حالانکہ اُن رسموں میں جو خرابیاں ہیں وہ ایسی زیادہ باریک اور پوشیدہ بھی نہیں بلکہ ہر شخص اُن رسموں کی وجہ سے پریشان اور تنگ ہے اور ہر شخص چاہتا ہے اگر یہ رسمیں نہ ہوتیں تو بڑا اچھا ہوتا۔ لیکن دستور پڑ جانے کی وجہ سے سب خوشی خوشی کرتے ہیں اور یہ کسی کی بھی ہمت نہیں ہوتی کہ سب کو ایک دم سے چھوڑ دیں بلکہ طرہ یہ کہ سمجھاؤ تو لے لے نا خوش ہونے ہیں غرضیکہ ہم ہر رسم کی خرابیاں بتھیں سمجھائے دیتے ہیں تاکہ ان خرافات کا گناہ ہونا سمجھیں آجائے اور ہندوستان کی یہ بلا دور ہو کر کافو ہو جائے۔ ہر مسلمان مرد و عورت کو لازم ہے کہ ان سب بیہودہ رسموں کے مٹانے پر ہمت باندھے اور دل جان سے کوشش کرے کہ ایک رسم بھی باقی نہ رہے اور جس طرح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں بالکل سادگی سے سیدھے سادے طور پر کام ہوا کرتے تھے اُس کے موافق اب پھر ہونے لگیں جو بیبیاں اور جو مرد یہ کوشش کرینگے اُن کو بڑا ثواب ملے گا حدیث شریف میں آیا ہے کہ سنت کا طریقہ مٹ جانے کے بعد جو کوئی زندہ کر دیتا ہے اُس کو ستون شہیدوں کا ثواب ملتا ہے چونکہ ساری رسمیں مٹھائے ہی متعلق ہیں۔ اس لئے تم اگر ذرا بھی کوشش کرو گی تو بڑی جلدی اثر ہو گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

بچہ پیدا ہونے کی رسموں کا بیان

۱۔ یہ ضروری سمجھا جاتا ہے کہ جہاں تک ہو سکے پہلا بچہ باپ ہی کے گھر ہونا چاہئے جس سے بعض وقت قریب زمانہ تولد میں بھیجنے کی پابندی میں یہ بھی تمیز نہیں رہتی کہ یہ سفر کے قابل ہے یا نہیں جس سے

یعنی جاتی رہے
بافتا ہو جائے کافور
چونکہ بہت جلد آڑ
جاتی ہے اس لئے
ختم ہو جانے والی چیز
کو کافور سے تشبیہ

دیتے ہیں ۱۲

یعنی

پیدا نش ۱۲

بعض اوقات کوئی بیماری ہو جاتی ہے جمل کو نقصان پہنچ جاتا ہے۔ مزاج میں ایسا تغیر اور مکان ہو جانا ہے کہ اُس کو اور نہ سچے کو مدت تک ٹھگتا پڑتا ہے بلکہ تجرب کار لوگ کہتے ہیں کہ اکثر بیماریاں بچوں کو زمانہ حمل کی بے احتیاطیوں سے ہوتی ہیں غرض کہ دو جانوں کا نقصان اس میں پیش آتا ہے۔ پھر یہ کہ ایک غیر ضروری بات کی اس قدر باندی کہ کسی طرح ملنے ہی نہ پائے۔ اپنی طرف سے ایک نئی شریعت بنا لے خصوصاً جبکہ اُس کے ساتھ یہ بھی عقیدہ ہو کہ اس کے خلاف کرنے سے کوئی نحوست ہوگی یا ہماری بدنامی ہوگی۔ نحوست کا عقیدہ تو بالکل ہی شرک ہے۔ کیونکہ نفع نقصان پہنچانے والا فقط اللہ ہے۔ تو جب کسی چیز کو منحوس سمجھا اور یہ جانا کہ اس سے نقصان ہوگا تو یہ شرک ہو گیا اسی واسطے حدیث شریف میں آیا ہے کہ بدشگون کوئی کوئی چیز نہیں۔ اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ ٹونا، ٹوٹکا شرک ہے۔ اور بدنامی کا اندیشہ کرنا تکبر کی وجہ سے ہوتا ہے اور تکبر کا حرام ہونا صاف صاف قرآن مجید اور حدیث شریف میں مذکور ہے اور اکثر خرابیاں اور پریشانیاں اسی تنگ و ناموس ہی کی بدولت گلے کا بار ہو گئی ہیں۔

۳۔ بعض جگہ پیدا ہونے سے پہلے چھاج یعنی سوپ یا چھلنی میں کچھ اناج اور سوا پیسہ مشکل کشا کے نام کا روکھا جاتا ہے۔ یہ کھلا ہوا شرک ہے۔ اور بعضی جگہ یہ دستور ہے کہ جب عورت پہلے پہل حاملہ ہوتی ہے کبھی پانچویں مہینے، کبھی ساتویں مہینے، کبھی نویں مہینے گو دبھری جاتی ہے یعنی سات قسم کے میوے ایک پوٹلی میں باندھ کر حاملہ عورت کی گود میں رکھتی ہیں اور پیچیری اور گلے پکا کر رتجگا کرتی ہیں۔ اور جس کا پہلا بچہ ضائع ہو جاتا ہے اُس کے لئے یہ رسم نہیں ہوتی، یہ بھی خواہ مخواہ کی پابندی اور شگون ہے جس کی بُرائی جا بجا پڑھ چکی ہو۔ اور بعضی جگہ زچہ کے پاس تلوار یا چھری حفاظتِ بلیات کے واسطے رکھ دیتی ہیں۔ یہ بھی محض ٹوٹکا اور شرک کی بات ہے۔

۴۔ پیدا ہونے کے بعد گھر والوں کے ساتھ کنبے کی عورتیں بطور نہوتے کے کچھ جمع کر کے دانی کو دیتی ہیں اور ہاتھ میں نہیں دیتیں۔ بلکہ ٹھیکرے میں ڈالتی ہیں۔ بھلا یہ دینے کا کوئی معقول طریقہ ہے کہ ہاتھ کو چھوڑ کر ٹھیکرے میں ڈالا جائے۔ اور اگر ٹھیکرے میں نہ ڈالیں ہاتھ ہی میں دیں تب بھی غور کرنے کی بات ہے کہ لین دینے والیوں کا مقصود اور نیت کیا ہے جس وقت یہ رسم ایجا دہونی ہوگی اُس وقت کی تو خیر نہیں کہ کیا مصلحت ہو شاید خوشی کی وجہ سے ہو کہ سب عزیزوں کا دل خوش ہوا ہو، بطور انعام کے کچھ کچھ دیدیا سگراں تو یقینی بات ہے کہ خوشی ہو نہ ہو، دل چاہے نہ چاہے دینا ہی پڑتا ہے کنبے کی بعض عورتیں نہایت مفلس اور غریب ہوتی ہیں اُن کو بھی ہلا دے پر ہلا دے بھیج کر ہلایا جاتا ہے۔ اگر نہ جاتیں تو تمام عمر شکایت رہے۔ اگر جاتیں تو اٹھتی پھرتی کا انتظام کر کے لیجائیں۔ نہیں تو بیبیوں میں سخت ذلت اور شرمندگی سر

۱۔ عن ابی ہریرۃ

قال سمعت رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم یقول

لا طہور الا حریث ۱۲۔

مشکوٰۃ ص ۲۲۲

۲۔ عن عبد اللہ

بن مسعود عن رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قال الطہور شرک قال

ثلاثاً الحدیث

ابو داؤد والترمذی ۱۳۔

۳۔ انہ لا یجب

المسکبر من سورۃ

نخل رکوع ۳

فلینس مثنوی الشکرین

رسورۃ نخل رکوع ۱۲

۴۔ عن ابن مسعود

قال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم

لا یدخل الجنۃ من

کان فی قلبہ شقال

ذرة من کبر رواہ سلم

۱۲ مشکوٰۃ ص ۲۳۳

عن ابن عمر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من لبس ثوب شہرہ
فی الدنیا البسہ اللہ ثوب
مذللہ لیم العقیاتہ رواہ
احمد و ابوداؤد و مشکوٰۃ
عن ابی ذر
عن عبد اللہ بن علی بن
علیہ وسلم قال من لبس ثوب
شہرہ اعرض اللہ عنہ
یعنی نہ وضعہ عن
رأسہ و عن عنہا نہ
قال من لبس ثوب شہرہ
البسہ اللہ ثوباً لیم العقیاتہ
ثم الہب فی النار و من
لبسہ لیم العقیاتہ فہو فہم و
وزین فی جامعہ تخریب
و ترجمہ مشکوٰۃ ج ۲
کے لایکل مال لعل
مسلم الاطیب فیہ منہ
عن ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من لبس ثوب
لا یکان و لا اکل
طعامہا قال الامام
احمد یعنی المتعاضدین
بالضیاق فخر و دیار
رواہ البیہقی ۱۲
مشکوٰۃ ج ۳
کے لایکل مال لعل
النامی و ترجمہ مشکوٰۃ
عن محمد بن
عمر بن عبد اللہ بن
علیہ وسلم فرغہ راسہ

غرض جاؤ اور جبراً قہراً دے کر آؤ۔ یہ کیسا اندھیر ہے کہ گھر بلا کر لوٹا جاتا ہے خوشی کی جگہ بعضوں کو تو پورا جبر
گدڑتا ہے خود ہی انصاف کر دے کہ یہ کیسا ہے اور اس طرح مال کا خرچ کرنا اور لینے والی کو یا گھر والوں کو اس
لینے دینے کا سبب بننا کہاں جائز ہے کیونکہ دینے والی کی نیت تو محض اپنی بڑائی اور نیک نامی ہے جس کی نسبت
حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی شہرت کا کپڑا پہنے قیامت میں اللہ تعالیٰ اس کو ذلت کا لباس پہنائیں گے
یعنی جو کپڑا خاص شہرت اور ناموری کے لئے پہنا جائے اس پر یہ عذاب ہوگا۔ تو معلوم ہوا کہ شہرت و ناموری
کے لئے کوئی کام کرنا جائز نہیں یہاں تو خاص یہی نیت ہوتی ہے کہ دیکھنے والے کہیں گے کہ فلانی نے اتنا
ورنہ مطعون کریں گے۔ نام رکھیں گے کہ فلانی ایسی کنجوس ہے جس سے ایک ٹکڑا بھی نہ دیا گیا خالی غولی آکے ٹھونٹ
ایسی بیچھکتی ایسے آنے ہی کی کیا ضرورت تھی۔ دینے والی کو تو یہ گناہ ہوئے۔ اب لینے والی کو سنئے حدیث
شریف میں آیا ہے کسی مسلمان کا مال بدون اس کی دلی خوشی کے حلال نہیں سو جب کسی نے جبراً اگر ہت سے مال
لینے کا گناہ ہوا۔ اگر دینے والی کھاتی پیتی اور مال داتا ہے اور اس پر جبر بھی نہیں گذرا۔ مگر غرض تو اس کی بھی یہی
شیخی اور فخر کرنا ہے جس کی نسبت حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کی عت
قبول کرنے سے منع فرمایا ہے جو فخر کے لئے کھانا کھلائیں۔ غرض کہ ایسے کا کھانا کھانا یا اس کی چیز لینا بھی منع ہو
غرض کہ لینے والی بھی گناہ سے بچتی۔ اب گھر والوں کو دیکھو۔ وہی لوگ بلا بلا کر اُن گناہوں کے سبب ہوئے
تو وہ بھی گنہگار ہوئے غرض کہ اچھا نیوٹہ ہوا کہ سب کو گناہ میں نیوٹہ دیا اور اس نیوٹہ کی رسم میں جو اکثر تقریباً
میں ادا کی جاتی ہے۔ ان خرابیوں کے سوا ایک اور بھی خرابی ہے وہ یہ کہ جو کچھ نیوٹہ آتا ہے وہ سب اپنے فتنے
قرض چھو جاتا ہے اور قرض کا بلا ضرورت لینا منع ہے۔ پھر قرض کا حکم یہ ہے کہ جب کبھی اپنے پاس ہوا دکر دینا
ضروری ہے اور یہاں یہ انتظار کرنا بڑا ہے کہ اس کے یہاں بھی جب کبھی کوئی کام ہو تب ادا کیا جائے۔ اور اگر
کوئی شخص نیوٹے کا بدلہ ایک ہی آدھ دن کے بعد دینے لگے تو ہرگز کوئی قبول نہ کرے یہ دوسرا گناہ ہوا اور
قرض کا حکم یہ ہے کہ گنجائش ہو تو ادا کر دو نہ پاس ہونے دو جب ہوگا دے دیا جائیگا۔ یہاں یہ حال ہے کہ پاس
ہو یا نہ ہو قرض دام لے کر گروسی دیکر ہزار فکر کر کے لاؤ اور ضرور دو۔ پس تنوں حکموں میں شریعت کی رعایت
ہوتی۔ اس لئے نیوٹے کی رسم جس کا آج کل دستور ہے جائز نہیں ہے۔ نہ کسی کا کچھ لو اور نہ دو۔ دیکھو تو کہ اس
میں خدا اور رسول کی خوشنودگی و راحت و آرام کتنی بڑی ہے۔ اسی طرح بچے کے کان میں اذان دینے کے
وقت گڑ یا بناشے کی تقسیم کا پابند ہو جانا بالکل مشرع کی حد سے نکلنا ہے۔ ۴۔ پھر نائن کو دینے کا کچھ

۴۔ الی السراشم و منع راحۃ علی جہت فقال سبحان اللہ ما ازل من التشریف فکنتا و فرخنا فلما کان من الغد سالہ۔ یا رسول اللہ ما هذا التشریف
الذی نزل فقال والذی نفسی بیدہ لو ان رجلاً قتل فی سبیل اللہ ثم اُجی تم قتل و علیہ دین ما دخل الجنة ۱۲ جمع الفوائد ص ۲۵۳ ج ۱

اناج ڈال کر سارے کنبے میں بچے کا سلام کہنے جاتی ہے اور وہاں سب عورتیں اس کو اناج دیتی ہیں۔ اس میں بھی وہی خیالات اور نیتیں ہیں جو ابھی اوپر بیان ہوئیں اس لئے اسکو بھی چھوڑنا چاہئے۔ (۵) گھر پر سب کمینوں کو حق دیا جاتا ہے جن کو چھتیس گنا نہ کہتے ہیں۔ ان میں بعض لوگ خدمت گزار ہیں ان کو تو حق سمجھ کر یا انعام سمجھ کر دیا جائے تو مضائقہ نہیں بلکہ بہتر ہے مگر یہ ضرور ہے کہ اپنے مقدور کا لحاظ رکھے۔ یہ نہ کہے کہ خواہی مخواہی قرض لے چاہے سودی ملے مگر قرض ضرور لیوے۔ اپنی زمین باغ کو بیچنا پڑے یا کچھ گروی رکھے۔ اگر ایسا کرے تو نام و نمود کی نیت ہونے یا بلا ضرورت قرض لینے اور سود دینے کی وجہ سے جو کہ گناہ میں سود لینے کے برابر یا اکثر یا فخر کی نیت ہونے کی وجہ سے ضرور گنہگار ہوگی۔ خیر یہ تو خدمت گزاروں کے انعام میں گفت گو تھی۔ بعض وہ کمین ہیں جو کسی مصروف کے نہیں نہ وہ کوئی خدمت کریں نہ کسی کام آئیں نہ ان سے کوئی ضرورت پڑے مگر قرض خواہوں سے بڑھ کر تقاضا کرنے کو موجود۔ اور خواہی مخواہی ان کا دینا ضرور۔ اس میں بھی جو خرابیاں اور جو گناہ دینے لینے والوں کے حق میں ہیں ان کا بیان اوپر آچکا ہے دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ پھر جب ان کا کوئی حق نہیں تو ان کو دنیا محض احسان اور انعام ہے اور احسان میں ایسی زیر دستی کو نا حرام ہے کہ جی چاہے نہ چاہے بدنامی کے خیال سے دینا ہی پڑے اور اس رسم کو جاری رکھنے میں اس حرام بات کو قوت ہوتی ہے اور حرام بات کو قوت دینا اور رواج دینا بھی حرام ہے اس کو بھی بالکل بدکنا چاہئے

۱۵ پہو بھی اور
بہن وغیرہ ۱۲

(۶) پھر دھیانیوں کو دودھی دھلائی کے نام سے کچھ دیا جاتا ہے اس میں بھی وہی ضروری سمجھنا اور جبراً قہراً دنا اگر خوشی سے دیا تو ناموری اور سرخروئی کے لئے دینا یہ سب خرابیاں موجود ہیں اور چونکہ یہ رسم ہندوؤں کی ہے اس لئے اس میں جو کافروں کی مشابہت ہے وہ جہاں اس لئے یہ بھی جائز نہیں غرضیکہ یہ عام قاعدہ سمجھ لو کہ جو رسم اتنی ضروری ہو جائے کہ خواہی مخواہی جبراً قہراً کرنا پڑے اور نہ دینے میں تنگ و ناموس کا خیال ہو یا محض اپنی بڑائی اور فخر کی راہ سے کی جاوے وہ بات حرام ہے۔ اتنی بات سمجھ لینے سے بہت سی باتیں نم کو خود بخود معلوم ہو جائیں گی (۷) اچھوانی پھر گوند بخیری سا لے کنبے اور برادری میں تقسیم ہوتی ہے۔ اس میں بھی وہی نام و نمود وغیرہ خراب نیت اور نماز روزے سے بڑھ کر ضروری سمجھنے کی علت موجود ہے اور بخیری میں تو اناج کی ایسی بے قدری ہوتی ہے کہ الہی توبہ تقریب والے کی تو اچھی خاصی لاگت لگ جاتی ہے اور وہ کسی کے منہ تک بھی نہیں جاتی۔ پھر بھلا اناج کی ایسی بے قدری کہاں جائز ہے۔ (۸) پھر نانی خط لیکر بہو کے میکے یا سسرال میں خبر کر لے جاتا ہے اور وہاں اسکو انعام دیا جاتا ہے خیال کرنیکی بات ہے کہ جو کام دو پیسے کے پوسٹ کارڈ میں نیکل سکے اسکے لئے ایک خاص آدمی کا جانا کوئی عقل کی بات ہی۔ پھر وہاں کھانا کیو میسر ہو یا نہ ہو۔ نانی صاحبک قرض جو لغو ذرا کے قرض سے بڑھ کر سمجھا جاتا ہے ادا کرنا ضرور ہے اور وہی ناموری کی نیت جبراً قہراً دینے وغیرہ کی خرابیاں یہاں بھی ہیں اسلئے یہ بھی جائز نہیں

لے من ترک الصلوۃ
تتمذ افتد کفر جہار اداہ
الطرائف فی الاوسط من اس
جامع صغیر
مطلب یہ ہے کہ اس
نے اتنا بڑا گناہ کیا کہ کفر کے
قریب پہنچ گیا۔ نیز احادیث
میں آیا ہے کہ کفر اور اسلام
کے درمیان تیرہ سیدہ گز
والی نماز ہے چنانچہ جب
کیسی لے جان بڑھ کر نماز ترک
کی تو گویا اس نے اسلام کی
حد سے مکمل کر ایک قدم
گھڑکی حد میں رکھ دیا ۱۲
عن عبداللہ بن عمرو
ابن العاص عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم انہ ذکر الصلوۃ یوما
فقال من حافظ علیہا
کانتم لہ نوراً ودرہماً ونبأ
یوم القیامۃ ومن لم یحافظ
علیہا لم ینل نہ نوراً ولا
برہماناً ولا نبأ وکان یوم
القیامۃ مع قلدون وقرط
وہامان والیہم خلف
رواہ احمد ۱۶ المتفق
فی اخبار المصطفیٰ ص ۳

(۹) سوا مہینے کا چاند نہانے کے وقت پھر سب عورتیں جمع ہوتی ہیں اور کھانا وہیں کھاتی ہیں اور رات کو کنبے یا بلوری میں دو دھچا دل تقسیم ہوتے ہیں۔ بھلا صاحب یہ زبردستی کھانے کی تیج لگانے کی کیا وجہ۔ دو قدم پر تو گھر مگر کھانا یہاں کھائیں یہاں وہی مثل ہے کہ مان نہ مان میں تیرا ہمان۔ ان کی طرف سے تو یہ زبردستی اور گھروالوں کی نیت وہی ناموسی اور طعن و تشنیع سے بچنے کی یہ دونوں وجہیں اسکے منع ہونے کیلئے کافی ہیں۔ اسی طرح دو دھچا دل کی تقسیم یہ بھی لغو ہے کیونکہ بچے کیسا تھ تمام بڑے بوڑھوں کو بھی دودھ پیتا بنانا کیا ضرور ہے۔ پھر اس میں بھی نماز روزے سے زیادہ پابندی اور ناموسی اور نہ کرنے سے ننگ و ناموس کا زہر ملا ہوا ہے۔ اس لئے یہ بھی درست نہیں۔ (۱۰) اس سوا مہینے تک زچہ کو ہرگز نماز کی توفیق نہیں ہوتی۔ بڑی بڑی پابندی نماز بھی بے پروائی کر جاتی ہیں۔ حالانکہ شرع سے یہ حکم ہے کہ جب خون بند ہو جائے فوراً غسل کر لے۔ اگر غسل نقصان کرے تو تیمم کر کے نماز پڑھنا شروع کرے بغیر عذر کے ایک وقت کی بھی فرض نماز چھوڑنا سخت گناہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جس کسی نے جان بوجھ کر فرض نماز چھوڑ دی وہ ایمان سے نکل گیا۔ اور حدیث شریف میں ہے کہ ایسا شخص فرعون، ہامان، قارون کے ساتھ دوزخ میں ہوگا۔ (۱۱) پھر باپ کے گھر سے سسرال آنے کیلئے چھوچھک تیار ہوتی۔ ہے جس میں حسب مقدور سب سسرال والوں کے جوڑے اور برادری کے لئے بنجیری اور لڑکی کیلئے زیور، برتن، جوڑے وغیرہ ہوتے ہیں۔ جب بہو چھوچھک لیکر سسرال میں آتی وہاں سب عورتیں چھوچھک دیکھنے آتی ہیں اور ایک وقت کھانا کھا کر چلی جاتی ہیں۔ ان سب باتوں میں جو اتنی پابندی جو کہ فرض واجب سے بڑھ کر سمجھی جاتی ہے اور وہی نام و نمود و ناموسی کی نیت جو کچھ ہے سب ظاہر ہے۔ بھلا جس میں تکبر اور فخر وغیرہ اتنی خرابیاں ہوں، وہ کیسے جائز ہوگی۔ اسی طرح بعضی جگہ یہ دستور ہے کہ بچے کی تنصیل سے کچھ کھڑی مٹری اور بکری اور کپڑے وغیرہ چھٹی کے نام سے کتے ہیں۔ اس میں بھی وہی ناموسی اور خواہ مخواہ کی پابندی اور کچھ شگون بھی ہے اس لئے یہ بھی منع ہے۔ (۱۲) زچہ کے کپڑے بچھونا جو حیاں وغیرہ سب والی کا حق سمجھا جاتا ہے بعض وقت اس پابندی کی وجہ سے تکلیف بھی اٹھانی پڑتی ہے کہ وہی پڑائی جوتی گھسیٹتی مٹری کر رہو۔ اچھا آرام کا بچھونا کیسے بچھے کہ چار دن میں چھن جائے گا۔ اس میں بھی وہی خرابیاں جو بیان ہوئیں موجود ہیں۔ (۱۳) زچہ کو بالکل نجس اور چھوت بھٹا، اس سے الگ بیٹھا، اس کا جھوٹا کھانا بنا کر کیا معنی جس برتن کو چھو لیا اس میں بے دھوئے مانجھے پانی نہ پینا غرض کہ بالکل بھنگن کی طرح سمجھنا یہ بھی محض لغو اور بیہودہ ہے۔ (۱۴) یہی ایک دستور ہے کہ پاک ہونے تک یا کم از کم پھٹی نہلنے تک زچہ کے شوہر کو اس کے پاس نہیں آنے دیتیں بلکہ اس کو عیب اور نہایت بُرا سمجھتی ہیں۔ اس پابندی کی وجہ سے بعض وقت بہت دقت اور حرج ہوتا ہے کہ کیسی ہی ضرورت ہو مگر کیا مجال جو وہاں تک رسائی ہو جائے۔ یہ کونسی عقل کی بات ہے کبھی کوئی ضروری بات کہنے کی ہوتی اور کسی اور سے کہنے کے قابل نہ ہوتی۔ یا کچھ کام نہ ہسی تب بھی شاید اس کا دل اپنے بچے کو دیکھنے کے

لئے چاہتا ہو سارا جہان تو دیکھئے مگر وہ نہ دیکھئے پاتے یہ کیا لغو حرکت ہے۔ لپچھے صاعجر ادبے تشریف لائے کہ میاں بیوی
میں جُدا ہوتی پڑ گئی۔ اس بے عقلی کی بھی کوئی حد ہے (۱۵) یعنی جگہ بچے کو چھاج یعنی سوپ میں بھاتی ہیں یا زندگی کے لئے
کسی لوگری میں رکھ کر گھسیٹتی ہیں۔ یہ تو بالکل ہی شکون ناجائز ہے (۱۶) یعنی جگہ چھٹی کے دن نائے دکھائے جاتے ہیں
یعنی زچہ کو نہلا کر عمدہ قیمتی لباس پہنا کر آنکھیں بند کر کے رات کو صحن مکان میں لاتی ہیں اور کسی تخت پر کھڑا کر کے آنکھیں
کھول دیتی ہیں کہ اول نگاہ آسمان کے ستاروں پر پڑے کسی اور کو نہ دیکھئے۔ یہ بھی محض خرافات اور بیہودہ زہن ہیں
بھلا خواہ مخواہ لپچھے خلاصہ آدمی کو اندھا بنا دینا کیسی بے عقلی ہے اور شکون لینے کا جو گناہ ہے وہ الگ اور یعنی جگہ
تارے گنولنے کے بعد زچہ کو مع سات سہاگونوں کے تھال کھلایا جاتا ہے جس میں ہر قسم کا کھانا ہوتا ہے تاکہ کوئی
کھانا بچہ کو نقصان نہ کرے یہ بھی منع ہے۔ (۱۷) چھٹی کے دن لڑکی والے زچہ کے شوہر کو ایک جوڑا کپڑا دیتے ہیں
اس میں بھی اس قدر پابندی کر لینا جس کا منع ہونا اوپر بیان ہو چکا ہے ہر ایک۔ (۱۸) زچہ کے تین مرتبہ نہلائے
کو ضروری جانتی ہیں چھٹی کے دن اور چھوٹا چلہ اور بڑا چلہ۔ بشریت سے تو صرف یہ حکم تھا کہ جب خون بند ہو جائے
تو نہالیوے۔ چاہے پورے چالیس دن پر خون بند ہو جائے چاہے دو ہی چار دن میں بند ہو جائے اور یہاں تیس دن
عُمل واجب سمجھے جاتے ہیں۔ یہ بشریت کا پورا مقابلہ ہوا یا نہیں۔ بعضے لوگ یہ عذر کیا کرتے ہیں کہ بغیر نہا ہے
ہوتے طبیعت گھن کیا کرتی ہے اس لئے زچہ کو نہلا دیتی ہیں کہ طبیعت صاف ہو جائے اور میل کچیل صاف ہو جائے
اس کا جواب یہ ہے کہ یہ عذر بالکل غلط ہے۔ اگر صرف یہی وجہ ہے تو زچہ کا جب دل چاہے نہالیوے۔ یہ وقتوں
کی پابندی کیسی کہ پانچویں ہی دن ہو۔ اور پھر دسویں یا پندرھویں ہی دن ہو۔ اس کے کیا معنی۔ اب تو محض
رسم ہی رسم ہے کوئی بھی وجہ نہیں۔ بلکہ یہ دیکھا جاتا ہے کہ جب اس کا دل چاہتا ہے۔ اُس وقت نہیں نہلاتیں
یا نہلانے سے کبھی کبھی زچہ اور بچہ دونوں کو نقصان پہنچ جاتا ہے اور سب سے بڑھ کر ذرا یہ ہے کہ جب
نفاس بند ہوتا ہے اُس وقت ہرگز نہیں نہلاتیں۔ جب تک نہلانے کا وقت نہ ہو۔ خود بتلاؤ یہ صریح گناہ
ہے یا نہیں۔ لڑکا پتیرا ہونے کے وقت یہ باتیں سنتے ہیں اس کو نہلا دھلا کر واسنے کان میں اذان
اور باتیں میں تکبیر کہدی جاتے اور کسی دیندار بزرگ سے تھوڑا چھوڑا چہوڑا اس کے تالو میں دھکا دیا
جاتے اسکے سوا باقی سب رسمیں اور اذان دینے والے کی مٹھائی وغیرہ پابندی کیسا تھا یہ سب فضول اور خلاف عقل اور منع ہیں

حقیقے کی رسموں کا بیان

اُس روز لڑکے کے لئے دو بکری اور لڑکی کے لئے ایک بکری ذبح کرنا اور اُس کا گوشت کچا یا پکا کر تقسیم کر دینا
م یوزن فی الیمنی و یقیم فی الیسری اذا ولد الصبی ثلث و قد جلد فی مشرب الی یعلی المصلی علی الخین و فوعا من دلدلہ و لد فاذن فی اذنی الیمنی و اقام ۴

۴ فی اذنی الیسری لم تفرہام الصبیان کذا فی الجامع الصغیر نسیدوی ۱۲ کے عن ام کر زکالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الغلام شاة من الجارية شاة و داه الہد و د

۱۲ بلکہ یوں کہو کہ شرک ہو گا
۱۳ چھٹی عورتوں کی مطلق
میں پیدا ہونے سے چھ روز
کو کہتے ہیں ۱۲ ۱۳ یہی حکم
بچیوں کے لئے بھی ہے ۱۳
۱۴ عن احمد بن حنبل
انہا حلت بعد ان
الوہم مکة قالت فولدت
بقیام ثم اوتت بہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم و فتر فی
چہرہ ثم دعا بقرۃ لفضیلتہ
تقل فی فیثرتہ حکم ثم دعا
وہرک علیہ و کان اول مولود
ولدی الاسلام فنفق علیہ
وہن عائشہ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کان یوتی
بالصبیان فیکبر علیہم و
یحکم رواہ مسلم ۱۲ مشکوٰۃ
شرعیہ ص ۳۷۲
۱۵ روالحماد بن اس کی
تقریر ہے کہ بچوں کے کان
میں جو اذان کی جاتی ہے
اس میں بھی علی الصلوۃ
اور علی الفلاح پڑا تھی
باتیں سنہ بھیڑنا چاہئے ۱۲
۱۶ عن ابی رافع قال
رایت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذن فی اذن الخین
ابن علی بن ولید فاطمہ
بالصلوۃ رواہ الترمذی و
ابوداؤد قال الترمذی ہذا
حدیث حسن صحیح مشکوٰۃ ص ۱۲
وفی المرقاۃ وفی شرح السنۃ
عن عمر بن عبد العزیز کان

اور بالوں کے برابر چاندی وزن کر کے خیرات کر دینا اور سرمونڈنے کے بعد زعفران سر میں لگا دینا۔ بس یہ باتیں تو ثواب کی ہیں۔ باقی جو فضولیات اس میں نکالی گئی ہیں وہ دیکھنے کے قابل ہیں۔

(۱) برادری اور کہنے کے لوگ جمع ہو کر سرمونڈنے کے بعد کٹوری میں اور بعض سوپ میں جس کے اندر کچھ اناج بھی رکھا جاتا ہے کچھ نقد ڈالتے ہیں جو ناتی کا حق سمجھا جاتا ہے۔ اور یہ اس گھر والے کے ذمے فرض سمجھا جاتا ہے کہ اُن دینے والوں کے یہاں کوئی کام پڑے تب ادا کیا جائے اُس کی خرابیاں تم اوپر سمجھ چکی ہو۔

(۲) دھیانیاں یعنی بہن وغیرہ یہاں بھی وہی اپنا حق جو سچ پوچھو تو ناحق ہی لیتی ہیں جس میں کافروں کی مشابہت کے سوا اور کئی خرابیاں ہیں مثلاً دینے والے کی نیت خراب ہونا۔ کیونکہ یہ یقینی بات ہے کہ بعض وقت گنجائش نہیں ہوتی اور دینا گراں گزرتا ہے مگر صرف اس وجہ سے کہ نہ دینے میں شرمندگی ہوگی، لوگ مطعون کرینگے۔ مجبور ہو کر دینا پڑتا ہے۔ اسی کو ریا و نمود کہتے ہیں اور شہرت و نمود کے لئے مال خرچ کرنا حرام ہے اور خود اپنے دل میں سوچو کہ اتنا مجبور ہو جانا جس سے تکلیف پہنچے کو کسی عقل کی بات ہے۔ اسی طرح لینے والے کی یہ خرابی کہ یہ دینا فقط انعام و احسان ہے اور احسان میں زبردستی کرنا حرام ہے۔ اور یہ بھی زبردستی ہے کہ اگر نہ دے تو مطعون ہو، بدنام ہو، خاندان بھر میں نگو بنے اور اگر کوئی خوشی سے دے تب بھی شہرت اور ناموری کی نیت ہونا یقینی ہے جس کی ممانعت قرآن و حدیث میں صاف صاف موجود ہے (۳) پنجیری کی تقسیم کا ضحیتا یہاں بھی ہوتا ہے جس کا خلاف عقل ہونا اوپر بیان ہو چکا اور شہرت اور نام بھی مقصود ہونا ہے جو حرام ہے (۴) ان رسموں کی پابندی کی مصیبت میں بھی گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے عقیقہ موقوف رکھنا پڑتا ہے اور سب کے خلاف کیا جاتا ہے بلکہ بعض جگہ تو کئی کئی برسوں کے بعد ہوتا ہے۔ (۵) ایک یہ بھی رسم ہے کہ جس وقت بچے کے سر پر استرہ رکھا جائے فوراً اُسی وقت بکرا ذبح ہوئے بھی محض لغو ہے شرع سے چاہے سرمونڈنے کے کچھ دیر بعد ذبح کرے یا ذبح کر کے سرمونڈائے سب درست ہے۔

غرض کہ اُس دن یہ دونوں کام ہو جانے چاہئیں۔ (۶) سرنائی کو اور ران دانی کو دینا ضروری سمجھا بھی لغو ہو چاہے دو یا نہ دو دونوں اختیار ہیں۔ پھر اپنی من گھڑت جدا شریعت بنانے سے کیا فائدہ۔ ران نہ دو اس کی جگہ گوشت دیدو تو اس میں کیا نقصان ہے۔ (۷) بعض جگہ یہ بھی دستور ہے کہ عقیقہ کی ہڈیاں توڑنے کو بُرا جانتے ہیں، دفن کر دینے کو ضروری جانتے ہیں۔ یہ بھی محض بے اصل بات ہے یہی خرابیاں اُس رسم میں ہیں جو دانت نکلنے کے وقت ہوتی ہے کہ کہنے میں گھونگنیاں تقسیم ہوتی ہیں اور ان کا ناغہ ہونا فرض و واجب کے ناغہ سے بڑھ کر بُرا اور عجیب سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح کھیر چٹائی کا رسم کہ چھٹے مہینے بچے کو کھیر چٹائی ہیں اور اس روز سے غذا شروع ہوتی ہے۔ یہ بھی خواہ مخواہ کی پابندی ہے جس کی بُرائی معلوم کر چکی ہو۔ اسی طرح وہ رسم جس کا دودھ چھڑانے کے وقت رواج ہے مبارکباد کے لئے عورتوں کا جمع ہونا اور خواہی نخواہی ان کی دعوت ضروری ہونا، بھجروں

لہ (ص ۱۱) ان النبی

صلی اللہ علیہ وسلم عن

الحسن بشاة فقال یا فاطمہ

احلقی راسہ وصدقی زینہ

شعرہ فضتہ فوزا نہ نکاح

وزینہ وریہا و بعض درہم

۱۲ جمع العوائد ص ۱۱

لہ عن ہریرۃ قال کنا

فی الجاہلیۃ اذا ولد لاصفا

غلام فوج شاة وطلع راسہ

بدرجہ فلما جاس لاسلام کنا

نخرج الشاة یوم السلیح

ونخلق راسہ وندخلہ بزعفران

براہ ابوداؤد و زوار زین

و نسبیہ ۱۲ مشکوٰۃ ص ۳۶

لہ یعنی طعنہ دیں گے

لے کوئی کام کرنا جسے

معاذہ میں دکھاوا کہتے

ہیں ۱۲

کا برادری میں تقسیم ہونا غرض ان سب کا ایک ہی حکم ہے اور بعض جگہ کھجوروں کے ساتھ ایک اور طرہ ہے کہ ایک کو بے گھرے میں پانی بھر کر اس پر بعد طاق کھجوریں رکھ کر لڑکے کے ہاتھ سے اٹھواتی ہیں اور سمجھتی ہیں کہ لڑکا ہے کھجوریں اٹھائے گا اتنے ہی دن زندہ کرے گا۔ اس میں بھی شکن اور علم غیب کا دعویٰ ہے جس کا گناہ ہونا ظاہر ہے۔ اسی طرح سانگڑوں کی رسم میں پیدا نش کی تاریخ پر سال جمع ہو کر کھانا پکانا اور ناٹے میں ایک چھٹلا باندھنا خواہ مخواہ کی پابندی ہے۔ اسی طرح سیل کا کوٹھڑا یعنی جب لڑکے کے منہ کا آغاز ہوتا ہے تب موچھوں میں روپے سے مندرل لگایا جاتا ہے اور سوتیاں پکاتی ہیں تاکہ سوتیوں کی طرح لمبے لمبے بال ہو جائیں۔ یہ سب شگون ہر جس کی بُرائی جان چکی ہو۔

ختنہ کی رسموں کا بیان

اس میں بھی خرافات رسمیں لوگوں نے نکال لی ہیں جو بالکل خلاف عقل اور لغو ہیں۔

۱۔ لوگوں کو آدمی اور حط بھی بکھرنا اور جمع کرنا یہ سنت کے بالکل خلاف ہے۔ ایک مرتبہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کو کسی نے ختنہ میں بلایا۔ آپ نے تشریف لیجانے سے انکار کر دیا۔ لوگوں نے وجہ پوچھی تو جواب دیا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم لوگ نہ تو کبھی ختنہ میں جاتے تھے نہ اُسکے لئے بلاتے جاتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس چیز کا مشہور کرنا ضروری نہ ہو اُسکے لئے لوگوں کو جمع کرنا سنت کے خلاف ہے اس میں بہت سی رسمیں آگئیں جن کیلئے بڑے بڑے چوڑے اہتمام ہوتے ہیں۔ (۲) بعض جگہ ان رسموں کی بدولت ختنہ میں اتنی دیر ہو جاتی ہے کہ لڑکا کھانا پکنا ہو جاتا ہے جس میں اتنی دیر ہو جانے کے سوا یہ بھی خرابی ہوتی ہے کہ سب لوگ اُس کا بدن دیکھتے ہیں حالانکہ بچہ ختنہ کرنے والے کے اردوں کو اس کا بدن دیکھنا حرام ہے اور یہ گناہ اس بلانے ہی کی بدولت ہوا۔ (۳) کٹورے میں نیوٹھ پڑنے کا یہاں بھی وہی فضیحت ہے جس کی خرابیاں مذکور ہو چکیں۔ (۴) بچے کے تنخیال سے کچھ نقد اور کپڑے لائے جاتے ہیں جس کو عورت عام میں بھات کہتے ہیں جس کی اصل وجہ یہ ہے کہ ہنسی کے ہندو باپ مرجانے پر اسکے ملل میں سے لڑکیوں کو کچھ حصہ نہیں دیتے تھے جاہل مسلمانوں نے بھی ان کی دیکھا دیکھی یہی طریقہ اختیار کر لیا اور اچھا ان کی دیکھا دیکھی نہ سہی۔ ہم نے مانا کہ یہ رسم خود ہی نکالی تب بھی ہے تو بُری ہی جس حقدار کا حق اللہ و رسول نے مقرر فرمایا ہے اسکو نہ دینا خود با بیٹھنا کہاں درست ہے۔ غرض کہ جب لڑکی کو میراث سے محروم رکھا تو ہر کی تسلی کے لئے یہ جو چیز کیا کہ مختلف موقعوں اور تقریبوں میں اسکو کچھ دیدیا جائے۔ اس طرح دیکر اپنی من سمجھتی کر لی کہ ہمارے ذمے اب اس کا کچھ حق نہیں رہا۔ غرض کہ اس رسم کے نکالنے کی وجہ یا تو کافروں کی پیروی ہے یا ظلم اور یہ دونوں حرام ہیں۔ دوسرا یہاں تو یہ ہر قسم کی خرابی وہی بچہ پابندی کہ تنخیال والوں کے پاس چاہے ہو چاہے نہ ہو۔ ہزار جتن کرو سوتی

۱۵ جن اعداد کو ڈھ سے تقسیم کرنے پر ایک باقی بچے انھیں طاق یا مندر کہتے ہیں۔ اور جو دو سے بڑے پورے تقسیم ہو جائیں انھیں زوج یا جفت کہتے ہیں طاق اعداد یہی ایک، تین، پانچ سات اور نو وغیرہ اور جفت اعداد یہ ہیں دو، چار، چھ، آٹھ، دس وغیرہ ۱۲۔ ۱۵ عن الحسن قال فی ختان ابن ابی العاصی الختان قالی ان یحبب فیہ لہ نقال انا کنا لانا فی الختان علی عبد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولانہ فی ۱۲ عند امام احمد بن حنبل صحیح طبع مصر ۱۵ چاہے بالغ ہونے ۲

قرض لو، کوئی چیز گرو دی رکھو جس میں آجکل یا تو نقد سود دینا پڑتا ہے یا نقد سود تو نہیں دینا پڑا لیکن جو جائداد رہن رکھی ہے اسکی سپردار وہی لیوے گا جسکے پاس رہن رکھی یہ بھی سود ہے اور سود کا لینا دینا دونوں حرام ہیں غرض کچھ ہو مگر یہاں سامان ضرور ہو خود ہی تہلاؤ جب ایک غیر ضروری بلکہ گناہ کا اس زور شور سے اہتمام ہوا کہ فرض واجب کا بھی اتنا اہتمام نہیں ہوتا تو شریعت سے باہر قدم رکھنا ہوا یا نہیں چوتھی خرابی وہی شہرت اور بڑائی، ناموری فخر جن کا حرام ہونا اوپر بیان ہو چکا۔ بعضہ کہتے ہیں کہ اپنے عزیزوں سے سلوک کرنا تو عبادت اور ثواب ہے پھر اس میں گناہ کیوں ہے؟ جواب یہ ہے کہ اگر سلوک اور احسان منظور ہوتا تو بغیر پابندی کے جب اپنے میں وسعت ہوتی اور ان کو حاجت ہوتی تو دیدیا کرتے۔ یہاں تو عزیزوں پر فائے گزر جاتیں خبر بھی نہیں لیتے۔ رسمیں کرتے وقت نام و نمود کے لئے سلوک و احسان نام رکھ لیا (۵) بعض شہروں میں یہ آفت ہے کہ ختنہ میں یا غسل کے روز خوب راگ، باجہ، مانچ رنگ ہوتا ہے کہیں ڈومیاں گاتی ہیں جن کا ناجائز ہونا اوپر لکھا گیا۔ اور اس کی خرابیاں اور برائیاں اللہ نے چاہا تو آگے بیان کی جائیں گی۔ غرض ان ساری خرافات اور گناہوں کو موقوف کرنا چاہئے جب بچے میں برداشت کی قوت دیکھیں چپکے سے نالی کو تھپا کر ختنہ کر دیں۔ جب اچھا ہو جائے غسل کر دیں اگر گناہ ہو اور پابندی بھی نہ کرے اور شہرت و نمود اور طعن و بدنامی کا بھی خیال نہ ہو تو دو چار یا دوست یا دو چار غریبوں کو جو میسر ہو کھلائے۔ اللہ اللہ خیر صلاح۔ لیکن بار بار ایسا بھی نہ کرے ورنہ پھر وہی رسم پڑ جائے گی

مکتب عینی لسم اللہ کی رسموں کا بیان

ان رسموں میں سے ایک لسم اللہ کی رسم ہے جو بڑے اہتمام اور پابندی کے ساتھ لوگوں میں جاری ہے۔ اس میں یہ خرابیاں ہیں۔ (۱) چار برس چار مہینے چار دن کا ہونا اپنی طرف سے مقرر کر لیا ہے جو محض بے اصل اور لغو ہے۔ پھر اس کی انتہی پابندی کہ چاہے جو کچھ ہو اس کے خلاف نہ ہونے پائے اور ان پڑھ لوگ تو اسکو شریعت ہی کی بات سمجھتے ہیں جس کی وجہ سے عقیدہ میں خرابی اور شریعت کے حکم میں ایک پچر لگانا لازم آتا ہے۔ (۲) دوسری خرابی مٹھائی بانٹنے کی بھج پابندی کہ جہاں سے بنے جبراً قہراً ضرور کرو۔ نہ کر دو بدنام ہو۔ مگر تو جس کا بیان اوپر آچکا ہے پھر شہرت اور نمود اور لوگوں کے دکھانے اور واہ واہ سننے کے لئے کرنا یہ الگ رہا۔ (۳) بعض مقدروں نے چاندی کے قلم و دوات سے چاندی کی تختی پر لکھا کر بچے کو اس میں پڑھواتے ہیں۔ چاندی کی چیزوں کو برتنا اور کام میں لانا حرام ہے اس میں لکھوانا بھی حرام ہوا اور اس میں پڑھوانا بھی۔ (۴) بعض لوگ بچے کو اُس وقت خلافت شریعت لباس پہناتے ہیں ریشمی یا زری یا کسم و زعفران کا رنگا ہوا یہ بھی گناہ ہے۔ (۵) کمینوں اور دھانیوں کا اس میں بھی فرض سے بڑھ کر حتی سمجھا جاتا ہے جس کی بُرائی اوپر بیان

۱۔ دینی ان تین اہلی
از اربع تسع سنین فان
تخنوہ و جو اصغر من و
ان کان فوق ذلک قلیلاً
قالوا لا بأس به و ابو صفیہ
- یقدر وقت التثانی قال
تسبب الاثر الصلواتی وقت
الحنان من جن محبت الہی
ذکر ان یبلغ ۱۲ قناری
فاشی خان ص ۳۴ ج ۳
۲۔ ویکرہ (تحریر) ان
یکتب بالقلم الخدم من الذہب
او الفضة او من دواء کذک
و سیوی الذکر والا تعلق کذا
فی السراج ۱۲ عالمگیری
جلد ۳ ص ۵۵ ج ۵

۳۔ عن ابی سہیل عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال اصل
الذهب والحرم للاناث
من امتی و حرم علی وکوریاء
رواہ احمد والنسائی والترمذی
و صحیح شعیبی ص ۵۵
عن عبد اللہ بن عوف قال رآی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ثوبین مصفرین فقال
ان ہذا ثیاب الکفار و لا
تلبسوا رواہ احمد و سلم و
نسائی (متفق صحیح)
عن ابی عمر لا تلبسوا شیتا
سمر عفران و لا دوس
ریش الخواص ص ۱۸ ج ۱
ولا يجوز لولی الباس بالحریر
والذهب ای ایسی ۱۲
امشبہ ص ۱۲۲

ہو چکی۔ یہ بھی موقوف کرنے کے قابل ہے۔ جب لڑکا بولنے لگے اس کو مکہ سکھاؤ، پھر کسی دیندار بزرگ مشرک کی خدمت لے جا کر بسم اللہ کہلا دو اور اس نعمت کے شکر میں اگر دل چاہے بلا کسی پابندی کے جو توفیق ہو چھپا کر خدا کی راہ میں کچھ خیرات کر دو۔ لوگوں کو دکھلا کر ہرگز مت دو۔ باقی اور سب پکھنڈ ہیں۔ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ جب بچے کی زبان کھلنے لگتی ہے تو گھر والے اتا، آٹا، بابا وغیرہ کہلاتے ہیں۔ اس کی جگہ اللہ اللہ سکھاؤ تو کیسا اچھا ہو اور اسی کے قریب قریب قرآن شریف ختم ہونے کے بعد رسمیں ہوتی ہیں اور ان میں بھی بہت سی غیر ضروری باتوں کی بہت پابندی کی جاتی ہے اور بہت سی باتیں ناموزوں کے لئے کی جاتی ہیں جیسے مہانوں کو جمع کرنا، کسی کسی کو جوڑے دینا۔ ان کی بُرائیاں اور پر معلوم ہو چکی ہیں۔

تقریبوں میں عورتوں کے جانے اور جمع ہونے کا بیان

برادری کی عورتیں کسی تقریبوں میں جمع ہوتی ہیں جن میں سے کچھ تو اوپر بیان ہو چکیں اور کچھ باقی ہیں جن کا بیان آگے آتا ہے۔ یہ سب ناجائز ہے۔ تقریبوں کے علاوہ یوں بھی جب کبھی جی چاہا کہ فلاں کو بہت دن ہوئے نہیں دیکھا بس جھٹ ڈولی منگائی اور روانہ ہو گئیں۔ یا کوئی بیمار ہو اس کو دیکھنے گئیں کہیں کوئی خوشی ہوئی وہاں مبارکباد دینے جا بہنچیں بعض ایسی آزاد ہوتی ہیں کہ بے ڈولی منگاتے بھی رات کو چل دینی ہیں بس رات ہوئی اور سیر کی سو جھی۔ یہ تو اور بھی بُرا ہے اور اگر چاندنی رات ہوتی تو اور بھی بے حیاتی ہے غرض کہ عورتوں کو اپنے گھر سے نکلنا اور کہیں آنا جانا بوجہ بہت سی خرابیوں کے کسی طرح درست نہیں۔ بس اتنی اجازت ہے کہ کبھی کبھی اپنے ماں باپ کو دیکھنے چلی جایا کریں اسی طرح ماں باپ کے سوا اور اپنے محرم رشتہ داروں کو دیکھنے جانا بھی درست ہی مگر سال بھر میں فقط ایک آدھ دفعہ پس اس کے سوا اور کہیں بے احتیاطی سے جانا جس طرح دستور ہے جائز نہیں۔ نہ رشتہ دار کے یہاں نہ کسی اور کے یہاں نہ بیاہ شادی میں، نہ غمی میں، نہ بیمار پرسی میں، نہ مبارکباد دینے کو، نہ بری برات کے موقع پر۔ بلکہ بیاہ برات وغیرہ میں جب کسی تقریب کی وجہ سے محفل اور مجمع ہو تو اپنے محرم رشتہ دار کے گھر جانا بھی درست نہیں اگر شوہر کی اجازت سے گئی تو وہ بھی گنہگار ہوا اور یہ بھی گنہگار ہوئی۔ افسوس کہ اس حکم پر ہندوستان بھر میں کہیں عمل نہیں بلکہ اس کو ناجائز ہی نہیں سمجھتے بلکہ جائز خیال کر رکھا ہے حالانکہ اسی کی بدولت یہ ساری خرابیاں ہیں غرض کہ اب معلوم ہو جانے کے بعد بالکل چھوڑ دینا چاہئے۔ اور تو بہ کرنا چاہئے۔ یہ تو شریعت کا حکم تھا۔ اب اس کی بُرائیاں اور خرابیاں سنو۔ جب برادری میں خبر مشہور ہوتی کہ فلاں گھر فلاں تقریب ہے تو ہر بیوی بی کونسے اور قیمتی جوڑے کی فکر ہوتی ہے کبھی خاوند سے فرمائش ہوتی ہے کبھی خود بڑا زکوہ روانہ کر بلا کر اُس سے اُدھار لیا جاتا ہے یا سودی قرض لیکر خرید جاتا ہے شوہر کو اگر وسعت نہیں ہوتی تب اُس کا عذر قبول نہیں ہوتا ظاہر ہے کہ یہ جھڈا محض فخر اور دکھانے کے لئے بنتا ہے جس کے لئے حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایسے شخص کو قیامت کے دن وکت کا لباس پہنایا جائیگا۔ ایک گناہ تو یہ ہوا۔ پھر اس غرض سے مال کا خرچ کرنا فضول خرچی ہے جس کی بُرائی پہلے

۱۵ دین جہاں

زیارۃ الا جانب

وعیادہم والویمۃ

وان اذن کان

عاصیین ۱۲ اور نکل

۶۶۵ باب الخفقہ

۶۶۵ باب المبر

۱۵ عن ابن

عمر قال قال

رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم من

لبس ثوب شہق

فے الدنیا البس

اللہ ثوب منلہ

یوم القیامہ رواہ

احمد والیاد

ابن ماجہ ۱۲

مشکوٰۃ ص ۳۵

۳ ۳ ۳

باب میں آپکی ہے یہ دوسرا گناہ ہوا۔ خاوند سے اس کی وسعت سے زائد بلا ضرورت فرمائش کرنا اس کو ایذا پہنچانا ہے
 تیسرا گناہ ہوا۔ بڑا زکوٰۃ بلا ضرورت اس نامحرم سے باتیں کرنا بلکہ اکثر تھکان لینے دینے کے واسطے آجھا آدمھا
 ہاتھ جس میں چوڑی مہندی سبھی کچھ ہوتا ہے باہر نکال دینا کس قدر غیرت اور عفت کے خلاف ہے۔ یہ چوتھا گناہ
 ہوا۔ پھر اگر سودی لیا تو سود دینا پڑا۔ یہ پانچواں گناہ ہوا۔ اگر خاوند کی نیت ان بیجا فرمائشوں سے بگڑ گئی اور
 حرام آمدنی پر اس کی نظر پہنچی کسی کی حق تلفی کی، رشوت لی اور یہ فرمائشیں پوری کر دیں اور اکثر یہی ہوتا بھی
 ہے کہ حلال آمدنی سے یہ فرمائشیں پوری نہیں ہوتیں۔ تو یہ گناہ اس بی بی کی وجہ سے ہوا اور گناہ کا سبب
 بننا بھی گناہ ہے۔ یہ چھٹا گناہ ہوا۔ اکثر جوڑے کے لئے گوٹھ ٹھپتھ، مصالحم بھی لیا جاتا ہے اور بے علمی یا بے پرواہی
 کی وجہ سے اُس کے خریدنے میں اکثر سود لازم آجاتا ہے کیونکہ چاندی سونے اور اس کی چیزوں کے خریدنے کے
 مسئلے بہت نازک اور باریک ہیں جیسا کہ اکثر خرید و فروخت کے بیان میں ہم لکھ چکے ہیں۔ یہ ساتواں گناہ ہوا
 پھر غضب یہ ہے کہ ایک شادی کے لئے جو جوڑا بنا وہ دوسری شادی کے لئے کافی نہیں۔ اس کے لئے پھر دوسرا جوڑا
 چاہئے ورنہ عورتیں نام رکھیں گی کہ اس کے پاس بس یہی ایک جوڑا ہے اسی کو بار بار پہن کر آتی ہے اس لئے لٹے
 ہی گناہ پھر دوبارہ جمع ہوں گے۔ گناہ کو بار بار کرتے رہنا بھی بُرا اور گناہ ہے۔ یہ آٹھواں گناہ ہوا۔ یہ تو پوشاک
 کی تیاری تھی۔ اب زیور کی فکر ہوتی۔ اگر اپنے پاس نہیں ہوتا تو مادگان کا تانکا پہننا جاتا ہے اور اس کا مانگے کا ہونا
 ظاہر نہیں کیا جاتا بلکہ چھپاتی ہیں اور اپنی ہی ملکیت ظاہر کرتی ہیں۔ یہ ایک قسم کا فریب اور جھوٹ ہے۔ حدیث
 شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی ایسی چیز کا اپنا ہونا ظاہر کرے جو سچ مچ اس کی نہیں۔ اس کی ایسی مثال ہے جیسے کسی
 نے دو کپڑے جھوٹ اور فریب کے پہن لئے یعنی سر سے پاؤں تک جھوٹ ہی جھوٹ لپیٹ لیا۔ یہ نوواں گناہ
 ہوا۔ پھر اکثر زیور بھی ایسا پہننا جاتا ہے جس کی جھنکار دُور تک جائے تاکہ محفل میں جاتے ہی سب کی نگاہیں انہی
 کے نظارہ میں مشغول ہو جائیں۔ بجز زیور پہننا خود ممنوع ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ہر باجے کے ساتھ شیطان
 ہے۔ یہ دسواں گناہ ہوا۔ اب سواری کا وقت آیا تو نوکر کو ڈولی لانے کا حکم ہوا یا جس کے گھر کام تھا اس کے
 یہاں سے ڈولی آگئی تو بی بی کو غسل کی فکر پڑی۔ کچھ کھلی پانی کی تیاری میں دیر ہوئی، کچھ غسل کی نیت باندھنے
 میں دیر لگی۔ غرض اس دیر دیر میں نماز جاتی رہی تب کچھ پرواہ نہیں کیا اور کوئی ضروری کام میں حرج ہو جائے
 تب کچھ مضائقہ نہیں۔ اور اکثر ان بھلی مانسوں کے غسل کے روز بھی مصیبت پیش آتی ہے۔ بہر حال اگر نماز قضا
 ہوگئی یا مکروہ وقت ہو گیا تو یہ گیارہواں گناہ ہوا۔ اب کہار دروازے پر پکار رہے ہیں اور بی بی اندر سے
 ان کو گالیاں اور کوسے سارہی ہیں۔ بلا وجہ کسی غریب کو دور دیک کر نایا گالی کو سننے دینا ظلم اور گناہ ہے۔ یہ
 بارہواں گناہ ہوا۔ اب خدا خدا کر کے بی بی تیار ہوئیں اور کہاروں کو ہٹا کر سوار ہوئیں بعضی ایسی بے احتیاط

۱۰ (عن عائشہ) ان
 امۃ قات یا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم قول ان
 زوجی اعطانی مالاً لم یعطی
 فقال الشیخ بالم یعط
 کلابس ثوبی ذور لکم و
 الشافعی ۱۲ جمع النوائد

۱۱ ج ۲

۱۲ قال الفقیہ روى
 عن ابن عمر عن ام حبیبہ
 عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۱۳ نقل العیال فی الجرس
 لا تصعبہا الملائکۃ وروی
 خالد بن معدان ان النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم رأى

۱۴ راحلۃ علیہا جرس نقل
 تلک مطبۃ الشیطان
 وروی عن عائشہ ان امراة
 دخلت علیہا وسعہا صبی

۱۵ علی رطلہا جل نقالت
 اخریٰ منفر الملائکۃ فاخوڑ
 وروی عامر بن عبداللہ عن
 امراة ینقل لہا رجاء فالت

۱۶ دخلت علی عروہ وسمی صبی
 فی رطلہا جرس فقال
 عمر ان عیسیٰ مولک

۱۷ بان ہذا الشیطان ۱۲
 لبستان العارفین ۱۹۱

ہوتی ہیں کہ ڈولی کے اندر سے پلو یعنی آچل لٹک رہا ہے یا کسی طرف سے پردہ کھل رہا ہے یا عطر پھیل اس قدر بھرا ہے کہ راستے میں خوشبو مہکتی جاتی ہے۔ یہ نامحرموں کے سامنے اپنا سنگا رکھا ہرگز ناہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو عورت گھر سے عطر لگا کر نکلے یعنی اس طرح کہ دوسروں کو بھی خوشبو پہنچے تو وہ ایسی ایسی ہے یعنی بڑی بُری ہے۔ یہ تیرھواں گناہ ہوا۔ اب منزل مقصود پر پہنچیں کھارڈولی رکھکر الگ ہوئے اور یہ بیدھڑک اتر گھر میں داخل ہوئیں۔ یہ خیال ہی نہیں کہ شاید کوئی نامحرم مرد گھر میں ہوا اور بارہا ایسا اتفاق ہوتا بھی ہے کہ ایسے موقع پر نامحرم کا سامنا اور چار آنکھیں ہو جاتی ہیں۔ مگر عورتوں کو تمیز ہی نہیں کہ اول گھر میں تحقیق کر لیا کریں۔ قوی مشبہ کے موقع پر تحقیق نہ کرنا۔ یہ چودھواں گناہ ہوا۔ اب گھر میں پہنچیں تو وہاں کی بیبیوں کو سلام کیا۔ خوب ہوا بعضوں نے تو زبان کو تکلیف ہی نہیں دی فقط ماتھے پر ہاتھ رکھ دیا بس سلام ہو گیا۔ اس طرح سلام کرنے کی حدیث میں مخالفت آئی ہے۔ بعض نے سلام کا لفظ کہا بھی تو صرف سلام۔ یہ بھی سنت کے خلاف ہے السلام علیکم کہنا چاہئے۔ اب جواب ملاحظہ فرمائیے۔ ٹھنڈی رہو، جیتی رہو، سہاگن رہو، عمر دراز، دودھوں نہاؤ، پوتوں پھلو، بھائی جئے، میاں جئے، بچے جئے، غرض کتبہ بھر کے نام گنا نا آسان اور علیکم السلام جس کے اندر سب دعائیں آجاتی ہیں مشکل۔ یہ ہمیشہ ہمیشہ سنت کی مخالفت کرنا پندرھواں گناہ ہوا۔ اب مجلس جمی تو بڑا شغل یہ ہوا کہ گپیں شروع ہوئیں اس کی شکایت اُس کی غیبت اس کی چٹائی اس پر بہتان جو بالکل حرام اور سخت گناہ ہے۔ یہ سوٹھواں گناہ ہوا۔ باتوں کے درمیان میں ہر بی بی اس کو شش میں ہے کہ میری پوشاک اور زیور پر سب کی نظر پڑنا چاہئے۔ ہاتھ سے پاؤں سے زبان سے غرض تمام بدن سے اس کا اظہار ہوتا ہے یہ صاف ریا ہے جس کا حرام ہونا قرآن وحدیث میں صاف صاف آیا ہے یہ سترھواں گناہ ہوا۔ اور جس طرح ہر بی بی دوسری اپنا سامان فخر دکھلاتی ہے اسی طرح ہر ایک دوسروں کے کل حالات دیکھنے کی بھی کوشش کرتی ہے پھر اگر کسی کو اپنے سے کم پایا تو اُس کو حقیر اور ذلیل اور اپنے کو بڑا سمجھا۔ بعضی غرور پٹی تو ایسی ہوتی ہیں کہ سیدھی طرح منہ سے بات بھی نہیں کرتیں یہ صریح تکبر اور گناہ ہے۔ یہ اٹھارھواں گناہ ہوا۔ اور اگر دوسروں کو اپنے سے بڑھا ہوا دیکھا تو حسد اور ناشکری اور حرص اختیار کی۔ یہ انیسواں، بیسواں، اکیسواں گناہ ہوا۔ اکثر اس طوفان اور بیہودہ مشغولی میں نمازیں اڑ جاتی ہیں ورنہ وقت تو ضرور ہی تنگ ہو جاتا ہے یہ بائیسواں گناہ ہوا۔ پھر اکثر ایک دوسری کو دیکھکر یا ایک دوسری سے سُنکر یہ خرافات رسمیں بھی سیکھتی ہیں گناہ کا سیکھنا سیکھنا دانوں گناہ ہیں۔ یہ تیسویں گناہ ہوا۔ یہ بھی ایک دستور ہے کہ ایسے وقت جو سقا پانی لاتا ہے اس سے پردہ کرنے کے لئے بند مکانوں میں نہیں جاتیں بلکہ اس کو حکم ہوتا ہے کہ تُو منہ پر نقاب ڈال کر چلا آ۔ اور کسی کو دیکھنا مت۔ اب آگے اُس کا دین و ایمان جانے چاہئے کن آنکھیوں سے تمام مجمع کو دیکھ لے تو بھی کسی کو غیرت اور حیا نہیں اور

۱۷ عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کل عین زانیۃ والمرأۃ اذا استعطرت فمرت بالمجلس فی کذا لکذا یعنی زانیۃ رواہ ابوداؤد والترذی وقال حدیث حسن صحیح ۱۲ ترغیب و ترہیب ۳۵۹
۱۸ عن عمر بن شعیب عن ابیہ عن جسدہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس منامن تشبہ بنیۃ لا تشبہ بالیہود ولا النصارى فان تسلم الیہود والاشراک بالاصابع وتسلم النصارى بالاشارة بالکف رواہ الترذی وقال اسنادہ ضعیف ۱۲ مشکوٰۃ
۱۹ حسد کے یہ معنی ہیں کہ کسی کو اپنے سے بڑھا ہوا دیکھ کر جھلنا اور یہ چاہنا کہ اس کو کسی طرح ذلت نصیب ہو اس کے مقابل میں غبطہ ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ اپنے سے بڑھے ہوئے انسان کو دیکھ کر بغیر اس نقصان پہنچائے ہوئے اس کے مرتبہ کو پہنچنے کی کوشش کرنا غبطہ محمودہ اور مدد درد ۱۲

ایسا ہوتا بھی ہے کیونکہ جو کپڑا وہ مُنہ پر ڈالتا ہے اس سے سب دکھائی دیتا ہے ورنہ سیدھا گھڑے مٹکے کے پاس جا کر پانی کیسے بھرتا ہے۔ ایسی جگہ قصداً بیٹھے رہنا کہ نامحرم دیکھ سکے حرام ہے۔ یہ جو بیسیواں گناہ ہوا۔ بعضی بیسیوں کے سیمانے لڑکے دس دس بارہ برس کی عمر کے اندر گھسے چلے آتے ہیں اور مروت میں ان سے کچھ نہیں کہا جاتا سامنے آنا پڑتا ہے۔ یہ بیسیواں گناہ ہوا۔ کیونکہ شریعت کے مقابلہ میں کسی کی مروت کو ناکناہ ہے۔ اور لڑکا جب سیمانہ ہوجا کرے تو اس سے پردہ کرنے کا حکم ہے۔ اب کھانے کے وقت اس قدر طوفان مچتا ہے کہ ایک ایک بی بی چار چار طفیلیوں کو ساتھ لاتی ہے اور ان کو خوب بھر بھر دیتی ہے اور گھروالے کے مال یا آبرو کی کچھ پرواہ نہیں کرتیں۔ یہ چھ بیسیواں گناہ ہوا۔ اب فراغت کرنے کے بعد جب گھر جانے کو ہوتی ہے کہاروں کی آواز سن کر یا جوج ماجوج کی طرح دوڑتی ہیں کہ ایک پر دوسری دوسری پر تیسری۔ غرض سب دروازے میں جا لپٹتی ہیں کہ پہلے میں ہی سوار ہوں۔ اکثر اوقات کہا را بھی مٹنے بھی نہیں پاتے اچھی طرح سامنا ہوجاتا ہے۔ یہ ستائیسواں گناہ ہوا کبھی کبھی ایک ایک ڈولی پر دو دو لڑکیاں اور کہاروں کو نہیں بتایا کہ کہ ایک پیسہ کہیں اور نہ دینا پڑے۔ یہ اٹھائیسواں گناہ ہوا۔ پھر کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے تو بلا دلیل کسی کو تہمت لگانا بلکہ کبھی کبھی اس پر سختی کرنا کہ اکثر شادیوں میں ہوتا ہے۔ یہ اکتیسواں گناہ ہوا پھر اکثر تقریب والے گھر کے مرد بے احتیاطی اور جلدی میں محض جھانکنے اور تلکنے کے لئے بالکل دروازے میں گھر کے روبرو آکھڑے ہوتے ہیں اور بہتوں پر نگاہ ڈالتے ہیں۔ ان کو دیکھ کر کسی نے مُنہ پھیر لیا کوئی کسی کی آڑ میں ہو گئی کسی نے فراسر نیچا کر لیا بس یہ پردہ ہو گیا۔ اچھی خاصی سامنے بیٹھی رہتی ہیں۔ یہ بیسیواں گناہ ہوا پھر دو لہاکی زیارت اور بارات کے تماشے کو دیکھنا فرض اور تبرک سمجھتی ہیں۔ جس طرح عورت کو اپنا بدن غیر مرد کو دکھلانا جائز نہیں اسی طرح بلا ضرورت غیر مرد کو دیکھنا بھی منع ہے یہ اکتیسواں گناہ ہوا۔ پھر گھروٹ آنے کے بعد کئی کئی روز تک آنے والی بیسیوں میں اور تقریب والے کی کارروائیوں میں جو جو عیب کالے جاتے ہیں اور کپڑے ڈالے جاتے ہیں۔ یہ بیسیواں گناہ ہوا۔ اسی طرح اور بھی بہت سی خرابیاں اور گناہ کی باتیں عورتوں کے جمع ہونے میں ہیں۔ خود خیال کر کہ جس میں اتنی بے انتہا خرابیاں ہوں وہ امر کیسے جائز ہو سکتا ہے۔ اس لئے اس رسم کا بند کرنا سب سے زیادہ ضروری ہے۔

منگنی کی رسموں کا بیان

منگنی میں بھی طوفان بے تمیزی کی طرح بہت سی رسمیں کی جاتی ہیں اس میں سے بعض ہم بیان کرتے ہیں (۱) جب منگنی ہوتی ہے تو خط لیکر نانی آتا ہے تو لڑکی والے کی طرف سے شکرانہ بنا کر نانی کے سامنے رکھا جاتا ہے۔ اس میں بھی وہی سید پابندی کہ فرض ودا جب چاہے ٹل جائے مگر یہ نہ ٹلے۔ ممکن ہے کہ کسی گھر میں اُس وقت دال ہی روٹی ہو مگر جہاں سے بنے شکرانہ کر دُور نہ منگنی ہی نہ ہوگی۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ایک خرابی تو یہ ہوئی۔ پھر اس بیہودہ بات کے لئے اگر سامان موجود

کو مرنہ نہ بلا بعض غور ہٹی اس میں خوب عیب نکالنے لگتی ہیں اور بدنام کرتی ہیں۔ غرض ریا، فضول خرچی، غیبت سب ہی کچھ اس رسم کی بدولت ہوتا ہے۔ (۶) کچھ عرصے کے بعد لڑکی والے کی طرف سے کچھ مٹھائی اور انگوٹھی اور رومال اور کسی قدر روپے جس کو نشانی کہتے ہیں بھیجی جاتی ہے اور یہ روپیہ بطور نیوتے کے جمع کر کے بھیجا جاتا ہے یہاں بھی ریا اور یہودہ اور نفور خرچ کی علت موجود ہے اور نیوتے کی خرابیاں اوپر آچکیں۔ (۷) جوانی اور گہار یہ مٹھائی لیکر آتے ہیں نانی کو جوڑا اور کھاروں کو پگڑیاں اور کچھ نقد دیکر نصرت کر دیا جاتا ہے۔ اس مٹھائی کو کنبے کی بڑی بوڑھی عورتیں برادری میں گھر گھر تقسیم کرتی ہیں اور اسی کے گھر کھاتی ہیں۔ سب جانتے ہیں کہ ان کھاروں کی کچھ مزدوری مقرر نہیں کی جاتی نہ اس کا لحاظ ہوتا ہے کہ یہ خوشی سے جاتے ہیں یا ان پر جبر ہو رہا ہے۔ اکثر اوقات وہ لوگ اپنے کسی کاروبار یا اپنی بیماری یا کسی بیوی بچے کی بیماری کا عذر پیش کرتے ہیں مگر یہ بھیجنے والے اگر کچھ قابو دار ہوئے تو خود اور نہ کسی دوسرے قابو دار بھائی سے جوتے لگو کر خوب گندی کرا کے جبراً قہراً بھیجتے ہیں اور اس موقع پر کیا اکثر ان لوگوں سے جبراً کام لیا جاتا ہے جو بالکل ظلم اور گناہ ہے۔ اور ظلم کا وہاں دنیا میں بھی اکثر پڑتا ہے اور آخرت کا گناہ تو ہے ہی۔ پھر مزدوری کا طے نہ کرنا یہ دوسری بات خلاف شرع ہوئی۔ یہ تو ان کی روانگی کے پھل چھول ہیں اور تقسیم کرنے میں ریا کا ہونا کس کو نہیں معلوم پھر تقسیم میں اتنی مشغولی ہوتی ہے کہ اکثر باٹنے والیوں کی نمازیں اڑ جاتی ہیں اور وقت کا تنگ ہو جانا ضروری بات ہے۔ ایک بات خلاف شرع یہ ہوئی۔ جن کے گھر حقے جاتے ہیں ان کے خمرے بات بات پر حصہ پھیر دینا الگ اٹھانا پڑتا ہے بلکہ قبول کرنا بھی اس رسم ریا کی کو رولق دینا اور رولج ڈالنا ہے اس لئے شرع سے یہ بھی ٹھیک نہیں۔ غرض ان سب خرافات کو چھوڑ دینا واجب ہے۔ بس ایک پوسٹ کارڈ یا زبانی گفتگو سے پیغام نکاح ادا ہو سکتا ہے۔ جانب ثانی اپنے طور پر ضروری باتوں کی تحقیق کر کے ایک پوسٹ کارڈ سے یا فقط زبانی وعدہ کر لے۔ ایسے منگنی ہو گئی۔ اگر کبھی پوری بات کرنے کے لئے یہ رسمیں برتی جاتی ہیں تو اول تو کسی مصلحت کے لئے گناہ کرنا درست نہیں۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ باوجود ان فضولیات کے بھی جہاں مرضی نہیں ہوتی جواب دیدیتے ہیں کوئی بھی کچھ نہیں کر سکتا۔ (۸) بعضی جگہ منگنی کے وقت یہ رسوم ہوتی ہیں کہ سسرال والے چند لوگ آتے ہیں اور دُلہن کی گود بھری جاتی ہے جس کی صورت یہ ہے کہ لڑکے کا سر پرست اندر بلایا جاتا ہے وہ دُلہن کی گود میں میوہ اور پیڑے بتا شے وغیرہ رکھتا ہے اور ہاتھ پر ایک روپیہ روپ کار رکھتا ہے۔ اس کے بعد اب لڑکی والے ان کو اس کا بدلہ اور جتنی توفیق ہو اتنے روپے دیدیتے ہیں۔ اس میں بھی کئی بُرائیاں ہیں۔ ایک تو اجنبی مرد کو گھر میں بلانا اور اس سے گود بھرانا اگرچہ پردہ کی آڑ سے ہو۔ لیکن پھر بھی بُرا ہے۔ دوسرے گود بھرنے میں وہی شگون جو شرعاً ناجائز ہے۔ تیسرے ناریل کے سٹر اور اچھا نکلنے سے لڑکی کی بھلائی یا بُرائی کی فال لیتے ہیں اس کا شرک اور قبیح ہونا بیان ہو چکا ہے۔ چوتھے اس میں اس قدر پابندی جس کا بُرا ہونا سمجھ چکی ہو اور شہرت اور ناموری بھی ضرور ہے۔ غرض کوئی رسم ایسی نہیں جس میں گناہ نہ ہوتا ہو۔

بیابان کی رسموں کا بیان

سب سے بڑی تقریب جس میں خوب دل کھول کر جوصلے نکالے جاتے ہیں اور بے انتہار مسیں ادا کی جاتی ہیں وہ یہی شادی کی تقریب ہے جس کو واقع میں بربادی کہنا لائق ہے۔ اور بربادی بھی کیسی دین کی بھی اور دنیا کی بھی۔ اس میں جو رسمیں کی جاتی ہیں وہ یہ ہیں۔ (۱) سب سے پہلے برادری کے مرد جمع ہو کر لڑکی والے کی طرف سے تعین تاریخ کا خط لکھ کر نائی کو دیکر رخصت کرتے ہیں۔ یہ رسم ایسی ضروری ہے کہ چاہے برسات ہو، راہ میں ندی نالے پڑتے ہوں جس میں نائی صاحب کے بالکل ہی رخصت ہو جانے کا احتمال ہو، غرض کچھ ہی ہو مگر یہ ممکن نہیں کہ ڈاک کے خط پر کفایت کریں یا نائی سے زیادہ معتبر کوئی آدمی جاتا ہو اس کے ہاتھ بھیج دیں۔ شریعت نے جس چیز کو ضروری نہیں ٹھہرایا اس کو اس قدر ضروری سمجھنا کہ شریعت کے ضروری بتلائے ہوئے کاموں سے زیادہ اس کا اہتمام کرنا۔ خود انصاف کرو کہ شریعت کا مقابلہ ہے یا نہیں اور جب مقابلہ ہے تو چھوڑ دینا واجب ہے یا نہیں اسی طرح مردوں کے اجتماع کا ضروری ہونا اس میں بھی خرابی ہے اگر کہو کہ مشورے کے لئے جمع ہوتے ہیں تو یہ بالکل غلط ہے وہ بیچارے تو خود پوچھتے ہیں کہ کون تاریخ لکھیں جو پہلے سے گھر میں خاص مشورہ کر کے مقرر کر چکے ہیں وہی بتلا دیتے ہیں اور وہ لوگ لکھ دیتے ہیں اور اگر مشورہ ہی کرنا ہے تو جس طرح اور کاموں میں مشورہ ہوتا ہے کہ ایک دو عقلمند لوگوں سے رائے لی۔ بس کفایت ہوئی۔ گھر گھر کے آدمیوں کو بٹورنا کیا ضرور پھر اکثر لوگ جو نہیں آسکتے اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کو اپنی جگہ بھیج دیتے ہیں بھلا وہ مشورہ میں کیا تیر چلائیں گے کچھ بھی نہیں۔ یہ سب من سمجھ تیاں ہیں۔ سیدھی بات کیوں نہیں کہتے کہ صاحب یوں ہی رواج چلا آتا ہے۔ بس اسی رواج کی بُرائی اور اس کے چھوڑنے کا واجب ہونا بیان کیا جاتا ہے۔ غرض اس رسم کے سبب اجزاء خلاف شرع ہیں پھر اس میں یہ بھی ایک ضروری بات ہے کہ سُرخ ہی خط ہو اور اس پر گوشت بھی لپٹا ہو۔ یہ بھی اسی بیحد پابندی کے اندر داخل ہے جس کی بُرائی اور خلاف شرع ہونا اوپر کی دفعہ بیان ہو چکا ہے (۲) گھر میں برادری لگنے کی عورتیں جمع ہو کر لڑکی کو ایک کونہ میں قید کر دیتی ہیں جس کو مائیں بٹھلانا اور مانجھے بٹھلانا کہتے ہیں۔ اُس کے آداب یہ ہیں کہ اُس کو چوکی پر بٹھلا کر اس کے داہنے ہاتھ پر کچھ بُٹنا رکھتی ہیں اور گود میں کچھ کھیل بنناشے بھرتی ہیں اور کچھ کھیل بتاشے حاضرین میں تقسیم ہوتے ہیں اور اسی تاریخ سے برابر لڑکی کے بُٹنا ملا جاتا ہے اور بہت سی پینڈیاں برادری میں تقسیم ہوتی ہیں۔ یہ رسم بھی چند خرافات باتیں ملا کر بنائی گئی ہے۔ اول اس کے علیحدہ بٹھانے کو ضروری سمجھنا خواہ گرمی ہو، جس کو دنیا بھر کے طبیب بھی کہیں کہ اس کو کوئی بیماری ہو جائے گی کچھ ہی ہو مگر یہ فرض قضا نہ ہونے پائے۔ اس میں بھی وہی بیحد پابندی کی جرائی موجود ہے۔ اور اگر اس کے بیمار ہو جانے کا اندیشہ ہو تو دوسرا گناہ۔ ایک مسلمان کو ضرر پہنچانے کا ہوگا۔ جس میں ماشاء اللہ ساری برادری بھی شریک ہے۔ دوسری بلا ضرورت چوکی پر بٹھلانا اس کی کیا ضرورت ہے۔ کیا فرش پر اگر بٹھانا ملا جائے گا تو بدن میں صفائی نہ آئے گی۔ اس میں بھی وہی بیحد پابندی جس کا خلاف شرع ہونا کئی دفعہ معلوم ہو چکا ہے

تبصری۔ داپنے ہاتھ پر بُٹنا رکھنا اور گود میں کھیل بتا شے بھڑنا معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی ٹوٹکا اور شگون ہے اگر ایسا ہے تب تو شرک ہے اور شرک کا خلاف شرع ہونا کون مسلمان نہیں جانتا۔ ورنہ وہی پابندی تو ضرور ہے اسی طرح کھیل بتا شوں کی تقسیم کی پابندی یہ سب بید پابندی اور ریادافتخا رہے جیسا کہ ظاہر ہے۔ چوتھی عورتوں کا جمع ہونا جو ان سارے فسادوں کی جڑ ہے جن کا اوپر بیان ہو چکا ہے بعض جگہ یہ بھی قید ہے کہ سات سہاگنیں جمع ہو کر اُس کے ہاتھ پر بُٹنا رکھتی ہیں یہ ایک شگون ہے جس کا شرک ہونا اوپر سن چکی ہو۔ اگر بدن کی صفائی اور نرمی کی مصلحت سے بُٹنا ملا جائے تو اس کا مضائقہ نہیں مگر معمولی طور سے بلا قید کسی رسم کے کل دو بس فراغت ہوتی۔ اس کا اس قدر طومار کیوں باندھا جائے بعضی عورتیں اس رسم کی تیج میں کچھ وہیں تراشتی ہیں۔ بعضی یہ کہتی ہیں کہ سسرال جا کر کچھ دن لڑکی کو کوسر جھکائے ایک ہی جگہ بیٹھنا ہوگا اس لئے عادت ڈالنے کی مصلحت سے مانجھے بٹھاتے ہیں کہ وہاں زیادہ تکلیف نہ ہو۔ اور بعضی صاحبہ یہ فرماتی ہیں کہ بُٹنا مکھن سے بدن صاف اور خوشبودار رہتا ہے اس لئے ادھر ادھر مکھن میں کچھ آسیب کے خلل ہونے کا ڈر ہے۔ یہ سب شیطانی خیالات اور من سمجھوتیاں ہیں۔ اگر صرف یہی بات ہے تو برادری کی عورتوں کا جمع ہونا ہاتھ پر بُٹنا رکھنا گو د بھڑنا وغیرہ اور خرافات کیوں ہوتی ہیں۔ اتنا مطلب تو بغیر ان بھڑوں کے بھی ہو سکتا ہے۔ دوسرے یہ کہ وہاں جا کر بالکل مُردہ ہو کر رہنا بھی تو بُرا ہے جیسا کہ آگے آتا ہے لہذا اس کی مدد اور برقرار رکھنے کے واسطے جو کام کیا جائے وہ بھی ناجائز ہو گا اور یہ بھی نہ سہی تو ہم کہتے ہیں کہ آدمی پر جیسی پڑتی ہے سب جھیل لینا ہے خود سمجھو کہ پہلے گھر بھر میں چلتی پھرتی تھی اب دفعہ ایک کونے میں کیسے بیٹھ گئی۔ ایسے ہی وہاں بھی ایک دو دن بیٹھ لے گی۔ بلکہ وہاں کی تو ایک آدھ دن کی مصیبت ہے اور یہاں تو دس دس بارہ دن قید کی مصیبت ڈالی جاتی ہے۔ تبصرے یہ کہ اگر آسیب کے ڈر سے نہیں مکھن پاتی تو بہت سے بہت صحن میں اور کوٹھے پر نہ جانے دو۔ یہ کیا کہ ایک ہی کونے میں پڑی گھٹا کرے۔ کھانے پانی کے لئے بھی وہاں سے نہ ٹلے۔ اس لئے یہ سب من گھڑت بہانے اور واہیات باتیں ہیں۔ (۳۲) جب نانی خط لیکر دو لہاکے گھر گیا تو وہاں برادری کی عورتیں جمع ہو کر دو خوان شکرانے کے بناتی ہیں جس میں ایک نانی کا ہوتا ہے دوسرا ڈومنیو کا نانی کا خوان باہر بھیجا جاتا ہے اور ساری برادری کے مرد جمع ہو کر نانی کو شکرانہ کھلاتے ہیں یعنی اُس کھاتے کا مُٹھا نکا کرتے ہیں۔ اور ڈومنیوں دروازے میں بیٹھ کر گالیاں گاتی ہیں۔ اس میں بھی وہی بید پابندی کی بُرائی دوسری خرابی اس میں یہ ہے کہ ڈومنیوں کو گانے کی اُجرت دینا حرام ہے پھر گانا بھی گالیاں جو خود گناہ ہیں۔ اور حدیث شریف میں اس کو منافق ہونے کی نشانی فرمایا ہے۔ یہ تبصرہ گناہ ہوا جس میں سب سُنے والے شریک ہیں۔ کیونکہ جو شخص گناہ کے مجمع میں شریک ہو وہ بھی گنہگار ہوتا ہے چوتھے مُردوں کے اجتماع کو ضروری سمجھنا جو بید پابندی میں داخل ہے۔ معلوم نہیں نانی کے شکرانہ کھانے میں اتنے بزرگوں کو کیا مدد کرنی پڑتی ہے۔ پانچویں عورتوں کا جمع ہونا جس کا گناہ ہونا معلوم ہو چکا۔ (۳۴) نانی شکرانہ کھا کر مطابق ہدایت اپنے آقا کے ایک یا دو روپے خوان میں ڈال دیتا ہے اور یہ روپے دو لہاکے نانی اور ڈومنیوں میں آدھوں آدھ تقسیم ہوتے ہیں۔ دوسرا خوان شکرانہ کا جنسہ ڈومنیوں اپنے گھر لے جاتی ہیں۔ پھر برادری کی عورتوں کے لئے شکرانہ بنا کر تقسیم کیا جاتا ہے۔

عن
عبداللہ بن
عمر قال
رسول اللہ
صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم
من فیکان
منافقا لہ
ومن کانت
خصلة
منہ کانت
فہ خصلة
من اتفاق
حتی یبعثا
اذا اوتمن
شان
واذا عاہد
شذر
واذا نهم
فجر
ستفق
علیم
مشکوۃ
۱۰

اس میں بھی وہی ریا و شہرت و بید پابندی موجود ہے اس لئے بالکل شرع کے خلاف ہے۔ (۵) صبح کو برادری کے مرد جمع ہو کر خط کا جواب لکھتے ہیں اور ایک جوڑا نانی کو نہایت عمدہ بیش قیمت مع ایک بڑی رقم یعنی ستویا دو سو روپے کے دیتے ہیں۔ وہی مسخر این جو اول ہوا تھا وہ یہاں بھی ہوتا ہے کہ دکھلائے جاتے ہیں نشو۔ اور لئے جاتے ہیں ایک یا دو۔ پھر اس ریا اور لایعنی حرکت کے علاوہ بعض وقت اس رسم کے پوری کرنے کو سودی قرض کی ضرورت پڑنا یہ جدا گناہ ہے جس کا ذکر اچھی طرح اوپر آچکا ہے۔ (۶) اب نانی رخصت ہو کر دہن والوں کے گھر پہنچتا ہے۔ وہاں برادری کی عورتیں پہلے سے جمع ہوتی ہیں۔ نانی اپنا جوڑا گھر میں دکھلانے کے لئے دیتا ہے اور پھر ساری برادری میں گھر گھر دکھایا جاتا ہے اس میں بھی وہی عورتوں کی جمعیت اور جوڑا دکھانے میں ریا و نمود کی خرابی ظاہر ہے۔ (۷) اس تاریخ سے دو لہا کے ہٹنا ملا جاتا ہے اور شادی کی تاریخ تک گنے کی عورتیں جمع ہو کر دو لہا کے گھر بری کی تیاری اور دہن کے گھر جہیز کی تیاری کرتی ہیں اور اس درمیان میں جو مہمان دونوں میں سے کسی کے گھر آتے ہیں اگرچہ ان کو بلایا نہ ہو ان کے آنے کا کرایہ دیا جاتا ہے۔ اس میں بھی عورتوں کی جمعیت اور بید پابندی تو ہے ہی اور کرایہ کا اپنے پاس سے دینا خواہ دل چاہے یا نہ چاہے محض نمود اور شان و شوکت کے لئے یہ اور طرہ۔ اسی طرح آنے والوں کا یہ سمجھنا کہ یہ ان کے ذمے واجب ہے۔ یہ ایک قسم کا جبر ہے ریا و جبر دونوں کا خلاف شرع ہونا ظاہر ہے اور اس سے بڑھ کر قصہ بری و جہیز کا ہے جو شادی کے بڑے بھاری رکن ہیں اور ہر چند یہ دونوں امر اصل میں جائز بلکہ بہتر و مستحسن تھے کیونکہ بری یا ساقی حقیقت میں دو لہا یا دو لہا والوں کی طرف سے دہن یا دہن والوں کو ہدیہ ہے اور جہیز حقیقت میں اپنی اولاد کے ساتھ سلوک و احسان ہے مگر جس طور سے اس کا رواج ہے اس میں طرح طرح کی خرابیاں ہو گئی ہیں۔ جن کا خلاصہ یہ ہے کہ اب نہ ہدیہ مقصود رہا نہ سلوک و احسان محض ناموری و شہرت اور پابندی رسم کی نیت سے کیا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ بری اور جہیز دونوں کا اعلان ہوتا ہے۔ یعنی دکھلا کر شہرت دیکر دیتے ہیں۔ بری بھی بڑی دھوم دھام اور تکلف سے جاتی ہے اور اس کی چیزیں بھی خاص مقرر ہیں برتن بھی خاص طرح کے ضروری سمجھے جاتے ہیں۔ اس کا عام طور پر نظارہ بھی ہوتا ہے موقع بھی معین ہوتا ہے۔ اگر ہدیہ مقصود ہوتا تو معمولی طور پر چرب میسر آتا اور جو میسر آتا بلا پابندی کسی رسم کے اور بلا اعلان کے محض محبت سے بھی بیا کرتے۔ اسی طرح جہیز کا اسباب بھی خاص خاص مقرر ہے کہ فلاں فلاں چیز ضرور ہو اور تمام برادری اور بعض جگہ صرف اپنا لکھ اور گھروالے اس کو دیکھیں اور دن بھی وہی خاص ہو۔ اگر صلہ رحمی یعنی سلوک و احسان مقصود ہوتا تو معمولی طور پر جو میسر آتا اور جب میسر آتا دیدیتے۔ اسی طرح ہدیہ اور صلہ رحمی کے لئے کوئی شخص قرض کا بار نہیں اٹھاتا۔ لیکن ان دونوں رسموں کے پور کرنے کو اکثر اوقات قرض دار بھی ہوتے ہیں گو سود ہی دینا پڑے اور گویا بی ادب فروخت یا گروی ہو جائے۔ پس اس میں بھی وہی بے حد پابندی اور نمائش و شہرت اور فضول خرچی وغیرہ سب خرابیاں موجود ہیں اس لئے یہ بھی ناجائز باتوں میں شامل ہو گیا۔ (۸) برات سے ایک دن قبل دو لہا والوں کا نانی مہندی لے کر اور دہن والوں کا نانی نوشہ کا جوڑا لیکر اپنے اپنے مقام سے چلتے ہیں اور یہ مندرجہ کا دن کہلاتا ہے۔ دو لہا کے

یہاں اس تاج پر برادری کی عورتیں جمع ہو کر دولہن کا جوڑا تیار کرتی ہیں اور ان کو سیلائی میں کھیلے اور بتائے دیتے جاتے ہیں اور تمام کمینوں کو ایک ایک کام پر ایک ایک پروت دیا جاتا ہے۔ اس میں بھی وہی عید پابندی اور عورتوں کی جمعیت ہے جس سے بشمار خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ (۹) جوڑا لانے والے نانی کو جوڑا پہنپانے کے وقت کچھ انعام دیتے ہیں اور پھر یہ جوڑا نائیں لے کر ساری برادری میں گھر گھر دکھلانے جاتی ہے اور اس رات کو برادری کی عورتیں جمع ہو کر کھانا کھاتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ جوڑا دکھلانے کا منشاء بجز ریاء کے اور کچھ بھی نہیں۔ اور عورتوں کے جمع ہونے کے برکات معلوم ہی ہو چکے۔ غرض اس موقع پر بھی گناہوں کا خوب اجتماع ہوتا ہے۔

(۱۰) صبح تڑکے دولہا کو غسل دیکر شہانہ جوڑا پہناتے ہیں اور پڑانا جوڑا مع جوتے کے حجام کو دیا جاتا ہے اور چوٹی سہرے کا حق کمینوں کو دیا جاتا ہے اکثر اس جوڑے میں خلاف شریع لباس بھی ہوتا ہے۔ اور سہرا چونکہ کافروں کی رسم ہے اس لئے اس حق کا نام چوٹی سہرے سے مقرر کرنا بدیشک ہے اور کافروں کی رسم کی موافقت ہے اسلئے یہ بھی خلاف شریع ہوا۔ (۱۱) اب نوشہ کو گھر میں بلا کر چوکی پر کھڑا کر کے دھیانیاں سہرا باندھ کر اپنا حق لیتی ہیں۔ اور گنبد کی عورتیں کچھ ٹکے نوشہ کے سر پر پھیر کر کمینوں کو دیتی ہیں۔ نوشہ کے گھر میں جانے کے وقت بالکل احتیاط نہیں رہتی بڑے بڑے گھر پر دے والیاں بناؤ سنگار کئے ہوئے اس کے سامنے آکھڑی ہوتی ہیں اور یہ سمجھتی ہیں کہ یہ تو اس کی شرم کا وقت ہے یہ کسی کو نہ دیکھے گا۔ بھلا یہ غضب کی بات ہے یا نہیں۔ اول یہ کیسے معلوم ہوا کہ وہ نہ دیکھو گا مختلف طبیعت کے لڑکے ہوتے ہیں جس میں آج کل تو اکثر شریر ہی ہیں۔ پھر اگر اس نے نہ دیکھا تو تم کیوں اس کو دیکھ رہی ہو۔ حدیث شریف میں ہے لعنت کرے اللہ دیکھنے والے پر اور جس کو دیکھے اس پر بھی۔ غرض اس موقع پر دولہا اور عورتیں سب گناہ میں مبتلا ہوتی ہیں۔ پھر سہرا باندھنا۔ یہ دوسری بات خلاف شریع ہوتی۔ کیونکہ یہ کافروں کی رسم ہے۔ حدیث شریف میں ہے جو مشابہت کرے کسی قوم کے ساتھ وہ انھیں میں سے ہے۔ پھر لڑجھگڑا کر اپنا حق لینا۔ اول تو ویسے بھی کسی پر جبر کرنا حرام ہے خاص کر ایک گناہ کر کے اُس پر کچھ لینا بالکل گندہ درگند ہے اور نوشہ کے سر پر سے پیسوں کا اتارنا یہ بھی ایک ٹوٹکا ہے جس کی نسبت حدیث شریف میں ہے کہ ٹوٹکا شرک ہے۔ غرض یہ بھی سترتا سر خلاف شریع باتوں کا مجموعہ ہے۔ (۱۲) اب برات روانہ ہوتی ہے۔ یہ برات بھی شادی کا بہت بڑا رکن سمجھا جاتا ہے اور اس کے لئے کبھی دولہا والے کبھی دولہن والے بڑے بڑے اصرار اور تکرار کرتے ہیں غرض اصلی اس سے محض ناموری و تفاخر ہے اور کچھ نہیں۔ عجب نہیں کہ کسی وقت جبکہ راہوں میں امن تھا اکثر قزاقوں اور ڈاکوؤں سے دوچار ہونا پڑتا تھا۔ دولہا دولہن اور اسباب زبیر وغیرہ کی حفاظت کے لئے اُس وقت یہ رسم ایجاد ہوئی ہوگی اسی وجہ سے گھر بچھے ایک ایک آدمی ضرور جاتا تھا۔ مگر اب تو نہ وہ ضرورت باقی رہی نہ کوئی مصلحت صرف افتخار و شہرت باقی رہ گیا ہے پھر اکثر اس میں ایسا بھی کرتے ہیں کہ بلائے پچاسن اور جا پہنچے سنو۔ اول تو بے بلائے اس طرح کسی

۱۔ عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا کانت عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویمونہ اذا قبل ابن ام مکتوم فقل علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجبا منہ فقلت یا رسول اللہ اللیس ہوا محلی لا یضرنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما انتما لتتضرعا رواہ احمد الترمذی و ابوداؤد ۱۲ مشکوٰۃ ۲۶۹

۲۔ عن الحسن مرسل قال بلغنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعن اللہ الناظر والمنظر الیہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان ۱۲ مشکوٰۃ ص ۲۵۵

۳۔ عن عبد اللہ بن مسعود عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الطیرۃ شرک قال ثمالہ الخ ۱۲ مشکوٰۃ ۳۹۲

۴۔ قزاق کے معنی ہیں ٹیلر ر ہرن۔ ذاکو ۱۲

کے گھر جانا حرام ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص دعوت میں بے بلائے جائے وہ گیا تو چور ہو کر اور نکلا وہاں سے لٹیرا ہو کر یعنی ایسا گناہ ہوتا ہے جیسے چوری اور لوٹ مار کا۔ پھر دوسرے شخص کی بے آبروئی بھی ہو جاتی ہے کسی کو رسوا کرنا یہ دوسرا گناہ ہے پھر ان باتوں کی وجہ سے اکثر جانین سے ایسی ضد اُضدی اور بے لطفی ہوتی ہے کہ عمر بھر اس کا اثر دلوں میں باقی رہتا ہے۔ چونکہ نا اتفاقی حرام ہے اس لئے جن باتوں سے نا اتفاقی پڑے وہ بھی حرام ہوں گی اس لئے یہ فضول رسوم ہرگز جائز نہیں۔ راہ میں جو گاڑیوں پر جہالت سوار ہوتی ہے اور گاڑیوں کو بے سند بلا ضرورت بھگا نا شروع کرتے ہیں اس میں سینکڑوں خطرناک واردات ہو جاتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ ایسے خطرہ میں پھنسنا بلا ضرورت کسی طرح جائز نہیں۔ (۱۳۴) دو لہا اس شہر کے کسی مشہور متبرک مزار پر جا کر کچھ نقد چڑھا کر برات میں شامل ہو جاتا ہے اس میں جو عقیدہ جاہلوں کا ہے وہ یقینی شرک تک پہنچا ہوا ہے۔ اگر کوئی سمجھتا ہے کہ اس بُرے عقیدے سے پاک بھی ہو تب بھی اس سے چونکہ جاہلوں کے فعل کو قوت اور رواج ہوتا ہے اس لئے سب کو بچنا چاہئے۔ (۱۳۵) مہندی لانے والے نائی کو اتنی مقدار انعام دیا جاتا ہے جس سے دو لہا والا اس خرچ کا اندازہ کر لیتا ہے جو کمینوں کو دینا پڑے گا یعنی کمینوں کا خرچ اس انعام سے آٹھ حصے زیادہ ہوتا ہے یہ بھی زبردستی جبر مانہ ہے کہ پہلے ہی سے خبر کر دی کہ ہم تم سے اتنا روپیہ دلوائیں گے۔ چونکہ اس طرح جبراً دانا حرام ہے لہذا اس کا یہ ذریعہ بھی اسی حکم میں ہے کیونکہ گناہ کا قصد بھی گناہ ہے (۱۳۶) کچھ مہندی دو لہن کے لگائی جاتی ہے اور باقی تقسیم ہو جاتی ہے۔ یہ دونوں باتیں بھی بے حد پابندی میں داخل ہیں کیونکہ اس کے خلاف کو عیب سمجھتی ہیں اس لئے یہ بھی شرع کی حد سے آگے بڑھنا ہے۔ (۱۳۷) برات آنے کے دن دہن کے گھر عورتیں جمع ہوتی ہیں۔ اس جمع کی قباحتیں و نحوستیں اوپر معلوم ہو چکیں۔ (۱۳۸) ہر کام پر بیروت یعنی نیگ تقسیم ہوتے ہیں مثلاً نائی نے دیگ کے لئے چو لھا کھو دکر بیروت مانگا تو اس کو ایک خوان میں انانج اُس پر ایک بھیلی گڑی رکھ کر دیا جاتا ہے۔ اسی طرح ہر ہر ذرا سے کام پر یہی جبر مانہ۔ گو خدا متکذروں کو دینا بہت اچھی بات ہے مگر اس ڈھونگ کی کون ضرورت ہے اس کا جو کچھ حق الخدمت سمجھو ایک دفعہ دیدو۔ اس بار بار دینے کی بنا پر بھی وہی شہرت ہے علاوہ اس کے یہ دنیا یا تو انعام ہے یا مزدوری۔ اگر انعام واحسان ہے تو اس کو اس طرح زبردستی کر کے لینا حرام ہے اور جس کا لینا حرام ہے دینا بھی حرام ہے۔ اور اگر اسکو مزدوری کہو تو مزدوری کا طے کرنا پہلے سے مقدار بتلا دینا ضروری ہے اس کے مجہول رکھنے کو اجارہ فاسد ہوا اور اجارہ فاسد بھی حرام ہے (۱۳۹) برات پہنچنے پر گاڑیوں کو گھاس دانہ اور مانگے کی گاڑیوں کو گھی اور گڑ بھی دیا جاتا ہے۔ اس موقع پر اکثر گاڑی بان ایسا طوفان برپا کرتے ہیں کہ گھر والا بے آبرو ہو جاتا ہے اور اس بے آبروئی کا سبب وہی برات لانے والا ہوا ظاہر ہے کہ بُری بات کا سبب بنتا بھی بُرا ہے۔ (۱۴۰) برات ایک جگہ ٹھہرتی ہے دونوں طرف کی برادری کے سامنے بُری کھولی جاتی ہے۔ اب وقت آیا ریافتخار کے ظہور کا جو اصلی مقصود ہے اور اسی سبب سے یہ رسم منع ہے۔ (۱۴۱) اس بُری میں بعض چیزیں بہت ضروری ہیں۔ شہانہ جوڑا، انگلی پائوں کا زیور، شہاگ پوڑا، عطر، تیل، مستی، شہرہ دانی، لنگھی پان، کھیلیں۔ اور باقی غیر ضروری۔ جس قدر جوڑے بُری میں ہوتے ہیں اتنی ہی مشکلیاں ہوتی ہیں۔ ان سبب مہلات کا بے حد پابندی میں داخل ہونا ظاہر ہے جس کا خلاف شرع ہونا کئی مرتبہ

سلسلہ
عبداللہ
عمرہ قال
قال رسول
اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم
من دعی
فلم یجب
فقد عصى
اللہ ورسولہ
ومن خصل
علی غیبر
وعوۃ
دخل سارقا
خرج
سفر قرواہ
ابو داؤد
۱۲ مشکوۃ
ص ۲۳۵

بیان ہو چکا۔ اور اب ریا و نمود و سب رسوں کی جان ہے اس کو تو کہنے کی حاجت ہی کیا ہے۔ (۲۱) اس بری کو لیجانے کے واسطے دو لہن کی طرف سے کمین خوان لے کر آتے ہیں اور ایک ایک آدمی کے ایک ایک چیز سر پر لے جاتے ہیں۔ دیکھو اس ریا کا اور اچھی طرح ظہور ہوا اگرچہ وہ ایک ہی آدمی کے لیجانے کا بوجھ ہو مگر لیجائے اس کو ایک قافلہ۔ تاکہ دور تک سلسلہ معلوم ہو۔ یہ کھلا ہوا منکر اوشیخی بگھارنا ہے۔ (۲۲) کنبے کے تمام مرد بری کے ساتھ جاتے ہیں اور بری زنانے مکان میں پہنچا دی جاتی ہے۔ اس موقع پر اکثر بے احتیاطی ہوتی ہے کہ مرد بھی گھر میں چلے جاتے ہیں اور عورتوں کا بے حجاب سامنا ہوتا ہے۔ نہیں معلوم اس روز تمام گناہ اور بے غیرتی کس طرح حلال اور تمیز داری ہو جاتی ہے۔ (۲۳) اس بری میں سے شاہانہ جوڑا اور بعض چیزیں رکھ کر باقی سب چیزیں پھیر دی جاتی ہیں جس کو دو لہا والا بجنسہ صندوق میں رکھ لیتا ہے جب واپس لینا تھا تو خواہ مخواہ بھیجنے کی کیوں تکلیف کی بس وہی نمود و شہرت۔ پھر جب واپس آنا یقینی ہے تب تو عقلمندوں کے نزدیک کوئی شان و شوکت کی بات بھی نہیں کہ شاید کسی کی مانگ لایا ہو پھر گھر آکر واپس کر دے گا اور اکثر ایسا ہوتا بھی ہے۔ غرض تمام فغویات شرع کے بھی خلاف اور عقل کے بھی خلاف۔ پھر بھی لوگ ان پر غش ہیں (۲۴) بری کے خوان میں دو لہن والوں کی طرف سے ایک یا سوار و پیہ ڈالا جاتا ہے جس کو بری کی چنگی کہتے ہیں اور وہ دو لہا کے نانی کا حق ہوتا ہے اس کے بعد ایک ڈومنی ایک ڈوری لیکر دو لہا کے پاس جاتی ہے اور ایک ہلکا انعام دو آنے یا چار آنے دیا جاتا ہے۔ اس میں بھی وہی بے حد پابندی اور انعام کا زبردستی لینا اور معلوم نہیں کہ ڈومنی صاحبہ کا کیا استحقاق ہے اور یہ ڈوری کیا و اہیات ہے۔ (۲۵) برات والے نکاح کے لئے گھر بلائے جاتے ہیں خیر غنیمت ہے خطا تو معاف ہوئی۔ ان خرافات میں اکثر اس قدر دیر لگتی ہے کہ اکثر تو تمام رات اس کی نذر ہو جاتی ہے پھر بد خوابی سے کوئی بیمار ہو گیا، کسی کو بد ہضمی ہو گئی، کوئی غینہ کے غلبہ میں ایسا سویا کہ صبح کی نماز ندر ہو گئی۔ ایک روز نا ہو تو رو دیا جائے۔ یہاں تو سر سے پاؤں تک نور ہی نور بھرا ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائیں۔ (۲۶) سب سے پہلے سقہ پانی لے کر آتا ہے۔ اس کو سوار و پیہ بیر گھڑی کے نام سے دیا جاتا ہے۔ اگرچہ دل چاہے نہ چاہے مگر زکوٰۃ سے بڑھ کر فرض ہے کیسے نہ دیا جائے بخضب ہے اول تو انعام میں جبر جو محض حرام ہے اور جبر کے یہی معنی نہیں کہ لاٹھی ڈنڈا مار کر کسی سے کچھ لے لیا جائے بلکہ یہ بھی جبر ہے کہ اگر نہ دیں گے تو بدنام ہوں گے پھر لینے والے خوب مانگ مانگ کر جھگڑا کر لیتے ہیں اور وہ بیچارہ اپنے تنگ و ناموس کے لئے دیتا ہے۔ یہ سب جبر حرام ہے۔ پھر یہ بیر گھڑی تو ہندوانہ لفظ ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ کافروں سے یہ رسم سیکھی ہے۔ یہ دوسری ظلمت ہوئی۔ (۲۷) اس کے بعد دوم شربت گھونلے کے واسطے آتا ہے جس کو سوار و پیہ دیا جاتا ہے اور شکر شربت کی دو لہن کے یہاں سے آتی ہے۔ یہاں بھی وہی انعام میں زبردستی کی علت لگی ہوئی ہے۔ پھر یہ دوم صاحب کس مصروف کے ہیں۔ بیشک شربت گھونلے کے لئے بہت ہی سوزوں و مناسب ہیں کیونکہ باجا بجاتے بجاتے ہاتھوں میں سرور کا مادہ پیدا ہو گیا ہے تو شربت پینے والوں کو زیادہ سرور ہو گا۔ پھر طرہ یہ کہ کیسی ہی سردی پڑتی ہو چاہے زکام ہو جائے مگر شربت ضرور پلایا جائے۔ اس بے عقلی کی بھی کوئی حد ہے۔ (۲۸) پھر قاضی صاحب کو بلا کر نکاح پڑھواتے ہیں

بس یہ ایک بات ہے جو تمام خرافات میں اچھی اور شریعت کے موافق ہے۔ مگر اس میں بھی دیکھا جاتا ہے کہ اکثر جگہ حضرات قاضی صاحبان نکاح کے مسائل سے محض ناواقف ہوتے ہیں کہ بعض جگہ یقیناً نکاح بھی درست نہیں ہوتا۔ تمام عمر بدکاری ہو کرتی ہے۔ اور بعض تو ایسے حریص اور لالچی ہیں کہ روپیہ سواروپہ کے لالچ سے جس طرح فراموشی کی جائے کر گذرتے ہیں خواہ نکاح ہو یا نہ ہو، مردہ بہشت میں جائے چاہے دوزخ میں۔ اپنے حلوے ماندے سے کام لے اس میں بہت اہتمام کرنا چاہئے کہ نکاح پڑھنے والا خود عالم ہو یا کسی عالم سے خوب تحقیق کر کے نکاح پڑھے اور بعضی جگہ نکاح کے قبل دولہا کو گھر میں بلا کر دولہن کا ہاتھ پر دے سے نکال کر اس کی تھیلی پر کچھ رتل وغیرہ لٹکھ کر دولہا کو کھلاتے ہیں۔ خیال کرنا چاہئے کہ ابھی نکاح نہیں ہوا۔ اور لڑکی کا ہاتھ دولہا کے سامنے بلا ضرورت کر دیا کتنی بڑی بے حیائی ہے اللہ بچائے۔ (۲۹) اس کے بعد اگر دولہا والے چھوڑا لے گئے ہوں تو وہ لٹا دیتے ہیں یا تقسیم کر دیتے ہیں ورنہ وہی شربت خواہ گرمی ہو یا سردی۔ اس شربت میں علاوہ بے حد پابندی کے بیمار ڈالنے کا سامان کرنا ہے جیسا کہ بعض فضلوں میں واقع ہوتا ہے۔ یہ کہاں جائز ہے۔ (۳۰) اب دولہن کی طرف کا نانی ہاتھ دھلا تا ہے۔ اس کو سواروپہ ہاتھ دھلائی دیا جاتا ہے۔ یہ دینا اصل میں انعام و احسان ہے مگر اب اس کو دینے والے اور لینے والے حق واجب اور نیک سمجھتے ہیں۔ اس طرح سے دینا لینا حرام ہے کیونکہ احسان میں زبردستی کرنا حرام ہے جیسا کہ اوپر گذر چکا۔ اور اگر اسے خدمتگذاری کا حق کہو تو خدمتگذار تو دولہن والوں کا ہے ان کے ذمے ہو نا چاہئے دولہا والوں سے کیا واسطہ۔ یہ تو مہمان ہیں۔ علاوہ خلاف شرع ہونے کے خلاف عقل بھی کس قدر ہے کہ مہمانوں سے اپنے نوکروں کی تنخواہ مزدوری دلائی جائے۔ (۳۱) دولہا کے لئے گھر سے شکرانہ بن کر آتا ہے جو خالی رکابیوں میں سب برائیوں کو تقسیم کیا جاتا ہے اس میں اس بے حد پابندی کے علاوہ عقیدے کی بھی خرابی ہے یعنی اگر شکرانہ نہ بنایا جائے تو نامبارکی کا پٹ سمجھتی ہیں بلکہ اکثر رسوم میں یہی عقیدہ ہے یہ خود شرک کی بات ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ بدشگونئی اور نامبارکی کی کچھ اصل نہیں۔ شریعت جس کو بے اصل بتائے اور لوگ اس پر پل بنا کر گھر کریں یہ شریعت کا مقابلہ ہے یا نہیں۔ (۳۲) اس کے بعد سب برائی کھانا کھا کر چلے جاتے ہیں۔ لڑکی والے کے گھر سے نوشہ کے لئے پلنگ سجا کر بھیجا جاتا ہے۔ اور کیسے اچھے وقت بھیجا جاتا ہے جب تمام رات زمین پر پڑے پڑے پور ہو چکے اب مرہم آیا ہے۔ واقعی حقدار تو ابھی ہوا۔ اس سے پہلے تو اجنبی اور غیر تھا۔ بھلے ناسو! اگر وہ داماد نہ تھا تو بلایا ہوا مہمان تو تھا۔ آخر مہمان کی خاطر مدارات کا بھی شرع اور عقل میں حکم ہے یا نہیں۔ اور دوسرے برائی اب بھی فضول رہے، ان کی اب بھی کسی نے بات نہ پوچھی۔ صاحبو! وہ بھی تو مہمان ہیں۔ (۳۳) پلنگ لانے والے نانی کو سواروپہ دیا جاتا ہے۔ پس سلام ہو ایہ چار پائی اس علت کے لئے آئی تھی۔ استغفر اللہ اس میں بھی وہی انعام میں جبر ہونا ظاہر ہے۔ (۳۴) پچھلی رات کو ایک خوان میں شکرانہ بھیجا جاتا ہے اس کو برات کے سب لڑکے مل کر کھاتے ہیں چاہے ان کی سختی ماروں کو بدبھمی ہو جائے مگر شادی والوں کو اپنی رسمیں پوری کرنے سے کام۔ پہلے جہاں شکرانہ بنانے کا ذکر آیا ہے وہاں بیان ہو چکا ہے کہ یہ بھی خلاف شرع ہے۔ (۳۵) اس خوان لانے والے

صلی اللہ علیہ وسلم
ابن ہریرہ
قال قال
رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم
لا مدوی ولا طیغ ولا لہامہ ولا
صفر وہاء
البخاری
۱۲ مشکوٰۃ
۳۹۱ ص

نانی کو سوار پیہ دیا جاتا ہے۔ کیوں نہ دیا جائے ان نانی صاحب کے بزرگوں نے اس بیچارے براتی کے باپ دادا کو قرض رو پیہ دے رکھا تھا وہ بیچارہ اس کو ادا کر رہا ہے ورنہ اس کے باپ دادا جنت میں جانے سے اٹکے رہیں گے۔ لاجول ولا قوۃ الا باللہ۔ (۳۶) صبح کو برات کے بھنگی دواہن والوں کے گھر دف بجاتے ہیں۔ یہ دف برات کے ساتھ آئے تھے۔ اور دف اصل میں جائز بھی تھے مگر اس میں شریعت نے مصلحت رکھی ہے کہ ان سے نکاح کی خوب شہرت ہو جائے لیکن اب یقینی بات ہے کہ شان و شوکت دکھانے اور تفاخر کے لئے بجایا جاتا ہے۔ اس لئے ناجائز اور موقوف کرنے کے قابل ہے اعلان و شہرت کے اور ہزاروں طریقے ہیں اور اب تو ہر کام میں منجھ ہو جاتا ہے۔ خود ہی ساری بستی میں پیرچا ہو جاتا ہے۔ بس یہی شہرت کافی ہے۔ اور اگر دف کے ساتھ شہنائی بھی ہو تو کسی حال میں جائز نہیں۔ حدیث شریف میں صاف بُرائی اور ممانعت آئی ہے (۳۷) دواہن والوں کی طرف کا بھنگی برات کے گھوڑوں کی لید اٹھاتا ہے اور دونوں طرف کے بھنگیوں کو لید اٹھائی اور صفائی کا نیک برابر ملتا ہے بھلا اس ٹھٹھیرے بد لائی سے کیا فائدہ۔ دونوں کو جب برابر ملتا ہے تو اپنے اپنے کمینوں کو دیر یا ہوتا خواہ خواہ دوسرے سے دلا کر جبر کا گناہ لازم کر لیا۔ (۳۸) دواہن والوں کی ڈوسنی دو لہا کو پاؤں کھلانے کے واسطے آتی ہے اور دستور کے موافق اپنا پردہ لے کر جاتی ہے اس کو بھی انعام دینا پڑتا ہے۔ بیچارے کو آج ہی ٹوٹ لو۔ کچھ بچا کر لیجئے نہ پائے بلکہ اور قرضدار ہو کر جائے یہاں بھی اسی جبر کو یاد کر لو (۳۹) اس کے بعد نائے دواہن کا سر گھوندہ کر کے گنگھی کو ایک کٹوے میں رکھ کر لے جاتی ہے اور اس کو سر بندھائی اور پوڑے پسائی کے نام سے کچھ دیا جاتا ہے۔ کیوں نہ دیا جائے یہ بیچارہ سب کا قرضدار بھی ہے یہاں بھی وہی جبر ہے۔ (۴۰) اس کے بعد کمینوں کے انعام کی فرد دواہن والوں کی طرف سے تیار ہو کر دواہن والوں کو دی جاتی ہے وہ خواہ اس کو تقسیم کر دے یا یکمشت دواہن والوں کو دیدے اس میں بھی وہی جبر لازم آتا ہے جس کا حرام ہونا کئی بار بیان ہو چکا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں صاحب یہ لوگ ایسے ہی موقع کی اُمید پر عمر بھر خدمت کرتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جس کی خدمت کی ہے اُسی سے خدمت کا بدلہ بھی لینا چاہئے۔ یہ کیا فو محرت ہے کہ خدمت کریں ان کی اور بدلہ دے وہ۔ (۴۱) نوشر گھر میں بلایا جاتا ہے اور اُس وقت پوری بے پردگی ہوتی ہے اور بعض باتیں بے حیائی کی اُس سے پوچھی جاتی ہیں جس کا گناہ اور بے خیرتی ہونا ظاہر ہے بیان کی حاجت نہیں۔ بعضی جگہ دو لہا و فرماش ہوتی ہے کہ دواہن سے کہے کہ میں تمہارا غلام ہوں اور تم شیر ہو اور میں بھیڑ ہوں۔ اُبی تو بہ۔ اللہ تعالیٰ تو خاوند کو سردار فرمائیں اور یہ اسکو غلام اور تابعدار بنائیں۔ بتلاؤ قرآن کے خلاف یہ رسم ہے یا نہیں۔ (۴۲) اگر بہت بغیرت سے کام لیا گیا تو اسکا رومال گھر میں منگایا جاتا ہے اور اُس وقت سلامی کارو پیہ جو نیوے میں آتا ہے جمع کر کے دو لہا کو دیا جاتا ہے۔ اس نیوے کا گناہ چونا اور پر بیان ہو چکا ہے۔ (۴۳) اس سے ڈوسنی اور نائے کا حق بقدر آٹھ آنے نکالا جاتا ہے۔ اللہ میاں کی زکوٰۃ کا چالیسواں حصہ اتنا فرض نہیں کھیت کا دسواں حصہ واجب نہیں مگر ان کا حصہ نکالنا سب فرضوں سے بڑھکر فرض ہے۔ یہ بے حد پابندی کس قدر نفو ہے۔ پھر یہ کہ نائے تو خدمتی بھی ہے۔ بھلا یہ ڈوسنی کس مصرف کی ہے جو ہر جگہ اس کا سا جھا اور

لہ عن
ابن مالک
الاشعری قال
قال رسول
اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نہ
ناس فی امتی
انحر نسو نہا
بغیر اسہا
یعزت علی
رؤسہم العات
والمنیات
یخسف اللہ
بہم الارض
و یجعل منہم
القرادۃ و
الخنث زبیر
۱۲ سنن
ابن ماجہ
باب العقوبۃ
ص ۳۶

حق رکھا ہوا ہے۔ بقول شخصے بیاہ میں بیچ کا لیکھا۔ شاید گانے بجانے کا حق انحرست ہو گا۔ سو جب گانا بجانا حرام ہے جیسا کہ پہلے باب میں بیان ہو چکا ہے تو اس پر کچھ مزدوری اور انعام دینا دلانا کس طرح جائز ہو گا۔ اور مزدوری بھی کس طرح کی کہ گھر والا تو اس لئے دیتا ہے کہ اُس نے بلایا اس کے یہاں تقریب ہے۔ بھلا اور آنے والوں کی کیا بختی کہ اُن سے بھی جبراً وصول کیا جاتا ہے اور جو نہ دے اس کی ذلت و تحقیر اور اُس پر طعن و ملاست کی جاتی ہے بس ایسے گانے اور ایسے حق کو کیونکر حرام نہ کہا جاوے گا۔ گانے بجانے میں بعضوں کو یہ شبہ ہوتا ہے کہ بیاہ شادی میں گیت درست ہے لیکن یہ نہیں دیکھتے کہ اب جو نماز بیان اس میں مل گئی ہیں اُن سے درست نہیں رہا۔ وہ نماز ابیاں یہ ہیں کہ ڈومنیناں نے سے گائی ہیں ہمارے مذہب میں یہ منع ہے اور ان کی آواز غیر مردوں کے کان میں پہنچتی ہے۔ نامحرم کو ایسی آواز سنانا بھی گناہ ہے اور اکثر ڈومنیناں جوان بھی ہوتی ہیں۔ اُن کی آواز سے اور بھی خرابی کا ڈر ہے۔ کیونکہ سُننے والوں کے دل پاک نہیں رہے۔ گانا سُننے سے اور ناپاکی بڑھ جاتی ہے کہیں کہیں ڈھولک بھی ہوتی ہے یہ کھلا ہو اگناہ ہے۔ پھر زیادہ رات اسی دھندے میں گزرتی ہے صبح کی نمازیں اکثر قضا ہو جاتی ہیں۔ مضمون بھی بعض دفعہ خلاف شرع ہوتا ہے ایسا گانا گوانا کب درست ہو گا۔ (۴۴) کھانے سے فراغت کے بعد جہیز کی تمام چیزیں جمع عام میں لائی جاتی ہیں اور ایک ایک چیز سب کو دکھلائی جاتی ہے اور زیور کی فہرست پڑھ کر سب کو سنانی جاتی ہے خود کہو کہ پوری پوری ریاد و نمائش ہے یا نہیں۔ علاوہ اس کے زمانے کپڑوں کا مردوں کو دکھلانا کس قدر غیرت کے خلاف ہے اور بعضے لوگ اپنے نزدیک بڑی دینداری کرتے ہیں جہیز دکھلاتے نہیں مقفل صندوق اور اسباب کی فہرست دیدیتے ہیں۔ لیکن اس میں بھی دکھلا دیا ضرور ہے۔ براتی وغیرہ صندوق لاتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ بعضے فہرست بھی مانگ کر پڑھنے لگتے ہیں۔ دوسرے دولہا کے گھر جو مہمان جمع ہیں انھیں کھول کر بھی دکھلایا جاتا ہے۔ اس کا بچاؤ تو یہی ہے کہ جہیز ہمراہ نہ بھیجا جائے۔ پھر اطمینان کے وقت سب چیزیں اپنی لڑکی کو دکھلا کر سپرد کر دی جائیں وہ جب چاہے لے جائے۔ چاہے ایک دفعہ چاہے کئی دفعہ کرے۔ (۴۵) سوار وہیہ کمینوں کا نیگ جہیز کے خوان میں ڈالا جاتا ہے۔ وہی انعام میں زبردستی یہاں بھی یاد کر لو۔ (۴۶) اب لڑکی کے رخصت ہونے کا دن آیا۔ میانہ یا پالکی دروازے میں رکھ کر دولہن کے باپ بھائی وغیرہ اس کے سر پر ہاتھ دھرنے کو گھر میں بلائے جاتے ہیں۔ اُس وقت بھی اکثر مردوں عورتوں کا آئنا سامنا ہو جاتا ہے جس کا بُرا ہونا ظاہر ہے۔ (۴۷) پھر لڑکی کو رخصت کر کے ڈولے میں بٹھاتے ہیں اور عقل کے خلاف سب میں رونا بیٹنا مچتا ہے ممکن ہے کہ بعض کو جذباتی کا قلق ہو مگر اکثر تو رسم ہی پورا کرنے کو روتی ہیں کہ کوئی یوں کہے گا کہ ان پر لڑکی بھاری تھی اس کو دفع کر کے خوش ہوئے اور یہ جھوٹا رونا ناحق کا قریب ہے جو کہ عقل اور شرع دونوں کے خلاف اور گناہ ہے۔ (۴۸) بعض جگہ دولہا کو حکم ہوتا ہے کہ گود میں لیکر ڈولے میں رکھ دے۔ ان کی یہ فرمائش سب کے روبرو پوری کی جاتی ہے۔ اگر کمزور ہوا تو ہنسین وغیرہ سہارا لگاتی ہیں۔ اس میں علاوہ بے غیرتی اور بے حیائی کے اکثر عورتوں کا بالکل سامنا ہو جاتا ہے کیونکہ یہی تماشا دیکھنے کے لئے تو یہ فرمائش ہوتی ہے۔ پھر کبھی دولہن زیادہ بھاری ہوتی نہ سنبھل سکی تو چھوٹ پڑتی ہے اور چوٹ لگتی ہے اس لئے

یہ بھی ناجائز ہے۔ (۴۹) دولہن کے دو پٹے کے ایک پلو میں کچھ نقد دوسرے میں ہلدی کی گرہ تیسرے میں جانفل، چوتھے میں چاول اور گھاس کی پتی باندھتی ہیں۔ یہ شگون اور ٹوٹکا ہے جو علاوہ خلاف عقل ہونے کے شرک کی بات ہے۔

(۵۰) اور ڈولے میں مٹھائی کی چنگیر رکھ دیتی ہیں جس کے خرچ کا موقع آگے چل کر معلوم ہو گا۔ اسی سے اس کا یہودہ اور منع ہونا بھی ظاہر ہو جائے گا۔ (۵۱) اول ڈولہ دولہن کی طرف کھار اٹھاتے ہیں اور دولہا والے اس پر سے کچھ شروع کرتے ہیں اگر اس میں کوئی اثر شگونی بھی سمجھتے ہیں کہ اس کے سر سے آفتیں اتر گئیں تب تو عقیدے کی خرابی ہے ورنہ نام و نہود و شہرت کی نیت ہونا ظاہر ہے۔ غرض ہر حال میں بڑا ہے۔ پھر لینے والے اس کچھیر کے بھنگی ہوتے ہیں جس سے یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ صدقہ خیرات کرنا مقصود ہے۔ ورنہ غریبوں، محتاجوں کو دیتے۔ پس یہ ایک طرح کا فضول و بجا خرچ بھی ہے کہ مستحقین کو چھوڑ کر غیر مستحقین کو دیا۔ پھر اس میں بعض کے چوٹ لگ جاتی ہے کسی کے بھیر کی وجہ سے اور کسی کے خود رو پیہ پیسہ لگ جاتا ہے یہ خرابی الگ رہی۔ (۵۲) اس کچھیر میں ایک مٹھی ان کھاروں کو دی جاتی ہے اور وہ سب کمینوں کا حق ہوتا ہے۔ وہی جبر کا ناجائز ہونا یہاں بھی یاد کرو۔ (۵۳) جب کچھیر کرتے ہوئے شہر کے باہر پہنچتے ہیں تو یہ کھار ڈولہ کسی باغ میں رکھ کر اپنا نیک سوار و پیہ لیکر چلے جاتے ہیں وہی انعام لینے میں زبردستی یہاں بھی ہے۔ (۵۴) اور دولہن کے عزیز و اقارب جو اس وقت تک ڈولے کیساتھ ہوتے ہیں رخصت کر کے چلے جاتے ہیں اور وہاں پر وہ چنگیر مٹھائی کی نکال کر براتیوں میں بھاگ دوڑ چھینا جھپٹی شروع ہوتی ہے اس میں علاوہ اسی بے حد پابندی کے اکثر یہ بے احتیاطی ہوتی ہے کہ اجنبی مرد ڈولے میں اندھا دھند ہاتھ ڈال کر وہ چنگیر لے لیتے ہیں اس کی پرواہ نہیں کرتے کہ پردہ کھل جائے گا۔ نائن یادو لہن کو ہاتھ لگ جائے گا اور بعض غیرت مند دولہا یادو لہن کے رشتہ دار اس پر جوش میں آکر بڑا بھلا کہتے ہیں جس میں بعض وقت بات بہت بڑھ جاتی ہے مگر اس منحوس رسم کو کوئی نہیں چھوڑتا۔ تمام تمکھ کا فضیحتی منظور مگر اس کا ترک کرنا منظور نہیں۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ (۵۵) راستے میں جو اول ندی ملتی ہے تو کھار لوگ اس ندی پر پہنچکر ڈولہ رکھ دیتے ہیں کہ ہمارا حق دو تب ہم پار جائیں۔ اور یہ حق کم از کم ایک روپیہ ہوتا ہے جس کو دریا اترانی کہتے ہیں۔ یہ وہی انعام میں زبردستی ہے۔ (۵۶) جب مکان پر ڈولہ پہنچتا ہے تو کھار ڈولہ نہیں رکھتے جب تک ان کو سوار و پیہ انعام نہ دیا جائے۔ اگر یہ انعام ہے تو یہ جبر کیسا۔ اور اگر مزدوری ہے تو مزدوری کی طرح ہونا چاہئے کہ جب کسی کے پاس ہو اور یہ اس کا وقت مقرر کر کے مجبور کرنا بجز رسم ادا کرنے کے اور کچھ نہیں جس کو بے حد پابندی کہنا چاہئے۔ (۵۷) بعض جگہ یہ بھی دستور ہے کہ دولہا کو کوئی رشتہ دار لڑکا آکر ڈولہ روک لیتا ہے کہ جب تک ہمارا حق نہ ملے ڈولے کو گھر میں نہ جانے دیں گے۔ اس کو بھی اسی بے حد پابندی میں داخل سمجھو۔ (۵۸) دولہ آنے سے پہلے ہی بیچ صحن میں تھوڑی جگہ لیپ رکھتی ہیں اور اس میں آٹے سے گھر وٹے کی طرح بنا دیتی ہیں۔ دولہ اول اول وہیں رکھا جاتا ہے۔ دولہن کا انگوٹھا اس میں ٹکالیتی ہیں تب اندر لے جاتی ہیں۔ اس میں علاوہ بے حد پابندی کے سراسر شگون بھرا ہوا ہے اور کافروں کی موافقت پھر اناج کی بیقداری اس لئے یہ بھی ناجائز ہے۔ (۵۹) جب کھار ڈولہ رکھ کر چلے جاتے

لے اس کی
دو ہی صورتیں
ہو سکتی ہیں
یا تو یہ انعام
ہے یا مزدوری
اگر انعام
ہے تو اس کی
ادائیگی
میں تشدد
نہ ہونا چاہئے
چاہے دے
یا نہ دے
اور اگر مزدوری
ہے تو مقدار
معین ہونی
چاہئے اور
اگر ادا کرنے
والا اس وقت
معدور
ہو تو اسے
مہلت ملنی
چاہئے ۱۲

ہیں تو دھیانیاں بہو کو ڈولے میں سے نہیں اتارنے دیتیں جب تک اُن کو ان کا حق نہ دیا جائے بلکہ اکثر دروازہ بند کر لیتی ہیں جس کے معنی یہ ہوئے کہ جب تک ہم کو فیس یا جرمانہ نہ دیا جائے تب تک ہم دو لہن کو گھر میں نہ گھسنے دیں گے یہی انعام میں زبردستی ہے۔ (۶۰) اس کے بعد نوشتہ کو بلا کر ڈولے کے پاس کھڑا کیا جاتا ہے اس کی نہایت پابندی ہے اور یہ ایک قسم کا شگون ہے جس سے عقیدے کی خرابی معلوم ہوتی ہے اور اکثر اس وقت پردہ دار عورتیں بھی بے تیزی سے سامنے آ کھڑی ہوتی ہیں۔ (۶۱) عورتیں صندل اور مہندی پیس کر لے جاتی ہیں اور دو لہن کے داہنے پاؤں اور کوکھ کو ایک ایک ٹیکہ لگاتی ہیں۔ یہ کھلا ہوا ٹوکا اور شرک ہے۔ (۶۲) تیل اور ماش صدقہ کر کے بھنگن کو دیا جاتا ہے اور میانے کے چاروں پاؤں پر تیل چھڑکا جاتا ہے۔ وہی عقیدے کی خرابی کا روگ اس لغو حرکت کا بھی منشاء ہے۔ (۶۳) اور اُس وقت ایک بکرا گڈریہ سے منگا کر نوشتہ اور دو لہن کے اوپر سے صدقہ کر کے اسی گڈریہ کو مع کچھ نیگ کے جس کی مقدار دو آنے یا چار آنے قیمت ہے دیدیا جاتا ہے۔ دیکھو یہ کیا لغو حرکت ہے۔ اگر بکرا خریدتا ہے تو اس کی قیمت کہاں دی۔ اگر یہی ہے تو بھلا ویسے تو اتنے کو خرید لو۔ اور اگر خرید انہیں تو وہ اس گڈریہ کی ہلک ہے تو یہ پرانے مال کے صدقہ کرنے کے کیا معنی۔ یہ تو وہی مثل ہی حلوئی کی دوکان پر ناناجی کی فاتحہ۔ پھر صدقہ کا مصرف گڈریہ بہت بوزوں ہے۔ غرض سرتاپا لغو حرکت ہے اور بالکل اصول شریعت کے خلاف۔ (۶۴) اس کے بعد بہو کو اتار کر گھر میں لاتی ہیں اور ایک پورے پر قبلہ رخ بٹھاتی ہیں اور سات سہاگنیں مل کر تھوڑی تھوڑی کھیر بہو کے داہنے ہاتھ پر رکھتی ہیں۔ پھر اس کھیر کو ان میں سے ایک سہاگن منٹھ سے چاٹ لیتی ہے۔ یہ رسم بالکل شگون اور فالوں سے مل کر بنی ہے جس کا منشاء عقیدے کی خرابی ہے اور قبلہ رخ ہونا بہت برکت کی بات ہے لیکن یہ مسئلہ بس ان ہی خرافات پر عمل کرنے کے لئے رہ گیا اور کبھی عمر بھر چاہے نماز کی بھی توفیق نہ ہوئی ہو۔ اور جب اس کی پابندی فرض سے بھی بڑھ کر ہونے لگے اور ایسا نہ کرنے کو بد شگونی سمجھا جائے تو یہ بھی شرع کی حد سے بڑھ جاتا ہے اس لئے یہ بھی جائز نہیں۔ بعض جگہ یہاں بھی نوشتہ کو دین لے کر دو لہن کو اتارتا ہے اس کی قباحتیں اوپر بیان ہو چکیں۔ (۶۵) یہ کھیر دو طباقوں میں اتاری جاتی ہے۔ ایک اُن میں سے ڈومنی کو (شباباش ری ڈومنی تیرا تو سب جگہ ظہور ہے) اور ایک نان کو مع کچھ انعام کے جس کی مقدار کم سے کم پانچ ٹکے ہیں دیا جاتا ہے یہ محض رسوم کی پابندی اور خرافات ہے۔ (۶۶) اس کے بعد ایک یا دو من کی کھیر برادری میں تقسیم کی جاتی ہے جس میں علاوہ پابندی کے بجز ریافتا اور کچھ نہیں۔ (۶۷) اس کے بعد بہو کا منٹھ کھولا جاتا ہے اور سب سے پہلے ساس یا سب سے بڑی عورت خاندان کی بہو کا منٹھ دیکھتی ہے اور کچھ منٹھ دکھلائی دیتی ہے جو ساتھ والی کو پاس جمع ہوتا رہتا ہے۔ اس کی ایسی سخت پابندی ہے کہ جس کے پاس منٹھ دکھلائی نہ ہو وہ ہرگز ہرگز منٹھ نہیں دیکھ سکتی۔ کیونکہ لعنت و ملاست کا اتنا بھاری پوچھ اس پر رکھا جائے جس کو کسی طرح اٹھایا نہ سکے۔ غرض اس کو واجبات سے قرار دیا ہے جو صاف شرعی حد سے بڑھ جاتا ہے پھر اس کی کوئی معقول وجہ نہیں سمجھ میں آتی کہ اس کے ذمہ منٹھ پر ہاتھ رکھنا بلکہ ہاتھوں پر منٹھ رکھنا یہ کیوں فرض کیا گیا ہے اور فرض بھی ایسا کہ اگر کوئی نہ کرے تو تمام برادری میں بے حیا بے شرم بے غیرت مشہور ہو جائے بلکہ ایسا تعجب کریں

کہ جیسے کوئی مسلمان کافر بن جائے پھر خود ہی کہو اس میں بھی شریعت کی حد سے باہر ہو جانا ہے یا نہیں۔ اس شرم میں اکثر بلکہ ساری دواہنیں نماز قضا کر دیتی ہیں۔ اگر ساتھ والی نے موقع پا کر پڑھوادی تو غیر ورنہ عورتوں کے مذہب میں اس کو اجازت نہیں کہ خود اٹھ کر یا کسی سے کہہ سکن کہ نماز کا بندوبست کرے اس کو ذرا دھڑلہ دھڑلہ بولنا چلنا کھانا پینا، اگر کھجلی بدن میں اٹھے تو کھجلا نا۔ اگر جمائی یا انگڑائی کا غلبہ ہو جمائی انگڑائی لینا یا نیند آنے لگے تو لیٹ رہنا۔ پیشاب پاخانہ خطا ہونے لگے تو اس کی اطلاع تک کرنا بھی ان عورتوں کے مذہب میں حرام بلکہ کفر ہے۔ اس خیال کی وجہ سے دواہن دو چار دن پہلے سے بالکل دانہ پانی چھوڑ دیتی ہے کہ کہیں پیشاب پاخانہ کی حاجت نہ ہو جو سب میں بدنامی ہو جائے۔ خدا جانے اس بیچاری نے کیا جرم کیا تھا جو ایسی سخت کال کو ٹھہری میں یہ مظلومہ قید کی گئی خود سوچو کہ اس میں بلا وجہ ایک مسلمان کو تکلیف دینا ہے یا نہیں۔ پھر کیونکر اجازت ہو سکتی ہے اور یاد رہے کہ نمازوں کے قضا ہونے کا گناہ اس کو تو ہوتا ہی ہے لیکن اور سب عورتوں کو بھی (تنہا ہی گناہ ہوتا ہے جن کی بدولت یہ نہیں قائم ہیں اس لئے ان سب خرافات کو موقوف کرنا چاہیے۔ اور بعض شہروں میں یہ بیہودگی ہے کہ کہنے کے سارے مرد بھی دواہن کا منہ دیکھتے ہیں استغفر اللہ و نعوذ باللہ۔ (۶۸) یہ سب عورتیں منہ دیکھتی ہیں۔ اس کے بعد کسی کا بچہ بہو کی گود میں بٹھاتی ہیں اور کچھ مٹھائی دے کر اٹھا لیتی ہیں وہی خرافات شگون۔ مگر کیا ہوتا ہے اس پر بھی بعضوں کے تمام عمر اولاد نہیں ہوتی۔ تو بہ تو بہ کیا بُرے خیالات ہیں۔ (۶۹) اس کے بعد بہو کو اٹھا کر چار پائی پر بٹھاتی ہیں پھر نان دواہن کے دائیں پیر کا انگوٹھا دھوتی ہے اور وہ روپیہ یا اٹھتی وغیرہ جو بہو کے ایک پلو میں بندھا ہوتا ہے انگوٹھا دھلائی میں نان کو دیا جاتا ہے معلوم ہوتا ہے یہ بھی کوئی شگون ہے۔ (۷۰) بعد آنے دواہن کے شکرانہ کے دو طباق ایک اس کے لئے دوسرا نان کے لئے جو بہو کے ساتھ آتی ہے بنائے جاتے ہیں اس وقت بھی وہی شہاگنیں مل کر کچھ دانے بہو کے منہ کو اس بیچاری کے لپچانے کے لئے لگا کر آپس میں سب مل کر کھا لیتی ہیں (دشا باش شبا باش) یہ سب شگون معلوم ہوتا ہے۔ (۷۱) پھر دو لہا والوں کی نان دواہن والوں کی نان کا ہاتھ دھلاتی ہے اور یہ نان موافق تعلیم اپنے آقا کے کچھ نقد ہاتھ دھلاتی دیتی ہے اور کھانا شروع کر دیتی ہے اس میں بھی وہی بے حد پابندی اور انعام میں جبر کی خرابی ہے۔ (۷۲) کھانا کھاتے وقت دواہنیاں گالیاں گاتی ہیں (بختوں پر خدا کی مار) اور اس نان سے نیگ لیتی ہیں۔ ماشاء اللہ گالیاں کی گالیاں کھاؤ اور اوپر سے انعام دو۔ اس جہالت کی بھی کوئی حد ہے۔ حد کی پناہ۔ (۷۳) جب جہیز کھولا جاتا ہے تو ایک جوڑا ساتھ والی نان کو دیا جاتا ہے اور ایک ایک جوڑا سب دھیانیا آپس میں تقسیم کر لیتی ہیں۔ واہ کیا اچھی زبردستی ہے۔ مان نہ مان میں تراہمان۔ اگر کوئی کہے یہ زبردستی نہیں اس کو تو سب مانے ہوئے ہیں۔ تو جو اب یہ ہے کہ جب جانتی ہیں کہ نہ ماننے سے نگو بنائی جائیگی تو اس زبردستی کے ماننے کا کیا اعتبار ہے۔ زبردستی کا ماننا تو وہ بھی مان لیتا ہے جس کی چوری ہو جاتی ہے اور چپ ہو کر بیٹھ رہتا ہے یا کوئی ظالم مال چھین لیتا ہے اور یہ ڈر کے مارے نہیں بولتا۔ ایسے ماننے سے کسی کا مال حلال نہیں ہو جاتا۔ اسی طرح بعض جگہ یہ بھی دستور ہے کہ جہیز میں جو بٹوے اور کمر بند اور تلیدانیاں ہوتی ہیں وہ سب دھیانیاں آپس میں تقسیم کر لیتی ہیں اور حصے رسد بہو کو بھی دیتی ہیں۔ (۷۴) رات کا وقت

تنہائی کے لئے ہوتا ہے جس میں بعض بے حیا عورتیں جھانکتی تاکتی ہیں اور موافق مضمون حدیث کے لذت میں داخل ہوتی ہیں۔ (۷۵) صبح کو یہ بے حیائی ہوتی ہے کہ رات کا بستر چارو وغیرہ دیکھی جاتی ہے اس سے بڑھکر بعض جگہ بغضب ہے کہ تمام گنہگاروں کے ہاتھ پیرا یا جاتا ہے کسی کاراز معلوم کرنا مطلقاً حرام ہے خصوصاً ایسی حیا کی بات کی شہرت سب جانتے ہیں کہ کس قدر بے غیرتی کی بات ہے۔ مگر افسوس ہے کہ عین وقت پر کسی کو ناگوار نہیں معلوم ہوتا۔ اللہ بجا (۷۶) عصر مغرب کے درمیان میں بہو کا سر کھولا جاتا ہے اور اُس وقت ڈومنیناں گائی جاتی ہیں اور ان کو سوار و پیہ پانچ ٹکے مانگ بھرائی اور سر کھلائی کے نام سے دیئے جاتے ہیں اس میں بھی وہی بے حیا بندی اور مزدوری دینے کی خسرابی موجود ہے۔ (۷۷) بہو کے آنے سے اگلے دن اُس کے عزیز قریب دو چار گاڑیاں اور مٹھائی وغیرہ لے کر آتے ہیں اس آمد کا نام چوتھی ہے۔ اس میں بھی وہی بے حیا بندی کی علت لگی ہوئی ہے۔ علاوہ اس کے یہ رسم کافروں کی ہے اور کافروں کی موافقت منع ہے۔ (۷۸) بہو کے بھائی وغیرہ گھر میں بلائے جاتے ہیں اور بہو کے پاس علیحدہ مکان میں بیٹھتے ہیں۔ اکثر اوقات یہ لوگ شرعاً نا محرم بھی ہوتے ہیں مگر اس کی کچھ تمیز نہیں ہوتی کہ نا محرم کے پاس تنہا مکان میں بیٹھا خصوصاً زیب و زینت کے ساتھ کس قدر گناہ اور بے غیرتی ہے۔ اور وہ بہو کو کچھ نقد دیتے ہیں اور کچھ مٹھائی کھلاتے ہیں۔ اور چوتھی کا جوڑا مع تیل و عطر اور کینوں کے خرچ کے گھر میں بھیج دیتے ہیں یہ سب اسی بے حیا بندی میں داخل ہے۔ (۷۹) جب نائی ہاتھ دھو لہانے آتا ہے تو وہ اپنا نیک جوڑا وہ سے زیادہ سوار و پیہ اور کم سے کم چار آنے میں لے کر ہاتھ دھو لہاتا ہے۔ اس فرصت کا بھی کچھ ٹھکانا ہے۔ جتنے حقوق خدا کے اور بندوں کے ہیں سب میں توقف ہو جائے مگر اس من گھڑت حق میں جو سچ پوچھو تو ناحق ہے کیا مجال کہ ذرا فرق آجائے بلکہ پیشگی وصول کیا جائے پہلے اس کا قرض ادا کر دو تب کھانا نصیب ہو۔ استغفر اللہ مہمانوں سے دام لے کر کھانا کھلانا یہ ان ہی عقل کے دشمنوں کا کام ہے۔ یہ بھی بے حیا بندی اور شرعی حد سے آگے بڑھنا اور انعام میں جبر کرنا ہے۔ (۸۰) کھانا کھانے کے وقت چوتھی والوں کی ڈومنیناں دروازے پر بیٹھ کر اور گالیاں گاکر اپنا نیک لیتی ہیں۔ خدا تم کو سمجھے۔ ایسے ہی لینے والے اور ایسے ہی دینے والے۔ حاجتمندوں کو خوشامد اور دعاؤں پر بھی پھوٹی کوڑی نہ دیں۔ اور ان بد ذاتوں کو گالیاں کھالیاں کھا کر روپے بخشیں۔ واہ رے رواج تو۔ بھی کیسا زبردست ہے۔ خدا تجھے ہمارے ملک سے غارت کرے۔ (۸۱) دوسرے روز چوتھی کا جوڑا پہنا کر مع اُس مٹھائی کے جو بہو کے گھر سے آئی تھی رخصت کرتے ہیں۔ اشارہ اللہ بھلا اس مٹھائی کے بھیننے سے اور پھر واپس لیجانے سے کیسا حاصل ہوا۔ شاید اُس مبارک گھر سے مٹھائی میں برکت آجائے کے لئے بھیجی ہوگی۔ خیال تو کر و رسم کی پابندی میں منقل بھی جاتی رہتی ہے اور بے حیا بندی کا گناہ اور الزام الگ رہا۔ (۸۲) اور بہو کے ساتھ نوشہ بھی جاتا ہے اور رخصت کرتے وقت ہی چاروں چیزیں پلوؤں میں باندھی جاتی ہیں جو رخصت کے وقت وہاں سے بندھ کر آئی تھیں۔ یہ

لے

الحسن مرسلہ

قال بلخی

ان رسول

اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم

قال ابن

الزنا انظر

والمنظر

الہیہ

رواہ

ابن ہبلی

نے

شعب

الایمان

۱۱ مشکوٰۃ

۲۷۰

۲۷۰

بھی خرافات و شگون ہے۔ (۸۳) وہاں جا کر جیب دوہن اُتاری جاتی ہے تو اُس کا داہنا انگوٹھا وہاں کی نانن دھو کر وہ اٹھتی یارو پیہ جو پہن کے پلو میں بندھا ہوتا ہے لیتی ہے وہی شگون یہاں بھی ہے۔ (۸۴) جب دوہا گھر میں جاتا ہے تو سالیاں اس کا جو تا چھپا کر جو تہ چھپائی کے نام سے کم از کم ایک رو پیہ لیتی ہیں۔ شاباش ایک تو چوری کریں اور کٹنا انعام پائیں۔ اول تو ایسی ہمل ہنسی کہ کسی کی چیز اٹھائی چھپادی۔ حادثہ میں اس کی ممانعت آتی ہے۔ پھر یہ کہ ہنسی دل لگی کا خاصہ ہے کہ اس سے بے تکلفی بڑھتی ہے، اجنبی اور غیر مرد سے ایسا علاقتہ اور ربط پیدا کرنا یہ خود شرع کے خلاف ہے۔ پھر اس انعام کو حق لازمی سمجھنا یہ بھی زبردستی کر کے لینا اور شرعی حد سے نکل جانا ہے۔ بعض جگہ جو تہ چھپائی کی رسم نہیں مگر اس کا انعام باقی ہے کیا وہامیات بائبل (۸۵) اس سے بدتر چوتھی کھیلنا ہے جو بعض شہروں میں رائج ہے۔ اس میں اس درجہ کی بے حیائی اور بے غیرتی ہوتی ہے اس کا کچھ پوچھنا نہیں۔ پھر جن کی عورتیں اس چوتھی کھیلنے میں شریک ہوتی ہیں اُن کے شوہر باوجود معلوم ہونے کے اس کا انتظام اور منع نہ کرنے کی وجہ سے دُیوث بنتے ہیں۔ اور کافروں کی مشابہت۔ ان سب کے علاوہ۔ اور بعض وقت ایسی ایسی چوٹیں لگ جاتی ہیں کہ آدمی تلبلا جاتا ہے۔ اس کا گناہ الگ۔ (۸۶) جب دوہا آتا ہے تو وہاں کا نانن اس کے داہنے پیر کا انگوٹھا دھو کر اپنا حق لیتا ہے جو ایک رو پیہ کے قریب ہوتا ہے۔ اور باقی کمینوں کا خرچ گھر میں دیتے ہیں۔ یہ سب شگون اور بے حد پابندی میں داخل ہے۔ ان سب موقعوں میں نانن کا حق سب سے زیادہ سمجھا جاتا ہے۔ یہ ہندوؤں کی رسم ہے اُن کے رواج میں نانن کے اختیارات چونکہ بہت زیادہ ہیں اس لئے اس کی بڑی قدر ہے بے علم مسلمانوں نے اختیارات تو ان سے لئے مگر تنخواہ وہی رکھی۔ جو اکثر جگہ محض ناحق کا لینا دینا ہے۔ جہاں کوئی شرعی وجہ بھی نہیں مل سکتی (۸۷) اب کھانے کا وقت آیا تو نانن صاحب رُوٹھے بیٹھے ہیں ہزاروں سنتیں کروا خوشامد کرو مگر اُن کا ہاتھ ہی نہیں اٹھتا کہ جب تک ہم کو نہ دو گے ہم نہ کھائیں گے۔ جب حق مل جائے گا تب کھائیں گے۔ سبحان اللہ کیا عقل کی بات ہے کہ کھانے کا کھانا کھائیں اور اوپر سے دانٹ گھسانی مانگیں۔ اس طوفان بے تمیزی میں حیا، شرم، عقل، تہذیب سب طاق پر رکھ دیئے جاتے ہیں۔ اس میں بھی احسان میں زبردستی کی اور دینے میں زیادہ نمائش کی علت موجود اس لئے یہ بھی ناجائز ہے۔ (۸۸) دو چار دن کے بعد پھر دو لٹھا لٹے دو لٹھا دوہن کو لیجاتے ہیں اس کو بہوڑہ کہتے ہیں اور اس میں بھی وہی سب رسمیں ہوتی ہیں جو چوتھی میں ہوئی تھیں جو بڑائیاں اور گناہ اُس میں تھے وہی یہاں بھی سمجھ لو۔ (۸۹) اس کے بعد پہو کے میکے سے کچھ عورتیں اس کو لینے آتی ہیں اور اپنے ساتھ کھجوریں لاتے ہیں۔ وہی بے حد پابندی۔ (۹۰) یہ کھجوریں ساری برادری میں تقسیم ہوتی ہیں، وہی ریا و نمود۔ (۹۱) پھر جب یہاں سے رخصت ہوتی ہے تو نئی کھجوریں ساتھ کی جاتی ہیں۔ وہی بے حد پابندی۔ (۹۲) اور وہ باپ کے گھر جا کر برادری میں تقسیم ہوتی ہیں۔ وہی فخر و ریا یہاں بھی۔ (۹۳) اس کے بعد اگر شبِ برات یا

لے عن
السائب بن
یزید بن ابی
عن ابی
علی بن ابی
وسلم و یافز
احکم حصا
الغیر لا عبنا
جاء الفین
اغذ عصا
اغیر
فکر ہا
المرزوق
د مشکوۃ
ص ۱۵۵
عن ابن
عمر بن
عن ابی
صلی اللہ
علیہ وسلم
قال لا
تتار افالک
ولا تمارزہ
ولا تقصدہ
تغافلہ
رو ۵۱
المرزوق
۱۲ مشکوۃ
ص ۱۵۵

حرم ہو تو باپ کے گھر ہو گا۔ یہ پابندی کو کسی آیت یا حدیث سے ثابت ہے۔ وجہ اس کی صرف جاہلیت کا ایک خیال ہے کہ محرم اور شبِ برات کو نوز بائیں مبارک سمجھتی ہیں۔ اس لئے دو لہاکے گھر ہونا نامناسب جانتی ہیں۔ (۹۴) اور رمضان بھی وہیں ہوتا ہے۔ قریب عید سواری بھی جبکہ بہو کو بلاتی ہیں۔ غرض یہ کہ جو تہوار غم اور جھوک اور سوزش کے ہیں جیسے محرم کہ عیدِ ولایت کا زمانہ سمجھا جاتا ہے رمضان میں بھی جھوک پیاس کا ہونا ظاہر ہے۔ شبِ برات کو عام لوگ جلتا بلتا کہتے ہیں غرض یہ سب باپ کے حصہ میں اور عید جو خوشی کا تہوار ہے وہ گھر ہونا چاہئے۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ (۹۵) اور وہاں سے دو تین من جنس مثل سویاں، آٹا، میوہ وغیرہ بھیجا جاتا ہے۔ اور دو لہاکے دو لہن کو جو راسخ کچھ نقدی گھی کے نام سے اور کچھ شیرینی دی جاتی ہے۔ یہ ایسا ضروری فرض ہے کہ گو سودی فرض لینا پڑے مگر یہ قضا نہ ہو۔ ظاہر ہے کہ شرعی حد سے بڑھ جانا ہے۔ (۹۶) بعد نکاح کے سال دو سال تک بہو کی روانگی کے وقت کچھ سٹھائی اور نقد اور جوڑے وغیرہ دونوں طرف سے بہو کے ہمراہ کر دیئے جاتے ہیں اور عزیزوں میں بھی خوب دعوتیں ہوتی ہیں مگر وہی جبر مانہ کی دعوت کہ بدنامی سے بچنے کو یا ناسوری و شہر خرونی حاصل کرنے کو سارا بکھیرا ہوتا ہے۔ پھر اس کے بدلے اور برابری کا بھی پورا لحاظ ہوتا ہے بلکہ بعض اوقات خود شکایت و تقاضا کر کے دعوت کھاتے ہیں۔ غرض تھوڑے دنوں تک یہ آؤ بھگت سچی یا جھوٹی ہوتی رہتی ہے۔ پھر اس کے بعد کوئی کسی کو نہیں پوچھتا سب خوشیاں منانے والے اور جھوٹی خاطر داری کرنے والے الگ ہوئے اب جو مصیبت پڑے بھگتو۔ کاش جس قدر روپیہ بیہودہ اڑا یا ہے اگر ان دونوں کے لئے اس سے کوئی جائیداد خریدی جاتی یا تجارت کا سلسلہ شروع کر دیا جاتا تو کس قدر راحت ہوتی۔ ساری خرابی ان رسوم کی پابندی سے ہے۔ (۹۷) دونوں طرف کی شیرینی دونوں کی برادری میں تقسیم ہو جاتی ہے جس کا منشا وہی رہا ہے اور اگر وہ شیرینی سب کو نہ پہنچے تو اپنے گھر سے منگا کر ملاؤ۔ یہ بھی جبر مانہ ہے۔ (۹۸) بعض جگہ لنگنا باندھنے کا بھی دستور ہے۔ جو کافروں کی رسم ہونے کی وجہ سے منع ہے۔ (۹۹) بعض جگہ آری مصحف کی بھی رسم ہے۔ اس میں بھی طرح طرح کی رسوائیاں اور فضیحتیاں ہیں جو بالکل عقل اور شرع کے خلاف ہیں۔ (۱۰۰) بعض جگہ آرائش اور آتش بازی کا سامان ہوتا ہے جو سراسر افتخار اور مال کا بیہودہ اڑانا ہے جس کے حرام ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ (۱۰۱) بعضی جگہ ہندوستانی یا انگریزی باجے ہوتے ہیں ان کا حرام ہونا حدیث میں موجود ہے۔ اور کہیں ناچ بھی ہوتا ہے جس کا حرام ہونا پہلے باب میں بیان کر دیا گیا ہے۔ (۱۰۲) بعض تاریخوں اور مہینوں اور سالوں کو مثلاً ۱۱ ٹھارہ سال کو منجھوس سمجھتے ہیں اور اس میں شادی نہیں کرتے۔ یہ اعتقاد بھی بالکل عقل اور شرع کے خلاف ہے۔ (۱۰۳) بعض جگہ جہیز کے پلنگ میں چاندی کے پائے چاندی کی سرمہ دانی، سلائی، ناگٹورے وغیرہ دیئے جاتے ہیں جس کا استعمال کرنا حرام ہے۔ حدیث شریف میں صاف صاف ممانعت آئی ہے لہذا اس کا دینا بھی حرام ہے کیونکہ ایک حرام بات

میں مدد دیتا اور اس کی موافقت کرنا ہے۔ یہ سب واقعے سوسے اوپر ہیں جن میں سے کسی میں ایک گناہ کسی میں دو کسی میں چار پانچ اور بعض میں بتیس تک جمع ہیں اگر ہر واقعہ پیچھے تین تین گناہ کا واسطہ رکھو تو یہ شادی تین سوسے کچھ زائد گناہوں کا مجموعہ ہے جس نکاح میں تین سوسے زائد حکم شرعی کی مخالفت ہوئی ہو اس میں بھلا خیر و برکت کا کیا ذکر غرض یہ سب واقعے ان گناہوں سے بھرے پڑے ہیں۔

(۱) مال کا بیہودہ اڑانا۔ (۲) بے حد ریا و افتخار یعنی نمود اور شان۔ (۳) بے حد پابندی۔ (۴) کافروں کی مشابہت۔ (۵) سودی قرض یا بلا ضرورت قرض لینا۔ (۶) انعام و احسان کو زبردستی سے لینا۔

(۷) بے پردگی۔ (۸) شرک اور عقیدے کی خرابی۔ (۹) نمازوں کا قضا ہونا یا مکروہ وقت میں پڑھنا۔ (۱۰) گناہ میں مدد دینا۔ (۱۱) گناہ پر قائم و برقرار رہنا اور اس کو اچھا جانا جن کی مذمت قرآن و حدیث

میں صاف صاف مذکور ہو چنانچہ کچھ تھوڑا سا بیان کیا جاتا ہے۔ ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ بیہودہ مت اڑاؤ۔ بیشک اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتے بیہودہ اڑانے والوں کو۔ اور دوسری جگہ فرمایا ہے بیہودہ اڑانے

والے شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا ناشکر ہے۔ اور حدیث میں ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص دکھانے کے لئے کوئی کام کرے دکھائے گا اللہ تعالیٰ اس کو یعنی اس کی

رُسوائی کو۔ اور جو شخص سننے کے لئے کوئی کام کرے سنائے گا اللہ تعالیٰ اس کے عیب قیامت کے روز۔ قرآن مجید میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حدوں سے آگے مت بڑھو۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو شے شرع

میں ضرور نہیں اس کو ضرور بچنا اور اس کی بے حد پابندی کرنا برا ہے۔ کیونکہ اس میں خدائی حد سے آگے بڑھنا ہے۔ اور حدیث شریف میں ہے کہ لعنت فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود لینے والے اور سود

دینے والے کو۔ اور فرمایا ہے کہ گناہ میں دونوں برابر ہیں۔ اور قرض لینے کے بارے میں بھی حدیثوں میں بہت دھمکیاں اور ممانعت آتی ہے۔ اس لئے بے ضرورت وہ بھی گناہ ہے اور حدیث شریف میں ہے

کسی شخص کا مال حلال نہیں ہے۔ بغیر اس کی خوش دلی کے۔ اس سے معلوم ہوا کہ کسی قسم زبردستی کر کے مجبور کر کے دباؤ ڈال کر لینا حرام ہے۔ اور حدیث شریف میں ہے کہ لعنت کرے اللہ تعالیٰ دیکھنے والے کو اور

جس کی طرف دیکھا جائے۔ اس سے بے پردگی کی بُرائی اور اس کا حرام ہونا ثابت ہوا۔ کہ دیکھنے والے پر بھی لعنت ہے اور جو سامنے آجائے احتیاط سے پردہ نہ کرے اس پر بھی لعنت ہے اور مرد کا غیر عورت کو دیکھنا اور

عورت کا غیر مرد کو دیکھنا بھی دونوں گناہ ہیں۔ شرک کی بُرائی کون نہیں جانتا۔ اور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کسی عمل کے چھوڑنے کو کفر نہ سمجھتے تھے بجز نماز کے۔ دیکھو اس سے نماز قضا

کا مال ہمارے مسلم الطبیعی نفس مند (۱) کنز العمال ص ۱۹۹ من الحسن مرسل قال یعنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعن اللہ المظاہر والمظاہر

۱۵ واسر و استکبر و استکبار الایۃ سورۃ نور کو ح ۱ پارہ ۱۵۸ یا

والمصیۃ فان بالمصیۃ حل سخط اللہ (مشکوۃ)

من اذن و یجوز دخل النار و یجوز یجوز

۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳

کرنے کی کتنی بُرائی نکلی کہ آدمی کا ایمان ہی صحیح اور ٹھیک نہیں رہتا۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے کی مدد
مستکر و گناہ اور ظلم میں۔ اور حدیث میں ہے کہ جب نیکی کرنے سے تیراجی خوش ہوا اور بُرا کام کرنے سے عجب بُرا ہوا
پس تو مؤمن ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ گناہ کو اچھا جاننا اور اُس پر قائم و برقرار رہنا ایمان کا ویران کرنے والا ہے
اور حدیث میں خاص کر ان رسومِ جہالت کے بارے میں بہت سخت و حکمیاں آئی ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے کہ سب سے زیادہ بغض اللہ تعالیٰ کو تین شخصوں کے ساتھ ہے۔ ان میں سے ایک یہ بھی
فرمایا کہ جو شخص اسلام میں اگر جاہلیت کی رسمیں برتنا چاہے۔ اس کے علاوہ اور بہت سی حدیثیں ہیں۔ ہم
زیادہ بیان نہیں کرتے۔ پس مسلمان پر فرض و واجب اور ایمان و عقل کی بات یہ ہے کہ ان رسموں کی بُرائی
جب عقل و شرع سے معلوم ہو گئی تو ہمت کر کے سب کو خیر باد کہے اور نام و بدنامی پر نظر نہ کرے۔ بلکہ
اس کا تجربہ ہو چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں زیادہ عزت و نیک نامی ہوتی ہے اور ان رسموں کی
موقوفی کے دو طریقے ہیں۔ ایک تو یہ کہ سب برادری متفق ہو کر یہ سب کچھ طے موقوف کرے۔ دوسرا طریقہ
یہ ہے کہ اگر کوئی اس کا ساتھ نہ دے تو خود ہی شرع کے دیکھا دیکھی اور لوگ بھی ایسا کرنے لگیں گے کیونکہ ان
خرافات سے سب کو تکلیف ہے۔ اسی طرح انشاء اللہ تعالیٰ چند روز میں عام اثر پھیل جائے گا اور اہل
کرنے کا ثواب قیامت تک ملتارہے گا۔ مرنے کے بعد بھی ملے گا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ صاحب جس کو
گنجائش ہو وہ کرے جس کو نہ ہو وہ نہ کرے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اول تو گنجائش والوں کو بھی گناہ کرنا
جائز نہیں۔ جب ان رسموں کا گناہ ہونا ثابت ہو گیا پھر گنجائش سے اجازت کب ہو سکتی ہے۔ دوسرے
یہ کہ جب گنجائش والے کریں گے تو ان کی برادری کے غریب آدمی بھی اپنی حفظ آبرو کے لئے ضرور کریں گے۔ اس
لئے ضروری اور انتظام کی بات یہی ہے کہ سب ہی چھوڑ دیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر یہ رسوم موقوف
ہو جائیں پھر میل ملاپ کی کوئی صورت ہی نہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اول تو میل ملاپ کی مصلحت سے گناہ
کی بات کسی طرح جائز نہیں ہو سکتی۔ پھر یہ کہ میل ملاپ اس پر موقوف نہیں۔ بلا پابندی رسوم اگر ایک
دوسرے کے گھر جائے یا اس کو بلائے اس کو کھلائے پلائے کچھ امداد و سلوک کرے جیسا یا روستوں
میں راہ و رسم جاری ہے تو کیا یہ ممکن نہیں بلکہ اب تو ان رسموں کی بدولت بجائے محبت و الفت کے
جو کہ میل ملاپ سے اصلی مقصود ہے اکثر رنج و تکرار و شکایت اور پُرانے کینوں کا تازہ کرنا اور تقریب
والے کی عیب جوئی اس کو ذلیل کرنے کے درپے ہونا، اسی طرح کی اور دوسری خرابیاں دیکھی جاتی
ہیں۔ اور چونکہ ایسا لینا دینا کھلانا پلانا دستور کی وجہ سے لازم ہو گیا ہے۔ اس لئے کچھ خوشی و مسرت
بھی نہیں ہوتی۔ نہ دینے والے کو کہ وہ ایک بیگاری اتارتا ہے نہ لینے والے کو کہ وہ اپنا حق ضروری

لے تھوڑا علی البیر
والتقوی ولا تعادوا
من الاثم والعدوان

الاية ۱۲ سورۃ مائدہ
رکوع اپارہ ۶

عن ابی امامہ
ان رجلاً سأل رسولاً

صلی اللہ علیہ وسلم
ما الايمان قال اذا

مررتک فحفظت سائیک
سیکک کانت من

قال یا رسول اللہ
الاثم قال اذا احاک

فی فکک شی قدیم
روا احمد ۸ مشکوٰۃ

عن ابن عباس
قال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم
البغض الناس الی

اللہ ثلاثہ لمحذ فی الحرم
و مبیع فی الاسلام

الجاہلیتہ و مطلب دم
امری مسلم بغیر حق

لیہریق دمہ رواہ
البخاری ۱۲ مشکوٰۃ

عن غیرہ کہ یمنی ترک کرے
چھوڑے۔ رخصت کرے

خرافات یعنی یہود
اور نصاریس ۱۱

سمجھتا ہے پھر طے کہاں رہا۔ اس لئے ان ساری خرافات کاوقوف کر دینا واجب ہے منگنی میں زبانی وعدہ کافی ہے۔ نہ حجام کی ضرورت نہ جوڑ اور نشانی اور شیرینی کی حاجت۔ جب دونوں نکاح کے قابل ہو جائیں زبانی یا بذریعہ خط و کتابت کوئی وقت ٹھہر کر دوا کوبلا لیں۔ ایک اس کا سر پرست اور ایک اس کا خدمتگذار اس کے ساتھ آنا کافی ہے۔ نہ بڑی کی ضرورت نہ بڑات کی ضرورت۔ نکاح کر کے فوراً یا ایک آدمی روز وہاں رکھ کر اس کو رخصت کر دیں۔ اور اپنی گنجائش کے موافق جو ضروری اور کام کی چیزیں چھین میں دینا منظور ہوں بلا اوروں دکھلائے اور شہرت دیئے اس کے گھر بھیج دیں یا اپنے ہی گھر اس کے سپرد کر دیں۔ نہ شہر ال کے جوڑے کی ضرورت نہ چوتھی بہوڑے کی حاجت پھر جب چاہیں دوا لیں والے بلا لیں اور جب موقع ہو دوا کوا لے بلا لیں۔ اپنے اپنے کینوں کو گنجائش کے موافق خود ہی دیدیں۔ نہ یہ ان سے دلائیں نہ وہ ان سے اٹھ پر ہاتھ رکھنا بھی کچھ ضرور نہیں۔ بکھر بھی فضول ہے اگر توفیق ہو شکریہ میں حاجتمندوں کو دید و کسی کام کے لئے قرض مت لو۔ البتہ ولیمہ مسنون ہے وہ بھی خلوص نیت و اختصار کے ساتھ نہ کہ فخر و اشتہار کے ساتھ۔ ورنہ ایسا ولیمہ بھی جائز نہیں۔ حدیث میں ایسے ولیمہ کو شتر الطعام فرمایا گیا ہے۔ یعنی بڑا ہی برا کھانا ہے اس لئے نہ ایسا ولیمہ جائز نہ اس کا قبول کرنا جائز۔ اس سے معلوم ہو گیا ہو گا کہ اکثر کھانے جو برادری کو کھلائے جاتے ہیں اس کا کھانا اور کھانا کچھ بھی جائز نہیں۔ دیندار کو چاہئے کہ نہ خود ان رسموں کو کرے اور جس تقریب میں یہ رسمیں ہوں ہرگز وہاں شریک نہ ہو بلکہ صاف انکار کر دے۔ برادری کہنے کی رضا مندی اللہ تعالیٰ کی ناراضی کے رد پر کچھ کام نہ آوے گی۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو ایسی توفیق عطا فرمائے۔

مہر زیادہ بڑھانے کا بیان

انہی رسوم میں سے مہر زیادہ ٹھہرانے کی رسم ہے جو خلاف سنت ہے۔ حدیث میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خیر وار مہر بڑھا کر مت ٹھہراؤ۔ اس لئے کہ اگر یہ عزت کی بات ہوتی دنیا میں اور تقویٰ کی بات ہوتی اللہ کے نزدیک تو تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اس کے زیادہ مستحق۔ مجھ کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بی بی سے نکاح کیا ہو یا کسی صاحبزادی کا نکاح کیا ہو بارہ اوقیہ سے زیادہ اور بعض روایتوں میں ساڑھے بارہ اوقیہ آئے ہیں۔ یہ ہمارے حساب سے تقریباً ایک سو تیس روپے ہوتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ بڑا مہر اس لئے مقرر کرتے ہیں تاکہ شوہر چھوڑ نہ سکے۔ یہ عذر بالکل لغو ہے۔ اول تو جن کو چھوڑنا ہوتا ہے چھوڑ ہی دیتے ہیں پھر جو کچھ بھی ہو۔ اور جو مہر کے تقاضے کے خوف سے

بیان سر پرست
سے مراد وہی ہے ۱۲
اشتہار یعنی شہر
یعنی مشہور کرنا ۱۳

عن ابی ہریرہ
قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم المتبارک
والمبارک ولا یوکل لھا
قال الامام احمد یحییٰ
المتابعین بالفضائل
عز اور یار ۱۴ مشکوٰۃ

مہر وہ روپیہ ہے
جو عورت کو جنسی
نفع کے عوض میں دیتا
ہے ۱۵ عن عمر
بن خطاب قال لا لاتوا
صدقۃ النساء فانہا
لو كانت مکروۃ فی الدنیا

تقویٰ عند اللہ کان
اولا کم بہا بنی اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم علیہ السلام
عمر بن خطاب
سن نبات علی اکثر سن
اشقی عشر اوقیہ رواہ
مسند الترمذی والبوداؤد
والنسائی وابن ماجہ و
الدارمی ۱۶ مشکوٰۃ

نہیں چھوڑتے وہ چھوڑنے سے بدتر کر دیتے ہیں یعنی نہ طلاق دیتے ہیں نہ پاس رکھتے ہیں بیچ ادھر میں ڈال رکھا۔ نہ ادھر کی نہ ادھر کی۔ اُن کا کوئی تمکیر لیتا ہے۔ یہ سب فضول عذر ہیں۔ اصل یہ ہے کہ اختیار کے لئے ایسا کرتے ہیں کہ خوب شان ظاہر ہو۔ سو فخر کے لئے کوئی کام کرنا گواصل میں جائز ہو حرام ہو جاتا ہے تو بھلا اس کا کیا کہنا جو خود بھی سنت کے خلاف اور مکروہ ہو وہ تو اور بھی منع اور بُرا ہو جائے گناہ سنت تو یہی کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں اور صاحبزادیوں کیسا ٹھہرائے اور خیر اگر ایسا ہی زیادہ باندھنے کا شوق ہے تو ہر شخص کی حیثیت کے موافق مقرر کریں۔ اس سے زیادہ نہ کریں۔

نبی علیہ السلام کی بیبیوں و بیٹیوں کے نکاح کا بیان

حضرت فاطمہ ہر ارضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح

اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس دولت عظمیٰ کی درخواست کی۔ آپ نے کم عمر ہونے کا عذر فرمادیا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شرتے ہوئے خود حاضر ہو کر زبانی عرض کیا۔ آپ پر فوراً حکم آئی آیا اور آپ نے ان کی عرض کو قبول کر لیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ سنگنی میں یہ تمام بچھڑے جن کا آجکل رواج ہے سب لغو اور سنت کے خلاف ہیں بس زبانی پیغام اور زبانی جواب کافی ہے (اس وقت عمر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ساٹھ پندرہ سال اور حضرت علی کی آٹھ ہیں مگر اس سے معلوم ہوا کہ اس عمر کے بعد نکاح میں توقف کرنا اچھا نہیں۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ دولہا دولہن کی عمر میں جوڑ ہونے کا لحاظ بھی رکھنا مناسب ہے اور بہتر یہ ہے کہ دولہا عشرین کسی قدر دولہن سے بڑا ہو) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے انس جاؤ اور ابوبکر و عمر و عثمان و طلحہ و زبیر اور ایک جماعت انصار کو بلا لاؤ تو اس سے معلوم ہوا کہ نکاح کی مجلس میں اپنے خاص کو گولہ کو بلانا کچھ مضائقہ نہیں۔ اور حکمت اس میں یہ ہے کہ نکاح کی شہرت ہو جائے۔ جو کہ مقصود ہے مگر اس اجتماع میں اہتمام و کوشش نہ ہو۔ وقت پر بلا تکلف دو چار آدمی قریب نزدیک کے ہوں جمع ہو جائیں یہ سب صاحب حاضر ہو گئے اور آپ نے ایک خطبہ پڑھ کر نکاح کر دیا (اس سے معلوم ہوا کہ باپ کا چھپے چھپے پھرنا یہ بھی خلاف سنت ہے۔ بلکہ بہتر یہ ہے کہ باپ خود اپنی لڑکی کا نکاح پڑھ دے) اور چار سو مہر نکاح چاندی مہر مقرر ہوا جس کی مقدار کا تخمینہ آدھرا آچکا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مہر لٹیا چوڑا مقرر کرنا بھی خلاف سنت ہے۔ بس مہر فاطمی کافی اور برکت کا باعث ہے (اور اگر کسی کو وسعت نہ ہو تو اس سے بھی کم مناسب ہے)

۱۔ روی ان ابابکر خطب فاطمہ فقال لا یبکی علی اللہ علیہ وسلم ابابکر انظر بہا ان تضارخ خطبہا عن قول رسول ما قال ابی بکر ثم ابی علی فقالوا یا علی خطب فاطمہ قال خطب بکرم و قد سنها و نے روایت کیف و ابی صلی اللہ علیہ وسلم یوم خطبہا اشرف قریش فذکروا لقراتہ من النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہا فروجا النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی اربعۃ و ثمانین ذی ہجۃ ۱۲ تاریخ انھیں صحیح ۱۲ یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ عقد کرنے کی دولت ۱۲ و تزوجا علی وہی ابنہ خمس عشر سنہ و خمسۃ اشہر اوسۃ اشہر و نصفاً و قبل بنت ثانی عشر سنہ و سن علی یوم تلامذہ و عشر دن سنہ و خمسۃ اشہر ۱۲ تاریخ انھیں صحیح ۱۲ روی ان ابی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہا عن النکاح نہ الخطبۃ لحدیثہ المعبود و خمسۃ اشہر انھیں صحیح ۱۲ ثم ان اللہ تعالیٰ امر فی ان النبی فاطمہ من علی و قد تزوجہ

پھر آپ نے ایک طبق میں خرے لیکر حاضرین کو پہنچا دیئے (پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضرت ام امین کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر بھیج دیا)۔ بہنو! دیکھو یہ دونوں جہان کی شہزادی کی خنسی ہے۔ جس میں نہ دھوم نہ میانہ نہ پالکی نہ بجھیر نہ آپ نے حضرت علیؑ سے کمینوں کا خرچہ دلوا دیا نہ کنبہ برادری کا کھانا کیا۔ ہم لوگوں کو بھی لازم ہے کہ اپنے پیغمبر دونوں جہان کے سردار کی پیروی کریں اور اپنی عزت کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت سے بڑھ کر نہ سمجھیں (نعوذ باللہ منہ) پھر حضور پر نورؐ ان کے گھر تشریف لائے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پانی منگایا وہ ایک لکڑی کے پیالے میں پانی لائیں اس سے معلوم ہوا کہ نئی دو لہنوں کو شرم میں اس قدر زیادتی کرنا کہ چلنا پھرنا اپنے ہاتھ سے کوئی کام کرنا عیب سمجھا جائے۔ یہ بھی سنت کے خلاف ہے حضرت نے اپنی کلی اس میں ڈال دی اور حضرت فاطمہؑ کو فرمایا کہ ادھر ٹھہر کر۔ اور ان کے سینہ مبارک اور سر مبارک پر حقوڑا پانی چھڑکا اور دعا کی کہ اے اہی ان دونوں کی اولاد کو شیطان مردود سے آپ کی پناہ میں دیتا ہوں۔ پھر فرمایا کہ ادھر بیٹھ کر۔ اور آپ نے ان کے شانوں کے درمیان پانی چھڑکا اور پھر وہی دعا کی۔ پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پانی منگایا اور یہی عمل ان کے ساتھ بھی کیا مگر بیٹھ کی طرف پانی نہیں چھڑکا (مناسب ہے کہ دو لہا دو لہن کو جمع کر کے یہ عمل کیا کریں کہ برکت کا سبب ہے) بعد دوستان میں ایسی بُری رسم ہے کہ باوجود نکاح ہو جانے کے بھی دو لہا دو لہن میں پردہ رہتا ہے۔ پھر ارشاد ہوا کہ بسم اللہ برکت کے ساتھ اپنے گھر جاؤ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ نکاح کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم بعد عشرہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر تشریف لائے اور برتن میں پانی لے کر اس میں اپنا لعاب مبارک ڈالا اور قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر دعا رکی۔ پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آگے پیچھے حکم فرمایا کہ اس کو پیئیں اور وضو کریں۔ پھر دونوں صاحبوں کے لئے طہارت اور آپس میں محبت رہنے کی اور اولاد میں برکت ہونے کی اور اور خوش نصیبی کی دعا فرمائی اور فرمایا جاؤ آرام کرو اگر داماد کا گھر قریب ہو تو یہ عمل کرنا بھی باعث

۱۷۰ واما کان لیلة النساء قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلى لا تحداث شیئا حتى تلقانی فذاعا صلی اللہ علیہ وسلم بانار فتوضا فیه ثم افرغ علی علی ثم قال اللهم بارک فیما و فی رادیتہ عن علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین زدجہ دعا بمار فنجہ ثم حبسہ فی فیہ ثم رثہ فی جنبیہ و بین کتفیہ و عودہ بقل ہو اللہ احد ما لعودتین ثم قال انی زوجک خیر اہل بیتی کذا فی المنتقی ۱۷۱ تاریخ الخمیس ص ۱۷۱ ج ۱

۱۷۰ شانہ بمعنی کندھا ۱۷۱ +

۱۷۰ ندامۃ اصلاح دعا بطبق من ترقہ فوضہ بین یدیم ثم قال انتہوا ۱۷۱ تاریخ الخمیس ص ۱۷۱

۱۷۱ فی زفاخر العقبی قال علی اذا انتک لا تحداث شیئا حتی انتک فارت فاطمہ مع ام امین حتی فدت فی جانب البیت و علی فی جانب وجار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال بہنہ انی فقلت ام امین انک قد زوجتہ انتک قال نعم و علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لفاطمہ اتینی بمار فقلت الی تعب فی البیت فانت فیہ بمار فاذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و مع فیہ ثم قال لہا تقدی فقلت فیہ من شہیا و علی را سہا و قال اللهم انی اعینہ باک و دریتہ من الشیطان الرجیم ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امتونی بمار فقال علی فقلت الذی یرید فقلت فمات القعب مار فاتیہ فاذہ مع فیہ و فیہ علی کا فیہ فاطمہ و دعا بمار دعا بہ تمام قال ادخل باہک بسم اللہ و البرکۃ اخرجہ بالحق قال تاریخ الخمیس ص ۱۷۱

برکت ہے۔ اور جہیز حضرت سیدۃ النساء کا یہ تھا۔ دو چادر بیانی جو موسیٰ کے طور پر ہوتی تھیں۔ دو نہائی جن میں اسی کی چھال بھری تھی اور چار گدے، دو بازو بند چاندی کے اور ایک کٹی اور ایک تکیہ اور ایک پیالہ اور ایک چکی اور ایک مشکیزہ اور پانی رکھنے کا برتن یعنی گھڑا۔ اور بعض روایتوں میں ایک پلنگ بھی آیا ہے۔ دینیہ جہیز میں تین باتوں کا لحاظ رکھنا چاہئے۔ اول اختصار کہ گنجائش سے زیادہ ترود نہ کرے۔ دوسرے ضرورت کا لحاظ کہ جن چیزوں کی سر دست ضرورت ہو وہ دینا چاہئے تیسرے اعلان و اظہار نہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ یہ تو اپنی اولاد کے ساتھ سلوک و احسان ہے دوسرے کو دکھلانے کی کیا ضرورت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل سے جو ابھی بیان ہوا تینوں باتیں ثابت ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کام اس طرح تقسیم فرمایا کہ باہر کا کام حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذمہ اور گھر کا کام حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ذمہ نہیں معلوم ہندوستان کی شریف زادوں میں گھر کے کاروبار سے کیوں عار کی جاتی ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ولیمہ کیا جس میں یہ سامان تھا۔ کئی صاع جو کی روٹی پکی ہوئی اور کچھ خرب کچھ مالیدہ (ایک صاع نمیری سیر سے ایک چھٹانک اوپر ساڑھے تین سیر ہوتا ہے) پس ولیمہ کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ بلا تکلف و بلا تفاخر اختصار کے ساتھ جس قدر میسر ہو اپنے خاص لوگوں کو کھلا دے۔

حضرت کی بیبیوں کا نکاح

حضرت خدیجہ کا مہر باجنسود رہم یا اس قیمت کے اونٹ تھے جو ابو طالب نے اپنے ذمہ رکھے۔ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مہر کوئی بیٹنے کی چیز تھی جو دس درم کی تھی۔ اور حضرت جویریہؓ کا مہر چار سو درہم تھے اور حضرت ام حبیبہؓ کا مہر چار سو دینار تھے جو حبشہ کے بادشاہ نے اپنے ذمہ رکھے اور حضرت سودہؓ کا مہر

۴ و حکم علی بن ابی طالب و زید بن الخطاب ۱۲ زاد المعاد ص ۲۳ ج ۲ ۵ فلما زوجہ قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ان لا بد للرس من ولیمۃ فقال سعد عندی کیش و جمع لہ من الانصار اصحاب ذی ذک و کان ذلک ولیمۃ عرسہ ۱۳ تاریخ الخلفاء ص ۳۶ ج ۱ ۶ خدیجۃ بنت خویلد وہی اول من تزوج زوجہ ایاہا ابو خویلد بن اسد و یقال اخو ہام و بن خویلد و احد قہار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشرین بکرۃ (سیرۃ ابن ہشام ص ۲۲ ج ۲) ۷ ابی صلی اللہ علیہ وسلم صدق خدیجۃ انتی عشرۃ اوقیۃ ذهب ۱۴ تاریخ الخلفاء ص ۳۶ ج ۱ ۵ (عن انس) ان ابی صلی اللہ علیہ وسلم تزوج ام سلمۃ علی متاع قیمۃ عشرۃ درہم ۱۵ جمع الفوائد ص ۲۱۹ ج ۱ ۱۶ و تزوج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جویریہ و احد قہار ابیہا زید بن الخطاب ۱۲ زاد المعاد ص ۲۳ ج ۲ ۱۷ سیرۃ ابن ہشام ص ۲۲ ج ۲ ۱۸ و تزوج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سودہ بنت زیدہ ایاہا سلیمان بن عمرو و یقال ابو طالب بن عمرو و احد قہار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابیہا زید بن الخطاب ۱۲ زاد المعاد ص ۲۳ ج ۲ ۱۹ سیرۃ ابن ہشام ص ۲۲ ج ۲ ۲۰ نہائی تو شک کو کہتے ہیں ۱۲ حدیث بخاری ص ۱۲

۱۵ (عن عائشہ و ام سلمہ) قالتا امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان جہیز فاطمۃ حتی نرذلہا علی علی و فاطمۃ ابی البیت فقرشناہ ترا بالیتامن اسواض البیۃ ثم حشونا فرقتین لیفا ففشناہ بایہنا ثم اطعمنا ثم اوزینا و صقینا ثم اعدنا و عدنا الی عود ففشناہ فی جانب البیت یلقی علیہ الثوب و یعلق علیہ السقار فسا رأینا عرسا احسن من عرس فاطمۃ (جمع الفوائد ص ۲۲ ج ۱) و الذی کان لہا من المہار بردا علیہا و نعلان من فضۃ کانت مہا خسیلۃ و و سادۃ ارم حشو بالیف و متعل و قدح و ریح و سفینۃ و جراتان و فی ذخائر العقبی امر ہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یجزوا فاعیل لہا سیرۃ مشرط و وسادۃ من ارم حشو ہا من لیلین ۱۲ تاریخ الخلفاء ص ۳۶ ج ۱ ۱۳ حکم النبی صلی اللہ علیہ وسلم بن علی بن طالب و بن زوجۃ فاطمۃ رضہ حین اشتکما الی الخدمۃ فحکم علی فاطمۃ فی الخدمۃ ابیہا طہۃ فخرۃ البیت ۱۴

چار سو درہم تھے اور ولیمہ حضرت ام سلمہ کا کچھ جو کا کھانا تھا اور حضرت زینب بنت جحش کے ولیمہ میں ایک بکری ذبح ہوئی تھی اور گوشت روٹی لوگوں کو کھلایا گیا۔ اور حضرت صفیہؓ کی دفعہ جو کچھ صحابہؓ کے پاس حاضر تھا سب جمع کر لیا گیا، یہی ولیمہ تھا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ولیمہ۔ وہ خود فرماتی ہیں نہ اونٹ ذبح ہوا، نہ بکری۔ سعد بن عبادہ کے گھر سے ایک پیالہ دودھ کا آیا تھا بس وہی ولیمہ تھا۔

شرع کے موافق شادی کا ایک نیا قصہ

یہ قصہ اس معرض سے لکھا جاتا ہے کہ اکثر لوگ رسموں کی بُرائی سن کر پوچھتے ہیں کہ جب یہ رسمیں نہ ہوں تو پھر کس طریقہ سے شادی کریں۔ اس کا جواب مہر زیادہ بڑھانے کے بیان سے ذرا پہلے گزر چکا ہے کہ کس طرح شادی کریں۔ اور پھر ہم نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں اور بیبیوں کی شادی کا قصہ بھی ابھی لکھ دیا ہے۔ سمجھا رہی آدمی کے واسطے کافی ہے۔ مگر پھر بھی بعض کہنے لگتے ہیں کہ صاحب اُس زمانہ کی اور بات تھی آج کل کر کے دکھلاؤ تو دیکھیں اور بڑے زبانی طریقے بتلانے سے کیا ہوتا ہے۔ اس قصہ سے یہ معلوم ہو جائے گا کہ آج کل بھی اس طرح شادی ہو سکتی ہے۔ پھر یہ کہ یہ قصہ نہ مولویوں اور درویشوں کے خاندان کا ہے اور نہ کسی غریب آدمی کا ہے نہ کسی چھوٹی قوم کا ہے۔ دونوں طرف ماشاء اللہ خوب کھاتے پیتے و دنیا داری برتنے والے شریف آبرو دار گھروں کا ہے اس واسطے کوئی یوں بھی نہیں کہہ سکتا کہ مولوی درویش لوگوں کی اور بات ہے۔ یا یہ کہ اُن کے پاس کچھ تھا ہی نہیں اس مجبوری کو شرع کے موافق کر لیا۔ اس قصہ سے سارے شبہ جاتے رہیں گے۔ اسی سال کی بات ہے کہ خلع مظفرنگر کے دو قصبوں میں ایک قصے میں دو لہا والے ایک میں دو لہن والے ہیں۔ دونوں سے دونوں طرف دلوں میں بڑے بڑے حوصلے تھے لیکن عین وقت پر خدائے تعالیٰ نے دونوں کو ہدایت کی کہ شرع کا حکم سن کر اپنے سب خیالات کو دل سے نکال کر خدا و رسول کے حکم موافق تیار ہو گئے۔ نہ شادی کی تاریخ مقرر کرنے کو یا مہندی لیجانے کو یا جوڑا لیجانے کو نانی بھیجا گیا، نہ اس کے متعلق کوئی رسم برتی گئی نہ دو لہن کے بٹنا کٹنے کے واسطے بیبیاں جمع کی گئیں۔ خود وہی گھر والیوں نے تل دل دیا۔ نہ دو لہا یا دو لہن والے گھروں میں کسی کو مہانہ بلایا نہ کسی عزیز و قریب کو اطلاع کی۔ شادی سے پانچ چھ روز پہلے خط کے ذریعہ سے شادی کا دن ٹھیکہ اور دو لہا اور دو لہا کے ساتھ ایک اس کا بڑا بھائی تھا۔ دو لہن کے ولی شرعی نے اس بڑے بھائی کو رقعہ کے ذریعہ سے نکاح کی اجازت دی تھی۔ اور ایک ملازم کا وہ خدمت کے لئے تھا اور ایک کم عمر بھتیجا اس مصلحت سے ساتھ لے لیا تھا کہ شاید کوئی ضروری بات گھر میں کہلا بھیجنے کی ضرورت ہو تو یہ بچہ پردے کے

صلی اللہ علیہ وسلم عن صفیہ بنت عبد
قال قلت اولم انزل علی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم علی بعض نسائه
بمدین من شعیر وادایحی
۱۲ ففتح الہادی ص ۶۰
۱۳ عن انس بن مال
ما اولم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم علی احسن نسائه
ما اولم علی زینب اولہا شاة
متفق علیہ وحمہ قال
اولم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم علی بنی بنز بنز
بنت جحش فاشیع المناس
خیر وادایحی وادایحی
۱۴ مشکوٰۃ ص ۲۴

صلی اللہ علیہ وسلم عن انس بن مال قال
انزل علی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عنہ وادایحی ثلاث لیل
یعنی علیہ بصفیہ فدعوت
المسلمین الی ولیمہ کان
فیہا من خیر وادایحی وکان
فیہا الا ان امر بالانطاع
فلبسط فاقی علیہا اثر
والا قطا والسمین رواہ
البخاری مشکوٰۃ ص ۱۲
روی ان علیہ السلام ما
اولم علی ما انزلت بشی غیر
ان قد حاسن لون اہدی
الیہ من بیت سعد بن
عبادہ فشر بہ لعلی اللہ
علیہ وسلم منہ وشر بہ لعلی
منہ تاریخ الخلفاء ص ۱۲

قابل نہیں ہے۔ بے تکلف گھر میں جا کر کہہ دے گا۔ بس گل اتنے آدمی تھے جو کہ ایہ کی ایک بہل میں بیٹھا کر جمعہ کے دن
 دولہن کے گھر پہنچ گئے۔ دولہن کا جوڑا ان ہی لوگوں کے ساتھ تھا اور دولہا اپنے گھر کے کپڑے پہنے ہوئے تھا۔ وہاں پہنچ کر ملنے
 والوں کو کہلا بھیجا گیا کہ جمعہ کی نماز کے بعد نکاح ہو گا نماز جمعہ کے قریب دولہا کا جوڑا گھر میں سے آگیا اس کو پہن کر جامعہ
 میں چلے گئے۔ بعد نماز جمعہ اول مختصر سا وعظ ہوا جس میں رسموں کی خرابیاں کا بیان تھا۔ اس وعظ میں جتنے آدمی تھے
 خوب سمجھ گئے۔ بعد وعظ کے نکاح پڑھا گیا اور چھوہارے باہر اور گھر میں تقسیم ہوئے۔ جو لوگ نہ آسکے تھے ان کے گھر بھی
 بھیج دیئے۔ مختصر سے پہلے سب کام پورا ہو گیا۔ بعد مغرب کے دولہا والوں کو ہمیشہ کے وقت پر نفیس کھانا کھلایا گیا۔ اور
 عشا کے بعد عورتوں کو ویسا ہی وعظ سنایا گیا۔ ان پر بھی خوب اثر ہوا اور وقت پر چین سے سو رہے۔ اگلے روز
 تھوڑی دن چڑھا تھا کہ دولہن کو ایک بہل میں بٹھلا کر رخصت کر دیا گیا۔ ہمراہی میں ایک رشتہ دار بی بی اور خدمت
 کے لئے ایک نان تھی۔ یہ بہل دولہن کے جہیز میں ملی تھی۔ اور بالکی یا میانہ وغیرہ کی کوئی پابندی نہیں کی گئی اور جہیز بھی
 نہیں کیا گیا۔ دولہن والوں نے اپنے کمینوں کو اپنے پاس سے انعام دیا۔ اور دولہا والوں نے سلائی کاروبار بھی نہیں کیا۔
 بجائے بھیر کے جو کہ دولہن کے سر پہ ہوتی ہے بعض مسجدوں میں اور غریب غریب کے گھروں میں روپے اور پیسے بھی دیتے
 گئے۔ ظہر کے وقت دولہا کے گھر آ پہنچے۔ دولہن کی کوئی نماز قضا نہیں ہوئی جو بیبیاں دولہن کو دیکھنے آئیں ان سے
 منہ دکھائی نہیں لی گئی۔ اگلے دن ولیمہ کے لئے کچھ تو بازار سے عمدہ مٹھائی منگا کر اور کچھ کھانا دو طرح کا گھر میں پکوا کر مناسبات
 مناسب جگہوں میں اپنے دوستوں اور ملنے والوں اور غریب غریب بازار اور نیکو بخت اور طالب علموں کے لئے بھیج دیا
 گیا۔ گھر پر کسی کو نہیں بلایا گیا۔ دولہن والوں کی طرف سے جو بخشی کی رسم کے لئے کوئی نہیں آیا۔ تیسرے دن دولہا
 اور دولہن اس کے میکے چلے گئے اور ایک مہینہ رہ کر پھر دولہا کے گھر آ گئے۔ اس وقت کچھ اسباب جہیز بھی ساتھ
 لے آئے۔ اور کچھ پھر بھی دوسرے وقت پولانے کے لئے وہاں ہی چھوڑ آئے۔ اس وقت دولہن اتفاق سے میانہ
 میں سوار تھی۔ دولہا کے کمینوں کو جو کچھ رسم کے موافق ملتا اس سے زیادہ انعام ان کو تقسیم کر دیا گیا۔ بعض ایسی
 چین آٹن سے شادی ہو گئی کہ کسی کو نہ کوئی تکلیف ہوئی اور نہ کوئی طوفان ہوا۔ میں بھی اول سے آخر تک اس شادی
 میں شریک رہا۔ اس قدر خلاوت اور رونق تھی کہ بیان میں نہیں آتی۔ خدا کے فضل سے سب دیکھنے والے خوش ہوئے اور
 بہت لوگ تیار ہوئے کہ ہم بھی یوں ہی کرینگے۔ چنانچہ اسکے بعد دولہن کے خاندان میں ایک شادی اور ہوئی وہ اس سے بھی سادی تھی۔
 اگر زیادہ سادی نہ ہو سکے تو اسی طرح کر لیا کرو۔ جیسا اس قصے میں تم نے پڑھا ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشیں آمین یا رب العالمین +

بیوہ کے نکاح کا بیان

ان ہی بیوہ رسموں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بیوہ عورت کے نکاح کو بُرا اور عار سمجھتے ہیں۔ خاص کر

لکھنؤ

وہ سلمان

کہلاتا ہے

جو وقت

شادی

بار بار

بٹی کو

دیتا ہے

۱۰

عورت کا

شوہر عار

سمجھتا ہے

راہ دیا

بیوہ کہتے

ہیں ۱۲

+

شریف لوگ اس میں زیادہ مبتلا ہیں۔ شرعاً اور عقلاً جیسا پہلا نکاح ویسا دوسرا۔ دونوں میں فرق سمجھنا محض بے وجہ اور بے وقوفی ہے۔ صرف ہندوؤں کے میل جول اور کچھ جائداد کی محبت سے یہ خیال جم گیا ہے۔ ایمان اور عقل کی بات یہ ہے کہ جس طرح پہلے نکاح کو بے روک ٹوک کر دیتے ہیں اسی طرح دوسرا نکاح بھی کر دیا کریں۔ اگر دوسرے نکاح سے دل تنگ ہوتا ہے تو پہلے نکاح سے کیوں نہیں ہوتا۔ عورتوں کی ایسی بُری عادت ہے کہ خود کرنا اور رغبت دلانا تو درکنار۔ اگر کوئی خدا کی بندی خدا اور رسول کا حکم سنا نکھوں پر رکھ کر بھی لے تو حقارت کی نگاہ سے دیکھتی ہیں۔ بات بات میں طعنہ دیتی ہیں، ہنسیتی ہیں، ذلیل کرتی ہیں۔ غرض کہ کسی بات میں بے چوٹ کئے نہیں رہتیں۔ یہ بڑا گناہ ہے بلکہ اس کو عیب سمجھنے میں کفر کا خوف ہے۔ کیونکہ شریعت کے حکم کو عیب سمجھنا، اس کے کرنے والے کو حقیر و ذلیل جاننا کفر ہے۔ خیال کرنے کی بات ہے کہ ہمارے پیغمبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جتنی بیبیاں تھیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ کوئی بھی کنواری نہ تھی۔ ایک ایک دو دو نکاح پہلے ہو چکے تھے تو کیا نعوذ باللہ نعوذ باللہ ان کو بھی بُرا کہو گی کیا۔ تو بہ تو بہ تمھاری شرافت اُن سے بھی بڑھ گئی کہ جو کام اُنھوں نے کیا۔ خدا اور رسولؐ نے جس کا حکم کیا اس کے کرنے سے تمھاری عزت گھٹ جائے گی، آبرو میں بٹ جائے گا، ناک کٹ جائے گی۔ تو یوں کہو کہ مسلمان ہونا ہی تمھارے نزدیک بے عزتی کی بات ہے۔ خوب یاد رکھو کہ جب تک اس خیال کو اپنے دل سے دُور نہ کرو گی اور پہلے اور دوسرے نکاح کو یکساں نہ سمجھو گی تب تک ہرگز تمھارا ایمان درست اور ٹھیک نہ ہو گا۔ اس لئے اس خیال کے مٹانے میں بڑی کوشش کرنی چاہئے اور سوائے اس کے اور کوئی کوشش کارگر نہیں ہو سکتی کہ تنگ و ناموس کو دل سے نکال کر رسم و رواج کو طاق پر رکھ کر اللہ و رسولؐ کو راضی اور خوش کرنے کے لئے فوراً بیوہ عورتوں کا نکاح کر دیا کرو۔ انکار کرے تو اس کو رغبت دلاؤ۔ کوشش کرو۔ دباؤ ڈالو۔ غرض جس طرح بے نکاح کر دو۔ اور خوب سمجھ لو کہ یہ انکار سب کا ظاہری انکار ہے جو فقط رواج کی وجہ سے ہوتا ہے۔ رواج نہ ہو تو کوئی انکار نہ کرے۔ جب تک ایسا نہ کرو گی اور عام طور پر اس کا رواج نہ پھیلے گا ہرگز دل کا چور نہ بنے گا۔ حدیث میں ہے جو کوئی میرے چھوٹے ہوئے طریقے کو پھر پھیلانے اور جاری کرے اسکو نئے شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ اس لئے بیوہ عورتوں کے نکاح میں جو کوئی کوشش کرے گا اور اس کا رواج پھیلانے کا اور جو بیوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی کے لئے اور رواج پڑنے کے لئے اپنا نکاح کر لے گی وہ نئے شہیدوں کا ثواب پائے گی۔ کیا تم کو اُن پر ترس نہیں آتا۔ اُن کا حال دیکھ دیکھ کر تمھارا دل نہیں کڑھتا کہ ان کی عمر برباد اور وہ مٹی میں ملی جاتی ہیں۔

۱۱ کتاب الاستیجاب ص ۶۵ ۲۷۷ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تمسک لثقیل فساد امتی فداہم
ماۃ شہید ۱۲ مشکوٰۃ ص ۲۷۷ کا اگر یعنی مفید کامیاب ۱۲ علت عزت و شرافت کا خیال ۱۳ +

لے جب
عورت بیوہ
ہو جاتی
ہے اور پھر
دوسرا
عقد کرنا
چاہتی ہے
تو اس کے
رشتہ دار
یہ خیال کرتے
ہیں کہ اگر
اس نے
دوسرا
عقد کر لیا
تو اس کا
خدا تبارک
کا وارث
ہو جائیگا
اور اگر یہ
پیغمبر شریف
کے ہوتے
مگر تو
ساری
دولت
ہمارے
قبضہ میں
آئے گی
مقتال
ابو عمر
لم یخ صلی
اللہ علیہ وسلم
بکرا غیر ما
رای غیر ما

میسر باب

اُن رسموں کے بیان میں جن کو لوگ ثواب اور دین کی بات سمجھ کر کرتے ہیں

فاتحہ کا بیان

پہلے یہ سمجھو کہ فاتحہ یعنی مُردے کو ثواب پہنچانے کا طریقہ کیا ہے؟ سو اس کی حقیقت شرع میں فقط اتنی ہے کہ کسی نے کوئی نیک کام کیا۔ اس پر جو کچھ ثواب اُس کو ملا اس نے اپنی طرف سے وہ ثواب کسی دوسرے کو دیدیا کہ یا اللہ میرا یہ ثواب فلاں دیکھو اور پہنچا دیجئے۔ مثلاً کسی نے خدا کی راہ میں کچھ کھانا یا مٹھائی یا روپیہ پیسہ کپڑا وغیرہ دیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ جو کچھ اس کا ثواب مجھے ملا ہے وہ فلاں کو پہنچا دیجئے۔ یا ایک آدمی پارہ قرآن مجید یا ایک آدھ سورت پڑھی اور اس کا ثواب بخش دیا چاہے وہ نیک کام آج ہی کیا ہو۔ یا اس سے پہلے عمر بھر میں کبھی کیا تھا دونوں کا ثواب پہنچ جاتا ہے اتنا تو شرع سے ثابت ہے۔ اب دیکھو جاہلوں نے اس میں کیا کیا بکھیرے شامل کئے ہیں۔ اول تھوڑی سی جگہ لیتے ہیں اس میں کھانا رکھتے ہیں۔ بعض بعض کھانے کے ساتھ پانی اور پان بھی رکھتے ہیں۔ پھر ایک شخص کھانے کے سامنے کھڑا ہو کر کچھ سورتیں پڑھتا ہے اور نام بنام سب مُردوں کو بخشتا ہے۔ اس من گھڑت طریقے میں یہ خرابیاں ہیں۔ (۱) بڑی خرابی اس میں یہ ہے کہ سارے جاہلوں کا یہ عقیدہ ہے کہ بغیر اس طرح پہنچائے ثواب ہی نہیں پہنچتا۔ چنانچہ ایک ایک کی خوشامد کرتے پھرتے ہیں جب تک کوئی اس طرح فاتحہ نہ کر دے تب تک وہ کھانا کسی کو نہیں دیا جاتا۔ کیونکہ اب تک ثواب تو پہنچا ہی نہیں پھر کسی کو کیونکر دیا جائے۔ بعض وقت غیر محرم کو گھر میں بلا کر فاتحہ دلاتی ہیں جو شرعاً ناجائز ہے خود میں نے دیکھا ہے کہ جب بہت سے مُردوں کو دلا نام مقصود ہوتا ہے جن کے نام بتلا دینے سے یاد نہیں رہ سکتے۔ وہاں فاتحہ دینے والے کو حکم ہوتا ہے کہ جب تو سب پڑھ چکے تو ہوں کر دینا۔ بس ہوں کرنے کے وقت ایک ایک نام بتلا کر اُس سے کہلایا جاتا ہے اور یہ سمجھتی ہیں کہ اس وقت جس کا نام لے لے گا اسی کو ثواب ملے گا جس کا نہ لے گا اس کو نہ ملے گا۔ حالانکہ ثواب بخشنے کا اختیار خود کھانے کے مالک کو ہے نہ اُس پڑھنے والے کو اس کے نام لینے سے کچھ نہیں ہوتا۔ خود یہ جس کو چاہے بخشے جس کو چاہے نہ بخشے یہ سب عقیدے کی خرابی ہے بعض کم علم یوں کہتے ہیں کہ ثواب تو بغیر اس کے بھی پہنچ جاتا ہے لیکن اُس وقت سورتیں اس لئے پڑھ لیتے ہیں کہ دوسرا ثواب پہنچ جائے۔ ایک کھانے کا دوسرا قرآن مجید کا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اگر یہی مطلب ہے تو خاص اس وقت پڑھنے کی کیا وجہ۔ جو قرآن مجید تم نے صبح کو تلاوت کیا ہے بس اسی

لہذا ہمارا
دراستی
فی الدعا
اللہم اوصل
مثل ثواب
ما قرأت الی
فلان واما
عندنا
قالوا علی
الہی نفس
الثواب و
فی البحر
من صام
او صلی او
تصدق
وجعل ثوابہ
فیہ من
الاموات
والاحیاء
جاز یوصل
ثوابہا الیہم
عند اہل
السنة و
الجماعۃ
کذا فی
البدائع
۱۲ شامی
ص ۹۴
لہذا ہمارا
ادلا فرق بین
ان ینوی بہ
عند الفعل
لغیر اذ ینوی

گو اس کے ساتھ بخشد یا ہوتا اگر کوئی شخص اُس وقت نہ پڑھے پہلے کا پڑھا ہو ایک آدمی یا پورا قرآن مجید بخشدے یا یوں کچھ اچھا سٹھائی تقسیم کر دو میں پھر پڑھ کے بخشدوں گا تو کبھی کوئی نہ مانے گا یا کوئی اُس کھانے اور سٹھائی کے پاس نہ آوے وہیں دُور بیٹھا بیٹھا پڑھ دے۔ تب بھی کوئی نہیں مانتا۔ پھر اس صورت میں دوسرے سے فاتحہ سنانے کے کوئی معنی ہی نہیں کیونکہ قرآن مجید پڑھنے کا ثواب اُسی پڑھنے والے کو ہو گا تو تجارتی طرف سے تو بہر حال فقط سٹھائی کا ثواب پہنچا۔ یہ اچھی زبردستی ہے کہ جب ہم ایک ثواب بخشیں تو کچھ نہ کچھ وہ بھی بخشے۔ (۲) لوگ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ صرف اُس طرح پڑھ کر بخشدینے سے ثواب پہنچ جاتا ہے کھانا خیرات کرنے کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اور کسی بزرگ کا فاتحہ دلا کر خود کھا جاتے ہیں۔ گیارھویں وغیرہ کی سٹھائی اگر تقسیم بھی کی جاتی ہے تو کس کو فلانے ثواب صاحب، تحصیلدار صاحب، پیشکار صاحب تھا نیدار صاحب وغیرہ یا دوستوں کو بھیجی جاتی ہے۔ ہم نے کہیں نہیں سنا نہ دیکھا کہ سب شیرینی فقرا اور مسکینوں کو خیرات کر دی گئی ہو۔ پس معلوم ہوا کہ یہی عقیدہ ہے کہ اس طرح پڑھ کر بخشدینے سے اُس کا ثواب پہنچے گا۔ سو یہ اعتقاد خود غلط اور گناہ ہے اس لئے کہ خود وہ چیز تو پہنچتی ہی نہیں البتہ اس کا ثواب پہنچتا ہے تو جن کو بخشا ان کو بھی نہیں پہنچا۔ البتہ دو ایک سورت جو پڑھی ہیں صرف اسی کا ثواب پہنچا سوا اگر ان ہی کا ثواب بخشنا تھا تو اس سٹھائی یا کھانے کا بکھیرنا ناحق کیا، خواہ غواہ روپے دو روپے کا مفت احسان رکھا۔ اگر کہو کہ نہیں صاحب فقیروں کو بھی اس میں سے دیتے ہیں۔ تو جواب یہ ہے کہ فقیروں کو دیا بہت سے بہت دس پانچ کو دیا تو اس سے کیا ہوتا ہے۔ معصود تو پورے روپے کی سٹھائی کا ثواب بخشا ہو۔ اگر فقط اتنی ہی جلیبیوں کا ثواب بخشنا تھا تو روپے کا نام کیوں کیا۔ اور جن کو دیا جاتا ہے اُن کو خیرات کے نام سے نہیں دیا جاتا بلکہ تبرک اور ہدیہ سمجھ کر دیتے ہیں۔ چنانچہ ان کو اگر کچھ خیرات دو تو ہرگز نہ لیں بلکہ بُرا مانیں۔ لہذا آجکل کے رواج کے اعتبار سے یہ فعل بالکل لغو اور بے معنی ہے۔ (۳) اچھا ہم نے مانا کہ فاتحہ کے بعد وہ کھانا محتاج ہی کو دیدیا۔ تو ہم کہتے ہیں کہ محتاج کو دینے اور کھلانے سے پہلے ثواب بخشنے کا کیا مطلب۔ تم کو تو ثواب اُسی وقت ملے گا جب فقیر کو دیدیا کھلا دو۔ ابھی تم ہی کو ثواب نہیں ملا تو اس بیچارے مُردے کو کیا بخشا۔ غرض اس فعل کی کوئی بات ٹھکانے کی نہیں۔ (۴) بعض کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ خود وہ چیز پہنچ جاتی ہے۔ چنانچہ کھانے کے ساتھ پانی اور پان اور بعضہ حقہ بھی اسی واسطے رکھتے ہیں کہ کھانا کھا کر پانی کہاں پاویں گے پھر مُٹھہ بد مزہ ہو گا اس لئے پان کی ضرورت پڑے گی۔ غذا کی پناہ جہالت کی بھی حد ہو گئی۔ یہ بھی خیال رکھتی ہیں کہ جو چیز اس کو زندگی میں پسند تھی اُس پر فاتحہ ہو چھوٹے بچے کی دودھ پر فاتحہ ہو۔ مجھے خوب یاد ہے کہ ایک مرتبہ شبِ بھرات کی فاتحہ پر ایک بڑھیا نے کئی پھل بھڑیاں رکھ دی تھیں اور کہا تھا کہ ان کو آتش بازی کا بڑا شوق تھا۔ خود کہو یہ عقیدے کی خرابی

لے صاحب
برائے شہان
کے بیٹے کی
پندھویں
رات کو
کہتے ہیں
جو رات
چودھویں
تاریخ کا
دن گذرے
کے بعد آتی
ہے ۱۲

ہے یا نہیں۔ (۵) یہ بھی خیال ہے کہ اُس وقت اس کی روح آتی ہے چنانچہ لوہان وغیرہ خوشبو سٹلگانے کا یہی منشا ہے۔ گو سب کا یہ خیال نہ ہو۔ (۶) پھر جمعرات کی قید اپنی طرف سے لگائی۔ جب شریعت سے سب دن برابر ہیں تو خاص جمعرات ہی کو فاتحہ کا دن سمجھنا شرعی حکم کو بدلنا ہے یا نہیں۔ پھر اس قید سے ایک یہ بھی شرابی پیدا ہو گئی ہے کہ لوگ یہ سمجھنے لگے کہ مردوں کی روحیں جمعرات کو اپنے گھر آتی ہیں۔ اگر کچھ ثواب دل گیا تو خیر نہیں تو نہائی ہاتھ لوٹ جاتی ہیں یہ محض غلط خیال ہے اور بلا دلیل ایسا عقیدہ رکھنا گناہ ہے۔ اسی طرح کوئی تاسیخ مقرر کرنا اور یہ سمجھنا کہ اس میں زیادہ ثواب ملے گا محض گناہ کا عقیدہ ہے۔ (۷) اکثر عوام کی عادت ہے کہ بہت کھانے میں سے تھوڑا سا کھانا کسی طباق یا خوان میں رکھ کر اس کو سامنے رکھ کر فاتحہ کرتے ہیں اس میں اُن خرابیوں کے علاوہ ایک یہ بات پوچھنا ہے کہ فقط اتنے ہی کھانے کا ثواب بخشا ہے یا سارے کھانے کا۔ فقط اتنے ہی کھانے کا ثواب بخشنا تو یقیناً منظور نہیں۔ پس ضرور یہی کہو گی کہ سب کا ثواب پہنچانا منظور ہے پس ہم کہتے ہیں کہ پھر فقط اتنے پر کیوں فاتحہ دلا یا اس سے تو کھائے قاعدے کے موافق صرف اس طباق کا ثواب پہنچنا چاہیے۔ باقی تمام کھانا ضائع کیا اور فضول رہا۔ اگر یوں کہو اُس کا سامنے رکھنا کچھ ضروری نہیں صرف نیت کافی ہے تو پھر اس طباق کے رکھنے کی کیا ضرورت ہوئی اس میں بھی نیت کافی تھی یہ تو بہ تو بہ حق تعالیٰ کو منو نہ دکھلانا ہے کہ دیکھئے اس قسم کا کھانا دیا گیا ہے اس کا ثواب بخش دیکھئے **تَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْهُ**۔ (۸) پھر اگر ثواب پہنچانے کے لئے اُس کا سامنے رکھ کر پڑھنا ضروری ہے تو اگر وہ پیہ پیہ یا کپڑا غلہ وغیرہ ثواب بخشنے کے لئے دیا جائے اس پر فاتحہ کیوں نہیں پڑھتی ہو۔ اور اگر یہ ضروری نہیں تو کھانے اور مٹھائی میں کیوں ایسا کرتی اور ضروری سمجھتی ہو۔ (۹) پھر ہم پوچھتے ہیں کہ زمین لینے کی کیا ضرورت پڑی وہ نجس تھی یا پاک۔ اگر ناپاک تھی تو لینے سے پاک نہیں ہوئی بلکہ اور زیادہ نجس ہو گئی کہ پہلے تو خشک ہونے کی وجہ سے پیالے وغیرہ میں لگنے کا شبہ نہ تھا۔ اب وہ برتن بھی نجس ہو جائیں گے اور اگر پاک تھی تو لینا محض فضول حرکت ہے۔ یہ بھی گویا ہندوؤں کا چوکا ہوا تو نود بالہ مردوں کو چوکے میں بٹھا کر کھانا کھلاتی ہیں لا حول ولا قوۃ الا باللہ اسی طرح جس فاتحہ میں زیادہ اہتمام ہوتا ہے اُس میں جو کچھ لغو وغیرہ بھی لیسا جاتا ہے اس کا بھی یہی حال ہے۔ (۱۰) بزرگوں کی فاتحہ میں ساری چیزیں اچھوتی ہوں، کوڑے گھڑے کوڑے برتن نکالے جائیں اُن میں پانی کنویں سے بھر کر آئے، گھر کا پانی نہ لگنے پائے اور اس کو کوئی نہ چھوئے، نہ ہاتھ ڈالے، نہ اُس میں سے کوئی پئے، نہ جھٹالے، سینی خوب دھو کر شکر آئے، غرض گھر کی سب چیزیں نجس ہیں۔ یہ عجیب خلاف عقل بات ہے۔ اگر وہ صحیح مجس ہیں تو اُن کو استعمال میں کیوں لاتی ہو۔ ورنہ اس سارے پکھنڈ کی کیا ضرورت شرعی حکم فقط اتنا ہے کہ جس چیز کا خود کھانا جائز اُسے فقیر کو دینا بھی جائز اور جب فقیر کو دیدیا تو اُس کا ثواب بخش دینا جائز۔ پھر یہ ساری باتیں لغو اور خلاف عقل ہوئیں یا نہیں۔ اگر کہو کہ صاحب وہ بڑی درگاہ ہے بزرگ لوگ

۱۲
یعنی کھا کر
چھوٹا کر دے
۱۲
پکھنڈ
یہ ہندی
کا لفظ ہے
اس کی اصل
پاکھنڈ
ہے بمعنی
فریب
دینا۔ یہاں
مراد ہے
بکھیر کر دینا
۱۲

ہیں اُن کے پاس چیز احتیاط سے بھیجنا چاہئے۔ تو جواب یہ ہے کہ اول تو اللہ تعالیٰ کے یہاں اس ظاہری احتیاط اور طہارت کی کچھ قدر نہیں اُس کے نزدیک حلال اور طیب ہونے کی قدر ہے۔ اگر حرام مال ہوگا تو ہزار احتیاط کر و سب اکارت ہے۔ اور اگر حلال طیب ہے تو یہ سب فضول ہے وہ یوں ہی معمولی طور پر دیدینے سے بھی قبول ہے۔ دوسرے یہ کہ جب خود ان کی درگاہ میں بھیجے کا عقیدہ ہوا تو یہ حرام اور شرک ہوگا کیونکہ اس کھانے کو اللہ کی راہ میں دینا مقصود ہے نہ خود ان کے پاس بھیجنا۔ اور اُن کی راہ میں دینا۔ اگر ایسا عقیدہ ہو تو وہ کھانا بھی حرام ہو جائے گا۔ بس جب اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے کر ثواب بخشنا منظور ہو تو جیسے اور چیزیں خدا کی راہ میں دیتی ہو اور اس میں خرافات نہیں کرتی ہو مثلاً فقیر کو پیسہ دیا اس کو دھوتی نہیں، اناج غلہ دیا گھر کے پکے ہوئے کھانے میں سے روٹی وغیرہ دیتی ہو اسی طرح یہ بھی معمولی طور سے پکا کر دیدو۔ کیونکہ یہ بھی بڑی درگاہ یعنی اللہ تعالیٰ کے یہاں جاتا ہے وہ بھی وہیں جاتا ہے پھر دونوں میں فرق کیسا۔ پھر خیال کرو تو اس میں ایک حساب سے بزرگوں کو اللہ تعالیٰ پر بڑھا دینا ہے اور یہ دل کا چور الگ رہا کہ وہ بزرگوں کی درگاہ میں جاتا ہے اور یہ اللہ کی درگاہ میں جو کھلا ہوا شرک ہے۔ (۱۱) اس سے بدتر یہ دستور ہے کہ ہر ایک کا فاتحہ الگ الگ کر کے دلایا جاتا ہے۔ یہ اللہ میاں کا، یہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کا یا حضرت نبی بی کا۔ اس کا تو صاف یہی مطلب ہے کہ فقط اتنا اللہ میاں کو دیتی ہیں اور اتنا ان لوگوں کو۔ تو بھلا اس کے شرک ہونے میں کس کو شک ہو سکتا ہے استغفر اللہ استغفر اللہ۔ اس کا شرک اور بُرا ہونا کلام مجید میں صاف صاف مذکور ہے۔ اس سے تو بکرنا چاہئے۔ بس ساری چیز خدا کی راہ میں دیدو پھر جتنوں کو ثواب بخشنا ہو بخشو۔ پھر ایک نطف اور ہے کہ معمولی مُردوں کا فاتحہ تو سب کا ایک ہی میں کر دیتی ہیں بزرگوں اور بڑے لوگوں کا الگ الگ کرتی ہیں جس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ تو بیچارے غریب مسکین کمزور ہیں۔ اس لئے ایک میں ہو جائے تب بھی کچھ حرج نہیں اور یہ بڑے لوگ ہیں ساجھے میں ہوگا تو لڑ میں گئے پھینکا جھپٹی کرنے لگیں گے لاجول ولا قوۃ الا باللہ۔ (۱۲) حضرت نبی بی کی فاتحہ میں ایک یہ بھی قید ہے کہ کھانا بند کر دیا جائے کھلانہ رہے کیونکہ وہ پردہ دار تھیں تو اُن کے کھانے کا بھی غیر محرم سے سامنا نہ ہو۔ اس کا لغو ہونا خود ظاہر ہے۔ (۱۳) حضرت نبی بی کی فاتحہ اور صحنک کے کھانے میں یہ بھی قید ہے کہ مرد نہیں کھا سکتے بھلا وہ کھائیں گے تو سامنا نہ ہو جائے گا۔ اور ہر عورت بھی نہ کھائے۔ کوئی پاک صاف نیک بخت عورت کھائے۔ اور نہ وہ کھائے جس نے اپنا دوسرا نکاح کر لیا ہو۔ یہ بھی بہت بُرا اور گناہ ہے۔ قرآن مجید میں اس کی بھی بُرائی موجود ہے۔

۴۸ الانعام خالصۃ لکذکور ناد محرم علیہ ازواجنا وان یکن میتۃ ہم فیہ شرکاء سجز بہم وصفہم انہ یکم علیم ۱۵

سورۃ الانعام رکوع ۱۶ پارہ ۸ +

لہ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تصدق بولد خرقة من کسب الطیب فان اللہ تعالیٰ یحبہ ثم یرہا لصاحبہا کما یرہی احدکم فلوہ حتی تکن مثل اجمل متفق علیہ ۱۶ مشکوٰۃ

۱۶ اکارت ہے یعنی بے سود ہے ۱۲

۱۳ طیب یعنی پاک ۱۲

۱۴ وجعل اللہ عازر من

الحشر والانعام نصیباً

فقالوا ہذا للہ بزمہم

وبذل الشکر کا رنا فاما کان

لشکر کا ہم فلا یصل الی

اللہ واما کان للہ فویصل

الی شکر کا ہم سائرنا کیون

۱۲ سورۃ الانعام پارہ ۸

رکوع ۱۵۔

۱۵ صحنک میں صادر

زیر ہے اور حاکم کے نیچے

زیر ہے معنی ہیں رکابی

اور شتری۔ صحنک لفظ

صحن کا معنی ہے ۱۲

۱۶ وقالا ہذا للہ بزمہم

جیر لایطعنا الا من نشار

بزمہم وانعام حسرت

ظہور ہا وانعام لایکرمون

اُم اللہ علیہا افسر علیہ

سجز بہم ہا کالو ایفتر

وقالوا فی بطن ہذا ۴

(۱۴) بزرگوں اور اولیاء اللہ کے فاتحہ میں ایک اور خرابی ہے وہ یہ کہ لوگ اُن کو حاجت روا اور مشکل کشا سمجھ کر اس نیت سے فاتحہ و نیاز دلاتے ہیں کہ اُن سے ہمارے کام نکلیں گے، حاجتیں پوری ہوں گی، اولاد ہوگی، مال اور رزق بڑھیکے اولاد کی عمر بڑھے گی۔ ہر مسلمان جانتا ہے کہ اس طرح کا عقیدہ صاف شرک ہے۔ خدا بچائے۔ غرض ان سب رسموں اور عادتوں کو بالکل چھوڑ دینا چاہئے۔ اگر کسی کو ثواب بخشنا منظور ہو تو بس جس طرح شریعت کی تعلیم ہے اس طرح سیدھے سادے طور پر بخشنا دینا چاہئے جیسا ہم نے اوپر بیان کیا ہے اور ان سب لغویات کو چھوڑ دینا چاہئے۔ بس بلا پابندی رواج جو کچھ توفیق اور میسر ہو پہلے محتاج کو دید و پھر اس کا ثواب بخشد۔ ہمارے اس بیان سے گیارہویں سہ منی توشہ وغیرہ سب کا حکم نکل آیا اور سمجھ میں آگیا ہوگا۔ بعضے لوگ قبروں پر چڑھاوا چڑھاتے ہیں یہ تو بالکل حرام ہے اور اس چڑھاوے کا کھانا بھی درست نہیں۔ نہ خود کھاؤ نہ کسی کو دو کیونکہ جس کا کھانا درست نہیں۔ دینا بھی درست نہیں۔ (۱۵) بعضے آدمی مزاروں پر چادریں اور غلاف بچھتے ہیں اور اس کی منّت مانتے ہیں۔ چادر چڑھانا منع ہے اور جس عقیدے سے لوگ ایسا کرتے ہیں وہ شرک ہے۔ اور دوسرے خیرات صدقے میں بھی جاہلوں نے بہت سے بے شرع رواج نکال رکھے ہیں۔ چنانچہ ایک رواج اکثر جاہلوں میں یہ ہے کہ کسی بیماری کا اتار اسمجھ کر چیلوں وغیرہ کو گوشت دیتے ہیں۔ چونکہ اکثر یہ اعتقاد ہوتا ہے کہ بیماری اسی گوشت میں لپٹ کر چلی گئی۔ اور اسی لئے وہ گوشت آدمی کے کھانے کے قابل نہیں سمجھتے۔ اور ایسے اعتقاد کی شرع میں کوئی سند نہیں۔ اس لئے یہ بھی بالکل شرع کے خلاف ہے۔ ایک رواج یہ ہے کہ جانور بازار سے مول منگو کر چھوڑتی ہیں اور یہ سمجھتی ہیں کہ ہم نے اللہ کے واسطے ایک جان کو آزاد کیا ہے اللہ اسے ہمارے بیمار کی جان کو مصیبت سے آزاد کر دیں گے۔ سو یہ اعتقاد کہ ناکہ جان کا بدلہ جان ہوتا ہے شرع میں اس کی بھی کوئی سند نہیں۔ ایسی بے سند بات کا اعتقاد کرنا خود گناہ ہے۔ ایک رواج اس سے بڑھ کر غضب کا ہے کہ کوئی چیز کھانے پینے کی چوراہے پر رکھوا دیتے ہیں۔ یہ بالکل کافروں کی رسم ہے۔ برتاؤ میں کافروں کا طریقہ ویسے بھی منع ہے اور جو اس کے ساتھ عقیدہ بھی خراب ہو تو اس میں شرک اور کفر کا بھی ڈر ہے۔ اس کام کے کرنے والے یہی سمجھتے ہیں کہ اس پر کسی جن یا بھوت یا پیر شہید کا دباؤ یا ستاؤ ہو گیا ہے۔ اُن کے نام بھینٹ دینے سے وہ خوش ہو جائیں گے اور یہ بیماری یا مصیبت جاتی رہے گی۔ سو یہ بالکل مخلوق کی پوجا ہے جس کا شرک ہونا صاف ظاہر ہے اور اس میں جو رزق کی بے ادبی اور راستہ چلنے والوں کو تکلیف ہوتی ہے اس کا گناہ الگ رہا۔ ایک رواج یہ گھڑ رکھا ہے کہ بعضے موقعوں میں صدقہ کے لئے بعضی چیزوں کو خاص کر رکھا ہے جیسے ماش اور تیل اور وہ بھی خاص بھنگی کو دیا جاتا ہے۔ اول تو ایسے خاص کرنے کی شرع میں کوئی سند نہیں اور بے سند خاص کرنا گناہ ہے۔ پھر مسلمان محتاج کو چھوڑ کر بھنگی کو دینا یہ بھی شرع کا مقابلہ ہے کیونکہ شرع میں مسلمان

۱۰
مشکل کشا
یعنی مشکلوں
کو آسان
کرن والا
۱۱
۱۲
ماش
۱۳
کہتے ہیں

کا حق زیادہ اور مقدم ہے۔ پھر اس میں یہ اعتقاد بھی ہوتا ہے کہ اس صدقہ میں بیماری لپٹی ہوئی ہے اس واسطے گندے ناپاک لوگوں کو دینا چاہئے کہ وہ سب الّا بلا کھا جائیں گے۔ سو یہ اعتقاد بھی بے سند ہے اور ایسی بے سند بات کا اعتقاد کرنا خود گناہ ہے اس واسطے خیرات کے اُن طریقوں کو چھوڑ کر سیدھا طریقہ یہ اختیار کرنا چاہئے کہ جو کچھ خدا تعالیٰ نے میسر کیا خواہ کوئی چیز ہو چھپکے سے کسی محتاج کو یہ سمجھ کر دیدیا کہ اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہوں گے اور اس کی برکت سے بلا اور مصیبت کو دفع کر دیں گے اس سے زیادہ سب فضول پھنڈ بلکہ گناہ ہیں۔ ایک رواج یہ نکال رکھا ہے کہ گڑھے وغیرہ پکار عورتیں مسجد میں لیجا کر خاص محراب یا منبر پر رکھتی ہیں۔ اور بعضی جگہ باجا بھی ساتھ ہوتا ہے۔ باجے کا ہونا تو ظاہر ہے جیسا کچھ ہوا ہے باقی اور قیدیں بھی واهیات ہیں۔ بلکہ خود عورتوں کا مسجد میں جانا ہی منع ہے۔ جب نماز کے واسطے عورتوں کو مسجد میں جانے سے منع کیا ہے تو یہ کام تو اس کے سامنے کچھ بھی نہیں ہے۔ بعضی اُن میں جوان ہوتی ہیں بعضی زیور پہنے ہوتی ہیں بعضی چراغ ہاتھ میں لئے ہوتی ہیں کہ ہمارا منہ بھی دیکھ لو۔ اسی طرح بعضی عورتیں موت ماننے کو یاد دعا کرنے کو یا سلام کرنے کو مسجد میں جاتی ہیں۔ یہ سب باتیں خلاف شرع ہیں۔ سب سے توبہ کرنی چاہئے۔ جو کچھ دینا دلانا ہو یا دعا کرنا ہو اپنے گھر میں بیٹھ کر کرو۔

اُن رسموں کا بیان جو کسی کے مرنے میں بڑتی جاتی ہیں

اول غسل اور کفن کے سامان میں بڑی دیر کرتی ہیں کسی طرح دل ہی نہیں چاہتا کہ مُردہ گھر سے نکلے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی تاکید فرمائی ہے کہ جنازے میں ہرگز دیر مت کرو۔ دوسرے جنازے کے ساتھ کچھ انانچ یا پیسے وغیرہ بھیجتی ہیں کہ قبر پر خیرات کر دیا جائے۔ اس میں زیادہ نیت ناموری کی ہوتی ہے جس میں کچھ بھی ثواب نہیں ملتا۔ پھر یہ ہوتا ہے کہ غریب محتاج رہ جاتے ہیں اور جن کا پیشہ یہی ہے وہ لیجاتے ہیں۔ ثواب کے لئے جو کچھ دینا ہو سب سے چھپا کر ایسے لوگوں کو دو جو بہت محتاج یا اپانچ یا آبرو دار غریب یا دیندار تیک بخت ہوں۔

تیسرے اکثر عادت ہے کہ مرنے کے بعد مُردے کے کپڑے جوڑے یا قرآن شریف نکال کر اللہ واسطے دیدیتی ہیں خوب سمجھ لو کہ جب کوئی مر جاتا ہے شرع سے جتنے آدمیوں کو اس کی میراث کا حصہ پہنچتا ہے وہ سب آدمی اس مُردے کی ہر چھوٹی بڑی چیز کے مالک ہو جاتے ہیں اور وہ سب چیزیں اُن سب کے ساجھے کی ہو جاتی ہیں۔ پھر ایک یا دو شخص کو کب درست ہو گا کہ ساجھے کی چیز کسی کو دیدیں۔ اور اگر سب ساجھی اجازت بھی دیدیں لیکن کوئی اُن میں نابالغ ہو تب بھی ایسی چیز کا دینا درست نہیں۔

۱۔ عن الحسن بن
دوح ان طلحة بن البراء
مرغش فاته البني صلى الله
عليه وسلم بعد وفاته
ان لا يرى طلحة الا قد صرحت
فيه الموت فان فوني به و
عجلوا فانه لا ينبغي بحفنة
مسلم ان مجلس بين ظهري
ابن رواه ابو داود و
صحيح عن ابى هريرة
قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم اسرعوا باجنازة
فاي تمك صائفة فخير
تعد موتها اليه وان تمك
سوى ذلك فشر تصعون
عن رواكم متفق عليه ۱۲
مشكو ۱۲

۲۔ دیکھ اتحاد الضیاء
من الطعام من ابل البيت
لا بد شرعاً في السرور لا
في الشور وروی بدست
مستقبحة وفي البرازية
ويكده اتحاد الضیاء
المیوم الاول والثالث و
الاسبوع ونقل الطعام
الى القبر في الوانم و دہ
الاغفال كلها للسمعة و
البر یا ریتھر رعنہا لانہم
لا یریدون بہا و جالہ
تعالی ولا سیاد اذ کان
فی الورثہ صغارا و
غائب ۱۲ شامی مختصراً
ص ۹۱ ج ۱

اور اس اجازت کا اعتبار نہیں۔ اسی طرح اگر سب سا بھی بالغ ہوں لیکن شرعاً شرعی اجازت دیدیں تب بھی ایسی چیز کا دینا درست نہیں۔ اس لئے جہاں ایسا موقع ہو تو اول وہ سب چیزیں کسی عالم سے ہر ایک کا حصہ پوچھ کر شرع کے موافق آپس میں بانٹ لیں۔ پھر ہر شخص کو اپنے حصہ کا اختیار ہے جو چاہے کرے اور جس کو چاہے دے۔ البتہ اگر سب وارث بالغ ہوں اور سب خوشی سے اجازت دیدیں تو بدوں بانٹنے بھی دینا خیر ہے نہ نادرست ہو گا۔ جو تھے بعض مقرر تاربخوں پر یا ان سے ذرا آگے پیچھے کچھ کھانا وغیرہ بکا کر برادری میں بانٹا جاتا ہے اور کچھ غریبوں کو کھلا دیا جاتا ہے اس کو تیجا، دسواں، چالیسواں کہتے ہیں۔ اس میں اول تو میت ٹھیک نہیں ہوتی۔ نام کے واسطے یہ سب سامان کیا جاتا ہے جب یہ میت ہوئی تو ثواب تو کیا ہوتا اور اٹا گناہ اور وبال ہے۔ بعضی جگہ قرض لیکر یہ رسمیں پوری کی جاتی ہیں۔ اور سب جانتی ہیں کہ ایسے غیر ضروری کام کے لئے قرض دار بننا خود بُری بات ہے اور اتنی پابندی کرنا کہ شرع کے حکموں سے بھی زیادہ ہو جائے یہ بھی گناہ ہے۔ اور اکثر یہ رسمیں مُردے کے مال سے ادا ہوتی ہیں جس میں یتیموں کا بھی سا جھا ہوتا ہے۔ یتیموں کا مال ثواب کے کاموں میں بھی خرچ کرنا درست نہیں تو گناہ کے کاموں میں تو اور زیادہ بُرا ہو گا۔ البتہ اپنے مال میں سے جو کچھ تو فقیہ ہو غریبوں کو پوشیدہ کر کے دیدو۔ ایسی خیرات خدا نے تعالیٰ کے یہاں قبول ہوتی ہے۔ بعض لوگ خاص کر کے مسجدوں میں سیٹھے چاول بھی بھجیتے ہیں بعضی تیل ضرور بھجیتے ہیں بعضی بچوں کے مرنے کے بعد دودھ بھجیتے ہیں کہ وہ بچہ دودھ پیا کرتا تھا۔ ان قیدوں کی کوئی سند شرع میں نہیں ہے۔ اپنی طرف سے نئے طریقے تراشنا بُرا گناہ ہے۔ ایسے گناہ کو شرع میں بدعت کہتے ہیں۔ اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بدعت گمراہی کی چیز ہے اور وہ دوزخ میں لیجانے والی ہے۔ بعضی یہ بھی سمجھتی ہیں کہ ان تاریخوں میں اور عجمرات کے دن اور شبِ برات وغیرہ کے دنوں میں مُردوں کی روئیں گھڑیں میں آتی ہیں۔ اس بات کی بھی شرع میں کچھ اصل نہیں۔ اُن کو آنے کی ضرورت ہی کیا ہے کیونکہ جو کچھ ثواب مُردے کو پہنچایا جاتا ہے اُس کو خود اُس کے ٹھکانے پہنچ جاتا ہے۔ پھر اُس کو کون ضرورت ہے کہ مارا مارا پھرے۔ پھر یہ بھی ہے کہ اگر مُردہ نیک اور بہشتی ہے تو ایسی بہار کی جگہ چھوڑ کر کیوں آنے لگا۔ اور اگر بد اور دوزخی ہے تو اس کو فرشتے کیوں چھوڑ دیں گے کہ عذاب سے چھوٹ کر سیر کرتا پھرے۔ غرض یہ بات بالکل بے جوڑ معلوم ہوتی ہے۔ اگر کسی ایسی دینی کتاب میں لکھا ہوا دیکھو تب بھی ایسا اعتقاد مت رکھنا۔ جس کتاب کو عالم سند نہ رکھیں وہ بھروسے کی نہیں ہے۔ پانچویں میت کے گھر میں عورتیں کئی بار اکٹھی ہوتی ہیں اور سمجھتی ہیں کہ ہم اس کے دردِ شریک ہیں۔ لیکن وہاں پہنچ کر بعضی تو پانچھالیا کھانے کے شغل میں لگ جاتی ہیں اگر پانچھالیا میں ذرا دیر یا کمی ہو جائے تو ساری عمر کا پی پھرے کہ فلا نے گھر پان کا ٹکڑا نصیب نہیں ہوا تھا۔ بعضی وہاں کھانا بھی کھاتی ہیں۔ چاہے اپنا گھر کتنا ہی نزدیک ہو لیکن خواہ مخواہ میت کے گھر

لے کر
عربا
ابن سادہ
فی حدیث
مرفوعہ
ایام و
الا سواد
فان کر
محمد
بدعت
وکل بدعت
ضلالہ
رواہ
والہو دار
ہر مشکوٰۃ
ص ۳۳۰

جاکر پڑ رہتی ہیں اور بعض تو مہینے مہینے بھر رہتی ہیں۔ بھلا بتاؤ یہ عورتیں درد شریک ہونے آئی ہیں یا خود اوروں پر اپنا درد ڈالنے آئی ہیں۔ ایسی بیہودہ عورتوں کی وجہ سے گھر والوں کو اس قدر تکلیف اور پریشانی ہوتی ہے جس کی کوئی انتہا نہیں۔ ایک تو اس پر مصیبت تھی ہی دوسری یہ اس سے بڑھ کر مصیبت آپڑی۔ وہی مثل ہو گئی سر پٹنا گھر لٹنا۔ بعضی ان میں مردے کا نام تک بھی نہیں لیتیں۔ بلکہ دو دو چار چار جمع ہو کر بیٹھتی ہیں اور دنیا جہان کے قصے وہاں بیان کئے جاتے ہیں بلکہ ہنستی ہیں خوش ہوتی ہیں کپڑے ایسے بھر کد ار پہن کر آتی ہیں جیسے کسی شادی میں شریک ہونے چلی ہیں۔ بھلا ان یہودیوں کے آنے سے کو نسا فائدہ دین یا دنیا کا ہوا۔ بعضی جو بیچ بچہ خواہ کہلاتی ہیں کچھ درد میں بھی شریک ہوتی ہیں۔ مگر جو اصل طریقہ درد میں شریک ہونے کا ہے کہ اگر مردے والوں کو تسلی دے صبر دلانے ان کے دل کو تھامے۔ اس طریقہ سے کوئی شریک نہیں ہوتی۔ بلکہ اور اوپر سے گلے لگ لگ کر رونا شروع کر دیتی ہیں۔ بعضی تو یوں ہی جھوٹ ٹوٹ سمجھ بنا تی ہیں۔ آنکھوں میں آنسو تک نہیں ہوتا۔ اور بعضی اپنے گڑے مردوں کو یاد کر کے خواہ مخواہ کا احسان گھر والوں پر رکھتی ہیں۔ اور جو صدق دل سے بھی روتی ہیں وہ بھی کہاں کی اچھی ہیں۔ کیونکہ اہل تو اکثر بیان کر کے روتی ہیں جس کے واسطے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سخت ممانعت فرمائی ہے بلکہ لعنت کی ہے۔ اور دوسرے ان کے رونے سے گھر والوں کا دل اور بھرا جاتا ہے اور زخم پر نمک چھڑکا جاتا ہے زیادہ بیتاب ہو کر پکڑ پکڑ کر روتی ہیں اور تھوڑا بہت جو صبر آچلا تھا وہ بھی جاتا رہتا ہے۔ تو ان عورتوں کے بجائے صبر دلانے کے اور اُلٹی بے صبری بڑھا دی۔ پھر ان کے آنے کا فائدہ کیا ہوا۔ بیچ بات یہ ہے کہ غم والوں کا غم بٹانے کو کوئی نہیں آتا بلکہ اپنے اوپر سے الزام اتارنے کو جمع ہوتی ہیں۔ بھلا جب عورتوں کے جمع ہونے میں اتنی خرابیاں ہوں ایسا جمع ہونا کب درست ہو گا۔ ان میں بعضی دُور کی آئی ہوئی جہان ہوتی ہیں، بہیلیوں میں چڑھ چڑھ کر آتی ہیں۔ اور کئی کئی روز تک رہتی ہیں اور گھاس دانہ بہیلوں کا اور اپنی آؤ بھگت کا سار البوجھ گھر والوں پر ڈالتی ہیں۔ چاہے مردے والوں پر کیسی ہی مصیبت ہو چاہے ان کے گھر کھانے کو بھی نہ ہو لیکن ان کے لئے سارے تکلف کرنا ضرور۔ حالانکہ حدیث شریف میں ہے کہ مہان کو چاہے کہ گھر والوں کو تنگ نہ کرے۔ اس سے زیادہ اور تنگ کرنا کیا ہو گا۔ پھر بعضوں کی ساتھ بچوں کی دھار ہوتی ہے اور وہ چار چار وقت آٹھ آٹھ وقت کھانے کو کہتے ہیں۔ کوئی کبھی شکر کی فرمائش کر رہا ہے، کوئی دودھ کے واسطے چل رہا ہے۔ اور اس سب کا بندوبست گھر والوں کو کرنا پڑتا ہے اور مدتوں تک یہی سلسلہ جاری رہتا ہے۔ خاص کر عورت اگر بیوہ ہو جائے تو ایک چڑھائی تو تازہ موت کے زمانے میں ہوئی تھی، دوسری ویسی ہی چڑھائی عدت گزرنے پر ہوتی ہے جس کا نام چھ ماہی رکھا ہے اور یوں کہا جاتا ہے کہ عدت سے نکالنے کے لئے آئی ہیں۔ ان سے کوئی پوچھے کہ عدت کوئی کوٹھڑی ہے جس میں سے بیوہ کو ہاتھ پاؤں پکڑ کر نکالیں گی۔ جب چار مہینے دس دن گزر گئے عدت سے نکل گئی۔ اور اگر

درد
شریح
کرو
معت
افزای
بصرت
عینا
دعا
قلبی
میں
میں
نبی
صلی
اللہ
علیہ
وسلم
قال
لکان
میں
بالش
الہوم
الآخر
نکیر
مخضف
باز
تہ
قالوا
اجا
تہ
رسول
اللہ
قال
یومہ
لیلۃ
والضیاء
ثلاثہ
ایام
قال
کان
ورار
ذلک
فہو
صدقۃ
علیہ
میں
کان
یوم
من
بالش
والہوم
الآخر
نکیر
مخضف
اجا
تہ
رسول
اللہ
قال
یومہ
لیلۃ
والضیاء
ثلاثہ
ایام
قال
کان
ورار
ذلک
فہو
صدقۃ
علیہ

اس کو حمل تھا جب بچہ پیدا ہو گیا عدت ختم ہو گئی۔ اس کے لئے اس مہیات کی کون ضرورت ہے کہ سارا جہان اکٹھا ہو پھر اس سارے طوفان کا خرچ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مُردے کے مال سے کیا جاتا ہے جس میں سب وارثوں کا سا جھا ہوتا ہے بعضے تو اُن میں پردیس میں ہوتے ہیں اُن سے اجازت حاصل نہیں کی جاتی۔ اور بعضے نابالغ ہوتے ہیں ان کی اجازت کا شرع میں اعتبار نہیں۔ یاد رکھو کہ جس نے خرچ کیا ہے سارا اسی کے ذمہ پڑے گا اور سب وارثوں کا حق پورا پورا دینا پڑے گا۔ اور اگر کوئی بہانہ لائے کہ میرا حصہ ان خرچوں کے لئے کافی نہیں ہوتا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر سب کا حصہ بھی کافی نہ ہو تو کیا کرو گی۔ کیا پڑوسیوں کی چوری درست ہو جائے گی۔ غرض اس طوفان میں خرچ کرنے والے گنہگار ہوتے ہیں۔ اور یہ خرچ ہو آئے والیوں کی بدولت۔ اس لئے وہ بھی گنہگار ہوتی ہیں۔ اس لئے یہ چاہئے کہ جو مرد و عورت پاس کے ہیں وہ کھڑے کھڑے آئیں اور صبر و تسلی دے کر چلے جائیں۔ پھر دوبارہ آنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اسی طرح تالینج مقرر کرنا بھی واہیات ہے جس کا جب موقع ہو آ گیا۔ اور جو دور کے ہیں اگر یہ سمجھیں کہ بدون ہمارے گئے ہوئے مصیبت زدوں کی تسلی نہ ہو گی تو آنے کا کچھ ڈر نہیں۔ لیکن گاڑی وغیرہ کا خرچ اپنے پاس سے کرنا چاہئے اور اگر محض الزام اتارنے کو آئی ہیں تو ہرگز نہ آئیں۔ خط سے تفریق ادا کریں۔ چھٹے دستور ہے کہ میت والوں کے لئے اول تو اُن کے نزدیک کے رشتہ دار کے گھر سے کھانا آتا ہے۔ یہ بات بہت اچھی ہے لیکن اس میں بھی لوگوں نے کچھ خرابیاں کر لی ہیں۔ اُن سے بچنا واجب ہے۔ اول تو اس میں اُدے بدلے کا خیال ہونے لگا ہے کہ فلا نے ہمارے یہاں بھیجا تھا، ہم اُن کے گھر بھیجیں۔ پھر اس کا اس قدر خیال ہے کہ اگر اپنے پاس گنجائش نہ ہو اور کوئی دوسرا شخص خوشی سے چاہے کہ میں بھیجوں گھر سے شخص بیٹھب ضد کرے گا کہ نہیں ہمارے ہی یہاں سے جائے گا اور اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ ہم نہ بھیجیں گے تو ہم پر طعن ہو گا کہ کھا تو لیا تھا لیکن بدلہ نہ دیا گیا۔ اور ایسی پابندی اول تو خود منع ہے پھر اس کے لئے بھی قرض لینا پڑتا ہے۔ اس لئے اس پابندی کو چھوڑ دیں جس رشتہ دار کو توفیق ہوئی بھیجے یا۔ اسی طرح یہ پابندی بھی بڑی بُری ہے کہ نزدیک کے رشتہ دار رہتے ہوئے دُور کا رشتہ دار کیوں بھیجے۔ اس کے لئے مرتے مارتے ہیں۔ اس کی وجہ بھی وہی بدنامی مٹانا ہے۔ تو اس پابندی کو بھی چھوڑ دیں۔ ایک خرابی اس میں یہ کر لی ہے کہ ضرورت سے بہت زیادہ کھانا بھیجا جاتا ہے اور میت کے گھر دُور دور کے علاقہ دار کھانے کے واسطے جم کر بیٹھ جاتے ہیں۔ یہ کھانا صرف اُن لوگوں کو کھانا چاہئے جو غم اور مصیبت کے غلبہ میں اپنا چو لھا نہیں جھونک سکتے۔ اور جن کے گھر سب نے کھانا پکایا ہے وہ اُس کھانے سے کیوں کھاتی

صو لہم بقولہ صلی اللہ علیہ وسلم اصفوا الال جعفر طواف جعفر ہم الشفہ لہم برو معروف علیہم فی الاکل لان الحزن یمنعہم عن ذلک فضعفوا فی شامی ۱۲

لے تعزیت میت کے
اسوہ کی تسلی تشریف کے
کچھ کہنا یا کچھ لکھنا تعزیر
کہلاتا ہے۔ خطا کے ذریعہ
جو تعزیت ادا کی جائے
اس میں بھی حصول ثواب
کی نیت ہونی چاہئے
قال الامام ابو یوسف
اشیخ عبد الغنی البیہقوی
فما زالت سنتہ حجتہ
کان حدیثا فخرک اے
نیک عملہ اور ترک من
حیث السنۃ بل صابر
بدعت مذمومۃ قال السیوطی
المحدث الامام الحادث
المکرم الذی یبسی بمرؤۃ
فی السنۃ والمقادیر من
ہذا الحدیث واللہ اعلم
ان ہذا الامر کان فی الامم
علی الطریقۃ المستقیمۃ ثم
صار حدیثا فی الاسلام
حیث صار مغاخرۃ
سبا ہاۃ کما ہوا معبود
فی زماننا لان الناس
یجتہون عن اہل المیرۃ
فیبعث اقرارہم اطعمہ
لا تخلو عن الکلف فیذکر
ہذا السبب لبدعہ
المنشیۃ فیہم تالیخ الحق
صلی اللہ علیہ وسلم
لیتبع بحیران الالباب
والاقربار الابلاب تہیۃ
طعام لہم شیعہ ہوم

ہیں اپنے گھر جا کر کھائیں یا اپنے گھر سے منگالیں۔ ایک خبرابی یہ کرتی ہیں کہ بعضی اس کھانے میں بھی تکلف کا سامان کرتی ہیں یہ بھی چھوڑ دینا چاہئے۔ جو وقت پر آسانی سے ہو گیا مختصر سا تیار کر کے میت والوں کے واسطے بھیج دیا۔ ساتویں۔ بعضی عورتیں ایک یا دو حافظوں کو کچھ دے کر قرآن مجید پڑھواتی ہیں کہ مُردے کو ثواب بخشا جائے۔ بعضی جگہ تیسرے دن چنوں پر کلمہ اور سیپاروں میں قرآن مجید پڑھوایا جاتا ہے۔ چونکہ ایسے لوگ روپیہ پیسہ یا چنے اور کھانے کے لالچ سے قرآن مجید پڑھتے ہیں ان کو خود ہی کچھ ثواب نہیں ملتا۔ جب ان ہی کو کچھ نہیں ملا تو مُردے کو کیا بخشیں گے۔ وہ سب پڑھا پڑھا یا اور دیا دلا یا بیکار اور اُکارت جاتا ہے۔ بعض آدمی لالچ سے نہیں پڑھتے لیکن لحاظ اور بدلہ اُتارنے کو پڑھتے ہیں۔ یہ بھی دنیا کی نیت ہوئی اس کا ثواب بھی نہیں ملتا۔ ہاں جو شخص محض خدا کے واسطے بدوں لالچ اور لحاظ کے پڑھ دے نہ جگہ ٹھیرا دے نہ تانچ ٹھیرا دے۔ اس کا ثواب بیشک پہنچتا ہے۔

رمضان شریف کی بعضی رسموں کا بیان

ایک یہ کہ بعضی عورتیں رمضان شریف میں حافظ کو گھر کے اندر بلا کر تراویح میں قرآن مجید سُنا کرتی ہیں اگر یہ حافظ اپنا کوئی محرم مُردہ ہو اور گھر ہی کی عورتیں سُن لیا کریں اور یہ حافظ فرض نماز مسجد میں پڑھ کر فقط تراویح کے واسطے گھر میں آجایا کرے تو کچھ دُر نہیں۔ لیکن آجکل اس میں بھی بہت سی بے احتیاطیاں کر رکھی ہیں۔ اول۔ بعض جگہ نامحرم حافظ گھر میں بلایا جاتا ہے اور اگرچہ نام چارے کو کپڑوں کا پردہ ہوتا ہے لیکن عورتیں چونکہ بے احتیاط زیادہ ہوتی ہیں اس واسطے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ یا تو حافظ جی سے باتیں شروع کر دیتی ہیں یا آپس میں خوب ہُکا ہُکا کر بولتی ہیں اور حافظ جی سُنتے ہیں بھلا بدُون ناچاری کے اپنی آواز نامحرم کو سُنا نا کب درست ہے۔ دوسرے جو شخص قرآن مجید سُنا تا ہے جہاں تک ہو سکتا ہے خوب آواز بنا کر پڑھتا ہے۔ بعضے شخص کی نے ایسی اچھی ہوتی ہے کہ ضرور سُنے والے کا دل اس کی طرف ہو جاتا ہے۔ تو اس صورت میں نامحرم مُردوں کی نے عورتوں کے کان میں پہنچا کتنی بُری بات ہے۔ تیسرے۔ محلہ بھر کی عورتیں روز کے روز اکٹھی ہوتی ہیں۔ اول سے تو عورت کو بدُون ناچاری کے گھر سے باہر پاؤں نکالنا منع ہے اور یہ کوئی ناچاری نہیں۔ کیونکہ ان کو شرع میں کوئی تاکید نہیں آئی کہ تراویح جماعت سے پڑھا کر و۔ پھر نکلنا بھی روز روز کا اور زیادہ بُرا ہے۔ پھر نوٹے کا وقت ایسا ہے موقع ہوتا ہے کہ رات زیادہ ہو جاتی ہے گلیاں کو چے باکل خالی

ثمان من الرسوم
لازمة احضار جماعة
تقرأ القراءۃ القرآن
ہو الاشک امر حسن فان
اب القراءۃ یصل الی
یت انشاء اللہ تعالیٰ
من بشرط ان یكون
قراءۃ خالصۃ لوجه
سُت تعالیٰ کیف تَكون
بالصۃ والفقیہ لا یقرأ
باللہ والہم التی یتناہا
نہل اعطار الاجرة
قراءۃ جائز فی مذہب
لا شک ان الثواب
یصل الی المیرت
فا وجد و تحقیق وحیث
یوجد ثواب اصلا
فما الذی یصل الی المیرت
فان قلت کیف لم یوجد
ثواب قلت لان الفقیہ
لذی قرأنا قرأ للدارم
ہو قد حصل اجرہ فی
لذہنا فلم یبق لہ ثواب
فی الاخری فالشی الذی
م یحصل لہ ولا یمکن کیف
یصل الی المیرت و ہذہ
مسئلۃ منصوص علیہا
اکتب الفقہ فالیرجہا
ان شئت واللہ الموفق
تلیخ الحق ص
عن ابن مسعود رز
عن النبی صلی اللہ علیہ
سلم قال المرأة عورة

سنان ہو جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں خدا نہ کرے اگر مال یا آبرو کا نقصان ہو جائے تو تعجب نہیں خواہ مخواہ اپنے کو غلجائ میں ڈالنا عقل کے بھی خلاف ہے اور شرع کے بھی خلاف ہے۔ خاص کر بعض عورتیں تو کڑے چھڑے وغیرہ پہنکر گلیوں میں چلتی ہیں تو اور بھی زیادہ خرابی کا اندیشہ ہے۔ ایک دستور رمضان شریف میں یہ ہے کہ چودھویں روزے کو خاص سامان کھانے وغیرہ کا کیا جاتا ہے اور اس کو ثواب کی بات سمجھتی ہیں۔ شرع میں جس بات کو ثواب نہ کہا ہو اس کو ثواب سمجھنا خود گناہ ہے۔ اس واسطے اس کو بھی چھوڑنا چاہئے۔ ایک دستور یہ ہے کہ بچہ جب پہلا روزہ رکھتا ہے تو چاہے کوئی کیسا ہی غریب ہو لیکن قرض کر کے بھیک مانگ کر روزہ کشائی کا بکھیرا ضرور ہو گا۔ جو بات شرع میں ضرور نہ ہو اس کو ضرور سمجھنا بھی گناہ ہے۔ اس واسطے ایسی پابندی چھوڑ دینا چاہئے۔

عید کی رسموں کا بیان

ایک تو سوئیاں پکانے کو بہت ضروری سمجھتی ہیں۔ شرع سے یہ ضروری بات نہیں۔ اگر دل چاہے پکا لو مگر اس میں ثواب مست سمجھو۔ دوسرے رشتہ داروں کے بچوں کو دینا لینا یا رشتہ داروں کے گھر کھانا بھیجنا پھر اس میں اڈلا بند لا رکھنا اور نہوت میں قرض لے کر کرنا یہ پابندی فضول بھی ہے اور تکلیف بھی ہوتی ہے۔ اس لئے یہ سب قیدیں چھوڑ دیں۔

بقر عید کی رسموں کا بیان

دینا لینا یہاں بھی عید کا سا ہے جیسا اس کا حکم ابھی پڑھا ہے وہی اس کا حکم بھی ہے۔ دوسرے اس میں بہت سے آدمیوں پر قربانی واجب ہوتی ہے اور قربانی نہیں کرتے یہ بھی گناہ ہے۔ بیسے سے قربانی میں اپنی طرف سے یہ بات گھر رکھی ہے کہ سری سقے کا حق ہے اور پائے نائی کا حق ہے۔ یہ بھی واہیات اور خلاف شرع پابندی ہے۔ ہاں اپنی خوشی سے جس کو چاہے دیدو۔

ذیقعدہ اور صفر کی رسموں کا بیان

جاہل عورتیں ذیقعدہ کو خالی کا چاند کہتی ہیں اور اس میں شادی کرنے کو نحووس سمجھتی ہیں۔ یہ اعتقاد بھی گناہ ہے۔ تو یہ کرنا چاہئے۔ اور صفر کو تیرہ تیری کہتی ہیں۔ اور اس مہینے کو نامبارک جانتی ہیں۔ اور بعض جگہ تیرہویں تاریخ کو کچھ کھونٹنیاں وغیرہ بکا کر تقسیم کرتی ہیں کہ اس کی نحوست سے حفاظت رہے۔ یہ سارے اعتقاد شرع کے خلاف اور گناہ ہیں تو یہ کہو۔

لے غلیان
بھی پریشانی
نزد ۱۲

روزہ کشائی
کے لفظی
معنی ہیں
روزہ کھلوانا
اصطلاحاً

بچہ جب
اڈلا روزہ

رکھتا ہے
تو اس
روزہ کے
کھونٹنے کے
وقت قریب
کی جاتی ہے
اسے روزہ
کشائی کہتے

ہیں ۱۲

عین
عباس بن
لاعدوی
والاصفری
لان الامور
الردیہ تقع
فی صفر

دون ذک
ان العرب
کانتم تحرم
صفر و سفل
الحرم و سفل
المنیر

بیع الاول یا اور کسی وقت میں مولد شریف کا بیان

بعضی جگہ عورتوں میں بھی مولد شریف ہوتا ہے اور جس طرح آجکل ہوتا ہے اس میں یہ خرابیاں ہیں۔ (۱) اگر عورت پڑھنے والی ہے تو اکثر اس کی آواز باہر دروازے میں جاتی ہے۔ نامحرموں کو آواز سنانا بُرا ہے۔ خاصکے شعر اشعار پڑھنے کی آواز میں زیادہ خرابی کا اندیشہ ہے۔ (۲) اگر مرد پڑھنے والا ہے تو یہ ظاہر ہے کہ وہ مرد سب عورتوں کا محرم نہ ہوگا۔ بہت سی عورتوں کا نامحرم ہوگا۔ اگر اس نے شعر اشعار خوش آوازی سے پڑھے جیسا آجکل دستور ہے تو عورتوں نے مرد کا گانا سنا یہ بھی منع ہے۔

(۳) روایتیں اور کتابیں مولد کے بیان کی اکثر غلط روایتوں سے بھری ہوئی ہیں اُن کا پڑھنا اور سُنانا سب گناہ ہے۔ (۴) بعضے تو یوں سمجھتے ہیں کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اُس محفل میں تشریف لاتے ہیں اور اسی واسطے بیچ میں پیدائش کے بیان کے وقت کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اس بات پر شرع میں کوئی دلیل نہیں اور جو بات شرع میں ثابت نہ ہو اس کا یقین کرنا گناہ ہے۔ اور بعضے یہ اعتقاد نہیں رکھتے۔ لیکن کھڑے ہونے کو ایسا ضروری سمجھتے ہیں کہ جو کھڑا نہ ہو اُس کو بُرا بھلا کہتے ہیں۔ اور خود اُن سے کہو کہ جب شرع میں کھڑا ہونا ضروری نہیں تو آج جو مولد ہوگا اس میں کھڑے مت ہونا تو کبھی اُن کا دل گوارا نہ کرے اور یوں سمجھیں کہ جب کھڑے نہ ہوئے تو مولد ہی نہیں ہوا۔ جو چیز شرع میں ضروری نہ ہو اس کو ضروری سمجھنا یہ بھی گناہ ہے۔ (۵) مٹھائی یا کھانا تقسیم کرنے کی ایسی پابندی ہے کہ کبھی ناغہ نہیں ہوتی۔ اور ناغہ کرنے میں بدنامی اور حضرت کی ناخوشی سمجھتے ہیں۔ جو چیز شرع میں ضروری نہیں اس کی ایسی پابندی کرنا یہ بھی بُرا ہے۔ (۶) اس کے سامان میں یا پڑھتے پڑھتے دیر لگ گئی۔ یا مٹھائی بانٹنے میں اکثر نماز کا وقت تنگ ہو جاتا ہے۔ یہ بھی گناہ ہے۔ (۷) اگر کسی کا عقیدہ بھی خراب نہ ہو اور گناہ کی باتوں کو اس سے نکال دے جب بھی ظاہری پابندی سے جاہلوں کو ضرور سند ہوگی تو جس جگہ بات سے جاہلوں کے بگڑنے کا ڈر ہو اور وہ چیز شرع میں ضرور کرنے کی نہ ہو تو ایسی بات کو چھوڑ دینا چاہیے اس لئے رواج کے موافق اس عمل کو نہ کرے بلکہ جب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات پڑھنے کا شوق ہو کوئی معتبر کتاب لے کر خود پڑھ لے یا بے اکٹھا کئے ہوئے گھر کے دو چار آدمی یا جو ملنے ملانے آگئے ہوں ان کو بھی سنا دے اور اگر حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کو کسی چیز کا ثواب بخشنا منظور ہو۔ دوسرے وقت مساکین کو دے کر یا کھلا کر بخش دے۔ نیک کام کو کوئی منع نہیں کرتا۔ مگر بے ڈھنگا پن بُرا ہے۔

لہذا نظیر ذلک فی کثیر
عند ذمہ مولدہ صلی اللہ
علیہ وسلم وضع امر لہ من
القیام بہ والیضا بہ لم
یروئیہ شی ۱۲ فتاویٰ ابن
تیمر کی صفحہ
۱۲ کل مباح بودی
الیٰ نزع الجہال سنیتہ
امر او جو بہ نہ ہو کر وہ
تبعی الفتاویٰ الخامدیہ
صفحہ ۲۳

۵ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی پیدائش
کا ذکر کرنا میلاد شریف
یا مولود شریف
کہلاتا ہے۔ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم
کے حالات زندگی
بیان کرنا خواہ
کسی قسم کے ہوں
ثواب اور برکت
کا باعث ہیں لیکن
آج کل جس طرح
موضوع حدیثوں
اور خرافات کو
مثال کر کے بیان
کیا جاتا ہے
وہ ناجائز ہے
۵ جو حضرات خود عقدا
اور پیٹھا ہوں یا کسی بزرگ
نسبت رکھتے ہوں یا نکل
ہوں ان کو ایسے امور کو بہت
زیادہ پرہیز کرنا چاہیے

شخص اس روز اپنے گھر والوں پر خوب کھانے پینے کی فراغت رکھے سال بھر تک اس کی روزی میں برکت ہوتی ہے۔ اور جب اتنا کھانا گھر میں پکے تو اس میں سے اللہ کے واسطے بھی محتاجوں غریبوں کو دیدے تو کیا ڈر ہے۔ اس سے زیادہ جو کچھ کرتے ہیں اس میں اسی طرح کی بُرائیاں ہیں جیسا اوپر سن چکی ہو۔ اس سے بڑھکر شربت تقسیم کرنے کی رسم ہے اپنے گمان میں کر بلا کے پیا سے شہیدوں کو ثواب بخشی ہیں تو یاد رکھو کہ شہیدوں کو شربت نہیں پہنچتا بلکہ ثواب پہنچ سکتا ہے۔ اور ثواب میں ٹھنڈا شربت اور گرم گرم کھانا سب برابر ہے۔ پھر شربت کی پابندی میں سوا غلط عقیدے کے کہ ان کی پیاس اس سے ٹھیکے گی اور کیا بات ہے ایسا غلط عقیدہ خود گناہ ہے۔ اور بعض جاہل شرب برات میں آتش بازی اور محرم میں تعزیر کا سامان کرتے ہیں۔ آتش بازی کی بُرائی پہلے باب میں لکھی ہے اور تعزیر کی بُرائی اس سے زیادہ کیا ہوگی کہ اس کے ساتھ ایسے ایسے برتاؤ کرتے ہیں کہ شرع میں بالکل شرک اور گناہ ہے۔ اس پر چڑھا چڑھاٹے ہیں اس کے سامنے سر جھکاتے ہیں۔ اس پر عرضیاں لٹکاتے ہیں۔ وہاں مرنے پڑھتے ہیں روتے چلاتے ہیں۔ اس کے ساتھ باجے بجاتے ہیں۔ اس کے دفن کرنے کی جگہ کو زیارت کی جگہ سمجھتے ہیں۔ مرد و عورت آپس میں بے پردہ ہو جاتے ہیں۔ نمازیں برباد کرتے ہیں۔ ان باتوں کی بُرائی کون نہیں جانتا۔ بعض آدمی اور کبھیرے نہیں کرتے مگر شہادت نامہ پڑھا کرتے ہیں۔ تو یاد رکھو کہ اگر اس میں غلط روایتیں ہیں تب تو ظاہر ہے کہ منع ہے اور اگر صحیح روایتیں بھی ہوں جب بھی چونکہ سب کی نیت یہی ہوتی ہے کہ سن کر روئیں گے اور شرع میں مصیبت کے اندر ارادہ کر کے رونا درست نہیں۔ اس واسطے اس طرح کا شہادت نامہ پڑھنا بھی درست نہیں۔ اسی طرح حرم کے دنوں میں ارادہ کر کے رنگ پڑیا چھوڑ دینا اور سوگ اور ماتم کی وضع بنانا، اپنے بچوں کو خاص طور کے کپڑے پہنانا یہ سب بدعت اور گناہ کی باتیں ہیں۔

تبرکات کی زیارت کے وقت اکٹھا ہونا

کہیں کہیں جُنبہ شریف یا مومے شریف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی اور بزرگ کا مشہور ہے

م سعيہم فی الحیوة الدنیا وہم یحسبون انہم یحسبون صنعوا اولم یأمر اللہ ولا رسولہ بانحاذایام مصائب الانبیاء وموتہم ماتما لقیف بما دوہم والقاص الذی یدکر الناس قصۃ القتل یوم عاشوراء ویخرق ثوبہ ویکشف راسہ دیارہم بالقیام والتسبیح تاسفا علی المصیبت بحب علی ولایۃ الدین ان ینموتہم والمستمعون لا یعزرون فی الاستماع قال الامام الغزالی وغیرہ بحرم علی الواعظ وغیرہ روایۃ مقتل حسین وحکایت ماجری بین الصحابیین من التشاجر والتحام اذ بسبب قتل عثمان وقول حسین جرة فتن کبیرۃ واکاذیب کثیرۃ وظہرت اہوارہ بدع وقع فیہا طوائف من المتقدمین والمتأخرین وصارت الاکاذیب والاہوار والبسود لا تنزل تزاد حتی حدثت امور بطول شرجہا ۱۲ بحال الابرار لمحضاً ص ۲۳۹

لہ ومن البدع الشنیۃ ما تعارف الناس فی اکثر بلاد الہند من ایفاد السرج ووضہا علی البیت والحدردان وتفاخرہم بثلک واجتماعہم للہود واللعب بالنار وادراج الکبریۃ فانہا مال اصل لہ فی الکتاب الصحیحۃ المعتبرۃ بل ولا فی الغیر المعتبرۃ ولم یرو فیہا حدیث لا ضعیف ولا موضوع ولا یعتاد ذلک فی غیر بلاد الہند من الدیار العربیۃ من الحرمین الشریفین زادہما اللہ تعالیٰ تعظیماً وتشریفاً ولا فی غیرہما ولا فی البلاد العجمیۃ ما عدا بلاد الہند بل عسی ان یكون ذلک وہو الظن الغالب اتخاذاً من موم الہنود فی ایقاد السرج للذوالی فان عامتہ الرسوم البدعیۃ الشنیۃ بقیت من ایام الکفر فی الہند وشاعت فی المسلمین بسبب المجاورۃ والاحتكاك ۱۲ ما ثبت بالسند صحیح

لہ واما اتخاذه ماتما لاجل قتل حسین بن علی کما یفعلہ الروافض فہو من عمل الذین ضلوا

اس کی زیارت کے لئے یا تو اسی جگہ جمع ہوتے ہیں یا ان لوگوں کو گھروں میں بلا کر زیارت کرتے ہیں اور زیارت کرنے والوں میں عورتیں بھی ہوتی ہیں۔ اول تو ہر جگہ ان تبرکات کی سند نہیں۔ اور اگر سند بھی ہو تب بھی جمع ہونے میں بہت خرابیاں وہاں بیان کر دی ہیں جہاں شادی میں عورتوں کے جمع ہونے کا ذکر لکھا ہے۔ پھر شور و غل اور بے پردگی اور کہیں کہیں زیارت والوں کا گانا جس کو سب عورتیں سنتی ہیں۔ یہ سب ہر شخص جانتا ہے کہ بڑی باتیں ہیں۔ ہاں اگر اکیلے میں زیارت کر لے اور زیارت کے وقت کوئی خلاف شرع بات نہ کرے تو درست ہے اور رسموں کا پورا حال ”اصلاح الرسوم“ ایک کتاب ہے اس میں لکھ دیا ہے۔ ہم اس جگہ صرف تم کو ایک گز بتلائے دیتے ہیں۔ اس کا خیال رکھو گی تو سب رسموں کا حال معلوم ہو جائے گا اور کبھی دھوکا نہ ہوگا۔ وہ گریہ ہے کہ جس بات کو شرع نے ناجائز کہا ہو اس کو جائز سمجھنا گناہ ہے اور جس کو جائز بتلایا ہو مگر ضرور نہ کہا ہو اس کو ضروری سمجھ کر پابندی کرنا یا نام کمانے کو کرنا یہ بھی گناہ ہے اسی طرح جس کام کو شرع نے ثواب نہیں بتلایا اس کو ثواب سمجھنا گناہ ہے اور جس کو ثواب بتلایا ہو مگر ضرور نہ کہا ہو اس کو ضروری سمجھنا گناہ ہے اور جو ضرور نہ سمجھے مگر خلقت کے طعن کے خوف سے اس کے چھوڑنے کو بڑا سمجھے یہ بھی گناہ ہے۔ اسی طرح کسی چیز کو منحوس جاننا گناہ ہے اسی طرح بدو شرع کی سند کے کوئی بات تراشنا اور اس کا یقین کر لینا گناہ ہے۔ اسی طرح خدا کے سوا کسی سے دعا مانگنا یا ان کو نفع نقصان کا مالک سمجھنا یہ سب گناہ کی باتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب سے بچا دیں۔

۱۵ عن عائشہ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اعترض فی امرنا ہذا ما لیس منہ فہو رافض

علیہ ۱۲ مشکوٰۃ ۲۷

۱۵ عن عائشہ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اعترض فی امرنا ہذا ما لیس منہ فہو رافض

کوئی سند نہ ہو تو انکی ہم نہ کیا انھیں برکت کے قابل سمجھنا درست نہیں

۱۲

ضمیمہ اولی: بہشتی زیور مسماۃ بہشتی جو ہر چھٹا حصہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دین میں نئی باتیں پیدا کرنے کی بُرائی اور جاہلیت کی رسوم کے معصیت ہو سکیاں

حدیث میں ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ہمارے دین میں کوئی نئی بات پیدا کرے جس کا اس دین سے تعلق نہیں تو وہ بات مردود ہے (یعنی اس بات کا کچھ اعتبار نہیں) اور نئی بات سے یہ مراد ہے کہ وہ بات شریعت کی کسی دلیل سے ثابت نہ ہو اور ایسی باتوں کا دین میں داخل کرنا شریعت کی اصطلاح میں بدعت کہلاتا ہے اور یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ کیونکہ جو شخص ایسا کام کرتا ہے وہ گویا حق تعالیٰ کا مقابلہ کرتا ہے اس لئے کہ شریعت حق تعالیٰ کی بھیجی ہوئی ہے اس میں کمی و بیشی کا کسی کو حق حاصل نہیں۔ پس جس نے اس شریعت میں کسی ایسی بات کو شامل کیا جو اس دین سے خارج ہے تو اس نے اس شریعت کو ناقص سمجھا۔ پس

اول تو یہی بہت بڑا جرم ہے کہ حق تعالیٰ کی تجویز کی ہوئی شریعت کو ناکافی سمجھا۔ پھر اور باتیں جو داخل کیں تو ایک نئی شریعت خود گھڑی یہ دوسرا جرم ہوا۔ سو حاصل یہ ہوا کہ بدعتی حق تعالیٰ کا مقابلہ کرتا ہے اور اس کی برابری کا مدعی ہے لہذا سخت گمراہ ہے اگرچہ بظاہر اپنا مطیع اور فرمانبردار ہو ناظر ہر کرتا ہے۔ پھر چونکہ بدعت عبادت کا رنگ لئے ہوئے ہے یعنی بدعت کا مرتکب اس کو عبادت سمجھتا ہے اور ذریعہ قرب خداوندی خیال کرتا ہے۔ اس لئے ایسے شخص کو توبہ بھی نصیب نہیں ہوتی۔ کیونکہ توبہ تو گنہگار کیا کرتا ہے اور بدعتی اپنے کو گنہگار نہیں سمجھتا بلکہ وہ اپنے کو تابعدار سمجھتا ہے پھر وہ توبہ کیوں کرے۔ پس یہ گناہ نہایت پیچدار ہے حق تعالیٰ پناہ دے اور سیدھی راہ دکھاوے۔ اور گناہوں میں اتنا توبہ ہے کہ اُن کا مرتکب اپنے کو ذلیل اور نافرمان جانتا ہے اور جب اس کو توفیق ہوتی ہے تو فوراً توبہ بھی کر لیتا ہے پس مسلمانوں کو ایسے سخت گناہ سے بہت بڑا پرہیز چاہئے۔ اور اس گناہ کی ظاہری چمک و دمک جو عبادت کا رنگ لئے ہے اس کی طرف ہرگز توجہ نہ کریں۔ ایک بزرگ کی حکایت ہے کہ جو صاحب کشف تھے کہ اُن کا ایک قبرستان پر گذر ہوا۔ اور انھوں نے دو مردوں کو عذاب میں مبتلا پایا پس اُن کے لئے مغفرت کی دعا کی جب اپنی جگہ جا کر وہاں سے پھر اُسی راستے سے گئے تو دیکھا کہ وہ دعا ایک مردے کے حق میں ہو گئی اور اس کا عذاب موقوف ہو گیا اور دوسرے شخص کا عذاب موقوف نہ ہوا حق تعالیٰ سے عرض کیا کہ یا اللہ اس کی کیا وجہ ہوئی کہ ایک مسلمان کے حق میں میری دعا مؤثر ہوئی اور دوسرے کے حق میں غیر مؤثر۔ الہام ہوا کہ یہ شخص بدعتی ہے۔ حق تعالیٰ سے نہایت عاجزی سے دعا کرنی چاہئے کہ ہم سب کو اپنی اطاعت اور اپنا اتباع سنت کی توفیق دے۔ حدیث میں ہے کہ بہت زیادہ غصہ حق تعالیٰ کا تین شخصوں پر ہوتا ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سب کا ذکر کیا جن میں اس شخص کا بھی ذکر کیا جو اسلام میں جاہلیت کا طریقہ اختیار کرے (یعنی جو رہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے سے پہلے عرب میں برتی جاتی تھیں) اُن کا برتنے والا اور اسی طرح تمام واہیات رہیں اور غیر قوموں کے طریقے اختیار کرنے والے پر حق تعالیٰ کا سخت غصہ نازل ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ حق تعالیٰ کے ادنیٰ غضب کی بھی تاب نہیں ہو سکتی تو اعلیٰ درجہ کا غصہ اور عذاب کون برداشت کر سکتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی کام کیا اور دوسرے لوگوں کو بھی اس کے کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔ سو ایک قوم نے اس کام کو نہیں کیا اور اس کے کرنے سے پرہیز کیا اور یہ سمجھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گو اس کے کرنے کی اجازت دیدی ہے مگر بہتر اس کام کا نہ کرنا ہی ہے۔ اور خود آپ نے اس فعل کو بیان جواز کے واسطے کیا ہے۔ تاکہ لوگ اچھی طرح سمجھ لیں کہ یہ فعل جائز ہے جس کی آپ نے قولاً و فعلاً ہر طرح سے اجازت مرحمت فرمادی مگر چونکہ یہ سمجھنا محض اپنی رائے سے تھا اور کوئی شرعی دلیل اس پر قائم نہ تھی اس لئے مذموم شمار کیا گیا) پس آپ نے خطبہ پڑھا اور اللہ پاک کی حمد کی۔ پھر فرمایا کیا حال ہے یعنی بُرا حال ہے، اُن قوموں کا جو ایسا کام کرنے سے بچتے ہیں جس کو

لعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البض الناس الى اللہ تعالیٰ ثلثہ لمحی اہرم و مبتغ فی الاسلام سنۃ اجمالیۃ و یطلبہم المرئی مسلم بقیۃ تہذیب دوسرہ او ایضاری ۱۲ مشکوٰۃ

۲۷۰
عن عائشہ قالت ضعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیدا فرخص فیہ فترہ عن قوم فبیع ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخطب فخرابا ثم قال بال اقوام تنزلون علی النبی اھنہ فواللہ انی

میں خود کرتا ہوں پس اگر وہ خدائے تعالیٰ کے عذاب کے خوف سے ایسا کرتے تو (میں ان لوگوں سے بہت زیادہ) اللہ تعالیٰ (اور اس کے عذاب) کو جانتا ہوں اور ان لوگوں سے بہت زیادہ خدائے تعالیٰ سے ڈرتا ہوں (سوجب یہ حالت ہے تو یہ لوگ کیوں میرے خلاف کرتے ہیں یعنی عذاب کا مجھے ان سے زیادہ خوف ہے اور ان سے زیادہ اس سے بچنے کا اہتمام بھی کرتا ہوں) پس مجھ سے کسی امر میں زیادتی کرنا ان کو ہرگز نہ چاہئے۔ صاحبو! ذرا غور کرو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بات دین کی نہ تھی اس کو دین کا سمجھنے اور اپنی مخالفت کرنے پر کس قدر عتاب و انکار فرمایا۔ حالانکہ صحابہؓ آپ کے عاشق تھے اور آپ کی سنت پر بہت بڑے عمل کرنے والے تھے مگر چونکہ انھوں نے اس حکم کے سمجھنے میں غور سے کام نہیں لیا اس وجہ سے ان پر یہ عتاب کیا گیا اور ہم لوگ تو کس شمار میں ہیں۔ نہ ہم کو اس درجہ کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت میسر ہے اور نہ اس درجہ کی اطاعت حاصل ہے پھر ہم تو ایسے افعال کرنے میں اور زیادہ غصہ و عتاب کے مستحق ہوں گے۔ اس لئے کہ ہماری نیت اس قدر اچھی نہیں ہوتی ہے جیسی کہ صحابہؓ کی نیت ہوتی تھی۔ اللہ تعالیٰ حفاظت فرما دیں اور خصوصاً جبکہ ایسے کام کرنے میں کوئی دنیاوی غرض بھی ہو تب تو بدعت کا گناہ نہایت ہی سخت ہوگا۔ اور اس زمانہ میں بہت سی ایسی ہی رسمیں پھیل گئی ہیں جن کو مانع اور طمع کی وجہ سے لوگ عبادت کے رنگ میں ادا کرتے ہیں۔ ان سب سے بہت ہی پرہیز کرنا چاہئے اور ان کے جاری ہونے میں جو کچھ لوگوں کے منافع ہیں حق تعالیٰ رضا حاصل کرنے کے لئے ان سب کو چھوڑنا چاہئے جس کی حق تعالیٰ پر نظر ہوتی ہے اللہ تعالیٰ خود اس کی حاجت روائی کر دیتے ہیں خوب سمجھ لو۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص ہدایت کی جانب بلاوے (یعنی نیک کام کی راہ بتلاوے) تو ان سب لوگوں کے عمل کے برابر ثواب ملے گا جو اس کے کہنے سے وہ نیک کام کریں گے اور ان لوگوں کے ثواب میں کچھ کمی نہ کی جاوے گی (یعنی ان کے عمل کا تو جتنا ثواب ہے وہ ان کو ملے ہیگا ہدایت کرنے والے کو اس ہدایت کرنے کا ثواب اس قدر ملے گا جتنا کہ ان سب عمل کرنے والوں کے عمل کا ثواب ہے ان لوگوں کے ثواب میں سے کسی کر کے ہدایت کرنے والے کو ثواب نہ دیا جاوے گا بلکہ چونکہ یہ نیک کام کرنے کا باعث ہو گیا ہے اس وجہ سے اس کو جدا گانہ ثواب ملے گا) اور جو گمراہی کا راستہ بتلاوے تو اس پر ان سب لوگوں کے اعمال کا وبال پڑے گا جو اس کے کہنے سے اور بتلانے سے برا کام کریں گے اور خود ان لوگوں کے گناہوں میں کمی نہ کی جاوے گی۔ یعنی جنھوں نے اس کے کہنے سے اور بتلانے سے گناہ کیا ہے۔ ان کو تو اس بُرے کام کرنے کی پوری پوری سزا ملے گی۔ کچھ کمی نہ ہوگی۔ اور گمراہ کرنے والے کو ان سب گناہ کرنے والوں کی برابر عذاب ہوگا اس لئے کہ اس نے ہی تو گناہ کرایا۔ اس طرح کہ گناہ کا سبب ہو گیا۔ اور گناہ کا سبب ہونا بھی گناہ ہے۔ جس طرح کہ نیکی کا سبب ہونا

م ابن عمرو عن ابی بن جبر (مشکوٰۃ ص ۳۱) عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من دعا الی ہدی کان لدن الاجر مثل اجر من اتبع لایقص ذلک من اجرہم شیان ومن دعا الی ضلالۃ کان علیہ من الاثم مثل اثم من اتبع لایقص ذلک من اثمہم شیان ۱۲ سنن الدارمی ص ۲۵ مشکوٰۃ ص ۲۵ بخاری شریف و مسلم شریف ۱۱

بلکہ عن
بلال بن
الحارث
المنزلی قال
قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ
وسلم من اجی
سنة من
سنتی قد
ایتت بعدی
فان لدن
الاجر مثل
اجر من
عمل بہا
من غیر ان
یقض من
اجر ہدی
ومن اتبع
بدعت ضلالۃ
لا یضایا
اللہ ورسولہ
کان علیہ
من الاثم
مثل اثم
من عمل بہا
لا یقص
ذلک من
اثرہم
شیان واد
الترمذی و
ابن ماجہ
عن شریبی
عبد اللہ

نیک ہی غور کرو کہ اپنے گناہ کا وبال اور عذاب اس قدر ہو گا کہ برداشت نہ ہو سکے گی۔ پھر دوسرے لوگوں کے گناہ کا وبال اور خدا سے تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ وہ دوسرے لوگ کس قدر ہوں گے کیونکہ برداشت کرے گا۔ ایسی باتیں ہرگز نہ جاری کرنی چاہئیں اور ایسی باتوں کو بھی نہ رواج دینا چاہئے جن سے اپنے کرنے کا بھی گناہ ہو اور اپنی دیکھا دیکھی ہو اور لوگ عمل کریں ان کا بھی وبال بھگتنا پڑے۔ ہاں نیک کام خود بھی کرو اور دوسروں کو بھی رغبت دلاؤ۔ اپنے کرنے کا تو ثواب ہو ہی گا۔ دوسرے لوگوں کی رغبت دلانے کا بھی بہت بڑا ثواب ملے گا کیونکہ خدا سے تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ قیامت تک کس قدر لوگ تمھاری دیکھا دیکھی وہ نیک کام کریں گے جس کو تم نے کیا ہے۔

حضرت عریض بن ساریہ سے روایت ہے کہ ایک روز ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی۔ پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے۔ اور ہم کو ایسی نصیحت فرمائی جس نے اثر بھی کیا (یعنی بہت عمدہ طریق سے) وعظ فرمایا جو موثر ہوا۔ اور جس سے بہت رقت ہوئی اور کثرت سے آنسو جاری ہوئے اور دلوں پر خوف طاری ہوا (پھر ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ نصیحت تو ایسی ہے جیسا کہ کوئی شخصت کرنے والا درخصت ہونے والوں کو) نصیحت کرتا ہے۔ ایسی حالت میں جہاں تک ہو سکتا ہے خوب اچھی طرح نصیحت کرتا ہے کہ خدا جانے اب بلنا میسر ہو یا نہ ہو۔ ان صاحب کو یہ خیال ہو کہ شاید آپ عالم آخرت میں عنقریب کثرت پائے جانے والے ہیں اور اسی وجہ سے اس قدر اہتمام سے نصیحت فرماتے ہیں تو اور بھی جو مفید باتیں ہوں معلوم ہو جائیں تو اچھا ہے۔ کیونکہ پھر تو اس مقصود کے حاصل ہونے کی اُمید نہیں۔ سو اس وجہ سے ان صاحب نے کہا کہ ہم کو (اور بھی کچھ) وصیت فرمائیے (جو آپ کے بعد دارین میں کام آوے) کیونکہ پھر ایسا بتلانے والا کہاں میسر ہو گا؟ آپ نے فرمایا میں تم کو وصیت کرتا ہوں اور حکم دیتا ہوں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا جو ساری نیکیوں اور فلح دارین کی جڑ ہے) اور حکم سننے اور اطاعت کرنے خلفاء کا (یعنی جو تم پر مسلمان حاکم اور بادشاہ ہوں۔ ان کی اطاعت کرنا جب تک کہ شریعت کے موافق حکم کریں) اگرچہ وہ حاکم حبشی غلام ہی ہو۔ اور ان امور کے اہتمام کی وصیت (اس لئے کرتا ہوں کہ جو شخص میرے بعد تم میں سے زندہ رہے گا تو بہت سے اختلاف دیکھے گا یعنی لوگوں کی حالت بدل جاوے گی نئی نئی باتیں پیدا ہو جائیں گی اور فتنے برپا ہوں گے تو ایسے وقت میں تقویٰ اور اتحاد کی نہایت ضرورت ہے کہ جب خدا سے تعالیٰ کا خوف ہو گا تو نافرمانی پر عمل کرنے سے بچے گا اور اتحاد کی وجہ سے باہم مسلمانوں میں پھوٹ نہ پڑے گی اور جب بادشاہ کی مخالفت کی جاتی ہے تو باہم مسلمانوں میں اتحاد نہیں رہتا۔ پس صورت اتحاد کی یہی ہے کہ حاکم کی اطاعت کی جاوے (اب تقویٰ کا طریق فرماتے ہیں) پس تم لازم رکھنا اپنے اوپر میرے طریقہ

ص الخلفاء الراشدین المہدیین مسکوا بہا وعضوا علیہا بالزواجد وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثہ بدعتہ وکل بدعتہ ضلالہ رواہ احمد والودود والترمدی وابن ماجہ مشکوٰۃ ص ۲۹ +

طہ دس
الغریض بن ساریہ
قال صلی اللہ
رسول اللہ
صلی اللہ
علیہ وسلم
ذات يوم
ثم اقبل
علینا وجرہ
موعظ
موعظ بلینہ
ورقت فیما
العیون و
وجلت نہما
القلوب
فقال رجل
یا رسول اللہ
کان ذہ
موعظتہ
موسع فاذا
فقال صلی
بتقوی اللہ
والسمع و
الطاعة
وان عبدا
جشیافانہ
من لیش
منکم فیری
اختلاف
کثیر فلیکم
بسنی
وستہ

کی تابعداری اور خلفائے راشدین کے طریقہ کی تابعداری کو اور خوب مضبوط پکڑے رہنا اس طریقہ کو اور بچتے رہنا دین میں نئی باتوں کے (جاری کرنے سے) اس لئے کہ ہر نئی بات دین میں پیدا کرنا بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ظاہر ہے کہ گمراہی شیطان کا راستہ اور دوزخ میں لیجانے والی اور دنیا کی بھی تباہ کرنے والی چیز ہے۔ اس حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدعت اور اختلافات سے بچانے کا اہتمام فرمایا ہے اور بچنے کا طریقہ بھی بتلادیا ہے اور وہ آپ کی اور آپ کے خلفائے راشدین کی سنت پر عمل کرنا ہے لہذا مسلمانوں کو چاہئے کہ ہر کام میں خواہ دنیا کا ہو یا دین کا ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کو اختیار کریں اور رسموں کی پابندی ہرگز نہ کریں اور برادری اور کنبے والوں کی ناراضگی کی ہرگز پروا نہ کریں۔ اللہ پاک کا حق سب سے زیادہ مقدم ہے اور ہر طرح کا نفع اور ضرر سب اُسی کے قبضہ میں ہے لہذا اس سے وہ راضی ہوگا اس کو کسی کی حاجت نہیں اور جس سے وہ ناراض ہے اس کی کوئی دستگیری نہیں کر سکتا۔ لوگوں کے دل بھی اُسی کے قبضہ میں ہیں جس کو جس سے چاہے ناراض کر دے اور جس کو جس سے چاہے راضی کر دے اور بڑی دولت اور بے شرمی کی بات ہے کہ اپنی مثل ناچیز مخلوق کی تابعداری کو اکرے اور مالک حقیقی کے حکم کی پروا نہ کرے۔ افسوس لوگوں میں عقل بھی نہیں رہی۔ امام احمد نے عمدہ سند سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی قوم کسی بدعت کو جاری کرتی ہے تو وہی ہی ایک سنت (پر عمل کی توفیق) جاتی رہتی ہے (اور جب یہ بات معلوم ہوگئی کہ بدعت کی علاوہ اس کے گناہ ہونے کے یہ بھی نحوست ہے کہ اس کے سبب سے سنت پر عمل کرنے کی توفیق نہیں رہتی) تو معمولی سنت پر عمل کرنا بہتر ہے عظیم الشان بدعت نکالنے سے اس لئے کہ معمولی درجہ کی سنت پر عمل کرنے سے بہت بڑا ثواب ملتا ہے اور بہت بڑی بدعت بھی اگر جاری کرے تو بحر عذاب و درناک کے اور کچھ حاصل نہیں۔ پس سنت کا اختیار کرنا بہر حال بہتر ہے اگرچہ وہ سنت معمولی ہی درجہ کی ہو۔ مثلاً سنت کے موافق استنجا کرنا وغیرہ اور بدعت کسی حال میں نافع اور بہتر نہیں اگرچہ اس کے اہتمام میں کیسی ہی مشقت اٹھائی جاوے اور جب عظیم الشان بدعت نکالنے میں کوئی بھلائی نہیں تو معمولی درجہ کے اہتمام بدعت میں تو کیا بھلائی ہوتی۔ حاصل یہ ہے کہ چھوٹی بڑی بدعتیں سب دین و دنیا کی بربادی کا باعث ہیں اور سنت پر عمل کرنا بہر حال میں ثواب کا باعث ہے۔

حدیث میں ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص تعظیم کے اہل بدعت کی وہ سلام کے گرائے پر مدد کرتا ہے۔ اس کو یہ بھی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ بدعتی چونکہ

اس لئے اس بدعت کے مقابل میں سنت کی اہمیت کم ہو جاتی ہے اور آہستہ آہستہ سنت کو باطل ترک کر کے بدعت پر مدد و امت کر لیتا ہے ۱۲

عن ابن عباس بن مسیرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرع صاحب بدعة فقد اعان علی ہدم الاسلام رواہ البیہقی فی شعب الایمان مسنداً ۱۲ مشکوٰۃ ص ۱۲

لئے اس
حصان را
قال ابن عباس
قوم بدعت
فی دینہم
الانزع
اللہ من
سنتہم
مشکلاتہ
ناجیہا
الیہم الی
یوم القیامۃ
رواہ الدارقانی
۱۲ مشکوٰۃ
ص ۱۲
۱۲ مرقاۃ
وغیرہم سے
یہ نکتہ ظاہر
ہوتا ہے
کہ جب
کوئی شخص
بدعت کو
اختیار کرتا
ہے تو اسے
بطور فرض
کے عبادت
سمجھتا ہے
اور ظاہر
کی سنت
کو وہ فرض
کے درجہ
میں عبادت
نہیں سمجھتا

طریقہ سنت کے خلاف عمل درآمد کرتا ہے جو دین اسلام کے ضعف کا سبب ہے پس جو شخص ایسے شخص کی تعظیم کرے تو وہ بھی اس کا مددگار ہے اور گناہ کی مدد کرنا گناہ ہے سو وہ بھی گنہگار ہوا۔ اور بدعتی کی تعظیم کرنا گناہ پر مدد کرنے میں اس لئے شمار کیا گیا کہ اگر ایسے شخص کی توہین کی جاتی اور اس سے قطع تعلق کیا جاتا تو امید تھی کہ وہ اپنی حرکت سے باز آجاتا اور اسلام کو اس سے ضرر نہ ہوتا اور جب اس کی تعظیم کی گئی تو اس کو اس کی حالت پر برقرار رکھا گیا جو ضعف اسلام کا باعث ہے اور گناہ ہے لہذا گناہ پر مدد کرنا ناپاک ہو گیا۔ دوسرے یہ کہ بدعتی دشمن ہے خدائے تعالیٰ کا۔ اور خدائے تعالیٰ دشمن کی تعظیم شریعت میں منع ہے تو جو شخص خداوند تعالیٰ کے دشمن کی تعظیم کرے گا گویا اُس نے اسلام کی وقعت نہیں سمجھی جب تو نے اُسکے حکم کی مخالفت کی۔ اور یہ وجہ اگرچہ سب گناہوں میں جاری ہے مگر بدعت میں خصوصیت کے ساتھ جاری ہے اس لئے کہ اس کا بہت بڑا گناہ ہوتا اور اس سے ضرر عظیم برپا ہونا پہلے مذکور ہو چکا ہے۔ حدیث میں ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تے کہ جو شخص میری سنت پر عمل کرے اس زمانے میں جبکہ میری اُمت میں فساد پھیلے دینی بدعتیں جاری ہوویں اور جہالت پھیل جاوے تو اس کو سوشہیدوں کا ثواب ملے گا۔ اس حدیث کو بھیقی نے روایت کیا ہے لہذا مسلمانوں کو ایسے عمدہ عمل سے ہرگز نہ رکتا چاہئے تاکہ اس قدر ثواب عظیم سے محروم نہ رہے اور چونکہ اس زمانہ میں سخت مخالفت سنت کی ہو رہی ہے پس اس ثواب کو ضرور حاصل کرنا چاہئے اس طرح کہ خود بھی سنت پر عمل کرے اور اور دوسروں کو بھی رغبت دلاوے۔ مگر لڑائی جھگڑے سے بہت بچنا چاہئے جہاں کوئی فتنہ محتمل ہو وہاں فقط خود عمل کرے اور دوسروں سے کچھ نہ کہے۔ اور جہاں کوئی فتنہ نہ ہو دوسروں کو بھی خوب رغبت دلاوے۔

ضمیمہ ثانیہ حصہ ششم نور محمدی بہشتی زیور مسماۃ بہ

بہترین جہیز

دیباچہ از حضرت اقدس اشرف العلماء مولانا شاہ اشرف علی صاحب تھانوی نور اللہ مرقدہ

احقر اشرف علی عفی عنہ مظہر مدعا ہے کہ جس زمانہ میں رسالہ اصلاح النساء کی ترتیب ہو رہی تھی ایک مضمون عورتوں کے لئے نہایت مفید جو حضرت مولانا عبدالحق صاحب متوطن پور قاضی وکیل ریاست دہلہ و ممبر مدرسہ عالیہ دیوبند فریویم کا لکھا ہوا تھا نظر سے گذرا جس کے لکھنے جانے کی وجہ مولانا کے صاحبزادے نے تمہید میں ظاہر کی ہے اس کو دیکھ کر بیساختہ تمنا اس کی اشاعت کی ہوئی چنانچہ اس کی تقریظ میں بھی احقر نے اس تمنا کو ظاہر کیا ہے۔ مولانا موصوف نے اسکی ایک

لہ عن
ابن ہریرہ
قال قال
رسول اللہ
صلی اللہ
علیہ وسلم
من شکک
بسنی
ففساد
۴ منی قلہ
اجرماتہ
شہیدہ
الشیخ فی
کتابہ فی
لین حدیث
ابن عباس
۱۲ مشکوٰۃ
ص ۳۰ +

نقل مع اجازت اشاعت مجھ کو عطا فرمائی۔ اس اثنا میں رسالہ اصلاح النساء طبع ہو کر شائع ہونے کو تھا۔ مناسب معلوم ہوا کہ اس مضمون کو رسالہ مذکورہ کا ضمیمہ بنا دیا جائے۔ مولانا نے لقب اس کا ”بہترین جہیز“ رکھا ہے۔ اس میں با ستثنائ چند خاص مواقع کے کہ خاص حالات کے اعتبار سے ان میں خاص خطاب ہے باقی سب مضامین مفید عام ہیں۔ اول تمہید پھر وہ مضمون۔ اور مضمون کے آخر میں میری تقریظ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو نافع اور جہل کا دافع بنائے۔ تحریر تاسیخ ۳۱ ربیع الثانی ۱۳۳۳ھ۔

تمہید از جانب نذر الحق صاحب ابن مصطفیٰ رسالہ ہذا (مولوی عبد الحق صاحب)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بعد حمد جناب الہی جل جلالہ، ولعت حضرت پناہی صلی اللہ علیہ وسلم بندہ احقر نذر الحق عفا اللہ عن سینا تہ گذارش کرتا ہے کہ میرے والد ماجد جناب مولانا مولوی سیدی عبد الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے میری ہمشیرہ عزیزہ سلمہا اللہ تعالیٰ کے عقد نکاح کے وقت مجھ طریق سنت پر کیا گیا تھا چند ہدائیں بوقت رخصت عزیزہ مسطورہ کو لکھ کر دیں کہ جن پر عمل کرنے سے زندگی دنیا میں آرام اور آخرت میں نجات اور راحت دوام ہو۔ میں نے یہ خیال کر کے کہ یہ لڑکیوں اور عورتوں کے واسطے دین اور دنیا کے لئے بہت مفید ہے عرض کی کہ اس کی چند نقلیں اپنی اور رشتہ داروں کی لڑکیوں اور مستورات میں تقسیم کر دی جاویں تو بہت بہتر ہے۔ اس کے بعد یہ تحریر حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب مدظلہ و عم فیضہ کی نظر اشرف سے گزری۔ ان کی رائے عالی میں بھی اس کی اشاعت مناسب معلوم ہوئی۔ اس لئے جناب مشدوح نے اس کی اشاعت کی اجازت دی۔ میرے علم میں یہ پہلی مثال ہندوستان میں ہے جو کسی لڑکی کے جہیز کے ساتھ اس قسم کی نافع تحریر دی گئی ہو۔

دعند

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اس سے مسلمان لڑکیوں اور عورتوں کو دینی اور دنیاوی فائدہ پہنچا دے۔

کتبہ احقر نذر الحق
عفی عنہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بہترین جہنم

حامد و مصلیٰ پیاری و خیر نعت جگر اسعدك الله تعالى في الدارين متفاولا باسلاف الميامين ابھی تک تم اپنی مادر مشفقہ اور اپنے مہربان والد کے سایہ عاطفت میں پرورش پاتی رہی ہو۔ تمہارے والدین تمہارے آرام و راحت کو ہر چیز پر مقدم سمجھتے رہے ہیں تمہاری تعلیم و تربیت و درست اخلاق اور ہر قسم کی بہبودی کے ذمہ دار تھے۔ آج سے تم ایک نئی دنیا میں قدم رکھتی ہو۔ جہاں تمہارے تمام اخلاق و عادات اور حرکات و سکنات کی ذمہ داری خود تم پر عائد ہوگی۔ اس لئے میں چند ہدایتیں تم کو کرتا ہوں کہ اگر تم ان پر کار بند ہوگی تو انشاء اللہ تعالیٰ دین و دنیا کی کامیابی تم کو نصیب ہوگی۔ وہ ہدایتیں یہ ہیں:-

سب سے مقدم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہے۔ اسکا ہمیشہ دل سے خیال رکھو۔ خداوند تعالیٰ اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اگر کوئی کام کہے کہنے والا خواہ کوئی ہو اس کا کہنا سرگزشت مانو۔ دیکھو ماں باپ کی اطاعت کی قرآن شریف میں حد درجہ کی تاکید آئی ہے اور جنت ماں باپ کے قدموں کے نیچے ہے۔ لیکن خداوند تعالیٰ اور اس کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف اگر ماں باپ بھی کہیں تو ان کا بھی کہنا نہ مانو۔ اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے وَ اِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰ اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَ صَاحِبُكُمْ فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا

ترجمہ۔ اور اگر ماں باپ تجھے میرے ساتھ اس چیز کو شریک کرنے پر مجبور کریں جس کا تجھے علم نہیں ہے تو انکی طاعت اس بات میں مت کر۔ اور دنیا میں ان کے ساتھ سلوک سے بیش آثارہ۔

ہم نے جو چہل حدیث تمہارے واسطے تالیف کی ہے اور اسے تم نے مع ترجمہ یاد بھی کر لیا ہے۔ اس میں یہ حدیث ہے لاطاعة لمخلوق في معصية الخالق۔ خالق کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت نہ چاہئے۔ پس جب تمہیں تو دل سے اطاعت الہی کا خیال رہے گا تو جو احکام خداوندی ہیں تم خود بخود ان کی پابند رہو گی بشرائع اور احکام الہی بہت ہیں جن کی کسی قدر تفصیل تم نے دینی رسالوں خصوصاً بہشتی زیور میں پڑھی ہے ان سب کو یہاں اوجاہ کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ ان میں جو نہایت اہم ہیں ان کا ذکر اختصار کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

لے متفاولا
باسک یعنی
میں یہ دعا
کرتا ہوں
تمہارے
نام سے نیک
فانی حاصل
کر کے لیکن
عربی محاورہ
کے اعتبار سے
اگر نام پھینک
کی جائے
سعیدہ یا
سعیدہ ہوتا
تو اسکا اثر
تعالیٰ کی دعا
کے ساتھ
متفاولا
باسک کہنا
زیادہ زیب
دیتا +

بعد اعتقاد توحید الہی و رسالت رسالت پناہی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو چیز نہایت اہم اور قرآن شریف میں جا بجا اس کی تاکید آئی ہے وہ نماز ہے۔ نماز اسلام کا ایسا رکن اور فرض اہم ہے کہ عاقل بالغ سے یہ کسی وقت ساقط نہیں ہوتا۔ پس نماز پنجگانہ نہایت پابندی کے ساتھ ہمیشہ وقت پر سفر و حضر میں برابر ادا کرتی رہو۔ اکثر مستورات پابند نماز کی ہونے پر بھی سفر کی حالت میں زیادہ اہتمام نماز کا نہیں رکھتیں۔ اس کا تم خیال رکھو کہ سفر میں بھی تمھاری نماز قضا نہ ہو سفر یا ریل کا ہوتا ہے یا گاڑی پہلی کا ہوتا ہے۔ اگر گاڑی پہلی کا سفر ہے تو وہ اپنے اختیار کی سواری ہے۔ جنگل میں ٹھیرا دو اور ایک طرف ہو کر بترق یا بڑی چادر سے نماز پڑھ لو۔ اگر وضو نہیں ہے تو وضو بھی گاڑی پہلی کی آڑ میں ہو سکتا ہے۔ اور اگر ریل کی سواری ہے اور تم ایسی گاڑی میں سوار ہو جو مستورات کے لئے مخصوص ہے تو اس میں تم کو جبکہ تم نے پورا عزم نماز پڑھنے کا کر لیا ہے گو کیسی ہی کشمکش ہو نماز پڑھنے کی جگہ مل جاوے گی۔ ریل اتنی دیر اکثر اسٹیشنوں پر ٹھیرتی ہے کہ دو یا تین رکعت نماز پڑھ لی جاوے۔ کیونکہ سفر شرعی میں یا دو رکعت نماز فرض ہے یا تین رکعت۔ پس اس قدر مہلت ضرور مل جاتی ہے۔ اگر سنن و نوافل مذکورہ بالا سفر میں نہ ہو سکیں تو کچھ مضائقہ نہیں مگر فرض واجب سفر کی حالت میں بھی نہ چھوڑو۔ اور اگر تم ایسی گاڑی میں سوار نہیں ہو جو عورتوں کے لئے مخصوص ہو تو ایسی حالت میں ضرور ہے کہ تمھارا شوہر یا محرم تمھارے پاس بیٹھا ہو گا وہ ضرور تمھارا کفیل کار ہو گا۔ غرض عزم بالجزم کے سامنے کوئی روک نہیں جو نہایت مضبوطی کے ساتھ نماز کا پابند ہو گا خواہ عورت ہو یا مرد۔ سفر میں بھی نماز ادا کر لے گا۔ ریل کی سواری کو اختیار سواری نہیں ہے مگر ترک نماز کے واسطے ہرگز عذر نہیں ہے۔ ہم بہت خوش ہیں کہ تم نماز بہت اطمینان کے ساتھ جس میں پورے طور سے تعدیل ارکان ہوتی ہے ادا کرتی ہو اللہ تعالیٰ تم کو مزید توفیق حسنات عنایت فرماوے فرض کے سوائے سنن مؤکدہ کا التزام بھی رکھو اور ہو سکے تو اور سنن و نوافل جو حدیث سے

اعتکاف کی مدت میں اختلاف ہے بعض ائمہ تین دن سے کم بھی قائل ہیں لیکن کم سے کم تین دن کا اعتکاف کرنا چاہیے۔ سب سے اچھا یہ ہے کہ رمضان کے آخری دس روز کا اعتکاف کرے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ جب رمضان شریف کی انیسویں تاریخ کا دن تم بونے کے قریب ہو تو اعتکاف کرنے کی نیت سے اس جگہ چلا جائے جو قدر کی ہو اور جب عید کا چاند نظر آجائے تو اس جگہ سے نکل آئے۔ مزد کو چاہئے کہ کسی ایسی مسجد میں اعتکاف کرے جس میں بیوقوف جماعت ہوتی ہو اور اگر جامع مسجد ہو تو بہتر ہے۔ اور عورت کو چاہئے کہ اپنے گھر ہی میں اس جگہ اعتکاف کرے جو نماز کیلئے اس نے مخصوص کر رکھی ہے۔ حالت اعتکاف میں یہ چیزیں ممنوع ہیں۔ (۱) بلا ضرورت حاجت انسانی یعنی یاخانہ پیشاب یا غسل کے اعتکاف کی بلکہ سے باہر آنا۔ (۲) اپنے خاوند یا اپنی بیوی سے ملنا۔ (۳) بے ستری کرنا۔ عورت کو اگر اعتکاف کے دوران میں حیض آجائے تو اعتکاف رک کر دے۔ مردوں کو جماعت سے تراویح کی نماز پڑھنی چاہئے۔ اور عورتوں کو تنہا عشاء کے فرض اور سنتوں کے بعد بین رکعت تراویح پڑھنا خواہ دو دو رکعت کی نیت کر کے خواہ چار چار کی۔ اگر قرآن شریف یاد ہو تو پورے جو کچھ تم ایک ختم پڑھے۔ درنہ الم ترکیف سے پڑھے +

یا جو سو دس یا دہوں انھیں پڑھے۔ بین رکعتیں پوری کرنے کے بعد وتر پڑھ لے عورتیں جو تراویح میں بہت کاہلی کرتی ہیں یہ بہت بُری بات ہے۔

۱۔ اگر اس شخص پر
۲۔ ہو تو صلی اللہ علیہ وسلم کی
۳۔ بھی نماز پڑھنا ضروری ہے
۴۔ فرض دو واجب
۵۔ طرح فرقی سنہیں
۶۔ چھوڑنی چاہئیں
۷۔ جو سفر شرعی ہو
۸۔ جس میں نماز کا قصد
۹۔ ضروری ہو تلک اس
۱۰۔ میں عورت کے محرم
۱۱۔ شوہر یا اس عورت کے
۱۲۔ محرم کا ہو نا ضروری
۱۳۔ بغیر محرم کے ایسا سفر
۱۴۔ جائز نہیں عورت
۱۵۔ کا محرم وہ شخص ہے
۱۶۔ جس کے ساتھ اس کا
۱۷۔ نکاح کسی حالت میں
۱۸۔ بھی جائز نہ ہو جیسے
۱۹۔ باپ حقیقی بھائی
۲۰۔ بیٹا بچا اور ماموں
۲۱۔ وغیرہ ۱۲

۱۔ رمضان شریف
۲۔ میں اعتکاف کرنا اور
۳۔ تراویح پڑھنا بھی
۴۔ مؤکدہ میں سے ہے
۵۔ پورے شہر کے باشندے
۶۔ میں سے اگر کسی نے اعتکاف
۷۔ نہ کیا تو سب پر مذمت
۸۔ کے ترک کرنے کا گناہ
۹۔ ہو گا اور اگر ایک
۱۰۔ شخص نے بھی اعتکاف
۱۱۔ کر لیا تو سب اس
۱۲۔ گناہ سے بچ جائیں گے

ہے۔ اس کا دوا کرنے کا بہت خیال رکھنا چاہئے۔ تمہیں جو زیور ہم نے دیا ہے وہ قدر نصاب کو پہنچ گیا ہے اس کی زکوٰۃ ہمیشہ ادا کرنی چاہئے۔ اگر شوہر بی بی کی جانب سے زکوٰۃ دیدے تو جائز ہے۔ اگر کوئی عورت جس پر زکوٰۃ فرض ہے اپنے مال میں سے زکوٰۃ دے۔ اور اس کا شوہر منع کرے تو اس میں شوہر کا کہنا نہ ماننا چاہئے جیسا کہ اوپر حدیث مذکور ہوئی ہے لاطاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق یہ نہ صرف آگاہی کے واسطے لکھ دیا ہے ورنہ انشاء اللہ تعالیٰ تمہیں ہر گز ایسا موقع پیش نہ آوے گا بلکہ اور زیادہ فرائض اور مسائل شرعیہ کی پابندی کی تاکید ہوتی رہے گی۔ یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آسانی کے واسطے ایک نقشہ استخراج زکوٰۃ کا ایک ہزار روپے سے لیکر دس روپیہ تک لکھ دیں۔ اگر چہ دس بیس روپے کے مال پر بوجہ قدر نصاب نہ پہنچنے کے زکوٰۃ واجب نہیں ہے لیکن نصاب پورا ہونے کے بعد کمزرات کا حساب نکالنے میں اس نقشہ سے سہولت ہوگی۔ سنیے چاندی میں نصاب کے بعد جب پانچواں حصہ بڑھے تب بڑھتی پری زکوٰۃ آویگی ورنہ نہیں ہے۔

تعداد اور روپیہ		مقدار زکوٰۃ واجب		تعداد اور روپیہ		مقدار زکوٰۃ واجب	
ایک ہزار	۱۰۰۰	پچیس روپیہ	۳۰	تین سو	۳۰۰	سات روپیہ آٹھ آنہ	۷۰
نوسو	۹۰۰	بیس روپے آٹھ آنہ	۲۰۰	دوسو	۲۰۰	پانچ روپیہ	۵۰
آٹھ سو	۸۰۰	بیس روپیہ	۱۰۰	ایک سو	۱۰۰	دو روپیہ آٹھ آنہ	۲۰
سات سو	۷۰۰	ستر روپیہ آٹھ آنہ	۵۰	پچاس	۵۰	ایک روپیہ چار آنہ	۱۰
چھ سو	۶۰۰	پندرہ روپیہ	۲۵	بیس	۲۵	دس آنہ	۵
پانچ سو	۵۰۰	بارہ روپیہ آٹھ آنہ	۲۰	بیس	۲۰	آٹھ آنہ	۴
چار سو	۴۰۰	دس روپیہ	۱۰	دس	۱۰	چار آنہ	۲

۱۲۔ تو لا تو پچاس روپیہ بھر ٹھہرے۔ اب ان پچاس روپیوں کا چالیسواں حصہ یعنی سواروپیہ زکوٰۃ میں دیدو تو زکوٰۃ صحیح طریقہ پر ادا ہو جائیگی ۱۳۔ چاندی سونے کے صرف زیورات ہی میں زکوٰۃ نہیں ہے بلکہ اگر گڑھ ٹھہرے سچے کام کا ہے اور اتنا ہے کہ زکوٰۃ کے نصاب کو پہنچ گیا ہے تو اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہوگی۔ اسی طرح کپڑے اور جوئے میں اگر سچی زری کا کام ہے اور اس کی مقدار نصاب کو پہنچ گئی ہے تو اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہوگی ۱۴۔ لیکن مشرما یہ ہے کہ بی بی کو پہلے اطلاع دیدے کیونکہ اس کے زیورات کی زکوٰۃ اصل میں اسی کے ذمہ ہے۔

۱۵۔ اگر اپنے رشتہ داروں سے کوئی زکوٰۃ لینے کا مستحق ہو تو اس کو دینے میں دوہرا ثواب ہے ایک خیرات کا دوسرا صلہ رحمی کا ۱۶۔ مثلاً توں سمجھ لو کہ ایک شخص کے پاس دوسو درہم ہیں تو اس پر چالیسواں حصہ یعنی پانچ درہم زکوٰۃ واجب ہوتی ابھی اُن دوسو درہموں پر پور سال نہیں گزرا تھا کہ اس کے پاس چھ درہم اور آگئے جو تعداد میں چالیس سے کم ہیں تو سال ختم ہوئے پر اسے صرف دوسو درہموں کی زکوٰۃ دینی ہوگی یعنی پانچ درہم۔ اور اگر دوسو سال میں پورے چالیس درہم آگئے تو اس زیادتی کی زکوٰۃ بھی دینی ہوگی کیونکہ چالیس درہم دوسو درہموں کا پانچواں حصہ ہیں لہذا اب وہ سال کے ختم پر بجائے پانچ درہم زکوٰۃ دینے کے چھ درہم زکوٰۃ ادا کرے گا ۱۷۔

۱۸۔ نصاب الذہب مشروں مثلاً لاد الفضة تا حدہم وفی کل خمسین بحسابه مفعی کل باربعین درہم و ہما درہم دما بی الخمس اے انھیں صفو ۱۲ مثلاً ج ۲

۱۔ زکوٰۃ کے بارے میں غونا لوگوں سے یہ غلطی ہو جاتی ہے کہ چاندی کی زکوٰۃ دیتے وقت چاندی کو تول کر دس کی قیمت سے روپیہ سے لگاتے ہیں جتنے روپے قیمت ہوتی ہے اسی میں سے زکوٰۃ نکالتے ہیں مثلاً چاندی سستی ہے اور پچاس تول چاندی کی قیمت پچاس روپے ہوتی تو زکوٰۃ چھ دس اسی چالیس روپیہ کا چالیسواں حصہ یعنی ایک روپیہ زکوٰۃ نکال دیتے ہیں خوب یاد رکھنا چاہئے کہ اس طرح زکوٰۃ ادا کرنے سے بچے پچاس تول چاندی کی زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی۔ پوری پچاس تول چاندی کی زکوٰۃ چھ دس ادا ہوتی جبکہ غونا چاندی کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں دیا جائے اگر چاندی کو شرح نہیں کرنا چاہئے تو سہل صورت یہ ہے کہ چاندی کو بجائے جانے سے تولنے کے روپیوں کو تول کر جتنے روپیوں بھر چاندی ہوا انھیں روپیوں کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں دیدو۔ مثلاً چاندی کے زیورات کو

درمیانی رقوم اور کسرات کا حساب اس سے باسانی سمجھ میں آسکتا ہے مثلاً ڈیڑھ سو روپے کی زکوٰۃ کا حال معلوم کرنا ہے تو نقشہ میں سو روپے کی زکوٰۃ کو دیکھو اور پھر پچاس کی۔ دونوں کو ملا لو۔ یہ ڈیڑھ سو روپے کی زکوٰۃ ہوگی۔ یا مثلاً پچھتر روپے کی زکوٰۃ کا دریافت کرنا مطلوب ہے تو نقشہ میں پچاس کی زکوٰۃ اور پھر پچیس کی زکوٰۃ دیکھو دونوں کو ملانے سے پچھتر کی زکوٰۃ ہوئی۔ حج فرض ہے۔ استطاعت ہوئے پر۔ اور جس شخص پر حج فرض ہو جائے اور وہ حج ادا نہ کرے تو اس کے لئے سخت وعید حدیث میں آئی ہے۔ ایسے شخص کے نام مسلمان مرنے کی وعید مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے ہمیں معلوم ہے کہ تمہارے پاس جو زیور ہے وہ اس قدر نہیں ہے کہ حج تم پر فرض ہو۔ عورت کے لئے علاوہ زاوراہ کے محرم یا شوہر کا ساتھ ہونا بھی شرط ہے جیسا کہ تم نے دینی رسائل میں پڑھا ہے۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ تمہیں ایسی مقدرت دے کہ حج فرض ہو جائے تو بلا تامل و تساہل حج ادا کرنا چاہئے۔

اب ہم چند باتیں تمہاری معاشرت کے متعلق ذکر کرتے ہیں

شوہر کی فرمانبرداری عورت پر واجب ہے۔ اور حدیث میں اس کی بہت تاکید آئی ہے۔ اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر میں کسی انسان کے لئے سجدہ کرنے کا حکم کرتا تو عورت کو حکم کرتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ مگر چونکہ ہماری شریعت میں سجدہ تعظیم بھی حرام ہے اس لئے آپ نے سجدہ کرنے کی کسی کو اجازت نہیں دی۔ اس حدیث سے خیال کرنا چاہئے کہ کس قدر شوہر کی فرمان برداری کا حکم ہے اور جو عورت شوہر کی نافرمان بردار ہو

ہو جاتا ہے یہ بات صرف اسی ایک رات کے لئے مخصوص ہے باقی ایام میں مغرب کے بعد ہی سے اگلے دن کا شمار ہونے لگتا ہے۔ یہ سہولت اس لئے دی گئی ہے کہ اگر طواف زیارت چھوٹ جائے تو اس کی تلافی ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر وقت بعرفہ چھوٹ گیا تو سوائے دوبارہ حج کرنے کے اور کوئی صورت نکلی نہیں ۱۲۷۱ عن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یمنع من الحج حاجۃ ظاہرۃ او سلطان جائز او مرض حابس فمات ولم یحج فلیمت ان شاء اللہ یا وان شاربہ یوریا وان شاربہ نیرا یا رواہ الدارمی ۱۲ مشکوٰۃ ص ۲۲۷ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی حج کرے اور اس میں کوئی بے نیائی اور گناہ کا کام ذکر نہ کرے تو وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے کہ گویا آج ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے ۱۲

۱۳ عن عائشہ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فی نفر من المهاجرین والانصار فجار بعیر فجلد فقال اصحابہ یا رسول اللہ سجد لک البہائم والشجر فخرج احب ان سجد لک فقال عبد واربکم واکرموا الخاتم وکونتم امرا اعدان لیسجد لک ولا عزت المرأة ان تسجد لزوجها ولو امر ان تقاتل من جبل اصغر من جبل اسود ومن جبل اسود من جبل اصغر کان شفی لہا ان تقاتل رواہ احمد ۱۲ مشکوٰۃ ص ۲۸۷ والسیرة حوام لغیرہ سبحانہ وشرع فقہ اکبر ص ۲۳۷ فی اخلاصہ من یصلیہم ای المسلمین ان ارادوا تعظیم اکی تعظیم اللہ سبحانہ کفر وان ارادوا تعظیمہ اختار بعض العلماء

حج کے فرائض تین
حج احرام وقت بعرفہ
وقت زیارت۔ ان میں
سے احرام تو شرط ہے
وقت بعرفہ اور طواف
ساتھ یہ دونوں مکہ
میں ان تینوں چیزوں
میں سے اگر ایک بھی
چھوٹ جائے گا تو حج
باطل ہوگا اسکے علاوہ
مسائل میں بعض
مباحات ہیں بعض سنہی
بعض مستحبات و اجتناب
یہ اگر کوئی چھوٹ
کے توجہ کو ادا ہو جائیگا
میں ترک واجب کی وجہ
ہے ان جانوروں میں سے
کسی ایک کا ذبح کرنا ضروری
ہو گا جن کی قربانی جائز ہے
مثلاً گائے بکری یا اونٹ
بغیر۔ مسائل حج میں
کے خاص بات یاد رکھنے
کی ہے وہ یہ کہ وہ رات
بے عرفہ کے دن کے بعد
تی ہے وقت بعرفہ
کے حق میں اگلے دن
کی رات نہیں شمار ہوتی
بلکہ اسی دن کے ساتھ
شمار کی جاتی ہے۔ اسی
لئے اس رات میں صبح
صداق ہونے سے پہلے
پہلے جس نے عرفات میں
قیام کر لیا اس کا حج

اور شوہر اس سے ناراض ہو وہ عورت اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور رہتی ہے تا وقتیکہ شوہر کو رضا مند نہ کرے۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر کوئی شوہر فرائض کے ادا کرنے سے ناراض ہو تو اس کی پرواہ نہ کرنی چاہئے جیساکہ مکرر حدیث لا طاعة لمخلوق فی معصیۃ الخالق ذکر کی گئی ہے۔ یہاں بھی صرف آگاہی کے واسطے یہ مسئلہ ذکر کر دیا۔ ورنہ انشاء اللہ تعالیٰ تمہیں یہ موقع پیش نہ آوے گا۔ تین وصف جس عورت میں ہوں اس سے کبھی اس کا شوہر ناخوش نہ ہوگا۔ جن کو سعدی علیہ الرحمۃ نے بوستان کے اس شاعر میں جمع کر دیا ہے۔

زن خوب دفرماں برو پار سا کند مرد درویش را بادشاہ

اُن میں آخری دو صفیں اختیاری ہیں۔ اگر کسی عورت میں پہلی صفت نہ بھی موجود ہو تو آخر کے دو وصف موجود ہونے سے زناشوی کے تعلقات خوشگوار رہیں گے۔ اور اگر پہلی صفت موجود ہو اور دو آخر کی مفقود ہوں تو ایسی عورت دنیا میں بدنام اور آخرت میں اس کے لئے سخت عذاب ہے جو عورت شوہر کی فرمانبرداری نہ ہو یا تند مزاج ہو بات بات میں جھگڑا پیدا کرے تو اس کے لئے بھی سعدی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے۔

زن بد در سرائے مسرور نکو ہمدرد عالم است دوزخ او

اور واقعی بات بھی یہی ہے کہ جس گھر میں زناشوی کے تعلقات خوشگوار نہیں ہیں وہ گھر مثل جہنم کے ہو جاتا ہے۔ علاوہ اس کے کہ لوگ اُن پر ہنستے ہیں خود زن و شوہر کی زندگی وبال جان ہو جاتی ہے چنانچہ یہ کیفیت ہم نے کہیں کہیں دیکھی ہے اور جس گھر میں زناشوی کے تعلقات خوشگوار ہیں وہ گھر اگرچہ غربت اور افلاس کا گھر ہو لیکن وہ دولت خانہ اور بادشاہی محل سے بہتر بلکہ نمونہ جنت بن جاتا ہے یہ ممکن ہے کہ کبھی شوہر کی خفگی ایسی وجہ سے ہو جو تمہارے خیال میں واجبی نہیں ہے اور ممکن ہے کہ واقعی ایسا ہو تو اس حالت میں بھی تم نہایت تحمل اور وقار سے برداشت کرو حتیٰ کہ تمہاری زبان سے تو کیا کسی اشارہ اور اداسے بھی یہ بات نہ معلوم ہو کہ غصہ بیجا تھا۔ تمہارا تحمل آخر کار خود اس کو آگاہ کر دے گا کہ یہ غصہ نا واجب تھا۔ اور اس کا انجام بہت اچھا اور تم پر نور مہربانی کا سبب ہوگا جبکہ اس برتاؤ سے دشمن بھی دوست ہو جاتا ہے تو شوہر تو شوہر ہی ہے۔ اس محل میں اس بات کا ضرور خیال رہے کہ آنکھ بھونٹنے پر بھی

صفت پاکدامن ہونا حدیث شریف میں آیا ہے کہ نیک عورت مرد کا خزانہ ہے جب اس کی طرف اس کا خاوند دیکھے تو اس کو دیکھ کر خوش ہو جائے اور جب کسی بات کا حکم کرے تو فرمانبرداری کرے اور جب وہ کہیں باہر جائے تو اس کے پیچھے خود کو اور اس کے مال کو محفوظ رکھے ۱۲ بڑی عورت نیک مرد کے گھر میں اسی عالم یعنی دنیا ہی میں اس نیک مرد کے لئے دوزخ ہے ۱۳ (معن عالمتوت) رفعت ان لرفیق لایکون فی شیئ الا رائد وائلا ینزع من شیئ الا شانہ فی روایۃ ان اللہ یحب الرفیق و یحیی علی الرفیق لایطی علی العفت ولا لایطی علی اسواہ المسلم والبی داؤد ۱۴ جمع الفوائد ص ۱۶

۱۰ عن ابی ہریرۃ رضی
قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا ما الرجل امر
الی فراشا فابت فبات
غضبان لغنہا الملائکۃ حتی
تصبح متفق علیہ فی رواۃ
ہما قال والذی نفسی

بیدہ ما من رجل یزنی امراتہ
الی فراشہ فبات علیہ الاکان
الذی فی السماء ساخطا
علیہا حتی یرضی عنہا ۱۲
مشکوٰۃ ص ۱۶

۱۰ جو عورت خوبوت
بھی ہو فرماں بردار بھی ہو
اور پارسا (پرہیزگار)
بھی وہ فقیر شوہر کو

بھی بادشاہ بنا دیتی ہے

(یعنی اس شوہر کو اپنی زوجہ
کی محبت میں ایسا مسرور
حاصل ہوگا جیسا بادشاہ کو
حاصل ہو اگر تہ ۱۲)

۱۰ عن ابی ہریرۃ رضی
قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ای النساء
خیر قال اتقی تسره اذا
نظر وتغیہ اذا امر وتوا
تخالعہ فی نفسہ لا لایا
بما یکرمہ رواۃ النساء
والنہی فی شعب الیمانی

۱۲ مشکوٰۃ ص ۲۸

۱۰ پہلی صفت خوبوت
ہونا، دوسری صفت
فرمانبرداری ہونا تیسری

بلکہ ہمشاش بشاش رہنا چاہئے اور کلام میں حرکات و سکنات میں ناراضی کا اظہار ہرگز نہ ہو شوہر کے ساتھ گفتگو اور خطاب میں شوہر کے مرتبے کا لحاظ رکھو۔ یہ بات ہے تکلفی میں بھی ملحوظ رہنی چاہئے خطاب میں ایسا لفظ جس سے سو راہی معلوم ہو ہرگز مت استعمال کرو۔ اگر شوہر سمجھ کے تو اول خود سے سنو۔ پھر ادب کے ساتھ مناسب جواب دیدو۔ نہ بہت بلند آواز سے اور نہ ایسی پست آواز سے کہ کچھ سنائی نہ دے۔ اگر کسی واقعہ کا علم شوہر کو نہ ہو یا مغالطہ ہو تو اس واقعہ کی نسبت غلط فہمی کو بہت ادب اور احترام کے ساتھ رفع کرو۔ ایسے الفاظ نہ ہوں جن سے شوہر کے اس واقعہ کی نسبت علم کی تحقیر ہو۔ اور اگر مقتضائے بشریت تم سے غلطی ہو یا فروگزاشت کسی امر میں ہو جاوے تو اس کا اقرار کر کے معافی مانگ لو۔ اس کا بہت اچھا اثر ہو گا تمہیں کوئی چیز دریافت کرنی ہو خواہ وہ مسائل دین سے تعلق رکھتی ہو خواہ معاملات دنیا سے۔ تو اسے بکشادہ پیشانی دریافت کرو اور اچھی طرح سمجھ کر تسکین کرو۔

اور طلب کر دن حقیقت کار
از خدا شرم دار و شرم مدار

عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ شوہر کی ناشکری کرتی ہیں۔ یہ عادت بہت بُری ہے۔ شوہر یا خسر کی جانب سے جو کھانے پینے کو ملے اس کو شکوہ کے ساتھ قبول کرنا چاہئے۔ اور گو کتنا ہی قلیل ہو اس پر بھی شکوہ واجب ہے، لاکھوں ایسے ہوں گے جن کو نہ تم جیسا کھانے کو اور نہ تم جیسا پہنے کو ملتا ہو گا۔ نہ تم جیسا آرام ہو گا کھانے پہننے میں دولت مندی میں ہرگز کسی کی حرص مت کرو۔ رشاک و حسد سے بچو کہ اس میں علاوہ سخت گناہ کے خود انسان عذاب میں مبتلا رہتا ہے۔ دنیا کے اسباب میں ہمیشہ اپنے سے کمتر پر اور دین کے کاموں میں ہمیشہ اپنے سے بالاتر پر نظر رکھو اس سے تم کو دنیا میں راحت اور نیکی کی توفیق ہوگی۔

اہدایت (۷) خسرال کے گھر والوں کے ساتھ آداب معاشرت

خوشدامن کا ادب ہر امر میں مثل اپنی والدہ مشفقہ کے کرو۔ اور ہر حال میں اُن کی رضا مندی کو مقدم سمجھو۔ خواہ تم کو تکلیف ہو یا راحت۔ مگر اُن کی خلاف مرضی ایک قدم مت چلو۔ زبان کو کوئی ایسا لفظ مت نکالو جس سے اُن کو کلفت ہو۔ اُن سے جب بات کرو اور خطاب کرو تو ایسے الفاظ سے خطاب مت کرو جیسے اپنے برابر والیوں سے خطاب کرتی ہو۔ بلکہ اُن الفاظ سے خطاب کرو جو بزرگوں کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ ہم نے آداب شوہر میں اس کا بیان کر دیا ہے۔ اگر خوشدامن تم کو کسی امر میں تنبیہ کریں تو اُن کے کہنے کو خاموشی کے ساتھ سُننا چاہئے۔ اگر

لے مطلب یہ ہے کہ مسئلہ خواہ کیسا ہی ہو اس کے دریافت کرنے میں ہرگز شرم نہ کرنی چاہئے اصل شرم تو خدا سے کرنی چاہئے کہ گناہ نہ ہو جائے ۱۲

۱۳ (من جابر) شدت مع ابی صلی اللہ علیہ وسلم العید فبدا بالصلوة قبل الخطبة بلاذان ولا اقامة ثم قام متوكئا على بلال فامر بتقوى الشرقات وحث على طاعة ووعظ الناس وذكرهم ثم مضى حتى اتى النساء فوعظهن وذكرهن فقال تصدقن فان اكثرهن حطب جهنم فقالت امرأة من بعلقة النساء سفعار الخدين فقالت لم يا رسول الله قال لاكن تنكرن الشكاة وتكفرن العشير قال فجعلن يصدقن من عليهن يلقين في ثوب بلال من اقرطن و خواتمهن للشيعين و ابی داؤد و النسائی ۱۲ جمع الفوائد ص ۱۱۱

بالفرض ناگوار اور تلخ بھی کہیں جس کی امید نہیں ہے تب بھی اس کو بشر بہت خوشگوار کے گھونٹ کی طرح بی جاؤ اور ہرگز درشتی سے جواب نہ دو اور ان کی خدمت مثل اپنی والدہ کے کرو۔ اگر کسی کام کو دوسرے کو کہیں تو تم اس کو اپنی طرف سے انجام دو۔ خسر کی تعظیم و احترام مثل اپنے والد مہربان کے کرو۔ اور جس طرح خوشدامن کے ساتھ کلام کرنے میں ادب کا بیان ہم نے کیا ہے یہاں بھی اسی طرح لحاظ رکھو۔ مثلاً اگر کوئی تم سے دریافت کرے کہ وہ کہاں گئے ہیں تو تم اس کے جواب میں کہو کہ فلاں جگہ تشریف لے گئے ہیں۔ اگر کوئی پوچھے کہ فلاں امر کی نسبت اُنھوں نے کیا کہا ہے تو تم جواب میں کہو کہ ایسا فرمایا ہے۔ ان کو آرام پہنچانے اور ان کی خدمت کرنے میں جہاں تک ممکن ہو سعی کرو۔ کسی تقریب میں جانا ہو یا کسی عزیز سے ملنے جانا ہو تو اپنے خسر و شوہر سے اجازت لو۔ اور اگر وہ موجود نہ ہوں تو خوشدامن سے اجازت چاہو۔ اگر اجازت دیں تو جاؤ۔ ورنہ مت جاؤ۔ اگر کسی تقریب میں جانے کو کہیں تو جاؤ۔ گو تمھارا جی نہ چاہتا ہو۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ خدا نخواستہ وہ شخص ایسی جگہ جانے کو کہیں جہاں منہیات شرعیہ ہوں جس گھر یا مجلس میں منہیات شرعیہ ہوں وہاں جانا منع ہے۔ اگر کوئی بی بی تم سے مرتبہ اور عمر میں بڑی ہے جیسے شوہر کے بڑے بھائی کی بیوی۔ اس کے ساتھ گفتگو اور نشست و برخاست میں اس کے مرتبہ کا لحاظ رکھو۔ اور اس کے ساتھ اسی طرح شکر و حمد کہو کہ ہو کہ گویا سگی بہنیں ہیں۔ ایک بڑی اور ایک چھوٹی۔ تم اگر ایسا برتاؤ رکھو گی تو ضرور ہر طرف ثانی سے بھی ایسا ہی برتاؤ ہو گا۔ اور اگر عمر و مرتبہ میں تم سے چھوٹی ہے تو اس کے ساتھ محبت اور پیار کا برتاؤ رکھو۔ اور اس کو نہایت نرمی و ملائمت سے اچھی اچھی باتوں کی تعلیم دیتی رہو۔ اور وہ کوئی کام کرے تو تم خود مدد دے کہ وہ کام کرادو۔ اسی طرح شوہر کی بہن بھانجی وغیرہا کے ساتھ علی قدر المراتب سلوک اور مدارات سے پیش آؤ۔ مگر اس میں حد اعتدال کو ضرور ملحوظ رکھو۔ کیونکہ حد اعتدال سے زیادہ مدارات میں نہایت مشکل ہے۔ اپنے گھر میں بیبیوں کے ساتھ جب بیٹھو یا کسی دوسرے گھر کسی تقریب میں عورتوں میں شامل ہو تو کسی کی نسبت پس پشت ایسی بات مت کہو کہ اگر وہ سننے تو بُرا مانے۔ اسی کو غیبت کہتے ہیں۔ غیبت کرنے کا سخت گناہ ہے اس کی نسبت اول بھی ہم نے روزے کے بیان میں ذکر کیا ہے اور اب یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ بعض آدمی کہا کرتے ہیں ہم کوئی جھوٹ بات نہیں کہتے۔ یہ بات تو فلاں شخص میں موجود ہے۔ یاد رکھو یہ نفس کا ایک مکر ہے۔ غیبت کے لئے یہ ضرور نہیں ہے کہ جو عیب کسی کا بیان کیا جاوے وہ اُس میں نہ ہو بلکہ کسی کے واقعی عیب کا بیان کرنا غیبت ہے اور اگر وہ عیب اس شخص میں نہیں ہے تو دو چند گناہ ہوتا ہے تمہارے اور غیبت کا۔ گھر میں جو بچے ہیں خواہ وہ تمھارے خسر کی اولاد ہوں یا ایسے قریب رشتہ داروں کے جو اس گھر میں رہتے ہیں اُن کے ساتھ نہایت شفقت و مہربانی سے پیش آؤ۔ حدیث تشریف میں آیا ہے کہ جو شخص بڑوں کا ادب کرے اور چھوٹوں پر رحم نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ ہمارے حضور اقدس رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو بچوں

جواب میں
شرع میں
منع کردی
گئی ہیں ۱۲
عن
ابن ہریرہ
ان رسول اللہ
صلی اللہ
علیہ وسلم
قال تدرک
ما الغیبة
قالوا اللہ
وسوہلہم
قال ذکرک
اخاک بما
یکرہ قالوا
افرایت
ان کان فی
اخی ما قول
قال لا تکان
فیہ ما قول
فقد اخطیت
وان لم یکن
فیہ ما قول
فقد بہت
رداہ وسلم
وفی روایۃ
اذا قلت
لاخیک ما
فیہ فقد
اخطیت واذا
قلت لایس
فیہ فقد بہت
مشکوٰۃ ص ۲۴۰

له عن ام تيس بنت
محسن انها اتت بابن لها
صغير لم يأكل الطعام
الى رسول الله صلى الله
عليه وسلم فاجلسه رسول الله
صلى الله عليه وسلم في حجره
فقال على ثوب الحديث
متفق عليه ١٢ مشكوة

٥٢
 سلم عن عبد الله بن
 عامر قال سمعتُ رسول الله صلى الله عليه
 وسلم قاعدًا في بيتنا فقال
 يا تعال اعطيك فقال
 لها رسول الله صلى الله
 عليه وسلم امدت ان تعطيه
 قالت امدت ان اعطيه
 ثم قال لها رسول الله
 صلى الله عليه وسلم انا انك
 لو لم تعطيني ما كتبت
 عليك كذبة رواه ابو داود
 والبيهقي في مشايخي
 ١٢ مشكاة ١٦٢

عن محمد بن زیاد
قال سمعت ابا هريرة
يحدث عن النبي صلى الله
عليه وسلم قال اذا اتى
احدكم خادم لطعامه
فليقبله معه اولينا والآخر
اوليقتين او اكلته او كئتين
فانه ولي عمره وداخه ۱۲
مسند دارمی ۲۶۵
۱۵۰ اثبات کے معنی ہیں

۱۷۰ ایثار کے معنی ہیں

کے ساتھ بہت محبت تھی۔ حتیٰ کہ ایک مرتبہ ایک بچے نے آپ کی گود میں پیشاب بھی کر دیا تھا۔ بعض عورتیں جن کو بچوں سے محبت ہوتی ہے بچے کو اس بہانے سے بلاتی ہیں اور تمھیں ہم ایک چیز دیں۔ حالانکہ کوئی چیز دینے کا قصد نہیں ہوتا۔ صرف بلانا مقصود ہوتا ہے۔ لیکن ایسا کہنا ایک قسم کا جھوٹ بولنا ہوتا ہے۔ پسامت کرو۔ ایک بی بی نے ایک مرتبہ حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بچے کو کچھ دینے کو کہہ کر بلایا۔ مگر اس نے خالی ہتھ کیا نہ تھا بلکہ کوئی چیز اس کو دی بھی۔ آپ نے فرمایا اگر تو اس کو یہ نہ دیتی تو جھوٹ ہو جاتا۔ گھر میں اگر خادمہ ہے تو اس سے فوق طاقت کام نہ لو۔ اگر کوئی کام اس پر بھاری ہو تو خود بھی اس کی مدد کر دینی چاہئے۔ اس سے دشمنی اور سخت کلامی سے پیش نہ آؤ۔ وہ بیمار ہو یا اُسے کوئی تکلیف ہو تو اس میں اس کی پوری ہمدردی کرو جیسا کہ تم نے اپنی والدہ کا برتاؤ خادمہ عورتوں کے ساتھ دیکھا ہے کہ اگر کبھی خادمہ کے سر میں درد اور دھبی ہوا ہے تو خود اس کا کام کر لیا ہے۔ اور ایسی حالت میں اُسے تکلیف نہیں دی۔ ہاں یہ بھی نہ ہونا چاہئے کہ خادمہ بالکل آرام طلب اور کام چور ہو جائے۔ ایسا کر دینا گویا خادمہ کے حق میں دشمنی ہے کہ پھر وہ جہاں جاوے گی آقا کی موردِ عتاب رہے گی۔ کوئی اچھی تحفہ چیز کھانے پینے کی آوے تو اس میں سے اتنی کو بھی کسی قدر دینی چاہئے۔ تم نے یہ برتاؤ بھی اپنی والدہ کا دیکھا ہے کہ گو کتنی ہی قلیل چیز ہو مگر اس میں بھی وہ خادمہ کا حصہ ضرور لگاتی ہیں۔ ہیں اس سے کمال مستر ہوتی ہے کہ ایثار کی صفت تم میں فطرۃ ہے۔ اس صفت میں اللہ تعالیٰ اور ترقی دے اپنے شوہر اور سب گھر کی بیبیوں کے ساتھ یہ برتاؤ رکھو۔ گھر میں جو عورتیں اور باہر مرد مہمان ہوں ان کی مہمانداری حسب مرضی شوہر بہت کشادہ دلی اور ایثار سے کرنی چاہئے۔ مہمان کی خاطر اپنے معمولی کھانے کی نسبت تکلف بھی جائز ہے جو حدِ اسراف تک نہ پہنچے۔ اگر مہمان کوئی متقی خدا کے بندوں میں سے ہو تو اس کی مہمانی کو موجبِ خیر و برکت سمجھنا چاہئے۔ اور یوں تو کسی مہمان سے بھی ملنا تنگ نہ ہونا چاہئے۔ ہمارے حضور انور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کافر کو بھی مہمان کیا ہے۔ مہمان کی مدارات اور اس کے ٹھہرانے میں التجا کرنے کا مضائقہ نہیں ہے۔ مگر نہ اس قدر اصرار کہ مہمان کے لئے موجبِ اضرار ہو یہ بہت بُری بات ہے کہ مہمان کو خاص کوئی ضرورت درپیش ہے اور وہ

مکمل چیز کے حصول میں دوسروں کو اپنے نفس سے مقدم سمجھنا۔ اگرچہ کو اس چیز کی زیادہ ضرورت ہو تو اس حالت میں اپنے نفس پر دوسروں کو مقدم سمجھنا ایثار کا بہت اعلیٰ مرتبہ ہے۔ ایسی ہی لوگوں کی تعریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ویثرون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصة یعنی اپنے نفس پر دوسروں کو مقدم رکھتے ہیں اگرچہ خود ان کو شدت کی حاجت کیوں نہ ہو) یہ احادیث صحابہ کرام کے بارے میں ہے ۱۲ (عن ابی ہریرۃ) اصناف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیما کافراً فامرہ لبشاة فشرب حلا بہا ثم اُمخری فشرب حلا بہا حتی شرب حلا ب سبع شاة ثم اذ اصبح فاسلم فامرہ صلی اللہ علیہ وسلم لبشاة فشرب حلا بہا ثم اُمخری فلم یتہا فقال صلی اللہ علیہ وسلم ان المؤمنین یشرب فی معارف واحدوا کافری یشرب

عربی سب سے اعمار الشیخین والموطار والسنن والجمیع الفوائد ۲۹۴ فون طاقات۔ یعنی طاقیت سے زیادہ ۱۲ آقا یعنی ایک ۱۲ عتبات یعنی غصہ، فضلی ۱۲
کمال مسرت۔ یعنی یوری خوشی ۱۲ کشادہ دلی۔ یعنی دل کھول کر ۱۱۲ سرفہ یعنی خارج فضو و غریب ۱۲ اضرار نقصان تکلیف ۱۲

من گھڑکی نوکر نیاں اور ماما میاں۔

هفتاد و پنج و یک

اس کی وجہ سے رخصت ہونا چاہتا ہے مگر میزبان صاحب ہیں کہ اصرار کر رہے ہیں اور خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دے رہے ہیں۔ یہ خود اچھی بات نہیں ہے جس میں مہمان کا دل تنگ ہو۔ اور اس کا حرج بھی ہو۔ ہمارے حضرت مولانا رشید احمد صاحب قدس سرہ ایسے اصرار کو ہرگز پسند نہ فرماتے تھے۔ مہمان کے ساتھ جو ملا رات کی جاوے اُس کو ہرگز اپنی طرف سے احسان مت سمجھو بلکہ اس نے تم پر احسان کیا کہ اپنا مقسوم رزق تمہارے یہاں کھایا اور تم کو ثواب میں داخل کیا۔

روزی خودی خور دازخوان تو

شکر بجا آر کہ مہمان تو

اسی طرح اگر کسی کے ساتھ سلوک کرو تو اس پر احسان مت دھرو۔ قرآن شریفؑ سے ثابت ہے کہ احسان دھرنے سے سلوک کرنے کا ثواب باطل ہو جاتا ہے۔ پس یہ خالص اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لئے ہونا چاہئے۔

انتظام خانہ داری۔ بعد حسن معاشرت مردان خانہ کے جس کا اوپر ذکر ہوا گھر کی بہبودی اور اسکی رونق کے لئے ایک نہایت ضروری چیز ہے۔ انتظام خانہ داری اگر عمدہ طور سے ہے تو باوجود قلت معاش کے بھی گھر پر رونق معلوم ہوتی ہے۔ اور اس گھر پر ناداری معلوم نہیں ہوتی۔ اور اگر یہ انتظام درست نہیں ہے تو باوجود دولت مندی کے بھی گھر پر نکبت اور نحوست برستی ہے۔ ہم نے بچشم خود بعض دولت مند گھروں کو دیکھا ہے کہ انتظام خانہ داری کا مستورات میں سلیقہ نہ ہونے سے ان کے گھر کی حالت مفلسوں کے گھروں سے بدتر ہے۔ بہت بڑی بات اس میں اخراجات کا اندازہ اور ان کے مواقع کا لحاظ رکھنا ہے۔ اخراجات میں اعتدال اور ان کا حسب موقع استعمال کرنا چاہئے۔ اعتدال سے ہمارا مطلب یہ ہے کہ آمدنی کے لحاظ سے خرچ زیادہ نہ ہو اور نہ اس قدر کم کہ نجوسی کی نوبت پہنچے۔ نجوسی کرنے والوں اور حد اعتدال سے زیادہ خرچ کرنے والوں دونوں کی مذمت قرآن شریفؑ میں آئی ہے۔ مال اور پیسے کی ایسی محبت کہ آدمی پیسہ پیسہ جوڑے اور تانوں کے پھیر میں پڑا رہے۔ علاوہ شرعاً مذموم ہونے کے اس سے خود زندگی و بال جان ہو جاتی ہے۔ البتہ میانہ روی ایک ایسی چیز ہے کہ نہ تو اس سے انسان نجوس کہلاتا ہے اور نہ مسرف۔ اور نہ ضرورت کے وقت اپنی حاجت سے بند رہتا ہے۔ اخراجات کے موقع کا لحاظ خود صرف کرنے والے انسان کا کام ہے کہ وہ خیال کرے کہ کس موقع میں کس قدر خرچ کرنا چاہئے۔ اس کی نسبت جزئیات کا محفوظ کرنا دشوار ہے روزمرہ کے مصارف کا حساب اگر حسب مرضی شوہر لکھ لیا کرو اور روزہ مرہ یا ہفتہ میں ایک بار اس کو شوہر کے ملاحظہ میں پیش کر دیا کرو تو بہت کچھ موجب اطمینان ہے۔ حساب ایک ایسی عمدہ چیز ہے کہ دنیا اور دین دونوں

۱۔ معنی یہ ہوئے کہ خدا کا شکر بجا لا کر تیرا جان اپنی روزی تیرے دسترخوان سے کھاتا ہے ۲۔ یا ایہا الذین امنوا لا تبطلوا صدقاتکم بالمن والاذی ۳۔ سورہ بقرہ پارہ ثلث اربع۔ ۴۔ ان المیزانین کا نواخوان الشیاطین وکان الشیطان لرج کفورا الذی ۵۔ سورہ بنی اسرائیل پارہ ۱۵ الذین یکنزون الذہب والفضۃ ولا یمفقونہا فی سبیل اللہ فبشرہم بعن اب الیم یوم یحییٰ علیہا فی نار جہنم فتکوی باجسامہم وجنوبہم وظہورہم هذا ما کنت لافئسکم فذوقوا ما کنت تکتزون ۶۔ سورہ تور پارہ ۱۰۔ اصرار ضد ہٹ ۷۔ رضا مندی خوشی ۸۔ نکبت بمعنی بربادی ۹۔ تباہی ۱۰۔ مذمت بمعنی بُرائی م

کے لئے کارآمد ہے۔ غلہ وغیرہ اجناس جو گھر میں آویں اس کو تول لیا کرو۔ اور اسی طرح روپے پیسے کا شمار کر لیا کرو۔ اور اگر کسی کو قرض دینے یا کسی سے لینے کا اتفاق ہو تو اس کو بھی لکھ لیا کرو۔ اور اس کے واپس آنے پر بھی۔ اسی طرح دھوئی کے یہاں جو کپڑے دیئے جاویں وہ بھی بغیر کھسے نہ دیئے جاویں۔ اور زیادہ تر خوبی کی بات تو یہ ہے کہ جو کچھ تمہارے پاس پارچہ وغیرہ نقد زیور ہو سب لکھا رہے کہ یہ بہت کارآمد ہے۔ منجملہ انتظام خانہ داری کے اثاث البیت کی ترتیب ہے کہ جو چیز جہاں رکھنے کی ہے اس کو اسی جگہ رکھنا مناسب ہے۔ فرش، پلنگ، چوکی وغیرہ وغیرہ سب اپنی اپنی جگہ پر رکھے جاویں۔ اور جس چیز کے نکالنے کی ضرورت ہو تو بعد رفع ضرورت اس کو اسی جگہ رکھنا لازم ہے۔ اسی طرح تمام ظروف روزمرہ کے استعمال کے اور دیگر روزمرہ کے کام کی چیزوں کا خیال رکھو۔ ایسا نہ ہونا چاہئے کہ بوٹے ایک طرف کو لٹڑکتے پھرتے ہیں، رکابیاں کہیں پڑی ہیں، دیگجیاں دھوئی بے دھوئی ہیں کہ مکھیاں بھونکتی ہیں، گھڑے الگ کھلے پڑے ہیں کہ توے ان میں پانی پیٹے اور بیٹ کرتے ہیں۔ کپڑوں کو ہمیشہ تہ کر کے رکھو۔ ایسا نہ ہو کہ ادھر ادھر پھرتے پھریں۔ اگر اونی کپڑے ہیں یا ریشمی۔ تو ان کی ہمیشہ خبر گیری کرنی چاہئے۔ خاص کر موسم برسات میں بہت خیال رکھو کہ ان کو گرم یعنی کیڑا لگ جاتا ہے۔ اگرچہ انتظامی قوت انسان میں فطرتی ہے۔ لیکن کوشش اور سعی کو بھی بہت کچھ دخل ہے۔ گھر میں جو بی بی لیاقت والی اور صاحب سلیقہ ہو ہمیشہ اس سے انتظام خانہ داری سیکھتی رہو۔ اور بنور اس کے انتظام کو دیکھتی رہو۔ اور پھر اس کی پیروی کرو۔

آب ہم ان چند کلمات کو ختم کرتے ہیں اور مکرر یہ نصیحت کرتے ہیں کہ اگر تم ان ہدایات پر عمل کرو گے تو انشاء اللہ تعالیٰ تم کو دونوں جہان میں کامیابی نصیب ہوگی۔ اور دنیا میں ایسی آرام و راحت سے رہو گی کہ گھر نمونہ جنت بن جاوے گا۔ اور یہ ہماری طرف سے تمہارے لئے تمہاری شادی نکاح کا بہترین جہیز ہے۔ اسکی تم ہفتہ میں دو تین بار دیکھ لیا کرو۔ اگر دو تین بار ممکن نہ ہو تو ایک بار ضرور بالضرور پڑھ لیا کرو۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں دین اور دنیا کی برکتیں نصیب فرماوے اور تم کو شامل کرے یہ دعا کرتے ہیں۔ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

ہم تم سے صرف یہ چاہتے ہیں کہ جب تک تمہارے والدین زندہ ہیں ان کے لئے سلامتی ایمان اور عاقبت بخیر ہونے کی دعا کیا کرو۔ اور بعد اس جہان سے ان کے رخصت ہونے کے ان کو دعائے مغفرت سے یاد رکھو۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ خَيْرُ الْخَلْقِ

لہ "اثاث البیت" کے معنی ہیں گھر کا سامان +۱۲

مُحَمَّدٌ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ۔

بندہ ناچیز

عبدالحق عفا اللہ عنہ از قصبہ پور قاضی ضلع مظفرنگر ۱۴۴۰ھ ۱۳۳۰ھ ہجری

تقریظ حضرت مولانا مولوی حافظ حاجی شہ اشرف علی صاحب تھانوی

نَوَّسَ اللَّهُ مَرَقَدًا

بعد الحمد والصلوة احقر اشرف علی تھانوی عرض کرتا ہے کہ آج میں نے یہ تقریر لطیف سعادت نصیب نہایت شوق سے پڑھی۔ حرف حرف پر انشراح بڑھتا جاتا تھا۔ سبحان اللہ سچ ہے کہ دریا کو گونے میں بھرا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا اور دُعا کے ساتھ اُمید ہے کہ لڑکیوں کو بے حد نافع ہوگی۔ میری تمنا ہے کہ اس کو مستقلاً یا کسی رسالہ کے ساتھ چھاپ کر سب گھروں میں پہنچانے کی کوشش کی جاوے گی۔
وَرَأَى اللَّهُ تَوَجُّعَ الْأُمُورِ

اشرف علی عفی عنہ۔ مقام تھانہ بھون
۳۴ صفر ۱۳۳۰ھ

حصہ ششم ہشتی زیور ضمیمہ قدیمہ جدیدہ ختم ہوا

دستور العمل تدریس اجمالی حالت حصہ ششم

(۱) اس حصہ میں شادی وغنی و دیگر امور کے متعلق رسوم مروجہ کا بیان ہے۔ (۲) اگر تیسرے حصہ کے ختم کے بعد لڑکی میں چوتھے یا پانچویں حصہ کے سمجھنے کی استعداد نہ معلوم ہو تو یہ حصہ پڑھا دیا جائے۔ (۳) اس کا خیال رکھا جائے کہ جب کسی کو ان رسموں کے کرنے میں پریشانی یا ندامت یا نقصان اٹھاتا ہوا دیکھا جائے تو فوراً لڑکی کو چٹلا دیا جائے کہ دیکھو ان رسموں میں یہ خرابی ہے۔ تاکہ اُس کو اول ہی سے ان امور سے نفرت ہو جائے (۴) اکثر لڑکیوں کی عادت ہے کہ لڑکیاں کھیلنے میں ان رسموں کو فرضی طور پر برتنا کرتی ہیں۔ اس کا بھی انسداد ضروری ہے۔ تاکہ عادت نہ ہونے پاوے اور ان کے خیال میں جمنے نہ پاوے (۵) لکھنا اگر خلاف مصلحت

نہ سمجھا جاوے

تو لڑکی سے کہا جاوے کہ اس حصہ کو بھی اول سے آخر تک لکھ جاوے تاکہ خط بھی صاف ہو اور نیز لکھنے سے مضمون بھی ذہن میں جم جاتا ہے۔ (۶) لڑکیوں کو تاکید کرو کہ ان مضامین کا آپس میں چرچا رکھیں اور ایک دوسرے سے کہتی سنتی رہا کریں تاکہ خوب یاد رہے۔ (۷) اور بھی ان پڑھ عورتیں جو محلہ میں ہوں ان کو بھی یہ باتیں سمجھا سمجھا کر بتایا کریں تاکہ ان کو بھی ہدایت ہو۔

محمد اشرف علی عفی عنہ

معجزہ نابخسورہ بلکہ سورہ مجموعہ ظائف مع مکمل اور ادب و چشت اہل بہشت مترجم بالتفسیر

آج تک ہندوستان میں ایسا وہ سورہ مجموعہ ظائف نہیں چھپا۔ جلی نہایت روشن قلم سفر اور گھر میں پڑھنے کے لئے موزوں سید اور نہایت خوش خط مترجم مولانا شاہ رفیع الدین محدث دہلوی قرآن شریف کے حصہ پر کامل تفسیر اور دوا ہر سورہ کے اعمال و فضائل اور ہر سورہ آیتوں کے تعویذات مع سند و شان نزول و ربط آیات و ہر گان نقش بند یہ دوسرے و دیکھتے و قادریہ کے محفی اعمال غرض یہ کہ یہ مثل بر مندرجہ ذیل ہے سورہ یسین۔ سورہ فتح سورہ رحمن۔ سورہ واقحہ سورہ ملک۔ سورہ مزمل۔ سورہ فجر۔ سورہ جن۔ سورہ کہف۔ سورہ قلق۔ سورہ الناس۔ سورہ بروج۔ سورہ الطارق۔ آیت الکرسی۔ یہاں تک قرآن شریف کا حصہ ختم ہے۔ اس کے بعد ہفت میکل شش قفل۔ دعائے گنج العرش۔ اسمائے حسنی (۹۹ نام خدا) اسمائے رسول کریم۔ دعائے حبیب۔ درود تاج۔ درود تہنید۔ یہ بھی سب کے سب نہایت صحیح طور پر مترجم ہیں اور درمیان میں اور نیز عاشیہ پران کے صحیح اسناد مع خواص و طریقہ عمل و کامل تفسیر با محاذہ اردو میں درج ہیں اس کے بعد جملہ بزرگان چشتیہ، قادریہ کے ناموں کا سلسلہ بزبان عربی زیر متن مترجم اور عاشیہ پر صفائی باطن کے لئے مجدد الف ثانی سرہندی کے قابل دید بیان بزبان اردو درج ہے اور تمام نازول اور ہر نماز کے بعد پڑھنے کی دعاؤں کی تفصیل اور حج و زکوٰۃ و روزہ کا بیان ہے۔ اس کے بعد درود اکبر عظیم مصنف حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے زیر متن مترجم اور عاشیہ پر آپ کی کامل سوانح عمری اور فضائل منبر کتابوں کے حوالہ سے بزبان اردو درج ہے۔ قیمت مجلد اعلیٰ کاغذ دو روپے، علاوہ محصول ڈاک۔

نسخہ صحیحہ دلائل الخیرات مع حزب البحر و قصیدہ بردہ مترجم بالتفسیر

آج تک ہندوستان بھر میں ایسی دلائل الخیرات تیار نہیں ہوئی نہایت صحیح قابل قدر جلی قلم بے حد اور نہایت خوش خط زیر متن پاکیزہ اردو ترجمہ از حضرت مولانا ابو الحسن نقشبندی کے گنج مراد آبادی اور عاشیہ پر پاکیزہ اردو میں اظہار برکات کے لئے مندرجہ ذیل کتب کے خوالہ سے زر کثیر خرچ کر کے کامل تفسیر چڑھائی گئی ہے جو قابل دید ہو بخاری مسلم۔ نسائی۔ ترمذی۔ کشاف۔ احیاء العلوم۔ شفاۃ قاضی عیاض۔ تفسیر روح البیان۔ اتفاق۔ مطالع المسرات۔ قاسمی۔ زرقانی۔ ناصری۔ ابن خلکان۔ قسطلانی۔ اشعۃ اللغات۔ درج ثبوت۔ اور خود مصنف کا عاشیہ مشکوٰۃ شامی۔ سبع سنابل وغیرہ وغیرہ نازول ہیں چھپی ہوئی۔ خوبی یہ کہ اس کا متن روایت حضرت سید علی حریری مدنی رحمہ اللہ کے مطابق ہے جو اس وقت ممالک اسلامیہ مکہ مکرمہ۔ مدینہ منورہ۔ مصر۔ افریقہ اور ہندوستان میں رائج ہو اور جس جگہ اس روایت کے خلاف حضرت سید محمد مغربی کی روایت ہو وہ عاشیہ پر درج ہو مصر قسطنطنیہ اور ہندوستان کے مطبوعات و نسخہ خانہ سے مقابلہ کر کے اس کی صحت میں غایت درجہ کوشش کی گئی ہے اور شروع میں مصنف دلائل الخیرات حضرت امام محمد بن سلیمان الخجندی کی کامل سوانح عمری ہو جو ایک مصری کتاب ہے نقل کی گئی ہے جس کے دیکھنے سے اس عظیم الشان انسان کی عظمت ظاہر ہو جاتی ہے۔ اخیر میں حزب البحر مترجم مع کامل تفسیر اردو مع طریقہ ورد مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی و دیگر بزرگان ہند و افریقہ مع کامل سوانح عمری مصنف سید و نہایت صحیح پھر اس کے بعد قصیدہ بردہ پاکیزہ مترجم مع کامل تفسیر و اسناد و طریقہ ورد جس کے تمام مضامین مثل نسخہ مطبوعہ مصر ابواب التہنیم کے گئے ہیں مع کامل سوانح عمری مصنف اس دلائل الخیرات میں مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کے نقشے بھی شامل ہیں۔ قیمت اعلیٰ کاغذ مجلد۔ دو روپے آٹھ انا۔ علاوہ محصول ڈاک

ہمارا پوسٹہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب۔ بالمقابل آرام باغ کراچی

شاندار سطر قرآن مجید ترجمہ مع کمال تفسیر اور

ایک ترجمہ اور اراہ خوبوں والا

حرفوں کی خوشنمائی مونی کی آب سے دو بالا گویا ایک اہر استاد کے تراشے ہوئے نگینے ہیں۔ اعلیٰ طباعت صحت میں بیکٹے روزگار۔ اسکی صحت اسرافوں کی معرفت بجاؤند اور قائم المصاحف کے مطابق ہوئی ہے۔ عربی وارد و ہر دو خط نہایت خوشخط۔ تعلق رسائر، و ظلم کی معلومات کے لئے اس کا بجنہم ایک پورا منصف مفت طلب فرمائیں۔ ہر بارہ جہاد اور نقش و نگار سے آراستہ ہریم اللہ خط بجا بنگار سے تحریر ہے۔ اسکے تمام اوقاف و روز سہا زندگی اور منشی ممتاز علی صاحب کے قائم المصاحف کے مطاب ہیں۔ اس کو ہر طرح سے بہتر بنانے میں کارخانے نے کل کوشش و زور کثیر خرچ کیا ہے جو لوگ اس میں قرآن شریف حفظ کرنا چاہتے ہیں انکی آسانی کیلئے ہر رکوع کی تمام آیات پر ہند سے دیئے گئے ہیں اس قرآن شریف کے زیر متن ترجمہ حکیم الامت، قرآن کے ظاہری و باطنی علوم کے اہر حضرت مولانا شاہ اشرف علی صاحب تھانوی کا جو تقریباً تحت لفظ ہونے کے باوجود باحواہ و نہایت سلیس، بالکل صحیح اور تمام تفاسیر و روایات کے آخری توقفہ قول کے مطابق ہے یہ ترجمہ ان تمام غلط و ضلّی سے پاک ہے جو آزاد پند صاحب کے تراجم میں موجود ہیں یہ ترجمہ تمام مسلمانوں و بالخصوص مولیٰ علیہم السلام سے بید مقبول و قابل قدر نعمت کا اور نہایت صحت کیساتھ درج ہوا ہے یہ ان تمام غلطیوں سے بھی پاک ہے جو موجودہ زمانے کے کتب فروشوں کی جعلی کاپیاں بجاتی ہیں اور خوبی یہ کہ اس کے حاشیہ پر تمام تفاسیر مثل تفسیر کبیر، ابن جریر، درمنثور، خازن، ابن کثیر، مدارک، موضع القرآن، از شاہ عبدالقادر، ضحاہک، مسند حاکم، روح البیان، ابن مردود، ابن ابی عامر، مند بزاز، مسند امام احمد، اسباب و شان نزول، ابن جلال الدین سیوطی، تفسیر حقائق، بیان القرآن وغیرہ وغیرہ) اور تمام احادیث مثل بخاری، مسلم، ترمذی وغیرہ وغیرہ) کے غلاموں و مطالب سے ایک جامع تفسیر نہایت صحت و سند کے ساتھ ایسی عام فہم اردو میں چڑھائی گئی ہے جو آج تک نہ تو کسی قرآن پر دیکھی اور نہ کسی نے اس قدر کثیر خرچ کر چکی ہوتی کہ جس میں احکام قرآن و مسائل قرآن، قصص تاریخی واقعات، ذکرا و نین و آخرین اور قرآن کے ظاہری و باطنی اشارات اور شان نزول، ربط آیات، خواص قرآن، تلخ و مشروح کی تفصیل ہے اور جس تفسیر کا مضمون درج ہوا اسکا پورا رخا دیا گیا ہے اور ایک خاص بات یہ کہ حاشیہ پر سلسلہ تفسیر میں ہر صفحہ پر اس مضمون کی تفسیر دی گئی ہے جس کی بابت تفسیر میں بیان ہوتا ہے۔

نیز اس کے شروع میں ایک مقدمہ ہے جس کے پانچ حصے ہیں حصہ اول میں حضرت آدم علیہ السلام کے تمام پیغمبروں کی سوانح عمریاں اور ان کی امتوں کے حالات میں اسلام سے قبل عرب کی قدیم قوموں کی تاریخ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے لے کر وفات تک مفصل سوانح عمری اور ان تمام اڑائیوں کی تفصیل جو کفار عرب نے آپ کے خلاف انجام دی تھیں اور آپ کے وہ تمام خطوط و ترجمہ درج ہیں جو آپ نے اس زمانہ کے کافر بادشاہوں کے نام پر لئے دعوت اسلام روانہ فرمائے تھے حصہ دوم میں فضائل قرآن و اسرار حصہ سوم میں غنائن نقش بندہ و قدوریہ و ہر دوریہ اور چشمہ کے بزرگوں کے احمال قرآن و خواص اور جملہ سورتوں و آیتوں اور پورے قرآن کے تفسیر ہیں اور تعمیر خواب درج ہیں حصہ چہارم میں مضامین قرآن کی فہرست ہے جس سے ہر مضمون کی آیت اشارہ میں مل سکتی ہے حصہ پنجم میں قواعد قرآن کا بیان ہے۔

ہدایہ :- اعلیٰ سفید کاغذ، جلدہ۔ دس روپے { علاوہ محصول ڈاک
ہدایہ :- معمولی کاغذ سفید، جلدہ۔ آٹھ روپے

ہمارے پورا پتہ نور محمد۔ اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب مقابل آرام باغ فرسیر وڈ۔ کراچی

فہرست مضامین نور محمدی ہشتی زیور حصہ ہفتم مکمل مدلل

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱	اصولی انسانی زیور	۲۲	محبت کا ہر ایک کلمہ اپنی	۱۶	پست خالص رکھنے کا بیان	۲	نور محمدی کی برائی اور اس کا علاج	۱۶	نور محمدی کی برائی اور اس کا علاج
۲	دنیا و دنیا کی کا بیان	۲۵	عمر قون کا مدوں کی سی	۲۵	دکھلاؤ کہ واسطے کوئی ناکرنا	۳	آرائے انداز کو دیکھنا	۳	آرائے انداز کو دیکھنا
۳	نماز کا بیان	۳۱	وضوح اور صورت بتانا	۳۱	شان دکھلاؤ کہ کلمہ اپنی	۳	کی برائی اور اس کا علاج	۳	کی برائی اور اس کا علاج
۴	موت اور صحبت کا بیان	۳۱	کسی پر نکرنا	۳۱	برائی بات کی فیادوان	۴	نیک کام دکھانے کیلئے	۴	نیک کام دکھانے کیلئے
۵	زکوٰۃ اور خیرات کا بیان	۳۱	دعوت اور شفقت کرنا	۳۱	دین کا علم خود بخود	۵	کی برائی اور اس کا علاج	۵	کی برائی اور اس کا علاج
۶	روزے کا بیان	۳۱	اجنبی بات و دوسروں کو نہ لانا	۳۱	دین کا مسئلہ چھانا	۶	ضروری بات کے قابل بات	۶	ضروری بات کے قابل بات
۷	قرآن مجید کی تلاوت کا بیان	۳۱	برائی بات سے منع کرنا	۳۱	مسئلہ جان کر عمل نہ کرنا	۷	ایک اور ضروری کام کی بات	۷	ایک اور ضروری کام کی بات
۸	درا اور ذکر کا بیان	۳۱	مسلمان کا عجیب چھانا	۳۱	پیشاب کی احتیاط نہ کرنا	۸	توبہ اور اس کا طریقہ	۸	توبہ اور اس کا طریقہ
۹	قسم اور نیت کا بیان	۳۱	کسی کی ذلت یا تعظی پر غور نہ کرنا	۳۱	وضو اور غسل میں خوشبو لگنا	۹	خدا کو تعالیٰ کی رضا اور اس کا طریقہ	۹	خدا کو تعالیٰ کی رضا اور اس کا طریقہ
۱۰	مطلوبہ کسب و رتبہ کا سنوارنا	۳۱	کسی کو کسی گناہ پر طعن نہ کرنا	۳۱	سے پانی پیچنا	۱۰	اللہ تعالیٰ سے امید رکھنا	۱۰	اللہ تعالیٰ سے امید رکھنا
۱۱	پیشہ دہنے کا بیان	۳۱	چھوٹے چھوٹے گناہ نہ کرنا	۳۱	مسواک کرنا	۱۱	اور اس کا طریقہ	۱۱	اور اس کا طریقہ
۱۲	نکاح کا بیان	۳۱	مال باپ کو خوش رکھنا	۳۱	خوش مزاجی کا بیان	۱۲	صلو اور اس کا طریقہ	۱۲	صلو اور اس کا طریقہ
۱۳	کسی کو تکلیف دہنے کا بیان	۳۱	زشتی داریوں کو بدسلوکی کرنا	۳۱	عمر قون کا نماز پڑھنے کا بیان	۱۳	خدا کو تعالیٰ پر محبت رکھنا	۱۳	خدا کو تعالیٰ پر محبت رکھنا
۱۴	عزت و عزت کا سنوارنا	۳۱	بلے باپ کی بچوں کی پرورش کرنا	۳۱	نماز کی پابندی	۱۴	اور اس کا طریقہ	۱۴	اور اس کا طریقہ
۱۵	کھانے پینے کا بیان	۳۱	پروسی کو تکلیف دینا	۳۱	اول وقت نماز پڑھنا	۱۵	خدا کو تعالیٰ کی محبت کرنا اور	۱۵	خدا کو تعالیٰ کی محبت کرنا اور
۱۶	پیشہ اور واسطہ کا بیان	۳۱	مسلمان کا کام کر دینا	۳۱	نماز کو بری طرح پڑھنا	۱۶	اس کا طریقہ	۱۶	اس کا طریقہ
۱۷	ریاضی اور علاج کا بیان	۳۱	شرم اور بے شرمی	۳۱	نماز کو بری طرح پڑھنا	۱۷	خدا کو تعالیٰ کے حکم پر ماضی	۱۷	خدا کو تعالیٰ کے حکم پر ماضی
۱۸	غواب دیکھنے کا بیان	۳۱	خوش خلقی اور بد خلقی	۳۱	نماز کو بری طرح پڑھنا	۱۸	رہنا اور اس کا طریقہ	۱۸	رہنا اور اس کا طریقہ
۱۹	سلام کرنے کا بیان	۳۱	نہی اور دیکھنا	۳۱	نماز کو بری طرح پڑھنا	۱۹	صدقہ کی برائی اور اس کا طریقہ	۱۹	صدقہ کی برائی اور اس کا طریقہ
۲۰	پیشہ لینے پلنے کا بیان	۳۱	کسی کے گھر میں جھانکنا	۳۱	قرض دے دینا	۲۰	مراقبہ اور اس کا طریقہ	۲۰	مراقبہ اور اس کا طریقہ
۲۱	سب میں ملکر بیٹھنے کا بیان	۳۱	لکھنوی لینا یا باتیں کرنا اور اہل	۳۱	غریب قرضدار کو مہلت دینا	۲۱	قرآن شریف پڑھنے کی	۲۱	قرآن شریف پڑھنے کی
۲۲	زبان کے بچانے کا بیان	۳۱	کے پاس جاگھٹنا	۳۱	قرآن مجید پڑھنا	۲۲	لگانے کا طریقہ	۲۲	لگانے کا طریقہ
۲۳	متفقہ باتوں کا بیان	۳۱	تھکنا	۳۱	اپنی زبان باندھ کر کرنا	۲۳	نماز میں لنگانے کا طریقہ	۲۳	نماز میں لنگانے کا طریقہ
۲۴	دن کا سنوارنا	۳۱	بول چھوڑنا	۳۱	حرام مال کا نادمہ رکھنا اپنی	۲۴	پیری مریدی کا بیان	۲۴	پیری مریدی کا بیان
۲۵	نماز اور کھانسی حرص کی برائی	۳۱	سیکھو بے ایمان کو نہ پڑھنا	۳۱	دھوکہ کرنا	۲۵	پیری مریدی کے مطلق	۲۵	پیری مریدی کے مطلق
۲۶	اور اس کا علاج	۳۱	کسی مسلمان کو ڈر دینا	۳۱	قرض لینا	۲۶	بعض باتوں کی تعلیم	۲۶	بعض باتوں کی تعلیم
۲۷	زیادہ بولنے کی حرص کی برائی	۳۱	مسلمان کا عزت قبول کر لینا	۳۱	مقدور ہوتے ہوئے کسی کا	۲۷	مرید کو کلمہ پڑھانے کی طرح	۲۷	مرید کو کلمہ پڑھانے کی طرح
۲۸	اور اس کا علاج	۳۱	چوٹی کھانا	۳۱	حق ماننا	۲۸	رات دن ہونا چاہئے	۲۸	رات دن ہونا چاہئے
۲۹	منہ کی برائی اور اس کا علاج	۳۱	نجاست کرنا	۳۱	سو لینا دینا	۲۹	سوال دینے سے ملنے کی حد و پابندی	۲۹	سوال دینے سے ملنے کی حد و پابندی
۳۰	حسد کی برائی اور اس کا علاج	۳۱	کسی پریشان نگاہ نہ کرنا	۳۱	کسی کی نرمی و دیا لینا	۳۰	سے بعض نیکے صوفی و ثواب	۳۰	سے بعض نیکے صوفی و ثواب
۳۱	نیاز اور مال کی محبت کی	۳۱	اپنے آپ کو سب سے کچھ جتنا	۳۱	مزدوری کا کافور دیدینا	۳۱	ادب کی باتوں کے خدا کا بیان	۳۱	ادب کی باتوں کے خدا کا بیان
۳۲	برائی اور اس کا علاج	۳۱	اپنے آپ کو اور حق نہ بھجنا	۳۱	اولاد کا مہر ماننا	۳۲	سکھنے کی غیبت برائیوں	۳۲	سکھنے کی غیبت برائیوں
۳۳	کسی کی برائی اور اس کا علاج	۳۱	حق بولنا اور محبت بولنا	۳۱	غیر برائیوں کی حد و پابندی	۳۳	سے نفرت ہونا	۳۳	سے نفرت ہونا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نظم

اصلی انسانی زیور

ایک لڑکی نے یہ پوچھا اپنی اماں جان سے
کون سے زیور ہیں اچھے یہ جتنا دیکھتے مجھے
تاکہ اچھے اور بُرے میں مجھ کو بھی ہوا متباز
یوں کہا ماں نے محبت سے کہ اے بیٹی میری
سیم وزر کے زیور کن لوگ کہتے ہیں بھلا
سو نے چاندی کی چمک بس دیکھنے کی بات ہے
تم کو لازم ہے کرو مر غوب ایسے زیورات
سر پہ چھو عمر عقل کا رکھنا تم اے بیٹی مدام
بالیاں ہوں کان میں اے جان گوش نہیں کی
اور آویز بڑے نصابیوں کہ دل آویز ہوں
کان کے پتے تو یا کرتے ہیں کانوں کو عذاب
اور زیور گر تھکے کے کچے تھکے درکار ہوں
قوت بازو کا حاصل بخٹھ کو بازو بند ہو
ہیں جو سب بازو کے زیور سب کے سب بیگانہ ہیں
ہاتھ کے زیور سے پیاری دستکاری خوب ہے
کیا کرو گی اے میری جان زیورِ خلخال کو
سب سے اچھا پاؤں کا زیور یہ ہے نورِ بصر!

آپ زیور کی کریں تعریف مجھ انجان سے
اور جو بدزیب ہیں وہ بھی بتا دیجئے مجھے
اور مجھ پر آپ کی برکت سے ٹھہل جائے یہ راز
گوش دل سے بات سن لوزیور دل کی قم ذری
پیر نہ میری جان ہونا تم کبھی ان پر فدا
چار دن کی چاندی اور پچھلاند میری رات ہے
بین و دنیا کی بھلائی جس سے ایجان آئے بات
چلتے ہیں جسکے ذریعہ سے ہی سب انسان کے کام
اور نصیحت لاکھ تیرے جھوکوں میں ہو بھری
گر کرے ان پر عمل تیرے نصیب تیز ہوں
کان میں رکھو نصیحت دیں جو آوازیں کت تاب
نیکیاں پیاری میری تیرے گلے کا ہار ہوں
کامیابی سے سدا تو خرم و خور سند ہو
ہمتیں بازو کی اے بیٹی تری ذکر کار ہیں
دستکاری وہ ہنر جو سب کو جو مر غوب ہے
پھینک دینا چاہئے بیٹی بس اس جنجال کو
تم رہو ثابِت قدم ہر وقت راہِ نیک پر

سیم وزر کا پاؤں میں زیور نہ ہو تو ڈر نہیں

راستی سے پاؤں پھسلے گر نہ میری جاں کہیں

نور محمدی بہشتی زیور کا ساتواں حصہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

آداب اور اخلاق اور ثواب اور عذاب کے بیان میں

عبادتوں کا سنوارنا

وضو اور پاکی کا بیان

عمل وضو اچھی طرح کرو، گو کسی وقت نفس کو ناگوار ہو عمل تازہ وضو کا زیادہ ثواب ہے عمل پاتحانہ پیشاب کے وقت قبلہ کی طرف نہ منہ کرو و ہمیشہ کمر عمل پیشاب کی پیمیتوں سے بچو اس میں بے احتیاطی کرنے سے فتنہ کا عذاب ہوتا ہے۔ عمل کسی سوراخ میں پیشاب مت کرو شاید اسمیں سے کوئی سانپ پھو وغیرہ نکل آئے عمل سترہاں غسل کرنا ہو وہاں پیشاب مت کر عمل پیشاب پاخانہ کے وقت باتیں مت کرو عمل جب سو کر اٹھو جب تک ہاتھ بھی طرح نہ دھو لو پانی کے اندر نہ ڈالو عمل جو پانی دھوپ سے گرم ہو گیا ہوا سکومت بر تو اس سے برص کی بیماری کا اندیشہ ہے جس میں بدن پر سفید سفید راع ہو جاتے ہیں۔

نماز کا بیان

۲

عمل نماز اچھے وقت پر پڑھو رکوع سجدہ اچھی طرح کرو جب لگا کر پڑھو عمل جب بچہ سات برس کا ہو جائے اس کو نماز کی تاکید کرو جب دس برس کا ہو جائے تو مار کر نماز پڑھو اور عمل ایسے کپڑے یا ایسی جگہ میں نماز پڑھنا اچھا نہیں کہ اس کی پھول پتی میں دھیان لگ جائے عمل نمازی کے آگے کوئی آٹھ ہونا چاہیے اگر کچھ نہ ہو ایک کٹڑی کھڑی کر لو یا کوئی پونجی چیز کہ لو۔ اور اس چیز کو دائیں یا بائیں ابرو کے مقابل رکھو عمل قرآن پڑھکر بہتر ہے کہ اس جگہ سے ہٹ کر سنت نفل پڑھو عمل نماز میں ادھر ادھر مت دیکھو۔ اوپر نگاہ مت اٹھاؤ جہاں تک ہو سکے جانی کو روکو عمل جب پیشاب پاخانہ کا نجاؤ ہو تو پہلے اس سے فراغت کر لو پھر نماز پڑھو عمل نفلیں اور وظیفے اتنے شروع کرو جس کا نباہ ہو سکے۔

۱۵ آداب جمع

۱۶ آداب کی بعضی

۱۷ عمدہ طریقہ

۱۸ اخلاق جمع

۱۹ بعض کی بعضی

۲۰ عادت

۲۱ اچھا اور

۲۲ نیک بدلہ

۲۳ حکیمیت

۲۴ لکھ۔ سنوارنا

۲۵ جس طرح کی

۲۶ ضرورت ہے کہ کھانا

۲۷ کھاتے وقت کھانے کے

۲۸ آداب کا لحاظ رکھنا

۲۹ گفتگو کرتے وقت گفتگو

۳۰ کے آداب کا لحاظ

۳۱ دکھا جائے اور لوگوں

۳۲ کے جمع میں بیٹھ کر

۳۳ آداب مجلس کا پاس

۳۴ ہے اسی طرح عبادت

۳۵ میں بھی آداب ہیں اگر

۳۶ ان آداب کا لحاظ نہ

۳۷ رکھا جائے تو عبادتیں

۳۸ تو ہو جائیں گی کہ پھر پھر

۳۹ سے ادا ہوں گی اور

۴۰ جب خدا کی عبادت میں

۴۱ پھر ہون کو رکھا جائے

۴۲ کا تو آہستہ آہستہ ہی

۴۳ پھر ہوں تمام کاموں

۴۴ میں سرایت کر جائے

۴۵ گا۔

۱۱۔ ہم سب اللہ تعالیٰ کی ملک ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر ملنے ہیں ۱۲۔ ۱۳۔ زکوٰۃ کے علاوہ اور ایسے مواقع ہیں جن میں خیرات کرنا واجب ہے اور بعض مواقع پر سچے ۱۴۔ ۱۵۔ روزہ کی تین قسمیں ہیں ایک عوام کا روزہ یعنی کھانے پینے اور بھرتی سے تمام دن پرہیز کرنا دوسرا خاص کا روزہ یعنی ادھر لکھی ہوئی بین چیزوں کے علاوہ صغیر کو کھیر گناہوں سے بھی سارے دن پرہیز کرنا تیسرا بعض خواص کا روزہ یعنی سارے دن سوائے اللہ تعالیٰ کے خیال کے دل میں اور کوئی خیال ہی نہ لانا حدیث شریف میں آیا ہے کہ انصومی دانا اجزی یعنی روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی روزہ کا بدلہ دوں گا پہلی دو لو قسموں میں تواجزی کو اعلیٰ کے زبر کے ساتھ پڑھتے ہیں یعنی میں بھی بدلہ دوں گا اور روزہ کی قسمی قسم کے لئے مجزی کو اعلیٰ سے اعلیٰ کے پیش کے ساتھ جہوں پڑھا ہے جسکے معنی ہیں کہ اس کے بدلہ میں میں پرویا جاؤں ۱۲۔

موت اور مصیبت کا بیان

(۳)

عَلَّ - اگر پرانی مصیبت یاد آجائے تو - اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھ لو جیسا انواب پہلے ملا تھا ویسا ہی پھر ملے گا - عَلَّ رَجَّحْ کی کیسی ہی ملے گی بات ہو اُس پر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھ لیا کرو انواب ملے گا -

زکوٰۃ اور خیرات کا بیان

(۴)

عَلَّ - زکوٰۃ جہاں تک ہو سکے ایسے لوگوں کو دی جائے جو مانگتے نہیں، آپر و تھا سے گھروں میں بیٹھے ہیں عَلَّ خیرات میں تھوڑی چیز دینے سے مت شرمنا جو توفیق ہو دیدہ عَلَّ یوں نہ سمجھو کہ زکوٰۃ دے کر اور خیرات دینا کیا ضرور ہے ضرورت کے موقعوں پر ہمت کے موافق خیر خیرات کرتی ہو عَلَّ اپنے رشتہ داروں کو دینے سے دُہرا انواب ہے ایک خیرات کا دوسرے رشتہ دار سے احسان کرنے کا عَلَّ شریف پڑو سیدوں کا خیال رکھا کر عَلَّ شوہر کے مالی سے اتنی خیرات مت کرو کہ اس کو ناگوار ہو -

روزے کا بیان

(۵)

عَلَّ - روزے میں بھو وہ باتیں کرنا لڑنا بھڑنا بہت بُری بات ہے - اور کسی کی غیبت کرنا تو اور بھی بُرا گناہ ہے عَلَّ نفل روزہ شوہر سے اجازت لے کر رکھو جبکہ وہ گھر پر موجود ہو عَلَّ جب رمضان شریف کے دس دن رہ جائیں ذرا عبادت زیادہ کیا کرو -

قرآن مجید کی تلاوت کا بیان

(۶)

عَلَّ اگر قرآن شریف کبھی طرح نہ چلے گھر کر مت چھوڑ دو پڑھ جاؤ - ایسے شخص کو دُہرا انواب ملتا ہے عَلَّ اگر قرآن شریف پڑھا ہو اس کو بھلاؤ مت بلکہ ہمیشہ پڑھتی ہو نہیں تو بُرا گناہ ہو گا عَلَّ قرآن شریف جی لگا کر خدا سے ڈر کر پڑھا کرو -

دُعا اور ذکر کا بیان

(۷)

عَلَّ دُعا مانگنے میں ان باتوں کا خیال رکھو خوب شوق سے دُعا مانگو - گناہ کی پیر مت مانگو مگر کام ہونے میں دیر ہو جائے تو تنگ ہو کر مت چھوڑ دو قبول ہوئے کا یقین رکھو عَلَّ غصہ میں آکر بچہ مال و اولاد و جان کو مت کو سو شاید قبولیت کی گھڑی ہو - عَلَّ چہاں بیٹھ کر دنیا کی باتوں اور دُعاؤں میں لگو وہاں تھوڑا بہت اللہ رسول کا ذکر بھی ضرور کر لیا کرو نہایت وہ سب باتیں بال جان ہو جائیں گی عَلَّ استغفار بہت پڑھا کرو اس سے مشکل آسان اور روزی میں برکت ہونی

ہے علی اگر نفس کی شامت سے گناہ ہو جائے تو نو بہ میں دیر نہ لگاؤ۔ اگر پھر ہو جائے پھر جلدی
 تو بہ کر دیوں مست سوچو کہ جب تو بہ ٹوٹ جاتی ہے تو پھر ایسی تو بہ سے کیا فائدہ۔ عمل بعضی دعائیں
 خاص خاص وقت پڑھنی جاتی ہیں سوتے وقت یہ دعا پڑھو **اللھم یا سُبْحٰنَکَ اَمُوْتُ وَاَحْیَا جَاکَ**
 وقت یہ دعا پڑھو **اَللّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَاَنَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَ اَلِیْہِ الشُّعُوْرُ** صبح کو یہ دعا پڑھو
اَللّٰہُمَّ یَا اَصْبَحْنَا وَ یَا اَمْسَیْنَا وَ یَا حَیُّ وَ یَا قَیُّوْمُ وَ اَلِیْکَ الشُّعُوْرُ شام کو یہ دعا پڑھو
اَللّٰہُمَّ یَا اَمْسَیْنَا وَ یَا اَصْبَحْنَا وَ یَا حَیُّ وَ یَا قَیُّوْمُ وَ اَلِیْکَ الشُّعُوْرُ کھانا کھا کر یہ دعا پڑھو
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَ سَقَانَا وَ جَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ کَفَانَا وَ اَوَانَا بعد نماز صبح اور بعد نماز
 مغرب **اَللّٰہُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ** سات بار پڑھو اور **یَسْمُو اللّٰہُ الَّذِیْ لَا یَضُرُّہٗ مَعَ رُسُلِہٖ شَیْءٌ فِی**
الْاَرْضِ وَ لَا فِی السَّمَاءِ وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ تین بار پڑھو۔ سواری پر بیٹھ کر یہ دعا
 پڑھو **سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَ مَا کُنَّا لَہٗ مُقَرِّنِیْنَ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاقِبُوْنَ** کسی کے گھر
 کھانا کھاؤ تو کھا کر یہ بھی پڑھو **اَللّٰہُمَّ بَارِکْ لَہُمْ فِیْ مَا رَزَقْتَہُمْ وَ اَخْصِرْ لَہُمْ وَاَرْحَمْ لَہُمْ** چاند دیکھ کر یہ دعا
 پڑھو **اَللّٰہُمَّ اٰمِنٌ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَ الْاِیْمَانِ وَ السَّلَامَةِ وَ الْاِسْلَامِ** ساری و سار **اَللّٰہُمَّ**
 کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دعا پڑھو **اَللّٰہُمَّ تَعَالٰی تَمَّ کُوْاسُ مَصِیْبَتِہٖ** سے محفوظ رکھیں گے **اَلْحَمْدُ**
لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا اَبْتَلاَکَ بِہٖ وَ فَضَّلَنِیْ عَلَیْ کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا جب کوئی تم سے
 رخصت ہونے لگے اس سے اس طرح کہو **اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ دَیْنُکُمْ وَ اَمَانَتُکُمْ وَ خَوَاتِمَ اَعْمَالِکُمْ**
 دلوں کا یاد دہن کو نکاح کی مبارکی دو تو اس طرح کہو **بَارَکَ اللّٰہُ لَکُمْ وَ بَارَکَ عَلَیْکُمْ وَ جَمَعَ بَیْنَکُمَا فِی**
خَیْرٍ۔ جب کوئی مصیبت آئے تو یہ دعا پڑھا کر ویسا ہی **یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ**۔ پانچوں
 نمازوں کے بعد اور سوتے وقت یہ چہرے پڑھ لیا کرو **اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ**
اَسْتَغِیْثُ اِلَیْہِ۔ تین بار اور **لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ حْدَہٗ لَا شَرِکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ وَ هُوَ**
عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ایک بار **سُبْحَانَ اللّٰہِ** تینتیس بار اور **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** تینتیس بار اور
اللّٰہُ اَکْبَرُ چونتیس بار اور **قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ** اور **قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ** ایک ایک بار اور
اٰیۃ الکرسی ایک بار اور صبح کے وقت سورہ تیسین ایک بار اور مغرب کے بعد سورہ واقعہ ایک بار اور عشاء

اے اللہ تیرے ہی نام کے ساتھ میں مرتا ہوں اور میتا ہوں **سَلَامٌ** شکر ہے اس پروردگار کا جس نے بارے کے بعد میں زندہ کیا اور میری
 کی طرف غم کرنا مجھے **سَلَامٌ** اے اللہ تیرے ہی نام کے ساتھ میرے ہی نام کے ساتھ شام کی تم نے اور تیرے ہی نام کے ساتھ زندہ
 اے اللہ تیرے ہی نام کے ساتھ میرے ہی نام کے ساتھ میرے ہی نام کے ساتھ شام کی تم نے اور تیرے ہی نام کے ساتھ زندہ
 اے اللہ تیرے ہی نام کے ساتھ میرے ہی نام کے ساتھ میرے ہی نام کے ساتھ شام کی تم نے اور تیرے ہی نام کے ساتھ زندہ
 اے اللہ تیرے ہی نام کے ساتھ میرے ہی نام کے ساتھ میرے ہی نام کے ساتھ شام کی تم نے اور تیرے ہی نام کے ساتھ زندہ

میں خیر کے ساتھ ملاپ کے **سَلَامٌ** اے اللہ تیرے ہی نام کے ساتھ میرے ہی نام کے ساتھ شام کی تم نے اور تیرے ہی نام کے ساتھ زندہ
 اے اللہ تیرے ہی نام کے ساتھ میرے ہی نام کے ساتھ میرے ہی نام کے ساتھ شام کی تم نے اور تیرے ہی نام کے ساتھ زندہ
 اے اللہ تیرے ہی نام کے ساتھ میرے ہی نام کے ساتھ میرے ہی نام کے ساتھ شام کی تم نے اور تیرے ہی نام کے ساتھ زندہ
 اے اللہ تیرے ہی نام کے ساتھ میرے ہی نام کے ساتھ میرے ہی نام کے ساتھ شام کی تم نے اور تیرے ہی نام کے ساتھ زندہ

حزین آسمان میں نعمان
 نہیں پہنچا سکتی اور وہ مستجاب
 جانتا ہو **سَلَامٌ** پاک ہے
 دوزات جس نے ہمارے قلوب
 میں اسے کر دیا حالانکہ ہم
 اسے قلوب میں نہیں کر سکتے تھے
 اور ہم اپنے رب کی طرف لڑنے
 والے ہیں **سَلَامٌ**
سَلَامٌ لے لے انہیں جس میں
 برکت دو تو تمہیں کھانا کھائیں
 عطا کیے اور خوش دے اور
 ان پر رحم فرما **سَلَامٌ**
سَلَامٌ لے لے اللہ اس چاند کو ہم
 برکت اور ایمان بھیر رہا
 اسلام کے ساتھ ملو کر
 (اسے چاند) میرا اور تیرا
 رب اللہ **سَلَامٌ**
سَلَامٌ لیکن اس میں چہرہ ہوا
 مصیبت زدہ سے اور اگر
 افسوس ہو بلکہ آہستہ چہرہ ہو
سَلَامٌ میں اللہ کا کھانا
 کرتا ہوں جس نے مجھے
 اس مصیبت سے بچایا
 جس میں مجھے کھانا کھایا
 اور جس نے مجھے بہت
 سی مخلوق پر فضیلت
 ظاہر فرمائی **سَلَامٌ**
سَلَامٌ اللہ کو سیر دیکر رہا ہوں
 تیرے دن کو اور میری
 مہل حفاظت چیزوں کو
 اور تیرے اعمال کے انجام کو
سَلَامٌ اللہ دو دلوں کو برکت
 دے اور ہم دونوں پر برکت
 نازل کرے ساتھ ساتھ دونوں

میں خیر کے ساتھ ملاپ کے **سَلَامٌ** اے اللہ تیرے ہی نام کے ساتھ میرے ہی نام کے ساتھ شام کی تم نے اور تیرے ہی نام کے ساتھ زندہ
 اے اللہ تیرے ہی نام کے ساتھ میرے ہی نام کے ساتھ میرے ہی نام کے ساتھ شام کی تم نے اور تیرے ہی نام کے ساتھ زندہ
 اے اللہ تیرے ہی نام کے ساتھ میرے ہی نام کے ساتھ میرے ہی نام کے ساتھ شام کی تم نے اور تیرے ہی نام کے ساتھ زندہ
 اے اللہ تیرے ہی نام کے ساتھ میرے ہی نام کے ساتھ میرے ہی نام کے ساتھ شام کی تم نے اور تیرے ہی نام کے ساتھ زندہ

کے بعد سورہ طہ ایک بار اور چھ کے روز سورہ کہف ایک بار پڑھ لیا کرو۔ اور سونے وقت اَمِنْ الرَّسُولِ بھی سورت کے ختم تک پڑ لیا کرو اور قرآن شریف کی تلاوت روز کیا کرو جس قدر ہو سکے۔ اور بادرکھو کہ ان چیزوں کا پڑھنا ثواب ہے اور نہ پڑھے تو بھی گناہ نہیں۔

۸ قسم اور منت کا بیان

عمل اللہ کے سوا کسی اور چیز کی قسم کھاؤ جیسے اپنے بچے کی اپنی صحت کی اپنی آنکھوں کی ایسی قسم سے گناہ ہوتا ہے اور جو بھولے سے منہ سے نکل جائے فوراً کلمہ پڑھو عمل اس طرح کے بھی قسم مت کھاؤ کہ اگر میں چھوٹی ٹہوں تو بے ایمان ہو جاؤں چاہے سچی بات ہو عمل اگر غصے میں ایسی قسم کھا بیٹھو جس کا پورا کرنا گناہ ہو تو اس کو توڑ دو اور کفارہ ادا کر دو جیسے یہ قسم کھائی کہ باپ یا مال سے نہ بولوں گی یا اور کوئی قسم اسی طرح کی کھالی۔

۹ معاملوں کا یعنی پیمانہ کا سنوارنا

لینے دینے کا بیان

معاملہ روپے پیسے کی ایسی حرص لالچ مت کرو کہ حلال و حرام کی تمیز نہ رہے۔ اور جو حلال پیسہ خدا دے اس کو اڑاؤ نہیں ہاتھ روک کر خرچ کرو۔ پس جہاں صحیح ضرورت ہو وہیں اٹھاؤ معاملہ اگر کوئی مصیبت زدہ لاچاری میں اپنی چیز بیچتا ہو تو اس کو صاحب ضرورت سمجھ کر مت دباؤ اور اس چیز کے دام مت گراؤ یا تو اس کی بھڑک رو یا مناسب داموں سے وہ چیز خرید لو۔ معاملہ اگر تمہارا فقر غنا دار غریب ہو اس کو پریشان مت کرو بلکہ اس کو جہالت و کچھ یا سارا معاف کر دو معاملہ اگر تمہارے ذمہ کسی کا قرض چاہتا ہو اور تمہارے پاس دینے کو ہے۔ اس وقت ٹالنا بڑا ظلم ہے معاشی معاملہ جہاں تک ممکن ہو کسی کا قرض مت کرو۔ اور اگر مجبوری سے لو، تو اسکے ادا کرنے کا خیال رکھو بے پروا مت بن جاؤ۔ اور اگر جس کا قرض ہے وہ تم کو کچھ کہے سے الٹ کر جواب مت دو۔ ناراض نہ ہو معاملہ تنہی میں کسی چیز اٹھا کر چھپا دینا جس میں وہ پریشان ہو بہت بُری بات ہے۔ معاملہ مزدور سے کام لے کر اس کی مزدوری دینے میں کوتاہی مت کرو۔ معاملہ قحط کے دنوں میں بھٹے لوگ اپنے پیارے بچوں کو بیچ ڈالتے ہیں۔ ان کو لوٹری عسلا م بنانا حرام ہے معاملہ اگر کھانا پکانے کو کسی کو آگ دیدی یا کھانے میں ڈالنے کو کسی کو ذرا سا نمک دیدیا تو ایسا ثواب ہے جیسے

ملاحظہ فرمائیے کہ اس میں تلاوت کرنے والا بھی قرآن کے تلاوت کرنے میں شراک جاتا ہے اس لئے کہ اگر کوئی آتش روزانہ ضرور پڑھتی چاہئیں

اور پانچواں
یا چھری ہی
طرح کوئی
اور پانچواں
جس سے
نقصان کا

اندیشہ ہو
جیسے لم
بندوبست
بخیرہ ۱۰
مثال کے
طوریہ متعلق
کیا گیا ہے
مقصود یہ
کہ کسی جانور
کے ساتھ
ایسا نہ ہو
تکڑا چاہیے

۱۲

وہ سارا کھانا اسنے دے دیا متعاملہ پانی پلانا بڑا ثواب ہے جہاں پانی کثرت سے ملتا ہے وہاں تو ایسا ثواب ہے جیسے غلام آزاد کیا اور جہاں کم ملتا ہے وہاں ایسا ثواب ہے جیسے کسی مرنے کو زندہ کر دیا متعاملہ اگر تمہارے ذمہ کسی کا لینا دینا ہو یا کسی کی امانت تمہارے پاس رکھی ہو۔ تو یا تو دو چار آدمیوں سے اس کا ذکر کر دو یا لکھو اگر رکھ لو شاید مر جاو تو تمہارے ذمہ کسی کا رہ نہ جائے

نکاح کا بیان

(۱۰)

متعاملہ اپنی اولاد کے نکاح میں زیادہ اس کا خیال رکھو کہ دیندار آدمی سے ہو۔ دولت حشمت پر زیادہ خیال مت کرو۔ خاص کر آج کل زیادہ دولت والے انگریزی پڑھنے سے ایسے بھی ہونے لگے ہیں کہ کفر کی باتیں کرتے ہیں ایسے آدمی سے نکاح ہی درست نہیں ہوتا۔ تمام عمر بدکاری کا گناہ ہوتا رہے گا متعاملہ اکثر عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ غیر عورتوں کی صورت شکل کا بیان اپنے خاوند سے کیا کرتی ہیں یہ بہت بُری بات ہے۔ اگر اس کا دل آگیا تو پھر رونی پھریں گی۔ متعاملہ اگر کسی جگہ کہیں سے شادی بیاہ کلیہ پیغام آچکا ہے اور کچھ کچھ مرضی بھی معلوم ہوتی ہے ایسی جگہ تم اپنی اولاد کے لئے پیغام مت بھیجو جہاں اگر وہ چھوڑ بیٹھے یا دوسرا آدمی جواب دیدے تب شکوہ درست ہے متعاملہ تم میاں بی بی کی تنہائی کے خاص معاملوں کا اپنی ساتھیوں سہیلیوں سے ذکر کرنا خدا کے نزدیک بہت ناپسندیدہ اکثر دواہاد و لہن اس کی پروا نہیں کرتے متعاملہ اگر نکاح کے معاملہ میں تم سے کوئی صلاح لے تو اگر اس موقع کی کوئی خرابی یا بلئی تم کو معلوم ہو تو اس کو ظاہر کر دو۔ یہ عیبت حرام نہیں۔ ہاں خواہ مخواہ کسی کو ہر امت کہو متعاملہ اگر خاوند مقدور و الا ہو اور بی بی کو ضرورت کے لائق بھی خرچ نہ دے، تو بی بی چھپا کر لے سکتی ہے بگیر فضول خرچی کرنے کو یا دنیا کی رہیں پورا کرنے کو لینا درست نہیں۔

کسی کو تکلیف دینے کا بیان

(۱۱)

متعاملہ شخص پورا حکیم نہ ہو اس کو کسی کی ایسی دوا دار و کرنا درست نہیں جس میں نقصان کا ڈر ہو اگر ایسا کیا گنہگار ہو گا۔ متعاملہ دھار والی چیز سے کسی کو ڈرانا چاہیے، ہنسی میں ہونے سے شاید ہاتھ سے نکل پڑے متعاملہ چاقو کھلا ہو کسی کے ہاتھ میں مت دو یا توبند کر کے دو یا چار پانی وغیرہ پر رکھ دو پھر آدمی ہاتھ سے اٹھالے۔ متعاملہ کتے بی کو بند رکھنا جس میں وہ جھو کا پیا سا تڑپے بڑا گناہ ہے متعاملہ کسی گنہگار کو طعنہ دینا بُری بات ہے ہاں نصیحت کے طور پر کہنا کچھ ڈر نہیں۔ متعاملہ بے خطا کسی کو گھورنا جس سے وہ ڈر جائے درست نہیں۔ دیکھو جب گھورنا تک درست نہیں تو ہنسی میں کسی کو اچانک ڈرا دینا

کتنی بُری بات ہے معاملہ اگر جانور ذبح کرنا ہو چھری خوب تیز کرو۔ بے ضرورت تکلیف نہ دو معاملہ جب سفر کرو جانور کو تکلیف نہ دو نہ بہت زیادہ اسباب الاداء نہ بہت دوڑاؤ اور جب منزل پر پہنچاؤ جانور کے گھاس دانے کا بندہ بست کرو۔

عادتوں کا سنوارنا

کھانے پینے کا بیان

(12)

اوپر بسم اللہ کر کے کھانا شروع کرو اور داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ البتہ اگر اس بزن میں کئی قسم کی چیز ہے جیسے کئی طرح کا پھل، کئی طرح کی شیرینی ہو اس وقت جس چیز کو جی چاہے جس طرف سے چاہو اٹھاؤ۔

ادب انگلیاں چاٹ لیا کرو۔ اور برتن میں اگر سالن ہو چکے تو اس کو بھی صاف کر لیا کرو۔
ادب اگر قلم ہاتھ سے چھوٹ جائے اس کو اٹھا کر صاف کر کے کھاؤ شیخی مت کرو۔ ادب خربوز
کی پھانسیں میں یا بھور و نگو کے دانے ہیں باٹھنی کی ڈیاں ہیں تلیک ایک بٹھاؤ۔ وود و ایک م
سے مت لو۔ ادب اگر کوئی چیز بدو در کھائی ہو جیسے کچا پیاز لہسن تو اگر محفل میں بیٹھنا ہو پہلے منہ
صاف کر لو کہ بد بو نہ رہے ادب روز کے خراج کے لئے آٹا چاول ناپ نول کر چکاؤ اندھا دھن مت
اٹھاؤ ادب کھانی کر اللہ تعالیٰ کا شکر کرو۔ ادب کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھو لو
ادب بہشت جلتا کھانا مت کھاؤ ادب مہمان کی خاطر کرو۔ اگر تم مہمان جاؤ تو اتنا مت ٹھیکو کہ
دوسرے کو بوجھ لگنے لگے۔ ادب کھانا مل کر کھانے سے ہرگز ہوتی ہے۔ ادب جب کھانا کھا چکو

۱۰۔ اگر قصداً ملکہ
 گزرا ہے جہاں سے انھار
 گھاسے میں طبیعت کو گرا
 بید ہوئی مگر زمین سے
 ڈھانا نشان کے خلاف
 کھلے ہو تو ایسے لقمہ کے
 سہلے حکم ہے لیکن اگر ایسی
 جگہ گریا ہے جہاں سے
 اٹھا کر گھاسے کو دل قبول
 نہیں گزرا، وہ طبیعت ماش
 قی ہے تو اُسے نکھائے
 لیکن لقمہ کو اٹھ کر ایسی جگہ
 گراں دے جہاں بے حرمتی
 نہ ہو سیکے۔ ۱۲۔
 ۱۱۔ منہ ہاتھ و حوکلہ
 ۱۲۔ ۱۲۔
 ۱۲۔ لیکن اگر کوئی ایسی
 جگہ ہے جہاں تھنڈی ہونے
 سے درازہ ہو جاتی ہے تو
 کھجور کا لینے میں کوئی حرج
 نہیں۔ ۱۳۔
 ۱۳۔ شکر ہے اللہ کا
 عینے جھکو ہے کچرا ہنایا
 ہاں کسی محنت و مشقت
 کے رحمت فرمایا۔ ۱۴۔

بہو کر پانی مت پیو۔ ادب پانی پی کر اگر دوسروں کو بھی دینا ہو تو جو تمہارے دائیں طرف ہو اس کو پہلے دو۔ اور وہ اپنے دائیں طرف والی کو دے ماسی طرح اگر کوئی اور چیز مانگتا ہو جیسے پان عطر، مٹھائی کبب کا بھی طریقہ ہے۔ ادب جس طرف سے برتن ٹوٹ رہا ہے اُدھر سے پانی مت پیو۔ ادب شروع شام کے وقت پتھوں کو باہر مت بھگنے دو اور شب کو بسم اللہ کر کے دروازے بند کر لو اور بسم اللہ کر کے برتنوں کو ڈھانک دو۔ اور چراغ سوئے وقت گل کر دو۔ اور چولہے کی آگ بجھا دو یا دبا دو۔ ادب کھانے پینے کی چیز کسی کے پاس بھیجنا ہو تو ڈھانک کو بھیجو۔

پہننے اور ڈھننے کا بیان

(۱۳)

ادب ایک جوتی پہن کر مت چلو۔ رضائی وغیرہ اس طرح مت لپیٹو کہ چلنے میں یا جلدی سے ہاتھ نکالنے میں مشکل ہو۔ ادب کپڑا دائیں طرف سے پہنا شروع کرو مثلاً دائیں آستین، دائیں پانچہ، دائیں جوتی اور بائیں طرف سے نکالو۔ ادب کپڑا پہن کر یہ دعا پڑھو گناہ معاف ہوتے ہیں۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ مِنْ عِلْمٍ نَّافِعٍ وَ رِزْقٍ وَاسِعٍ اور پورے پہنتی ہیں ان کے پاس زیادہ مت بیٹھو خواہ خواہ دنیا کی ہوس بڑھے گی، ادب چوہند لگانے کو ذلت مت سمجھو۔ ادب کپڑا نہ بہت تکلف کا پہنو اور نہ میلہ کچھلا پہنو منج کی راس نہ پہنو۔ اور صفائی رکھو۔ ادب بالوں میں تیل لگھنی کرتی رہو مگر ہر وقت اسی ڈھن میں مت لگی رہو۔ ہاتھوں میں مہندی لگاؤ۔ ادب سر متین تین سلائی دونوں آنکھوں میں لگاؤ۔ ادب گھڑ کو صاف رکھو۔

بیماری اور علاج کا بیان

(۱۴)

ادب بیمار کو کھانے پینے پر زیادہ زبردستی مت کرو۔ ادب بیماری میں بد پر تیری مت کرو۔ ادب خلاف شرع تعویذ گنڈہ، لوٹکے ہرگز استعمال مت کرو۔ ادب اگر کسی کو نظر لگ جائے جس پر شبہ ہو کہ اس کی نظر لگی ہے اس کا منہ اور دونوں ہاتھ کہنی سمیت اور دونوں ہاتھ اور دونوں نالوں اور استنجے کا موقع دھو کر پانی چھ کر کے اس شخص کے سر پر ڈال دو جس کو نظر لگی ہے انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہو جائیگی۔ ادب جن بیماریوں سے دوسروں کو نفرت ہوتی ہے جیسے خارش یا خون بکڑ جانا، ایسے بیمار کو چاہئے کہ خود سب سے الگ الگ رہے تاکہ کسی کو تکلیف نہ ہو۔

خواب دیکھنے کا بیان

(۱۵)

ادب اگر ڈراؤ ناخواب نظر آئے تو بائیں طرف تین بار تمسک کر دو۔ اور تین بار اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ مِنَ الْخَيْرِ پڑھو۔ اور کر وٹ بدل ڈالو۔ اور کسی سے ذکر مت کرو انشاء اللہ تعالیٰ کوئی نقصان نہ ہو گا۔ ادب

اگر خواب کہنا ہو ایسے شخص سے کہ جو عقلمند یا تہادار چاہنے والا ہو تاکہ تیری تعبیر نہ دے۔ ادب۔ جھوٹا خواب بنانا بڑا گناہ ہے۔

سلام کرنے کا بیان (۱۶)

ادب۔ آپس میں سلام کیا کرو اس طرح السلام علیکم اور جواب اس طرح دیا کرو علیکم السلام اور سب طریقے و اہیات ہیں۔ ادب جو پہلے سلام کرے اس کو زیادہ ثواب ملتا ہے۔ ادب جو کوئی دوسرے کا سلام لائے یوں جواب دو علیہم السلام۔ ادب اگر کئی آدمیوں میں سے ایک نے سلام کر لیا تو سب کی طرف سے ہو گیا۔ اسی طرح ساری محفل میں سے ایک نے جواب دیدیا وہ بھی سب کی طرف سے ہو گیا اضافہ جدید ہاتھ کے اشارے سے سلام کے وقت جبکہ منع ہے اگر کوئی شخص دور ہو اور تم اس کو سلام کرو یا وہ تم کو سلام کرے تو پھر ہاتھ سے کرنا جائز ہے لیکن زبان بھی سلام کا الفاظ کہنے چاہئیں مسلمانوں کے جو بچے سرکاری اسکولوں میں پڑھتے ہیں ان کو بھی انگریزی یا ہندوانہ طریق سے سلام نہ کرنا چاہئے بلکہ شرعی طریقے پر استادوں وغیرہ کو سلام کرنا چاہئے اگر استاد کافر ہو تو اس کو صرف سلام یا اللہ علیہ وسلم یا اللہ علیہ وسلم کہنا چاہئے۔ کافروں کے سلام کے الفاظ استعمال کرنے چاہئیں سب مسلمانوں کو لئے ہی ہے۔

بیٹھنے لیٹنے چلنے کا بیان (۱۷)

ادب بن ٹھن کر اترائی ہوئی مت چلو۔ ادب الٹی مت لیٹو۔ ادب۔ ایسی چھت پر مت سو جس میں آڑ نہ ہو شاید لڑھک کر گر پڑو۔ ادب۔ کچھ دھوپ میں کچھ سایہ میں مت بیٹھو۔ ادب۔ اگر تم کسی لاچاری کو باہر نکلو۔ تو ٹرک کے کنارے کنارے چلو، بیچ میں چلنا عورت کے لئے بے شرمی ہے۔

سب میں مل کر بیٹھنے کا بیان (۱۸)

ادب کسی کو اس جگہ سے اٹھا کر خود وہاں مت بیٹھو۔ ادب۔ کوئی عورت محفل سے اٹھ کر کسی کام کو گئی اور عقل سے معلوم ہو کہ ابھی پھر آئے گی۔ ایسی حالت اس جگہ کسی اور کو نہ بیٹھنا چاہئے وہ جگہ اسی کا حق ہے۔ ادب۔ اگر دو عورتیں ارادہ کر کے محفل میں پاس پاس بیٹھی ہوں تم ان کے بیچ میں جا کر مت بیٹھو البتہ اگر وہ خوشی سے بٹھالیں تو کچھ ڈر نہیں۔ ادب جو عورت تم سے ملنے آئے ہیں کو دیکھ کر ذرا اپنی جگہ کو کھسک جاؤ۔ جس میں وہ یہ جانے کہ میری قدمی۔ ادب محفل میں سردار بن کر مت بیٹھو نہاں جگہ ہو غریبوں کی طرح بیٹھ جاؤ۔ ادب جب پھینک ائے منہ پر کپڑا یا ہاتھ رکھ لو اور بہت آواز سے چھینکو۔ ادب جانی کو جہاں تک ہو سکے روکو۔ اگر نہ روکو تو منہ ٹھٹھک لو۔ ادب بہت زور سے مت ہنسو۔ ادب۔

اس میں تھارہ خیر خواہ اور بیلا بوجہ ۱۲۰ بغیر اداؤں کے فقط علیکم السلام کہنا بھی حدیث میں مذکور ہے عرض دو و قول طرح جواب دینا درست ہے۔ ۱۲۰

اپنے نزدیک بہتر سمجھتی ہو۔ ادبِ غصہ کو جہاں تک ہو سکے روکو۔ ادبِ لوگوں سے اپنا کہا سنا معاف کرالو۔ ورنہ قیامت میں بڑی مصیبت ہوگی۔ ادبِ دوسروں کو بھی نیک کام بتلاتی رہو۔ بڑی باتوں سے منع کرنی رہو۔ البتہ اگر بالکل قبول کرنے کی امید نہ ہو۔ یا اندیشہ ہو کہ یہ اندام نہ چائے گا تو خاموشی جائز ہے مگر دل سے بڑی بات کو بڑی سمجھتی لاؤ۔ اور بدون لاچارگی کے ایسے آدمیوں سے نہ ملو۔

دل کا سنوارنا

(۲۱) زیادہ کھانے کی حرص کی بڑائی اور اس کا علاج

بہت سے گناہ پیٹ کے زیادہ پالنے سے ہوتے ہیں اس میں کئی باتوں کا خیال رکھو۔ مزید رکھانے کی پابندی نہ ہو حرام روزی سے بچو حد سے زیادہ نہ بھرو بلکہ دو چار کھانے کی بھوک رکھ کر کھاؤ اس میں بہت سے فائدے ہیں ایک تو دل صاف رہتا ہے جس سے خدائے تعالیٰ کی نعمتوں کی پہچان ہوتی ہے اس خدائے تعالیٰ کی محبت پیدا ہوتی ہے۔ دوسرے دل میں رقت اور نرمی ہوتی ہے۔ جس سے دعا اور ذکر میں لذت معلوم ہوتی ہے تیسرے نفس میں بڑائی اور سرکشی نہیں ہونے پاتی چوتھے نفس کو تھوڑی سی تکلیف پہنچتی ہے اور تکلیف کو دیکھ کر خدا کا عذاب یاد آتا ہے اور اس وجہ سے نفس گناہوں سے بچتا ہے یا پانچویں گناہ کی رغبت کم ہوتی ہے چھٹے طبیعت ملکی ہوتی ہے نیند کم آتی ہے تہجد اور دوسری عبادتوں میں مستی نہیں ہوتی۔ ساتویں بھوک اور عاجزوں پر رحم آتا ہے۔ بلکہ ہر ایک کے ساتھ رحم دل پیدا ہوتی ہے۔

(۲۲) زیادہ بولنے کی حرص کی بڑائی اور اس کا علاج

نفس کو زیادہ بولنے میں بھی مزا آتا ہے۔ اور اس سے صلہ ہا گناہ میں پھنس جاتا ہے جھوٹ اور غیبت اور کو سنا کسی کو طعنہ دینا۔ اپنی بڑائی بتلانا۔ خواہ مخواہ کسی سے بھنا بکشی لگانا۔ میسروں کی خوشامد کرنا۔ ایسی ہی کرنا جس سے کسی کا دل دکھے ان سب آفتوں سے بچنا جب ہی ممکن ہے کہ زبان کو روکے اور اس کے روکنے کا طریقہ یہی ہے کہ جو بات منہ سے نکالنا ہو جی میں آئے ہی نہ کہہ ڈالے۔ بلکہ پہلے خوب سوچ لے کہ اس بات میں کسی طرح کا گناہ ہے یا ثواب ہے یا یہ کہ نہ گناہ ہے نہ ثواب ہے اگر وہ بات ایسی ہو جس میں غمور یا بہت گناہ ہو تو بالکل اپنی زبان بند کرلو۔ اگر اندر نفس نقاضا کرے تو اس کو یوں سمجھاؤ کہ اس وقت تھوڑا سا جی کو مار لینا آسان ہے اور دوزخ کا عذاب بہت سخت ہے۔ اور اگر وہ بات ثواب کی ہے تو کہہ ڈالو۔ اور اگر نہ گناہ ہے نہ ثواب ہے تو بھی مست کہو اور اگر بہت ہی دل چاہے تو تھوڑی سی کہہ کر چپ ہو جاؤ۔ ہر بات میں اسی طرح سوچا کرو

۱۲۔ پابندی نہ کرنی چاہیے۔ کسی کو کھانے کو ملنے کی وجہ سے نہیں ۱۳۔ صد ہجری میں سکندر نے یہاں مراد عدد نہیں ہے بلکہ طلب ہے کہ بہت سے ۱۴۔ غیبت بولنے کا گناہ

تھوڑے دنوں میں بڑی بات کہنے سے خود نفرت ہو جائے گی۔ اور زبان کی حفاظت کی ایک تدبیر یہ بھی ہے کہ بلا ضرورت کسی سے نہ ملو جب تنہائی ہوگی خود ہی زبان خاموش رہے گی۔

غصے کی بُرائی اور اس کا علاج

(۲۳)

غصے میں عقل ٹھنک جائے نہیں رہتی اور انجام سوچنے کا ہوش نہیں رہتا اس لئے زبان سے بھی جابجا نکل جاتا ہے اور ہاتھ سے بھی زیادتی ہو جاتی ہے اس لئے اس کو بہت روکنا چاہئے اور اس کو روکنے کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے یہ کرے کہ جس پر غصہ آیا ہے اس کو اپنے زور و برود سے فوراً ہٹا دے۔ اگر وہ نہ ہٹے خود اس جگہ سے اٹھ جائے پھر سوچے کہ جس قدر یہ شخص میرا قصور وار ہوا اس سے زیادہ میں خدائے تعالیٰ کی خطا وار ہوں اور جیسا میں چاہتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری خطا معاف کر دیں ایسے ہی مجھ کو بھی چاہئے کہ میں اہل کا قصور معاف کر دوں اور زبان سے اَعُوذُ بِاللّٰهِ کئی بار پڑھے۔ اور پانی پی لے یا وضو کر لے اس سے غصہ جاتا رہے گا پھر جب عقل ٹھکانے ہو جائے اس وقت بھی اگر اس قصور پر سزا دینا مناسب معلوم ہو۔ مثلاً سزا دینے میں اسی قصور وار کی بھلائی ہے۔ جیسے اپنی اولاد ہے اس کو سزا دینا ضرور ہے۔ اور یا سزا دینے میں دوسرے کی بھلائی ہے جیسے اس شخص نے کسی پر ظلم کیا تھا۔ اب مظلوم کی مدد کرنا اور اس کے واسطے بدلہ لینا ضرور ہے اس لئے سزا کی ضرورت ہے تو اول خوب سمجھ لے کہ اتنی خطا کی کتنی سزا ہونی چاہئے۔ جب اچھی طرح شرع کے موافق اس بات میں تسلی ہو جائے تو اسی قدر سزا دیدے چند روز اس طرح غصہ دکنے سے پھر خود بخود قابو میں آجاوے گا تیزی نہ رہے گی۔ اور کینہ بھی اسی غصہ سے پیدا ہو جاتا ہے۔ جب غصہ کی اصلاح ہو جائے گی کینہ بھی دل سے نکل جائے گا۔

حسد کی بُرائی اور اس کا علاج

(۲۴)

کسی کو کھاتا پیتا پھوٹتا عزت آبرو سے رہتا ہوا دیکھ کر دل میں جلنا اور رنج کرنا اور اس کے زوال سے خوش ہونا اس کو حسد کہتے ہیں یہ بہت بُری چیز ہے اس میں گناہ بھی ہے۔ ایسے شخص کی ساری زندگی بے نیکی میں گذرتی ہے غرض اس کی دنیا اور دین دونوں حلاوت ہیں اس لئے اس آفت سے نکلنے کی بہت کوشش کرنی چاہئے اور علاج اس کا یہ ہے کہ اول یہ سوچے کہ میرے حسد کرنے سے مجھ کو نقصان اور تکلیف ہو اس کا کیا نقصان ہے اور وہ میرا نقصان یہ ہے کہ میری نیکیاں برباد ہو رہی ہیں کیونکہ حدیث میں ہے کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا لیتی ہے۔ اور وجہ اس کی یہ ہے کہ حسد کرنے والی گویا اللہ تعالیٰ پر اعتراض کر رہی ہے کہ فلاں شخص اس نعمت کے لائق نہ تھا اس کو نعمت کیوں دی تو میں سمجھو کہ توبہ توبہ اللہ تعالیٰ کا مقابلہ کرتی ہے تو کتنا بڑا گناہ ہو گا۔ اور تکلیف ظاہری ہے کہ ہمیشہ رنج و غم میں

رہتی ہے اور جس پر حسد کیا ہے اس کا کوئی نقصان نہیں۔ کیونکہ حسد سے وہ نعمت جاتی نہ رہ سکی بلکہ اس کا یہ نفع ہے کہ اس حسد کرنے والی کی نیکیاں اس کے پاس چلی جائیں گی جب ایسی ایسی باتیں سوج چکو تو پھر یہ کرو کہ اپنے دل پر جبر کر کے جس شخص پر حسد پیدا ہوا ہے۔ زبان سے دوسروں کے روبرو اس کی تعریف اور بھلائی کرو اور یوں کہو کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس کے پاس ایسی ایسی نعمتیں ہیں اللہ تعالیٰ اس کو دینی دیں۔ اور اگر اس شخص سے ملنا ہو جائے تو اس کی تعظیم کرے اور اس کے ساتھ عاجزی پیش آئے۔ پہلے پہلے ایسے برتاؤ سے نفس کو بہت تکلیف ہوگی مگر رفتہ رفتہ آسانی ہو جائے گی اور حسد مٹا کر دعا

۲۵ دنیا اور مال کی محبت کی جبرانی اور اس کا علاج

مال کی محبت ایسی بُری چیز ہے کہ جب یہ دل میں آتی ہے تو حق تعالیٰ کی یاد اور محبت اس میں نہیں ملتی کیونکہ ایسے شخص کو تو ہر وقت یہی اُدھیڑ میں رہے گی کہ روپیہ کس طرح آئے اور کیوں کز جمع ہو۔ زیور کپڑا ایسا ہونا چاہئے اس کا سامان کس طرح کرنا چاہئے۔ اتنے برتن ہو جائیں، اتنی چیزیں بن جائیں، ایسا گھر بنانا چاہئے۔ باغ لگانا چاہئے۔ جائیداد خریدنا چاہئے۔ جب رات دن دل اسی میں رہا، پھر خدا تعالیٰ کو یاد کرنے کی فرصت کہاں ملے گی۔ ایک جبرانی اس میں یہ ہے کہ جب دل میں اس کی محبت جم جاتی ہے تو مگر خدا کے پاس جانا اس کو برا معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہ خیال آتا ہے کہ مرتے ہی یہ سارا عیش جاتا رہے گا۔ اور کبھی خاص مرتے وقت دنیا کا چھوٹنا برا معلوم ہوتا ہے اور جب اس کو معلوم ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا سے چھڑایا ہے تو تو بہ تو بہ اللہ سے دشمنی ہو جاتی ہے اور خاتمہ کفر پر ہوتا ہے۔ ایک بھائی اس میں یہ ہے کہ جب آدمی دنیا سمیٹنے کے پیچھے پڑ جاتا ہے پھر اس کو حرام حلال کا کچھ خیال نہیں رہتا۔ اپنا اور پر اپنا حق سوچتا ہے نہ جھوٹ اور دغا کی پروا ہوتی ہے بس یہی نیت رہتی ہے کہ کہیں سے آئے لے کر بھر لو اسی واسطے حدیث میں آیا ہے کہ دنیا کی محبت سارے گناہوں کی جڑ ہے جب یہ ایسی بُری چیز ہے تو ہر مسلمان کو کوشش کرنا چاہئے کہ اس بلا سے بچے اور اپنے دل سے اس دنیا کی محبت باہر کرے، سو علاج اس کا ایک تو یہ ہے کہ موت کو کثرت سے یاد کرے اور ہر وقت سوچے کہ یہ سب سامان ایک دن چھوڑنا ہے پھر اس میں جی لگانا کیا فائدہ بلکہ جس قدر زیادہ جی لگے گا اسی قدر چھوڑنے وقت حسرت ہوگی۔ دوسرے بہت سے علاقے نہ بڑھائیے یعنی بہت سے ادھیوں سے میل جول لینا دینا نہ بڑھائے ضرورت سے زیادہ سامان چیز بست مکان جائیداد جمع نہ کرے کار ہار دزگار رنجار حد سے زیادہ نہ پھیلائے ان چیزوں کو ضرورت اور آرام تک رکھے غرض سب سامان مختصر رکھے تنہا سے فضول خرچی نہ کرے کیونکہ فضول خرچی کرنے سے آمدنی کی حرص پڑھتی ہے اور اس کی حرص سے

سب خرابیاں پیدا ہوتی ہیں جو تھے موٹے کھانے پکڑے کی عادت رکھے پانچویں غریبوں میں زیادہ پیٹھے امیروں سے بہت کم ملے کیونکہ امیروں سے ملنے میں ہر چیز کی ہوس پیدا ہوتی ہے چھٹے جن بزرگوں نے دنیا چھوڑی ہے ان کے قصے حکایتیں دیکھا گئے۔ ساتویں جس چیز سے دل کو زیادہ لگاؤ ہو اس کو خیرات کر دے پانچ ڈالے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ان تہ پیروں سے دنیا کی محبت دل سے نکل جاوے گی۔ اور دل میں جو درد و دور کی امنگیں پیدا ہوتی ہیں کہ یوں جمع کریں، یوں سامان خریدیں، یوں اولاد کے لئے مکاں اور گاؤں چھوڑ جاویں جب دنیا کی محبت جاتی رہے گی یہ امنگیں خود دفع ہو جائیں گی۔

کنجوسی کی بُرائی اور اس کا علاج

(۲۶)

بہت سے حق جن کا ادا کرنا فرض اور واجب ہے جیسے زکوٰۃ قربانی کسی محتاج کی مدد کرنا، اپنے غریب و محتاج واروں کے ساتھ سلوک کرنا کنجوسی میں یہ حق ادا نہیں ہوتے۔ اس کا گناہ ہوتا ہے یہ تو دین کا نقصان ہے اور کنجوس آدمی سب کی تنگیاں میں ذلیل و بے قدر رہتا ہے یہ دنیا کا نقصان ہے اس سے زیادہ کیا بُرائی ہوگی۔ علاج اس کا ایک تو یہ ہے کہ مال اور دنیا کی محبت دل سے نکالے۔ جب اس کی عجبّت نہ رہے گی کنجوسی کسی طرح ہو ہی نہیں سکتی۔ دوسرا علاج یہ ہے کہ جو چیز اپنی ضرورت سے زیادہ ہو، اپنی طبیعت پر زور ڈال کر اس کو کسی کو دے ڈالا کرے۔ اگرچہ نفس کو تکلیف ہو مگر بہت کر کے اس تکلیف کو سہارا لے جب تک کہ کنجوسی کا اثر بالکل دل سے نہ نکل جائے یوں ہی کیا کرے۔

نام اور تعریف چاہنے کی بُرائی اور اس کا علاج

(۲۷)

جب آدمی کے دل میں اس کی خواہش ہوتی ہے تو دوسرے شخص کے نام اور تعریف سے جلتا ہے اور حسد کرنا ہے اس کی بُرائی اوپر سن چکی ہو اور دوسرے شخص کی بُرائی اور ذلت سن کر جی خوش ہوتا ہے یہ بھی بُرے گناہ کی بات ہے کہ آدمی دوسرے کا جوا چاہے۔ اور اس میں یہ بھی بُرائی ہے کہ کبھی نا جان کر طریقوں سے نام پیدا کیا جاتا ہے مثلاً نام کے واسطے شادی وغیرہ میں خوب مال اڑایا۔ فضول خرچی کی اور وہ مال بھی رشوت سے جمع کیا کبھی سودی قرض لیا اور یہ سارے گناہ اس نام کی بدولت ہوئے اور دنیا کا نقصان سمیٹیں یہ ہے کہ ایسے شخص کے دشمن اور خاسد بہت ہوتے ہیں اور ہمیشہ اس کو ذلیل اور بدنام کرے اور اس کو نقصان اور تکلیف پہنچانے کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔ علاج اس کا ایک تو یہ ہے یوں سوچے کہ جن لوگوں کی نگاہ میں ناموری اور تعریف ہوگی نہ وہ رہیں گے نہ میں رہوں گی تھوڑے دنوں کے بعد کوئی پوچھے گا بھی نہیں پھر ایسی بے بنیاد چیز پر خوش ہونا نادانانہ کی بات ہے، دوسرا علاج یہ ہے کہ کوئی ایسا کام کرے جو شرع کے توہافات نہ ہو مگر یہ لوگوں کی نظر میں ذلیل اور بدنام ہو جائے۔ مثلاً گھر کی کچی ہوئی لباسی روٹیاں غریبوں

نام
چاہنا
یعنی
جھٹلانا
کرنا

کے ہاتھ کستی بیچنے لگے اس سے خوب رضوائی ہو گئی۔

(۲۸) غرور اور شیخی کی بُرائی اور اس کا علاج

غرور اور شیخی اس کو کہتے ہیں کہ آدمی اپنے آپ کو علم میں یا عبادت میں یا تدبیری میں یا حسبِ نسب میں یا مال اور سامان میں یا عزت آبر میں یا عقل میں یا اور کسی بات میں اوروں سے بڑا سمجھے اور دوسروں کو اپنے سے کم اور حقیر جانے یہ بڑا گناہ ہے حدیث میں ہے کہ جس کو دل میں بڑائی کو دوانے کی برائیت ہو گا وہ جنت میں نہ جائے گا اور دنیا میں بھی لوگ ایسے آدمی سے دل میں نفرت کرتے ہیں اور اس کے دشمن ہوتے ہیں اگرچہ ڈر کے مارے ظاہر میں آؤ بھگت کرتے ہیں اور اس میں یہ بھی بُرائی ہے کہ ایسا شخص کسی کی نصیحت کو نہیں مانتا حق بات کو کسی کے کہنے سے قبول نہیں کرتا بلکہ بُرا مانتا ہے اور اس نصیحت کرنے والے کو تکلیف پہنچانا چاہتا ہے علاج اس کا یہ ہے کہ اپنی حقیقت میں غور کرے کہ میں مٹی اور ناپاک پانی کی پیدائش ہوں ساری خوبیاں اللہ کی دی ہوئی ہیں اگر وہ چاہیں ابھی سب لے لیں۔ پھر شیخی کس بات پر کروں اللہ تعالیٰ کی بڑائی کو یاد کرے اس وقت اپنی بڑائی نگاہ میں نہ آئے گی اور جس کو اس نے حقیر سمجھا ہے اس کے سامنے عاجزی سے پیش آئے اور اس کی تعظیم کیا کرے شیخی دل سے نکل جائے گی اگر اور زیادہ ہمت نہ ہو تو اپنے ذمے اتنی ہی پابندی کرے کہ جب کوئی مچھوٹے درجے کا آدمی ملے اس کو پہلے خود سلام کر لیا کرے انشاء اللہ تعالیٰ اس سے بھی نفس میں بہت عاجزی آجائے گی۔

(۲۹) اتراٹے اور اپنے آپ کو اچھا سمجھنے کی بُرائی اور اس کا علاج

اگر کوئی اپنے آپ کو اچھا سمجھے یا کپڑا زور پہن کر اترائی اگرچہ دوسروں کو بھی بُرا دیکھ نہ بھی یہ بات بھی بُری ہے حدیث میں آیا ہے کہ یہ حصلت دین کو بر باد کرتی ہے اور یہ بھی بات ہے کہ ایسا آدمی اپنے سنوارنے کی فکر نہیں کرتا کیونکہ جب وہ اپنے آپ کو اچھا سمجھتا ہے تو اس کو اپنی بُرائیاں کبھی نظر نہ آئیں گی علاج اس کا یہ ہے کہ اپنے عیبوں کو سوچا اور دیکھا کرے اور یہ سمجھے کہ جو باتیں میرے اندر اچھی ہیں یہ خدا تعالیٰ کی نعمت ہے میری کوئی کمال نہیں۔ اور یہ سوچ کر اللہ تعالیٰ کا شکر یہ ادا کیا کرے اور دعا کیا کرے کہ اے اللہ اس نعمت کا نزول نہ ہو

(۳۰) نیک کام دکھلاوے کیلئے کرنے کی بُرائی اور اس کا علاج

یہ دکھلاوہ کئی طرح ہوتا ہے کبھی صاف زبان سے ہونا ہے کہ ہم نے اتنا قرآن پڑھا۔ ہم رات کو اٹھ ٹکے کبھی اور باتوں میں ہونا ہے مثلاً ہمیں بدوؤں کا ذکر ہو رہا تھا کسی نے کہا کہ ہمیں صاحب یہ سب باتیں غلط

ہیں ہمارے ساتھ ایسا ایسا برتاؤ ہوا تو اب بات تو ہونی اور کچھ لیکن اسی میں یہ بھی سب نے جان لیا کہ انھوں نے حج کیا ہے کبھی کام کرنے سے ہوتا ہے جیسے دکھلاوے کی نیت سے سب کی رو برو تسبیح لے کر بیٹھ گئی یا کبھی کام کے سنوارنے سے ہوتا ہے جیسے کسی کی عادت ہے کہ ہمیشہ قرآن پڑھتی ہے مگر چار عورتوں کے سامنے ذرا سنوار سنوار کر دینا شروع کر دیا کبھی صورت شکل سے ہوتا ہے جیسے آنکھیں بند کر کے گردن جھکا کر بیٹھ گئی جس میں دیکھنے والے سمجھیں کہ بڑی اللہ والی ہیں۔ ہر وقت اسی چہان میں مٹی روتی ہیں۔ رات کو بہت جاگی ہیں نیند سے آنکھیں بند ہوتی جاتی ہیں۔ اسی طرح یہ دکھلاوہ اور بھی کئی طور پر ہوتا ہوا جوں طرح بھی ہو بہت برا ہے قیامت میں ایسے نیک کاموں پر جو دکھلاوے کے لئے ہوں ثواب کے بدلے اور الشاعذاب و دوزخ کا ہو گا علاج اس کا وہی ہے جو کینام اور تعریف چاہنے کا علاج ہے جس کو ہم اوپر لکھ چکے ہیں کیونکہ دکھلاوہ اسی واسطے ہوتا ہے کہ میرا نام ہو۔ او میری تعریف ہو

ضروری بتلانے کے قابل بات

(۳۱)

ان بڑی باتوں کے جو علاج بتلائے گئے ہیں ان کو دو چار بار برت لینے سے کام نہیں چلتا اور یہ برائیاں نہیں دور ہوتی مثلاً غصے کو دو چار بار روک لیا تو اس سے اس بیماری کی جڑ نہیں گئی یا ایک آدھ بار غصہ نہ آیا تو اس دھوکے میں نہ آئے کہ میرا نفس سنور گیا ہے بلکہ بہت دنوں تک ان علما جوں کو برتنے اور حجب غفلت ہو جائے۔ افسوس اور رنج کرے اور آگے کو خیال رکھے۔ مدتوں بعد انشا اللہ تعالیٰ ان جبرائیلوں کی جڑ پھانی رہے گی

ایک اور ضروری کام کی بات

(۳۲)

نفس کے اندر کی جتنی برائیاں ہیں اور ہاتھ پاؤں سے جتنے گناہ ہوتے ہیں ان کے علاج کا ایک آسان طریقہ یہ بھی ہے کہ جب نفس سے کوئی شرارت اور ہوائی پاکناہ کا کام ہو جائے اس کو کچھ سزا دیا کرے۔ اور دوسرا میں آسان ہیں کہ ہر شخص کر سکتا ہو۔ ایک تو یہ ہے کہ اپنے ذمہ کچھ آندہ دوانے روپیہ دو روپے جیسی حیثیت ہو جو زمانے کے طور پر پھیرالے جب کبھی کوئی بری بات ہو جایا کرے وہ جرمانہ غریبوں کو بانٹ دیا کرے اگر پھر ہو پھر اسی طرح کرے دوسری سزا یہ ہے کہ ایک قنن یا دو وقت کھانا نہ کھایا کرے اللہ تعالیٰ سوا میدہو کہ اگر کوئی ان سزاؤں کو نباہ کر مرتے لاشا اللہ تعالیٰ سبیل بیاں چھوٹ جائیں آگے بھی باتوں کا بیان ہے جن سے دل سنوتا ہو

توبہ اور اس کا طریقہ

(۳۳)

توبہ ایسی اچھی چیز ہے کہ اس سے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جو آدمی اپنی حالت میں غور کرے گا

کہ ہر وقت کوئی نہ کوئی بات گناہ کی ہو ہی جاتی ہے ضرور تو بہ کو ہر وقت ضروری سمجھے گا طریقہ اس کے حاصل کرنے کا یہ ہے کہ قرآن اور حدیث میں جو جو عذاب کے ڈراوے گناہوں پر آئے ہیں ان کو یاد کرے اور سوچے اس سے گناہ پر دل دکھے گا۔ اس وقت چاہئے کہ زبان سے بھی تو بہ کرے اور جو نماز روزہ وغیرہ قضا ہوا ہو۔ اس کو قضا بھی کرے۔ اگر بندوں کے حقوق ضائع ہوئے ہیں ان سے معاف بھی کرائے یا ادا کرے اور جو ویسے ہی گناہ ہوں ان پر خوب کڑھے اور روئے کی شکل بنا کر عدائے تعالیٰ سے بخوبی مانگے

(۳۴) خدائے تعالیٰ سے ڈرنا اور اس کا طریقہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مجھ سے ڈرو۔ اور خوف ایسی اچھی چیز ہے کہ آدمی اس کی بدولت گناہوں سے بچتا ہے۔ طریقہ اس کا وہی ہے جو طریقہ تو بہ کا ہے کہ خدا تعالیٰ کے عذاب کو سوچا کرے اور یاد کیا کرے۔

(۳۵) اللہ تعالیٰ سے امید رکھنا اور اس کا طریقہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم حق تعالیٰ کی رحمت سے ناامید مت ہو۔ اور امید ایسی اچھی چیز ہے کہ اس سے فیک کاموں کے لئے دل بڑھتا ہے اور تو بہ کرنے کی ہمت ہوتی ہے۔ طریقہ اس کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کو یاد کیا کرے اور سوچا کرے۔

(۳۶) صبر اور اس کا طریقہ

نفس کو دین کی بات پر پابند رکھنا اور دین کے خلاف اس سے کوئی کام نہ ہونے دینا اس کو صبر کہتے ہیں۔ اور اس کے کئی موقع ہیں۔ ایک موقع یہ ہے کہ آدمی چین امن کی حالت میں ہو خدا تعالیٰ کی صحبت دی ہو۔ مال دولت عزت آبرو کو رکھ کر آل اولاد، گھر بار، ساز و سامان دیا ہو۔ ایسے وقت کا صبر یہ ہے کہ دماغ خراب نہ ہو خدا تعالیٰ کو نہ بھول جائے غریبوں کو حقیر نہ سمجھے، ان کے ساتھ نرمی اور احسان کرتا رہے دوسرا موقع عبادت کا وقت ہے کہ اس وقت نفس سستی کرتا ہے جیسے نماز کے لئے اٹھنے میں یا نفس کبھو سی کرتا ہے جیسے زکوٰۃ خیرات دینے میں ایسے موقع میں تین طرح کا صبر درکار ہے۔ ایک عبادت سے پہلے کہ نیت درست رکھے اللہ ہی کے واسطے کام کرے نفس کی کوئی عرض نہ ہو دوسرے عبادت کے وقت کہ کم ہمتی نہ ہو۔ جس طرح اس عبادت کا حق ہے اس طرح ادا کرتے میرے عبادت کے بعد کہ اس کو کسی کے روبرو ذکر نہ کرتے تیسرا موقع گناہ کا وقت ہے۔ اس وقت کا صبر یہ ہے کہ نفس کو گناہ سے روکے چوتھا موقع وہ وقت ہے کہ اس شخص کو کوئی مخلوق تکلیف پہنچائے برا بھلا کہے اس وقت کا صبر یہ ہے کہ بدلہ نہ لے خاموش ہو جائے پانچواں موقع مصیبت اور بیماری اور مال کے نقصان

۱۰

مصیبت
کوئی نعمت
بہر کرم
کرنے پر
ثواب ہم
مستاء کو
نفس کی

اصلاح ہم
ہو تو ہے
اور ایسا
ہو تا ہے
شکر کرے
کی وجہ
زیادہ ہو

اچھا ہر
جائے ۱۲
لے گا

تدبیر تو
کرے گا
خدا سے
کرے گا
حکم دیا ہے
مگر اس سے

پر بھروسہ

کے ہر

یہ عقیدہ

تدبیر کرنا

پہرہ مض

اور اس سے

میں اثر ہے

کرتا ہے
قضا ہے
کام ہے

یا کسی عزیز و قریب کے مر جائے گا ہے۔ اس وقت کا صبر یہ ہے کہ زبان سے خلاف شرع کلمہ نہ کہے
بیان کر کے نہ روئے۔ طریقہ سب قسم کے صیروں کا یہ ہے کہ ان سب موقعوں کے ثواب کو یاد کرے اور سمجھے
کہ یہ سب باتیں میرے فائدے کے واسطے ہیں۔ اور سوچے کہ بے صبری کرنے سے تقدیر تو ملتی نہیں۔
ناحق ثواب بھی کیوں کھویا جائے

شکر اور اس کا طریقہ

(۷۷)

خدائے تعالیٰ کی نعمتوں سے غوش ہو کر خدائے تعالیٰ کی محبت دل میں پیدا ہونا اور اس محبت سے یہ شوق پیدا
کہ جب وہ ہم کو ایسی ایسی نعمتیں دیتے ہیں تو ان کی خوب عبادت کرو۔ اور رسی نعمت دینے والے کی نافرمانی
بڑے شرم کی بات ہے یہ خلاصہ ہے شکر کا یہ ظاہر ہے کہ بندے پر ہر وقت اللہ تعالیٰ کی ہزاروں نعمتیں ہیں
اگر کوئی مصیبت بھی ہے تو اس میں بھی بے کافانہ ہو تو وہ بھی نعمت ہے جب ہر وقت نعمت ہے تو ہر وقت دل میں یہ شوق
اور محبت رہنا چاہئے کہ بھی خدا تعالیٰ کے حکم کے بجا لانے میں کمی نہ کرنی چاہئے۔ طریقہ اس کا یہ ہے کہ خدائے
تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کیا کرے اور سوچا کرے۔

خدائے تعالیٰ پر بھروسہ رکھنا اور اس کا طریقہ

(۷۸)

یہ ہر مسلمان کو معلوم ہے کہ بدو ن خدائے تعالیٰ کے ارادے کے نہ کوئی نفع حاصل ہو سکتا ہے نہ نقصان
پہنچ سکتا ہے اس واسطے ضرور ہوا کہ جو کام کرے اپنی تدبیر پر بھروسہ نہ کرے۔ لیکن خدا تعالیٰ پر رکھے،
اور کسی مخلوق سے زیادہ امید نہ رکھے نہ کسی سے زیادہ ڈرے یہ سمجھے کہ بدو ن خدا کے چلبے
کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔ اس کو بھروسہ اور توکل کہتے ہیں طریقہ اس کا یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور
حکمت کو اور مخلوق کے ناچیز ہونے کو خوب سوچا اور یاد کیا کرے۔

خدائے تعالیٰ سے محبت کرنا اور اس کا طریقہ

(۷۹)

اللہ تعالیٰ کی طرف دل کا پھینا اور اللہ تعالیٰ کی باتوں کو سن کر اور ان کے کاموں کو دیکھ کر دل کو مزہ آنا یہ محبت
ہے طریقہ اس کا یہ ہے کہ اللہ کا نام بہت کثرت سے پڑھا کرے۔ اور ان کی خوبیوں کو یاد کیا کرے اور
انکو جو بندے کے ساتھ محبت ہے اس کو سوچا کرے۔

خدائے تعالیٰ کے حکم پر راضی ہونا اور اس کا طریقہ

(۸۰)

جب مسلمان کو یہ معلوم ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف ہو جو کچھ ہوتا ہے سب میں بندہ کا فائدہ اور ثواب ہے تو ہر
بات پر راضی رہنا چاہئے نہ کھراوے نہ شکایت حکایت کرے۔ طریقہ اس کا اسی بات کا سوچنا ہے کہ جو کچھ

ہوتا ہے سب بہتر ہے

(۳۱)

صدق یعنی نیت اور اس کا طریقہ

دین کا جو کوئی کام کرے اس میں کوئی دنیا کا مطلب نہ ہونہ قد کھلاوا ہو نہ ایسا کوئی مطلب ہو جیسے کسی کے پیٹ میں گرانی ہے اس نے کہا لاؤ روزہ رکھ لیں روزے کا روزہ ہو جائے گا اور پیٹ ہلکا ہو جائے گا یا نماز کے وقت پہلے سے وضو ہو۔ مگر گرمی بھی ہے اس لئے وضو نہ کر لیا کہ وضو بھی تازہ ہو جائے گا اور پتھریاں بھی ٹھنڈے ہو جائیں گے یا کسی سائل کو دیا کہ اُس کے تقاضے سے جان بچی اور یہ بلائی یہ سب باتیں سچی نیت کے خلاف ہیں۔ طریقہ اس کا یہ کام کرنے سے پہلے خوب سوچ لیا کرے۔ اگر کسی ایسی بات کا اس میں میل پاوے اُس سے دل کو صاف کرے۔

(۳۲)

مراقبہ یعنی دل سے خدا کا دھیان رکھنا اور اس کا طریقہ

دل سے ہر وقت دھیان رکھے کہ اللہ تعالیٰ کو میرے سب حالوں کی خبر ہے ظاہر کی بھی اور دل کی بھی اگر بڑا کام ہو گا یا بڑا خیال لایا جائے گا شاید اللہ تعالیٰ دنیا میں یا آخرت میں سزا دیں۔ دوسرے عبادت کے وقت یہ دھیان جمائے کہ وہ میری عبادت کو دیکھ رہے ہیں۔ اچھی طرح بجالانا چاہئے طریقہ اس کا یہی ہے کہ کثرت سے ہر وقت یہ سوچا کرے تھوڑے دنوں میں اس کا دھیان بندھ جائے گا پھر انشا اللہ تعالیٰ اس سے کوئی بات اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف نہ ہوگی۔

(۳۳)

قرآن مجید پڑھنے میں لگانے کا طریقہ

قاعدہ ہے کہ اگر کوئی کسی سے کہے کہ ہم کو تھوڑا سا قرآن سناؤ دیکھیں کیسا پڑھتی ہو۔ تو اس وقت جہاں تک سمجھ سکتا ہے خوب بنا کر سنوار کر پڑھتی ہو اب یوں کیا کرو کہ جب قرآن پڑھنے کا ارادہ کر و پہلے دل میں یہ سوچ لیا کرو کہ گویا اللہ تعالیٰ نے ہم سے فرمائش کی ہے کہ ہم کو سناؤ کیسا پڑھتی ہو، اور یوں سمجھو کہ اللہ تعالیٰ خوب سن رہے ہیں اور یوں خیال کرو کہ جب آدمی کے کہنے سے بنا سنوار کر پڑھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فرمانے سے جو پڑھتے ہیں اس کو تو خوب ہی سنبھال سنبھال کر پڑھنا چاہئے یہ سب باتیں سوچ کر اب پڑھنا شروع کرو اور جب تک پڑھتی رہو یہی باتیں خیال میں رکھو اور جب پڑھنے میں بگاڑ ہونے لگے یا دل ادھر ادھر ٹپکنے لگے تو تھوڑی دیر کے لئے پڑھنا موقوف کر کے ان باتوں کے سوچنے کو پھر تازہ کر لو، انشا اللہ تعالیٰ اس طریقہ صحیح اور صاف بھی پڑھا جائے گا اور دل بھی ادھر متوجہ رہے گا اگر ایک مدت تک اسی طرح پڑھو گی تو پھر آسانی سے دل لگنے لگے گا۔

تاثیر ہوتی ہے۔ وہ تاثیر بھی ہے اور دوسری تاثیروں کو مست دیکھنا کہ وہ جو کہہ دیتے ہیں اسی طرح ہوتا ہے وہ ایک چھوکر دیتے ہیں تو بیماری جاتی تڑپتی ہے وہ جس کام کے لئے تعویذ دیتے ہیں وہ کام مرضی کے موافق ہو جاتا ہے وہ ایسی توجہ دیتے ہیں کہ آدمی لوٹ پوٹ ہو جاتا ہے ان تاثیروں سے کبھی دھوکا مت کھانا ساقویش۔ اُس پیر میں یہ بات ہو کہ دین کی نصیحت کرنے میں مریدوں کا لحاظ ملاحظہ نہ کرنا ہو یہ بجا بات سے روک دیتا ہو۔ جب کوئی ایسا پیر مل جائے تو اگر تم کنواری ہو تو ماں باپ سے پوچھ کر اور اگر تمہاری شادی ہو گئی ہے تو شوہر سے پوچھ کر چھٹی نیت سے یعنی خالص دین کے درست کرنے کی نیت سے مرید ہو جاؤ اور اگر یہ لوگ کسی مصلحت سے اجازت نہ دیں تو مرید ہونا فرض تو ہے نہیں مرید مت بنو البتہ دین کی راہ پر چلنا فرض ہے بدون مرید ہونے بھی اس راہ پر چلتی رہو

(۳۶) اب پیری مریدی کے متعلق بعضی باتوں کی تعلیم کی جاتی ہے

تعلیم پیر کا خوب ادب رکھے۔ اللہ کے نام لینے کا طریقہ وہ جس طرح بتلائے اس کو نباہ کر کرے اس کی نسبت یوں اعتقاد رکھے کہ مجھ کو جتنا فائدہ دل درست ہونے کا اس سے پہنچ سکتا ہے اتنا اس زمانے کے کسی بزرگ سے نہیں پہنچ سکتا تعلیم۔ اگر مرید کا دل ابھی اچھی طرح نہیں سنورا تھا کہ پیر کا انتقال ہو گیا تو دوسرے کامل پیر سے جس میں اوپر کی سب باتیں ہوں مرید ہو جائے۔ تعلیم کسی کتاب میں کوئی وظیفہ یا کوئی فقیری کی بات دیکھ کر اپنی عقل سے کچھ نہ کرے پیر سے پوچھ لے۔ اور جو کوئی نئی بات بھلی یا بُری دل میں آئے یا کسی بات کا ارادہ پیدا ہو پیر سے دریافت کرے۔ تعلیم پیر سے بے پردہ نہ ہو۔ اور مرید ہونے کے وقت اس کے ہاتھ میں ہاتھ نہ دے رومال یا کسی اور کپڑے اسے یا خالی زبان سے مریدی درست ہے۔ تعلیم اگر غلطی سے کسی خلاف شرع پیر سے مرید ہو جائے یا پہلے وہ شخص اچھا تھا اب بگڑ گیا تو مریدی توڑ ڈالے، اور کسی اچھے بزرگ سے مرید ہو جائے۔ لیکن اگر کوئی، ہلکی سی بات کبھی کبھار پیر سے ہو جائے تو یوں سمجھے کہ آخر یہ بھی آدمی ہے فرشتہ تو ہے نہیں اس سے غلطی ہو گئی جو توبہ سے معاف ہو سکتی ہے۔ ذرا ذرا سی بات میں اعتقاد مضرب کرے البتہ اگر وہ اس بجا بات پر جم جائے تو پھر مریدی توڑ دے تعلیم پیر کو یوں سمجھنا گناہ ہے کہ اس کو ہر وقت ہمارا سب مال معلوم ہے تعلیم فقیری کی جو ایسی کتابیں ہیں کہ ان کا ظاہری مطلب خلاف شرع ہے ایسی کتابیں کبھی نہ دیکھے اسی طرح جو شعر اشعار خلاف شرع ہیں ان کو کبھی زبان سے نہ پڑھے تعلیم بعض فقیر کا کرتے ہیں کہ شرع کا راستہ اور ہے اور فقیری کا راستہ اور ہے۔ یہ فقیر گمراہ ہیں۔ ان کو چھوٹا سمجھنا فرض ہے تعلیم اگرچہ کوئی بات خلاف شرع بتلائے اس پر عمل درست نہیں۔ اگر وہ اس پر ہٹ کرے تو اس سے مریدی توڑ دے۔ تعلیم۔ اگر اللہ کا نام لینے کی برکت دل میں کوئی اچھی حالت پیدا ہو یا اچھا خواب نظر آئے یا جاکتے ہیں کوئی

لیکن اس کا مطلب نہیں کہ دوسرے بزرگوں کی تعزیر کرے۔ ایسا کرنے سے اسے فائدہ نہیں بلکہ نقصان ہوتا ہے۔

آواز یا روشنی معلوم ہو تو بجز اپنے پیر کے کسی سے ذکر نہ کرے کبھی اپنے وظیفوں اور عبادت کا کسی سے اظہار کرے کیونکہ ظاہر کرنے سے وہ دولت جاتی رہتی ہے تعلیم اگر پیر نے کوئی وظیفہ یا ذکر بتلایا اور کچھ مدت تک اس کا اثر یا مزہ دل پر کچھ معلوم نہ ہوا تو اس سے تنگ دل یا پیر سے بد اعتقاد نہ ہو بلکہ یوں سمجھے کہ بڑا اثر ہے کہ اللہ کا نام لینے کا دل میں ارادہ پیدا ہوتا ہے اور اس نیک کام کی توفیق ہوتی ہے اور ایسے اثر کا کبھی دل میں خیال نہ لائے کہ مجھ کو خواب میں بزرگوں کی زیارت ہو کرے مجھ کو ہونے والی باتیں معلوم ہو جایا کریں۔ مجھ کو خوب رونا آیا کرے مجھ کو عبادت میں ایسی بیہوشی ہو جائے کہ دوسری چیزوں کی خبر ہی نہ ہے کبھی یہ باتیں بھی ہو جاتی ہیں اور کبھی نہیں ہوتیں اگر ہو جائیں تو خدا تعالیٰ کا شکر بجالائے اور اگر نہ ہوں یا ہو کر کم ہو جائیں یا جاتی رہیں تو غم نہ کرے اللہ بخدا نہ کرے اگر شرع کی پابندی میں کمی ہونے لگے یا گناہ ہونے لگیں۔ یہ بات اللہ غم کی ہے۔ جلدی ہمت کر کے اپنی حالت درست کرے اور پیر کو اطلاع دے اور وہ جو بتلایا اس پر عمل کرے۔ تعلیم دوسرے بزرگوں کی یا دوسرے خاندان کی شان میں گستاخی نہ کرے نہ اور جگہ کے مریدوں سے یوں کہے کہ ہمارے پیر تمہارے پیر سے یا ہمارا خاندان تمہارے خاندان سے بڑھ کر ہے ان فضول باتوں سے دل میں اندھیرا پیدا ہوتا ہے تعلیم اگر اپنی کسی پیچھن پر پیر کی مہربانی زیادہ ہو یا اس کو وظیفہ و ذکر سے زیادہ فائدہ ہو تو اس پر حسد نہ کرے

(۴۷) مرید کو بلکہ ہر مسلمان کو اس طرح رات دن رہنا چاہیے

(۱) ضرورت کے موافق بین کا علم حاصل کرے خواہ کتاب پڑھ کر یا عالموں سے پوچھ پاچھ کر (۲) سب گناہوں سے بچے (۳) اگر کوئی گناہ ہو جائے فوراً توبہ کرے (۴) کسی کا حق نہ رکھے کسی کو زبان سے یا ہاتھ سے تکلیف نہ دے کسی کی جرائی نہ کرے (۵) مال کی محبت اور نام کی خواہش نہ رکھے، نہ بہت اچھے کھانے پینے کی فکر میں رہے (۶) اگر اس کی خطا پر کوئی ٹوٹے، اپنی بات نہ بنائے فوراً اقرار اور توبہ کرے (۷) بدون سخت ضرورت کو سفر نہ کرے سفر میں بہت سی باتیں برا احتیاط کی ہوتی ہیں۔ جہت سے نیک کام چھوٹ جاتے ہیں وظیفوں میں خلل پڑ جاتا ہے وقت پر کوئی کام نہیں ہوتا (۸) بہت نہ ہنسے، بہت نہ بولے۔ خاص کر نامحرم سے بے تکلفی کی باتیں نہ کرے (۹) کسی سے جھگڑا نہ کرے (۱۰) شرع کا ہر وقت خیال رکھے (۱۱) عبادت میں مستی نہ کرے (۱۲) زیادہ وقت تنہائی میں رہے (۱۳) اگر اوروں سے ملنا جلنا پڑے تو سب سے عاجز ہو کر رہے، سب کی خدمت کرے۔ بڑائی نہ بتلائے (۱۴) اور امیروں سے تو بہت ہی کم ملے۔ (۱۵) بد دین آدمی سے دور بھاگے (۱۶) دوسروں کا عیب نہ ڈھونڈے کسی پر بدگمانی نہ کرے، اپنے عیبوں کو دیکھا کرے۔ اور ان کی درستی کیا کرے (۱۷) غار کو اچھی طرح اچھے وقت دل سے پابندی کے ساتھ ادا کرے کا بہت خیال رکھے (۱۸) دل

۱۲۰ سال کے بعد دوبارہ لکھا گیا ہے

یا زبان سے ہر وقت اللہ کی یاد میں رہے کسی وقت غافل نہ ہو (۱۹) اگر اللہ کا نام لینے سے مزہ آئے۔ دل خوش ہو تو اللہ تعالیٰ کا شکر بجالائے (۲۰) بات نرمی سے کرے (۲۱) سب کاموں کے لئے وقت مقرر کر لے اور پابندی سے اس کو نباہے (۲۲) جو کچھ رنج و غم نقصان پیش آئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جانے پر پشیمان نہ ہو۔ اور یوں سمجھے کہ اس میں مجھ کو ثواب ملے گا (۲۳) ہر وقت دل میں دنیا کا حساب کتاب اور دنیا کے کاموں کا ذکر نہ کر رہے بلکہ خیال بھی اللہ ہی کا رکھے (۲۴) جہاں تک ہو سکے دوسروں کو فائدہ پہنچائے، خواہ دنیا کا یا دین کا (۲۵) کھانے پینے میں نہ اتنی کمی کرے کہ کمزور یا بیمار ہو جائے نہ ہی زیادتی کرے کہ عبادت میں شستی ہونے لگے (۲۶) خدا تعالیٰ کے سوا اور کسی سے طمع نہ کرے نہ کسی کی طرف خیال دوڑائے کہ فلانی جگہ سے ہم کو یہ فائدہ ہو جائے (۲۷) اللہ تعالیٰ کی تلاش میں بے چین رہے (۲۸) نعمت تصور ہی ہو یا بہت اس پر شکر بجالائے اور فقر و فاقہ سے تنگ دل نہ ہو (۲۹) جو اس کی حکومت میں ہیں ان کی خطا و قصور سے درگزر کرے (۳۰) سب کا عیب معلوم ہو جائے تو اس کو چھپائے۔ البتہ اگر کوئی کسی کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے اور تم کو معلوم ہو جائے تو اس شخص سے کہہ دو (۳۱) مہانوں و رؤساء و غریبوں و رعالموں اور درویشوں کی خدمت کرے (۳۲) نیک صحبت اختیار کرے (۳۳) ہر وقت اللہ تعالیٰ سے ڈر کرے (۳۴) موت کو یاد رکھے (۳۵) کسی وقت بیٹھ کر روزے روز اپنے دن بھر کے کاموں کو سوچا کرے جو نیکی یاد آئے اس پر شکر کرے گناہ پر توبہ کرے (۳۶) چھوٹے بزرگ نہ بولے (۳۷) جو محفل خلاف شرع ہو وہاں ہرگز نہ جائے (۳۸) شرم و حیا اور جداری سے رہے (۳۹) ان باتوں پر مضور نہ ہو کہ میرے اندر ایسی خوبیاں ہیں (۴۰) اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرے کہ نیک راہ پر قائم رکھیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں سے بعضے نیک کاموں کے ثواب اور بری باتوں کے
عذاب کا بیان تاکہ نیکوں کی رغبت ہو، اور برے باتوں سے نفرت ہو

نیت خالص رکھنا

(۴۸)

(۱) ایک شخص نے پکار کر پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایمان کیا چیز ہے۔ آپ نے فرمایا نیت کو خالص رکھنا مطلب یہ ہے کہ جو کام کرے خدا کے واسطے کرے (۲) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سارے کام نیت کے ساتھ ہیں۔ مطلب یہ کہ اچھی نیت ہو تو نیک کام پر ثواب ملتا ہے ورنہ نہیں ملتا۔

مسئلہ جان کر عمل نہ کرنا

(۵۴)

(۱۰) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس قدر علم ہوتا ہے وہ علم واے پرو بال ہوتا ہے مجھ اس شخص سے جو اس کے موافق عمل کرے۔ ف۔ دیکھو کبھی براوری کے خیال سے یا نفس کی پیروی سے مسئلہ کے خلاف نہ کرنا

پیشاب سے احتیاط نہ کرنا

(۵۵)

(۱۱) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب سے خوب احتیاط رکھا کرو کیونکہ اکثر قبر کا عذاب اسی سے ہوتا ہے

وضو اور غسل میں خوب خیال سے پانی پہنچانا

(۵۶)

(۱۲) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن حالتوں میں نفس کو ناگوار ہو۔ یہی حالت میں وضو اچھی طرح کرنے سے گناہ دھل جاتے ہیں۔ ف۔ ناگوار کی کبھی سستی سے ہوتی ہے کبھی سردی سے۔

مسواک کرنا

(۵۷)

(۱۳) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دو رکعتیں مسواک کر کے پڑھنا ان ستر رکعتوں سے افضل ہیں جو بے مسواک کئے پڑھی جائیں۔

وضو میں اچھی طرح پانی پہنچانا

(۵۸)

(۱۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض لوگوں کو دیکھا کہ وضو کر چکے تھے مگر اڑیاں کچھ خشک رہ گئی تھیں تو آپ نے فرمایا بڑا عذاب ہے اڑیوں کو دوزخ کا۔ ف۔ انگوٹھی چھلا چوڑیاں چھڑے اچھی طرح ہلکا کر پانی پہنچایا کرو اور جانوں میں اکثر پاؤں سخت ہو جاتے ہیں خوب پانی سے نہ کر کیا کرو۔ اور بعض عورتیں منہ سامنے سامنے سے دھو لیتی ہیں کانوں تک نہیں دھوتیں۔ ان سب باتوں کا خیال رکھو۔

عورتوں کا نماز کے لئے باہر نکلنا

(۵۹)

(۱۵) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے لئے سب سے اچھی مسجد ان کے گھروں کے اندر کا درجہ ہے ف معلوم ہوا کہ مسجدوں میں عورتوں کا جانا اچھا نہیں۔ اس سے یہ بھی سمجھو کہ نماز کے برابر کوئی چیز نہیں جب اس کے لئے گھر سے نکلنا اچھا نہیں سمجھا گیا تو فضول ملنے ملائے کو یا رسموں کے پورا کرنے

کو گھر سے نکلنا تو گنتا ہوا ہوگا۔

نماز کی پابندی

(۶۰)

(۱۶) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پانچوں نمازوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی کے دروازے پر آٹے کے سامنے ایک گہری نہر بہتی ہو۔ اور وہ اس میں پانچ وقت نہایا کرے۔ ف مطلب یہ کہ جیسے اس شخص کو آٹا بن کر ذرا میل نہ رہے گا۔ اسی طرح جو شخص پانچوں وقت کی نماز پابندی سے پڑھے اس کے سارے گناہ دھل جائیں گے (۱۷) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا۔

اول وقت نماز پڑھنا

(۶۱)

(۱۸) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اول وقت میں نماز پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی خوشی ہوتی ہے ف بیسیو تم کو جماعت میں جانا تو ہے ہی نہیں، پھر کیوں دیر کیا کرتی ہو۔

نماز کو برمی طرح پڑھنا

(۶۲)

(۱۹) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بے وقت نماز پڑھے اور وضو ابھی نہ کرے، اور جی لگا کر نہ پڑھے اور رکوع سجدہ ابھی طرح نہ کرے تو وہ نماز کافی بے نور ہو کر جاتی ہے اور یوں کہتی ہے کہ خدا تجھے برباد کرے جیسا تو نے مجھ کو برباد کیا۔ یہاں تک کہ جب اپنی خالص بات پہنچتی ہے جہاں اللہ کو منظور ہو۔ تو پڑانے کی طرح لپیٹ کر اس نمازی کے منہ پر ماری جاتی ہے ف۔ بیسیو نماز تو اسی واسطے پڑھتی ہو کہ لو اب ہو پھر اس طرح کیوں پڑھتی ہو کہ اور لٹا گناہ ہو۔

نماز میں اوپر یا ادھر ادھر دیکھنا

(۶۳)

(۲۰) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم نماز میں اوپر مت دیکھا کرو بھی نہ ہماری نگاہ چھین لی جائے۔ (۲۱) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص نماز میں کھڑے ہو کر ادھر ادھر دیکھے اللہ تعالیٰ اس کی نماز کو اسی پر الشاہدایتے ہیں۔ ف یعنی قبول نہیں کرتے

نماز پڑھنے کے سامنے سے نکالنا

(۶۴)

(۲۲) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نماز کے سامنے سے گزرنے والے کو خبر ہوئی کہ گناہ گناہ سوتا ہے تو چالیس برس تک کھڑا رہنا اس کے نزدیک بہتر ہے۔ اس سامنے نکلنے سے ف۔ لیکن اگر نمازی کے سامنے ایک ہاتھ کے برابر یا اس سے زیادہ کوئی چیز کھڑی ہو تو اس سے بڑا سامنے سے گزرنا درست ہے۔

(۶۵)

من از کوجان کر قضا کردینا

(۲۳۴) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نماز کو چھوڑ دے وہ جب خدائے تعالیٰ کے پاس جائے گا تو وہ نہ سبناک ہوں گے۔

(۶۶)

قرض دے دینا

(۲۳۵) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے شب معراج میں بہشت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا کہ خیرانہ کا ثواب دین ملتا ہے اور قرض دینے کا ثواب اٹھارہ حصے

(۶۷)

غریب قرضدار کو مہلت دے دینا

(۲۳۶) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تک قرض ادا کرنے کے وعدہ کا وقت نہ آیا ہو اس وقت تک اگر کسی غریب کو مہلت دے تب تو ہر روز ایسا ثواب ملتا ہے جیسے اتنا روپیہ خیرات دیدیا و جب اس کا وقت آجائے اور پھر مہلت دی تو ہر روز ایسا ثواب ملتا ہے جیسے اتنے روپے سے دو گنا روپیہ روزمرہ خیرات کر دیا

(۶۸)

قرآن مجید پڑھنا

(۲۳۷) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص قرآن مجید کا ایک حرف پڑھتا ہے اس کو ایک حرف پر ایک نیکی ملتی ہے۔ نیکی کا قاعدہ ہے کہ اُس کے بدلے میں جیسے ملے ہیں وہیں اللہ کو ایک حرف نہیں کہتا بلکہ اعلیٰ ایک حرف ہوا۔ ہر ایک حرف اور ایک حرف تو اس حسانتیں حرفوں تپریں نیکیاں ملیں گی

(۶۹)

اپنی جان یا اور اولاد کو سنا

(۲۳۸) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ تو اپنے لئے بدعا کیا کرو اور نہ اپنی اولاد کے لئے۔ اور نہ اپنے خدمت کرنے والے کے لئے۔ اور نہ اپنے مال و متاع کے لئے کبھی ایسا نہ ہو کہ تمہارے کو سنے کے وقت قبولیت کی گھڑی ہو کہ اس میں خدا سے جو مانگو اللہ تعالیٰ وہی کر دیں۔

(۷۰)

حرام مال کمر انا اور اس سے کھانا پہننا

(۲۳۹) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نہ جو گوشت اور خون حرام مال سے بڑھا ہو گا وہ بہشت میں نہ جائے گا و نہ رخ ہی اس کے لائق ہے۔ (۲۳۹) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کوئی

کپڑاؤں اور ہم کو خریدے اور اس میں ایک درہم حرام کا ہو تو جب تک وہ کپڑا اس کے بدن پر رہے گا اللہ تعالیٰ اس کی سزا قبول نہ کریں گے۔ ورنہ ایک درہم چوتی سے کچھ زائد ہوتا ہے۔

دھوکا کرنا

(۷۱)

۳۱۱) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص ہم لوگوں سے دھوکا بازی کرے وہ ہم سے باہر ہے۔ خواہ کسی چیز کے بیچنے میں دھوکا ہو۔ یا اور کسی معاملے میں سب جڑا ہے۔

قرض لینا

(۷۲)

۳۱۲) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص مر جائے اور اس کے ذمہ کسی کا کوئی درہم یا دینار رہ گیا ہو تو وہ اس کی نیکیوں سے پورا کیا جائے گا جہاں نہ دینار ہو گا نہ درہم ہو گا۔ ورنہ دینار سونے کا دیں درہم کی قیمت کا ہوتا ہے (۳۱۲) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قرض دو طرح کا ہوتا ہے جو شخص مر جائے۔ اور اس کی میت ادا کرنے کی ہو تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اس کا مددگار ہوں اور جو شخص مر جائے اور اس کی میت ادا کرنے کی نہ ہو اس شخص کی نیکیوں سے لے لیا جائے گا۔ اور اس روز دینار درہم کچھ نہ ہو گا۔ مددگار کا مطلب یہ ہے کہ میں اس کا بدلہ اتار دوں گا۔

مقدور ہونے نہ ہونے کسی کا حق ٹالنا

(۷۳)

۳۱۳) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مقدور والے کا ٹالنا ظلم ہے۔ ورنہ جیسے بعضوں کی عادت ہوتی ہے کہ قرض والی کو یا جس کی مزدوری چاہتی ہو اس کو خواہ مخواہ دوڑاتی ہیں جھوٹے وعدے کرتی ہیں کہ کل آنا پرسوں آنا اپنے سارے خرچ چلے جاتے ہیں مگر کسی کا حق دینے میں بے پروائی کرتی ہیں۔

سو دینا دینا

(۷۴)

۳۱۴) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سو دینے والے پر پورے سو دینے والے پر نعت فرمائی ہے۔

کسی کی زمین دیکھ لینا

(۷۵)

۳۱۵) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص باشت بھر زمین بھی ناحق دیکھے اس کے گلے میں ساتوں زمین کا طوق ڈالا جاوے گا۔

۱۔ سود
یعنی بیاج
۲۔ جس
طرح سود
لینے اور
دینے والے
پر نعت فرمائی
۳۔ اس طرح
سود کا کاغذ
لکھنے والے
اور سود کے
معاملہ میں
گواہی دینے
والے پر
بھی نعت
آئی ہے ۱۲۔
۴۔ دینا
یعنی کسی
سے بغیر کسی
رضامندی
اور اجازت
کے لے
لینا۔ ۱۲۔

اسلامی قوانین اور مسائل دونوں کے معنی ایک ہی ہیں۔ ۱۲۔ لکھنؤ کوثر شریعہ میں یہ سب ناخرم ہیں۔ ان سے پردہ ضروری ہے۔ ۱۳۔

مزدوری کا فوراً دیدینا

(۷۶)

(۳۶) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مزدور کو اس کے پسینہ خشک ہونے سے پہلے مزدوری دے دیدیا کرو (۳۷) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تین آدمیوں پر میں خود دعویٰ کروں گا۔ ان میں سے ایک وہ شخص بھی ہے۔ کہ کسی مزدور کو کام پر لگایا اس سے کام پورا لے لیا اور اس کی مزدوری نہ دیا۔

اولاد کا مرجانا

(۷۷)

(۳۸) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دو میاں بیوی مسلمان ہوں اور ان کے تین بچے مر جائیں اللہ تعالیٰ ان دونوں کو اپنے فضل و رحمت سے بہشت میں داخل کریں گے بعضوں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی علیہ وسلم اور اگر دو مرتبے ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ دو میں بھی یہی ثواب ہے پھر ایک کو پوچھا۔ آپ نے ایک میں بھی یہی فرمایا پھر آپ نے فرمایا کہ قسم کھاتا ہوں اس ذات پاک کی جیسے اختیار میں میری جان ہے کہ جو مل گمر گیا ہو وہ بھی اپنی ماں کو اول نال سے بکڑ کر بہشت کی طرف لھینچ کر لے جائے گا جبکہ ماں نے ثواب کی نیت کی ہو۔ و یعنی ثواب کا خیال کر کے صبر کیا ہو

غیر مردوں کے روبرو عورت کا عطر لگانا

(۷۸)

(۳۹) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت اگر عطر لگا کر غیر مردوں کے پاس سے گزرے تو وہ ایسی ایسی بھڑک رہے ہیں جیسا کہ بھونکی یا چچا زاد۔ ماموں زاد۔ پھوپھی زاد۔ خالہ زاد بھائی کا آنا جانا ہو عطر نہ لگائے۔

عورت کا باریک کپڑا پہننا

۷۹

(۴۰) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضی عورتیں نام کو تو کپڑا پہنے ہیں اور واقع میں تنگی میں یہی عورتیں بہشت میں نہ جائیں گی اور نہ اس کی خوشبو سونگنے پائیں گی۔

عورتوں کو مٹروں کی سی وضع اور صورت بنانا

(۸۰)

(۴۱) رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے اس عورت پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں کا سا پہننا واپہنے و ف۔ ہمارے ملک میں کھڑا جو نہ یا اچکن مردوں کی وضع ہے عورت کو ان چیزوں کا پہننا حرام ہے

(۸۱)

نشان دکھلانے کو کپڑا پہننا

(۴۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو کوئی دنیا میں نام و نمود کے واسطے کپڑا پہنے خدا تعالیٰ اس کو قیامت میں ذلت کا لباس پہنا کر پھر اس میں دوزخ کی آگ لگائیں گے۔ و مطلب یہ ہے کہ جو اس نیت سے کپڑا پہنے کہ میری خوب شان بڑھے۔ سب کی نگاہ میرے ہی اوپر پڑے عورتوں میں یہ مرض بہت ہے۔

(۸۲)

کسی پر ظلم کرنا

(۴۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس بیٹھنے والوں سے پوچھا کہ تم جانتے ہو مفلس کیسا ہوتا ہے انھوں نے عرض کیا ہم میں مفلس وہ کہلاتا ہے جس کے پاس مال اور متاع نہ ہو آپ نے فرمایا کہ میری امت میں بڑا مفلس وہ ہے کہ قیامت کے دن نماز روزہ زکوٰۃ سب لے کر آئے لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی ہے کہ کسی کو بڑا بھلا کہا تھا کسی کو تہمت لگائی تھی اور کسی کا مال کھالیا تھا اور کسی کا خون کیا تھا اور کسی کا مال تھا اس کی کچھ نیکیاں ایک کو مل گئیں۔ اور کچھ دوسرے کو مل گئیں۔ اور اگر ان حقوق کے بدلے ادا ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہو چکیں تو ان حقداروں کے گناہ لے کر اسپر ڈال دئے جائیں گے اور اگر کو دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔

(۸۳)

رحم اور شفقت کرنا

(۴۴) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص آدمیوں پر رحم نہ کرے اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں فرمائے۔

(۸۴)

اچھی بات دوسروں کو بتلانا اور بُری بات سے منع کرنا

(۴۵) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص تم میں سے کوئی بات خلاف شرع دیکھے تو اس کو ہاتھ سے مٹا دے اور اگر اتنا بس نہ چلے تو زبان سے منع کر دے۔ اور اگر اس کا بیش مقدور نہ ہو تو دل سے بُرا سمجھے اور یہ دل سے بُرا سمجھنا ایمان کا ہار اور جہ ہے۔ و بیوی اپنے بچوں اور زکروں پر ہمارا پورا اختیار ہے ان کو زبردستی نماز پڑھواؤ۔ اگر ان کے پاس کوئی تصویر کاغذ کی یا شمشاد کی یا چینی کی یا کپڑے کی دیکھو یا کوئی بیہودہ کتاب دیکھو فوراً توڑ پھوڑ ڈالو۔ ان کو ایسی چیزوں کے سامنے یا آشنائی اور کنوے کے لئے یا دیوالی کی مٹھائی کے کھلونوں کے لئے پیسے مت دو۔

(۸۵)

مسلمان کا عیب چھپانا

(۴۶) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے مسلمان بھائی کا عیب چھپا دے۔ اللہ تعالیٰ قیامت

۱۲۔ لکھنؤ میں شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۱۳۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۱۴۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۱۵۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۱۶۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۱۷۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۱۸۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۱۹۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۲۰۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۲۱۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۲۲۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۲۳۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۲۴۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۲۵۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۲۶۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۲۷۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۲۸۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۲۹۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۳۰۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۳۱۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۳۲۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۳۳۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۳۴۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۳۵۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۳۶۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۳۷۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۳۸۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۳۹۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۴۰۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۴۱۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۴۲۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۴۳۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۴۴۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۴۵۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۴۶۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۴۷۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۴۸۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۴۹۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۵۰۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۵۱۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۵۲۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۵۳۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۵۴۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۵۵۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۵۶۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۵۷۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۵۸۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۵۹۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۶۰۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۶۱۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۶۲۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۶۳۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۶۴۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۶۵۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۶۶۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۶۷۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۶۸۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۶۹۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۷۰۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۷۱۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۷۲۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۷۳۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۷۴۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۷۵۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۷۶۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۷۷۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۷۸۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۷۹۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۸۰۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۸۱۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۸۲۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۸۳۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۸۴۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۸۵۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۸۶۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۸۷۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۸۸۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۸۹۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۹۰۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۹۱۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۹۲۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۹۳۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۹۴۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۹۵۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۹۶۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۹۷۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۹۸۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۹۹۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔ ۱۰۰۔ شریف علی شاہ صاحب نے تصنیف فرمائی۔

میں اس کا عیب چھپائیں گے اور جو شخص مسلمان کا عیب کھولے اللہ تعالیٰ اس کا عیب کھول دیں گے یہاں تک کہ کبھی اس کو گھر میں بیٹھے فضیحت کر دیتے ہیں۔

۸۶ کسی کی ذلت یا نقصان پر خوش ہونا

(۸۶) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بھائی مسلمان کی مصیبت پر خوشی ظاہر مت کرو واللہ تعالیٰ اس پر توخم کریں گے اور تم کو اس میں پھنسا دیں گے۔

۸۷ کسی کو کسی گناہ پر طعنہ دینا

(۸۷) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے بھائی مسلمان کو کسی گناہ پر عار دلاوے تو جتنک یہ عار دلائے والا اس گناہ کو نہ کرے گا اس وقت تک نہ مرے گا۔ یعنی جس گناہ سے اس نے توبہ کر لی ہو پھر اس کو یاد دلا کر شرمندہ کرنا جڑی بات ہے اور اگر توبہ نہ کی ہو تو نصیحت کے طور پر تو کہنا درست ہے لیکن اپنے آپ کو پاک سمجھ کر یا اس کو رسوا کرنے کے واسطے کہنا پھر بھی برا ہے

۸۸ چھوٹے چھوٹے گناہ کر بیٹھنا

(۸۸) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہ چھوٹے گناہوں سے بھی اپنے کو بہت بچاؤ کہ وہ خدا نے تعالیٰ کی طرف سے ان کا مواخذہ کرنے والا بھی موجود ہے۔ یعنی فرشتہ ان کو بھی لکھتا ہے پھر قیامت میں حساب ہوگا اور عذاب کا ڈر ہے۔

۸۹ ماں باپ کا خوش رکھنا

(۸۹) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ کی خوشی ماں باپ کی خوشی میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی عار اضیٰ ماں باپ کی ناراضی میں ہے

۹۰ رشتے داروں سے بدسلوکی کرنا

(۹۰) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر جمعہ کی رات میں تمام آدمیوں کو عمل اور عبادت درگاہ الہی میں مل جاتے ہیں جو شخص رشتہ داروں سے بدسلوکی کرے اس کا کوئی عمل قبول نہیں ہوتا

۹۱ بے باپ کے بچوں کی پرورش کرنا

(۹۱) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں اور جو شخص یتیم کا خرچ اپنے ذمے رکھے بہشت میں

اس طرح پاس پاس رہیں گے اور شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کر کے بتلایا اور دونوں ہاتھ تھوڑا فاصلہ رہنے دیا (۵۳) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے اور محض اللہ ہی کے واسطے پھیرے، جتنے بالوں پر کہ اس کا ہاتھ گننا ہے اتنی ہی نیکیاں اس کو ملیں گی اور جو شخص کسی یتیم لڑکی یا لڑکے کے ساتھ احسان کرے جو کہ اسکے پاس رہتا ہو تو میں اور وہ جنت میں اس طرح رہیں گے جیسے شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی پاس پاس ہیں۔

(۹۲) پڑوسی کو تکلیف دینا

(۵۴) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے پڑوسی کو تکلیف دے اس نے مجھ کو تکلیف دی اور جس نے مجھ کو تکلیف دی میں اس کو خدا تعالیٰ کو تکلیف دی۔ اور جو شخص اپنے پڑوسی سے لڑے وہ مجھ سے لڑا اور جو مجھ سے لڑا وہ اللہ تعالیٰ سے لڑا وہ مطلب یہ کہ بے وجہ یا ملکی ملکی باتوں پر رنج و تکرار کرنا بڑا ہے۔

(۹۳) مسلمان کا کام کر دینا

(۵۵) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے بھائی مسلمان کے کام میں ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے کام میں ہوتے ہیں۔

(۹۴) شرم اور بے شرمی

(۵۶) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شرم ایمان کی بات ہے اور ایمان بہشت میں پہنچاتا ہے بے شرمی بد خوئی کی بات ہے۔ اور بد خوئی دوزخ میں لے جاتی ہے۔ لیکن دین کے کام میں شرم ہرگز مت کرو جیسے بیاہ کے دنوں میں یا سفر میں اکثر عورتیں غار نہیں پڑھتیں ایسی شرم بے شرمی سے بدتر ہے

(۹۵) خوش خلقی اور بد خلقی

(۵۷) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خوش خلقی گناہوں کو اس طرح پگھلا دیتی ہے جس طرح پانی نمک کے پتھر کو پگھلا دیتا ہے اور بد خلقی عبادت کو اس طرح خراب کر دیتی ہے جس طرح سرکہ شہد کو خراب کر دیتا ہے (۵۸) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم سب میں مجھ کو زیار یا زیارا اور آخرت میں سب میں زیادہ مجھ کو نزدیکی والا وہ شخص ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں اور تم سب میں زیادہ مجھ کو بُرا لگنے والا اور

جیسے اس کو قتل کر دے (۶۶) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمان پر لعنت کرنا ایسا ہے جیسا کہ اس کو قتل کر ڈالنا۔ (۶۷) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کوئی شخص کسی چیز پر لعنت کرنا ہے تو اول وہ لعنت آسمان کی طرف چڑھتی ہے۔ آسمان کے دروازے بند کر لئے جاتے ہیں۔ پھر وہ زمین کی طرف اترتی ہے وہ بھی بند کر لی جاتی ہے پھر وہ دائیں بائیں پھرتی ہے جب کہیں ٹھکانا نہیں پاتی تب اس کے پاس جاتی ہے جس پر لعنت کی گئی تھی اگر وہ اس لائق ہوا تو خیر نہیں تو اس کے کہنے والے پر پڑتی ہے و بعضی عورتوں کو بہت عادت ہے کہ سب پر خدا کی مार خدا کی پھشکار کیا کرتی ہیں کسی کو ایمان کہہ دیتی ہیں یہ بڑا گناہ ہے چاہے آدمی کو کہے یا جانور یا اور کسی چیز کو

(۱۰۲) کسی مسلمان کو ڈرا دینا

(۶۸) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال نہیں کسی مسلمان کو کہ دوسرے مسلمان کو ڈراوے (۶۹) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کسی مسلمان کی طرف ناحق اس طرح نگاہ پھر کر دیکھے کہ وہ ڈر جائے اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کو ڈرائیں گے۔ ف۔ اور اگر کسی خطا و قصور پر ہو تو ضرورت کے موافق درست ہے۔

(۱۰۳) مسلمان کا عذر قبول کر لینا

(۷۰) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص اپنے بھائی مسلمان کے سامنے عذر کرے۔ اور وہ اس کے عذر کو قبول نہ کرے تو ایسا شخص میرے پاس حوض کوثر پر نہ آئے گا۔ ف۔ یعنی اگر کوئی تمہارا قصور کرے اور پھر وہ معاف کراوے تو معاف کر دینا چاہئے۔

(۱۰۴) چغلی کھانا

(۷۱) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چغلی جو جنت میں نہ جائے گا۔

(۱۰۵) غیبت کرنا

(۷۲) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص دنیا میں اپنے بھائی مسلمان کا گوشت کھائے گا یعنی غیبت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مردار گوشت اس کے پاس لائیں گے اور اس سے کہا جائے گا کہ جیسا تو نے زندہ کو کھایا تھا اب مردہ کو بھی کھا پس وہ شخص اس کو کھائے گا اور ناک بھوں چڑھاتا جائے گا۔ اور غل چھاتا جائے گا۔

(۱۰۶) کسی پر مہمان لگانا

(۷۳) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کسی مسلمان پر ایسی بات لگائے جو اس میں نہ ہو اللہ تعالیٰ اس کو دو زنجیروں کے لہو اور پیپ کے جمع ہونے کی جگہ رہنے کو دیں گے۔ یہاں تک کہ اپنے کپے سے باز آئے اور توبہ کرے۔

(۱۰۷) کم بولنا

(۷۴) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص چپ رہتا ہے بہت آفتوں سے بچا رہتا ہے (۷۵) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے اللہ کے ذکر اور ایمان زیادہ مت کیا کرو۔ کیونکہ سوائے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بہت باتیں کرنا دل کو سخت کر دیتا ہے اور لوگوں میں سب سے زیادہ خدا تعالیٰ سے دور وہ شخص ہے جس کا دل سخت ہو۔

(۱۰۸) اپنے آپ کو سب سے کم سمجھنا

(۷۶) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اللہ کے واسطے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا رتبہ بڑھا دیتے ہیں اور جو شخص تکبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی گردن توڑ دیتے ہیں یعنی نیل کر دیتے ہیں

(۱۰۹) اپنے آپ کو اور ک بڑا سمجھنا

(۷۷) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا آدمی جنت میں جائے گا جس کے دل میں رانی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا۔

(۱۱۰) سچ بولنا اور جھوٹ بولنا

(۷۸) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سچ بولنے کے پابند رہو۔ کیونکہ سچ بولنا نیکی کی راہ دکھاتا ہے اور سچ اور نیکی دونوں جنت میں لے جاتے ہیں اور جھوٹ بولنے سے بچا کرو کیونکہ جھوٹ بولنا بدی کی راہ دکھاتا ہے اور جھوٹ اور بدی دونوں دونوں میں لے جاتے ہیں۔

(۱۱۱) ہر ایک کے منہ پر اسی کی سی بات کھنا

(۷۹) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کے دو منہ ہوں گے قیامت میں اس کی دو زبانیں ہوں گی۔ ایک کی ف۔ دو منہ ہونے کا یہ مطلب ہے کہ اس کو منہ پر اس کی سی کہدی اور اس کے منہ پر اس کی سی کہدی۔

(۱۱۲)

اللہ کے سوا دوسرے کی قسم کھانا

(۸۶) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے اللہ کے سوا کسی اور کی قسم کھائی اس نے کفر کیا۔ یا یوں فرمایا کہ اس نے شرک کیا۔ ف۔ جیسے بعض آدمیوں کی عادت ہوتی ہے کہ اس طرح قسم کھاتے ہیں تیری جان کی قسم اپنے دیدوں کی قسم اپنے بچے کی قسم یہ سب منع ہیں وراک حدیث میں ہے کہ اگر ایسی قسم تم بھی منہ سے نکل جائے تو فوراً گلہ پڑھ لے۔

(۱۱۳)

ایسی قسم کھانا کہ اگر میں چھوٹ بولوں تو ایمان نصیب ہو

(۸۷) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص قسم میں اس طرح کہے کہ مجھ کو ایمان نصیب نہ ہو تو اگر وہ جھوٹا ہو گا تب تو جس طرح اس نے کہا ہے اسی طرح ہو جائے گا۔ اور اگر سچا ہو گا تب بھی ایمان پورا نہ رہے گا۔ ف۔ اسی طرح یوں کہنا کہ کلمہ نصیب نہ ہو یا دوزخ نصیب ہو یہ سب قسمیں منع ہیں یہ عادت چھوڑنی چاہئے۔

(۱۱۴)

راستے میں سے ایسی چیز ہٹا دینا جسکے پڑے رہنے چلنے والوں تکلیف ہو

(۸۸) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک شخص چلا جا رہا تھا راستے میں اس کو ایک کانٹے دار ٹہنی پڑی ہوئی ملی اس نے راستہ سے الگ کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس عمل کی بڑی قدر کی اور اس کو بخش دیا۔ ف۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایسی چیز راستے میں ڈالنا بڑی بات ہے بعضی بے تمیز خور تو کئی عادت ہوتی ہے کہ آنگن میں پڑھی بچھا کر بیٹھی ٹھیں آپ تو اٹھ کھڑی ہوئیں اور پڑھی وہیں چھوڑ دی بعضی دفعہ چلنے والے اس میں الجھ کر گر جاتے ہیں اور منہ ہاتھ ٹوٹتا ہے اسی طرح راستے میں کوئی برتن چھوڑ دینا یا چار پائی یا کوئی لکڑی یا ریل بنڈ ڈالنا سب برا ہے۔

(۱۱۵)

وعدہ اور امانت ہوا کرنا

(۸۹) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس میں امانت نہیں اس میں بیان نہیں اور جس کو عہد کا خیال نہیں اس میں دین نہیں۔

(۱۱۶)

کسی بندت یا فال کھولنے والے یا ہاتھ دیکھنے والے کے پاس جانا

(۹۰) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص غیب کی باتیں بتلانے والے کے پاس آئے اور کچھ باتیں پوچھے اور اس کو سچا جانے اس شخص کی چالیس دن کی نماز قبول نہ ہوگی ف اسی طرح

اگر کسی پر جن بھوت کا شبہ ہو جاتا ہے بعضی عورتیں اس جن سے ایسی باتیں پوچھتی ہیں کہ میرے میاں کی ٹوکری کب لگ جائے گی میرا بیٹا کب آئے گا سب گناہ کی باتیں ہیں۔

(۱۱۵) کتنا پالنا یا تصویر بر رکھنا

۸۵) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس گھر میں کتنا یا تصویر ہو اس میں فرشتے نہیں آتے۔ یعنی حرمت کے فرشتے نہیں آتے بچوں کے کھلونے جو تصویر دار ہوں وہ بھی منع ہیں۔

(۱۱۶) بد و ن لا چاری کے ٹالیٹنا

(۸۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گذرے جو سیٹ کے بل لیٹا تھا آپ نے اس کو اپنے پاؤں سے اشارہ کیا۔ اور فرمایا کہ اس طرح لیٹنے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتے

(۱۱۷) کچھ دھوپ میں کچھ سائے میں بیٹھنا لیٹنا

(۸۷) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح بیٹھنے کو منع فرمایا ہے کہ کچھ دھوپ میں ہو اور کچھ سائے میں

(۱۱۸) بد شکونی اور ٹومکا

(۸۸) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بد شکونی شرک ہے (۸۹) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ٹومکا شرک ہے۔

(۱۱۹) دنیا کی حرص نہ کرنا

(۹۰) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کی حرص نہ کرنے سے دل کو بھی چین ہوتا ہے اور بدن کو بھی آرام ملتا ہے (۹۱) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر بہت سی بکریوں میں دو خونگی بھیڑ سے چھوٹ دے جائیں جو ان کو خوب چیریں پھاڑیں کھائیں، تو اتنی بربادی ان بھیڑیوں سے بھی نہیں پہنچتی بربادی جتنی آدمی کے دین کو اس بات سے ہوتی ہے کہ مال کی حرص کرے اور نام چاہے۔

موت کو یاد رکھنا اور بہت دنوں کے لئے بند و بست نہ سوچنا اور نیک کام کے لئے

(۱۲۰) وقت کو غنیمت سمجھنا

(۹۲) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کو بہت یاد کیا کہ جو ساری لذتوں کو قطع کر دے گی یعنی موت

لے تلک کو دیکھنا یعنی کھٹ دیکھنا اور غم کر دیکھنا۔ ۱۲

(۹۳) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب صبح کا وقت تم پر آئے تو شام کے واسطے سوچ بچار مت کیا کرو اور جب شام کا وقت تم پر آئے تو صبح کے واسطے سوچ بچار مت کیا کرو۔

اور بیماری آنے سے پہلے اپنی تندرستی کو کچھ فائدہ لے لو اور مرنے سے پہلے اپنی زندگی سے کچھ چھل اٹھا لو۔ مطلب یہ کہ تندرستی اور زندگی کو غنیمت سمجھو اور نیک کام میں اُس کو لگائے رکھو۔ ورنہ بیماری اور موت میں پھر کچھ نہ ہو سکے گا۔

(۱۲۳) بلا اور مُصِیْبَت میں صبر کرنا

(۹۴) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کو جو دھمکھ مصیبت بیماری سچ پہنچتا ہے یہاں تک کہ کسی فکر میں جو تھوڑی سی پریشانی ہوتی ہے ان سب میں اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کرتے ہیں۔

(۱۴۴)	بیمار کو پوچھنا
-------	-----------------

(۹۵) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی بیمار پرسی صبح کے وقت کرے تو شام تک اس کے لئے ستر ہزار فرشتے دعا کرتے ہیں۔ اور اگر شام کو کرے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے دعا کرتے ہیں۔

(۱۲۵) مُردے کو نہلانا اور کفن دینا اور گھروالوں کی تسلی کرنا

(۹۶) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مردے کو غسل دے تو گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔ اور جو کسی مردے پر کفن نکال دے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا جوڑا پہنائیں گے۔ اور جو کسی غمزدہ کی تسلی کرے اللہ تعالیٰ اس کو پرہیزگاری کا لباس پہنائیں گے۔ اور اس کی روح پر رخصتی ہو جائے۔ اور جو شخص کسی مصیبت زدہ کو تسلی دے اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے جوڑوں میں سے ایسے قیمتی جوڑے پہنائیں گے کہ ساری دنیا بھی قیمت میں ان کے برابر نہیں۔

(۱۲۶) چلا کر اور بیان کر کے رونا

(۹۷) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیان کر کے رونے والی عورت پر اور جو سننے میں شریک سمجھواس پر لعنت فرمائی ہے (ف) بیٹھو خدا کے واسطے اس کو چھوڑ دو۔

(۱۲۷)	بیستم کمال رمضان
-------	------------------

(۹۸) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت میں بعض آدمی اس طرح قبروں سے اٹھیں گے کہ ان کو منہ سے آگ کے شعلے نکلنے ہوں گے کسی نے آپ سے پوچھا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون لوگ ہوں گے آپ نے فرمایا:

فرمایا کہ تم کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ لوگ اپنے پیٹ میں انکار سے بھر رہے ہیں۔ ف۔ ناحق کا مطلب یہ ہے کہ ان کو وہ مال کھانے کا اس میں سے اٹھانے کا شرع سے کوئی حق نہیں ہے۔ ہندوستان میں ایسا بڑا دستور ہے کہ جہاں خاوند چھوٹے چھوٹے بچے پھوڑ کر مارے مال پر بیوہ نے قبضہ کیا پھر اسی میں مہانوں کا خرچ اور مسجدوں کا تیل، اور مصلیوں کا کھانا سب کچھ کرتی ہیں۔ حالانکہ اس میں ان یتیموں کا حق ہے، اور سارے خرچ سا بچہ میں سمجھی ہیں۔ اور ویسے بھی روز کے خرچ میں، اور پھر ان بچوں کے بیاہ شادی میں جس طرح اپنا جی چاہتا ہے خرچ کرتی ہیں شرع سے کوئی مطلب نہیں۔ اس طرح سا بچہ کے مال سے خرچ کرنا سخت گناہ ہے۔ ان کا حصہ الگ رکھ دو۔ اور اس میں سے خاص انہی کے خرچ میں جو بہت لاچاری کے ہیں اٹھاؤ۔ اور مہانوں کی اور خیر خیرات اگر کرنا ہو اپنے خاص حصے سے کر وہ بھی جبکہ شرع کے خلاف نہ ہو نہیں تو اپنے مال سے بھی درست نہیں خوب یاد رکھو نہیں تو مرنے کے ساتھ ہی آنکھیں کھل جائیں گی

قیامت کے دن کا حساب کتاب

(۱۲۸)

(۹۹) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت میں کوئی شخص اپنی جگہ سے ہٹنے نہ پائے گا جب تک کہ چار باتیں اس سے نہ پوچھی جائیں گی۔ ایک تو یہ کہ کس چیز میں ختم کی، دوسری یہ کہ جانے ہوئے مسئلوں پر کیا عمل کیا تیسری یہ کہ مال کہاں سے کمایا اور کہاں اٹھایا چوتھی بدن کو کس چیز میں گھٹایا۔ ف۔ مطلب یہ کہ یہ سارے کام شرع کے موافق کئے تھے یا اپنے نفس کے موافق (۱۰۰) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت میں سارے حقوق ادا کرنے پڑیں گے یہاں تک کہ سنیگ والی بکری سے بے سینگ والی بکری کی خاطر بدلہ لیا جائے گا۔ ف۔ یعنی اگر اس نے ناحق سنیگ مار دیا ہو گا۔

بہشت دوزخ کا یاد رکھنا

(۱۲۹)

(۱۰۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں فرمایا کہ دو چیزیں بہت بڑی ہیں ان کو مت بھولنا یعنی جنت اور دوزخ پھر یہ فرما کر آپ بہت روئے یہاں تک کہ آنسوؤں سے آپ کی ریش مبارک تر ہو گئی پھر فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے آخرت کی باتیں جو کچھ میں جانتا ہوں تم کو معلوم ہو جائیں تو جنگلوں کو چرچہ جاؤ اور اپنے سر پر خاک ڈالتے پھرو۔ ف۔ پیو یہ ایک سو ایک حدیثیں ہیں۔ اور کئی جگہ اس کتاب میں اور عقیدے بھی آئی ہیں۔ ہمارے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی چالیس حدیثیں یاد کر کے میری امت کو پہنچائے تو وہ قیامت کے دن عالموں کے ساتھ اٹھے گا تم ہمت کر کے یہ حدیثیں اور دن کو بھی سنائی

رہا کرو۔ انشاء اللہ تعالیٰ تم بھی قیامت میں عالموں کے ساتھ اٹھو گی کتنی بڑی نعمت کیسی آسانی سے ملتی ہے

(۱۳) تھوڑا سا حال قیامت کا اور اس کی نشانیوں کا

قیامت کی چھوٹی چھوٹی نشانیاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمائی ہوئی حدیث میں یہ آئی ہیں۔ نوک خدائی مال کو اپنی ملک سمجھنے لگیں اور زکوٰۃ کو ڈانڈ کی طرح بھاری سمجھیں اور امانت کو اپنا مال سمجھیں۔ اور مرد بیوی کی تابعداری کرے۔ اور ماکی نافرمانی کرے۔ اور باپ کو غیر سمجھیں اور دوست کو اپنا سمجھیں۔ اور دین کا علم دنیا کمائے کو حاصل کریں اور سرداری اور حکومت ایسوں کو ملے جو سب میں نکلے ہوں یعنی بد ذات اور لالچی اور بد خلق اور جو جس کام کے لائق نہ ہو وہ کام اس کے سپرد ہو اور لوگ ظالموں کی تعظیم اور خاطر اس خوف سے کریں کہ یہ ہکو تکلیف نہ پہنچائیں۔ اور شراب کھلم کھلا پی جانے لگے، اور نا چنے گائے والی عورتوں کا رواج ہو جائے۔ اور ڈھولک، سارنگی، طبلہ اور ایسی چیزیں کثرت سے ہو جائیں اور بچلے لوگ آنت کے پہلے بزرگوں کو برا بھلا کہنے لگیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ایسے وقت میں ایسے ایسے عذابوں کے منتظر رہو کہ سرخ آدمی آئے اور بعض لوگ زمین میں ڈھنس جائیں اور آسمان سے پتھر برسیں اور صورتیں بدل جائیں یعنی آدمی سے شور مچتے ہو جائیں۔ اور بہت سی آفتیں آگے بھیجے جلدی جلدی اس طرح آئے لگیں جیسے بہت سے دانے کسی تانگے میں پرور رکھے ہوں اور وہ تانگا ٹوٹ جائے اور سب دانے اوپر تلے جھٹ جھٹ گرنے لگیں اور یہ نشانیاں بھی آئی ہیں کہ دین کا علم کم ہو جائے اور جھوٹ بولنا ہنر سمجھا جائے۔ اور امانت کا خیال دلوں میں سے جاتا رہے۔ اور خیانت شرم جاتی رہے اور سب طرف کافروں کا زور ہو جائے۔ اور جھوٹے جھوٹے طریقے بچنے لگیں جب یہ ساری نشانیاں ہو چکیں اس وقت سب ملکوں میں نصاریٰ لوگوں کی غلامی ہو جائے، اور اسی زمانے میں شام کے ملک میں ایک شخص ابوسفیان کی اولاد سے ایسا پیدا ہو کہ بہت سیدوں کا خون کرے اور شام اور مصر میں اس کے حکم احکام چلنے لگیں۔ اسی عرصہ میں روم کے مسلمان بادشاہ کی نصاریٰ کی ایک جماعت سے لڑائی ہو اور نصاریٰ کی ایک جماعت ہی صلح ہو جائے، دشمن جماعت شہر قسطنطنیہ پر چڑھائی کر کے ابناعل دخل کر لیں وہ بادشاہ اپنا ملک چھوڑ کر شام کے ملک میں چلا جائے اور نصاریٰ کی جس جماعت سے صلح اور میل ہو اس جماعت کو اپنے شامل کر کے اس دشمن جماعت سے بڑی بھاری لڑائی ہو۔ اور اسلام کے لشکر کو فتح ہو۔ ایک دن بیٹھے بٹھلائے جو نصاریٰ موافق تھے، ان میں سے ایک شخص ایک مسلمان کے سامنے کہنے لگے کہ ہماری صلیب کی برکت سے فتح ہوئی مسلمان اسکے جواب میں کہے کہ اسلام کی برکت سے فتح ہوئی۔ اسی میں بات بڑھ جائے یہاں تک کہ دونوں آدمی اپنے اپنے مذہب والوں کو پکار کر جمع کر لیں اور آپس میں لڑائی ہونے لگے اس میں اسلام کا بادشاہ شہید ہو جائے اور شام کے

اس پر سب نشانیاں قیامت نامہ سے لی گئی ہیں۔ اس کتاب میں شاہ فیضانِ مدینہ نے مضمون ادا کر دیا۔ یہ حال حاضر ہے۔

ملک میں بھی نصاریٰ کا عمل دخل ہو جائے۔ اور یہ نصاریٰ اس دشمن جماعت سے صلح کر لیں۔ اور بچے کچھے مسلمان مدینہ کو چلے جائیں اور خمیر کے پاس تک نصاریٰ کی عکداری ہو جائے اس وقت مسلمانوں کو فکر ہو کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کو تلاش کرنا چاہیے تاکہ ان مصیبتوں سے جان چھوٹے۔ اس وقت حضرت امام مہدی علیہ السلام مدینہ منورہ میں ہوں گے اور اس ڈر سے کہ کہیں حکومت کے لئے میرے سر نہ ہوں مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ کو چلا جائیں اور اس زمانہ کو کوئی جوابدال کا درجہ رکھتے ہیں یہ حضرت امام کی تلاش میں ہونگے اور بعضے لوگ جھوٹ موت بھی دعویٰ مہدی ہونے کا کرنا شروع کر دینگے غرض امام خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوں گے اور حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان میں ہوں گے اور بعضے لوگ انگوٹھ پہچان لیں گے اور ان کو زبردستی گھیر گھار کر ان سے حاکم بنانے کی بیعت کر لینگے اور اسی بیعت میں ایک آواز آسان سے آئیگی جس کو سب لوگ جھڑپاں موجود ہوں گے سینس گے۔ وہ آواز یہ ہوگی کہ یہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ یعنی حاکم بنائے ہوئے امام مہدی ہیں اور حضرت امام کے ظہور سے بڑی نشانیاں قیامت کی شروع ہوتی ہیں غرض جب آپ کی بیعت کا قصبہ مشہور ہوگا تو مدینہ منورہ میں جو فوجیں مسلمانوں کی ہوں گی وہ مکہ چلی آئیں گی۔ اور ملک شام اور عراق اور یمن کے ابدال اور اولیا رسب آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور بھی عرب کی بہت فوجیں اکٹھی ہو جائیں گی جب یہ خبر مسلمانوں میں مشہور ہوگی ایک شخص خراسان سے حضرت امام کی مدد کے واسطے ایک بڑی فوج لے کر چلے گا جس کے لشکر کے آگے چلنے والے حصے کے سردار کا نام منصور ہوگا اور راہ میں بہت سے بددینوں کی صفائی کرتا جائے گا۔ اور جس شخص کا اوپر ذکر آیا ہے کہ ابوسفیان کی اولاد ہیں ہوگا اور سیدوں کا دشمن ہوگا۔ چونکہ حضرت امام بھی سید ہوں گے وہ شخص حضرت امام کے لڑنے کو ایک فوج بھیجے گا جب یہ فوج مکہ مدینہ کے درمیان کے جنگل میں پہنچے گی، اور ایک پہاڑ کے تلے ٹھہرے گی تو یہ سب کو سب زمین میں دھنس جائیں گے صرف دو آدمی بچ جائیں گے جن میں سے ایک تو حضرت امام کو جا کر خبر دے گا۔ اور دوسرا اس سفیانی کو خبر پہنچائے گا اور نصاریٰ سب طرف سے فوجیں جمع کریں گے اور مسلمانوں کو لڑنے کی تیاری کریں گے۔ اس لشکر میں اس روز اسی جھنڈے ہوں گے۔ اور ہر جھنڈے کے ساتھ بارہ ہزار آدمی ہوں گے تو کل آدمی نو لاکھ ساٹھ ہزار ہوں گے۔ حضرت امام مکہ سے چل کر مدینہ شریف لائینگے اور وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار شریف کی زیارت کر کے شام کے ملک کو روانہ ہوں گے اور شہر دمشق تک پہنچنے پائیں گے کہ دوسری طرف سے نصاریٰ کی فوج مقابلہ میں آجائے گی حضرت امام کی فوج تین حصے ہو جائیگی ایک حصہ تو بھاگ جائیگا ایک حصہ شہید ہو جائیگا۔ اور ایک حصہ کو فتح ہوگی اور اس شہادت اور فتح کا قصبہ یہ ہوگا کہ حضرت امام نصاریٰ سے لڑنے کو لشکر تیار کریں گے اور بہت سی مسلمان

۱۰۔ خروج و سیاحت نامہ کا ایک مختصر ترجمہ خانیکہ کی کتابکے تحت اور میں نصیب و اور مقام میرا، میرا بی بی ایک مختصر ہے جس پر کوہ پورہ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی تعمیر کرائی۔

آپس میں قسم کھا بیٹے کہ بے فتح کئے شمشیر کھیں گے سارے آدمی شہید ہو جائیں گے صرف تھوڑے سے آدمی بچیں گے جن کو لے کر حضرت امام اپنے لشکر میں چلے آئیں گے اگلے دن پھر اسی طرح کا قصہ ہو گا کہ قسم کھا کر جائیں گے اور تھوڑے سے بچکر آئیں گے۔ اور تیسرے دن بھی ایسا ہی ہو گا۔ آخر چوتھے روز یہ تھوڑے سے آدمی مقابلہ کریں گے اور اللہ تعالیٰ فتح دیں گے۔ اور پھر کافروں کے دماغ میں حوصلہ حکومت کا نہ رہیگا۔ اب حضرت امام ملک کا بندوبست شروع کریں گے اور سب طرف فوجیں روانہ کریں گے اور خود ان سارے کاموں سے نمٹ کر قسطنطنیہ فتح کر نیکو چلیں گے جب دریائے روم کے کنارے پہنچیں گے بنو اسحاق کے ستر ہزار آدمیوں کو کشتیوں پر سوار کر کے اس شہر کے فتح کرنے کے واسطے تجویز کریں گے جب یہ لوگ شہر کی فصیل کے مقابل پہنچیں گے اللہ اکبر اللہ اکبر باور بند کہیں گے اس نام کی برکت سے شہر پناہ کے سامنے کی دیوار گر پڑے گی اور مسلمان حملہ کر کے شہر کے اندر گھس پڑیں گے اور کفار کو قتل کریں گے اور خوب انصاف اور قاعدے سے ملک کا بندوبست کریں گے اور حضرت امام سے جب بیعت ہوئی تھی اسوقت سے اس فتح تک چھ سال یا سات سال کی مدت گزرے گی حضرت امام یہاں کے بندوبست میں لگے ہوں گے کہ ایک جھوٹی خبر مشہور ہو گی کہ یہاں کیا بیٹھے ہو وہاں شام میں دجال آگیا۔ اور تمہارے خاندان میں فتنہ و فساد کر رہا ہے، اس خبر پر حضرت امام شام کی طرف سفر کریں گے اور تحقیق حال کے واسطے نو یا پانچ سو اردوں کو آگے بھیج دیں گے ان میں سے ایک شخص آکر خبر دے گا کہ وہ محض غلط تھی ابھی دجال نہیں نکلا حضرت امام کو اطمینان ہو جائے گا۔ اور پھر سفر میں جلدی نہ کریں گے اطمینان کے ساتھ درمیان کے ملکوں کا بندوبست دیکھتے بھالتے شام میں پہنچیں گے وہاں پہنچکر تھوڑے ہی دن گزریں گے کہ دجال بھی نکل پڑے گا اور دجال یہودیوں کی قوم میں سے ہو گا۔ اول شام و عراق کے درمیان میں سے نکلے گا اور دعویٰ نبوت کا کرے گا۔ پھر اصفہان میں پہنچے گا اور وہاں کے حرم ہزار یہودی اس کے ساتھ ہو جائیں گے اور خدا کا دعویٰ شروع کر دے گا اسی طرح بہت سے ملکوں پر گنتا ہوا جس کی سرحد تک پہنچے گا اور ہر جگہ سے بہت سے بد دین ساتھ ہوتے جائیں گے یہاں تک کہ مکہ معظمہ کے قریب آکر ٹھہرے گا لیکن فرشتوں کی حفاظت کی وجہ سے شہر کے اندر نہ جانے پاوے گا پھر وہاں سے مدینہ کا ارادہ کرے گا اور وہاں بھی فرشتوں کا پہرہ ہو گا جس سے اندر نہ جانے پائے گا۔ مگر مدینہ کو تین بار ہال آئیگا اور جتنے آدمی دین میں سست اور کمزور ہوں گے سب زلزلہ سے ڈر کر مدینہ سے باہر نکل کھڑے ہوں گے اور دجال کے پھندے میں پھنس جائیں گے اسوقت مدینہ میں کوئی نذرگ ہوں گے جو دجال

سے خوب بحث کریں گے دجال جھنجلا کر ان کو قتل کر دے گا اور پھر چلا کر پوچھے گا اب تو میرے
خدا ہونے کا قائل ہوتے ہو، وہ فرمائیں گے کہ اب تو اور بھی یقین ہو گیا کہ تو دجال ہے پھر وہ ان کو مارنا چاہے گا
مگر اس کا کچھ بس نہ چلے گا اور ان پر کوئی چیز اثر نہ کرے گی وہاں سے دجال ملک شام کو روانہ ہو گا جب
و مشرق کے قریب پہنچے گا اور حضرت امام وہاں پہلے سے پہنچ چکے ہوں گے اور لڑائی کے سامان میں مشغول
ہوں گے کہ عصر کا وقت آجائے گا اور مودن اذان بیکار اور لوگ نماز کی تیاری میں ہوں گے کہ اچانک
حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے آسمان سے اترتے نظر آئیں گے اور
جامع مسجد کی مشرق کی طرف کے منارے پر آکر ٹھہریں گے اور وہاں سے زینہ لگا کر نیچے تشریف
لائیں گے حضرت امام سب لڑائی کا سامان ان کے پیچھے کرنا چاہیں گے، وہ فرمائیں گے لڑائی کا
انتظام آپ ہی رکھیں میں خاص دجال کے قتل کرنے کو آیا ہوں غرض جب رات گزر کر صبح ہوگی
حضرت امام لشکر کو آراستہ فرمائیں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک گھوڑا ایک نیزہ منگا کر دجال کی
طرف بڑھیں گے اور اہل اسلام دجال کے لشکر پر حملہ کریں گے اور بہت سخت لڑائی ہوگی اور اس وقت
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سانس میں یہ تاثیر ہوگی کہ جہاں تک نگاہ جائے وہاں تک سانس پہنچ
سکے، اور جس کافر کو سانس کی ہوا لگا دیں وہ فوراً ہلاک ہو جائے، دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کو دیکھ کر بھاگے گا۔ آپ اس کا پچھا کریں گے۔ یہاں تک کہ باب لد ایک مقام ہے وہاں پہنچ کر نیزے
سے اس کا کام تمام کریں گے اور مسلمان دجال کو لشکر کو قتل کرنا شروع کریں گے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام
شہروں شہروں تشریف لے جا کر جتنے لوگوں کو دجال نے مستایا تھا سب کی تسلی کریں گے اور خدائے
تعالیٰ کے فضل سے اس وقت کوئی کافر نہ رہے گا۔ پھر حضرت امام کا انتقال ہو جائے گا۔ اور سب بند بہت
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں آجائے گا پھر باجوج ماجوج نکلیں گے ان کے رہنے کی جگہ جہاں شمال
کی طرف آبادی ختم ہوئی ہے اس سے بھی آگے سات ولایت سے باہر ہے اور ادھر کا سمت نہ زیادہ
سردی کی وجہ سے ایسا جا ہوا ہے کہ اس میں جہاز بھی نہیں چل سکتا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کو
خدائے تعالیٰ کے حکم کے موافق طور پہاڑ پر لیجائیں گے اور یا جوج ماجوج بڑا دھم مچائیں گے آخر کو اللہ
تعالیٰ ان کو ہلاک کریں گے اور عیسیٰ علیہ السلام پہاڑ سے اتر آئیں گے اور چالیس برس کے بعد حضرت عیسیٰ
علیہ السلام وفات فرمائیں گے اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ میں دفن ہوں گے اور
آپ کی گدی پر ایک شخص ملک مین کے رہنے والے بیٹھیں گے جن کا نام حجاج ہو گا اور قحطان کے قبیلہ
سے ہوں گے اور بہت دینداری اور انصاف کے ساتھ حکومت کریں گے۔ ان کے بعد آگے

اس طرح تشریف آوری اسکے ہوئی کہ لوگوں کو یقین کامل ہو جائے کہ عیسیٰ علیہ السلام آپ ہی ہیں۔ ۱۲

چھپے اور کئی بادشاہ ہوں گے پھر رفتہ رفتہ نیک باتیں کم ہونا شروع ہوں گی اور بری باتیں بڑھنے لگیں
 گی۔ اس وقت آسمان پر ایک دھواں سا چھا جائے گا اور زمین پر بر سے گاجس سے مسلمانوں کو زکام اور کانفل
 کو بیہوشی ہوگی چالیس روز کے بعد آسمان صاف ہو جائے گا اور اسی زمانے کے قریب بقرعید کا مہینہ ہوگا
 دسویں تاریخ کے بعد دفعۃً ایک رات اتنی لمبی ہوگی کہ مسافروں کا دل گھبرا جائے گا اور بچے سوتے
 سوتے اکتا جائیں گے اور چوپائے جانور جنگل میں جانے کے لئے چلائے لگیں گے اور کسی طرح صحیحی
 نہ ہوگی یہاں تک کہ تمام آدمی ہیبت اور گھبراہٹ سے بے قرار ہو جائیں گے۔ جب تین راتوں کی برابر وہ دن
 ہو چکے گی اس وقت سورج تھوڑی روشنی لئے ہوئے جیسے کہن لگنے کے وقت ہوتا ہے مغرب کی طرف
 سے نکلے گا۔ اس وقت کسی کا ایمان یا توبہ قبول نہیں ہوگی جب سورج اتنا اونچا ہو جائے گا جتنا دوسرے
 پہلے ہوتا ہے پھر خدا تعالیٰ کے حکم سے مغرب ہی کی طرف لوٹے گا۔ اور دستور کے موافق غروب ہوگا
 پھر ہمیشہ اپنے قدیم قاعدے کے موافق روشن اور رونق دار نکلتا رہے گا اس کے تھوڑے ہی دن کے
 بعد صفا پہاڑ جو مکہ میں ہے زلزلہ آکر چھٹ جائے گا اور انجنگہ و ایک جانور بہت عجیب شکل و صورت کا نکل کر لوگوں
 سے باتیں کرے گا اور بڑی تیزی سے ساری زمین میں پھرنے لگے گا۔ اور ایمان والوں کی پیشانی پر حضرت
 موسیٰ علیہ السلام کے عصا سے نورانی لکیر کھینچ دے گا جس سے سارا چہرہ اسکا روشن ہو جائے گا۔ اور پہلے
 ایمانوں کی ناک یا گردن پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی سے سیاہ مہر کر دے گا جس سے اس کا سارا
 چہرہ مبلا ہو جائے گا اور یہ کام کر کے وہ غائب ہو جائے گا۔ اس کے بعد جنوب کی طرف سے ایک ہوا نہایت
 فرحت دینے والی چلے گی اس سے سب ایمان والوں کی بغل میں کچھ نکل آئے گا جس سے وہ مرجائے گا جب سب ایمان
 مرجائیں گے اس وقت کافر جیشیوں کا ساری دنیا میں غل غل ہو جائیگا اور وہ لوگ خانہ کعبہ کو شہید کریں گے اور نبی جہنم کا اور قرآن
 شریف دونوں اور کافروں سے اٹھ جائے گا اور خدا کا خوف اور خلقت کی شرم سب اٹھ جائے گی اور کوئی اللہ
 اللہ کہنے والا نہ رہے گا۔ اس وقت ملک شام میں بہت ارزانی ہوگی لوگ اونٹوں اور سواریوں پر پیدل
 اور جھکے بیٹھے اور جو رہ جائیں گے ایک آگ پیدا ہوگی اور سب کو ہارکتی ہوئی شام میں پہنچا دے گی
 اور حکمت اس میں یہ ہے کہ قیامت کے روز سب مخلوق اسی ملک میں جمع ہوگی پھر وہ آگ غائب ہو
 جائیگی اور ہر وقت دنیا کو بڑی ترقی ہوگی تین چار سال اسی حال سے گزریں گے کہ دفعۃً جمعہ کو دن محرم کی
 دسویں تاریخ صبح کے وقت سب لوگ اپنے اپنے کام میں لگے ہوں گے کہ صورت چھوٹک دیا جائے گا اول
 ہلکی ہلکی آواز ہوگی پھر اس قدر بڑھے گی کہ اس ہیبت سے سب مرجائیں گے۔ زمین و آسمان چھٹ جائیگا
 اور دنیا فنا ہو جائے گی۔ اور جب آفتاب مغرب سے نکلا تھا اس وقت سے صور کے پھونکنے تک ایک سو بیس برس

لحذا کی

قد رہ بہت

بڑی ہے

اسی کے

ماتحت یہ

سب کچھ

ہوگا ایسے

یہ شک نہ

کیا جائے

کہ جب

ماتحت میں

جیسے بڑے

دیر اور

پہاڑ جاتے

ہیں تو یہ

جانور کس

طرح ساری

زمین کا

عقبت

کھائے گا

کا زمانہ ہوگا۔ اب یہاں سے قیامت کا دن شروع ہو گیا۔

خاص قیامت کے دن کا ذکر

جب صور پھونکنے سے تمام دنیا فنا ہو جائیگی چالیس برس اسی سنسانی کی حالت میں گزر جائیں گے پھر حق تعالیٰ کے حکم سے دوسری بار صور پھونکا جائے گا پھر زمین آسمان اسی طرح قائم ہو جائے گا اور مردے قبروں سے زندہ ہو کر نکل پڑیں گے اور میدان قیامت میں اکٹھے کر دئے جائیں گے اور آفتاب بہت نزدیک ہو جائے گا جس کی گرمی سے دماغ لوگوں کے پکنے لگیں گے اور جیسے جیسے لوگوں کے گناہ ہوں گے اتنا ہی زیادہ پسینہ نکلے گا۔ اور لوگ اس میدان میں بھوکے پیاسے کھڑے کھڑے پریشان ہو جائیں گے چونیک لوگ ہوں گے ان کیلئے اس زمین کی مٹی مثل میدے کے بنادی جائے گی اس کو کھا کر بھوک کا علاج کریں گے اور پیاس بجھانے کو حوض کوثر پر جائیں گے پھر جب میدان قیامت میں کھڑے کھڑے دق ہو جائیں گے اس وقت سب ملکر اول حضرت آدم علیہ السلام کے پاس پھر اور نبیوں کے پاس ہاں ہاں کی سفارش کرانے کے لئے جائیں گے کہ ہمارا حساب و کتاب اور کچھ فیصلہ جلدی ہو جائے سب پیغمبر کچھ عذر کریں گے اور سفارش کا وعدہ کریں گے سب کے بعد ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت میں حاضر ہو کر وہی درخواست کریں گے آپ حق تعالیٰ کو حکم سے قبول فرما کر تمام عمودیں اکریک مقام کا نام ہی شریف لیا کر شفاعت فرمائیں گے حق تعالیٰ کا ارشاد ہوگا کہ ہم نے سفارش قبول کی۔ اب ہم زمین پر اپنی تجلی فرما کر حساب کتاب کئے دیتے ہیں۔ اول آسمان سے فرشتے بہت کثرت سے اترنا شروع ہوں گے اور تمام آدمیوں کو ہر طرف سے گھیر لیں گے پھر حق تعالیٰ کا عرش اتر آئے گا۔ اس پر حق تعالیٰ کی تجلی ہوگی۔ اور حساب کتاب شروع ہو جائے گا اور اعمال نامے اڑائے جائیں گے ایمان والوں کے داہنے ہاتھ میں اور بے ایمانوں کے بائیں ہاتھ میں وہ خود بخود آجائیں گے۔ اور اعمال تولنے کی ترازو دکھڑی کی جائے گی جس سے سب کی نیکیاں پدیاں معلوم ہو جائیں گی۔ اور پل صراط پر چلنے کا حکم ہوگا جس کی نیکیاں تول میں زیادہ ہوں گی وہ پل سے پار ہو کر بہشت میں جا پہنچے گا اور جس کے گناہ زیادہ ہوں گے اگر خدائے تعالیٰ نے معاف نہ کر دئے ہوں گے وہ دوزخ میں گر جائے گا۔ اور جس کی نیکیاں اور گناہ سب برابر ہوں گے ایک نفاذ ہے اعراف جنت دوزخ کے بیچ میں وہ وہاں رہ جائے گا اس کے بعد ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے حضرات انبیاء علیہم السلام اور ولی امثالہ اور حافظ اور نیک بندے گنہگار لوگوں کو بخشوانے کے لئے شفاعت کریں گے۔ ان کی شفاعت قبول ہوگی اور جس کے دل میں ذرا ظہور بھی ایمان ہوگا وہ دوزخ سے نکال کر بہشت میں داخل کر دیا جائے گا اسی طرح جو لوگ اعراف میں ہوں گے وہ بھی

الہ عرش
کا آسمان
سے اترنا
اور حق
تعالیٰ کا
اس تجلی
فرمانا
ہو کر
کیفیت
سب جو اللہ
ہی معلوم
۱۲۰۴

آخر کو جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے۔ اور دوزخ میں خالی وہی لوگ رہ جائیں گے جو بالکل کافر اور مشرک ہیں اور ایسے لوگوں کو کبھی دوزخ سے نکلتا نصیب نہ ہوگا جب سب جہنمی اور دوزخی اپنے اپنے ٹھکانے ہو جائیں گے۔ اسوقت اللہ تعالیٰ دوزخ اور جنت کے بیچ میں موت کو ایک منٹ کی صورت پر حاضر کر کے سب جہنمیوں اور دوزخیوں کو دیکھا کر اس کو ذبح کر دیں گے اور فرمائیں گے اب نہ جہنمیوں کو موت آئے گی نہ دوزخیوں کو آئے گی سب کو اپنے اپنے ٹھکانے پر ہمیشہ کے لئے رہنا ہوگا اسوقت نہ جہنمیوں کی خوشی کی کوئی حد ہوگی اور نہ دوزخیوں کے صدمے اور بچ کی کوئی انتہا ہوگی

بہشت کی نعمتوں اور دوزخ کی مصیبتوں کا ذکر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اپنے نیک بندوں کے واسطے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھیں اور نہ کسی کان نے سنیں اور نہ ہی آدمی کے دل میں ان کا خیال آیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کی عمارت میں ایک اینٹ چاندی کی ہے اور ایک اینٹ سونے کی اور اینٹوں کے جوڑنے کا کاراخالص مشک کا ہو اور جنت کی کنکریاں موتی اور پاؤت ہیں اور وہاں کی مٹی زعفران ہے جو شخص جنت میں چلا جائے چن سکھ میں رہے گا اور رنج و غم نہ دیکھے گا۔ اور ہمیشہ کو اسی میں رہے گا کبھی نہ مرے گا نہ اُن لوگوں کے کپڑے سیلے ہوں گے نہ ان کی جوانی ختم ہوگی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت میں دو باغ تو ایسے ہیں کہ وہاں کے برتن اور سب سامان چاندی کا ہوگا۔ اور دو باغ ایسے ہیں کہ وہاں کے برتن اور سب سامان سونے کا ہوگا۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت میں سو درجے اور پرتلے ہیں اور ایک درجے سے دوسرے درجے تک اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان میں فاصلہ ہے یعنی پانچ سو برس اور سب درجوں میں بڑا درجہ فردوس کا ہے اور اسی سے جنت کی چاروں نہریں نکلی ہیں یعنی دودھ اور شہد اور شراب طہور اور پانی کی نہریں اور اس سے اوپر عرش ہے۔ تم جب اللہ سے مانگو تو فردوس مانگا کرو اور یہ بھی فرمایا ہے کہ ان میں ایک ایک درجہ اتنا بڑا ہے کہ اگر تمام دنیا کے آدمی ایک میں بھر دئے جائیں تو اچھی طرح سما جائیں۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت میں جتنے درخت ہیں سب کا تنہ سونے کا ہے۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب سے پہلے جو لوگ جنت میں جائیں گے اُن کا چہرہ ایسا روشن ہوگا جیسے چودھویں رات کا چاند پھر وہاں سے پیچھے جائیں گے اُن کا چہرہ تیز روشنی والے ستارے کی طرح ہوگا وہاں پیشاب کی ضرورت ہوگی نہ پافانہ کی نہ تھوک کی نہ پیچھ کی کنگھیاں سونے

لحم جنت کے ہامنی اور سونے اور مسک اور مفران اور دھنا کی اینٹ چاندی میں ہیں نام ہی کی فکر نہ ہوگی ورنہ جنت کی یہ سب چیزیں دنیا سے اس قدر اعلیٰ ہیں کہ ان کی عمدگی ہمارے قیاس سے باہر ہے ۱۲

کی ہوگی اور پسینہ مشک کی طرح خوشبو دار ہوگا کسی نے پوچھا کہ پھر کھانا کہاں جائے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک ڈکار آئے گی جس میں مشک کی خوشبو ہوگی۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت والوں میں جو سب سے ادنیٰ درجے کا ہوگا اس سے اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کہ اگر تجھ کو دنیا کی کسی بادشاہ کے ملک کے برابر دے دیں تو راضی ہو جائے گا وہ کہے گا اے پروردگار میں راضی ہوں ارشاد ہوگا کہ جانچ کو اس کے پانچ حصے کے برابر دیا۔ وہ کہے گا اے رب میں راضی ہو گیا۔ پھر ارشاد ہوگا کہ جانچ کو اتنا دیا اور اس سے دس گناہ دیا اور اس کے علاوہ جس چیز کو تیرا جی چاہے گا اور اور جس سے تیری آنکھ کو لذت ہوگی وہ تجھ کو ملے گا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ دنیا اور اس سے دس حصے زیادہ کے برابر اس کو ملیگا۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ جنت والوں سے پوچھیں گے کہ تم خوش بھی ہو وہ عرض کریں گے کہ بھلا خوش کیوں نہ ہوتے۔ آپ نے تو ہم کو وہ چیزیں دی ہیں جو آج تک کسی مخلوق کو نہیں دیں۔ ارشاد ہوگا کہ ہم تم کو ایسی چیزیں دیں جو ان سب سے بڑھ کر ہو، وہ عرض کریں گے کہ ان سے بڑھ کر کیا چیز ہوگی ارشاد ہوگا کہ وہ چیز یہ ہے کہ میں تم سے ہمیشہ خوش ہوں گا کبھی ناراض نہ ہوں گا۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت والے جنت میں جا چکیں گے اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے تم اور کچھ زیادہ چاہتے ہو میں تم کو دوں، وہ عرض کریں گے کہ ہمارے چہرے آپ نے روشن کر دیئے ہم کو جنت میں داخل کر دیا ہم کو دوزخ سے نجات دیدی اور ہم کو کیا چاہیے، اس وقت اللہ تعالیٰ پر وہ اٹھادیں گے اتنی پیاری کوئی نعمت نہ ہوگی جس قدر اللہ تعالیٰ کو دیدا میں لذت ہوگی، اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دوزخ کو ہزار برس تک دھونکلیا یہاں تک کہ اس کا رنگ سرخ ہو گیا۔ پھر ہزار برس تک دھونکا یا یہاں تک کہ سفید ہو گئی۔ پھر ہزار برس دھونکا یا یہاں تک کہ سیاہ ہو گئی اب بالکل سیاہ تاریک ہے۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہاری یہ آگ جس کو تم جلاتے ہو دوزخ کی آگ سے شتر حصے تیری میں کم ہے۔ اور وہ شتر حصے اس سے زیادہ تیز ہے، اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر ایک بڑا بھاری پتھر دوزخ کے کنارے سے پھوڑا جائے۔ اور شتر برس تک برابر چلا جائے تب جا کر اس کی تلی میں پہنچے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دوزخ کو لایا جائے گا۔ اس کی ستر ہزار باگیں ہوں گی۔ اور ہر ایک باگ کو ستر ہزار فرشتے پکڑے ہوں گے جس سے اس کو گھسیٹیں گے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب میں بلکا عذاب دوزخ میں ایک شخص کو ہوگا کہ اس کے پاؤں میں فقط آگ کی جوتیاں ہیں۔ مگر اس سے اس کا بھیجا ہنڈیا کی طرح پکتا ہے اور وہ بول سمجھتا ہے کہ مجھ سے بڑھ کر کسی پر عذاب نہیں۔ اور فرمایا رسول اللہ

نور محمدی ہشتی زیور کا کتابت اللہ تعالیٰ ہی مسلم ہے ۱۲۰

صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دوزخ میں ایسے بڑے سانپ ہیں جیسے اونٹ۔ اگر ایک دفعہ کاٹ لیں تو چالیس برس تک لہر اٹھتی رہے اور پچھو ایسے ایسے بڑے ہیں جیسے پالان کسا ہوا چھوہ اگر کاٹ لیں تو چالیس برس تک زہر چڑھا رہے اور ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر منبر پر تشریف لائے اور فرمایا کہ میں نے آج نماز میں جنت اور دوزخ کا موبہون نقشہ دیکھا۔ نہ آج تک میں نے جنت سے زیادہ کوئی اچھی چیز دیکھی اور نہ دوزخ سے زیادہ کوئی چیز تکلیف کی دیکھی۔

۱۳۳ ان باتوں کا بیان کہ ان کے بدون ایمان ادھور اترتا ہے

حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کئی اور ستر باتیں ایمان کے متعلق ہیں سب میں بڑی بات تو کہ لا الہ الا اللہ ہے اور سب میں چھوٹی بات یہ ہے کہ راستہ میں کوئی کانا لکڑی پتھر پڑا ہو جس سے راستہ چلنے والوں کو تکلیف ہو اس کو ہٹا دے۔ اور شرم و حیا بھی ایمان کی ان ہی باتوں سے ایک بڑی چیز ہے۔ اس ارشاد سے معلوم ہوا کہ جب اتنی باتیں ایمان سے علاقہ رکھتی ہیں تو پورا مسلمان وہی ہو گا جس میں سب باتیں ہوں جس میں کوئی بات ہو اور کوئی بات نہ ہو وہ ادھور مسلمان ہے۔ یہ سب جانتے ہیں کہ مسلمان پورا ہی ہونا ضروری ہے۔ اس لئے ہر ایک کو لازم ہو کہ ان سب باتوں کو اپنے اندر پیدا کرے اور کوشش کرے کہ کسی بات کی کسر نہ رہ جائے اس لئے ہم ان باتوں کو لکھ کر بتلائے دیتے ہیں۔ وہ سب سات اور ستر ہیں جن سے متعلق ہیں (۱) اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا (۲) یہ اعتقاد رکھنا کہ خدا کے سوا سب چیزیں پہلے نہ تھیں پھر خدا کو پیدا کئے ہیں (۳) یہ یقین کرنا کہ فرشتے ہیں (۴) یہ یقین کرنا کہ خدائے تعالیٰ نے جتنی کتابیں بھی بھیجیں پر اناری تھیں سب سچی ہیں۔ البتہ اب قرآن کے سوا اور ادوں کا حکم نہیں رہا (۵) یہ یقین کرنا کہ سب پیغمبر سچے ہیں۔ البتہ اب فقط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر چلنے کا حکم ہے (۶) یہ یقین کرنا کہ اللہ تعالیٰ کو سب باتوں کی پہلے ہی ر خبر ہے اور جو ان کو منظور ہوتا ہے وہی ہوتا ہے (۷) یہ یقین کرنا کہ قیامت آنے والی ہے (۸) جنت کا ماننا (۹) دوزخ کا ماننا (۱۰) اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنا (۱۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنا (۱۲) اور کسی سے بھی اگر محبت یا دشمنی کرے اللہ تعالیٰ نبی کے واسطے کرنا (۱۳) ہر کام میں نیت دین ہی کی کرنا (۱۴) گناہوں پر کھپتا نا (۱۵) خدائے تعالیٰ سے ڈرنا (۱۶) خدائے تعالیٰ کی رحمت کی امید رکھنا (۱۷) شرم کرنا (۱۸) نعمت کا شکر کرنا (۱۹) عہد پورا کرنا (۲۰) صبر کرنا (۲۱) اپنے کو اور دوسروں سے کم سمجھنا (۲۲) مخلوق پر رحم کرنا (۲۳) جو کچھ خدا کی طرف سے ہو اس پر راضی رہنا (۲۴) خدا پر بھروسہ کرنا (۲۵) اپنی کسی خوبی پر نہ اتارنا (۲۶) کسی سی

۱۳۳ ان باتوں کا بیان کہ ان کے بدون ایمان ادھور اترتا ہے

کینہ کپٹ نہ رکھنا (۳۲) کسی چھند نہ کرنا (۳۳) غصہ نہ کرنا (۳۴) کسی کو برا نہ چاہنا (۳۵) دنیا محبت نہ رکھنا اور سات باتیں زبان کے متعلق ہیں (۳۶) زبان سے کلمہ پڑھنا (۳۷) قرآن شریف کی تلاوت کرنا (۳۸) علم سیکھنا (۳۹) علم سکھانا (۴۰) دعا کرنا (۴۱) اللہ کا ذکر کرنا (۴۲) لغو اور گناہ کی بات سے جیسے جوٹ غیبت گالی توہنا خلاف شرع گانا ان سب سے بچنا اور چالیس باتیں سارے بدن سے متعلق ہیں (۴۳) وضو کرنا غسل کرنا کپڑے کا پاک رکھنا (۴۴) نماز کا پابند رہنا (۴۵) زکوٰۃ صدقہ فطر دینا (۴۶) روزہ رکھنا (۴۷) حج کرنا (۴۸) اعتکاف کرنا (۴۹) جہاں رہتے ہیں دین کی خرابی ہو وہاں سے چلے جانا (۵۰) مٹت خدا کی پوری کرنا (۵۱) جو قسم گناہ کی بات پر نہ ہو اس کو پورا کرنا (۵۲) ٹوٹی ہوئی قسم کا کفارہ دینا (۵۳) جتنا بدن ڈھانکنا فرض ہے اس کو ڈھانکنا (۵۴) قربانی کرنا (۵۵) مرد و کافین دفن کرنا (۵۶) کسی کا قرض آنا ہو سکو ادا کرنا (۵۷) لین دین میں خلاف شرع باتوں سے بچنا (۵۸) سچی گواہی کا نہ چھپانا (۵۹) اگر نفس نقاضا کرے نکاح کر لینا (۶۰) جو اپنی حکومت میں ہیں ان کا حق ادا کرنا (۶۱) بھیاں باپ کو آرام پہنچانا (۶۲) اولاد کو پرورش کرنا (۶۳) رشتہ داروں سے بدسلوکی کرنا (۶۴) اتفاقی تابعداری کرنا (۶۵) انصاف کرنا (۶۶) مسلمانوں کی جماعت سے الگ کوئی طریقہ نہ نکالنا (۶۷) حاکم کی تابعداری کرنا مگر خلاف شرع بات میں نہ کرے (۶۸) لڑنے والوں میں صلح کر دینا (۶۹) نیک کام میں مدد دینا (۷۰) نیک راہ بتلانا (۷۱) بری بات سے روکنا (۷۲) اگر حکومت ہو تو شرع کے متوافق سزا دینا (۷۳) اگر وقت آئے تو دین کے دشمنوں سے لڑنا (۷۴) امانت ادا کرنا (۷۵) ضرورت والوں کو قرضہ چلا دینا (۷۶) پڑوسی کی خاطر داری رکھنا (۷۷) آمدنی پاک لینا (۷۸) خرچ شرع کے متوافق کرنا (۷۹) سلام کا جواب دینا (۸۰) اگر کوئی چھینک لے کر اللہ کے لئے تو اس کو چھوٹا کرنا (۸۱) کسی کو ناحق تکلیف نہ دینا (۸۲) خلاف شرع کھیل نمائشوں سے بچنا (۸۳) راستہ میں سے ڈھیلا پتھر کانٹا لکڑی ہٹا دینا اگر الگ الگ سب باتوں کا ثواب معلوم کرنا ہو تو فروغ ایمان ایک کتاب ہے اس میں دیکھ لو۔

(۱۳۳) اپنے نفس کی اور عام آدمیوں کی خرابی

اور بر جتنی اچھی اور بری باتوں کا اور ثواب اور عذاب کی چیزوں کا بیان آیا ہے۔ اس میں دو چیزیں کھنڈت والہ تہی ہیں ایک تو خود اپنا نفس کہ ہر وقت گود میں بیٹھا ہو ا طرح طرح کی باتیں سوچتا ہو نیک کاموں میں بہانے نکالتا ہے اور برے کاموں میں اپنی صورتیں جلاتا ہے اور عذاب سے ڈراؤ تو اللہ تعالیٰ کا غفور رحیم ہونا یاد دلاتا ہے اور اوپر سے شیطان اسکی سہارا دیتا ہے اور دوسرے کھنڈت

ڈالنے والے وہ آدمی ہیں جو اس سے کسی طرح کا واسطہ رکھتے ہیں، یا تو عزیز و قریب ہیں یا جان پہچان والے ہیں یا برادری کنہی کی ہیں یا اس کی بستی کے ہیں۔ بعضے گناہ تو اس واسطے ہوتے ہیں کہ ان سے پاس بیٹھ کر ان کی بُری باتوں کا اثر آئیں آجاتا ہے۔ اور بعضے گناہ ان کی خاطر سے ہوتے ہیں اور بعضے اس واسطے ہوتے ہیں کہ ان کی نگاہ میں ہلکا پن نہ ہو۔ اور بعضے گناہ اس لئے ہو جاتے ہیں کہ وہ لوگ اس کے ساتھ برائی کرتے ہیں۔ کچھ وقت اس برائی کے رنج میں کچھ وقت ان کی غیبت میں اور کچھ وقت ان سے بدلہ لینے کی فکر میں خرچ ہوتا ہے، اور پھر اس سے طرح طرح کے گناہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ غرض ساری خرابی اس نفس کی تابعداری کی اور آدمیوں سے بھلائی کی امید رکھنے کی ہے اس لئے ان کی خرابی سے بچنے کے واسطے دو باتیں ضروری ٹھہریں۔ ایک تو اپنے نفس کو دباننا اور اس کو کبھی بہلا پھسلا کر کبھی ڈانٹ ڈپٹ کر دین کی راہ پر لگانا۔ دوسرے سب آدمیوں سے زیادہ لگاؤ نہ رکھنا اور اس بات کی پرواہ نہ کرنا کہ وہ اچھا کہیں گے یا برا کہیں گے اس واسطے ان دونوں ضروری باتوں کو الگ الگ لکھا جاتا ہے۔

نفس کے ساتھ برتاؤ کا بیان

(۱۳۵)

پابندی کے ساتھ تھوڑا سا وقت صبح کو اور تھوڑا سا وقت شام کو یا سوتے وقت مقرر کر لو اس وقت میں اکیلے بیٹھ کر اور اپنے دل کو جہاں تک ہو سکے سارے خیالوں سے خالی کر کے اپنے جی سے یوں باتیں کیا کرو۔ اور نفس سے یوں کہا کرو کہ اے نفس خوب سمجھ لے کہ تیری مثال دنیا میں ایک سوداگر کی سی ہے، پونجی تیری عمر ہے اور نفع اس کا یہ ہے کہ ہمیشہ ہمیشہ کی بھلائی یعنی آخرت کی نجات حاصل کرے اگر یہ دولت حاصل کر لی تو سوداگری میں نفع ہوا۔ اور اگر اس عمر کو پونجی کھو دیا اور بھلائی اور نجات حاصل نہ کی تو اس سوداگری میں بڑا ٹوٹا اٹھایا کہ پونجی بھی گئی اور نفع نصیب نہ ہوا اور یہ پونجی ایسی قیمتی ہو کہ اسکی ایک ایک گھڑی بلکہ ایک ایک سانس بے انتہا قیمت رکھتا ہے اور کوئی خزانہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو اسکی برابر نہیں کر سکتا کیونکہ اول تو خزانہ اگر جاتا رہے تو کوئی شے اسکی جگہ دوسرا خزانہ مل سکتا اور یہ عمر جتنی گزر جاتی تو اس کی ایک ہل بھی لوٹ نہ سکتی نہ دوسری عمر اور مل سکتی ہے۔ دوسرے یہ کہ اس عمر سے کتنی بڑی دولت کما سکتے ہیں یعنی ہمیشہ کے لئے بہشت اور خدا کے تعالیٰ کی خوشی اور دیدار اتنی بڑی دولت کسی خزانہ سے کوئی نہیں کما سکتا اس واسطے یہ پونجی بہت ہی قدر اور قیمت کی ہوئی۔ اور اے نفس اللہ تعالیٰ کا احسان مان کہ ابھی تیری موت نہیں آئی جس سے یہ عمر ختم ہو جاتی خدا کے تعالیٰ نے آج کا دن زندگی کا اور نکال دیا ہے اور اگر تو سمجھنے لگے

تو ہزاروں دل و جان سے آرزو کرے کہ مجھ کو ایک دن کی اور عمر مل جائے تو اس ایک دن میں سا
گناہوں سے سچی اور پکی توبہ کر لوں۔ اور پکا وعدہ اللہ تعالیٰ سے کر لوں کہ پھر ان گناہوں کے پاس مجھ کو نہ لگا
اور وہ سارا دن خدا نے تعالیٰ کی یاد اور تابعداری میں گزاروں جب مرنے کے وقت تیرا حال اور یہ
خیال ہوتا تو اپنے دل میں توبہ نہیں سمجھ لے کہ گویا میری موت کا وقت آگیا تھا۔ اور میرے مانگنے سے
اللہ تعالیٰ نے یہ دن اور دے دیا ہے اور اس دن کے بعد معلوم نہیں کہ اور دن نصیب ہوگا یا نہیں
سو اس دن کو تو اسی طرح گزارنا چاہئے جیسا کہ عمر کا اخیر دن معلوم ہو جاتا اور اس کو گزارنا یعنی سب
گناہوں سے پکی توبہ کر لے اور اس دن میں کوئی جھوٹی یا بڑی نافرمانی نہ کرے اور تمام دن اللہ
تعالیٰ کے دھیان اور خوف میں گزار دے اور کوئی حکم خدا کا نہ چھوڑے۔ جب وہ سارا دن اسی طرح
گزر جائے پھر اگلے دن یونہی سوچے کہ شاید عمر میں کا ہی ایک دن باقی رہا ہو۔ اور اسے نفس اس دھوکے
میں نہ آتا کہ اللہ تعالیٰ معاف کر دیں گے کیونکہ اول تو تجھ کو کیسے معلوم ہوا کہ معاف ہی کر دیں گے
اور سزا نہ دیں گے، بھلا اگر سزا ہونے لگے تو اس وقت کیا کرے گا اور اس وقت کتنا کچھنا پاڑے گا۔
اور اگر ہم نے مانا کہ معاف ہی ہو گیا تب بھی تو نیک کام کرنے والوں کو جو انعام اور مرتبہ ملے گا
وہ تجھ کو نصیب نہ ہوگا۔ پھر جب توابی آنکھ سے اوروں کو ملنا اور اپنا محروم ہونا دیکھے گا کس قدر
حسرت اور افسوس ہوگا اس پر اگر نفس سوال کرے کہ بتلاؤ پھر میں کیا کروں اور کس طرح
کوشش کروں تو تم اس کو جواب دو کہ تو یہ گا کہ جو چیز تجھ سے مر کر چھوٹنے والی ہے یعنی دنیا
اور بری عادتیں تو اس کو ابھی چھوڑ دے اور جس سے تجھ کو سابقہ پڑنے والا ہے اور بدو
اس کے تیرا گذر نہیں ہو سکتا یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کو راضی کرنے کی باتیں اس کو بھی سے لے بیٹھ
اور اس کی یاد اور تابعداری میں لگ جا۔ اور بری عادتوں کا بیان اور ان کے چھوڑنے کا علاج
اور خدا تعالیٰ کی رضی کر نیکی باتوں کی تفصیل اولکے حال کرنے کی تدبیر خوب سمجھا کر اوپر لکھ دی ہے اسکے
موافق کوشش اور برتاؤ کرنے سے دل سے برائیاں نکل جاتی ہیں اور نیکیاں جم جاتی ہیں اور اپنے
نفس سے کہو کہ اے نفس تیری مثال بیمار کی سی ہے۔ اور بیمار کو پڑھنا پڑھنا پڑھنا اور گناہ کرنا بد پرہیزی
ہے اسوا سطر اس سے پرہیز کرنا ضروری ہوا۔ اور یہ پرہیز اللہ تعالیٰ نے ساری عمر کے لئے بتلا
رکھا ہے۔ بھلا سوچ تو رہی اگر دنیا کا کوئی ادنا سا علیم کسی سخت بیماری میں تجھ کو یہ بتلا دے
کہ فلاں مریضے دار چیز کھانے سے جب کبھی کھائے گا اس بیمار کی کو سخت نقصان پہنچے گا اور تو
سخت تکلیف میں مبتلا ہو جائے گا اور فلاں کڑوی بد مزہ دار دوا کھاتے ہو گے تو اچھے رہو گے اور تکلیف

کم ریگی تو یقینی بات ہے کہ اپنی جان جو پیاری ہو اسلئے اس حکیم کے کہنے سے کیسی ہی مزیدار چیز ہو تو ساری عمر کیلئے چھوڑ دے گا۔ اور دو ایسی ہی بد مزہ اور ناگوار ہو۔ آنکھ بند کر کے روز کے روز اس کو نگل جایا کرے گا تو ہم نے مانا کہ گناہ بڑے مزیدار ہیں اور نیک کام بہت ناگوار ہیں لیکن جب اللہ تعالیٰ نے ان مزے دار چیزوں کا نقصان بتلایا ہے اور ان ناگوار کاموں کو فائدہ مند فرمایا ہے پھر نقصان اور فائدہ بھی کیسا ہمیشہ ہمیشہ کا جس کا نام دوزخ اور جنت ہے تو اسے نفس تعجب اور فہم کی بات ہے کہ جان کی محبت میں ادنیٰ حکیم کے تو کہنے کا یقین کر لے اور اس کا پابند ہو جائے اور اپنے ایمان کی محبت میں اللہ تعالیٰ کے کہنے پر دل کو نہ جائے۔ اور گناہوں کو چھوڑنے کی ہمت نہ کرے اور نیک کاموں سے پھر بھی جی چرائے تو کیسا مسلمان ہے کہ توبہ توبہ اللہ تعالیٰ کے فرمانے کو ایک چھوٹے سے حکیم کے کہنے کے برابر بھی نہ سمجھے اور کیسا بے عقل ہے کہ جنت کے ہمیشہ ہمیشہ کے آرام کی دنیا کے تھوڑے دنوں کے آرام کے برابر بھی قدر نہ کرے اور دوزخ کی اتنی سخت اور دردناک تکلیف سے دنیا کی تھوڑے دنوں کی تکلیف کو برابر بھی بچنے کی کوشش نہ کرے اور اس سے کہو کہ اسے نفس دنیا سفر کا مقام ہو اور میں پورا آرام برگرز میسر نہیں ہو اگر تا طرح طرح کی تکلیفیں جھیلنی پڑتی ہیں مگر مشافراں لئے ان تکلیفوں کی سہار کر لیتا ہے کہ گھر پہنچ کر پورا آرام مل جائے گا بلکہ اگر ان تکلیفوں سے گھر اگر کسی سرائے میں ٹھیکر اس کو اپنا گھر بنا لے اور سب سامان آسائش کا وہاں جمع کر لے تو ساری عمر بھی گھر پہنچنا مصیبت نہ ہو۔ اسی طرح دنیا میں جب تک رہنا ہے محنت مشقت کی سہار کرنا چاہیے۔ عبادت میں بھی محنت ہے اور گناہوں کے چھوڑنے میں بھی مشقت ہے۔ اور بھی طرح طرح کی مصیبت ہے لیکن آخرت ہمارا گھر ہے وہاں پہنچ کر سب مصیبت کٹ جائے گی۔ یہاں کی ساری محنت مشقت کو چھیلنا چاہیے۔ اگر یہاں آرام ڈھونڈا تو گھر جا کر آرام کا سامان بلنا مشکل ہے یہ سمجھ کر کبھی دنیا کی راحت اور لذت کی ہوس نہ کرنا چاہیے۔ اور آخرت کی درستی کے لئے ہر طرح کی محنت کو خوشی سے اٹھانا چاہیے غرض ایسی ایسی باتیں نفس سے کر کے اس کو راہ پر لگانا چاہیے۔ اور روزمرہ اسی طرح سمجھانا چاہیے اور یاد رکھو کہ اگر تم خود اسی طرح اپنی بھائی اور دوستی کی کوشش نہ کرو گی تو اور کون آئے گا جو۔ تمہاری خیر خواہی کرے گا۔ اب تم جانو اور تمہارا کام جانے۔

عام آدمیوں کے ساتھ برتاؤ کا بیان

(۳۶)

عام آدمی تین طرح کے ہیں۔ ایک تو وہ جن سے دوستی اور بہن ساٹھن ہونے کا علاقہ ہے۔ دوسرے

وہ جن سے صرف جان پہچان ہے تیسرے وہ جن سے جان پہچان بھی نہیں اور ہر ایک کے ساتھ
برتاؤ کرنے کا طریقہ الگ ہے سو جن سے جان پہچان بھی نہیں۔ اگر ان کے ساتھ ملنا بیٹھنا ہو تو ان
باتوں کا خیال رکھو کہ وہ جو ادھر ادھر کی باتیں اور خبریں بیان کریں ان کی طرف کان مت لگاؤ۔
اور وہ جو کچھ وہی تباہی بکس ان سے بالکل بہری بن جاؤ۔ ان سے بہت مت ملو ان سے کوئی اُمید
اور انتہامت کرو اور اگر کوئی بات ان میں خلاف شرع دیکھو تو اگر یہ اُمید ہو کہ نصیحت مان لیں گی
تو بہت نرمی سے سمجھاؤ اور جن سے دوستی اور زیادہ راہ و رسم ہے ان میں اس کا خیال رکھو کہ اول
تو ہر کسی سے دوستی اور راہ و رسم مت پیدا کرو کیونکہ ہر آدمی دوستی کے قابل نہیں ہوتا۔ البتہ جس میں
یہ پانچ باتیں ہوں اس سے راہ و رسم رکھنے میں کچھ مضائقہ نہیں اول یہ کہ وہ عقلمند ہو کیونکہ بیوقوف
آدمی سے اول تو دوستی کا نباہ نہیں ہوتا دوسرے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ تم کو فائدہ پہنچانا چاہتا ہے
مگر بیوقوفی کی وجہ سے اور الٹا نقصان کر گزرتا ہے جیسے کسی نے ریچھ پالا تھا۔ ایک دفعہ یہ شخص سو گیا
اور اس کے منہ پر بار بار بکھی آکر بیٹھتی تھی۔ اس ریچھ کو غصہ آیا کتھی کے مارنے کو ایک بڑا پتھر اٹھا کر
لایا اور تباہ کر اس کے منہ پر کھینچ مارا کتھی تو آگئی اور اس تھپا رے کا سر کھیل کھیل ہو گیا
دوسری بات یہ کہ اس کے اخلاق اور عادت مزاج اچھا ہو۔ اپنے مطلب کی دوستی نہ رکھے
اور غصے کے وقت آپے سے باہر نہ ہو جائے، ذرا ذرا سی بات میں طوطے کی سی آنکھیں نہ بدلے
تیسری بات یہ کہ دیندار ہو کیونکہ جو شخص دیندار نہیں ہے جب وہ خدائے تعالیٰ کا حق ادا نہیں
کرتا تو تم کو اس سے کیا اُمید ہے کہ اس سے وفا ہوگی۔ دوسری خرابی یہ ہے کہ جب تم بار بار
اس کو گناہ کرتے دیکھو گی اور دوستی کی وجہ سے نرمی کرو گی۔ تو خود تم کو بھی اس گناہ سے نفرت
نہ رہے گی تیسری خرابی یہ ہے کہ اس کی بری صحبت کا اثر تم کو بھی پہنچے گا اور ویسے ہی گناہ تم سے
بھی ہوئے لگیں گے چوتھی بات یہ کہ اس کو دنیا کی حرص نہ ہو کیونکہ حرص والے کے پاس بیٹھنے سے
ضرور دنیا کی حرص بڑھتی ہے جب ہر وقت اس کو اسی دھن اور اسی چرچے میں دیکھو گی نہیں زیور کا ذکر
ہے کہیں پوشاک کی فلم ہے کہیں گھر کے سامان کا دھندا ہے تو کہاں تک تم کو خیال نہ ہوگا۔
اور جس کو خود حرص نہ ہو۔ موٹا کپڑا ہو۔ موٹا کپڑا کھانا ہو، ہر وقت دنیا کی ناپائیداری کا ذکر ہو اس کے
پاس بیٹھ کر جو کچھ تھوڑی بہت حرص ہوتی ہو وہ بھی دل سے نکل جاتی ہے۔ پانچویں بات یہ کہ
اس کی عادت جھوٹ بولنے کی نہ ہو کیونکہ جھوٹ بولنے والے آدمی کا کچھ اعتبار نہیں۔ خدا جانے
اس کی کس بات کو سچا سمجھ کر آدمی دھوکے میں آجائے۔ ان پانچ باتوں کا خیال تو دوستی پیدا

رینے سے پہلے کر لینا چاہیے اور جب کسی میں یہ پانچوں باتیں دیکھ لیں اور راہ و کم پیدا کر لی اب اسکے حق اچھی طرح
 ادا کرو۔ وہ حق یہ ہیں کہ جہاں تک ہو سکے اسکی ضرورت میں کام آؤ۔ اگر خدا نے تعالیٰ کجانش دیں تو اسکی ہر دگر و اس
 کا بھی کسی سے مت کہو جو کوئی اسکو بُرا کہے اسے خبر مت کر چھپ بات کرے کان لگا کر سنو۔ اگر اس میں کوئی عیب
 کچھ بہت نرمی اور خیر خواہی سے تنہائی میں سمجھا دو۔ اگر اس سے کوئی خطا ہو جائے تو درگزر کرو اور اسکی بھلائی
 کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی رہو اب رہ گئے وہ آدمی جن سے صرف جان پہچان ہو ایسے آدمیوں سے بڑی
 احتیاط درکار ہے کیونکہ جو دوست میں وہ تمہارے بھلے میں ہیں اور جن سے جان پہچان بھی نہیں وہ اگر بھلا
 میں نہیں تو بُرائی میں بھی ہیں۔ اور جو بیچ کے رہ گئے جن سے دوستی ہے اور نہ بالکل انجان ہیں زیادہ تکلیف داور
 بُرائی ایسوں ہی سے پہنچتی ہے کہ زبان سے تو دوستی اور خیر خواہی کا دم بھرتے ہیں اور اندر ہی اندر بڑی کھوتے
 ہیں اور حسد کرتے ہیں اور ہر وقت عیب ڈھونڈا کرتے ہیں اور بدنام کرنے کی فکر میں رہتے ہیں۔ اس لئے جہا
 تک ہو سکے کسی سے جان پہچان اور ملاقات مت پیدا کرو اور ان کی دنیا کو دیکھ کر حرص مت کرو، اور اسکی خاطر
 اپنا دین مت برباد کرو۔ اگر کوئی تم سے دشمنی کرے تم اس سے دشمنی مت کرو کیونکہ اسکی طرف سے پھر تمہارے
 ساتھ اور زیادہ بُرائی ہوگی تو تم اسکی سہارا نہ ہو سکے گی اور اسی دھند سے میں لگ جاؤ گی اور دنیا اور دین دونوں
 کا نقصان ہوگا۔ اس واسطے درگزر ہی بہتر ہے۔ اور اگر کوئی تمہاری عزت اور خاطر داری کر رہا تھا تعریف کرو اور محبت ظاہر
 کری تو تم اسکے دھوکے میں مت آجانا اور اس بھروسے مت رہنا کیونکہ بہت کم آدمی ہیں جن کا ظاہر باطن ایک سا ہو
 اور بہت کم اطمینان ہو کہ انکے یہ بڑا وصف دل سے ہوں اسکی امید نہ کر کسی سے مت رکھو اور جو کوئی تمہاری غیبت کرے تم سے
 نہ غصہ نہ ہونے تعجب کرو کہ اس نے میرے ساتھ ایسا معاملہ کیا اور میرے حق کا یا میری احسان کا یا میری بڑی ہونے کا
 یا میرے علاقے کا کچھ خیال نہ کیا کیونکہ اگر انصاف کر کے دیکھو تو تم بھی خود سب کے ساتھ آگے پیچھے ایک حالت پر
 نہیں رہ سکتی ہو سامنے اور بڑا ہوتا ہی اور پیچھے اور بڑا ہوتا ہے پھر جس بلاتیں خود مبتلا ہو اور وہی پر کیوں تعجب کرتی ہو۔
 خلاصہ یہ کہ کسی سے کسی طرح کی بھلائی کی امید مت رکھو نہ تو کسی قسم کو فائدے پہنچنے کی اور نہ کسی کی نظر میں آبرو پہنچنے
 کی اور نہ کسی کے دل میں محبت پیدا ہونے کی جب کسی سے کوئی امید نہ رکھو گی تو پھر کوئی تم سے کیسا ہی بڑا نہ کرے
 کبھی ذرا بھی رنج نہ ہوگا۔ اور خود جہاں تک ہو سکے سب کو فائدہ پہنچاؤ۔ اگر کسی کی کوئی بھلائی کی بات سمجھ میں آئے اور یہ
 یقین ہو کہ وہ ان لے گا تو اس کو بتلاؤ اور تین خاموش رہو اگر کسی سے کوئی فائدہ پہنچ جائے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو اور شخص
 کے لئے دعا کرو اور اگر کسی سے کوئی نقصان یا تکلیف پہنچے یوں سمجھو کہ میری کسی گناہ کی سزا ہے اللہ تعالیٰ کو سامنے تو بہ کر د اس
 شخص سے رنج مت رکھو غرض نہ مخلوق کی بھلائی کو کچھو نہ برائی کو بلکہ ہر وقت اللہ تعالیٰ پر نگاہ رکھو۔ اور نہ ان سے
 ہی کام رکھو۔ اور ان کی ہی تابعداری کرو۔ اور یاد میں لگی رہو۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشیں۔

۱۲۔ جب موقع ملے کہ کسی کا حال غلاب۔ کیوں کسی کا حال کرے تو فرما۔
 ۱۳۔ جب موقع ملے کہ کسی کا حال غلاب۔ کیوں کسی کا حال کرے تو فرما۔
 ۱۴۔ جب موقع ملے کہ کسی کا حال غلاب۔ کیوں کسی کا حال کرے تو فرما۔

ضمیمہ اولیٰ: ہمیشہ زیور رسمی بہ ہمیشہ جوہر

حصہ ہفتم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قلب کی صفائی اور باطن کی درستی کی ضرورت

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ وسلم ان اللہ لا ینظر الی اجسامکم ولا الی صورکم و لکن ینظر الی قلوبکم رواہ مسلم (ترجمہ) حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے شہد حق تعالیٰ نہیں دیکھتے یعنی توجہ نہیں فرماتے فقط تمہارے جسموں کی طرف اور نہیں دیکھتے (فقط تمہاری صورتوں کی طرف اور خیال نہ کرو کہ جب ظاہری اعمال جو فقط ظاہری اعضاء سے ادا کیئے جائیں اور ان میں قلب کو توجہ مقبول نہیں تو اعمال قلبیہ بھی مقبول نہ ہوں گے۔ اور نیز ظاہری اعمال مقبول ہونے کی کوئی صورت ہی نہیں اس لئے کہ فرماتے ہیں لیکن دیکھتے ہیں تمہارے دلوں کی طرف (مطلب یہ ہے کہ حق تعالیٰ ایسے اعمال کو قبول نہیں کرتے جو فقط ظاہری ہیں اچھے معلوم ہوتے ہوں اور اخلاص اور توجہ قلبی سے خالی ہوں مثلاً کوئی عبادت کرے اور بظاہر تو عبادت میں مشغول ہے مگر دل میں غفلت چھا رہی ہے اور دل میں تیز نہیں ہوتی کہ خدا کے سامنے کھڑا ہے یا کوئی اور کام کر رہا ہے تو ایسے اعمال مقبول نہیں ہوتے، بلکہ غرض نہیں ہے کہ ظاہری اعمال کا بالکل اعتبار ہی نہیں بلکہ اعتبار ہے لیکن اس شرط پر کہ توجہ اور اخلاص قلبی بھی اسکے ساتھ ہو جیسا کہ حدیث قرآن سے ثابت ہے کیونکہ قلب خاص محل نظر الہی ہے جس طرح اس کو ظاہری طبی تشویش میں سلطان البدن ہونے کا شرف حاصل ہے اسی طرح روحانی اور باطنی تشویش میں بھی ملک الجوارح ہونے کا فخر پیش ہے جب تک اس کی حالت درست نہ ہوگی کوئی صورت فلاح اور نجات کی حاصل نہیں ہو سکتی مثلاً کوئی ظاہر میں مسلمان ہو دل سے نہ ہو تو اس کے اسلام کا خداوند کریم کے نزدیک کچھ بھی اعتبار نہیں۔ اور علیٰ ہذا القیاس کوئی محض دکھانے یا ایسی ہی اور کسی عرض فاسد کے لئے نماز صدقہ وغیرہ عبادت کرے تو وہ کسی درجہ میں بھی شمار نہیں پس معلوم ہوا کہ فلاحیت دارین اور مقبولیت عند اللہ تعالیٰ کا مدار اصلاح قلب پر ہے لوگوں نے آج کل اس میں بہت بڑی کوتاہی کر رکھی ہے فقط ظاہری اعمال تو کچھ تھوڑے بہت کرتے بھی ہیں اور ان کا علم بھی حاصل کرتے ہیں۔ مگر باطنی اصلاح اور قلب کی درستی و اصلاح کی کچھ بھی

۱۲۔ سید محمد علی شاہ کا بیان ہے کہ ۱۳۔ اگرچہ باعتبار احکام ظاہری اس پر فرضیت باقی نہیں جو حقیقت کا قائل نہ ہو مگر ۱۴۔

شرح الجامع الصغیر یعنی دو رکعت نماز اسے پر حیر نگار کی جو شبہ کی چیزوں سے بھی بچتا ہو اس شخص کی ہزار رکعت نماز سے افضل ہے جو شبہ کی چیزوں سے نہ بچے آہ ظاہر ہے کہ فیضیات بغیر صفائی قلب اور اصلاح باطن کے میسر نہیں ہو سکتی جو امراض باطنی سے تندرست نہیں وہ تو واجیات بھی ٹھیک طور سے نہیں ادا کر سکتا اور جو حرام چیزوں سے بچنے پر بھی پورا قادر نہیں۔ پھر مشتبہات چیزوں سے کیسے بچ سکتا ہے جو اس کو فیضیات میسر ہو تقویٰ اور صفائی باطن کے ساتھ جو کچھ بھی عبادت ہوتی ہے وہ باقاعدہ اور مقبول ہوتی ہے اگرچہ وہ تھوڑی کیوں ہے لہذا مسلمان کو لازم ہے کہ ظاہر اور باطن کی کامل طور سے اصلاح کرے کہ یہی ذریعہ نجات کا ہے اور فقط ظاہری اعمال کو بغیر درستی باطن کے نجات کے لئے کافی نہ سمجھے۔ دیکھو اگر کوئی شخص بہت سی نمازیں پڑھے اور نیت یہ ہو کہ لوگ ہم کو بزرگ سمجھیں اور ہماری تعریف کریں تو کیا وہ عذاب سے بچ جائے گا۔ حالانکہ نماز تو ایسی چیز ہے کہ اگر کوئی اس کو باقاعدہ اور اخلاص سے اور محض اللہ تعالیٰ کے لئے ادا کرے تو اس عذاب سے بھی بچ جائے جو ترک نماز پر ہوتا ہے اور ثواب بھی حاصل ہو۔ مگر افسوس اس شخص نے بوجہ مرض ریا اور جب شہار کے اس نماز کو برباد کر دیا پس اس کو چاہیے کہ اپنا ان امراض کا علاج کرے۔ ورنہ عنقریب سخت ہلاکی میں مبتلا ہو جائیگا کیونکہ جب مرض بڑھتا رہے گا اور علاج ہو گا نہیں۔ ظاہر ہے کہ انجام ہلاکت ہو گا۔ بھائیو جب تم بیمار ہو اور تمہارا جسم مریض ہو تو کیا یہ گوارا کرو گے کہ مرض میں مبتلا رہو۔ اور باوجود قدرت کے علاج نہ کرو۔ یہاں تک کہ وہ مرض تم کو ہلاک کر دے ہرگز نہیں گوارا کر سکتے حالانکہ اس مرض سے جو تکلیف ہوگی وہ جسمانی تکلیف اور بھرپور بھی چند روز۔ دنیا ہی میں ہے پس جب یہ گوارا نہیں تو روحانی امراض میں مبتلا رہنا جسکی وجہ سے یہی جگہ تکلیف ہو جہاں ہمیشہ رہنا ہے گوارا کرنا عقل سلیم کے لئے بالکل خلاف ہے لہذا ہر انسان کو لازم ہے کہ جسم و قلب ظاہر و باطن کی خوب اصلاح کرے اور عقل سلیم سے کام لیکر فلاحیت داریں کو اپنا قبلہ مقصود سمجھے خوب کہا ہے۔

لہذا جو کچھ
نخواستہ
بھرا ہوا ہوگا
پہلے ہی کو
دھوکہ دیا
صاف کرنا
ہو گا پھر
اس پر عمل
لگا کر جو کچھ
کرنا مناسب
ہو گا۔ اگر
ایسی طرح
نچا سکیں
آلودہ کو
کو عمل طو
گے تو عطر
بھی ضائع
ہو گا اور
پتلا ہو جائے
یہ ہو گا ای
طرح قلب
کو جب تک
ریا حقہ
حسد وغیرہ
نمازات
سے پاک
نہ کر دے
تو عبادت
شر مرتب
نہ ہو گا

کیا کہ دنیا جس میں ہو کوشش جنین کے واسطے ۴۰ واسطے واں کی بھی کچھ یا سب ہیں کے واسطے
حدیث میں ہے عن النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما فی حدیث طویل الاوان فی الجسد مضغۃ اذا صلحت صلح
 الجسد کلہ واذا فسدت فسد الجسد کلہ الا وہی القلب (متفق علیہ) یعنی فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے خبر دالہ ہو اس بات سے کہ بدن میں ایک جز (اور وہ ایک بوٹی) ہے جب وہ درست ہوتا
 تو تمام بدن درست ہوتا ہے اور جب وہ جز و فاسد ہو جاتا ہو تو تمام بدن فاسد و خراب ہو جاتا ہے۔ اور آگاہ رہو وہ جز و
 ہے اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ اعضاء کی
 درستی اور اطاعت خداوندی بجالانا موقوف ہے قلب کی درستی پر کیونکہ قلب سلطان البدن ہے
 رعیت کی صلاح موقوف ہوتی ہے سلطان کے صالح ہونے پر، سو اعضاء نیک کام جب ہی کرینگے
 جبکہ قلب صالح ہو۔ لہذا اصلاح قلب میں کوشش کرنا واجب قرار پایا۔ اس طور کہ اطاعت خداوندی
 واجب ہے خواہ وہ اطاعت فقط قلب سے تعلق رکھتی ہو یا اس میں قلب کیساتھ اعضاء و جوارح کا بھی
 دخل ہو۔ اور اطاعت کا صحیح اور مقبول ہونا موقوف ہے صلاحیت قلب پر نتیجہ یہ نکلا کہ اصلاح قلب
 واجب ہے خوب سمجھ لو دیکھئے شریعت نے ایسی حالت میں جبکہ انسان کو بھوک کی خواہش ہو اور
 اس حالت میں نماز پڑھنے سے طبیعت پر نشان ہو تو یہ حکم دیا ہے کہ ایسی حالت میں نماز پڑھنا مکروہ
 ہے بلکہ پہلے کھانا کھا لو پھر نماز پڑھو بشرطیکہ نماز کا وقت فوت نہ ہو جائے تو اس میں حکمت یہ ہے کہ
 مقصود عبادت سے حق تعالیٰ کے سامنے حاضری اور اظہار عبدیت ہے اس طرح کہ ظاہر و باطن
 اس کے کام میں مشغول ہوں اور غیر اللہ تعالیٰ کی طرف حتی الامکان توجہ نہ رہے۔ اور جب بھوک
 لگی ہوگی تو کو ظاہر بدن نماز میں مشغول ہوگا لیکن قلب پر نشان ہوگا۔ اور یہی دل چاہے گا کہ جلدی
 سے نماز سے فارغ ہو جاوے تاکہ جلد کھانا مل جاوے پس حق تعالیٰ کے سامنے جس طرح حاضری
 بلا بیعتی اس میں بہت بڑا خلل واقع ہوگا اس واسطے ایسی حالت میں نماز کو مکروہ کہا گیا۔ جس سے یہ
 معلوم ہو گیا کہ اصل محل نظر خداوندی قلب اور شریعت مقدسہ نے اس کی اصلاح کا بہت بڑا انتظام
 کیا ہے، بندگان دین نے اصلاح قلب کے لئے برسوں مجاہدے اور ریاضتیں کی ہیں اس

مختصر رسالے میں بوجہ خوف طوالت زیادہ مضمون نہیں لکھا گیا۔ ورنہ کتابیں کی کتابیں اس فن کی موجود ہیں۔ اگر ان کتابوں کا خلاصہ بھی لکھا جاوے تو ایک بڑی ضخامت کی کتاب ہو جاوے اس حدیث کی قلب کی اصلاح کی بہت بڑی تاکید ثابت ہوتی ہے کہ مدار اصلاح طاعت قلب ہی پر رکھا گیا ہے حدیث میں ہے عن ابن عباس مرفوعا قال مرکتان مقتصدان خیر من قیام لیلۃ والقلب سائر رواہ ابن ابی الدنیا فی التفکر کذا فی کنز العتال۔ یعنی فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دو رکعت نماز درمیانی طور پر پڑھنا بہتر ہے رات بھر نماز پڑھنے سے ایسی حالت میں کہ قلب غافل ہو۔ اس حدیث کو ابن ابی الدنیا نے تفکر میں روایت کیا ہے (مطلب یہ ہے) کہ اگر کوئی شخص دو رکعت نماز پڑھے اور درمیانی طور پر ادا کرے اس طرح کہ اس کے فرائض و واجبات اور سنن کو حضور قلب کے ساتھ ادا کرے کو طویل قرآن وغیرہ نہ ہو ایسی دو رکعتیں نہایت عمدہ اور مقبول ہیں۔ رات بھر غفلت قلب کے ساتھ نماز پڑھنے سے اس حدیث سے اہتمام قلب کی کس قدر تاکید معلوم ہوتی ہے وجہ یہ ہے کہ فی الحقیقت فعل کی کیفیت دیکھی جاتی ہے کہ کیسا کام کیا۔ اندر کیت مطلوب نہیں ہے کہ کتنا کام کیا۔ اگرچہ تھوڑا ہی کام ہو مگر باقاعدہ اور عمدہ ہو تو وہ حق تعالیٰ کے یہاں محبوب اور مقبول ہے۔ اور اگر بہت سا کام ہو لیکن بے قاعدہ اور بے ضابطہ غفلت سے ہو وہ ناپسند ہے خوب سمجھ لو۔

مانصیحت بجائے خود کر دیم

روزگارے دریں سہمہ بردیم

گر نیاید بگوش رغبت کس

بر رسولان بلاغ باشد ویں

ضمیمہ بہشتی زیور حصہ ہفتم

از سہیل قصہ سبیل

عام عورتوں کو نصیحت

شرک کی باتوں کے پاس مت جاؤ۔ اولاد کے ہونے یا زندہ رہنے کے لئے ٹوٹے ٹوٹے مت کرو۔
قال مت کھلاؤ۔ فاتحہ نیاز ولیوں کی مت کرو۔ ہنرگوں کی منت مت مالو شنب برات۔ محرم عرفہ
تبارک کی روٹی تیرہ تیزی گھونگنیاں کچھ مت کرو جس سے شرع میں پردہ ہے چاہے وہ کیسا ہی
نزدیک کا نانہ دار ہو جیسے جیٹھ۔ خالہ کا یا چھوچی کا یا ماموں کا بیٹا۔ یا بہنوئی یا نندوئی یا منہ بولا بھائی
یا منہ بولا باپ ان سب سے خوب پردہ کرو۔ خلاف شرع لباس مت پہنو جیسے کلیوں دار پانچامہ
یا ایسا کرتہ جس میں سپٹ پٹھ یا کلائی یا بازو کھلے ہوں یا ایسا باریک کپڑا جس میں بدن کے یا سر کے
بال جھلکنے ہو یہ سب چھو دو۔ لائنی استینوں کا اور نیچا اور موٹے کپڑے کا کرتہ بناؤ۔ اور ایسے ہی کپڑے کا
دوپٹہ ہو۔ اور دھیان کر کے سر پہرے مت پہننے دو۔ ہاں اگر گھر میں خالی عورتیں ہوں یا اپنے ماں
باپ حقیقی بھائی وغیرہ کے سوا گھر میں کوئی اور نہ ہو تو اس وقت سر کھولنے میں ڈر نہیں کسی کو بھانک
تانا کہ کرتہ دیکھو۔ بیاہ شادی۔ مونڈن۔ چلہ پٹنی ختنہ حقیقہ منگانی۔ چوتھی وغیرہ میں کہیں مت جاؤ نہ
اپنے یہاں کسی کو بلاؤ۔ کوئی کام نام کے واسطے مت کرو۔ کوسنے اور طعنہ دینے اور غیبت سننے بان
کو بچاؤ۔ پانچوں وقت نماز اول وقت پر پڑھو۔ اور جی لگا کر تمام تمام کر پڑھو رکوع سجدہ اچھی طرح
کرو۔ آیام ماہواری سے جب پاک ہو خوب خیال رکھو کسی وقت کی نماز آیام بند ہونے کے بعد نہ رہ جائے
اگر تمہارے پاس زیور گو نہ لچکا وغیرہ ہو تو حساب کر کے زکوٰۃ نکالو۔ بہشتی زیور پڑھا کرو یا سن لیا

کرو اور اس پر چلا کرو۔ خاوند کی بعد ازیں کرو۔ اس کا مال اس سے چھپا کر خرچ مت کرو۔ گانا بھی مت سنو۔ اگر تم قرآن پڑھی ہو تو روزانہ قرآن پڑھا کرو جو کتاب پڑھنے یا دیکھنے کیلئے مول لینا ہو پہلے کسی عالم کو دکھلاؤ۔ اگر وہ صحیح اور معتبر بنلاوین تو خریدو ورنہ مت لو۔ جہاں رسم رسوم کی مٹھائی وغیرہ تقسیم ہوتی ہو وہاں مت جاؤ اور نہ ہاتھ میں شریک ہو۔

خاص ذکر و شغل کرنیوالوں کو نصیحت

(۱۳۹)

اوپر کی نصیحتیں دیکھ لو ہر بات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر چلنے کا اہتمام کرو۔ اس دل میں کبرا اور پیدا ہوتا ہو اگر کوئی شخص کوئی بات تمہاری طبیعت کے خلاف کرے تو صبر کرو جلدی سے کچھ کہنے سننے مت لگو۔ خاص کر غصے کی حالت میں سنبھلا کرو۔ سبھی اپنے کو صاحب کمال مت سمجھو۔ جو بات زبان سے کہنا چاہو پہلے سوچ لیا کرو۔ جب خوب اطمینان ہو جاوے کہ اس میں کوئی خرابی نہیں۔ اور یہ بھی معلوم ہو جاوے کہ اس میں کوئی دین یا دنیا کی ضرورت ہے یا فائدہ ہے اس وقت زبان سے نکالو کسی بڑے آدمی کی بھی بُرائی نہ کرو۔ نہ سنو کسی ایسے درویش چرس پر کوئی حال درویشی کا غالب ہو اور وہ کوئی بات تمہاری خیال میں دین کے خلاف کرتا ہو۔ اس پر طعنہ مت کر و کسی مسلمان کو اگرچہ وہ گنہگار چھوٹے درجے کا ہو حقیر مت سمجھو۔ مال و عزت کی طمع و حرص مت کر و تعویذ گنڈول کا شغل مت رکھو اس سے عام لوگ گھبراتے ہیں۔ جہاں تک ہو سکے ذکر کرنے والوں کے ساتھ رہو اس سے دل نور اور بہت اور شوق بڑھتا ہے۔ دنیا کا کام بہت مت بڑھاؤ بے ضرورت سامان جمع مت کرو۔ جہاں تک ہو سکے تنہا رہا کرو۔ بے فائدہ اور بے ضرورت لوگوں سے زیادہ مت بلو اور جب ملنا ہو خوش خلقی سے بلو۔ اور جب کام ہو جا فوراً اُن سے الگ ہو جاؤ۔ خاص کر جان پہچان والوں جہت پو۔ یا تو اللہ والوں کی صحبت ڈھونڈو یا ایسے معمولی لوگوں سے بلو جن سے جان پہچان نہ ہو۔ ایسے لوگوں سے نقصان کم ہوتا ہے اگر تمہارے دل میں کوئی کیفیت پیدا ہو۔ یا کوئی یا علم عجیب آوے اپنے پیر کو اطلاع کرو اپنے پیر سے کسی خاص شغل کی درخواست مت کرو۔ ذکر سے جو اثر پیدا ہو سوائے پیر کے کسی سے مت کہو۔ بات کو نباہا مت کرو بلکہ جب تم کو اپنی غلطی معلوم ہو جاوے تو فوراً اقرار کرو۔ ہر حالت میں اللہ پر بھروسہ رکھو۔ اسی سے اپنی حاجت عرض کیا کرو۔ اور دین پر قائم رہنے کی درخواست کرو۔ والسلام

حصہ ہفتم نور محمدی بہشتی زیور مع ضمایم قدیمہ مجددیہ ختم ہوا

شاندار متوسط قرآن مجید ترجم مع کامل تفسیر دو

ایک ترجمہ اور ۱۵ خوبیوں والا

حرفوں کی خوشنمائی موتی کی آب سے دو بالا گویا ایک ماہر استاد کے تراشے ہوئے نگینے ہیں۔ اعلیٰ طباعت صحت میں کیتائے روزگار۔ اسکی صحت ماہر خانقہوں کی معرفت سجاد ہندی اور خاتم المصاحف کے مطابق ہوئی ہے۔ اس کو ہر طرح سے بہتر بنانے میں کاغذ نے آل کوشش و زور کثیر خرچ کیا ہے جو لوگ اس میں قرآن شریف حفظ کرنا چاہتے ہیں ان کی آسانی کیلئے ہر رکوع کی تمام آیات پر سبک ڈیپ گڑھیں ہیں اس قرآن شریف کے زیر تن ترجمہ حکیم الامت قرآن کے ظاہر و باطنی علوم کے ماہر حضرت مولانا شاہ اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو تقریباً تحت نظر ہونے کے باوجود باقاعدہ انہایت سلیس بالکل صحیح اور تمام تفاسیر و روایات کے آخری و متفقہ قول کے مطابق ہے۔ یہ ترجمہ ان تمام اغلاط و ضل لفظی سے پاک ہے جو آزادی پسند اصحاب کے تراجم میں موجود ہیں۔ یہ ترجمہ تمام مسلمانوں بالخصوص اہل علم میں بے حد مقبول و قابل قدر محنت ہے اور نہایت صحت کے ساتھ درج ہے۔ اور خوبی یہ ہے کہ اسکے حاشیہ پر تمام تفاسیر و مثل تفسیر کبیر ابن جریر و مشکوٰۃ خازن۔ ابن کثیر۔ مدارک۔ موضح القرآن از شاہ عبدالقادر۔ ضحاک۔ مسند حاکم۔ درج البیان۔ ابن مردودہ۔ ابن ابی حاتم۔ مسند بزار۔ مسند امام احمد۔ اسباب و شان نزول از حلال الدین سیوطی۔ تفسیر حقانی۔ بیان القرآن وغیرہ وغیرہ اور تمام احادیث و مثل بخاری مسلم ترمذی وغیرہ وغیرہ کے خلاصوں و مطالب سے ایک جامع تفسیر نہایت صحت و سند کے ساتھ ایسی عام فہم اردو میں بڑھائی گئی ہے جو آج تک نہ تو کسی قرآن پر دیکھی اور نہ کسی نے اس قدر زور کثیر خرچ کرنے کی ہمت کی جس میں احکام قرآن و مسائل قرآن تفصیل۔ تاریخی واقعات۔ ذکر اولین و آخرین اور قرآن کے ظاہری و باطنی اشارات اور شان نزول۔ ربط آیات خواص قرآن۔ ناسخ و نسخ کی تفصیل ہے اور جس تفسیر کا مضمون درج ہوا ہے اس کا پورا حوالہ دیا گیا ہے۔

نیز اس کے شروع میں ایک مقدمہ ہے جس کے پانچ حصے ہیں حصہ اول میں حضرت آدم سے لیکر تمام پیغمبروں کی سوانح عمریاں اور انکی امتوں کے حالات ہیں۔ اسلام سے قبل عرب کی قدیم قوموں کی تاریخ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے لیکر وفات تک مفصل سوانح عمری اور ان تمام نرائیوں کی تفصیل جو کفار عرب نے آپ کے خلاف انجام دی تھیں اور آپ کے وہ تمام خلط و مع تفسیر درج ہیں جو آپ نے اس زمانہ کے کافر بادشاہوں کے نام برائے دعوت اسلام روانہ فرمائے تھے۔ حصہ دوم میں فضائل قرآن و اسرار حصہ سوم میں خاندان نقشبندیہ و قادریہ و سہروردیہ اور چشتیہ کے بزرگوں کے اعمال قرآن و خواص اور جملہ سہ توں و دایوں اور پورے قرآن کے تہذیب ہیں اور تفسیر خواص درج ہیں۔ حصہ چہارم میں مضامین قرآن کی فہرست ہے جس سے ہر مضمون کی آیت اشارہ میں نکل سکتی ہے۔ حصہ پنجم میں قواعد قرآن کا بیان ہے۔

ہدیہ باعتبار اقسام کاغذ

کاغذ سفید رن ولایتی معمولی بے جلد حنا شدہ چھ روپے آٹھ آنے (پلے)
 کاغذ سفید گلزار اول نمبر پختہ چکناب بے جلد حنا شدہ آٹھ روپے آٹھ آنے (پلے)
 اقسام جلد :- اجرت جلد کپڑا (ط) اجرت جلد کونہ پشتہ چڑا (ط) اجرت جلد مکمل چڑا پختہ اعلیٰ (ٹے)

بہارِ اربابہ - نور محمد - اصح المطابع و کاغذات تجارت کتب قابل اہم باغ فرید روڈ کراچی

(ہمارے مطبعہ دیگر اقسام کے قرآن مجید و حامل میٹیم و معنی کے نمونے مفت طلب فرمائیے۔)

فہرست مضامین نور محمدی بہشتی زیور حصہ ہشتم (۸) مکمل و مدلل

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵۹	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ شمال و عادتوں کا ذکر	۳۷	حضرت ریحانہ بنت عمار کا ذکر	۱۹	حضرت ام علیہا کا ذکر لوہی پریم	۱۹	حضرت مریم کا ذکر	۱۹	نیک بیبیوں کے حالات پرستہ
۷۳	عشق کا ذکر ۷۳ و اعلیٰ کا ذکر	۳۷	ہری سقطی کی ایک مرید کی کا ذکر	۲۰	بنت ابی جحش اور عبد اللہ بن مسعود کی بی بی زینب کا ذکر	۲۰	حضرت زکریا کی بی بی کا ذکر	۲۰	عالیوں کی دین کی بہت بڑھانے کے واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش اور وفات وغیرہ کا بیان
۷۴	حضرت لوط کی بیوی کا ذکر	۳۸	حضرت تھار کا ذکر	۲۱	مسعودی کی بی بی زینب کا ذکر	۲۱	حضرت خدیجہ و سودا کا ذکر	۲۱	یضا کے مزاج و عادت کا بیان
۷۴	صوف کا ذکر	۳۸	کمانی کی بیٹی کا ذکر	۲۱	امام حافظ بن عساکر کی استاد	۲۱	حضرت عائشہ صدیقہ کا ذکر	۲۱	حضرت خواجہ ابی السلام کا ذکر
۷۶	اہل کا ذکر ۷۵ نائیک کا ذکر	۳۸	حضرت حاتم صم کی ایک بیٹی کی کا ذکر	۲۲	بیبیوں کا ذکر	۲۲	” حصہ دینیت حرمیہ کی بیٹی و ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا ذکر	۲۲	حضرت قح کی والدہ کا ذکر
۷۷	علم باعور کی بیوی کا ذکر	۳۹	حضرت ست الملوک کا ذکر	۲۲	حفید بن ریحانہ اطلب کی بہن	۲۲	حضرت زینب حش کی بیٹی کا ذکر	۲۲	حضرت سارہ کا ذکر
۷۸	حضرت یحییٰ علیہ السلام کی قتل کر بنو امیہ عورت کا ذکر	۳۹	ابو عامر و اعطی کی نوٹی کا ذکر	۲۳	امام یزید بن ہارون کی نوٹی	۲۳	حضرت زینب حش کی بیٹی کا ذکر	۲۳	حضرت ہاجرہ کا ذکر
۷۸	شمسوں کی بیوی کا ذکر	۴۰	رسل السوۃ النبوۃ فصل اول ہشتی زیو کے ترغیبی مضمون میں نیک بیبیوں کی فصل	۲۴	ابن مسک کوئی کی نوٹی کا ذکر	۲۴	حضرت یحییٰ بن یزید کا ذکر	۲۴	حضرت اسماعیل کی دوسری بی بی کا ذکر
۷۹	جرجہ کا تہمت لگانے والی عورت کا ذکر	۴۰	انور علیہ السلام کا ذکر قرآن میں	۲۴	ابن جوزی کی بیوی کا ذکر	۲۴	حضرت صفیہ زینب کا ذکر	۲۴	نمر و کا فادشاہ کی بیٹی کا ذکر
۸۰	بنی اسرائیل کی ایک جم عورت کا ذکر	۴۰	انور علیہ السلام کا ذکر قرآن میں	۲۴	امام ربیعہ الزلی کی والدہ	۲۴	حضرت رفیقہ ام کلثوم کا ذکر	۲۴	حضرت لوط کی بیبیوں کا ذکر
۸۰	بنی اسرائیل کی ایک بد ذات عورت کا ذکر	۴۰	سے آیتوں کا مضمون حدیثوں میں	۲۴	امام بخاری کی والدہ اور بی بی کا ذکر	۲۴	فاطمہ زہرا کا ذکر	۲۴	حضرت ایوب کی بی بی کا ذکر
۸۰	عورت کا ذکر	۴۰	مضمون	۲۴	قاضی زادہ رومی کی بہن	۲۴	حضرت حلیمہ سعدیہ کا ذکر	۲۴	حضرت یحییٰ یعنی حضرت یوسف کی خالہ کا ذکر
۸۱	بنی اسرائیل کی ایک مکار عورت کا ذکر	۴۰	دوسری فصل کنز العمال کے ترغیبی مضمون میں	۲۴	امام ربیعہ الزلی کی والدہ اور بی بی کا ذکر	۲۴	حضرت ام کلثوم کا ذکر	۲۴	حضرت موسیٰ کی والدہ کا ذکر
۸۱	عورت کا ذکر	۴۰	اضافات از شکوۃ التیسری فصل ہشتی زیو کے ترغیبی مضمون میں	۲۴	امام ربیعہ الزلی کی والدہ اور بی بی کا ذکر	۲۴	حضرت ام کلثوم کا ذکر	۲۴	حضرت موسیٰ کی بی بی کا ذکر
۸۲	امام جہیل کا ذکر	۴۰	اضافات از شکوۃ التیسری فصل ہشتی زیو کے ترغیبی مضمون میں	۲۴	امام ربیعہ الزلی کی والدہ اور بی بی کا ذکر	۲۴	حضرت ام کلثوم کا ذکر	۲۴	حضرت موسیٰ کی سالی کا ذکر
۸۲	بنو عورتیں مکہ کے قح ہونے کے دن ماری گئیں ان کا ذکر	۴۰	مضمون	۲۴	امام ربیعہ الزلی کی والدہ اور بی بی کا ذکر	۲۴	حضرت ام کلثوم کا ذکر	۲۴	حضرت اسماء کا ذکر
۸۳	زینب بنت عاص کا ذکر	۴۰	مضمون	۲۴	امام ربیعہ الزلی کی والدہ اور بی بی کا ذکر	۲۴	حضرت ام کلثوم کا ذکر	۲۴	حضرت اسماء کا ذکر
۸۳	البیہود کی بیبیوں کا ذکر	۴۰	قرآن و حدیث سے	۲۴	امام ربیعہ الزلی کی والدہ اور بی بی کا ذکر	۲۴	حضرت ام کلثوم کا ذکر	۲۴	حضرت اسماء کا ذکر
۸۴	سلی بنت مالک کا ذکر	۴۰	آیتوں کا مضمون	۲۴	امام ربیعہ الزلی کی والدہ اور بی بی کا ذکر	۲۴	حضرت ام کلثوم کا ذکر	۲۴	حضرت اسماء کا ذکر
۸۴	قطامہ کا ذکر	۴۰	حدیثوں کا مضمون	۲۴	امام ربیعہ الزلی کی والدہ اور بی بی کا ذکر	۲۴	حضرت ام کلثوم کا ذکر	۲۴	حضرت اسماء کا ذکر
۸۵	جعدہ بنت اشعب کا ذکر	۴۰	تمام شد رسالہ السوۃ کے بقیہ ہے ہشتی زیو حصہ ہشتم کے مضمون کا	۲۴	امام ربیعہ الزلی کی والدہ اور بی بی کا ذکر	۲۴	حضرت ام کلثوم کا ذکر	۲۴	حضرت اسماء کا ذکر
۸۵	بی بی زینب کا ذکر	۴۰	مضمون	۲۴	امام ربیعہ الزلی کی والدہ اور بی بی کا ذکر	۲۴	حضرت ام کلثوم کا ذکر	۲۴	حضرت اسماء کا ذکر
۸۶	قارون کی بہن کی بیوی عورت کا ذکر	۴۰	مضمون	۲۴	امام ربیعہ الزلی کی والدہ اور بی بی کا ذکر	۲۴	حضرت ام کلثوم کا ذکر	۲۴	حضرت اسماء کا ذکر
۸۶	پانچ گناہ کے آفرینہ عورت کا ذکر	۴۰	مضمون	۲۴	امام ربیعہ الزلی کی والدہ اور بی بی کا ذکر	۲۴	حضرت ام کلثوم کا ذکر	۲۴	حضرت اسماء کا ذکر
۸۶	کادک	۴۰	مضمون	۲۴	امام ربیعہ الزلی کی والدہ اور بی بی کا ذکر	۲۴	حضرت ام کلثوم کا ذکر	۲۴	حضرت اسماء کا ذکر
۸۷	چوڑی کنگہ کی بیوی عورت کا ذکر	۴۰	مضمون	۲۴	امام ربیعہ الزلی کی والدہ اور بی بی کا ذکر	۲۴	حضرت ام کلثوم کا ذکر	۲۴	حضرت اسماء کا ذکر
۸۷	سبحان کا ذکر ۸۷ تنہی	۴۰	مضمون	۲۴	امام ربیعہ الزلی کی والدہ اور بی بی کا ذکر	۲۴	حضرت ام کلثوم کا ذکر	۲۴	حضرت اسماء کا ذکر

اس اردو، عربی، فارسی، پشتو کے خواہشی کے مضامین اور ترتیب دونوں کے حقوق محفوظ ہیں۔ بیچر کارخانہ تجارت کتب مقابل آرام باغ۔ فرید روڈ کراچی

گیا اور وہ آپ کو شام کی طرف تجارت کے لئے چلے تھے راہ میں بحیرانے جو نصاریٰ کا عالم اور درویش تھا آپ کو دیکھا اور آپ کے چما سے تاکید کی کہ آپ کی حفاظت کرو یہ نبی ہیں اور آپ کو مکہ واپس کر دیا پھر آپ خود حضرت خدیجہؓ کا مال تجارت لے کر شام کو چلے راہ میں شطوطؓ آپ جو کہ عالم اور درویش نصاریٰ کا تھا آپ کے نبی ہونے کی گواہی دی اور جب آپ لوٹے تو حضرت خدیجہؓ سے آپ کی شادی ہو گئی اس وقت آپ کی عمر پچیس برس کی تھی اور حضرت خدیجہؓ چالیس برس کی تھیں پھر چالیس برس کی عمر میں آپ کو نبوت ملی اور آپ باؤن یا تریس برس کے تھے کہ آپ کو معراج ہوئی نبوت کے بعد تیرہ برس آپ مکہ میں رہے پھر جب کافروں نے بہت دق کیا خدائے تعالیٰ کے حکم سے آپ مدینہ چلے گئے اور دو سہا برس مدینہ آئے ہوئے تھا کہ مدینہ کی لڑائی ہوئی پھر اور لڑائیاں ہوئیں سب چھوٹی بڑی ملا کر بیس ہونیں اور مشہور مکاح آپ کے گیارہ بیویوں سے ہوئے جن میں دو تو آپ کے روبرو انتقال کر گئیں ایک تو حضرت خدیجہؓ دوسری حضرت زینبؓ خنیزمیہ کی بیٹی اور تو کو چھوڑ کر آپ نے وفات فرمائی حضرت سہوہؓ حضرت عائشہؓ حضرت حفصہؓ حضرت ام سلمہؓ حضرت زینبؓ حبش کی بیٹی حضرت ام حبیبہؓ حضرت جویریہؓ حضرت میمونہؓ حضرت صفیہؓ اور آپ کی اولاد چار لڑکیاں تھیں سب میں بڑی حضرت زینبؓ اور ان سے چھوٹی حضرت رقیہؓ ان سے چھوٹی حضرت ام کلثومؓ سب میں چھوٹی حضرت فاطمہؓ یہ سب حضرت خدیجہؓ سے ہیں اور بن یاسرؓ یا چار یا پانچ لڑکے تھے، حضرت قاسمؓ اور حضرت عبداللہؓ اور حضرت طہیبتؓ اور حضرت طاہرہؓ حضرت خدیجہؓ سے ہیں اور ایک حضرت ابراہیمؓ یہ حضرت ماریہؓ سے ہیں جو آپ کی باندی تھیں اور ان کا مدینہ میں شیرخوارگی کی حالت میں انتقال ہو گیا تھا اس طرح تو پانچ ہوئے اور بعضوں نے کہا ہے کہ عبداللہ کا نام طہیبت بھی ہے تو اس طرح چار ہوئے اور بعضوں نے کہا ہے کہ طہیبت بھی اُن ہی عبداللہ کا نام ہے اور طاہرہ بھی تو اس طرح تین ہوئے اور حضرت عبداللہ نبوت کے بعد پیدا ہوئے اور مکہ ہی میں انتقال کر گئے اور باقی لڑکے نبوت سے پہلے پیدا ہوئے اور نبوت سے پہلے ہی انتقال کر گئے اور آپ مدینہ میں دس برس تک رہے پھر مدینہ کے روز صفر کی مہینے کے دو دن رہے تھے آپ بیمار ہوئے اور ربیع الاول کی بارگاہِ تاریخِ پیر کے روز چاشت کے وقت تین گھنٹہ سال کی عمر میں وفات فرما گئے اور محل کے دن دوپہر ڈھلے دفن کئے گئے اور بعضوں

سلسلہ خدیجہ میں ربیع الاول کے نیچے زیور یا ساکن اور حرم پرزہ ہے۔ خدیجہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی زوجہ تھیں۔ ۱۲- یعنی آپ جاگتے میں مع اپنے جسم کے آسمان پر تشریف لے گئے اور وہاں کی سیر کی ۱۲- مدینہ منورہ سے تقریباً آٹھ میل کے فاصلے پر ایک کنوئیل نام بہادر اسی کے نام سے ایک گاؤں کی آبادی بھی ہے عظیم الشان جہاد اسی سرزمین پر ہوا ہے۔ ۱۲-

نے کہا ہے کہ منگل کا دن گدرا گدرا آگئی اور یہ دیر اس لئے ہوئی کہ صحابہ غم و صدمہ سے ایسے پریشان تھے کہ کسی کا ہوش درست نہیں تھا اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیوں میں سے حضرت زینبؓ کے ایک لڑکا پیدا ہوا علی اور ایک لڑکی امانہ دونوں کی نسل نہیں علیؓ حضرت رقیہ کے ایک لڑکا ہوا عبد اللہ چھ سال کا انتقال کر گیا اور حضرت ام کلثومؓ کی کچھ اولاد نہیں ہوئی اور حضرت فاطمہؓ کے حسن حسینؓ اور ان کی اولاد بہت کثرت سے پھیلی۔

(۳) پیغمبر صلی اللہ علیہ کے مزاج و عادات کا بیان

آپؐ دل کے بڑے سخی تھے کسی سہولی سے نہیں کبھی نہیں کی اگر ہو اور یہاں تو نرمی سے سمجھا دیا دوسرے وقت دینے کا وعدہ کر لیا آپؐ بات کے بڑے سچے تھے آپؐ کی طبیعت بہت نرم تھی سب باتوں میں سہولت اور آسانی ہر تہ اپنے پاس اٹھنے بیٹھنے والوں کا بڑا خیال رکھتے تھے کہ ان کو کسی طرح کی اپنے سے تکلیف نہ پہنچے یہاں تک کہ اگر رات کو اٹھ کر باہر جانا ہوتا تو بہت ہی آہستہ جوتی مینے بہت جگہ سے گواہ کھولتے بہت آہستہ چلتے اور اگر گھر میں تشریف لائے اور گھر والے سو رہتے تو بھی سب کام چپکے چپکے کرتے کبھی کسی سوتے کی عیند خراب نہ ہو جائے ہمیشہ ہی نگاہ زمین کی طرف رکھتے جو بہت سے آدمیوں کے ساتھ چلتے تو آدموں سے پیچھے رہتے جو سامنے آتا اس کو پہلے خود سلام کرتے جب بیٹھتے تو بہت عاجزی کی صورت بنا کر جب کھانا کھاتے تو بہت ہی غریبوں کی طرح بیٹھ کر بیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا بھی چپاتی نہیں کھائی تکلف کی تشددوں میں کبھی نہیں کھایا ہر وقت خدائے تعالیٰ کی خوف سے غمگین سے رہتے ہر وقت اسی سوچ میں لگے رہتے، اسی دھن میں کسی گروٹ چین نہ آتا زیادہ وقت خاموش رہتے بدرون ضرورت کے کلام نہ فرماتے چاہے تو ایسا صاف کہ دوسرا آدمی خوب سمجھ لے آپؐ کی بات نہ تو اتنی لمبی تھی کہ ضرورت سے زیادہ اور نہ اس قدر کم ہوتی کہ مطلب بھی سمجھ میں نہ آئے بات میں ذرا سختی نہ تھی نہ ہر تاؤ میں کسی طرح کی سختی تھی اپنے پاس آنے والے کی بقدری اور ذلت نہ کرتے تھے کسی کی بات نہ کاٹتے تھے البتہ اگر شرع خلاف کوئی بات کرتا یا تو منع فرما دیتے یا وہاں سے خود اٹھ جاتے خدا کی نعمت کیسی ہی جھوٹی کیوں نہ ہو آپؐ اس کو بہت بڑا سمجھتے تھے کبھی اس میں عیب نہ نکالتے تھے کہ اس کا مزہ اچھا نہیں ہے یا اس میں بد بو آتی ہے البتہ جس چیز کو دل نہ لیتا اس کو غور نہ کھاتے اور نہ اس کی تعریف کرتے نہ اس میں عیب نکالتے دنیا کی کیسی ہی بات ہو اس کی وجہ سے آپؐ کو غصہ نہ آتا مثلاً کسی

ایسی بات کی بات کے پچھ میں نہ لے لے بلکہ پوری بات سن کر کچھ فرماتے تھے ۱۲

کیسا تھ ملتے اس کی دشمنی نہ فرماتے غرض سارے آدمیوں سے زیادہ آپ ہی خوش اخلاق تھے اگر کسی سے کوئی ناپسند بات ہو جاتی تو کبھی اسکے منہ در منہ بتلاتے نہ طبیعت میں سختی تھی اور نہ کبھی سختی کی صورت بناتے جیسے بعضوں کی عادت ہوتی ہے کہ کسی کے ڈرانے دھمکانے کو جھوٹ موٹ غصہ کی صورت بنا کر ویسی ہی باتیں کرنے لگتے ہیں نہ آپ کی عادت چلانے کی تھی جو کوئی آپ کیساتھ بُرائی کرتا آپ کبھی اسکے ساتھ بُرائی نہ کرتے بلکہ معاف اور درگزر فرما دیا کرتے کبھی اپنے ہاتھ سے کسی غلام کو خدمتگار کو عورت کو بلکہ کسی جانور تک کو بھی نہیں مارا اور شریعت کے حکم سے سزا دینا اور بات ہے البتہ آپ پر کوئی زیادتی کرتا تو اس کا بدلہ نہ لیتے ہر وقت شمس بکھر رہتے اور ناک بھوؤں کو نہ چڑھاتے اور یہ مطلب نہیں کہ بے غم رہتے کیونکہ اوپر آچکا ہے کہ ہر وقت غم اور سوچ میں رہتے مزاج بہت نرم تھا نہ بات میں سختی نہ زبان و میں سختی نہ یہاں کی تھی کہ جو چاہا پھٹ سے کہہ دیا نہ کسی کا عیب بیان کرتے نہ کسی چیز کے دینے میں دریغ فرماتے ان خصلتوں کی ہوا بھی نہ لگی تھی جیسے اپنی بُرائی کو نہ کسی سے بحثا بخشی لگنا جس بات میں کوئی فائدہ نہ ہو اس میں لگنا نہ کسی کی بُرائی کرتے نہ کسی کے عیب کی کھود گردید کرتے اور نہ ہی بات منہ سے نکالتے جس میں ثواب ملا کرتا ہے کوئی باہر کا پردیسی آجاتا اور بول چال میں پوچھنے پانچنے میں بے تیزی کرتا آپ اسکی سہرا فرماتے کسی کو اپنی تعریف نہ کرنے دیتے اور حدیثوں میں بڑی اچھی اچھی باتیں لکھی ہیں جتنی ہم نے بتلا دی ہیں اگر عمل کر دے یہ بھی بہت ہیں، اب نیکانیموں کے حال سنو

(۱)

حضرت حوا علیہا السلام کا ذکر

۴

یہ حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی بی بی اور تمام نیکو آدمیوں کی ماں ہیں اللہ تعالیٰ نے انکو اپنی کمال قدرت سے حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی بائیں پسلی سے پیدا کیا اور پھر ان کے ساتھ نکاح کر دیا اور جنت میں رہنے کو جگہ دی اور وہاں ایک درخت تھا اس کے کھانے کو منع کر دیا انہوں نے غلطی سے شیطان کے بہکانے میں آکر اس درخت سے کھا لیا اس پر اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ جنت سے دنیا میں جاؤ دنیا میں آکر اپنی خطا پر بہت روئیں اللہ تعالیٰ نے ان کی خطا معاف کر دی اور پہلے حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے الگ ہو گئی تھیں اللہ تعالیٰ نے پھر ان سے ملا دیا پھر دونوں سے پیشمار اولاد پیدا ہوئی فائدہ بیوہ دیکھو حضرت حوا نے اپنی خطا کا اقرار کر لیا تو بے کرمی بعضی عورتیں اپنے قصود کو بنایا کرتی ہیں اور کبھی اپنے اوپر بات نہیں آنے دیتیں اور ایسی تو بہت ہیں جو گناہ کرتی ہیں ساری عمر کرتی رہتی ہیں اس کو چھوڑتی نہیں خاص کر غیبت اور رموں کی پابندی بیوہ اس خصلت کو چھوڑو

خطا و قصور ہو جاوے اس کو فوراً چھوڑ کر توبہ کر لیا کرو۔

۵	حضرت نوح علیہ السلام کی والدہ کا ذکر	نفا ۱۲	۲
---	--------------------------------------	--------	---

قرآن شریف میں ہے کہ حضرت نوح علی نبینا وعلیہ السلام نے اپنے ساتھ اپنی ماں کے لئے بھی دعا کی تفسیروں میں لکھا ہے کہ آپ کے ماں باپ مسلمان تھے فائدہ دیکھو ایمان کی کیا برکت ہے کہ ایماندار کے واسطے پیغمبر بھی دعا کرتے ہیں بیبیو ایمان کو مضبوط رکھو

۶	حضرت سارہ علیہا السلام کا ذکر	۳
---	-------------------------------	---

حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام کی بی بی اور حضرت اسحاق پیغمبر علیہ السلام کی ماں ہیں ان کا فرشتوں سے بولنا اور فرشتوں کا ان سے یہ کہنا کہ تم سارے گھردلوں پر خدا کی رحمت اور برکت ہو قرآن میں مذکور ہے ان کی پارسائی اور ان کی دعا قبول ہونے کا ایک قصہ حدیث میں آیا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام ہجرت کر کے شام کو چلے یہ بھی سفر میں ساتھ تھیں راستے میں کسی ظالم بادشاہ کی سستی آئی اس کمبخت سے کسی نے جانگیا کہ تیری علمداری میں ایک بی بی بڑی خوبصورت آئی ہے اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بلا کر پوچھا کہ تمہارے ہمراہ کون عورت ہے آپ نے فرمایا کہ میری دین کی بہن ہے بیوی اس لئے نہیں فرمایا کہ وہ ان کو خداوند سمجھ کر مار ڈالتا جب وہاں سے لوٹ کر آئے تو حضرت سارہ سے کہا کہ دیکھو میری بات جھوٹی ثابت کر دینا اور ویسے تمہیں میں میری بہن ہی ہو پھر اس نے حضرت سارہ کو پکڑ ڈالا یا جب ان کو معلوم ہوا کہ اس کی نیت بُری انہوں نے وضو کر کے نماز پڑھی اور دعا کی اے اللہ اگر میں تیرے پیغمبر پر ایمان رکھنے والی اور ہمیشہ اپنی آبرو بچانیوالی ہوں تو اس کا فرق مجھ پر قابو نہ چلے دیجئے بس اس کا یہ حال ہوا کہ لگا ہاتھ پاؤں دیدے مارنے پھٹو خوشامد کرنے لگا اور کہا کہ اے اللہ سے دعا کرو میں اچھا ہو جاؤں، میں نچتہ عہد کرتا ہوں کہ کچھ نہ کہوں گا ان کو بھی خیال آیا اگر جانیکا تو لوگ کہیں گے کہ اسی عورت نے مار ڈالا ہو گا غرض اس نے اچھا ہونے کی دعا کر دی فوراً اچھا ہو گیا اس نے پھر شرارت کا ارادہ کیا آپ نے پھر بدعا کی اس نے پھر منت سماجت کی آپ نے پھر دعا دی غرض تین بار ایسا ہی قصہ ہوا آخر چلا کہ کہنے لگا کہ تم کس بلا کو میرے پاس لے آئے ان کو زحمت کرو اور حضرت ہاجرہؓ جن کو اس نے ظلم سے باندی بنا رکھا تھا قبیلوں کی قوم سے تھیں اور اسی طرح خدا نے ان کی عزت بھی بچا رکھی تھی خدمت کے لئے ان کو والہیں ماشاء اللہ عزت آبرو سے حضرت

موسیٰ ۱۲

ابراہیم علیہ السلام کو پاس آگئیں فائدہ پہنچو، دیکھو پارسائی کیسی برکت کی چیز ہے ایسے آدمی کی کس طرح
الہ تعالیٰ نگہبانی کرتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز سے مصیبت ملتی ہے اور دعا قبول ہوتی ہے جب کوئی
پریشانی ہوا کرے پس نفلوں میں لگ جایا کر و اور دعا کیا کر و۔

(۷) حضرت ہاجرہ علیہا السلام کا ذکر ۴

جس ظالم بادشاہ کا اوپر قصہ آچکا ہے اس نے حضرت ہاجرہ کو بطور باندی رکھ چھوڑا تھا جیسا ابھی بیان
ہوا ہے پھر اس نے ان کو حضرت سارہ کو دیدیا اور حضرت سارہ نے ان کو اپنے شوہر حضرت ابراہیم
علیہ السلام کو دیدیا اور ان سے حضرت اسمعیل علیہ السلام پیدا ہوئے ابھی حضرت اسمعیل دو دھ پیتے
بچے ہی تھے کہ اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا کہ مکہ شریف کو حضرت اسمعیل علیہ السلام کی اولاد سے آباد کریں وقت
اس جگہ جنگل تھا اور کعبہ بھی بنا ہوا نہ تھا اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ حضرت
اسمعیل اور انکی ماں ہاجرہ کو اس میدان میں چھوڑ دو یہاں کے نگہبان ہیں خدا کے حکم سے حضرت ابراہیم
علیہ السلام ماں اور بچہ دونوں کو لیکر اس جنگل بیابان میں جہاں اب مکہ آباد ہے پہنچا آئے اور انکے
پاس ایک مشکیزہ پانی کا اور ایک تحصیل خرما کا رکھ دیا جب چھپچھوڑے ہاں سے لوٹنے لگے تو حضرت ہاجرہ
علیہا السلام ان کے پیچھے چلیں اور پوچھا کہ ہم کو یہاں آپ اکیلے چھوڑے جاتے ہیں حضرت ابراہیم نے کچھ
جو کہیں دیا تب انہوں نے پوچھا کہ کیا خدا نے تعالیٰ نے تم کو اس کا حکم فرمایا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام
بولے ہاں کہنے لگیں تو کچھ غم نہیں وہ آپ ہی ہماری خبر رکھیں گے اور انہی جگہ جا کر بیٹھ گئیں چھوڑ کر
پانی پی لیں اور حضرت اسمعیل علیہ السلام کو دو دھ پلا میں جب مشک کا پانی ختم ہو گیا تو ماں بیٹوں
پر پیاس کا غلبہ ہوا اور حضرت اسمعیل کی تو یہ حالت ہوئی کہ مارے پیاس کے بل کھانے لگے ماں اس
حالت میں اپنے بچے کو نہ دیکھ سکیں اور پانی دیکھنے کو صفا پھاڑ پر چڑھیں اور چاروں طرف نگاہ ڈرائی
شاید کہیں پانی نظر آوے جب کہیں نظر نہیں پڑا تو اس پہاڑ سے تر کر دو سر پہاڑ مروہ کی طرف چلیں کہ
اس پہاڑ پر چڑھ کر دیکھیں گے صحیح میدان میں ایک ٹکڑا زمین کا گڑھا سا تھا جب برابر زمین پر رہیں تو بچے
کو دیکھ دیکھ لیتیں جب اس گڑھے میں پہنچیں تو بچہ نظر نہ پڑا اس لئے دوڑ کر اس ٹکڑے سے نظر برابر
میدان میں آگئیں غرض مروہ پہاڑ پر پہنچیں اور اسی طرح چڑھ کر دیکھا وہاں بھی کچھ پتہ نہ لگا اس لئے تر کر
سیتابی میں پھر صفا پہاڑ کی طرف چلیں اسی طرح دونوں پہاڑوں پر پہنچی پھر سے کہنے اور اس گڑھے کو ہر
بار میں دوڑ کر لے کرتی تھیں اللہ تعالیٰ کو یہ عمل ایسا پسند آیا کہ حاجیوں کو ہمیشہ ہمیشہ کو اسی طرح حکم

۱۲ کسی خاص مصلحت سے جواب نہیں دیا اور کسی ضرورت سے ایسا کرنا بد اخلاقی نہیں ۱۲

کر دیا کہ دونوں پہاڑوں کے بیچ میں سات پھیرے کریں اور پھر اُس ٹکڑے میں جہاں وہ گڑھا تھا اور اب وہ بھی پلا باز میں ہو گئی ہے دوڑ کر چلا کریں غرض اخیر کے پھیرے میں مرقہ پہاڑ پھٹ گیا کہ اُن کے کان میں ایک آواز سی آئی اُس کی طرف کان لگا کر کھڑی ہوئی اسی آواز پھر آئی آواز دینے والا کوئی نظر نہیں آیا حضرت باجرہ نے پکار کر کہا میں نے آواز سن لی ہے اگر کوئی شخص مدد کر سکتا ہو تو مدد کرے اسی وقت جہاں آب زمزم کا کنواں ہے وہاں فرشتہ نمودار ہوا اور پنا باز و زمین پر مارا وہاں سے پانی اُبلنے لگا انہوں نے چاروں طرف مٹی کی ڈول بٹا کر اس کو گھیر لیا اور مشک میں بھی بھریا اور خود بھی پیالہ بچے کو بھی پلایا فرشتے نے کہا کچھ اندیشہ نہ کرنا اس جگہ خدا کا گھر یعنی کعبہ ہے۔ یہ لڑکا اپنے باپ کے ساتھ مل کر اس گھر کو بنا دو گا اور یہاں آبادی ہو جاوے گی چنانچہ تھوڑے دنوں میں سب چیزوں کا ظہور ہو گیا ایک قافلہ ادھر سے گذرا وہ لوگ پانی دیکھ کر پھیر گئے اور وہیں بس پڑے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی شادی ہو گئی پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام خدائے تعالیٰ کے حکم سے تشریف لائے اور دونوں باپ بیٹوں نے ملکر خانہ کعبہ بنایا اور وہ زمزم کا پانی اس وقت زمین کے اندر اتر گیا تھا پھر مدت کے بعد کنواں بن گیا۔

فائدہ دیکھو حضرت باجرہؑ کو خدائے تعالیٰ پر کیسا بھروسہ تھا جب انکو یہ معلوم ہو گیا کہ جنگل میں رہنا خدائے تعالیٰ کے حکم سے ہے پھر کیسی بقلیر ہو گئیں اور پھر اس بھروسہ کرنے کی کیا کیا برکتیں ظاہر ہوئیں بیہو اسی طرح تم کو خدا پر بھروسہ رکھنا چاہئے انشاء اللہ تعالیٰ سب کام درست ہو جائیں گے اور دیکھو انکی بزرگی کہ دوڑی تو تھیں پانی کی تلاش میں اور اللہ کے نزدیک وہ حرکت کیسی پیاری ہو گئی کہ حاجیوں کے واسطے اس کو عبادت بنا دیا جو بندے مقبول ہوتے ہیں ان کا معاملہ ہی دوسرا ہو جاتا ہے بیہو کو شش کر کے خدائے تعالیٰ کے حکم مانا کرو تا کہ تم بھی مقبول ہو جاؤ پھر تمہارے دنیا کے کام بھی دین میں شامل ہو جائیں۔

۸ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی دوسری بی بی کا ذکر (۵)

خانہ کعبہ بنانے سے پہلے دفعہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور بھی مکہ میں آئے ہیں مگر حضرت اسماعیلؑ دونوں دفعہ گھر میں نہیں ملے اور زیادہ پھیرنے کا حکم نہ تھا سو پہلی بار جب تشریف لائے اس وقت حضرت اسماعیلؑ کے گھر میں ایک بی بی تھی اس سے پوچھا کہ کس طرح گذر رہا ہے کہ بڑی مصیبت میں ہیں آپ نے فرمایا کہ جب تمہارے خاوند آویں ان سے میرا سلام کہنا اور یہ کہنا کہ اپنے دروازہ کی چوھٹ بدل دو چنانچہ جب حضرت اسماعیلؑ علیہ السلام گھر آئے تو سب حال معلوم ہوا آپ نے فرمایا وہ میرا

بیویو، ایمان کو خوب مضبوط کرو اور وہ مضبوط ہوتا ہے اس طرح کہ سب حکم بجالاؤ اور سب گناہوں سے بچو۔

(۱۱) حضرت ایوب علیہ السلام کی بی بی کا ذکر (۸)

ان کا نام رحمت ہے جب ایوب علیہ السلام کا تمام بدن زخمی ہو گیا اور سب نے پاس آنا جانا چھوڑ دیا یہ بی بی اس وقت خدمت گزار میں مصروف رہتیں اور ہر طرح کی تکلیف اٹھاتیں ایک بار ان کو آنے میں دیر ہو گئی تھی حضرت ایوب علیہ السلام نے غصہ میں قسم کھائی۔ اچھا ہو جاؤں تو ان کے ٹھونکڑیاں مار دوں گا جب ایک صحت ہو گئی تو اپنی قسم پوری کرنے کا ارادہ کیا اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے یہ آسان حکم کر دیا کہ تم ایک جھاڑو کو چھینیں تھوڑے سیخیں ہوں اور ایک دفعہ مار دو۔ فائدہ دیکھو کسی صبا بر بی بی تھیں کہ ایسی حالت میں بھی برابر اپنے خاوند کی خدمت کرتی رہیں اور بیماری میں ان کی قسم سے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ مزاج نازک ہو گیا تھا وہ اس کو بھی بہتی تھیں اسی خدمت و صبر کی برکت تھی کہ اللہ سبحانہ نے ان کو لکڑیوں سے بچا لیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بہت ہی پیاری تھیں کہ خدائے تعالیٰ نے حکم کو کیسا آسان کر دیا اب یہ مسئلہ نہیں ہے اس طرح اگر کوئی قسم کھاوے تو جھاڑو مارنے سے قسم پوری نہ ہوگی بلکہ ایسی قسم کو توڑ کر کفارہ دینا ہوگا بیویو خاوند کی نابعداری اور اس کی نازک مزاجی کی خوب سہارا کیا کرو تم بھی ایسی ہی پیاری بن جاؤ گی۔

(۱۲) حضرت یسایٰ یعنی حضرت یوسف علیہ السلام کی خالہ کا ذکر (۹)

ان کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام مصر کے بادشاہ ہوئے اور قحط پڑا اور سب بھائی لکرائیج خریدنے ان کے پاس گئے اور حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے آپ کو پہچنوا دیا اس وقت اپنا کرتہ اپنے والد یعقوب علیہ السلام کی آنکھوں پر ڈالنے کے لئے دیا اور یہ بھی کہا کہ سب کو یہاں لے آؤ چنانچہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی بی بیانی پھر درست ہو گئی اور اپنے وطن سے چل کر مصر میں حضرت یوسف علیہ السلام سے ملے تو یوسف علیہ السلام نے اپنے والد اور اپنی ان خالہ کو تعظیم کے واسطے بادشاہی تخت پر بٹھلایا اور یہ دونوں صاحب اور سب بھائی اشوقت حضرت یوسف علیہ السلام کے سامنے سجدہ میں گر پڑے اس زمانہ میں سجدہ سلام کی جگہ درست تھا اب درست نہیں رہا اللہ تعالیٰ نے ان خالہ کو ماں فرمایا ہے ان کی ماں کا انتقال ہو گیا تھا اور حضرت یعقوب علیہ السلام نے ان سے نکاح کر لیا تھا اور بعضوں نے کہا ہے کہ جن کا قصہ ہے

یہ ماں نقیص حضرت راحیل ان کام تھا حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے بچپن کے خواب کی یہ تعبیر ہے انہوں نے خواب دیکھا تھا کہ چاند سورج اور گیارہ ستارے جھکو عمدہ کر رہے ہیں فائدہ دیکھو کسی بزرگ ہوں گی جن کی تعلیم نبی نے کی

(۱۳۰)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا ذکر

(۱۰)

ان کا نام یوحنا ہے جس زمانہ میں فرعون کو پندہ توں نے ڈرایا تھا کہ بنی اسرائیل کی قوم میں ایک لڑکے کا ایسا پیدا ہوگا جو میری بادشاہی کو غارت کرے گا اور فرعون نے حکم دیا کہ جو لڑکا بنی اسرائیل میں پیدا ہو اس کو قتل کر ڈالو چنانچہ ہزاروں لڑکے قتل ہو گئے ایسے نازک وقت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اُس وقت خدائے تعالیٰ نے اُن بی بی کے دل میں یہ بات ڈالی جس کو اہام کہتے ہیں کہ تم بیفکران کو دودھ پلاتی ہو جو بچہ اس کا اندیشہ ہو کہ کسی کو خبر ہو جاوے گی تو اس وقت ان کو صندوق کے اندر بند کر کے دریا میں ڈال دو چھو بھران کو جس طرح ہم کو منظور ہوگا تمہارے پاس پہنچا دیں گے چنانچہ انہوں نے بیدھڑک کر ایسا ہی کیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے سب وعدے پورے کر دیے۔

فائدہ یہ دیکھو ان کو خدائے تعالیٰ پر کیسیا بھروسہ اور اطمینان تھا اور اس بھروسہ کی بکریں بھی کسی ظاہر ہوئیں

(۱۳۱)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن کا ذکر

(۱۱)

ان کا نام بعضوں نے کہا ہے کہ مریم ہے بعضوں نے کہا ہے کہ کلثوم ہے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے اُن کو دریا میں ڈال دیا تو اُن سے کہا کہ ذرا تم کھوچ لگاؤ کہ انجام کیا ہوتا ہے غرض وہ صندوق نہر میں ہو کر فرعون کے محل میں پہنچا اور نکالا گیا تو اس کے اندر ایک خوبصورت بچہ ملا اور فرعون نے قتل کرنا چاہا مگر فرعون کی بی بی نے کہ بی بیجخت اور خدا ترن تھیں کہہ سنکر جان بچائی اور دونوں سیال بی بی نے ایسا بیٹا بنا کر پالنا چاہا تو اب موسیٰ علیہ السلام کسی انا کا دودھ ہی منہ میں نہیں لیتے سب حیران تھے کہ کیا تہہ سید کریں اس وقت یہ بی بی موسیٰ علیہ السلام کی بہن اسی کھوچ میں وہاں پہنچ گئی تھیں کہنے لگیں کہ میں ایک دودھ پلانے والی پاؤں جو بہت خیر خواہ اور مسیق ہے اور دودھ بھی اسکا بہت ستھرا ہے آخر انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا پتہ بتلایا وہ بلانی گئیں اور موسیٰ علیہ السلام ان کے سپرد کئے گئے اور اللہ تعالیٰ کا جو وعدہ تھا کہ ہم اُن کو تمہارے پاس پہنچا دیں گے وہ اس طرح پورا ہوا فائدہ دیکھو قتل بھی کیا چیز ہے کس طرح پتہ بھی لگا لیا اور کیسی جان جو کھوں میں

خدا اگر بزرگ ہوں تب تو بہت زیادہ عظمت کے قابل ہیں اور اگر بزرگ نہ ہوں جب ان کی تعظیم کرنا واجب ہے ۱۲ مئی خدائے درباری ۱۲

اپنی ماں کی خیر خواہی اور تابعداری بجا لائیں اور دشمنوں کو خبر بھی نہ ہوئی بیسیو اماں باپ کی تابعداری اور عقل تمیز بڑی نعمت ہے

(۱۵)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بی بی کا ذکر

(۱۲)

ان کا نام صفورا ہے اور یہ حضرت شعیب علیہ السلام کی بڑی بیٹی ہیں جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے مصر میں ایک کافر بے ارادہ مارا گیا اور فرعون کو خبر ہوئی اس نے اپنے سرداروں سے صلاح کی کہ موسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دینا چاہیے موسیٰ علیہ السلام یہ خبر پا کر پوشیدہ مدین شہر کی طرف چلے گئے جب بستی کی حد پر پہنچے تو دیکھا بہت سے چرواہے کنوئیں سے پانی کھینچ کر اپنی بکریوں کو پانی پلا رہے ہیں اور دو لڑکیاں اپنی بکریوں کو پانی پر جانے سے ہٹا رہی ہیں ان دونوں لڑکیوں میں ایک حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بی بی تھیں اور ایک سالی آپ نے ان سے اس کی وجہ پوچھی انہوں نے کہا کہ ہمارے گھر کوئی مرد کام کرنے والا ہے نہیں اس لئے ہم کو خود کام کرنا پڑتا ہے لیکن چونکہ ہم عورتیں ہیں اس واسطے مردوں کے چلے جانے کے منتظر رہتے ہیں سب کے چلے جانے کے بعد ہم اپنی بکریوں کو پانی پلا لیتے ہیں آپ کو ان کے حال پر رحم آیا اور خود پانی نکال کر بکریوں کو پلا دیا ان دونوں نے جا کر اپنے والد بزرگوار سے یہ قصہ بیان کیا انہوں نے بڑی بیٹی کو بھیجا کہ اُن بزرگ کو بلا لاؤ تو شرماتی ہوئی آئیں اور موسیٰ علیہ السلام کو ان کا پیغام پہنچا دیا آپ ان کے ہمراہ ہوئے اور حضرت شعیب علیہ السلام سے ملے انہوں نے ان کی ہر طرح سے تسلی کی اور فرمایا کہیں جا رہا ہوں کہ ان میں سے ایک لڑکی تم سے بیاہ دوں مگر شرط یہ ہے کہ آٹھ برس یا دس برس میری بکریوں چرواؤ آپ نے منظور کیا اور بڑی بیٹی سے آپ کا نکاح ہو گیا آپ ان کو لے کر وطن چلے گئے اور راستہ میں سردی کی وجہ سے آگ کی ضرورت ہوئی طور بہاڑ پر آگ نظر آئی وہاں پہنچے تو خدا کا نور تھا انہیں آپ کو پیغمبری مل گئی فائدہ دیکھو اپنے گھر کا کام کسی محنت کرتی تھیں وہیں مردی لاچار کو بولیں تو کیسی شرماتی ہوئی بیسیو ہم بھی گھر کے کاموں میں آرام طلبی اور سستی مت کیا کرو اور شرم و حیا ہر وقت لازم سمجھو۔

(۱۶)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سالی کا ذکر

(۱۳)

ان کا ذکر ابھی اوپر آچکا ہے ان کا نام صفورا ہے یہ بھی اپنی بہن کیساتھ گھر کا کاروبار بڑی محنت سے کرتی تھیں اور باپ کی تابعداری اور خدمت بجا لاتی تھیں فائدہ بیسیو اس طرح تم بھی ماں باپ کی خدمت اور گھر کے کام میں محنت مشقت کیا کرو جیسے کام غریب لوگ کیا کرتے ہیں ان کو ذلت مت سمجھو دیکھو پیغمبر

تراویوں سے تو زیادہ تمہارا رتبہ نہیں ہے۔

(۱۷)

حضرت آسیہ کا ذکر

(۱۴)

فرعون مصر کا بادشاہ جس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا بہ اُس کی بی بی ہیں خدا کی قدرت کا خاوند شیطان اور بی بی ایسی ولی جکی تعریف قرآن میں آئی اور جنکی بزرگی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح فرمائی کہ مردوں میں بہت کاہل ہوئے ہیں مگر عورتوں میں کوئی کمال کے رتبہ کو نہیں پہنچی سو حضرت مریم اور آسیہ کے انہوں نے ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جان بچان میں ظالم فرعون سے بچائی تھی جیسا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن کے ذکر میں گذران کی قسمت میں موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانا لکھا تھا شروع بچپن ہی سے ان کے دل میں ان کی محنت پیدا ہو گئی تھی جب موسیٰ علیہ السلام کو بغیر بی بی فرعون تو ایمان نہیں لایا مگر یہ ایمان بے آئیں فرعون کو جب انکے ایمان لانیکی خبر ہوئی ان پر بڑی سختی کی اور طرح طرح سے تکلیف پہنچائی مگر انہوں نے اپنا ایمان نہیں چھوڑا اسی حالت میں دنیا سے اٹھ گئیں فائدہ دیکھو کیسی ایمان کی مضبوط تھیں کہ زمین کا خاوند بادشاہ تھا کچھ اُسے کیا مگر اُس کا ساتھ نہیں دیا اب ذرا اسی تکلیف میں کفر کے کلمے بگنے لگتی ہیں بیویا ایمان بڑی دولت ہے کیسی ہی تکلیف پہنچے دین کے خلاف کوئی کام نہ کرنا اگر کسی کا خاوند بد دینی کا کام کرے کبھی اُس کا ساتھ نہ دے اور اس زمانہ میں کافر مرد سے نکاح ہو جاتا تھا مگر ہماری شرع میں اب یہ حکم ہے کہ اگر خاوند کافر ہو تو نکاح درست نہیں ہوتا اور اگر کافر ہونے سے پہلے ہو گیا ہو تو ٹوٹ جاتا ہے

(۱۸)

فرعون کی بیٹی کی خواص کا ذکر

۱۵

روضۃ الصفا ایک کتاب ہے میں نلکھا ہے کہ فرعون کی بیٹی کی ایک خواص تھی جو اس کی کار مختار تھی اور اُس کی تکلیف چوٹی بھی دہی کرتی تھی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان رکھتی تھی مگر فرعون کے خوف سے ظاہر نہ کرتی تھی ایک بار اُس کے بال سنوار رہی تھی کہ اُس کے ہاتھ لڑکھی چھوٹ گئی اُس نے بسم اللہ کہہ کے اٹھالی لڑکی نے پوچھا یہ تو نے کیا کہا یہ کس کا نام ہے خواص نے کہا یہ اسی کا نام ہے جس نے تیرے باپ کو پیدا کیا اور اُس کو بادشاہی دی لڑکی کو بڑا تعجب ہوا کہ میرے باپ سے بھی کوئی بڑا ہے دڑی ہوئی فرعون کے پاس گئی اور سارا قصہ بیان کیا فرعون نہایت غصہ میں آیا اور اُس خواص کو بلا کر ڈرایا دھمکا یا مگر اس نے صاف کہہ دیا کہ جو چاہے سو کر میں ایمان نہ چھوڑو گی اول اس کے ہاتھ پاؤں میں کیلیں جڑ کر اُس پر انگارے اور بھول ڈالی جب اس سے کبھی کچھ نہ ہوا

یہ مضبوطی کی باتوں کے متعلق ہے اس کی حضرت فاطمہؑ کی تمام عورتوں کی سردار ہیں کیونکہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہیں انھیں اس کے ہمارے ان دنوں میں کیا گیا۔

تو اس کی گود میں ایک لڑکا تھا اس کو آگ میں ڈال دیا لڑکا آگ میں بولا کہ اماں صبر کیجیو خبردار ایمان نہ چھوڑیو غرض وہ اپنے ایمان پر جمی رہی یہاں تک کہ اس بچاری کو بھی پکڑ کر جلتے تنور میں جھونک دیا غم کے پارہ میں سورہ بروج میں جو کھاتیوں والوں کا قصہ آیا ہے اس میں بھی اسی طرح ایک عورت کا اور اسے بچہ کا قصہ ہوا تھا فائدہ دیکھو ایمان کی کیسی مضبوط بھی پیہ ایمان بڑی نعمت ہے اپنے نفس کی خوشی کیوں اسے یا کسی لالچ کے سبب یا کسی مصیبت تکلیف کی وجہ سے بھی اپنا ایمان دین میں خلل مت ڈالنا خدا اور رسول کے خلاف کوئی کام بہت کرنا۔

(۱۹) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لشکر کی ایک برٹھیا کا ذکر (۱۶)

جب فرعون نے مصر میں بنی اسرائیل کو بہت تنگ کرنا شروع کیا ان سے طرح طرح کی بیگاریں لیتا ان کو مارتا اور دھکے پہنچاتا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خدا نے تعالیٰ کا حکم ہوا کہ سب بنی اسرائیل کو راتوں رات مصر سے نکال لے جاؤ تاکہ فرعون کے ظلم سے ان کی جان چھٹے موسیٰ علیہ السلام سب کو پہلے جب دریائے نیل پہنچے رستہ بھول گئے اور بھی کسی کی پہچان میں رستہ نہ آیا آپ نے تعجب کیا اور پکار کر فرمایا کہ جو شخص اس بھید سے واقف ہو وہ آکر بتلا دے ایک برٹھیا نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام کا انتقال ہونے لگا تھا تو انہوں نے اپنے بھائی بھتیجوں کو وصیت فرمادی تھی کہ اگر کسی وقت میں تم لوگ مصر کا رہنا چھوڑ دو تو میرا تابوت جس میں میری لاش ہوگی اپنے ساتھ لیجانا تو جب تک آپ دفن تابوت ساتھ نہ لیں گے رستہ نہ ملیگا آپ نے تابوت کا حال پوچھا کہ کہاں دفن ہے اس کا واقف بھی مجھ سے نہیں تھا اس پر بڑھیا کے کوئی نہ نکلا اس سے جو پوچھا تو اس نے عرض کیا کہ میں یوں نہ بتلاؤں گی مجھ سے ایک بات کا اقرار کیجئے اس وقت بتلاؤں گی آپ نے پوچھا وہ کیا بات ہے کہنے لگی وہ اقرار یہ ہے کہ میرا خاتمہ ایمان پر ہوا اور جنت میں جس درجہ میں آپ ہوں اسی درجہ میں مجھ کو پہنچنے کی جگہ لڑی آپ نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ اے اللہ یہ بات تو میرے اختیار کی نہیں علم ہوا کہ تم اقرار کرا تم پورا کر دینے آپ نے اقرار کر لیا اس سے تابوت کا پتہ بتلا دیا کہ دریائے نیل میں دفن تھا اس تابوت کا نکالنا تھا اور رستہ کا ملنا فائدہ دیکھو یہ بڑی بی بسی بزرگ بھیں کہ کوئی دولت دنیا کی نہیں مانگی اپنی محنت کو درست کیا بی بیوہ بھی دنیا کی محنت سے بڑی کی اپنے دین کو سنوارا

۱۵ تفسیر ظہری ۱۲۰ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ بڑی بی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بڑی ثواب میں بھی ہو جاوے گی بلکہ فقط ایک جگہ رہنا

ہر گاہ بھی بہت بڑی نعمت ہے اور ثواب میں بھی کی برادر کوئی نہیں ہو سکتا ۱۲۰ ۷ آخرت ۱۷

۲۰

حیسور کی بہن کا ذکر

۷

قرآن شریف میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کے قصہ میں ذکر ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نے ایک چھوٹے بچے کو خدائے تعالیٰ کے حکم سے مار ڈالا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے گھبرا کر پوچھا کہ بھلا تین بچہ نے کیا خطا کی تھی جو اس کو مار ڈالا حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ لڑکا جو ان ہوتا تو کافر ہوتا اور اس کے ماں باپ ایمان دار تھے اولاد کی محبت میں ان کے بگڑ جانے کا ڈر تھا اس واسطے یہی مصلحت ہوئی کہ اس کو قتل کر دیا جاوے اب اس کے بدلے اللہ تعالیٰ ایک لڑکی دینگے جو ہر ایسے پاک ہوگی اور ماں باپ کو زیادہ بھلائی پہنچانے والی ہوگی چنانچہ اور کتابوں میں لکھا ہے کہ لڑکی ایسی ہی پیدا ہوئی اور ایک پیغمبر سے اس کا نکاح ہوا اور پیغمبر اس کی اولاد میں ہوئے اور اس لڑکے کا نام حیسور تھا یہ لڑکی اسکی بہن تھی فائدہ جس کی تعریف میں اللہ تعالیٰ فرمائیں کہ ہر ایسے پاک اور ماں باپ کو بھلائی پہنچانے والی ہوگی وہ کسی اچھی ہوگی دیکھو گناہ سے پاک رہنا اور ماں باپ کو سکھ دینا کیسی پیارا کام ہے جس کو آدمی کا ایسا رتبہ ہو جاتا ہے کہ خدائے تعالیٰ اس آدمی کی تعریف کریں بیہو ان باتوں میں خوب کوشش کیا کرو۔

۲۱

حیسور کی ماں کا ذکر

۱۸

حیسور وہی لڑکا ہے جس کا ذکر اوپر آچکا ہے یہ بھی پڑھ چکی ہو کہ قرآن میں اس کے ماں باپ کا ایماندار لکھا ہے جس کو اللہ تعالیٰ ایماندار فرمادیں وہ ایسا کچا پکا ایماندار تو ہوگا نہیں خوب پورا ایماندار ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ حیسور کی ماں بھی بہت بزرگ تھیں فائدہ دیکھو ایمان میں پختہ ہونا ایسی دولت ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے تعریف کی بیہو ایمان کو مضبوط کرو اور وہ اسی طرح مضبوط ہوتا ہے کہ شرع کے حکم خوب بجا اور سب ہر ایسوں سے بچو۔

۲۲

حضرت سلیمان علیہ السلام کی والدہ کا ذکر

۱۹

قرآن میں ہے کہ سلیمان علیہ السلام نے دعائیں یہ کہا کہ اے اللہ آپ نے میرے ماں باپ پر انعام کیا ہے معلوم ہوا کہ آپ کی ماں بھی بزرگ تھیں کیونکہ بڑا انعام ایمان اور دین ہے فائدہ دیکھو ایمان ایسی چیز ہے کہ ایماندار کا ذکر پیغمبروں کی زبان پر بھی تو جی کیسا آتا ہے بیہو ایمان کو خوب رونق دو۔

(۲۳)

حضرت بلقیس کا ذکر

(۲۰)

یہ ملک سبا کی بادشاہ تھیں حضرت سلیمان علیہ السلام کو بد بد جانور نے خبر دی تھی کہ میں نے ایک عورت بادشاہ
 دیکھی ہے اور وہ آفتاب کو بوجھتی ہے آپ نے ایک خط لکھ کر بد بد کو دیا کہ اس کے پاس ڈال دیجو اس خط میں
 لکھا تھا کہ تم لوگ مسلمان ہو کر یہاں حاضر ہو اس خط کو پڑھ کر امیروں و وزیروں سے صلاح کی
 بہت بات چیت کے بعد خود ہی یہ صلاح قرار دی کہ میں ان کے پاس کچھ چیزیں سے غارت کے طور پر بھیجتی ہوں
 اگر لے کر رکھ لیں تو سمجھوں گی کہ دنیا دار بادشاہ میں اگر نہ کھیں تو سمجھوں گی کہ پیغمبر ہیں جب وہ چیزیں
 حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس پہنچیں آپ نے سب بونادیں اور کہلا بھیجا کہ اگر مسلمان نہ ہوگی تو
 لڑائی کے لئے فوج لاتا ہوں یہ پیغام سن کر بلقیس ہو گیا کہ بیشک پیغمبر ہیں اور مسلمان ہو نیکے ارادہ سے پڑ
 شہر سے چلیں ان کے چلنے کے بعد سلیمان علیہ السلام نے اپنے معجزے سے ان کا ایک بڑا بھاری
 قیمتی بادشاہی تخت تھا وہ اپنے دربار میں منگوا لیا کہ بلقیس معجزہ بھی دیکھیں اور اس کے موٹی جواہر اکھاڑ کر
 دوسری طرح جڑوا دیئے جب بلقیس یہاں پہنچیں تو حضرت سلیمان علیہ السلام کے حکم سے انکی عقل آزمائے کو بچھا گیا یہ تمہارا
 تخت تو نہیں ہے غور کرو دیکھ کر کہا کہ ہاں ویسا ہی ہو کہا کچھ صورت شکل بدل گئی تھی اس جواب معلوم ہوا کہ بڑی عقل مند ہیں
 سلیمان علیہ السلام نے بلقیس کو یہ بات دکھلائی چاہی کہ ہمارے خدا کی دی ہوئی بادشاہی تمہاری دنیا کی
 بادشاہی سے ویسے بھی زیادہ ہے یہ بات دکھلانے کے واسطے حضرت سلیمان علیہ السلام نے حکم دیا کہ ایک
 حوض پانی سے بھر کر اس کے اوپر ایسے صاف شفاف کانچ کا فرش بنایا جاوے کہ وہ نظر نہ آوے اور سلیمان
 علیہ السلام ایسی جگہ بیٹھے کہ جو آدمی وہاں پہنچنا چاہے حوض راستے میں پڑے اور بلقیس کو اس جگہ حاضر
 ہونے کا حکم دیا بلقیس جو حوض کے پاس پہنچیں کانچ تو نظر نہ آیا یوں سمجھیں کہ مجھ کو پانی کے اندر جانا پڑ گیا
 تو پانی چہرہ ہانے لگیں فوراً ان کو کہہ دیا گیا کہ اس پر کانچ کا فرش ہے ویسے ہی چلی آؤ جب بلقیس نے تخت
 منگالینے کا معجزہ دیکھا اور اس کا رنگیری کو بھی دیکھا جس سے یہ سمجھیں کہ ان کے پاس ویسے بھی بادشاہی کا
 سامان میرے یہاں کے سامان سے زیادہ ہے فوراً کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئیں پھر بعض عالموں نے فقہیہ کہا
 ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ان کے ساتھ خود نکاح کر لیا اور بعضوں نے کہا کہ یمن کے بادشاہ سر
 نکاح کر دیا اللہ ہی کو معلوم ہے کیا ہوا فائدہ دیکھو کسی بے نفس تھیں کہ باوجود امیر اور بادشاہ ہونے کے جب
 دین کی سچی بات معلوم ہو گئی فوراً اس کو مان لیا اس کے قبول کرنے میں شیخی نہیں کی نہ باپ دادا کی رسم کو
 پکڑ کر تھیں سیو تم بھی اپنا یہی طریقہ رکھو کہ جب دین کی بات سنو کبھی عار یا شرم یا خاندان کے رسم کی

یہ بات کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بلقیس کو یہ بات دکھلائی کہ تمہاری بادشاہی دنیا کی بادشاہی سے زیادہ ہے اس کا حکم دیا کہ ایک حوض پانی سے بھر کر اس کے اوپر ایسے صاف شفاف کانچ کا فرش بنایا جاوے کہ وہ نظر نہ آوے اور سلیمان علیہ السلام ایسی جگہ بیٹھے کہ جو آدمی وہاں پہنچنا چاہے حوض راستے میں پڑے اور بلقیس کو اس جگہ حاضر ہونے کا حکم دیا بلقیس جو حوض کے پاس پہنچیں کانچ تو نظر نہ آیا یوں سمجھیں کہ مجھ کو پانی کے اندر جانا پڑ گیا تو پانی چہرہ ہانے لگیں فوراً ان کو کہہ دیا گیا کہ اس پر کانچ کا فرش ہے ویسے ہی چلی آؤ جب بلقیس نے تخت منگالینے کا معجزہ دیکھا اور اس کا رنگیری کو بھی دیکھا جس سے یہ سمجھیں کہ ان کے پاس ویسے بھی بادشاہی کا سامان میرے یہاں کے سامان سے زیادہ ہے فوراً کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئیں پھر بعض عالموں نے فقہیہ کہا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ان کے ساتھ خود نکاح کر لیا اور بعضوں نے کہا کہ یمن کے بادشاہ سر نکاح کر دیا اللہ ہی کو معلوم ہے کیا ہوا فائدہ دیکھو کسی بے نفس تھیں کہ باوجود امیر اور بادشاہ ہونے کے جب دین کی سچی بات معلوم ہو گئی فوراً اس کو مان لیا اس کے قبول کرنے میں شیخی نہیں کی نہ باپ دادا کی رسم کو پکڑ کر تھیں سیو تم بھی اپنا یہی طریقہ رکھو کہ جب دین کی بات سنو کبھی عار یا شرم یا خاندان کے رسم کی

پیروی مت کرو ان میں سے کوئی چیز کام نہ آوے گی فقط دین ساتھ چلے گا ۱۸

(۲۳) بنی اسرائیل کی ایک لونڈی کا ذکر (۲۱)

حدیث میں ایک قصہ ہے کہ بنی اسرائیل کی ایک عورت اپنے بچہ کو دودھ پلا رہی تھی اتنے میں ایک سوار بڑی شان و شوکت سے سامنے کو گندرا ماں نے دعا کی کہ اے اللہ میرے لڑکے کو ایسا ہی کر دیجیے بچہ ماں کی چھاتی چھوڑ کر بولنے لگا اے اللہ مجھ کو ایسا مت کیجیو اور پھر دودھ پینے لگا پھر سامنے سے کچھ لوگ گزرے جو ایک لونڈی کو پکڑے ذلت اور خواری سے لے جاتے تھے ماں نے دعا کی اے اللہ میرے لڑکے کو ایسا مت کیجیو وہ بچہ پھر بولا اے اللہ مجھ کو ایسا ہی کر دیجیو ماں نے پوچھا یہ کیا بات ہے بچہ نے کہا کہ وہ سوار تو ایک شخص ظالم تھا اور لونڈی کو لوگ تہمت لگاتے ہیں کہ یہ چور ہے بدچلن ہے اور وہ غریب اس سے پاک ہے فائدہ مطلب یہ کہ اس سوار کی مخلوق کے نزدیک تو قدر ہے مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک کچھ قدر نہیں اور یہ لونڈی مخلوق کے نزدیک تو بے قدر ہے مگر اللہ کے نزدیک اس کی بڑی قدر ہے تو قدر خدا کے نزدیک چاہئے، چاہے مخلوق کیسا ہی سمجھے اور اگر خدا کے نزدیک قدر نہ ہوتی تو مخلوق کی قدر کس کام آوے گی دیکھو یہ اُس لونڈی کی کرامت تھی کہ اُس کی پاکی ظاہر کرنے کے لئے دودھ پیتا بچہ باتیں کرنے لگا۔ بیدو بعضی عورتوں کی عادت ہے کہ غریبوں کو بہت حقیر سمجھتی ہیں اور ذلت سے شبہ سے ان پر عیب اور چوری لگا دیتی ہیں یہ بڑی بات ہے شاید وہ اللہ کے نزدیک تم سے بھی اچھی ہوں۔

۲۵ بنی اسرائیل کی ایک عقلمند دیندار بنی کا ذکر ۲۲

محمد بن کعب کا بیان ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص بڑا عالم اور بڑا عابد تھا اس کو اپنی بیوی کے ساتھ بہت محبت تھی اتفاق سے وہ مرتی اس عالم پر ایسا ظم سوار ہوا کہ دروازہ بند کر کے بیٹھ گیا اور سب سے ملنا جلنا چھوڑ دیا بنی اسرائیل میں ایک عورت تھی اس نے یہ قصہ سنا اور اس کے پاس گئی اور گھر میں آنے جانے والوں سے کہا کہ مجھ کو ایک مسئلہ پوچھنا ہے اور وہ نہ بانی ہی پوچھ سکتی ہوں اور دروازہ پر جم کر بیٹھ گئی اس کو بھر پوری اور اندر آنے کی اجازت دی آکر کہنے لگی کہ مجھ کو ایک مسئلہ پوچھنا ہے اس نے کہا بیان کر کہنے لگی کہ میں نے اپنی پڑوسن سے کچھ زور مانگے کے طور پر لیا تھا اور مدت تک اُسکو بہت ہی پی پھر اس نے آدمی بھیجا کہ میرا زیور دید و لویا وہ اس کا زیور دیدینا چاہئے عالم نے کہا بیشک دیدینا چاہئے وہ عورت بولی کہ وہ تو میرے پاس بہت مدت تک رہا ہے تو کیسے دیدوں عالم نے کہا تب تو اور بھی

اس سوار کی شان و شوکت کا ذکر ہے کہ وہ ایک شخص ظالم تھا اور لونڈی کو لوگ تہمت لگاتے ہیں کہ یہ چور ہے بدچلن ہے اور وہ غریب اس سے پاک ہے فائدہ مطلب یہ کہ اس سوار کی مخلوق کے نزدیک تو قدر ہے مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک کچھ قدر نہیں اور یہ لونڈی مخلوق کے نزدیک تو بے قدر ہے مگر اللہ کے نزدیک اس کی بڑی قدر ہے تو قدر خدا کے نزدیک چاہئے، چاہے مخلوق کیسا ہی سمجھے اور اگر خدا کے نزدیک قدر نہ ہوتی تو مخلوق کی قدر کس کام آوے گی دیکھو یہ اُس لونڈی کی کرامت تھی کہ اُس کی پاکی ظاہر کرنے کے لئے دودھ پیتا بچہ باتیں کرنے لگا۔ بیدو بعضی عورتوں کی عادت ہے کہ غریبوں کو بہت حقیر سمجھتی ہیں اور ذلت سے شبہ سے ان پر عیب اور چوری لگا دیتی ہیں یہ بڑی بات ہے شاید وہ اللہ کے نزدیک تم سے بھی اچھی ہوں۔

خوشی سے دینا چاہئے کیونکہ ایک مدت تک اُس نے نہیں مانگنا یہ اُس کا احسان ہے عذرت نے کہا خدا تمہارا
بھلا کرے پھر تم کیوں غم میں پڑے ہو خدا تعالیٰ نے ایک چیز مانگی دی تھی پھر جب چاہا ایسی اسی کی چیز تھی یہ شکر
اس عالم کی آنکھیں سی کھل گئیں اور اس بات سے اس کو بڑا فائدہ پہنچا فائدہ دیکھو کیسی عورت تھی جس
نے مرد کو عقل دی اور مرد بھی کیسا عالم بیسیو تم کو بھی چاہئے کہ مصیبت میں یہی سمجھا کرو دوسروں کو بھی سمجھا کر دو

حضرت مریم علیہا السلام کی والدہ کا ذکر (۲۳)

(۲۶)

ان بنی کا نام حنہ ہے عمران اُن کے میاں کا نام ہے جو والد ہیں حضرت مریم علیہا السلام کے اُن کو حمل رہا
تو انہوں نے اللہ میاں سے منت مانی کہ جو بچہ میرے پیٹ میں ہے اُس کو مسجد کی خدمت کے لئے آزاد
چھوڑ دوں گی یعنی دنیا کے کام اس سے نہ لوں گی اُن کا گمان یہ تھا کہ لڑکا پیدا ہوگا کیونکہ مسجد کی خدمت
لڑکا ہی کر سکتا ہے اس زمانہ میں ایسی منت درست تھی جب بچہ پیدا ہونے کا وقت آیا تو لڑکی پیدا ہوئی
افسوس سے کہا کہ لے اللہ یہ تو لڑکی ہوئی حکم ہوا کہ یہ لڑکی لڑکوں سے بھی اچھی ہوگی اور خدا نے اُس کو
قبول کیا غرض حضرت مریم اُن کا نام رکھا اور انہوں نے اُن کے لئے یہ دعا کی کہ اُن کو اور اُن کی اولاد کو
شیطان سے بچاؤ چنانچہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شیطان سب بچوں کو پیدا ہونے
وقت پھیرتا ہے مگر حضرت مریم اور اُن کے بیٹے حضرت عیسیٰ علیہما السلام کو نہیں پھیر سکا فائدہ دیکھو ایسی
پاک نیت کی کیسی برکت ہوئی کہ خدا تعالیٰ نے ایسی پاک اولاد دی اور خدا تعالیٰ نے ان کی دعا بھی
قبول کی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اُن کی بڑی خاطر منظور تھی بیوی پاک نیت کی ایسی کہتیں ہوتی ہیں ہمیشہ
اپنی نیت خالص رکھا کرو جو نیک کام کرو خدا کے واسطے کرو، تمہاری بھی اللہ میاں کے دُباؤ میں قدر ہو جاوے گی

حضرت مریم علیہا السلام کا ذکر (۲۴)

(۲۷)

ان کے پیدا ہونے کا قصہ ابھی گذر چکا ہے جب یہ پیدا ہو چکیں تو ان کی والدہ اپنی منت کے موافق اُن کو
لے کر بیت المقدس کی مسجد میں پہنچیں اور وہاں کے رہنے والے بزرگوں سے کہا کہ یہ منت کی لڑکی ہو
چونکہ بڑے بزرگ خاندان کی تھیں سب نے چاہا کہ میں لیکر پا لوں اُن میں حضرت زکریا علیہ السلام بھی تھے
وہ حضرت مریم کے خالو ہوتے تھے یوں بھی اُن کا حق زیادہ تھا مگر بھی لوگوں نے اُن کو چھوڑنا شروع کیا جس
فیصلہ پر یہ سہما ہی ہوئے تھے اہل بھی یہی بڑھے رہے آخر حضرت زکریا علیہ السلام نے اُن کو لے کر چاروں طرف
کرنا شروع کیا اُن کے بڑھنے کی یہ حالت تھی کہ او بچوں سے کہیں زیادہ بڑھتی تھیں یہاں تک تھوڑے

حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنے والدین سے کہا کہ میں نے اپنی منت کے موافق اُن کو لے کر چاروں طرف کرنا شروع کیا ہے اور حضرت زکریا علیہ السلام نے اُن کو لے کر چاروں طرف کرنا شروع کیا ہے

دونوں میں سیانی معلوم ہونے لگیں اور ویسے بھی بچپن ہی سے مادر زاد بزرگ اور ولی تھیں اللہ تعالیٰ نے ان کو قرآن میں ولی فرمایا ہے اور ان کی کرامت بیان فرمائی ہے کہ بے فصل میوے غیب سے ان کے پاس آجاتے حضرت زکریا علیہ السلام پوچھتے کہ یہ کہاں سے آئے تو جواب دیتیں کہ اللہ میاں کر یہاں سے غرض ان کی ساری باتیں اچھنبے کی تھیں یہاں تک کہ جب جوان ہوئیں تو محض خدا تعالیٰ کی قدرت سے بدون مرد کے ان کو حمل ہو گیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیغمبر پیدا ہوئے یہودیوں نے بے باپ کے بچہ پیدا ہونے پر وہی تباہی بکنا شروع کیا اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو پیدا ہونے ہی کو زمانہ میں بولنے کی طاقت دی انہوں نے ایسی اچھی اچھی باتیں کیں کہ انصاف والوں کو معلوم ہو گیا کہ انکی پیدا نش خدا کی قدرت کا نمونہ ہے بیشک بے باپ کے پیدا ہونے میں اللہ کی ماں پاک صاف ہیں ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بزرگی بیان فرمائی ہے کہ عورتوں میں کوئی کامل نہیں ہوئی بجز دو عورتوں کو ایک حضرت مریم دوسری حضرت آسیہ یہ مضمون حضرت آسیہ کے ذکر میں بھی آچکا ہے۔ فائدہ دیکھو انکی ماں نے ان کو خدا کے نام کر دیا تھا کیسی بزرگ ہوئیں اور خود اللہ کی تابعداری میں لگی رہتی تھیں جس سے آدمی ولی ہو جاتا ہے اس کی برکت سے خدا نے کیسی ہیبت سے بچا لیا یہی وہ خدا کی تابعداری کیا کرو سب آفتوں سے بچ رہو گی اپنی اولاد کو دین میں زیادہ لگا رکھا کرو۔ دنیا کا بندہ مستند ادا کرو۔

(۲۵)

حضرت زکریا علیہ السلام کی بیوی کا ذکر

(۲۸)

ان کا نام ایشاع ہے یہ حضرت حنہ کی بہن اور حضرت مریم علیہا السلام کی خالہ ہیں ان کیسے اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے کہ ہم نے زکریا کی بیوی کو سنوار دیا ہے اس کا مطلب بعض عالموں نے یہ لکھا ہے کہ ہم نے ان کی عادتیں خوب سنوار دیں حضرت یحییٰ پیغمبر علیہ السلام ان کے بڑھاپے میں پیدا ہوئے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام رشتے میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کے خالہ کے نواسے ہیں نواسہ بھی بیٹے کی جگہ ہوتا ہے اس واسطے ہمارے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک کو دوسرے کی خالہ کا بیٹا فرما دیا ہے فائدہ دیکھو اچھی عادت ایسی اچھی چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بھی ان کی تعریف فرمائی یہی وہ اپنی عادتیں ہر طرح کی خوب سنوار دیں جس کا طریقہ ہم نے ساتویں حصہ میں اچھی طرح لکھ دیا ہے پچیس قصے پہلی باتوں کی نیک بیبیوں کے تھے اب تھوڑے سے اس امت کی نیک بیبیوں کے بھی سن لو۔

عہ خیال قدرت کا یہ نمونہ مشاہدہ کر لیا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جسم سے ظاہر ہوا تھا تو اب یہ بات سمجھ میں آگئی یہ ہستی خدا کی قدرت کا نمونہ ہے جو اس نے بغیر باپ کے پیدا کر کے دکھایا ہے۔ ۱۳

(۱)	حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر	(۲۹)
-----	---------------------------------	------

یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے پہلی بیوی ہیں ان کی بڑی بڑی بزرگیاں ہیں ایک دفعہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ حضرت جبریل علیہ السلام خدائے تعالیٰ کا سلام تمہارے پاس لائے ہیں اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ تمام دنیا کی بیویوں میں سب سے اچھی چار بیبیاں ہیں ایک حضرت مریم دوسری حضرت آسیہ فرعون کی بیوی تیسری حضرت خدیجہ جو تھی حضرت فاطمہ اور چوتھی صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کچھ کافروں کے برتاؤ سے پریشانی ہوتی آپ ان سے آکر فرماتے۔ یہ کوئی ایسی تسلی کی بات کہہ دیتیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پریشانی جاتی رہتی اور آپ کو ان کا خیال ایسا تھا کہ بعد ان کے انتقال کے بھی کوئی بکری وغیرہ ذبح کرتے تو ان کی ساتھیوں سہیلوں کو بھی ضرور گوشت بھیجتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے انکا اور نکاح ہوا تھا ان کے پہلے شوہر کا نام ابوالبہسی ہے۔

فائدہ اللہ ہوں کے نزدیک ان کی قدر ایمان اور تابعداری سے بھی بیویوں میں اس میں خوب گوشمال رکھو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ خاوند کی پریشانی میں اسکی دلجوئی اور تسلی کرنا نیک محنت ہے اب بعضی عورتیں خاوند کے اچھے بچے دل کو اور آٹا پریشان کر دیتی ہیں کبھی فرمائشیں کر کے کبھی ٹکڑا کر کے اس عادت کو چھوڑ دو۔

(۲)	حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا ذکر	(۳۰)
-----	--------------------------------	------

یہ بھی ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہیں انہوں نے اپنی باری دن حضرت عائشہؓ کو دیدیا تھا اور حضرت عائشہؓ کا قول ہے کہ کسی عورت کو دیکھ کر مجھ کو یہ حرص نہیں ہوتی کہ میں بھی ویسی ہی ہوتی ہوں حضرت سودہ کے ان کو دیکھ کر مجھ کو حرص ہوتی تھی کہ میں بھی ایسی ہی ہوتی جیسی یہ ہیں انکے پہلے شوہر کا نام سکران بن عمرو تھا فائدہ دیکھو حضرت سودہؓ کی ہمت کہ اپنی باری اپنی سوت کو دیدی آجکل خواہ مخواہ بھی شوہر سے لڑائی اور حسد کیا کرتی ہیں اور دیکھو حضرت عائشہؓ کا انصاف کہ سوت کی تعریف کرتی ہیں آجکل جان جان کر اس پر عیب لگاتی ہیں بیویوں کو بھی ایسی ہی ہمت اور انصاف اختیار کرنا چاہئے۔

(۳)	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ذکر	(۳۱)
-----	---------------------------------------	------

یہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت چاہتی بیوی ہیں ان سے کنواری سے حضرت کا نکاح

۱۰- عورتوں میں سب سے پہلی بیوی ایمانی تھیں حضرت فاطمہ آپ کی بیوی تھیں تمام سلامات آپ کا واسطہ ہے

ہوا ہے عالمہ اتنی بڑی تھیں کہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑے بڑے صحابی ان سے مسئلے پوچھا کرتے تھے ایک بار ہمارے حضرت ایک صحابی پوچھا کہ سب سے زیادہ آپ کس کو ساتھ محبت ہے فرمایا عائشہ کے ساتھ انہوں نے پوچھا اور مردوں میں فرمایا ان کے باپ یعنی حضرت ابو بکرؓ کیساتھ اور بھی ان کی بہت خوبیاں آتی ہیں فائدہ دیکھو ایک یہ عورت تھیں جن سے بڑے بڑے عالم مسئلے دین کے پوچھتے تھے ایک اب میں کہ خود بھی عالموں سے پوچھنے کا یا دین کی کتابیں پڑھنے کا شوق نہیں، بیہودہ دین کا علم خوب محنت اور شوق سے سیکھو۔

(۳۲)

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

(۴)

یہ بھی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی اور حضرت عمرؓ کی بیٹی ہیں حضرت نے کسی بات پر کو ایک طلاق دیدی تھی چہرہ اہل علیہ السلام کے کہنے سے آپ نے رجوع کر لیا حضرت جبرائیل نے یوں فرمایا کہ آپ حفصہؓ سے رجوع کر لیجئے کیونکہ وہ دن کو روزہ بہت کھتی ہیں راتوں کو جاگ کر عبادت بہت کرتی ہیں اور وہ بہشت میں آپ کی بی بی ہوں گی انہوں نے اپنے بھائی عبداللہ بن عمرؓ کو وصیت کی تھی کہ میرا تمام مال خیرات کر دیجو اور کوئی زمین بھی انہوں نے وقف کی تھی اس کے بند و بست کے لئے بھی وصیت کی تھی ان کے پہلے خاوند کا نام غنیم بن حذافہ تھا فائدہ دیندار کی برکت دیکھی کہ اللہ میاں کے یہاں سے طرفداری کی جاتی ہے فرشتے کے ہاتھ خاطر داری کا حکم ہوتا ہے کہ اپنی طلاق کو ٹالو اور ان کی سخاوت دیکھو کہ اللہ کی راہ میں کس طرح خیرات کا بند و بست کیا اور زمین بھی وقف کی، بیہودہ دیندار کی اختیار کرو اور مال کی حرص اور محبت دل سے نکال ڈالو۔

(۳۳)

حضرت زینب خنیمہ کی بیٹی رضی اللہ عنہا کا ذکر

(۵)

یہ بھی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی ہیں اور یہ ایسی سخی تھیں کہ غریبوں کی ماں کے نام سے مشہور تھیں ان کے پہلے شوہر کا نام عبداللہ بن جحش تھا فائدہ دیکھو غریبوں کی خدمت کیسی بزرگی کی چیز ہے

(۳۴)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

(۶)

یہ بی بی بھی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی ہیں ایک بی بی قصہ بیان کرتی ہیں کہ میں ایک بار حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو پاس بھی لیتے میں بہت سے محتاج آئے جن میں مرز بھی تھے اور عورتیں

بھی تھیں اور اگر ہم گئے سر ہو گئے میں نے کہا چلو یہاں سے لے بنو حضرت ام سلمہ بولیں ہم کو یہ حکم نہیں
اری چھو کر میسب کو کچھ دیدے چاہے ایک ایک چھو ارا ہی ہو ان کے پہلے شوہر کا نام حضرت ابو سلمہ ہے
فائدہ دیکھو محتاجوں کی ہٹ باندھنے سے تنگ نہیں ہوتیں اب ذرا سی دیر میں دُور دہک کر نے
لگتی ہیں بلکہ کوسنے کاٹنے لگتی ہیں رہیں وہاں ہرگز مت کرو۔

حضرت زینب حبش کی بیٹی رضی اللہ عنہا کا ذکر (۳۵)

(۷)

یہ بھی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی ہیں حضرت زینبؓ ایک صحابی ہیں ہمارے حضرت نے ان کو اپنا
بیٹا بنایا تھا۔ پہلے بیٹا بنانا شرع میں درست تھا جب وہ جوان ہوئے حضرت کو ان کی شادی کی فکر ہوئی
آپ نے انہی زینب کے لئے ان کے بھائی کو پیغام دیا۔ یہ دونوں بھائی بہن حسب نسب میں حضرت
زید کو برابر کا نہ سمجھتے تھے اس واسطے اول اول کے مگر خدائے تعالیٰ نے آیت بھیجی کہ پیغمبر کے
بعد پھر مسلمان کو کوئی عذر نہ چاہئے دونوں نے منظور کر لیا اور نکاح ہو گیا مگر کچھ میاں بی بی میں بھی طمع نہ بنی
تو بیٹیا تک پہنچی کہ حضرت زینبؓ نے طلاق دینے کا ارادہ کر لیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اگر صلاح
کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رد کا اور سمجھایا مگر انداز تو آپ کو معلوم ہو گیا کہ بے طلاق دینے لیں گے نہیں
اس وقت آپ کو بہت سوچ ہوا کہ اول ہی ان دونوں بھائی بہنوں کا دل اس نکاح کو گوارا نہ کرتا تھا
مگر ہمارے کہنے سے قبول کر لیا اب اگر طلاق ہو گئی تو اور بھی دونوں بھائی بہنوں کی بات ٹھنی ہوگی اور بہت
دشمنی ہوگی ان کی دلجوئی کی کیا تدبیر کی جائے آخر سوچنے سے یہ بات خیال میں آئی کہ اگر میں اپنے سے
نکاح کروں تو بیشک ان کے آنسو پونچھ جاویں گے ورنہ اور کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی لیکن اس کے ساتھ
ہی دنیا کی زبان کا یہ بھی خیال تھا کہ بے ایمان لوگ طعن ضرور دینگے کہ بیٹے کی بیوی کو ہر میں ڈال دیا
اگرچہ شرع سے منہ بولا بیٹا ہی ہے کابیشا نہیں ہو جاتا مگر خلقت کی زبان کو کون پکڑے پھر ان میں بھی بے
ایمان لوگ جن کو طعن دینے کی واسطے ذرا سا کتنہ بہت ہے آپ اس سوچ بچار ہی میں تھے ادھر حضرت
زید نے طلاق بھی دیدی عدت گزرنے کے بعد آپ کی زیادہ بڑی اسی طرف پھیری کہ پیغام بھیجا چاہیے چنانچہ
آپ نے پیغام دیا۔ انہوں نے کہا میں اپنے پروردگار سے کہہ لوں اپنی عقل سے کچھ نہیں کرتی ان کو
جو منظور ہو گا آپ ہی سامان کر دینگے یہ کہہ کر وضو کر کے مصلے پہنچ نماز میں لگ گئیں اور نماز کے بعد
دعا کی اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر پر آیت نازل کر دی کہ ہم نے ان کا نکاح آپ سے کر دیا آپ ان کے
پاس پھر رہیں لے آئے اور آیت سنائی۔ وہ اور سوچو پر فخر کیا کرتیں کہ تمہارا نکاح تمہارے ماں باپ

نے کیا اور میرا نکاح اللہ تعالیٰ نے کیا اور پہلے پہل جو پردہ کا حکم ہوا وہ ان ہی کی شادی میں ہوا اور یہ بی بی بڑی سخی تھیں دستکار بھی تھیں اپنی دستکاری کی آمدنی سے خیرات کیا کرتیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ سب بی بیوں نے ملکر ہمارے حضرت سے پوچھا کہ آپ کو بعد سب سے پہلے کون بی بی دنیا سے جا کر آپ سے ملے گی آپ نے فرمایا جس کے ہاتھ سب سے لمبے ہوں گے عوی بول پھال میں لمبے ہاتھ والا کہتے ہیں سخی کو مگر بی بیوں کی سمجھ میں نہ آیا۔ وہ سمجھیں اسی ناپ کے لمبان کو سب نے ایک لکڑی سے اپنے اپنے ہاتھ ناپنے شروع کئے تو سب کے ہاتھ بیکے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے مگر میں سب سے پہلے حضرت زینب کی اس وقت سمجھ میں آیا کہ اوہو یہ مطلب تھا غرض ان کی سخاوت اللہ رسول کے نزدیک بھی مانی ہوئی تھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے کہ میں نے حضرت زینب سے اچھی کوئی عورت نہیں دیکھی دین میں بڑی کامل خدا سے بہت ڈرنیوالی بات کی بڑی سخی رشتہ داروں سے بڑی سلوک کرنیوالی خیرات بہت کرنیوالی خیرات کرنے کیو وسط دستکاری میں بڑی محنتیں ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں فرمایا کہ دل میں بہت عاجزی رکھنے والی خدا کے سامنے کڑکڑانیوالی فائدہ بی بیوں نے شن لی سخاوت کی بزرگی اور دستکاری کی خوبی اور ہر کام میں خدا سے رجوع کرنا دیکھو کبھی اپنے ہاتھ کام کرنے کو ذات مست سمجھنا بہرہ پیشہ کو کبھی عیب مہجنان

مذکور کی طرح سب سے ان کا ہمراہی تھا کہ ان کے اوپر ان کا تھا

(۸)	حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا ذکر	(۳۶)
-----	------------------------------------	------

یہ بھی ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہیں جب مکہ میں کافروں نے مسلمانوں کو ستایا اور مدینہ جانے کا اس وقت تک حکم نہ ہوا تھا اس وقت بہت سے مسلمان حبشہ کے ملک کو چلے گئے تھے وہاں کا بادشاہ جس کو نجاشی کہتے ہیں نصرانی مذہب رکھتا تھا مگر مسلمانوں کے جانے کے بعد وہ مسلمان ہو گیا غرض جو مسلمان حبشہ گئے تھے ان ہی میں حضرت ام حبیبہ بھی تھیں یہ بیوہ ہو گئیں تو نجاشی بادشاہ نے ایک خواص جس کا نام ابرہہ تھا ان کے پاس بھیجی کہ میں تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے پیغام دیتا ہوں انہوں نے منظور کیا اور انعام میں ابرہہ کو چاندی کے دو ٹنگن اور کچھ انگوٹھی کر چلے دیئے ان کے پہلے شوہر کا نام عبید اللہ بن جحش تھا فائدہ کیسی دیندار تھیں کہ دین کی حفاظت کے لئے گھر سے بے گھر ہوئیں آخر اللہ تعالیٰ نے ان کو محنت کے بدلے کیسی راحت اور کیسی عزت دی کہ حضرت سے نکاح ہوا اور بادشاہ نے ان کا بندوبست کیا بی بیوں کا جب موقع آجائے کبھی دنیا کے آرام کا یا نام یا مال یا گھر یا ہر کالاج مت کہنا سب چیزیں یعنی قرآن

(۹)	حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کا ذکر	(۳۷)
-----	----------------------------------	------

یہ بھی ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہیں یہ ایک لڑائی میں جو بی مصطلق کی لڑائی کے نام سے

مشہور ہے کافروں کے شہر سے قید ہو کر آئی تھیں اور ایک صحابی ثابت بن قیس یا انکے کوئی چچا زاد بھائی تھے یہ ان کے جھٹے میں لگی تھیں انہوں نے اپنے آقا سے کہا کہ میں تم کو اتنا روپیہ دوں اور تم مجھ کو غلامی سے آزاد کرو و انہوں نے منظور کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں کہ کچھ روپیہ کا سہارا لگا دیں آپ نے ان کی دینداری اور غریبی پر رحم کھایا اور فرمایا کہ اگر تم ہو تو روپیہ سب میں ادا کر دوں اور تم سے نکاح کر لوں انہوں نے جی جان سے قبول کر لیا غرض نکاح ہو گیا جب لوگوں کو نکاح کا حال معلوم ہوا تو ان کے کہنے قبیلے کے اور بھی بہت قیدی دوسرے مسلمانوں کے قبضے میں تھے سب نے ان قیدیوں کو غلامی سے آزاد کر دیا کہ اب ان کا ہمارے حضرت سے سسرالی رشتہ ہو گیا اب ان کو غلام بنانا بے ادبی جو حضرت عائشہ کا قول ہے کہ ہم کو ایسی کوئی عورت معلوم نہیں ہوئی کہ جس سے اس کی برادری کو اتنا بڑا فائدہ پہنچا ہو انکے پہلے شوہر کا نام مسافع بن صفوان تھا فائدہ دیکھو دینداری عجب نعمت ہے کہ اس کی بدولت باوجود لونڈی ہو نیکے حضرت کی بیوی بنیں بیہیو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی عزت راہیں جب آپ نے لونڈی کو بیوی بنانا عیب نہیں سمجھا تو اگر کوئی گھٹیا جگہ کسی مصلحت سے نکاح کر لے یا پرہیز سے کسی کو لے آئے تو تم بھی اس کو حقیر مت سمجھو یہ بہت بڑا مرض ہے اور گناہ بھی ہے۔ دیکھو صحابہ کا ادب کہ ان بیوی کی عزت کتنی بڑھی کہ ان کی برادری کی ذلت بھی گوارا نہیں کی آجکل کیسی جہالت ہے کہ خود ایسی بیوی کی بھی عزت نہیں کرتیں چاہے کسی ہی دیندار ہو بھلا اس کی برادری کی تو کیا خاک عزت کرنے کی امید ہی

(۳۸)

حضرت مہمونہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

(۱۰)

یہ بھی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہیں ایک بہت بڑے حدیث کے جاننے والے عالم یوں کہتے ہیں کہ ان کا نکاح حضرت سے اس طرح ہوا ہے کہ انہوں نے یوں عرض کیا تھا کہ میں اپنی جہان آپ کو بخش رہی ہوں یعنی بدو ن مہر کے آپ کے نکاح میں آنا منظور کرتی ہوں اور آپ نے قبول فرما لیا تھا اس طرح کا نکاح خاص ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو درست تھا اور ایک بہت بڑے تفسیر کے جانتے والے عالم یوں کہتے ہیں کہ جس آیت میں ایسے نکاح کا حکم ہے وہ اول انہی بی بی کے لئے تری ہے ان کے پہلے شوہر کا نام حویطب تھا فائدہ دیکھو کیسی دین کی عاشق بیبیاں تھیں کہ حضرت کی خدمت کو عبادت سمجھ کر مہر کی بھی پرواہ نہیں کی حالانکہ اس زمانہ میں مہر نقد نقد ہی مل جایا کرتا تھا ہمارے زمانہ کی طرح قیامت یا موت کا ادھار نہ تھا ایسے یوں دین ہی کو ہمیشہ اصلی دولت سمجھو دنیا سے ایسی محبت مت رکھو کہ اپنے وقت کو اپنے خیال کو اس میں کھپا دو رات دن اسی کا دھندار ہے ملجاوے تو باغ باغ ہو جاو چاہے

حضرت مہمونہ رضی اللہ عنہا کا ذکر
یہ بھی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہیں ایک بہت بڑے حدیث کے جاننے والے عالم یوں کہتے ہیں کہ ان کا نکاح حضرت سے اس طرح ہوا ہے کہ انہوں نے یوں عرض کیا تھا کہ میں اپنی جہان آپ کو بخش رہی ہوں یعنی بدو ن مہر کے آپ کے نکاح میں آنا منظور کرتی ہوں اور آپ نے قبول فرما لیا تھا اس طرح کا نکاح خاص ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو درست تھا اور ایک بہت بڑے تفسیر کے جانتے والے عالم یوں کہتے ہیں کہ جس آیت میں ایسے نکاح کا حکم ہے وہ اول انہی بی بی کے لئے تری ہے ان کے پہلے شوہر کا نام حویطب تھا فائدہ دیکھو کیسی دین کی عاشق بیبیاں تھیں کہ حضرت کی خدمت کو عبادت سمجھ کر مہر کی بھی پرواہ نہیں کی حالانکہ اس زمانہ میں مہر نقد نقد ہی مل جایا کرتا تھا ہمارے زمانہ کی طرح قیامت یا موت کا ادھار نہ تھا ایسے یوں دین ہی کو ہمیشہ اصلی دولت سمجھو دنیا سے ایسی محبت مت رکھو کہ اپنے وقت کو اپنے خیال کو اس میں کھپا دو رات دن اسی کا دھندار ہے ملجاوے تو باغ باغ ہو جاو چاہے

ثواب ہو چاہے گناہ نہ ملے تو غم سوار ہو جائے شکایت کرتی پھر دولت والوں پر حسد کرنے لگو نیت ڈالنا ڈول کرنے لگو

(۳۹)

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

(۱۱)

یہ بھی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی ہیں خیر ایک بستی ہے وہاں یہودیوں سے مسلمانوں کی لڑائی ہوئی تھی یہ بی بی اس لڑائی میں قتل ہو گئی تھیں اور ایک صحابیؓ کے حصے میں لگ گئی تھیں حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے مول لے کر آزاد کر دیا اور اُن سے نکاح کر لیا یہ بی بی حضرت ہارون پیغمبر علیہ السلام کی اولاد میں ہیں اور نہایت بڑا عقلمند خویوں کی بھری ہیں ان کی بڑبڑا ہری ایک قصہ سے معلوم ہوتی ہے کہ اُن کی ایک لڑکی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جھوٹ موٹ ان کی دو باتوں کی چغلی کھائی ایک تو یہ کہ اُن کو اب تک سینچر کے دن سے محبت ہے یہ دن یہودیوں میں بڑی تعظیم کا تھا مطلب یہ تھا کہ ان میں مسلمان ہو کر بھی اپنے پہلے مذہب یہودی ہونے کا اثر باقی ہے تو یوں سمجھو کہ مسلمان پوری نہیں ہوتیں دوسری بات یہ کہ یہودیوں کو خوب دیتی لیتی ہیں حضرت عمرؓ نے حضرت صفیہ سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ پہلی بات تو بالکل جھوٹ ہے جب سے میں مسلمان ہوئی ہوں اور جہہ کا دن خدائے تعالیٰ نے دیدیا میرے سینچر سے دل کو لگاؤ بھی نہیں رہا یہی دوسری بات وہ البتہ صحیح ہے اور وجہ اس کی یہ ہے کہ وہ لوگ میرے رشتہ دار ہیں اور رشتہ داروں سے سلوک کرنا شروع کے خلاف نہیں پھر اس لڑکی سے پوچھا کہ تجھ کو جھوٹی چغلی کھانی کس کو کہا تھا کہنے لگی شیطان نے آپ نے فرمایا جاتھ کو غلامی سے آزاد کیا۔ ان کے پہلے شوہر کا نام کنانہ بن ابی الحقیق تھا۔ فائدہ یہ یہودیوں کی طرح تھا کہ اپنی ماما نوکر چاکر کی خطا اور قصور معاف کرتی رہا کرو۔ بات بات میں بدل لینا کم حوصلی ہے اور دیکھو چغلی کیسی ہیں کہ جو بات تھی صاف کہہ دی اس کو بنایا نہیں جیسے آج کل بعضوں کی عادت ہے کہ بھی اپنے اوپر بات نہیں آنے دیتیں ہر پھر کر کے اپنے کو الزام سے بچاتی ہیں بات کا بنا لکھی بری بات ہے۔

(۴۰)

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا ذکر

(۱۲)

یہ بی بی ہمارے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اُن سے بہت محبت تھی اُن کا نکاح حضرت ابوالعاص بن الربیع سے ہوا تھا جب یہ مسلمان ہوئیں اور شوہر نے مسلمان ہونے سے انکار کیا تو اُن سے علاقہ قطع کر کے انہوں نے مدینہ کو ہجرت کی تھوڑے دنوں پہنچے اُن کے شوہر

بھی مسلمان ہو کر مدینہ آ گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر انہی سے نکاح کر دیا اور وہ بھی ان کو بہت چاہتے تھے جب یہ ہجرت کر کے مدینہ چلی تھیں راستے میں ایک اور قصبہ ہوا کہ کہیں دو کافر مل گئے ان میں سے ایک نے ان کو دھکیل دیا یہ ایک تھپر پر گر پڑیں اور ان کو کچھ امید تھی وہ بھی جاتی رہی اور اس قدر صدمہ پہنچا کہ مرتے دم تک ابھی نہ ہوئیں آخر اسی میں انتقال کیا فائدہ دیکھو کیسی ہمت اور دینداری کی بات ہے کہ ہیں کے واسطے اپنا وطن چھوڑ دیا خانہ کو دھک دیا کافروں ہاتھ کیسی تکلیف اٹھائی کہ اس میں جان گئی مگر دین ہر فاقم رہیں بیہودین کے سامنے سب چیزوں کو چھوڑ دینا چاہئے اگر تکلیف پہنچے اس کو جھیلو اگر خاوند بد دین ہو بھی اس کا ساتھ مت دو۔

حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

(۳۱)

(۲)

یہ بھی ہمارے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ہیں ان کا پہلا نکاح عتبہ سے ہوا جو ابولہب کافر کا بیٹا ہے جس کی بڑائی سورہ تبت میں آئی ہے جب یہ دونوں باپ بیٹے مسلمان نہ ہوئے اور باپ کے کہنے سے اس نے ان بی بی کو چھوڑ دیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کر دیا جب ہمارے حضرت پیغمبر کی لڑائی میں چلے ہیں اس وقت یہ بیسار تھیں اور آپ حضرت عثمان کو ان کی خیر خبر لے نے کے واسطے مدینہ چھوڑ گئے تھے اور فرمایا تھا کہ تم کو بھی جہاد والوں کے برابر ثواب ملیگا اور جہاد والوں کے ساتھ ان کا حصہ بھی لگایا جس روز لڑائی فتح کر کے مدینہ میں آئے ہیں اسی روز انتقال ہو گیا فائدہ دیکھو ان کی کیسی بزرگی ہے کہ ان کی خدمت کرنے کا ثواب جہاد کے برابر ٹھہرایہ بزرگی ان کے دیندار ہونے کی وجہ سے ہے بیہودے دین کو بچا کرے کا خیال ہر وقت رکھو کوئی گناہ نہ ہونے پاوے اس سے دین میں کمزوری آجاتی ہے

حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا ذکر

(۳۲)

(۳)

یہ بھی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ہیں ان کا پہلا نکاح عتبہ سے ہوا تھا جو اسی کافر ابولہب کا دوسرا بیٹا ہے ابھی رخصت نہ ہونے پائی تھیں کہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغمبری مل گئی وہ دونوں باپ بیٹے مسلمان نہ ہوئے اور اس نے بھی باپ کے کہنے سے ان بی بی کو چھوڑ دیا جب انکی بہن حضرت رقیہ کا انتقال ہو گیا تھا تو ان کا نکاح حضرت عثمان سے ہو گیا اور جب حضرت رقیہ کا انتقال ہو گیا تھا اتفاق سے اسی زمانہ میں حضرت حفصہ بھی بیوہ ہو گئی تھیں ان کے باپ حضرت عمرؓ نے ان کا نکاح حضرت عثمانؓ سے کرنا چاہا انکی

بکھر رائے نہ ہوئی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ حفصہؓ کو تو عثمان سے اچھا خاصاوند بنلاتا ہوں اور عثمان کو حفصہ سے چھٹی بیوی بتلاتا ہوں۔

چنانچہ آپ نے حضرت حفصہؓ سے نکاح کر لیا اور حضرت عثمانؓ کا حضرت ام کلثومؓ کو دیا فائدہ آپ نے انکو اچھا کہا اور پیغمبرؐ کسی کو اچھا کہیں یہ ایمان کی بدولت ہے۔ بیبیو ایمان اور دین درست رکھو۔

(۴۳)

حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا ذکر

(۴۴)

یہ عمر میں سب بیٹوں سے چھوٹی اور رتبہ میں سب سے بڑی اور سب سے زیادہ پیاری بیٹی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنی جان کا ٹکڑا فرمایا ہے اور انکو سب سے اچھا لکھی عورتوں کا سردار فرمایا ہے اور یوں بھی فرمایا ہے کہ جس بات سے فاطمہؓ کو رنج ہوتا ہے اس سے مجھ کو بھی رنج ہوتا ہے اور جس بیماری میں ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات فرمائی ہے اس بیماری میں آپ نے سب سے پوشیدہ صرف ان ہی کو اپنی وفات نزدیک ہو جانے کی خبر دی تھی جس پر یہ رونے لگیں آپ نے پھر ان کے کان میں فرمایا کہ تم رنج مت کرو ایک تو سب سے پہلے تم میرے پاس چلی آؤ گی دوسرے جنت میں سب بیبیوں کی سردار ہو گی یہ سنکر منہ نہ لگیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں نے کتنا ہی پوچھا کہ یہ کیا بات تھی انہوں نے حضرت کی وفات کے بعد یہ بھی بتلایا اور حضرت علیؓ کو انکا نکاح ہوا ہے اور یہ بھی حدیثوں میں ان کی بڑی بڑی بزرگیاں آئی ہیں فائدہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ساری محبت اور خصوصیت اس لئے تھی کہ یہ دیندار اور صابر تھا کہ سب سے زیادہ انھیں بیبوی دین اور پیغمبرؐ کو اختیار کرو تم بھی خدا اور رسول کی پیاری بن جاؤ گی فائدہ جہاں سب سے پہلے پہل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا حال آیا ہے وہاں بھی ان سب بیبیوں اور سب بیٹیوں کے نام آپ کے ہیں فائدہ بیبیو ایک اور بات سوچنے کی ہے تم نے حضرت کی گیارہ بیبیوں اور چار بیٹیوں کا حال پڑھا ہے اس سے تم کو یہ بھی معلوم ہوا ہو گا کہ بیبیوں میں بجز حضرت عائشہؓ کے سب بیبیوں کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسرا نکاح ہوا ہے اور بیٹیوں میں بجز حضرت زینبؓ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے باقی دو کا حضرت عثمانؓ سے دوسرا نکاح ہوا ہے یہ بارہ بیبیاں وہ ہیں کہ دنیا میں کی عورت عزت دار رتبہ میں ان کے برابر نہیں اگر دوسرا نکاح کوئی عیب کی بات ہوتی تو یہ بیبیاں تو یہ تو یہ کیا عیب کی بات کرتیں افسوس ہے کہ بعض کم سمجھ آدمی اس کو عیب سمجھتے ہیں بھلا جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرانے کی بات کو عیب اور بے غیرتی سمجھا تو ایمان کہاں رہا یہ کیسے مسلمان ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کو عیب اور کافروں کے طریقہ کو عزت کی بات

لے یہ راز آپ نے اپنی وفات کے وقت ظاہر فرمایا حضور کی وفات کے فوراً بعد ہی اگر بیان فرمادیں تو راست دہرے غم میں مبتلا ہو جاتی ۱۲۰ محبت

سمجھیں کیونکہ یہ طریقہ بیوہ عورت کو بھلائے رکھنے کا خاص ہندوستان کے کافر و کاسپ اور بھی سنو تم سے پہلے وقتوں کی بیواؤں میں بڑا فرق ہے ان کبھتی کی ماریوں میں جہالت تو تھی مگر اپنی برو کی بڑی حفاظت کرتی تھیں اپنے نفس کو مار دیتی تھیں اُسے کوئی بات اونچ نیچ کی نہیں ہونے پاتی تھی اور اب تو بیواؤں کو سہاگنوں سے زیادہ بلاؤ سنگار کا حوصلہ ہوتا ہے اس لئے بہت جگہ ایسی نازک باتیں ہونے لگی ہیں جو کہنے کے لائق نہیں اب بالکل بیوہ کے بھلانے کا زمانہ نہیں رہا کیونکہ نہ عورتوں میں پہلی سی شرم و حیا رہی اور نہ مردوں کی پہلی سی غیرت اور نہ بیواؤں کے رنڈا پا کاٹنے اور ہر طرح سے اُن کے کھانے کپڑے کی خبر لینے کا خیال رہا اب تو بھول کر بھی بیوہ کو بھلانا نہ چاہئے، اللہ تعالیٰ سچا اور توفیق دیں پہلی امتوں کی بیبیوں کے بعد یہاں تک حضرت کی گیارہ بیبیوں اور چار بیٹیوں کل پندرہ بیبیوں کا ذکر ہوا آگے اور ایسی بیبیوں کا ذکر آنا ہے جو حضرت کو وقت میں تھیں ان میں بعضوں کو حضرت سے خاص خاص تعلق بھی ہیں۔

(۴۴)

حضرت علیمہ سعدیہؓ کا ذکر

(۱)

ان بی بی نے ہمارے پیغمبر صلی اللہ وسلم کو دودھ پلایا ہے اور جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف شہر پر جہاد کیا ہے اس زمانہ میں یہ بی بی اپنے شوہر اور بچے کو لیکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی تھیں آپ نے بہت تعلیم کی اور اپنی چادر بچھا کر اس پر اُن کو بٹھلا دیا اور وہ سب مسلمان ہوئے قائمہ دیکھو باوجودیکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کا بڑا علاقہ تھا مگر یہ جان گئیں کہ بدون دین و ایمان کے فقط اس علاقہ سے بخشش نہ ہوگی اس لئے آکر دین قبول کیا بیوی و تم اس بھروسے مت رہنا کہ ہم فلا نے پیر کی اولاد میں ہیں یا ہمارا فلا نابینا یا پوتا عالم حافظ ہے یہ لوگ ہم کو بخشو ایسے گے یاد رکھو اگر تمہاری پاس خود بھی دین ہے تو یہ لوگ بھی کچھ اللہ میاں سے تمہارے واسطے کہہ سن سکتے ہیں نہیں تو ایسے علاقے کچھ بھی کام نہ آویں گے۔

(۴۵)

حضرت ام امین رضی اللہ عنہا کا ذکر

(۲)

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی اُن کے پاس ملنے جایا کرتے ایک بار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن کو پاس تشریف لائے انہوں نے ایک پیالے میں کوئی پینے کی چیز دی خدا جانے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس وقت جی نہ چاہتا تھا یا آپ کا روزہ تھا آپ نے عذر کر دیا چونکہ پالنے رکھنے کا ان کو ناز تھا ضد باندھ کر کھڑی ہو گئیں اور بے تھجک کہہ رہی تھیں پینا پڑے گا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوں بھی فرمایا کرتے کہ میری جیتی ماں کو

بعد ام ایمن میری ماں ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی کبھی ان کی زیارت کو جایا کرتے ان کو دیکھ کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کر کے رونے لگتیں وہ دونوں صاحب بھی رونے لگتے فاترہ دیکھو کیسی بزرگی کی بات ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس جاویں ایسے بڑے بڑے صحابہؓ ان کی عداوت کریں بزرگی اس وجہ سے تھی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی اور دین میں کامل تھیں بی بیو اب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت یہی تھی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی خدمت کرو اور ان کو نیک باتیں بتلاؤ عورتوں کو دین سکھاؤ اپنی اولاد کو نیک کی تعلیم دو اور خود بھی دین میں مضبوط رہو انشا اللہ تعالیٰ تم کو بھی بزرگی کا حصہ ملجاوے گا اور زیارت سے یوں مست سبھ جاؤ کہ یہ سب زیارت کر بیواؤں کے سامنے بے پردہ ہو جاتی ہوں گی کسی کے پاس ارادہ کر کے جانا اور پاس بیٹھنا اگرچہ درمیان میں پردہ بھی ہو اور اچھی اچھی باتیں کہنا سنا بس یہی زیارت ہے۔

۱۳۱۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کا ذکر (۲۶)

یہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیہ نہیں اور ایک صحابی ہیں ابو طلحہ ان کی یہ بیوی ہیں اور ایک صحابی ہیں حضرت انسؓ جو ہمارے حضرت کے خاص خدمت گذار ہیں ان کی یہ ماں ہیں اور ایک طرح سے ہمارے حضرت کی خالہ ہیں اور ان کے ایک بھائی تھے صحابی رضوہ ایک لڑائی میں حضرت کیساتھ شہید ہو گئے تھے ان کے باقوں کے سبب ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی بہت خاطر کرتے تھے اور کبھی بھی ان کے گھر تشریف لیجا کر تے اور حضرت نے ان کو جنت میں بھی دیکھا تھا اور ان کا ایک عجیب قصہ آیا ہے کہ ان کا ایک بچہ تھا وہ بیمار ہو گیا اور ایک دن مر گیا رات کا وقت تھا اب ان کا صبر دیکھو یہ خیال آیا کہ اگر خاوند کو شہر کروں گی ساری رات بچہ نہیں ہوں گے کھانا دانہ نہ کھاویں گے جس چپ ہو کر پھیریں آئے خاوند اور چھپا بچہ کیسا ہے کہنے لگیں آرام ہے اور جھوٹ بھی نہیں کہا مسلمان کے واسطے اس سے بڑھ کر کیا آرام ہوگا لاپٹے اصلی ٹھکانے چلا جاوے وہ سمجھے نہیں عرض ان کے سامنے کھانا لا کر رکھا انہوں نے کھانا کھایا پھر ان کو ان کی طرف خواہش ہوتی خدا کی بندی نے اس سے بھی عذر نہیں کیا جب ساری باتوں سے فراغت ہو چکی تو خاوند سے پوچھتی ہیں کہ اگر کوئی کسی کو مانگی چیز دے اور پھر اپنی چیز مانگنے لگے تو انکار کرنے کا کچھ حق حاصل ہے انہوں نے کہا نہیں کہنے لگی تو پھر بچہ کو صبر کرو وہ بڑے خفا ہوئے کہ مجھ کو جب ہی کیوں نہ خبر کی۔ انہوں نے یہ سارا قصہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر بیان کیا آپ نے ان کیلئے دعا کی خدا کی قدرت اسی رات حمل رہ گیا اور بچہ پیدا ہوا عبد اللہ اس کا نام رکھا گیا اور یہ عبد اللہ عالم ہوگا اور ان کی اولاد میں نبی ہوگا عالم ہوگا

فائدہ سیدو صبرانے سکھو اور خاوند کو آرام پہنچانے کا سبق اسے لو اور یہ چھ مانگی ہوئی چیز کی مثال دی کیسی اچھی اور سچی بات ہے۔ اگر آدمی اتنی بات سمجھ لے تو کبھی بے صبری نہ کرے دیکھو اس صبر کی برکت کہ اللہ میاں نے اس بچہ کا عوض کتنی جلدی دیدیا اور کیسا برکت کا عوض دیا جس کی نسل میں عالم فاضل ہوئے۔

(۴۳)

حضرت ام حدام کا ذکر

(۴۷)

یہ بھی صحابیہ ہیں اور ام سلمہؓ جن کا ذکر ابھی گذرا ہے ان کی بہن ہیں یہ بھی ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی طرح کی خالہ ہیں ان کے یہاں بھی حضرت تشریف لجا یا کرے تھے ایک بار آپ نے ان کے گھر کھانا کھایا پھر نیند آگئی سو گئے پھر بیدار ہوئے جاگے انہوں نے وجہ پوچھی آپ نے فرمایا کہ میں نے اس وقت خواب میں اپنی امت کے لوگوں کو دیکھا کہ جہاد کیلئے جہاز میں سوار ہوئے جارہے ہیں اور ماں لباس میں امیر اور بادشاہ معلوم ہوتے ہیں انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ دعا کیجئے خدائے تعالیٰ مجھ کو بھی ان میں سے کر دے آپ نے دعا فرما دی پھر آپ کو نیند آگئی تو اسی طرح پھر بیدار ہوئے اٹھے اور اسی طرح کا خواب پھر بیان کیا اس خواب میں اسی طرح کے اور آدمی نظر آئے تھے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ دعا کر دیجئے۔ اللہ تعالیٰ مجھ کو ان میں سے کر دے آپ نے فرمایا تم پہلے میں سے ہو چنانچہ ان کے شوہر جن کا نام عبادہ تھا دریا کے سفر کے جہاد میں گئے یہ بھی ساتھ گئیں جب دریا سے اتری ہیں یہ کسی جانور پر سوار ہونے لگیں اس نے شوق کی یہ گریں اور جان بحق ہوئیں فائدہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محافل قبول ہو گئی کیونکہ جب تک گھروٹ کر نہ آوے وہ سفر جہادی کا رہتا ہے اور جہاد کے سفر میں چاہے کسی طرح مرجائے اس میں شہیدی کا ثواب ملتا ہے دیکھو کیسی دیندار تھیں کہ ثواب حاصل کرنے کے شوق میں جان کی بھی محبت نہیں کی خود دعا کرائی کہ مجھ کو یہ دولت ملے سیدو تم بھی اس کا خیال رکھو اور دین کا کام کرنے میں اگر تھوڑی بہت تکلیف ہوا کرے اس سے گھرا یا امت کرو آخر ثواب بھی تو تم ہی لوگی

(۵)

حضرت ام عبدہ کا ذکر

(۴۸)

ایک صحابی ہیں بہت نچے حضرت عبداللہ بن مسعود رضیہ بی بی ان کی ماں ہیں اور خود بھی صحابیہ ہیں انکے گھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے کاموں میں ایسا داخل تھا کہ دیکھنے والے یوں سمجھتے تھے کہ یہ بھی گھواں ہیں ہی ہیں فائدہ اس قدر خصوصیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم کے گھر میں یہ فقط دین

کی بدولت تھی بیہ پروا گردین کو سنوارو گی تم کو بھی قیامت میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نزدیکی نصیب ہوگی

(۶) حضرت ابوذر غفاریؓ کی والدہ کا ذکر (۴۹)

یہ ایک صحابی ہیں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے کی خبر شہور ہوئی اور کافروں نے جھٹلایا تو یہ بزرگ اپنے وطن سے مکہ میں اس بات کی تحقیق کرنے کو آئے تھے یہاں کا حال دیکھ بھال کر مسلمان ہو گئے جب یہ لوٹ کر اپنے گھر گئے ان کی ماں نے سارا قصہ سنا کہنے لگیں مجھ کو تمہارے دین سے کوئی انکار نہیں میں بھی مسلمان ہوتی ہوں فائدہ دیکھو طبیعت کی پاکی یہ ہے کہ جب سچی بات معلوم ہوگئی اُس کے ماننے میں باپ و داد کے طریقہ کا خیال نہیں کیا بیہیو تم بھی جب شرع کی بات معلوم ہو جایا کرے اس کے مقابلہ میں غاندنی رہوں کا نام نہ لیا کرو بس خوشی خوشی دین کی بات مان لیا کرو اور اسی کا برتاؤ کیا کرو۔

(۷) حضرت ابوہریرہؓ کی ماں کا ذکر (۵۰)

یہ ایک صحابی ہیں اپنی ماں کو دین قبول کرنے کے واسطے سمجھایا کرتے ایک دفعہ ماں نے دین ایمان کو کوئی ایسی بات کہہ دی کہ انکو بڑا صدمہ ہوا یہ روتے ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا کہ حضرت میری ماں کے واسطے دعا کیجئے کہ خدا اسکو ہدایت کرے آپ نے دعا کی کہ اے اللہ ابوہریرہؓ کی ماں کو ہدایت کر یہ خوش خوش گھر پہنچے تو دروازہ بند تھا اور پانی گرنے کی آواز آرہی تھی جیسے کوئی نہانا ہو ان کے آنے کی آہٹ سنکر ماں نے پکار کر کہا کہ وہاں ہی رہو نہ ہٹا دو کہ کوڑا کھولے اور کہا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ..... ان کا مارے فحشی کے یہ حال ہو گیا کہ بے اختیار رونے شروع کیا اور اسی حال میں جا کر سارا قصہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے اللہ کا شکر کیا انہوں نے کہا یا رسول اللہ اللہ میاں سے دعا کرو مجھے کہ مسلمانوں سے ہم ماں بیٹوں کو محبت ہو جائے اور مسلمانوں کو ہم دونوں سے محبت ہو جاوے آپ نے دعا فرمادی فائدہ دیکھو نیک اولاد سے کتنا بڑا فائدہ ہے بیہیو اپنے بچوں کو بھی دین کا علم سکھلاؤ اُن سے تمہارا دین بھی سنو رہے گا۔

(۸) حضرت اسماء بنت عمیسؓ کا ذکر (۵۱)

یہ بی بی صحابی ہیں جب مکہ میں کافروں نے مسلمانوں کو بہت ستایا اُس وقت بہت مسلمان ملک حبشہ کو چلے گئے تھے انہیں یہ بھی تھیں پھر جب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لے آئے تو وہ سب مسلمان

مدینہ آگئے تھے انہیں یہ بھی تھیں آپ نے انکو خوشخبری دی تھی کہ تم نے دو ہجرتیں کی ہیں مگر بہت ثواب ہوگا قائدہ دیکھو
دین کے واسطے کس طرح کھڑے ہوئے تھے تو ثواب ٹوٹے بسیو اگر دین کے واسطے کچھ محنت اٹھانا پڑے اتنا بیروت

(۹)

حضرت حذیفہ کی والدہ کا ذکر

(۵۲)

حضرت حذیفہ صحابی ہیں یہ فرماتے ہیں کہ میری والدہ نے ایک بار مجھ سے پوچھا تم کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے ہوئے کتنے دن ہوئے ہیں نے بتلادیا تنے دن ہوئے مجھ کو بڑا بھلا کہا میں نے کہا اب جاؤں گا اور مغرب آپ ہی کیساتھ پڑھوں گا اور آپ سے عرض کروں گا کہ میرے لئے اور تمہارے لئے بخشش کی تمہاری چنانچہ میں گیا اور مغرب پڑھی عشاء پڑھ کر آپ چلے میں ساتھ ہو لیا میری آواز سن کر فرمایا حذیفہ ہے میں نے کہا جی ہاں فرمایا کیا کام ہے اللہ تعالیٰ تمہاری ماں کی بخشش کریں قائدہ دیکھو کیسی اچھی بنی بنی تھیں اپنی اولاد کیلئے ان باتوں کا بھی خیال رکھتی تھیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے یا انہیں بسیو تم بھی اپنی اولاد کو تاکید رکھا کرو کہ بزرگوں کے پاس جا کر بیٹھا کریں ان سے دین کی باتیں سیکھا کریں اچھی صحبت کی برکت حاصل کیا کریں۔

(۵۳)

حضرت فاطمہ بنت خطاب کا ذکر

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے مسلمان ہو چکی ہیں ان کے خاوند بھی سعید بن زید مسلمان ہو چکے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس وقت تک مسلمان نہ ہوئے تھے یہ دونوں حضرت عمر کے ڈر کے مارے اپنا اسلام پوشیدہ رکھتے تھے ایک دفعہ ان کے قرآن پڑھنے کی آواز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سن لی اور ان دونوں کیساتھ بڑی سختی کی لیکن بہنوئی تو بھلا مرد تھے بہت ان بنی بنی کی دیکھو کہ صاف کہا کہ بیشک ہم مسلمان ہیں اور قرآن پڑھ رہے تھے چاہے مارو چاہے چھوڑو حضرت عمر نے کہا مجھ کو بھی قرآن دکھلاؤ بس۔ قرآن کا دیکھنا تھا اور اس کا سننا تھا فوراً ایمان کا نور ان کے دلیں داخل ہوا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہوئے قائدہ بسیو مگر بھی دین اور شرع کی باتوں میں ایسی ہی مضبوطی تھا یہ نہیں کہ ذرا سے روپے کی واسطے شرع کے خلاف کر لیا برادری کہنے کے خیال سے شرع کے خلاف رہیں کر لیں اور جو بات بھی شرع کے خلاف ہو کسی طرح اس کے پاس مت جاؤ۔

(۵۴)

ایک انصاری عورت کا ذکر

ابن سحاق سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ احمد کی لڑائی میں ایک انصاری بنی بنی

کا خاوند اور باپ بھائی سب شہید ہو گئے جب اس نے سنا تو اول پوچھا کہ یہ بتلاؤ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسے ہیں لوگوں نے کہا خیریت سے کہنے لگیں جب آپ صحیح سالم ہیں پھر کسی کا کیا غم۔
فائدہ سبحان اللہ حضرت کیساتھ کیسی محبت تھی بییدو اگر تم کو حضرت کیساتھ محبت کرنی منظور ہے تو آپ کی شرع کی پوری پوری پیروی کرو۔ اس سے محبت ہو جاوے گی اور محبت کی وجہ سے بہشت میں حضرت کے پاس درجہ ملے گا۔

حضرت ام فضل لبابہ بنت حارث کا ذکر (۵۵)

یہ ہمارے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی چچی ہیں اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی بی بی اور عبد اللہ بن عباس کی ماں ہیں قرآن میں جو آیا ہے کہ جو مسلمان کافروں کے ملک میں رہنے سے خدا کی عبادت نہ کر سکے اُسکو چاہئے کہ اُس ملک کو چھوڑ کر کہیں اور جا بسے اگر ایسا نہ کرے گا تو اسکو بہت گناہ ہو گا البتہ بچے اور عورتیں جن کو دوسری جگہ نہ رہنے معلوم نہ اتنی دلیری اور بہت وہ معاف ہیں تو حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ ان ہی کم بہنوں میں میں اور میری ماں تھیں وہ عورت ہیں اور بچہ میں تھا فائدہ دیکھو یہ اُن کی نیت کی خوبی تھی کہ دل سے کافروں میں رہنا پسند نہ تھا لیکن لاچار تھیں اس واسطے اللہ میاں کی اُن پر رحمت ہو گئی کہ گناہ بچا لیا بی بیو تم بھی دل سے ہمیشہ دین کے موافق عمل کرنے کی پکی نیت رکھا کرو پھر تمہاری لاچاری کے معاف ہونے کی امید ہے اور جو دل ہی سے دین کی بات کا ارادہ نہ کیا تو پھر گناہ سے نہیں بچ سکتیں۔

حضرت ام سلیط کا ذکر (۵۶)

ایک دفعہ حضرت عمرؓ نہینہ کی بی بیوں کو کچھ چادریں تقسیم کر رہے تھے ایک چادر رہ گئی آپ نے لوگوں سے صلاح پوچھی کہ بتلاؤ کس کو دوں لوگوں نے کہا حضرت علیؓ کی بیٹی ام کلثوم جو آپ کے نکاح میں ہیں اُن کو دیدیجئے آپ نے فرمایا نہیں بلکہ یہ ام سلیط کا حق ہے یہ بی بی انصار میں کی ہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت ہیں حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اُحد کی لڑائی میں اُن کا یہ حال تھا کہ پانی کی مشکیں ڈھوتی پھرتی تھیں مسلمانوں کے پینے کھانے کے واسطے اسی طرح ایک بی بی تھیں خولہ وہ تو لڑائی میں تلوار لے کر لڑتی تھیں فائدہ دیکھو خدا کے کام میں کیسی بہت کی تھیں جب ہی تو حضرت عمرؓ نے اتنی قدر کی۔ اب کم بہنوں کا یہ حال ہے کہ نماز بھی پانچ وقت کی ٹھیک نہیں پڑھی جاتی۔

حضرت ہالہ بنت خویلد کا ذکر (۵۷)

یہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سالی اور حضرت خدیجہؓ کی بہن ہیں یہ ایک بار حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور دروازے سے باہر کھڑے ہو کر آنے کی اجازت چاہی چونکہ آواز اپنی بہن کیسی تھی اس واسطے آپ حضرت خدیجہ کا خیال آ کر چونک سے گئے اور فرمانے لگے اے اللہ یہ ہالہ ہو فائدہ اس دعا سے معلوم ہوا کہ آپ کو ان سے محبت تھی یوں تو سالی کا رشتہ بھی ہے مگر بڑی وجہ آپ کی محبت کی صرف دینداری ہے، بی بیو دیندار بنجاؤ تم کو بھی اللہ رسولؐ چاہنے لگیں گے۔

حضرت ہند بنت عتبہ کا ذکر (۵۸)

حضرت معاویہؓ ہمارے حضرت صلی علیہ وسلم کے سالے ہیں یہ ان کی ماں ہیں انہوں نے ایک بار ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مسلمان ہونے سے پہلے میرا یہ حال تھا کہ آپ سے زیادہ کسی کی ذلت نہ چاہتی تھی اور اب یہ حال ہے کہ آپ سے زیادہ کسی کی عزت نہیں چاہتی آپ نے فرمایا میرا بھی یہی حال تھا فائدہ اس سے ایک تو ان کا سچا ہونا معلوم ہوا دوسرے یہ معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسا تنہا ان کو محبت تھی بی بیو تم بھی سچ بولا کرو۔ اور حضرت سے محبت رکھو اور ایسے کام کرو کہ حضرت کو تم سے محبت ہو جاوے۔

حضرت ام خالد کا ذکر (۵۹)

جب لوگ حبشہ کو ہجرت کر گئے تھے ان میں یہ بھی تھیں اس زمانہ میں بچی تھیں وہاں سے لوٹ کر جب مدینہ کو آئیں تو ان کے باپ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور یہ بھی ساتھ آئیں ایک زبرد کرتہ پہنے ہوئے تھیں آپ کے پاس ایک چھوٹی سی چادر بوٹے دار رکھی تھی آپ نے ان کو اڑھا دی اور فرمایا بڑی اچھی ہے بڑی اچھی ہے پھر یہ دعا کی کہ گھس گھس پڑانی ہو اس دعا کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ نہ باری بڑی عمر ہو لوگوں کا بیان ہے کہ خبی عمر ان کی ہوئی رہنے کسی عورت کی نہیں سنی لوگوں میں چرچا ہو کہ اتنا تھا کہ فلاتی بنی بنی کی اتنی زیادہ عمر کیجی تو تھیں ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت سے کھیلنے لگیں باپ نے ڈانٹا آپ نے فرمایا رہنے دو کیا ڈر ہے فائدہ بڑی خوش قسمت تھیں بی بیو دین کی چادر یہی نبی کی چادر ہے جیسا کہ قرآن میں پرہیزگاری کو لباس فرمایا ہے اگر اس دولت کو لینا چاہتی ہو تو دین اور پرہیزگاری اختیار کرو

حضرت صفیہ رض کا ذکر

(۶۰)

یہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی چھوٹی بیٹی ہیں جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہؓ احمد کی لڑائی میں شہید ہو گئے آپ نے یہ فرمایا کہ مجھ کو صفیہ کے صدمہ کا خیال ہے وہ نہ حمزہؓ کو دفن نہ کرتا درنہ سے کھا جائے اور قیامت میں درندوں کے پیٹ میں سے اُن کا حشر ہوتا اس سے معلوم ہوا کہ حضرت کو نکاح بہت خیال تھا کہ اپنے ارادے کو اُن کی خاطر سے چھوڑ دیا۔ بیوی یہ خیال اُن کی دینداری کی وجہ سے تھا تم بھی دیندار ہونا کہ تم بھی اس لائق ہو جاؤ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تم سے بھی راضی رہیں۔

حضرت ابوالہیثم کی بی بی کا ذکر

(۶۱)

یہ ایک صحابی ہیں ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُن کے حال پر ایسی مہربانی تھی کہ ایک بار آپ پر فراق تھا جب بھوک کی بہت شدت ہوئی آپ اُن کے گھر بے تکلف تشریف لگے میاں تو تھے نہیں بیٹھا پانی لینے گئے تھے اُن بی بی نے آپ کی خاطر کی پھر میاں بھی آگئے تھے وہ اور بھی زیادہ خوش ہوا اور میاں دعوت کیا فائدہ اگر اُن بی بی کے اخلاص پر آپ کو اطمینان نہ ہوتا تو جیسے میاں گھر نہ تھے آپ لوٹ آتے معلوم ہوا کہ آپ جانتے تھے کہ یہ بھی خوب خوش ہیں کسی کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے خوش ہونا اور پیغمبر کا کسی کو اچھا سمجھنا یہ تھوڑی بزرگی نہیں ہے۔ بیوی حضرت اس وقت مہمان تھے تم بھی مہمانوں کو آؤ سے خوش ہوا کرو تنگ دل مت ہو کرو۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر کا ذکر

(۶۲)

یہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سالی اور حضرت عائشہ کی بہن ہیں جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ کو چلے ہیں جس قبیلے میں ناشتہ تھا اُس کے باندھنے کو کوئی چیز نہ ملی انہوں نے فوراً اپنا کمر بند بچ سے چیر ڈالا ایک ٹکڑا کمر بند رکھا دوسرے ٹکڑے سے ناشتہ باندھنا فائدہ ایسی محبت بڑی دیندار کو ہوتی ہے کہ اپنے ایسے کام کی چیز آپ کے آرام کے لئے ناقص کر دی بیوی دین کی محبت ایسی ہی چاہیے کہ اس کے سنوارنے میں اگر دنیا بگڑ جائے کچھ پرواہ نہ کرو۔

حضرت ام رومان کا ذکر

یہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساس..... اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ماں ہیں حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہا پر ایک منافق نے توبہ توبہ تہمت لگائی تھی جس میں بعض بھولے سیدھے مسلمان بھی شامل ہو گئے تھے اور حضرت بھی اُنسے کچھ چپ چپ ہو گئے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ کی پاکی قرآن شریف میں اتاری اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ آیتیں پڑھ کر گھر میں سنائیں اسوقت حضرت ام رومان نے حضرت عائشہ کو کہا اٹھو اور حضرت کی شکر گزاری کرو اور اس سے پہلے بھی حالانکہ اُن کو اپنی بیٹی کا بڑا صدمہ تھا مگر کیا ممکن ہے کہ کوئی ذرا سی بات بھی ایسی کہی ہو جس سے حضرت کی شکایت ٹپکتی ہو۔

فائدہ عورتوں ایسا تحمل اور ضبط بہت تعجب کی بات ہے ورنہ ایسے وقت میں کچھ نہ کچھ منہ سے نکل ہی جاتا ہے مثلاً یہی کہہ دیتیں کہ افسوس میری بیٹی سے بیوجہ کھینچ گئے خاص کر جب پاکی ثابت ہو گئی اسوقت تو ضرور کچھ نہ کچھ غصہ اور رنج ہوتا کہ لو ایسی پاک پرشبہ تھارنج و تکرار کیوقت بیٹی کو بڑھاؤ مت دیا کرو اس کی طرف ہو کر سسرال والوں سے مت لڑا کرو اس قصہ میں ایک اور بی بی کا ذکر کیا ہے جسکے بیٹے ان ہی تہمت لگانے والوں میں بھولے پن سے شامل ہو گئے تھے ان بی بی نے ایک موقع پر اپنے بیٹے ہی کو کو سا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف دائیں یہ بی بی ام سلمہ کہلاتی ہیں دیکھو حق یہی ہے کہ بیٹے کی بات کی سچ نہیں کی بلکہ سچی بات کی طرف رہیں اور بیٹے کو برا کہا۔

(۶۴)

حضرت ام عطیہ کا ذکر

یہ بی بی صحابی ہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ چھ لڑائیوں میں گئیں اور وہاں بیماروں زخموں کا علاج اور مرہم پٹی کرتی تھیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قدر محبت تھی کہ جب کبھی آپ کا نام لیتیں تو یوں بھی ضرور کہتیں کہ میرا باپ آپ پر قربان ہو فائدہ بی بیو دین کے کا یوں محنت کرو اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ ایسی محبت رکھو۔

۶۵

حضرت ہریرہ کا ذکر

یہ ایک شخص کی لونڈی تھیں پھر ان کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خرید کر آزاد کر دیا یہ ان ہی کے گھرمیں اور حضرت عائشہ اور ہمارے حضرت کی خدمت کیا کرتیں ایک بار ان کے واسطے ہمیں سے گوشت آیا تھا ہمارے حضرت نے خود مانگ کر نوش فرمایا تھا فائدہ حضرت کی خدمت کرنا کتنی بڑی خوش قسمتی ہے اور ان کی محبت پر حضرت کو پورا بھروسہ تھا جب ہی تو ان کی چیز کھالی اور یہ سمجھے کہ یہ خوش بہوں گی بی بیو حضرت کی خدمت یہی ہے کہ دین کی خدمت کرو اور یہی محبت ہے حضرت کے ساتھ۔

فاطمہ بنت ابی حبیش اور حضرت عبداللہ بن مسعود کی بی بی زینب کا ذکر

ان بیبیوں کا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مسئلے پوچھنے کیلئے گھر سے آنا حدیثوں میں آیا ہے اس واسطے ہم نے تینوں کا نام ساتھ ہی لکھ دیا کہ ان کا حال ایک ہی سایہ پہلی بی بی نے استحضار کا مسئلہ پوچھا دوسری بی بی ہمارے حضرت کی سالی اور حضرت زینب کی بہن ہیں انہوں نے بھی استحضار کا مسئلہ پوچھا تھا اور تیسری بی بی نے صدقہ دینے کا مسئلہ پوچھا تھا عبداللہ بن مسعود ایک بہت بڑے صحابی ہیں یہ انکی بی بی ہیں فائدہ بیبیوں کا شوق ایسا ہوتا ہے تم کو بھی جو مسئلہ معلوم نہ ہو اگر سے ضرور پوچھنا کہ اگر عالموں سے پوچھ لیا کرو اگر کوئی شرم کی بات ہوئی ان عالموں کی بیبیوں سے کہہ دیا انہوں نے پوچھ لیا حضرت کی بیبیوں اور بیٹیوں کے بعد یہاں تک ان پیش عورتوں کے ذکر ہوئے جو حضرت کے زمانہ میں تھیں اور بھی ایسی بہت بیبیوں کے حالات کتابوں میں لکھے ہیں مگر ہم نے اتنا ہی لکھا ہے کہ کتاب بڑھ جائے آگے ان بیبیوں کا ذکر آتا ہے جو حضرت کے پیچھے ہوئی ہیں۔

از سالہ اسلاف تا آخر کونکہ قاضی زادہ - ۱۲

(۱) امام حافظ ابن عساکر کی استاد بیبیاں (۶۷)

یہ امام حدیث کے بڑے عالم ہیں جن استادوں سے انہوں نے یہ علم حاصل کیا ہے ان میں اسی نے یاد عورتیں ہیں فائدہ افسوس ایک پر زمانہ ہے عورتیں دین کا علم حاصل کر کے شاگردی کو درجہ کو بھی نہیں سمجھتی

(۲) حفید بن زہر اطیب کی بہن اور بھانجی (۶۸)

یہ ایک مشہور طبیب ہیں ان کی بہن اور بھانجی حکمت کا علم خوب رکھتی تھیں اور ایک بادشاہ تھا خلیفہ منصور اسکے محلات کا علاج ان ہی کے سپرد تھا فائدہ یہ علم تو عورتوں میں سے بالکل جاتا رہا اس علم میں بھی اگر اچھی نیت ہو اور لالچ اور دغا نہ کرے کوئی حرام دوا نہ کھلائے دین کے کاموں میں غفلت نہ کرے تو بڑا ثواب ہے اور مخلوق کا فائدہ ہے اب جاہل دایاں عورتوں کا ستیاناس کرتی ہیں اگر علم ہوتا تو یہ خرابی کیوں ہوتی جن عورتوں کے باپ بھائی میاں حکیم ہیں وہ اگر بہت کمزور تھیں تو ان کو اس علم کا حاصل کرنا بہت آسان ہے۔

(۳) امام یزید بن ہارون کی لونڈی (۶۹)

یہ حدیث کے بڑے اما اہل آخیر عمر میں نگاہ بہت کمزور ہو گئی تھی کتاب نہ دیکھ سکتے ان کی یہ لونڈی ان کی مدد کرتی

خود کتا ہیں دیکھ کر حدیث یاد کر کے اُٹھ کر بتلادیا کرتی فائدہ سبحان اللہ اُس زمانہ میں لڑکیاں باندیاں عالم ہوتی تھیں اب بیبیاں بھی اکثر جاہل ہیں خدا کے واسطے اس دھبہ کو مٹاؤ۔

(۴)

ابن سماک کوئی کی لونڈی

(۷۰)

یہ بزرگ اپنے زمانہ کے بڑے عالم ہیں انہوں نے ایک دفعہ اپنی لونڈی سے پوچھا کہ میری تقریر کیسے اُسنے کہا تقریر تو اچھی ہے مگر اتنا عیب ہے کہ ایک بات کو بار بار کہتے ہو انہوں نے کہا کہ میں اسلئے بار بار کہتا ہوں کہ کم سمجھ لوگ بھی سمجھ لیں کہنے لگی جب تک کم سمجھ سمجھیں گے سمجھا رہا ہوں چکیں گے۔

فائدہ کسی عالم کی تقریر میں ایسی گہری بات سمجھنا عالم ہی سے ہو سکتا ہے اس معلوم ہوتا ہو کہ وہ لونڈی عالم تھی یہی لونڈیوں سے تو کم مت رہو خوب کوشش کر کے علم حاصل کرو گھر میں کوئی مرد عالم ہو تو تربیت کر کے عربی بھی پڑھ لو پورا مزہ علم کا اسی میں ہے تم کو لڑکوں سے زیادہ آسانی ہے کیونکہ کمانا دھما نا نہیں اطمینان سے اسی میں لگی رہو رہا سینا پر و نا وہ مفتوں میں سیکھ سکتی ہو ساری عمر کیوں برباد کرتی ہو

(۵)

ابن جوزی کی پھوپھی

(۷۱)

یہ بزرگ بڑے عالم ہیں ان کی پھوپھی ان کو بچپن میں عالموں کے پڑھنے پڑھانے کی جگہ لیجا یا کرتیں بچپن ہی جو علم کی باتیں کانوں میں پڑتی رہیں ماشاء اللہ دس برس کی عمر میں ایسے ہو گئے کہ عالموں کی طرح غلط کہنے لگے فائدہ دیکھو اپنی اولاد کے واسطے علم دین سکھلانے کا کتنا بڑا خیال تھا وہ بڑی بوڑھی ہوں گی خود لکھیں تم اتنا تو کر سکتی ہو کہ جب تک وہ دین کا علم نہ پڑھ لیں انگریزی میں مت پھنساؤ بروی صحبت سے رو کو اس پر تنبیہ کرو مکتب میں مدرسے میں جانے کی تاکید کرو اب تو یہ حال ہے کہ اول تو پڑھانے کا شوق نہیں اور اگر ہے تو انگریزی کا کہ میرا بیٹا تحصیلدار ہو گا، ڈپٹی ہو گا چاہے قیامت میں دوزخ میں جاوے اور ماں باپ کو بھی ساتھ لے جاوے یاد رکھو کہ سب سے مقدم دین کا علم ہے یہ نہیں تو کچھ بھی نہیں۔

(۶)

امام ربیعۃ الراے کی والدہ

(۷۲)

یہ بھی بڑے عالم ہوئے ہیں اما مالک اور حسن بصری جو آفتاب سے زیادہ مشہور ہیں وہ دونوں ان ہی کو شاگرد ہیں ان کے والد کا نام فروخ بنی امیہ کی بادشاہی کو زمانہ میں فوج میں لو کر تھے بادشاہی حکم سے وہ بہت سی لڑائیوں پر بھیجے گئے اسوقت یہ اپنی والدہ کے پیٹ میں تھے ان کو ستائیس برس اس سفر میں

لگ گئے یہ پیچھے ہی پیدا ہوئے اور پیچھے ہی اتنے بڑے عالم ہوئے چلتے وقت اُن کے والد نے اپنی بی بی کو تیس ہزار اشرفیاں دی تھیں اس عالی ہمت بی بی نے سب اشرفیاں اُن کے پڑھانے لکھانے میں خرچ کر دیں جب اُن کے باپ ستائیس برس پیچھے لوٹ کر آئے تو بی بی سے اشرفیوں کو پوچھا انہوں نے کہا سب حفاظت سے رکھی ہیں اس عرصہ میں حضرت ربیعہ مسجد میں جا کر حدیث سنانے میں مشغول ہوئے فروغ نے جو یہ تماشا اپنی آنکھ سے دیکھا کہ میرا بیٹا ایک جہاں کا پیشوا ہو رہا ہے مارے خوشی کے پھولے نہ سمائے جب گھر لوٹ کر آئے بی بی نے پوچھا بتاؤ تیس ہزار اشرفیاں زیادہ اچھی ہیں یا یہ نعمت وہ بولے اشرفیوں کی کیا حقیقت ہے جب انہوں نے کہا میں نے وہ اشرفیاں اسی نعمت کے حاصل کرنے میں خرچ کر ڈالیں انہوں نے نہایت خوش ہو کر کہا کہ خدا کی قسم تو نے اشرفیاں ضائع نہیں کیں فائدہ دیکھا کیسی بیبیاں تھیں علم دین کی کیسی قدر جانتی تھیں کہ تیس ہزار اشرفیاں اپنے بیٹے کے علم حاصل کرنے میں خرچ کر ڈالیں، بیبیو تم بھی خرچ کی پرواہ مت کرنا جس طرح ہو اولاد کو علم دین حاصل کرانا۔

ن
تھا
۱۲

(۷۳)

امام بخاری کی والدہ اور بہن

(۷۲)

امام بخاری کے برابر حدیث کا کوئی عالم نہیں ہوا ان کی عمر چودہ سال کی تھی جب انہوں نے علم حاصل کرنے کو سفر کیا تو ان کی والدہ اور بہن خرچ کی ذمہ دار تھیں فائدہ بھلا ماں تو ویسے بھی خرچ دیا کرتی ہے مگر بہن جس کا رشتہ ذمہ داری کا نہیں ہے اُن کو کیا غرض تھی معلوم ہوتا ہو کہ اس زمانہ میں بیبیوں میں علم دین کا نام لیا اور یہ اپنا مال و متاع قربان کرنے کو تیار ہو گئیں بیبیو تم کو بھی ایسا ہی ہونا چاہئے۔

(۷۴)

قاضی زادہ رومی کی بہن

(۸)

یہ ایک بڑے مشہور فاضل ہیں جب یہ دوم کے استادوں سے علم حاصل کر چکے تو انکو باہر کو عالموں سے علم حاصل کرنے کا شوق ہوا اور چیکے چیکے سفر کا سامان کرنا شروع کیا اُن کی بہن کو معلوم ہوا تو اپنا بہت سارا پیور اپنے بھائی کے سامان میں چھپا کر رکھ دیا اور خود اُن سے بھی نہیں کہا فائدہ کیسی ابھی بیبیاں تھیں نام سے کوئی غرض نہ تھی یوں چاہتی تھیں کہ کسی طرح علم قائم رہے بیبیو علم کے قائم رکھنے کی مدد کرنا بڑا ثواب ہے جو دین کے مدد سے ہیں جس قدر آسانی سے مدد ممکن ہو ضرور خیال رکھو حضرت زمانے کی بیبیوں کے بعد یہ اُن دسل عورتوں کے حقے بیان ہوئے جن کو علم حاصل کرنے کا شوق تھا اب اُن بیبیوں کا حال لکھا جاتا ہے جن کا دل فقیری کی طرف تھا۔

(۱)

حضرت معاذہ عدویہ کا ذکر

(۷۵)

ان کا عجیب حال تھا جب دن آنا کہیں شاید یہ وہ دن ہے جس میں مر جاؤں اور شام تک نہ سونیں کہ کہیں موت کے وقت خدا کی یاد سے غافل نہ مروں اسی طرح جب رات آتی تو صبح تک نہ سوتیں اور یہی بات کہیں اگر نیند کا زور ہو نا تو گھر میں دوڑی دوڑی پھرتیں اور نفس کو کہتیں کہ نیند کا وقت آگے آتا ہے مطلب یہ تھا کہ مکر پھر قیامت تک سوئیوں رات دن میں چھتو غفلتیں پڑھا کرتیں کبھی آسمان کی طرف نگاہ نہ اٹھاتیں جب سے ان کے شوہر مر گئے پھر بستر پر نہیں لیٹیں یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملی ہیں اور ان سے حدیثیں سنی ہیں فائدہ بیسیوں خدا کی محبت اور یاد اسی ہوتی ہے ذرا آنکھیں کھولو۔

(۲)

حضرت رابعہ عدویہ کا ذکر

(۷۶)

یہ بہت رویا کرتیں اگر دوزخ کا ذکر سن لیتی تھیں تو غش آجاتا کوئی کچھ دیتا تو پھیر دیتیں اور کہدیتیں کہ مجھ کو دنیا نہیں ملے چاہئے انہی برس کی عمر میں یہ حال ہو گیا تھا کہ چلنے میں معلوم ہونا تھا کہ اب گریں کہن ہمیشہ اپنی سامنے رکھتیں سجدے کی جگہ آنسوؤں سے نہر ہو جاتی اور ان کی عجیب و غریب باتیں مشہور ہیں اور ان کو رابعہ بصریہ بھی کہتے ہیں فائدہ بیسیوں کچھ تو خدا کا خوف اور موت کی یاد تم بھی اپنے دل میں پیدا کرو دیکھو آخر یہ بھی تو عورت ہی تھیں۔

(۳)

حضرت ماجدہ قریشیہ کا ذکر

(۷۷)

یہ کہا کرتیں کہ جو قدم کھتی ہوں یہ سمجھتی ہوں کہ بس اس کے بعد موت ہے اور فرمایا کرتیں تعجب ہے دنیا کے رہنے والوں کو کوچ کی خبر دیدی ہے اور پھر ایسے غافل ہیں جیسے کسی نے کوچ کی خبر سنی نہیں اور ہمیں رہینگے اور قہر مائیں کوئی نعمت جنت کی اور خدا سے تعالیٰ کی رضامندی کی بے محنت نہیں ملتی فائدہ بیسیوں کی نصیحتیں ہیں اپنے دل پر ان کو جماؤ اور نہ تو۔

(۴)

حضرت عائشہ بنت جعفر صادق کا ذکر

(۷۸)

ان کا تہہ ناز کا تھا یہ یوں کہا کرتیں اگر مجھ کو دوزخ میں ڈالا میں سب سے کہدوں گی کہ میں اللہ کو ایک مانتی تھی پھر مجھ کو عذاب دیا ۴۵ میں ان کا انتقال ہوا اور باب قرآنہ میں مزارہ فائدہ بیسیوں کی نصیحتیں کسی کو

۱۲ نور محمدی ہشتی زبور ۱۲ نور محمدی ہشتی زبور ۱۲ نور محمدی ہشتی زبور ۱۲ نور محمدی ہشتی زبور ۱۲ نور محمدی ہشتی زبور

نصیب ہوتا ہے اور جس کو ہوا ہے۔ پوری تابعداری کی برکت سے ہوا ہے اس کو اختیار کر کے اور یاد رکھو کہ اللہ کو ایک مانتا پورا پورا یہ ہے کہ نہ اور کسی کو پوجے نہ کسی سے امید رکھے نہ کسی سے ڈرے نہ کسی کے خوف کرنے کا خیال ہو نہ کسی کے ناراض ہونے کی پرواہ ہو کوئی اچھا کہے خوش نہ ہو کوئی بُرا کہے غم نہ کرے کوئی ستاوے تو اُسپر نگاہ نہ کرے یوں سمجھے کہ اللہ کو یوں ہی منظور تھا میں بندہ ہوں ہر حال میں راضی رہنا چاہئے تو جو شخص اس طرح خدا کو ایک مانینگا اس کو دوزخ سے کیا علاقہ یہ طلب تھا ان بی بی کا گویا اللہ کے اس طرح لیک ما۔ ننے کی برکت اور بزرگی بیان کرتی تھیں۔

ارباح قیسی کی بی بی کا ذکر (۷۹)

یہ ساری رات عبادت کرتیں جب ایک پہر رات گزر جاتی تو شوہر سے کہتیں کہ اٹھو اگر وہ نہ اٹھتے تو پھر تھوڑی دیر کے بعد ان کو اٹھاتیں پھر آخر شب میں کہتیں اے رباح اٹھو رات گزرتی ہے اور تم سو رہو کبھی زمین سے تیکا اٹھا کر کہتیں کہ خدا کی قسم دنیا میرے نزدیک اس سے بھی زیادہ قبیح ہے عشاہ کی نماز پڑھ کر زینت کے کپڑے پہن کر خاوند سے پوچھتیں کہ تم کو کچھ خواہش ہے اگر وہ انکار کر دیتے تو وہ کپڑے اتار کر رکھ دیتیں اور صبح تک نفلوں میں مشغول رہتیں فائدہ بیہوشی دیکھا کہ خدائے تعالیٰ کی کیسی عبادت کرتی تھیں اور ساتھ ہی خاوند کا حق ادا کرتی تھیں اور خاوند کو دین کی رغبت بھی دیتی تھیں یہ ساری باتیں کر نیکی ہیں

نیسا پوری حضرت فاطمہ نیسا پوری کا ذکر (۸۰)

ایک بزرگ تھے بڑے کامل ذوالنون مصری وہ فرماتے تھے کہ ان بی بی سے مجھ کو فیض ہوا ہے وہ فرمایا کرتیں جو شخص اللہ تعالیٰ کا ہر وقت دھیان نہیں رکھتا وہ گناہ کے ہر میدان میں جا گرتا ہے جو منہ میں آیا پاک ڈالتا ہے اور جو ہر وقت اللہ تعالیٰ کا دھیان رکھتا ہے وہ فضول باتوں سے گونگا ہو جاتا ہے اور خدائے تعالیٰ سے شرم محالہ آگتا ہے اور حضرت ابو یزید کہتے ہیں کہ میں نے فاطمہؓ کو کوئی نہیں دیکھی انکو جس جگہ کی جو شہر دہلی انکو پہلے ہی معلوم ہو جاتی تھی عمر نہ تھیں مکہ معظمہ میں کبھی انکا انتقال ہوا فائدہ کچھ دھیان رکھنے کی کیا اچھی بات ای اگر آئی کو نباہ تو سارے گناہوں سے بچ جاؤ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ان بی بی کو کشف ہوتا تھا اگرچہ یہ کوئی بڑا اثر نہیں ہے لیکن اگرچہ آدمی کو تو کچھ بھی

حضرت رابعہ یا رابعہ شامیہ بنت اسمعیل کا ذکر (۸۱)

یہ ساری رات عبادت کرتیں اور ہمیشہ روزہ رکھتیں اور فرماتیں کہ جب آذان سنتی ہوں قیامت کے دن کا پکارنیوالا

لکھنؤ کے ساتھ ہوتا ہے جہان نواز اور حضرت سید

فرشتہ یاد آجاتا ہے اور جب گرمی کو دیکھتی ہوں تو قیامت کی گرمی یاد آجاتی ہے اور ان کے خاوند بھی بڑے بزرگ ہیں ابن ابی الحواری یہ اسے کہتے تھے کہ تمہارے ساتھ بھائیوں کی سی محبت ہے مطلب یہ کہ میرے نفس کو خواہش نہیں ہے اور فرمائیں کہ جب کوئی عبادت میں لگ جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عیبوں کی اس کو خبر دیتے ہیں اور جب اس کو اپنے عیبوں کی خبر ہو جاتی ہے پھر وہ دوسروں کے عیبوں کو نہیں دیکھتا اور فرمائیں کہ میں جنات کو آتے جاتے دیکھتی ہوں اور بچہ کو حوریں نظر آتی ہیں۔ فائدہ بی بی عبادت اس کو کہتے ہیں اور دیکھو تم جو دوسروں کے عیبوں کا ہر وقت دھندار کھتی ہو اس کا کیا اچھا علاج بنلایا کہ اپنے عیبوں کو دیکھا کرو پھر سچی عیب نظری نہ آئے گا اور معلوم ہوتا ہے کہ ان کو کشف بھی ہوتا تھا کشف کا حال اوپر کے قصہ میں آگیا ہے۔

حضرت ام ہارون کا ذکر (۸۲)

ان پر خدا کا خوف بہت غالب تھا اور بہت عبادت کرتیں اور روکھی روٹی کھایا کرتیں اور فرمائیں کہ رات کے آنے سے میرا دل خوش ہوتا ہے اور جب دن ہوتا ہے غمگین ہوتی ہوں ساری رات جاگتیں اور تپتیں برس سین نیل نہیں ڈالا اگر جب سر کھولتیں تو بال صاف اور چکنے ہوتے تھے ایک دفعہ باہر نکلیں کسی شخص نے خدا جانے کسکو کہا ہو گا کہ پڑھو ان کو قیامت کا دن یاد آگیا اور بیہوش ہو کر گر گئیں ایک دفعہ جنگل میں سامنے سے شیر آگیا آپ نے فرمایا کہ اگر میں تیرا رزق ہوں تو مجھ کو کھالے وہ پیٹھ پھیر کر چل دیا فائدہ سبحان اللہ خدا کی یاد میں کسی مچور تھیں اور خدا سے کس قدر ڈرتی تھیں اور شیر کی بات ان کی کرامت ہے جیسا ہم نے کشف کا حال لکھا ہے وہی کرامت کا سمجھو بی بیو تم بھی خدا کی یاد اور خدا کا خوف دل میں پیدا کرو آخر قیامت بھی آئیو الی ہے کچھ سامان کر رکھو۔

حبیبہ عجمی کی بی بی حضرت عمرہ رضا کا ذکر (۸۳)

یہ ساری رات عبادت کرتیں جب آخر رات ہوتی تو خاوند سے کہتیں فافلہ آگے چل دیا تم پیچھے پوتے رہ گئے ایک بار ان کی آنکھ دکھنے آئی کسی نے پوچھا کہنے لگیں میرے دل کا درد اس سے بھی زیادہ ہے فائدہ بی بیو خدا کی محبت کا ایسا درد پیدا کرو کہ سب درد اس کے سامنے ہلکے ہو جاویں۔

حضرت امۃ الجلیل رحمہ کا ذکر (۸۴)

یہ بڑی عابدہ زاہد تھیں ایک بار کئی بزرگوں میں گفتگو ہوئی کہ دلی کیسا ہوتا ہے سب نے کہا کہ آؤ امۃ الجلیل رحمہ

حضرت امۃ الجلیل رحمہ کی عبادت کا طریقہ دیکھنا چاہتے ہیں تو ان کی عبادت دیکھیں ۱۳

سے چل کر پچھیں غرض اُن سے پوچھا فرمایا دلی کی کوئی گھڑی ایسی نہیں ہوتی جس میں اس کو خدا کے سوا کوئی اور دھندلا ہو جو کوئی اس کو دوسرا دھندلا دے وہ بھوٹا ہے فائدہ کیسی شان کی بی بی تھیں کہ بزرگ مرد اسے ایسی باتیں دلچسپ تھے اور انھوں نے کیسی اچھی پہچان بنائی بی بیو تم بھی اسکی حرص کرو اور اپنے سارے دھندلوں سے زیادہ خدا کی یاد کا دھندا کرو۔

حضرت عبیدہ بنت کلاب کا ذکر (۸۵)

مالک ابن دینار ایک بڑے کامل بزرگ ہیں یہ بی بی ان کی خدمت میں آتی جاتی تھیں بعضے بزرگ ان کا رتبہ رابعہ بصریہ سے زیادہ بتلاتے ہیں ایک شخص کو کہتے سنا کہ آدمی پورا متنی جب ہی ہوتا ہے کہ جب اس کے نزدیک خدا کے پاس جانا سب چیزوں سے زیادہ ہو جائے یہ سن کر غش کھا کر گر پڑیں فائدہ خدا کے پاس جانے کا کیسا شوق تھا کہ ذکر سن کر غش آ گیا اب یہ حال ہے کہ موت کا نام سننا پسند نہیں اس کی وجہ صرف دنیا کی محبت ہے جانے کو جی نہیں چاہتا اس کو دل سے نکالو جب خدا کے یہاں جانے کو جی چاہے گا۔

حضرت عفیرہ عابدہ کا ذکر (۸۶)

ایک روز بہت سے عابد لوگ اُن کے پاس آئے اور کہا کہ ہمارے لئے دعا کیجئے آپ نے فرمایا کہ میں انہی گنہگار ہوں کہ اگر گناہ کر لیں سزا میں آدمی گونگا ہو جائے کمزوری میں بات بھی نہ کر سکتی یعنی گونگی ہو جاتی لیکن دعا کرنا سنت ہے اس لئے دعا کرتی ہوں پھر سب کے لئے دعا کی فائدہ دیکھو ایسی عابدہ زادہ ہو کر بھی اپنے کو ایسا عاجز گنہگار سمجھتی تھیں اب یہ حال ہے کہ زرا دو تین سیبیں پڑھنے لگیں اور اپنے کو بزرگ سمجھ لیا خدائے تعالیٰ کو بڑائی ناپسند ہے ہر حال میں اپنے کو کمتر سمجھو اور سچ بھی ہے سنکڑوں عیب ہر حالت میں بھرے رہتے ہیں پھر عبادت کے ساتھ اُن کو بھی دیکھو کہ بھی بڑائی کا خیال نہ آوے۔

حضرت شوانہ رحمہ کا ذکر (۸۷)

یہ بہت رونیں اور بولوں کہتیں کہ میں چاہتی ہوں کہ اتنا روروں کہ آنسو باقی نہ رہیں پھر خون روروں اتنا کہ بدن بھر میں خون نہ رہے اُن کی خامدہ کا بیان ہے کہ جب سے میں نے اُن کو دیکھا ہے ایسا فیض ہوا ہے کہ کبھی دنیا کی رغبت مجھ کو نہیں ہوئی اور کسی مسلمان کو حقیر نہیں سمجھا حضرت فضیل رحمہ بن عیاض بڑی مشہور بزرگ ہیں وہ اُن کے پاس جا کر دعا کرتے فائدہ خدا کے خوف سے یا محبت سے رونا بڑی دولت

ہے اگر روانہ آوے روئے کی صورت ہی بنالیا کرو اللہ سبحانہ کو عاجزی پر رحم آجائے گا اور دیکھو بزرگوں کے پاس بیٹھنے سے کیسا فیض ہوتا ہے جیسا ان کی خادمہ نے بیان کیا تم بھی نیک صحبت ڈھونڈ کر وادو اور بڑے آدمی سے بچا کرو۔

حضرت آمنہ زلیخہ کا ذکر (۸۸)

ایک بزرگ ہیں بشر بن حارثؓ وہ ان کی زیارت کو آتے ایک دفعہ حضرت بشرؓ بیمار ہو گئے یہ ان کو پوچھنے گئیں انھوں نے خنبلؓ کو بہت بڑے امام ہیں وہ بھی پوچھنے آگئے معلوم ہو کہ یہ آمنہ ہیں رملہ سے آئی ہیں امام احمدؒ نے بشرؓ سے کہا کہ ان سے ہمارے لئے دعا کرو بشرؓ نے دعا کے لئے کہا انہوں نے دعا کی کہ اے اللہ بشرؓ اور احمدؒ کو دوزخ سے پناہ چاہتے ہیں ان دونوں کو پناہ دے امام احمدؒ کہتے ہیں کہ رات کو ایک پرچہ اوپر سے گریں بسم اللہ کے بعد لکھا ہوا تھا کہ ہم نے منظور کیا اور ہمارے یہاں اور بھی منتیں ہیں فائدہ سبحان اللہ کسی نے دعا قبول ہوئی بیسیویہ سب برکت تابعدار کی ہے جو خدا کا حکم پورا کر رہا ہے، اللہ تعالیٰ اس کا سوال پورا کرتے ہیں پس حکم ماننے میں کوشش کرو۔

حضرت منفوسہ بنت زید بن ابی الفوارس کا ذکر (۸۹)

جب ان کا بچہ مرجانا اس کا سر گود میں رکھ کر کہتیں کہ تیرا مجھ سے آگے جانا اس سے بہتر ہے کہ مجھ سے پیچھے رہنا مطلب یہ کہ تو آگے جا کر مجھ کو بخشوا دے گا اور خود بھی (بچہ بھی) بخشا جاوے گا اور اگر میرے پیچھے زندہ رہتا تو بھی سینکڑوں گناہ کرتا اور خدا جانے بخشوا نے کے قابل ہوتا یا نہ ہوتا اور فرمائیں میرا صبر بہتر ہے یا قیاریؓ اور فرمائیں کہ اگرچہ خدائی کا افسوس ہے لیکن ثواب کی اس سے زیادہ خوشی ہے فائدہ بیسیویہ کسی کے مرنے کے وقت اگر یہی باتیں کہہ کر جی کو سمجھایا کرو تو انشاء اللہ تعالیٰ کافی ہیں۔

حضرت سیدہ نفیسہ بنت حسن بن زید بن حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ذکر (۹۰)

یہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان سے ہیں کیونکہ حضرت علیؓ کے جو پوتے ہیں زید یہ ان کی پوتی ہیں شہداء میں مکہ میں پیدا ہوئیں عبادت ہی میں ٹھان ہو امام شافعیؒ بہت بڑے امام ہیں جب وہ مصر میں آئے تو ان کے پاس آیا جایا کرتے تھے فائدہ بیسیویہ علم اور بزرگی وہ چیز ہے کہ اتنے بڑے امام ان کی خدمت میں آتے تھے تم بھی دین کا علم حاصل کرو۔ اس پر عمل کرو تا کہ بزرگی حاصل ہو۔

حضرت میمونہ سوداگر کا ذکر

(۹۱)

ایک بزرگ ہیں عبدالواحد بن زید ان کا بیان ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اللہ سے دعا کی اے اللہ بہشت میں شخص میرا رفیق ہو گا مجھ کو اسے دکھلا دیجیے حکم ہوا کہ تیری رفیق بہشت میں میمونہ سوداگر ہیں نے پوچھا وہ کہاں ہے جو آ ملا کو فہ میں ہر فلان قبیلے میں نے وہاں جا کر پوچھا لوگوں نے کہا کہ وہ دیوانی ہے بکریاں چرایا کرتی ہے میں جنگل میں پہنچا تو دیکھا کھڑی ہوئی نماز پڑھ رہی ہیں اور بھڑیے اور بکریاں ایک جگہ ملی چھ رہی ہیں جب سلام پھیرا تو فرمایا کہ اے عبدالواحد اب جاؤ ملنے کا وعدہ بہشت میں ہے مجھ کو تعجب ہوا کہ میرا نام کیسے معلوم ہو گیا کہنے لگیں تم کو معلوم نہیں جن رگوں میں وہاں جان پہنچان ہو چکی ہے ان میں الفت ہوتی ہے میں نے کہا کہ میں بھڑیے اور بکریاں ایک جگہ دیکھتا ہوں یہ کیا بات ہے کہنے لگیں جاؤ اپنا کام کرو میں نے اپنا معاملہ حق تعالیٰ سے درست کر لیا اللہ تعالیٰ نے میری بکریوں کا معاملہ بھڑیلوں کے ساتھ درست کر لیا فاروقی کے کشف و کرامت دونوں اس سے معلوم ہوتے ہیں یہ سب برکت پوری تابعداری بجالانے کی جزئیہ ہو خدا کی تابعداری میں مستعد ہو جاؤ۔

حضرت ریحانہ مجنونہ کا ذکر

(۹۲)

ابوالریغ ایک بزرگ ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں اور محمد بن المنکدر اور ثابت بنانی کہ یہ دونوں بھی بزرگ ہیں ایک دفعہ سب کے سب ریحانہ رح کے گھر مہمان ہوئے وہ آدھی رات سے پہلے اٹھیں اور کہنے لگیں کہ چاہئے والی اپنی پیارے کی طرف جاتی ہے اور دل کا خوشی سے یہ حال ہے کہ نکلا جاتا ہے جب آدھی رات ہوئی کہنے لگیں ایسی چیز سے جی لگانا نہ چاہئے جس کے دیکھنے سے خدا کی یاد میں فرق آوے اور رات کو عبادت میں خوب محنت کرنا چاہئے تب آدمی خدا کا دوست بنتا ہے جب رات گزر گئی تو چلا میں ہائے لٹ گئی میں نے کہا کیا ہوا کہنے لگیں رات جاتی رہی جس میں خدا سے خوب جی لگایا جاتا ہے فائدہ دیکھو رات کی انگوٹھی قدر تھی اور جو عبادت کا مزہ چاہتا ہو گا اسکو رات کی قدر ہو گی یہی تم بھی اپنا تھوڑا حصہ رات کا اپنی عبادت کیلئے مقرر کر لو اور دیکھو خدا کے سوا کسی سے جی لگانے کی کیسی بُرائی انہوں نے بیان کی تم بھی مال و متاع پوشاک زیور اور اولاد جاناؤ اور ترن مکان سے بہت جی امت لگا

حضرت سری سقطی کی ایک مریدنی کا ذکر

(۹۳)

ان بزرگ کے ایک مرید بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پیر کی ایک مریدنی تھی ان کا لڑکا مکتب میں پڑھنا تھا اُستاد نے

کسی کام کو بھیجا وہ کہیں پانی میں جا کر اور ڈوب کر مر گیا استاد کو خبر ہوئی اُس نے حضرت سری کے پاس جا کر خبر کی آپ اٹھ کر اس مریدنی کے گھر گئے اور صبر کی نصیحت کی وہ مریدنی کہنے لگی کہ حضرت آپ یہ صبر کا مضمون کیوں فرماتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ تیرا بیٹا ڈوب کر مر گیا تعجب سے کہنے لگی میرا بیٹا انہوں نے فرمایا کہ ہاں تیرا بیٹا لہو لکین کہ میرا بیٹا کبھی نہیں ڈوبا اور یہ کہہ کر اٹھ کر اس جگہ پہنچیں اور جا کر بیٹے کا نام لیکر پکارا اے غلط ارٹے جواب دیا کہ کیوں اماں اور پانی سے زندہ نکل کر چلا آیا حضرت سری نے حضرت جنید سے پوچھا یہ کیا بات ہے انہوں نے فرمایا اس عورت کا ایک خاص ایسا مقام اور درجہ ہے کہ اس پر جو مصیبت آتی ہوئی ہے اس کو خیر کر دیجاتی ہے اور اس کی خبر نہیں ہوتی تھی اس لئے اس نے کہا کہ کبھی ایسا نہیں ہوا فائدہ ہر دلی کو جہاں درجہ ملتا ہے کوئی یہ نہ سمجھے کہ یہ درجہ ایسے ولی سے بڑا ہے جس کو پہلے سے معلوم نہ ہو کہ مجھ پر کیا گذرے والا ہے اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے جس کے ساتھ جو برتاؤ چاہیں رکھیں پھر بھی بڑی کرمیت ہے اور یہ سب برکت اُسکی ہے کہ خدا اور رسول کی تابعداری کرے اس میں کوشش کرنا چاہیے پھر خدائے تعالیٰ چاہے ہی درجہ دیدیں چاہے اس سے بھی بڑا دیدیں۔

(۹۴)

حضرت تحفہ رح کا ذکر

حضرت سری مقلی رح کا بیان ہے کہ میں ایک بار شفا خانہ میں گیا دیکھا کہ ایک جوان لڑکی زنجیروں میں بندھی ہوئی رو رہی ہے اور محبت کی شمعیں بڑھ رہی ہیں نے وہاں کے داروغہ سے پوچھا کہ لگا یہ پاگل ہے یہ سنگردہ اور روئی اور کہنے لگی میں پاگل نہیں ہوں عاشق ہوں میں نے پوچھا کس کی عاشق ہے کہنے لگی جس نے ہم کو نعمتیں دیں اور جو ہمارے ہر وقت پاس ہے یعنی اللہ تعالیٰ اتنے میں اس کا مالک آگیا داروغہ نے پوچھا تحفہ کہاں ہے اس نے کہا اندر ہے اور حضرت سری رح اس کے پاس ہیں اُس نے میری تعظیم کی میں نے کہا مجھ سے زیادہ یہ لڑکی تعظیم کے لائق ہے اور تو نے اس کا یہ حال کیوں کیا ہے کہنے لگا کہ میری سیاری دولت اس میں لگ گئی بیس ہزار روپے کی میری خرید ہے مجھ کو امید تھی کہ خوب نفع سے جو گا مگر یہ نہ کھاتی نہ پیتی ہے رات دن رو یا کرتی ہے میں نے کہا میرے ہاتھ اس کو بیچ ڈال کہنے لگا آپ فقیر آدمی ہیں اتنا روپیہ کہاں سے دینگے میں گھر جا کر اللہ تعالیٰ سے خوب گڑگڑا کر دعا کی ایک شخص نے دروازہ کھٹکھٹایا جا کر کیا دیکھتی ہو کہ ایک شخص بہت سے توڑے روپیوں کے لئے کھڑا ہوئے کہا تو کون ہے کہنے لگا میں احمد بن مشنی ہوں مجھ کو خواب میں حکم ہوا کہ آپ کے پاس روپیہ لاؤں میں خوش ہوئی اور صبح کو شفا خانہ پہنچی اتنے میں مالک بھی روتا ہوا آیا میں نے کہا رنج مت کر میں روپیہ لائی ہوں دو گئے نفع تک اگر مانیکو دو گئی کہنے لگا اگر

ساری دنیا بھی ملے نہ بچوں گا میں اس کو اللہ کے واسطے آزاد کرنا ہوں میں نے کہا یہ کیا بات ہے کہنے لگا خواب میں مجھ پر تھکی ہوئی ہے اور نعم گواہ رہو میں نے سب مال اللہ کی راہ میں چھوڑا میں نے جو دیکھا تو احمد بن المثنیٰ بھی رو رہا ہے میں نے کہا تجھے کیا ہوا کہنے لگا میں بھی سب مال اللہ کی راہ میں خیرات کرتا ہوں میں نے کہا سبحان اللہ بی بی تحفہ رحم کی برکت ہے کہ اتنے آدمیوں کو ہدایت ہوئی تحفہ رحم وہاں سے اٹھیں اور روتی ہوئی چلیں ہم بھی ساتھ چلے تھوڑی دُور جا کر خدا جانے وہ تو کہاں چلی گئیں اور ہم سب مکے کو چلے احمد بن المثنیٰ کا تو راہ میں انتقال ہو گیا اور وہ مالک کے پیچھے ہم طواف کر رہے تھے کہ ایک دردناک آواز سنی پاس جا کر پوچھا کون ہے کہنے لگیں سبحان اللہ بھول گئیں میں تحفہ ہوں میں نے کہا کہو کیا کیا ملا کہنے لگیں اپنے ساتھ میرا حاجی لگا دیا اور وہاں سے اٹھا دیا میں نے کہا احمد بن المثنیٰ کا انتقال ہو گیا کہنے لگیں اس کو بڑے بڑے درجے ملے ہیں میں نے کہا تمہارا مالک بھی آیا ہے انہوں نے کچھ چپکے سے کہا دیکھتی کیا ہو کہ مردہ ہیں مالک نے بویہ حال دیکھا بیتاب ہو کر گر پڑا لڑکھیا تو مردہ میں نے دونوں کو کفن دیکر دفن کر دیا۔

فائدہ سبحان اللہ کسی اللہ کی عاشق تھیں بی بیو حرص کرو اس قصہ کو ہمارے پیر حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی قدس سرہ نے اپنی کتاب تحفۃ العشاق میں زیادہ تفصیل سے لکھا ہے۔

(۹۵)

حضرت جویریہ رحم کا ذکر

یہ ایک بادشاہ کی لونڈی تھیں اس بادشاہ نے آزاد کر دیا تھا اس کے بعد ابو عبد اللہ نزاری ایک بزرگ ہیں ان کی عبادت دیکھ کر ان سے نکاح کر لیا تھا اور عبادت کیا کرتی تھیں ایک دفعہ خواب میں بنے اچھے اچھے خیامے لگے ہوتے دیکھے پوچھا یہ کس کے لئے ہیں معلوم ہوا جو لوگ تہجد میں قرآن پڑھتے ہیں اس کے بعد رات کا سونا چھوڑ دیا اور خاوند کو جگا کر کہیں کہ قافلہ جلدیے۔ فائدہ بی بیو خود بھی عبادت کرو اور خاوند کو بھی سمجھایا کرو۔

(۹۶)

حضرت شاہ بن شجاع کرمانی کی بیٹی کا ذکر

یہ بزرگ بادشاہی چھوڑ کر فقیر ہو گئے تھے ان کی ایک بیٹی تھیں ایک بادشاہ نے پیغام دیا مگر انہوں نے منظور نہیں کیا ایک غریب نیک بخت لڑکے کو اچھی طرح نماز پڑھتے دیکھ کر اس سے نکاح کر دیا جب وہ رخصت ہو کر شوہر کے گھر آئیں ایک سوکھی روٹی کھڑے پڑھتی ہوئی دیکھ کر پوچھا یہ کیا ہے لڑکے نے کہا یہ رات بچ گئی تھی روزہ کھونے کیلئے رکھ لی تھیں کروا لے پاؤں تھیں لڑکے نے کہا میں پہلے ہی جانتا تھا کہ بھلا بادشاہ کی بیٹی میری غریبی پر کب راضی ہو گی وہ بولیں بادشاہ کی بیٹی غریبی پر ناراض نہیں ہے بلکہ اس سے ناراض ہے

کہ تم کو خدا پر ہر وقت میں ہے اور تمھکو یاپ سے تعجب ہے کہ مجھے یوں کہا کہ ایک سپارہا جان ہے بھلا جسکو خدا پر ہر وقت
نہو وہ پار کیا وہ جان عذر کرنے لگا وہ بولیں عذر تو میں جانتی ہیں یا تو گھر میں میں رہو گی یا یہ روٹی ریگی اس جان نے فوراً
وہ روٹی خیرات کر دی اسوقت وہ گھر میں بیٹھیں فائدہ سیدو ایہ بھی عورت تھیں تم کچھ تو صبر سیکھو اور مال مستاع کی ہوں تم کو

حضرت حاتم اضم کی ایک چھوٹی مٹی لڑکی کا ذکر (۹۷)

یہ ایک بڑے بزرگ ہیں کوئی ہمیر جلا جارا تھا اسکو پیاس لگی انکا گھر سے میں تھاپانی مانگا اور جب پانی پی لیا تو کچھ نقد چھین کر
جلا گیا سبکا توکل پر گذر تھا سب خوش ہے اور گھنٹیں ان کے ایک چھوٹی سی لڑکی تھی وہ رونے لگی گھر والوں نے پوچھا
کہنے لگی کہ اب کیا چیز بندے نے ہمارا حال دیکھ لیا تو ہم غنی ہو گئے اور خدا سے نعمت تو ہر وقت بہکود دیکھتے ہیں افسوس ہم ایسا
دل غنی رکھتے فائدہ کسی سمجھ کی بچی تھیں افسوس ہے کہ اب بوڑھیوں کو بھی اتنی عقل نہیں کہ خدا پر نظر نہیں رکھتیں خلقت پر ننگاہ
کرتی ہیں کہ ملائی سے نفع ہو جائے گا فلا نامد کہہ رہے گا۔ خدا کے واسطے دل کو ٹھیک کرو

محرمات است المکون کا ذکر

یہ ملک عرب کی رہنے والی ہیں ان کے زمانہ میں تمام ولی اور عالم اچھی تعظیم کرتے تھے ایک بار بیت المقدس کی زیارت کو گواتیں تھیں اس زمانہ میں وہاں ایک بزرگ تھے علی بن سلیمس یحییٰ ان کا بیان ہے کہ میں اسی مسجد میں تھا میں دیکھا کہ آسمان سُحُوب کے گنبد تک ایک نور کا تار بندھ رہا ہے میں نے جا کر دیکھا تو اس گنبد کو نیچے یہ بی بی ناز پڑھ رہی ہیں اور وہ تار اُسے ملا تھا وہ بہ نور پر ہیز گاری کا تھا اویس تو سب پر ہیز گاروں کے پیدا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کبھی ظاہر میں بھی دکھلا دیتے ہیں لیکن اصل جگہ اس نور کی دل ہے بیہو پر ہیز گاری اختیار کرونیک کاموں کی پابندی کرو جو چیزیں منع ہیں ان سے بچو۔

۹۷ ابو عامر واعظ کی لونڈی کا ذکر

انکابیان پر کہیں ایک لونڈی بہت ہی بے حقیقت دلوں کو کتنی بھیجی جسکا رنگ تو زرد ہو گیا تھا اور پوٹ بھڑیک ہو گیا تھا اور بال میل سے جم گئے تھے مجھ کو اس پر ترس آیا میں نے مول لیلیا میں کہا بازار میں جا کر رمضان کا سامان خرید لائے گی خدا کا شکر ہے میرے لئے بارہ روزہ براہِ ریل در دن کو ہمیشہ روزہ رکھتی اور رات کو عبادت کرتی پھر جب عید آتی تو میں اسکے لئے سلمان نے میرے لئے کا ارادہ کیا کہنگی تمہارے مزاج میں دنیا کا بڑا کھیر اچھڑا ہوا نمازیں لگ گئیں ایک تیرھی جس میں دوزخ کا ذکر تھا بس ایک تیرھی مار کر گزریں اور گزریں۔

فائدہ دیکھو خدا کا خوف ایسا ہوتا ہے جو خیر و شر میں تواضع اور توازن کا مظاہرہ کرنا ہے۔ اگر کسی طرح کا گناہ ہو یا تھپاؤں کا ہو یا دل کا ہو یا زبان کا ہو فائدہ اس حصہ میں کل شوقیہ نیک بیبیوں کی بیان ہوئے اس طرح سے کہ پہلی انتوں کی بیبیوں کے (۲۵) اور حضرت صفی اللہ علیہ السلام کی بیبیوں بیٹیوں کے (۲۵) اور حضرت زمانہ کی بیبیوں کے (۲۵) اور حضرت زمانہ کی بیبیوں کے (۲۵) اور درویش بیبیوں کے (۲۵) یہ سب ملکر تسو گئے کتابوں میں اور بھی بہت قصے ہیں مگر بصحت ماننے والوں کے واسطے آخری بہت ہیں۔

رسالة كسوة النسوة

جزوے از حصہ ہشتی زیور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَلَايَعِدُ الْحَيْدُ الصَّلَاةُ یہ ایک مختصر رسالہ ہے جس کا اکثر حصہ عورتوں کی ترغیبات اور ان ترغیبات پر عمل کرنے والیوں کے فضائل پر مشتمل ہے سبب اس کے جمع کا کہ اسی سے غایت بھی اس جمع کی معلوم ہو جاوے گی یہ ہے کہ بندہ اوائل رمضان ۱۳۸۵ھ میں حسبِ تخریک بعض احباب مخلصین کے مفادِ اُپیک است بھرتیوں میں مہمان ہوا اتفاق سے ایک روز منیربان صاحب کے زمانہ میں وعظ ہوا تو حسبِ ضرورت زیادہ تر عورتوں کی کوتاہیوں کا بیان کیا گیا بعد فراغ ایک صالحہ بی بی کا پیام آیا کہ عورتوں کی برائیاں تو بہت سی تھیں لیکن اگر ان میں کچھ خوبیاں یا ان کے کچھ حقوق بھی ہوں تو ان کا علم ہونا بھی ضروری ہے میرے قلب میں فوراً خیال آیا کہ واقعی جس طرح ترغیبات ایک خاص طریق سے نافع ہوتی ہیں ترغیبات بھی کہ ان کے ملحقات ہیں سے حقوق بھی ہیں بعض اوقات ان سے زیادہ نافع ہوتی ہیں ان سے دل بڑھتا ہے جس سے اعمال صالحہ کی رغبت زیادہ ہوتی ہے اور ترغیب محض سے بعض اوقات دل کمزور اور امید ضعیف ہو جاتی ہے پس فوراً قصد کر لیا کہ انشاء اللہ تعالیٰ خاص ان مضامین میں ایک مستقل مجموعہ لکھوں گا اس واقعہ کو دو ماہ گزرے تھے کیونکہ اب اوائل ذیقعدہ ہے کہ کنز العمال میں اس کی ایک مستقل شرحی نظر پڑی اس سے وہ خیال تازہ ہوا اور مناسب معلوم ہوا کہ اسی کا ترجمہ کر دیا جاوے اور انشاء تحریر میں اگر کوئی اور حدیث یاد آجاوے اس کا بھی اضافہ کر دیا جاوے پھر یاد آیا کہ ہشتی زیور حصہ ہتم میں بھی ایسی آیات و احادیث جمع کی گئی ہیں چنانچہ دیکھنے سے وہ یاد صحیح نہیں نکلا پس مناسب معلوم ہوا کہ اول ایک فصل میں ہشتی زیور کا مضمون بعینہ پورائے کر پھر دوسری فصل میں کنز العمال کی روایات مع اضافات جمع کر دی جاویں اور چونکہ ہشتی زیور حصہ ہتم کے ترغیبی مضمون مذکور کے بعد سی قدر ترغیبی مضمون بھی ہے اور ترغیب کے ساتھ کسی قدر ترغیب ہونے سے مضمون رجا کی تعدیل ہو جاتی ہے اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ تیسری فصل میں وہ ترغیبی مضمون بعینہ لکھ دیا جاوے پس اس رسالہ فیصل مضمون ترغیب و فضائل ہے مگر مزوج ترغیب عن الرذائل اور نام اس کا کسوة النسوة ہے یعنی عورتوں کا لباس تقویٰ واللہ الموفق

فصل اول بہشتی زیور کے ترغیبی مضمون میں

نیک بیبیوں کی خصلت اور تعریف اور درجے قرآن اور حدیث سے

یہاں تک نیک بیبیوں کے متعلقہ لکھے گئے چونکہ اصلی مطلب ان قصوں سے اچھی خصلتوں کا بتلانا ہے واسطے مناسب معلوم ہوا کہ تھوڑی سی ایسی آیتوں اور حدیثوں کا خلاصہ ترجمہ لکھ دیا جاوے جن میں اللہ رسولؐ نے خاص کر کے نیک بیبیوں کی خصلت تعریف اور درجہ کا بیان فرمایا ہے کیونکہ بیبیوں کو جب خبر ہوگی کہ ان میں تو اللہ رسولؐ نے ارادہ کر کے خاص ہمارا ہی بیان فرمایا ہے تو اس سے اور دل بڑھیکے اور نیک خصلتوں کا زیادہ شوق ہو جاوے گا اور مشکل بات آسان ہو جاوے گی۔

آیتوں کا مضمون

فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو عورتیں ایسی ہیں کہ اسلام کا کام کرتی ہیں یعنی نماز اور روزے کی پابندی گناہ ثواب کے کاموں کا خیال رکھتی ہیں اور جو ایمان درست رکھتی ہیں یعنی حدیث و قرآن کے خلاف کسی بات میں ایسا دل نہیں جاتیں اور جو عورتیں تابعہ داری رکھتی ہیں یعنی سخی نہیں کرتیں اور جو عورتیں خیرات و زکوٰۃ دیتی ہیں اور جو عورتیں روزہ رکھتی ہیں اور جو عورتیں اپنی عزت ابرو کو بچاتی ہیں یعنی کسی سے سامنے ہو جانے کا اور کسی کو آواز سنائیکا اور خلاف شرع کپڑے پہننے کا اور بے ضرورت کسی سے ہنسنے بولنے کا اور بھی ہر طرح کی بے شرمی کا پرہیز رکھتی ہیں اور جو عورتیں اللہ کو بہت یاد رکھتی ہیں یعنی دل سے بھی ان کا دھیان رکھتی ہیں اور زبان سے بھی ان کا نام لیتی رہتی ہیں ایسی عورتوں کو واسطے اللہ تعالیٰ نے اپنی بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو نیک بخت عورتیں ہوتی ہیں ان میں یہ باتیں ہوا کرتی ہیں کہ وہ تابعہ داری رکھتی ہیں اور خاوند گھر نہ بھی ہو جب بھی اپنی ابرو کو بچاؤ رکھتی ہیں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایسی بیبیاں اچھی ہیں جو شرع کے کاموں کی پابند ہوں اور ان کے عقیدے ٹھیکے ہوں اور وہ تابعہ داری کرتی ہوں اور جہاں کوئی خلاف شرع بات ہوئی فوراً توبہ کر لیتی ہوں اور خدائے تعالیٰ کی عبادت میں لگی رہتی ہوں اور روزہ رکھتی ہوں۔

حدیثوں کا مضمون

اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورت پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو کہ رات کو اٹھ کر تہیہ پڑھے

۱۲۔ وہ بھی بڑی شمار ہوتی ہے۔
 کہ یہ خصوصیت ہے کہ یہ فضیلت جو کنواری عورت کی بیان کی گئی ہے وہ ان کے لیے بھی ہے۔
 کہ یہ عورتیں اپنی جاہلی تو ہوتی ہیں مگر اعتبار سے کنواری کے برابر ہے اور جو کوئی کنواری یا اتفاقاً ان خصال سے مہموم ہو تو

اور اپنے خاوند کو بھی جگائے کہ وہ بھی نماز پڑھے۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت کنواری ہے
 کی حالت میں یا حمل میں پچھنے کی وقت یا چلنے کے دنوں میں مرجاوے اسکو شہید ہی کا درجہ ملتا ہے۔ اور فرمایا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس عورت کے تین بچے مرجائیں اور وہ ثواب سمجھ کر صبر کرے تو بہشت میں
 داخل ہوئی ایک عورت بولی یا رسول اللہ اور جس کے دو بچے مرے ہوں آپ نے فرمایا کہ دو کا بھی یہی
 ثواب ہے ایک روایت میں ہے کہ ایک صحابی نے ایک بچے کے مرنے کو بوجھا آپ نے اس میں بھی
 بڑا ثواب بتلایا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہ حمل گرجاوے وہ بھی اپنی ماں کو گھسیٹ کر
 بہشت میں لے جاوے گا جبکہ ثواب سمجھ کر صبر کرے۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب سے
 اچھا خزانہ نیک بخت عورت ہے کہ خاوند اس کے دیکھنے سے خوش ہو جاوے اور جب خاوند کوئی کام
 اس کو بتلاوے تو حکم بجا لاوے اور جب خاوند گھر پر نہ ہو تو عزت آبرو و محتاے پیٹھی رہے۔ اور فرمایا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کی عورتوں میں قریش کی نیک عورتیں دو باتوں میں سب سے اچھی ہوتی
 ہیں۔ ایک تو بچے پر ثوب شفقت کرتی ہیں دوسرے خاوند کے مال کی حفاظت کرتی ہیں فائدہ معلوم ہو
 کہ عورت میں یہ خصالتیں ہونی چاہئیں آج کل عورتیں خاوند کا مال بڑی بیدردی سے اڑاتی ہیں اور اولاد
 پر جیسے کھانے پینے کی شفقت ہوتی ہے اس سے زیادہ اس کی عادتیں سنوارنے کی ہونی چاہئے۔ نہیں
 تو اور عورتی شفقت ہوگی۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنواری لڑکیوں سے نکاح کرو کیونکہ ان کی بول
 چال خاوند کے ساتھ نرم ہوتی ہے یعنی شرم و حیا کی وجہ سے بد لحاظ اور منہ پھٹ نہیں ہوتیں اور ان کو قصور
 خرچ دید و تو خوش ہو جاتی ہیں فائدہ معلوم ہو کہ عورتوں میں شرم و لحاظ اور قناعت اچھی خصلت ہے اور
 اس کا یہ مطلب نہیں کہ بیوہ سے نکاح نہ کر بلکہ کنواری کی ایک تعریف ہے اور بعضی حدیثوں میں ہمارے حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے بیوہ عورت سے نکاح کرنے پر ایک صحابی کو دعا دی ہے۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے عورت جب پانچ وقت کی نماز پڑھتی رہے اور رمضان کے روزے رکھ لیا کرے اور اپنی اہل
 کی حفاظت رکھے اور اپنے خاوند کی نابعدا رہی کرے تو ایسی عورت بہشت میں جس دروازے سے چاہے
 داخل ہو جاوے فائدہ مطلب یہ ہے کہ دین کی ضروری باتوں کی پابندی رکھے تو اور بڑی بڑی محنت کی عبادتوں
 کی نیکی اس کو ضرورت نہیں جو درجہ ان محنت کی عبادتوں سے ملتا ہے وہ عورت کو خاوند کی نابعدا رہی اور اولاد
 کی خدمت گزار رہی اور گھر کے بند و بست میں ملجا رہے۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس عورت
 کی موت ایسی حالت میں آوے کہ اس کا خاوند اس سے خوش ہووے عورت بہشت میں جاوے گی اور فرمایا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو چار چیزیں نصیب ہو گئیں اس کو دنیا اور آخرت کی دولت ملے گی

ایک تو دل ایسا کہ نعمت کا شکر ادا کرتا ہو دوسری زبان ایسی جس سے خدا کا نام لے کر تیسرے بدن ایسا کہ بلا
و مصیبت پر صبر کرے چوتھے بی بی ایسی کہ اپنی آبرو اور خاوند کے مال میں دغا و فریب نہ کرے فائدہ یعنی نہ آبرو و
کھویرے نہ مال بے مرضی خاوند کے خرچ کرے۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت
بیوہ ہو جائے اور خاندانی بھی ہے مالدار بھی ہے لیکن اُس نے اپنے بچوں کی خدمت اور پرورش میں
لگ کر اپنا رنگ میلا کر دیا یہاں تک کہ وہ بچے یا تو بڑے ہو کر الگ رہنے لگے یا مر گئے تو ایسی عورت
بہشت میں مجھ سے ایسی نزدیک ہوگی جیسی شہادت کی انگلی بیچ کی انگلی فائدہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ بیوہ کا بیٹھا
رہنا زیادہ ثواب ہے بلکہ یہ مطلب ہے کہ جو بیوہ یہ سمجھے کہ نکاح سے میرے بچے ویران ہو جاویں گے اور
اس عورت کو بناؤ سنگار اور نفس کی خواہش سے کچھ مطلب نہ ہو تو اس کا یہ درجہ ہے اور فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ فلاں عورت کثرت سے نفل نمازیں اور روزے
اور خیرات کرتی ہے لیکن زبان سے پڑوسیوں کو تکلیف بھی پہنچاتی ہے آپ نے فرمایا وہ دوزخ میں
جاوے گی پھر اُس شخص نے عرض کیا کہ فلاں عورت نفل نمازیں اور روزے اور خیرات کچھ زیادہ نہیں
کرتی لیکن کچھ پیر کے ٹکڑے دے دلاتی ہے لیکن زبان سے پڑوسیوں کو تکلیف نہیں دیتی آپ نے فرمایا وہ بہشت
میں جاوے گی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اُس کے ساتھ دودھے
تھے ایک کو گود میں لے رکھا تھا دوسرے کی انگلی پکڑے ہوئی تھی آپ نے دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ یہ عورتیں اقل
پیٹ میں بچے کو رکھتی ہیں پھر جنتی ہیں پھر ان کے ساتھ کس طرح محبت اور مہربانی کرتی ہیں اگر ان کا بڑناؤ خواہ وہ
برائے ہو اگر نہ تو ان میں جو نماز کی پابند ہوتی بس بہشت ہی میں جلی جایا کرتی۔

دوسری فصل کنز العمال کے زیر غیبی مضمون میں

حدیث ارشاد فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے کیا تم اس بات پر راضی نہیں یعنی راضی
ہو یا چاہتے کہ جب تم میں کوئی اپنے شوہر سے حاملہ ہوتی ہے اور وہ شوہر اُس سے راضی ہو تو اُس کو
ایسا ثواب ملتا ہے کہ جیسا اللہ کی راہ میں روزہ رکھنے والے اور شب بیداری کرنے والے کو اور جیسا کہ
دروازہ ہونا ہے تو آسمان اور زمین کے رہنے والوں کو اُسکی آنکھوں کی ٹھنڈک (یعنی راحت) کا جو سامان جنتی
رکھا گیا ہے اس کی خبر نہیں پھر جب وہ بچہ جنتی ہے تو اس کے دودھ کا ایک گھونٹ بھی نہیں نکلتا اور اُسکی
پستان سے ایک دفعہ بھی بچہ نہیں پوستا جس میں اُس کو ہر گھونٹ اور ہر چوسنے پر ایک نیکی نہ ملتی ہو اور اگر بچہ
کے سبب اس کو رات کو جاگنا پڑے اُسکو راہ خدا میں شتر غلاموں کے آزاد کرنے کا اجر ملتا ہے اے سلا

۱۰

از

ابن

ماجہ

۱۲

(یہ نام ہے حضرت ابراہیم صاحبزادہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی کیانی کا وہی اس حدیث کی راوی ہیں آپ اُن سے فرماتے ہیں کہ تم کو معلوم ہے کہ میری اس سے کون عورتیں مراد ہیں جو (یا وجودیکہ) نیکہ ہیں ناز پرور و رورہ ہیں (مگر) شوہروں کی اطاعت کر نیوالی ہیں۔ اُس شوہر کی ناقدری نہیں کرتی (الحسن بن سنیاطس بن عساکون سلفۃ حاضنة السيد ابراہیم) حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عورت اپنے شوہر کے گھر میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرے مگر گھر کو برباد نہ کرے (یعنی قدر اجازت و مقدار مناسب سے زیادہ خرچ نہ کرے) تو اس عورت کو بھی ثواب ملتا ہے، بسبب اُس کے خرچ کر نیکی اور اُس کے شوہر کو بھی اس کا ثواب ملتا ہے بوجہ اُس کے کمانے کے اور نیکو بیلار کو بھی اسی کی برابر ملتا ہے کسی کے سبب کسی کا اجر کھٹنا نہیں (رق عن عائشہ) پس عورت یہ نہ سمجھے کہ جب کیانی مٹو کی ہے تو میں ثواب کی کیا مستحق ہوں گی، حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے عورت تو تمہارا جہاد حج ہے (رق عن عائشہ) دیکھئے اُن کی بڑی رعایت ہے کہ اُن کو حج کرنے سے جس میں جہاد کی بل و دشواری بھی نہیں جہاد کا ثواب ملتا ہے جو کہ سب سے زیادہ مشکل عبادت ہے حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں پر نہ جہاد ہے (حدیث علی الکفلیہ ہے) اور نہ جمعہ اور نہ جنازہ مٹی ہر ای طعن عن ابی قتادہ) پس پھر دیکھئے گھر بیٹھے اُن کو کتنا ثواب ملتا ہے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بیبیوں کو ساتھ لیکر حج فرمایا تو ارشاد ہوا کہ بس یہ حج تو کر لیا پھر اس کے بعد بولویوں پر جمی بیبی رہنا (جم عن ابی ہریرہ) پس مطلب یہ کہ بلا ضرورت شدیدہ سفر نہ کرنا حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اس عورت کو جو اپنے شوہر کیساتھ تہ مجتہد اور لاگ کرے اور غیر مرد سے اپنی حفاظت کرے (رق عن علی) پس مطلب یہ ہے کہ شوہر سے محبت کرنے اور اُس کی منت سماجت کر نیکی خلاف شان نہ سمجھے جیسی غزو عورتیں ہوتی ہیں حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتیں بھی مردوں ہی کے اجزا ہیں (جم عن عائشہ) پس چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت نوا علیہا السلام کلید ہونا مشہور ہے مطلب یہ کہ عورتوں کے احکام بھی مردوں ہی طرح ہیں (باستثناء احکام مخصوصہ پس اگر اُن کے فضائل وغیرہ جدا بھی نہ ہوتے تب بھی کوئی دیکھری کی باتیں جن اعمال پر فضائل کا مژوں وعدہ ہے اُن ہی اعمال پر اُن سے ہے حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق حق تعالیٰ نے عورتوں کے حصہ میں رشاک (کا ثواب) لکھا ہے اور مردوں پر جہاد لکھا ہے پس جو عورت ایمان اور طلب ثواب کی راہ و رشاک کی بات پر جیسے شوہر کو دھمکا کر لیا صبر کرے اسکو شہید کے برابر ثواب ملتا ہے (طبع ابن مسعود) دیکھئے ایک ذرا سی ضبط پر کتنا بڑا ثواب ملتا جو مردوں کی اس دشواری سے ملتا ہے حدیث فرمایا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بی بی کے کارِ جہاد کرنے سے بھی تم کو صدقہ کا ثواب ملتا ہے فرعون اربع
 و دیکھے عورتوں کو راحت پہنچانے کا کیسا سامان شریعت نے کیا ہے کہ اس میں ثواب کا وعدہ فرمایا
 جس کی طمع میں ہر مسلمان اپنی بی بی کو راحت پہنچا دے گا۔ حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے سب عورتوں سے اچھی وہ عورت ہے کہ جب خاوند اس کی طرف نظر کرے تو وہ اس کو مسرور
 کر دے اور جب اس کو کوئی حکم دے تو وہ اس کی اطاعت کرے اور اپنی جان اور مال میں اس کو ناخن
 کر کے اس کی کوئی مخالفت نہ کرے (حم ن ک عن ابی ہریرۃ) حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے اللہ رحمت فرما دے یا تجارہ پہننے والی عورتوں پر قطعی الا فرادک فی تاریخہ نبی عن ابی ہریرۃ
 و دیکھے حالانکہ پاچا مہ اپنی مصلحت پر وہ کے لئے کہ مثل امرطبی کے ہے پہنا مگر اس میں بھی پیغمبر صلی اللہ
 علیہ وسلم کی دعا لیلیٰ یہ کتنی بڑی مہربانی ہے عورتوں کے حال پر حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے بدکار عورت کی بدکاری نہرا بدکار مردوں کی برابر اور نیک عورت کی نیک کاری ستر و لیا
 اللہ کی عبادت کے برابر ہے (ابو اسحق عن ابن عمر) دیکھے کتنے تھوڑے عمل پر کتنا بڑا ثواب ملا یہ عبادت
 نہیں عورتوں کی تو کیا ہے حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی عورت کا اپنے گھر میں
 گھڑتی کا کام کرنا جہاد کے رتبے کو پہنچتا ہے انشا اللہ تعالیٰ (ع عن انس) و کیا اتنا ہوا اس عبادت
 کی حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہاری بیبیوں میں سب سے اچھی وہ عورت ہے جو
 اپنی آبرو کے بارہ میں پارسا ہوا اپنے خاوند پر عاشق ہو (فرعن انس) و دیکھے شوہر سے محبت کتنا ایک
 خوشی ہے نفس کی مگر اس میں بھی فضیلت اور ثواب ہے حدیث ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ
 میری ایک بی بی ہے میں جب اسکے پاس جاتا ہوں تو وہ کہتی ہے مرہا ہو میرے سردار کو اور میرے
 گھر والوں کے سردار کو اور جب وہ مجھ کو رنجیدہ دیکھتی ہے تو کہتی ہے دنیا کا کیا غم کرتے ہو تمہاری آخرت کا
 کام تو بن رہا ہے آپ نے (یہ سنکر) فرمایا کہ اس عورت کو خبر کر دو کہ وہ اللہ کے کام کر نیوالوں میں سے ایک
 کام کر نیولی ہے اور اس کو جہاد کر نیوالے کا نصف ثواب ملتا ہے (الخ الطی عن عبد اللہ الوصاحی) و
 دیکھے شوہر کی معمولی آؤ بھگت میں اس کو کتنا بڑا ثواب مل گیا۔ حدیث اسماء بنت بزید انصار سیر و اسبج
 کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ عورتوں کی فیستادہ آپ کے پاس آئی ہوں (وہ عرض کرتی ہیں) کہ
 مرد جمعہ اور جماعت اور عیادت مریض اور حضور جنازہ اور حج و عمرہ و حفاظت سرحد اسلامی کی بدولت ہم پر
 توقیت لے گئے آپ نے فرمایا تو واپس جا اور عورتوں کو خبر کر دے کہ تمہارا اپنے شوہر کے لئے دنیا و دوزخ کا
 کرنا یا حق شوہر کی ادا کرنا اور شوہر اور خاوندی کی چوایاں رہنا اور شوہر کے موافق مرضی کا اتنا کرنا یا ان سب اعمال

برابر ہے (کر عن اسماء) حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت اپنی حالتِ حمل سے لیکر بچہ
 جننے اور دودھ چھڑانے تک (فضیلت و ثواب میں ایسی ہے جیسے اسلام کی راہ میں سرحد کی نگہبانی کرنا والا۔
 جس میں ہر وقت مجاہدہ کے لئے تیار رہتا ہے) اور اگر اس درمیان میں مر جاوے تو اس کو شہید کی برابر
 ثواب ملتا ہے (طب عن ابن عمر) حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی مضمون ہے جو اس
 فصل کی سب سے اول حدیث کا بس اتنا فرق ہے کہ دودھ پلانے پر یہ (فرمایا جب وہ عورت دودھ
 پلاتی ہے تو یہ گھونٹ کو پلانے پر ایسا اجر ملتا ہے جیسے کسی جاندار کو زندگی دیدی پھر جب دودھ چھڑاتی ہے
 تو فرشتہ اس کے کندھے پر شاہانہی سے ہاتھ مارتا ہے اور کہتا ہے کہ (پھلے گناہ سب معاف ہو گئے
 اب آگے جو کرے از سر نو کرے) ان میں جو گناہ کا کام ہو گا وہ آئندہ لکھا جاوے گا اور مراد اس سے صغیر گناہ
 ہیں مگر صغائر کا معاف جانا کیا تھوڑی بات ہے۔ حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے
 بیویاں! رکھو کہ تم میں جو نیک ہیں وہ نیک لوگوں سے پہلے جنت میں جاویں گی پھر جب شوہر جنت میں آئیں گے
 تو ان عورتوں کو غسل دے کر اور خوشبو لگا کر شوہروں کو الگ کر دیجاویں گی سرخ اور زرد رنگ کی سواریلوں
 پر اور ان کے ساتھ ایسے بچے ہوں گے جیسے بکھرے ہوئے موٹی (ابو الشیخ عن ابی امامہ) ف بیویاں! اور
 کوئی فضیلت چاہتی ہو جنت میں مردوں سے پہلے تو پہنچ گئیں ہاں نیک بنانا شرط ہے اور یہ کچھ مشکل
 نہیں۔ حدیث حضرت عائشہ رض سے روایت ہے انہوں نے فرمایا جس عورت کا شوہر باہر ہو اور وہ
 اپنی ذات میں اس کی اس حالت کی نگہبانی کرے اور بناؤ سنگا زنگ کر دے اور اپنے پاؤں کو مقید کر دے
 اور سامانِ زینت کو معطل کر دے اور نماز کی پابندی رکھے وہ قیامت کے روز کنواری لڑکی کے برابر ٹھانی جاوے گی
 پس اگر اس کا شوہر مومن ہو تو وہ جنت میں اس کی بی بی ہوگی اور اگر اس کا شوہر مومن نہ ہو (مثلاً خدا کا
 دنیا سے بے ایمان ہو کر مرا تھا) تو اللہ تعالیٰ اس کا نکاح کسی شہید سے کر دے گا (ابن جریر و سنن ابن
 حدیث ابوالدرداء سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ مجھ کو وصیت کی مہرے خلیل ابو القاسم صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ خرچ کیا کر اپنی وصیت سے اپنے اہل خانہ پر الخ (ابن جریر) ف جو لوگ باوجود وصیت
 کے بی بی کے خرچ میں لگی کرتے ہیں وہ فلاں حدیث کو دیکھیں) حدیث ہذا سے روایت ہے
 کہ حضرت علی رض نے فرمایا کہ آدمی اپنے گھر کا سربراہ کار نہیں بنتا جب تک کہ وہ ایسا نہ ہو جاوے کہ
 نہ اس کی پرواہ رہے کہ اس نے کیسا لباس پہن لیا اور نہ اس کا خیال رہے کہ بھوک کی آگ
 کس چیز سے بجھائی (الذہوری) ف جو لوگ اپنی تن پروری و تن آرائی میں رہ کر گھر والوں سے بے پرواہ
 رہتے ہیں وہ اس سے عبرت سیکھیں بقول سعدی رح

سعدی
 عجز و خوار و خوار
 عجز و خوار و خوار

۱۔ دیکھ اس بے
حیث کو ہرگز نیک نیتی
کا منہ نہیں دیکھے گا

نخواہ دیدار دے نیک نیتی
زن و فرزند بگنار دے نیتی

اپنے لئے تن آسانی
انتہا کرنا ہے اہل د
عیال کو نیتی میں چھوٹا ہر

اضافات از مشکوٰۃ

حدیث ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتوں کے حق میں میری نصیحت بھلائی کرنے کی قبول کرو اس لئے کہ وہ پہلی سے پیدا ہوئی ہیں الخ شفق علیہ و یعنی اس سے راستی و رستی کامل کی توقع مت رکھو اس کی رنج نہی پر صبر کرو دیکھے عورتوں کی کستہ رعایت کا حکم ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ مومن مرد کو مومن عورت سے (یعنی اپنی بی بی سے) بغض نہ رکھنا چاہئے کیونکہ اگر اس کی ایک عادت کو ناپسند رکھے گا تو دوسری کو ضرور پسند کرے گا روایت کیا اس کو مسلم نے و یعنی یہ سورج کر صبر کر لے۔ حدیث عبداللہ بن زمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی بی بی کو غلام کی طرح (بیدردی سے) نہ مارنا چاہئے اور پھر ختم دن پر جماع کرنے لگے الخ شفق علیہ و یعنی پھر مروت کیسے گوارا کرے گی۔ حدیث حکیم بن معویہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم پر ہماری بی بی کا کیا حق ہے آپ نے فرمایا کہ وہ حق یہ ہے کہ جب تو کھانا کھاوے اس کو بھی کھاوے اور جب تو کپڑا پہنے اس کو بھی پہناوے اور اس کے منہ پر نہ مارے اور بول چال گھر ہی کے اندر رہ کر چھوڑ دی جائے روایت کیا اس کو احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے و یعنی اگر اس سے روٹھے تو گھر سے باہر نہ جاوے۔ حدیث ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب مومن ہیں مگر ایمان کا کامل وہ شخص ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں اور تم سب میں اچھے وہ لوگ ہیں جو اپنی بیبیوں کے ساتھ اچھے ہوں۔ روایت کیا اس کو ترمذی اور اس کو حسن صحیح کہا ہے و فصل ثانی کی (۲۷) حدیثیں ہیں اور فصل اول میں تیرہ تھیں سب ملا کر چالیس ہو گئیں گویا یہ مجموعہ فصلیں فضائل نسا کی ایک چہل حدیث ہے۔

۱۰

یعنی عورتوں
کی فضیلت
اور عورتوں
کی چالیس
حدیثیں
۱۲۰ ہیں

تیسری فصل ہشتی زیور کے تیسری مضمون میں

عورتوں کے بعض عیبوں پر نصیحت قرآن اور حدیث سے

جب ہم نیک بیویوں کی خصلتیں بتلا چکے تو مناسب معلوم ہوا کہ بعض عیب جو عورتوں میں پائے جاتے ہیں وہ ان سے نیکی میں کمی آجاتی ہے ان عیبوں پر جو اللہ اور رسولؐ نے خاص کر عورتوں کو انتظام یا نصیحت فرمائی ہے ان کا خلاصہ بھی لکھیں تاکہ ان عیبوں سے نفرت کھا کر ان عیبوں سے پوری نیکی قائم رہے۔

آیتوں کا مضمون

فرمایا اللہ تعالیٰ نے جن بیویوں میں آٹھ سے کم کو معلوم ہو کہ یہ کہنا نہیں مانتی تو اول انکو نصیحت کرو اور اس نہ مانتی تو ان کے پاس سونا بیٹھنا چھوڑ دو اس پر بھی نہ مانتی تو انکو مارو اس کے بعد اگر وہ تابعداری کرنے لگیں تو ان کو تکلیف دینے کے لئے بہانہ مت ڈھونڈو۔ فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ خاوند کا کہنا نہ ماننا بہت بُری بات ہے۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے چلنے میں پاؤں زور سے زمین پر مت رکھو جس میں زور وغیرہ کی غیر مرد کو خیر ہو جاوے۔ فائدہ بچے دار زور پہننا بالکل درست نہیں اور جسے باجہ دہو ایک دوسرے سے لگ کر نہ جانا ہو اس میں یہ احتیاط ہے اور سمجھو کہ جب پاؤں میں ہلک چیر ہے اس کی آواز کی اتنی احتیاط ہے تو عورت کی آواز اور اس کے بدن کھلنے کی تو کتنی ناکید ہوگی۔

حدیثوں کا مضمون

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے عورتوں میں نے تم کو دوزخ میں بہت دیکھا ہے عورتوں نے پوچھا اس کی کیا وجہ آپ نے فرمایا تم مار بھینکا کر سب چیزوں پر بہت ڈال کر تیری ہو اور خاوند کی ناشکری بہت کرتی ہو، اور اس کی دی ہوئی چیز کو بہت ناک مارتی ہو، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک بی بی نے بخار کو بڑا کہا آپ نے فرمایا کہ بخار کو بڑا مت کہو اس سے گناہ معاون ہوتے ہیں اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کر کے رونے والی عورت اگر توبہ نہ کریگی تو قیامت کے روز اس حالت میں کھڑی کی جاوی گی کہ اس کے بدن پر کرتے کی طرح ایک رن لپیٹا جاوے گا جس میں آگ بڑی جلدی لگتی ہے اور کرتے ہی کی طرح تمام بدن میں خارش بھی ہوگی یعنی سکو و تکلیفیں ہوں گی خارش سے تمام بدن فوج ڈالیں گی اور دوزخ کی آگ کی وہ آگ، اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مسلمان عورت کو کوئی پٹو سن اپنی پٹو سن کی بھی ہوئی چیز کو حقیر اور ہلکا نہ سمجھے چاہے بکری کی

مارنے سے عورتوں کو مارنا اور وہ بھی صرف اللہ کے لئے اپنا غصہ اتارنے کے لئے نہیں ۱۲

لکھی کہ یہ وفادہ بعض عورتوں میں یہ عادت بہت بری ہوتی ہے کہ دوسرے کے گھر کی آبی ہوتی چیز کو ناک مار کر قتی
 ہیں اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب ہوا تھا اس نے
 اس کو کچھ کوبانڈیا تھا نہ تو کھانے کو دیا اور نہ اس کو چھوڑا یوں ہی تڑپ تڑپ کر مرنے کا مدہ اسی طرح
 جاوے رہاں کہ اس کے کھانے پینے کی خبر نہ لینا عذاب کی بات ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 بعض مرد اور عورتیں ساتھ ہیں تک خدا کی عبادت کرتے ہیں پھر موت کا وقت تاہم تو خلاف شرع وصیت کر کے
 دوزخ کے قابل ہو جاتے ہیں وہ جیسے بعضوں کی عادت ہوتی ہے یوں کہہ مرنے ہیں دیکھو
 میری چتر میرے نو اسہ کو دیکھو بھائی کونہ دیکھو یا فلائی بیٹی کو فلائی چتر دوسری بیٹی سے زیادہ دیکھو یہ
 سب حرام ہے وصیت اور میراث کے مسئلے کسی عالم سے پوچھ کر اس کے موافق عمل کرے گمبھی اس کے
 خلاف نہ کرے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی عورت دوسری عورت سے اس طرح
 نہ ملے کہ اپنے خاوند کے سامنے اس کا حال اس طرح کہنے لگے جیسے وہ اس کو دیکھ رہا ہے اور
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دفعہ آپ کی دو بیبیاں بیٹھی تھیں ایک نابینا صحابی
 آنے لگے آپ نے دونوں کو پردے میں ہو جانے کا حکم دیا دونوں نے تعجب سے عرض کیا کہ وہ تو
 اندھے ہیں آپ نے فرمایا تم تو اندھی نہیں ہو تم تو آنکھ دیکھتی ہی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا جب کوئی عورت اپنے خاوند کو دنیا میں تکلیف دیتی ہے تو بہشت میں جو حور اس خاوند
 کو ملیگی وہ کہتی ہے کہ خدا مجھے غارت کرے وہ تیرے پاس نہ مان ہے جلدی ہی تیرے پاس سے ہمارے
 پاس چلا آوے گا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ایسی دوزخی عورت کو
 نہیں دیکھا یعنی میرے زمانہ سے چھ ایسی عورتیں پیدا ہوں گی کہ کپڑا پہنے ہوں گی اور تنگی ہوگی
 یعنی نام کو بدن پر کپڑا ہوگا لیکن کپڑا یا رنگ اس قدر سوگا کہ تمام بدن نظر آوے گا اور ان کے بدن کو جھکا کر
 چلیں گی اور بالوں کے اندر مویاں یا کپڑا دے کر بالوں کو لپیٹ کر اس طرح باندھیں گی جس میں
 بال بہت سے معلوم ہوں جیسے اونٹ کا وہاں ہوتا ہے ایسی عورتیں بہشت میں نہ جاوے گی بلکہ اس کی خوشبو
 بھی انکو نصیب نہ ہوگی و یعنی جب پر سیر کار بیبیاں بہشت میں جانے لگیں گی ان کو ان کے ساتھ جانا
 نصیب نہ ہوگا پھر چاہے سزا کے بعد ایمان کی برکت سے چلی جاویں اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم نے جو عورت سونے کا زیور دکھاوے کو پہنے کی اسی سے اس کو عذاب دیا جاوے گا
 اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تشریف رکھتے تھے ایک آواز سنی جیسے کوئی کسی پر
 لعنت کر رہا ہو آپ نے پوچھا یہ کیا بات ہے لوگوں نے عرض کیا کہ یہ فلائی عورت ہے کہ اپنی سواری

اس کی تشریح نے جس شخص کو وارث بنایا ہے اس کو مرد کم و زیادہ مستحقوں کو دینا حرام ہے اسی اور تمام چیزوں کا جو کچھ اس میں ہے اس کا حکم ہے

اس کی تشریح نے جس شخص کو وارث بنایا ہے اس کو مرد کم و زیادہ مستحقوں کو دینا حرام ہے اسی اور تمام چیزوں کا جو کچھ اس میں ہے اس کا حکم ہے

اڈھٹی پر لعنت کر رہی ہے وہ اڈھٹی چلنے میں کمی یا شوخی کرتی ہوگی اس عورت نے جھٹا کر کہہ دیا ہوگا تجھے خدا کی مار جیسا عورتوں کا دستور ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی کو حکم دیا کہ اس عورت کو اور اس کے اسباب کو اس اڈھٹی پر سے اڈھتا ردا اڈھٹی تو اس عورت کے نزدیک لعنت کے قابل ہے، پھر اس کو کام میں کیوں لاتی ہے وہ خوب سزا دی تمام شہد رسالہ کسوة المنسوة -

آگے بقیہ ہے۔ ہستی از اولہ حصہ ہشتم کے مضمون کا

ان دونوں مضمونوں یعنی تعریف اور نصیحت میں پہلا پانچ آیتیں اور پچیس حدیثیں لکھی گئیں اور اس حصہ کے شروع میں ہم نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک عادتیں بہت سی لکھ دی ہیں جن کی ہر وقت کے ہزیا و میں ضرورت ہے اور اس سے پہلے سات حصوں میں ہر طرح کی نیکی اور ہر طرح کی نصیحت تفصیل سے لکھ دی ہے جس کا دھیان رکھو اور عمل کرو انشاء اللہ تعالیٰ قیامت میں بڑے بڑے درجہ پانویں درجہ خدا پناہ میں رکھے بری عورتوں کا بڑا حال ہو گا اگر قرآن و حدیث سمجھنے کے قابل بھی ہو جاؤ تو بہت سے قصے ایسی بد دین اور بد ذات اور بد عقیدہ اور بد عمل عورتوں کے معلوم ہوں گے اللہ ہمارا تمہارا نبیوں میں گذرا ورنہ ہی میں خاتمہ اور ان ہی ختم شدہ۔ تمام شدہ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ضمیمہ اولیٰ ہشتی زلیو حصہ، مشرق مسماہ بہ ہشتی بوہر

جنابِ مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیارے اور پاکیزہ مثال و آپ کی عادت و کتابیان

(۱۱) بیہقی نے حضرت برابر بن عازب سے روایت کی ہے کہ آپ سب سے زیادہ حسینؑ تھے اور سب سے زیادہ خوش خلق تھے اور نہ بہت لمبے تھے نہ پستہ قد تھے (۲) ابن سعد نے اسمعیل بن عیاش سے بطریق صحیح مرسل روایت کی ہے کہ آپ سب سے زیادہ لوگوں کی ایذا پر صبر فرماتے تھے (۳) اترمذی ہند بن ابی ہالہ سے ایک بڑی حدیث بسند حسن آپ کے شمائل میں روایت کی ہے جس میں یہ بھی ہے کہ آپ جب چلنے کے لئے پاؤں اٹھاتے تو قوت سے پاؤں اکھڑتا تھا اور قدم اس طرح رکھتے کہ آگے کو جھک پڑتا اور تواضع کے ساتھ قدم بڑھا کر چلتے چلنے میں گویا کسی بلند ہی سے پستی میں اتر رہے ہیں جب کسی

کسی کردہ کی طرف کی چیز کو دیکھنا چاہتے تو پورے پھر کر دیکھتے یعنی کن آنکھوں سے دیکھنے کی عادت نہ تھی نگاہ نیچی رکھتے زمین کی طرف آپ کی نظر بہت زیادہ تھی یہ نسبت آسمان کے اور صحابہ کے پیچھے آپ چلا کرنے تھے عموماً عادت آپ کی گوشہ چشم سے دیکھنے کی تھی مطلب یہ کہ غایت حیا سے پورا سراٹھا کر نگاہ بھر کر نہ دیکھتے تھے جو آپ کو ملتا تھا پہلے آپ ہی اس کو سلام کرتے تھے (۴) ابو داؤد نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ آپ کے کلام میں ترتیل ہوتی تھی یعنی آپ ٹھہر کر بات چیت فرماتے تھے تاکہ مخاطب اچھی طرح سمجھ لے لیکن نہ اس قدر ٹھہر کر جس سے مخاطب گھبرا جائے اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ آپ ایک بات کو تین بار فرمایا کرتے تھے عرض یہ ہے کہ آپ کلام کو نہایت عمدہ طریق سے ادا فرماتے تھے جیسا موقع ہوتا تھا اس کا لحاظ فرماتے تھے بعضے مخاطب خوش فہم اور جلدی سمجھنے والے ہوتے ہیں وہاں پر ایک بات کو چند بار لوٹانا مناسب ہے اور بعضے مخاطب دیر میں بات کو سمجھتے ہیں ان کو کئی بار سنانا مناسب ہے اور جہاں ہر قسم کے لوگ ہوں وہاں تین بار بات کو لوٹانا مناسب ہے اس لئے کہ بعضے اعلیٰ درجہ کے فہیم ہوتے ہیں وہ اول ہی دفعہ سمجھ لیں گے اور بعض اوسط درجہ کی سمجھتے ہیں وہ دوبار میں سمجھ لیں گے اور بعض غبی ہوتے ہیں وہ تین بار میں بخوبی سمجھ لیں گے اور اگر کہیں اس مقدار سے بھی زیادہ حاجت ہو تو خوش اخلاقی کی بات یہ ہے کہ اس سے بھی ورثہ نہ کرے خوب سمجھ لو اصل تو یہ ہے کہ خوش اخلاقی اور قواعد کی پابندی کا اعلیٰ مرتبہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوا تھا نہ کسی کو پہلے میسر ہوا اور نہ آئندہ میسر ہوگا اور باوجود قواعد انتظامیہ کی پابندی کے خوش اخلاقی کا برتاؤ بہت بڑا کمال ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت مبارک تھی کہ آپ اس کام میں جس کو خود انجام دیتے تھے خوب اچھی طرح قواعد کی پابندی فرماتے تھے اور دوسروں سے جو ان امور میں غلطی اور کوتاہی ہوتی تھی تو زبردستی ہاں ان کی اصلاح کی عرض سے باقاعدہ اور نرمی سے نصیحت فرمادیتے تھے یہی طریقہ متبعین سنت کو اختیار کرنا چاہئے کہ قواعد انتظامیہ کی پابندی اور خوش اخلاقی کی عادت اختیار کریں اور دوسروں کو بھی رغبت دلاویں مگر محض اپنے نفس و غضب کی شفا کے لئے دوسروں کی کوتاہی کی گرفت نہ کریں ہاں ان کی اصلاح کی عرض سے اگر ضرورت ہو تو سختی بھی محمود ہے خوب سمجھ لو (۵) ابو داؤد درجہ نے حضرت عائشہؓ سے سند صحیح روایت کی ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام مجاہد ہوتا تھا جو شخص اس کو سنتا سمجھ لیتا (۶) بیہقی نے حضرت عائشہؓ سے بسند حسن روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام عادیوں سے زیادہ جھوٹ ناگوار ہوتا تھا (۷) بیہقی اور ابو داؤد اور نسائی نے حضرت انس

سے روایت کی ہے کہ آپ کو سب کپڑوں میں بہت محبوب مینی چادر تھی جس میں کئی رنگ ہوتے ہیں اور
 عربی نے ابن ربیعان سے اس کپڑے کے پسندیدہ ہونے میں یہ حکمت نقل کی ہے کہ وہ بہت زینت
 کا کپڑا نہیں ہے یعنی سادہ ہوتا ہے اور میل بھی کم ہوتا ہے سب اللہ کی شان مبارک تھی رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ اپنی ذات مقدسہ کو دنیا میں مسافر سمجھتے تھے نہ دنیا کی رونق سے تعلق تھا
 نہ اس کے مزخرفات کی طرف توجہ تھی مسلمانوں تم کو بھی یہی طریقہ اختیار کرنا چاہیے کہ بقدر ضرورت ایسے
 کپڑے پہن لیا کرو جس سے ستر ڈھک جاوے اور جو سادے ہوں اور میل کم ہوں تاکہ انکی زینت
 خدا تعالیٰ کی طرف توجہ رکھنے سے مانع نہ ہو اور جلدی جلدی صاف کرنے کی حاجت نہ ہو کہ انہیں
 وقت زیادہ صرف ہوتا ہے اور بعض روایتوں میں سفید کپڑوں کی بھی تعریف آئی ہے (۸) بخاری
 اور ابن ماجہ نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ عبادت
 زیادہ محبوب تھی جو ہمیشہ ادا ہو سکے (یعنی نوافل وغیرہ اس قدر پڑھنے چاہئیں جن کو سناہ سکے یہ نہیں
 کہ ایک دن تو سب کچھ کر لیا اور دوسرے دن کچھ بھی نہیں تھوڑی عبادت جو ہمیشہ ہو سکے وہ اس سے
 بہتر ہے کہ بہت عبادت کی جاوے مگر بھی ہو اور کبھی نافرمان ہو جاوے جیسا بسند صحیح حضور صلی اللہ علیہ
 وسلم سے وارد ہوا ہے (۹) ابن السنی وغیرہ نے مرسل بسند حسن بغیرہ مجاہد سے روایت کی ہے کہ آپ
 کو بکری کے گوشت میں اس کا کلا حصہ زیادہ پسند تھا (۱۰) حاکم وغیرہ نے بسند حسن بغیرہ حضرت عائشہؓ
 سے روایت کی ہے کہ پینے کی چیزوں میں آپ کو ٹھنڈا اور میٹھا پانی زیادہ محبوب تھا ابو نعیم نے
 حضرت ابن عباس سے بسند حسن بغیرہ روایت کی ہے کہ آپ کو پینے کی چیزوں میں دو دھہ بہت زیادہ پسند
 تھا (۱۱) ابن السنی اور ابو نعیم نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے کہ آپ کو شہد کا شربت پینے کی
 چیزوں میں بہت زیادہ محبوب تھا (۱۲) ابو نعیم نے حضرت ابن عباسؓ سے بسند حسن بغیرہ روایت
 کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام سالن سے زیادہ سرکہ محبوب تھا (۱۳) مسلم نے
 حضرت انسؓ سے روایت کی ہے کہ آپ کو پسینہ زیادہ آتا تھا اور عربی میں یہ کہ حضرت ام سلمہؓ جناب
 رسول مقبولؐ کے پسینہ کو اکٹھا کر لیتی تھیں اور دوسری خوشبو میں ملا لیتی تھیں کیونکہ وہ پسینہ خوشبو دا
 ہوتا تھا اور یہ روایت مسلم میں ہے (۱۴) حضرت جابرؓ سے مسلم نے روایت کی ہے کہ آپ کی ڈاڑھی
 مبارک کے بال زیادہ تھے ابن عدی وغیرہ نے حضرت عائشہؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت
 کی ہے کہ میوہ جات میں آپ کو خرمائے تر اور خرہ زیادہ محبوب تھا (۱۶) ابو نعیم نے حضرت ابن
 عباس سے روایت کی ہے کہ آپ کو شانہ کا گوشت اور جگہ کے گوشت سے زیادہ محبوب تھا (۱۷) امام احمد

پانی پانی جو بخاری ترمذی

۱۰

ولفظ کان
 احتیضاً
 الیہ العسل
 ای المیز
 بالاء کما
 قیل فی
 روایت قالہ
 الغریزی
 ولم یسند
 تلک
 الروایۃ
 ۱۱

نسائی نے بسند صحیح حضرت ابو داؤد سے روایت کی ہے کہ جب آپ امام ہوتے تھے تو نماز بہت مختصر
 پڑھتے تھے اور جب تنہا نماز پڑھتے تھے تو بہت طویل پڑھتے تھے آپ مقتدیوں کے ساتھ اس لئے
 مختصر نماز پڑھتے تھے کہ ان کو تکلیف نہ ہو اور تنہا اس لئے طویل فرماتے تھے کہ نماز آپ کی آنکھ کی
 ٹھنڈک تھی اس میں آپ کو چین ہوتا تھا اور اس سے بڑھکر کیا چین ہوگا کہ محبوب حق کے سامنے
 عاجزانہ کھڑا ہو کر اس سے التجا کرے اور اس اختصار اور تطویل کی مقدار اور حدیثوں میں یہ تفصیل وارد
 ہوئی ہے (۱۸) امام احمد اور ابو داؤد نے بسند حسن حضرت عبداللہ بن بسر سے روایت کی ہے کہ جناب
 رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کے دروازے پر تشریف لیجاتے تو دروازے کے سامنے
 نہ کھڑے ہوتے بلکہ اس کے داہنے ستون کے سامنے کھڑے ہوتے بائیں ستون کے سامنے کھڑے ہوتے اور فرماتے
 السلام علیکم یہ طریقہ سنت ہے کہ میں جانے تو اپنے کو مقابل نہ کھڑا ہوا ہوں یا بائیں جانب کھڑا ہوا اس لئے کہ
 اس طرح کھڑے ہونے میں کسی کی لیے پردگی کا اندیشہ نہیں ہے ہاں اگر دروازہ بند ہو تو دروازے کے
 سامنے کھڑا ہونا بھی مضائقہ نہیں اور کھڑا لے کو اپنے آنے کی اطلاع اس طرح سے کہو کہ السلام علیکم
 کہے اگر وہ پہلی بار نہ ملے تو دوبارہ پھر یہی کہے خوب سمجھ لو۔ (۱۹) ابن سعد نے طبقات میں حضرت
 عمرؓ سے مرسل روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت تھی کہ جب آپ کے پاس
 کوئی شخص آتا اور آپ اس کے چہرے پر بحالی اور خوشی دیکھتے تو اُسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیتے
 (غرض یہ تھی کہ اس کو آپ کے ساتھ انسیت حاصل ہو۔) (۲۰) ابن منذر عتبہ بن عبدہ سے روایت
 کی ہے کہ جب آنحضرت کے پاس کوئی آتا تھا اور اس کا نام ایسا ہوتا جو آپ کو محبوب نہ ہوتا
 تو اس نام کو بدل دیتے تھے (۲۱) امام احمد وغیرہ نے روایت کی ہے کہ جب آپ کے پاس کوئی
 اپنے مال کی زکوٰۃ لاتا تھا (تاکہ آپ اس کو موقع پر صرف کر دیں) تو آپ فرماتے اے اللہ فلاں شخص
 رحمت فرما ہم کو بھی یہ طریقہ برتنا چاہئے کہ جب کوئی ہمارے ذریعہ سے صدقات تقسیم کرے یا کسی چنرہ
 میں روپہ دلائے تو ہم کو بھی دعاویں (۲۲) حاکم نے حضرت عائشہؓ سے بسند حسن روایت کی ہے کہ جب
 آنحضرت کو کوئی خوشی پیش آتی تھی تو فرماتے تھے الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهِ تَنْتَعِلُ الصَّالِحَاتُ
 اور جب ناگواری پیش آتی تو فرماتے الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ - (۲۳) امام احمد اور ابن ماجہ نے حضرت
 ابن مسعود سے بسند صحیح روایت کی ہے کہ جب لونڈی غلام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 حصے میں (جہاد میں) آتے تھے تو آپ سب گھروالوں کو بانٹ دیتے تاکہ ان گھروالوں میں باہم تفریق نہ
 ہو جادے یعنی اگر کسی کو ملے اور کسی کو نہ ملے تو اندیشہ ہے کہ ان لوگوں میں باہم رنجش پیدا ہو جادے

۱۰

قال المناذی

ذالک

لان الود

یومئذ

لوین لہا

ستوی ۱۲

منہ

یہی طریق ہم لوگوں کو اختیار کرنا چاہیے کہ جب کوئی چیز تقسیم کریں تو ہر موقع پر اس کا خیال رکھیں کہ ایسا طریق نہ اختیار کریں جس سے باہم لوگوں میں رنجش پیدا ہو اور کوئی مفیدہ پیدا ہو خواہ برادری میں تقسیم کی جاوے یا اہل و عیال میں یا شاگردوں و مریدوں میں (۲۴) خطیب نے حضرت عائشہ سے بسند ضعیف روایت کی ہے کہ جب آنحضرتؐ کے پاس کھانا لایا جاتا تھا اور دوسرے لوگ بھی آپ کے ساتھ کھاتے تو آپ اپنے آگے سے کھاتے تھے اور جب آپ کے پاس چھوہارے لائے جاتے تو ہر طرف تناول فرماتے تھے (۲۵) ابن انسی وغیرہ نے بسند صحیح حضرت انسؓ سے روایت کی ہے کہ جب آپ کے پاس پھل لایا جاتا تھا ایسے وقت کہ جب اول ہی کھانے کے قابل ہوتا ہے تو آپ اسکو دونوں آنکھوں سے لگاتے پھر دونوں ہونٹوں سے لگاتے اور فرماتے اَللّٰهُمَّ كَسَا اَمْرَيْنَا اَوَّلَهُ فَتَا رَنَا اَخِرَهُ پھر پٹوں کو دیتے تھے جو آپ کے پاس اس وقت بیٹھے ہوتے تھے (۲۶) ابن عساکر نے حضرت سالم بن عبد اللہ بن عمر اور حضرت قاسم بن محمد سے بطریق مرسل صحیح روایت کی ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ برتن لایا جاتا تھا جس میں خوشبو دار تیل وغیرہ ہوتا تو آپ اس تیل میں انگلیاں تر فرما لیتے پھر اس کو (جہاں لگانا ہوتا ان انگلیوں سے استعمال فرماتے تھے (۲۷) طبرانی نے حضرت ام المومنین حفصہؓ سے روایت کی ہے کہ آپ جب سونیکو لیٹتے تھے تو اپنے داہنے ہاتھ کو اپنے رخسارہ کے نیچے رکھ لیتے تھے (۲۸) شمیرازی نے القاب میں حضرت عائشہؓ سے بسند حسن لغیرہ روایت کی ہے کہ آپ جب (سر میں) تیل لگانے کا قصد فرماتے تھے تو بائیں ہاتھ کی پتیلی میں اسکو رکھتے پھر بھوؤں سے لگانا شروع کرتے (یعنی بھوؤں کو اول لگاتے) پھر دونوں آنکھوں پر لگاتے پھر سر پر لگاتے اور غریزی میں ہے کہ منادی نے فرمایا ہے کہ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ڈاڑھی میں تیل لگانے کا قصد فرماتے تھے تو پہلے دونوں آنکھوں پر لگاتے تھے (پھر ڈاڑھی میں لگاتے تھے) احقر کہتا ہے کہ یہ روایت میری نظر سے نہیں گذری (۲۹) ابو داؤد اور ترمذی اور طبرانی نے حضرت انسؓ اور حضرت جابرؓ سے بسند صحیح روایت کی ہے کہ آپ جب پیشاب یا پاخانہ کے لئے بیٹھنے کا قصد فرماتے تھے تو اپنے کپڑے کو نہ اٹھاتے تھے جب تک کہ زمین (کی اس جگہ سے جہاں فراغت فرماتے) سے قریب نہ ہو جاتے تاکہ بغیر ضرورت ستر نہ کھلے کیونکہ ستر کھولنے کی ضرورت تو اسی وقت ہوتی ہے جب قضائے حاجت کے لئے آدمی بیٹھ جاوے تو پہلے سے ستر کھولنے کی کیا حاجت ہے اس لئے آپ عین ضرورت کے وقت ستر کھولتے تھے (۳۰) ابو داؤد و نسائی اور ابن ماجہ نے عائشہؓ سے بسند صحیح روایت کی ہے کہ جب آپ جنب ہونے کی

حالت میں (بغیر غسل کے) سونے کا قصد فرماتے تھے تو وضو فرمایا لیتے تھے (پھر سوتے تھے) اور جب ایسی حالت (مذکورہ) میں کھانے یا پینے کا قصد فرماتے تھے تو فقط دونوں ہاتھ (گٹھون تک) دھو لیتے تھے پھر کھاتے پیتے تھے حائض اور نفاس والی عورت جب پاک ہو تو اس کے لئے بھی یہی سنت تھی (۳۱) حاکم والیہ و ابوداؤد نے بسند صحیح حضرت عبداللہ بن یزید سے روایت کی ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لشکر کو رخصت فرماتے تھے تو یہ دعا پڑھتے اَسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ ذِيكَمُ وَأَمَّا أَنْتُمْ وَخَوَائِكُمْ أَعْمَالَكُمْ (مناسب ہے کہ جب کسی کو رخصت کرو تو یہ دعا پڑھ لیا کرو یہ اس شخص کی دین و دنیا کی فلاح کے لئے دعا ہے جس کو رخصت کیا جاتا ہے) (۳۲) خطیب نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بسند ضعیف روایت کی ہے کہ جب آپ نیا کپڑا پہنتے تو جمعہ کو پہنتے تھے (۳۳) حکیم ترمذی نے حضرت عبداللہ بن کعب سے نوادر الاصول میں بسند حسن روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سیواک کر چکے تھے تو جو بڑا شخص ہوتا اس کو عنایت فرماتے تھے اور جب کچھ پانی وغیرہ دیتی تو بچا ہوا اس شخص کو عنایت فرماتے جو آپ کی دائیں جانب ہوتا (یہ دونوں چیزیں آپ بوجہ سخاوت اور لوگوں کو برکت پہنچانے کے عطا فرماتے تھے) (۳۴) ابن اسنی اور طبرانی نے بسند حسن حضرت عثمان بن ابی العاص سے روایت کی ہے کہ جب بادشاہی ملتی تھی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا أَمَرْتَ سَلِّتَ فِيهِكَ وَجْهَ اس دُعا کے پڑھنے کی یہ تھی کہ ایسی ہو کہ کسی قوم پر بطریق عذاب بھیجی جاتی ہے کذا فی العزیزی تو آپ دعا فرماتے تھے کہ یا اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس چیز کے شر سے جس کو آپ نے اس ہو میں بھیجا ہے اور یہی ترجمہ ہے اس دعا کا (۳۵) امام احمد اور حاکم نے بسند صحیح حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اہل بیت میں سے کسی کی نسبت یہ اطلاع پہنچتی کہ اسے ایک دفعہ بھی بھوٹ بولا ہے تو آپ برابر اس سے رنجیدہ اور ناراض رہتے یہاں تک کہ وہ شخص توبہ کر لیتا اور جب توبہ کر لیتا تو آپ بدستور اس سے راضی ہو جاتے وجہ یہ تھی کہ چھوٹ چونکہ اسلام میں ایک بہت بڑا گناہ ہے اور گنہگار سے بغض رکھنا لازم ہے اس لئے آپ ایسے شخص سے سوا عرض فرماتے تھے اور سب گنہگاروں سے آپ کا یہی برتاؤ تھا (۳۶) شیرازی نے القاب میں بسند حسن بغیر حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غمگین ہوتے تھے تو ڈاڑھی مبارک ہاتھ میں لے لیتے تھے اور اس کو دیکھتے تھے (۳۷) اور ابن اسنی اور نعیم نے حضرت عائشہ سے اور ابو نعیم نے نیز حضرت ابوہریرہ سے بھی بسند حسن مضمون نقل کیا ہے کہ آپ جب غمگین

ہوتے تھے تو بکثرت ڈاڑھی مبارک کو مس فرماتے تھے (۳۸) امام احمد نے بسند صحیح حضرت عقبہ بن عامر سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سرمہ لگاتے تھے تو بعد طاق سلائی آنکھوں میں پھیرتے تھے دوسری حدیث میں جس کو ترمذی وغیرہ نے روایت کیا ہے یہ مضمون ہے کہ ہر آنکھ میں تین تین سلائی سرمہ لگاتے تھے (۳۹) مسلم اور امام احمد وغیرہ نے حضرت انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ جب آپ کھانا کھاتے تھے تو اپنی تین انگلیوں کو جن سے کہ آپ کھایا کرتے تھے (کما فی دواۃ الحاکم) چاٹ لیا کرتے تھے (تا کہ حق تعالیٰ کی نعمت یعنی رزق ضائع نہ ہو) (۴۰) ترمذی نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ جب آپ کو کوئی دشواری پیش آتی تھی سر مبارک کو آسمان کی طرف اٹھاتے تھے اور سبحان اللہ العظیم پڑھتے تھے (۴۱) ابو داؤد اور ابن ماجہ نے بسند صحیح حضرت ابو موسیٰ اشعری سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے اصحاب میں سے کسی کو کسی کام کے لئے بھیجتے تھے تو فرمادیتے تھے کہ خوش خبری سناؤ لوگوں کو یعنی ان سے خوش کن باتیں کرو دینی اور دنیاوی امور میں اور ان کو نفرت نہ دلاؤ تا کہ وہ تم سے نفرت نہ کریں مگر حد شرعی کو ہر جگہ ملحوظ رکھنا چاہئے ایسی بشارتیں اور خوش کن باتیں نہ کرے جو دین کے خلاف ہوں اور آسانی کرو لوگوں پر سختی نہ کرو (۴۲) ابو داؤد اور ترمذی نے حضرت صفخر بن ودائع سے بسند حسن روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لشکر کو روانہ کرنے کا قصد فرماتے تھے تو اول روز میں اس کو روانہ فرماتے تھے (کیونکہ وہ برکت کا وقت ہے حاجت روائی کی ایسے وقت جانے سے زیادہ اُمید ہے) (۴۳) ابو داؤد نے حضرت عائشہ سے بسند صحیح روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت تھی کہ جب آپ کو کسی شخص کی کوئی بری بات معلوم ہوتی تھی تو آپ نصیحت کے (وقت) یہ نہیں فرماتے تھے کہ فلاں شخص کا کیا حال ہے کہ وہ ایسا کام کرنا ہے یا ایسی بات کہتا ہے لیکن یہ فرماتے تھے لوگوں کا کیا حال ہے کہ ایسی باتیں (یعنی بری باتیں) کہتے ہیں اور ایسے ایسے (یعنی برے) کام کرتے ہیں سبحان اللہ کیا حسن اخلاق تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور کیا دانائی تھی کہ نصیحت بھی اس طرح فرماتے تھے جس سے مقصود بھی حاصل ہو جائے اور وہ مجرم رسوا بھی نہ ہو اور اس کو ندامت بھی نہ ہو بلکہ نصیحت کی قدر کرے اور اس پر عمل کرے (۴۴) ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں حضرت ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کو کھانا کھا لیتے تھے تو شام کو نہ کھاتے تھے اور جب شام کو کھا لیتے تھے تو صبح کو نہ کھاؤ تھے فائدہ مقصود یہ ہے کہ آپ دن میں ایک وقت کھانا کھاتے تھے کبھی صبح کو کبھی شام کو (۴۵)

ابن ماجہ نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو فرماتے تھے تو دو رکعت نماز نفل (جس کا نام لوگوں نے تحیۃ الوضو رکھ لیا ہے) پڑھ لیتے تھے جبکہ وقت مکروہ نہ ہوتا پھر نماز فرض پڑھنے (مسجد میں) تشریف لیجاتے تھے (۴۶) خطیب اور ابن عساکر نے حضرت ابن عباس سے بسند حسن بغیرہ روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب جاڑے کا موسم آتا تو آپ جمعہ کی رات کو مکان کے اندر سونا شروع فرماتے اور جب گرمی کا موسم آتا تو جمعہ کی رات کو باہر سونا شروع فرماتے اور جب نیا کپڑا پہنتے تھے اللہ تعالیٰ کی حمد فرماتے تھے (یعنی الحمد للہ یا شل اس کے کوئی اور لفظ شکر یہ میں فرماتے) اور دو رکعت نماز نفل شکر یہ میں پڑھتے اور پھر ناکپڑا کسی محتاج کو عطا فرمادیتے (۴۷) بیہقی اور خطیب نے بسند حسن حضرت حسن بن محبوب بن علی سے مسلسل روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب مال آتا تھا سو اگر صبح کے وقت آتا تھا تو جو پہر تک نہ رکھتے تھے اور اگر شام کے وقت آتا تو رات تک نہ رکھتے تھے یعنی فوراً خرچ فرمادیتے تھے (۴۸) محدث بغوی نے حضرت والد مرہ سے بسند ضعیف روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب زیادہ تنہی آتی تھی تو منہ پر ہاتھ رکھ لیتے تھے اور ایسا اتفاق کبھی ہو جاتا تھا کہ آپ کو زیادہ تنہی آئے ورنہ آپ تو صرغ مسکرایا کرتے تھے، کماورد بسند صحیح (۴۹) ابن السنی نے حضرت ابوامامہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مجلس میں بیٹھے تھے اور بات چیت فرماتے تھے (اور) پھر وہاں سے اٹھنے کا قصد فرماتے تھے تو استغفار پڑھتے تھے دس سے لے کر پندرہ بار تک و دوسری حدیث میں آیا ہے کہ وہ استغفار یہ بھی استغفر اللہ العظیم الذی لا الہ الا هو الحق القیوم وَاَتُوبُ اِلَیْكَ کَذَافَ الْعَزِیْزِ لکن لم اقف علی سندہ (۵۰) ابوداؤد نے حضرت عبداللہ بن سلام سے بسند حسن روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے تھے اور باتیں کرتے تھے تو کثرت سے آسمان کی طرف نگاہ اٹھاتے تھے (۵۱) امام احمد اور ابوداؤد نے حضرت حذیفہؓ سے بسند صحیح روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی دشواری پیش آتی تو نماز نفل پڑھتے تھے اس عمل سے ظاہری و باطنی دینیوی و اخروی نفع ہوتا ہے اور پریشانی دور ہوتی ہے (۵۲) ابن السنی نے حضرت سعید بن حکیم سے بسند حسن بغیرہ روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی چیز عمدہ معلوم ہوتی

اللفظ مع الشرح کان اذا جاءه مال من غنمی او غنمۃ او خراج لم یمسک عنده لم یقللہ ربا لشدیدہ فیہا ہی ان جاء آخر النہار لم یز اللیل واولہ لم یسک الی وقت القیلولۃ بل یجلی قمتہ (عزیزی ص ۱۱۳ ج ۳)

سے شربت ہو جائے کیونکہ یہ منہ تو غنیمت کے لئے ہے لہذا صاحب صحیح حدیث کی روایت میں ہے کہ اگر کسی کو عادت ہو جائے کہ جب کسی مجلس میں بیٹھے تھے اور باتیں کرتے تھے تو کثرت سے آسمان کی طرف نگاہ اٹھاتے تھے تو یہ عادت کا مستحب نہیں ہے

تھی اور اس چیز پر اپنی نظر لگ جانے کا اندیشہ فرماتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے **اللَّهُمَّ بَارِكْ فِيهِ وَلَا تَقْصِرْهُ** فائدہ
 آپ کی نظر سے بچھلائی کسی کو بڑائی نہیں پہنچ سکتی تھی مگر باوجود اس کے آپ اس عمل کو اُمت کی
 تعلیم کے لئے فرماتے تھے تاکہ اُمت کے لوگ ایسا کیا کریں کذا فی العزیزی (۵۳) ابن سعد نے
 مجاہد سے بطریق حسن مرسل روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی عورت کو اپنے
 نکاح کا پیغام دیتے تھے اور وہ پیغام منظور نہ ہوتا تو دوبارہ اس کا ذکر نہ فرماتے تھے (یعنی اصرار نہ کرتے
 اگر پیغام منظور ہو جاتا نکاح فرما لیتے ورنہ خاموش رہتے اور اصرار کر کے ذلت اختیار نہ فرماتے تھے اور
 کسی پر دباؤ نہ ڈالتے تھے) اور آپ نے ایک عورت کو پیغام نکاح دیا اس نے انکار کیا پھر خود اس
 عورت ہی نے آپ سے نکاح کرنا چاہا آپ نے فرمایا کہ ہم نے دوسری عورت سے نکاح کر لیا ہے
 (اب ہم کو حاجت نہیں رہی) (۵۴) ابن سعد اور ابن عباس نے حضرت عائشہؓ سے بسند حسن وغیرہ روایت
 کی ہے کہ جب آپ ازواج مطہرات سے خلوت پاتے تھے تو بہت نرمی اور خوب خاطر داری اور
 بہت اچھی طرح ہنسنے بولنے سے پیش آتے تھے (۵۵) ابن سعد نے حبیب بن صالح سے مرسل
 روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پانچ خانہ میں تشریف لیجاتے تھے تو جو وہ پہنکر
 جاتے تھے اور سر کو ڈھک لیتے تھے (۵۶) بخاری نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جناب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مریض کی عیادت فرماتے تھے تو اس سے آپ یہ کہتے تھے -
لَا بَأْسَ طَهُوْا شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی (۵۷) طبرانی نے بسند حسن حضرت ابویوب انصاری سے روایت
 کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا فرماتے تھے تو پہلے اپنے واسطے دعا فرماتے تھے
 (پھر اوروں کے لئے دعا کرتے تھے) (۵۸) انسائی نے بسند حسن حضرت ثوبانؓ سے روایت کی ہے کہ
 جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی خوف پیش آتا تھا تو یہ دعا پڑھتے تھے **اللَّهُمَّ اِنِّیْ لَا
 شَیْءَ بِكَ لَیَّ** (۵۹) ابن مندہ نے حضرت سہیلؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم جب کسی بات یا کسی کام سے راضی ہوتے تھے تو سکوت فرماتے تھے (۶۰) ابو نعیم نے حضرت
 ام سلمہؓ سے روایت کی ہے کہ جب ازواج مطہرات میں سے کسی کی آنکھ دکھتی تو آپ ان سے ہم بستری
 چھوڑ دیتے تھے آنکھ کے آرام ہونے تک (۶۱) ابن المبارک ابن سعد نے مرسل روایت کی ہے
 کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جنازہ پر تشریف لے جاتے تھے تو بہت خاموشی
 فرماتے تھے اور اپنے دل میں موت کے اشتغال گفتگو فرماتے تھے (کیونکہ جنازہ عبرت کا مقام ہے
 اس کو دیکھ کر اپنی موت کو یاد کرنا چاہیے اور اس بیسی کا خیال کرنا چاہیے جو بعد موت پیش آوے گی

الحکمہ درمیں ہے انشاء اللہ تعالیٰ نہ کفارہ ہے - ۱۲

او عذاب سے ڈرنا چاہئے (۶۲) حاکم اور ابو داؤد اور ترمذی نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب چھینکتے تھے تو اپنا ہاتھ یا کپڑا منہ پر رکھ لیتے تھے اور آواز کو کسپت فرما لیتے تھے، (۶۳) مسلم اور ابو داؤد نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نیک کام شروع فرماتے تھے تو پھر اسکو ہمیشہ کیا کرتے تھے (۶۴) ابن ابی الدنیا نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ آتا تھا اس حال میں کہ آپ کھڑے ہوتے تھے تو آپ بیٹھ جاتے تھے اور جب ایسے حال میں غصہ آتا تھا کہ آپ بیٹھے ہوتے تھے تو آپ لیٹ جاتے تھے (حالت بدل دینا علاج ہے غصہ فرو ہو جانے کا) (۶۵) ابو داؤد نے حضرت عثمانؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مردہ کے دفن سے فارغ ہوتے تھے تو قبر پر کچھ دیر ٹھہرتے تھے اور آپ کے ہمراہی بھی ٹھہر جاتے تھے اور آپ فرماتے تھے کہ اپنے مردہ بھائی کے لئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو اور اس کے لئے ثابت قدم رہنے کی دعا کرو اس لئے کہ اس وقت اس سے سوال کیا جاتا ہے یعنی منکر و کبیر کے سوال کا وقت ہے اس لئے اس کے جواب میں ثابت قدم رہنے کی اور جواب باقاعدہ دینے کی دعا کرو تاکہ مردے کو پریشانی نہ ہو، (۶۶) ترمذی نے حضرت ابو ہریرہؓ سے بسند صحیح روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کرتے پیتے تھے تو دہنی طرف سے شروع فرماتے تھے (یعنی اول داہنہ ہاتھ اس میں داخل فرماتے تھے کذا فی العزیز) (۶۷) ابن سعد نے حضرت انسؓ بن مالک سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت مبارک تھی کہ جب آپ کے صحابہ میں سے کوئی آپ سے ملتا اور وہ ٹھہر جاتا آپ کے ساتھ تو آپ بھی ٹھہر جاتے اور جتنا کہ وہ شخص چلانا جاتا آپ برابر ٹھہرے رہتے اور جب آپ کے صحابہ میں سے کوئی آپ سے ملاقات کرتا آپ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لینا چاہتا تو آپ اُس کے ہاتھ میں ہاتھ دیتے اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں سے نہ نکالتے تھے جب تک کہ وہ خود نہ چھوڑ دینا (اور ابن المبارک کی روایت میں یہ بھی ہے کہ) آپ اپنا چہرہ اس کے سامنے سے نہ پھیرتے تھے جب تک کہ وہ اپنا چہرہ آپ کے سامنے سے نہ پھیر لیتا تھا اور آپ جب صحابہ میں سے کسی سے ملاقات فرماتے تھے اور صحابی آپ کے کان کے قریب ہونا چاہتے (سرگوشی کے لئے) تو آپ اُن کے قریب اپنا کان کر دیتے اور اپنے کان کو نہ ہٹاتے جب تک کہ وہیں فارغ نہ ہو کر خود نہ ہٹ جاتے (۶۸) نسائی نے حضرت حذیفہؓ سے بسند حسن روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے صحابہ میں سے کوئی ملتا تھا تو آپ مصافحہ فرماتے تھے

اور ان کیلئے دعا فرماتے تھے (۶۹) طبرانی نے حضرت جنید سے روایت کی ہے کہ جب آپ صحابہ سے ملتے تو مصافحہ نہیں فرماتے تھے یہاں تک کہ سلام کر لیتے (یعنی پہلے سلام کرتے تھے پھر مصافحہ فرماتے تھے)۔ (۷۰) ابن السنی نے روایت کی ہے ایک انصاری کی کنیزک سے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کو سبوتا چاہتے تھے اور اس کا نام یاد نہ آتا تھا تو یا ابن عبد اللہ کہہ کر پکارنے لگتے (یعنی اے خدا کے بندہ کے بیٹے)۔ (۷۱) حاکم نے حضرت جابر سے روایت کی ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تھے تو ادھر ادھر نہیں دیکھتے تھوڑے (۷۲) ابوداؤد نے بعض اہل ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ آپ کا پچھو گفٹ کی مثل ہوتا تھا (یعنی جیسے کپڑے کا فٹن دیا جاتا ہے اسی کی قسم سے پچھونا بھی تھا) نبی اور تکلف کا نہ تھا اور آپ کی مسجد آپ کے سرہانے تھی (یعنی جب آپ سوتے تھے تو آپ کا سر مسجد کی جانب ہوتا تھا) کنانی العزیزی (۷۳) اور دوسری حدیث میں جس کو ترمذی نے بسند حسن حضرت حفصہ سے روایت کیا ہے یہ وارد ہوا ہے کہ آپ کا پچھونا ٹاٹ کا تھا۔ (۷۴) حاکم نے بسند صحیح حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کرتہ ٹخنوں سے اوپر ہونا تھا (یعنی نصف پینڈ لیں) تک جیسا کہ دوسری روایت میں آیا ہے کنانی العزیزی بغیر ذکر سند الروایۃ اور آپ کے کرتہ کی آستین انگلیوں کے برابر ہوتی تھیں اور دوسری حدیث میں جسکو ابوداؤد اور ترمذی نے بسند حسن روایت کیا ہے آستین کی لمبائی ہاتھوں کے گٹھوں تک وارد ہوتی ہے (غرض دونوں طرح آپ کا پہننا ثابت ہو گیا پس آپ کا کرتہ کبھی گٹھوں تک ہوتا تھا اور کبھی انگلیوں کی برابر (۷۵) امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے بسند حسن حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عجبہ چمڑے کا تھا جس میں خرمائے درخت کی چھال بھری تھی، (۷۶) طبرانی نے نعمان بن اشیر سے بسند صحیح روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت معمولی درجہ کے چھوہارے بھی اس قدر میسر نہ آتے تھے جس سے آپ شکم سیری فرما لیتے روتے زمین کے خزانے آپ کے پیروں لگے تھے مگر زبرد اختیار کیا تھا اور لذت دنیا کو حقیر اور ذلیل سمجھ کر آپ نے ایسے فقر کی حالت اختیار کی تھی اور جو آمدنی ہوتی تھی اسکو کثرت سے آپ خیرات کرتے تھے اور چھوہارے اہل عرب کی معمولی غذا ہیں کیونکہ وہاں بہ کثرت پیدا ہوتے ہیں (۷۷) ترمذی نے بسند صحیح حضرت انس سے روایت کی ہے کہ آپ (اپنے لئے) کل آئندہ کے واسطے کچھ جمع نہیں رکھتے تھے (۷۸) طبرانی نے حضرت ابن عباس سے بسند حسن روایت کی ہے کہ جب آپ چلتے تھے تو لوگوں کو آپ کے آگے سے نہ ہٹایا جاتا تھا اور نہ مارا جاتا تھا (جیسا کہ متکبرین کی عادت ہوتی ہے کہ خادم سڑک پر لوگوں کو ہٹاتا ہے اور چھڑکتا ہے تاکہ ان کے لئے

شُرک خالی ہو جاوے (۷۹) ابن سعد نے بسند حسن حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ تین دن سے کم میں قرآن شریف ختم نہیں کرتے تھے (۸۰) ابن سعد نے محمد بن الحنفیہ سے مرسل روایت کی ہے کہ آپ کی یہ عادت تھی کہ آپ کسی کام رکے کرنے کو جو شرع میں جائز ہوتا تھا منع نہیں فرماتے تھے پس جب آپ سے کوئی سوال کیا جاتا اور آپ اس سوال کے پورا کرنے کا قصد کرتے تو فرماتے ہاں اور اگر ارادہ اس کے پورا کرنے کا (کسی مجبوری سے) نہ ہوتا تھا تو خاموش ہستے تھے

مشکوٰۃ شریف اردو

پچھ ہزار سے زائد احادیث نبوی کا بیش بہا ذخیرہ -

کامط

بخاری - مسلم - ترمذی - ابو داؤد - ابن ماجہ - نسائی - سنن امام مالک
امام احمد - امام شافعی - امام بیہقی - داری -

حدیث شریف کی گیارہ کتابوں

اہل علم اور دیندار مسلمانوں کو معلوم ہے کہ کلام الہی کے بعد دین اسلام کی بنیاد کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور پھر صحابہ کرامؓ پر تائید ہے۔ اقول ہیں۔ دوسرے الفاظ میں اس کا مطلب یہ ہے کہ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کے اقوال و روایات مبارک حقیقت میں قرآن مجید ہی کا واضح بیان اور کلام الہی کی مستند تفسیر ہیں۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو نہایت تحقیق و تدقیق اور انتہائی احتیاط کے ساتھ مختلف کتابوں میں ضبط کیا گیا ہے جن میں سے کچھ کتابیں زیادہ مستند و مشہور ہیں یعنی بخاری - مسلم - ترمذی - ابو داؤد - نسائی اور ابن ماجہ۔

ان تمام کتابوں کا مطالعہ چونکہ عام مسلمانوں کے لئے دشوار تھا اس لئے امام محمد بن اسماعیل ابو یوسف حسین بن مسعود و فرافغوری نے مذکورہ بالا صحاح سے اور دوسری مستند کتب احادیث مثلاً سنن امام مالک، امام احمد، امام شافعی، امام بیہقی اور داری سے ضروری احادیث کا ایک مجموعہ عام مسلمانوں کو فائدہ پہنچانے کے خیال سے مرتب کیا اور اس کا نام مصباح رکھا۔ اس کتاب سے مسلمانوں کو غیر معمولی فائدہ پہنچا اور یہ کتاب بہت مقبول ہوئی۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد علمائے محسوس کی یہ مصباح کی ترتیب میں بعض خرابیاں اور نقائص ہیں جو موجب اعتراض ہو سکتے ہیں اور جو مصباح کی موجودہ صورت سے خاطر خواہ نفع پہنچنے میں سبب راہ ہیں۔ اس لئے تبریز کے مشہور عالم شیخ ولی والدین محمد بن عبد اللہ خطیب عمری نے اس طوف فوجہ کی اور عرصہ دراز کی کھنت و کوشش کے بعد علامہ میں مصباح کے تمام نقائص کو دور کر کے احادیث کا ایک بہترین مجموعہ مرتب کیا جس کا نام مشکوٰۃ المصابیح رکھا اور یہ مجموعہ اس قدر مقبول ہوا کہ دنیا بھر کے اسلام کے تمام اسلامی مدارس میں اس کو داخل درس کر لیا گیا۔

ضرورت تھی کہ جس طرح مشکوٰۃ المصابیح سے اہل علم اور عربی دان مسلمان مستفیض ہو رہے تھے۔ اسی طرح اردو زبان طبقہ بھی اس سے فائدہ اٹھائے اور حضور سرور کائنات ﷺ کی احادیث مبارکہ سے براہ راست لطف اندوز ہو۔

اصح المطابع نے اس شدید کمی کو محسوس کرتے ہوئے مشکوٰۃ کا صحیح اور با محاورہ ترجمہ شائع کیا ہے یہ ترجمہ نہایت مکمل اور عام فہم ہے ضخامت ۱۵۴ صفحات قیمت کامل مجلد اعلیٰ (دو جلد) سٹولہ روپے (۵)

الگ الگ جلدیں بھی مل سکتی ہیں قیمت حصہ اول مجلد آٹھ روپے۔ حصہ دوم مجلد نو روپے
صرف اسماء الرجال بھی علیحدہ مل سکتا ہے ضخامت ۱۴۴ صفحات قیمت مجلد دو روپے

پتہ کا پتہ - نور محمد اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب - آراہان - فریر روڈ کراچی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ضمیمہ ثانیہ بہشتی زیور حصہ ہشتم

مَا خُذَ اَزَاوَاتِ النَّسَاءِ

نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِكَ الْكَرِيمِ بعد الحمد والصلوة عرض ہے کہ جب بہشتی زیور کا آٹھواں حصہ لکھا جاتا تھا اسی کے جزو بنانے کی عرض ہے جس طرح صالح بیبیوں کی کچھ حکایتیں جمع کی گئی تھیں اسی طرح بنظر عبرت و صلیت تُعْرِفُ الْأَشْيَاءَ بِأَصْدِلِهَا بعض غیر صالح اور بعض ناسب عورتوں کے بعض قصے بھی جمع کئے گئے تھے مگر مجموعہ کی مقدار بڑھ جانے کے سبب سے صرف اول قسم کی حکایتوں کو جزو بنایا گیا اور دوسری قسم کی حکایتوں کی جگہ اس حصہ کے بالکل اخیر میں ایک جامع مضمون آیات و احادیث سے بعنوان عورتوں کے بعض عیبوں پر نصیحت لکھنے پر اکتفا کیا اور ان حکایتوں کا مضمون حالت تسوّل میں رکھا رہا کبھی بھی اس پر نظر پڑتی تو اس کی اشاعت کے لئے موقع کا انتظار ہوتا تھا اتفاق سے اس اشنا میں میرے ایک محلہ دار تجربہ کار صاحب نے ایک یادداشت عورتوں کے بعض عیوب کی لکھی ہوئی بغرض اصلاح اپنے تجربہ کے مجھ کو دی مطالعہ جو کیا تو اسکی مناسبت ان حکایتوں سے پا کر خیال ہوا کہ اگر ان سب کو مجتمع کر کے بطور ضمیمہ حصہ ہشتم بہشتی زیور کے قرار دیکر اشاعت کر دی جاوے تو اُمید ہے کہ ایسی عورتوں کے لئے موجب عبرت ہو اور اس عبرت سے اُمید ہے کہ توفیق توبہ کی ہو جاوے اور چونکہ وہ یادداشت مذکورہ وجہ اس کے کہ حالت غصہ میں لکھی گئی ہے کسی قدر تیز اور عنوان میں منقطع تھی اس لئے اس تیزی اور اطلاق کی نلافی کے لئے اس کے شروع میں بعنوان تنبیہ ایک منصفانہ فیصلہ میں نے اضافہ کر دیا ہے اور اس مجموعہ کو اس طرح ترتیب دیا گیا کہ اول حکایات تشریح عورتوں کی پھر توبہ کرنے والیوں کی پھر وہ تنبیہ جو میری اضافہ کی ہوئی ہے پھر وہ یادداشت لکھی گئی پس گویا یہ مجموعہ موجودہ بہشتی زیور کے حصہ ہشتم کے اخیر اور جامع مضمون مذکورہ بالا کی شرح ہے اور نام اس کا اصلاح النساء لکھا گیا فقط اشرف علی تھانوی تحریر تاریخ ۵ افرم ۱۳۳۵ھ

شاہد کر دے
میں نے یہ سب لکھا ہے اور اس کا نام ہے
۱۳۳۵ھ
میں نے یہ سب لکھا ہے اور اس کا نام ہے
۱۳۳۵ھ

(۱) عشق کا ذکر

یہ عورت حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ میں تھی سب سے پہلے بُرا کام کر کے اس نے اپنا منہ کالا کیا اللہ تعالیٰ نے دُنیا میں اس کو یہ سزا دی کہ بڑے بڑے سانپ جو کہ ہاتھی کے برابر تھے اور بڑے بڑے بھڑیے جو کہ اونٹ کے برابر تھے اور بڑے بڑے کرکس یعنی گدھ جو کہ بھکے کی برابر تھے غیب سے پیدا کر دیئے وہ اس کو آبیٹے اور سب بلکہ اس کو کھائے و کھینچے اور اس بڑے کام کا کیا نتیجہ ملا اور کوئی یوں نہ سمجھے کہ اب تو کسی کو بھی ایسی سزا نہیں ہوتی یاد رکھو یہ فقط ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا طفیل ہے جو دنیا میں ایسی سخت سزا نہیں ملتی لیکن آخرت میں سب اچھی سزا مل جائیگی اور جب آخرت کا آنا یقینی ہے پھر بیفکری کیسے ہو سکتی ہے اور کوئی یوں بھی نہ سمجھے کہ خاص منہ کالا کرنے ہی کو بُرا کام کہتے ہیں بلکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف فرما دیا ہے کہ آنکھیں اور کان اور زبان اور ہاتھ اور پاؤں اور دل سب سے بُرا کام ہو سکتا ہے تو اگر کسی نے غیر مرد کو یا دوٹھا کو یا برات کو جھانکا تا کہ یہ آنکھ کا بُرا کام ہو گیا۔ اگر بدون لاچار ی کے غیر مرد سے کھل بلکہ باتیں بنائیں یہ زبان کا بُرا کام ہو گیا اگر جی خوش کرنے کو اس کی باتیں سنیں یا اسکی زبان سے کوئی نزل یا مناجات سُنی یہ کان کا بُرا کام ہو گیا اسی طرح جس سے شرع میں پردہ ہے اس سے ہاتھ بلانا یا اہل کی کمر اور سر پر ہاتھ رکھ دینا یہ ہاتھ کا بُرا کام ہے اور ایسے آدمی سے ملنے کو گھر سے جانا یا اس کے سامنے آنے کے لئے پاؤں اٹھا کر چلنا یہ پاؤں کا بُرا کام ہے اور دل سے اس کو یاد کرنا اس کے دھیان میں رہنا یہ دل کا بُرا کام ہے تو جو وبال اور گناہ بڑے کام کا ہوتا ہے وہ ان باتوں سے بھی ہو جاتا ہے خدا نے تعالیٰ کے قہر اور غضب سے ڈرنا چاہئے اور ان سب باتوں کو بچنا چاہئے

(۲) واعلہ کا ذکر

یہ حضرت نوح علیہ السلام کی بیوی ہے مگر ایمان نہیں لائی جب طوفان شروع ہوا اور زمین پانی ابلنے لگا اور نوح علیہ السلام ایمان والوں کو کشتی میں سوار کرنے لگے اپنے بیٹے کو اور اس عورت کو بھی ہر چند سمجھا یا کہ ایمان قبول کر کے کشتی میں آ جاؤ مگر نہ تو ایمان قبول کیا اور نہ کشتی میں آئے بلکہ خود طوفان ہی کا یقین نہ تھا اس لئے حضرت نوح پر ہنستے تھے غرض جب طوفان بڑھا اسی میں دونوں ڈوب گئے و اس عورت کا ذکر قرآن شریف میں بھی اس طرح آیا ہے کہ باوجودیکہ ایک مقبول بندے

کی بیوی تھی لیکن چونکہ دین کی راہ پر نہ تھی اس لئے ان کی بیوی بننا اس کے کچھ کام نہ آیا اور دوزخ میں بھیج دی گئی۔ یہ سب کچھ سوچو اور اپنے خاوند کے یا کسی باپ بھائی یا بیٹے کے بزرگ ہونے کے بھروسہ نہ ہو جب تک تمہارا دین ایمان درست نہ ہو گا تمہارے کسی رشتہ دار کا بزرگ ہونا تمہارے کام نہ آوے گا۔

(۳) حضرت لوط کی بیوی کا ذکر

یہ بھی کافرہ تھی اور بری باتوں میں کافروں کو مدد دیتی تھی جب حضرت لوط علیہ السلام کی امت کے کافروں پر خدائے تعالیٰ کا عذاب آنے کو ہوا تو خدائے تعالیٰ نے فرشتوں کے ہاتھ کھلا بھیجا کہ اب صبح کو اس بستی پر عذاب آنے والا ہے آپ ایمان داروں کو لیکر راتوں رات اس بستی سے باہر چلے جاویں اور کوئی پیچھے پھر کر نہ دیکھے غرض حضرت لوط حکم الہی کے موافق بستی سے نکل کر باہر کو چلے اس وقت یہ عورت بھی اپنی جان بچانے کو ساتھ ہوئی جب وقت آیا تو بستی والوں پر عذاب کے پتھر سنا شروع ہوئے اور شور غل مچنے لگا سب ایمان دار تو مائے خوف کے گردن جھکائے اپنی راہ چلے جا رہے تھے اور کوئی ادھر ادھر نہ دیکھتا تھا مگر اس عورت کی ان کافروں میں رشتہ داری بھی تھی اور طریقہ بھی اس کا کافروں کا تھا اس واسطے اس نے پیچھے پھر کر دیکھا کہ ان لوگوں پر کیا گندہ ہے پس پیچھے پھر کر دیکھنا تھا کہ ایک پتھر اس کے بھی آکر لگا اور کام تمام ہوا قرآن شریف میں جس جگہ اور جس طرح حضرت نوح علیہ السلام کی بیوی کا ذکر آیا ہے جس کا بیان ابھی اوپر لکھا گیا ہے اسی طرح اس عورت کا بھی ذکر آیا ہے کہ پیغمبر کی بیوی ہونے سے اس کو کچھ فائدہ نہ ہوا کیونکہ یہ خود دین کی راہ پر نہ تھی بسیمو اس بات کو پھر اچھی طرح سمجھ لو اپنا ہی دین و ایمان کا آتما ہے بعضی عورتیں اپنے رشتہ داروں کی خاطر اپنے دین کو غارت کرتی ہیں اور بد دین رشتہ داروں سے علاقہ اور میل جول رکھتی ہیں دیکھو یہ عورت اپنے رشتہ داروں کی محبت میں برباد ہو گئی اور جان اور ایمان دونوں کھولے اور اگر ایمان لے آئی اور پیچھے مڑ کر نہ دیکھتی تو سب بلاؤں سے بچی جیتی یا درگھو جو خدا اور رسول کا نہ ہو تم بھی اس سے کچھ واسطہ مت رکھو۔

(۴) صدوف کا ذکر

حضرت صالح پیغمبر کے زمانہ میں یہ ایک کافر عورت تھی اور اس کا چال چلن اچھا نہ تھا اور ایسی ہی

ایک اور بھی تھی اور ان کے گھر بکریاں وغیرہ دودھ کے جانور بہت سے تھے حضرت صالح کے معجزہ سے اللہ نے پتھر سے اونٹنی نکالی اور اس گاؤں میں زیادہ پانی ایک ہی کنوئیں میں تھا سب جانوروں کو اسی سے کھینچ کھینچ کر پانی پلایا کرتے تھے جب سے یہ اونٹنی پیدا ہوئی خدائے تعالیٰ کے حکم سے اس طرح باری مقرر ہوئی کہ ایک دن تو سب جانوروں کے پانی پینے کی واسطے رہے اور ایک دن فقط یہ اونٹنی پیا کرے چونکہ وہ اونٹنی بہت زبردست تھی اتنا پانی پی جاتی تھی کہ اس کی باری کے دن میں دوسرے جانوروں کے لئے نہیں بچتا تھا یہ بات کافروں کو سب ہی کو ناگوار تھی اس میں ایک واپسیات قصہ یہ ہو گیا کہ یہ دونوں عورتیں جن کا یہ ذکر ہو رہا ہے چال چلن تو انکا خراب ہی تھا ایسے ہی بکھت دومر بھی تھے ان عورتوں نے ان سے شکایت کی کہ ہمارے گھر سب سے زیادہ جانور ہیں اور ایک دن سب کو پیسا سا رہنا پڑتا ہے اس کا کچھ علاج کر دو تو ہم تم سے خوش ہوں اور ہر طرح تمہاری تابعداری میں رہیں ان دونوں پاجیوں نے کیا کیا کہہ کر بھی اپنے ساتھ لے کر اونٹنی کے رستے میں چھپ کر بیٹھ رہے وہ اونٹنی پانی پینے جا رہی تھی جب ان کے برابر پہنچی سب نے نکل کر تلواروں سے اس پر حملہ کیا اور اس کے پاؤں کاٹ ڈالے اونٹنی گر گئی پھر انھوں نے تلواروں سے بالکل اس کا کام تمام کر ڈالا اس پر حق تعالیٰ کا غضب نازل ہوا اور پہلے دن سب کافروں کا منہ رزد ہو گیا اور دوسرے دن سرخ ہو گیا اور تیسرے دن کالا پڑ گیا اور چوتھے دن اول بڑے زور سے ہالٹن آیا اور آسمان سے آگ برسنی شروع ہوئی پھر حضرت جبریل نے ایسے زور سے ایک چیخ ماری کہ سب کے کلیجے پھٹ گئے اور جان نکل گئی اور اس گ سے سب کی لاشیں رکھ ہو گئیں وہ دیکھو دو عورتوں کی بد ذاتی کا وبال سب پر پڑا اور ان دونوں کو یہ شہادت مال کی محبت میں سو بھی بیبیو مال متاع کی محبت دل سے نکالو اللہ بچا دے جانے کہاں سے کہاں اسکا وبال پہنچتا اور ایسی بد ذات عورتوں سے جہاں تک ہو سکے دل سے نفرت رکھنا چاہئے اور بولنے میں باطن میں کبھی ایسوں کے ساتھ نرمی نہ کرنا چاہئے ایسوں کے ساتھ ڈھیل پالنے کرنے سے یہ ڈر ہے کہ جو عذاب و وبال اس بد ذات پر آوے ویسا ہی اسپر بھی آجائے اور اگر ناراضی اور نفرت رکھے تو گناہ سے اور خدا کے قہر سے حفاظت رہتی ہے۔

(۵) انجیل کا ذکر

حضرت الیاس پیغمبر علیہ السلام کے زمانہ میں یہ عورت ایک بت پرست بادشاہ کی بیوی تھی اور

یہ خود بھی ظالمہ و بے رحم تھی اور اس نے بہت سے پیغمبروں کو مار ڈالا تھا اور اس کے پڑوس میں ایک نیک بخت آدمی رہتا تھا اس کے پاس ایک باغ تھا اسی باغ سے اس کا گذر تھا چونکہ وہ باغ بہت ہی اچھا تھا اور سب آدمی اس کی تعریف کیا کرتے تھے اس لئے یہ عورت چلتی تھی اور اسی فکر میں رہا کرتی تھی کہ کوئی بہانہ نکال کر یہ باغ اس شخص سے چھیننا چاہئے اور اس شخص کو قتل کرنا چاہئے اتفاق سے اس کا شوہر تو بڑے دور کے سفر میں چلا گیا اور جب وہ کہیں جاتا تھا اپنی اس بیوی کو سب کام بادشاہی کے سپرد کر جاتا تھا اس دفعہ میں اسی دستور کے موافق سب بادشاہی کے کام اس کے اختیار میں دیئے گئے اس نے یہ شرارت کی کہ کئی آدمیوں کو سکھایا کہ تم دریا میں یہ جھوٹی گواہی دینا کہ اس شخص نے بادشاہ کو گالیاں دی ہیں اور اس بادشاہ کا قانون تھا کہ جس شخص پر یہ بات ثابت ہو جاتی کہ اس نے بادشاہ کو گالیاں دی ہیں وہ شخص قتل کر دیا جاتا تھا اس عورت نے اس نیک بخت آدمی کو گرفتار کر لیا اور کہا کہ ہم نے سنا ہے کہ تو نے بادشاہ کو گالیاں دی ہیں اس نے انکار کیا اس نے ان ہی آدمیوں کو بلا کر گواہی دلوادی انہوں نے گواہی دیدی کہ اس نے بادشاہ کو گالیاں دی ہیں اس پر عورت نے اس بیچارے کو قتل کر ڈالا اور اس کا وہ باغ ضبط کر لیا جب بادشاہ سفر سے لوٹ کر آیا اللہ تعالیٰ نے حضرت الیاس پر وحی نازل فرمائی کہ اس بادشاہ سے کہہ دو کہ ایک بے گناہ مسلمان پر اس قدر ظلم کیا گیا کہ اس کو مار ڈالا اور اس کا باغ چھین لیا اگر دونوں میاں بیوی تو بہہ کر لیں اور اس کے وارثوں کو باغ لوٹا دیں تو بہتر ہے نہیں تو ان کو ہلاک کر دوں گا جب حضرت الیاس نے اس سے جا کر یہ بات کہی بڑا غصہ ہوا اور تو بہہ تو کیا کرتا اور اللہ تعالیٰ نے حضرت الیاس علیہ السلام کا دشمن ہو گیا آخر حضرت الیاس علیہ السلام حکم فرمایا کہ انہوں سے اور کہیں چلے گئے اور تھوڑے دنوں میں اس بادشاہ کا ایک لڑکا بیمار ہو کر مر گیا یہ صدمہ ختم نہ ہوا تھا ایک اور بادشاہ اس پر چڑھا آیا اور ملک چھین لیا اور اس کو اور اس کی ساری قوم کا فر کو تلوار کا لقمہ بنا دیا وہ ظلم کا کیا نتیجہ ہوا ہمیں کسی کی چیز پر نیت رکھنا یا کسی کو ناحق زبان سے کچھ کہنا یا کسی کو مارنا تکلیف پہنچانا یا طعن و تشنیع سے کسی کا دل دکھانا یا کسی کی غیبت کرنا سب ظلم ہے اور ظلم کا وبال تم نے سن لیا ان سب باتوں سے ہمیشہ اپنے آپ کو خوب بچاؤ۔

(۶) نائلہ کا ذکر

ایک قوم تھی جرہم جو مکہ میں سب سے پہلے آکر حضرت اسماعیلؑ کے بچپن کے زمانہ میں آباد ہوئی تھی

ان میں ایک عورت نانہ نام تھی اس کبخت نے خاص کعبہ شریف کے اندر اپنا منہ کالا کیا خدائے
تعالیٰ کا غضب دونوں مرد عورت پر نازل ہوا اور دونوں پتھر کے ہو گئے اس مرد کا نام اساف تھا
لوگوں نے دونوں کو اٹھا کر صفا مروہ جو کہ مکہ میں دو پہاڑیاں ہیں ان پر ایک ایک کو رکھ دیا تاکہ
لوگ دیکھ کر خدا کے غضب سے ڈریں بہت دنوں تک دونوں وہاں رکھے رہے جب ایک
زمانہ گزر گیا جاہل لوگوں نے بیوقوفی سے ان کا پوجنا شروع کر دیا اس واسطے ہمارے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ان کو اٹھوا کر پھینک دیا گیا تھا خدائے تعالیٰ اپنے غضب سے بچا دے
خدا کی نافرمانی کا یہی انجام ہوتا ہے اگر یہاں کوئی بچ گیا تو آخرت میں کیسے بچے گا اور یہ بھی معلوم
ہوا کہ پاک موقع میں گناہ کرنا اور زیادہ گناہ ہے اسی طرح پاک وقت میں گناہ کرنا زیادہ گناہ ہے بعض
آدمی رمضان وغیرہ میں بھی گناہ کرنا نہیں چھوڑتے اس کا اور بھی زیادہ وبال پڑتا ہے چاہے کوئی
گناہ ہو غیبت اور ظلم کرنا ناجائز پیسہ خرچ کرنا گناہ میں یہ سب باتیں آگئیں۔

(۷) بلعم باعور کی بیوی کا ذکر

یہ شخص بڑا عابد زاہد تھا شام کے ملک میں رہتا تھا حضرت موسیٰ کی امت کے مسلمان خدائے تعالیٰ
کے حکم سے حضرت یوشع علیہ السلام کے ساتھ ملک شام میں بیت المقدس کو کافروں کے
ہاتھ سے چھڑانے کے وہاں کے لوگ اس کے پاس آئے اور کہا کہ تم ان مسلمانوں کے لئے
بد دعا کر دو تاکہ یہ ہار جاویں اس نے انکار کیا اور کہا کہ پیغمبر کے لئے اور جو پیغمبر کے ساتھ ہوں ان کے
لئے بد دعا کرنی بڑی سخت بات ہے میں ہرگز ایسا نہ کروں گا لوگوں نے اس کی بیوی کو بہت مال
دے کر کہا کہ تو کسی ڈھب سے اپنے میاں کو بہکا اس ناپاک گندی نے لالچ میں آکر اس طرح
میاں کو بٹی پڑھائی کہ وہ بد دعا کرنے کو تیار ہو گیا اور جب بد دعا شروع کرنا ارادہ کیا اسی وقت ایمان
تو جاتا ہی رہا تھا زبان بھی چھاتی پر آشکی اور جب مسلمانوں کو فتح ہوئی بلعم باعور کو بھی قتل کر دیا
کیا تو دیکھو لالچ کیسی بُری چیز ہے کہ مال اور زر کے لالچ میں آکر اس عورت نے اپنا
بھی دین خراب کیا اور خداوند کو بھی برا دیکھا کہ ایمان بھی گیا اور جان بھی گئی یہی وہاں
بھی بہت عورتیں لالچ میں گرفتار ہو کر میاں سے رشتہ توڑتی ہیں اور خوش ہوتی ہیں کہ
ہمارے پاس ایسا زیور ہے اتنا روپیہ ہے یہ نہیں سمجھتی کہ میاں بیوی دونوں
دورخی بن رہے ہیں۔

۱۲
تفاسیر

ت
۱۲
ت
۱۲

(۸) حضرت یحییٰ علیہ السلام کے قتل کرنیوالی عورت کا ذکر

اس زمانہ میں ایک بادشاہ تھا اسکی بیوی کی ایک لڑکی پہلے خاوند سے تھی جب وہ بیوی برصیبا ہو گئی اس کو یہ خیال ہوا کہ شاید بادشاہ کو اور کسی طرف رغبت ہو جائے اس لئے اس نے یہ سوچا کہ اپنی اس لڑکی کو اپنے اس خاوند کی جو رو بنائے اور اس بد ذات نے اپنی لڑکی کو بھی اس بات پر آمادہ کر دیا وہ بے جبا بھی اس کی فکر کرنے لگی اور طرح طرح سے بادشاہ کا دل اپنی طرف کرنے لگی اس کی سخت کا دل آ گیا۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کو جو غیر بیوی انہوں نے اس کو منع کیا یہ سنا پاک آپ کے دشمن ہو گئے یہاں تک کہ آپ کو گرفتار کر کے بلا بال و سر مبارک نن سے جدا کر دیا اور گناہ کرنے کا ارادہ کیا حضرت یحییٰ کا کٹا ہوا سر آواز دیتا تھا کہ مجھت یہ تیرے لئے حلال نہیں مگر اس پاجبی نے ایک نہ سنی حضرت یحییٰ علیہ السلام کے سر مبارک سے خون جوش کھانے لگا اور کسی طرح جوش ٹھمتا نہ تھا اس زمانہ کے عالموں نے کہا جب تک ان کے قتل کرنے والوں کا خون نہ بہا یا جاوے گا اس خون کا جوش کم نہ ہو گا اس لئے میں کوئی اور نیک بادشاہ تھا اس کو جو یہ خبر پہنچی اس نے اپنا لشکر لے کر چڑھائی کی اور یہ جتنے قتل میں شریک تھے ان سب کو اور ستر ہزار کافروں کو قتل کیا تب اس خون کو قرار ہوا ان الشہیادوں کے شیطانی کانگ سے میکھو نفس کی پیروی کرنے سے کہاں سے کہاں بات پہنچی۔ ایک پیغمبر قتل ہوئے پھر دوسرا گناہ کا کام ہوا اور پھر بھی نفس کی خوشی نصیب ہوئی جلد ہی ظلم کا نتیجہ مل گیا اور جتنے آدمی سکر خاموش ہو گئے تھے اور بادشاہ کی اس حرکت اور ظلم سے ناراض نہ ہوئے تھے وہ سب بھی اسی وبال میں گرفتار ہوئے اس معلوم ہوا کہ نفس کی صلاح پڑھ لکھنا اور اسی طرح ظلم کرنا اور جو خلاف شرع کام کرتا ہو اس سے نفرت نہ کرنا یہ سارے کام بڑے سخت ہیں ان سے بہت بچنا چاہئے نفس جو ایسی صلاح دے کہ شرع کے خلاف ہو مگر اس کا کہنا مت مانو اور شرع کو مت چھوڑو اور کسی پر کسی طرح کا ظلم اور زیادتی مت کرو نہ تو ناحق کسی کا دل دکھاؤ نہ کسی کی آبرو کو مٹے لگاؤ نہ کسی کا حق دباؤ یہ سب ظلم ہوا اور جو شخص خلاف شرع کچھ کام کرے اس دل میں نفرت رکھو اور نیکروں کو ہمارا کچھ نہ بگاڑ سکے تو ظاہر میں بھی اس سے لہجہ جاؤ کیونکہ ایسے آدمی سے محبت اور میل جول بہت سے دیر کہ یہ بھی اسکے فہال میں بکڑا جائے

(۹) شمسون کی بیوی کا ذکر

جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اٹھائے گئے اس زمانہ میں شمسون ایک عابد و زاہد آدمی تھے

اور خدائے تعالیٰ نے ان کو بہت زور دیا تھا اس وقت کوئی بادشاہ تھا کافروہ ان کا دشمن تھا اس نے ان کی بیوی سے کہلا بھیجا کہ اگر تو شمسون کو گرفتار کر دے تو میں تجھ کو اپنے نکاح میں لے آؤں اس بد بخت نے جب یہ سو گئے ان کے پاؤں باندھ کر کافروں کے حوالہ کر دیا وہ لوگ ان کو اس بادشاہ کے پاس لے گئے بادشاہ نے منادی کرا دی کہ شمسون کو سولی پر چڑھا یا جائے گا جس کو دیکھنا ہو آکر دیکھے ہزاروں خلقت جمع ہو گئی اس وقت شمسون نے حق تعالیٰ سے دعا کی اس بادشاہ کا مکان گر پڑا اور بادشاہ دب کر مر گیا لوگ اس کے نکالنے میں لگ گئے شمسون صحیح سلامت اپنے گھر پہنچے اور اس بیوی کو طلاق دیدی فلاں کبخت عورت کو دنیا کے لالچ نے گھیرا کیسے اچھے نیک خاوند کے ساتھ کیسی بیوفانی کی مگر ادبی پوری نہ ہوئی اور خاوند بھی پھٹ گیا بد اعمالی کی ایسی ہی سزا ملنا کرتی ہے لالچ سے بہت بچنا چاہیے۔

(۱۰) جہنم کو ہمت لگانے والی عورت کا ذکر

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ہمارے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کے زمانہ میں ایک بزرگ آدمی تھے جہنم کا نام تھا تھوڑی سی عمر میں وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں لگ گئے تھے اور خلقت سے الگ ہو کر جنگل میں ایک عبادت خانہ بنا لیا تھا ایک دفعہ وہ نفل نماز میں مشغول تھے اتنے میں ان کی والدہ نے دروازہ پر آکر پکارا وہ نماز کی وجہ سے نہ بول سکے ان کی ماں کو یہ خبر نہ تھی وہ ان کے جواب نہ دینے سے ناراض ہوئی اور ان کو یہ کوٹھنا دیا کہ ابھی اس کو چلن عورتوں سے پالا پڑنا نصیب ہو چونکہ ماں باپ کا حق بڑا ہوتا ہے اور اسی واسطے یہ مسئلہ ہے کہ اگر نفل نماز میں ماں باپ پکاریں اور ان کو اس نفل نماز پر ٹھہرنے کی خبر نہ ہو تو نفل نماز توڑ کر بولنا چاہیے جہنم عالم نہ تھے اس واسطے وہ نہیں بولے اور ماں کے حق میں کوتاہی ہوئی اس واسطے ماں کا کوٹھنا لگ گیا اور وہ بیچارے پر مصیبت پڑی کہ حسد کرنے والے لوگوں نے ایک بد چلن عورت کو سکھایا کہ کسی طرح جہنم کو بدنام کرے اس کو کہیں واہی تباہی پیٹ رہ گیا تھا اس نے بچہ ہونے کے بعد غریب جہنم کا نام لے دیا لوگ عبادت خانہ پر چڑھ آئے اور بالکل اسکو ڈھاکرایا اور جہنم پر سختی کرنے لگے کہ دیکھ یہ عورت کیا کہتی ہے جہنم نے اس کے دودھ پیتے بچے کی طرف منہ کر کے کہا کہ بتلاتیرا باپ کون ہے اس نے ایک چرواہے کا نام لیا لوگ بڑے معتقد ہوئے اور لگے ہاتھ پاؤں جوڑنے

اور کہنے لگے کہ ہم تمہارا عبادت خانہ سونے کا بنا دیں انہوں نے فرمایا کہ نہیں بس مٹی کا بنا دو جیسا پہلے تھا چنانچہ ویسا ہی بنا دیا ف دیکھو وہ عورت ایک نیک آدمی پر تہمت لگا کر کسی ذلیل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اس کو کیسا رسوا کیا دیکھو کبھی کسی بے گناہ پر تہمت کسی طرح مت دھرنا بعضی عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ ذرا سے شبہ میں کسی کو چلنی کی تہمت لگا دی کہیں کسی کے سر چوری رکھ دی یہ سب باتیں بہت گناہ ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اولاد کو ہر وقت کو سنا اچھا نہیں جانے کون سی گھڑی قبولیت کی ہو پھر خواہ مخواہ اولاد کو بھی پریشانی ہو انکی پریشانی دیکھ کر اپنے کو بھی صدمہ ہو اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ماں باپ کا بڑا حق ہے آج کل اس بات کا خیال کرتے ہیں، بیبیو اس میں کبھی غفلت اور کوتاہی مت کرنا۔

(۱۱) بنی اسرائیل کی ایک بے رحم عورت کا ذکر

بخاری شریف میں ایک حدیث ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل میں کا ایک قصہ بیان فرمایا کہ ایک عورت بھی اس نے ایک بلی کو پکڑ کر باندھ دیا نہ تو اس کو کچھ کھلایا نہ پلایا اور اس کو چھوڑی دیا کہ چوسے وغیرہ کھا کر اپنا گذر کرتی وہ بلی اس حالت میں تڑپ تڑپ کر مر گئی اللہ تعالیٰ نے اس عورت کو دوزخ میں داخل کیا اور ایک روایت میں آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ دوزخ میں وہی بلی اس عورت کی چھانی پر سوار ہے اور ناخن اور پنجوں سے اس کو نوچ رہی ہے ف تم نے میری کا تبتجس بھی لیا کسی پر میری مت کرو چاہے آدمی ہو چاہے جانور ہو البتہ بلی گناہ گزینہ تکلیف دے تو مارنا درست ہے لیکن ترسانا بڑا گناہ ہے، بعضے سنگدل آدمی طوطا مینا اور کوئی جانور پال لیتے ہیں اور پنجرہ میں ڈال کر نہ ان کے کھانے پینے کی خبر لیتے ہیں نہ ان کے دھوپ اور سایہ میں رہنے کا خیال رکھتے ہیں نہ ان کو آزاد کرتے ہیں ایسے ترسانے کا انجام دنیا میں بھی بُرا ہے اکثر ایسے آدمی دنیا میں بھی طرح طرح کی تکلیفوں میں گرفتار رہتے ہیں ان کو چین نصیب نہیں ہوتا اور آخرت میں تم نے سن ہی لیا کہ وہ عورت دوزخ میں پہنچی بیبیو میری حق سے بہت بچتی رہو

(۱۲) پہلی امتوں کی ایک بُد ذات عورت کا ذکر

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ پہلی امتوں میں ایک شخص عابد و زاہد تھا ایک ذات

عورت اس کے پیچھے پڑی اور اپنی ایک لونڈی کو اس کے پاس بھیجا کہ ہمارا کسی سے لین دین کا کچھ معاملہ ہوتا ہے بڑا معاملہ ہے گواہوں کے رو برو کرنا ہے اللہ کے واسطے گواہ ہو جانا ثواب کا کام ہے ذرا کھڑے کھڑے تم بھی ہو جاؤ یہ بیچارے سیدھے بھولے اس کے یہاں چلے گئے جب وہ گھر کے اندر ہو گئے اس لونڈی نے سب دروازے بند کر لئے جا کر کیا دیکھتے ہیں کہ وہی بد ذات عورت بیٹھی ہے اور شراب بھی رکھی ہے اور ایک لڑکا بھی موجود ہے اس وقت اس نے ظاہر کیا میں نے گواہی کے لئے نہیں بلایا بلکہ تمہاری پرہیزگاری توڑنے کو بلایا ہے تم مجھ سے منہ کالا کرو یا شراب پیو یا اس لڑکے کو قتل کر ڈالو وہ عابد بیچارہ جان کے خوف سے بہت پریشان ہوا اور اپنے جی میں ان تینوں باتوں میں شراب کو اور روں سے ہلکی بات سمجھ کر شراب پی لی شراب پینا تھا کہ غفلت ہو گئی اور اسی حالت میں وہ دونوں گناہ بھی اس سے ہو گئے و گناہوں میں آپس میں کچھ ایسا علاقہ ہے کہ جہاں ایک گناہ ہوا پھر دوسرے گناہ بھی ہوتے چلے جاتے ہیں اس واسطے گناہ چاہے بڑا ہو یا چھوٹا سب سے بہت بچنا چاہئے نہیں تو دوسرے گناہوں کا بھی دروازہ کھل جاتا ہے چنانچہ اکثر دیکھا ہے کہ کسی نے رسم و رسوم کے موافق اپنی اولاد کے بیاہنے کا ارادہ کیا اور یوں سمجھا کہ خلاف شرع تو ہے مگر کوئی زیادہ بھاری گناہ نہیں ہو گا اور جتنے خرچ کا تخمینہ کیا ہے وہ اپنے پاس بھی ہے اور ان سب باتوں کو سوچ کر کام شروع کر دیا اب ایسے ایسے بیچ آپڑتے ہیں کہ ضروری اور گناہ بھی بڑے بڑے ہو جاتے ہیں کبھی تخمینہ سے زیادہ خرچ ہو جاتا ہے اور سودی قرض لینا پڑتا ہے کبھی نابالغ یتیم بچوں کا حق اپنے روپیہ میں ملا ہوا ہوتا ہے اس کو خرچ کر لیتی ہیں جس کا خرچ کرنا حرام ہے اور وہی حرام کھانا اپنے سب مہمانوں کو بھی کھلاتی ہیں دیکھو کہاں سے کہاں گناہ کا اثر پہنچ گیا اسی طرح سب گناہوں کا قاعدہ ہے

(۱۵) بنی اسرائیل کی ایک مکار عورت کا ذکر

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک حوض پانی سے بھرا کر اسمیں کوئی ایسی دعا کر دی تھی کہ اس پانی میں یہ اثر ہو گیا تھا کہ اگر کوئی بدکار عورت وہ پانی پی لیتی تو اسی وقت اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا اور فوراً مر جاتی موسیٰ علیہ السلام کے بعد اس حوض میں یہ تاثیر تھی کہ ایک دفعہ ایک شخص کو اپنی بیوی پر شبہ ہوا اور وہ شبہ سچا تھا جب خادمہ نے اس کا چہرہ چاکیا اور اس زمانے حاکموں فریاد کی تو انہوں نے اسی پانی کا فیصلہ تجویز کیا اور اس عورت کو بلا بھیجا اس عورت کی ایک

ہیں تھی وہ دونوں بہنیں اس قدر مشکل تھیں کہ بڑی مشکل سے دونوں کی پہچان ہوتی تھی اس عورت نے کیا چالاکی کی کہ خدا جانے کیا جھوٹ سچ بلا کر اپنی اس بہن کو کسی طرح بہکا کر اپنی جگہ بھیج دیا اس نے جا کر سب کے سامنے پانی پی لیا وہ تو پاک تھی اس کو کچھ نہ ہوا لوگوں کو تعجب ہوا عرض وہ پانی پی کر جب اپنے گھر آئی اور اس ناپاک بہن سے ملی بس اس کا سانس لگنا تھا کہ اس کا تمام چہرہ سیاہ ہو گیا اور فو امر گئی اس وقت سب کو چالاکی کا حال معلوم ہوا (فت) دھوکا اور چال چھپا نہیں رہتا اللہ تعالیٰ رسوا کر ہی دیتے ہیں سیویویات میں اور برتاؤ میں دل کو صاف اور زبان کو سچا رکھنا چاہئے۔

ع
از
عجائب
۱۲

(۱۲) ام جہیل کا ذکر

یہ ابو لہب کا فر کی بیوی ہے قرآن مجید میں بھی اس کی بُرائی سورہ تنبہ میں آئی ہے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے یہاں تک دشمنی رکھتی تھی کہ کانٹے دار لکڑیاں جنگل سے لاکر رات کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے راستہ میں بچھا دیا کرتی تھی تاکہ آتے جاتے آپ کے پاؤں میں چھیں ایک دفعہ لکڑیوں کا گٹھا اپنے سر پر لادے ہوئے آتی تھی اور اس کی رسی ٹھوڑی کے نیچے سے نکال کر اٹکار رکھتی تھی کہ گٹھا سنبھلا رہا چانک وہ گٹھا پیچھے کو گر گیا وہ رسی اس کے گلے میں آگئی اور گلا گھٹ کر مر گئی (فت) اللہ بچا دے دین اور دینداروں سے دشمنی کرنے کا انجام دنیا میں بھی بُرا اور آخرت میں بھی بُرا بعض عورتیں مولویوں کے مسئلوں کو جھٹلایا کرتی ہیں اور جو کوئی مسئلہ پر چلے اس کو طعنہ دیا کرتی ہیں خاص کر شادی غمی میں جو شرع کے موافق کرے یا کہے اس سے بہت بُرا مانتی ہیں یہ بھی دین کے ساتھ دشمنی رکھنا ہے اس دشمنی کا وبال دونوں جہاں میں جو کچھ ہو گا ابھی سن چکی ہو ان سب باتوں سے توبہ کرو اور توبہ،

جو عورتیں مکہ کے فتح ہونے کے دن ماری گئیں ان کا ذکر

مکہ شریف پہلے کافروں کے قبضہ میں تھا ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کافروں کو نکالا اس کو مکہ کا فتح ہونا کہتے ہیں ان کافروں میں کئی عورتیں ایسی تھیں جو دین اسلام کی ہجو اور برائی کے گیت گایا کرتی تھیں ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ ان عورتوں کو جہاں پاؤ قتل کرو ان میں سے یہ چار ماری گئیں فرشتہ اور فرشتہ اور اریت اور ام سعد،

(ف) ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اول تو رجیم کریم بڑے تھے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے قتل کرنے سے لڑائی میں بھی منع فرمایا ہے مگر ان عورتوں نے بُرائی ہی اتنی بڑی کی تھی جس سے خدا تعالیٰ کا حکم ان کے قتل کا ہو گیا کیونکہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدین خدا کی اجازت کے کوئی کام نہ کرتے تھے اور وہ بُرائی یہی تھی کہ دین کو بُرا کہتی تھیں اور اس کے گیت جو ڈر رکھے تھے اب بھی بعض عورتوں میں یہ روگ ہے کہ شرع کو جو چاہتی ہیں کہ دیتی ہیں اور بعض عورتیں مولویوں کی بُرائی میں گیت بھی جوڑ لیتی ہیں ان کو ڈرنا چاہئے۔۔۔

(۱۶) زینب بنت حارث کا ذکر

ایک بستی تھی خیبر وہاں کافر یہودی لوگ رہتے تھے ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی لڑائی ہوئی تھی اور مسلمانوں کی فتح ہو گئی تھی فتح ہونے کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہاں ٹھہرے ہوئے تھے کہ ایک یہودی عورت جس کا نام زینب تھا ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بطور تحفہ کے کچھ کھانا لائی اس کبخت نے زہر ملا دیا تھا آپ نے اور آپ کے بعض صحابیوں نے کھا لیا پھر خدائے تعالیٰ کی قدرت سے آپ کو معلوم ہوا آپ نے ہاتھ کھینچ لیا اور سب کو منع کر دیا لیکن ایک صحابی تو اس میں ختم ہو گئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی مدت تک اس کا اثر رہا اور وفات کی بیماری اسی کے اثر سے تھی بعضی کتابوں میں لکھا ہے کہ جب ان صحابی کا انتقال ہو گیا تو اس عورت سے پوچھا اس نے اقرار کیا اور سنز میں وہ بھی قتل کی گئی ف اس کبخت عورت کو بھی دین اسلام کی دشمنی نے غارت کیا یہودی دین اسلام اور شرع کی بات سے کبھی دل میں بُرائی مت لاؤ خوشی خوشی اس کو مان لیا کرو۔

(۱۷) لبید یہودی کی بیٹیوں کا ذکر

ان سب نے صلاح کر کے ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جان لینے کو جادو کیا تھا ہلاکت کے صدمے سے تو آپ بچے رہے لیکن اتنا اثر ہوا کہ آپ کے مزاج میں کچھ مھول سی ہو گئی وہ بھی دین کی باتوں میں نہیں بلکہ کھانے پینے اور اٹھنے بیٹھنے کی عادتوں میں پھر اللہ تعالیٰ نے قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ الخ یہ دونوں سورتیں اتاریں ان کی برکت سے اس جادو کا اثر بالکل جاتا رہا۔ ف ان لوگوں کو دین کی دشمنی نے خراب کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جان

لینے کا ارادہ کیا دین اور دین والوں سے کبھی دل میں رنج اور دشمنی مت رکھنا۔

(۱۸) سلمیٰ بنت مالک کا ذکر

یہ پہلے ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسلمان ہو گئی تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ یہ مسلمان نہیں ہوئی چنانچہ ایسا ہی ہوا جب حضرت کی وفات ہو گئی اس کو حکومت کا خط سوجھا اور دین سے پھر گئی اور بہت سے گمراہ آدمی اس کی حکومت میں آ گئے آخر مسلمانوں کا لشکر وہاں پہنچا اور اس عورت کا اور اس کے ساتھیوں کا تلوار سے مار کر خاتمہ کیا (ف) جیسے مال کی محبت نہی چیز ہے اسی طرح سردار بننے کی بھی ہو اس آدمی کو بھی غارت کرتی ہے دیکھو اس عورت کی دنیا اور دین دونوں خراب ہوئے بیوی اپنے آپ کو سب سے کمتر سمجھو اور عاجزی اختیار کرو اسی سے خدائے تعالیٰ تم کو دونوں جہاں میں بڑائی بخشیں گے،

(۱۹) قتسمہ کا ذکر

یہ ایک گروہ ہے وہ خارجی کہلاتے ہیں یوں تو مسلمان ہیں مگر ان کے بہت سے عقیدے دین کی خلاف ہیں وہ لوگ حضرت علیؑ کے وقت میں شروع ہوئے ہیں اور حضرت علیؑ سے ان کی بڑی بڑی لڑائیاں بھی ہوئی ہیں اس واسطے حضرت علیؑ کے بڑے دشمن تھے اسی گروہ کے تین آدمی ایک دفعہ مکہ میں اکٹھے ہو گئے حضرت علیؑ اس زمانہ میں شہر کوفہ میں رہا کرتے تھے ان تینوں میں یہ صلاح ٹھہری کہ حضرت علیؑ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو صحابی اور تھے ان دونوں کو بھی قتل کر دینا چاہئے حضرت علیؑ کے قتل کرنے کی واسطے ایک شخص تیار ہوا اس کا نام عبدالرحمن ابن بلجم تھا اور اس ارادہ سے کوفہ کو چلا وہاں یہ عورت کینخت مل گئی اس کی صورت شکل دیکھ کر اس نے اس عورت کو نکاح کا پیغام دیا اس عورت نے کہا کہ اگر میرا مہر دے سکو تو نکاح منظور ہے اس نے مہر پوچھا اس نے کہا کہ میرا مہر یہ ہے کہ علیؑ کو قتل کر دو۔ وہ عورت بھی خارجی تھی اور حضرت علیؑ کے ہاتھ سے اس کا باپ اور بھائی اور چچا اور خاوند لڑائی میں مارے گئے تھے یہ سب ہی خارجی تھے اس لئے اس نے یہ فرمائش کی غرض اس شخص نے اس بات کو قبول کیا اور صبح نماز سے پہلے مسجد کے دروازہ میں چھپ کر کھڑا ہو گیا جب حضرت علیؑ نماز کے واسطے مسجد کے اندر آنے لگے اس نے ایک بار گنگی ٹکڑا آپ کے سر پر ایک تلوار کا ہاتھ مارا اور بھاگا اسی زخم سے حضرت علیؑ نے وفات فرمائی اور وہ نالائق پکڑا گیا اور مارا گیا

ف دیکھو اس عورت کو دین سے محبت ہوتی تو اپنے بد دین رشتہ داروں کی وجہ سے حضرت علیؑ سے دشمنی نہ کرتی مگر خود بھی بد دین تھی اس واسطے اتنا بڑا گناہ سمیٹا بیسیہ دین کی محبت دل میں پیدا کر دین تو بڑے بڑے گناہ بد دینی سے پیدا ہو جاتے ہیں۔

(۲۰) جعدہ بنت اشعث کا ذکر

یہ حضرت امام حسنؑ کی بیوی ہے یہ ایسی ڈوبی کہ یزید جو حضرت امام حسنؑ کا دشمن تھا اس کے بہکانے سے اپنے ایسے پیارے مقبول خاوند کو زہر دیا اس کینخت نے اس بد بخت عورت کو یہ حقمہ دیا تھا کہ تجھ سے نکاح کر لوں گا اور ایک لاکھ درم دوں گا جس کی قیمت قریب تیس ہزار روپے کے ہوتی ہے جب زہر دیا گیا اس کی تیزی سے امام حسنؑ کی آبتیں اور کلیجہ کٹ کٹ کر دستوں کی راہ نکل گیا اور چالیس روز بڑی تکلیف اٹھا کر انتقال فرمایا اس وقت اس عورت نے یزید کو کہلا بھیجا کہ اب وعدہ پورا کرو اس نے صاف جواب دیا کہ میں تجھ کو اپنے پاس نہیں رکھ سکتا غرض بد نصیب کو گناہ کا گناہ ہوا اور دنیا کی مراد یلوری نہ ہوئی بیسیہ یہ ساری خرابی دنیا کے لالچ سے ہوئی لالچ میں جو کچھ بھی ہو جاوے قہوڑا ہے اس بیماری کو دل سے نکالو اور مال و مناع زبور یلوشاک کی ہوس اور محبت سے دل کو پاک کرو یہ بیسٹ قصے بڑی عورتوں کے تھے اب چند قصے ان عورتوں کے لکھتے ہیں جو اول بڑی راہ پر تھیں پھر خدائے تعالیٰ نے ان کو نیک ہدایت کی۔

(۲۱) بی بی زلیخا کا ذکر

ان کی شادی اول مصر کے وزیر سے ہوئی تھی اس نے یوسف علیہ السلام کو مول لیکن ان کے سپرد کیا تھا کہ اولاد کی طرح ان کو رکھو ان کو بڑے بڑے خیال پیدا ہو گئے مگر یوسف علیہ السلام کو خدائے تعالیٰ نے بچایا پھر اسی وزیر نے مصلحت سمجھ کر یوسف علیہ السلام کو قید کر دیا پھر ایک مدت کے بعد جب یوسف علیہ السلام کو مصر کے بادشاہ نے قید خانہ سے چھوڑ دیا تو یوسف علیہ السلام نے ان سے کہلا بھیجا کہ اول میرا حال عورتوں سے پوچھ لو پوچھنے پر زلیخا نے کہا وہ پاک ہیں میری ہی خطا تھی آخر جب یوسف علیہ السلام مصر کے بادشاہ ہو گئے اور وہ وزیر مر گیا تو حضرت یوسف علیہ السلام نے ان سے نکاح کر لیا اور ان سے دو لڑکے افرایم اور میثام پیدا ہوئے (ف) دیکھو سچ کیسی اچھی چیز ہے جس زمانہ میں انہوں نے بھوئی تہمت یوسف علیہ السلام پر لگائی اس کا یہ بان

کہ اُن کی پریشانی اور مصیبت بڑھتی رہی اور جب انھوں نے سچ بول دیا اللہ تعالیٰ نے اُن کی مصیبت کاٹ دی اور اُن کی مراد پوری ہونے کا سامان اس طرح ہو گیا کہ اُن کا خاوند مرایوسف علیہ السلام کو بادشاہی ملی اور اُن سے نکاح کر لیا یہی ہمیشہ سچ بولو اگر کوئی خطا قصور ہو جائے تو بہ کر لو اس پر اُردو اور اپنی خطا کا اقرار کرنے میں شیخی مت کرو۔

(۲۲) قارون کی بہکائی ہوئی عورت کا ذکر

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں قارون ایک بڑا مالدار اور نجیل تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جو اس سے زکوٰۃ دینے کو فرمایا اس کو بہت ناگوار ہوا اور آپ کا دشمن ہو گیا اور کبخت نے یہاں تک راہ دہ کیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آبرو کا لاگو ہو گیا اور ایک بد چلن عورت کو بہت کچھ مال زیور جو اہل بیت دے کر بہکایا کہ تو بہ تو بہ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اپنے ساتھ تہمت دھر دیچو وہ راضی ہو گئی ایک دفعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام و غلط فرما رہے تھے یہ مسئلہ بھی بیان کیا کہ جو کوئی بُرا کام کرے اسکو ایسی ایسی سزا ہوگی کبخت قارون اپنی جگہ سے کھڑا ہوا اور پکار کر کہنے لگا کہ اگر آپ ایسا کام کریں تو کیا ہو آپ نے فرمایا کہ میری بھی یہی سزا ہو اسپروہ نالائق بولا کہ فلاں عورت آپ کا نام اپنے سے لگاتی ہے وہ عورت بھی وہاں موجود تھی آپ نے اس کو قسم دے کر فرمایا کہ سچ بولنا وہ خدا سے ڈرتی اور کہنے لگی اے نبی اللہ کے آپ پاک ہیں اور اس نے مجھ کو اتنا زیور اور مال دے کر سکھلایا تھا کہ آپ کی نام لے دوں۔ اب میں توبہ کرتی ہوں اور مسلمان ہوتی ہوں اس وقت آپ کو بہت غصہ آیا اور حق تعالیٰ سے بددعا کی قارون اپنے مال دولت سمیت زمین میں دھنس گیا اور جہنم رسید ہوا (ف) خدا تعالیٰ جب ہدایت دیتا ہے توبہ کرنے کا اور نیک راہ اختیار کرنے کا یوں ہی سامان ہو جاتا ہے اور ہدایت اور توبہ کی جڑ خدا تعالیٰ کا ڈر ہے یہی وہ اس کو دل میں پیدا کر دے سب کام درست ہو جائیں گے۔۔

(۲۳) اپنے گناہ کے اقرار کرنیوالی عورت کا ذکر

ہمارے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی شیطان کے بہکانے سے کہیں اس سے بُرا کام ہو گیا تھا شرع میں یہ مسئلہ ہے اگر کسی کے میاں یا بیوی سے ایسی حرکت ہو جائے تو پتھروں سے مار مار کر اس کو بالکل مار ڈالتے ہیں وہ عورت یہ مسئلہ جانتی تھی اور سمجھتی تھی کہ میری جان نہ رہی لیکن آخرت کے عذاب کا ڈر ایسا غالب ہوا کہ اگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو برو سارا قصہ بیان کر دیا

تاکہ سزا دے کر پاک کر دیں شرع کا یہی حکم ہے کہ جو اپنی زبان سے اقرار کر لے اسکو ٹال جینا چاہئے ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو ٹالا بھی لیکن اسی بہت کی بی بی بھی کہ پھر بار بار اقرار کیا اور چاہا کہ سزا دیدی جائے اس وقت اسکو پیٹ تھا اسواسطے بچہ ہونے تک اسکو مہلت دیدی گئی پچھ جن کر بے بلائے پھر آجودہ ہوئی اور چاہا کہ سزا اب کر دیجائے آخر وہی سزا شرع کے موافق دی گئی کسی نے اسکو کچھ بُرائی کی بات کہدی ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو کچھ بہت کہو سکی تو بہ اللہ کے نزدیک اتنی بڑی ہے کہ اگر سنگ نہ گارا میوں میں بانٹ دی جائے تو سبکی بخشش ہو جائے بھلا اس سے زیادہ اور کیا ہو گا کہ اللہ تعالیٰ کیواسطے اپنی جان دیدی و حقیقت میں خدائے تعالیٰ کا ڈر عجیب نعمت ہے اللہ اکبر کتنی بڑی تکلیف کی اُس بی بی نے سہارا کی اللہ تعالیٰ ہم کو بھی گناہوں کے چھوٹنے کی اور توبہ کرنے کی توفیق دیں اب شرع کی عملداری نہیں ہے جو گناہ خدا کے ہیں خدا کے سامنے توبہ کر لینا چاہئے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جب کوئی توبہ کر لے پھر اسکو حقیر نہ سمجھے اس کو پرانی باتوں کا طعنہ نہ دے یہ بہت بڑا گناہ ہے

(۴)

(۲۴) چوری سے ایک توبہ کر نبیوالی عورت کا ذکر

حضرت عائشہؓ نے بیان کیا ہے کہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کا ہاتھ چوری کی بہن میں کاٹ دیا تھا پھر وہ عورت ہمارے گھر آیا کرتی اور وہ جو بات حضرت سے کہنا چاہتی میں اسکی طرف سے کہہ دیا کرتی عرض اسے دل سے اچھی طرح توبہ کر لی تھی (و) دیکھو کیسے اچھے دل کی تھی کہ اتنی بڑی تکلیف اٹھا کر شرع سے اور حضرت سے اسکا جی برا نہ ہوا پس ایمان اور توبہ ایسی ہونا چاہئے کہ شرع کے حکم سے دل پر سبیل نہ لاوے اگر گناہوں کی سزا میں کوئی وبال آجائے تو خدائے تعالیٰ کی شکایت نہ ہو اپنی خطا کو یاد کر کے شرمندہ ہونا چاہئے۔

(۵)

(۲۵) سبّاح کا ذکر

اسکو میٹھے بھٹلائے بہ خط سوجھا کہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد نبی ہونی کا دعویٰ کر بیٹھی اور بہت سے بیوقوف اسے ہاتھ ہو گئے اسکے بڑے بڑے قصبے ہوئے آخر مسلمانوں کے لشکر کے مقابلہ سے عاجز ہو کر پھر مسلمان ہو گئی اور اپنے اس خط سے توبہ کی (و) سبحان اللہ توبہ بھی کیا چیز ہے بھلا پیغمبری کے چھوڑ دینے سے بڑا کونسا گناہ ہو گا مگر جب توبہ کر کے مسلمان ہو گئی وہ بھی معاف ہو گیا یہی تو ہیں دیریت کیا کرو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اپنے آپ کو بڑا سمجھنا بڑی آفت کی چیز ہے اسی روگ نے تو پیغمبری کا بھوٹا دعویٰ کرا یا تھا کہ بہت سے آدمیوں پر میری سرداری ہو جاوے گی اللہ بچاوے بس اپنے کو سب سے کم سمجھنا اسی میں خیر ہے فقط یہ توبہ کرنے والیوں کے پانچ قصبے ہوئے اور بدعورتوں کے بیس ہوئے تھے یہ بڑا کچھ پس ہوئے اب آگے تنبیہ مع یادداشت کیسے جسکا ذکر دیسا ہے میں لکھی جاتی ہے

تَنْذِيْهِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

یہ حال جو اس یادداشت میں لکھا گیا ہے سب عورتوں کا نہیں بلکہ شریعہ عورتوں کا جو ان ہی کے مقابلہ میں بفضلہ تعالیٰ وہ عورتیں بھی ہیں جو اس آیت کی مصداق ہیں مُسْلِمَاتٍ مُّوَحِّدَاتٍ قَائِمَاتٍ تَكِيْفَاتٍ عَابِدَاتٍ سَائِحَاتٍ لَا تَلِيْنَ اِسى طرح بعض مرد ظلم اور سنگدلی اور اتلاف حقوق اور آوارگی میں طاق ہوتے ہیں اور ان کی بیبیاں عفت کیساتھ صبر کرتی ہیں اور خاموش محض رہتی ہیں غرض یہ ہے کہ ۵

۶ نہ ہر زن زنت و نہ ہر مرد مرد خدا بیخ انگشت یکساں نہ کرد ۶

مقصود اس تجربہ کار کی تحریر نقل کرنے سے یہ ہے کہ اگر کسی عورت میں یہ عیب ہیں تو وہ متنبہ ہو کر اپنی اصلاح کر لے یا مرد خوش تدبیری سے اصلاح کر دے کیونکہ اصلاح کیلئے اطلاع مرض ضرور ہے واللہ اعلم۔ اب وہ تحریر نقل ہوتی ہے۔

یادداشت عورتوں کی بیعتی کے متعلق جو حد سے زیادہ بڑھی ہوئی ہے جس کا مجھے بخوبی تجربہ ہوا ہے بطور نصیحت اُن کے گوش گذار کرنے کو لکھتا ہوں زیادہ آگے پردہ دری کو اس موقع پر مناسب نہیں سمجھتا ہوں بطور نمونہ کے اُن کے کانون تک پہنچانے کو لکھتا ہوں (۱) ایسی عورتوں نے بالعموم ایک ہو کر یہ طریقہ اختیار کر رکھا ہے کہ جہاں تک ہو مرد کی آبرو و وقعت کو اپنے مقابلہ میں کم کریں اور اپنا اس قدر زور مرد پر ڈالتی ہیں کہ گویا مرد بجاے عورت اور عورتیں بہتر لہ مرد کے ہو رہی ہیں (۲) عورتیں شادی کو دن سے یہ ارادہ دعوے کے ساتھ مضبوط کر لیتی ہیں کہ ہم تو علیحدہ ہو کر رہیں گے آنہری ساس سسر، نند، وغیرہ سے فساد کا بیج بو دیتی ہیں اور خود رات دن ایسی ایسی فکریں کرتی ہیں کہ جس سے گھر میں لڑائی جھگڑا پیدا ہو (۳) بچا رہے ساس سسر سے جو ہزار ہا آرزو و تمنا سے بہو کو شادی کر کے لاتے ہیں اُن کی آرزو کا خون کرتی ہیں کہ اُن کو ان کی کثرت یعنی شادی کرنے کا مزہ جلد چکھا دیتی ہیں۔ (۴) اس نیکیجنت بہو کو یہ صبر نہیں ہے کہ میں موقع وقت تو آنے دوں موقع وقت سے جدا ہونا ہی پڑے گا اگر دنیا میں جدا نہ ہوتے تو یہ شہر گاؤں کہاں سے ہو جاتے مگر اس کو اتنی عقل اور تمیز ہی نہیں ہے کہ موقع وقت کی منتظرہ کر بسر کرے یہ تو جو کچھ ہو ناہو آج ہی کر اگر رہتی ہے (۵) مرد کو ایسے ایسے طور سے دق کرتی ہیں اور طرح طرح کی باتیں سناتی ہیں کہ مرد کو کہاں تک اثر نہ کرے ہر دم ساس سسر بوندہ جو کوئی گھر میں ہیں اُن کی بُرائی طرح طرح سے کرتی ہیں یہ جھگڑا دانستہ کرتی ہیں کہ کسی طرح ہماری مرضی کے موافق علیحدگی ہو جائے چنانچہ عورت

لہ یعنی
پسینہ

کی حسب خواہش علیحدگی بھی جلد ہو جاتی ہے کیونکہ فساد کا رفع کرنا ہر شخص مناسب سمجھتا ہے (۶) مرد کو عورت
ہر دم ایسے ایسے الفاظ کہتی ہے کہ اس کو عرق آجاتا ہے مگر سوائے خاموشی کے اور کیا کرے اگر زبان ہو
آنکھ سے ہاتھ سے کچھ عورت کی شان میں نکل جائے تو پھر دیکھو کیسا تماشہ گھروالے اور محلہ والے دیکھتے
ہیں اور عورت رو کر تمام گھر محلہ کو فراہم کر کے سب کو تماشہ مرد کا دکھلاتی ہے (۷) عورتیں اگر شادی کے بعد
سے گھر کے آدمیوں اور اپنے خاوند کی رضامندی اور ساس سسرے کی اطاعت و فرمانبرداری میں حاضر ہیں
تو کون سے عیب کی بات ہے مگر مرد کو طرح طرح سے دق کیا جاتا ہے مرد مصلحت سمجھ کر ٹال کر اگر باہر چلا
جاتا ہے عورتیں بے عقل سمجھتی ہیں کہ ہم سے ڈر گیا پھر آئندہ کو اور زیادہ پیر نکالتی ہیں (۸) مرد کو اللہ تعالیٰ نے مرد
میدان توپ تلوار کا سامنا کرنے والا بنایا ہے بھلا وہ عورتوں سے کڑی نہ تپتا ہے مگر مصلحت وقت سمجھ کر ٹال جاتا ہے
تو عورتوں کو اس کی بھی کچھ پروا نہیں ہے انکا تو وہی خوش خروش و فساد اور جھگڑا جو شادی کے وقت شروع ہوتا ہے ترقی
پزیر رہتا ہے (۹) یہ بے رحم عورتیں کبھی خیال نہیں کرتیں کہ مرد معلوم کس مشکل سے کما کر اور طرح طرح کی مصیبت
اٹھا کر ہمارے سامنے لا کر رکھتا ہے اسکی ہم قدر کرتیں ہرگز کبھی بھول کر بھی ایسا خیال دل میں نہیں آتا ہے عورت کیسکی
جگہ ہے (۱۰) مرد عورتوں کی غم غفل اور بیجا بناؤ سے جب کوئی علاج عورت کی خوش اسلوبی کا نہیں دیکھتا تو دق
ہو کر پریس کا راستہ لیتا ہے پھر کبھی بھول کر بھی برسوں گھرانیکا نام نہیں لیتا ہے عورت کی طرف سے تو اسکا دل
پتھر کا ہو چکا ہے پریس میں جہاں اسکا روزگار روپیہ کو کرچا کر موجود ہیں اپنی طبیعت کے بموجب ہمارا اور ذریعہ خوشنودی
طبیعت کا پیدا کر لیتا ہے اب عورت گھر میں بیٹھی ساس سسرے سے لڑا کرتی ہے اور یہ بڑی صرف اسوجہ کرتی ہے کہ ہم کو خاوند
کے پاس پہنچا دیا جائے اور معلوم نہیں کہ ہماری نکالا ہوا تو گیا ہے اپنی معطلی پر بھی ناام نہیں ہوتی (۱۱) اگر عورتیں شادی
کے دن سے مرد کی ہاں میں ہاں ملا دیں اور ساس سسرے کی اطاعت کریں تو ان کو یہ بھی نہ معلوم ہو کہ کبھی وقت ہم سے
علیحدہ ہو جائیگی تو سارے گھر کو یہ اپنا غلام بنالیں اور اگر فرض کرو کہ خاوند میں یا ساس سسرے میں کوئی عیوبت
کے مزاج کے برخلاف ہو تو سہولت آہستگی سے خوشامد سے ایسے طور سے اصلاح کرے کہ ان کو معلوم بھی نہ ہو وہ
عیب ضرور چھوٹ جائے گا اور زور ڈالنے اور ضد کرنے سے کبھی نہیں چھوڑے گا بلکہ مرد تو اور زیادہ ضد کرے گا ان عورتوں کو
تو مرد کا دل ہی رکھنا نہیں آتا پھر بتلائیے قصور کس کا ہے (۱۲) بعض عورتیں لمبخت بیٹھی بھی ہوتی ہیں کہ ہم بڑے
امیر گھر کی ہیں جہیز وغیرہ سامان طرح طرح کا لیکر آئے ہیں خاوند ساس سسرے وغیرہ کی خوشامد اور اطاعت میں ہماری
کسر شان ہے یہاں تک کہ بعض اپنے مرد سے بھی مہینہ سمجھ نہیں لیتی ہیں۔ خدمت کرنا تو درکنار سوائے اسکے کہ کبھی
لگائے تمام دن سوئی یا بیٹھی رہا کریں یا منہ چڑھا کر رکھیں اور کوئی کام نہیں (۱۳) یہ بھی اس زمانہ کی عورتوں نے ایک
طریقہ نزاکت اور امیری کا نکال رکھا ہے کہ بیماری کا جیلہ کر کے نیکہ سے سر ہی نہیں اٹھاتی ہیں کہتی ہیں کہ سر بلتا ہے

ساس سسر وغیرہ کو ذوق کر رکھا ہے صد ہاروپے کی دوائیں چاندی کے ورق آٹولے کامرہ وغیرہ مقوی ادویہ کھا جاتی ہیں غرضیکہ سر کے درد کو کبھی آرام ہی نہیں ہونا ہے کبھی کبھی نظر جھوٹ بھی لپٹا لیا جاتا ہے (۱۴) مرد کو یہ عورتیں ناچ بچاتی ہیں کہ اسکے عقل و ہوش کھو کر کاٹھ کا آٹو بنا کر کسی کام کا نہیں رکھیں سوائے اسکے کہ عورت کے حکم میں جی ہاں جی ہاں کرتا رہے باقارورہ کا ٹورہ ہاتھ میں لئے پھر کرے یا جو کچھ اسکی رضامندی ہو اسکی فوراً تعمیل کیا کرے اور ہر دم کمر بستہ رہے تب تو خیر ہے (۱۵) یہ کم عقل عورتیں اپنی عادت مزاج کی تیزی سے او طرح طرح کے جھگڑوں سے گھر کی خیر برکت کھودتی ہیں مرد سے وہ دشمن بن کر برتاؤ کرتی ہیں کہ تو یہ بھلی اس زمانہ کی بعضی عورتوں سے تو مرد بغیر عورت کے ہی آرام سے بسر کریں جب گھر سے خط آتا ہے اسیں سوائے آپس کے جھگڑوں قصوں اور ساس سسر اور گھر والوں کی شکایت کے کچھ درج نہیں ہوتا یا خرچ کی طلبی درج ہوتی ہے اور ایسے ایسے جھوٹے الفاظ تکلیف کے لکھے جاتے ہیں کہ مرد کئی وقت تک پوری روٹی بھی نہیں کھاتا اور خط کو فوراً اچاک کر ڈالتا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی غیر شخص دیکھ لے اور خط بھی بیرنگ ہوتا ہے (۱۶) صد ہاروپہ مرد کا کر آئے دن بھیجا کرتے ہیں مگر عورتوں کو تو ہمیشہ قرض ہی مرد پر ظاہر کرنے اور جھوٹا حساب لکھ لکھ کر روپیہ طلب کر نیسے غرض ہے نیکی بخت اتنا نہیں سمجھتی ہیں کہ مرد کہاں سے کس طرح کر کے کس مصیبت روپیہ کو بھیجتا ہے گھر کے خرچ کی آخر اسی کو فکر تو ہم کیوں پر دیں میں اسپر خواہ مخواہ نقاضا کر کے اسکی فکر میں مبتلا کریں نہ معلوم پر دیں میں کس مصیبت سے گزر کر کے ہم کو مٹی آرڈر پارسیلین طرح کی اشیا اپنی ساری عیش پر خاک ڈال کر بھیجتا ہے اگر مرد عیش کیا کریں تو ہم کو آئے دن یہ پچھرے اڑا نیکو روپے کیسے پہنچا کریں (۱۷) یہ بقدر عورتیں کبھی بھول کر بھی مرد کا شکر لینے بان سے بیان نہیں کرتیں یا مرد کے عزیز و اقارب دوست دشمن کے سامنے اپنے مرد کی تعریف کبھی نہیں کرتیں ہاں ہزار ہا جھوٹے الزام اور بہتیں گھر کی نہ ہونی بات اور نگہبستی کی شکایت ساری برادی میں اپنے اور غیر کے سامنے بیان کرتی غرضیکہ مرد کی آبرو کو کسی طرح سے یہ قائم نہیں رہتی ہیں کوئی ایسی عورت نہیں کہ مرنے پر سید روپیہ کما کر گھر کو بھیجا ہو اور وہ کبھی وطن آیا ہو تو عورت نے اس روپے میں سچا کر اور سب گھر کا خرچ خوبصورتی سے دکھا کر سپہاندہ روپیہ جمع رکھا ہوا ہے یہی مرد کے روپہ رکھا یا ہو کہ اپنی امانت میں یہ سچا کر رکھا ہے (۱۸) عکس اسکے مرد پر اسکے قرض کا نقاضا کرتی ہیں اگر صبح ہی فرض لڑکھن کی طرح مرد کے سامنے پیش کر دیتی ہیں کہ جسکے باعث مرد کو گھر جا کر بیڑی ندامت اور افسوس کرنا پڑتا ہے اور دل میں نام ہونا پڑتا ہو کہ میں کیوں اس مصیبت میں پڑنے آیا ہوں (۱۹) بلکہ بہت سی عورتیں ایسی موجود ہیں جو مردوں کے قرض کا بہانہ کر کے روپیہ بنگا کر علیحدہ رکھتی ہیں اور مرد کو اپنی گھڑی جمع کرنے کیلئے ساری عمر پر دیں میں نکالے رکھتی ہیں (۲۰) ابلن عورتوں نے عام طور سے یہ طریقہ اختیار کر رکھا ہے کہ کچھ ہو ضرور کر کے روپیہ جمع رکھواو جب اپنے باپ بھائی رشتہ داروں میں جاؤ خفیہ طور پر نقد روپے سچائے ساتھ مدد کرو کہ جو ساس سسر کہنے والوں کو خبر بھی نہ ہو غرضیکہ خاوند کی قدر و ثمن نہ جسکی کمائی کی سب رونق ہو کچھ نہیں مروتیلی کے پیل کی

طرح تمام عورتیں ہی کسی نہ مہانتا ہے مگر عورتیں اسکو آرام سے گھر میں نہیں لیتی ہیں (۲۱) مرد کو پردیس میں رہنے کی وجہ سے یہ علم
 نہیں کہ مرے گھر میں کون کون کپڑا زور نقد موجود ہے کیونکہ یہ تو پردیس سے کبھی بطور مہمان کے وطن میں آ نکلتا ہے اور عورت
 گھر کا سامان کپڑا زور اپنی بھائی بندوں کو جس کو اس کا دل چاہے دیتی ہے کسی کی محال نہیں کہ دم مار سکے (۲۲) پوشاک کپڑا زور وغیرہ
 مرد پردیس سے لاتے ہیں یہ عورتیں اس کو دیکھ کر ناک چڑھا کر دس عیب نکالتی ہیں اور اگر نقد پردیس بھی آ گیا تو اس کو لیکر بھی
 مرد کے سامنے یا اس کے عزیزوں کے سامنے خوشی یا ہلکے نہیں کرتیں فوراً ہی فضل میں بند کر کے رکھ دیتی ہیں اور جس وقت جو
 جی چاہتے کرتی ہیں (۲۳) مرد کو عورتیں اس وقت دباتی ہیں کہ جس وقت اس کے باہر کے عزیز رشتہ دار آئے ہوئے ہوں اور
 خواہ خواہ کا نہ ہوا جھگڑا اٹھا کر ان غیر آدمیوں کے سامنے ساس سسر کاوند وغیرہ کو نام کرتی ہیں گویا یہ عورتیں اس وقت دشمن بھائی
 ہیں (۲۴) مرد اگر نقد پردیس کی اپنے بھائی عزیز بی بی بھتیجی کے واسطے لے آتا ہے تو عورتیں گڑبگڑ دیتی ہیں اور کہتی ہیں
 کہ بغیر میری رضامندی کے کیوں کسی کو دیجائے پھر دیکھو اس بات پر کیا کیا ہوتا ہے اور محلہ والے خوب تماشادیکھتے ہیں اور
 عورتیں کئی دن غصہ کے سبب گھر والوں کو اور خاوند کو اچھی طرح سزا دیتی ہیں (۲۵) پردیس سے جو مردوں کے پاس سے
 روپے پہنچتے ہیں یہ عورتیں ان کے پہنچنے ہی اسی روز عمدہ عمدہ زور پارچہ گونا وغیرہ اپنی حیثیت اور نقد و زر سے بہت زیادہ
 کہ جو امیر اور نوابوں کو زیبا ہے خرید لیتی ہیں اور دوسرے ہی دن مرد کو لیکھ کر کہ خرچ مسئلہ سب قرض دلو تو دیدیا ہے اب ہالے پاس
 کھانے کو بالکل نہیں ہے جلد خرچ بھینج دو پھر پریشان کرتی ہیں (۲۶) اس زمانہ کی عورتوں میں یہ بھی عیب ہو رہا ہے کہ شادی
 کے ہوتے ہی ذرا ذرا سی بات بھوٹی پٹی سسرال والوں کی مال باپ سے جا کر بیان کرتی ہیں اور والدہ ان کی تمام برادری
 میں ایک بات کی دس بیان کرتی ہیں اگر برادری سسرال والوں سے مقابلہ پڑ جاتا ہے تو بیٹی کی طرف ہو کر خوب لڑائی جھگڑے کرتی
 ہیں کہ جس کی وجہ سے برادری میں غم نہ ہو رہتا ہے بلکہ چھوٹ چھٹاؤ پر بھی فخر آ جاتی ہے (۲۷) کوئی ان عورتوں سے دیدیا
 کر کے کہ تمہارے تعلق بھی کوئی مرد کی خدمت ہے اور اس کی دل داری و چالوسی وغیرہ ہے ہرگز نہ گزرتی ہے وہ تو خاوند
 کی سزناج حکمران ہیں ممکن نہیں کہ عورتوں کا حکم مل جائے یا اس کی خواہش کے بموجب کوئی کام نہ ہو مرد اپنی خواہش سے کوئی کام تو
 کر لے پھر دیکھو کیسے تماشے ہوتے ہیں (۲۸) عورتیں مردوں سے ان کے دل کا حال دریافت کرتی ہیں اور مرد بھی اپنی عورت کو رازدار
 سمجھ کر بلا سوچے سمجھے اپنے دل کا حال عورت کے کہہ دیتے ہیں پھر یہ عورتیں مرد پر اچھی طرح زور پکڑ جاتی ہیں اور مرد کا وقار بالکل اٹھا دیتی
 ہیں ہر طرح عورتوں کو مردوں کا زہر کرنا اور جونی کے نیچے رکھنا بہت ضروری امر ہو رہا ہے (۲۹) یہ عورتیں مرد کے عزیز رشتہ دار
 بہن بھائی وغیرہ سے خود نفرت کرتی ہیں اور ان کی شکایت بھوٹی پٹی کرتی رہتی ہیں اور اصل مطلب یہ ہوتا ہے کہ ان سے غلامی
 نہ رہے اور ہمیشہ کو قطع تعلق کرادیتی ہیں (۳۰) ایسی عورتوں نے مرد کو اچھی طرح سے کاٹھ کا اٹو بنا کر ان کی ناک میں ٹیکل مال کھی
 جس طرح چاہتی ہیں اپنی عالی حوصلگی سے مردوں کیساتھ پردیس میں دم کی طرح لگی پھرتی ہیں۔ رنل کے تماشے باہر کے ملکوں کی
 آج ہوا طرح کی حسب خواہش خوشیاں اور سب سے زیادہ یہ ہوس کہ مرد باہر پیش کرتے ہیں اور کہا کہ کڑوب روپے اڑاتے پستے
 ہیں جیکر انتظام کریں ناک سب روپیہ ہمارے ہاتھ میں آئے اور مرد کو کسی قابل بھی ان عورتوں نے نہیں چھوڑا اور مردوں بغیر عورت کے
 پاس تو کڑی کرنا مشکل ہو گیا ہے گویا عورتیں ہی تو کڑی کرتی ہیں ایسا کوئی جادو تو عینہ مردوں پر عورتوں نے ڈالا ہے کہ سارے ہی مرد
 ان کے جال میں جھپسکر مرید ہو گئے (۳۱) جب برادری میں شادی غمی کی تقریب میں عورتیں فراہم ہوتی ہیں آپس میں ٹھیکر لپنے لپنے

مردوں کی برائیاں کچے پکے حالات بیان کرتی ہیں وہ عورتیں اپنے اپنے خاوند سے جا کر کہتی ہیں اور خاوند اپنے یار دوستوں میں مذاق اڑانے میں غرض کہ نہ ہونی بات بھی عورتیں نکالتی ہیں (۳۲) یہ عورتیں اپنے اپنے خاوند کے واسطے تعویذ لکھواتی ہیں اور باہر بھرتے دانی عورتیں جو گھر میں آتی ہیں اُن سے یہ بھی درخواست ہوتی ہے کہ کوئی تعویذ میرے خاوند کے واسطے لادے اور گھر میں سے جو کچھ آٹا دال قبضے میں آتا ہے وہ سانس سکر سے پوشیدہ اس کو دیا جاتا ہے مجھے اچھی طرح سے معلوم ہے کہ بعض عورتیں آٹا کی زبان کی تلاش میں رہتی ہیں تاکہ اپنے مرد کو کھلا دیں گو مرد کیسا ہی تابعدار ہو (۳۳) مردوں نے جو اپنا وفار کھو کر عورتوں کو حادی بنا رکھا ہے اس کا اصلی سبب یہ ہے کہ وہ مردوں کے ہمراہ بحالت سفر رہ کر دلیر ہو جاتی ہیں اور مرد کے مزاج پر اچھی طرح قابو پا جاتی ہیں جب وہ لوہے آتا ہے دن بھر میں کئی کئی دفعہ مرد کو ڈانٹ دیا جاتا ہے اور یہی ہاں جی کہتا ہے بلکہ ہنس کر زیادہ خوشامد کہتا ہے (۳۴) اوپر لکھے ہوئے اٹھو کی شکایت غریب لوگوں کی عورتوں میں اور دیہات میں کم سے کم یہ تو انہیں اتنی عقل ہے اور نہ انکو گھر کے کاروبار سے اس قدر فرصت ہے کہ وہ بے ہوشے جھگڑے اٹھاویں بلکہ وہ سب کی سب اچھے طور سے بسراوقات کرتی ہیں اور جن میں خود رانی خود پسندی خوش خور کی حکومت عین آرام کا مادہ بھرا ہوا ہے اور ہر قسم کا سامان بھی میسر ہے وہ طرح طرح کے جھگڑے قائم نہیں ہیں کیونکہ انکو تو کوئی کام نہیں جس کا انھیں کر لینا پڑے اور ان کی عورت خواہ عورت تو بعض دفعہ اس کا چال چلن بھی خراب ہے جاتا ہے آج کل کے شوقین لوگ پکار کر زور ڈال کر کہہ رہے ہیں کہ عورتوں کو مردوں کی طرح پڑھنے کی تعلیم دیجائے جس سے یہ سارا سبق آوارگی کا کاپیدہ ہو جس کے مضر ہونے کا بہت کچھ تجربہ ہو چکا ہے (۳۵) کوئی عورت ایسی نہیں الا ماشاء اللہ کہ اپنے مرد کو نصیحت کرتی ہو کہ جھگڑے سوائے علالی مدنی کے اور کوئی پیسہ لینا منظور نہیں اگر ایسا ہو تو مرد بھی رشوت اور ناجائز آمدنی ہر گز گھر میں نہ لائے بلکہ عورتیں طعنے اور تفتا کر کے لینے کی نزعیت بتی ہیں بلکہ لفظ بھی کہتی ہیں کہ تم میں کمانے کھانے کی کوئی بیافت ہی نہیں فلاں شخص تو تمہارے برابر ہی تنخواہ میں ہے لیکن تمہارے پاس کچھ بھی نہیں اسکے پاس تو سب کچھ موجود ہے وغیرہ وغیرہ باتیں نزعیت کی کہی جاتی ہیں ایسی ہی عورتوں کی خواہش سے مرد ذلیل و خوار ہو کر جلیجائے نامک پہنچتے ہیں (۳۶) عورتیں نہ تو سامان قابل زکوٰۃ لئے بیٹھتی ہیں یہ بھی خیال نہیں کہ مولانا خدا نغالی کے یہاں ہم پر ہو گا ہم یہ فرض خدا تعالیٰ کا ادا کر دیں گے اگر مرد ادا کر نہ کیا ارادہ کرے تو یہ ہر گز نہیں کرنے دیتیں کہ ہماری جمع اور گھر میں کم ہوتی ہے جہاں تک ان کو دو وہ سب قصور ہے (۳۷) مرد تو ہمیشہ پردیس میں رہتے ہیں عورتیں جو گھر میں ہیں وہ اتنی آزاد اور آرام طلب ہو جاتی ہیں کہ مرد بھی پردیس سے آتا ہے تو اس کی خدمت گزار اور وقت پر گرم کھانا دینے کو مجبور ہوتی ہیں بلکہ یہ بھی کہہ گذرتی ہیں کہ مرد تو پردیس کے واسطے ہوتے ہیں گھر پر آکر کیوں بیٹھ گئے (۳۸) ہائے افسوس اس زمانہ کی بعض مردوں میں وضعیاری غیرت، مردانگی کا مظنہ اس زمانہ کی عورتوں کے سامنے سارا ہی جاتا رہا اور کیسے کمزور ہو گئے ہیں (۳۹) اگر ایسی عورت ہو جائے اور اسکے پاس کوئی شخص خفیہ تحریر بھیجے تو کیا وہ اس کا جواب نہیں دے گی اگر جواب بھی نہ دے گی تو اس تحریر کو عورت سے تو بد بکھی لے گی اور آگے کو خط کتابت کا سلسلہ جاری ہو کر سب ہی کچھ باتیں پھر تو پیدا ہو جائیں گی (۴۰) آج کل اس نئے زمانہ کی عورتیں جو خواندہ ہیں وہ بازار سے بڑے بڑے ناول منگا کر دن رات ان کو دیکھتی ہیں اور اسی شوق میں دن رات مبتلا رہتی ہیں کہ کوئی ناول ہاتھ آجائے - فقط

التاس

اس یادداشت کے آغاز پر مضمون بعنوان تنبیہ اضافہ کیا گیا ہے اسکو آخر میں مکرر ملاحظہ فرمائیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ نہ ہر زن زن سست و نہ ہر مرد مرد خدا بیخ انگشت یکساں نہ کرد

حصہ ہفتم نور محمدی ہشتی زیور مع ضما تم قدیمہ و جدیدہ تمام ہوا

۱۲ نظام ۱۳ لکھنؤ ہشتی

فہرست مضامین نور محمدی بہشتی زیور حصہ ہفتم مکمل و مدلل

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۷۲	آتش جو آب کاسنی مقطر	۴۱	درم اور ذیل وغیرہ کا بیان	۲	دیباچہ
۷۲	آب کاسنی مروق، اطر فیل کشیزی	۴۱	درم کی کچھ دواؤں کا ذکر	۳	مقدمہ اور ہوا کا بیان
۷۲	اور اطر فیل صغیر	۴۵	آگ یا کسی اور چیز سے جل جانے کا بیان	۵	عمدہ غذائیں اور خراب غذائیں
۷۳	اطر فیل زمانی - سقونیہ کا بھوننا -	۴۵	بال کے نسخوں کا بیان		فائدہ
۷۳	جوارش کوئی - جوارش مصطلکی	۴۶	چوٹ لگنے کا بیان	۸	پانی و آرام و محنت کا بیان
۷۴	خمیرہ بادام - خمیرہ بتفشتہ	۴۷	زہر کھالینے کا بیان	۹	علاج کرنے میں جن باتوں کا خیال ضروری ہے -
۷۴	خمیرہ گاوزبان	۴۷	مردار سنگ کھالینا		
۷۴	خمیرہ مروارید	۴۸	زہریلے جانوروں کے کاٹے کا بیان	۱۲	طبی اصطلاحوں کا بیان
۷۴	دوار المسک بارد	۵۰	کیڑے مکوڑوں کے بھگائے کا بیان	۱۳	بیماریوں کے ہلکے ہلکے علاج
۷۵	دوار المسک معتدل	۵۱	سفر کی ضروری تدبیروں کا بیان	۱۳	سر کی بیماریاں
۷۵	روغن بہروزہ	۵۲	حل کی تدبیروں اور احتیاطوں کا بیان	۱۴	آنکھ کی بیماریاں
۷۵	موم روغن	۵۴	اسقاط یعنی حمل گر جانے کی تدبیروں کا بیان	۱۷	کان کی بیماریاں
۷۶	سکنجبین سادہ	۵۵	زہیہ کی تدبیروں کا بیان	۱۸	ناک کی بیماریاں
۷۶	شریت انجبار	۵۸	بچوں کی تدبیروں اور احتیاطوں کا بیان	۱۹	زبان کی بیماریاں
۷۶	شریت بزوری بارد	۶۰	بچوں کی بیماریاں اور علاج کا بیان	۱۹	دانت کی بیماریاں
۷۶	شریت بزوری حار	۶۸	پھوڑا پھنسی وغیرہ	۲۰	حلق کی بیماریاں
۷۶	شریت بزوری معتدل	۶۸	طاعون	۲۰	سینہ کی بیماریاں
۷۶	شریت دینار	۷۱	متفرق ضروریات اور کام کی باتیں	۲۲	دل کی بیماریاں
۷۷	شریت عناب	۷۲	خاتمہ - نسخوں کے بنانے کی ترکیب	۲۲	معده یعنی پیٹ کی بیماریاں
۷۷	ہر قسم کے شریت بنانے کی ترکیب	۸۱	جھاڑ بھونک کا بیان	۲۵	نسخہ نمک سلیمانی مع ترکیب
۷۷	عرق کھینچنے کی آسان ترکیب عرق کافور	۸۵	اضافہ جدیدہ	۲۶	مسہل کا بیان
۷۸	قرص کبریا	۹۳	طبی جوہر	۲۶	جگر کی بیماری
۷۸	کشتہ رنگ - کشتہ مرجان	۹۲	بچہ کا بہت رونا اور نہ سونا	۲۶	تلی کی بیماری
۷۹	گلغندہ - لعوق پستان -	۹۴	دست آنا - قبض - یخچش	۲۷	انٹڑیوں کی بیماریاں
۷۹	بادالحم مرہائے آملہ - مرہم سہل	۹۵	چونے	۲۹	گردہ کی بیماریاں
۷۹	انڈا نیم برشت کرنے کی ترکیب	۷۱	گوشت اور انڈا رکھنے کی ترکیب	۳۰	مٹھانہ یعنی پھکنے کی بیماریاں
۷۹	مفرح بارد - محون دبیدالورد	۷۱	گوشت اور مچھلی کا کانا لگانے کی ترکیب	۳۰	رحم کی بیماریاں
۸۰	مومیائی بنانے کی ترکیب	۷۱	دودھ بھاڑنے کی ترکیب	۳۴	کمر اور ہاتھ پاؤں کے جوڑوں کا درد
۸۰	نوشدارو	۷۱	پانی اور کھانا گرم رکھنے کی ترکیب	۳۶	بخار کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نور محمدی ہشتی زیور کا نواں حصہ

بعد حمد و صلوٰۃ بندہ ناچیز کمترین غلامانِ اشرفی محمد مصطفیٰ بجنوری مقیم میرٹھ محلہ کر علی عرض رسا ہے کہ احقر نے حسب ارشاد سیدی و مولائی حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی (نور اللہ مرقدہ) کے اس نویں حصہ ہشتی زیور میں عورتوں اور بچوں کے لئے مصحت کے متعلق ضروری باتیں اور کثیر الوقوع امراض کے علاج درج کیے ہیں اور اس میں چند ضروری باتوں کا لحاظ رکھا ہے۔

(۱) ان امراض کا علاج لکھا گیا ہے جن کی تشخیص اور علاج میں چنداں لیاقت کی ضرورت نہیں معمولی پڑھی لکھی عورتیں بھی ان کو سمجھ سکتی ہیں اور جن امراض کے علاج میں علمی قابلیت درکار ہے ان کو چھوڑ دیا گیا ہے بلکہ بہت جگہ تصریح کے ساتھ لکھ دیا گیا ہے کہ اس کے علاج کی جرات نہ کریں بلکہ طبیعت سے علاج کریں (۲) نسخے مجرب اور سہل الحصول لکھے گئے ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی رعایت رکھی گئی ہے کہ ایسی دوائیں ہوں کہ اگر تجویز میں غلطی ہو یا اور کوئی وجہ ہو تو نقصان نہ کریں (۳) عبارت ایسی سہل لکھی گئی ہے کہ بہت معمولی لیاقت والا بھی بخوبی سمجھ سکے (۴) نظر ثانی میں جب کہ امداد المطالعین میں یہ کتاب چھپی تھی۔ کچھ نسخے بڑھائے گئے تھے ان کو اپنے اپنے موقعوں پر بطور حاشیہ کے لکھ دیا تھا۔ اور اس مرتبہ نظر ثالث میں بھی بعض نسخے اور مضامین اضافہ کئے ہیں جن کو ان کے موقعوں پر صفحہ کے نیچے بطور حاشیہ علیحدہ لکھا ہوا تاکہ جن کے پاس پہلا طبع شدہ یہ حصہ موجود ہو وہ بھی ان نسخوں کو اس میں نقل کر سکیں۔ اور جو نسخے اور مضامین اس نظر ثالث میں بڑھائے گئے ہیں ہر ایک کے آگے یہ لفظ (نظر ثالث) لکھ دیا ہے تاکہ جن کے پاس نظر ثانی کی کتاب ہو وہ بھی ان کو نقل کر لیں۔

۱۔ کثیر الوقوع ہست
زیادہ پیش آنے والی ۱۲۔
۲۔ امراض جمع ہ مرض
کی معنی بیماری ہو کہ تکلیف
۳۔ جانچ کر کے بیماری کو
پہچاننا کہ یہ کونسی بیماری
ہے اور اس کی کبھی وجہ
ہو سکتی ہے۔ ۱۲۔
۴۔ تصریح بمعنی وضاحت
یعنی صاف صاف۔ ۱۲۔
۵۔ جرات بمعنی ہمت۔ ۱۲۔
۶۔ علاج کریں والا حکیم واکر
۷۔ مجرب بمعنی آزمایہ ہو
۸۔ سہل الحصول آسانی
کے ساتھ حاصل ہو جانا والا
۹۔ بیماری کے متعلق جو در
ہو اسکا فیصلہ کرنا۔ ۱۲۔
۱۰۔ دوسری بار دیکھنا تاکہ
اگر کیں کوئی چیز چھوٹ گئی ہو
تو اسے درست کر دیا جائے
اور کچھ بڑھا نا ہو تو
بڑھا دیا جائے۔ ۱۲۔
۱۱۔ نظر ثالث تیسری
بار دیکھنا تاکہ دوسری بار
دیکھنے کے باوجود کوئی غلطی
رہ گئی ہو تو اسے درست کر دیا
جائے اور کچھ بڑھا نا
ہو تو بڑھا دیا جائے۔ ۱۲۔
۱۲۔ چھپا ہوا۔ ۱۲۔
۱۳۔ یعنی وقت سمجھ
خراب کرنا۔ ۱۲۔

۱۰ کسی کتاب کا تعارف
کرائے کے لئے جو مضمون

لکھا جاتا ہے اس

کتاب کا مقدمہ کہتے ہیں مقدمہ

پوری کتاب کا بخوبی ہوا

کرتا ہے۔ ۱۲

۱۳ بحال و ۱۲

۱۴ یعنی قوت ۱۳

۱۵ حقداروں جمع ہے

۱۶ حقدار کی یعنی جس کا حق ہو

۱۷ مثلاً ایم میض کے

زمانہ میں بے احتیاطی یا

خاندان کے پاس جانے میں

بے احتیاطی یا بچہ خانہ کی

بے احتیاطی ان تینوں

چیزوں میں تھوڑی سی بھی

بے احتیاطی ہلاکت کا

باعث ہوتی ہے۔ اس لئے

عورتوں کو بہت زیادہ

خیال رکھنے کی ضرورت

ہے۔ تھوڑی سی شکایت

ہو تو فوراً طبیب سے

رجوع کریں۔ ۱۲

۱۳ مسامحت جمع ہے

۱۴ مسامحہ یعنی بدن کے وہ

چھوٹے چھوٹے سوراخ

جو جلد پر ظاہر ہوتے ہیں

اور جن کو پسینہ نکلتا ہے

۱۵ کچھ پسینہ کا راز۔ ۱۲

۱۶ ہنگامتالیہ یعنی پچھا

۱۷ پانچہ کراہیا۔ ۱۳

۱۸ پیشاب و پانچہ

گندگی کو ہیضہ اور اس قسم کی

دوسری دہائی یا یوں کہنا

رہتا ہے۔ ۱۲

مقدمہ ۱۰۔ اس میں تندرستی حاصل کرنے اور اس کے قائم رکھنے کی کچھ ضروری تدبیریں ہیں جن کے جاننے سے عورتیں اپنی اور اپنے بچوں کی حفاظت اور احتیاط کر سکیں تندرستی ایسی چیز ہے کہ اس سے آدمی کا دل خوش رہتا ہے تو عبادت اور نیک کام میں خوب جی لگتا ہے کھانے پینے کا لطف حاصل ہوتا ہے تو دل سے خدائے تعالیٰ کا شکر کرتا ہے بدن میں طاقت رہتی ہے۔ تو اچھے کام اور دوسروں کی خدمت خوب کر سکتا ہے حق داروں کا حق اچھی طرح ادا ہو سکتا ہے اس واسطے تندرستی کی تدبیر کرنا ایسی نیت سے عبادت اور دین کا کام ہے خاص کر عورتوں کو ایسی باتوں کا جاننا بہت ضروری ہے کیوں کہ ان کے ہاتھوں میں بچے پلتے ہیں اور اپنا نفع نقصان کچھ نہیں سمجھتے تو جو عورتیں ان باتوں کو نہیں جانتیں ان کی بے احتیاطیوں سے بچے بیمار ہو جاتے ہیں اگر وہ پڑھنے کے قابل ہوئے تو ان کے علم میں بھی حرج ہوتا ہے پھر بچوں کی بیماری میں یا خود عورتوں کی بیماری میں مردوں کو الگ پریشانی ہوتی ہے دو اداروں میں انہیں کار و پیسہ خرچ ہوتا ہے غرض ہر طرح کا نقصان ہے اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دوا اور برہنہ کو پسند فرمایا ہے اس واسطے تھوڑا بیان ایسی ضروری باتوں کا لکھ دیا ہے۔

ہوا کا بیان

(۱) پورا ہوا جو کہ سورج نکلنے کی طرف سے آتی ہے چوٹ اور زخم کو نقصان کرتی ہے اور کمزور آدمی کو بھی سستی لاتی ہے چوٹ اور زخم والے اور مسہل میں اس سے حفاظت کریں دوہرا کپڑا پہن لیا کریں۔ (۲) جنوبی ہوا یعنی جو ہوا دن کی طرف سے چلتی ہے گرم ہوتی ہے مسامحت کو ڈھیلا کرتی ہے جو لوگ ابھی بیماری سے اٹھے ہیں ان کو اس ہوا سے بچنا چاہئے ورنہ بیماری کے لوٹ آنے کا ڈر ہے۔ (۳) گھر میں جگہ جگہ کچھ نہ کر داس سے بھی ہوا خراب ہو جاتی ہے اور یہ بھی خیال رکھو کہ پانچہ اور غسلی نہ اور برتن دھونے کی جگہ یہ سب مقامات پر اٹھنے بیٹھنے کی جگہ سو جہاں تک ہو سکے الگ اور دور رکھو بعضی عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ بچوں کو کسی جگہ پاؤں پر بٹھا کر ہنگامتالیہ پھر بڑی احتیاط کی تو اس جگہ کو لبیب دیا یہ بالکل بے تمیزی اور نقصان کی بات ہے اول تو اس کے لئے جگہ مقرر رکھو نہیں تو کم سے کم اتنا کرو کہ کوئی برتن اس کام کے لئے علیحدہ ٹھہرا دے اور اس کو فوراً صاف کر لیا کرو

(۴) کبھی کبھی گھر میں خوشبودار چیزیں سلگادیا کر جیسے لوبان، اگر، کافور وغیرہ اور دبا کے موسم میں گندھک یا لوبان گھر کے ہر کمرے میں سلگاؤ اور کوڑا بند کر دتا کہ اچھی طرح ان چیزوں کا اثر ہو جائے۔ (۵) سوتے وقت چراغ ضرور گل کر دیا کر دھواں کمرٹی کا تیل جلتا چھوڑنے میں زیادہ نقصان ہے ہوائیں خشکی غالب ہو جاتی ہے اور دماغ اور آنکھوں کو نقصان پہنچتا ہے۔ بعض وقت موت کی نوبت آگئی ہے۔ (۶) بند مکان میں دھواں کر کے ہرگز نہ بیٹھو بعضی جگہ ایسا ہوا ہے کہ اس طرح سے تاپنے والوں کا ایک تخت دم گھٹ گیا اور اتنی فرصت نہ ملی کہ کوڑا کھول کر باہر نکل آئیں۔ وہیں مکر رہ گئے۔ (۷) جاڑے کے دنوں میں سردی سے بچو اگر نہانے کا اتفاق ہو تو فوراً بال شکھا لو اگر مزاج زیادہ سرد ہے تو چائے پی لو۔ یاد تو لہ شہد اور پانچ ماشہ کلونجی چاٹ لو۔ (۸) جس طرح ٹھنڈی ہوا سے بچنا ضروری ہے اسی طرح گرم ہوا یعنی لٹ سے بھی بچو موٹا دھیرا کپڑا پہنو گرمی میں آملوں سے سردھویا کرو۔

کھانے کا بیان

(۱) کھانا ہمیشہ بھوک سے کم کھاؤ یہ ایسی تدبیر ہے کہ اس کا خیال رکھنے سے سینکڑوں بیماریوں سے حفاظت رہتی ہے۔ (۲) رنج کے دنوں میں غذا کم کھاؤ کبھی کبھی روزہ رکھ لیا کرو اور رنج کے دن وہ کہلاتے ہیں جب کہ جاڑا جاتا ہو اور گرمی آتی ہو۔ (۳) گرمی کے دنوں میں ٹھنڈی غذائیں استعمال میں رکھو۔ جیسے کھیر، لکڑی، ترٹی وغیرہ اور اگر مناسب معلوم ہو تو کوئی دوا بھی ٹھنڈی طیار رکھو۔ اور بچوں کو اور بڑوں کو ضرورت کے موافق دیتے رہو۔ جیسے شربت نیلو فر۔ شربت عناب وغیرہ فالودہ بھی عمدہ چیز ہے اس سے نئے اناج کی گرمی بھی نہیں ہوتی اور صرف تم ریجان پھانک لینا بھی یہی نفع رکھتا ہے اس موسم میں گرم و خشک غذائیں بہت کم کھاؤ جیسے ارہر کی دال اور آلو وغیرہ۔ (۴) خریف کے دنوں میں ایسی چیزیں کم کھاؤ۔ جس سے سوڈا پیدا ہوتا ہے۔ جیسے تیل، ٹینگن، گائے کا گوشت وغیرہ اور خریف کے دن وہ کہلاتے ہیں جس کو برسات کہتے ہیں۔ (۵) جاڑے کے دنوں میں جس کو مقدور ہو مقوی غذائیں اور دوائیں استعمال کرے تاکہ تمام سال بہت سی آفتوں سے حفاظت رہے۔ جیسے نیم برشت انڈا نمک سلیمانی کے ساتھ اور گاجر کا حلو اور نیم برشت انڈا اس کو کہتے ہیں کہ اندر سے پورا جانہ ہو

لہ نیم کے خشک پیوں کی دھوئی سے بھی جزائیم یعنی بیماری کے کیڑے مر جاتے ہیں۔ ۱۲۔

۱۳۔ وہ مکان جو بند رہتا ہو اس میں مٹی کا تیل جلا کر سونانہ چاہئے کیونکہ اس سے پیچیدگیوں پر برا اثر پڑتا ہے۔ ۱۴۔

۱۵۔ کیونکہ دھوئیں کے ساتھ ایک قسم کی زہریلی گیس ہوتی ہے جس سے دم گھٹ جاتا ہے۔ ۱۶۔

۱۷۔ لکڑی یعنی ایک دم ۱۸۔

۱۹۔ زیادہ سردی ہو تو

یہ ترکیب کرنی چاہئے کہ

ایک ایک عضو کو باری

باری دہوتے جاؤ اور

فوراً ہی پوچھتے جاؤ مگر اتنا نہ

پوچھو کہ بالکل خشک ہو جا

ورنہ مکروہ ہو گا اور اگر زیادہ

سردی نہ ہو تو یہ بھی کر سکتے

ہیں کہ پہلے سردھو کر خشک

کر لو پھر سارے بدن کو دھو

ڈالو مگر بلا غدر ایسا نہ کرنا

چاہئے کیونکہ یہ خلاف سنت ہے

۱۵۔ لٹ سے بچنے کیلئے یہ بات

دلے اپنے پاس کی پیاز رکھ

لیتے ہیں یہ ترکیب طبیب بھی سفید

ہے۔ اگر لو لگ جائے تو چپے

آم بھون کر بعض کو شربت

بنانا پاد بہت مفید ہے ۱۲

۱۳۔ انسان کو جسم میں لطافت

جو چار غلطیوں کی ہیں انہیں

۱۳- ڈیڑھ دوپہر
۱۴- ڈیڑھ دوپہر
۱۵- ڈیڑھ دوپہر
۱۶- ڈیڑھ دوپہر
۱۷- ڈیڑھ دوپہر
۱۸- ڈیڑھ دوپہر
۱۹- ڈیڑھ دوپہر
۲۰- ڈیڑھ دوپہر
۲۱- ڈیڑھ دوپہر
۲۲- ڈیڑھ دوپہر
۲۳- ڈیڑھ دوپہر
۲۴- ڈیڑھ دوپہر
۲۵- ڈیڑھ دوپہر
۲۶- ڈیڑھ دوپہر
۲۷- ڈیڑھ دوپہر
۲۸- ڈیڑھ دوپہر
۲۹- ڈیڑھ دوپہر
۳۰- ڈیڑھ دوپہر
۳۱- ڈیڑھ دوپہر
۳۲- ڈیڑھ دوپہر
۳۳- ڈیڑھ دوپہر
۳۴- ڈیڑھ دوپہر
۳۵- ڈیڑھ دوپہر
۳۶- ڈیڑھ دوپہر
۳۷- ڈیڑھ دوپہر
۳۸- ڈیڑھ دوپہر
۳۹- ڈیڑھ دوپہر
۴۰- ڈیڑھ دوپہر
۴۱- ڈیڑھ دوپہر
۴۲- ڈیڑھ دوپہر
۴۳- ڈیڑھ دوپہر
۴۴- ڈیڑھ دوپہر
۴۵- ڈیڑھ دوپہر
۴۶- ڈیڑھ دوپہر
۴۷- ڈیڑھ دوپہر
۴۸- ڈیڑھ دوپہر
۴۹- ڈیڑھ دوپہر
۵۰- ڈیڑھ دوپہر
۵۱- ڈیڑھ دوپہر
۵۲- ڈیڑھ دوپہر
۵۳- ڈیڑھ دوپہر
۵۴- ڈیڑھ دوپہر
۵۵- ڈیڑھ دوپہر
۵۶- ڈیڑھ دوپہر
۵۷- ڈیڑھ دوپہر
۵۸- ڈیڑھ دوپہر
۵۹- ڈیڑھ دوپہر
۶۰- ڈیڑھ دوپہر
۶۱- ڈیڑھ دوپہر
۶۲- ڈیڑھ دوپہر
۶۳- ڈیڑھ دوپہر
۶۴- ڈیڑھ دوپہر
۶۵- ڈیڑھ دوپہر
۶۶- ڈیڑھ دوپہر
۶۷- ڈیڑھ دوپہر
۶۸- ڈیڑھ دوپہر
۶۹- ڈیڑھ دوپہر
۷۰- ڈیڑھ دوپہر
۷۱- ڈیڑھ دوپہر
۷۲- ڈیڑھ دوپہر
۷۳- ڈیڑھ دوپہر
۷۴- ڈیڑھ دوپہر
۷۵- ڈیڑھ دوپہر
۷۶- ڈیڑھ دوپہر
۷۷- ڈیڑھ دوپہر
۷۸- ڈیڑھ دوپہر
۷۹- ڈیڑھ دوپہر
۸۰- ڈیڑھ دوپہر
۸۱- ڈیڑھ دوپہر
۸۲- ڈیڑھ دوپہر
۸۳- ڈیڑھ دوپہر
۸۴- ڈیڑھ دوپہر
۸۵- ڈیڑھ دوپہر
۸۶- ڈیڑھ دوپہر
۸۷- ڈیڑھ دوپہر
۸۸- ڈیڑھ دوپہر
۸۹- ڈیڑھ دوپہر
۹۰- ڈیڑھ دوپہر
۹۱- ڈیڑھ دوپہر
۹۲- ڈیڑھ دوپہر
۹۳- ڈیڑھ دوپہر
۹۴- ڈیڑھ دوپہر
۹۵- ڈیڑھ دوپہر
۹۶- ڈیڑھ دوپہر
۹۷- ڈیڑھ دوپہر
۹۸- ڈیڑھ دوپہر
۹۹- ڈیڑھ دوپہر
۱۰۰- ڈیڑھ دوپہر

تشریب اس کی یہ ہے کہ اندے کو ایک باریک کپڑے میں لپیٹ کر کھولتے پانی میں تلو دفعہ غوطہ دیں یا اندے کو کھولتے پانی میں ٹھیک تین منٹ ڈال کر نکال لیں اور تین منٹ ٹھنڈے پانی میں ڈال رکھیں اس کی صرف زردی کھانا چاہئے۔ سفیدی عمدہ چیز نہیں ہے۔ (۶) جب تک زیادہ ضرورت نہ ہو دوا کی عادت مت ڈالو، چھوٹے موٹے مرض میں غذا کے کم کر دینے سے یا بدل دینے سے کام نکال لیا کرو۔ (۷) آج کل غذا میں بہت بے ترکیبی ہو گئی ہے جس سے طرح طرح کے نقصان ہوتے ہیں اس لئے عمدہ اور خراب غذا میں لکھی جاتی ہیں۔

عمدہ غذا میں یہ ہیں۔ انڈا نیم برشت۔ کبوتر کے بچوں کا گوشت۔ گائے کے بچوں کا گوشت بکری کا گوشت۔ مینڈھے کا گوشت۔ لوائی پٹیر۔ تیتیر۔ مرغ۔ اکثر جنگلی پرند۔ ہرن۔ نیل گائے اور دوسرے شکاروں کا گوشت۔ بھلی گیہوں کی روٹی۔ انگور۔ انجیر۔ انار۔ سیب۔ شلم پالک۔ خرفہ دودھ چلیبی۔ سری۔ پائے۔ لیکن سری پاؤں سے خون گاڑھا پیدا ہوتا ہے۔ اور

خراب غذا میں یہ ہیں۔ بیگن۔ مولی۔ لاہی کا ساگ یعنی سیاہ پتوں کی سرسوں کا ساگ سینگر تفتے۔ بوڑھی گائے کا گوشت۔ گاجر۔ سکھایا ہوا گوشت۔ بطخ کا گوشت۔ لوبیا۔ مسور تیل۔ گڑ۔ شیشی اور ان غذاؤں کے خراب ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ بالکل نہ کھاویں۔ بلکہ بیماری کی حالت میں تو بالکل نہ کھاویں اور تندرستی میں بھی اپنے مزاج وغیرہ کو دیکھ کر ذرا کم کھاویں۔ البتہ جن کا مزاج قوی ہے اور ان کو عادت ہے۔ انکو کچھ نقصان نہیں بعضی جگہ دستور ہے کہ زچہ کو مختلف قسم کی غذا میں کہیں ماش کی ڈال کہیں گائے کا گوشت اور قیل قیل ترکاریاں ضرور کر کے دیتی ہیں۔ یہ بڑی رسم ہے ایسے موقعوں پر احتیاط رکھنے کے لئے خراب غذاؤں کو لکھ دیا گیا اب تھوڑا سا بیان ان غذاؤں کی خاصیت کا بھی لکھا جاتا ہے تاکہ اچھی طرح سے معلوم ہو جائے۔ بیگن گرم خشک ہے۔ اس میں غذائیت بہت کم ہے۔ خون بڑا پیدا کرتا ہے۔ بواسیر والوں کو اور سوداوی مزاج والوں کو بہت نقصان کرتا ہے اگر اس میں بھی زیادہ ڈالا جاوے اور سرکہ کے ساتھ کھایا جاوے تو کچھ اصلاح یعنی دیتی ہو جاتی ہے مولی گرم خشک ہے اس کے پتوں میں اور زیادہ گرمی ہے سر کو اور حلق کو اور دانتوں کو زیادہ نقصان پہنچاتی ہے دیر میں ہضم ہوتی ہے۔ لیکن اس سے دوسری غذائیں ہضم ہو جاتی ہیں بواسیر والوں کو کسی قدر فائدہ دیتی ہے مگر گرم ہے اگر اس میں سرکہ کا ہب گویا ہوا زیرہ ملا دیا جائے تو اس کے نقصان کم ہو جاتے ہیں۔ تلی کے لئے سفید ہے خاص کر سرکہ میں پڑی ہوئی۔ لاہی کا

۱۵ لیکن اگر گائے کو بچے کا گوشت ہو تو اس میں یہ خرابیاں نہیں ہوتیں بلکہ وہ سب سے اچھا شمار کیا جاتا ہے۔ ۱۲

۱۵ اس طرح اس کی اصلاح کرنے سے ذہن اور عقل وغیرہ تمام قوتوں میں اضافہ کرتا ہے۔ ۱۳

۱۵ یہ سحرہ کی بیماری ہے جس کی پہچان یہ ہے کہ سینہ میں بھاری ہوتی ہے اور برص ہلاورد۔ ۱۴

۱۵ فارم کے گئے کا نقصان دہ ہوتا ہے۔ ۱۵
۱۵ یہ مافقہ کو نقصان پہنچاتی ہے اور مردوں کے لئے تو بہت نقصان دہ ہے۔ ۱۶

ساگ گرم ہے۔ گردہ کے مریض کو بہت نقصان کرتا ہے اور حمل کی حالت میں کھانے سے بچے کے مرجانے کا ڈر ہے سینکڑے بھی گرم ہیں۔ گائے کا گوشت گرم خشک ہے۔ اس سے خون گاڑھا اور بڑی قسم کا پیدا ہوتا ہے۔ سودا زیادہ پیدا کرتا ہے۔ خارش والوں اور بواسیر والوں کو اور مراقبہ والوں کو اور سوداوی مزاج والوں کو نقصان کرتا ہے اگر پکتے میں خربوزہ کا چھلکا اور کالی مرچ ڈال دی جاوے تو نقصان کم ہو جاتا ہے۔ البتہ محنتی لوگوں کو زیادہ نقصان نہیں کرتا۔ بلکہ بکری کے گوشت سے زیادہ موٹا تازہ کرتا ہے۔ لیکن بیماری میں احتیاط لازم ہے۔ بطخ کا گوشت گرم خشک ہے دیر میں ہضم ہوتا ہے۔ مگر پودینہ ڈال دینے سے اس کا نقصان کم ہو جاتا ہے اور دریائی بطخ کا گوشت اتنا نقصان نہیں کرتا جتنا گھریلو بطخ کا کرتا ہے گاجر گرم تر ہے اور دیر میں ہضم ہوتی ہے۔ البتہ بخیر کو روکتی ہے اور فرحت دیتی ہے اس لئے لوگ اس کو ٹھنڈی کہتے ہیں۔ گوشت میں پکانے سے اس کے نقصان کم ہو جاتے ہیں۔ اور مریض اس کا عمدہ چیز ہے۔ رحم کو تقویت دیتا ہے۔ اور حاملہ عورتیں گاجر کھانی سے زیادہ احتیاط رکھیں کیونکہ اس سے خون جاری ہو جاتا ہے۔ لوہیا۔ گرم تر ہے دیر میں ہضم ہوتا ہے اس سے خواب پریشان نظر آتے ہیں۔ سرکہ اور دراصلی ملائے سے اس کا نقصان کم ہو جاتا ہے۔ لیکن حاملہ عورتیں ہرگز نہ کھائیں۔ مسور۔ خشک ہے بواسیر والوں کو نقصان کرتی ہے اور جن کا معدہ ضعیف ہے اور سوداوی مزاج والوں کو نقصان کرتی ہے۔ زیادہ گھی ڈالنے سے یا سرکہ ملا کر کھانے سے اس کی کچھ اصلاح ہو جاتی ہے۔ تیل گرم ہے۔ سودا پیدا کرتا ہے۔ اور سوداوی بیماریوں میں نقصان کرتا ہے ٹھنڈی ترکاریاں ملائے سے کچھ اصلاح ہو جاتی ہے۔ گڑ گرم ہے سودا زیادہ پیدا کرتا ہے۔ کھٹائی۔ زیادہ کھانا پھٹوں کو نقصان کرتا ہے اور جلد بوڑھا کرتا ہے۔ عورتیں بہت احتیاط رکھیں اور حمل میں اور زچہ ہونے کی حالت میں اور زکام میں زیادہ احتیاط لازم ہے۔ اگر ترشی میں بیٹھی چیز مادی جائے تو نقصان کم ہو جاتا ہے۔ (۸) بعضی غذائیں ایسی ہیں کہ الگ الگ کھاؤ تو کچھ ڈر نہیں لیکن ساتھ کھانے سے نقصان ہوتا ہے یعنی جب تنگ اس میں سے ایک چیز معدہ میں ہو دوسری چیز نہ کھائیں اکثر مزاجوں میں نین گھنٹہ کا فاصلہ دینا کافی ہوتا ہے۔ حکیموں نے کہا ہے کہ دودھ کے ساتھ ترشی نہ کھائیں اسی طرح دودھ پی کر پان نہ کھاویں اس سے دودھ کا پانی معدہ میں الگ ہو جاتا ہے۔ دودھ اور مچھلی ساتھ نہ کھائیں اس سے فالج اور

جدام یعنی کوڑھ کا ڈر ہے۔ دودھ چانول کے ساتھ ستونہ کھائیں۔ چکنائی کھا کر پانی نہ پیئیں۔
 تیل یا گھی بے قلعی کے برتن میں نہ رکھیں کسیا یا ہوا کھانا نہ کھادیں۔ مٹی کے برتن کا پکا یا
 ہوا کھانا سب سے بہتر ہے امروزہ۔ کھیرا۔ گکڑی۔ خربزہ۔ تر بوڑا اور دوسرے سبز میوؤں
 پر پانی نہ پیئیں۔ انگور کے ساتھ سری پائے نہ کھادیں (۹) کھانا گرم نہ کھاؤ۔ گرم کھانا کھا
 کر ٹھنڈا پانی پینے سے دانتوں کو بہت نقصان پہنچتا ہے۔ (۱۰) موٹا آٹا میدے سے اچھا ہے
 اور لقمہ کو خوب چبانا چاہئے۔ اور جلدی جلدی کھالینا چاہئے۔ بہت دیر سے کھانے میں ہضم
 میں خرابی ہوتی ہے (۱۱) بہت بھوک میں نہ سوؤ اور نہ کھانا کھاتے ہی سوؤ (۱۲) جب
 تک کھانا ہضم نہ ہو جاوے دوبارہ نہ کھاؤ کم سے کم دو گھنٹہ گزر جاویں اور طبیعت ہلکی
 ہلکی معلوم ہونے لگے اس وقت مضائقہ نہیں۔

فائدہ۔ اگر کبھی قبض ہو جائے تو اس کی تدبیر ضرور کرو آسان سی تدبیر تو یہ ہے کہ روٹی نہ
 کھاؤ ایک دو وقت صرف شور باذرا چکنائی کاپی لو اگر اس سے دفع نہ ہو تو بازار سے نو ماشہ
 حب قرطم یعنی کٹر کے بیج اور اڑھائی تولہ انجیر و لائتی منگا کر آدھ پاؤ پانی میں جوش دے کر
 دو تولہ شہد ملا کر پی لو۔ اس دو میں غذائیت بھی ہے (۳) اگر پاخانہ معمول سے زیادہ نرم
 آدے تو روکنے کی تدبیر کرو۔ اور چکنائی کم دو بھوننا ہو گوشت کھاؤ اور اگر دست آنے
 لگیں۔ یا معمولی قبض سے زیادہ قبض ہو جاوے تو حکیم کو خبر کر دو (۴) کھانا کھا کر فوراً پاخانہ
 میں مت جاؤ اور جو بہت تقاضا ہو تو مضائقہ نہیں (۵) پیشاب پاخانہ کا جب تقاضا ہو ہرگز
 مت روکو اس طرح سے طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں

پانی کا بیان

(۱) سوتے اٹھ کر فوراً پانی نہ پیو اور نہ ایک لخت ہو میں نگو اگر بہت ہی سیاس ہے تو عمدہ تدبیر یہ
 ہے کہ ناک پکڑ کر پانی پیو اور ایک ایک گھونٹ کر کے پیو اور پانی پیکر ذرا دیر تک ناک پکڑے
 رہو۔ سانس ناک سے مت لو اسی طرح گرمی میں چل کر فوراً پانی مت پیو۔ خاص کر جس کو
 لوگی ہو وہ اگر فوراً بہت سا پانی پی لے تو اسی وقت مرجاتا ہے۔ اسی طرح نہار منہ نہ پینا چاہئے
 اور پاخانہ سے نکل کر فوراً پانی نہ پینا چاہئے۔ (۲) جہاں تک ہو سکے پانی ایسے کنویں کا
 پیو جس پر بھرائی زیادہ ہو۔ گھار پانی اور گرم پانی مت پیو۔ بارش کا پانی سب سے اچھا ہے

۱۔ کیونکہ اس سے سینہ
 میں درد لگے میں خراش اور
 کھانسی کا ڈر ہے۔ ۱۳
 ۲۔ کیونکہ مٹا ہونے اور پتھر کی
 سمیت گھی میں شامل ہو
 جاتی ہے جو سبز رنگ کی ہوتی
 ہے۔ یہ سمیت قائل ہے۔
 اگر ایسے برتن میں مجبوراً
 کھانا پکا لیا گیا تو پانی کھنکھو
 اُسے قلعی دایا مٹی کے برتن
 میں مٹیل لیں۔ ۱۴
 ۳۔ اسی طرح یہ بھی ضروری
 ہے کہ کھانے کے دو گھنٹہ کر
 بعد دماغی کام کیا جائے
 ورنہ عمدہ خراب ہو جاتا
 ہے۔ ۱۵
 ۴۔ جوش دے کر پینی
 ابال کر۔ ۱۶
 ۵۔ خصوصاً سردی کے
 زمانہ میں اس کے عملادہ
 جاؤں میں ٹھنڈا پانی پینا
 ہو تو اسی ترکیب سے پیو
 نہیں تو زکام کا ڈر ہے۔ ۱۷
 ۶۔ یعنی باسی نہ بغیر کچھ
 کھائے ہوئے۔ ۱۸
 ۷۔ کیونکہ اس میں سے
 پانی ہر وقت نکلتے رہتے
 کی وجہ سے ہر وقت تازہ اور
 عمدہ پانی ملتا ہے کیونکہ جس
 کنویں سے پانی زیادہ عرصہ
 تک نہ نکلا جائے اس کا پانی خراب
 اور بدبودار ہو جاتا ہے۔ ۱۹
 ۸۔ لیکن اگر نہ زیادہ کام ہو تو
 گرم پانی مفید ہو سکتا ہے۔ ۲۰

مگر جس کو کھانسی یا دمہ ہو وہ نہ پئے کسی کسی پانی میں تیل سا ملا ہوا معلوم ہوتا ہے وہ پانی بہت بُرا ہے۔ اگر خراب پانی کو اچھا بنانا ہو تو اس کو اتنا پکائیں کہ سیرکاتین پاؤرہ جاے پھر گھنڈا کر کے چھان کے پیئیں (۳) گھڑوں کو ہر وقت ڈھکا رکھو۔ بلکہ پینے کے برتن کے منہ پر باریک کپڑا بندھا رکھو تاکہ چھنا ہو پانی پینے میں آئے (۴) برف گردہ کو نقصان کرتا ہے خاص کر عورتیں اس کی عادت نہ ڈالیں اس سے بہتر شورے کا جھلا ہو پانی ہے (۵) کھاتے پیتے میں ہرگز نہ ہنسو اس سے بعضے وقت موسکی نویت آجاتی ہے

آرام اور محنت کا بیان

(۱) نہ تو اس قدر آرام کرو کہ بدن پھول جائے۔ سستی چھا جائے ہر وقت پلنگ ہی پر دکھلائی دو گھر کے کاروبار و سردی ہی پر ڈال دو۔ کیونکہ زیادہ آرام سے اپنے گھر کا بھی نقصان ہے اور بعض بیماریاں بھی لگ جاتی ہیں۔ اور نہ اتنی محنت کرو کہ بیمار ہو جاؤ بلکہ اپنے ہاتھ پاؤں اور سارے بدن سے بیچ کی راس سے محنت کا کام ضرور لینا چاہئے۔ اس کے طریقے یہ ہیں کہ ہر کام کو ہاتھ چلا کر پھرتی سے کرو۔ سستی کی عادت چھوڑ دو اور گھر میں تھوڑی دیر ٹہل لیا کرو دو چار مرتبہ اگر بے پردگی نہ ہو تو کوٹھے پر چڑھ اتر لیا کرو اور چرخہ اوچکی کا ضرور تھوڑا بہت مشغلہ رکھو یہ نہیں کہتے کہ تم اس سے پیئیں کماؤ۔ اول تو اس میں بھی کوئی عیب کی بات نہیں۔ لیکن اپنی تندرستی کا قائم رکھنا تو ضروری چیز ہے۔ اس سے تندرستی خوب رہتی ہے۔ دیکھو جو غورتیں محنتی ہیں کوٹھی پیٹتی ہیں کیسی قوی اور تیزی رہتی ہیں اور جو آرام طلب ہیں ساری عمر دوا کا پیالہ منہ کو لگا رہتا ہے۔ ایسی محنت کو ریاضت کہتے ہیں۔ کھانا کھا کر جب تک تین گھنٹہ نہ گزر جائیں اس وقت تک ریاضت نہ کرنا چاہئے۔ اور جب ذرا ذرا پسینہ آنے لگے یا سانس زیادہ پھولنے لگے ریاضت موقوف کر دینا چاہئے (۲) بچوں کے لئے جھولا جھولنا اچھی ریاضت ہے۔ (۳) صبح کو سویرے اٹھنے کی عادت رکھو بلکہ بہت کر کے تہجد پڑھا کرو۔ اس سے تندرستی خوب رہتی ہے (۴) دوپہر کو بے ضرورت نہ سوؤ اور اگر کچھ نکلان یا نیند کا غلبہ ہو تو اور بات ہے۔ (۵) دماغ سے بھی کچھ کام لینا ضرور ہے۔ اگر اس سے بالکل کام نہ لیا جاوے تو دماغ میں رطوبت بڑھ جاتی ہے اور ذہن کند ہو جاتا ہے اور جو حد سے زیادہ زور ڈالا جائے ہر وقت فکر اور سوچ میں رہے تو خشکی اور کمزوری پیدا ہو جاتی ہے اس واسطے انداز سے محنت لینا مناسب ہے۔ پرھنے پڑھانے کا شغل رکھو۔ قرآن شریف روزمرہ پڑھا کرو۔ کتاب

۱۔ چاہے کپڑے سے
چھان لیں چاہے بیکار کر
استعمال کریں۔ ۱۲۔
۲۔ نصیحا سوسو پائیند
پیتے وقت تو اس کا بہت
خیال رکھنا چاہئے۔ بہت
تھوڑا تھوڑا پینا چاہئے
ورنہ پھندا لگنے سے بعض
اوقات جان کا خطرہ ہو

جاسا ہے۔ ۱۲۔

۳۔ ریاضت یعنی ورزش
ورزش تندرستی کے لئے بہت
ضروری ہے کیونکہ اس سے
جسم میں خون کا دوران تیز
ہوتا ہے اور جسم کے ہر حصہ
میں نازہ خون پہنچ کر لگے
طاقتور بنا دیتا ہے۔ نیز
جسم کے پھٹوں میں قوت
آجاتی ہے۔ جب بدن میں
قوت اور پھر نیلا پن ہو تو
عباد بھی خوب ہوتی ہے
اور اولاد بھی مضبوط پیدا
ہوتی ہے اس کے علاوہ
بیماریاں بھی جسم پر بہت کم
اثر کرتی ہیں۔ ۱۲۔

۱۴ کیونکہ ۱۲
۱۵ رنج یا مصیبت ۱۳
۱۶ عموماً غم و غم و غم کا دل
کمزور ہوتا ہے۔ اس لئے
اکثر رنج اور صدمہ کی باتیں
سوچتے سوچتے دماغ خراب
ہو جاتا ہے۔ چنانچہ رنج
اور مصیبت کو وقت غم و غم
کو چاہئے کہ جس کام میں
زیادہ دلچسپی ہو اسی میں
لگ جائیں تاکہ طبیعت
بہتر جائے اور اگر کام کے
دوران میں اس رنج کا
خیال آئے تو خیال کر کے
طبیعت کو بہلاؤ کہ اللہ تعالیٰ
اس کا اجر دیں گے اور فوراً
کسی دوسرے دلچسپ
کام میں لگ جاؤ۔ اس سے
بھی کام نہ چلے تو ایک کنارہ
بیٹھ کر دو چار نشیبیہ ورد
شریف کی خوب دھیان لگا
کر پڑھ لو۔ ۱۲
۱۷ سر یعنی تھکائی ۱۴
۱۸ سہل یعنی دست
لانے والی ۱۲
۱۹ فصیحی رنگ کا
کڑون نکلوانا۔ حکماء
یہاں بعض بیماریوں کا
علاج اس طرح بھی ہوتا
ہے مگر اس کی عادت
مضر پہنچتی ہے۔ ۱۲

دیکھا کرو۔ باریک باتوں کو سوچا کرو۔ نہ اتنا غصہ کرو کہ آپے سے باہر ہو جاؤ۔ نہ ایسی بڑی
باری کرو کہ کسی پر بالکل روک ٹوک نہ رہے۔ نہ ایسی خوشی کرو کہ خدا کی بے نیازی اور اس کی
قدرت کو بھول جاؤ کہ وہ ایک دم میں چاہیں تو ساری خوشی کو خاک میں ملا دیں۔ نہ اتنا رنج کرو
کہ خدائے تعالیٰ کی رحمت ہی بالکل یاد نہ رہے اور اسی غم کو لے کر بیٹھ جاؤ۔ اگر کوئی زیادہ صدمہ
پہنچے تو اپنی طبیعت کو دوسری طرف بٹا دو۔ کسی کام میں لگ جاؤ۔ ان سب باتوں سے بیماری
کا بلکہ ہلاکت کا ڈر ہے۔ اگر کسی کو بہت خوشی کی بات سنانا ہو۔ اور وہ دل کا کمزور ہو تو یک لخت
نہ سناؤ۔ پہلے پوچھو کہ اگر تمہارا یہ کام ہو جائے تو کیسا پھر کہو دیکھو ہم کوشش کر رہے ہیں شاید
ہو جائے اور امید تو ہے کہ ہو جائے۔ پھر اسی وقت یاد دہکنے کے بعد سناؤ کہ تمہارا یہ کام ہو گیا۔
اسی طرح غم کی خبر یک لخت نہ سناؤ۔ کسی کے مرنے کی خبر سنائی ہو تو یوں کہو کہ فلاں شخص بیمار
تھا۔ اس کی حالت تو غیر تھی ہی اور موت سب کے واسطے ہے کبھی نہ کبھی آئے گی۔ قضا الہی
سے اس نے انتقال کیا۔

فائدہ۔ بیماری کی حالت میں اور پیٹ میں جب پیچ میں جان پڑ جاوے میاں کے پاس سونے
سے نقصان ہوتا ہے۔

علاج کرانے میں جن باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے

(۱) چھوٹی موٹی بیماری میں دوا نہ کرنا چاہئے۔ کھاتے۔ پینے۔ چلنے۔ پھرنے۔ ہوا کے بدلنے
سے اس کی تدبیر کر لینا چاہئے۔ جیسے گرم ہو اسے سر میں در دھو لیا ہو تو سرد ہوا میں بیٹھ جائیں
یا کھانا کھانے سے پیٹ میں بوجھ ہو گیا تو ایک دو وقت فاقہ کر لیں یا نیند کی کمی سے سر میں درد
ہو گیا تو سو رہیں یا زیادہ سونے سے سستی ہو گئی تو کم سوئیں یا دماغ سے زیادہ کام لیا تھا۔ اس
سے خشکی ہو گئی۔ ذرا محنت کم کر میں اس کو آرام و فرحت دیں۔ جب ان تدبیروں سے کام نہ
چلے تو اب دوا کو اختیار کریں۔ (۲) مرض خواہ کیسا ہی سخت ہو گھبراؤ مت اس سے علاج
کا انتظام خراب ہوتا ہے۔ خوب استقلال اور اطمینان سے علاج کرو۔ (۳) سہل اور ترقی
اور فصیح کی عادت نہ ڈالو یعنی بلا سخت ضرورت کے ہر سال سہل یا ترقی یا فصیح نہ لیا کرو۔ اگر
سہل کی عادت پڑ جائے تو اس کے چھوڑنے کی ترکیب یہ ہے کہ جب موسم سہل کا قریب آوے غذا کم کر
دو۔ ریاضت زیادہ کرو۔ کوئی ایسی دوا کھاتے رہو جس سے پاخانہ ٹھل کر آتا رہے۔ جیسے ہر کام میں یا

گلقد یا جوارش مصطلکی وغیرہ۔ پھر اگر مسہل کے دنوں میں طبیعت کچھ میلی بھی رہے۔ تو کچھ پرواہ نہ کرو اور مسہل کو ٹال دو۔ اس طرح سے عادت چھوٹ جائے گی۔ (۴) بد دن سخت ضرورت کے بہت تیز دوائیں نہ کھاؤ۔ ایسی دواؤں میں یہ خرابی ہے کہ اگر موافق نہ آئیں۔ تو نقصان بھی پورا کر دیں گی۔ خاص کر کشتوں سے بہت چوکیونگہ یہ جب نقصان کرتے ہیں تو تمام عمر روگ نہیں جاتا۔ البتہ رائگ اور مونگے کا کشتہ بہت ہلکا ہوتا ہے اس میں چنداں خوف نہیں اور ہڑتال اور سنگھیا اور زہریلی دواؤں کے کشتوں کے پاس نہ جاؤ اور حرام اور محرم دوا نہ کھاؤ نہ لگاؤ (۵) جب کوئی دوا ایک مدت دراز تک کھانا ہو تو بھی کبھی ایک دو دن کو چھوڑ دیا کرو یا اس کی جگہ اور دوا بدل دیا کرو۔ کیونکہ جس دوا کی عادت ہو جاتی ہے اس کا اثر نہیں ہوتا۔ (۶) جب تک غذا سے کام چلے دوا کو اختیار نہ کرو۔ مثلاً مسہل کے بعد طاقت آنے کے لئے جو ان آدمی کو بخنی کافی ہے اس کو مشک و عنبر وغیرہ کی ضرورت نہیں۔ البتہ بوڑھے آدمی کو بخنی قبض کرتی ہے اور اس کے ہضم کرنے کے لئے بھی طاقت چاہئے ایسے شخص کو کوئی معجون وغیرہ بنا لینا بہت مناسب ہے۔ (۷) دوا کو بہت احتیاط سے ٹھیک تول کر بخنی کے موافق بناؤ۔ اپنی طرف سے مت گھٹاؤ بڑھاؤ (۸) دوا پہلے حکیم کو دکھلاؤ اگر بُری ہو اس کو بد لوگو (۹) دل اور جگر اور دماغ اور پھیپھڑا اور آنکھ وغیرہ جو نازک چیزیں ہیں ان کے لئے ایسی دوائیں استعمال مت کرو جو بہت تیز ہیں یا بہت ٹھنڈی یا بہت تحلیل کرنے والی ہیں یا زہریلی ہیں ہاں جہاں سخت ضرورت ہو لا چاری ہے۔ مثلاً جگر پر اکاس تیل نہ رکھیں کھانسی میں سنگھیا کا کشتہ نہ کھائیں آنکھ میں نہ لگائیں بلکہ جب تک آنکھ میں باہر کی دوا سے کام چل سکے اندر دوا نہ لگائیں۔ (۱۰) علاج ہمیشہ ایسے طبیب سے کرائیں جو حکمت کا علم رکھتا ہو اور تجربہ کار بھی ہو علاج غور اور تحقیق سے کرتا ہو بے سوچے سمجھے نسخہ نہ لکھ دیتا ہو مسہل دینے میں جلدی نہ کرتا ہو کسی کا نام مشہور سنگردھو کے میں نہ آؤ۔ (۱۱) بیماری میں پرہیز کو دوا سے زیادہ ضروری سمجھو۔ اور تندرستی میں پرہیز ہرگز نہ کرو۔ فصل کی چیزوں میں جس کو دل چاہے شوق سے کھاؤ۔ مگر یہ خیال رکھو کہ پیٹ سے زیادہ نہ کھاؤ۔ اور پیٹ میں گنی پاؤ تو خافہ کر دو۔ (۱۲) یوں تو ہر بیماری کا علاج ضروری ہے خاص کر ان بیماریوں کے علاج میں ہرگز غفلت مت کرو اور زچوں کے لئے تو اور زیادہ خیال کرو۔ نہ کام کھانسی آنکھ دکھنا پسلی کا درد ہضمی۔ بار بار پاخانہ جانا پیچش۔ آنت اترنا۔ حیض کی کمی یا زیادتی۔ بخار جو

۱۔ کشتہ جاتوں کو مخصوص ترتیب سے جلا کر انکی راگہ بتاتے ہیں اس راگہ کو کشتہ کہتے ہیں اول تو بخیر کچھ طبیعت مشورے کے کشتوں کا استعمال نہ کرو اور اگر کرو تو ایسے کشتوں کا جو خوب ٹھیک گئے سہوں ۱۲۔ ۱۳۔ ہاں اگر کوئی مسلمان طبیب جو ماہر ہو یہ کہہ سکے سوائے اس حرام چیز کے اس مرض کی کوئی دوسری دوا نہیں تو بخور اور ضرورت کے مطابق استعمال کرنا وہ بھی جان بچانے کے لئے جائز ہے کیونکہ مسلمان کی جان بہت قیمتی ہوتی ہے۔ ۱۴۔ ۱۵۔ غصہ یعنی ناپاک ۱۶۔ ۱۷۔ یعنی بہت دھنوں تک ۱۸۔ ۱۹۔ نیز دوا کو بہت زیادہ ڈھانک کر رکھو کیونکہ بعض جانور بعض دواؤں کو عاشق ہوتے ہیں جیسے سانپ کیڑہ پر عاشق ہے اور بلی بلاغیہ اور بچہ پر عاشق ہے۔ ۲۰۔ ۲۱۔ یعنی گھلا دینے والی ۲۲۔

ہر وقت رہتا ہو۔ یا کھانا کھا کر ہو جاتا ہو۔ کسی جانور یا آدمی کا کاٹ کھانا۔ نہ ہر پہلی دو اکھالینا
دل دھڑکنا۔ چکر آنا۔ جگہ جگہ سے بدن پھڑکنا۔ تمام بدن کا سن ہو جانا اور جب بھوک بہت
بڑھ جائے یا بہت گھٹ جائے یا نیند بہت بڑھ جائے یا بہت گھٹ جائے یا پسینہ بہت
آنے لگے یا بالکل نہ آئے یا اور کوئی بات اپنی ہمیشہ کی عادت کے خلاف پیدا ہو جاوے تو سمجھو
کہ بیماری آتی ہے۔ جلدی حکیم سے خبر کر کے تدبیر کرو۔ اور غدا وغیرہ میں بے ترتیبی نہ ہونے
دو۔ (۱۳) نبض دکھلانے میں ان باتوں کا خیال رکھو کہ نبض دکھلانے کے وقت پیٹ نہ
بھرا ہو نہ بہت خالی ہو کہ بھوک سے بیتاب ہو طبیعت پر نہ زیادہ غم ہو نہ زیادہ خوشی ہو نہ
سوکر اٹھنے کے بعد فوراً دکھلاوے۔ نہ بہت جھاگنے کے بعد نہ کسی محنت کا کام کرنے کے
بعد نہ دور سے چل کر آنے کے بعد نبض دکھلانے کے وقت چار زانو ہو کر بیٹھو یا چار پائی پر
یا پیڑھی پر یا پاؤں لٹکا کر بیٹھو۔ کسی کروٹ پر زیادہ زور دے کر مت بیٹھو۔ نہ کوئی سا ہاتھ
ٹیکو۔ تکیہ بھی نہ لگاؤ جس ہاتھ کی نبض دکھاؤ۔ اس میں کوئی چیز مت پکڑو نہ ہاتھ کو بہت سیدھا
کرو۔ نہ بہت موڑو بلکہ بازو کو پسلیوں سے ملا کر ڈھیلا چھوڑ دو۔ سانس بند نہ کرو و طبیعت سے
نہ ڈرو۔ اس سے نبض میں بڑا فرق پڑ جاتا ہے اگر لیٹ کر نبض دکھلانا ہو تو کروٹ پر مت لیٹو۔ چت لیٹ جا
(۱۴) قارورہ رکھنے میں ان باتوں کا خیال رکھو کہ قارورہ ایسے وقت کیا جائے کہ آدمی عادت
کے موافق نیند سے اٹھا ہو۔ ابھی تک کچھ کھا یا پیا نہ ہو۔ سبز ترکاری کے کھانے سے قارورہ
میں سبزی آجاتی ہے۔ زعفران اور املتا سے زردی آجاتی ہے۔ اور مہندی لگانے سے
سرخ آجاتی ہے روزہ رکھنے اور نیند نہ آنے سے اور زیادہ تکان سے اور بہت بھوک اور
دیر تک پیشاب روک نے سے زردی یا سرخی آجاتی ہے کبھی بہت جھاگنے سے قارورہ
کارنگ سفید ہو جاتا ہے بہت پانی پینے سے رنگ ہلکا ہو جاتا ہے دستوں کے بعد قارورہ
قابل اعتبار نہیں رہتا غذا کھانے سے بارہ گھنٹہ بعد کا قارورہ پورا اعتبار کے قابل ہے جب
صبح کو قارورہ دکھلانا ہو تو رات کو بہت پیٹ بھر کر نہ کھائیں۔ نہ چمکا قارورہ قابل اعتبار نہیں
رات کو اگر کئی بار پیشاب کیا تو صبح کا قارورہ قابل اعتبار نہیں۔ اگر قارورہ چھ گھنٹہ رکھا
رہا تو دکھلانے کے قابل نہیں رہا اور بعض قارورے اس سے کم میں بھی خراب ہو
جاتے ہیں۔ غرض جب دیکھیں کہ اس کے رنگ اور بوی میں فرق آگیا تو دکھلانے کے قابل
نہیں رہا (۱۵) جلدی جلدی بے ضرورت حکیموں کو نہ بدلو حکیم کو خوش رکھو اس کی خلاف

۱۲۔ نبض اور قاروے سے اصل مرض کے درجات اور اس کا سبب معلوم ہوتا ہے۔ اسے اور قارو اور دکھائیے میں بہت مضبوطی رہا ہے۔ قاروہ کی پیشینہ بہت صاف ہو یا پیاسے در نہ مرض کی پہچان میں غلطی واقع ہو سکتی ہے۔ جس سے ہمیں کو نقصان ہو گا۔ ۱۳۔

مت کرو اگر فائدہ نہ ہو تو اس کو الزام مت دو۔ اس کو دے کر احسان مت جتلاؤ۔ (۱۶)
مریض پر سختی مت کرو۔ اس کی سخت مزاجی کو جھیلو اس کے سامنے ایسی کوئی بات نہ کرو
جس سے اس کو ناامید ہو جاوے۔ چاہے کیسی ہی اس کی حالت خراب ہو۔ مگر اس کی
نکلی کرتے رہو۔

۱۔ کیونکہ جب دل قوی
رہتا ہے تو انسان کی طبیعت
بجاری کا مقابلہ سختی سے
کرتی ہے ورنہ طبیعت بھی
مقابلہ سے دل چراتی ہو
اور مرض بڑھ جاتا ہے۔

اسی لئے تیماردار کو چاہئے
کہ مریض کی بیماری کو بہت
معمولی اور ہلکی کہہ کر اس کا
دل بڑھاتا رہے ورنہ اس کے
سامنے ایسے مریضوں کو
قیقے سناتا رہے جو ہلکے
بیماریوں میں مبتلا ہو کر
تندرست ہو گئے اس سے
اس کے دل کو قوت پہنچے
گی اور یہ خود ایک مستقل
علاج بھی ہے۔ ۱۲۔

بعض طبی اصطلاحوں کا بیان

نسخوں میں بعض الفاظ اصطلاحی لکھے جاتے ہیں اور بعضے علاجوں کے خاص خاص نام
ہیں ان کو مختصر یہاں لکھا جاتا ہے۔ (یہ نظر ثالث کا اضافہ ہے)

مد ربول	ایک کوٹہ اسورخ دار اس پر ڈھانک کر اس	قطرہ: کان وغیرہ میں دوا ڈھانکنا۔
مدر حیض	حیض جاری کرنے والی دوا	تخلیج: ہر چیز کو گھسانا اس کی ترکیب بھی بخار کی باتیں
مد لیون	دودھ اتارنے والی دوا۔	نطول: دھارنا اس کی ترکیب یہ ہے کہ
مد مل	زخم بھرنے والی دوا۔	جن دواؤں سے دھارنا ہوا انکو پانی میں بگا کر
منضج	وہ دوا جو مادیوں کو نکلنے کیلئے تیار کرے	جب نیم گرم رہا جوے ایک ہشت اوپنے
مسہل	دست لانے والی دوا	دوا دی جاتی ہے اسکو تیرہ واسو اسطے کہتے ہیں کہ
مفتت	حصا ہر پتھری کو توڑنے والی دوا	یہ دوا اکثر قندی ہوتی ہو اور مسہل کے نقصانات
مقش	قے لانے والی دوا۔	دور کر نیکے لئے دی جاتی ہے کہ چونکہ مسہل سوائتوں
ملین	بہت ہلکا مسہل	وغیرہ کو ضرور کچھ نہ کچھ نقصان پہنچتا ہے فالج
آبرن	خالی پانی میں یا پانی میں کوئی	وغیرہ ٹنڈے امراض میں تیرہ کبھی معتدل
دوا پکا کر اس میں بیٹھنا۔	بلکہ گرم بھی ہوتی ہے	بلکہ گرم بھی ہوتی ہے
انگیاب	بھارہ لینا۔	حقنہ: احتقان: یا خانہ کے مقام
نکور	دوا شلگا کر دہونی لینا بعض وقت	سے ہذرہ بچکا ری دوا پہنچانا۔
رحم کے اندر کسی دوا کا دھواں پہنچانا منظور	حمول: رحم میں دوا کا رکھنا۔	ہم سیر کا: ایک من
ہوتا ہے اس کی ترکیب یہ ہے کہ دوا کو آگ پر ڈال کر	فرزج: اس کے بھی وہی معنی ہیں	درجہ ۸ و ۱۶ دوس یا دوس

بعض بیماریوں کے ہلکے ہلکے علاج

ان علاجوں کے لکھنے سے یہ مطلب نہیں کہ ہر آدمی حکیم بن جاوے بلکہ اتنی غرض ہے کہ ہلکی ہلکی معمولی شکایتیں اگر اپنے آپکو پاپتوں کو ہو جاویں اور حکیم دور ہو تو ایسے وقت میں جیسے اکثر عورتوں کی عادت ہے کہ سستی کی وجہ سے نہ حکیم کو خبر کرتی ہیں اور نہ واقف ہونے کی وجہ سے خود بھی کوئی تدبیر نہیں کر سکتیں۔ آخر کو وہ مرض یونہی بڑھ جاتا ہے۔ پھر مشکل پڑ جاتی ہے تو ایسے موقعہ کے واسطے اگر عورتوں کو کچھ واقفیت ہو جائے تو ان کے کام آوے اور دوسرے بعض بیماریوں کے پرہیز اور بعض بیماریوں سے بچنے کے طریقے معلوم ہو جاویں گے تو اپنی اور اپنے بچوں کی حفاظت کر سکیں گی تیسرے بعض دواؤں کا بنانا اور حکیم کے بتلائے ہوئے علاج کے برتاؤ کا طریقہ اور مریض کی خدمت کرنا اور اس کو آرام دینے کا سلیقہ آجاوے گا اس واسطے تھوڑا تھوڑا لکھ دیا ہے کہ اگر عورتیں ذرا بھی سمجھ رکھتی ہوں تو سمجھ لیں اور بیماریاں وہی لکھی گئی ہیں جو کسی حال میں نقصان نہ کریں اور اگر کہیں قیمتی نسخہ لکھا گیا ہے۔ تو اس کے ساتھ ہی سستا بھی لکھ دیا ہے۔ جو فائدہ میں قیمتی کے قریب ہے۔ لیکن اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آوے یا مرض اچھی طرح نہ پہچانا جاوے یا مرض بھاری ہو تو ہرگز دوا خود مت دو۔ حکیم کو خبر کرو اور اگر دور ہو یا وہ نذرانہ چاہتا ہو یا دوا قیمتی بتلائے اور خدا تعالیٰ نے گنجائش دی ہو تو خرچ کی کچھ پرداہ مت کرو جان سے بہتر مال نہیں ہے اور بالکل گنجائش نہ ہو تو خدا تعالیٰ سے دعا کرو ان کو بڑی قدرت ہے کچھ دوا دار و پرہیز نہیں دوا سے ذرا نفس کو تسلی ہوتی ہے۔ اور شفا دینے والے اور خود دوائیں اثر دینے والے وہی ہیں وہ اگر چاہیں دوا سے بھی اچھا نہ ہو اور اگر وہ چاہیں بے دوا بھی اچھا کر دیں چنانچہ دونوں باتیں رات دن نظر آتی ہیں۔ اب بیماریوں کے نام اور ان کی دوائیں لکھی جاتی ہیں اور یاد رکھو کہ تم کو جو دوا بازار سے منگوانا ہو حسب طرح کتاب میں اس کا نام لکھا ہے اسی طرح خوب صاف خط سے لکھ کر یا لکھو اگر بازار میں مجھ و پنساری دیدیگا۔

سر کی بیماریاں

سر کا درد:- یہ کسی طرح کا ہوتا ہے اور ہر ایک کا علاج جدا ہے۔ مگر یہاں ایسی دوائیں لکھی ہیں اور ان باتوں کا خیال رکھا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو آسان تدبیریں بتلائی ہیں اور ایسی طرح لکھا ہے جو اکثر ہو کرتی ہیں اور دوائیں ایسی لکھی گئی ہیں جو آسانی سے سمجھ میں آسکیں۔

جاتی ہیں۔ کہ کئی طرح کے درد سر میں فائدہ دیتی ہیں اور نقصان کسی طرح کا نہیں کرتیں۔
 دوا بتین ماشہ بنفشہ تین ماشہ گل مجکن تین ماشہ گل نیلو فر پانی میں پیسکر پیشانی پر لپیپ کریں
 دوسری دوا تین ماشہ آڑو کی گھلی کی گری پانی میں پیس لیں اور نین ماشہ تخم کا ہو الگ
 خشک پیس لیں پھر دونوں کو ملا کر پیشانی اور کپٹی پر لپیپ کر دیں۔ بہت مؤثر یعنی اثر دہانی دوا
 ہے اور اگر سردی ہو تو تین ماشہ کباب چینی پیس کر اسمیں اور ملا لیں۔ پیسکر اسخہ۔ جو ہر قسم
 کے درد سر کے لئے مفید ہے خواہ نیا ہو یا پُرانا۔ مادہ سے ہو یا بلا مادہ کے رسوت خطمی کے
 پھول۔ گل سرخ۔ بنفشہ صندل سرخ اور صندل سفید سب تین تین ماشہ۔ گل بابونہ ایک
 ماشہ۔ پوست خشکاش ایک ماشہ۔ املتاس ایک ماشہ ہری مکوہ کے پانی میں پیسکر لپیپ کریں
 دماغ کا ضعیف ہونا۔ اگر مزاج گرم ہے تو خمیرہ گاؤ زبان کھاویں اور اگر مزاج
 سرد ہے تو خمیرہ بادام کھائیں۔ ان دونوں خمیروں کی ترکیب سب بیماریوں کے بیان ختم ہونے
 کے بعد لکھی ہوئی ہے وہاں دیکھ لو اور بھی لمبے لمبے نسخے سب اسی جگہ ساتھ ہی لکھ دیئے
 ہیں۔ بیچ میں جہاں ایسے نسخوں کا نام آوے گا اس جگہ اتنا لکھ دیا جائے گا کہ اس کو
 خاتمہ میں دیکھو تم خاتمہ کا یہی مطلب سمجھ جانا

آنکھ کی بیماریاں

آئینہ یا کوئی چمک دار چیز آفتاب کے سامنے کر کے آنکھ پر اس کا عکس ہر گز مت ڈالو اس
 سے کبھی دفعۃً بینائی جاتی رہتی ہے۔ دوا:- جس سے آنکھ کی بہت سی بیماریوں سے حفاظت
 رہے اور نگاہ کو قوت ہو۔ انار شیہ میں اور انار ترش کے دانے اور دانوں کے بیج کے پرے
 اور گودا لیکر چلیں اور کئی تہ کپڑے میں چھان لیں جو عرق نکلے وہ آب انار کہلاتا ہے یہ عرق
 ڈیڑھ چھٹانک اور اس میں شہد چھٹانک بھر ملا کر مٹی یا پتھر کے برتن میں ہلکی آٹھ پر پکائیں اور
 جھاگ اتارتے رہیں یہاں تک کہ گاڑھا ہو کر جمنے کے قریب ہو جاوے پھر شیشی میں احتیاط
 سے رکھ لیں اور ایک ایک سلائی اپنے اور اپنے بچوں کی آنکھ میں لگا یا کریں انشاء اللہ تعالیٰ
 آنکھ کی اکثر بیماریوں سے حفاظت رہے گی اور بینائی میں ضعف نہ آئیگا۔ دوسری دوا:- کہ
 وہ بھی آنکھ کو اکثر بیماریوں سے محفوظ رکھتی ہے۔ تازے آٹے یعنی آلوے لیکر چھل کر پانی چوڑ
 لیں اور چھان کر لوہے کے برتن میں پکائیں یہاں تک کہ گاڑھا ہو جاوے پھر شیشی میں

ع ۱۵

سوئے کا پانی
مجی کہتے ہیں ۱۲

حصہ عام

طور پر پیشہ

ہے کہ آنکھ

دیکھنے میں غر

میٹھا کھانا

بچائے صحیح

نہیں ہے بلکہ

اکثر ایسی حالت

میں میٹھا کھا

ہے آنکھ کو

اور نقصان

ہوتا ہے خصوصاً

جب آنکھ

گری کی وجہ

سے لگتی ہو

البتہ مرغی اور

نک کم کھانا

چاہئے مرغی

کے بدلے سیب

مرغی استعمال

میں اچھا دیکھ

اور قبل کھانی

وغیرہ تو باطل

نہ کھانا

چاہئے ۱۲

احتیاط سے رکھ لیں اور ایک ایک سلائی لگایا کریں۔ رگڑا۔ جو کہ گھانجی یعنی انجن ہاری اور پڑ وال اور پلکوں کی خارش اور موٹاپن اور آنکھ کی سرخی کے لئے بہت مفید ہے سفیدہ جست دودھ و تولہ سمندر جھاگ اور کونیل نیم کی اور پھٹکڑی پتی اور اقلیمیا سے ذہب نوہ و ماشہ اور لونگ چھ ماشہ اور انیون اور چراغ کا گل پانچ پانچ ماشہ اور نیلہ قصوہ کھیل کیا ہواد و ماشہ اور رسو ایک تولہ اور چھوٹی ہڑ ایک تولہ سب کو سرمہ کی طرح پیسکر سرمہ کی چھ تولہ خالص تیل میں ملا کر انسی کے کٹورہ میں نیم کو سوٹے آٹھ دن تک رگڑیں پھر ایک سو ایک بار ٹھنڈی پانی سے دھو ڈالیں اور کسی صاف برتن میں گری پجا کر رکھ لیں پڑ وال کو کھار کر جڑوں پر لگائیں دو چار دفعہ لگانے سے نکلنے بند ہو جاتے ہیں اور گھانجی پر چالیس دن لگائیں تمام عمر نہ نکلیں اور بھی آنکھ کے بہت سے امراض کو مفید ہے۔ چراغ کا گل یہ ہے کہ روئی کو تیل میں بھلو کر جلا لیں جب بجھنے کے قریب آئے تو دھاگہ دیں کہ ٹھنڈی ہو جائے۔ آنکھ دیکھنے آتا یہ جو مشہور ہے کہ جب آنکھ دیکھنے آئے تو تین دن تک دوانہ کرے یہ بالکل غلط ہے۔ بلکہ پہلے ہی دن بخور سے علاج کر دے۔ البتہ شروع میں کوئی تیز دوانہ لگاؤ بلکہ اخیر میں بھی نہ لگاؤ جب تک کہ کوئی بڑا ہوشیار تجربہ کار حکیم نہ بتلا دے۔ دوا اگر اول دن آنکھ دیکھنے میں لگائی جاوے تو مفید ہو اور کسی حال میں مضر نہ ہو یعنی نقصان نہ کرے ذرا سی رسو ت گلاب میں یا مکوہ کے پانی میں گھس کر لیپ کریں۔ دوسری دوا پوٹلی کی۔ تین تین ماشہ پھٹکڑی سفید اور زریہ سفید اور پوست کا ڈوڈھ اور ایک ماشہ انیون اور چار ماشہ پٹھانی لوڈھ اور چھ ماشہ اٹلی کے پتے اڑھائی عدد نیم کے پتے سب کو پھل کر دو تین پوٹلی بنالے کوری پیالی میں پانی بھر کر اس میں چھوڑے رکھے اور آنکھوں کو لگایا کرے۔ اگر سردی کے دن ہوں تو ذرا گرم کر لے۔ تیسری دوا۔ آنکھ دیکھنے کے شروع سے لیکر اخیر تک لگا سکتے ہیں روہوں اور چھوٹے موٹے زخم اور آنکھ کی بہت بیماریوں کو فائدہ مند ہے آنکھ میں بالکل نہیں لگتی چاکسو کی گری چھ ماشہ اور مصری اور مدبر کی ہوئی انزروت اور نشاستہ تین تین ماشہ سرمہ کی طرح پیس کر رکھ لیں اور ایک ایک سلائی یا تین تین سلائی سوٹے وقت چاہے صبح و شام لگائیں اور اگر اس کو لگا کر اوپر سے دو پچایہ روغن گل یا گھی میں بھگو کر تھوڑی دیر ٹھنڈے کھڑے پر رکھ کر جب وہ ٹھنڈے ہو جاویں پھر ان پھالیوں کو آنکھوں پر رکھ کر مٹی کی دو ٹکیاں جو پانی میں گوندھ کر بنائی ہوں رکھ کر پٹی باندھ دیں تو بہت جلدی نفع ہو۔ چاکسو کی گری نکالنے کی ترکیب ابھی موتیابند کے بیان میں آتی ہے۔ اور انزروت

اس طرح مدبر ہوتی ہے۔ کہ انزروت کو باریک پیسکر بکری یا گائے یا بھینس کے دودھ میں گوندھ کر جھاؤ کی لکڑی پر لپیٹ کر بہت ہلکی آنچ پر سکھالیں پھر لکڑی پر سے اتار کر کام میں لادیں اور انزروت آنکھ میں کبھی بدون مدبر کئے ہوئے نہ لگائیں۔ ورنہ نقصان دیگی۔ فائدہ۔ جہاں بچوں کی آنکھیں دکھنے کا بیان آوے گا وہاں کچھ ضروری چیزیں کھانے پینے کے متعلق لکھی ہیں بڑے آدمی بھی ان کا خیال رکھیں اور کچھ نسخے بھی اور لکھے ہیں۔

آنکھ کا باہر نکل آنا اس کو عربی میں ججوز العین کہتے ہیں۔ دوا۔ دو ماشہ گل خطمی۔ تین ماشہ گل سرخ۔ تین ماشہ صندل سرخ۔ دو ماشہ ہلیلہ سیاہ۔ ایک ماشہ زربسی۔ ان سب کو ہری مکو اور ہری کاسنی کے پانی میں پیس کر نیم گرم یعنی ہلکا ہلکا سہا تا گرم کر کے لیپ کریں۔ دوا۔ جس کو اگر تندرستی میں لگاویں تو اکثر امراض سے حفاظت رہے اور اگر آنکھ دکھ کر اچھی ہونے کے بعد لگاویں تو ایک عرصہ تک نہ دکھے اور معمولی جالے تک کو کاٹ دے اور بینائی کو نہایت تیز کرے۔ سوکھے آٹے پاؤ بھرے کر آدھ سیر پانی میں اوثالیں۔ جب پاؤ بھر پانی رہ جاوے۔ ملکر چھان کر یہ پانی رکھ لیں پھر چھوٹی ہڑ بارہ عدد اور چھوٹی پٹیل بارہ عدد اور کالی مرچ اڑھائی عدد کھل میں یا ریل پر ڈال کر پینا شروع کر دیں اور وہ آٹے کا پانی ڈالتے جاویں اور یہاں تک پیسیں کہ سب پانی جذب ہو جاوے پھر اس دوا کی گولیاں بنا کر رکھ لیں اور وقت ضرورت پانی میں گھسکر سلانی سے لگاویں۔

موتیا بند اس کا نام عربی میں نزول الماء ہے۔ آج کل یہ مرض بہت ہونے لگا ہے اور اس میں آنکھ کے تل میں پانی اتر آتا ہے اور رفتہ رفتہ بینائی بالکل جاتی رہتی ہے اور گویا کاہیچا نا مشکل ہے مگر ایسی تدبیریں لکھی جاتی ہیں کہ اگر پہچاننے میں غلطی بھی ہو تو نقصان نہ کرے۔ شروع علامت یعنی پہچان اسکی یہ ہے کہ آنکھ کے سامنے کبھی بھٹنے تر مرے سے معلوم ہوتے ہوں۔ اور چراغ کی توصاف نہ معلوم ہو بلکہ ایسا معلوم ہو کہ لو کے آس پاس ایک بڑا ساحلقہ ہے۔ اس وقت یہ سرمہ بنا کر لگائیں۔ اگر موتیا بند نہ ہو گا تو آنکھ کی دوسری بیماریوں کو بھی فائدہ دیگا۔ سوا تولہ سفیدہ کاشغری اور آٹھ ماشہ ببول کا گوند اور آٹھ ماشہ اقلیمیائے نقرہ اور چار ماشہ سنگ راسخ اور چار ماشہ سچا سیدپ اور چھ ماشہ شادنج غدی جو پانی سے منسول کیا گیا ہو۔ یعنی خاص ترکیب سے دہویا گیا ہو اور وہ ترکیب ابھی بتائی جاوے گی اور دو ماشہ سرمہ اور دو ماشہ چاندی کے ورق اور تین ماشہ پھلے ہوئے چاکسو۔ ان کے چھیلنے کی بھی ترکیب ابھی بتلا دی جاوے گی اور ایک ماشہ نشاستہ ان سب کو سرمہ کی طرح پیسکر رکھ لیں اور ایک ایک سلانی صبح و شام لگایا کریں۔ یہ سرمہ آنکھ سے پانی بہنے اور ضعف بصارت کو بھی مفید ہے۔

اقلیمیائے نقرہ چاندی کے میل کو تپتے جو چاندی کی کان سے نکلتا ہے۔ اگر کان سے نکلا ہوا نہ ہو تو کسی سنار کے یہاں سے چاندی کا میل لے لینا چاہیئے۔ ۱۲

پیسکر چھان کر کان میں نیم گرم ٹپکا دیں اس سے وہ جانور مر جائیگا جب اس کا چلنا پھرنا کان میں معلوم نہ ہو اس وقت روغن بادام نیل گرم خوب بھردا اور کان کے سوراخ میں روئی لگا کر کان کو جھکا کے رکھو۔
تھوڑی دیر بعد روئی نکال دو۔ وہ جانور بھی تیل کے ساتھ نکل آوے گا اور فقط تیل کان میں خوب بھر دینے سے بھی جانور مر جاتا ہے۔

کان کا درد خواہ کسی قسم کا ہو اس کے لئے یہ روغن مفید ہے اور کسی وقت میں نقصان دینے والا نہیں اگر کھڑ میں ہمیشہ تیار رہے تو بہتر ہے۔ چھ ماشہ بنفشہ اور چھ ماشہ افسنیش برومی اور تین ماشہ مسطوخودوس اور چھ ماشہ گل بابونہ رات کو پاؤ بھر پانی میں بھگو دیں صبح کو اتنا جوش دیں کہ پانی آدھا رہ جائے پھر ملکر چھان کر دو تولہ روغن گل اور چھ ماشہ سرکہ ملا کر اتنا اوٹائیں کہ پانی اور سرکہ مل کر صرف تیل رہ جائے پھر چار رتی کافور اور ایک ماشہ مصطل برومی اور ایک ماشہ انرودت باریک پیسکر اس تیل میں ملا کر رکھ لیں۔
جب ضرورت ہو نیل گرم کان میں ٹپکائیں۔

ناک کی بیماریاں

قائدہ: اگر سرسام میں نکسیر جاری ہو جاوے تو اس کو مست بند کرو البتہ اگر بہت زیادہ ہو جاوے تو بند کر دینا چاہیے۔
نکسیر: اگر خفیف جاری ہووے تو امرود کے پتوں کا پانی بچوڑ کر ناک میں چڑھائے سے بند ہو جاتی ہے۔
دوسری دوا: جس کی بہت قوی تاثیر ہے۔ اول ٹھنڈا پانی سر پر ڈالو۔ پھر تین ماشہ مازو اور تین ماشہ پوست انار اور تین ماشہ گل سرخ اور چھ ماشہ جھلکے اشری مسور اور پندرہ ماشہ رسوت ان سب کو باریک پیسکر گلاب اور خرفیہ کے پتوں کے پانی میں ملا کر پیشانی اور سر پہ لپیپ کرو مگر یہ دوا بہت بوڑھے آدمیوں کو استعمال نہ کرنا چاہئے۔
تیسری دوا: جو ہر طرح کی نکسیر کو مقبض ہے اور ہر عمر میں استعمال کر سکتے ہیں۔
تین ماشہ سفید صندل اور تین ماشہ رسوت اور تین ماشہ گلاب اور چار رتی کافور ان سب کو چھ تولہ گلاب میں پیسکر آملیں کپڑا بھگو کر پیشانی پر رکھیں زکام اور ترنم۔
آجکل یہ بہت ہونے لگا ہے۔ اس کو ہلکا مرض نہ سمجھو بلکہ شرع ہو گیا ہی فکر کر کے علاج اور پرہیز کر دیو جو مشہور ہے کہ تین دن تک دوا نہ پیو یہ بات پہلے زمانہ میں تھی جس وقت طبیعتیں قوی ہوتی تھیں اور بیماری کو خود دفع کر دیتی تھیں۔ اب طبیعتیں کمزور ہو گئیں اب اس بات کے بھروسہ نہ رہیں زکام اگر ہمیشہ رہے دماغ کمزور ہو جاتا ہے اور اگر شرع ہو کر بند ہو جائے تو طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں یہاں تک کہ کبھی جنون ہو جاتا ہے جس طرح کا زکام ہو فوراً حکیم سے کہہ کر اس کا علاج کرانا چاہئے۔ اور غذا زکام میں مونگ کی دال رکھو چکنائی اور مٹھائی اور دودھ

نکسیر کا طریقہ اور بھی ہے۔ کان کے اندر تار لٹکانا روشتی دیکھو۔ نظریات الامراض پر روشنی ہوتے ہیں اس لئے وہ جانور روشتی کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ کان سے باہر آجائے گا۔ ۱۱-

دہی اور ترشی سے پرہیز لازم سمجھو۔ اور شروع رکام میں سر پتیل نہ ملو اخیر میں مضائقہ نہیں اور شروع رکام میں چھینک لینے کیلئے کوئی تھلاس نہ سونگھو اس سے بعض دفعہ آنکھیں پانی اترتا ہے اور پانی جاتی رہتی ہو اور جب رکام بالکل اچھا ہو جائے تو کوئی دوا دماغ کی طاقت کی ضرورت رکھا لیا کرو۔ یہ حریرہ بہت اچھا ہے نزلہ نہیں ہونے دیتا۔ ترکیب یہ ہے کہ نودانے بادام شیر میں کا مغز اور چھ ماشہ مغز تخم کدوئے شیریں اور پانچ ماشہ تخم خشکاش سفید پانی میں خوب باریک پیسکر چار ماشہ نشانہ ملا کر چار ٹوکہ کمی میں حریرہ پکا کر چار ٹولہ مصری سے میٹھا کر کے پیئیں۔ یا نو ماشہ خمیرہ گاؤ زبان میں دو چانول مونگے کا کشتہ ملا کر کھاویں اور خمیرہ اور کشتہ کی ترکیب خاتمہ میں آوے گی لیہ

زبان کی بیماریاں

قلع یعنی منہ آجانا اگر سفید رنگ ہو تو یہ دوا کر میں ایک ایک ماشہ کباب چینی اور بڑی الائیجی کے دانے اور سفید کتھا باریک پیسکر منہ میں چھڑکیں اور منہ لٹکا دیں تاکہ لعاب یعنی رال نکل جاوے اور اگر سرخ رنگ ہے تو یہ دوا کر و ایک ایک ماشہ گلاب زیرہ لوخم خرفہ اور طباشیر اہر ہر مہر خوب باریک پیس کر منہ میں چھڑکیں اور اگر گہرا سرخ نہ ہو بلکہ سرخ زردی مائل ہو تو یہ دوا لگائیں۔ تین ماشہ مصری اور ایک ماشہ کافور پیسکر منہ میں ملیں اکثر سرسام اور تیز بخار میں ایسا قلع ہوتا ہے اور اگر سیاہ رنگ ہو تو اس کی تدبیر کسی حکیم سے پوچھو دوا جو منہ آنے کی اکثر قسموں کو نافع ہو۔ ایک ایک ماشہ گاؤ زبان سوختہ یعنی گاؤ زبان کی جلی ہوئی چھائی اور کتھا سفید اور طباشیر اور گل ارنی اور گلنار۔ بڑی الائیجی کے دانے اور کباب چینی باریک پیسکر منہ میں چھڑکیں اور منہ لٹکا دیں۔

دانت کی بیماریاں

فائدہ گرم چیز جیسے زیادہ گرم روٹی یا جلتا سالن وغیرہ کھا کر اوپر سے ٹھنڈا پانی مت پیو اس سے دانتوں کو نقصان پہنچتا ہے اور دانت سے کوئی سخت چیز مت توڑو۔ اس سے دانت اور آنکھ دونوں کو صدمہ پہنچتا ہے۔ برف کثرت سے چبانا بھی مضر ہے۔ منجن: جو کہ عورتوں کیلئے بہت مفید ہے۔ دو ٹولہ ہلادام کے چھلکے جلے ہوئے اور چھ ماشہ زرد کوٹری کی راکھ اور چھ ماشہ روٹی سب کو باریک پیسکر رکھ لیں اور ہلادام ملا کر پیں۔ دوسرا منجن: بہت آزمایا ہوا

۱۰ گیس پھڑکی کا طرح
کی ۱۲ دوا ہے۔

۱۱ نغمین تبا کو ٹانگے
سے استعمال کر کے کو چکر

نہیں کرنا چاہئے تبا کا عادی
ہو یا دہم ۱۲

۱۳ اگر کھل کا کٹا کر ایک
گیاہ تو میں دلائی ہو کر

کچھ سے میں جوئے موٹے
کا کل جائیں گے اور کھانا

بڑا ہے تو ایک گھونٹنی بولی
میں جو بڑی ہوگی اتنی کھانہ

کھانے کے نیچے آ کر ایک دھماکہ
مضبوط طمانہ دوا اور کھانا

جب بونی کاٹنے سے نیچے آ کر
تو اب دھماکہ پکار کر کھانے کو

کاٹنا تو نکل گیا یا تو باجنگ
مکروٹ جائز تو ہے کھانا

کیسے انھیں کا استعمال کرادے
۱۴ گیس میں جو دم آجائے

اس کے نیچے استعمال کریں
تو کھلی کھلی ملک جودہ

اور کھانا تو میں دلائی ہو کر
ماشہ ان سکھو کو سے بنو جن

میں ہوں کہ کھانہ لپ کر کریں اگر
وہ کھانا چاہے جا کر کھانا

یہاں نہ ہو جائی نویت آملو
تو فوراً ایک جان میں غنچ کو

ایک آلاش دو کرادو اگر
گرم دھماکہ پکار دے

صرف سینہ کا گوشت گرم گرم
بانہیں اگر صلیبی سے مرع

نہ دستیاب ہو تو کاڈا گوشت
کا پانچ باندھ سکتے ہیں یا

سات ماشہ بارہ سینے کا جلا ہو اسینگ اور سات ماشہ چھوٹی مائیں اور سات ماشہ ناگر موٹھا
اور سات ماشہ گل سرخ اور سات ماشہ بالچھر اور پونے دو ماشہ نمک لاہوری باریک پیسکر رکھ
لیں اور ہر روز ملا کریں۔ تیسرا منجن۔ دانت کیسے ہی کمزور ہوں اور پلنے لگے ہوں۔ اس
منجن سے جم جاتے ہیں۔ مسوڑھوں سے اگر خون بہتا ہو اس کو بھی مفید ہے۔ رومی مصطلی
پھٹکڑی۔ خام لوبان۔ سنگراجت۔ طباشیر۔ لوہے کا برادہ۔ سیاہ مرچ۔ سفید گول مرچ۔ گیتس
آئیں چھالیہ۔ مازو۔ سلکھڑی جھڑی۔ سری کی چھال۔ جامن کی چھال۔ ببول کی چھال۔ پانی گوندنی کی چھال
سب چیزیں ایک ایک ماشہ لے کر باریک پیس کر رکھ لیں اور رات کو ملکر پان کھا کر سو رہیں۔ صبح
کو ایک شاخ کھجور کی پانی میں جوش دے کر کھلی کریں اگر یہ کھلی نہ بھی کریں تو مضائقہ نہیں۔
جو کھانا منجن۔ جو دانتوں کے درد اور ڈاڑھ کھٹنے کے لئے مفید ہے۔ مصطلی رومی۔ عاقر قرحا۔
نمک لاہوری۔ تبا کو۔ سب تین تین ماشہ لے کر باریک پیسکر ملیں اور منہ لٹکاویں

حلق کی بیماریاں

کلا دھنا شہوت کا شربت دو چار دفعہ چاٹ لیں بہت فائدہ ہوتا ہے اور پیار لیں حکیم سے پوچھیں۔

سینہ کی بیماریاں

آواز بیٹھ جانا۔ اگر زکام کھانسی کی وجہ سے ہو تو زکام کھانسی کا علاج کرنا چاہیو اگر یوں ہی بیٹھ گئی ہو تو یہ
دوا کریں سات تین ماشہ ابریشم خام مقرض اور پانچ ماشہ بیج سوسن اور چار ماشہ اصل السوس
مقشر یعنی مٹی پھلی ہوئی اور نودانہ سپستان یعنی ہسوڑہ اور دو تولہ مصری ان سب کو جوش دیکر
چھان کر چائے کی طرح گرم پئیں۔ دوا گاڑو اور جے ہوئے بلغم کو نکالنے والی چھار ماشہ
اصل السوس مقشر اور چار ماشہ کاڈ زبان اور ایک عدد دلائی انجیر اور پانچ ماشہ گل بنفشہ اور نو
وانہ سپستان اور دو تولہ مصری ان سب کو پانی میں جوش دے کر چھان کر اور سات دانہ بادام شیریں کا شیرہ
نکال کر اس میں ملا کر نیم گرم پیویں اور یہ چٹنی چاٹیں اس سے بھی بلغم نکل جاتا
ہے ریت السوس۔ کثیر صمغ عربی کا کڑا سیبکی۔ نشاستہ سب چیزیں ایک ایک ماشہ اور ایک
دانہ مغز بادام شیریں ان سب کو باریک پیس کر دو تولہ شربت بنفشہ میں ملا کر رکھ لیں اور تھوڑی
تھوڑی چاٹیں اور اگر کھانسی میں کف پٹا نکلتا ہے۔ تو یہ دوا کرو۔ چار ماشہ اصل السوس مقشر
اور پانچ دانہ غناب اور پانچ ماشہ تم غطی اور پانچ ماشہ گل بنفشہ اور نو دانہ مویر منقے پانی میں بھلو کر

چھان کر مصری ملا کر پیویں۔ گولی بہ ہر طرح کی کھانسی کو مفید ہے اور کسی حال میں نقصان نہیں کرتی کا کڑا سینگی باریک پیس کر پانی میں گوندھ کر سیاہ مرچ کے برابر گولی بنا کر ایک ایک گولی منہ میں رکھیں اور اگر کھانسی میں خون آنے لگے تو جلدی کسی حکیم سے کہو ایسا نہ ہو کہ پھیپھڑے میں زخم ہو گیا ہو جس کو سہل کہتے ہیں اور اگر اس کے شروع میں تدبیر نہ کی جائے تو لا علاج ہو جاتا ہے اور شروع میں یہ دوا بہت مفید ہے۔ تین ماشہ برگ نوٹکھا۔ اور ایک ماشہ تخم شمشاد سفید اور ایک تولہ مغز تخم کدو سے شیریں پانی میں پیس کر چھان کر دو تولہ مصری ملا کر گریہ و کثیرا صبح عربی سب ایک ایک ماشہ لے کر باریک پسکر چھٹک کھائیں ایک ہفتہ برابر پییں اور تیشی و دودھ ہی وغیرہ سے بالکل پر بہتر کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ تمام عمر سہل نہ ہوگی۔ کھانسی کا ایک لعوق دمہ کے بیان میں آتا ہے خشک کھانسی تر سے زیادہ مری ہے حکیم سے علاج کراؤ۔ گولی یہ کہ سرد اور گرم کھانسی کے لئے مفید ہے اور بلغم کو آسانی سے نکالتی ہے تین ماشہ رب السوس اور تین ماشہ مونیر متقے اور نشاستہ اور صمغ عربی اور کثیر اور مغز کدو شیریں چاروں چیزیں ایک ایک ماشہ اور پانچ ماشہ قند سفید پیس کر بہدانہ کے لعاب میں گوندھ کر سیاہ مرچ کے برابر گولیاں بنالیں اور ایک ایک گولی منہ میں رکھیں۔

پسلی کا درد۔ یہ لیپ اس کے لئے مفید ہے۔ تخم کتان چھ ماشہ اور تخم حلبہ چھ ماشہ اور مو خشک چھ ماشہ اور بنفشہ چھ ماشہ پانی میں بھگو کر جوش دیکر ملکہ چھانکر چار تولہ روغن گل اور دو تولہ نموز زرد ملا کر چھ جوش دیں جب پانی بھگوتیل اور موم رہجاوے تو تین ماشہ مصطکی رومی اور تین ماشہ لو بان باریک پیس کر ملا لیں لیکن اگر بخار تیز ہو تو اس لیپ میں لو بان نہ ملائیں اور اگر درد بہت ہی زیادہ ہو تو اسی لیپ میں ایک ماشہ افیون اور ایک ماشہ زعفران اور ملا لیں اور نیکرم ماش کر پیں۔
دمہ :- اس بیماری کی جڑ تو کم جاتی ہے لیکن تدبیر کر نیسے دورے ہلکے پڑتے ہیں جب دورے کے آثار معلوم ہوں تو ایک وقت کھانا نہ کھائیں اور جب دورہ پڑے تو جو دوا اور چٹنی کھانسی میں لکھی ہے وہ کریں اور کثرت یا کوئی اور چیز زیادہ گرم و خشک نہ کھائیں اور چکنائی نہ کھائیں البتہ مکھن اور مصری دورے کے وقت چاٹنا بہت مفید ہے۔ اگر کوئی خاص غذا تجربہ سے فائدہ مند ہو برابر کھاویں لعوق :- یہ کھانسی کے لئے بہت مفید ہے اور اس سے دمہ کے دورے بھی کم پڑتے ہیں اور قبض بھی رفع ہوتا ہے۔ چار تولہ دو ماشہ مغز امتاس پانی میں بھگو کر ملکہ چھان لیں بھڑاسی پانی میں دس ماشہ مغز بادام شیریں پیس لیں پھر پیس تولہ قند سفید ملا کر شربت سوزا گاڑھا قوام کریں

۱۔ دوا اگر مریض چوتھے دن سے لے کر عموماً مفید ثابت ہوتا ہے ابتدائی دنہ دواوں کیلئے یہ نسخہ بہت مفید ہے جب موسم زیادہ گرم نہ ہو تو ایک بادام لے کر اسے گرم پانی میں جھوک چھٹکا دو کر دیں اور اسی کے ہونہ مصری ملا کر خوب باریک پیس لیں اور تیسے چات لیں دوسرے روز اسی طرح دو بادام اور اس کے ہونہ مصری چائیں اسی طرح چائیں روز تک ایک ایک بادام روزانہ تیرہا کر چات لیں چائیں اسی طرح کر کے چائیں بادام کم کرتے چائیں۔ اگر دو تین سال تک یہ نسخہ استعمال کیا جائے تو شرطی شفا ہوگی انشاء اللہ اگر چالیس دن ہو سکے تو خیر ہیں ہی دن تک استعمال کر لیں تو بھی فائدہ ہوگا۔ ۱۲۔
۳۔ دوا ایک عام بوٹی ہے۔ یہ خردق کی ایک قسم ہے جس کو عموماً بھگل کے لوگ پھیاتے ہیں۔ ۱۳۔

پھر کثیرا صمغ عربی، آرد باقلہ تینوں چیزیں سات سات ماشہ ہیں کر ملا لیں اور دو تولہ روغن بادام
اس میں ملا کر رکھ لیں اور تین تولہ روز چائیں۔

دل کی بیماریاں

ہول دلی اور غشی یعنی بیہوشی جب دل میں کسی وجہ سے ضعف بڑھ جاتا ہے ہول دلی پیدا
ہو جاتی ہے اور جب زیادہ ضعف ہو جاتا ہے تو غشی ہو جاتی ہے اور جب غشی جلدی جلدی
ہونے لگتی ہے تو آدمی کسی وقت دفعہ مر جاتا ہے۔ اس کا پورا علاج حکیم سے کرانا چاہئے۔
لیکن یہ دو کسی حال میں نقصان نہیں کرتی اور اکثر حالتوں میں مفید ہوتی ہے۔ ایک عدد مرہ
آملہ پانی سے دھو کر ایک ورق چاندی کا پیٹ کر اول کھا کر پانچ ماشہ گل سیبوتی اور پانچ
ماشہ نم کاسنی اور چار ماشہ گل گاؤزبان اور تین ماشہ برگ بادرنجبویہ گرم پانی میں بھگو کر چھان کر
دو تولہ شربت سیدب ملا کر پی لیں اگر عرصہ تک صرف آملہ کا مرہ ہی کھاتے رہیں تو خفقان یعنی
دھڑکن کو کھو دیتا ہے اور جب کسی کو غشی آدمی تو تھنڈے پانی کے چھینٹے منہ پر مار دو دل بائیں
جھاتی کے نیچے ہے۔

معدہ یعنی پیٹ کی بیماریاں

فائدہ:۔ معدہ کی صحت کا بڑا خیال رکھو۔ بے بھوک ہرگز نہ کھاؤ اور جب بھوک لگنے کے بعد
کھاؤ تو تھوڑی سی بھوک چھوڑ کر اٹھ کھڑے ہو اور یوں نہ سمجھو کہ تھوڑا کھا نیسے جان کو کیا لگیگا
بلکہ زیادہ کھانے سے ہضم میں فتور ہوتا ہے وہ جان کو نہیں لگتا۔ اور تھوڑا کھایا ہو خوب ہضم
ہوتا ہے اس سے خون زیادہ پیدا ہوتا ہے اور کھانے میں زیادہ تکلف نہ کرو۔ اور ہمیشہ عمدہ اور
نرم غذا کھانے کی عادت نہ ڈالو بلکہ ہر قسم کی غذا کی عادت رکھو۔ اگر خاص چیز کی عادت ہو جاتی
ہے پھر اور غذا نقصان کرنے لگتی ہے اور کبھی کبھی نفل روزہ بھی رکھ لیا کرو۔ اس میں ثواب بھی
ملتا ہے۔ اور پیٹ کی کثافت بھی تحلیل ہو جاتی ہے۔ اور بہت بیماریوں سے حفاظت رہتی ہے۔
فائدہ:۔ تربوز۔ کھیر الکڑی وغیرہ ہلکی چیزیں پیٹ بھرے پر نہ کھاؤ اور نہ نہار منہ کھاؤ۔ بلکہ ایسے
وقت کھاؤ کہ نہ بہت بھوک ہو اور نہ بالکل پیٹ بھرا ہو۔ بہت بھوک میں ان چیزوں کے کھانے
سے بعض دفعہ یہ چیزیں بالکل صفر یعنی بیت بن جاتی ہیں اور ہیضہ کی صورت پیدا ہو جاتی ہے

۱۔ کالی کھانسی کا مجرب
علاج۔ سونے پھلی پاؤ بھر
نیکرے سفے (چھلکے) اور
آتش کے ایک ٹکڑے

کر لیں اور پاؤ بھر تک
لاہوری کو کوٹ کر دونوں
کو ایک ٹکی کی ہانڈی میں
بند کر کے اوپر سے تھوڑا کالیب
چڑھا دیں اور دس سیر
کنڈے میں اسے پھونکیں۔
اور نکل کر اسے پیس ڈالیں
اور رکھ لیں گالی کھانسی
والی کو اس میں سے ایک
رقی لے کر کھن یا بالائی
کے ہمراہ چٹائیں۔

۲۔ سر اعلیٰ علاج۔ انار دانہ ایک
تولہ پھل چھ ماشہ بکود تولہ
کالی مرچ تین ماشہ دونوں
کو خوب باریک پیس کر کر
میں ملا کر چنے کے برابر گولیاں
بنائیں اور منہ میں رکھ کر
چوسنے رہیں۔ ۱۲

اور بھر سب پیٹ پر کھانے سے دوسری غذا کو اچھی طرح ہضم نہیں ہونے دیتیں۔ فائدہ: چکنائی زیادہ کھانی سے معدہ ضعیف ہو جاتا ہے فائدہ: حتی الامکان مسہل کی عادت نہ ڈالو اس سے معدہ کی قوت بالکل جاتی رہتی ہے۔

فائدہ: معدہ بالکل بیچ پیٹ میں ہے اگر معدہ پر کوئی دوا لگانا ہو تو بیچ پیٹ میں ناف تک لگاؤ۔
 قے کرانے کا بیان: اگر کبھی زیادہ کھانے سے یا اور کسی ضرورت سے قے کرنا ہو تو اس دوا سے قے کرو۔ ڈیڑھ تولہ مولی کے بیج اور ڈیڑھ تولہ سویہ کے بیج۔ ڈیڑھ سیر بانی میں جوش کر چار تولہ سرکہ کی سطحین ملا کر نیم گرم پیئیں اور انگلی یا پھر حلق میں ڈال کر قے کریں سیدھا بہت تیز نہیں ہے۔ اور کسی حال میں نقصان نہیں کرتی اور قے کی حالت میں آنکھوں پر ہاتھ رکھ لو ورنہ آنکھ پر بڑا صدمہ پہنچتا ہے اور قے کے بعد جب تک طبیعت بالکل نہ ٹھیر جاوے (ٹھنڈا) پانی ہر گز نہ پیو ورنہ بائے گولہ کے درد کا اندیشہ ہے۔ بلکہ قے کے بعد ٹھنڈے پانی سے منہ دھو ڈالو۔ اور اگر مزاج سرد ہے تو نیم گرم پانی سے کلی کر دو۔ اور اگر مزاج گرم ہے تو ٹھنڈے پانی سے کلی کر دو۔

قے روکنے کا بیان: بعض وقت مسہل پینے سے متلی ہونے لگتی ہے اس کا دغیہ یہ ہے کہ بازو خوب کس کر باندھو اور ہٹلاؤ اور لاپچی اور پودینہ کو پتے جباؤ اگر اس سے طبیعت نہ ٹھیرے تو نم معدہ یعنی کوڑی پر یہ لیپ کر دو۔ تین ماشہ گلاب زیرہ اور ایک ماشہ صندل سفید اور ایک ماشہ طباشیر ان سب کو دو تولہ گلاب اور تین ماشہ سرکہ میں پیس کر کوڑی پر ماش کر دیو دوا لگا کر تھوڑی دیر کے بعد جو دوا چاہو پلاؤ قے نہیں ہوتی۔

ہیضہ کا بیان: یہ سخت بیماری ہے اس کا علاج کسی ہوشیار حکیم سے جلدی کرنا چاہیے یہاں دو نسخے ایسے لکھ جاتے ہیں جو کسی حالت میں نقصان نہ کریں خواہ دست بند کرنے ہوں یا جاری رکھنے ہوں ایک نسخہ تو یہ ہے کہ چھ ماشہ گل سرخ تین چھ ماشہ گلاب میں جوش دیں جب آدھا رہ جاوے تو دو تولہ (شہربت) انار شیریں ملا دیا جائے اور چھ رتی نازیل دریائی اور ایک ماشہ زہر مہرہ خطائی، عرق بندمشک میں لکھ کر بغیر چھانے ملا دیا جائے اور دو تین دفعہ میں پلائیں اس کے پینے سے اگر پیٹ میں کچھ مادہ ہوتا ہے تو ایک دو دست ہو جاتے ہیں اور اگر کچھ مادہ نہیں تو اسی سے دست بند ہو جاتے ہیں۔ دوسرا نسخہ: عرق کافور نہایت مفید چیز ہے اس کی ترکیب یہ ہے کہ ایک تولہ کافور پیس کر اس میں تین تولہ

۱۰ نان مکمل جائے
 تو بغیر مسہل کے ہیضہ کو
 ہر گز نہ ملانا چاہیے یہ طرح
 ہیضہ پر کسی دوسرے آدمی
 کو کھڑا کرنا یا گھبراہٹ کرنا
 بھی سخت نقصان دہ ہے
 مسہل ترکیب ناف چھبک
 کرنے کے لیے کہ ایک
 لاشی ہاتھ میں نیک کر کر دو اور
 سے لگا کر اس طرح کھڑا ہو
 جائے کہ پیر میں کی اڑیوں
 دیوار سے لگی رہیں اور سر جی
 دیوار سے لگائیں پھر کبھی پیر
 کو اوپر اٹھائیں یہاں تک کہ
 گھٹنا ہیٹ سے لگ جائے
 اب اس پر کوزن پر رکھ کر
 اسی طرح دوسرے پیر کو
 اٹھائیں۔ اگر دو تین دن
 اس عمل کو نہاٹھنے کیا جائے
 تو انشاء اللہ ناف درست
 ہو جائے گی نیکن عمل کی
 حالت میں اس ترکیب کو
 نہ استعمال کریں۔ درست
 ہو جانے کے بعد اگر مادہ دو
 ماہ تک بیٹھا نہ ہو
 تو پھر نان بھی۔ ۱۳
 ۱۰ عمل کی حالت میں
 جب تک طبیعت نشو و
 نہ کرتے نہ کر دو۔ ۱۲

سرکہ ملا کر شیشی میں بند کر کے تین روز دھوپ میں رکھیں اور ہر روز ہلا دیا کریں۔ بعد تین روز کے چھان کر کاگ لگا کر نیلا کاغذ یا نیلا کپڑا (شیشی پر) لپیٹ کر احتیاط سے رکھ لیں۔ جب ہیضہ میں پیاس زیادہ ہو تو دس دس بوند دودھ تو لے گلاب میں ملا کر پلائیں نہایت مفید ہے اور اگر دوا کے موسم میں تندرست آدمی بھی اسی عرق کو ہر روز پانچ بوند پانی میں ڈال کر یا تباشیر میں لیکر پیتے رہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ ہیضہ سے حفاظت رہے یہ گھروں میں تیار رہنے کی چیز ہے لیکن سرد مزاج والے اور بچے اس کو تندرستی میں نہ پیئیں اور ہیضہ میں پیئیں تو مضائقہ نہیں اور یہ عرق کا فورے کھاٹے پر لگائیں تو اکسیر ہے اور بعضی قسموں کے ہیضہ میں خالی پانی دینا بہت نقصان کرتا ہے۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ آدھ سیر پانی یا آدھ سیر عرق سونف میں آدھ پاؤ عرق گلاب ملا کر رکھ لیں اور پیاس میں یہی پلائیں اس کی کسی حالت میں نقصان نہیں ہوتا ہیضہ کے مریض کو خواہ مخواہ پانی سے نہ ترسائیں اور ہیضہ والے کو جب تک ایسی بھوک نہ ہو جس سے پتھر اڑھو جاوے تب تک غذا نہ دو۔ اور جب ایسی بھوک ہو تب دو تین قولہ شوربا یا اسی قدر آشجولیموں کاغذی کا عرق ڈال کر پلاؤ اور آہستہ آہستہ غذا بڑھاؤ ایک نخت پیٹ بھر کر نہ دو۔ وہ بھر پونا مشکل ہے اور اگر ہیضہ والے کو نیند آجاوے تو سونے دو یہ اچھے ہونے کی نشانی ہے اور بخار آجانا بھی اچھی علامت ہے اور پیشاب بند ہو جانا بُری علامت ہے بنفیں چھوٹ جانا چنداں بری علامت نہیں علاج کئے جاوے۔

ہضم میں فتور ہونا یا قبض ہونا بیچورن معدہ اور انتڑیوں کو طاقت دیتا ہے اور بھوک لگاتا ہے اور کھانا ہضم کرتا ہے اگر دست آتے ہوں تو بند کرتا ہے اگر قبض ہو تو دوست لاتا ہے۔ چار قولہ آٹھ ماشہ انار دانہ ترش کہنہ یعنی پرانا اور سات ماشہ زخمیل یعنی سونٹھ اور سات ماشہ زیرہ سفید اور تین ماشہ پرتھوی یعنی نسوت اور تین ماشہ زیرہ سیاہ اور تین ماشہ نتریک یعنی ساق بوزیں ماشہ پوست بلیلہ زرد اور تین ماشہ پوست بلیلہ اور چار قولہ دو ماشہ نمک لاہوری ان سب کو ملا کر نصف کو خوب باریک پیس لیں اور نصف کو ایسا موٹا پیسیں کہ چھلنی میں چھن جائے اور اٹھا کر رکھ لیں اگر قبض دور کرنا ہو تو موٹا پسا ہوا سات یا نو ماشہ ہر روز نہا منہ کھایا کریں اور اگر بار بار پرخانہ کا تقاضا ہوتا ہے اور بند کرنا منظور ہے تو باریک پسا ہوا سات ماشہ یا نو ماشہ نہا منہ یا کھانا کھانے کے بعد کھاویں۔ نمک سلیمانی کہ نہایت باضم ہے اور بہت سے فائدے رکھتا ہے اور پیٹ کے درد کو کھوتا ہے۔ اگر سات رتی نہا منہ ہر روز کھاویں تو بینائی تیز کرتا ہے اگر بھر یعنی بھرن (تنبیہ زیور) کے کاٹے پر خوب ملدیں خواہ خشک یا گلاب میں ملا کر تو اس کے لئے بھی آزمایا ہوا ہے ہاتھ پاؤں میں جہاں درد ہو وہاں اگر شہد مل کر اوپر سے اس کو چھڑک دیں تو فائدہ دے۔ اگر نیم برشت

لگا کر دینا میں ایک کپڑے کا لکڑی اور اس کپڑے کو گردوں کے مقام پر اس طرح لکھیں کہ ملائی اور پھوٹا کر ہر روز پانچ بوند پانی میں ڈال کر یا تباشیر میں لیکر پیتے رہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ ہیضہ سے حفاظت رہے یہ گھروں میں تیار رہنے کی چیز ہے لیکن سرد مزاج والے اور بچے اس کو تندرستی میں نہ پیئیں اور ہیضہ میں پیئیں تو مضائقہ نہیں اور یہ عرق کا فورے کھاٹے پر لگائیں تو اکسیر ہے اور بعضی قسموں کے ہیضہ میں خالی پانی دینا بہت نقصان کرتا ہے۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ آدھ سیر پانی یا آدھ سیر عرق سونف میں آدھ پاؤ عرق گلاب ملا کر رکھ لیں اور پیاس میں یہی پلائیں اس کی کسی حالت میں نقصان نہیں ہوتا ہیضہ کے مریض کو خواہ مخواہ پانی سے نہ ترسائیں اور ہیضہ والے کو جب تک ایسی بھوک نہ ہو جس سے پتھر اڑھو جاوے تب تک غذا نہ دو۔ اور جب ایسی بھوک ہو تب دو تین قولہ شوربا یا اسی قدر آشجولیموں کاغذی کا عرق ڈال کر پلاؤ اور آہستہ آہستہ غذا بڑھاؤ ایک نخت پیٹ بھر کر نہ دو۔ وہ بھر پونا مشکل ہے اور اگر ہیضہ والے کو نیند آجاوے تو سونے دو یہ اچھے ہونے کی نشانی ہے اور بخار آجانا بھی اچھی علامت ہے اور پیشاب بند ہو جانا بُری علامت ہے بنفیں چھوٹ جانا چنداں بری علامت نہیں علاج کئے جاوے۔

ہضم میں فتور ہونا یا قبض ہونا بیچورن معدہ اور انتڑیوں کو طاقت دیتا ہے اور بھوک لگاتا ہے اور کھانا ہضم کرتا ہے اگر دست آتے ہوں تو بند کرتا ہے اگر قبض ہو تو دوست لاتا ہے۔ چار قولہ آٹھ ماشہ انار دانہ ترش کہنہ یعنی پرانا اور سات ماشہ زخمیل یعنی سونٹھ اور سات ماشہ زیرہ سفید اور تین ماشہ پرتھوی یعنی نسوت اور تین ماشہ زیرہ سیاہ اور تین ماشہ نتریک یعنی ساق بوزیں ماشہ پوست بلیلہ زرد اور تین ماشہ پوست بلیلہ اور چار قولہ دو ماشہ نمک لاہوری ان سب کو ملا کر نصف کو خوب باریک پیس لیں اور نصف کو ایسا موٹا پیسیں کہ چھلنی میں چھن جائے اور اٹھا کر رکھ لیں اگر قبض دور کرنا ہو تو موٹا پسا ہوا سات یا نو ماشہ ہر روز نہا منہ کھایا کریں اور اگر بار بار پرخانہ کا تقاضا ہوتا ہے اور بند کرنا منظور ہے تو باریک پسا ہوا سات ماشہ یا نو ماشہ نہا منہ یا کھانا کھانے کے بعد کھاویں۔ نمک سلیمانی کہ نہایت باضم ہے اور بہت سے فائدے رکھتا ہے اور پیٹ کے درد کو کھوتا ہے۔ اگر سات رتی نہا منہ ہر روز کھاویں تو بینائی تیز کرتا ہے اگر بھر یعنی بھرن (تنبیہ زیور) کے کاٹے پر خوب ملدیں خواہ خشک یا گلاب میں ملا کر تو اس کے لئے بھی آزمایا ہوا ہے ہاتھ پاؤں میں جہاں درد ہو وہاں اگر شہد مل کر اوپر سے اس کو چھڑک دیں تو فائدہ دے۔ اگر نیم برشت

چھ تو لہ گلاب کیوڑہ میں آگ پر رکھ کر وہ پوٹلیا ڈال دو اور ایک ایک سے سینکو اگر گلاب فوراً نہ ملے تو خشک پوٹلیوں کو گرم کر کے سینکو اور یہ ہر جگہ کے درد کو مفید ہے اور اس میں کسی طرح کا نقصان نہیں اگر اس سے اچھا نہ ہو تو حکیم سے پوچھو۔

مسہل کا بیان

فائدہ:- بدون کسی حکیم کی رائے کے مسہل ہرگز مت لو۔ فائدہ:- مسہل میں املتاس کو بھوش ندو فائدہ:- املتاس کے ساتھ یادام یا کوئی بھجنی چیز ملا لیں تاکہ انٹریوں میں پیچ نہ کرے۔ فائدہ اگر مسہل میں سنا ہو تو اس کو گھی سے چکنا کر کے بھگو ورنہ پیٹ میں پیچ ہوگا۔ فائدہ:- مسہل لے کر سو دھیت ورنہ دست نہ آویں گے اور نقصان ہوگا۔ فائدہ:- مسہل کے زمانہ میں اور مسہل کے پندرہ بیس روز بعد تک نرم غذا اور بھوک سے کم کھاؤ۔ فائدہ:- مسہل کی دواؤں کو بہت مت ملو بلکہ ہاتھ سے مل کر چھان لو۔ بہت گاڑھی دوا دست کم لاتی ہے۔ مسہل کے دن کوئی لیپ مت کرو۔ البتہ اگر دست آویں اور پیٹ پر کوئی لیپ دست لانے والا کیا جاوے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ مسہل کے اگلے دن ٹھنڈی تھڑی سیو۔ اور پے درپے مسہل نہ لو۔ ٹھنڈی کے لئے کوئی نسخہ مقرر نہیں حکیم کی رائے پر ہے۔

جگر کی بیماریاں

جگر کچھ کہتے ہیں یہ پیٹ میں داہنی پسلیوں کے نیچے ہے جب جگر پر کوئی دوا لگا نا ہو تو داہنی پسلیوں کے نیچے لگاؤ۔ جب بیمار کے منہ یا ہاتھ سیروں پر درم سا معلوم ہو تو سمجھ لو کہ اس کے جگر یا اس کے آس پاس کسی چیز میں ضعف آگیا ہے۔ علاج میں دیر نہ کرو۔ اور جب تک اچھا حکیم نہ ملے معجون دسیدالورد یا کچھ ماشہ کھا کر اوپر سے آدھ پاؤ عرق مکوہ اور دو تولہ شربت بنوری بار د ملا کر پیتے رہو اور لعابہ اجیزوں سے پرہیز رکھو معجون دسیدالورد اور شربت بنوری بار د کا نسخہ خاتمہ میں لکھا ہے۔ استسقا یعنی جلندہ کی بیماری اس کا علاج حکیم سے کرو اور مکوہ کی بھوجی اس میں بہت فائدہ دیتی ہے اگر سب غذاؤں کی جگہ اسی کو کھایا جائے تو بہت بہتر ہے۔

تلی کی بیماریاں

تلی پیٹ میں بائیں پسلیوں کے نیچے ہے اگر اس میں کوئی دوا لگا نا ہو تو بائیں پسلیوں کے نیچے

لہ اگر درد دھنم نہ ہو تاہو
نور محمدی ہشتی زیور
کھا کر پانچ چھ منٹ کے
بعد درد دھنم نہ ہو تاہو
علامہ کھاری سوڈا کی
بوتل درد میں ملا کر پیئے
سے بھی درد دھنم نہ ہو تاہو
ہے۔ درد دھنم نہ ہو تاہو
معدہ کا درد ہو تو یہ ہے کہ
تے کے بعد ٹھنڈی پانی پیئے
وجہ سے ہو جاتا ہے۔ اسکا
فوری علاج یہ ہے کہ تیریں
ماشہ بندوق دن بارود
چھلک کر دو گھنٹہ گرم
پانی پی لیں اس کے بعد ماشہ
تربوزہ سرکہ میں ڈال کر اسکا
اجا چا لیں پوچھ جائیں
پچھائی کے لئے دوا لگائی خود
خود صلیب لوروی مٹھی
سب چیزیں ایک سیک ماشہ
بیس کر تیرتہ منٹہ دو تولہ
ملا کر تھوڑی تھوڑی چھوڑ
پوچھ جائیں دوسری دوا یہ ہو
کہ کالے ماشہ یعنی لکڑی کو طم
یہ رکھ کر اس پر آگ رکھیں
اور اسکا دھواں پی لیں
چھپر کے پرانے کا استعمال
کرنا بھی مفید ہے اگر جگر کے
بعد بہت زیادہ تے ہی آتی
ہے تو بادام اور صندل چائیں
یا کہ چائیں یا دو دھنم
میں اس پر چائیں معمولی ہو
تو نقصان سن روکنے سے
دیرت مٹھائے گی۔

لگاؤ۔ تلی بڑھ جانا۔ چونہ پانی میں ڈال دو جب وہ نیچے بیٹھ جائے اور ہر کھانسی پانی لیکر اس پانی میں بیس بیس عدد انجیر دلائی تو جس دلو جب انجیر پھول جاویں نکال کر صاف کپڑے پر پھیلا دو جب پانی خشک ہو جاوے پاؤ بھر عمرہ سرکہ میں ڈال دو اور نمک مرچ بقدر ذائقہ ملا دو اور پندرہ بیس روز کے بعد ایک ایک انجیر روز کھانا شروع کر دو۔ گولی نہ بڑھی ہوئی تلی کے لئے نہایت مفید ہے چودہ ماٹنہ پنج سوسن اور سات ماٹنہ دھننی مرچ کوت چھانکر اور سات ماٹنہ اشق کو ایک تولہ سرکہ میں ملا کر پھاس میں سب دوائیں ملا کر چنے کی برابر گولیاں بنالیں اور سات ماٹنہ ہر روز دو تولہ سلجھین سادہ کیساتھ کھائیں آزمائی ہوئی ہے۔ سلجھین سادہ کی ترکیب خاتمہ میں ہے لیپ نہ بڑھی ہوئی تلی کے لئے نہایت مفید ہے۔ بھول کا گوند اور کتیر اور زراوند مدرج سب چیزیں ڈھائی ڈھائی ماٹنہ اور اشق ڈیڑھ تولہ ان سب کو آدھ پاؤ سرکہ میں خوب پیس کر مرہم سانا کر ایک کپڑائی کے برابر کاٹ کر اس پر یہ مرہم لگا کر تلی پر چپکا دیں جتنی تلی کم ہوئی جاوے گی کچھ چھوٹتا جاوے گا۔ اتنا کپڑا کترتے جاویں۔ اگر تلی بڑھی ہوئی ہو اور تیز بخار بھی ہو تو حکیم سے علاج کراؤ۔

انٹریوں کی بیماریاں

دست آنا۔ اگر زیادہ کھانے سے یا اتفاقاً دست آنے لگیں تو پیٹ کی بیماری میں اسکے علاج دیکھ لو اور اگر زیادہ دست آئیں یا عرصہ تک آتے رہیں یا دورہ کے طور پر آئیں تو علاج میں غفلت نہ کرو کسی ہوشیار حکیم سے رجوع کرو۔ قونج، ایک انٹری کا نام قولون ہوا اسکے درد کو قونج کہتے ہیں اور عام لوگ اس کو پیٹ کا درد کہتے ہیں اور یہ درد ناف کی برابر داہنی طرف نیچے کو چوتھے آئیں ارنڈی کا تیل چار تولہ پی لینا بہت مفید ہے۔ ایک دودست اگر درد جاتا رہتا ہے قونج کی ماوردوا۔ (گر) بچھ سوٹھ۔ اسی تخم۔ پیٹھی۔ پیٹک تخم سویا سب چھ چھ ماٹنہ لیکر کوٹکر چھان کر پاؤ بھر ماش کے آٹے میں ملا کر سونف کے عرق سے گوندھ کر دو ٹکیہ پکائیں ایک طرف سے پی رھیں اور پی کی طرف چھ ماش ارنڈی کا تیل یا چھ ماش روغن گل لگا کر ایک کو نیم گرم بائیں جب وہ ٹھنڈی ہو جاوے دوسری بدل دیں یہ روٹی درد گردہ کو بھی مفید ہے فائدہ۔ قونج والے کو جب تنگ خوب بھوک نہ لگے کھانا مت دو۔ اور دودھ سے پرہیز کراؤ البتہ اگر اس کو دودھ کی عادت ہو اور کچھ نقصان نہ کرے تو گرم گرم دیکھ لیکن حکیم سے پوچھ لینا چاہئے پیش، فائدہ ہمیش میں تیز نہ چلو اور اونچے نیچے پاؤں نہ ڈالو۔ بلکہ زیادہ چلو پھرو بھی نہیں

اگر معمولی پیش ہو تو یہ دوا کرو۔ ریشہ خطمی۔ تخم کنوچہ۔ مکوہ خشک۔ گل بنفشہ۔ سب چیزیں پانچ پانچ یا تین گرام پانی میں بھگو کر مل کر چھان کر دو تولہ شربت بنفشہ ملا کر پی لو۔ دوسری دوا:- چھ ماشہ چھار تخم کوادھ پاؤ عرق کھو یا پانی کے ساتھ بھانک لو۔ مونگ کی کھجری یا سیاہ گودانہ پانی میں بکا کر غذا رکھو کوئی سخت چیز نہ کھاؤ ورنہ پیش میں خون آنے لگے تو یہ دوا کرو۔ ریشہ خطمی۔ تخم کنوچہ۔ بیلگری۔ مکوہ خشک۔ گل بنفشہ۔ سب پانچ پانچ یا تین ماشہ گرم پانی میں بھگو کر دو تولہ شربت انجبار ملا کر پیو اگر اس سے خون بند نہ ہو تو اسی دوا پر تخم بارتنگ مسلم چھ رک لو۔ اگر پھر بھی بند نہ ہو تو تخم بارتنگ کو کسی قدر بھون کر چھو کر اور شربت انجبار کی ترکیب خاتمہ میں آویں اور اگر ان دواؤں سے فائدہ نہ ہو یا زچہ خانہ میں پیش ہو گئی ہو یا ہاتھ پاؤں پر درم یا بخار بھی ہو تو کسی حکیم سے علاج کراؤ اور یہ خیال رکھو کہ زیادہ لعابدار دواؤں نہ دو اور اگر حمل کی حالت میں پیش ہو تو لعابدار دواؤں نہ دو بلکہ وہ دوا دو جو تداویہ حمل میں آتی ہیں پیٹ کے کیڑے یعنی کدو دانے اور پیچھے:- اس کی پہچان یہ ہے کہ منہ سے رال زیادہ نکلے اور ہونٹ رات کو تر رہیں اور دن کو خشک ہوں اور سوتے میں دانت چابے اور کھانا کھانے کے بعد پیٹ اور پیٹ میں بچھری ہو۔ لپپ:- اس سے پیٹ کے کیڑے مر جاتے ہیں چھ ماشہ کلونجی اور دو ماشہ تخم حنظل اور چھ ماشہ ایلوا کریلے کے پانی میں پیسکر پیٹ پر اور ناف سے نیچے لپپ کریں۔ دوا سیر قسم کے کیڑوں کو نکالنے والی ہے نیم کے پتے۔ باؤڈرنگ۔ کمبلہ تینوں چیزیں تین تین ماشہ باریک پیس کر شہد دو تولہ میں ملا کر کھائیں یہ ایک خوراک ہے۔ دوا:- اس سے چھوٹے مر جاتے ہیں دو تولہ کمبلہ ایک چھٹانک میٹھیل میں ملا کر پانچ خانہ کے مقام پر لگائیں پر سبز۔ ماش کی دال اور بلغم پیدا کرنے والی چیزیں نہ کھائیں۔ کریلہ اکثر کھانے سے کیڑے مر جاتے ہیں۔ فائدہ:- کیڑوں کے مریض کو دوا پلاتے وقت یہ نہ بتائیں کہ یہ کیڑوں کی دوا ہے۔ ورنہ اثر نہ ہوگا۔ بوا سیر خون میں جب سودا بڑھ جاتا ہے تو پاخانہ کے مقام پر خارش ہو ا کرتی ہے۔ اور سوزش رہتی ہے۔ اگر خون بھی آئے تو خونی بوا سیر ہو اور جو خون نہ آئے تو بادی ہے اس میں ایسی تیز دوا نہ لگانی چاہئے جس سے خون بالکل بند ہو جائے نہیں تو اور بہت سی بیماریوں کا ڈر ہے۔ جیسے سہل جنون وغیرہ اور بوا سیر میں اکثر قبض بھی رہتا ہے۔ اس قبض کے لئے ہمیشہ مسہل لینا بڑا ہے بلکہ مناسب یہ ہے کہ جب قبض ہو تو سوتے وقت ایک ہر مرتبہ کی کھالیا کریں یا بھی یہ اطر لفل کھالیا کریں۔ اس سے بوا سیر کو بھی فائدہ ہوتا ہے اور بوا سیر سے جو قبض ہو اس کو بھی فائدہ دیتا ہے۔ اس کی ترکیب یہ ہے:- ساڑھے سات تولہ گوگل۔ اور ساڑھے سات تولہ مغز املتاس سبز گندے

کر کے باندھیں۔ سیدنگ :- درد گردہ کے لئے سفید تیز گرم پانی بوتل میں بھر کر گال لگا کر درد کی جگہ پر بوتل کو پھرائیں اگر بوتل کی گرمی ناگوار ہو تو اس پر ایک کپڑا لٹائی تہ کا لپیٹ کر پھرائیں۔ غذا :- گردے کے مریض کے لئے سب سے بہتر شوربا ہے اگر ضعف زیادہ ہو تو مرغ کا شوربا دو۔ ورنہ بکری کا شوربا کافی ہے۔ چاول گردہ کے مریض کے لئے نہایت مضر ہے

مثانہ یعنی پھلنے کی بیماریاں

جس جگہ پیشاب جمع رہتا ہے اس کو مثانہ کہتے ہیں اس کی جگہ (پیرڈ) میں ہے اگر پیشاب بند ہو یا اور کسی وجہ سے دو مثانہ پیر لگنا ہو تو پیرڈ پر لگاؤ۔ پیشاب میں جلن ہو یا : بہر و نہ کا تیل دو بوند بتا شیر پاروٹی کے ٹکڑے پر ڈال کر کھائیں آزمایا ہوا ہے خاتمہ میں اس تیل کی ترکیب لکھی ہے۔ دوسری دو شیرہ تخم حرفہ سیاہ پانچ ماشہ شیرہ تخم خیاریں چھ ماشہ پانی میں نکال کر چھان کر دو تولہ شہ بت بنفشہ ملا کر ایک ایک ماشہ طباشیر کثیرا باریک پیس کر چھڑک کر پیئیں۔ پیشاب کا رُک جانا بٹیسو کے پھول دو تولہ سیر بھر پانی میں پکا کر گرم گرم پانی سے ناف کے نیچے دھارو۔ اور دھارنے کے بعد ان پھولوں کو ناف کے نیچے گرم گرم باندھ دو

مثانہ کا کمزور ہو جانا اور بار بار پیشاب آنا اور بلارا رادہ پیشاب خطا ہو جانا اور بچوں کا سوتے میں پیشاب نکل جانا اس کے لئے یہ میخون نفع دیتی ہے ترکیب یہ ہے۔ فلفل سیاہ پپیل۔ سونٹھ۔ خرفہ۔ ان دارچینی۔ خونجان یہ سب دو ایش دو دو ماشہ۔ تو دری سرخ۔ تو دری سفید بہمن سرخ بہمن سفید بوزیدہ اندر جو شیریں ناگر موتھ با کچھڑ یہ سب چیزیں چھ ماشہ سب کو گوت چھان کر پندرہ تولہ شہد میں ملا کر رکھ لیں۔ بڑے آدمی ایک تولہ روز کھایا کریں اور بچوں کو چھ ماشہ کھلائیں۔ پیشاب میں خون آنا۔ اس کے لئے یہ دوا بہت آزمائی ہوئی ہے۔ چھ ماشہ برادہ صندل سفید رات کو پانی میں بھگو کر صبح کو چھان کر دو تولہ شربت بزوری معتدل ملا لیں پہلے تین ماشہ چاکسو چھلے ہوئے باریک پیس کر پھاٹکیں اوپر سے یہ دوائی پی لیں اور اگر خون کسی اور وجہ سے آتا ہے تو حکیم سے علاج کراؤ۔ شربت بزوری کی ترکیب خاتمہ میں ہے۔

رحم کی بیماریاں

عورتوں کے جسم میں ناف کے نیچے تین چیزیں ہیں سب سے اوپر مثانہ اس کے نیچے دبا ہوا رحم

know
very
tough
small
↓
know
body cool
red glass
dark

جس میں بچہ رہتا ہے اس کے نیچے دبی ہوئی انٹریاں۔ جب رحم پر کوئی دوا لگنا ہو تو ناف کے نیچے لگائیں اگر رحم کے امراض سے حفاظت منظور ہے تو ہمیشہ ان باتوں کا خیال رکھیں (۱) حیض میں اگر ذرا کمی یا زیادتی پائیں تو فوراً علاج کریں۔ (۲) دائیاں آجکل بالکل اناڑی ہیں اس لئے فقط انکی رائے سے علاج نہ کریں بلکہ طبیب سے پوچھ لیں (۳) معمولی امراض میں اندر رکھنے کی دوا سے بچیں پینے کی دوا۔ اور لیپ سے کام نکالیں۔ (۴) زچہ خانہ میں چاہے عورت تندرست ہو انکی بھی دوا۔ اور غذا حکیم سے پوچھ کر کریں ورنہ ہمیشہ کے لئے تندرستی خراب ہو جاتی ہے (۵) اگر دم ہو تو ہیٹ بلا اجازت طبیب کے ہرگز نہ ملوائیں۔ اس سے بعض وقت سخت نقصان پہنچتا ہے (۶) بچہ کراتے کی تدبیر ہرگز نہ کرائیں۔ حیض کم ہونا۔ یہ دوا نہ زیادہ گرم ہے نہ زیادہ سرد ہے کیسکو کوئی نقصان نہیں کرتی۔ تخم حنظلہ تخم خیار۔ خارخسک۔ پوست بخی کا سنی۔ سب چھ ماشہ پر سیاوشان پانچ ماشہ گرم پانی میں بھگو کر چھان کر تین تولہ شربت بزوری بار دلا کر پیا کریں۔ دھونی حیض کھولنے والی گاجر کے بیج آگ پر ڈال کر اوپر ایک طباق سوراخ دار ڈھانک کر سوراخ پر بیٹھیں اور اس طرح دھونی لیں کہ دھوواں اندر پہنچے۔ فائدہ۔ مسور کی دال اور مسور اور آلو اور سٹھی کے چاول اور خشک غذائیں حیض کو روکتی ہیں۔ استحضاضہ یعنی عادت سے پہلے یا بہت زیادہ خون آنے لگنا اگر گرم چیز کھانے سے نقصان ہوتا ہو یا گرمی کے دنوں میں یہ بیماری زیادہ ہوتی ہو اور منہ کا رنگ زرد رہتا ہو تو سمجھو کہ مزاج میں گرمی بڑھ کر خون پتلا ہو گیا۔ اور رگوں میں نہیں رگ سکا اس کی دوائیں یہ ہیں ایک دوا۔ ٹھنڈا پانی ناندیں بھر کر اس میں بیٹھیں اور کھانا پانی کے نیچے ٹھنڈے پانی سے دھارویں۔ دوسری دوا۔ انار کے چھلکے۔ انار کی کلی۔ ماز و سب دود و تولہ کچل کر بیش سیر پانی میں جوش دیکر ناندیں بھر کر بیٹھیں۔ بیٹھے وقت پانی نیم گرم ہو اور اتنی دیر بیٹھیں کہ پانی ٹھنڈا ہو جائے۔ تیسری دوا۔ صندل سفید گل سرخ۔ سماق۔ انار کے چھلکے سب چھ ماشہ گلاب میں پیس کر ناف کے نیچے بگرم کیپ کریں اور شربت انجبار بھی اس میں مفید ہے اور غذا مسور کی دال سرکہ میں ملا کر کھانا مفید ہے اور استحضاضہ کی ایک قسم یہ ہے کہ اندر کسی رگ کا منہ کھل جانے سے خون جاری ہو جاوے۔ پہچان اس کی یہ ہے کہ یک نخت بہت سا خون آتا ہے۔ علاج یہ ہے اول ایک عدد قرص کھربا کھا کر پانچ پانچ ماشہ تخم خرفہ اور جب الاس اور تخم بازنگ پانی میں پیس کر دو تولہ شربت انجبار ملا کر پیئیں اور شربت انجبار اور قرص کھربا کی ترکیب خاتمہ میں آوے گی اور یہ دوائی ایسے استحضاضہ کے استعمال کے لئے مفید ہے دو تولہ ماز و اور دو تولہ انار کے چھلکے کچل کر آدھ سیر پانی میں جوش دیں۔ جب اچھا نک بھر چکے

اس پانی میں رُوندی بھگو کر تین تین ماشہ سرمہ اور سنگ جراثیم اور گل ارمنی باریک پیس کر اس بھگی ہوئی رُوندی پر اچھی طرح لگا کر آٹھ انگلی کی تہی بنا کر اندر رکھیں اور چھ گھنٹے کے بعد بدل دیں اور ابھی جو دوا اوپر لکھی گئی ہے جس میں انار کی گلی ہے۔ ایسے استحضار کو وہ بھی مفید ہے اور بیمار کو حتی الامکان چلنے پھرنے سے اور قہریم کی حرکت سے روکیں اور نعل سے لیکھنچوں تک ہاتھ خوب کس کر باندھ دیں جس وقت تکلیف ہونے لگے گھول دیں اور پھر ہاتھ باندھ دیں اور ایسے استحضار کا غریبی علاج یہ ہے کہ جس وقت خون شدت سے جاری ہو تو دو تولہ پنڈول مٹی لے کر سٹھی کے چاولوں کی ہٹی پنج میں گھول کر تھوڑی تھوڑی پلائیں اور ملتان مٹی کے ٹکڑے پانی میں ڈال رکھیں اور پیتے کو یہی پانی دیں اور گلاب میں کپڑے کی ہٹی بھگو کر اور اس ہٹی پر سرمہ خوب لپیٹ کر اندر رکھیں اور اگر کوئی اور وجہ ہو تو حکیم سے علاج کروا کر دم سے ہر وقت رطوبت جاری رہنا یا مرض جم کی کمزوری سے ہوتا ہے یہ دوا اس کے لئے بہت مفید ہے اور معدہ اور دماغ اور دل کو بھی طاقت دیتی ہے اور بھوک خوب لگاتی ہے اور قبض نہیں کرتی اور خفقان اور ہولیدی اور بواسیر کو بھی بہت فائدہ دیتی ہے دو تولہ مرے کی بیٹھ اور چھ ماشہ دانہ لالچی خورد اور چھ ماشہ خشک دھنیہ ان سب کو چھ تولہ کیوڑہ کے عرق میں پیس کر چھ تولہ قند سفید ملا کر اور تھوڑا پانی ملا کر قوام بھون کا کر لیں جب تیار ہو جائے پانچ عدد چاندی کے ورق اور ایک ماشہ مونگے کا کشتہ اور چار رتی رانگ کا کشتہ ملا کر رکھ لیں اور چھ ماشہ سے ایک تولہ تک ہر روز کھایا کریں اور ان دونوں کشتوں کی ترکیب خاتمہ میں آویگی اور جاڑوں میں یہ لڈو کھانا بھی بہت مفید ہے لڈو کی ترکیب یہ ہے کہ دو سیر میپے کو سیر بھر ہی میں بھون کر نکال لیں اور مٹی علیحدہ رکھ لیں پھر میپے کو ڈیڑھ سیر سفید قند میں قوام کر کے ملا لیں پھر ڈیڑھ تولہ گل پستہ اور ڈھائی تولہ گل دھاوا اور ایک تولہ کتبہ اور ڈیڑھ تولہ بول کا گوند اور چھ ماشہ گل چھالیہ اور ڈیڑھ تولہ سوٹھہ اور نو تولہ بسباسہ اور ایک تولہ جو تری اور ایک تولہ مجیٹھ اور ایک تولہ صاگ گوند اور دو تولہ سمندر سوکھ اور ایک تولہ کرس اور ایک تولہ جوزا طیب اور ایک تولہ لوگ اور ایک تولہ گل نانچ اور ایک تولہ مالکائی اور ایک تولہ ماز اور ایک تولہ مالخیشک اور ایک تولہ گھوگھر و خورد (جو دانہ ملے نہ ڈالیں) اور دو تولہ تال مکھانہ اور ساڑھے چار ماشہ چھوٹی مائیں۔ اور چار ماشہ بڑی مائیں ان سب کو کوٹ چھان کر اس علیحدہ رکھے ہوئے گھی میں بھون کر پیس کر قوام میں ملا لیں پھر آدھ پاؤ سفیر بادام اور چھٹانک بھر مغز پستہ اور چھٹانک بھر مغز خروٹ اور اڑھائی تولہ چروچی اور آدھ سیر چھوڑا خوب چیل کر ملا لیں اور ایک ایک چھٹانک کے لڈو بتالیں اور ایک لڈو روز کھالیا کریں اور اگر گرمی کے دنوں میں کھانا چاہیں یا مزاج زیادہ گرم ہو تو سوٹھہ نہ ڈالیں اور اگر اس لڈو

علاج اس کا استعمال اس حالت میں کرنا کہ جب کدھر دوسری دوا کا استعمال کرنا کارآمد نہ ہو تو یہ دوا بہت مفید ہے اور اس کی ترکیب خاتمہ میں آویگی اور جاڑوں میں یہ لڈو کھانا بھی بہت مفید ہے لڈو کی ترکیب یہ ہے کہ دو سیر میپے کو سیر بھر ہی میں بھون کر نکال لیں اور مٹی علیحدہ رکھ لیں پھر میپے کو ڈیڑھ سیر سفید قند میں قوام کر کے ملا لیں پھر ڈیڑھ تولہ گل پستہ اور ڈھائی تولہ گل دھاوا اور ایک تولہ کتبہ اور ڈیڑھ تولہ بول کا گوند اور چھ ماشہ گل چھالیہ اور ڈیڑھ تولہ سوٹھہ اور نو تولہ بسباسہ اور ایک تولہ جو تری اور ایک تولہ مجیٹھ اور ایک تولہ صاگ گوند اور دو تولہ سمندر سوکھ اور ایک تولہ کرس اور ایک تولہ جوزا طیب اور ایک تولہ لوگ اور ایک تولہ گل نانچ اور ایک تولہ مالکائی اور ایک تولہ ماز اور ایک تولہ مالخیشک اور ایک تولہ گھوگھر و خورد (جو دانہ ملے نہ ڈالیں) اور دو تولہ تال مکھانہ اور ساڑھے چار ماشہ چھوٹی مائیں۔ اور چار ماشہ بڑی مائیں ان سب کو کوٹ چھان کر اس علیحدہ رکھے ہوئے گھی میں بھون کر پیس کر قوام میں ملا لیں پھر آدھ پاؤ سفیر بادام اور چھٹانک بھر مغز پستہ اور چھٹانک بھر مغز خروٹ اور اڑھائی تولہ چروچی اور آدھ سیر چھوڑا خوب چیل کر ملا لیں اور ایک ایک چھٹانک کے لڈو بتالیں اور ایک لڈو روز کھالیا کریں اور اگر گرمی کے دنوں میں کھانا چاہیں یا مزاج زیادہ گرم ہو تو سوٹھہ نہ ڈالیں اور اگر اس لڈو

سے قبض ہو تو دو تولہ مفتی کسی وقت یا ایک مرے کی پیڑ سوتے وقت کھالیا کریں اور کبھی یہ بیماری حل کر جانے سے یا بچے جلدی جلدی پیدا ہونے سے ہو جاتی ہے۔ ایسی خورتوں کو چاہئے کہ حل کرنے کے بعد یا بچہ پیدا ہونے کے بعد جو دوا یا غذا کھائیں حکیم کی رائے سے کھائیں۔ دایوں کے کہنے پر نہ رہیں دایاں ہر چیز کو گوند سونٹھ کھلا دیتی ہیں اور کچھ نہیں سمجھتیں کہ اب یہ چیزیں سب کو موافق نہیں آتیں۔

رگم میں خارش اور سوزش ہونا کسی خراب مادے سے یا کوئی گرم چیز کھانے سے بھی رگم کے اندر خارش ہو جاتی ہے کبھی دانے بھی نکل آتے ہیں اور بھکاری ہونے لگتی ہے۔ اس وقت یہ دوا کریں۔ رسوت۔ مردار سنگ۔ صندل سرخ صندل سفید سفیدہ کا شغری۔ گیر دھالیہ یہ سب تین تین ماشہ اور کافور ایک ماشہ۔ ہرے دھنیہ کے پانی میں پیس کر اندر لگائیں۔ دوسری دوا۔ چھ ماشہ رسوت کو دو تولہ گلاب میں اور دو تولہ ہری مہندی کے پانی میں گھول کر اندر لگائیں۔ تنبیہ۔ اس بیماری میں جاہل دایوں کے کہنے سے سنبھالو کہ پتے اور پلٹس اور گرم دوائیں نہ برتیں بعض دفعہ دانے پک کر بیماری بڑھ جاتی ہے اور جو دوائیں لکھی گئی ہیں اگر ان سے فائدہ نہ ہو تو طبیب سے رجوع کریں۔ رگم میں ورم ہو جاتا۔ ورم بہت طرح کا ہوتا ہے۔ اس لئے حکیم سے رجوع کرنا چاہئے۔ یہاں ایک ہلکی سی دوا بھی جاتی ہے۔ جو سب طرح کے ورم میں فائدہ دیتی ہے۔ پانچ ماشہ معجون دبیدہ لورداؤل کھا کر اوپر سے عرق مکوآدھ پاؤ اور شربت بزوری بارد دو تولہ۔ اور مکو کے سبز پتوں کا پھاڑا ہو یا پانی چار تولہ ملا کر پیئیں جب دبیدہ لورداؤل کا نسخہ خاتمہ میں آدے گا۔ لیکن اگر کھانسی زیادہ ہو تو یہ معجون نہ دیں۔

لبیب اس سے رگم کے ورم اور معدے کے ورم اور نلوں کے ورم کو فائدہ ہوتا ہے۔ گل بابونہ۔ اگلیں الملک خم خطی۔ ناگرموٹھ۔ کو خشک۔ صندل سرخ بالچھڑ چھڑیلا۔ ایلوا۔ افسنتین رومی بنفشہ۔ مصطکی رومی۔ اور خیر یہ سب تین تین ماشہ کوٹ چھان کر اور دو تولہ امتاس ہری مکو کے پانی میں گھول کر اس میں وہ سب دوائیں ملا کر پھر اس میں روغن گل۔ روغن بابونہ۔ ارنڈی کا تیل چھ ماشہ ملا کر نگہم لپیپ کریں۔ صبح کا کیا ہوا لپیپ شام کو دھو ڈالیں پھر شام کو نیا لپیپ کر کے صبح کو دھو ڈالیں۔ یہ لپیپ اگر عجز اور تلی پر بھی کر دیا جاوے تو کچھ حرج نہیں کچھ مفید ہی ہے۔

اختناق الرگم اس میں یک نخت دل گھبراتے لگتا ہے۔ اور دماغ پریشان ہو جاتا ہے اور ہاتھ پیر کرنے لگتے ہیں اور رنگ زرد ہو جاتا ہے اور آنکھوں سے کسی قدر پانی بہنے لگتا ہے اور بڑے بڑے خیال آنے لگتے ہیں۔ پھر ذرا دیر میں معلوم ہوتا ہے کہ ناف کے نیچے سے کوئی چیز اٹھتی ہے۔ اور دل اور دماغ تنگ پہنچ کر پریشان کرتی ہے۔ جو اس جاتے رہتے ہیں۔ اور اکثر مر لیضہ چھینے لگتی ہے۔ پھر ہوشی ہو جاتی ہے

نور محمدی ہشتی زیور کا موسم ہوا تو گرم کر لیں ۱۲ ہشتی

اور یہ مرض مرگی کے اور غشی کے یعنی غش آنے کے بہت مشابہ ہے۔ لیکن مرگی میں منہ میں جھاگ آیا کرتے ہیں اور اس میں نہیں آتے۔ اور غشی میں خوشبو سونگھانیسے نفع ہوتا ہے اور اس میں خوشبو سونگھانیسے نقصان ہوتا ہے البتہ بدبو سونگھانا نفع ہوتا ہے ان پہیچانوں سے معلوم ہو جاتا ہے کہ اختناق ہے یا مرگی ہے یا غشی ہے اور یہ مرض حبض کے رکھنے سے اثر ہو جاتا ہے جب ایسا دورہ پڑے تو فوراً بیمار کے پاؤں اس قدر کس کر باندھیں کہ تکلیف ہونے لگے اور منہ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مارو اور نمک اور رانی پیس کر تلوؤں کو ملو اور کوئی چیز بدبو دار جیسے ہیننگ یا مٹی کا تیل سونگھاؤ اور خوشبو کی چیز ہرگز نہ سونگھاؤ۔ نہ پلاؤ۔ نہ چھڑکو اور پورا علاج حکیم سے کرانا چاہیے۔ البتہ جن لڑکیوں کو یا بیواؤں کو شادی نہ ہونے کی وجہ سے یہ مرض ہو تو سب سے بہتر تدریس شادی کر دینا ہے فائدہ۔ بعد تم ہونے حبض کے مشک استعمال کرنے سے یعنی اس جگہ خصوصاً مشک کا پارچہ رکھنے سے اختناق نہیں ہوتا۔ رحم کا کمزور ہو جانا۔ اس میں بادی بہت بڑھ جاتی ہے۔ اور ناف کے نیچے کبھی ایسا سا ہوا جانا ہے۔ کبھی اندر پانی سا بولتا ہے۔ کبھی ریاخ سے گڑگڑاوازی ہو اس کے لئے جوارش کمونی چھ ماہ یا ایک تولہ ہر روز کھانا مفید ہے۔ اس جوارش کی ترکیب خاتمہ میں ہے اور رحم سے رطوبت جاری رہنے کی بیماری کے بیان میں ایک لٹو کی ترکیب لکھ دی ہے۔ وہ بھی اس میں مفید ہے۔ اندر کا بدن چر جانا۔ کبھی بالغ ہونے سے پہلے شادی کر دینے سے کبھی اور کسی حد سے ایسا ہو جاتا ہے۔ اس کو غری میں شقاق الرحم کہتے ہیں۔ حکیم سے یہ لفظ کہہ دینا کافی ہے زیادہ بشیر م بنے کی ضرورت نہیں۔ اس کے لئے بیہ رحم بھی فائدہ مند ہے۔ موم بکری کے گردے کی چربی اور گائے کی نلی کا گودا سب دو دو تولہ لے کر پگھلا دیں اور چار چار ماشہ سنگ جراثیم اور مردار سنگ باریک پیس کر اس میں خوب ملا کر دو تین روز لگا دیں نہایت مجرب ہے۔

کمر اور ہاتھ پاؤں اور جوڑوں کا درد

کمر کا درد کبھی سردی پہنچ جانے سے ہونے لگتا ہے۔ ایسی حالت میں دو تولہ شہید آدھ پاؤ سونف کے عرق میں ملا کر پیئیں۔ اور چھ ماہہ کھجی دو تولہ شہید میں ملا کر چاٹا کریں اور کوکھ کے درد کے لئے بھی یہی علاج فائدہ مند ہے اور کبھی کمر میں درد اس لئے ہونے لگتا ہے کہ سردی کے دنوں میں بچ پیدا ہوا تھا اور غذا اچھی طرح نہیں ملی اس صورت میں گوشت کی بخینی گرم مصالحہ ڈالکر پینا اور انڈا کھانا بہت مفید ہے۔ اور اگر انڈا تک سلیمانی کے ساتھ کھا دیں تو زیادہ مفید ہے اور بھی گردہ میں بیماری رہنے سے کمر میں درد ہوتا ہے اس کا علاج یہ ہے کہ گردہ کا علاج کریں اور بعض دفعہ حیض آنے سے پہلے کمر میں درد ہوتا ہے۔ اس کے

اس مرض میں
 دست آڑ میں
 اور باوجود کہ
 آئینہ پریت ہلکا
 نہیں ہوتا بلکہ
 نفع بہرہ منا
 ہوا ورنہ متوال
 دورہ ہوتا
 اسکے لئے عجب
 دوا ہے ہوا
 کھست اور
 مشک دوا
 ایک ایک غشہ
 تیکر کالی مرچ
 کی بلبر گولیاں
 بنادیں اولیکہ
 گولہ فلک
 مہیتہ تک بلکہ
 چالیس دن
 تک کھا دیں
 لیکن نسخہ
 حالت میں حیا
 جاسکتا ہے کہ
 مرلیضہ کو بخارشہ
 جو اور کھا ہو
 تو یہ دوا دیں
 تالیپتر و ہوا
 مرچ سیاہ
 ماشہ سونٹ
 یقین مانشہ
 چار ماشہ
 طباشیر پانچ
 ماشہ دانہ

الطیخو غوردچہ احمد و صنیعی کی رہتی کوٹھی چاکر مصری دھانی کوٹہ ملا کر مسوق بتائیں۔ سوچہ ماعہ روز کھاویں مگر ورم ہو تو دودھ کیساتھ کھالو مگر ورم ہو تو باقی کسانفہ باقی کھانہ پر دیکھیے۔

کھاویں۔ ایک اور
دوا پرستو
کی۔ اجوان
خراسانی دو
ماشہ اور تخم
خشخاش
سفید ایک ساتھ
پیسکر دو
گھونٹ گرم
پانی کو ساتھ
پچا نکھیں
تیس دن
ایسا ہی کریں
۱۲ نظر ثالث
حیض کی
پہلے درد
کمر اس کا
علاج جوڑا
کے درو کے
بیان میں
آتا ہے ۱۲
نظر ثالث
بقیہ ۳۲
۵ دیکھو
۳۲ حصہ
نہا ۱۲
۱۵ لغیم
کے پتلیکر
گیلے پھل
لہیت کر
تو پید گرم
کر کر ۵
کے نیچار
بکر کو سنگیں
۱۲ نظر ثالث

گھٹنوں اور کہنیوں اور چوڑوں میں درد ہونا ان دردوں کے لئے اور بھی اکثر دردوں کے لئے یہ دوا مفید ہے تین ماشہ سورنجان شیرین باریک پیس کرچھ ماشہ شکر سرخ ملا کر سوتے وقت کھائیں اور اوپر سے آدھ پاؤ سوئف کا عرق اور دو تولہ خمیرہ بنفشہ اس میں ملا کر کھائیں یہ دوا ہر جگہ کے درد کو مفید ہے۔ خمیرہ بنفشہ کی ترکیب خاتمہ میں ہے۔ اور بازار میں بھی ملتا ہے۔ دوسری دوا:- کہ ہر قسم کی گھٹیا اور ہر جگہ کے درد کو فائدہ دے اور کسی حال میں نقصان نہ کرے تین تین ماشہ سورنجان تلخ اور قسط تلخ پیس کر دو تولہ روغن گل اور چھ ماشہ موم زرد میں ملا کر ملیں۔ تیل کم خرچ بدن کے درد کو مفید جس میں کسی طرح کا نقصان نہیں۔ سو اتولہ گھونگھی سرخ کچل کر اس کی دال نکال لیں اور دال کچل کر ایک رات دن پانی میں تر رکھیں پھر سو اپا و تیل تل کا اسی پانی میں ملا کر جوش دیں کہ پانی جل جاوے اور گھونگھی بھی جل کر کوتلہ ہو جاوے تب چھان کر اس میں ساڑھے چار ماشہ نمک سانہبر اور آدھ پاؤ کنوئیں کا تازہ پانی ملا کر لوہے کے برتن میں پھر جوش دیں کہ پانی اور نمک جل جاوے اس کا خیال رکھیں کہ تیل نہ جلے پھر احتیاط سے بوتل میں رکھ لیں نہایت آزمایا

ہوا ہے۔ فائدہ گھٹیا کے علاج میں بہت سے قبضہ کرنے پڑتے ہیں، اس واسطے اسکا علاج کسی ہوشیار حکیم سے کرانا چاہئے۔ فائدہ گھٹیا میں خنزیرہ اور بھوٹ بقدر ہضم فائدہ مند ہے۔ فائدہ گھٹیا میں شوربا چپاتی عمدہ غذا ہے۔ فائدہ ہشہور ہے کہ گھٹیا کے درد میں ٹھنڈی دوا سہتر استعمال نہ کرنا چاہئے یہ غلط ہے بعض وقت کافور تک گھٹیا میں استعمال کیا جاتا ہے۔ طبیب سے رائے لو۔ لقرس، ہمیر کے انگوٹھے اور بچے اور بچہ کے درد کو کہتے ہیں۔ وجع الورک و عرق النسا ہے۔ ایک درد کو لے میں پیدا ہوتا ہے اس کو وجع الورک کہتے ہیں اور جب وہ بڑھ کر پیر میں نیچے تک پھیل جائے اس کو عرق النسا کہتے ہیں۔ فائدہ ۵۔ ان تینوں دردوں میں بہت ٹھنڈی چیزیں کالیپ نہ کرو۔ فائدہ ۵۔ کر بلہ ان تینوں دردوں میں اکثر مفید ہے۔ علاج ان کا طبیب سے کراؤ۔

بخار کا بیان

اس کی سینکڑوں قسمیں ہیں اور اس کے علاج کے لئے بڑے علم اور ہوشیاری کی ضرورت ہے۔ اس جگہ صرف بعض باتیں چھوٹی چھوٹی کام کی بخار متعلق لکھی جاتی ہیں (۱) بخار ۱۔ کا علاج ہمیشہ یونانی حکیم سے کرانا چاہئے اور دیر اور غفلت نہ کرنا چاہئے۔ (۲) بخار چارہ ۲ میں بادی کے وقت بیمار کو گرم جگہ میں نہ رکھنا چاہئے لیکن ہوا سے بچاویں اور لرزہ کے وقت کپڑہ اڑھاویں اور بدن کو دبائیں اور لرزہ اترنے کے بعد اگر سبب نہ ہو تو ہوا کا کچھ ڈر نہیں (۳) ہاتھ پیروں کی مالش کرنا ہر طرح کے بخار میں مفید ہے۔ خواہ نمک سے ہو یا کسی اور دوا سے یا صرف کپڑے سے لیکن کپڑا کھرا اور موٹا ہونا چاہئے اور پیروں کی مالش اٹری کی طرف سے انگلیوں کی طرف کو ہوتی ہے اور ہاتھوں کی مالش چھٹی کی طرف سے انگلیوں کی طرف کو ہوتی ہے اور جس چیز سے مالش کریں جب وہ گرم ہو جاوے تو بدلیں (۴) مالش سے زیادہ فائدہ سینکیاں کھجانا ہے اور اس سے زیادہ فائدہ کی چیز پاشو یہ کرنا ہے اسکا بیان آجی اولیگا بعض آدمی جو کہا کرتے ہیں کہ بیماری میں سینکیاں یا پاشو یہ کی طاقت کہاں ہے یہ دہیات بات ہے اس سے تو اور طاقت آتی ہے جب سینکیاں کھینچ چکیں تو پیر و نکوران سے لیکر ٹخنوں تک کسکر باندھ دیں اور ایک گھنٹہ کے بعد کھول لیں لیکن آہستہ آہستہ کھولیں ایک دم نہ کھولیں راتوں کی طرف سے لیٹنا شروع کریں اور کھولنے کی وقت ٹخنوں کی طرف سے کھولنا شروع کریں پاشو یہ کو بعد بھی اسی طرح باندھیں اسی طرح جب پیروں کی مالش کر چکیں باندھیں (۵) پاشو یہ اسکو کہتے ہیں کچھ دوا میں پانی نہیں اور تاکہ وہ گرم گرم پانی پیروں پر ڈالیں اور ہاتھ سے پنڈلیوں کو سوتیں پاشو یہ کا نسخہ ۱۔ جو بخار کی اکثر قسموں میں کام آتا ہے پیری کے پتے چھٹانک اور گہیوں کی بھوس سی چھٹانک اور کھاری نمک دو تولہ اور خوب کلاں ایک تولہ اور بنفشہ دو تولہ اور خطمی ایک تولہ اور گل نیلو فرا ایک تولہ ان سب کو ایک

پہلے چاہئے اور اول رضی کر دیں کو دھو کر پاک کریں تاکہ دیکھ کا پانی ناک نہ ہو اور درمیان کے کپڑے اور تھوڑا داروں کے ہاتھ اور پیر کے وغیرہ پاک نہ ہوں۔ اور سب کا فائز غارت نہ ہوں۔ ۱۳ نظر غارت

پوٹلی میں باندھ کر بیس سیر پانی میں جوش دیں۔ جب جوش ہو جاوے پوٹلی نکال ڈالیں اور پانی سے اس طرح پاشویہ کریں کہ بیمار کو چار پانی یا کہ سی پیر پاؤں لٹکا کر بٹھلا دیں اور پیروں کے نیچے ایک نانہ یا بڑا دیگچہ خالی رکھ دیں اور بیمار کے منہ پر ایک چادر ڈال دیں تاکہ پانی کی جھاپ منہ کو نہ لگے اور دماغ کو گرمی نہ پہنچے۔ پھر دو آدمی دونوں پیروں پر گھٹنے سے وہی دواؤں کا دیا اچھا گرم پانی آہستہ آہستہ ڈالنا شروع کریں اور دو آدمی گھٹنوں سے گھٹنوں تک پیروں کو اس طرح سونپیں کہ بیمار کو ذرا ناگوار ہونے لگے جب وہ پانی ختم ہو کر اس خالی نانہ یا دیگچہ میں جمع ہو جاوے پھر اسی کو لوٹے میں بھر کر اسی طرح ڈالیں اور سونپیں ایک گھنٹہ تک یا جب تک مناسب ہو اس طرح پاشویہ کریں پھر فوراً پیروں کو پوچھ کر دو لائے کپڑوں سے باندھیں جیسا کہ سینٹیوں کے بیان میں لکھا ہے۔ پاشویہ کا دوسرا نسخہ یہ ہے بھوسا چھٹانک اور کھاری نمک اور خوب کلاں دو دو تولہ اسی طرح بیس سیر پانی میں جوش دیکر پاشویہ کریں قاعدہ: بخار میں سر کی طرف سے گرمی روکنے کے لئے نخلخہ بھی عمدہ چیز ہے۔ نخلخہ اس کو لیتے ہیں کہ کوئی خوشبو تشکین دینے والی سونگھائی جاوے۔ نسخہ: تین ماشہ صندل سفید چھ تولہ گلاب میں گھس کر تین ماشہ دھنیہ بھل کر اس میں ڈالیں اور جس جس کی ٹٹیاں بتی ہیں تین ماشہ اور کدو یعنی لوکی کے ٹکڑے یا کھیرے کے ٹکڑے دو دو تولہ ارمنی تین ماشہ روغن گل ایک تولہ اور سرک تین ماشہ ملا لیں پھر دو برتنوں میں کر کے ایک ایک سے سونگھائیں۔ اسی طرح جس کو پانی سے چھڑک کر یا پینڈول کو چھڑک کر یا پھر اگڑی سونگھنا بھی مفید ہے اگر گرمی بہت زیادہ ہو تو غلہ میں کافور بھی ملا لیں غفلت دور کرنے کی ایک ندیر یہ ہے کہ مونگ کی ٹکبیہ پکائیں جو ایک طرف سر کی پچی طرف روغن گل چھڑک کر سر پر باندھیں۔ جب گرم ہو جاوے دوسری بدل دیں۔ اسی طرح دودھ کا ماواروغن گل چھڑک کر سر پر باندھنا ہوش میں لانے کے لئے مفید ہے۔ اگر مریض کو کسی طرح ہوش نہ ہو تو ایک مرغ ذبح کر کے اس کے پیٹ کی الائنش دور کر کے فوراً اس طرح سر پر رکھیں کہ سر پیٹ کے اندر آجائے غفلت خواہ کسی وجہ سے ہو ایک دفعہ کو ضرور ہوش آجاتا ہے (۶) باری اور بحران کے دن غذا نہ دیں اور اگر دینا ہو تو باری آنے سے تین چار گھنٹے پہلے دیں۔ گرم بخاروں میں آتش جو نہایت عمدہ غذا ہے۔ ترکیب اس کی خاتمہ میں ہے۔ (۷) جب کسی کو بخار آئے تو خیال کر کے بخار کے آنے کا وقت اور دن کو یاد رکھو اس کی ضرورت یہ ہے کہ بیماری میں بعض دن ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں طبیعت بیماری کو ہٹانا چاہتی ہے۔ اور بیماری طبیعت کو کمزور کرنا چاہتی ہے اور ان دنوں میں تکلیف زیادہ ہوتی ہے اس کو بحران کہتے ہیں سو علاج میں حکیم لوگ بحران کے دنوں کا خیال رکھتے ہیں اگر گرم کو بیماری کے شروع ہونے کا دن اور وقت یاد ہو گا تو حکیم

۱۲
نظر ثانی

یا پسینہ آئے تو ڈور و رست اور روکنے کی کوشش نہ کرو۔ یہ اچھی نشانی ہے البتہ اگر ان چیزوں میں بیداری آتی ہوئے لگے تو حکیم سے پوچھ کر بند کرنے کی کوشش کرو (۸) اگر لرزہ اس قدر سخت ہو کہ سہار نہ ہو سکے تو بازو سے لیکر پہنچوں تک دونوں ہاتھ اور رانوں سے لیکر ٹخنوں تک دونوں پاؤں باندھ دو یا پانی خوب پکا کر چار پانی کے پیچے رکھ کر بھپارہ دو۔ چار پانی بھر کچھ چھانا نہ چاہئے۔ تاکہ مہیاپ خوب بدن کو لگے۔ اور چاہے اس پانی میں پانچ چھ تولہ سٹوہ کے بیج اوٹالیں اگر بخار میں پیاس زیادہ ہو یا زبان خشک ہو یا نیند نہ آتی ہو تو سر پر رخنہ کدو یا رخنہ کا ہویا اور کوئی ٹھنڈا تیل استدر ملیں کہ جذب نہ ہو سکے اور کانوں میں بھی ٹپکائیں اگر کھانسی نہ ہو تو منہ میں آلو بخارا رکھیں اور اگر کھانسی ہو تو ہمدانہ یا عناب کاست رکھیں (۹) اور اگر بخار میں درد سر زیادہ ہو یا ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہوں تو پیروں کی مالش نمک کرکڑی سے لپیٹ دیں۔ (۱۰) اور اگر بخار میں گھبراہٹ اور بے چینی زیادہ ہو تو صندل گلاب میں گھس کر کپڑا بھگو کر دل پر رکھیں۔ دل بائیں چھاتی کے نیچے ہے۔ (۱۱) بخار کا مادہ کبھی رگوں کے اندر ہوتا ہے۔ کبھی رگوں کے باہر معدہ یا جگر یا کسی اور عضو میں جب مادہ رگوں کے باہر ہوتا ہے تو باری کے ساتھ جاڑا آتا ہے اور جب اندر ہوتا ہے تو جاڑا نہیں آتا صرف بخار کا دورہ ہوتا ہے۔ اس سے معلوم ہو گیا ہو گا کہ جو بخار چارے کے ساتھ ہو اس میں اتنا اندیشہ نہیں جتنا صرف بخار میں ہے کیونکہ رگوں کے اندر کے مواد کا ٹکنا مشکل ہے (۱۲) تیسرے دن کا دورہ اکثر صفراوی بخار کا ہوتا ہے اور ہر روز بلغمی کا چوتھے دن سوداوی کا۔ صفراوی بخار بہت دنوں تک نہیں رہتا۔ مگر تین دن اندیشہ ناک بہت ہوتا ہے اور چوتھیا اگر چہ برسوں تک آئے مگر اندیشہ ناک نہیں ہوتا (۱۳) بید و آس بخار کیلئے مفید ہیں گولی باری کو روکنے والی است گولیاں تولہ اور طباشیر ایک تولہ اور دانہ اللہی خود ایک تولہ اور زہر اخطائی ایک تولہ اور کافور ایک ماشہ اور گینین تین ماشہ کوٹ چھان کر لعاب اسپنخول میں ملا کر چھنے کی برابر گولیاں بنالیں پھر ایک گولی باری سے تین گھنٹہ پہلے اور ایک دو گھنٹہ (اور ایک ایک گھنٹہ پہلے کھائیں نہایت مجرب ہے اور کسی حال میں مضر نہیں بچہ کو ایک یا دو گولی دیں طاعون کو موسم میں ایک دو گولی روز کھائیں تو طاعون سے انشاء اللہ تعالیٰ امن رہے اور اگر صحت کے بعد چند روز کھالیں تو مدتوں بخار نہ آئے و بخار کے علاج کے بعد اگر بدن میں کچھ حرارت رہ گئی ہو تو تین تولہ کاسنی کا مقطر یعنی ٹپکایا ہوا پانی دو تولہ شربت بزوری ملا کر پینا نہایت مفید ہے اس کی ترکیب خاتمہ میں آوے گی۔ اور آب مروق یعنی بھڑا ہوا پانی اور چیز ہے اس کی ترکیب بھی خاتمہ میں ہے۔

۱۲۔ قندار بخار میں بخار کا دورہ ہوتا ہے۔ بخار کا دورہ ہوتا ہے۔ بخار کا دورہ ہوتا ہے۔

مکڑوری کی وقت کی تدبیر کا بیان

بعض وقت عرصہ تک بخار آنے سے یا اور کسی بیماری میں مبتلا رہنے سے آدمی کمزور ہو جاتا ہے اس وقت بعض لوگ اس کو جلد طاقت آنے کے لئے بہت سی غذا یا میوے وغیرہ کھلا دیتے ہیں یہ ٹھیک نہیں ہیں ایسے وقت کی مناسب تدبیریں لکھی جاتی ہیں۔ (۱) یاد رکھو کہ کمزوری میں ایک دم زیادہ کھانی یا بہت طاقت کی دوا کھالینے سے فائدہ نہیں پہنچتا بلکہ بعض وقت نقصان پہنچ جاتا ہے۔ فائدہ اسی غذا سے اور اتنی ہی مقدار سے پہنچتا ہے جو باسانی ہضم ہو جائے۔ اور اگر غذا مقدار میں زیادہ کھالی یا زیادہ مقوی ہوئی تو مریض کو اس کی برداشت نہ ہوگی اور ہضم میں قصور ہوگا تو ممکن ہے کہ مرض پھر لوٹ آوے اور پیٹ میں سُدے پڑ جاویں یا ورم ہو جاوے لہذا کمزوری کی حالت میں آہستہ آہستہ غذا کو بڑھاؤ اگر ایک دو چمچ شوربا ہی یا ایک انڈا ہی ہضم ہو سکتا ہے تو یہی دو۔ زیادہ نہ دو اگرچہ مریض بھوک بھوک پھارے بھوکا رہے نہ نقصان نہیں ہوتا اور زیادہ کھالینے سے نقصان ہو جاتا ہے ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ دو دو چمچ کر کے شوربا دن میں تین چار دفعہ دو۔ لیکن یہ خیال رکھو کہ دو مرتبہ میں تین چار گھنٹہ سے کم فاصلہ نہ ہوتا کہ پہلی غذا ہضم ہو چکے تب دوسری غذا پہنچے ورنہ تداخل اور ہضمی کا اندیشہ ہے غرض ہر کام میں آہستہ آہستہ زیادتی کریں غذا دینے میں ٹھہریں۔ چلنے، پھرنے، بولنے، چلنے، لکھنے پڑھنے میں اور مریض کو خوش رکھیں کوئی بات رنج دینے والی اس کے سامنے نہ کہیں نہ اس کو بالکل اکیلا چھوڑیں۔ نہ اس کے پاس غلاف مزاج جمع کریں نہ بہت روشنی میں رکھیں نہ بہت اندھیرے میں بہتر یہ ہے کہ دوا اور غذا اور جملہ تدبیریں طبیب معالج کی رائے سے کریں اور یہ نہ سمجھیں کہ اب مرض نکل گیا۔ اب حکیم سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے (۲) کمزور آدمی کو اگر بھوک خوب لگتی ہے اور خوراک خوب کھا لیتا ہے لیکن طبیعت اٹھتی نہیں اور پاخانہ پیشاب صاف نہیں ہوتا اور طاقت نہیں آتی تو سمجھ لو کہ مرض ابھی باقی ہے۔ اور یہ بھوک جھوٹی ہے۔ (۳) کمزور آدمی کو دوپہر کا سونا اکثر مضر ہوتا ہے۔ (۴) کمزور آدمی کو اگر بھوک نہ لگے تو سمجھو کہ مرض کا مادہ اُسکی میں بھی باقی ہے (۵) کمزوری میں زیادہ دیر تک بھوک اور پیاس کو مارنا بھی نہیں چاہئے اس سے ضعف بڑھ جاتا ہے۔ جب بھوک اور پیاس غالب ہو کچھ کھائے پینے کو دیدیا جاوے۔ (۶) پتی اور سیال غذا جلد ہضم ہو جاتی ہے گواس کا اثر دیر پا نہیں ہوتا۔ جیسے آتش جو۔ شوبا۔ چوزہ مرغ یا بشیر کا یا بکری کے گوشت کا اور خشک اور گارھی غذا دیر میں ہضم ہوتی ہے گواس کا اثر بھی دیر تک رہتا ہے۔ جیسے قیمہ۔ کباب۔ کھیر وغیرہ (۷) کمزوری میں بہت ٹھنڈا پانی نہیں پینا چاہئے اور نہ ایک دم بہت سا پانی پینا چاہئے۔ اس سے بعض وقت

صفحہ ۷۹

حصہ ۱۲۱

صفحہ ۸۰

صفحہ ۸۱

صفحہ ۸۲

صفحہ ۸۳

صفحہ ۸۴

صفحہ ۸۵

صفحہ ۸۶

صفحہ ۸۷

صفحہ ۸۸

صفحہ ۸۹

صفحہ ۹۰

موت تک کی نوبت آگئی ہے (۸) کمزور آدمی کو کوئی دوا بھی طاقت کی حکیم معالج کی رائے سے بخوبی اپنی مناسب ہے تاکہ جلد طاقت آجائے۔ جیسے مار اللحم۔ نوشدارو۔ نمبرہ گاؤز زبان نمبرہ مزوارید و امسک۔ وغیرہ ان سب کی ترکیبیں خاتمہ میں ہیں (۹) اطلہ کا مرتبہ سبب کا مرتبہ پیچھے کا مرتبہ چاندی یا سونے کے ورق کیساتھ کھانا بھی قوت دینے والا ہے ان سب کی ترکیبیں بھی خاتمہ میں ہیں۔

تنبیہ! اس بیان میں زچہ کے متعلق جو کچھ غذا وغیرہ کی ابتری آجکل رواج میں ہے معلوم نہوتی ہوگی۔ زچہ کا مزاج بخار والے سے بھی زیادہ کمزور ہو جاتا ہے اور معدہ وغیرہ سب ہل والے سے بھی زیادہ کمزور ہو جاتے ہیں اور اس کو اچھوانی وغیرہ ایسی چیزیں دی جاتی ہیں کہ تندرست عورت بھی ان کو صاف نہیں کر سکتی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ معدے اور آنتوں میں ممدے پڑ جاتے ہیں اور تمام بدن کی رگوں میں مواد بھر جاتا ہے۔ نلوں میں اور رحم میں اکثر دم ہو جاتا ہے۔ اس حالت میں اگر بخار ہو جاتا ہے تو وہ پڈیوں میں ٹھیر جاتا ہے۔ پھر آرام نہیں ہوتا ہم نے زچہ خانہ کی تدبیر میں آگے لکھ دی ہیں اُنکے موافق عمل کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ تندرستی ٹھیک رہے گی

درم اور دُنبل وغیرہ کا بیان

تین جگہ کے درم کو ہرگز نہ روکنا چاہئے۔ ایک کان کے پیچھے۔ دوسرا بغل کا تیسرا جنگاسہ یعنی چٹے کا ان جگہوں کے درم پر کوئی ٹھنڈی دوا جیسے اسپغول وغیرہ ہرگز نہ لگاؤ بلکہ جب بغل میں کھکھالی یعنی کچھالی نکلے تو پیاز بھون کر یعنی بھٹھا کر نمک ملا کر باندھو۔ تاکہ پاک جائے۔ پھر ہننے کی تدبیر کرو۔ روکنا ہرگز نہ چاہئے خاص کر جب طاعون کا چرچا ہو۔ کیونکہ طاعون میں اکثر انہیں تینوں جگہ ٹھٹھائی سکتی ہے بھٹھائی کی دوا دینا بالکل موت ہے۔

درم کی کچھ دواؤں کا بیان

دوا جو سخت درم کو نرم کر دے صبح و شام مرہم داخلیون لگاویں اور اگر اسی مرہم کو کپڑے پر لگا کر دُنبل پر رکھیں اور اوپر سے میدی کی پلٹس یا لسی کی پلٹس دو ڈھکیں پکا کر باندھیں تو بہت جلد پکا دیتا ہے نسخہ مرہم کا یہ ہے لسی اور میتھی کے بیج اور اسپغول اور خم خطمی اور خم کنوچ سب چھ چھ ماشہ لیکر پانی میں بھگو کر خوش دے کر خوب ملکر لعاب کو چھان لیں پھر مڑا رنگ دو تولہ خشک پس کر اس کو پانچ تولہ روغن زیتون میں پکائیں اور چلاتی رہیں کہ سیاہ اور کسی قدر گاڑھا ہو جائے پھر چوٹے سے اتار کر وہ لعاب تھوڑا تھوڑا آئیں

ڈال کر خوب رگڑیں کہ مرہم ہو جاوے۔ یہ مرہم داخل ہون کہلاتا ہے اگر روغن نہ ملے یا قیمت کم لگنا ہو تو بجائی اسکے
آل کھیل ڈالیں یہ مرہم ایک سختی کو نرم کرنے والا ہے۔ رحم کے اندر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

دوا جو دُتیل کو پکاوے: ایسی اور پختی کے بیج اور اہلی کر بیج اور کربو کی بیٹ سب دوائیں دُتیل و تیل ماشہ
کوٹ چھان کر اڑھائی تولہ پانی اور اڑھائی تولہ دودھ میں پکائیں کہ گاڑھا ہو جاوے پھر نیکرم باندھیں
اور پٹیل کے تازہ پتے اور پان گرم کر کے باندھنا بھی پھوڑے کو پکا دیتا ہے۔ فائدہ بعض دفعہ
ران وغیرہ پر پلٹس۔ یا اور کوئی پکانے والی دوا رکھنی ہوتی ہے اور باندھنے کا موقعہ نہیں ہوتا کیونکہ پٹی
ٹھہرتی نہیں۔ اس کے لئے عمدہ تدبیر یہ ہے کہ چھ ماشہ موم اور دو تولہ بہروزہ اور دو تولہ رال لیکر ان
تینوں چیزوں کو گلا کر مرہم سبنا لیں پھر ایک بڑے سے بھایہ کے کناروں پر اس کو لگائیں اور جو دوا یا
پلٹس پھوڑے پر رکھنی ہے اس کو رکھ کر اوپر سے یہ بھایہ رکھ کر کنارے اس کے بدن پر خوب چپکا دیں
یہ ایسا چپک جاوے گا۔ کہ نہ خو دھوئے گا۔ اور نہ پلٹس کو گرنے دے گا۔ اور یہ مرہم خود بھی پکانا ہوتا ہے
اور جب الگ کرنا ہو تو تھوڑا تیل یا گھی کناروں پر لگاؤ اور آہستہ آہستہ علیہ کر دو پھر جب پھوڑا پک
گیا تو اس کے توڑنے کی تدبیر کرو۔ اور پکنا شروع ہونے کی پہچان یہ ہے کہ چیس اور لپک پیدا ہو جائی
اور جگہ سرخ اور گرم ہو اور پورے پکنے کی نشانی یہ ہے کہ لپک موقوف ہو جائے اور درد بھی کم
ہو جائے اور رنگ سرخ نہ رہے اور اگر خالص پیپ نہ نکلتی ہو اور کناروں میں سرخی ہو تو سمجھ لو کہ
پھوڑا پورا نہیں پکا پھر پلٹس باندھو۔ دوا جس سے بے نشتر دے ہو اسے پھوڑا پھوٹ جائے تین
ماشہ بے بھجپاؤ نہ اور ایک تولہ بکری کے گردہ کی چربی دونوں کو ملا کر پھوڑے پر رکھیں۔ پھر جب
پھوڑا پھوٹ جائے تو اس کے بہنے اور صاف کرنے کی تدبیر کرو اس کے لئے یہ دوا مفید ہے۔ پیاز
کو نیم کے پتوں میں رکھ کر کپڑا لپیٹ کر چوٹھے میں بھون لیں پھر دونوں کو پچل کر ذرا سی ہلدی چھڑک
باندھیں اور صبح و شام تبدیل کریں اور دونوں وقت نیم کے پانی سے دھویا کریں۔

دوسری دوا: جو نہ پکے ہوئے پھوڑے کو پکاوے اور صاف بھی کر دے۔ بنولہ تخم ایسی اور تیل
کی کھلی تینوں کو دو تولہ لیکر خوب کوٹ کر دودھ میں پکا کر نیکرم باندھیں یہ دوا گرم زیادہ نہیں اور
ہر قسم کے پھوڑے کو مفید اور محتر ہے پھر جب پھوڑا خوب صاف ہو جاوے اور کنارے ہلکے
ہو جاویں۔ سرخی بالکل نہ رہے تو بھر نیکی تدبیر کرو اس کے لئے مرہم رسل لگانا بہت مفید ہے اسکا
سنہ یہ ہے کہ پونے دس ماشہ موم دہی خالص اور پونے دس ماشہ رائیخ اور ایک ماشہ جاؤ شیر اور ایک ماشہ
گندہ بہروزہ اور سو پانچ ماشہ شق اور تین ماشہ گول ان سب کو پانچ تولہ روغن ریتون میں ڈال کر

آگ پر رکھیں جب یہ سب گل کر ایک ہو جاویں تو نیچے اتار کر ایک ایک ماشہ رنگار اور مرکی اور ڈیڑھ ڈیڑھ ماشہ زراوند طویل اور کندہ اور تین ماشہ مردار سنگ خوب بار یک پیس کہ ملا دیں اور اس قدر حل کریں کہ مسکہ کی طرح ہو جاوے پھر بچا یہ لگا کر زخم پر رکھیں بہت مفید ہے۔ تعریف یہ ہے کہ اگر زخم میں کچھ ملوہ فاسد رہ گیا ہے تو اس کو کاٹ دیتا ہے۔ اور اچھے گوشت کو پیدا کرتا ہے طاعون میں بھی نہایت کار آمد ہے۔ ترکیب استعمال کی طاعون کے میان میں بھی جاوے گی۔ اگر رانیج نہ ملے بہروزہ کا وزن بڑھا دیں یعنی گیارہ ماشہ کر دیں اور اگر قیمت کم کرنا چاہیں بجائے روغن زیتون کے روغن گل یا تل کا تیل ڈالیں۔ دوسرا مرہم غنیمتی، زخموں کو بھر لانے والا۔ ساڑھے سات تولہ تیل کا تیل خالص کر دھائی میں آگ پر چڑھائیں اور نیکی آنچ دیں۔ جب تیل میں دھواں اٹھنے لگے پانیج تولہ سفیدہ کا شغری چھنا ہوا پاس رکھیں اور چنگی سے اٹھا کر تھوڑا تھوڑا ڈالتے رہیں اور لکڑی سے چلاتے رہیں تیل میں اول بلبے اٹھیں گے جب یہ بلبے ٹوٹنے لگیں تو دیکھیں کہ تیل میں چپکا ہٹ آگیا یا نہیں جب چپکنے لگے اور رنگ سیاہ ہو جاوے لیکن جلنے نہ پاوے تو آگ پر سے اتار کر گڑا ہی کو ٹھنڈے پانی میں رکھ دیں اور خوب گھونٹیں پھر نکال کر امتیاط سے رکھیں اور زخم کو نیم کے پانی سے دھو کر بچھا یہ رکھیں اور ناسور میں تہی لگا کر رکھیں بہت مجرب ہے۔

اگر زخم میں کیڑے پڑ جاویں | تو ان کے مارنے کی یہ تدبیر کر دیجھ بار یک پیس کر یا تار پین کا تیل یاد دلوں کو ملا کر زخم میں ڈالیں اور اوپر سے آٹے سے منہ زخم کا بند کر دیں اندر کیڑی مر جاویں گے اور کیڑی اکثر زخم کو صاف نہ رکھنے سے اور مکھی سے حفاظت نہ کر نیسے پڑ جاتے ہیں صفائی کا بہت خیال رکھیں فائدہ جس کے ہر سال دہنل نکلتے ہوں تو دو دین سال تک موسم پر مہسل وغیرہ لے کر مادہ کی خوب صفائی کر لیں نہیں تو ڈھبٹ کا ڈر ہے۔

اگر گرمی سے چھالے یا پھوڑے پھنسی | نکل آویں تو اس کے لئے یہ مرہم لگاؤ۔ سنگ چرا حث اور مردار سنگ اور سفیدہ کا شغری اور سوکھی مہندی اور رسوت اور کبلہ اور کتھ پاڑہ یہ یہ سب دوا میں چھچھ ماشہ لے کر سب کو کوٹ چھان کر نو تولہ گائے کے گھی کو ایک سو ایک بار دھو کر اس میں یہ دوائیں ملا کر خوب گھونٹیں اور رکھ لیں اور لگا یا کریں۔ برسات میں بچوں کیلئے عمدہ دوا ہے۔ اس کی جتنی گھونٹا لی زیادہ ہوگی مفید ہوگا۔ اگر اس میں تو تیا ایک ماشہ ملا لیں۔ تو مکھی نہ بیٹھے۔ دوسری دوا۔ رسوت ایک تولہ گلاب اور مہندی کے پتوں کے تین تین تولہ پانی میں ملا کر لگائیں اس دوا میں چکنائی نہیں ہے کیڑے خراب نہ ہوں گے خشک اور تر خارش کے لئے۔ یہ دوا مفید ہے نیم کی چھال اور رسوت

۱۰ طاعون کا بیان صفحہ ۲۷ سے شروع ہوا ہو گیا ہے اس مرہم کے استعمال کی ترکیب نہیں لکھی تھی۔ ۱۱ شغری کا ایک تولہ ۱۲ ہر قسم کے زخم کیلئے چنگی کہ دھبٹ اور ناسور کیلئے مکھی کا کا یاخ تولہ نوم زرد

۱۳ ایک تولہ گھٹا کر کیلہ پاخ ماشہ سینہ و دھبٹ وال سفید پاخ ماشہ مردار سنگ ایک تولہ تو تیا بریان چارائے سبکو مرہم کی طرح پیسکر ملا کر نیم کے دھبڑ سے خوب گھونٹیں اور زخموں پر بچھا یہ رکھیں ۱۴ نظر ثانیات

اور برگ شاہترہ سب ایک ایک ماشہ باریک پیس کر دو تولہ روغن گل میں ملا کر لیپ کریں۔ اور کھن
کثرت سے ملنا بھی ہر قسم کی خارش کیلئے نہایت مجرب ہے۔ ترخارش کے لئے یہ دوا کسیر ہے باجی
اور اجوائن خراسانی اور صندل سرخ اور گندھک آملہ سارا اور چوکھا سب ایک ایک تولہ اور نیند خن
چھ ماشہ اور سیاہ مرچ پانچ عدد خوب باریک پیس کر کرڑے تیل میں ملا کر سرو زرخ کو چھوڑ کر رات کو تمام بدن
کو ملے اور رات کو مالیدہ کھاوے اور صبح کو گرم پانی سے غسل کر ڈالے اگر کچھ رہ جاوے، پھر دوسری
تیسری بار ایسا ہی کرے۔

کٹھ مالا: یہ مرض جانا تو نہیں ہے لیکن اس دوا کو لگاتے سے ایک عرصہ کے لئے زخم خشک ہو جاتی ہیں
مردار سنگ چھ تولہ کی ڈلی لیں اور صبح کے وقت تین تولہ بکری کا دودھ بے مرچ کی سل پر ڈال کر اس میں
مردار سنگ کی ڈلی اتنی گھسیں کہ چھ ماشہ گھس جاوے پھر اس دودھ میں روئی بھگو کر گلیوں پر خوب رگیں
چالیں دن اسی طرح کریں بعض جگہ اس سے بالکل آرام ہو گیا۔ اور اس کے لئے مرہم رسل بھی
فائدہ مند ہے اس کی ترکیب اس جگہ آئی ہے جہاں زخم بھرنے کی دواؤں کا بیان ہے۔ طیب کی رائی
سے مسہل وغیرہ بھی لینا چاہیے۔

سرطان: جس کو ڈھیٹ کہتے ہیں یہ ایک بُری قسم کا پھوڑا ہے اور اکثر کمر پر نکلتا ہے۔ اس میں بہت
سوراخ ہوتے ہیں اور بہت تکلیف ہوتی ہے۔ کسی ہوشیار آدمی سے علاج کرانا چاہیے بعض لوگوں
کو اس پر دوب گھاس کی جڑوں کا لیپ کرنا بہت مفید ہوا ہے۔ پتی اچھلنا: افیمون پوٹلی میں
باندھ کر اور برگ شاہترہ اور نیچ کاسنی سب پانچ پانچ ماشہ اور آلو بخارا سات دانہ اور مونیر منقی تو
دانہ گرم پانی میں بھگو کر اور چھان کر اس میں دو تولہ گلقد آفتابی ملا کر پیس اور اگر حمل ہو تو یہ دوا پیس
پانچ دانہ عناب اور نو دانہ مونیر منقی اور منڈی اور چترہ پانچ پانچ ماشہ گرم پانی میں بھگو کر چھان کر دو تولہ گلقد
آفتابی ملا کر پیس۔ پتی پر ملنے کی دوا: یہ دوا پتی پر ملیں۔ خربوزہ کے چھلے ہوئے بیج گیہوں کی بھوسی
اور گیسو سب دوا میں دو تولہ پیس کر خشک ملیں اور کھل اور کھنا بھی مفید ہے۔ داد: ایک تولہ رسیپور
سرمہ کی طرح پیس کر پانچ تولہ خالص سرمہ میں ملا کر رکھ لیں اور صبح و شام لگایا کریں نہایت مفید ہے۔
اور تکلیف بالکل نہیں ہوتی۔ اور اگر لہسن کا عرق لگائیں یہ لگتا تو بہت ہے۔ لیکن دو ہی تین دفعہ میں
صحت ہو جاتی ہے اس کے لگانے کی عمدہ ترکیب یہ ہے کہ لہسن کا عرق داد پر لگاویں۔ جب تیزی زیادہ
معلوم ہو تو دوسری چکنائی تیل یا گھی مل دیں چھلوری۔ جس کو بعض آدمی انگل پٹر کہتے ہیں جب نکلتی معلوم
ہو تو تھوڑا تخم ریحان پانی میں بھگو کر باندھ دیں۔ اور اگر نکل آئی ہو تو یہ دوا نہایت مفید اور مجرب ہے۔

۱۵ صبح
۲۲ پر دھو
۱۵ دلائی
مغرب دو
کندھک لیا
ساتھ چھ ماشہ
سب ایک ایک تولہ
تین ماشہ کھا
سفید چار ماشہ
نیند خن
بریان پانچ
ماشہ سب دوا
خوب باریک
پیس کر چلی کا
تیل ملے تو
آٹھ ماشہ
ملا کر خوب
رگیں کریم
ساہو جانے
پرو پلگدیں
یہ دوا تیزی
بالکل نکل
اور بہت ہے
چھان کر ایک
بڑی قسم کا
جو کہ چھان کر
دو تولہ رسیپور
لیکڑ لے لیں
میں چھ لیں
بالکل کھنک
اسو اسی تیل
میں رگیں
اور چھان کر
لگادیں

سینہ و ربکری کے پتے میں بھر کر مع پتے کے پانی کے انگلی پر چڑھائیں اکثر ایک ہی دفعہ کا چڑھایا ہوا کافی ہو جاتا ہے۔ اگر کافی نہ ہو تو تیسرے دن اور بدل ڈالیں لیکن اس نماز دست نہیں ہوگی۔ نماز کے وقت اس کو اتار کر انگلی کو دھو ڈالیں اور اگر کسی طرح نہ جائے تو ایک جو تک تازی اور ایک باسی لگاویں مہاسہ: کنکی سفید دو تولہ اور ایر سا یعنی بیخ سوسن ایک تولہ باریک پیس کر سرکہ میں ملا کر لپی کریں پڑے پڑے کھال چھل جانا: گلاب میں مردار سنگ گھس کر لگائیں اور اوپر سے سفیدہ کا شغری جھڑک دیں اور نرم بستر پر لٹائیں۔

آگ پاپسی اور حیر سے جل جانے کی بیان

آگ سے جلنا فوراً لکھنے کی روشنائی لگائیں۔ یا چونہ کا پانی ڈالیں یا بہروزہ کا تیل لگائیں یا شکر سفید پانی میں ملا کر لگائیں۔ منسل اور پٹاس اور بارود اور گرم تیل اور گرم پانی اور چونہ وغیرہ سے جل جانا تیل کا تیل اور چونہ کا صاف پانی ملا کر لگائیں ایک عورت کی آنکھ میں کڑا ہی میں سے گرم تیل کی چھینٹ جا پڑی آنکھ میں زخم ہو گیا۔ ایک ماشہ کا فوراً درتین ماشہ نشاستہ پیس کر اسپنول کے لعاب میں ملا کر ٹپکا یا گیا آرام ہو گیا۔ مرہم جو ہر قسم کے جلے ہوئے کے لئے اکسیر ہے۔ روغن گل و دولہ اور موم چھ ماشہ گرم کر دیں۔ جب دونوں مل جائیں سفیدہ کا شغری تین ماشہ اور کا فوراً ایک ماشہ باریک بسبیکر اور انڈے کی سفیدی ایک عدد ملا کر لگائیں۔

بال کے نسخوں کا بیان

دوا بال اگنیوالی ایک چونک لائیں اور چار تولہ تل کاتیل آگ پر چڑھاویں۔ جب خوب جوش آجادی اس وقت چونک کو مار کر فوراً تیل میں ڈال کر اتنا پکائیں کہ چونک جل جاوے پھر اس کو اُسی تیل میں رگڑ لیں۔ اور جس جگہ کے بال زخم وغیرہ سے گر گئے ہوں وہاں یہ تیل لگائیں بہت جلد بال جم آئیں گے ماش کی دال اور آملہ سے سر کا دھونا بھی بالوں کے واسطے نہایت مفید ہے۔ اس سے بال سیاہ رہتے ہیں اور مقوی دماغ بھی ہے۔ دوا بال اڑانے والی :- چھ ماشہ بے بجا ہوا چونا اور چھ ماشہ ہرنال پسینہ لاندہ کی سفیدی میں ملا کر جہاں کے بال اڑنا منظور ہوں اس جگہ لگائیں :- بال صاف ہو جائیں گے۔ دوا بالوں کو بڑھانے والی :- ہنہ سراج اور طباشیر اور سماق اور گلاب زیرہ اور گلنار اور رطلی اور انار کے چھلکے سب چھ ماشہ اور چھالیہ اور پوست بلبلہ کا بلی ایک ایک تولہ اور پوست بلبلہ اور مازو ڈیڑھ ڈیڑھ تولہ اور آملہ اڑھائی تولہ اور شہتوت کے پتے چھ تولہ لیکر سب کو کوٹ کر سو اسیر پانی میں ایک رات دن

تر کر کے خوش دیں جب آدھارہ جاوے ملکر چھان کر چھپیں پچھپیں تولہ روغن گل اور تل کا تیل ملا کر پھر
آگ پر رکھیں جب پانی بالکل حل جاوے اور تیل رو جاوے اُتار کر رکھ لیں اور ہر روز ملا کر میں اس سے خراب
بال گر کر اچھے اور سیاہ جتے ہیں اور دماغ میں بھی قوت ہوتی ہے اور اگر کسی کو اس تیل سے سردی ہو
بالچھڑ اور گل بابونہ اور لونگ چھ چھ ماشہ اور بڑھالیں۔

بالوں میں لیکھ یاد دھک یا جم جو بیس پڑ جانا | چھریلا اور کنیر سفید کے پتے اور میوہ سائلہ اور کھنیر
مرچ اور انار کے چھلکے سب ایک ایک تولہ لے کر پانی میں اوتا کر اس پانی سے اس جگہ کو دھوئیں
اس سے جو بیس مر جاتی ہیں۔ جم جو بیس ایسی جوؤں کو کہتے ہیں جو بالوں کی جڑوں میں چپٹی رہتی ہیں اور
مشکل سے معلوم ہوتی ہیں کبھی اس کے لئے مسہل کی ضرورت بھی ہوتی ہے۔

چوٹ لگنے کا بیان

سر کی چوٹ ایک پارچہ گوشت کا لیکر اس پر ہلدی باریک پیس کر چھڑک کر نمک گرم کر کے باندھو تھپاتا
مفید ہے اور اگر سر کی چوٹ میں بیہوشی ہو جاوے تو فوراً ایک مرغ ذبح کر کے اس کے پیٹ کی آلائش
نکال کر کھال سمیت گرم گرم سر پر باندھو بہت جلد ہوش آ جاوے گا۔ آنکھ کی چوٹ ایک ایک تولہ
میدہ اور پٹھانی لودھ پیس کر ایک تولہ می میں ملا کر گرم کر اس آنکھ کو سینکیں۔ پھر اسی کو گرم کر کے باندھیں اگر اس
سے چوٹ نہ نکلے تو گوشت کے پارچہ پر تھوڑی ہلدی اور پٹھانی لودھ چھڑک کر باندھیں۔ لیپ۔ جو
سر کے سوا اور ہر جگہ کی چوٹ کو مفید ہے اور سر کی چوٹ کو بھی کچھ ایسا نقصان نہیں کرتا۔ مگر یہ دوائیں
نیز بیں تیل کی کھلی اور ہالون اور تل اور مالکٹنی اور میدہ لکڑی اور لوٹہ سب اور ہلدی سب دودھ تولہ
لے کر کوٹ چھان کر رکھ لیں پھر اس میں سے تھوڑی سی دوا لے کر دودھ پوٹلی باندھ کر دودھ اور تیل
کا تیل اور پانی تینوں چیزیں بلبلا کر آگ پر رکھ دیں۔ اور پوٹلی کو اس میں ڈال کر گرم گرم سے سینکیں جب
ایک تھنڈی ہو جاوے۔ دوسری سے سینکیں۔ ایک گھنٹہ تک سینک کر پوٹلی میں کی دوا نکال کر
لیپ کر دیں اور پرانی روئی باندھ دیں۔ موچ اندھے کی زردی پانچ عدد اور گھی یا میٹھا تیل
چھٹانک بھر اور ہلدی دودھ ملا کر موچ پر مالش کریں۔ پھر خوب موٹی روئی کا گودا گرم گرم رکھ کر
باندھیں رات کو باندھ کر صبح کو کھو لکر میٹھے تیل کی مالش کریں اور رگ کو سیدھا کریں۔ ایک دودھ دن
اس طرح کرنے سے رگیں بالکل درست ہو جاتی ہیں۔ فائدہ۔ چوٹ کے لئے مومیائی عمدہ دوا
ہے۔ ہڈی تک جڑ جاتی ہے۔ آجمل اصلی نہیں ملتی مگر بنی ہوئی بھی فائدہ میں اصلی سے کم نہیں اس کا

نسخہ حاتمہ میں آتا ہے۔

زہر کھالینے کا بیان

سنگھیا یا اور کوئی زہر کھالینا۔ اس دوا سے قے کرادیں۔ دو تولہ سویہ کے بیج آدھ سیر پانی میں اوٹا لیں اور چھان کر پاؤ سیر تل کا تیل یا گھی اور ایک تولہ نمک ملا کر نیم گرم پلائیں جب خوب قے ہو جائے دودھ خوب پیٹ بھکر پلائیں اگر دودھ سے بھی قے آئے تو نہایت ہی اچھا ہے، برابر دودھ پلاتے رہیں اور اگر دودھ سے قے نہ آئے تب بھی زہر کو مار دیتا ہے۔ اور مریض کو سونے ہرگز نہ دیں خواہ کوئی سازہر کھایا ہو یا کسی زہیلے جانور نے کاٹا ہو اور یہ دوا ہر طرح کے زہر کو مفید ہے۔ نسخہ:- یہ ہے گل مختوم اور حب الغار اور ایر سا یعنی بیج سوسن سب دو دو تولہ کوٹ چھان کر گائے کے گھی سے چکنا کر کے اٹھا رہ تولہ شہد میں ملا کر رکھ لیں۔ جب کوئی زہر کھالے یا شبہ ہو جائے تو چھ ماشہ کھلائیں اگر زہر نہیں کھایا تو قے نہ آوے گی۔ اور اگر کھایا ہے تو جب تک زہر نہ نکل جاوے گا قے بند نہ ہوگی۔ اگر بیج سوسن نہ ملے تو نہ ڈالیں اور شہد بارہ تولہ کر دیں۔ اس دوا کو تریاق گل مختوم کہتے ہیں۔ اگر گل مختوم نہ ملے تو گل داغستانی ڈالیں اگر یہ بھی نہ ملے تو ہارے درجے گل ارمنی سہی۔

مردار سنگ کھالینا

تین عدد انجیر اور ایک تولہ سویہ کے بیج سیر بھر پانی میں پکا کر ایک تولہ بورہ ارمنی یا نمک ملا کر گرم پئیں اس سے قے ہوگی قے ہونیکے بعد اس دوا کو چار خوراک کر کے کھائیں ساڑھے دس ماشہ مرکی اور سات ماشہ بالچھر کوٹ چھان کر چار تولہ شہد میں ملا کر اس کی چار خوراک کر لیں۔ اور غذا گوشت کا شوربا کھائیں پھٹکڑی کھالینا۔ اس کا اتار دودھ ہے۔ بعض آدمی کھیل کی ہونی پھٹکڑی بخار کی باری رو کو کو کھا لیتے ہیں۔ لیکن اس میں نفع سے زیادہ نقصان ہے۔ افیون کھالینا۔ ایک تولہ سویہ کے بیج اور ایک تولہ مولی کے بیج اور چار تولہ شہد سیر بھر پانی میں اوٹا کر اس میں نمک ملا کر نیگرم پلائیں اور قے کرادیں اور قے ہونے کے بعد بڑے آدمی کیلے دو ماشہ ہینگ دو تولہ شہد میں ملا کر اور بچہ کیلے چار رتی ہینگ یا اس سے بھی کم چھ ماشہ شہد میں ملا کر پانی میں حل کر کے پلائیں اور نالی کا ساگ کا چھٹانک بھر پانی افیون خوردہ کو پلانا کسیر ہے۔ نالی کا ساگ مشہور ہے۔ پانی کے اوپر بل پھلتی ہو دھتورہ کھالینا اس کا اتار وہی ہے۔ جو افیون کا تھا۔ اسپغول کوٹ کر چیا کر کھالینا۔ افیون کے بیان میں

جو دوائے کی گھی ہے اس سے تھے کر کے پھر پانچ ماشہ تخم خرفہ پانی میں پیس کر پانچ ماشہ جاتخم چھڑک کر مصری ملا کر پیئیں۔ فائدہ:- اگر انجان پن میں بے پہچانے کوئی زہر کھالیا ہو اور معلوم نہ ہو کہ کونسا زہر تھا یا زہر کھانے والا بیہوشی کی وجہ سے بتلا نہ سکتا ہو تو ان نشانیوں کو پہچان ہو جاتی ہے سکھیا کھانی سے پیٹ میں درد پیدا ہوتا ہے اور گلا گھٹ جاتا ہے اور خشکی بید ہوتی ہے اور مردار سنگ کھانے سے بدن پر ورم آجاتا ہے۔ اور زبان میں لکنت اور پیٹ میں درد پیدا ہو جاتا ہے یا اس قدر درست آتے ہیں کہ آنتوں میں زخم پڑ جاتے ہیں اور پھٹکڑی کھانے سے کھانسی بید ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ پھیپھڑہ میں زخم ہو کر سہل ہو جاتی ہے اور افیون سے زبان بند ہونے لگتی ہے۔ آنکھیں بیٹھ جاتی ہیں۔ ٹھنڈا پسینہ آتا ہے دم گھٹنے لگتا ہے اور منہ سے افیون کی بو آیا کرتی ہے۔ اور دھتورہ سے اول چکر آتا ہے پھر بالکل غفلت ہو جاتی ہے۔ اور اسپغول سے بھینی اور دم رکتا ہے اور نبض ساقط ہونا اور بیہوشی اور بدن ٹھنڈا پڑ جانا یہ باتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

زہریلے جانوروں کے کاٹنے کا بیان

چاہے کوئی زہریلا جانور کاٹے یا کاٹنے کا شہ ہو گیا ہو سب کے لئے یاد رکھو کہ کاٹنے کی جگہ سے ذرا اوپر فوراً بند لگا دو یعنی خوب کسکر باندھ دو اور کاٹنے کی جگہ افیون کا لیپ کر دو تاکہ وہ جگہ سن ہو جائے اور زہر پھیلے نہیں پھر اس جگہ ایسی دوائیں لگاؤ جو زہر کو چوس لیں اور ایسی دوائیں پلاؤ جو زہر کو اتار دیں اور مریض کو سوتے نہ دو

دوا زہر کو چوسنے والی | پیاز چوٹھے میں بھون کر نمک ملا کر باندھیں۔ دوسری دوا: بے بجا چوٹھے چھنا اور شہد دو تولہ اور روغن زیتون دو تولہ سب کو ملا کر لیپ کریں اور ہر گھڑی لیپ بدلتے رہیں یہ سانپ اور بڑے بڑے زہریلے جانوروں کے زہر کو چوس لیتا ہے تیسری دوا: اس جگہ بھری سینگیوں یا جوکس لگوادیں۔ چوتھی دوا: کاسک یا گندھک کا تیزاب لگا دیں اس سے زخم ہو جاتا ہے اور زخم ہو جانا زہر کے لئے اچھا ہے۔ فائدہ: بلکہ کاٹنے کی جگہ دوا سے یا آپ سے زخم ہو جاوے تو جب تک زہر اترنے کا یقین نہ ہو جاوے۔ اسکو بھرنے دیں زہر اتارنے والی دوا | بلکہ اگر کوئی دوا زہر پٹی کھالی ہو اس کا بھی اتار ہے۔ اگر گھروں میں تیار رہے تو مناسب ہے گوبھی اور اسپند اور زیرہ سفید تینوں دوائیں سات سات ماشہ اور کپھان بید اور زراوند مدحرج دونوں ساڑھے تین تین ماشہ اور مرچ دھنی اور مرکی دونوں پونے دو دو ماشہ ان سب کو کوٹ چھان کر چھ تولہ شہد میں ملا کر رکھ لیں۔ جب ضرورت ہو پونے دو ماشہ صبح پونے دو ماشہ شام

کو کھلائیں اور پر سے پانی میں دو تولہ شہد پکا کر پلائیں اور چوں کو ایک ایک ماشہ دیں۔ اب بعض دوائیں خاص خاص جانوروں کے کاٹنے کی لکھی جاتی ہیں۔

سانپ کا کاٹنا۔ اس کی تدبیر میں ابھی گزریں۔ اور یہ دوا بھی مفید ہے۔ حقہ کی کیت جو حلیم کے نیچے سے پڑھ جاتی ہے۔ چار رتی کھلا دیں۔ دو تین دن کھلاویں اور چھ چہا کر لگائیں۔ پچھو کا کاٹنا جہانتک درد ہو پھر روزہ کا تیل مل دیں اگر کاٹتے ہی اس جگہ مل دیں تو زہر بالکل نہیں چڑھتا یا سنگھیا کا لیپ کریش تلتیا یعنی بھڑکا کاٹنا۔ کافور پانی میں گھول کر یا سرکہ لگائیں یا ٹھنڈے پانی میں کپڑا بھگو کر رکھیں یا نمک سلیمانی یا صرف نمک سانجھ مل دیں۔

قائدہ سانپ پچھو بھڑو وغیرہ سب کے لئے عمدہ علاج یہ ہے کہ خوب تیز خالص سرکہ اس جگہ خوب مل دیں۔ یہاں تک کہ ورم اور درد اور جلن موقوف ہو جاوے بہت مجرب ہے۔ مٹری کی کٹھالی ملیں اور اگر مٹری بہت زہریلی ہو تو اس دوا سے زہر اتر جاتا ہے۔ اجمود کی جڑ یعنی بیج کر فس تین ماشہ لیکر چار تولہ سرکہ میں اودھائیں جب نصف سرکہ رہ جاوے چھان کر دو تولہ روغن گل اور تین ماشہ رسوت ملا کر ملیں۔ اگر اس سے بھی نہ اترے تو زہر کی اتار نیوالی وہ دوا دیں جو ابھی اوپر لکھی گئی ہے جہاں پہلے کلوخی ہے۔ کلوخی :- کم کاٹی ہے۔ مگر جب کاٹی ہے تو اس کے دانت گوشت میں رہ جاتے ہیں اور بخار اور بھینسی پڑتی ہے۔ اور زخم میں سے پانی بہتا ہے۔ علاج یہ ہے کہ سوئی وغیرہ سے دانت نکالیں اور ابھی جو دوا گذری ہے جس میں پہلے کلوخی ہے وہ کھلائیں۔

یاؤ لاکتا یا گیدڑ یا لومڑی :- ان کاٹے کا زخم بھرنے نہ دیں۔ بلکہ یہ دوا لگائیں۔ رال ایک تولہ اور جاو تری ایک تولہ لے کر سرکہ میں پکائیں۔ جب سب مل کر ایک ہو جائیں تو دو تولہ سانجھ نمک اور دو تولہ نوشادر باریک پیس کر ملا لیں شام کو لگا کر اور صبح کو گائے کا گھی زخم پر ملیں کہ خراب گوشت گرتا ہے جب پورا یقین ہو جاوے کہ پورا زہر نکل گیا۔ تب زخم کے بھرنے کی تدبیر کریں۔ دوسری دوا سیاہ بانات کے دو ٹکڑے روپے کے برابر تراشیں اور ان دونوں کے بیچ میں تین ماشہ پڑانا اگر رکھ کر باون دستہ میں اس قدر کوئیں کہ سب ایک ذات ہو جاوے پھر اس کو دو دفعہ کر کے کھلاویں۔ نہایت مجرب ہے۔ اگر اچھا کتا بھی کاٹے تب بھی احتیاط کے واسطے یہی علاج کر لیا جاوے بہتر کالی بانات ہے اگر کالی بانا نہ ملے تو سیاہ رنگ کی اون لیں۔ اگر سیاہ رنگ کی نہ ملے تو جس رنگ کی بھی ہو کافی ہے۔ پانی اس میں بھی زہر ہوتا ہے۔ بچوں کی بہت حفاظت رکھیں اور کپڑوں پر دو دفعہ نہ گرنے دیں اس سے بلی آجاتی ہے علاج یہ ہے کہ پودینہ کھلائیں اور سیاہ زہر لٹھے میں بھون کر پودینہ ملا کر ٹیکرم باندھیں۔ جب سمجھ لیں کہ زہر کھنچ آیا تو

سانپ کے کاٹنے کی ایک اور دوا۔ اور ہر حال ایک تولہ۔ کالی چھڑا۔ عروپانیس۔ نیسے چھڑا۔ صبح و شام پلاویں اور اور ہر حال بہت ہی لکیر گاڑنی کا بھی پکا کر رکھیں اور تصویر لیکر گرم کاٹنے کی جگہ پر باندھیں جب ٹھنڈی ہو جائے بدل دیں اس سے نیلے رنگ کا پانی جاری ہو گا جب تک پانی جاری رہو اسی طرح دال گرم گرم پانی میں جڑ سے نکالتے

تل پانی میں ہیں کر باندھیں۔ دوسری دوا:- نہایت مجرب سولی مچھلی آلائش سے پاک کر کے پانی میں جوش دیں کہ گل جاوے پھر اس کے کانٹے دور کر کے تھوڑا سا پیشاب آدمی کا ملا کر زخم پر باندھیں دن بھر میں دو تین بار بدل دیں صحت ہونے تک ایسا ہی کریں مگر نماز کے وقت دھو ڈالیں۔ پندرہ:- پیاز بھون کر نمک ملا کر باندھیں۔ جب زہر کھینچ آئے تو مرہم رسل لگائیں اس کا نسخہ زخم بھرنے کے بیان میں گذر چکا ہے کنگھجور:- اس کے کاٹنے سے دم کھٹنے لگتا ہے اور مٹھائی کو طبیعت چاہتی ہے۔ علاج یہ ہے کہ اسی کو کچل کر اس جگہ باندھیں اگر وہ نہ ملے تو نمک پیسکر سرکہ میں ملا کر لگائیں۔ اور یہ دوا کھائیں زراوند طویل اور پکھان بید اور پوست بچ کبر اور مٹر کا آٹا سب ڈیڑھ ڈیڑھ ماشہ لیکر دو تولہ شہد میں ملا کر کھائیں یہ ایک خوراک ہے اور اس کے لئے دوا المسک معتدل بھی مفید ہے اگر کنگھجور کسی کے چمٹ جائے یا کان میں گھس جائے تو تھوڑی سفید ٹھکر اس کے اوپر ڈالیں فوراً ناخن کھال میں سے نکل جائیگا۔ اور اگر پیاز کا عرق کنگھجور پر پھوڑ دیں تو جگہ بھی چھوڑ دے اور فوراً مر جائے اور ناخنوں کے زخموں پر پیاز بھلجھا کر باندھا اکیسر ہے۔

کیڑے مکوڑوں کے بھگائیکہ بیان

سانپ:- پاؤں سیر نوشادر کو پانچ سیر پانی میں گھول کر سوراخوں اور تمام مکان میں چھڑک دیں سنا بھاگ جائیگا اور بھی کبھی پھڑکتے رہیں تو اس مکان میں سانپ نہ آئیگا۔ دوسری تدبیر بارہ سائے کا سینک اور بکری کا کھر۔ اور پنج سوسن اور عاقر قرحا اور گندھک برابر لے کر آگ پر ڈال کر مکان کو بند کر دیں۔ تھوڑی دیر بعد گھول دیں اگر وہاں سانپ ہو گا تو بھاگ جائیگا۔ تیسری تدبیر:- سانپ کے سوراخ میں رانی بھریں سانپ مر جائیگا۔ اگر اپنے اس پاس رانی ڈال کر سوئیں تو سانپ نہیں آسکتا چوتھی تدبیر:- بچہ کو منہ میں چبا کر سانپ کے آگے ڈال دیں تو آگے نہ بڑھے گا۔ اور اگر کسی طرح اس کے منہ میں پنج جاوے تو مر جاوے اور کاٹنے کی جگہ پر لگانا بچہ مفید ہے۔ اور کھانا بھی مفید ہے۔ جیسا کہ سانپ کے کاٹنے کو بیان میں گذرا۔ پھو۔ مٹی کچل کر اس کا عرق بچھو پر ڈال دیں تو بچھو مر جائیگا۔ اگر اس کے سوراخ پر مٹی کے ٹکڑے رکھ دیں تو نکل نہ سکے اور وہیں مر جائے۔ پسو:- اندرائش کی جڑ یا پھل پانی میں بھگو کر تمام گھر میں چھڑک دیں۔ تمام پسو بھاگ جائیں گے۔ چوہ:- سنکھیا سے مر جاتے ہیں لیکن بچوں والے گھر میں رکھنے میں خطرہ ہے بہتر یہ ہے کہ مردار سنگ اور سیاہ کٹی پیسکر رکھ دیں یا کالی کٹی اور ہنر رانج ملا کر رکھیں۔ چیتوئیاں:- بیتنگ سے بھاگتی ہیں سیتے:- اگر کہیں ان کا چھتہ ہو تو گندگ اور لہن کی دھوٹی

سے مرجاتے ہیں اور سرکہ یا مٹی کا تیل چھڑکنے سے بھی مرجاتے ہیں۔ کپڑوں کا کپڑا:- افسنیتین یا پودینہ یا لیموں کے چھلکے یا نیم کے پتے یا کافور کپڑوں اور کتابوں میں رکھ دیں۔ کھٹل:- چار پانی پر سرخ مرچیں ڈال کر دھوپ میں بچھا دیں دو تین دن تک اس طرح کریں۔ کھٹل مرجاتی ہیں سرخ صوف کی دھونی دینا بھی یہی اثر رکھتا ہے

ازوقیم:- دیک۔ ہد ہد کے پیروں یا اس کے گوشت کی دھونی سے مرجاتی ہے۔ اگر کتابوں اور کپڑوں میں ہو جاوے تو یہی تدبیر کریں محال کی مکھی۔ پرانا کپڑا اسلگا کر محال کو دھونی دیں تو مکھیوں کا زہر جاتا ہے اور مکھیاں بے ہوش ہو جاویں۔

سفر کی ضروری تدبیروں کا بیان

(۱) سفر کرنے سے پہلے بیشاب پاخانہ سے فراغت کر لو اور کھانا تھوڑا کھاؤ تاکہ طبیعت بھاری نہ ہو
(۲) سفر میں کھانا ایسا کھاؤ جس سے غذا زیادہ بنتی ہو جیسے۔ قیمہ۔ کباب۔ کوفتہ جس میں بھی اچھا ہو اور سبز ترکاریوں سے غذا کم بنتی ہے۔ لہذا مت کھاؤ (۳) بعضے سفر میں پانی کم ملتا ہے۔ ایسے سفر میں خرفہ کے بیج آدھ سیر اور تھوڑا سرکہ ساتھ رکھو نو ماشہ بیج پھانک کر چند قطریں سرکہ پانی میں ملا کر پی لیا کرو اس پیاس کم لگتی ہے بیج نہ ہوں تو تھوڑا سرکہ پانی میں ملا کر پینا بھی کافی ہے۔ اگر حج کے سفر میں اس کو ساتھ رکھیں تو بہت مناسب ہے (۴) اگر سفر میں عرق کا فور بھی ساتھ رکھیں تو مناسب ہے اس سے پیاس بھی نہیں لگتی اور بیضہ کیلئے بھی مفید ہے اس کی ترکیب بیضہ کے بیان میں گذر چکی (۵) اگر لوہیں چلنا ہو تو بالکل خالی پیٹ چلنا بڑا ہے۔ اس سے لو کا اثر زیادہ ہوتا ہے بہتر یہ ہے کہ پیاز خوب باریک تراش کر دہی یا اور کسی ترش چیز میں ملا کر چلنے سے پہلے کھالیں اور اگر پیاز کو بھی میں بھون لیں تو بدبو بھی نہ رہے اور پیاز کے پاس رکھنے سے بھی لو نہیں لگتی اور اگر کسی کو لو لگ جائے تو ٹھنڈے پانی سے اس کا ہاتھ منہ دھلاؤ۔ اور کدو یا لکڑی یا خرفہ کچل کر روغن گل ملا کر سر پر رکھو اور ٹھنڈے پانی سے کلیاں کراؤ اور پانی ہر گز نہ پینے دو جب ذرا طبیعت ٹھیرے تو چلنے کے طور پر بہت تھوڑا تھوڑا ٹھنڈا پانی پلاؤ اور یہ دو پلاؤ وہ بھی ایک دم سے نہیں۔ بلکہ تھوڑی تھوڑی کر کے پلاؤ ایک ایک ماشہ زہرہ مہرہ خطائی اور طباشیر اور پھر رقی نازیل کو چھٹو لگلا ب میں گھس کر شربت انار ملا کر پلاؤ اور کچی آنہی کا پتہ نکال ڈال کر پلانا بھی لو کے لئے اکسیر ہے۔ ترکیب:- یہ ہر کہ کچی آنہی کو بھو بھل میں دبا دیں۔ جب بھن جاوے نکال کر مل کر پانی میں ملا دیں اور چھان لیں

اور نمک ملا کر پیئیں۔ دوسری دوا:- نو لگے ہوئے کے لئے مفید ہے چھ ماشہ چنے کا ساگ خشک لیکر پیاؤ بھر پانی میں بھگو دیں۔ اور دوا پر کا صاف پانی لیکر پلا دیں اور ساگ کو ہاتھوں اور پیس کمر تنوں پر لپیپ کریں

حمل کی تدبیروں اور احتیاطوں کا بیان

(۱) حمل میں قبض نہ ہونے پاوے۔ جب پیٹ میں ذرا بھی گرانی معلوم ہو تو ایک دو وقت صرف شوربا زیادہ چکنا پی لیں اگر اس سے قبض نہ جاوے تو دوتین تو لہ منقی یا مرے کی ہیر کھالیں۔ اگر یہ بھی کافی نہ ہو تو یہ نسخہ استعمال کریں حمل کو کسی طرح کا نقصان نہیں اور مہدہ کو قوی کرتا ہے۔ اور بچہ کو گرنے سے محفوظ رکھتا ہے ساڑھے دس ماشہ گلاب کے پھول کی پٹھریاں بہتر تو نازہ ہیں ورنہ خشک سہی رات کو آدھ پاؤ گلاب میں بھگو رکھیں۔ صبح کو انٹا پیسیں کہ چھاننے کی ضرورت نہ رہے پھر تھوڑی مصری ملا کر ناک بند کر کے پیئیں اس سے دوتین دست اچھے ہو جاتی ہیں گویا ہلکا مسہل ہے اور جن کو تحریک نزلہ کا مرض بہت زیادہ ہو وہ اس کو نہ پیئیں۔ بلکہ مرے کی ہیر کھالیا کریں۔ اگر اس سے بھی فائدہ نہ ہو تو حکیم سے پوچھیں (۲) حمل میں یہ دوائیں نہ استعمال کریں۔ تخم کثوث۔ تخم القرطم۔ یا لچھر تخم خنزیرہ۔ گوکھرو۔ ہنسراج۔ سداب۔ زیرہ حطی۔ تخم خیار بن۔ تخم کاسنی۔ املتا س کے چھلکے اور جس کو حمل گرنے کا عارضہ ہو وہ ان دواؤں سے بھی پرہیز رکھے۔ گل بنفشہ۔ خمیر بنفشہ۔ آلو بخارا۔ پیستان۔ ریشہ حطی۔ اور حمل میں اگر دستوں کی ضرورت ہو تو یہ دوا استعمال نہ کریں۔ ارٹھی کا تیل۔ جلاپا۔ ریلونہ چینی۔ ترنجبین۔ سنا۔ غار لیقون۔ شربت دینار۔ اور حاملہ کو یہ غذا بیں نقصان کرتی ہیں۔ لوبیا۔ چنا۔ تل۔ گاجر۔ مولی۔ چغت۔ در۔ ہرن کا گوشت۔ زیادہ مرچ زیادہ کھٹائی۔ تر بوتر۔ سبزہ۔ زیادہ ماش کی دال لیکن کبھی کبھی ذہیں ماور یہ چیزیں۔ نقصان نہیں کرتیں۔ انگور۔ امزود۔ ناسپاتی۔ سیب۔ انار۔ جامن۔ بٹھا۔ آم۔ بٹیر۔ بتر۔ اور چھوٹے چھوٹے پرندوں کا گوشت (۳) چلنے میں بہت زور سے پاؤں نہ پڑے۔ اونچی نمک سے نیچے کو ایک لخت نہ اتریں۔ غرض کہ پیٹ کو زیادہ حرکت سے بچائیں۔ کوئی سخت محنت نہ کریں۔ بھاری بوجھ نہ اٹھائیں بہت غصہ نہ کریں۔ زیادہ غم نہ کریں۔ فصد اور مسہل سے بچیں۔ خاص کر چوتھے مہینے سے پہلے اور ساتویں مہینے کے بعد زیادہ احتیاط رکھیں۔ خوشبو کم سونگھیں اور لوبیہ مہینے خوشبو سے زیادہ احتیاط رکھیں کیونکہ بچہ مشکل سے ہوتا ہے چلنے پھرنے کی عادت رکھیں کیونکہ ہر وقت بیٹھے رہنے سے بادی اور سستی بڑھتی ہے۔ میاں کے پاس نہ جائیں خاص کر چوتھے مہینے سے پہلے اور ساتویں کے بعد زیادہ نقصان ہے اور جن کے مزاج میں بلغم زیادہ ہو وہ زیادہ چکنا پی بھی نہ کھائیں۔ قیمہ اور مونگ کی دال بھی ہونی اور پیسی

چیزیں کھایا کریں۔ ارادہ کر کے قے نہ کریں اگر خود آئے تو روکنا نہ چاہیے جن چیزوں سے منہ لے اور کھانسی پیدا ہو ان سے بچیں۔ پیٹ کو ٹھنڈی ہوا سے بچائیں۔ (۴) اگر قے بہت آیا کرے تو تین تین ماشہ انار دانہ اور پودینہ پیس کر شربت غورہ یعنی کچے انگور کے شربت میں ملا کر چاٹ لیا کریں اور اگر معدہ میں کوئی خرابی ہو اور اس وجہ سے قے آئے تو قے لانیوالی دواؤں سے پیٹ صاف کریں معدہ کی بیماریوں کے بیان میں یہ دوائیں لکھی گئی ہیں وہاں دیکھ لو۔ (۵) اگر مٹی وغیرہ کھانسی خواہش ہو تو تھوڑی خواہش تو خود جاتی ہوتی ہے۔ اگر زیادہ ہو تو اس گلاب والی دوا سے پیٹ صاف کریں جو نمبر (۱) میں گذر چکی ہے۔ جب دو چار دست ہو جائیں تو شربت غورہ یا کاغذی لمبوں میں شکر ملا کر چاٹ لیا کریں اور چٹ بٹی چیزیں کھایا کریں جیسے چٹنی پودینے یا دھنی کی جس میں مرچ اور ترشی زیادہ نہ ہو کھانسی ساتھ تھوڑی تھوڑی چھکیں اور مرچ سیاہ ڈالیں تو بہتر ہے اگر مٹی کی بہت ہی حرص ہو تو نشاستہ کی ٹکیاں یا طلیا شیر کھایا کریں اس سے مٹی کی عادت چھوٹ جاتی ہے۔ (۶) اگر بھوک بند ہو جائے تو چکنائی اور مٹھائی کم کھاویں اور اسی گلاب والی دوا سے پیٹ صاف کریں اور بعد غذا کے ایک تولہ جوارش مصطکی کھایا کریں۔ یا یہ چورن بنا کر غذا سے پہلے یا پیچھے چھ ماشہ سے ایک تولہ تک کھایا کریں چھ چھ ماشہ مصطکی اور نمک سیاہ اور دھنیہ خشک اور ایک ایک تولہ دانہ الائچی خورد اور انار دانہ کوٹ کر پھلنی سے چھان کر رکھ لیں۔ (۷) جب دل دھڑکا کرے دو چار گھونٹ گرم پانی یا گرم گلاب کے پی لیا کریں اور ذرا چلا پھر کریں اگر اس سے نہ جائے تو دوا المسک معتدل کھایا کریں (۸) اگر پیٹ میں درد اور ریاح معلوم ہو تو یہ جوارش بہت مفید ہے۔ ایک تولہ زیرہ سیاہ ایک دن رات سرکہ میں بھگو کر بھون کر ایک تولہ کنر اور صغیر لیکر ان تینوں دواؤں کو کوٹ کر پھلنی میں چھان کر قند سفید میں قوام کر کے ملا لیں خوراک سواد و ماشہ سے لے کر ساڑھے چار ماشہ تک یا ایک ایک ماشہ مصطکی اور ترچہ پیسکر دو تولہ قلعند میں ملا کر کھایا کریں (۹) اگر حمل میں پیش ہو جاوے تو اکثر یہ دوا کافی ہو جاتی ہے۔ چھ ماشہ نم ترچان چھٹانک بھر گلاب میں پکا کر تھوڑی مہری اور نو دانہ مغز بادام پیسکر اس میں ملا کر کھائیں اور حمل کی پیش میں زیادہ لعاب وارد وائیں جیسے ریشہ خطمی وغیرہ استعمال نہ کریں خاص کر جسکو حمل گر جانے کی عادت ہو (۱۰) اگر حمل میں پیس پر دم آجائے تو کچھ ڈر نہیں لیکن بہتر ہے کہ تین تین ماشہ ایلو اور چھ ماشہ اور صندل سبز مکوہ کے پانی میں پیس کر ملیں۔ (۱۱) اگر حاملہ کو اندر کے بدن میں کبھی تکلیف اور جلن معلوم ہو تو تین ماشہ رسوت کو ایک ایک تولہ گلاب اور مہندی کی پانی میں ملا کر یا ملتانی مٹی دی کے پائیں گھول کر لگائیں (۱۲) اگر حمل میں خون آنے لگے تو قرص کبریا کھائیں اور ان دواؤں کا استعمال کریں

سحرا ظاہر

سحرا ظاہر

جو امتحانہ کے بیان میں لکھی گئی ہیں۔ (۱۳) جس کو محل گریبانے کی عادت ہو وہ چار مہینے تک اور پھر ساتویں مہینے کے بعد بہت احتیاط رکھے کوئی گرم چیز نہ کھائی کوئی بوجھ نہ اٹھائے بلکہ ہر وقت لنگوٹ باندھے رکھے اور جب گرنے کی نشانیاں معلوم ہونے لگیں فوراً حکیم سے رجوع کرنا چاہئے۔ اور اگر گر جائے تو اس وقت بڑی احتیاط درکار ہے کوئی بات حکیم کی رائے کے خلاف اپنی عقل سے نہ کریں۔ لیکن بہت ضروری باتیں تھوڑی سی ہم نے بھی آگے لکھ دی ہیں اور چونکہ ایک دفعہ گر جائیے آگے کو بھی یہ غرضہ لگ جاتا ہے۔ اور اگر بچہ ہو ابھی تو کمزور ہوتا ہے اور جیتا نہیں لگتا اگر چاہیے تو ام الصبیان یعنی مرگی وغیرہ میں مبتلا رہتا ہے اس کی روک تھام کے لئے یہ معجون بنا کر محل قائم ہونے کے بعد چوتھے مہینے سے پہلے چالیس دن تک سارے چار ماشہ روز کھائیں اور اس قرار ہونے سے پہلے طبیب سے رائے لیکر اگر مہسل کی ضرورت ہو مہسل بھی لے لیں اور اگر بدون محل بھی کھاویں تو رحم کو تقویت دیتی ہے۔ بڑا دھندل سفید اور بڑا دھندل سرخ اور ماز و سبز اور دردنخ عقربی اور عود صلیب اور ابریشم خام مقرض اور بیج انجیر اور گل ارمنی سب سوا گیارہ گیارہ رقی اور تخم خرفہ اور مغز تخم خربزہ سارے بائیس بائیس رقی سب کو کوٹ چھان کر شربت خورہ بیالیس ماشہ اور قند سفید سات تولہ اور شہد خالص ستائیس ماشہ قوام کر کے اس میں دو آئیں ملائیں پھر سپے موتی اور کھرباسے شمع اور طباشیر سوا گیارہ گیارہ رقی اور چاندی سونے کے ورق ڈھائی ڈھائی عدد سب کو چار تولہ عرق بید مشک میں کھرل کر کے ملا لیں اس سے دو دھبے بھی بڑھتا ہے۔ اور بچہ کو ام الصبیان نہیں ہوتا۔

استقاط یعنی محل گرجائیگی تدبیر و کالیان

اسقاط کے بعد غذا بالکل بند کر دیں۔ جب بھوک زیادہ ہو تو خرپڑہ کے چھلے ہوئے بیج دو تین تولہ ذرا
بھوٹوں کمر اور ذائقہ کے موافق لاہوری نمک اور کالی مرچ ملا کر کھائیں یا منتقی سینک کر کھلائیں تین
دن تک اور کچھ غذا نہ دیں اور پیٹ کی صفائی کیلئے یہ نسخہ پلاتے رہیں۔ تخم خرپڑہ اور گوکھر وچھڑ چھ
ماشہ اور بیج کاسنی اور پیرسیا و شان اور سداب اور مشک طرہ مشع یعنی پہاڑی پودہ پانچ پانچ ماشہ
اور املتاس کے چھلکے ایک تولہ پانی میں اونا کر چھان کر تین تولہ شربت بزوری بارد ملا کر ٹیکرم پیئیں اور
کمر اور ناف کے نیچے نیم کے بتوں سے سینکتے رہیں چوتھے دن تھوڑی موٹھ اونا کر اس کا پانی پلائیں
پھر پانچویں دن شوربے میں چپائی خوب کلا کر دیں اور پیٹ کی صفائی میں کمی نہ رہنے دیں اور باقی
تدبیریں زچہ خانہ کی سی ہیں۔ جن کا بیان آگے آتا ہے۔ اور بعضی عورتوں کو اسقاط سے رحم اور جگر میں

ضعف ہو جاتا ہے اس مرض کو پرسوت کہتے ہیں۔

ازچہ کی تدبیروں کا بیان

دیکھو حصہ ۳۲ ہذا ۱۲

(۱) جب فواں مہینہ شروع ہو جاوے ہر روز ایک ماشہ مصطفیٰ باریک پیس کر اس میں نو ماشہ روغن بادام اور ذرا سی مصری ملا کر روز چاٹ لیا کریں اگر روغن بادام اچھا نہ ہو تو گیارہ بادام پھیل کر خوب باریک پیسکر مصری ملا کر چاٹ لیا کریں اور جس کا معدہ قوی ہو اس کو مصطفیٰ ملائیں ضرورت نہیں اور گاڑی کا دودھ جس قدر مضمم ہو سکے پیا کریں یا گائے کا مسکہ اگر مضمم ہو جائے چائنا کریں یا دودھ تو لہنا دھل اور مصری کوٹ کر جب ایک ذات ہو جاوےں پھر روز کھا لیا کریں ان سب دواؤں سے بچہ آسانی سے پیدا ہوتا ہے۔ اور جب دن بہت ہی کم رہ جائیں تو گرم پانی سے ناف کے نیچے دھارا کریں۔ اور خوب چکنا شور یا پیا کریں اور جب بالکل ہی وقت آپیجے اور درد شروع ہو تو یہ دوا بہت مفید ہو۔ اما اس کے چھلکے دیرھ تو لہ چل کر پانی میں جوش دے کر تین تولہ شربت بنفشہ ملا کر پلائیں اور مٹھا طیس بائیں ہاتھ میں لینے سے یا بسدھنی مونگے کی جڑ بائیں ران پر باندھنے سے بھی بچہ پیدا ہونے میں آسانی ہوتی ہے۔ اور یتیل نہایت مفید ہے۔ گل بابونہ۔ بنفشہ مخم خطمی۔ اکلیل الملک۔ اسی کے بیج سب چھ چھ ماشہ اور ٹیسو کے پھول دو تولہ سب کو سیر بھر پانی میں اوثالیں جب آدھا پانی رہ جاوے مل کر چھانکر اس میں آدھ پاؤ ارنڈی کا تیل اور دو تولہ گائے کی نلی کا گودا اور بکرے کے گردے کی چربی ملا کر پھر پکائیں جب پانی جل جاوے اور تیل رہ جاوے اتار کر رکھ لیں جب ضرورت ہو گرم کر کے ناف کے نیچے اور کمر پر ملیں۔ اور دانی سے اندر استعمال کرائیں اور جس عورت کے رحم میں دم ہو اس کو بچہ ہونیکے وقت تو اس کی مالش اور استعمال بہت ہی ضروری ہے۔ ورنہ عورت کے مرجانے کا ڈر ہے اور یتیل اس قابل ہے کہ گھروں میں تیار رہے اگر زیادہ تکلیف ہو یا بچہ پیٹ میں مرجائے یا اور کوئی نئی خطرہ کی بات پیدا ہو جائے۔ تو فوراً حکیم کو خبر کرو (۲) دستور ہے کہ مٹی یا ایندھن سے بچہ کو غسل دیتے ہیں

مٹی کی ترکیب جب پیٹ میں ہوتا ہے تو اس کی غلاف میں کوئیں ہوتی۔ لکھنم کا گندرا یا گلی یا ہیرا جاتی ہے اس میں خون دم میں آتا ہے اور اس میں ایک نلی آتے کسی شکل کی بچہ کی ناف میں لگائی ہوتی ہے وہ خون بچہ کے پھیلنے کی راہ بنچتا ہے اسکو تولہ نال کہتے ہیں غلیظ مٹی سے بچہ کے منہ اور زبان کی گندی غذا کو حفاظت کرنے کیلئے یہ راستہ بنا کر بچہ کو دیکھنا کہ بچہ کی ہوتی ہے تولہ نال کاٹنے کی ترکیب یہ ہے کہ پہلے اسکو ناف کو اس وسط خلیوں سے دبا کر آہستہ سے باہر کو منت دیں تاکہ وہ خون کو بچہ جمع ہو گیا ہو نکل جاوے بچہ تولہ کے ڈورے کو ٹکنا کر کے ایک بندھنی کی ناف کے پاس باندھیں اور ایک بندھنی باندھت چھوڑ کر جب دو تولہ بند باندھیں تو تیرہ تہنی سودوں بند دیکھ کر درمیان کاٹ دیں اگر اس نالی ہوتی تھل کے سوراخ میں دو حاطہ مشک والہں تو بچہ کو بھی وہ نہ ہوگا ٹھنکے بعد روغن زیتون میں کپڑا جھک کر کہیں یا یہ دوا چھڑکیں ملدی دم الاخوس انزوت زیرہ سفید چھڑکیں سب میں تین ماشہ خوب باریک پیس کر پانی میں اٹھائیں اگر ان نال کو کاٹتے اور بند باندھنے سے بچہ نہ سوتیں تو رنڈا یا رجم اور صول تمام عمر تو لہ یا رجم کا مرض ہو گا بچہ کو ایک دن راد دھنویں بجائے دودھ کے گھونٹی دیں تاکہ پیٹ خوب صاف ہو جاوے اگر گودن دودھ دیں بچہ کی مال اس عرصہ میں پستان دودھ دین و غیر

مدا و باؤنکالہ سے بلکہ گرم پانی سے چھانکر دودھ کے ٹکڑے ہار دودھ لگ جائے تو ایک ہفتہ تک دن رات میں تین دفعہ سے زیادہ دودھ پکلاویں ۱۲ نظر ثالث

۱۵ بچہ

دودھ میں

ڈاکٹر عورت

کس کو رکھنا

بہت مفید

دوا جس بچہ

آسانی ہو

دوا جس میں

تو باریک

انٹے کی

ندی ہو

ملا کر دودھ

گھول کر گرم

پلاویں لکھ

دوا جس بچہ

فوراً ہو جائے

ایک سفید

جالا کر مٹی

دو تولہ پائیں

پیسکر دانی

چمک دھو کر

لکھو دے

متنبہ جانک

اچھی طرح صاف

کر لیں ہیں

کمری سے

اٹھ کر نہروں

دوا یہ دوا

دیہاتی اور

قوی تولہ

کیلئے ہو کر

مزاج قوی

بہ استعمال

کر آؤں

ان کا

بجائے اس کے اگر نمک کے پانی سے غسل دیں اور تھوڑی دیر کے بعد خالص پانی سے منہ لائیں تو بہت سی بیماریوں سے جیسے پھوڑا پھنسی وغیرہ سب سے حفاظت رہتی ہے۔ لیکن نمک کا پانی ناک یا آنکھ یا کان یا منہ میں بنجانے پائے اگر بچہ کے بدن پر میل زیادہ معلوم ہو تو کئی روز تک نمک کے پانی سے غسل دیں۔ اور اگر میل نہ ہو تو بھی چلہ بھرت تک تیسرے چوتھے دن خالص پانی سے غسل دیدیا کریں۔ اور غسل کے بعد تیل ملدیا کریں اگر چار پانچ مہینے تک میل کی مالش رکھیں تو بہت مفید ہے۔

(۳) بچہ کو ایسی جگہ رکھیں جہاں بہت روشنی نہ ہو۔ زیادہ روشنی سے اس کی نگاہ کمزور ہو جاتی ہے۔

(۴) گھٹی میں جو املتاس ہوتا ہے اس کو اور دواؤ کے ساتھ پکانا نہ چاہیے۔ اس سے اثر جاتا رہتا ہے۔ یا تو لگ بھگو کر چھان لیں یا پی ہوئی دوائیں ملا کر چھان لیں (۵) بچہ کو دودھ دینے سے پہلے کوئی مٹی چیز جیسے شہد یا گھوڑ چربی ہوئی وغیرہ انگلی پر لگا کر اس کے تالو میں لگائیں۔ (۶) دستوڑی کہ زچہ کو کاٹھا پلا تھیں اور اسکے لئے ایک نسخہ مقرر ہے سب کو وہی دیا جاتا ہے چاہے اس کا مزاج گرم ہو یا سرد ہو یا وہ بیمار ہو یہ بڑا دستوڑ ہے۔ بلکہ مزاج کی موافق دوا دینا چاہئے اگر عورت کا مزاج سرد ہے تو ایک ایک تولہ مجیٹھ اور سونف اور نرم پھوڑا اور مکوہ خشک سب کو چار سیر پانی میں اوثالیں جب تین سیر رہ جائے تو استعمال کریں۔ اور مزاج گرم ہے تو دو دو تولہ مکوہ خشک اور خربزہ کے بیج اور گوکھر دان سب کو چار سیر پانی میں اوثا کر جب تین سیر رہ جائے استعمال میں لاویں اور جب زچہ کو بخار ہو۔ تو صرف مکوہ خشک کا پانی دیں۔ اسی طرح یہ بھی دستوڑ ہے کہ زچہ کو اچھوانی اور گوند سونٹھ ضرور دیتے ہیں یہ بھی بڑا دستوڑ ہے کسی کو موافق آتا ہے کسی کو نقصان کرتا ہے خاص کر بخار میں اچھوانی بہت ہی نقصان کرتی ہے اگر زچہ بیمار ہو یا مضم میں فتور ہو تو سب سے عمدہ غذا شوربایا بخنی ہے البتہ روٹی نہ دیں تو مضائقہ نہیں اور اگر بخار یا بیماری زیادہ ہو تو حکیم سے پوچھ کر جو حکیم بتلاوے وہ دو جس کو گوند موافق نہ ہو اس کے واسطے وہ لڈ دینا جس کی ترکیب رحم سے ہر وقت طوبت جاری رہنے کے بیان میں لکھی گئی ہے (۷) بچہ کو زیادہ دیر تک ایک کروٹ پر لیٹے ہوئے کسی چیز پر نگاہ نہ جانے دیں اس سے بھینک لگن ہو جاتا ہے۔ کروٹ بدلتے رہیں (۸) زچہ کو بھی تیل ملوانا بہت مفید ہے مگر بعض عورتوں کو تیل گرمی کرتا ہے اور پھوڑے پھنسی نکل آتے ہیں ان کے لئے تیل مناسب ہے جھاؤ کے پتے آدھ پائو اور مہندی کے پتے چھٹانک بھرا اور نکولی چھٹانک بھرا اور مجیٹھ دو تولہ ان سب کو رات کو پانی میں بھگو رکھیں صبح کو جوش دے کر ملکر چھان کر سسوں یا تل کا تیل ایک سیر ملا کر پھیر پکائیں کہ پانی سب چل جاتی اور تیل رہ جائے پھر اس میں دو تولہ مصطلی اور ایک تولہ قسط تلخ خوب باریک پیس کر ملا کر رکھ

لحاح اس وقت جو تیر تالو پر لگا دیا جاتی ہے تاہم گرمی آتی ہے تو بوجھ کر لگا کر کھینک کر نکال دینا چاہئے۔ لیکن اگر بچہ بیمار ہو تو اس کے ساتھ ساتھ کھینک کر نکال دینا چاہئے۔

نور محمدی مہشتی زیور

لیں اور نیگرم ملوائیں (۹) جس کے دودھ کم ہو اس کو اگر دودھ موافق ہو تو دودھ پلاؤ اور بھیجا زیادہ
کھلاؤ اور مرغ کا شور یا پلاؤ اور یہ دوائیں بھی مفید ہیں پانچ ماشہ کلونجی یا پانچ ماشہ تودری سرخ
ہر روز دودھ کیساتھ بھانگیں یا دو تولہ زیرہ سیاہ آدھ سیر گھی میں کسی قدر بھونکر سیر بھر شکر سفید اور
آدھ سیر سوئی ملا کر قوام کر لیں پھر پادام چھو بارہ ناریل، چلوغزہ بقدر مناسب ملا لیں خوراک دو تولہ سی
چار تولہ تک یا گاجر کا سلوہ کھلائیں اور غذا مکدہ کھلائیں (۱۰) دودھ پلانے والی کوئی پتیر نقصان کرنے
والی نہ کھائے اسی طرح ترائیزک کا ساگ اور رانی اور پودینہ نہ کھائے کہ ان چیزوں سے دودھ
بگڑتا ہے۔ (۱۱) اگر دودھ بھاتیوں میں جم جائے اور تکلیف دے اور بھاتیوں میں کھچا و معلوم ہونی
لگے تو فوراً علاج کریں ایک علاج یہ ہے کہ ایک ایک تولہ بنفشہ اور خطمی اور گل ہالونہ اور دو تولہ ٹیسو
کے پھول لے کر دوسیر پانی میں اٹا کر گرم گرم پانی سے دھاریں اور انھیں دواؤں کو رکھ کر بائیں
جب ٹھنڈا ہو جاوے اتار دیں (۱۲) جس کا دودھ خراب ہو چکے کو نہ پلائیں ایک بوند ناخن پر ڈال کر
دیکھ لیں اگر فوراً بہ جائے یا بہت دیر تک نہ بہو خراب ہے اور اگر ذرا بہ کر رہ جائے تو عمدہ ہے اور اس
دودھ پر کبھی نہ بیٹھے وہ برا ہے۔ مسان کا علاج۔ مسان ایک مرض ہے جس کی بہت صورتیں ظہور
میں آتی ہیں کوئی بچہ شوکھ شوکھ کر مر جاتا ہے۔ کسی کو کبیرہ (ام الصبیان) کے دورے پڑتی ہیں
کوئی دستوں سے ہلاک ہو جاتا ہے۔ کسی کو پیاس اور توش بہت ہوتی ہے۔ کسی کے بچہ سوتے
سوتے مر کر رہ جاتے ہیں۔ کسی کو سچے دوسرے یا کم و بیش مدت تک اچھے رہتے ہیں پھر ایک دم مر جاتی
ہیں یہ سب مسان کی شاخیں ہیں یہ مرض بچے کو ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ جب
اس کا سلسلہ شروع ہوتا ہے تو لگاتار بچے مرتے ہی چلے جاتے ہیں۔ جب تک ماں کا علاج نہ ہو
شروع محل میں بلکہ محل سے پہلے اس کی دوا نہ کی جائے بچہ کو نفع نہیں پہنچتا چونکہ یہ مرض آجکل بکثرت ہونی
لگا ہے۔ اس واسطے علاج اسکا لکھا جاتا ہے مفصل علاج تو اس کا بہت طول چاہتا ہے۔ یہاں چند
نسخے اس مرض سے حفاظت کیلئے اور چند ضروری باتیں لکھی جاتی ہیں (۱) عورت کا علاج محل سے پہلے
ہو شیا طیب سے کراؤ اگر ضرورت مسہل کی ہو تو بر عایت خون کی صفائی اور زہر کے اتار اور تقویت
دل کے مسہل دیا جائے (۲) پھر محل کی حالت میں کل ماہ چہارم وہ معجون دی جاوے جو محل کی تہیروں کے
بیان میں گند چکی ہے جس کی پہلی دوا ہمدہ صندل سفید ہے۔ چالیس دن کھاویں وہ معجون ہرمزاج کے
موافق ہے۔ (۳) وہ معجون چالیس دن کھا کر چھوڑ دیں اور یہ گولی برابر بچہ ہوتے تک کھاتی رہیں
اور جب بچہ پیدا ہو تو بچہ کو بھی برابر دوسرے تک کھاتی رہیں اور خود بھی کھاتی رہیں گولی کا نسخہ یہ ہے

تلسی کے پتے جلمیم کے پتے۔ چڑچڑ کی جڑ۔ اکاس بیل جو بول کے درخت کی نہ ہو۔ گرنجھیکے پتے۔
 ارند کے پتے سب ڈھائی ڈھائی ماشہ لیکر سایہ میں خشک کر لیں۔ پھر عود صلیب بنسلوٹن۔ دانہ الاچی
 کلاں چار چار ماشہ۔ دانہ الاچی خورد دو ماشہ زنب یعنی تالیسپتر ڈھائی ماشہ سب کو کوٹ چھان لیں۔
 اور زہر مہر و خطائی اصلی نازیل دریائی۔ جدوار خطائی۔ پھیتہ گلاب میں کھل کر پیس اور مشک تین چاول۔
 رعفران اصلی تین رقی ملا کر پھر خوب کھل کر لیں۔ اور سب ادویات کو ملا کر شہد ہوزن میں ملا کر گولیاں چنر
 کی بلبر بنا لیں اور ایک گولی روز کھاویں۔ جب بچہ پیدا ہو تو اس کو چوتھائی گولی دیں پھر چند روز کے بعد
 آدھی گولی پھر سال بھر کے بعد ایک گولی روز دیں یہ گولی بچہ کے بہت سے امراض کے لئے مفید ہے اور
 نقصان کسی حال میں نہیں کرتی (۴) مسان کا مرض کے لئے سب سے ضروری تدبیر یہ ہے کہ ماں کا دودھ
 بالکل نہ دیا جاوے کوئی دوسری تندہ رست عورت دودھ پلاوے یا بکری گائے وغیرہ یا ولانتی ڈبہ کر
 دودھ سے پرورش کیجائے غرض ماں کے دودھ میں زہر ہوتا ہے یا تو ماں کا دودھ بالکل نہ دیا جاوے
 یا ممکن ہو تو ماں کے دودھ کی صفائی کی تدبیریں کسی قابل اور تجربہ کار حکیم کی رائے سے کیجاویں مگر
 یہ مشکل ہے لہذا ماں کا دودھ نہ دینا ہی مناسب ہے۔ (۵) بچے کے گلے میں عود صلیب نرم مادہ
 لمبائی میں سوراخ کر کے ڈورے میں پڑو کر ڈال دیا جائے۔ (۶) اگر بچہ کو مسان ہو گیا ہے تو اس کی
 تدبیریں اور علاج میں جو صورت پیش آوے اس کے موافق حکیم کو اطلاع کر کے کرو اور بہت صورتوں
 کا علاج کتاب ہذا میں بھی لکھا گیا ہے۔ (۷) مسان کو تعویذ گندوں سے بھی بہت فائدہ ہوتا ہے۔
 کسی مسلمان دیندار عالم سورج و کریم جاہلوں اور بددینوں اور سیانوں سے ہرگز رجوع نہ کریں ایک
 عمل اسی حصہ کے آخر میں جھاڑ پھونک کے بیان میں لکھا گیا ہے نہایت مجرب ہے۔

بچوں کی تدبیریں اور احتیاطوں کا بیان

(۱) سب سے بہتر مالک دودھ ہے بشرطیکہ مسان کا مرض نہ ہو اور اگر مسان کا مرض ہو تو سب سے مضر
 ماں کا دودھ ہے (مسان کا بیان گذر چکا) تندہ رست ماں اگر خالی پستان بھی بچے کے منہ میں دے تو
 بچہ کو فائدہ پہنچتا ہے اگر یہ عادت کر لیں کہ ہر دفعہ دودھ پلانے سے پہلے ایک انگلی شہد چٹا دیا کریں
 تو بہت مفید ہے (از قانون شہنشاہ)۔ (۲) جب بچہ سات دن کا ہو جائے تو گھوڑے میں جھلانا اور
 ٹوری (گیت) سنانا اس کو بہت مفید ہوتا ہے گو دہلیں لیں یا گھوڑے میں لٹا دیں بچہ کا سر اونچا
 رکھیں (۳) بچہ جس وقت سے پیدا ہوتا ہے اسکا دماغ فوٹولسی خاصیت رکھتا ہے جو کچھ اس میں

آنکھ کی راہ سے یا کان کی راہ سے پہنچتا ہے۔ منتقل ہو جاتا ہے اور تمام عمر محفوظ رہتا ہے اگر اچھی تعلیم دینی ہو تو بچہ کے سامنے تمیز اور سلیقہ کی باتیں کریں کوئی حرکت خلاف تہذیب نہ کریں اور کوئی بات بُری منہ سے نہ نکالیں کلام پڑھتے رہیں۔ (۴) جب دودھ پھڑانے کے دن نزدیک آویں اور بچہ کچھ کھانے لگے تو اس کا خیال رکھیں کہ کوئی سخت چیز ہرگز نہ چبانے دیں اس سے دُرسے کہ دانت شکل سے نکلیں اور ہمیشہ کیلے دانت کمزور رہیں (۵) ایسی حالت میں نہ غذا پیٹ بھر کر کھلا دیں۔ نہ پانی زیادہ پلا دیں اس سے معدہ ہمیشہ کیلے کمزور ہو جاتا ہے۔ اگر ذرا بھی پیٹ پھولا دیکھیں تو غذا بہت کم دیں اور جس طرح ہو سکے بچہ کو سلا دیں اس سے غذا جلدی ہضم ہو جاتی ہے۔ (۶) اگر گرمی میں دودھ پھڑایا جاوے تو پیاس اور عطش نہ ہونے دیں اس کی تدبیر یہ ہے کہ ہر روز نہ ہر مہرہ گلاب یا پانی میں گھس کر پلائیں اور زیادہ چکنائی نہ کھلائیں اور ہمیشہ تیسرے دن تالو پر مہندی کی ٹنگیہ رکھیں یا نشاستہ گلاب میں ملا کر تالو پر ملا کریں اس سے سونکھے کے عارضہ سے بھی حفاظت رہتی ہو اور اگر بہت جاڑوں میں دودھ پھڑایا جاوے تو سردی سے بچائیں اور کوئی ثقیل چیز نہ کھانے دیں اور بعضی کا خیال رکھیں۔ (۷) جب مسوڑھے سخت ہو جاویں اور دانت نکلنے معلوم ہوں تو مرغ کی چربی مسوڑھوں پر ملا کریں اور سر اور گردن پر تیل خوب ملا کریں اور کان میں بھی تیل خوب ڈالا کریں۔ اور کبھی کبھی شہد دو دو بوند نیکرم کر کے کانوں میں ڈال دیا کریں کہ میل نہ جمے اور اس دوا کا استعمال کریں کہ دانت آسانی سے نکلیں ایسی اور تھنی کرچ اور خطی اور گل بابونہ سب چھ چھ ماشم رات کو پانی میں جھگوئیں صبح جوش دے کر ملکر چھان کر تین تولہ روغن گل اور دو تولہ شہد خالص اور ایک تولہ بکری کے گردہ کی چربی اور مرغی کی چربی ملا کر پھر پکائیں کہ پانی جل کر مرہم سا رہ جائے پھر اس میں چھ ماشم نمک باریک پیسکر ملا کر رکھیں اور نیکرم کر کے ہر روز مسوڑھوں پر ملا کریں اور اگر مرغی کی چربی نہ ہو تو گائے کی نلی کا گودا ڈالیں اور کبھی دانتوں کے مشکل سے نکلنے سے بچہ کے ہاتھ پاؤں اینٹھنے لگتے ہیں اس وقت سر اور گردن پر تیل ملیں (۸) جب دانت کسی قدر نکل آئیں اور بچہ کچھ چبانے لگے تو ایک گردہ ملیٹی کی اوپر سے پھیل کر پانی میں جھگو کر نرم کر کے بچہ کے ہاتھ میں دیدیں کہ اس سے کھیلا کرے اور اس کو چپا کرے اس سے ایک تو اپنی انگلیاں نہ چپا گا۔ دوسرے دانت نکلنے میں مسوڑھے نہ پھولنے۔ اور درد نہ کرنے اور کبھی کبھی نمک اور شہد ملا کر مسوڑھوں پر ملتے رہیں اس سے منہ نہیں آتا اور دانت بہت آسانی سے نکلتے ہیں (۹) جب بچہ کی زبان کچھ کھل چلے تو بھی کبھی زبان کی جڑ کو انگلی سے مل دیا کریں اس سے بہت جلدی صاف

خاص کر سردیوں کی بدولت پیسے میں کمی سے اگر بھلا لگتا ہے تو بوقت آجائی ہے۔ ۱۲۔ سالانہ علاج مفصل اور مکمل گائی۔ ۱۲۔ مند

بولے لگتا ہے (۱۰) حکمت کی کتابوں میں لکھا ہے کہ بڑی عادتوں سے بھی تندرستی خراب ہو جاتی ہے۔ لہذا بچہ کی عادتیں درست رکھنے کا بہت خیال رکھیں کوئی اور بھی اس کے سامنے بیہودہ حرکت نہ کرنے پائے بچوں کو کسی خاص غذا کی عادت نہ ڈالو بلکہ موسمی چیزیں سب کھلاتے رہو تاکہ عادت رہے البتہ بار بار نہ کھلاؤ جب تک ایک چیز ہضم نہ ہو جائے دوسری نہ دو اور کوئی چیز اتنی نہ کھلاؤ کہ ہضم نہ ہو سکے اور سبز میوؤں پر پانی نہ دو اور کھٹائی زیادہ نہ کھانے دو خاص کر لڑکیوں کو اور بچوں پر تاکید رکھو کہ کھانا کھانے میں اور پانی پینے میں ہنسیں نہ کوئی ایسی حرکت کریں جس سے لقمہ یا پانی ناک کی طرف چڑھ جائے۔ اور جس قدر مقدور ہو بچوں کو اچھی غذا دے اس عمر میں جو کچھ طاقت بدن میں لجاو گی تمام عمر کام آوے گی۔ خاص کر جاڑوں میں میوہ یا تل کے لڈو کھلایا کر دو۔ ناریل اور مصری کھانیسے طاقت بھی آتی ہے اور چپوٹے پیدا نہیں ہوتے اور سوتے میں پیشاب زیادہ نہیں آتا اس طرح اور میوؤں میں اور فائدے ہیں (۱۲) بچوں کو محنت کی عادت ضرور ڈالیں بلکہ بقدر ضرورت لڑکو ٹوک دو ٹنڈ مگدر کی اور اگر مقدور ہو گھوڑے کی سواری کی اور لڑکیوں کو چھوٹی چکی بھر بڑی چکی اور چرخہ پھرنے کی عادت ڈالیں (۱۳) ختنہ جتنی چھوٹی عمر میں ہو جاوے بہتر ہے تکلیف کم ہوتی ہے اور زخم جلد ہی بھر جاتا ہے۔ (۱۴) بہت تھوڑی عمر میں شادی کر دینے میں بہت سے نقصان ہیں بہتر تو یہی ہے کہ لڑکا جب کمائیکا اور لڑکی جب گھر چلا نیکا بوجھا اٹھا سکے اس وقت شادی کیجاوے۔

بچوں کی بیماریوں اور علاج کا بیان

فائدہ:- بچوں کو بہت تیز دوا مت دو خواہ گرم ہو جیسے اکثر کشتے یا سرد ہو جیسے کافور اس کی احتیاط دودھ پیتے تک تو بہت ہی ہے۔ پھر بھی چودہ پندرہ برس کی عمر تک خیال رکھو اور دودھ پیتے بچہ کے علاج میں دودھ پلانی کو پرہیز رکھنے کی بہت ضرورت ہے اور جب تک بچہ بارہ برس کا نہ ہو جائے فصد ہرگز نہ لیں اگر بہت ہی لاچار ہی ہو تو بھری سینگیوں لگاویں اور یاد رکھو جب کوئی تشرش دوا یا غذا بچہ کو دیجائے تو دودھ پلانے سے دو گھنٹہ کا فاصلہ ضرور رہے تاکہ دودھ کی ساتھ تشرشی معدہ میں جمع ہو بعض دفعہ بہت نقصان ہو جاتا ہے اب کچھ بیماریاں لکھی جاتی ہیں ام الصبیان۔ اس کو کیرہ اور مٹسان بھی کہتے ہیں۔ اس میں بچہ یک نخت بیہوش ہو جاتا ہے اور ہاتھ پاؤں اٹھنے لگتے ہیں اور منہ میں جھاگ آجاتے ہیں پورا علاج حکیم سے کرنا چاہئے یہاں چند ضروری باتیں سمجھ لو جب دورہ پڑے تو فوراً بازو اور رانیں کسی قدر کسکر باندھ دو اور رانی

سے ہتیلیوں اور تلوؤں کی مالش کرو اور منہ سے جھاگ صاف کر دو اور اس مرض والے کو بہت تیز اور
 ہلکے چیزوں کی طرف دیکھنے سے اور بھڑ اور گائے کے گوشت سے ضرور بچانا چاہئے۔ جندید ستر
 سو گھانا اور بچہ کے بستر پر چاروں طرف ذرا سا رکھ دینا مفید ہے۔ خاص کر چاند کے شروع ہونے
 میں کیونکہ یہ دن دورہ کی زیادتی کے ہیں اور اکثر بڑے ہو کر یہ مرض خود بخود بھی جاتا رہتا ہے اور چونکہ پیش
 اکثر گرم کی خرابی سے ہوتا ہے اس واسطے جس عورت کو کوئی مرض ہو تا ہو اس کو اس معجون کا کھالینا بہت مفید و ضروری ہے جو محل
 کی تدبیروں کے بیان کے بالکل اخیر میں لکھی ہے جس کے اول میں دونوں صندل ہیں۔ سوکھا۔
 اس میں بچے کو پیاس بہت لگتی ہے اور تالو کی حرکت موقوف ہو جاتی ہے اور دم بدم سوکھتا چلا جاتا ہے
 اخیر میں کھانسی بھی ہو جاتی ہے اور دست آنے لگتے ہیں علاج یہ ہے کہ کدو یعنی لوکی یا خرفہ دو تولہ نچل کر
 روغن گل ملا کر تیکہ بنا کر سر پر رکھیں جب وہ گرم ہو جاوے بدل دیں اور دو دو ماشہ تخم خرفہ اور تخم کاسنی
 گاؤ زبان کے عرق میں پیس کر چھان کر ایک تولہ شربت انار شیریں ملا کر چار چار رتی طباشیر اور زہر مہرہ دو تولہ
 عرق بید مشک میں گھسکر ملا کر پلائیں اور اگر دست آئے ہوں تو تخم خرفہ تخم کاسنی کو ذرا بھون کر پیسیں
 اور اگر کھانسی ہو تو دو ماشہ مٹی بھی پیس دیں اور ہاتھ پاؤں پر سر روز مہندی لگانا اور ٹھنڈے پانی
 سے دھونا بھی مفید ہے اگر بچہ دودھ پیتا ہے تو دودھ پلائی کو ٹھنڈی غذا دیں جیسے کدو۔ ترٹی۔ پالک
 کھیر۔ آتش جو وغیرہ اور اس کو بھی ٹھنڈی دوائیں پلائیں اور اگر بچہ دودھ نہ پیتا ہو تو اس کے لئے مسبب
 بہتر غذا آتش جو ہے اور جب دست ہوں تو کھچڑی یا ساگو دانہ دیں۔ ڈبہ۔ جس کو پسلی کا چلنا بھی کہتے
 ہیں اس کے شروع میں گرم خشک دوائیں دیں جیسے۔ گسر وندہ یا مشک یا بلدی یا بن وغیرہ
 بلکہ جس روز ڈبہ ہو پھٹی دیں۔ دو دانہ عناب۔ چار دانہ مونیر متقا۔ دو دو ماشہ مکوہ خشک۔ گل بنفشہ ملٹی
 گاؤ زبان اور ایک ماشہ ابریشم خام مقرر گرم پانی میں بھگو کر اور دو دو تولہ امتاس اور ترنجبین اور ایک
 تولہ خمیر بنفشہ علیہ بھگو کر ملکر چھان کر ملا دیں اور چار دانہ مغز بادام پیس کر بھی پلائیں اور ایک ایک
 دن بیچ دے کر تین دفعہ یہ گھٹی دیں اور اول دن سے سیدہ پر یہ مالش کریں۔ چھ چھ ماشہ السی اور تخم
 اور گل بنفشہ اور مینتی کے بیج اور مکوہ خشک پانی میں بھگو کر خوش دے کر خوب ملکر چھان کر چار تولہ روغن
 گل اور دو تولہ موم زرد ملا کر پھر پکائیں یہاں تک کہ پانی جل کر تیل رہ جائے پھر اس تیل میں تین
 ماشہ مصطکی پیس کر ملا کر رکھ لیں اور نیم گرم کر کر سینہ پر اور جہاں گڑھا پڑتا ہو دن میں دو تین بار مالش
 کریں اور رونی گرم کر کے باندھ دیں۔ یہی اس مالش سے ہی آلام ہو جاتا ہے۔ گھٹی کی ضرورت
 نہیں ہوتی بڑوں کی پسلی کے درد کو بھی مفید ہے۔ گھٹی کے بعد اگر کدو وندہ یا مشک وغیرہ دیں

اور کو صلیب زرد ملا کر پھر پکائیں یہاں تک کہ پانی جل کر تیل رہ جائے پھر اس تیل میں تین ماشہ مصطکی پیس کر ملا کر رکھ لیں اور نیم گرم کر کر سینہ پر اور جہاں گڑھا پڑتا ہو دن میں دو تین بار مالش کریں اور رونی گرم کر کے باندھ دیں۔ یہی اس مالش سے ہی آلام ہو جاتا ہے۔ گھٹی کی ضرورت نہیں ہوتی بڑوں کی پسلی کے درد کو بھی مفید ہے۔ گھٹی کے بعد اگر کدو وندہ یا مشک وغیرہ دیں

تو کچھ ڈنہیں بچے کو اور دودھ پلائی کو پیر کی ضرورت ہے صرف مونگ کی دال چپائی یا کھجڑی دیں
بچہ کا بہت رونا اور نہ سونا اگر کہیں درد یا تکلیف ہو تو اسکا علاج کریں نہیں تو یہ دوا دیں چھروچی
خشخاش سفید خوش سیاہ۔ اسی تخم خرقہ، تخم بارتنگ، تخم کاہو۔ انیسون۔ سونف زیرہ سیاہ۔ سب کو چھ ماشہ
لیکر کوٹ چھان کر قند سفید پانچ تولہ کا قوام کر کے یہ دوائیں ملا لیں دو ماشہ سے سات ماشہ تک خوراک سے
اس سے بڑوں کو بھی خوب نیند آتی ہے البتہ جس بچہ کو ام الصغیان کا دورہ پڑتا ہے۔ اس کو نہ دیں اور کسی بچہ کو
افیون نہ دیں اخیر میں بہت نقصان لاتی ہے۔ انیون کی جگہ یہ دوا دیں۔ ٹینڈ میں چونکہ نہ بچہ اگر کسی چیز سے
ڈر گیا ہے تو جس طرح ہو سکے اس کے دل سے خوف مٹائیں اور اگر سیٹ چڑھا ہو تو گھٹی سی پیوٹ صاف کریں کان کا
درد اس کی بچان یہ ہے کہ بچہ بہت روئے اور کوئی ظاہری سبب معلوم نہ ہو اور بار بار اپنا ماتھ کان پر لگائے اور
جب اس کے کان میں نرمی سے ہاتھ پھیریں تو آرام پائے اس کیلئے یہ دوائیں مفید ہیں۔ ایک نسخہ۔ سکھرشن
یا گیندے کے پتوں کا پانی نیم گرم دو ڈوبوند کان میں ڈالیں۔ دوسرا نسخہ۔ رسوت صغیر مسورتین تین ماشہ لیکر
چھٹانک بھر پانی میں اڈائیں جب پانی اڑھا رہ جائے ملکہ چھانکر رخن گل یا رخن بادام یا تل کا تیل دو تولہ ملا کر
بھر پکائیں جب پانی جھلک تیل رہ جائے ایک ایک ماشہ تک اندرائی اور مری باریک پیسکر ملا کر رکھ لیں اور دودھ پوند
نیم گرم ڈالیں تیسرا نسخہ۔ چھ ماشہ گل بابونہ پاؤ بھر پانی میں پکا کر بھپا رہ دیں۔ فائدہ۔ کان میں دوا ہمیشہ ٹھیک
ڈالو اور کچوں کے کان میں بہت تیز دوانہ ڈالو بہرہ ہو جائیگا ڈر ہے۔ کان بہنا۔ باہر کی کسی دوا سے اسکارو کہہ سنا
اچھا نہیں۔ البتہ کھانسی اس دوا سے دماغ کو طاقت دینا اور رطوبت کو خشک کرنا چاہیو ایک چائول مونگہ کا
کشتہ۔ چھ ماشہ اطر فیصل کشنیزی یا اطر فیصل زمانی میں ملا کر سوتے وقت ایک سال تک کھلائیں
اور ہفتہ میں ایک دو دن ناسخہ کر دیا کریں اور باہر سے اس دوا سے کان صاف کریں نیم کے
پانی سے کان دھوئیں پھر نیم کے پتوں کو پیس کر پانی بچوڑ کر اس کو شہد میں ملا کر نیم گرم ٹپکا دیں
اور کان میں رونی بہر وقت رکھیں کہ مکھی نہ بیٹھے اور اکثر بڑے ہو کر کان کا بہنا خود جب تار ہوتا ہے
آنکھ دکھنا۔ زیرہ اور اخروٹ کی گری برابر لیکر باریک پیسکر ذرا سا منہ کا لعاب ملا کر پھر پیسیں۔ کہ
مرہم سا ہو جائے پھر ذرا ساد دودھ بکری یا گائے کا ملا کر آنکھ کے اوپر لپیپ کریں اور گھنٹہ دو گھنٹہ
کے بعد بدل دیں اور جو علاج بڑوں کی آنکھ دکھنے کے بیان میں لکھے گئے ہیں وہ بھی بچوں کو فائدہ
دیتے ہیں اور اگر آنکھ دکھ جائیکے بعد چالیس روز تک یہ دوا کھلائیں تو امید ہے کہ آئندہ بالکل آنکھ

۱۵ اثر مونگہ کے کشتہ کی ضرورت بھی نہیں پڑتی مرن اطر فیصل کھانا کافی ہوتا ہے۔ ۱۲ نظر ثالث ۱۵ یہ نسخہ جو کہ ہر مزاج کے موافق نہیں اس اطر فیصل
کی رائے کے اس کا استعمال نہ کریں۔ بلکہ بجائے اسکے اطر فیصل کشنیزی تین ماشہ سے چھ ماشہ تک کھلائیں۔ ۱۲ نظر ثالث

دکھتے سے امن ہو جائے۔ کالی مرچ پانچ عدد مصری ایک تولہ پانچ دانہ پیس کر دو تولہ گائے کے مکھن میں ملا کر ہر روز چٹائیں لے۔ فائدہ۔ یہ جو مشہور ہے کہ آنکھ دکھنے میں صرف میٹھی غذا دینی چاہئے۔ محض غلط ہے۔ بلکہ میٹھی چیز نقصان دیتی ہے غذا نگین دیں اور چکنائی زیادہ ڈالیں۔ لیکن نمک اور مرچ زیادہ نہ ہو اور ترشی اور دودھ دہی اور تیل اور گائے کے گوشت اور بادی چیزوں سے پرہیز رکھیں۔ البتہ اگر دماغ کی طاقت کیلئے کوئی سحر یہ یا حلوہ دیں تو اس میں ضرورت کے موافق میٹھی نہ ہو تا مضافتہ نہیں۔ آنکھ کمر بجی ہو نا۔ پیدا ہوتے ہی دیکھ لیں اگر آنکھیں گرنجی ہوں تو یہ دو انگائیں مشک اور بخیران برابر یکسر یکسر پیس کر خالص موم کی ایک سلائی بنا کر اس سلائی سے یہ دو ہفتہ میں دو دن لگائیں باقی دنوں میں معمولی سلائی سے لگائیں اور اگر موم کی سلائی نہ بن سکے تو سیخ پر موم لپیٹ کر بنائیں چالیس دن کے بعد سیاہی آجاو گی اگر نہ آئے تو چھوڑ دیں تھوڑے دنوں میں خود دوا کے اثر سے سیاہی آجاو گی کھانسی یعنی انجنہاری نکلنا۔ ایک چھوٹی ٹسی جو نمک ناک پر لگا دیجائے ایک تازی ایک باسی لگانا چاہئے ہمیشہ کئے امن ہو جاتا ہے اور ایک رگڑا پہلے آنکھ کی بیماریوں کے بیان میں گذر چکا ہے جس میں سر سوا کا تیل بھی ہے۔ وہ اس کے لئے اکسیر ہے چالیس دن لگائیں۔ رال بہتا اگر بہت ہو تو جوارش مصطکی تین ماشہ سے چھ ماشہ تک کھلا دیا کریں۔ منہ آجانا۔ اگر سیدائش کے وقت سے خیال رکھیں کہ شہد میں ذرا سانگ ملا کر کبھی بھی زبان پر ملدیا کریں تو منہ نہیں آتا اور دوائیں اس کی زبان کی بیماریوں کے بیان میں لکھی گئی ہیں۔ گھانٹی یعنی گلے آجانا۔ جب دانی اس کو اٹھائے تو بہتر ہے کہ اپنی انگلی شہد میں ڈبو کر اس پر ذرا سا پسپا ہوا لاہوری نمک چھڑک کر اٹھاوے۔ کھانسی ہے۔ بھول کا گوند کثیر مغز بہدانہ۔ مٹھی کاسٹ۔ سب ایک ایک ماشہ باریک پیس کر شہد میں گوندھ کر گولیاں چنے کے برابر بنا کر رکھ لیں ایک گولی ذرا سے پانی میں گھول کر چٹائیں دن میں تین چار بار گولی دیں اور چکنائی نہ دیں اور کالی کھانسی میں مکھن اور مصری چٹانا مفید ہے۔ سوتے میں گھلے اٹھنا۔ ایسے بچوں کو مکھن اور مصری یا بابول اور مصری چٹاتے رہیں۔ دودھ بار بار ڈالنا۔ دودھ ذرا کم پلائیں اور اگر صرف دودھ یا سفید مود نکلتا ہو تو دوا ماشہ بودینہ اور ایک ماشہ دانہ الائچی خور دیانی میں پیس کر ایک تولہ شربت انا شیر میں ملا کر پلائیں اور اگر کسی اور رنگ کی تھو تو حکیم سے پوچھیں۔ معدہ کا ضعف ہوتا۔ اس سے کبھی دست آتی تھکتے ہیں

۱۵ آنکھ دکھنے کیلئے ایک سالہ نسخہ کیا ہوا دیتی ہے کہ پانچ تولہ گلاب میں یا پانی میں گھول کر چھان کر رکھیں اور صبح شام دو ہر سوتے وقت آنکھ میں ڈالیں یہ دوائیں بالکل نہیں اور اکثر قسموں میں مفید ہے مگر وہیں تیار رکھنے کی چیز ہے۔ ۱۶ فقر ثالث ۱۷ مطلب یہ ہے کہ اگر رال زیادہ نہ باقی رہو تو اس کو روکنے کی کوشش نہ کریں اس سے بچہ کی معدہ کی صفائی ہو جاتی ہے ۱۸ کالی کھانسی کا علاج سینہ کی بیماریوں کے بیان میں گذرا اور بہت سے نسخے گذرے ۱۹

پلاؤں چنوتے۔ یعنی چھوٹے کیرے جو پاخانہ کے مقام میں ہو جاتے ہیں اس کی ایک دوا انٹریوں کی بیماریوں میں لکھی گئی ہے اور یہ دوا کھانگی ہے۔ ایک ایک تولہ سیخ سوسن اور ہلدی کوٹ چھان کر دو تولہ قند سفید ملا کر رکھ لیں اور تین ماشہ سے چھ ماشہ تک ہر روز پانی کے ساتھ چھنکائیں اور نارمل اور مصری کھلائیں اور یہ دوا رکھنے کی ہے موم کو گلا کر سوکھی مہندی پسپی ہوئی ملا کر نیچے کی انگلیوں سے چار انگل کی تہی بنا کر پاخانہ کے مقام میں رکھیں تھوڑی دیر کے بعد تہی کو سچ سچ چھین لیں کیرے اس پر لپیٹ آویٹے بادی چیزوں سے بچے کو اور دودھ پلائی کو پرہیز کرائیں۔ خروج مقعر یعنی کارچ مکلنا پرانی چھلنی کا چمڑا جلا کر اس پر چھڑکیں اور ہاتھ سے اندر کو دبائیں اور ناسپال اور شہتوت کے پتے اور کاغذ کی چھائی اور سفید پتھر سی اور ماز و سب چھ ماشہ پوٹلی میں باندھ کر دس سیر پانی میں پکائیں جب خوب پک جاوے پوٹلی کو نکال ڈالیں۔ اور اس نیم گرم پانی میں بچے کو ناف تک بٹھائیں جب ٹھنڈا ہو جائے نکال لیں اور بڑے ہو کر یہ مرض خود بھی جاتا رہتا ہے سو فی پیشاب نکل جانا۔ ایک دو دفعہ رات کو اٹھا کر پیشاب کر دیا کریں اور کھانگی دوا ماشانہ کے کمزور ہونے کے بیان میں گذر چکی ہے جب تک۔ یعنی پیشاب بوند بوند سوزش سے آنا۔ بہرورہ کا تیل ایک بوند بتاشہ پر ڈال کر کھلائیں۔ اس روغن کی ترکیب خاتمہ میں ہے اور ٹیسو کے پھولوں کے گرم پانی سے دھاریں اگر اس سے نہ جائے تو حکیم سے علاج کرائیں۔ بخار۔ اس کا پورا علاج حکیم سے کرانا چاہئے صرف ہم کسی باتیں کام کی لکھ دیتے ہیں ایک یہ کہ اگر بچہ دودھ پیتا ہو تو دودھ پلائی کو دوا پلانا اور پرہیز کرنا بہت ضروری ہے دوسرے یہ کہ سینگیان بچوانا اور پاشویہ کرانا اور غفلت کے وقت سر پر دوا رکھنا جیسا کہ یہ تدبیریں بڑوں کے لئے ہوتی ہیں بچوں کے لئے بھی ہوتی ہیں ان سب تدبیروں کا ذکر بخار کے بیان میں گذر چکا ہے۔ تیسرے یہ کہ اکثر بچوں کو بخار پیٹ کی خرابی سے ہوتا ہے۔ اگر ایسا ہو تو قبض کا علاج کریں۔ جس کا بیان ماویر آچکا ہے چھپک۔ اس کا پورا علاج حکیم سے کرانا چاہئے یہاں چند ضروری باتیں لکھی جاتی ہیں۔ (۱) جیسے اور بیماریوں کا علاج ہے۔ ایسے ہی چھپک کا بھی ہے یہ سمجھنا غلط ہے کہ اس میں علاج نہیں کرنا چاہئے۔ (۲) چھپک والے کے پاس چراغ رکھ کر گل نہ کریں۔ دور ہٹا کر گل کریں اس کی بونقصان کرتی ہے اسی طرح گوشت وغیرہ اتنی دور پکائیں کہ اس کے بگھار کی خوشبو اس کی ناک تک نہ پہنچے اس سے بھی نقصان پہنچتا ہے اور دھوبی کے گھر کے دھلے ہوئے کپڑے پہنکر فوراً اس کے پاس نہ آئیں اس کی خوشبو بھی نقصان دیتی ہے اور اس کو گرم اور سرد ہوا

سے بچائیں (۳) چھپک اکثر نکلتے جاؤں ہوا کرتی ہے۔ ان دنوں میں احتیاطاً یہ دو اکھلا دیا کریں رتی
دور تھی سچے موتی عرق بید مشک اور عرق کیوڑہ میں کھل کر کے رکھ لیں اور ایک چانول خمیرہ گاؤ زبان
یا شربت عناب میں ملا کر ہر روز بچے کو کھلا دیا کریں۔ ہر ہفتہ میں دو دن کھلا دینا کافی ہے۔ اور
چھپک کے موسم میں بلکہ سب وباؤں کے دنوں میں پانی میں کیوڑہ ڈال کر پینا نہایت مفید ہے البتہ
نزلہ کی حالت میں نہ چاہیے۔ اسی طرح گھوڑی کا دودھ اگر ایک دو بار اس موسم میں پلا دیں تو اس
سال چھپک نہیں نکلتی۔ اور اس موسم میں پھوٹے بڑے سب آدمی گرم غذاؤں سے پرہیز رکھیں۔
جیسے بٹکن۔ تیل۔ گائے کا گوشت۔ بھجور۔ انجیر۔ شہد۔ وغیرہ اور دودھ اور زیادہ میٹھا نہ کھائیں
بلکہ ٹھنڈی غذا میں کھائیں اور ٹھنڈے پانی سے نہایا کریں۔ (۴) نکلنے کے شروع میں ٹھنڈا پانی
گھونٹ گھونٹ پلانا و صندل اور کافور سنگھانا بہت مفید ہے اس سے سارا مادہ باہر کی طرف آجاتا ہے۔ (۵)
نازک اعضا کی اس طرح ضرور حفاظت کریں کہ سرمہ گلاب میں ملا کر آنکھ میں ٹپکائیں اور اگر آنکھ بند ہو تو
یہ لپیٹ کریں۔ رسوت۔ ایلو۔ گل نیلوفر۔ آقا قیاسب ساڑھے تین تین ماشہ اور زعفران دور تھی سب
باریک پیسکر ہرے دھنپہ کے پانی میں یا گلاب میں گوندھ کر گولیاں بنا لیں پھر گلاب میں بھس کر
لیپ کریں اور اگر آنکھیں باہر کو نکلی ہوں تو آنکھ کے برابر تھیلی سیکر اس میں تین ماشہ سرمہ بھر کر اول
دوا ٹپکا کر یا لیپ کر کے اوپر سے تھیلی باندھ دیں تاکہ بوجھ کے سبب سے آنکھ نہ سکے اس سے آنکھ
کی حفاظت رہتی ہے اور شربت شہتوت چٹاتے رہیں اور انار بیجوں سمیت خوب چبا کر کھلائیں اس سے
حلق کی حفاظت رہتی ہے۔ مغز تخم کدو چار ماشہ اور مغز بادام چھلا ہوا اور کتیرا گوند دو ماشہ
سفید چھ ماشہ باریک پیسکر لعاب اسپغول میں ملا کر ذرا چھائیں۔ اس سے سینہ اور پیٹھ کی حفاظت
رہتی ہے۔ اور برادہ صندل سرخ اور گل نیلوفر۔ گل ازہنی اور گل سرخ سب تین تین ماشہ گلاب
میں پیس کر ہر ہر جوڑ پیر لگائیں اس سے جوڑوں کی حفاظت رہتی ہے۔ ہاتھ پیر پٹھے نہیں پڑتی
اور یہ قرص شروع سے ڈھلنے کے وقت تک دیتے رہیں۔ گل سرخ۔ تخم حاض یعنی چوکے کے بیج ساڑھے تین
تین ماشہ بول کا گوند اور نشاستہ اور طباشیر اور کتیرا سات سات ماشہ کوٹ چھا کر لعاب اسپغول میں ملا کر ساڑھے
چار چار ماشہ کی ٹکیہ بنالیں ایک یا آدھی ٹکیہ ہر روز کھلا دیں اس سے آنتوں کے زخم سے حفاظت رہتی ہے
اور پیش نہیں ہوتی خصوصاً ڈھلنے کے وقت یہ ٹکیہ ضرور دیں۔ (۶) چھپک کے اچھے ہونے کے چند روز
بعد شربت عناب اور ٹنڈی کا عرق پلا دیں اس سے اندر گرمی نہیں رہتی۔ (۷) اگر چھپک کے بعد
پیش یا کھانسی ہو جاوے تو یہ دوا دیں دو تین دانہ عناب پانی میں پیسکر چھانکر اور ڈیڑھ ماشہ

کے طبع قدر میں دیتا ہے۔ چھپک کی گرمی دھکے کا جوڑ پیر لگلا دیا جائے اور اگر پات پانی کی برقی میں بھجور شہد میں کھیں اور صبح کو ۱۲ چھائے ہوس شربت نیلو فرو تو لاکھ لاکھ لیں یہ وزن

پانی میں بھگو کر اس کا لعاب لیکر اس میں ملا کر شربت نیلو فر ایک تولہ ملا کر پلائیں۔ (۸) اگر اچھے ہو کر
 داغ رہ جائیں تو چھٹانک بھر مردار سنگ اور چھٹانک بھر سانپھر نمک پیسکر اتنے پانی میں ڈالیں کہ پانی
 چار انگلی اوپر رہے اور ایک ہفتہ تک دھوپ میں رکھیں اور ہر روز تین بار ہلادیا کریں اور ہفتے میں
 پانی بدلتے رہیں چالیس دن کے بعد پانی پھینک کر خشک کریں اور چنے کا آٹا اور نرگل کی جڑ اور پرانی
 بڑی اور قسطیخ اور چانول کا آٹا اور مغز مخ شرنپہ اور بکائن کے بیج سب چیزیں مردار سنگ کے ہم وزن
 لیکر کوٹ چھانکر رکھ لیں پھر تھوڑی سی یہ دوا لیکر بیٹھی کے بیجوں کے لعاب میں ملا کر ملیں اور ایک گھنٹہ
 کے بعد دھو ڈالیں مہینہ دو مہینہ تک اسی طرح کریں۔ (۹) ایک قسم کی چیچک وہ ہے جس کو موتیا چیچک
 اور کنٹھی کہتے ہیں بھی وہ صرف گلے پر نکلتی ہے کبھی تمام بدن پر اسکے دانے موتی کی طرح چھوٹے چھوٹے
 سفید ہوتے ہیں یہ جو مشہور ہے کہ اس کا علاج نہ چاہئے۔ محض غلط ہے البتہ اس کے دبانے کا علاج
 نہ کریں بلکہ باہر کی طرف لانا چاہئے۔ اس کا علاج بھی وہی ہے جو اوچیچک کا ہے۔ (۱۰) اور ایک قسم
 وہ ہے جس کے دانے دھوپ کی طرح ہوتے ہیں جس کو خسر کہتے ہیں اس میں ڈھلنے کے بعد بخوف نہ
 ہوں اور شربت عناب یا نیلو فر اور عرق منڈی ضرور پلاتے رہیں اور وہ قرص جس میں طباشیر ہے اور
 نمبر ۵ میں لکھا گیا ہے کھلاتے رہیں۔ (۱۱) چیچک کی تمام قسموں کے علاج کا اصول یہ ہے کہ دبا نیکی
 کوشش ہرگز نہ کریں اس سے ہلاکت کا خوف ہے۔ بلکہ یہ کوشش کریں کہ کل مادہ چیچک کا اندر سے
 باہر نکل آوے۔ جب ڈھل جاوے تو گرمی دور کرنے کی کوشش کریں۔ دوا چیچک کا مادہ باہر
 نکالنے والی سونے کا ورق ایک عدد اور شہد چھ ماشہ ملا کر چٹائیں اوپر سے انجیر ولایتی ایک عدد
 مونیر منقہ نو دانہ زعفران ایک ماشہ مہری دو تولہ جوش دے کر چھان کر پلائیں اور اگر بخار زیادہ
 ہو تو زعفران کی جگہ پانچ ماشہ خوب کلاں ڈالیں اور اگر بخار بہت ہی زیادہ ہو تو مخ خیارین چھ ماشہ
 اور بڑھالیں یہ کل دواؤں کے وزن پڑے آدمیوں کے لئے ہیں بچہ کیلئے آدھا تہائی چوتھائی
 کر لیں چیچک کے مریض کے بستر پر خوب کلاں بچا دیں اور ہر روز بدلیا کریں۔ فائدہ:- چیچک
 کی سب قسموں میں سے گرم زیادہ خسر ہو مگر جلد ختم ہو جاتی ہے۔ اور جان کا خطرہ اس میں بہت کم
 ہوتا ہے اور بڑی چیچک میں گرمی خسر سے کم ہوتی ہے مگر دیر میں ختم ہوتی ہے اور بڑا افساسی سے جان کا بھی
 ہوتا ہے اور موتی جھرہ میں شروع میں گرمی کم ہوتی ہے مگر بعد میں بہت ہو جاتی ہے اور سب سے
 زیادہ تکلیف دینے والی اور دیر میں جانے والی ہے بائیس دن سے کم میں تو کبھی جاتی ہی نہیں
 اس کے علاج میں بہت غور کی ضرورت ہے۔ حکیم سے رجوع کرنا چاہیے جو تدبیریں یہاں لکھی گئی

ہیں کسی قسم میں مضر نہیں۔ موتی جھرہ میں تکلیفیں بہت ہوتی ہیں مگر جان کا خطرہ کم ہوتا ہے۔

پھوڑا پھنسی وغیرہ

کبھی کبھی نیم کے پانی سے نہلا دیں اسی طرح کچنال یعنی کچناری کی چھال پانی میں اوتا کر اس میں نہلانا بھی مفید ہے اور برساتی پھنسیوں کے لئے آم کی بجلی پانی میں پیسکر ہر روز لگاویں اور یہ دوا ہر قسم کی پھنسیوں کو فائدہ دیتی ہے ایک تولہ عذاب کو چار تولہ بھی میں جلا کر رگڑیں کہ سب بھی میں ملکر ایک ذات ہو جاویں پھر دوا ماشہ دھویا ہوا تو تیا ملا کر رکھ لیں اور پھنسیوں پر لگایا کریں اس سے پھنسی اور زخم جلدی اچھے ہوتے ہیں اور پھر نکلنا بند ہو جاتا ہے اور کبھی نہیں پھنسی اور تو تیا اس طرح دھلتا ہے کہ اسکو باریک پیسکر پانی میں ڈالیں جب تہ میں بیٹھ جاوے پانی بدل دیں اسی طرح تین چار بار کریں اور خشک کر کے کام میں آئیں۔ پنج تین تین ماشہ کیلہ مردار سنگ۔ مازو۔ انار کے پھلکے ہلدی کوٹ چھان کر دو تولہ زرد دموم کو چار تولہ رغن گل میں پتکھلا کر اس میں سب دوائیں ملا کر خوب رگڑیں کہ مرہم سا ہو جاوے پھر ایک تولہ خالص سرکہ میں ملا کر دوبارہ رگڑیں اور سر پر لگایا کریں۔ دوسری دوا۔ بہت کم خرچ دوا تولہ چنے کا آٹا اور تین ماشہ تو تیا خوب باریک پیسکر کھٹی دہی میں ملا کر خوب رگڑیں کہ مرہم سا ہو جاوے پھر سر پر ملیں اور ایک گھنٹہ کے بعد نیم کے پانی سے دھو ڈالیں اکثر ایک ہفتہ میں آرام ہو جاتا ہے۔ داد۔ اس پر باسی منہ کا لعاب لگانا نہایت مفید ہے اگر اس سے نہ جائے تو اوپر جو دوائیں داد کی لکھی گئی ہیں۔ انکو برتیں۔ حل جانا۔ اسکی دوائیں اوپر حل جانے کے بیان میں آچکی ہیں۔

طاعون

اس کے موسم میں ان باتوں کا خیال رکھیں۔ (۱) مکان خوب صاف رکھیں جہاں تک ہو سکے نمی نہ ہونے دیں ہفتہ میں ایک دو بار سر کمرے اور کوٹھڑی میں ان چیزوں کی دھونی دیں۔ جھاؤ چاہے تر ہو یا خشک ہو اور نیم کے پتے دونوں آدھ آدھ سیر اور درونج عقربی اور گول دود و تولہ سب کو آگ پر ڈال کر کوار بند کر دیں تاکہ دھواں بھر جائے پھر کھول دیں اور صاف کر دیں اور مکان میں سرکہ یا گلاب تھوڑا تھوڑا چھڑکتے رہیں اور اسی طرح گندھک سلگانا یا بینک گلاب میں گھول کر پھٹرکنا مفید ہے اور دو چار کھلے منہ کے برتنوں میں سرکہ اور ترشی ہونی پیاز بھر کر چاروں طرف لیٹنے کے مکان میں لٹکاویں (۲) پانی بہت صاف پیئیں بلکہ پکایا ہوا پانی اچھا ہے اور کیوڑہ ڈال کر بیٹا نہایت مفید ہے اور اگر

عالم قلم گوشت کے کسی قسم میں مضر نہیں۔ موتی جھرہ میں تکلیفیں بہت ہوتی ہیں مگر جان کا خطرہ کم ہوتا ہے۔

مزاج بہت ٹھنڈا نہ ہو تو پانی میں ذرا سا سرکہ ملا کر پینا بہت مفید ہے۔ اور مجرب ہے۔ اور پانی خوب
ٹھنڈا پیئیں۔ (۳۴) سرکہ اور پیاز اور لیموں اکثر کھایا کریں اور یہ چیزیں بہت کم کھائیں زیادہ چکنائی اور
گوشت اور مٹھائی اور مچھلی اور دودھ دہی اور سبز ترکاریاں اور میوے جیسے انگور اور ککڑی اور
ترنوز اور خربوزہ وغیرہ۔ (۳۵) زیادہ بھوکے نہ رہیں اور قبض دور نہ ہونے دیں۔ ذرا بھی پیٹ بیماری
پائیں فوراً غذا کم کر دیں اور گل قند وغیرہ کھائیں۔ (۳۶) زیادہ گرم پانی سے نہ نہائیں اگر سرداشت
ہو تو ٹھنڈے پانی سے نہائیں ورنہ تازہ پانی سہی۔ (۳۷) میاں بیوی کم سو دیں بیٹھیں (۳۸) خوشبو
اور عطر اکثر استعمال کریں خاص کر گلاب اور حس کا عطر اور مکان میں خوشبودار پھول کے درخت لگائیں
جیسے بیلا چنیل۔ گلاب اور کافور مکان کے کونوں میں ڈالیں اور بازو پر باندھیں (۳۹) تل کا
تیل نہ لگائیں نہ جلائیں نہ کھائیں۔ (۴۰) اور یہ دوائیں اپنے اور اپنے بچوں کے استعمال میں رکھیں۔
دوا۔ وہ گولی جو بڑے آدمیوں کے بخار کے بیان میں لکھی گئی ہے جس میں زہر مہرہ خطائی بھی ہے۔
دوسری دوا۔ سچے موتی ڈیڑھ ماشہ اور زہر مہرہ خطائی سچھ ماشہ صندل سفید تین ماشہ جدوار
یعنی نرہسی سوا ماشہ اور مشک خالص اور کافور ایک ایک رتی اور ورق نقرہ ایک رتی سرکہ کی طرح
کھل کر کے لعاب اسپغول میں ملا کر چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور ایک گولی صبح اور ایک گولی شام کو کھالیں
تیسری دوا۔ زعفرانی گولی بڑی برکت کی۔ نیم کے سبز پتے یا سبز پھول اور چھراستہ اور شاہترہ
تینوں کو ہوزن لیکر الگ الگ رات کو پانی میں بھگو دیں صبح کو چھراستہ اور شاہترہ کا زلال لیکر اور نیم
کے پتوں اور پھولوں کو اسی کے پانی میں پیسکر پیراس زلال میں ملا کر آگ پر رکھ کر خوب بھون لیں جب
بالکل رطوبت نہ رہے دوا کو تول لیں جتنے تولہ ہو ہر تولہ میں چار رتی یعنی آدھا ماشہ زعفران ملا لیں اور
تین تین ماشہ کی گولیاں بنا کر تین دن تک تھوڑی شکر ملا کر ایک گولی روز کھاویں۔ طاعون سے حفاظت
رہیگی۔ غذا۔ طاعون والے کیلئے سب سے اچھی آتش جو ہے اس میں تھوڑا عرق لیموں اور کھوڑہ بھی
ملا دیں اگر برف ملے تو اس سے ٹھنڈا کر دیں اور بھی ٹھنڈی چیزیں کھانا مناسب ہے
چوتھی دوا۔ نہایت نافع ہے جب کوئی طاعون میں مبتلا ہو جاوے اور اس کو بخار بھی ہو تو یہ
دوا استعمال کریں اجوائن کا ست چھ ماشہ اور کافور ایک تولہ اور لودینہ کا ست ایک ماشہ ان
تینوں کو ملا کر ایک پیشی میں رکھ لیں یہ پلتے ہی پتلے عرق کی طرح ہو جائینگے جب ضرورت ہو تو
بتاشہ لے کر ہر بتاشہ میں اس کے تین تین قطرے لیکر آٹھ آٹھ گھنٹے کے فاصلے سے ایک ایک بتاشہ
کھلاویں اور دودھ خوب کثرت سے پلا دیں۔ گوبیارا نکا کر کے جب بھی پلا دیں اور دوسری کوئی چیز

(۱۲) دوسرا نسخہ (۱۳) دوسرا نسخہ

(۱۴) دوسرا نسخہ

(۱۵) دوسرا نسخہ

کھانے کو نہ دیں۔ جب تک کہ بخار بالکل نہ جاتا رہے اور کم عمر کیلئے ہر تباہی میں دود و قطرہ اور بہت ہی کم عمر کے کیلئے ایک ایک قطرہ کافی ہے اور اگر گٹھی بھی ظاہر ہو تو شہد اور سفید شکر ہوزن لیکر اس میں ایک ماشہ جدوار پیسکر ملا کر پیپ کریں اور اوپر دودھ چاول کی پلٹس گرم گرم باندھیں اور پلٹس گرم گرم بدلتے رہیں۔ طاعون کا اور علاج۔ جب کسی کے گٹھی نکلے تو کھانے پینے کی کوئی گرم دوا نہ دو۔ بلکہ دل کو قوت دینے کی اور ہوش و حواس قائم رکھنے کی اور گٹھی کے مواد نکالنے کی تدبیر کرو۔ اور گٹھی کے پھانسی کی کوشش ہرگز مت کرو اور مریض کو ٹھنڈی جگہ میں رکھو اور دل و دماغ پر صندل اور کافور گلاب میں گھسکر کپڑا بھگو کر رکھو اور بخار میں جو تدبیریں کیجاتی ہیں جیسے پاشویہ کرنا یا تھپاؤ میں سینگیال کھجوانا یا لٹخہ سونگھانا وہ سب تدبیریں کرواں سب کا بیان بخار میں گزر چکا ہے اور گٹھی پر سردی نہ پہنچنے دو جب سردی کا شبہ ہو تو فوراً باونہ پانی میں پکا کر گرم گرم سے گٹھی کو دھارو غرض گٹھی کو تحلیل ہووے گی تدبیریں کرو۔ جو نکلیں لگانا بھی عمدہ تدبیر ہے کم سے کم بارہ تازی ابارہ باسی لگانا چاہئیں اور چند مفید تدبیریں یہ ہیں۔ پھیپا یا نہایت مجرب۔ منکھیا سفید اور فیون ایک ایک ایک تو لہ پیسکر لہسن کے پانی میں خوب ملا کر چھ پچائے بنا دیں۔ اور ایک پھیپا گٹھی پر رکھیں اور اس کے اوپر پیاز بھونکر باندھیں جب پیاز ٹھنڈی ہو جائے اس کو بدل دیں اور دود و گھنٹہ کے بعد پھیپہ بدلتے رہیں اس سے ایک دن میں مواد باہر آ جاتا ہے۔ اور گٹھی پک کر یا تو خود ٹوٹ جاتی ہے یا شگاف دلو انیکے قابل ہو جاتی ہے یا پلٹس سے ٹوٹ جاتی ہے اور سونہ بے کر نکل جاتا ہے۔ پینے کی دوا۔ سات دانہ آلو بخار اپانی میں بھگو کر اس کا زلال یعنی اوپر کا قطرہ ہوا پانی لیلیں۔ اور اس پانی میں پانچ پانچ ماشہ زرشک اور تخم ترفہ پیسکر چھانکر تین ماشہ صندل سفید اور ایک ایک ماشہ جدوار یعنی تریسی اور زہر مہرہ اور دریائی نارنجیل اور کافور لے کر سب کو عرق بید مشک میں گھسکر ملا کر دو تولہ شربت انار ملا کر پلائیں۔ پینے کی دوسری دوا۔ ایک ایک ماشہ زہر مہرہ خطائی اور نارنجیل دریائی اور چار رتی کافور چھ تولہ گلاب میں گھسکر دو تولہ شربت انار ملا کر پلائیں پینے کی تیسری دوا۔ یہ سہل ٹھنڈا اور نہایت ہی مفید ہے چھ ماشہ بلبیلہ سیاہ اور جدوار اور سنائی گھی سے چٹنی کی ہوئی اور ایک تولہ گل سرخ رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح کو دو تولہ گھنٹہ آفتابی چار تولہ شکر سرخ اس میں ملا کر چھان کر چار تولہ شربت ورد اور نو دانہ مغرمہ مادام شیریں کا شیرہ ملا کر خوب ٹھنڈا کر کے پلائیں اور ہر دست کے بعد خوب ٹھنڈا پانی دینا چاہئے چاہے باسی پانی دیں یا برون کا دیں اور ایک ایک دن بیچ کر کے تین دفعہ یہ سہل دیں اور ناعہ ولے دن پانچ ماشہ تخم برحمان چھنکا کر دو تولہ شربت بقلشہ پانی میں ملا کر پلائیں۔ طاعون کیلئے ایک مفید علاج

طاعون کا علاج
طاعون کا علاج
طاعون کا علاج

طاعون کا علاج
طاعون کا علاج

طاعون کا علاج
طاعون کا علاج
طاعون کا علاج

جو تجربہ صحیح ثابت ہوا ہے۔ مریض کو آٹھ دن تک سوا سے دودھ کے کھانے پینے کو کچھ نہ دیں جب بھوک پیاس لگے دودھ ہی پلاویں۔ اگر برف سے ٹھنڈا کر دیں تو بہتر ہے۔ دودھ بکری کا ہو یا گائے اور گھٹی پر مٹھا تیل یا اکاس بیل کے پانی میں پیس کر لپیپ کریں اور پھر نیم کے پتے بھرتہ بنا کر پانڈھیں

میتفرق ضروریات اور کام کی باتیں

گوشت رکھنے کی ترکیب۔ کاغذی لیوں کے عرق میں پراہنگ گھول کر گوشت پر سب طرف مل دیں پھر شورہ قلمی باریک پیس کر چھریں اور خوب مل دیں پھر لاہوری نمک پیسکر یا سا بھر نمک چھڑک کر ملیں اور دھوپ میں سکھالیں اس طرح گوشت مہینوں تک رہ سکتا ہے۔ انڈا رکھنے کی ترکیب۔ انڈے کو دھو کر تیل میں یا چونے کے پانی میں ڈالیں مدتوں تک نہ بگڑے گا۔ گوشت گلانی کی ترکیب۔ انجیر اور سوہاگہ اور نو شادر اور کچیری پیسکر رکھیں اور دہی میں یا انڈے کی سفیدی میں تھوڑا سا اسمیں سے ملا کر گوشت سکھا کر دیکھی میں رکھ کر آٹھ منٹ تک سرپوش ڈھانک کر رکھیں۔ گوشت حلو او جو بانیگا۔ پھر جس طرح چاہیں پکا کر کھلی کا کاٹا کالانے اور پکا نیکی ترکیب۔ مچھلی ایک سیر اور ک آدھ پاؤ چھا چھ آدھ سیر اگر کھٹی ہو اور اگر کھٹی نہ ہو تو ایک سیر مچھلی کو کرن اور آلاش صاف کر کے ٹکڑے کریں اور ان ٹکڑوں کو سینی میں بچھالیں اس طرح کہ درمیان میں ذرا سی جگہ خالی رہے اس خالی جگہ میں ذرا سی آگ رکھ کر تھوڑا موم اس آگ پر ڈالیں اور کسی برتن سے سینی کو ڈھانک دیں تاکہ موم کا دھواں مچھلی کے قتل نہیں پہنچ جاوے اور پانچ منٹ کے بعد کھول دیں۔ اس سے مچھلی میں بساند بالکل نہ رہے گی پھر مچھلی کا مصالحو تیل یا گھی میں بھونکر دیکھی میں چھیں اور ادک باریک تراش کر چھا چھ میں ملا کر اور پانی بھی بقدر مناسب ملا کر دیکھی میں ڈالیں اور صف آئے سے بند کر کے بہت ہلکی آغ پر پکا دیں۔ کاٹا گل جاویگا۔ اگر مچھلی کو تیل میں پکانا ہو تو تیل کے صاف کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ سرسوں کے تیل کو آگ پر رکھ دیں اور سرپوش سے ڈھانک دیں اور دہی کا پانی یعنی دہی کا توڑ سرپوش کا کنارہ ذرا سا اٹھا کر ڈالیں اور فوراً ڈھانپ دیں تاکہ تیل آگ نہ لیلے۔ ذرا دیر کے بعد دہی کا پانی اور ڈالیں اسی طرح ددین دفعہ میں بالکل صاف ہو جاویگا اور بوطلق نہ رہے گی اگر مچھلی کا کاٹا خلق میں ایک جاوے تو اس کا علاج امراض خلق میں لکھا گیا ہے۔ دودھ پھار نیکی ترکیب اول دودھ کو جوش دیں پھر ایک انڈے کی زردی اور سفیدی کو الگ الگ ذرا سے پانی یا دودھ میں خوب گھول کر اسمیں ڈالیں فوراً پھٹ جاوے گا اگر دیر لگ جائے ذرا پیچ سے ملا دیں پانی اور لکھا نا گرم رکھنے کی ترکیب۔ صندوق یا پوری میں تیل روئی بھر کر رکھیں پھر گرم کھانے یا پانی کے

برتن کو خوب دھانک کر اس روئی کے اندر دبا دیں اور صندوق یا بوری کا منہ اچھی طرح بند کر دیں۔ جب کھولینگے گرم ملیگا اگر نئی روئی نہ ہو تو پُرانا روڑ بھی ہی کام دیتا ہے۔ اور اگر صندوق یا بوری نہ ہو تو گدے میں روئی یا روڑ بھر کر اس میں برتن لپیٹ دیا جاوے اور اوپر سے رسی کس دیں تو اور بھی بہتر ہے برف کے ملکوں میں بہت کام کی ترکیب ہے۔

خاتمہ

اس میں بعض نسخوں کی ترکیبیں لکھی ہیں۔ جن کا نام اس حصہ میں آیا ہے۔ اگر یہ نسخے زیادہ دنوں تک کھائی ہوں یا بازار میں قابل اعتبار نہ ملیں تو گھر بنا لینا بہتر ہے۔ (۱) آتش جو۔ تین تولہ جو کو ذرا نمی دے کر گھٹیں کہ چھلکا لگ ہو جائے پھر اس کو تین پاؤ پانی میں جوش دیں جب ڈیڑھ پاؤ رہ جاوے تو یہ پانی گرا دیں اور نیا پانی تین پاؤ ڈال کر پھر اونائیں کہ ڈیڑھ پاؤ رہ جاوے پھر اس کو بھی پھینک دیں اسطرح چھ پانی پھینک دیں اور ساتواں پانی بے تلے ہوئے چھان کر لے لیں اور قند سفید یا شربت نیلو فر ملا کر پیئیں اگر تھی چاہے تو عرق کیوڑہ بھی ملا لیں اگر دق کی بیماری میں دست بھی آتے ہوں تو جو کو کسی قدر بھون کر بنا لیں تو زیادہ مفید ہے اور یہ نہ خیال کریں کہ ایسے بلکے پانی میں کیا غذا ہوگی یہ سب کا سب غذا بن جاتا ہے اور بہت جلد ہضم ہوتا ہے اور پیٹ میں بوجھ نہیں لاتا خون عمدہ پیدا کرتا ہے۔ سل اور خشک کھانسی کیلئے مفید ہے اور ہمیش میں بھی اچھا ہے۔ بخار میں غذا بھی ہے اور دوا بھی ہے۔ گھٹیں سے فاسد مادہ نکالتا ہے سرد تر ہے جس کے معدہ میں سردی زیادہ ہو یا پیٹ میں درد ہو اور قبض بہت ہو اسکو بلار سے گھیم کے نہ دیں (۲) آب کاسنی مقطر تین تولہ تخم کاسنی کچل کر رات کو پانی میں بھگو رکھیں صبح کو ایک کپڑے کے چاروں گوشے باندھ کر لٹکا لیں اور اس میں تخم کاسنی مذکور کو ڈال کر ٹپکائیں جب ٹپک چکے پھر وہی پانی کپڑوں میں ڈال دیں اور ٹپکنے دیں اسی طرح سات بار کسم کی دینی کی طرح ٹپکائیں (۳) آب کاسنی مرقہ کاسنی کے تازہ پتوں کو بلا دھوئے ملکر چوڑ کر پانی نکال لیں اور آگ پر رکھیں کہ بھٹ کر سبزی الگ ہو جاوے پھر اس پانی کو چھان لیں یہ پانی دم جگر کو بہت مفید ہے۔ (۴) آجا پیتھ پیتھ پیتھ یعنی ارند خربوزے کو چھیل کر قاشیں کر کے ذرا سے پلٹیں ابال کر خشک کر کے سرکہ میں ڈال دیں اور نمک مریح وغیرہ بقدر ذائقہ ملا لیں اور کم از کم بیس دن رکھا رہنے دیں اسکے بعد ایک تولہ سود تولہ تک کھاویں کوڑی کے درد کے لئے جس کو درد بانی رسول کہتے ہیں بہت مفید ہے (۵) اطر یقل کشنیری اور اطر یقل صغیر پوست ایلہ زرد پوست ایلہ کابی بیڑہ آملہ چھوٹی بیڑہ کوٹ چھانکر دغن بادام سے یا گائے کے گھی

محبوب کم لگنے اور بار بار پاشخانہ جاتے کو مفید ہے اگر کھانے کے بعد کھالیں تو باضمم ہے اگر اسی جوش
میں تین ماشہ سنگدانہ مرغ ملائیں تو ضعف معدہ کیلئے نہایت نافع ہو جائے۔ (۱۰) خمیرہ بادام۔ یہ سرد و راج
والوں کو بہت مفید ہے مغز بادام شیریں مقشر چار تولہ تخم کا ہو چھ ماشہ تخم کدوے شیریں دو تولہ پانی
میں خوب باریک پیسکر اس میں مصری پاؤں شیراز شہد آدھ پاؤں ملا کر قوام کریں پھر اس میں دانہ الائچی خورد چھ
ماشہ بہمن سرخ چھ ماشہ بہمن سفید چھ ماشہ بہمن چھ ماشہ گاؤ زبان لوگل گاؤ زبان چھ ماشہ کوٹ چھان کر
ملائیں خوراک سات ماشہ سے ایک تولہ تک ہے اور اگر مقدور ہو تو اس میں ایک ماشہ مشک اور دو ماشہ
ورق نقرہ بھی ملائیں۔ (۱۱) خمیرہ بنفشہ۔ دو تولہ گل بنفشہ رات کو پانی میں بھگو کر رکھ لیں صبح کو لپکا کر ملکر
چھان کر پاؤں بھر شکر سفید ملا کر قوام کر لیں یہ تو شربت بنفشہ ہے اور اگر دو تولہ گل بنفشہ اور لیکر کوٹ چھان کر
اس شربت میں ملا کر رکھ لیں تو خمیرہ بنفشہ ہو جائیگا اور اگر بجائے سفید شکر کے سرخ شکر ملائیں تو دسرت
لانے کیلئے اچھا ہے۔ (۱۲) خمیرہ گاؤ زبان یہ دماغ اور دل کو طاقت دیتا ہے گاؤ زبان تین تولہ۔
گل گاؤ زبان ایک تولہ، دھنیا ایک تولہ۔ ابریشم خام مقرض ایک تولہ بہمن سرخ ایک تولہ بہمن سفید ایک تولہ
برادہ صندل سفید ایک تولہ تخم فرخمشک کپڑے میں باندھ کر ایک تولہ تخم بالنکو کپڑے میں باندھ کر ایک تولہ
رات کو ایک سیر پانی میں بھگو رکھیں اور صبح کو جوش دیں جب ایک تہائی پانی رہ جاوے چھانکر قند سفید
آدھ سیر شہد خالص پاؤں بھر ملا کر قوام کر کے زہر مہرہ چھ ماشہ کبریاے شمع چھ ماشہ شہد یعنی مونگے کی حیریشب
چھ چھ ماشہ عرق کیوڑہ یا عرق بیدمشک میں کھل کر کے ملائیں اور ورق نقرہ دس عدد اور ورق طلا پنج
عدد و تھوڑے شہد میں حل کر کے ملائیں طباشیر مصطکی رومی۔ دانہ الائچی خورد و عرق سیب نو تولہ ماشہ کوٹ چھانکر
ملائیں خوراک چھ ماشہ سے نو ماشہ تک ہے۔ اور اگر اس میں ہر روز دو چاول مونگے کا کشتہ ملا کر کھایا کرے
تو بہت جلدی اثر ہو یہ نسخہ گرم مزاج والوں کو بہت مفید ہے اگر اس میں ایک ماشہ موتی بھی ملائیں تو
اعلیٰ درجہ کی حیر سے (۱۳) خمیرہ حر واریدہ مقوی قلب و اعصاب سے رئیس ہے۔ سچے موتی چھ ماشہ
کبریاے شمع شش تین ماشہ عرق بیدمشک چار تولہ میں کھل کر لیں اور تین ماشہ صندل
سفید اس میں گھس لیں اور تین ماشہ طباشیر باریک پیسکر ملائیں اور قند سفید آدھ پاؤں شہد خالص صندل
تولہ طلا خالص عرق بیدمشک چھٹانک چھٹانک بھر میں ملا کر قوام کر کے ادویہ مذکورہ ملائیں خوراک تین
ماشہ اور اگر تیز کرنا چاہیں تو سونے کے ورق میں عدد اور ملائیں۔ دوار المسک۔ ایک معجون کا نام
ہے جس میں مشک ضرور ہوتا ہے۔ یہ معجون مقوی قلب بہت ہے اسکے نسخے کئی طرح کے ہوتے ہیں زیادہ
ترتیباً معتدل اور بار بار کا یہ وہ دونوں نسخے یہ ہیں (۱۴) دوار المسک باد۔ گاؤ زبان نو ماشہ زہر بچو چھ پاؤں لوگل

۱۰ مستعمل طب فاکسار محمد مصطفیٰ ۱۲۸۵ ۱۱ مخرج لہامنہ ۱۲ اکرم خیر بن کرنا ہو تو در وقت طلوع و این۔

گاؤ زبان چھ ماشہ اور ایشم خام مقرض چھ ماشہ اور برادہ صندل سفید چھ ماشہ اور برگ فرنجشک چھ ماشہ
 اور تخم کابو چھ ماشہ اور خشک دھنیا چھ ماشہ اور تخم خرفہ سیاہ چھ ماشہ اور مغز تخم کدوے شیریں چھ ماشہ اور
 بہمن سفید چھ ماشہ اور بہمن سرخ چھ ماشہ اور در در و نج عقرنی چھ ماشہ اور گل سرخ چھ ماشہ اور مصلیٰ رومی تین ماشہ سبکوٹ چھ ماشہ
 اور آدھ پاؤ شربت سیب شیریں اور آدھ پاؤ شربت ہی شیریں اور آدھ سیر قند سفید کا قوام کر کے ملا لیں۔ پھر چار ماشہ
 سچے موتی اور چھ ماشہ کبریاے شمع اور چھ ماشہ طباشیر اور چھ ماشہ بسند اور چھ ماشہ یا قوت سرخ یہ سب چار
 تولہ عرق کیوڑہ میں کھل کر کے ملا لیں۔ پھر دو ماشہ خشک خالص اور تین ماشہ زعفران اور چھ ماشہ ورق انقرہ
 کیوڑہ میں پیسکر ملا کر احتیاط سے رکھیں خوراک چھ ماشہ سے ایک تولہ تک ہے۔ (۱۵) دوا المسک معتدل
 دماغ اور دل کو تقویت دینے والی اور تخیر اور خیالات فاسدہ کو روکنے والی۔ دو دو ماشہ یہ سب چیزیں۔ گل
 سرخ۔ ایشم خام مقرض، داجینی قلمی بہمن سرخ بہمن سفید۔ در در و نج عقرنی۔ اور ایک ایک ماشہ یہ چیزیں
 چھریلہ۔ مصلیٰ رومی۔ دانہ ہیل خورد اور تین تین ماشہ یہ چیزیں۔ برادہ صندل سفید برادہ صندل سرخ۔ دھنیا
 آملہ خشک تخم خرفہ اور چار ماشہ گل گاؤ زبان اور پانچ ماشہ زرشک ڈیڑھ ڈیرہ ماشہ خود ہندی۔ بادرنجبویہ
 ان کو کوٹ چھان کر اور رب شیریں پانچ تولہ اور قند سفید پانچ تولہ اور شہد خالص پانچ تولہ کا قوام کر کے
 ملا لیں۔ پھر سچے موتی دو ماشہ اور کبریاے شمع دو ماشہ اور بسند عمر تین ماشہ اور طباشیر تین ماشہ کو چار تولہ
 عرق کیوڑہ میں کھل کر کے ملا لیں اور خشک ایک ماشہ اور زعفران ایک ماشہ علیحدہ عرق کیوڑہ میں پیسکر ملا لیں
 پھر ساڑھے تین ماشہ چاندی کے ورق ذرا سے شہد میں حل کر کے ملا لیں۔ خوراک پانچ ماشہ سے نو ماشہ تک ہے
 اور زیادہ برناؤ اسی ترکیب کا ہے اور باز میں ہی کٹی ہے (۱۶) روغن بہر وزہ۔ خشک بہر وزہ کے ٹکڑے
 کر کے اس میں تھوڑا سا بالو ملا کر آتش شیشی میں بھر کر منہ میں سیجیں اس طرح لگائیں کہ خوب بھس جائیں
 پھر ٹوٹا ہوا ایک گھڑا یا ناندیں جس میں سوراخ ہو اور انہیں وہ شیشی اس طرح رکھیں کہ شیشی کی گردن اس
 سوراخ میں سے نکلی ہوئی ایک طرف کو ڈھالو رہے۔ پھر ناند میں بھوسی بھر کر آتش دیں اور شیشی کو منہ کے
 سامنے پیالہ رکھیں جب تک تیل اتار ہے آتش رہنے دیں جب تیل آنا بند ہو جاوے الگ کر لیں اور بالو
 اس لئے ملاتے ہیں۔ کہ بہر وزہ آگ نہ لے لے اور بھوسی کی آتش اس لئے دیتے ہیں کہ ہلکی اور یکساں رہے
 اور تیل نکالنے سے پہلے ملتانے والی جھگو کر پیرے کی دھجیاں اس میں خوب سان کر کے یہ شیشی پر لپیٹیں اور شکھالیں
 اس کو گل حکمت کرنا کہتے ہیں جب بالکل سوکھ جائے تب تیل نکالیں (۱۷) موم روغن۔ بھی اسی طرح
 نکلتا ہے۔ یہ بہر وزہ کا تیل پیشاب کی جلن کیلئے ایک بوند سے چار بوند تک بتا شہ میں کھانا بہت مفید ہے
 اور آگ سے جل جائے کو اوز بھٹو اور بھڑکے زہر کو اس کا لگانا فائدہ دیتا ہے اور کان کے درد میں ٹپکائیے

دوا المسک معتدل

روغن بہر وزہ

دوا مسک مطلب آخر کو منقطع آئینہ

فائدہ ہوتا ہے (۱۸) سنگجین سادہ - قند سفید تیس تولہ بسرکہ خالص دس تولہ پانی میں تولہ ملا کر بہت لمبی
 آنچ پر رکھیں اور جھاگ اتارے تجا میں پھر احتیاط سے جب قوام ٹھیک ہو جائے یعنی تار دینے لگے تو اتار
 لیں اور ٹھنڈا ہونے تک چلائے رہیں اور بوتل میں بھریں یہ سنگجین صفر کو بہت جلد دور کرتی ہے اور تیز
 بخار و نہیں بہت جلد اثر کرتی ہے اگر خربزہ یا اور ہلکے میوے کھا کر سنگجین چاٹ لیجاوے تو نہایت مفید ہے
 ان چیزوں کو صفر نہیں بنے دیتی سنگجین کھانسی اور ضعف معدہ اور پیش اور ہل میں نہ دینی چاہئے۔ اگر
 سنگجین میں قند کی جگہ شہد ڈالا جائے تو سردی کم ہو جاتی ہے اور اسکو غسلی کہتے ہیں اور کبھی سرکہ کی جگہ
 عرق نعناع ڈالتے ہیں تو اس کو نعنائی کہتے ہیں۔ اور میوے اور قند کے شربت کو میوگی سنگجین کہتے ہیں (۱۹)
 شربت انجبار - پانچ تولہ پنج انجبار رات کو پانی میں بھگوئیں صبح کو جوش دے کر ملکر چھانکر پاؤ بھر قند سفید
 ملا کر قوام کر لیں خوراک دو تولہ ہے کسیر اور حیض اور دستوں کو روکتا ہے تاثیر میں گرم ہے اور اگر ٹھنڈا کرنا
 منظور ہو تو اڑھائی اڑھائی تولہ برادہ صندل سرخ اور برادہ صندل سفید بھی اس پانی میں بھگو دیں اور
 شکر یا قند کا وزن آدھ سیر کر لیں (۲۰) شربت بزوزی بار - تخم خیار بن مغز تخم کدوے شیریں مغز
 تخم پیٹھ گوکھر و تخم خطمی خبازی مغز تخم تر بو زخم کاسنی پنج کاسنی سب دو تولہ کچلکر رات کو پانی میں بھگو
 رکھیں صبح کو جوش دے کر چھان کر چھوٹ تولہ یا چھتیس تولہ سفید شکر ملا کر قوام کر لیں خوراک دو تولہ سے
 تین تولہ تک۔ اگر تخم پیٹھ نہ ملے نہ ڈالیں اور زیادہ برتاؤ اسی کا ہے اور یہی بازار میں بکتا ہے۔ (۲۱) شربت
 بزوزی حار - پیشاب اور حیض کو جاری کرنے والا۔ اور گردہ اور مثانہ کی ریگ کو نکال دینے والا اور یرقان
 اور پرانے بخاروں کو نفع دینے والا ہے۔ تخم کاسنی سونف، تخم خربزہ، مغز تخم کدو، شیریں حبیب القرم
 سب دوائیں اڑھائی اڑھائی تولہ اور پنج کاسنی، گل غاف، تخم خطمی بیٹی، بالچیر، گل جندبہ، گاؤ زبان
 یہ سب ڈیڑھ ڈیڑھ تولہ کچلکر رات کو پانی میں بھگو کر صبح کو آٹھ تولہ برقی ملا کر اتنا پکائیں کہ نصف پانی رہ جاوے
 پھر چھانکر باسٹھ تولہ قند سفید ملا کر قوام کر لیں۔ خوراک دو تولہ سے تین تولہ تک ہے (۲۲) شربت
 بزوزی معتدل - پوست پنج کاسنی تخم خربزہ گوکھر و تخم خیار بن۔ اصل السون مقشر سب دو تولہ کچلکر رات
 کو پانی میں بھگو کر صبح کو جوش دیکر چھان کر بیٹھ تولہ شکر سفید ملا کر قوام کر لیں خوراک دو تولہ سے تین تولہ
 تک ہے۔ (۲۳) شربت دینار - تخم کاسنی اور گل سرخ ہر ایک سترہ ماشہ چار رتی اور پوست پنج
 کاسنی اڑھائی تولہ اور گل نیلو فر اور گاؤ زبان ہر ایک پونے نو ماشہ اور تخم کشوث پونٹلی میں بندھا ہو اسوا
 پھیس ماشہ سب دواؤں کو پانی میں بھگو کر جوش دیں اور جوش دیتے وقت ریوند چینی نو ماشہ کچلکر
 پونٹلی میں باندھ کر اس میں ڈال دیں اور کفیر سے اس تھیلی کو دباتے رہیں جب جوش ہو جاوے تو اس

اور اگر خشک دوا شربت بنانا ہو تو اس کو کھل کر دس گنے پانی میں رات بھر بھگو رکھیں صبح کو پکائیں جب آدھا پانی رہ جاوے چھانکر شکر سفید پانی سے ہوزن ملا کر قوام کر لیں اس حساب
 سے آدھ یا نہ تانب میں دس چھانک شکر پڑے گی ۱۲ نظر ثالث

لہذا تین تالیوں
 کاغذی کاغذ
 دس تولہ بجاوے
 سرکہ کو تیس
 اور قند سفید
 تیس تولہ پانی
 میں تولہ ملا کر
 پانی تو اسکو
 لیوی سنگجین
 کہتے ہیں ۱۲
 نظر ثالث
 ۱۲ عمل اور
 اصل ترکیب
 یہ جو کچھ دیتی
 ہے عرق کا
 شربت بنانا ہو
 جیسے لیوی
 یا اتار یا گلو
 وغیرہ تو اسکا
 عرق بخور کر
 چھانکر شکر سفید
 عرق کی دیر بھر
 ملا کر پکائیں اور
 جھاگ لٹوایا
 اتارے رہیں
 اور چلا دیں
 جب چاشنی
 ٹھیک ہو جاوے
 یعنی تار دینے
 لگے تو اتار
 لیں اور جب
 تک ٹھنڈا ہو
 چلائے رہیں

تھیلی کو پلاٹے نکال دالیں اور باقی دواؤں کو ملکر چھان کر پاؤ سیر قند سفید ملا کر قوام کر لیں خوراک دو تولہ
 ہے یہ شربت جگر کی بیماریوں میں دیا جاتا ہے اور سنا وغیرہ کے ساتھ دیتے ہیں تو دست خوب لاتا ہے۔
 (۲۴) شربت عذاب۔ غلاب پاؤ بھر چنگکرات کو بھگو رکھیں صبح کو دواؤں کو دے کر اور چھانکر قند سفید ملا کر
 سیر ملا کر قوام کر لیں اصل وزن شکر کا یہی ہے۔ اور اگر چاہیں سیر بھر تک ملا سکتے ہیں۔ (۲۵) شربت ورد
 مکرر۔ دو تولہ گل سرخ کو پاؤ سیر گلاب میں جوش دیں یہاں تک کہ آدھا گلاب رہ جاوے پھر چھان کر اسی
 گلاب میں آدھ پاؤ گلاب اور ملا کر اور دو تولہ گل سرخ اور ڈال کر اودھائیں کہ نصف گلاب بچ جائے پھر چھانیں
 اور بدستور سابق گلاب اور گل سرخ ملا کر اودھاتے جائیں سات بار ایسا ہی کریں پھر ساتویں دفعہ
 چھان کر آدھ پاؤ قند سفید ملا کر قوام کر لیں اور اخیر قوام میں چھ ماشہ طباشیر باریک پس کر ملا لیں جب
 دست لینے منظور ہوں اس میں سے چار تولہ پانی میں ملا کر برف سے ٹھنڈا کر کے پی لیں اور ہر دست
 کے بعد بھی برف کا پانی جتنی دفعہ پیئیں گے اتنے ہی دست آویں گے۔ اور مسہلوں کے خلاف اس میں یہ بات
 ہے کہ ٹھنڈا ہے اور عمدہ کو طاقت دیتا ہے۔ اگر کسی وجہ سے اس سے دست نہ آویں تو نقصان نہیں کرتا
 گرم امراض میں نہایت مفید اور خفیف مہل ہے۔ (۲۶) شربت بنانیکی ترکیب :- سب دواؤں رات کو
 چھانکر پانی میں بھگو دیں صبح کو ان کو جوش دیں جب ایک تہائی پانی بچاؤ ملکر چھان لیں اور ان دواؤں سے
 دو یا تین حصہ شکر یا قند ملا کر قوام کر لیں جب ٹھنڈا ہو جائے بوتلی میں بھر کر رکھ لیں۔ (۲۷) عرق پھنکھنے کی
 آسان ترکیب جس دوا کا عرق کھینچنا ہو اس کو ایک دیگی میں ڈال کر بہت پانی بھر کر چولہے پر رکھ کر
 اس کے نیچے آگ کر دیں اور اس دیگی کے اندر پچوں پنج میں ایک چھوٹی دیگی رکھ دیں اس طرح سے کہ
 پانی اس کے اندر نہ جائے۔ اگر زیادہ پانی ہوئے گی وجہ سے وہ دیگی نہ جکے کوئی لینٹ یا لو سے کاڑھا
 رکھ کر اس پر دیگی ٹکا دیں اور دیگی کے منہ پر ایک ٹکڑا پانی کا بھر کر رکھ دیں دیگی کے پانی کو جب گرمی پہنچے
 گی عذاب کر اس گھرے کے تلے میں لگ کر بوندیں بن کر اس چھوٹی دیگی میں چلیں گی۔ تھوڑی تھوڑی
 دیر میں کھول کر دیکھ لیا کریں جب دیگی بھر جاوے اس کو خالی کر کے پھر رکھ دیں اور اوپر کے گھرے کا
 پانی بھی دیکھتے رہیں جب وہ گرم ہو جاوے دوسرا گھر ٹھنڈے پانی کا رکھ دیں۔ سیر بھر دوا میں
 سات آٹھ سیر تک عرق لینا بہتر ہے۔ اس طرح کہ بارہ سیر پانی ڈالیں اور آٹھ سیر عرق لیکر باقی پانی
 چھوڑ دیں۔ فائدہ چاندی یا سونے کے ورق اگر کسی معجون یا شربت میں ملائی ہوں تو عمدہ تدبیر یہ ہے
 کہ ورقوں کو ذرا سے شہد میں ڈال کر خوب ملاو پھر یہ شہد اس معجون میں ملاو ورق جیسے شہد میں حل ہوئے
 ہیں ایسے کسی چیز میں حل نہیں ہوتے (۲۸) عرق کافور۔ بیضہ اور لوہ وغیرہ کیلئے اکسیر ہے۔ ترکیب پیچھے

فصل پہلا

کشتہ رانگ

کشتہ مرجان

لہ از طلب اکبر

گلقد

لہ از قزاقی قادری ۱۲۰

کے بیان میں گزیر چکی چاکسو کے چیلنے کی ترکیب آنکھ کے بیان میں گذری (۲۹) قمر صلی کہر باریک تیر انشااستہ
 بول کا گوند بخر تخم خیارین یہ سب ساڑھے دس دس ماشہ اور گنار سات ماشہ اور اراقیہ اور کہر باریک شمع
 تخم باتنگ ساڑھے تین تین ماشہ کوٹ چھان کر پانی میں گوندھ کر ساڑھے چار چار ماشہ کی ٹکیاں بنائیں
 اور سایہ میں سکھالیں (۳۰) کشتہ رانگ - ایک تولہ رانگ عمدہ صاف لے کر ورق سے بنا کر مقرر اض
 سے چاول کے برابر کتر کر پاؤ پھر آنولہ کے درخت کی چھال لیکر کوٹ کر ان چاولوں کو اس میں بچھا کر ایک کپڑے
 یا ناٹ میں لپیٹ کر ستلی سے خوب مضبوط باندھ کر دس سیر کندوں میں رکھ کر آٹھ دیں جب آگ سرد
 ہو جاوے احتیاط کے ساتھ کندوں کی راگھ کو ہٹا کر رانگ کو نکال لیں رانگ کے چاول پھونک کر کوڑیوں کی
 طرح ہو جاویں گے۔ ان کو ہاتھ سے ملکر کپڑے میں چھان لیں جس قدر رانگ حل کر سفید چوئے کی طرح ہو گیا ہو
 اور کپڑے میں چھن گیا ہو یہی عمدہ کشتہ ہے اور جو ڈلی سخت رہ گئی ہو اس کو الگ کر میں یہ کشتہ نہایت
 مقوی عمدہ ہے جس قدر پرانا ہو بہتر ہے اگر دو چاول بھر تھوڑی بالائی میں کھاویں تو بھوک خوب
 لگاتا ہے۔ (۳۱) کشتہ مرجان - دو تولہ مونگہ سرخ لیکر آدھ سیر مصری پسپی ہونی کے بیج میں رکھ کر
 ایک کاغذ یا کپڑے میں لپیٹ کر ڈوری سے باندھ دیں پھر دس سیر جنگلی کندوں میں رکھ کر آٹھ دیں
 اور اگر جنگلی کندے نہ ملیں تو گھریلو کندوں کی آٹھ دیں جب آگ بالکل سرد ہو جاوے مونگے کو کندوں
 کی راگھ میں سے احتیاط سے نکالیں مونگے کی شاخیں سفید ہو جاویں گی۔ جو سفید ہو گئی ہوں اور زیادہ
 سخت نہ رہی ہوں ان کو باریک پسپکر رکھ لیں یہ مونگے کا کشتہ ہے اور جو شاخیں سیاہی مائل رہی ہوں
 ان کو پھر تھوڑی مصری میں رکھ کر دس سیر کندوں کی آٹھ دیں۔ تاکہ سفید ہو جاویں پھر پس کر رکھ لیں
 اس کو دس پندرہ دن کے بعد استعمال کریں کیونکہ یہ سفید گرمی کرتا ہے اور جتنا پرانا ہو بہتر ہے۔ یہ
 کشتہ تر کھانسی اور ہولہ لی اور ضعف دماغ کے لئے از حد مفید ہے۔ بھوک بھی لگاتا ہے ان عارضوں کے
 لئے دو چاول بھر تو ماشہ خمیر گاؤز بان میں ملا کر کھانا چاہیے۔ ایک عورت نے یہ کشتہ پیٹنے کے مرتب میں
 ملا کر کھایا تھا۔ جس کو ہولہ لی اور تھیر اور استیاضہ تھا بہت فائدہ دیا (۳۲) گلقد سیر بھر پنکھڑیاں فصلی
 گلاب کے پھول کی جو عمدہ اور خوش رنگ ہوں۔ اور تین سیر قند سفید لے کر ان دونوں کو لکڑی کی اوکھلی
 میں خوب کوٹیا سب پر خوب پسپیں لو کہ ایک ذات ہو جاویں پھر چند روز دھوپ میں رکھو کہ مزاج پکڑ جاوے
 یہ دو سال تک نہیں بگڑتا اور اگر بجائے قند کے شہد ڈالیں تو چار سال تک اثر بدستور رہتا ہے۔ قبض
 کو رفع کرتا ہے۔ عمدہ کو تقویت دیتا ہے اگر تھوڑا زیرہ سیاہ پسپیں کر ملا کر کھائیں تو پیٹ اور کمر کے
 درد کو نافع ہے اور یاد رکھو کہ جب گلقد کسی دوائی میں گھول کر پیتا ہو تو گھول کر چھان کر دینا چاہیے ورنہ

پھول کی پتی تے لے آتی ہے۔ (۳۳) لعوق سپستان۔ سپستان یعنی بسوڑے اچھے بڑے بڑے سو
 عدد کچلکر رات بھر پانی میں بھگور رکھیں صبح کو جوش دے کر ملکر چھان لیں۔ شکر سفید ڈیڑھ پاؤں ملا کر شربت
 سے گاڑھا قوام کر لیں کہ چلنے کے قابل ہو جاوے خولک ایک تولہ سے دو تولہ تک ذرا ذرا سا چائیں
 کھانسی کے لئے مفید ہے بلغم کو آسانی سے نکال دیتا ہے (۳۴) لعوق سپستان کا دوسرا نسخہ جو
 کھانسی کیلئے بہت مفید ہے اور دافع قبض ہے۔ سپستان باتیں عدد موہیز منقہ اگیارہ تولہ آٹھ ماشہ
 دونوں کو تین سیر پانی میں رات بھر بھگور رکھیں صبح کو جوش دیں کہ ایک سیر پانی رہ جاوے پھر ملکر چھان
 لیں اور اسی پانی میں المٹاس چار تولہ ساڑھے چار ماشہ ملکر پھر چھان لیں اور شکر سفید آدھ سیر ملکر پھر
 لعوق کا قوام کر لیں خوراک دو تولہ (۳۵) مار اللحم۔ مار اللحم گوشت کے عرق کو کہتے ہیں۔ یہ عرق بھی
 دوائیں ڈال کر بنایا جاتا ہے۔ اور اس کو نسخہ سنکڑوں میں جس عرق میں ٹھنڈے میں یا گرم میں کھیت
 ڈالیں اسی کو مار اللحم کہہ سکتے ہیں۔ اور کبھی صرف گوشت کا بنایا جاتا ہے یہ کمزور مریض کو بچانے شوری
 کے دینے میں ترکیب یہ ہے کہ بکری کی گردن یا سینہ کا گوشت لیکر چربی علیحدہ کر کے قیمہ کر کے دھپی میں
 رکھ کر دانہ الہی خور دوزیرہ سفید بودینہ گل نیلو فر عرق گاؤں زبان آب انار وغیرہ مناسب مزیج چیزیں
 ملا کر اس ترکیب سے عرق پہنچ لیں جو عرق کے بیان میں گندری بھی صرف پھنی بنا کر مریض کو پلائے ہیں
 (۳۶) مریض آملہ بنانے کی ترکیب۔ آملہ تازہ عمدہ لیکر موٹی سوئی سے خوب گوج کر پانی میں
 جوش دیں جب کسی قدر نرم ہو جائیں نکال کر پھکری کے پانی میں یا چاچھ میں ایک رات دن ڈال رکھیں۔
 پھر نکال کر پانی خشک کر کے قند سفید آملوں سے تین حصہ یا چوگنا لے کر قوام کر کے ذرا ہلکا جوش دے کر
 رکھ لیں پھر تیسرے چوتھے دن ایک جوش اور دیں اور کم سے کم تین مہینے کے بعد یہ مرتبہ اچھا ہوتا ہے
 (۳۷) مریض رمل۔ رملوں کے لئے مفید ہے۔ خراب مواد کو چھانٹتا ہے اور بھر لاتا ہے۔ ترکیب اس کی
 دہل کے سیاہی گندر چکی ہے۔ انڈا نیم برشت کرنے کی ترکیب۔ کھانے کے بیان میں گندر چکی۔
 (۳۸) معجون دبیدالورد۔ بانچھڑ مصطکی رومی۔ زعفران۔ طباشیر دارچینی قلعی۔ اذخرہ اسارون، قسط شیریں
 گل غافث، تخم کشوث، مجیٹھ، لک مغسول، تخم کرفس، کرفس زراوند طویل، جب بلسان، عود غنی
 یہ سب دوائیں اتین تین ماشہ اور گل سرخ سو اچار تولہ کوٹ چھان کر سترہ تولہ شہد خالص کا قوام کر کے
 اس میں سب دوائیں ملا کر رکھ لیں خوراک تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک ہے۔ یہ معجون جگر اور معدہ اور
 رحم وغیرہ کے درم کو مفید ہے کسی قدر گرم ہے اور اگر بخار میں دیجاوے تو چار تولہ عرق بید مشک
 اوپر سے پیش تو بہتر ہے۔ (۳۹) مفرح بارد۔ مقوی دل و معدہ مانع بخیر گرم مزاجوں کو موافق

نور محمدی ہشتی زیلہ
 لعوق سپستان کا دوسرا نسخہ

مار اللحم

مریض آملہ بنانے کی ترکیب

نوائے صحت

آلو بخارا دس دانہ ابریشم مقرض چھ ماشہ پانی میں بھگو کر چھان لیں اور قنید سفید پاؤ بھر آب انا شیر میں
 آدھ پاؤ ملا کر قوام کر لیں پھر گاؤ زبان برادہ صندل سفید چھ ماشہ مغز تخم خیارین، تخم خرفہ، گل سترخ
 ایک ایک تولہ دھنیا خشک نو ماشہ آملہ خشک ایک تولہ زرشک گل سیلوتی، تخم کاہونو نو ماشہ کوٹ چھانکر
 ملا لیں اور زہر مہرہ خطائی، طباشیر، نو نو ماشہ بشب سبز، بسدا حمر چھ ماشہ عرق بید مشک میں کھل
 کر کے ملا لیں خوراک نو ماشہ بفرح کی دوا جس قدر ممکن ہو باریک ہونا چاہیے۔ (از کتاب یا قوتی) نظر ثانی
 فائدہ۔ یا قوتی اس معجون کو کہتے ہیں جو خاص طور پر مقوی دل ہو اسی مفرح میں سچے موتی تین ماشہ
 اور سونے چاندی کے ورق ملا لیں تو یا قوتی کہہ سکتے ہیں۔ (بہم) مومیا پانی۔ اندھے کی زردی تین
 عدد دادر بھلاواں سات عدد دادر رال سفید دس تولہ اور بھی دس تولہ لیں۔ اول بھلاواں بھی میں ڈال کر
 آگ پر رکھیں جب بھلاواں جل جائے نکال کر پھینک دیں اور اس بھی میں اور دوائیں ملا کر خوب تیز آبخ
 دیں اور ہوشیاری کیسا تھ ہاتھ سے چلاتے رہیں جب سب دوائیں بیلین فوراً کسی برتن سوڈھا نکلیں
 اور چولھے پر سے اتار لیں جب ٹھنڈا ہوتے کے قریب ہوں نکال کر رکھ لیں۔ خوراک دورتی سے ایک ماشہ
 ہلک ہے۔ جوڑوں کو بہت طاقت دیتی ہے اور چند روز میں ہڈی تک جڑ جاتی ہے (۴۱) نوشدار و کا
 نسخہ۔ آملہ کا مرتبہ دس تولہ لے کر کھلی نکال ڈالیں۔ اور عرق پادیاں عرق مکوہ پاؤ پاؤ بھر میں اس کو
 پکائیں جب خوب گل جائے پیس کر کپڑے میں چھان لیں پھر شکر سفید پاؤ بھر شہد خالص آدھ پاؤ ملا کر
 قوام کر لیں اولاد خرفہ ماشہ، دار حینی قلمی، مصطکی، غود غرق، دانہ الائچی خورد دانہ الائچی کلاں اسارون،
 بالچھر، نر کچور، زراوند طویل۔ سب چار چار ماشہ، گل سترخ۔ حب بسان، پوست ترخ۔ پودینہ خشک
 چھ ماشہ، خولنجان تین ماشہ۔ جو تری دو ماشہ برادہ صندل سفید نو ماشہ کوٹ چھانکر ملا لیں خوراک
 ایک تولہ۔ یہ نوشدار و مقوی دل اور معدہ ہے اور کسی قدر گرم ہے۔ اس کو نوشدار و سادہ کہتے ہیں اس میں
 اگر موتی دو ماشہ زعفران ایک ماشہ مشک ایک ماشہ عرق کیوڑہ چار تولہ میں پیس کر ملا لیں تو نوشدار و
 لولوی کہتے ہیں۔ اور بہت مقوی دل ہو جاتی ہے۔

لکھنؤ میں کتب خانہ ملاکر از غفران لگا دیں تو فوراً خون بند ہو جائے اسی طرح چوڑ پر لپیٹ کر تباہست مفید ہے ۱۲ نظر ثانی

مولوی حکیم محمد مصطفیٰ صاحب کی تصدیق

جب کتاب بشتی زیور ابتداً تالیف ہو رہی تھی تو احقر نے حسب ارشاد حضرت مولانا (نور اللہ مرقدہ)
 عورتوں کے امراض کے متعلق ایک کتاب لکھی جس میں ہر مرض کے لئے ایک غریبانہ اور ایک امیرانہ
 اور ایک اوسط درجہ کا نسخہ لکھا تھا۔ اس کا حجم کسی قدر زیادہ ہو گیا تو حضرت والا نے فرمایا کہ بشتی زیور

کوئی طبی کتاب نہیں ہے۔ اس کو مختصر کرنا چاہیے۔ لہذا اس میں سے چیدہ چیدہ اور مجرب نسخے اور بہت زیادہ ضروری مضامین جھانٹ کر یہ حصہ ہم تیار کیا گیا۔ پھر اس میں بعض مضامین طبع ثانی میں جب کہ امداد الطالع میں چھپی تھی۔ بڑھائے گئے وہ ہر صفحے کے نیچے لکھے گئے اب صفر ۱۳۲۲ھ میں طبع ثالث کے وقت کچھ مضامین اور بڑھائے گئے ان کو بھی ہر صفحے کے نیچے لکھا گیا اور ہر جگہ لفظ (نظر ثالث) لکھ دیا گیا تاکہ جنکے پاس اس سے پہلے کے طبع شدہ ہستی زیور ہوں وہ ان کو اپنی کتاب میں نقل کر لیں۔

خادم الاطباء محمد مصطفیٰ انجمنوری حال وارد میرٹھ محلہ کرم علی

جھاڑ پھونک کا بیان

جس طرح بیماری کا علاج دوا دارو سے ہوتا ہے اسی طرح بعضے موقع پر جھاڑ پھونک سے بھی فائدہ ہو جاتا ہے اس لئے دوا دارو کا بیان لکھنے کے بعد تھوڑا سا بیان جھاڑ پھونک کا بھی لکھنا مناسب سمجھا۔ دوسرے یہ کہ بعض جاہل عورتیں بچوں کی بیماری میں یا اولاد ہونے کی آرزو میں ایسی ڈونڈول ہو جاتی ہیں کہ خلاف شرع کام کرنے لگتی ہیں کہیں فال کھلاتی ہیں کہیں چڑھاوے چڑھاتی ہیں کہیں اہی تباہی منتیں مانتی ہیں کہیں کسی کو ہاتھ دکھاتی ہیں بددین اور ٹھک لوگوں سے تعویذ گنڈے یا جھاڑ پھونک کراتی ہیں بلکہ بعض جاہل تو ایسے وقت میں سینٹلا بھوانی تک کو پوجنے لگتے ہیں جس سے دین بھی خراب ہوتا ہے اور گناہ بھی ہوتا ہے۔ بلکہ بعض باتوں سے تو آدمی کا فر مشرک ہو جاتا ہے اور بعض دفعہ ایسے لوگ کچھ پیسے روپیے یا کپڑا اور غلہ یا مرغی اور بکرا وغیرہ بھی وصول کر لیتے ہیں اور کبھی کبھی ایسے لوگوں کے پاس عورتوں کے آنے جانے یا بات چیت کرنے سے ان کی نیت بگڑ جاتی ہے۔ اور آبرو کے لاگو ہو جاتے ہیں غرض ہر طرح کا نقصان ہے اور پھر بھی ہوتا وہی ہے جو منظور خدا ہوتا ہے اس واسطے ہی خیال ہو کہ کسی قدر جھاڑ پھونک کے ایسے طریقے بتلا دے جاویں جو ہماری شرع کی خلاف نہوں تاکہ خدا سے تعالیٰ کے نام کی برکت سے شفا بھی ہو اور دین بھی بچا رہے اور مال اور آبرو کا بھی نقصان نہ ہو۔ سر کا اور دانت کا درد اور ریاح ایک پاک تختی پر لگا کر تاجا کر ایک منج سے سپرہ لکھو آنچنڈ ہوؤ۔ جھٹی اور منج کو زور سے الف پر دباؤ اور درد والا اپنی انگلی زور سے درد کی جگہ رکھے اور خم ایک دفعہ اٹھائے ہو اور اس سے درد کا حال پوچھو اگر اب بھی ہو رہا ہو تو اس طرح کہ کو باؤ غرض کی ایک حرف پر اس طرح عمل کرو انشاء اللہ تعالیٰ حروف تم نہونی پائیں گے کہ درد جاتا رہے۔ ہر قسم کا درد خواہ کہیں ہو یہ ایت

بسم اللہ سمیت تین دفعہ پڑھ کر دم کریں اور کسی تیل وغیرہ پر پڑھ کر مالش کریں یا با وضو لکھ کر باندھیں۔
وَبِالْحَقِّ أَنْزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ۖ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَمَا عَا
مُزُوهُوَ نَافِیًا بِأَنْجُوں نماز کے بعد سر پر ہاتھ رکھ کر گیارہ بار یا قوی پڑھو نگاہ کی کمزوری بعد پانچوں
نمازوں کے یا نور گیارہ بار پڑھ کر دونوں ہاتھوں کے پوروں پر دم کر کے گھونپ پھیریں زبان میں
ہرکلا پین ہونا یا ذہن کا کم ہونا فجر کی نماز پڑھ کر ایک پاک کنکری منہ میں رکھ کر یہ آیت اکیس
بار پڑھیں رَبِّ الشَّرْحِ صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِي يَفْهَمُوا قَوْلِي اور روزہ
ایک بسکٹ پر الحمد للہ (الحکمہ چالیس روز کھلانے سے بھی ذہن بڑھتا ہے۔ ہول دلی یہ آیت
بسم اللہ سمیت لکھ کر گلے میں باندھیں دورا اتنا لمبار ہے کہ تعویذ دل پر پڑا رہے اور دل بائیں طرف ہوتا
سے الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ
پیٹ کا درد یہ آیت پانی وغیرہ بہتین بار پڑھ کر پلاویں یا لکھ کر پیٹ پر باندھیں لَا فِئَا غَوْلٌ وَلَا هُمْ
عَنَّا يَكْفُرُونَ ہیضہ اور ہر قسم کی وبا طاعون وغیرہ ایسے دنوں میں جو چیزیں کھاویں پیویں
پہلے تین بار اس پر سورہ انا انزلناہ پڑھ کر دم کر لیا کریں انشاء اللہ حفاظت رہے گی اور جس کو ہو جائے
اسکو بھی کسی چیز پر دم کر کے کھلاویں پلاویں انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہوگی۔ تلی پڑھنا۔ یہ آیت بسم اللہ
سمیت لکھ کر تلی کی جگہ باندھیں ذٰلِكَ تَخْفِیْفٌ مِّنْ رَبِّكَ وَرَحْمَةٌ نَّافِلٌ جانا۔ یہ آیت بسم اللہ سمیت لکھ کر
ناف کی جگہ باندھیں ناف اپنی جگہ آجاو گی اور اگر بندھا رہے دیں تو پھر نہ ملے گی۔ اللہ یمسک السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا وَلَئِنْ زَالَتَا إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهِ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا عَجَا اگر بندھا
جاوے کے ہو یہ آیت لکھ کر باندھیں اور اسی کو دم کریں قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلٰی اٰبَرِہِمَ اور اگر جاوے
سے ہو تو یہ آیت لکھ کر گلے میں یا بازو پر باندھیں بِسْمِ اللّٰهِ مُحَمَّدٌ رَّحْمٰتُ اللّٰهِ رَحْمَةً رَّحِيمًا چھوڑا چھنسی یا
ورم پاک مٹی پتہ دل وغیرہ چاہے ثابت ڈھیلا چاہے پسی ہوئی لے کر اس پر یہ دعائیں بار پڑھ کر
تھو کہیں بِسْمِ اللّٰهِ بِرُحْمَةِ اَرْضِنَا بِرُحْمَةِ بَعْضِنَا لِبَعْضٍ سَقَمْنَا بِآذِنَتِنَا اور اس پر تھوڑا پانی چھڑک کر وہ مٹی
تکلیف کی جگہ یا اس کے آس پاس دن میں دو چار بار ملا کر بے سانپ بچھو یا بھڑ وغیرہ کا کاٹ
لینا ذرا سے پانی میں ہمک گھول کر اس جگہ ملتے جاویں اور قل یا پوری سورت پڑھ کر دم کر کے چلوں
بہت دیر تک ایسا ہی کریں سانپ کا گھس میں نکلنا یا کہ آسیدب ہونا چار کیلیں لوہے
کی لے کر ایک ایک پر یہ آیت پچیس پچیس بار دم کر کے گھر کے چاروں کونوں پر زمین میں گاڑ دیں
إِنشَاء اللہ تعالیٰ سانپ اس گھر میں نہ رہیگا وہ آیت یہ ہے اِنَّهُمْ يَكِيدُوْنَ كَيْدًا وَّ اَكِيدُ كَيْدًا ۗ

فہم الکفرین اَمَہْلُہُمْ رُوَیَا ۛ اس گھر میں آسیب کا اثر بھی نہ ہوگا۔ باؤ لے کئے کا کاٹ لینا ہی
 آیت جو اوپر لکھی گئی ہے اِنہُم یَکِدُوْنَ سے رُوِیَا تک ایک روئی یا بسکٹ کے چالیس ٹکڑوں پر
 لکھ کر ایک ٹکڑا در اس شخص کو کھلا دیں انشاء اللہ تعالیٰ ہرک نہوگی یا بچھ ہوتا۔ چالیس لوگ ہیں لیکن
 ہر ایک پر سات سات بار اس آیت کو پڑھے اور جس دن عورت پاکی کا غسل کرے اس دن سے ایک
 لونگ روز مرہ سوتے وقت کھانا شروع کرے اور اس پر پانی نہ پئے اور کبھی کبھی میاں کے پاس
 بیٹھے اُنھے آیت یہ ہے اَوْ کَظَلَمْتَ فِیْ بَیْعَتِیْ یَعْشَاہُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِہُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِہُ سَحَابٌ ظَلَمَاتٌ بَعْضُہَا
 فَوْقَ بَعْضٍ اِذَا خُورَیْدَہُ لَمْ یَکُنْ یَاہَاکُمْ مِّنْ یَّجْعَلُ اللّٰہُ لَکُمْ ذُلًا لَّکُمْ فَرَحًا اِنِّہُ یُفْضِلُ اِلَیَّ مَا یَہَیْیَلُ اِنِّہُ سَمِیعٌ عَلِیْمٌ
 ایک تاکہ گسم کا رنگ ہو عورت کے قدم کی برابر لیکن اس میں نو گرہ لگاوے اور ہر گرہ پر یہ آیت پڑھ کر چھوٹو
 انشاء اللہ تعالیٰ حل نہ کریگا اور اگر کسی وقت تاکہ نہ ملے تو کسی پرچہ پر لکھ کر پیٹ پر باندھیں آیت یہ ہے۔
 وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُکَ الْاَبَالُہُ وَلَا تَحْزَنْ عَلَیْہُمْ وَلَا تَلْہَ فِیْ صَبِیْقَہُمْ یَا یٰکُفْرُوْنَ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا
 الَّذِیْنَ هُمْ یُحْسِنُوْنَ ۛ کچھ ہونی کا درد یہ آیت ایک پرچہ پر لکھ کر پاک کپڑے میں لپیٹ کر عورت کی
 بائیں ران میں باندھے یا شیرینی پر پڑھ کر اس کو کھلاوے انشاء اللہ تعالیٰ اچھے آسانی سے پیدا ہو آیت یہ
 ہے اِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ ۛ وَاذُنْتَ لِرَبِّہَا وَحَقَّتْ ۛ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۛ وَاَلْقَتْ مَا فِیْہَا وَتَخَلَّتْ ۛ وَاذُنْتَ لِرَبِّہَا وَحَقَّتْ ۛ
 کچھ زندہ نہ رہتا اجوائن اور کالی مرچ آدھ آدھ پاؤ لیکن پیر کے دن دوپہر کے وقت چالیس بار سورہ
 وائش اس طرح پڑھے کہ ہر دفعہ کیسا تھ درود شریف بھی پڑھے اور جب چالیس بار ہو جائے پھر ایک
 دفعہ درود شریف پڑھے اور اجوائن اور کالی مرچ پر دم کرے اور شروع محل سے یا جب سے خیال
 ہوا ہو دودھ پھڑانے تک روز مرہ تھوڑا تھوڑا دونوں چیزوں سے کھالیا کرے انشاء اللہ اولاد نہ
 رہے گی۔ ہمیشہ لڑکی ہونا اس عورت کا خاوند یا کوئی دوسری عورت اس کے پیٹ پر انگلی سے کندل
 یعنی دائرہ شتر بار بناوے اور ہر دفعہ میں یا مَتِیْنُ کہے انشاء اللہ تعالیٰ لڑکا پیدا ہو کچھ کو نظر لگنا یا بارونا
 یا سوتے میں ڈرنا یا کبیرہ وغیرہ ہو جائے اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ تین تین بار پڑھ کر
 اس پر دم کرے اور یہ دعا لکھ کر گلے میں ڈالے اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ النَّامَاتِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَہَاکُمُوْا عَلٰی لَہٗ
 انشاء اللہ سب آفتوں سے حفاظت رہے گی چھپک ایک نیلا گند اسات تار کا لیکن اس پر سورہ الزخرف
 جو ستائیسویں پارہ کے آدھے پر ہے پڑھے اور جب یہ آیت آیا کرے فَبَاۤیَ الْاَزْمِ الْاِخْرَاسِ پر دم کرے ایک
 گرہ لگاوے سورہ کے ختم ہونے تک اکتیس گریں ہو جائیں پھر وہ گندہ بچے کے گلے میں ڈالے
 اگر چھپک سے پہلے ڈال دیں۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ چھپک سے حفاظت رہے گی اور اگر چھپک نکلنے کے

بعد و ایں تو زیادہ تکلیف نہ ہوگی۔ ہر طرح کی بیماری چینی کی شستری پر سورہ الحمد اور یہ آیتیں لکھ کر
روز مرہ بیمار کو پلایا کریں بہت ہی تاثیر کی چیز ہے یہ آیتیں یہ ہیں وَشَفِیْ صُدُورُ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاِذَا مَرَضَ
فَهُوَ یَشْفِیْہُمْ وَشَفَاءُ مَا فِی الصُّدُورِ هٰذَا وَرَحْمَةُ اللّٰہِ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَنَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ
وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَلَا یَزِیْدُ الظَّالِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا ۝ قُلْ هُوَ الَّذِیْ اٰمَنُوْا هٰذَا وَشَفَاءُ مَحْتٰجٍ اور
غریب ہو تا بعد نماز عشاء کے آگے پیچھے گیارہ گیارہ بار درود شریف اور بیچ میں گیارہ سبج یا مرغی
پر ہلکا کرے اور چاہے یہ دوسرا وظیفہ پڑھ لیا کرے کہ بعد نماز عشاء کے آگے پیچھے سات
سات دفعہ درود شریف اور بیچ میں چودہ سبج اور چودہ دانے یا وہاب پڑھ کر دعا کیا کرے انشاء اللہ
تعالیٰ فراغت اور برکت ہوگی آسیب لپٹ جائے گا ان آیتوں کو بیمار کے کان میں پڑھ کر دم کرے اور پانی
پر ہلکا کرے اور پلاوے۔ اَفْحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا وَاَنَّکُمْ اِلَیْنَا لَا تُعْجَبُوْنَ فَتَعَالٰی اللّٰهُ الْمَلِکُ الْحَقُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ وَمَنْ یَّدْعُمَعَ اللّٰہُ اِلٰہًا اٰخَرَ لَا بُرْہَانَ لَّہِ بِہِ فَاَنَّمَا حِسَابُہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ اِنَّہٗ لَا یُعْجِبُ
الْکٰفِرُوْنَ ۝ وَقُلْ رَبِّ اَعْفُوْا وَارْحَمْ ۝ وَاَنْتَ خَبِیْرُ الرَّحِیْمِ ۝ اور سورہ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ سات
بار کان میں دم کرنا اور دانے کان میں اذان اور باتیں میں تکبیر کہنا بھی آسیب کو بھگا دیتا ہے کسی طرح
کا کام اٹھنا بارہ روز تک روز اس دعا کو بارہ ہزار دفعہ پڑھ کر ہر روز دعا کیا کرے انشاء اللہ تعالیٰ ایسا
ہی مشکل کام ہو پورا ہو جائیگا۔ یا بَدِیْعُ الْعَجَائِبِ یا خَلِیْلُ یَا بَدِیْعُ جَادُو کا شبہ ہو جائے نا قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ
قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ تین تین بار پانی پر دم کرے مریض کو پلاویں اور زیادہ پانی پر دم کرے اس پانی
میں نہلاویں اور یہ دعا چالیس روز تک روز مرہ چینی کی شستری پر لکھ کر پلایا کریں یا حٰجِ حِیْنَ لَا حِجَّ
فِیْ دِیْمُوْمَہٗ فَلَکُمْ وَبِقَدْرِکُمْ یٰ حٰجِ انشاء اللہ تعالیٰ جادو کا اثر جاتا رہیگا۔ اور یہ دعا ہر اس بیمار کے لئے بھی بہت
منفید ہے جس کو حکیموں نے جواب دیدیا ہو۔ خاوند کا ناراض یا بے پروا رہتا۔ بعد نماز عشاء کو
گیارہ دانے سیاہ مرچ کے لیکر آگے پیچھے گیارہ بار درود شریف اور درمیان میں گیارہ سبج یا لطیف یا دودھ
کی پڑھیں اور خاوند کے مہربان ہونے کا خیال رکھیں جب سب پڑھ چکیں تو ان سیاہ مرچوں پر دم کر کے
تیز آنچ میں ڈال دیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ خاوند مہربان ہو جائے گا۔ کم سے
کم چالیس روز کریں۔ دودھ کم ہونا یہ دونوں آیتیں تک پر سات بار پڑھ کر ماش کی دال میں
کھلائیں پہلی آیت وَالْوَالِدٰتِ اِذَا یَرْضَعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَیْنِ کَامِلَیْنِ مِنْ اَمَدٍ اَنْ یَّسْتَمَّ الرِّضَاعَ
دوسری آیت وَاِنَّ لَکُمْ فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً تَسْقِیْکُمْ مِّنْہَا فِیْ بُطُوْنِہٖ مِنْ بَیْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا
سَائِغًا وَّاللَّسَّارِ بَیْنَ۔ دوسری آیت اگر آٹے کے پیڑے پر پڑھ کر گائے بھینس کو کھلاویں تو خوب

دودھ دیتی ہے۔ جن کا زیادہ جھاڑ پھونک کی چیزیں جانے کا شوق ہو وہ ہماری کتاب اعمال قرآنی کے تینوں حصے اور شفا راعلیل اور ظفر علیل دیکھ لیں اور ان باتوں کو ہمیشہ یاد رکھو کہ قرآن کی آیت بے وضو مت لکھو اور نہانے کی ضرورت میں بھی مت پڑھو۔ اور جس کاغذ پر قرآن کی آیت لکھ کر تعویذ بناؤ اس کاغذ پر ایک اور کاغذ سادہ لپیٹ دو تاکہ تعویذ لینے والا اگر بے وضو ہو تو اس کو ہاتھ میں لینا درست ہو۔ اور چینی کی تشتی پر بھی آیت لکھ کر بے وضو کے ہاتھ میں مت دو بلکہ تم خود پانی سے گھول دو۔ اور جب تعویذ سے کام نہ رہے اس کو پانی میں گھول کر کسی ندی یا نہر یا کنوئیں میں چھوڑ دو۔ تممت۔

إضافة جدیدہ

اب تک جھاڑ پھونک کے جو طریقے لکھے گئے تھے وہ چونکہ نہایت مختصر تھے اس لئے جناب مولانا مولوی شبیر علی صاحب مالک اشرف المطابع تھانہ بھون نے مخدوم و معظم حضرت حکیم الامتہ مجدد الملتہ مولانا مولوی محمد اشرف علی صاحب نور اللہ مرقدہ سے عرض کیا کہ جو عملیات جناب کے معمول ہوں انکو اگر لکھوا دیا جائے تو ہشتی زیور میں اضافہ کر دیا جائے حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت خوشی سے اسکو قبول فرمایا اور خاص وہ عملیات جو حضرت اقدس کے معمول اور روزمرہ کی ضرورت کے ہیں لکھوا دئے لہذا عام فائدہ کیلئے ان کو درج کیا جاتا ہے۔

عملیات خاص معمول حضرت حکیم الامتہ مجدد الملتہ مولانا مولوی محمد اشرف علی صاحب فی اللہ مرقدہ

(۱) حفاظت محل اگر کسی عورت کا محل اکثر گر جاتا ہو یا کسی صدمہ کی وجہ سے کسی مرتبہ ایسا خطرہ ہو تو آیات ذیل لکھ کر عاملہ کے گھنے میں اس طرح ڈالیں کہ وہ تعویذ پیٹ پر پڑے آیات یہ ہیں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَلٰلٍ فِی مَآیْمُکُمْ وَاِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَالَّذِیْنَ هُمْ مُحْسِنُوْنَ فَاللّٰهُ خَبِیْرٌ حَافِظٌ اَوْفَا سَمِیْعٌ الرَّحِیْمِ اَللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَعْمَلُ کُلُّ اَنْتٰی وَمَا تَغِصُّ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزِدُّ اَدُوْکَ وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِوَعْدِ رَبِّ اِنِّیْ اُعِیْذُہَا بِکَ وَذَرِّیَّتَہَا مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ (۲) حفاظت اطفال بچوں کے اکثر امراض سے بحکم خدا حفاظت رہے کلمات ذیل کو لکھ کر بچہ کے گھنے میں ڈالیں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَہَامَّۃٍ وَعَيْنٍ لَا مَہِیۃٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّہُمْ اَبُوہُمْ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَہُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اور اگر سوتلی میں دڑتا ہو تو اس کو بھی بڑھاد میں اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ سُوْءِ الْاَحْلَامِ وَمِنْ اَنْ یَّتَلَّعَہٗ الشَّیْطَانُ فِی الْیَقْظَةِ وَالسَّامِ (۳) نظرد

اگر نظر بد کا احتمال ہو تو آیات ذیل لکھ کر گلے میں ڈالیں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِہٖ وَاِنَّ کَذٰلَکَ الدِّیْنُ کَفَرُوْا
لَیْسَ یَقُوْنٰکَ بِاَبْصَارِہُمْ لِنَا سَمِعُوْا الَّذِیْ کُوْنُوْا یَقُوْلُوْنَ اِنَّہٗ لَمَجْنُوْنٌ وَّمَا هُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ
ایضاً کلمات ذیل بھی نظر بد کا اثر دور کرنے کے لئے خصوصیت سے لکھ کر گلے میں ڈالیں بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ الثَّلَاثِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّهَامَۃٍ وَّعَلٰی لَآ اَمٰلَہٗ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّہٗ
اِسْمُ شَیْءٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَہُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (۴) حفاظت از وبا ہر قسم و طاعون جو منام میں تعلیم
کی گئی ایسے امراض کے زمانہ میں جو چیز کھانی پی جاوے اس پر تین بار سورہ اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ پڑھ کر دم کر کے
کھا نہیں پیتیں اور اگر مریض کے لئے پانی پر تین بار دم کر کے پلایا جاوے تو مبتلا تک کو شفا ہو گئی ہے۔
(۵) درخت خواہ برادر ہا سیسی کا ہو یا دوسری طرح کا آیات لکھ کر درخت کے موقع پر باندھ دیں بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ (دوسری سورت) لَا یَصُدُّعُوْنَ عَنْہَا وَلَا یُزْفُوْنَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ کُلِّ عَرُوْقٍ نَّجَاسٍ وَّ مِنْ
شَرِّ حَرِّ النَّارِ (۶) درخت کا آیات ذیل کو گڑ پر پڑھ کر کھلا دیں یا لکھ کر سفید کپڑے میں باندھ کر حاملہ کی بائیں
ران میں باندھیں اور بعد فراغت فوراً کھول دیں انشاء اللہ ولادت میں بہت سہولت ہوگی بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِذَا السَّمَآءُ انشَقَّتْ وَاِذْ تُرْوٰی اَرْضُہَا وَحَقَّتْ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ وَاَلْقَتْ مَا فِیْہَا وَتَخَلَّتْ وَاِذْ تُرْوٰی سُبْحٰتُہَا وَحَقَّتْ
اَھْلِیَا اِنَّہٗ اَرٰہِیَا اَللّٰہُمَّ سَوِّیْ عَلَیْہَا الْوَلَادَۃَ خَلَقَہٗ فَقَدَّرَہٗ ثُمَّ السَّبِیْلَ یُسِّرَہٗ۔ (۷) آسیب اگر کسی
پر آسیب کا شبہ ہو تو آیات ذیل لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں اور پانی پر دم کر کے مریض پر چھڑک
دیں اور اگر گھر میں اثر ہو تو ان کو پانی پر پڑھ کر گھر کے چاروں گوشوں میں چھڑک دیں آیات یہ ہیں۔
(۱) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْہُمْ غَیْرَ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ
(۲) اَلَمْ ذٰلِكَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْہِ ہٰذَا لِمُتَّقِیْنَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰہُمْ
یَنْفِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ وَاِلٰ الْآخِرَۃِ ہُمْ یُؤْقِنُوْنَ اُولٰٓئِکَ عَلٰی ہُدًی مِّنْ
رَّبِّہُمْ وَاُولٰٓئِکَ ہُمْ الْمُنْفَلِحُوْنَ (۳) وَالْہٰکُمُ اللّٰہُ وَاحِدٌ لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ (۴) اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ
الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ لَّہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ
اَیْدِیْہُمْ وَمَا خَلْفَہُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَـُٔودُہٗ حِفْظُہَا
وہُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ لَا تَرٰہِیْ فِی الدِّیْنِ قَدْ تَبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ فَمَنْ یَّکْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْ بِاللّٰہِ فَقَدْ اَسْتَسَدَّ
بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی لَا انْقِصَامَ لَہَا وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ اللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُہُمْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ وَالَّذِیْنَ
کَفَرُوْا اُولٰٓئِکَ ہُمُ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْہُمْ مِنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ہُمْ فِیْہَا خٰلِدُوْنَ

(۵) اللہ مافی السموات وما فی الارض وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوه یحاسبکم بہ اللہ فیغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء واللہ علی کل شیء قدير من الرسل بما انزل الیہ من ربہ والمؤمنون کل امن باللہ وبلغوا منہ رسالہ لا تفرق بین احد من رسلہ وقالوا سمعنا واطعنا غفرانک ربنا والیک المصیر لا یحکف اللہ نفسا الا وسعہا لہا ما کسبت وعلیہا ما اکتسبت ربنا لا تولخذ ثارا لناسینا او اخطانا ربنا ولا تجعل علینا اصرًا کما حملتہ علی الذین من قبلنا ربنا ولا تجعلنا مالا طاقہ لنا بہ واعف عنا فاعف علینا واعفنا انت مولانا فاصبرنا علی القوم الکافرين (۶) شہد اللہ انہ لا الہ الا ہوہ والملائکۃ والاولو العلم قائما بالقسط لا الہ الا ہو العزیز الحکیم (۷) ان ربکم اللہ الذی خلق السموات والارض فی ستة ايام ثم استوی علی العرش یغشی اللیل النہار یطلبہ حینئناہ والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہ الا الہ الخلق والا امرہ تبارک اللہ رب العلمین (۸) فتعلی اللہ الملک الحق لا الہ الا ہوہ رب العرش الکرم ومن یدع مع اللہ الہا اخرہ لا یرہان لہ بہ وانما حسابہ عند ربہ انہ لا یغفر الا غفرون وقول رب اغفر وارحم وانت خیر الراحمین (۹) والصفی صفاہ والرحات نحرہا فالتلیت ذکرہ ان الہکم لواحدہ رب السموات والارض وما بینہما ورب المشارق انا زینت السماء الدنیا بزینۃ بالنواکب وحفظا من کل شیطان ماردہ لا یشعون الی الملاء الا علی ویقذون من کل جانب صراط دحورا ولہم عذاب واضربہ الا من خطفہ الخطفۃ فالتبعہ شہابا ثاقبا فاستفتحہم اھم اشد خلقا فھم خلقنا انا خلقناھم من طین لاریب (۱۰) ہو اللہ الذی لا الہ الا ہوہ علیم الغیب الشہادۃ ہو الرحمن الرحیم ہو اللہ الذی لا الہ الا ہوہ الملک القدوس السلم المؤمن المہیم العزیز الجبار المتکبر سبحان اللہ عما یشیرون ہو اللہ الخالق البارئ المصور لہ الاسماء الحسنی یشیر لہ مافی السموات والارض وھو العزیز الحکیم (۱۱) وانہ یعلی جد ربنا ما اتخذ صاحبة ولا ولدا (۱۲) قل ہو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احدہ (۱۳) قل عوذ رب الفلق من شر ما خلق ومن شر غاسق اذا وقب ومن شر النفقۃ فی العقد ومن شر حاسد اذا حسدہ (۱۴) قل عوذ رب الناس ملک الناس الہ الناس من شر الوسواس الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ والناس ایضا کلمات ذیل کھارمیش کے گلے میں دلیا جاوی (اس عمل کا نام حسدابی دعبانہ ہے) نہایت مجرب ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم ہو اللہ ہذا کتاب من محمد رسول اللہ رب العلمین الی من طرف الدار من العمار والزوار والساجین الا طارقا یطرق بخیر یارحمنا انا بعد فان لنا وکم فی الحق سعة فان تلو عاشقا مولعا او فاجرا مفتحما او راعیا حقا مبطلا ہذا کتاب اللہ یطہر علینا وعلیکم بالحق انا کنا نشتسبہ ما کنتم تعملون اترکوا صاحب کتابی ہذا وانطلقوا الی عبدہ الاوتان و الاصلنام والی من یرعہ ان مع اللہ الہا اخر لا الہ الا ہو کل شیء ہالک الا وجہہ لہ الہکم والیہ ترجعون

تَقُولُونَ حَمْدٌ لَا تَنْصُرُونَ حَمْدَ عَسَقٍ تَفَرَّقَ اَعْدَاءُ اللَّهِ وَبَلَغَ حُجَّتُ اللَّهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ
فَسَيَكْفِيكَهُمْ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ اس کو لکھ کر گلے میں ڈال دیا جاوے۔ ایضاً۔ اگر کسی
شرط میں معلوم ہو تو آیات ذیل بحسب بار چار کیوں پر پڑھ کر گھر میں چاروں کونوں میں گاڑ دیں بِسْمِ
اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا اَوَلَيْكُمُ كَيْدٌ فِيْهِمْ اَلْكَافِرِيْنَ اَمْ هَلَمْهُمْ رُوِيَ اَيْضًا۔ اس نقش کو مع
بیچے کی عبارت کے تین تعویذ لکھیں اور اس کو اس طرح قلبیہ بناویں کہ دو کا ہندسی پیر اور آٹھ کا ہند
اد پر رہے۔ پھر پاک رونی لپیٹ کر کورے چرائے میں کڑوا تیل ڈال کر

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

نور محمدی ہشتی زیور

مرض کے پاس اوپر کی طرف یعنی ہندسہ آٹھ کی طرف سے روشن کر س اول
روزی ایک خلیہ جلاویں پھر ایک دن ناغہ کر کے دوسرا پھر ایک دن ناغہ کر کے تیسرا نقش یہ ہے علیہ السلام و اسباب عیشاں اگر گھر میں نہ ہو تو
برائے دفع شر۔ آیات ذیل لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیں اور پانی پر پڑھ کر اس کو پلاویں۔
اگر نہ ملنا نقصان نہ کرتا ہو تو ان ہی آیات کو پانی پر پڑھ کر اس سے مریض کو نہلا دیں بِسْمِ اللَّهِ
الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَلَمَّا اتَقَوْا قَالَ مُوسَى مَا جِئْتُمْ بِهِ السَّيْرَانَ اِنَّ اللَّهَ سَبَّحْتَ اِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ
وَيُحَقِّقُ اللَّهُ الْحَقَّ يَكْلُمُ آدَمَ وَلَوْ كَرِهَ الْغَافِلُونَ اَوْ قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ
اِذَا وَقَبَ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ اَوْ قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ مَلِكٍ
النَّاسِ اِلَى النَّاسِ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِى صُدُورِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ برائے دفع
مرگ آیات ذیل کو لکھ کر گلے میں ڈال دیا جاوے بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ رَبِّ اِنِّىْ مُسْنِنُ الشَّيْطَانِ
يَنْصَبُ وَعَدَايَ رَبِّ اِنِّىْ مُسْنِنُ الشَّيْطَانِ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ رَبِّ اَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَعُوذُ بِكَ
رَبِّ اَنْ تُخَضِّرُوْنَ بَرَاءَةَ اَحْمَلِجْ قَلْبِ آيَاتِ ذِيلِ كَوَلِّهِ كَرِغَلِيْ مِیْنِ اس طرح ڈالیں کہ قلب پر پڑی
رہیں بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمِئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ اَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمِئِنُّ الْقُلُوْبُ وَرَبَّنَا عَلَيْ
قُلُوْبِهِمْ لَوْ اَنْ رَّبَّنَا عَلَي قُلُوْبِهِمْ لَتَكُوْنُ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيَرْبِطَ عَلَي قُلُوْبِكُمْ مَحَبَّتِ رَوْحِيْنِ
اگر زمین میں سے کسی کو دوسرے سے نفرت ہو اور محبت نہ ہو تو آیات ذیل کو لکھ کر محب اپنی پاس
رکھے اور تمک یا شمشائی پر پڑھ کر محبوب کو کھلاویں۔ فلانہ کی جگہ محبوب کا نام اور لفظ فلان کی جگہ محب کا نام
لکھیں بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَالْقِيَتُ عَلَيْهِ حَبِيْبَتِيْ وَلَتَضْمَعُ عَلَيَّ عَيْنِيْ اِذْ تَمْشِيْ اُخْتِكَ فَتَقُوْلُ هَلْ
اَدْلُكَ عَلَيَّ مَنْ يُّقْلَهُ فَرَجَعْنَاكَ اِلَى اُمَّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَرَجَّيْنَاكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنَّاكَ فُتُوْنًا
يَا مُعَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَيَا مُسَوِّجَ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَالْاَرْضِيْنَ السَّبْعِ قَلْبِيْ لِفُلَانَةَ قَلْبِيْ لِفُلَانٍ يَا خَيْرَ اِلَادِ الْخَقْرِ
يَا دُوْدُ حَبِيْبٌ حَبِيْبٌ يَا دُوْدُ رَدِّ غَائِبٍ اِگر کسی کا لڑکا یا لڑکی لاپتہ ہیں جہاں گیا ہے تو اس کے واپس

آنے کے لئے آیات ذیل کو لکھ کر اس تعویذ کو کالے یا نیلے کپڑے میں لپیٹ کر گھر میں جو کوٹھڑی زیادہ
تاریک ہو اس میں دو پتھروں کے درمیان اس طرح رکھ دیا جائے کہ اس پر کسی کا پاؤں نہ پڑے
پتھر نہ ہوں تو یہی کے دو پاؤں میں دبا دیں اور لفظ فلاں کی جگہ اس پر یہ نام لکھیں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَوْ ظَلَمْتُ فِیْ حَیْ
رَیِّیْ یَغْفِرُہُ مَوْجِرُ مَوْجِہِہُ یُجِزُّہُ مَوْجِہِہُ سَمَیْہُ ظَلَمْتُ بَعْضَہَا فَوْقَ بَعْضِہَا اَلَمْ یَکُنْ یَراہَا وَمَنْ لَّہُ یَجْعَلُ اللّٰہُ لَہُ نُورًا اَمَّا
مِنْ نُّوْرِ اَنَا اَرَادُوْہُ اِلَیْکَ فَرَدَّ نَا اِلَیْہِہِ فِیْ تَفَرُّعِہَا وَلَا تَحْزَنْ وَلَا تَعْلَمَنَّ وَعَدَ اللّٰہُ حَقًّا وَلَکِنْ اَکْثَرُہُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ یَا بَاقِیْ اَہْلَ اَنْ
تَلْعَنُوْا مَقَالَ حَبِیْبٍ مِّنْ حَزَلٍ فَتَکْرِیْمٍ مِّنْہِہُ اَوْ اَلَسَّوْیَا اَوْ اَلْکُضِیَا اَللّٰہُ اَللّٰہُ لَطِیْفٌ حَبِیْبٌ حَسْبُ اِذَا ضَاعَدَ عَلَیْہُمْ اَلْاَضْرَاجُ مَاجَتْ مَہَاجِدُ
عَلِیْہِمْ اَنْفُسُہُمْ وَظَنُّوْا اَنْ لَا مَلْجَا مِنْ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ ثُمَّ تَابَ عَلَیْہِمْ لَیْسُوْا اِنَّ اللّٰہَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ اَللّٰہُمَّ بِا
ہَادِی الصَّلَاةِ وَیَا رَاۤءَ الصَّلَاةِ اُرْدُدْ عَلَیَّ حَیْ اَلِیَّیْ فُلَان - پیشاب رک جانا یا پتھری

ہو جانا۔ کلمات ذیل کو لکھ کر ناف پر باندھ دیا جائے رَبَّنَا اللّٰہُ الَّذِیْ فِی السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُکَ اَعْلَمُ اَنَّ السَّمَاءَ
وَالْاَرْضَ کَمَا رَحِمْتَکَ فِی السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحِمَکَ فِی الْاَرْضِ وَاعْفِرْ لَنَا حَوْبَنَا وَخَطَايَا کَا اَنْتَ رَبُّ الظَّالِمِیْنَ فَارْزُلْ شِفَاۃً
مِّنْ شِفَاۃِکَ وَرَحْمَةً مِّنْ رَّحْمَۃِکَ عَلَیْ هَٰذَا الْوَجْهِ غَمًا یَا وَهَّابٌ بَعْدَ نَارِ عِشَاءِ اس طرح پڑھے کہ دل
وآخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھے اور درمیان میں چودہ چودہ بار اسم مذکور اور بعد میں سو بار یہ دعا
پڑھے۔ یَا وَهَّابُ هَبْ لِیْ مِنْ تَعْمَدِ الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ اِنَّکَ اَوَّهَّابٌ اس عمل کا نام حضرت مولانا محمد یعقوب
صاحب کیمائے درویشان فرمایا کرتے تھے (انجاریح حاجت)۔ تمام مشکلات کے حل کیلئے اسم
یَا لَطِیْفٌ بعد نماز عشاء گیارہ سو گیارہ مرتبہ پڑھے اول و آخر درود شریف گیارہ گیارہ بار پڑھے اور پھر دعا کرے پڑھے

بِسْمِ	اللّٰہِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
بِسْمِ	اللّٰہِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
بِسْمِ	اللّٰہِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
بِسْمِ	اللّٰہِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ

آیات ذیل کو لکھ کر گلے میں اس طرح ڈال دیں کہ تعویذ رحم پر پڑا رہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَجَعَلْنَا قُرْ
آنَہُ مِنْ مَّحْیٰلٍ وَاعْتَابٍ وَفَحْیْرٍ نَّافِیْہَا مِنْ الْعِیُونِ لَیَّا کُلُوْا مِنْ ثَمَرِہَا وَمَا عَمِلَتْہُ اَیْدِیْہُمْ اَفَلَا یَشْکُرُوْنَ مَا وَلَّیْ
رَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰہُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ کُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ
ایام ماہواری کی زیادتی۔ اگر کسی کو ایام ماہواری زیادہ آتے ہوں اور اس سے تکلیف ہو تو آیات
ذیل کو لکھ کر گلے میں اس طرح ڈال دیں کہ تعویذ رحم پر پڑا رہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَقِیْلَ یَا اَرْضُ
اِیْلَیَّ مَآءِکَ وَیَا سَمَاءُ اَقْلِعِیْ وَغِیْضُ الْمَآءِ وَقَضِی الْاَمْرُ وَاسْتَوِیْ عَلَی الْجُودِیْ وَقِیْلَ بَعْدَ الْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ
تعویذ طحالی۔ ترکیب ذرا یکھڑے کی ہے وہ یہ ہے کہ یہ تعویذ اسی طرح کھلا رہیگا اور ایک نیلا کپڑا اس
تعویذ سے دوٹالے کرود ہرا کر کے اس کے پنج میں یہ تعویذ ایسا ہی کھلا ہوا رکھا جاوے اس طرح سے

کہ جس جانب تعویذ میں بسم اللہ کے اعداد (۷۸۹) ہیں وہ کپڑے کے بند جانب میں رہے پھر کسی روز بعد نماز فجر نہار منہ مریض کو چیت لٹا کر اور پہلوؤں کی برابر دونوں ہاتھ سیدھے رکھ کر باتیں پھیلی پر تعویذ مع کپڑے کے رکھ دیا جاوے اس طرح کہ بند جانب جدھر بسم اللہ کے عدد ہیں انگلیوں کی طرف رہے پھر اس تعویذ کو کپڑے کے مجموعہ پر ایک کورے چھوٹے برتن میں ایک بہت چھوٹی سی چنگاری جس سے وہ برتن گرم نہ ہو جاوے رکھ کر مریض کے بائیں جانب ایک ہوشیار آدمی بیٹھے اور طحال کو انگلیوں سے دباتا ہوا کھسکا تا ہوا اصل مقرر تک لاوے یعنی بڑھے ہوئے حصہ کو دباتا ہوا کھسکا تا ہوا اس جگہ تک لاوے جس جگہ تک ملی حالت صحت میں رہتی ہے (جامع) اسی طرح بار بار تقریباً بیس منٹ تک کرے بعض اوقات طحال میں سوزش ہونے لگتی ہے ایسے وقت چنگاری کے برتن کو ہٹا دیں پھر بعد سکون بدستور رکھ دیں۔ پھر بیس منٹ کے بعد مریض سے کہا جاوے کہ وہ اٹھ کر پیشاب کر ڈالے پھر ایک دن ناغہ کر کے پھر کریں پھر ایک روز ناغہ کر کے



تیسری بار کریں اور بیس۔ نقش یہ ہے۔

برائے افزائش شیر زن اگر کسی عورت کے دودھ کی کمی ہو تو آیات ذیل کو ایک بار پڑھ کر تک پدم کر کے کھاتے میں ڈال کر عورت کھاوے اس کھانے میں سے اور سب بھی کھا دیں تو کچھ حرج نہیں ہے آیات یہ ہیں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَالْوَالِدَاتُ یَرْضَعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَالِیْنِ کَالْمَلِیْنِ مَنْ اَرَادَ اَنْ یَرْضَعَ الرِّضَاعَةَ دَوَانِ یَاذُ الذِّیْنَ کَفَرُوا لَیْزِلْ قَوْلُكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَنَا سَمِعُوا الذِّکْرَ وَیَقُولُونَ اِنَّهٗ لَمَجْنُونٌ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِکْرٌ عَلَیْمٌ وَاِنَّ لَکُمْ فِیْ اٰیَاتِہٖ لَعِبْرَةً لِّعِبَادٍ مَّنْ یَّذُکِّرُوْنَ وَدَمْنَا خَالِصًا لِّشَّارِبِیْنِ اِنَّ اَفْزَالَ شِیْرِ جَانُورَانِ۔ اگر کوئی گائے بھینس وغیرہ دودھ نہ دیتی ہو تو ایک آٹے کے پیرے پر آیات ذیل پڑھ کر اس جانور کو کھلا دیں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَالْوَالِدَاتُ یَرْضَعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَالِیْنِ کَالْمَلِیْنِ مَنْ اَرَادَ اَنْ یَرْضَعَ الرِّضَاعَةَ دَوَانِ یَاذُ الذِّیْنَ کَفَرُوا لَیْزِلْ قَوْلُكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَنَا سَمِعُوا الذِّکْرَ وَیَقُولُونَ اِنَّهٗ لَمَجْنُونٌ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِکْرٌ عَلَیْمٌ وَاِنَّ لَکُمْ فِیْ اٰیَاتِہٖ لَعِبْرَةً لِّعِبَادٍ مَّنْ یَّذُکِّرُوْنَ وَالْوَالِدَاتُ یَرْضَعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَالِیْنِ کَالْمَلِیْنِ مَنْ اَرَادَ اَنْ یَرْضَعَ الرِّضَاعَةَ دَوَانِ یَاذُ الذِّیْنَ کَفَرُوا لَیْزِلْ قَوْلُكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَنَا سَمِعُوا الذِّکْرَ وَیَقُولُونَ اِنَّهٗ لَمَجْنُونٌ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِکْرٌ عَلَیْمٌ وَاِنَّ لَکُمْ فِیْ اٰیَاتِہٖ لَعِبْرَةً لِّعِبَادٍ مَّنْ یَّذُکِّرُوْنَ اسٹیمیل بعض اوقات عورتوں پر پستان میں بوجہ زیادتی دودھ وغیرہ درد اور دھن ہوتی ہے تو اس دعا کو چھنی ہوئی راگھ پر یا سٹی پر سات بار اس طرح پڑھیں کہ ہر بار پڑھ کر اس راگھ یا سٹی میں تھوک دیں پھر پانی سے اس کو تھلا کر درد کی جگہ لپک کریں اگر چھوڑے بھینسی وغیرہ پر لگایا جاوے تب بھی مفید ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ تَرْبِیۃُ اَرْضِنَا بِرِیْقَتِہٖ بَعْضُنَا لِبَشَرِہٖ سَقِیْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا

فہرست مضامین نور محمدی طبی جوہر

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۰۸	نوشادری گدھے کے پیشاب	۱۰۵	فضلات حیوانیہ کا بیان	۹۴	دیباچہ وجہ تسمیہ
"	میں تصعید کرنا	"	کیونکہ خون پڑوال پر لگانا	۹۵	فائدہ جلیلہ علاج میں آزادی
"	راکھ ہر چیز کی پاک ہے	"	کتنے سے زخم چھوٹا	"	تیمار داروں کو نصیحت
"	جس تیل میں حشرات الارض	"	جو خون جو تک نے پی لیا	۹۶	علاج میں چار چیزوں سے کام لیتا
"	یا گوہر جلایا گیا۔	۱۰۶	حلال پرندوں کے فضلات	"	استعمال داخلی اور خارجی کی
۱۰۹	ناپاک پانی کی جھلی	"	کھل مرارات کا حکم	"	تعریف اور حکم
"	مرخی کو ناپاک چیز کھلا کر کھانا	"	بکری کا پتہ چھلوری پر چھٹانا	۹۷	مانعت کی وجوہات چار ہیں
"	شراب کا سرکہ بنانا	"	جانوروں کے براز کا حکم	"	جادات کا بیان
"	دوا کو گھڑے کی لید میں دبانا	"	ششیاف کا حکم	"	سوئے چاندی کے استعمال کی
"	بھڑپے کے پاخانہ کی ہڈی	"	چنگاڈڑ کا پیشاب عفو ہے	"	مانعت کی وجہ
"	پنیر یا شتر اعرابی وغیرہ	"	چوہے کے پیشاب کا حکم	"	چونا کھانا۔ سنکھیا مستی لگانے
۱۱۰	مسلمان طبیب کو نجس دوا دینا	"	چوہے کی بیٹگنی	"	اور دہری جانے کا حکم بعض الاعضاء
"	فاسفورس کا حکم	۱۰۷	انسانی فضلات کا حکم	۹۸	اشرف من بعض الاعضاء
"	خانہ بعض افعال ممنوعہ کا بیان	"	متفرقات۔ مرکبات از	"	مٹی وغیرہ زہریلی ادویات جلی
"	ستر عورت کے متعلق بے احتیاطی	"	جماد و حیوان۔	"	ہونی روٹی ریشم اور سوئے چاندی
"	ختنہ کے متعلق بے احتیاطی	"	مکھی شورپے میں گر جاوے	"	کے مسائل۔
۱۱۱	مرد و اکثر سے بچہ جنزانا	"	تبدیل ماہیت کا بیان	۹۹	سوئے چاندی کے ورق دلی مجون
"	محرم شرعی کا بیان اور	"	گندہ انڈا ناپاک اور بچہ	۱۰۰	مسکرات کا حکم۔ افیون
"	حکم۔	"	پاک ہے۔	۱۰۱	فلک سیر وغیرہ کا حکم
"	کسیوں کا مطب میں	۱۰۸	حشرات الارض کا تیل	"	شراب کا بیان
"	آنا۔	"	وہو پاک ہے اور بخار نجس	"	اسپرٹ کا حکم
"	عرض مؤلف	"	کا نجس ہے	"	شراب آمیز انگریزی ادویات
۱۱۲	شجرہ طبی جوہر جو گویا طبی	"	مادہ اللحم میں خون پڑ جانا	۱۰۵	ڈاکٹری کتاب شراب کی تحقیق اور
"	کی فہرست مضامین ہے۔	"	نزیاق الافاعی	۱۰۲	ہومیو پیتھک دوا کا حکم
"	اہل علم اس سے ضرور منتفع	"	خرگوش کی مینگتیاں حقہ	"	کلور افارم سونگھنا
"	ہوں۔	"	میں پسینا	"	نباتات کا بیان

ملنے کا پتہ { نور محمد کا رخانہ تجارت کتب بالمقابل آرام باغ فریر روڈ کراچی

طبعی جوہر ضمیمہ ثانیہ حصہ نہدہم نور محمدی بہشتی زیور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سو کدیں بہر طبیبان بہرست بہر مرضی بہتر ازیم وزرست + زیور طب بست و تاد کو بہرست باستی اسم طبعی جو بہرست
حامداً و مصلیاً مقدمہ - اما بعد عرض کرتا ہے بندہ ناچیز احقر الوری محمد مصطفیٰ بجوڑی مقیم میرٹھ
محکمہ کرم علی کہ خاکسار نے حسب ایما سے قدوۃ السالکین زیدۃ العارفین حضرت مولانا محمد اشرف علی
صاحب تھانوی نور اللہ مرقدہ ایک کتاب اصلاح الطب لکھی تھی جس میں طبی مسائل متعلقہ طبیب اور مریض
سے خواہ ان کو عبادات سے تعلق ہو یا عادات سے یا اخلاق سے - اور معاملات کے حرام و حلال
سے بالتفصیل بحث کی تھی - بلکہ ہر ہر دو کو بترتیب حرف تہجی لکھ کر اسکا حکم شرعی لکھا تھا اور ناجائز ادویات
کے بدل اور دیگر بہت سی کارآمد باتیں بھی لکھی تھیں چونکہ وہ کتاب کسیدہ ضخیم ہو گئی اس واسطے حضرت
والا کی رائے یہ ہوئی کہ اس میں سے معاملات کی بحث کا اختصار کے ساتھ انتخاب کر کے علیحدہ رسالہ
بنادیا جائے کیونکہ مسائل طب کا وہ حصہ جو مریض و طبیب دونوں میں مشترک ہے اور جس کی
پابندی عامہ مسلمان کو ضروری ہے وہ یہی معاملات کی بحث ہے تعمیل ارشاد یہ چند ورق منتخب کر کے
یہ ناظرین کئے جاتے ہیں اور حضرت والا نے اس کو بھی پسند فرمایا کہ اس رسالہ کو بہشتی زیور کا ضمیمہ
بنادیا جائے کیونکہ بہشتی زیور میں ایک طبی جزو پہلے سے بھی موجود ہے اور چونکہ ان میں کچھ مضامین ایسے
بھی ہیں جو عام طور سے مستورات نہیں سمجھ سکتیں (دلیل وغیرہ جو عربی زبان میں لکھی جاویں گی جیسا کہ
آگے آتا ہے اس واسطے اسکا الحاق بہشتی زیور کے اخیر حصہ کے ساتھ جس میں مردوں کے احکام درج
ہیں جسکا نام بہشتی گوہر ہے النسب ہوا - بہر حال بلحاظ مضامین کے بہشتی زیور کے ساتھ بھی اس کا
الحاق ہو سکتا ہے اور بہشتی گوہر کیساتھ بھی اور یہ رسالہ زن و مرد سب کے لئے ضروری اور کارآمد
ہے مستورات بھی اسکا مطالعہ کریں بلکہ علیحدہ خرید کر بہشتی زیور کے ساتھ بھی لگالیں تو ادلی و النسب
ہے اور اس وجہ سے کہ یہ ایک بڑی کتاب کا خلاصہ ہے اور خلاصہ کو لب لباب یا جوہر کہتے ہیں زیور اور
گوہر دونوں کے وزن پر اسکا نام طبعی جوہر رکھا گیا یہ رسالہ مستقل کتاب بھی کہا جاسکتا ہے اور زیور
و گوہر کا تسمیہ ضمیمہ بھی، عوام و خواص سب کی رعایت سے اس رسالہ کا طرز یہ رکھا گیا ہے کہ نفس
مسائل نہایت سہل اردو عبارت میں لکھے گئے اور جو مضمون دقیق تھے ان جنس دلائل وغیرہ بطور

۵ - حکیم صاحب موصوف کا انتقال ہو چکا ہے - ۱۱ - حضرت نور محمدی کا بی بی وصال ہو گیا ہے

حاشیہ کے عربی میں لکھا گیا تاکہ عوام دقیق مضامین کی انجمن سے بچیں اور خواص دلیل سے بھی اطمینان حاصل کر لیں لیکن نظر پر اختصار مسائل اور آدہ دونوں میں قدر ضروری پر اکتفا کیا جاویگا اور تفصیل کو اصل کتاب - اصلاح الطب پر حوالہ کیا جاوے گا اقول وبالله التوفیق ء

فائدہ جلیلہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ علاج معالجہ کے واسطے کسی جائز ناجائز دیکھنے کی ضرورت نہیں گویا مریض مرفوع القلم ہے اور بہ تبعیت اسکے طبیب کو بھی خاطر خواہ آزادی ہے یہ خیال غلط ہے ان کو سمجھ لینا چاہیے کہ مریض حق تعالیٰ کی حکومت سے خارج نہیں ہو جاتا حق تعالیٰ کو جان و مال اور سب چیز پر مالکانہ حق حاصل ہے۔ اسی معنی کو فرمایا ہے وَلَا تَكُنْ تَابِعًا عَلَيْهِمْ اِنْ اَقْبَلُوا اَنْفُسُكُمْ اَوْ اَخْرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ فَافْعَلُوهُ اِنْ اَقْبَلُوا مِنْهُمْ فَاَنْتُمْ مَفْعُولُ اَوْ اَيُّ عَطْوٍ لَهُمْ مَكَانٌ خَيْرٌ لَّهُمْ ترجمہ۔ اگر ہم لوگوں پر فرض کرتے کہ خود کشی کرو یا جلا وطن ہو جاؤ تو سوائے شاذ و نادر کے وہ اس کی تعمیل نہ کرتے حالانکہ جو بات ان کو بتلائی جاتی۔ اسی کے موافق کرنا ان کے واسطے بہتر ہوتا ہے معلوم ہوا کہ حق تعالیٰ کو یہ بھی اقتدار حاصل ہے کہ قصد اُجانب تلف کرنے کا حکم دیں تا بصحت چہ رسد لیکن یہ حق تعالیٰ کا کرم ہے کہ باوجود اس اقتدار کے ایسی تکلیفیں نہیں دیں ہاں مختار مطلق بھی نہیں کر دیا بلکہ علاج معالجہ کے لئے بھی کچھ قواعد مقرر فرمادئے اور وہ قواعد ایسے ہیں کہ اگر بغیر غور و انصاف دیکھا جاوے تو ان میں خاطر خواہ وسعت ہے ان میں اتنی بھی تنگی نہیں جتنی ایک معمولی حکومت رکھنے والے کے احکام میں ہوتی ہے (جیسا کہ ^{۱۲} لہذا کے مطالعہ سے ثابت ہوگا)

اس کرم و احسان کی قدر یہ ہے کہ انسان گناہ سے بچنے کیلئے بدل و جان آ یاد رہے اور ممنوع طریقہ علاج کا ہرگز مرتکب نہ ہو اور بحالت مرض علماء کے فتوے سے خارج نہ ہو بلکہ تندرست سے مریض کو اس کی ضرورت اسوجہ سے زیادہ ہے کہ تندرست تو کچھ مہلت کی امید بھی رکھتا ہے اور مرض مقدمہ موت ہے۔ نظر بظاہر اسباب بھی خاتمہ کا وقت قریب ہے۔ تو کیا عقلمندی ہے کہ گنہگار ہو کر مرے بعض بندگان خدا نے مرتے وقت باوجود تکلیف ہونیکے بعض مستحبات کو بھی نہیں چھوڑا احباب نے کہا کہ اس حالت میں بوجہ تکلیف کے استحباب ساقط ہے تو جواب دیا تکلیف تھوڑی دیر کی اور ہر کیا ضرورت ہے کہ مرتے وقت ایک سحاب کا ثواب ضائع کریں۔ مریض شدید امراض میں مبتلا ہوتا ہے اور دوسروں کے قبضہ میں ہوتا ہے لہذا تیمارداروں کو چاہیے کہ اس کی نماز اور جگہ ضروریات دین کا خیال رکھیں اور اگر وہ محل بھی کرے تو ہمت بندھا کر اس کو گناہ سے بچائیں اگر تیماردار مشرع اور مستعد ہو تو خاتمہ کے وقت مریض کی حالت سنبھل جانے کی بہت کچھ امید ہے۔ ورنہ گناہ صرف مریض ہی پر نہیں ہوتا سب تیماردار شریک ہوتے ہیں بلکہ زیادہ حصہ وبال کا تیمارداروں ہی کے اوپر ہوتا ہے کیونکہ مریض ان کے اختیار میں ہے

اور دو غالب ہو۔ ہاں نماز کے وقت دھونا اور باقاعدہ پاک کرنا ضرور ہے اور کوئی ایسی ناپاک چیزوں سے خارجی استعمال میں بھی پرہیز کرے تو اولیٰ والنسب ہے کیونکہ بعض وقت شدت مرض میں خیال نہیں رہتا اور کپڑوں میں بھی نجاست لگ جاتی ہے یا ہاتھ بلا دھو کر کسی برتن میں پڑ جاتا ہے اور وہ پانی اور برتن ناپاک ہو کر سارے گھر تک وہ نجاست متعدی ہو جاتی ہے اور بہت سوں کی نماز میں غارت ہوتی ہیں دوسری چیز کے ملنے سے نجس ہونے کے یہ معنی ہیں کہ دوسری چیز کو اس پاک چیز پر غلبہ ہو ورنہ لاکثر حکم اکل کلب کا اعتبار ہو گا مثلاً ایک لوٹہ پیشاب میں چلو پھر پانی ملا کر یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ پانی ہے۔ پیشاب ملنے سے نجس ہو گیا ہے بلکہ اس کا حکم پیشاب ہی کا سا ہو گا اور اسکے عکس میں حکم بھی برعکس ہو گا۔ اور جاننا چاہئے کہ شریعت مطہرہ میں استعمال کے منع ہونے کی وجہیں چار ہیں۔ نجاست جیسے پیشاب پاخانہ وغیرہ میں اور مضر ہوتا جیسے سنگھیا میں اور استنجائش یعنی طبیعت سلیمہ کا اس سے لگن کرنا جیسے کپڑے مکڑوں میں اور نشہ لانا۔

جمادات کا بیان | جمادات سے مراد وہ اشیاء ہیں جو جڑی بوٹیوں (نباتات) اور حیوانات اور فضلات حیوانیہ اور اجزاء حیوانیہ کے سوا ہیں جیسے مٹی۔ سونا۔ چاندی۔ ہرنال۔ تانبہ۔ زہر مہرہ سنگ لیشب وغیرہ۔ جمادات سب پاک اور حلال ہیں الا انکہ مضر ہو یا نشہ لانیو الا یہ استنجائش جمادات میں مطلقاً نہیں ہے اور اگر مضر چیز کا نقصان کسی طرح جاتا رہے یا نشی چیز میں نشہ نہ رہے تو ممانعت بھی نہ رہے گی، یہاں سے حکم مٹی کھانے اور چونہ پانی نہیں کھانے اور گل از مٹی، گیسو، ملتان اور سنگ لیشب وغیرہ کا مکمل آیا کہ اگر نقصان کر میں تو جائز نہیں اور اگر نقصان نہ کر میں تو درست ہے۔ مثلاً پان میں چونہ زیادہ کھانا جو دانتوں کو خراب کرے یا اور کوئی نقصان لاوے تو درست نہیں۔ اور بقدر ضرورت و نفع درست ہے زیادہ چونہ کھانے میں یہ بھی نقصان ہے کہ دانتوں پر دھڑی یعنی پٹری ایسی جم جاتی ہے کہ جس سے پانی غسل میں مسوڑھوں کے اندر نہیں پہنچتا اور غسل ادا نہیں ہوتا اور گرم کشتہ جات اور سمیات کا بھی نکل آیا کہ بلار سے طبیب حاذق و معتمد علیہ ان کا استعمال درست

رات کو لگا کر صاف کر لیں اور دھڑی جانا مردوں کو جائز نہیں کیونکہ محض زینت اور تشبہ بالنساء ہے وہ انہیں چونہ اتنا کھانا جس سے دھڑی جم جاوے جائز نہیں ہے نہ مردوں کو نہ عورتوں کو کیونکہ مضر ہے لیکن اگر کوئی عادی ہو گیا اور دھڑی جم گئی تو لگ کر آسانی سے یہ چھوٹ سکے تو غسل کرے میں چھوڑنا ضرور ہے۔ نہ اندر نہ چھوٹ سکے تو عاف ہے۔ ۲۰ نظر ثانی

۱۷۔ صرھا فی احیاء العلوم
فی الثلثۃ واورج المسکنی
المفرقۃ وحن افودناہ وعلیہ السلام
۱۸۔ وحریرۃ استعمال الیوانی
الذہب الفضلۃ ودرن الحریز
للجلل رکما جہانہ وکمالہ
لا یقنع فی العصر لان اللانہ
کالمعد علی ان مردانہ
العلہ ہوا السبب لہو ودری
الشیء السقل والذہب والفضۃ
والحریر غالی عنہا کس مانقا
آخر موجود ہوا استحقاق
استعمالہ فی اکثرہ بعدہ
استعمالہ فی الدنیا ودرن
منہا استعمالہ فی الدنیا
کما ودری ما تحریر ۱۷۔
۱۹۔ مسئلہ سی کا یہ حکم کہ اگر
دانتوں پر دھڑی جم گئی اور نشی
کر آسانی کو چھوٹ سکتی ہو
و غسل بلا اسکے چھوٹے دانتوں
اور لگائی ہو کر آسانی سے نہیں
چھوٹ سکتی یا اسکے چھوٹے میں
تکلیف یا نقصان کا اندیشہ ہو
تو چھوڑنا ضروری نہیں وایہ کہ
ایسی لگانا کہ جس کو دھڑی
نہ چھوٹے اور چھوٹ نہ سکے
سے یا انہیں بجاوے کہ اگر جائز
ہے کہ نہ نہایت کیلئے استعمال کیا
جائے اور مردوں کو ایسا کرنا جائز
نہیں کیونکہ تشبہ بالنساء ہو
اور دانتوں کو مضبوط کر کے
کیلئے سی لگانا مردوں کو بھی
جائز ہو گرنہ نہ کر لگادیں

طبی جوہر کی طبیعت اور اس کے اثرات کا بیان ہے۔ اس میں مذکور ہے کہ طبیعتیں چار ہیں۔ اعلیٰ، سفلی، اوسطی، و سفلی۔ اعلیٰ طبیعتیں گرم و خشک ہیں۔ سفلی طبیعتیں سرد و تر ہیں۔ اوسطی طبیعتیں گرم و تر ہیں۔ و سفلی طبیعتیں سرد و خشک ہیں۔

نہیں اور اگر حاذق و معتمد علیہ طبیب کھلاوے تو درست ہے کیونکہ وہ کسی نفع کے لئے کھلاتا ہے۔
تنبیہ اعلیٰ استعمال خارجی وان جاز علی سائر الاعضاء سوی الحلق والمعدة لکن یبذل الاعضاء فرقا فی المرتبة
فبعضها اشرف من بعض والاشراف احرى بان لا یقر بها بحسب الاشیء مستقذ لہما فکرم تلاء الاعضاء ھ ما فوق الترقبة
خصوصا داخل الفم فلا یستھض ما امکن بشیء ذی نتن ولا مستقذ رطبعا اللهم الا ان تلجأ للضرورة وشرف تلاء
الاعضاء لہما ورو فی الحدیث ان الملیکة تصور الجنین کلہ سوی الراس فیخلقہ اللہ تبارک وتعالیٰ یبد ولمانہ فی حدیث عن
اللطع علی لوجہہ ولقوله صلی اللہ علیہ وسلم نظفوا افواھکم فانھا طرق القرآن۔

مشہور ہے کہ مٹی کھانا حرام ہے مگر اس میں یہی تفصیل ہے کہ جہاں نقصان ہو جائز نہیں ہے اور جہاں
نقصان نہ ہو جائز ہے۔ جیسے بحالت حمل تھوڑی سی مٹی کھا لینا کہ عورت طبعاً اس پر مجبور ہوتی ہے
یاں اتنی نہ کھاوے جس سے نقصان ہو۔ یا روٹی میں لگی ہوئی راکھ کھا لینا یا اجلی ہوئی روٹی کھا لینا
بعض لوگ اس میں بہت وہم کرتے ہیں اور جن کو روٹی سے ذرا ذرا الگ کرتے ہیں اسکی ضرورت نہیں
قد قیل کچھ نقصان نہیں لاتی بلکہ جو ٹکڑا روٹی کا بالکل کونہ نہ ہو گیا ہو اور صرف ذرا سیاہی آگئی ہو۔ اسکا پھینکنا
جائز نہیں کیونکہ وہ روٹی ہے کونہ نہیں ہے۔

مسئلہ سونا چاندی بھی جمادات میں سے ہیں مگر ان کو دوسرے جمادات پر قیاس نہ کرنا چاہئے۔
دوسرے جمادات اکثر صرف دوا کے کام میں آتے ہیں اور یہ آرائش وغیرہ کے کام میں بھی آتے ہیں بشرط
انے ان دونوں کے استعمال کو سوائے زیور کے طریقہ پر پہننے کے منع کیا ہے اور ظاہر ہے کہ زیور عورتوں کو
لئے ہوتا ہے۔ لہذا عورتوں کو بطور زیور کے استعمال کرنا سونے چاندی کا درست ہے اور اس کے سوا
درست نہیں، بیان اس کا یہ ہے کہ سونے چاندی کی سلفی یا سرمہ دانی کا استعمال یا ان کے برتن میں
دوا بھگونایا رکھنا یا پینا۔ یا کوئی معجون وغیرہ سونے چاندی کے برتن میں رکھنا جائز نہیں نہ مرد کو نہ
عورت کو علیٰ ہذا سونے چاندی کی کمافی والی عینک لگانا یا سونے چاندی کے کیس کی گھڑی استعمال
کرنا یا گھڑی میں سونے چاندی کی چین ڈالنا یا جس آئینہ میں سونے چاندی کا چوکھٹا لگا ہوا اسکا استعمال
کرنا جائز نہیں۔ اسی وجہ سے آرسی کو منع کیا جاتا ہے ورنہ آرسی بطور زیور پہننے میں کوئی محرج نہیں ہاں
اسمیں منہ دیکھنا منع ہے۔ مسئلہ سونے چاندی کے ورق کھانا یا سرمہ میں ڈالنا یا چاندی کا ٹکڑا
دوا میں بھگو دینا (یہ قوت قلب کیلئے کیا جاتا ہے) یا چاندی کا بھجاؤ دینا۔ دوا میں جائز ہے۔ دانت کو
سونے چاندی تار سے باندھنا دفعہ حرج کے لئے جائز ہے کیونکہ اگر کسی دھماکے تار سے باندھنے سے مسوڑھے
گل جباتے ہیں۔ اسی بنا پر سونے کی ناک لگانا یا بدن میں کسی جگہ سونے کی نلی چڑھانا

جائز ہے کیونکہ سوائے سونے کے کوئی دھات یہ کام نہیں دیتی۔ ریشم کا حکم بھی سونے کا سا ہے۔ الا آنکہ عورتوں کو ریشم کا استعمال ہر طرح جائز ہے اور مردوں کو بطریق کبس (پہنتے کے) نا جائز ہے اور بطریق غیر کبس جائز ہے۔ مسئلہ۔ چار انگل تک کی گوٹ ریشم کی لگانا مرد کو بھی جائز ہے مسئلہ بدن میں جوئیں پڑتی ہوں تو بطور علاج ریشم کا کپڑا پہنتا جائز ہے۔ دفعاً لخرج لڑائی میں بھی ریشم کا پچھل تہ پہنتا درست ہے۔ کیونکہ اس کو تلوار نہیں کاٹتی۔

سوال۔ جس معجون یا خمیرہ وغیرہ مرکب دوا میں سونے چاندی کے ورق ہوں اسکی بیع و خرید ادھار جائز ہے یا نہیں اسی طرح جس نسخہ میں ورق نکاد ہوں اس کو عطار سے بندھوانا اور قیمت اوہار کر لینا درست ہے یا نہیں اسی طرح جس سرمہ میں ورق ایسے حل کر دے گئے ہوں کہ مطلق نظر نہ آتے ہوں تو اس کی بیع و شرا اذکار جائز ہے یا نہیں۔ اگر یہ جائز نہیں تو اس میں اور ملے شدہ زبوں میں کیا فرق ہے جیسا کہ ملے شدہ زیور سے سونے چاندی کا علیحدہ کرنا مشکل ہے اسی طرح بلکہ اس سے زیادہ سرمہ بامرکب دوا میں سے علیحدہ کرنا درقوت مشکل ہے اسی طرح میٹھائی اور گوشت پر جو ورق چاندی کا لگا دیتے ہیں اس میں ادھار جائز ہے یا نہیں اور ایسی معجونوں اور سرموں پر جن میں ورق ہو زکوٰۃ واجب ہوگی یا نہیں۔ جواب۔ اگر ورق چاندی یا سونے کے معجونوں میں اس طرح حل کر دے جائیں کہ تمام ادویہ کے ساتھ حل ہو کر کینڈا ہو جائیں تو اس صورت میں تو وہ مثل ملے کی مستہلک اور بغیر قابل اعتبار ہیں اگر پوری طرح حل نہ ہوں تو مثل کپڑے کی گوٹ کے محض تابع ہیں کیونکہ اس کو سونا چاندی کی معجون کوئی نہیں کہتا بلکہ جز و غالب کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ ہاں اگر کسی معجون میں غالب حصہ ورق ہی کا ہو جیسے محض شہد میں ورق حل کئے جائیں تو اس کو معجون ذہب و معجون فضہ یعنی (سونے چاندی کی معجون) کہا جائیگا اور اس کا حکم گوٹ لچک وغیرہ کا ہوگا اور اس میں بیع صرف کے احکام بھی ہوں گے۔ اور وجوب زکوٰۃ بھی ہوگا اور پہلی دونوں صورتوں میں نہ بیع صرف کے احکام ہیں نہ وجوب زکوٰۃ ہے اور میٹھائی اور گوشت پر جو ورق لگا دیتی ہیں اس کا حکم کپڑے کی گوٹ کا سا ہے اتنا فرق ہے کہ یہاں پیران ورق کو نکال چار انگل یا اس سے

فقہ علم العروض کو زہبہا الخالص ان کان اکثر و کجہ متفاضل بشرط انما یضی ان بالایاتی فی کل دراهم غالباً نفسہ فی اذاکانت الغفۃ المظہرہ بحیث لا یخلص من الخالص اذا اردت ذلک و اما اذا کانت تحت لا یخلص لقلتها بل یحترق لا تیرہ لہ صلیب تکون کالموہ لا یعتبر ولا تراعی

۱۵ قال الشی نقض فی کافی
الحکم کا اکثری الخاصو بالغفۃ
بدرہم الخاصو بالغفۃ
لان الغفۃ لا یخلص الا اکثری
ان اذا اکثری الدراہم و زہب
بالذہب ثمن موکل یحوز ذلک
وان کان مانی مقوف فاس الغفۃ
بالذہب اکثر من الذہب فی الثمن
او قال الخیر الخی غوہ عن المحیط
ثم قال و قال یجب تعذیل الغفۃ
بما اذا اکثر الغفۃ او الذہب
الموہ اذا اکثر یحیت یحصل سنہ
شی یخل فی المیزان بالعرض
عن الناریب جندہ اعتبارہ
ولہا درہم صاکن لایستہ
للشافعیہ و درہم شافعیہ
الی الخ قال و قد علم ہذا فی الذہب
ان کان عینا قاتلہ فی المیزان کما
میر الذہب و نحوہا فی السقف
مثلاً فی کھنوق الامۃ و حلیہ
السیف و مثلاً فی المیزان بالذہب
قاتلہ و کجہ غیر تاراج لہ ہو
مقصود بالبیع کا الخلیہ و الطوق
وہ صاکن ثوب و باو لایستہ ثوب
ذہب بخلاف الموہ لاندھرون
لا عین قاتلہ بخلاف العلم فی الذہب
فانہ بیع محض فان الثوب لایستہ
بہ ثوب ذہب و لان الشرا وہ
اعتبارہ علی ما یستہ اکثر یحیی
ازنوا علی ارجاء صاکن لایستہ
بہ ثوب قاتلہ صاکن لایستہ
و قاتلہ الدراہم المغشوشہ
انہ اذا کان الغفۃ بہا مغشوشہ

کم ہونا ضروری نہیں کیونکہ بقدر چار انگل چورہ ہونے کی قید صرف لباس ہی کے ساتھ خاص ہے اور نشہ کی چیزوں کا حکم یہ ہے کہ جو چیزیں خشک ہیں وہ پاک سب ہیں اور بوقت اشد ضرورت مثلاً کسی علاج کے لئے طبیب کی رائے سے اتنی مقدار سے کھانا بھی ان خشک چیزوں کا درست ہے جو نشہ نہ لاوے اور قدر نشی کا استعمال ہرگز جائز نہیں لیکن حتی الامکان ان سے علیحدگی و احتیاط ہی اولیٰ والنسب ہے کیونکہ اکثر تھوڑے سے بہت تک نوبت ضرور آجاتی ہے اور ضرورت و عدم ضرورت کا خیال نہیں رہتا۔ چنانچہ شامی میں ہے **ص۲۶۷** واما العلیل فان كان للهو حراما بترجمہ ان خشک منشیات کا کم مقدار (قدر غیر نشی سے) استعمال اگر بقصد لہو و لعب (بلا کسی غرض معتد بہ) کے ہو تو حرام ہے مضر و مرکب اس میں آگئیں جسے افیون، بھنگ، گانجہ، چرس، معجون، فلک سیر وغیرہ کہ عند الحاجات بقدر غیر نشی کے جواز کی گنجائش ہے اور بلا حاجت صرف لہو و لعب کیلئے کھانا درست نہیں۔ افیون کا لپ کرنا یا بھنگ کا بھپارہ لینا اور ٹکیہ باندھنا سب درست ہے۔ افیون منع نزلہ کے لئے بقدر غیر نشی کھانا یا فلک سیر بغرض امساک حلال بقدر غیر نشی کھانا درست ہے اور جو نشہ کی چیزیں سیال یعنی رقیق ہیں جسکو شراب کہتے ہیں ان کا ایک اجمالی حکم ہر مسلمان کو معلوم ہے کہ شراب اور سوز اور مردار اور سود سب ایسی چیزیں ہیں جن سے اسلام کو بالکل سیر اور ضد ہے ان کو شریعت نے مال بھی قرار نہیں دیا اگر کسی مسلمان کے پاس یہ چیزیں ہوں اور دوسرا ان کو ہلاک کر دے تو کچھ تاوان نہیں آتا، ان پر کوئی بھی عقد صحیح نہیں ہوتا اور تفصیلی حکم لکھنے کا یہ موقع نہیں کیونکہ طول چاہتا ہے نیز اخلاق سے بھی خالی نہیں لہذا قدر ضروری پر اکتفا کیا جاتا ہے جانتا چاہئے کہ چار قسم کی شرابیں تو ایسی ہیں جو باتفاق تمام علماء کے ناپاک اور حرام ہیں۔ وہ چار تلیہ ہیں، انگور کی کچی شراب اور انگور کی پکی شراب اور منقی کی شراب اور گھجور کی شراب ان کا ایک قطرہ بھی پینا یا گھس رکھنا یا کسی کام میں لانا جائز نہیں ان کی بیج و شراب بھی نہیں ہو سکتی۔ اور ان چاروں کے سوا اور شرابوں کے بیان میں بہت طول ہے جسکا یہاں موقع نہیں یہاں ہم صرف اس شراب کا حکم لکھتے ہیں جس سے آجکل بچنا مشکل ہو گیا ہے وہ اسپرٹ ہے۔ انگریزی قریب قریب تمام ادویات میں شامل ہے اور قطع نظر ادویات سے تمام استعمالی چیزوں میں اس کا شمول ہے قلم اور پینسل اور روشنائی اور رنگ اور فرش اور چوکی اور لحاف اور بچھونا ہر چیز کے رنگ و روغن یا نفس ماہیت میں اس کو کچھ نہ کچھ دخل ضرور ہے۔ کمال الخفی اس کا حکم یہ ہے کہ ایک روایت کی رو سے یہ بھی حرام اور نجس ہے

۱۔ انما اوخطا المسکرات
۲۔ ایما یستعملها یجوز انما
۳۔ من المنیات تبطل الخمر
۴۔ من یمن الخمر یمن الخمر
۵۔ قول بان المسکرات
۶۔ انما انما انما
۷۔ بالاتفاق
۸۔ انما انما
۹۔ انما انما
۱۰۔ انما انما
۱۱۔ انما انما
۱۲۔ انما انما
۱۳۔ انما انما
۱۴۔ انما انما
۱۵۔ انما انما
۱۶۔ انما انما
۱۷۔ انما انما
۱۸۔ انما انما
۱۹۔ انما انما
۲۰۔ انما انما
۲۱۔ انما انما
۲۲۔ انما انما
۲۳۔ انما انما
۲۴۔ انما انما
۲۵۔ انما انما
۲۶۔ انما انما
۲۷۔ انما انما
۲۸۔ انما انما
۲۹۔ انما انما
۳۰۔ انما انما
۳۱۔ انما انما
۳۲۔ انما انما
۳۳۔ انما انما
۳۴۔ انما انما
۳۵۔ انما انما
۳۶۔ انما انما
۳۷۔ انما انما
۳۸۔ انما انما
۳۹۔ انما انما
۴۰۔ انما انما
۴۱۔ انما انما
۴۲۔ انما انما
۴۳۔ انما انما
۴۴۔ انما انما
۴۵۔ انما انما
۴۶۔ انما انما
۴۷۔ انما انما
۴۸۔ انما انما
۴۹۔ انما انما
۵۰۔ انما انما
۵۱۔ انما انما
۵۲۔ انما انما
۵۳۔ انما انما
۵۴۔ انما انما
۵۵۔ انما انما
۵۶۔ انما انما
۵۷۔ انما انما
۵۸۔ انما انما
۵۹۔ انما انما
۶۰۔ انما انما
۶۱۔ انما انما
۶۲۔ انما انما
۶۳۔ انما انما
۶۴۔ انما انما
۶۵۔ انما انما
۶۶۔ انما انما
۶۷۔ انما انما
۶۸۔ انما انما
۶۹۔ انما انما
۷۰۔ انما انما
۷۱۔ انما انما
۷۲۔ انما انما
۷۳۔ انما انما
۷۴۔ انما انما
۷۵۔ انما انما
۷۶۔ انما انما
۷۷۔ انما انما
۷۸۔ انما انما
۷۹۔ انما انما
۸۰۔ انما انما
۸۱۔ انما انما
۸۲۔ انما انما
۸۳۔ انما انما
۸۴۔ انما انما
۸۵۔ انما انما
۸۶۔ انما انما
۸۷۔ انما انما
۸۸۔ انما انما
۸۹۔ انما انما
۹۰۔ انما انما
۹۱۔ انما انما
۹۲۔ انما انما
۹۳۔ انما انما
۹۴۔ انما انما
۹۵۔ انما انما
۹۶۔ انما انما
۹۷۔ انما انما
۹۸۔ انما انما
۹۹۔ انما انما
۱۰۰۔ انما انما

اور ایک کی دسے پاک ہے اور دواً بقدر غیر منشی داخل بھی استعمال کیجا سکتی ہے گو سلیم الطبع
مسلمان کی طبیعت ایسی چیز کو جس کی پاکی اور صحت میں اختلاف ہو قبول نہیں کر سکتی گویا
یہ ایسا ہے جیسے کہ ایک برتن میں پانی رکھا ہو اور ایک شخص خمر دے کہ یہ پانی ہے اور دوسرا
خمر دے کہ یہ پیشاب ہے تو نفیس الطبع آدمی کی طبیعت اس سے ضرور گھٹ کرے گی لیکن
عموم بلوی ایسی چیز ہے جس سے فتویٰ میں ایسے موقع پر ضرور وسعت ہو جاتی ہے لہذا ہمیں
زیادہ تشدد نہ چاہئے اور جس سے ہو سکے احتیاط کرے۔ تو بڑی خوبی کی بات جو یہاں
سے حکم انگریزی ادویات کا خصوصاً سنگیروں کا نکل آیا، اکثر ادویات کے جوہر لینے میں
اسپرٹ کو ضرور دخل ہے اور سنگیروں کی تحقیقت یہی ہے کہ دوا کو اسپرٹ میں بھگو کر صاف کر لیں
پس اس سے اس دوا میں سرعت نفوذ بدرجہ غایت پیدا ہو جاتی ہے حضرت علامہ تھانوی
رحمہ اللہ کے موقوفات میں ہے کہ سرخ پڑیہ سے اللہ یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کھنا میرے
نزدیک ناپسندیدہ ہے کیونکہ پڑیہ میں اسپرٹ کا شہ ہے اور اگرچہ بعض اسپرٹ شیخین کے نزدیک
طاہر ہیں لیکن امام محمد صاحب کے نزدیک مطلقاً طاہر نہیں اور اختلافی مسائل سے حتی الوسع
بچنا اولیٰ ہے خاصکر جبکہ اکثر کا فتویٰ بھی امام محمد صاحب کے قول پر ہے نیز دوسری جگہ حضرت
والا فرماتے ہیں کہ ہر اسپرٹ اشربہ اربعہ میں سے نہیں ہے پس ایسی اسپرٹ کا شیخین کے نزدیک
استعمال جائز ہے لیکن فتویٰ امام محمد صاحب کے قول پر ہے تاکہ عوام الناس کو حیرات نہ بڑھ
جاوے تو چونکہ یہ فتویٰ سد باب فتنہ کیلئے ہے اسلئے بتے کو گنجائش استعمال کی ہے مگر اہل
تقویٰ سنگیروں کے استعمال سے پرہیز کرنا چاہئے اور جو عوام مبتلا ہوں ان پر سختی نہ کریں البتہ
اگر اسپرٹ میں سرکہ ڈال دیا جائے تو وہ بعد انقلاب سرکہ کے حکم میں ہو جاتا ہے اور اس کا
اور جس چیز میں ملا ہو اتھا اس چیز کا استعمال جائز ہو جاتا ہے۔ اتنی قول مولانا نیز امداد
الافتاویٰ میں ایک سوال و جواب یہ ہے۔ سوال انگریزی دوا جو پینے کی ہوتی ہے اس میں
عموماً اسپرٹ ملائی جاتی ہے۔ یہ قسم ہے اعلیٰ درجہ کی شراب کی یعنی شراب کاست ہے تو
جب اس امر کا یقین ہو چکا اور اور مسلم نے تو انگریزی ہسپتال کی دوا پینا جائز ہے یا
ناجائز۔ الجواب اسپرٹ اگر عنب (انگور) و زیب (منقہ) و رطب (ترکھجور) سے حاصل نہ
کی گئی ہو تو اس میں گنجائش ہے للاختلاف ورنہ گنجائش نہیں للاتفاق، ۲۱ محرم ۱۳۳۲ھ
(نقل از رسالہ الامداد تھانوی مہون مورخہ ربیع الثانی ۱۳۳۲ھ) ڈاکٹری کی کتاب دیکھنے سے

۱۵ اسپرٹ کی تحقیق یہ ہو کہ
اسپرٹ بہت تیز شراب گوارا نہیں کرتا
کا جوہر ہے اور تیزی اسکو گئی
فی نہیں سکتا اور اسقدر تیز کہ
وقت اسکو چند قطرے پانی میں
مالک پیتے ہیں تو شراب کا کام دیتی
ہے اسپرٹ چہرہ پر اور چیز سے تیز
ہے جیسے ہر آدمی کو کہیں
وغیرہ حتیٰ انکو اور کچھ دوسری
بی تیز ہے تو اسپرٹ ان تین
چیزوں کو تیز دیتا ہے اور باقی
مستحق طہا میں تو ہوں اور دیا کہ
حرام ہوئی ایک قطرہ میں ہوتا ہے
کسی طرح استعمال کرنا جائز
نہ ہوگا اور جہاں تینوں کو سوا
اور کسی چیز سے نہ کی اس میں ایک
روایت کی رو سے استعمال
کی گنجائش ہوگی علی اختلاف
الذی ذکرنا علی الصوفیہ
جو اسپرٹ حلال ہے یا روغونوں
کے بنائے یا معونی کا موم
میں آتی ہے اغلب یہ ہے کہ
وہ غمور العریض سے نہیں ہوتی
کیونکہ بہت تیز کم قیمت ہوتی
ہے نہ پینے میں نہ علم کیمیاء
ذریعہ جو خاص منشی خمر و غیرہ
کمال لیتے ہیں اسکا نام
اسکوہل ہے ۱۲

الحال
فی الشامی
ما یسیر
فیہ العقل
نقطع
اقول فی تفسیر
بقرہ و النور
انہ لایستعمل
فی غیر اللع
اتنی فی اللع
سیدہ ۱۲۷
عورت کا مردہ
پاک ہو لیکن
کسی طرح سے
استعمال کا
سولہ بچہ کو
ایام رضاع
میں پلانیک
درست نہیں
فی البیاض
یعنی امراۃ
فی قرح و
استعمل علیہ
انہ فی اللع
وہ بچہ لڑکا
کرم مصون
عن الاستعمال
بالعقل
فی ظاہر الروایۃ
انہ لایستعمل
وہ بچہ لڑکا
فانہ و تفصیل
فی اصطلح

معلوم ہوا کہ اسپرٹ تیز قسم کی شراب ہے جو شراب کو مقطر کر نیسے تیار ہوتی ہے اور لکھا ہے کہ ہندوستان میں گھٹیا شرابیں بنتی ہیں مثلاً آلو بھر جو گہیوں وغیرہ کی اور یورپ میں بڑھیا شرابیں بنتی ہیں مثلاً انگور سیب، انار، منقہ وغیرہ کی اور اسپرٹ کی تین قسمیں ہیں میتھولینڈ اسپرٹ، رپرفوڈیکٹی قائم اسپرٹ جو دواؤں کے کام میں آتی جو بڑھیا قسم ہے جس کا نام ریپٹی قائم اسپرٹ ہے یہ قیمت میں بھی دوسری قسموں سے بہت زیادہ ہے تو اگر یہ ولایت سے آئی ہوں تو چونکہ ولایت میں اکثر شرابیں بڑھیا بنتی ہیں اس واسطے یہ احتمال کسی قدر قوت کے درجہ میں ہو سکتا ہے کہ یہ اسپرٹ بھی انگلو یا منقہ یا چھوڑے سے بنی ہوئی شراب کا مقطر ہو اگر ایسے ہو تو وہ حرام اور نجس ہے اور جس دوا میں ظمائی علاجی دہ بھی نجس اور حرام ہو جاوے گی گو اس احتمال پر ہر دوا میں فتویٰ عدم جواز کا نہیں دیا جاسکتا لیکن یہ ضرور کہا جاسکتا ہے کہ اولیٰ ہی ہے کہ بلا ضرورت ایسی دواؤں کو استعمال نہ کیا جائے۔ یہاں سے حکم ہو میو پیتھک ادویات کا بھی نکل آیا کہ اولیٰ ہی ہے کہ ان کو بلا ضرورت استعمال نہ کیا جائے کیونکہ ان کا اصل جزو اسپرٹ ہی ہوتا ہے اور دوسری دوا کا جزو برائے نام ہوتا ہے مسئلہ کلور فارم سو نگھا کر عمل جراحی کیلئے بیہوش کرنا درست ہے نباتات کا بیان ان نباتات سب پاک اور حلال ہیں الا آنکھ مضر یا مسکر ہو مسکر کا بیان ہو چکا اور مضر میں ممانعت کی وجہ ضرر ہے جب ضرر نہ رہے تو اس کے استعمال میں کچھ بھی حرج نہیں ہے جیسے جمال گوشت کچلہ وغیرہ کہ طبیب کی رائے سے ان کا استعمال بلا تکلف جائز ہے۔

حیوان کا بیان حیوان و انسان اور اجزاء حیوان و فضلات حیوانیہ اور دیگر متعلقات حیوان سب اسی میں بیان ہوں گے۔ انسان جمیع اجزاء حیوانیہ محترم ہے خواہ کافر ہو یا مسلمان، زندہ یا مردہ کو جلانا لاش کو بچھڑا یا خریدنا، مردہ کا ڈھانچ بغير غرض تشتریح مطب میں رکھنا۔ بچہ کو تا وقتیکہ مرنے جائے پیٹ میں سے کاٹ کر نکالنا، عورت کا دودھ سوائے بچہ کے ایام رضاع میں پینا یا خارج استعمال کرنا مثلاً آنکھ میں یا کان میں ڈالنا سب ناجائز ہیں۔ بوم کی یا ربر کی تصویریں تشتریح کی مشق کی غرض سے رکھنا جائز ہے بشرطیکہ ہر ہر عضو علیحدہ ہو تاکہ تصویر کے حکم میں نہ ہو۔ برقی آلہ سے زندہ انسان کے جسم کے اندرونی حالات دیکھنا بھالنا درست ہے۔ مسئلہ۔ زندہ جانور کو جلانا یا ضرورت سے زیادہ تکلیف دینا جیسے زندہ جانور کو تیل میں ڈال کر جلانا یا شیشی میں کیڑوں کو بھر کر گرم کچڑی یا پانی میں رکھ کر تیل بنانا درست نہیں مگر کتیل میں ڈالنا جائز ہے جس چنداں میں قرق نہیں آتا۔ بیر بھوئی کو شیشی میں بند کر کے چند روز رکھتے ہیں تاکہ وہ مرجاویں یہ بھی جائز ہے اگر کوئی اور ترکیب فوائد مائیلی ہو تو اس سے کام لیں مثلاً تیل میں ڈال دینا اور اگر نہ ہو تو دیر جہ

۱۲۷۱ھ تک تفصیل علماء سے پوچھیں ۱۲۷۲ھ فقہ زعلیہ اسلام ۱۲۷۳ھ و قال علیہ السلام ان الشرب الا حسان فی کل شیء و دردت فقہ تجر جست ہرۃ کا

مجبوری جائز ہے جیسے فقہائے تشیع دو دفعہ کو جائز کہتا ہے کیونکہ ان کے مارنے کی اور کوئی سرکشیب نہیں بخوے کو مچھلی کے شکار کیلئے کانٹے میں پیر و نا بھی تعذیب زائد از ضرورت ہو مار کر لگانا چاہئے مسئلہ زندہ جانور کا کوئی خیز جس میں جس ہوتی ہے کاٹ کر کام میں لانا درست نہیں۔ لقولہ علیہ السلام ایدین من الحی موت یعنی جو عضو زندہ جانور کا کاٹا جائے وہ میتہ ہو جیسے زندہ بکرے کا کان کاٹ کر یا زندہ گھوڑے کا پر (یہ ایک سخت چیزتی ہے جو گھوڑے کے گھٹنے کے پاس ہوتی ہے) کاٹ کر کام میں لایا جائے اور ایسا جزو کاٹ کر کام میں لانا جو غیر ذی حیث ہو جیسے زندہ ہاتھی کا دانت کاٹ لیں یا بکری کے بال کاٹ لیں تو یہ پاک ہے اگر حلال جانور کا جزو ہو تو کھانا بھی حلال ہے اور اگر غیر ماکول کا جزو ہے تو صرف خارجاً درست ہے مسئلہ سوائے خنزیر کے زندہ سب جانوروں کی بیع کسی قائدہ کیلئے درست ہے۔ خواہ بری ہوں یا بحری چھوٹے ہوں یا بڑے حتیٰ کہ گتے اور جیتے اور سانپ وغیرہ کی بھی اور مردہ ان حیوانات کی بیع درست ہے جو پاک ہیں جیسے دریائی جانور یا حشرات غیر ذی دم یا ذی دم جانور بعد از ذبح کیونکہ ذبح سے ہر جانور پاک ہو جاتا ہے سوائے سور کے تو خارجی استعمال کیلئے اس کے گوشت وغیرہ کا بیع و شری ہو سکتا ہے جیسا کہ آگے آتا ہے۔ مسئلہ دریائی جانور سب پاک ہیں چھوٹے ہوں یا بڑے مذکور ہوں یا غیر مذکور ہاں کھانا کسی کا سوائے مچھلی کے مذہب حنفی میں درست نہیں تو خارجی استعمال تمام حیوانات دریائی کا اور ان کے تمام اجزاء کا درست ہو الا آنکہ مینڈک کا مارنا کراہت سے خالی نہیں لودود الص فیہ ہاں اگر مارا ہو تو خارجی استعمال میں کچھ بھی حرج نہیں یہ حکم دریائی مینڈک کا ہے اور خشکی کا مینڈک ذی دم ہو نیکی وجہ سے نجس ہے۔ لہذا مارا ہو میتہ کے حکم میں ہو ہاں ذبح کیا گیا ہو تو پاک ہے یا بہت ہی چھوٹا ہو کہ وہ ذی دم نہ ہو گا دریائی مینڈک کے پیر و نیکی انگلیوں کے بیچ میں کھال ہوتی ہے جیسے بط کی شافعی مذہب میں سوائے صدق اور سرطان اور مینڈک اور نا کے اور سانپ اور چھوٹے کے سب دریائی جانور حلال ہیں اور مالکیہ کے نزدیک کل دریائی جانور حلال ہیں سرطان کا اثر بلانے سے بھی بدستور رہتا ہے اطباء کو چاہیے کہ سرطان حرق استعمال کریں تاکہ فعل جائز نہ ہو جس جنید ستر داخل کسی کے نزدیک بھی درست نہیں حنفیہ کے نزدیک تو دو وجہ سے ایک یہ کہ جزو حیوان دریائی ہے دوسرے یہ کہ خصیہ ہے جس کی ممانعت حدیث میں منصوص ہے اور دیگر ائمہ کے نزدیک صرف اخیر وجہ سے اور بوجہ پاک ہونیکے خارجاً درست ہے عطر میں ڈالنا جائز ہے مسئلہ چونکہ مچھلی کو ذبح کر نیکی ضرورت نہیں ہے اس واسطے کافر کے ہاتھ کی مچھلی بلاشبہ حلال ہے

۱۔ تشیع دو دفعہ کو جائز

۲۔ تشیع کے کیڑوں کو دھوپ میں

ڈال کر یا زنا ۱۲۔ ۱۳۔ نا بکری

سانپ کا دانت سرسہ میں ڈالنا

جائز ہے خواہ زندہ کانسیا

جائے یا مردہ کا ہاں کھانے کی

دوا میں ڈالنا جائز نہیں

کیونکہ حیوان غیر ماکول کا جزو

ہے ۱۲۔ نظر ثالث ۱۳۔ فی

الشافعی ۱۴۔ بیع خنزیر و بیع سائر

الحیوانات موی الخنزیر

ہو المختار و فی الدر المختار

۱۵۔ ادا فی اصل ان حوا

البیع بدور مع علی التفتاح ۱۶۔

۱۷۔ کیڑے کو دھوپ میں

۱۸۔ بیخون بہتا ہوا نہیں

۱۹۔ سنہ ۱۲۰۵۔ کذا فی حوا

۲۰۔ حیوان ص ۲۰ بحوالہ السمک

۲۱۔ ایضاً فی رحمۃ الامۃ کتاب

الذباخ ص ۱۲۰ ۱۲۱۔

۲۲۔ عن رحمۃ الامۃ قال مالک

۲۳۔ لوکل السمک وغیرہ حتیٰ

۲۴۔ لسلطان والصفہ ص ۶۰

۲۵۔ کتاب المالک لکنہ کرہ الخنزیر

۲۶۔ وکی ان توقف فیہ ۱۲۔

۱۵ لاء اولاد مستحق خرد
الديك الزاد و لبطن بين
الطوبى فكلنا يستحق البول
وماني علم البول ايضا ۱۲
۱۳ لان العبرة للعقاب
كما قلنا قبل ۱۲
۱۴ انذر كما حكم بيث كاسا
يعني انذر کسی حال میں دھونے
کی ضرورت نہیں حتی کہ انذر
پیپ خون نکلے اور آنکھوں
باهر نہ آئے تو وضو نہیں
جائتا ۱۵
۱۶ من الشای حلاص فعلی
قول محل المرات الذی
ما مرارة ما کو اللحم بالمران
مرارة کل شیء کبول ۱۷
۱۸ اگر پیپ چھلوری پر چڑھایا
اور لاسکا تارنا مفر سے تو
اسیر وضو کی وقت پانی بہلے
اور اگر پانی بہا جائی مفر تو
مسح کرے اور اگر مسح بھی مفر
ہو تو چھوڑ دے غازی جوار
گی کذا فی نور الاصل مع
شرح وحاشیة الطحاوی
ص ۱۴ نظر ثالث
۱۹ لعدم البلوی فیہا ۱۲
۲۰ اس صورت میں اسکو
طاہر کہیں گے۔ بلکہ معفو
کہا جائیگا ۱۲
۲۱ انشای و نقل حلال فلا
اشکال فی طہارۃ بول و خرن
ص ۱۲
۲۲ لیکن کہا جا
جائز نہیں بوجہ استحاث
کے ۱۲
۲۳ انظر ثالث
۲۴ جس غلام میں اسکی کلن کا
میل پڑا ہو گا کافا جائز ہو گا کیونکہ

وہ جو تک جزو بدن نجس ہو تو بوجہ تبدیل ماہیت کے پاک ہو جاتا ہو علامت اسکی یہ کہ سونپنے سے خون نہ نکلے
پیرندوں کے کل فضلات سوائے خون کے پاک ہیں مگر داخل بوجہ استحاث کسی کا بھی استعمال و بیست نہیں جلال
پیرندوں کا سنگدانہ پاک تو ہو مگر کھانا جب ہی درست ہو گا جب اسپر سے بیٹ کو دھو دیا جائے مرغی اور بٹ اور مرغی کی
بیٹ بھی نجس ہے۔ مسئلہ محل مرارت (وہ سترہ میں پتوں کے پانی پیتے ہیں) میں اگر حلال پرندہ کو توڑ کر پانی پڑے تو
پاک لطف جائز ہے اور پاک ہے (سوائے مرغی اور مرغی اور بٹ کو کہ انکو پھونکا حکم بھی بیٹ کا سا ہے اور اگر حرام پرندہ سے توڑ کر
پانی یا سوا کر پرندہ کو کسی ذی دم جانور کا پتہ پڑے تو ناپاک ہے اور جب جائز ہو جبکہ نسبت پتوں کے باقی ذرات ویات
زیادہ ہوں لیکن غازی وقت آنکھ کو دھو دیا جائیگا۔ اگر اوپر پانی بہا ہو اور اگر دویات زیادہ نہیں ہیں بلکہ غلبہ پانی ہو تو جائز
نہیں کیونکہ نجس العین پر جیسے پیشاب مسئلہ بکری کا پتہ مع پانی کے چھلوری پر چڑھانا ما محمد صاحب قول پر درست ہے
کیونکہ انکو نزدیک ماکول اللحم جانور کا پیشاب پاک ہے مسئلہ براز کل جائز و نکاس و حلال پرندہ کو ناپاک ہے ہاں
جس سے اخر از مکن نہ ہو معفو ہے جیسے مکھی کی بیٹ یا ریشم کے کپڑے کا فضلہ جو باوجود حتی الامکان کوشش کے بھی کچھ نہ کچھ کوئی
بریشم میں لگا ہی رہتا ہو اور عموم بلوی ہی کیونکہ جو کچھ ڈر کی بیٹ کو پاک کہا ہے یعنی معفو ہے حتی کہ بعض فقہانے تلی کے پیشاب
کو کچھ پر پاک کہا ہے۔ (یعنی معفو) اور پانی میں نجس لادن الماد علی البلوی لہذا سانپ کی بیٹ اور چونک کی بیٹ بھی نجس
اور شیاف مکی (آنکھ میں لگانے کی ایک دوا) جو جس مکھی کی بیٹ پڑتی ہے نجس ہو گا کیونکہ آنکھ کے بارے میں بلوی نہیں ملے گا
میں لگانا جائز ہو گا کیونکہ غلبہ و کلام دویات کو ہو نجس العین نہیں ہے ہاں غازی وقت دھونا ضروری ہے جبکہ آنکھ کو باہر بھی بہا ہو
مسئلہ حرام پرندہ و تلی بیٹ بھی نجس ہے مگر نجاست خفیفہ لیکن کنوئیں کے حق میں اسکو معفو کہا ہے عموم البلوی نجاست
کے خفیفہ ہونے کا اثر حرمت استعمال پر کچھ نہیں پڑتا غلیظہ و خفیفہ یکساں ہیں صرف غازی باری میں فرق ہے کہ غلیظہ کی مقدار قدر
زیر ہر خفیفہ کی ربع ثوب جو پانی نجاست خفیفہ سے نجس ہو وہ بھی نجاست خفیفہ ہو گا اور غلیظہ سے غلیظہ مسئلہ بچکا ڈر کے
پیشاب کو پاک کہا ہے کسی نے بوجہ عموم بلو سے اور کسی نے اسوجہ سے کہ چرگا ڈر کو بھی حلال مانا ہے مسئلہ پرندہ کو نکاس
حلال حیوانات کا لعاب اور پسینہ اور میل پاک ہے اور پیشاب نجاست خفیفہ ہے اور باقی فضلات جیسے مانی المعده
والامعاء اور پاخانہ اور مزی وغیرہ سب نجس ہیں نجاست غلیظہ مسئلہ غیر پرندہ حرام جانور و کئے کل فضلات لعاب اور
مانی البطن اور پاخانہ اور پیشاب اور مزی اور پسینہ اور میل سب نجاست غلیظہ ہیں علی ہذا تھی کو کان کا میل بھی نجس ہے
دوسری چیز میں بلاخر خارجا درست ہے جبکہ میل اسپر غالب نہ ہو اور تنہا یا غالب دوسری چیز پر درست نہیں گدے اور بچر کا
پسینہ خلاف قیاس پاک ہے تو انکا میل بھی پاک ہے و اخرا استعمال درست ہے مسئلہ جو سے کا پیشاب نجس ہے مگر
دفعاً لخرن معفو کہا ہے ایسے ہی اس کی بیگی کی تو معفو کا حکم موقع حرج تک محدود رہیگا مثلاً مینگیاں کسی دویا
عرق میں پڑ جائیں بشرطیکہ ٹوٹکر مل نہ گئی ہوں یا مقدار میں زیادہ نہ ہوں اور یا قصد ان کا استعمال درست نہ ہو

جیسے پیٹ پر لپیپ کرنا یا کتے کے کاٹے کو کھلانا الا آنکہ اور کوئی دوا نہ ہو کیونکہ یہ نہایت مجرب ہے ہر مسئلہ انسان کا
پسینہ اور میل اور آنسو اور تنک اور لعاب پاک ہر لعاب دوا پر لگانا یا آنکھ میں لگانا اور کان کا میل خارجی
استعمال میں لانا درست ہے داخلہ بھی بوجہ استحباب درست نہیں انکے سوا کل انسانی فضلات نجس ہیں نہ داخلہ
جائز ہیں نہ خارج اور قے قلیل جو ناقص ہو نہ ہر دم غیر مسفوح کہ حکم میں یعنی ناپاک نہیں مگر مستحب ہے اخلاص نہیں
مستفحات۔ آئیں اشیاء مرکب از جماد و نبات و حیوان کا اور متفرق مسائل کا بیان ہو اور بیان ہو چکا ہو کہ شریعت
اسلامی میں کسی چیز کی حرمت کی علت چار چیزیں ہیں نجاست یا مضر یا استحباب یعنی گھٹونی چیز ہوتا جیسے کبوتر
مکڑی و لکھنا یا انشہ جیسے نجس اور غیر نجس مرکب ہو جاویں تو حکم نجاست کا ہوتا ہے ہاں اتنی تفصیل ہو کہ اگر نجاست
دوسری چیز پر غالب ہو تو حکم نجس العین کا ہوتا ہے یعنی اسکا استعمال نہ داخلہ درست ہے اور نہ خارجاً مثلاً لونی
چاہے کہ لونا بھریشیاب میں چلو بھر پانی ڈال کر خارج استعمال کر لے تو درست نہیں اور اگر دوسری چیز نجاست
پر غالب ہو تو وہ ناپاک تو ہو مگر خارجاً اسکا استعمال درست ہو مگر نماز کی وقت طہارت ضرور ہے اور احتیاطاً دنی
ہے اگر نجس چیز اور غیر نجس چیز مل جانے کے بعد کوئی مطہر پایا جاوے یعنی کسی طریقہ معتبرہ فی الشرع سے وہ پاک
کر لیا جاوے تو حکم طہارت کا لوٹ آتا ہے ورنہ وہ ناپاک رہتا ہے تبدیل ماہیت بھی مطہر ہو اور جب مضر اور غیر مضر
چیزیں ملجاویں تو اگر ملائیے نقصان جاتا ہے تو ممانعت بھی جاتی تو مٹی جیسے سنگھیا کیساتھ اسکا اتار ملا دیا
جاوے یا سمتیات کو مدبر کر کے بقدر غیر مضر کھایا جاوے اور جب خبیث اور غیر خبیث ملجاویں تو اگر استحباب باقی
رہے تو حرمت کا ورنہ حلت کا حکم ہوگا جیسے دیگ میں مکھی پڑ جاوے کہ اگر مکھی شوربے میں حل نہیں ہوگئی تو اس مکھی کا
کھانا جائز نہیں اور اگر وہ گھل گئی تو ایک دیگ میں مکھی کا ملجانا سرفا مستحب نہیں لہذا وہ شوربہ اعلال ہے
حالانکہ اجزاء مکھی کے آئیں با یقین موجود ہیں

تبدیل ماہیت کا بیان | تبدیل ماہیت سوا حکام بھی بدل جاتی ہیں مثلاً انگور کا پانی پاک ہو لیکن جبکہ وہ
ایک دوسری چیز یعنی شراب بن گیا تو وہ نجس ہو گیا اور شراب جب پھر دوسری چیز بن گئی یعنی سرکہ ہوگئی تو پاک
ہوگئی۔ تبدیل ماہیت کو یہ معنی ہیں کہ ایک چیز سے ایسی دوسری چیز پیدا ہو جسکا حکم شے اول کے بالکل خلاف
ہو مثلاً ناپاک چیز ایک ایسی چیز کی طرف تبدیل ہوگئی کہ وہ چیز پاک ہو تو وہ ناپاک چیز پاک ہوگئی جیسے کھاد
ناپاک ہو مگر جب مٹی ہوگیا تو مٹی ایک پاک چیز ہو تو وہ پاک ہوگیا یا نڈا پاک ہو مگر خون بن گیا اور خون پاک
ناپاک چیز ہو تو نڈا ناپاک ہوگیا اور جب اس خون کا مضغہ گوشت بن گیا تو گوشت پاک چیز ہو پھر پاک ہوگیا
اور اگر انقلاب ایسی چیز کی طرف ہوا جسکا حکم ویسا ہی جیسا اسکا قبل انقلاب کا تھا تو وہ ہی حکم رہیگا پاک
تھی تو پاک اور ناپاک تھی تو ناپاک مثلاً پاک ہڈی جسکر رکھ ہوگئی تو انقلاب تو ہوا مگر حکم وہی رہا کیونکہ رکھ بھی پاک

درمندی طبی جوہر سے کہ ہے
ہاں ناپاک ہوگا اور نماز کی وقت
دھونا ضرور ہوگا۔ ۱۲۔
دھونا بالکف بغل حلال نہیں
وہ داغہ طہارہ و دوا نجس خففا
۱۲۔ انظر انک ۱۲۔ فی العالیک
بجوہر اللعلیل شرب الدم و
البول و اکل الميتہ للتداوی
از افیضہ طبیب المسلم ان شفاء
نہ دہم یجوز فی البہار یا قوم
معاذون قال للطیب یجوز
شفاک فیہ و جہان کتاب الکراۃ
ج ۲۷ و طلال الکلام فیہ فی
الشیء مع جواب فی قولہ
السلام ان الشرب یجوز شفاء
فیما مر علیکم ۱۲۔ ج ۲۷
۱۲۔ فیض و ذلک علی رعاۃ
حلت التداوی بالحمم حیث
لا یكون دوا آخر لان کلا علیک
مرض مصعب ہلک قلمایونہ
الانسان و دوا افارہ جوب فی
ذلک جلد ۱۲۔ م ۱۲۔ ترکیب
ہے کہ چھہ کی میٹھیاں پاک نہ
روزہ سے لڑو کہ کئی ہوتی دال
میں ملا کر ملاویں ساک دن
ہک تمام دیوے جانوروں کے
کاٹے کیلئے جوب ہو کہ انکو
جس میں کوئی ناجائز چیز نہیں
او کوئی حلال جانور کی شہیر
بکری کی کلیں تو بے شہیر جائز ہے
اوپر سیاہ رنگ ایک تلو پرانا
گودا بھرتو دو دن کو اتار لوں
کہ ہم سا ہو جائے پھر جو کھا
کر جو کھا کر کھا میں ۱۲۔

اور اگر نطفہ خون بن گیا تو انقلاب ہو اگر ناپاک کا ناپاک کی طرف اور حکم بدستور رہا ہاں جب مضغہ گوشت بن گیا تو
 پاکی ہو گیا کیونکہ مضغہ گوشت پاک ہو اور اگر انقلاب ہی نہ تھا تو دوسری چیز مغائرہ شے اول کے نہیں
 بن سکتی صرف گوشت تبدیلی ہو سکتی تو احکام نہ بدلے جیسے ناپاک گہوں کی روٹی پکائی کہ بجائے گہوں کی صورت کے
 روٹی کی صورت پیدا ہو گئی لیکن یہ دوسری چیز نجاست نہیں سمجھا جاتا مسئلہ اگر حشرات الارض کو شیشی میں بھر کر
 بند کر دے آج کو تیل بنا لیا گیا ہو تو اس کا کھانا درست نہیں یہ صرف ایسا استعمال ہوا ہے جیسے ناپاک گہوں کا نشاستہ نکال
 لیا یا ناپاک پانی کا عرق کھینچ لیا جائے مسئلہ دھواں ہر چیز کا پاک ہے کیونکہ دھواں ان جلے ہوئے اجزاء کا ہوا
 ہے جو غایت چھوٹے اور ہلکے ہونے کی وجہ سے حرارت کے اثر سے اڑنے لگتے ہیں گویا کوئلہ کی باریک ٹکڑی ہیں اور
 غلہ ہر کوئلہ کو تھکے اور تھکے اور جل جانا تبدیل ماہیت ہو اور نجاست یعنی بھاپ نجس چیز کی نجس ہے کیونکہ
 بھاپ میں احتراق نہیں ہوا بلکہ وہی پانی ہے اثر حرارت سے اڑنے لگا ہو گویا کوئی پانی کو پھینک رہا ہے اور اگر نجاست
 اور دھواں مل جائے تو نجس ہو گا کیونکہ نجس اور غیر نجس کا خلط ہو گیا بھاپ اور دھواں کی ملجائی کی علامت یہ ہے
 کہ کسی جگہ جم کر ٹپکنے لگے۔ ہر چیز میں سیاہ رنگ کی بھاپ بھی اٹھتی ہے تو وہ بھاپ اور دھواں ملا ہوا ہے
 مسئلہ ماہ اللحم کشید کیا گیا اور انیس خون یا اور کوئی ناپاک چیز پڑ گئی تو عرق نجس اور حرام ہو گا اور اگر حرام
 ماہ اللحم میں خراطین وغیرہ غیر ماکول پاک چیز میں ڈالی گئیں تو اس کا پینا حرام ہو گا دونوں صورتوں میں تبدیل
 ماہیت نہیں ہوتی۔ مسئلہ خرگوش کی خشک مینڈیاں حقہ میں بھری گئیں تو کسریاں کیلئے ان کا پینا درست ہے کیونکہ
 دھواں پاک ہے اگرچہ پانی میں ہو کر آیا ہے کیونکہ پانی میں آئے پہلے پاک تھا اور اگر تر مینڈیاں بھری گئیں یا خشک
 شیر میں ملا کر بھرا لیا تو اس کا دھواں نجاست ہو گیا ہے کیونکہ نجس ہو گا اور دھواں اور عرق اور سب نجس ہو گا اور اس کا پینا حرام ہو گا
 مسئلہ ناپاک چیز پانی میں پکا کر بھپا دینا یعنی اس کی بھاپ بدن کو یا کپڑے کو لگانا ناپاک چیز کا لپک کر نیچے حکم میں
 ہے یعنی فی نفسہ درست ہے مگر بدن یا کپڑا ناپاک ہو جائیگا بشرطیکہ اتنی بھاپ لگی جائے کہ کوئی قطرہ ٹپک جائے
 اور صرف گرم ہو جائیے نجاست کا حکم نہیں ہوتا مسئلہ نوشادر کو گدھے کے پیشاب میں یا اور کسی نجس چیز میں ملا کر
 ایک برتن میں رکھ کر اوپر دوسرا برتن گل حکمت کر کے جوہر اڑایا گیا تو جوہر اوپر کی رکابی میں جم گیا وہ پاک نہیں
 کیونکہ وہ اسی نجس شدہ نوشادر کی بخارات ہیں اور بخاریں تبدیل ماہیت نہیں ہوتی۔ مسئلہ اگرچہ چیز پانی پاک
 کیونکہ تبدیل ماہیت ہو گئی بنا بریں انسان کی ہڈی کی لکھڑ اور سونے کی ہڈی کی لکھڑ بھی پاک اور حلال ہے داخلہ فی الجہت انسان
 کی ہڈی کو جلا نا مسلمان کو درست نہیں اگر ضرورت ہو تو مٹھ میں سو لکھ لیلیں مسئلہ اگر تیل میں حشرات الارض جلا کر
 کوئلہ کر لیں تو اس تیل کا کھانا اور لگانا اور اس جلے ہوئے کوئلہ کا کھانا اور لگانا سب درست ہے کیونکہ بوجہ تبدیل ماہیت
 استحباب بنا رہا اور اگر کوئی بریاوری ناپاک چیز کو تیل میں ڈال کر جلا لیا گیا تو وہ چیز بوجہ تبدیل ماہیت پاک اور حلال ہو گئی تیل

یہاں سے ترقی
 الافاق کا حکم ہی مل آیا۔
 درمیان افاق ایک مرکب ہے
 جس میں سانپ کے گوشت
 پڑتے ہیں، ہر جہاں ہو کر ڈالنے
 کتب الفقہ ۱۲ نظر ثانی
 فی شرح الدینیہ تو استنظر
 الجاستہ فلما نجس ما یقعیل
 فی اصلاح الطب ۱۲
 گو ناپاک نہ ہو گا ۱۲
 ہر اذناہیہ ولا نجس ہو
 ولو نجس العین کا بول
 الحوض او بول مزجیا قابل
 من النصف لایحی کما مراراً
 ۱۲ منہ کسی نقصان
 کی وجہ سے مفر ہوا اور بات ہے
 اگر مضر ہو تو مٹی سے حکم میں ہے
 ۱۲ مسئلہ فاسفورس
 کا جائز ہے کیونکہ یہ پلوں
 کی راکھ میں سے نکلتا ہے
 اور راکھ ہر چیز کی پاک ہوتی
 ہے بوجہ تبدیل ماہیت کے
 ۱۲ نظر ثانی۔

سو خوب اچھی طرح صاف کر کے کام میں لائیں اور تلخ جس پر کیونکہ جب جس چیز میں ڈالیں گی تو ناپاک ہو گیا اور اس کے بعد کسی طریقہ سے اس کی طہارت نہیں ہوتی خارجہ استعمال درست ہے ہاں نماز کی وقت دھو لیا کریں اور داخلہ جائز نہیں مسئلہ ناپاک پانی کی مچھلی پاک اور حلال ہے کیونکہ جو پانی اس نے پی لیا وہ جز بدن بن گیا اور تبدیل مابیت ہو گئی ہاں جو پانی اوپر لگا ہوا ہو اسکو دھو ڈالیں ہاں اگر اس مچھلی میں ناپاک پانی کی بدولت موجود ہو تو مکروہ لکھا ہے چنانچہ ناپاک پانی میں چھوڑ کر کھائیں مگر اس کی گراہت بقدرہ جلالہ کی گراہت سو کم ہے اس واسطے کہ جلالہ عین نجاست کھاتی ہے اور یہ پانی متنجس نجاستہ الغیر ہوتی ہے مسئلہ مرغی کو سانپ یا خراطین یا کوئی بجنس چیز مثلاً شیر کی چیز نی کھلا کر خوب فرہ کیا گیا تو اس مرغی کا کھانا درست ہے ہاں اگر اس چیز کی ہڈی گوشت میں آئے گی ہو تو مناسب ہے کہ تین دن بند رکھ کر پاک چیز میں کھلا کر کھائیں ایسے جانور کو جلالہ کہتے ہیں جلالہ کو فقہ میں مکروہ تحریمی لکھا ہے مگر مراد وہ ہے جو صرف نجاست کھاتی ہو جیسا کہ اس کا گوشت میں نجاست کی ہوا آئے گی ہو اور اگر صرف نجاست نہیں کھاتی تو مکروہ تحریمی نہیں ہے ہاں اولیٰ ہے کہ اسکو بھی تین دن پاک غذا دیکر کھائیں بجنس چیز جانور کو کھلانے کی ترکیب یہ ہے کہ ایک جگہ وہ چیز ڈال کر مرغی کو اس طرف ہنکا دے وہ خود کھالے گی اور اپنے ہاتھ سے سامنے ڈالو ایسے ہی جب شراب کا سرکہ بنانا ہو تو سرکہ کو بیکر شراب میں ڈال دے نہ یہ کہ شراب کو کھمے پھری مسئلہ اگر ناپاک پانی کی بھاپ بدن کو لگی تو بدن کو ناپاک جب کہ کھینچے جبکہ کوئی قطرہ پانی کا بدن سے ٹپکے ورنہ صرف بھاپ کی حرارت لگنے سے نجاست کا فتویٰ نہیں دیا جائیگا جیسا کہ نجاست کی بدولت دماغ میں پہنچے سو کوئی حکم نہیں ہوتا علیٰ ہذا اگر بدن میں یا کپڑوں میں نجاست کے دھبے ہوں کی یا بھاپ کی بدولت آجائے تو نجاست کا حکم نہیں ہوگا مسئلہ اگر مرنے میں بھر کر گھوڑی کی لید یا اور کسی چیز میں دفن کیا گیا اور وہ مینے کے بعد مثلاً نکالا گیا تو اگر نجاست سے متکا نہ رہے ہو تو اگر عرق میں یا منکر کا اندر سے نکھنے سے نجاست کی بدولت محسوس ہونے لگی تو عرق ناپاک ہو گا ورنہ نہیں مناسب یہ ہے کہ منکر کو اپر کو لتا ریا رال وغیرہ کا ایسا رخن کر دیں جس سے نجاست اندر نہ ٹھہرے کیونکہ لید میں دفن کر نیسے مقصود نہیں ہے کہ نجاست کا اجزاء کا شمول عرق میں ہو جائے بلکہ مقصود صرف وہ حرارت پہنچانا ہے جو لید کیسے خاص ہے اگر لوہے کا برتن لیں اور اس پر شے کی تہ دیدیں تب یہی حرارت کا اثر کیا ہوا مقصود حاصل ہو سکتا ہے مسئلہ بھڑپے کا پاخانہ میں سے نکلی ہوئی ہڈی فی لقمہ پاک ہے اور برکی نجاست سے تین بار دھو ڈالیں اور تخفیف کر دیں مگر کلا جائز نہیں کیونکہ معلوم نہیں حلال جانور کی ہوا یا حرام کی مسئلہ شیر مایہ پاک اور حلال ہے خواہ شتر اعزائی کا ہو یا اور کسی جانور یا کول اللحم کا اس کی مابیت یہ ہے کہ شیر خوار بچہ کو دو دھ پلا کر فوراً کچل کر ڈالیں اور اس کے پیٹ میں وہ دودھ نکال لیتے ہیں وہ قدر سے منجمد ہو جاتا ہے اس میں یہ اثر پیدا ہو جاتا ہے کہ سیال چیز کو جاتا ہوا و نیم چیز کو بچھڑا ہوا اور ابھی خواص پیدا ہو جاتا ہے اور اسی سے صین یعنی پتیر بنایا جاتا ہے اس کی علت خلاف قیاس ہے کیونکہ مافی المعادہ گو بر حکم میں لیکن صین کی علت اور طہارت ثابت بالنقل اور

۱۰۹ فان قلیل البغ
بحرقن من افینہ الاجزائہ
قلیہ فی حکم غیر قلنا علی و لفظ
ان لفظہ کل و تم جس بخلیہ ہو
لم یصلح فی الشیء فان لم یصلح
اذ ذلک فی کلک لم یصلح
سوی الاستصباح شیان
قال الشافعی فی قولہ
ما کل الضحای العذرة
حتی انتن لہما ۱۳
و علی ۱۹۹ کتاب البغ و
فی مختصر لفظہ ولا کرہ العجائب
الخلاء وان اكلت النجاسة
او یعنی اذا لم تنقہا مال النجاسة
لا ہذا مختلط ولا یتبرع
حسبایا ما متہ ۱۲
کذا فی الشافعی ۱۰۹
قال بعض المشائخ لو قار
المراتہ الی الخ لا یاس بہ
و لفظہ الی وایہ مکروہ کذا قالہ
افینہ الامحلیل الخ یعنی
ان یحل الخ لای الخ و مکس
یکرہ ۱۲ تخفیف یہ ہے
کہ ہر مرتبہ دھونے کے بعد
اتنی دیر جو دھونے کی پانی پک جائے
ہو جائے ۱۲ سنہ ۱۰۹
مشنا حدیث سے ثابت
ہے ۱۶

متفق علیہ ہر اس واسطے اسکو بھی حلال اور پاک کہا گیا جنگل کو اس پر قیاس نہیں کر سکتے ^{سوال} مسلمان طبیب غیر مسلم کو دوا بخش دے سکتا ہے یا نہیں اگر دے سکتا ہو تو کیا میتہ اور شراب بھی اس میں داخل ہے جواب - جائز ہے بشرطیکہ وہ غیر مسلم مریض اپنے مذہب کی رو سے اسکو بخشے یا ناجائز سمجھتا ہو اور بعد اطلاق وہ مریض با اختیار خود استعمال کرے تو جو اسکو بخشے یا غیر بخشے کچھ بھی سمجھتا ہو ہر طرح جائز ہے اور شراب بھی اس حکم میں داخل ہے بشرطیکہ طبیب صرف زبانی بتا دیتا ہے یا لکھ کر بتا دے اور اگر دوا پر پاس دیتا ہو تو ایسی دوا اگر بخشے عین ہی جیسے شراب اور پیشاب وغیرہ تو ناجائز ہے مسلمان کو بخشے چیز کی قیمت لینا کیسے طرح جائز نہیں ہے جیسے بعض سوداگر شراب یا بعض اقسامی گوشت کی بیچتے ہیں ان کی قیمت غیر مسلم کو بھی لینا درست نہیں شراب سے مراد وہ چائے لہو میں ہیں جنکی حرمت منصوص ہے جیسا کہ شروع میں گذرا ^{سوال} فاسفورس کھانا جائز ہے یا نہیں جواب جائز ہے کیونکہ فاسفورس پٹونگی رکھتے ہیں تو کھاتا ہے اور رکھ کر بیڑی کی پاک ہے جو جو تبدیل ماہیت (نظر ثالث)

خاتمہ اس سے پہلے جو کچھ بیان ہوا اسکا تعلق اشیا مستعملہ فی معالجات سے تھا جنکو احاد و جمادات و نباتات و حیوانات تھے اس کے ساتھ ان افعال کا ذکر بھی جو بروقت معالجات رائج ہیں اور شرعاً ممنوع ہیں مناسب ہے انہیں سے جو کثیر الوقوع ہے وہ یہاں بیان ہوتا ہے وہ مریض کے شرعاً عورت کی متعلق ہے احتیاطی ہے جو خوبی قسمت سے ^{۱۳۳} مضمون حضرت مولانا ہی کہ قلم سے نکلا ہوا پرچہ القاسم ماہِ جمادی الثانی ۱۳۳۳ھ میں نظر فرمائی تھا تیرا و تمنا اسکو کچھ ہفتے قبل کیا تھا ^{۱۳۴} قال مولانا ایک ہے احتیاطی یہ ہوتی ہے کہ مریض کا ستر چھپانیکا اہتمام نہیں کیا جاتا اگر زانو کھل گیا تو کوئی پرواہ نہیں کی جاتی اگر بان کھل گئی تو کچھ خیال نہیں کیا جاتا۔ اگر بضرورت تداوی کسی موقع کے کھولنے اور دیکھنے کی حاجت ہوتی تو اسکی احتیاط نہیں کہ بقاعدہ الضمورۃ ۱۳۵ بقدر الضرورۃ - ^{۱۳۶} استناہی بدن کھلے جسکے کھلنے کی ضرورت ہے یا صرف انہیں لوگوں کو سامنے کھلے جنکا تعلق اس تداوی سے ہو وہ بھی دیکھتے ہیں اور دوسری حاضریں اور عیادت کرنے والو بھی یہ تکلف دیکھتے بلکہ اسکو ہر دری سمجھتے غرض نہ دوسروں کو دیکھنا جائز ہے اور نہ مقدار ضرورت سے زیادہ دیکھنا جائز یہاں تک کہ عورت کو سنے کی وقت کا فردائی جاوے تو موقع تولد کا دیکھنا تو اسکو اگر حاجت ہو تو درست ہے لیکن ^{۱۳۷} بوجہ اسکی کہ فرعون نامہ مرد کو حکم میں ہے اسکے سامنے عورت کو سر کھول دینا حرام ہے کیونکہ اسکا کھولنا بلا ضرورت ہے اسی طرح اگر عورت کو ہاتھ میں فصد لیا جائے تو فصد کو تو موقع فصد کا دیکھنا جائز ہے مگر دوسری حاضریں کو وہاں سے ٹلجایا یا اسکو بند کر لیا یا منھ پھیر لیا واجب ہے اور دیکھنا اجازت نہیں کہ اسکے ہاتھ کا وہ حصہ کھلا ہو دیکھیں اسی طرح غتہ میں اگر کچھ سیانا ہو جسکے کھلا ہوا بدن دیکھنا جائز نہیں جتنا کہ تو بقدر ضرورت دیکھنا درست ہے دو مرتبہ درست نہیں اسی طرح اگر کسی عضو مستور کو ذیل وغیرہ میں شکاف دیا جائے تو تشریح یا ڈاکٹر کو سوا یا ایسے شخص کو سوا جسکے دیکھنے میں کوئی مصلحت معا لہج کی ہو دوسروں کو اس موقع کو دیکھنے کی اجازت نہیں عبارت حضرت ^{۱۳۸} والکی ختم ہوتی اس ایک تخریج کی بطریق اولیٰ

۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

اطلاع

تردید ہوتی ہے بعض تعلیم یافتہ نہیں شہر ہوا کہ یہ سائے دانیوں کے پچھلے مرد اکثر سب جنوا تو ہیں جبکہ ستر عورت پر جس کو جنس کی طرف بھی بلا ضرورت نظر ڈالنا جائز نہیں تو پھر جس کو کیسے جائز ہو سکتی ہے اور غیر جنس میں بھی جتنا بعد ہوتا جائیگا اتنا ہی تشدد نہی مخالفت و حرمت میں بڑھنا جائیگا مسلمان عورت کی ہم جنس قریب مسلمان عورت پر اول بوقت ضرورت اس کو اختیار کیا جائے اس کے بعد کافر عورت پر جو اجنبی حکم میں اس کے بعد مسلمان مرد ہو تو ڈاکٹری اکثر روٹی اپنی نو مسلمان ڈاکٹر کو اختیار کیا جائے اس کی بعد کافر مرد پر یہ کہ اول ہی قدم میں کافر کو کھانا پہنچ جائے سخت بے حیائی اور گناہ اور تقلید یہی ہو اور ضرورت اس کی قابل تسلیم نہیں جب تک یہ رواج شروع ہوا تھا تب بھی برابر پہنچے ہوئے تھے اور اب بھی جن خانہ افروہن حیات اور غیرت سے انہیں برابر پہنچے ہوئے ہیں اور دایاں پردے کیساتھ سب کام کرتی ہیں اور رواج ڈال لینے کو بعد اس کے خلاف میں قہریں پیش آہی جاتی ہیں دیکھو یورپین لوگ ایسی علان جنہیں کرتے اور حالانکہ یہ بات مسلم اور بدیہی ہے کہ بعض علما جنہیں ڈاکٹری علاج بہت گرا ہوا اور ایسی علان خاطر خواہ کامیاب ہو لیکن وہ بعض دنیاوی مصلحتوں کی وجہ سے ایسی علان کا عادی ہونا نہیں چاہتے تو کونسا کام ان کا بندہ ایسی ہی شرعی مصلحتوں کی وجہ سے اگر ڈاکٹر سبچے جنوان نہ اختیار کیا جائے تو کوئی کام بند نہیں ہو سکتا اور حضرت والہ کی تحریر میں نامحرم کا لفظ آیا ہے اس کو بھی سمجھ لینا چاہیے اس میں بعض پڑھے لکھے بھی غلطی کر جاتی ہیں محرم شرعی وہ جو جس تمام عمر کیسے طرح نکاح درست و صحیح ہو نہ کیا احتمال نہ ہو مثلاً باب بیٹا تحقیق بھائی یا علاتی بھائی یعنی باب دو نو لکا ایک ہو اور ماں و دوہوں یا ان بھائیوں کی اولاد یا انہیں تین طرح کی بہنوں کی اولاد اور مثل ان کے جن جس سے ہمیشہ کیلئے نکاح حرام ہو اور جس سے کبھی بھی نکاح صحیح ہو نہ کیا احتمال ہو وہ شرعاً محرم نہیں بلکہ نامحرم ہے اور جو حکم شریعت میں محض اجنبی اور غیر آدمی کا ہو وہی ان کا جو کو کسی قسم کا رشتہ قرابت و کھٹا ہو جیسے چچا یا پھوپھی کا یا ماموں کا یا خال کا بیٹا یا دیر یا بہنوئی یا نندوئی وغیرہ ہم سب نامحرم ہیں ان سے وہی سہو کر جو نامحرم سے ہوتا ہے بلکہ چونکہ ایسے موقعوں پر فتنہ کا واقعہ ہونا سہل ہے اسلئے اور زیادہ احتیاط کا حکم ہے اس کی تفصیل قارئین محققہ آخر اصلاح الرسوم میں ملاحظہ ہوا اشارہ اسی میں سوانا لکھ دیا گیا مسئلہ عورت کا جسم محرم شرعی کو بھی مان سزاؤ کو نیچے تک اور کم دیکھنا چھو نامحرم ہوتی سر اور چہرہ اور ہاتھ اور بازو اور پیٹ کی ضرورت کھلی یا گناہ نہیں اور بلا ضرورت پٹری اور بازو کا کھلنا بھی مناسب نہیں اور نامحرم کو ایسی کو اور ان رشتہ داروں کو جو اجنبی کے حکم میں ہیں جیسا کہ بیان ہوا کوئی حصہ ہم کا دیکھنا بھی جائز نہیں ملا ضرورت شدید ہونے کو تنگ اور پیر تنگ تنگ ایسا واسطہ کھدیا گیا کہ ایسا عورتوں کے علاج میں پڑی ہے احتیاطی کرتے ہیں اور پیٹ وغیرہ کو دیکھنے میں بلا ضرورت جبرارت کرتے ہیں یا کسیبہوئی آمد رفت کو مطہر کی رونق اور فروغ کا باعث سمجھتے ہیں۔

اس رسالہ کے جو سال قریق اور بظاہر طلب تھے اخرے ان کو بھنور قدوہ المحققین زبدۃ المؤمنین حضرت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی قبلہ عالمہ نظر لعلانی پیش کیا حضرت واللہ انھوں نے شریک کر کے کتابوں پر بعد غور تمام ان کو حل کر دیا انہیں سے بعض سوالات کو حل کیا میں موجودہ ہو تو قابل ضرر صدر حل ہو کر اس واسطے ان کو حضرت مولانا اظہار احمد انہوئی صدر مدرس مدرسہ نظام العلوم سہانہ پور عارف فرمایا چنانچہ اخرے ہو میں سوانا مولانا مدرسہ کجور میں لکھ کر پھر مولانا نے نہایت محنت سے جواب مع سوال کتاب لکھوا کر ملا موجود مدرسہ نظام العلوم میں ہر سال کر عزایت فرماتے وہ سوال و جواب مجسہ کتاب اصلاح الطب میں نقل کئے گئے ہیں غرض جو کچھ اس رسالہ میں ہوا اکثر ان حضرات کا فادات ہیں۔ ہاں عبارت اور ترتیب مختصر کی ہے جو صاحب اس سے متفق ہوں ان حضرات کو اور سب کے بعد اس حقیر کو دعا میں یاد رکھیں ربنا لا تؤاخذنا ان نسينا و اخطانا و تقبل

ص ۱۰۰ اور آخری کچھ ۱۳۳۳ ہجری مقام میرٹھ تاریخ طبع اول و آخر شوال ۱۳۳۳ ہجری المقدس

۱۰۰ اور اگر کوئی غلطی پائیں تو اس حقیر کی طرف منسوب کریں اور ممکن ہو تو مطلع فرمائیں ۱۲ حررہ محمد مصطفیٰ بھجوری

فہرست مضامین نور محمدی ہستی زیور حصہ دوم مکمل و مدلل

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۶	چندام سے دس ہزار تک لکھنے کا طریقہ	۲۷	ترکیب رونی سوچی جو زود ہضم	۳	بعضی باتیں سلیقہ اور آرام کی
۳۸	گز اور گروہ لکھنے کا طریقہ	۲۸	اور نہ بریا ہوتی ہے	۵	بعضی باتیں حبیب اور تکلیف کی
۴۰	تولہ ماشہ لکھنے کا طریقہ	۲۹	ترکیب گوشت پکانے کی نمبر ۱۱	۹	چھ روٹوں میں پانی جاتی ہیں
۴۱	چھوٹی اور بڑی گنتی کی نشانیوں کا جوڑنا	۳۰	جو چھ ماہ تک خراب نہیں ہوتا	۱۲	بعضی باتیں تجربہ اور انتظام کی
۴۲	مثل رقموں کے جوڑنے کی	۳۱	ترکیب گوشت پکانے کی نمبر ۱۲	۱۵	بچوں کی احتیام کا بیان
۴۳	دھڑلہ کی آسانی اور خرچ لکھنے کا طریقہ	۳۲	جو دھڑلہ ماہ تک خراب نہیں ہوتا	۱۹	بعضی باتیں نگوں اور نصیحتوں کی
۴۴	تھوڑے سے گردوں کا بیان	۳۳	نان پاؤں ایکسٹ و طیر و نان کی ترکیب	۲۰	تھوڑا سا بیانی ہاتھ کے ہنر اور مشیہ کا
۴۵	بعضی غفلتوں کے جوہر و تفسیر لکھتے ہیں	۳۴	نان پاؤں کے خیر کی ترکیب	۲۱	بعضی پیغمبروں اور بزرگوں کے
۴۶	غفلت نام بعض غلطیوں کی مدستی	۳۵	ترکیب نان پاؤں پکانے کی	۲۲	ہاتھ کے ہنر کا بیان
۴۷	ڈاکھانے کے کچھ قاعدے خط کا قاعدہ	۳۶	ترکیب نان خطائی کی	۲۳	ہنر آسان طریقے گذر کرنے کے
۴۸	پولندے یا سبکیت کا قاعدہ	۳۷	ترکیب بیٹھے بسکٹ کی	۲۴	صباؤں بنانے کی ترکیب
۴۹	رجسٹری کا قاعدہ	۳۸	ترکیب ٹیکسٹ بسکٹ کی	۲۵	نام اور شکل برتنوں کی مصلحت ہوگی
۵۰	بیمہ کا قاعدہ	۳۹	آم کا اچار بنانے کی ترکیب	۲۶	دوسری ترکیب صباؤں بنانے کی
۵۱	پارسل کا قاعدہ	۴۰	چاشنی دار اچار بنانے کی ترکیب	۲۷	کپڑا چھانپنے کی ترکیب
۵۲	دیہی کا قاعدہ	۴۱	ٹھک پانی کا اچار بنانے کی ترکیب	۲۸	لکھنے کی روشنائی بنانے کی ترکیب
۵۳	قواعد تار	۴۲	ٹھک کا اچار بہت دن رہنے والا	۲۹	انگریزی روشنائی بنانے کی ترکیب
۵۴	خط لکھنے پر لکھنے کا طریقہ اور قاعدہ	۴۳	نورتن چٹنی بنانے کی ترکیب	۳۰	لکڑی رنگنے کی ترکیب
۵۵	کتاب کا خانہ	۴۴	مرکا بنانے کی ترکیب	۳۱	برتن چھڑی کرنے کی ترکیب
۵۶	بعضی کتابوں کے نام جنکے پختہ ہوئے ہیں	۴۵	ٹھک پانی کے آم کی ترکیب	۳۲	مستی جوش کرنے کی یعنی پچا ٹھکانا
۵۷	بعضی کتابوں کے نام جنکے پختہ ہوئے ہیں	۴۶	لیموں کے اچار کی ترکیب	۳۳	لگانے کی ترکیب
۵۸	ضمیمہ	۴۷	کپڑا رنگنے کی ترکیبیں	۳۴	پینے کا تبا کو بنانے کی ترکیب
۵۹	اضافہ	۴۸	چٹانک سے سن تک لکھنے کا طریقہ	۳۵	خوشبودار پینے کا تبا کو بنانے کی ترکیب

مسئلہ کا { نور محمد کارخانہ تجارت کتب بالمقابل آرام باغ فریدنگر لاہور }
پتہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نور محمدی ہشتی زیور کا دسواں حصہ

(۱)

اس میں ایسی باتیں زیادہ ہیں جن سے دنیا میں خود بھی آرام سے رہے اور دوسروں کو بھی اس سے تکلیف نہ پہنچاویں۔ باتیں ظاہر ہیں تو دنیا کی معلوم ہوتی ہیں لیکن پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پورا مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے کسی کو تکلیف نہ پہنچاؤ اور یہ بھی فرمایا ہے کہ مسلمان کو مناسب نہیں کہ کسی سخت تکلیف میں پھنسا کر اپنے آپ کو ذلیل کرے اور یہ بھی آیا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو عظیم خیال رکھتے تھے کہ سننے والے اکتاہ جائیں اور یہ بھی فرمایا ہے کہ مہمان اتنا نہ غصے کرے کہ گھروں والا تنگ ہو جاوے اس سے معلوم ہو کہ بلا ضرورت تکلیف اٹھانا یا کسی کو تکلیف دینا یا سبوتاژ کرنا جس سے دوسرا آدمی اکتا جاوے یا تنگ ہونے لگے یہ بھی دین کے خلاف ہے۔ اس واسطے دین کی باتوں کے ساتھ ایسی باتیں بھی اس کتاب میں بکھری ہیں جن سے اپنے آپ کو اور دوسروں کو آرام پہنچے۔

بعضی باتیں سلیقہ اور آرام کی

(۲)

(۱) جب رات کو دروازہ گھر کا بند کر کے لگوبند کر دینے سے گھر اندر خوب دیکھ بھال لو کہ کوئی کتابی تو نہیں رہ گیا کبھی رات کو جان کا یا چیز بہت کا نقصان کر دے یا اور کچھ نہیں تو رات بھر کی گھر گھر ہی نیندا ڈالے کو بہت ہی (۲) کپڑوں کو اور اپنی کتابوں کو کبھی کبھی دھوپ دیتی رہا کرو۔ (۳) گھر صاف رکھو اور ہر چیز اپنے موقع پر رکھو (۴) اگر اپنی تندرتی چاہو تو اپنے کو بہت آرام طلب مت بناؤ کچھ محنت کا کام اپنے ہاتھ سے کیا کرو۔ سب سے اچھی چیز غورتوں کے واسطے چمکی کا پینا یا مول سے کوٹنا یا چرخہ کا تانا ہے اس سے بدن تندرتی رہتا ہے۔ (۵) اگر کسی سے ملنے جاؤ تو وہاں اتنا مت بیٹھو یا اس سے اتنی دیر تک باتیں مت کرو کہ وہ تنگ ہو جاوے یا اس کے کسی کام میں حرج ہونے لگے۔ (۶) سب گھروں سے اس بات کے پابند رہیں کہ ہر چیز کی ایک جگہ مقرر کر لیں اور وہاں سے جب اٹھائیں تو برت کر پھر وہاں ہی رکھیں تاکہ سہ آدمی کو وقت پر پوچھنا نہ ہونڈنا نہ پڑے اور جبر بدلتے سے بعضی دفعہ کسی کو بھی نہیں ملتی سب کو تکلیف ہوتی ہے اور جو چیزیں خاص تمہارے برتنے کی ہیں انکی جگہ بھی مقرر رکھو تاکہ ضرورت کی صورت ہاتھ ڈالتے ہی مل جاوے (۷) راہ میں چار پائی یا پیڑی یا اور کوئی برتن سب بچھڑا کر وغیرہ مت ڈالو۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اندھیرے میں یا بعضی دفعہ دن ہی میں کوئی پوچھنا ہو اور روز کی عادت کو کتنی

بے گھٹکے چلا آ رہا ہے وہ ابھی گزر گیا اور جگہ بے جگہ چوٹ لگ گئی (۸) جب تم سے کوئی مگسی کام کو کہے تو اس کو سن کر کہاں یا
 ضوین بلان سے کچھ کہو تا کہ کہنے والے کا دل ایک طرف ہو جاوے ہمیں تو ایسا نہ ہو کہ کہنے والا تو سمجھے کہ اس نے
 سن لیا ہے اور تم نے سنا نہ ہو یا وہ سمجھے کہ تم یہ کام کر دو گی اور تم کو کرنا منظور نہ ہو تو ناخق دوسرا آدمی مجھ سے میں پہلا (۹) نمک
 کھانے میں کسی قدر کم ڈال کر دیکھو کہ کم کا تو علاج ہو سکتا ہے لیکن اگر زیادہ ہو گیا تو اس کا کچھ علاج ہی نہیں (۱۰) دل میں
 ساگ میں مروج کتر کمر مت ڈالو بلکہ پیس کر ڈالو کیونکہ کتر کتر ڈالنے سے بیج اس کے ٹکڑوں میں رہتے ہیں اگر کوئی ٹکڑا منہ میں آجاتا
 ہے تو ان بیجوں سے تمام منہ میں الگ لگ جاتی ہے (۱۱) اگر ت کو پانی پینے کا اتفاق ہو تو اگر روشنی ہو تو اس کو خوب دیکھ لو
 نہیں تو لوٹے وغیرہ کو کپڑا لگا لو تا کہ منہ میں کوئی ایسی ویسی چیز نہ آجاوے (۱۲) بچوں کو مگسی میں مت اچھا لو اور کسی
 کھڑکی وغیرہ سے مت لٹکاؤ ورنہ بچاوے بھی ایسا نہ ہو کہ ہاتھ سے پھوٹ جاوے تو مگسی کی نکل پھنی ہو جاوے
 اسی طرح ان کے پیچھے مگسی میں مت دو ٹو شاید گر پڑیں اور چوٹ لگ جاوے (۱۳) جب برتن خالی ہو جاوے
 تو اس کو ہمیشہ دھو کر اٹار رکھو اور جب دوبارہ اس کو برتن اچھا ہو تو پھر اس کو دھو لو۔ (۱۴) برتن زمین پر رکھ کر اگر گلاب
 میں کھانا نکالو تو ویسے ہی سینی یا دسترخوان پر مت رکھو دیکھو پہلے اس کے منہ دیکھ لو اور صاف کر لو (۱۵) کسی کے
 گھر بھان جاو تو اس سے کسی چیز کی فرمائش مت کرو بعض دفعہ چیز تو ہوتی ہے حقیقت مگر وقت کی بات ہے
 گھر والا اس کو پوری نہیں کر سکتا ناخق اس کو شرمندگی ہو گی (۱۶) جہاں اور آدمی بھی بیٹھے ہوں وہاں بیشک
 مت تھو کو ناک مت صاف کرو اگر ضرورت ہو ایک کنارے پر جا کر فروخت کٹوڑ (۱۷) کھانا کھانے میں مگسی ہی
 چیزوں کا نام مت لو جس سے سنے والوں کو جن بیدا ہو بعضے نازک مزاجوں کو بہت تکلیف ہوتی ہے
 (۱۸) بیمار کے سامنے یا اس کے گھر والوں کے سامنے ایسی باتیں مت کرو جس سے رنگ کی ٹامیدی پانی جاوے
 ناخق دل ٹوٹے گا بلکہ نسل کی باتیں کرو کہ انشاء اللہ فقائے سب رکھ جاتا ہے (۱۹) اگر کسی کی پوشیدہ بات کرنی
 ہو اور وہ بھی اس جگہ موجود ہو تو آنکھ سے یا ہاتھ سے اور اشارہ مت کرو ناخق اس کو شبہ ہو گا اور یہ جب
 ہے کہ اس بات کا کرنا شرع سے درست بھی ہو اور اگر درست نہ ہو تو ایسی بات ہی کرنا گناہ ہے (۲۰)
 بات کرتے وقت بہت ہاتھ مت بچاؤ (۲۱) دامن آ پخل آستین سے ناک مت پونچھو (۲۲) پاگائے کے
 قدمچے میں طہارت مت کرو۔ آبدست کے واسطے ایک قدمچہ الگ چھوڑ دو (۲۳) جوتی ہمیشہ جھاڑ کر بہنو
 شاید اس کے اندر کوئی موذی جانور بیٹھا ہو اسی طرح کپڑا بستر ہی (۲۴) پردے کی جگہ میں کسی کے چھوڑا
 پھنسی ہو تو اس سے یہ مت پوچھو کہ کس جگہ ہے ناخق اس کو شبہ مانا ہو گا لگنے جانے کی جگہ مت بڑھو تم کو
 بھی اور سب کو بھی تکلیف ہو گی (۲۵) بدن اور کپڑے میں بدبو پیدا نہ ہونے رو اگر دھو بی کے گھر کے دھو بی
 کپڑے نہ ہوں تو بدن بھی کے کپڑوں کو دھو ڈالو نہاؤ اور (۲۶) آدمیوں کے پیشے ہوئے جھاڑو مت رلو اور

لورمہری ہشتی زور

نور محمدی بہشتی نادر
 لکھنؤ میں مقیم رہے
 اپنے کام سے فارغ ہو کر
 ۱۲

(۳۸) کھلی چیلکے کسی آدمی کے اوپر مت پھینکو (۳۹) چاقو یا پیچی یا سوتی یا کسی اور ایسی چیز سے مت کھیلو شاید غفلت سے کوئی لنگ جاوے (۴۰) جب کوئی مہمان آوے سب سے پہلے اس کو پانچخانہ بتلا دو اور بہت جلدی اس کے ساتھ کی سواری کے کھڑے کونے کا اوہٹل یا گھوڑے کی گھاس چارے کا بندہ لست کر دو اور کھاتے میں اتنا مختلف مت کرو کہ اس کو وقت پر کھانا نہ ملے کھانا وقت پر پکالو چاہے سلاد اور مختصر ہی ہو اور جب اس کا جانیکا ہمارا ہو تو بہت جلد اور سویرے ناشتہ تیار کرو و غرض اس کے آرام اور صحت میں خلل نہ پڑے (۴۱) پانچخانہ یا مجلس خانہ سے کمزور باندھتی ہوئی مت کھلو بلکہ اندر ہی ایسی طرح باندھ کر تباہ (۴۲) جب تم سے کوئی کچھ بات نہ لے چکے پہلے اس کا جواب دیدو پھر اور کام میں لگو (۴۳) جو بات کہو یا کسی بات کا جواب دو خوب منہ کھولو صاف بات کہو تاکہ دوسرا ابھی طرح سمجھ سکے (۴۴) کسی کو کوئی چیز پاتھ میں دینا ہو دور سے مت پھینکو شاید دوسرے کے ہاتھ میں نہ آ سکے تو نقصان ہو یا اس جا کر دیدو (۴۵) اگر دو آدمی پڑھتے پڑھاتے ہوں یا باتیں کر رہے ہوں تو ان دونوں کے بیچ میں اگر چھلانا یا کسی سے بات کرنا نہ چاہئے (۴۶) اگر کوئی کسی کام میں یا بات میں لگا ہو تو جلتے ہی اُس سے اپنی بات مت شروع کرو بلکہ موقع کا انتظار کرو جب وہ تمہاری طرف متوجہ ہو تب بات کرو (۴۷) جب کسی کے ہاتھ میں کوئی چیز دینا ہو تاؤ قہیکہ وہ دوسرا آدمی اس کو بھی طرح سنبھال لے لے اپنے ہاتھ سے مت چھو لو بعض دفعہ ہوں ہی بیچ بیچ میں اگر نقصان ہو جاتا ہے (۴۸) اگر کسی کو ہٹکھا جھلنا ہو تو خوب خیال رکھو کہ سر میں یا اور کہیں بدن یا کپڑے میں نہ لگے اور ایسی زور سے مت جھلو جس سے دوسرا ہڈیاں ہر (۴۹) کھانا کھاتے میں ہڈیاں ایک جگہ جمع نہ کرو اسی طرح کسی چیز کے چیلکے وغیرہ سب طرف مت پھیلاؤ جب سب اکٹھا ہو جاویں موقع سے ایک طرف ڈال دو (۵۰) بہت دھڑکریا منہ اور ہاؤٹھا کر مت چلو کبھی گر نہ پڑو (۵۱) کتاب کو بہت سنبھال کر احتیاط سے بند کرو اکثر اڈل آؤ کے ورق مڑ جاتے ہیں (۵۲) اپنے شوہر کے سامنے کسی نامحرم مرد کی تعریف نہ کرنا چاہئے بعض مردوں کو ناگوار گذرتا ہے (۵۳) اسی طرح غیر عورتوں کی بھی تعریف شوہر سے نہ کرے شاید اس کا دل اس پر آ جاوے اور اُس سے مسرت جاوے (۵۴) جس سے بے تکلفی نہ ہو اس سے ملاقات کے وقت اس کے گھر کا حال یا اس کے مال و دولت زبور و خوشاک کا حال نہ پوچھنا چاہئے (۵۵) چہنچہ میں تین دن یا چار دن خاص اس کام کے لئے مقرر کرو کہ اگر کسی کی صفائی پورے طور سے کر لیا کرو جائے اتار دے فرش اٹھا کر چھوڑ دے ہر چیز فریضے سے رکھ دی (۵۶) کسی کے سامنے کوئی کاغذ لکھا ہوا یا کتاب رکھی ہوئی اٹھا کر دیکھنا نہ چاہئے اگر وہ کاغذ قلمی ہے تو شاید اس میں کوئی پوشیدہ بات لکھی ہو اور اگر دھچپی ہوئی ہے تو شاید اس میں کوئی ایسا کاغذ لکھا ہو اور کھانا (۵۷) سیڑھیوں پر بہت سنبھال کر اتر چڑھو بلکہ بہتر ہے کہ بیس سیڑھی پر ایک پاؤں رکھو دوسرا بھی اسی پر رکھ کر چھلکے سیڑھی پر اسی طرح پاؤں

رکھو نہ یہ کیا سیرت ہی پر ایک پاؤں اور دوسری سیرت ہی پر دوسرا پاؤں لڑکیوں اور عورتوں کو تو بالکل مناسب نہیں
 افغان میں لڑکوں کو بھی منع کرو (۴۸) جہاں کوئی بیٹھا ہو وہاں کپڑا یا کتاب یا اد کوئی چیز اس طرح جھٹکنا نہ چاہیے
 کہ اس آدمی پر گرد پڑے۔ اسی طرح منہ سے یا کپڑے سے بھی جھالنا نہ چاہئے بلکہ اس جگہ سے دور جا کر صاف کرنا
 چاہئے (۴۹) کسی کی غم و پریشانی یا دکھ بیماری کی کوئی خبر نہ تو جب تک خوب پختہ طور پر تحقیق نہ ہو جاوے کسی
 سے ذکر نہ کرے اور خاص کر اس شخص کے عزیزوں سے تو ہرگز نہ کہے کیونکہ اگر غلط ہوئی تو خواہ وہ دوسروں
 کو پریشانی دی پھر وہ لوگ اس کو بھی بڑا جھلا کہیں گے کہ کیوں ایسی بد فالی نکالی رہا (۵۰) اسی طرح معمولی بیماری اور
 تکلیف کی خبر درپردیس کے عزیزوں کو خط کے ذریعہ سے نہ کہے (۵۱) دیوار پر دست ٹھوکر یا ان کی پیک مت ڈالو۔
 اسی طرح تیل کا ہاتھ دیوار یا کواڑ سے مت پونچھو بلکہ دھوڑا لینگن چلے ہوئے تیل کو ناپاک مت کہو میسا کر بعضی
 جاہل عورتیں کہتی ہیں (۵۲) اگر دسترخوان پر اور سالن کی ضرورت ہو تو کھانے والے کے سامنے سے برتن مت اٹھاؤ
 دوسرے برتن میں لے آؤ (۵۳) کوئی آدمی تخت یا چارپائی پر بیٹھا بیٹھا ہو تو اس کو بلا دست اگر پاس سے نکلو تو ایسی
 طرح نہ نکلو کہ اس میں ٹھوکر گھٹانا نہ لگے اگر تخت پر کوئی چیز رکھنا ہو یا اس پر سے کچھ اٹھانا ہو تو ایسے وقت آہستہ
 اٹھاؤ آہستہ رکھو (۵۴) کھانے پینے کی کوئی چیز کھلی مت رکھو یہاں تک کہ اگر کوئی چیز دسترخوان پر بھی رکھی جائے لیکن
 وہ فسادہ ہو یا انہیں کھانے کی ہو تو اس کو بھی ڈھانک کر رکھو (۵۵) مہمان کو چاہئے کہ اگر بیٹھ بھر جائے تو ہاتھ دھو کر
 سالن یعنی دسترخوان پر ضرور چھوڑ دے تاکہ گھروالوں کو یہ شبہ نہ ہو کہ مہمان کو کھانا کم ہو گیا اس سے وہ شرمندہ ہوتے
 ہیں (۵۶) جو ریش بالکل عالی ہو اس کو الماری یا طاق وغیرہ میں رکھنا ہو تو انشا کر کے رکھو (۵۷) چلنے میں پاؤں پھولا
 اٹھا کر آگے رکھو گھبرا کر مت چلو اس میں جوتا بھی جلد ٹوٹتا ہے اور بڑا بھی معلوم ہوتا ہے (۵۸) چادر ڈپٹے کا بہت
 خیال رکھو کہ اس کا پلہ زن پر لگنا نہ چلے (۵۹) اگر کوئی تنک یا اور کوئی کھانے پینے کی چیز رائے برتن میں ملاو باقی
 رکھ کر مت لٹو (۶۰) لڑکیوں کے سامنے کوئی بے شرمی کی بات مت کرو۔ ان کی شرم جاتی رہے گی۔

(د) بعضی باتیں عجیب اور تکلیف کی جو عورتوں میں پائی جاتی ہیں

(۱) ایک عجیب یہ ہے کہ بات کا مقبول جواب نہیں دیتیں جس سے پوچھنے والے کو تسلی ہو جاوے بہت سی فضول
 باتیں ضرور کہیں میں ملا دیتی ہیں اور اصل بات پھر ہی معلوم نہیں ہوتی۔ ہمیشہ یاد رکھو کہ جو شخص کچھ پوچھے اس کا
 مطلب خوب غور سے سمجھ لو پھر اس کا جواب ضرورت کے موافق دیدو (۲) ایک عجیب یہ ہے کہ کوئی کام اس سے کہا
 جاوے تو سن کر خاموش ہو جاتی ہیں کام کہنے والے کو یہ شبہ ہوتا ہے کہ وہ جانے انھوں نے سنا بھی ہے یا نہیں سنا بعضی
 دفعہ غلطی سے اس نے یوں سمجھ لیا کہ سن لیا ہوگا اور واقع میں سنا نہ ہو تو اس بھروسے پر وہ کام نہیں ہوتا اور پوچھنے کو وقت

یہ کہ ایک ہو گئیں کہ میں نے نہیں سنا غرض وہ کام تو رہ گیا اور بعض دفعہ غلطی سے اس نے یوں سمجھ لیا کہ نہیں سنا ہو گا دوبارہ اس نے پھر کواٹھس غروب کے لئے جاتے ہیں کہ سن لیا سن لیا کیوں جان کہانی غرض جب بھی آپس میں بیخ ہوتا ہے اگر پہلی ہی دفعہ میں اتنا کہہ دیتیں کہ اچھا تو دوسرے کو خبر تو ہو جائی دس ہایک عیب یہ ہے کہ ملا اھیل جو کام تلافی کی یا کوئی سے گھوٹ کوئی بات کہیں گی دوسرے چلا لگیں گی اس میں دو خرابیاں ہیں ایک تو چھائی اوپر پر دگی کہ باہر دروازے تک بلکہ بعضے مورق پر سر تک آواں پہنچتی جو دوسری خرابی یہ کہ دوسرے کو کچھ بات سمجھیں آئی اور کچھ نہ آئی جتنی سمجھیں نہ آئی اتنا کام نہ ہو اب بی بی خفا ہو رہی ہیں کہ تو نے یوں کیوں نہ کیا دوسری جواب دے رہی ہو کہ میں نے تو سنا تھا غرض خوب تو ٹوٹیں ہیں ہوتی ہی ہو کام بگڑا سوالگ اسی طرح ان کی مایا اھیلین ہیں کہ جس بات کا جواب باہر سے لاؤ گی دروازے سے چلائی ہوئی آتے نکلی ہیں بھی کچھ سمجھیں آیا اور کچھ نہ کیا تین کی بات ہے کہ جس سیرات کرنا ہو اس کے پاس جاؤ یا اس کو اپنے پاس ملاؤ اور اھیلینان و اھیلی طرح سہا لکھ دو اور جھک کر (۴) ایک عیب یہ ہے کہ چاہے کسی چیز کی ضرورت ہو یا نہ ہو لیکن پسند نہ کی دیر سے ذرا پسند آئی اور پہلی خواہ قرض ہی ہو جائے لیکن کچھ پروا نہیں اور اگر قرض بھی نہ ہو تب بھی پسند نہ کر اس طرح بیکار کھونا کوں عقل کی بات سے فضول خرچی گناہ بھی ہے جہاں خرچ کرنا ہو اول خوب سوچ لو کہ یہاں خرچ کرنے میں کوئی دین کا فائدہ یا دنیا کی ضرورت بھی ہے اگر عیب چھ سے ضرورت اور فائدہ معلوم ہو تو خرچ کرو نہیں تو یہ حسرت کھوؤ اور غرض تو جہاں تک ہو سکے ہرگز مت لو لے فقور ہی ہی تکلیف بھی ہو جائے (۵) ایک عیب یہ ہے کہ جب کہیں جاتی ہیں خواہ شہر کے شہر میں یا سفر میں آتے آتے بہت دیر کر دیتی ہیں کہ وقت تنگ ہو جاتا ہے اگر سفر میں جانا ہے تو منزل پر دیر میں پہنچیں گی اگر راستہ میں رات جو بھی جاں وال کا اندیشہ ہو اگر گزری کے دن ہو تو دھچک میں خود بھی تپیں گی اور بچوں کو بھی تکلیف ہوگی اگر یہ بات ہے اول تو پر سے کار در دوسرے گھر کے کچر میں گاڑی کا پھینکا مشکل اور دیر میں دیر ہو جاتی ہے اگر سویرے سے چلیں ہر طرح کی گنجائش رہے اور اگر رستی میں جانا ہو واجب بھی کہا روں کو کھڑے کھڑے پریشانی پھر دیر میں سولہ ہونے سے دیر میں لوٹنا ہو گھنٹے کاموں میں خرچ ہو گا کھانے کو انتظام میں دیر ہوگی کہیں جلدی میں کھانا بگڑ گیا کہیں میاں تقاضا کر رہے ہیں کہیں بچے رو رہے ہیں اگر جلدی سوار ہو جائیں تو یہ مہمیتیں گیوں ہوتیں (۶) ایک عیب یہ ہے کہ سفر میں بے ضرورت بھی اسباب بہت سا لاؤ کر لجاتی ہیں جس سے جالور کو بھی تکلیف ہوتی ہے جگہ میں بھی تنگی ہو جاتی ہے اور سب کو زیادہ مصیبت ساتھ لے کر ووں کو ہوتی ہے جان کو سنبھالنا پڑتا ہے کہیں کیس ملے بھی ہے تاہم ضرورت کے پیسے ان ہی کو دینے پڑتے ہیں غرض کہ تمام تر فکریں بچا روں کی جان پر ہوتی ہے یہ ابھی خاصی گاڑی میں بیٹھ کر بھی رہتی ہیں اسباب ہمیشہ سفر میں کم لجاؤ ہر طرح کا آرام ملتا ہو اسی طرح ریل کے سفر میں خیال رکھو بلکہ ریل کے سفر میں زیادہ۔

۱۔ بعض صورتوں کو آواز کے پردہ کا اکل انتہام نہیں سوز لیا تاکہ آواز کا پردہ بھی واجب ہے جیسے کہ رات کا پردہ ضروری ہے لہذا آواز کو ہونے سے قس قس کہہ کر روکا جائے۔
۲۔ سنا انتہام کرنا چاہتے ۳۔ اور اس پریشانی کے علاوہ کہا روں کا وقت بھی ضائع ہوتا ہے اور اس وقت کے ضائع کر کے کچھ مزدوری نہیں دیا جاتا ہذا صورت میں عورتیں نہ لگاتی ہیں لگنا شاق سے کہیں ایسا ہو بھی جائے تو کہہ روں سے خطا صاف کرانی ضروری ہے۔ مان کو کچھ زیادہ مزدوری دیکر راضی کیا جائے اور یہ ہو جائے۔

اسباب سے جانے سے اور زیادہ تکلیف ہوتی ہے (۱) ایک عیب یہ ہے کہ گاڑی وغیرہ میں سوار ہونے کی وقت
مردوں سے کہہ دیا کہ نہ ڈھانک لو یا ایک گوشہ میں چھپ جاؤ اور جب سوار ہو گئیں تو ان لوگوں کو دوبارہ اطلاع نہیں
دی جاتی کہ اب پردہ نہیں ہے اس میں درخزایاں ہوتی ہیں کبھی تو وہ پچارے منہ ڈھانکے ہوئے بیٹھے ہیں خواہ مخاہ تکلیف
ہو رہی ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ شکل سے بچتے ہیں کہ بس پردہ ہو چکا اور یہ سمجھ منہ کھول دیتے ہیں یا سامنے
آجاتے ہیں اور بے پردگی ہوتی ہے یہ ساری خرابی دوبارہ نہ کہنے کی ہے نہیں تو سب کو معلوم ہو جاوے کہ دوبارہ کہے
کی بھی عادت ہے بس سب آدمی اس کے منتظر ہیں اور بے کہے کوئی سامنے نہ آوے (۲) ایک عیب یہ ہے کہ اسی سوار
ہونے کو تیار نہیں ہوتیں اور آمد گھنٹہ پہلے سے پردہ کرا دیا یا راستہ کو ادیا جائے وجہ خدا کی مخلوق کو تکلیف ہو رہی ہے
اور یہ بھی گھٹیں جو چلے لگھا رہی ہیں (۳) ایک عیب یہ ہے کہ جس گھر جاتی ہیں گاڑی یا ڈولی سے اتر چھپ سے گھٹیں جا
گھستی ہیں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اس گھر کا کوئی مرد اندر ہوتا ہے اس کا سامنا ہو جاتا ہے تم کو جانیے کہ ابھی گاڑی سے
یا ڈولی سے مت اترو پہلے کسی ماہ وغیرہ کو گھٹیں بھیج کر دکھواد اور اپنے آنے کی خبر کر دو کوئی مرد وغیرہ ہو گا تو علیحدہ
ہو جائے گا جب تم سن لو کتاب گھٹیں کوئی مرد وغیرہ نہیں ہے تب اتر کر اندر جاؤ (۴) ایک عیب یہ ہے کہ آپس میں دو تئیں
جو باتیں کرتی ہیں اکثر یہ ہوتا ہے کہ ایک کی بات ختم ہوئے نہیں پائی کہ دوسری شروع کر دیتی ہے بلکہ بہت دفعہ ایسا
ہوتا ہے کہ دونوں ایک دم سے بولتی ہیں وہ اپنی کہہ رہی ہے اور وہ اپنی مانگ رہی ہے نہ وہ اس کی سنے نہ اس کی
بھلا ایسی بات کرنے کی سے کیا فائدہ ہمیشہ یاد رکھو کہ جب ایک بولنے والی کی بات ختم ہو جاوے اس وقت دوسری
کو بولنا چاہیے (۵) ایک عیب یہ ہے کہ زبیر اور کبھی روپیہ پیسہ بھی بے احتیاطی سے کہی نکلیے کے نیچے بکھریا کبھی کھلی ق
پیش کر بکھریا۔ تالا کبھی ہوتے ہوئے فستی کے مارے اس میں حفاظت سے نہیں رکھتیں پھر کوئی پتیر جاتی ہے تو سب کا کام
رنگائی پھرتی ہیں (۶) ایک عیب یہ ہے کہ ان کو ایک کام کے واسطے بھیجوا کر دوسرے کام میں لگ جاتی ہیں جبے نوں
سے فراغت ہو جاوے تب لوٹتی ہیں اس میں بھیجنے والے کو سخت تکلیف اور الجھن ہوتی ہے کیونکہ اس نے تو
ایک کام کا حساب لگا رکھا ہے کہ یہ اتنی دیر کا ہے جب اتنی دیر گزر جاتی ہے پھر اس کو پریشانی شروع ہوتی ہے
اور عقل مند یہ کہتی ہیں کہ آئے تو میں ہی لاؤ دوسرا کام ہی لگے ہاتھ کرتے جلیں ایسا مت کرو اول پہلا کام کر کے
اس کی فرمائش پوری کر دو پھر اپنے طور پر اطمینان سے دوسرا کام کر لو (۷) ایک عیب یہ ہے کہ ایک وقت
کے کام کو دوسرے وقت پر آٹھا لگتی ہیں اس سے اکثر حرج اور نقصان ہو جاتا ہے (۸) ایک عیب یہ ہے کہ تواج
میں اقصائیں اور ضرورت اور موقع کو نہیں دیکھتیں کہ یہ جلدی کا وقت ہے مختصر طور پر اس کام کو نبٹا لو ورنہ
ان کو اطمینان اور تکلف ہی سوجھتا ہے اس تکلف تکلف میں بعضی دفعہ اصل کام بگڑ جاتا ہے اور موقع نکل جاتا
ہے (۹) ایک عیب یہ ہے کہ کوئی چیز کو جاوے تو بے تحقیق کسی پر نہت لگا دیتی ہیں یعنی جس نے کبھی کوئی چیز نہ

جہانی تھی سیدھک کہد یا کہس جی اسی کا کام ہے حالانکہ یہ کیا ضرور ہے کہ سارے عیب ایک ہی آدمی نے کئے
 ہوں اسی طرح اور بری باتوں میں ذرا سے شبہ سے ایسے کالیقین کہہ کے اچھا خاصہ قصہ ٹھہر دیتی ہیں (۱۶) ایک
 عیب یہ ہے کہ پان تبا کو کا خر شیخ اس قدر بڑھا یا ہے کہ غریب آدمی تو سہارا ہی نہیں سکتا اور امیروں کے یہاں
 اتنے خرچ میں چار پانچ غنیمتوں کا بھلا ہو سکتا ہے اس کو گھٹانا چاہئے خرابی یہ ہے کہ بے ضرورت بھی کھانا
 شروع کر دیتی ہیں بھرہ علت لگ جاتی ہے (۱۷) ایک عیب یہ ہے کہ ان کے سامنے دو آدمی کسی معاملہ میں بات
 کرتے ہوں اور ان سے نہ کوئی پوچھے نہ کچھ مگر یہ خواہ مخواہ دخل ممتی میں اور صلاح بتلائے گئی ہیں جب تک
 تم سے کوئی صلاح نہ ہے تم بالکل کوئی بہری سنی بیٹھی رہو (۱۸) ایک عیب یہ ہے کہ محفل میں سے اگر تمام عورتوں
 کی صورت شکل ان کے زیور پوشاک کا ذکر اپنے خاوند سے کرتی ہیں بھلا اگر خاوند کا دل کسی پر آگیا اور وہ اس کے
 انبیاں میں لگ گیا تو تم کو کتنا بے فائدہ نشان پہنچے گا (۱۹) ایک عیب یہ ہے کہ ان کو کسی سے کوئی بات کرنا ہو تو وہ دوسرا
 آدمی چاہے کیسے ہی کام میں ہو یا وہ کوئی بات کر رہا ہو کبھی یہ انتظار نہ کر لیں کہ اس کا کام یا بات ختم ہوئے تو ہم بات
 کریں بلکہ اس کی بات یا کام کے نتیجے میں جا کر ٹانگ اڑا دیتی ہیں یہ بری بات ہے ذرا ٹھہر جانا چاہئے جب تمہاری طرف
 متوجہ ہو سکے اس وقت بات کرو (۲۰) ایک عیب یہ ہے کہ ہمیشہ بات دھوڑی کریں گی پیغام ادھورا پہنچاؤنگی
 جس سے مطلب غلط سمجھا جائے گا بعض دفعہ اس میں کام بگڑ جاتا ہے اور بعض دفعہ وہ شخصوں میں اس غلطی سے
 رنج ہو جاتا ہے (۲۱) ایک عیب یہ ہے کہ ان سے بات کی جادے تو پورے طور سے متوجہ ہو کر اس کو نہیں
 سنتیں اسی میں اور کام بھی کر لیا کسی اور سے بھی بات کر لی نہ تو بات کرے والے کا بات کہہ کے جی بھلا ہوتا ہے اور نہ
 اس کام کے ہونے کا پورا بندوبست ہوتا ہے کیونکہ جب پوری بات سنی نہیں تو اس کو کوئی کی کس طرح (۲۲) ایک
 عیب یہ ہے کہ اپنی خطا یا غلطی کا کبھی اقرار نہ کریں گی جہاں تک ہو سکے گا بات کو بناؤنگی خواہ بن سکے یا نہ بن سکے۔
 (۲۳) ایک عیب یہ ہے کہ ہمیں سے تھوڑی چیز ان کے ہمسکندہ یا ادنی درجہ کی چیز کو دے تو اس کو ناگ مایں گی
 طعنہ دیں گی کہ گھر گئی ایسی چیز بھیجنے کی ہی کیا ضرورت تھی بھیجتے ہوئے شرم نہ آئی یہ بڑی بات ہے اس کی اتنی ہی
 ہمت تھی تمہارا تو اس نے کچھ نہیں بگاڑا۔ اور خاوند کے ساتھ ہی ان کی یہی عادت ہے کہ خوش ہو کر چپ نہ کہہ سکتی ہیں
 اس کو رد کر کے عیب نکال کر تب قبول کرتی ہیں (۲۴) ایک عیب یہ ہے کہ ان کو کوئی کام کہو اس میں جھک جھک کر لیں
 گی پھر اس کام کو کریں گی۔ بھلا جب وہ کام کرنا ہے پھر اس واہیات سے کیا فائدہ نکالنا حتی دوسرے کا بھی جی
 بڑا کس (۲۵) ایک عیب یہ ہے کہ کچھ اپنے پہنے سی لٹتی ہیں بعض دفعہ سوئی چبھ جاتی ہے بے ضرورت تکلیف
 لے تب کو آگیا ہو جس کے کھانے سے منہ میں بدھانے لگے تو اس کا کھانا ملا دھارائے کے بدبو کی وجہ سے بھی مکروہ ہے (۲۶) (۲۷) اگر اس سے
 تمہاری اس تعریف کرنے کی وجہ سے کوئی ناجائز کام کیا زنا وغیرہ تو اس گناہ کے سبب بن جانے کا تم کو بھی کچھ ہو گا۔

میں کیوں پڑے (۲۷) ایک عیب یہ ہے کہ آنے کے وقت اور چلنے کے وقت بلکہ سرد روتی میں چاہے رونا نہ کیوں تھا
گماں ڈستے روتی ہیں کہ کوئی یوں نہ کہے کہ اس کو محبت نہیں (۲۸) ایک عیب یہ ہے کہ اکثر تکیہ میں یا ویسے
ہی سوئی رکھ کر اٹھ جاتی ہیں اور کوئی بخیر ہی میں آٹھتا ہے اس کے چہ جہ جاتی ہے (۲۹) ایک عیب یہ ہے کہ گھر میں
کو گرمی سردی سے نہیں بچاتیں اس سے اکثر بچے بیمار ہو جاتے ہیں پھر تعویذ گنتے کرتی پھرتی ہیں۔ دوا علاج یا
آئینہ کو احتیاط بچر بھی نہیں کرتی۔ (۳۰) ایک عیب یہ ہے کہ بچوں کو بے محوک کھانا کھلا دیتی ہیں یا مہمان کو اصرار
کر کے کھلاتی ہیں۔ پھر بے محوک کھانے کی تکلیف ان کو بھگتی پڑتی ہے۔

بعضی باتیں تجربے اور انتظام کی

۴

(۱) اپنے دو لڑکوں یا دو لڑکیوں کی شادی جہاں تک ہو سکے ایک دم ملت کر دو کیونکہ بہوؤں میں ضرور فرق ہو گا اور اولاد
میں ضرور فرق ہو گا۔ خود لڑکوں اور لڑکیوں کی صورت شکل میں کپڑے کی سجاوٹ میں تو عیسویں جماعت میں
میں ضرور فرق ہو گا اور بھی بہت باتوں میں فرق ہو جاتا ہے اور لوگوں کی عادت ہے ذکر مذکور کرنے کی بجائے ایک
کو گھٹانے اور دوسرے کو بڑھانے کی اس سے ناحق دوسرے کا جی بڑا ہوتا ہے (۲) ہر کسی پر اطمینان مت کر لیا
کر دینی گھر مت چھوڑ جایا کر و غرض جب تک کسی کو ہر طرح کے برتاؤ سے خوب آزانہ لو اس کا اعتبار مت کرتے
خاص کر اکثر شہروں میں بہت سی عورتیں کوئی بچن بنی ہوئی کعبہ کا غلاف لے ہوئے اور کوئی تعویذ گنتے بھساتے
پھرتے کرتی ہوئی کوئی فال دیکھتی ہوئی۔ کوئی تماشا لے ہوئے گھروں میں ہنسی پھرتی ہیں ان کو تو گھوٹیں ہی مت آنے
دو دروازے ہی سے روک دو ایسی عورتوں نے بہت سے گھروں کی صفائی کر دی ہے (۳) کسی صندوقچی یا لکڑی
جس میں روپیہ پیسہ گننا زور رکھا کرتی ہو کھلا چھوڑ کر مت اٹھو۔ نکل لگا کر اپنے ساتھ لیکر اٹھو (۴) جہاں تک ہو سکے
سودا فروش مت منگواؤ جو بہت ناچاری میں منگانا ہی پڑے تو دام پوچھ کر تاراج کے ساتھ لے لو جب دام ہوں
فوراً دے دو (۵) دھوبن کے کپڑے پسینہاری کا ناچ اور پسائی ان سب کا حساب لیتے رہو۔ زبان یا داکھو سو
مت کرو۔ (۶) جہاں تک ہو سکے گھر کا خرچ بہت کفایت اور انتظام سے اٹھاؤ بلکہ جتنا خرچ تم کو لے اس میں
کم کیا کرو (۷) جو عورتیں باہر سے گھر میں آیا کرتی ہیں ان کے سامنے کوئی ایسی بات مت کیا کرو جس کا تم کو دوستی
جگہ معلوم کرنا منظور نہیں کیونکہ ایسی عورتیں گھروں کی باتیں دس گھر جا کر کس کرتی ہیں (۸) آنا چاول بالکل سے
مت پکاؤ اپنے خرچ کا نازہ کر کے دو توں وقت سب چیزیں تول ناپ کر خرچ کر دو اگر کوئی تم کو طعنہ دے کہ پڑا
مت کر دو (۹) جو لڑکیاں باہر نکلتی ہیں ان کو زور بالکل مت پہناؤ اس میں جان و مال دونوں طرح کا اندیشہ ہے۔
(۱۰) اگر کوئی مرد دروازے پر آکر تمہارے شوہر یا باپ بھائی سے اپنی ملاقات یا دوستی یا کسی قسم کی رشتہ داری کا

تعلق ظاہر کرے ہرگز اس کو گھوٹیں مت بلاؤ یعنی بہرہ کر کے بھی اس کی مت بلاؤ اور نہ کوئی قیمتی چیز اس کو نقص
 میں دو غیر آدمی کی طرح کھانا وغیرہ بھیجو زیادہ محبت و اخلاص مت کرو جب تک تمہارے گھر کا کوئی مرد
 اس کو پہچان نہ لے اسی طرح ایسے شخص کی بھیجی ہوئی چیز ہرگز مت بڑو۔ اگر وہ بڑا مانے کچھ غم نہ کرو (۱۱) اسی
 طرح اگر کوئی انجان عورت ڈولی وغیرہ کے ساتھ کہیں سے اگر کہے کہ مجھ کو فلائے گھر سے آپ کے بلانے کو بھیجوا
 ہرگز اس کے کہنے سے ڈولی میں مت سوار ہو۔ غرض انجان آدمیوں کے کہنے سے کوئی کام مت کرو نہ اس کو
 اپنے گھر کی کوئی چیز دو چاہے وہ مرد ہو یا عورت ہو چاہے وہ اپنے نام سے یا دوسرے کے نام سے مانگے
 (۱۲) گھر کے اندر ایسا کوئی درخت مت رہنے دو جس کے پھل سے چوٹ لگنے کا اندیشہ ہو جیسے کیتھ کا درخت۔
 (۱۳) کپڑا سردی میں ذرا زیادہ پہنوا اکثر عورتیں بہت کم کپڑا پہنتی ہیں کہیں دکام ہو جاتا ہے کہیں بخار کھاتا ہے۔
 (۱۴) بچوں کو ماں باپ بلکہ دادا کا بھی نام یاد کروادو اور کبھی کبھی بچہ بھی رہا کر دیکھ اس کو یاد ہے اس میں یہ فائدہ
 ہے کہ اگر خدا نخواستہ کچھ کھو جائے اور کوئی اس سے پوچھے کہ تو کس کا ہے تیرے ماں باپ کون ہیں۔ تو اگر
 بچہ کو نام یاد ہوں گے تو بتلا دے گا پھر کوئی نہ کوئی تمہارے پاس اس کو پہنچا دے گا اور اگر یاد نہ ہو تو پوچھنے
 پر اتنا ہی کہے گا کہ میں اماں کا ہوں آبا کا ہوں یہ خبر نہیں کون ماں کہاں آیا۔ (۱۵) ایک جگہ ایک عورت اپنا بچہ چھوڑ گئیں
 کام کو چلی گئی۔ پیچھے ایک بٹی نے آکر اس قدر لڑا چاکا کہ اسی میں چاں گئی۔ اس سے دو باتیں معلوم ہوئیں ایک
 تو یہ کہ بچے کو کبھی تنہا نہ چھوڑنا چاہئے دوسرے یہ کہ بٹی گئے جانور کا کچھ اعتبار نہیں بعضی عورتیں یو کوئی
 کہتی ہیں کہ بلیوں کو ساتھ سلانی ہیں بھلا اس کا کیا اعتبار۔ اگر بات کو کہیں دھوکہ میں پوچھو۔ دانت مار دے
 یا زرخہ پکڑے تو کیا کرو (۱۶) دوا ہمیشہ پہلے حکیم کو دکھلاؤ اور اس کو خوب صاف کر دو کبھی ایسا ہوتا ہے کہ
 انارٹی ہنساری دوا کچھ کی کچھ دیدیتا ہے بعضی دفعہ اس میں کوئی ایسی چیز ملی ہوتی ہے کہ اس کی تاثیر بھی نہیں
 ہوتی اور جو دوا کسی بوتلی یا ڈبیہ یا پٹری میں بیچ جاتے اس کے اوپر ایک کاغذ کی چٹ لگا کر اس دوا کا نام لکھ دے
 بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ کسی کو اس کی پہچان نہیں رہی اس لئے چاہے کتنی ہی لاگت کی ہوئی مگر بھینگنا
 پڑی اور بعضی دفعہ غلط یاد رہی اور اس کو دوسری بیماری میں غلطی سے برت لیا اور اس نقصان کیسا
 (۱۷) لحاظ کی جگہ سے قرض مت لو اور زیادہ قرض بھی مت دواتو کہ اگر وصول نہ ہو تو وہ تم کو بھاری
 نہ معلوم ہو (۱۸) جو کوئی بڑا یا نیا کام کرو اول کسی سمجھدار دیں دار خیر خواہ آدمی سے صلاح لیو۔ (۱۹)
 اپنا روپیہ بیسہ مال و متاع چھپا کر رکھو ہر کسی سے اس کا ذکر نہ کرو (۲۰) جب کسی کو خط لکھو اپنا پتہ پورا اور
 صاف لکھو اور اگر ایسی جگہ پھر خط لکھو تو یوں نہ سمجھو کہ پہلے خط میں تو پتہ لکھ دیا تھا اب کیا ضرورت ہے
 کیونکہ پہلا خط خدا جانے ہے یا نہیں۔ اگر نہ ہوا تو دوسرے آدمی کو کیسی وقت پڑے گی شاید اس کو زبانی

بھی یاد نہ رہا ہو یا آن بڑھ ہونے کی وجہ سے لکھنے والے کو نہ بتلا سکے (۲۱) اگر ریل کا سفر کرنا چاہیے تو اپنا ٹکٹ بڑی حفاظت سے رکھو یا اپنے مردوں کے پاس رکھو اور گاڑی میں غافل ہو کر مت سوؤ۔ نہ کسی عورت مسافر سے اپنے دل کے عہد کہو نہ اپنے اسباب اور ریل کا اس سے ذکر کرو۔ اور کسی کی دی ہوئی چیز یاں پتہ مٹھائی کھانا وغیرہ کچھ مت کھاؤ اور زیور پہنکر ریل میں مت بیٹھو بلکہ اُٹار کر صندوق وغیرہ میں رکھو جب منزل پر پہنچ کر گھر جاؤ اس وقت جو چاہو پہن لو (۲۲) سفر میں کچھ بھی ضرور پاس رکھو (۲۳) باوے آدمی کو مت پھیرو نہ اس سے بات کرو جب اس کو ہوش نہیں غذا جانے کیا کیا بیٹھے یا کیا اگر گزے سے پھر ناحق ٹکٹو شرمندگی اور رنج ہو (۲۴) اندھیرے میں نہنگا پاؤں کہیں مت رکھو اندھیرے میں کہیں ہاتھ مت ڈالو پہلے چراغ کی روشنی لے لو پھر ہاتھ ڈالو (۲۵) اپنا بھید ہر کسی سے مت کہو بعضے آدمی بوچھول سے بھید کہہ کر پھر منع کر دیتے ہیں کہ کسی سے گہنا مت۔ اس سے ایسے آدمی اور بھی کہا کرتے ہیں (۲۶) ضروری دوائیں ہمیشہ اپنے گھر میں رکھو (۲۷) ہر کام کا پہلے انجام سوچ لیا کرو اس وقت شروع کرو (۲۸) چھینی اور شیشے کے برتن اور سامان بھی بلا ضرورت زیادہ مت خریدو کہ اس میں بڑا رویہ برآمد ہو جاتا ہے (۲۹) اگر عورتیں ریل میں بیٹھیں اور دلچسپی ساتھ کے مرد و سہری جگہ بیٹھے ہوں تو جس اسٹیشن پر اتارنا ضروری ہے پہنچنے کے وقت اس اسٹیشن کا نام سنکر یا تنگے پر لکھا ہوا دیکھ کر اتارنا چاہئے بھٹے شہروں میں دو تین اسٹیشن ہوتے ہیں شاید ان کے ساتھ کامزدور سے اسٹیشن پر آکرے اور یہ یہاں اتار دیں تو دونوں پریشان ہوں گے یا مرد کی لگ لگ گئی اور وہ یہاں نہ آتا اور یہ اتار دیں تب بھی مصیبت ہوگی بلکہ جب اپنے گھر کا مرد آ جاوے تب اتاریں (۳۰) سفر میں کسی بڑی عہد میں یہ چیزیں بھی ساتھ رکھیں ایک کتاب سٹوڈنٹل پنسل کاغذ پتھر سے سے کارڈ وضو کا برتن (۳۱) سفر میں جانے والوں سے حتی الامکان کوئی فرمائش مت کرو کہ فلاں جگہ سے یہ خرید لانا ہماری فلاں چیز فلاں جگہ رکھی ہے تم اپنے ساتھ لیتے آنا یہ اسباب لیتے جاؤ فلاں کو یہ چار سنا یہ خط فلاں کو یہ دیدار ان فرمائشوں سے اکثر دوسرے آدمی کو تکلیف ہوتی ہے اور اگر دوسرا بیٹھ کر سو تو اس کے بھروسے رہنے سے تنہا رہنا نقصان ہوگا خط تو دیکھو میں جہاں چاہو بیکھو اور پیسہ ریل میں منگا سکتی اور بھیج سکتی ہو یا وہ چیز گریباں مل سکتی ہو تو بھیجیے سکتی ہو اپنی تھوڑی سی بچت کے واسطے دوسروں کو یہ نشان کرنا بہتر نہیں بعض کام ہوتا تو ہے ذرا سا اگر اس کے بندوبست میں بہت الجھن ہوتی ہے انداز بہت ہی ناچاری کہ پڑے تو چیز کے منگاسنے میں پہلے دام بھی دیدو۔ اگر ریل میں آوے جاوے تو کچھ زیادہ دام دیدو کہ شاید اسی کے پاس خود اپنا اسباب بھی ہو اور سب ملکر تولنے کے قابل ہو جاوے (۳۲) ریل میں راہ سے کہیں سفر میں انجان آدمی کے ہاتھ کی دی ہوئی چیز بھی نہ کھاوے بعضے شریر آدمی کچھ زہر یا نشہ کھلا کر مال اسباب سے بجاتے ہیں (۳۳) ریل کی جلدی میں اسکی خیاں

دیکھو کہ جس درجہ کا تکلیف تمہارے پاس ہے اس سے بڑھ کر کیا یہ کہ درجہ میں مبتلا ہو جاؤ اس کی سائن
 پہچان یہ ہے کہ اس درجہ کی نگاہی پر عیسائی رنگ بھرا ہوا ہو اسی رنگ کا تکلیف ہو گا مثلاً سب سے کم کہ اسے
 کا ٹیسرے درجہ ہوتا ہے اس کی نگاہی رنگ کی ہوتی ہے تو اس کا تکلیف ہی ڈرورنگ کا ہوتا ہے بس تمہارے
 چیزوں کا رنگ دیکھ کر ظاہر ہو گا۔ اسی طرح سب درجوں کا قاعدہ ہے (۳۴) سیف میں اگر کپڑے میں ہوتی ہیں کھانے
 تو اس کو دانت سے چک کر مت کھینچو بعض دفعہ ٹوٹ کر یا جھل کر تالوں یا زبان میں گھس جاتی ہے (۳۵) ایک نہری
 ناخن تراشنے کو غریب پاس رکھو اگر وقت بے وقت نالین کو دیر ہوگی تو اپنے ناخن تراشنے کا آرام لے گا (۳۶)
 سنی ہوئی دوا کبھی استعمال نہ کر دے جب تک اس کا پورا نسخہ کسی تجربہ کار سمجھدار حکیم کو دکھا کر اجازت نہ لے لی جاوے
 خاص کر آنکھ میں تو کبھی ایسی ویسی دوا ہرگز نہ ڈالنا چاہئے (۳۷) جس کام کا پورا بھروسہ نہ ہو اس میں دوسرے کو
 کبھی بھروسہ نہ دے ورنہ تکلیف اور رنج ہو گا (۳۸) کسی کی مصلحت میں دخل اور مصلحت نہ دے البتہ جس پر
 پورا اختیار ہو یا جو دوسرے دہاں کہ ڈر نہیں (۳۹) کسی کو ٹھہرانے پر یا کھانا کھلانے پر زیادہ اصرار نہ کرے بعض دفعہ
 اس میں دوسرے کو الجھن اور تکلیف ہوتی ہے ایسی محبت سے کیا فائدہ جس کا انجام نفرت اور الزام ہو۔
 (۴۰) اتنا بوجھ مت اٹھاؤ جو مشکل ہو لے تم نے بہت آدمی دیکھے ہیں کہ بڑکین میں بوجھ اٹھالیا اور ایسا کوئی بھگ
 پر گیا جس سے ساری عمر کی تکلیف کھڑی ہو گئی۔ خاص کر بڑکیاں اور عورتیں بہت احتیاط رکھیں ان کے بدن
 کے جوڑ اور رگ پٹے اور بھی کمزور اور نرم ہوتے ہیں (۴۱) سوا یا سوئی یا ایسی کوئی چیز جو زکرت اٹھو شاید
 کوئی بھوئے سے اس پر آ بیٹھے اور وہ اس کے چبے جاوے (۴۲) آدمی کے اوپر سے کوئی چیز وزن کی یا خطوں کی
 مت دو اور کھانا پانی بھی کسی کے اوپر سے مت دو شاید باق سے جھوٹ جاوے (۴۳) کسی بچہ یا شاگرد کو نہرا
 دینا ہو تو کوئی لکڑی یا لٹا کھوند سے مت مار دالو بچا دے اگر کوئی نازک جگہ چوٹ لگ جاوے تو لینے کی
 دینے پر جاؤں اور چہرے اور سر پر بھی مت مارو (۴۴) اگر کہیں مہمان جاؤ اور کھانا کھا چکی ہو تو جاتے ہی گھر
 والوں سے اطلاق کر دو کیونکہ وہ کھانا کے بارے خود پوچھیں گے نہیں چپکے چپکے سب فکر کریں گے خواہ وقت ہو
 یا نہ ہو یا انھوں نے تکلیف جمیل کی کیا نا پکا یا جب سامنے آیا تو تم نے کہہ دیا کہ ہم نے تو کھالیا اس وقت ان کو کتنا افسوس
 ہو گا تو پہلے ہی سے کیوں نہ کہہ دو۔ اسی طرح اگر کوئی دوسرا تمہاری دعوت کو بے یا ٹکو ٹھکرائے تو گھروائے سے اجازت
 لے کر دے اگر ایسی ہی مصلحت ہو جس سے تم کو خود منظور کیا جائے تو گھروائے سے ایسے وقت اطلاق کر دو کہ وہ کھانا پکانے کا

دیکھ پتھر نگوں کا شناخت ہوگی اب پہچان یہ ہے کہ قدر کا اس لکڑی کی طرح (۱۱۱) کی ہوتی ہیں اور اس میں لکڑے وغیرہ
 نہیں ہوتے اور قدر کا اس پتھر کی طرح (۱۱۲) دیکھیں یہ ہوتی ہیں اور اس میں لکڑے
 کے علاوہ کئی کے چٹکے وغیرہ بھی ہوتے ہیں اور قدر کا اس پتھر کی طرح (۱۱۳) دیکھیں یہ ہوتی ہیں اور اس میں لکڑے وغیرہ ہوتے ہیں اور قدر کے لئے مستعمل

سامان نہ کیسے (۵۴) جو جگہ لکھا اور تکلف کی ہو وہاں خرید و فروخت کا معاملہ مناسب نہیں کیونکہ ایسی جگہ بے
صاف ہو سکتی ہے نہ تقاضہ ہو سکتا ہے ایک دل میں کچھ سمجھتا ہے دوسرا کچھ سمجھتا ہے انجام اچھا نہیں (۵۵) پھاؤ وغیرہ سے
حالت مت کریدو (۵۶) پڑھنے والے بچوں کو کوئی چیز داغ کی طاقت کی ہوشہ کھاتی رہو (۵۷) جہاں شک ممکن
ہو رات کو تنہا مکان میں مت رہو خدا جانے کیا اتفاق اور ناچاری کی اور بات ہے بعض آدمی پول ہی مرکز
میں آگے اور کئی کئی روز کے بعد لوگوں کو خبر ہوتی (۵۸) چھوٹے بچوں کو کنوئیں پر دست پڑھنے دو بلکہ اگر کنوئیں کنوئیں
ہو تو اس پر تختہ لاؤ اگر ہر وقت قفل لگائے رکھو اور ان کو لوٹا دے کہ پانی لائے کے واسطے کیسی مت بھیج شاید وہاں جا کر
خود ہی کنوئیں سے ڈول کیچنے لگیں (۵۹) ہر معمول - اینٹ بہت دلوں تک جھڑک رکھی رہتی ہے اکثر اس کے نیچے
بھجود وغیرہ پیدا ہو جاتے ہیں اس کو دفعۃً مت اٹھاؤ خوب دیکھ جہاں کر اٹھاؤ (۶۰) جب سے بھڑکے پڑھنے لگو تو اس کو کسی
کپڑے سے پھر جھالو شاید کوئی جاؤر اس پر چڑھ گیا ہو (۶۱) شیشی بواؤنی کپڑوں کی تھوں میں نیم کی تھی اور کا نور
رکھنا اگر وہ اس سے کیڑا نہیں لگتا - (۶۲) اگر کنوئیں کچھ روپیہ پیسہ دبا کر رکھو تو ایک دو آدمی گھر کے جن کا گھولنا اعتبار ہو
ان کو بھی بتا دو ایک جگہ ایک عورت پانچ سو روپیہ میاں کی کمائی کے دبا کر مٹی جگہ ٹھیک ٹھیک کسی کو معلوم
نہیں تھی سارا گھر کھود ڈالا کہیں پتہ نہ لگایا میاں شریب آدمی تھا خیال کرو کیسا صدمہ ہوا (۶۳) بعض آدمی تھیں
تھاکر کئی ہی ادر ادر ہوا اس ہی کو رکھ دیتے ہیں یہ بڑی غلطی کی بات ہے (۶۴) مٹی کا تیل بہت نقصان کرتا ہے اس کو نہ
جلا دیں اور چراغ میں بتی اپنے ہاتھ سے بنا کر ڈالیں جو نہ بہت باریک ہو نہ بہت موٹی - بعضی ماماں جتنیز
بہت موٹی بتی ڈالتی ہیں مفت میں بدوگنا لگنا تیل برباد ہو جاتا ہے اور چراغ میں بتی اگلتے کیلئے باجی
کے ساتھ ایک گڑی یا لوسہ پتیل کا تار ضرور رکھیں ورنہ انگلی خراب کرنا پڑتی ہے اور چراغ جل کر بنے کے وقت
احتیاط رکھیں اس پر ایسا ہاتھ نہ لاریں کہ چراغ ہی اڑے بلکہ اس کے نیچے چھایا کر اگنا مناسب ہے اور عموماً کسی کو
منہ سے بجھا دیں (۶۵) ہارات کے وقت اگر روپیہ وغیرہ گستاہو بہت آہستہ سے گنو کہ آواز نہ ہو اس کے ہنر مندوں
کو دشمن ہیں (۶۶) جلتا چراغ تنہا مکان میں چھوڑ کر مت جاؤ اسی طرح دیا سلائی سلگتی ہوئی وہی ہی کہیں
مرست پھینک دے سکویا تو بھا کر پھینکو یا پھینک کر ہوتی وغیرہ سے مل ڈالو تاکہ بالکل اس میں چنگاری نہ رہے
(۶۷) بچوں کو دیا سلائی سے یا آگ سے یا آغوازی سے ہرگز کھیلنے مت دو ہمارے پڑوس میں ایک لڑکا دیا سلائی
سے کھیل رہا تھا کہ تیس آگ لگ گئی تمام سینہ جل گیا - ایک جگہ آغوازی سے ایک لڑکے کا ہاتھ آگ لگا گیا - (۶۸) پاخانہ
وغیرہ میں چراغ نے جاؤ تو بہت احتیاط رکھو کہ کہیں کپڑوں میں نہ لگ جاوے بہت آدمی اس طرح جل چکے
ہیں - جا کر مٹی کا تیل تو اور بھی غصہ ہے -

۱۲ یہ بھی احتیاط رکھنی چاہئے کہ چراغ کا دھواں دماغ میں نہ پہنچے اس سے دماغ میں شکی پیدا ہوتی ہے -

۵

بچوں کی احتیاط کا بیان

۵۵ یعنی جنگ سے

(۱) ہر روز بچے کا ہاتھ منہ گلا کان چھتے وغیرہ گیلے کپڑے سے خوب صاف کر دیا کریں میل جمنے سے کثرت
 عمل کرنا غم نہ چھوڑیں (۲) جب پیشاب یا پاخانہ کرے فوراً پانی سے طہارت کر دیا کریں حالی صحت طہرے سے پونچھنے پر پس
 نہ کیا کریں اس سے بچکے کے بدن میں خارش اور سوزش پیدا ہو جاتی ہے اگر موسم سرد ہو تو پانی نیم گرم کریں (۳) بچے کو
 الگ سلاویں اور حفاظت کے واسطے دونوں طرف کی پٹیوں سے دو چار بانیاں ملا کر بچہ اسی یا اس کی دونوں کروٹ پر
 دو تکیہ رکھیں تاکہ گر نہ پڑے پاس سلاتے میں یہ ڈر ہے کہ شاید سوتے میں کہیں کروٹ کے تلے دب جاوے ہاتھ
 پاؤں نازک تو ہوتے ہی ہیں اگر ہمدردی نہ ہو جائے تو بچہ نہیں ایک جگہ سی طرح ایک بچہ رات کو دب گیا صبح کو
 مرا ہوا ملا (۴) جھوٹے کی زیادہ عادت بچے کو نہ ڈالیں کیونکہ جھوٹا ہر جگہ نہیں ملتا اور بہت گودیوں بھی اور رکھیں۔
 اس سے بچہ کمزور ہو جاتا ہے (۵) چھوٹے بچے کو عادت ڈالیں کہ سب کے پاس آجا یا کرے ایک آدمی کے پاس زیادہ
 مل جائے سے اگر وہ آدمی مر جاوے یا لو گری سے چھڑا دیا جاوے تو بچہ کی مصیبت ہو جاتی ہے (۶) اگر بچہ کو
 آنا کا دودھ پلانا ہو تو ایسی انا تجویز کرنا چاہئے جس کا دودھ اچھا ہو اور جوان ہو اور دودھ اس کا تازہ ہو یعنی اس
 کا بچہ سنا پھیلنے سے زیادہ کا نہ ہو اور وہ خصلت کی لہجی ہو اور دیندار ہو احمق بے شرم بدچلن کنجوس۔
 لالچی نہ ہو اور جب بچہ کھانا کھانے لگے آنا اور کھلائی پر بچے کا کھانا نہ چھوڑیں بلکہ خود اپنے یا اپنے کسی سلیقہ دار
 معتبر آدمی کے سامنے کھانا کھلایا کریں تاکہ بے اندانہ کھا کر پیار نہ ہو جاوے اور بیماری میں دوا بھی اپنے سامنے نہ رکھیں
 اپنے سامنے پلاویں (۷) جب کچھ سمجھدار ہو جاوے تو اس کو اپنے ہاتھ سے کھانے کی عادت ڈالیں اور کھانے
 سے پہلے ہاتھ دھلا دیا کریں اور داہنے ہاتھ سے کھانا سکھلاویں اور اس کو کم کھانے کی عادت ڈالیں تاکہ بیماری
 اور حرص سے بچا رہے (۸) ماں باپ خود بھی خیال رکھیں اور جو مرد یا عورت بچے پر مقرر ہو وہ بھی خیال رکھے کہ بچہ
 ہر وقت صاف شہار ہے جب ہاتھ منہ میلا ہو جاوے فوراً دھلاوے (۹) اگر ممکن ہو تو ہر وقت کوئی بچے کے ساتھ
 رہے کھیل کود کے وقت اس کا دھیان رکھے بہت دوڑنے کودنے نہ دے بلند مکان پر نہ جا کر نہ کھلاوے پہلے
 مانسوں کے بچوں کے ساتھ کھلاوے کینوں کے بچوں کے ساتھ نہ کھیلنے دے۔ زیادہ بچوں میں نہ کھیلنے دے۔
 گلیوں سڑکوں میں نہ کھیلنے دے۔ بانا وغیرہ میں اس کو لٹے نہ پھرے۔ اس کی ہر بات کو دیکھ کر ہر موقع کے
 مناسب اس کو آداب قاعدے سکھاوے بے جا باتوں سے اس کو روکے (۱۰) کھلائی کو تاکید کر دیں کہ اس کو غیر
 جگہ نہ کھلاوے اگر کوئی اس کو کھانے پینے کی چیز دے تو گھر لاکر ماں باپ کے روبرو رکھ دے آپ ہی آپ کھلاوے
 (۱۱) بچہ کو عادت ڈالیں کہ بچر اپنے بزرگوں کے اور کسی سے کوئی چیز نہ مانگے اور نہ بغیر اجازت کے کسی کی دی ہوئی چیز

(۱۳) بچے کا بہت لاف پیار نہ کرے ورنہ ابتر ہو جاوے گا (۱۴) بچے کو بہت تنگ کہے نہ پہنائیں۔ اور بہت گوتا کناری بھی نہ لگائیں۔ البتہ عید بقرعید میں مضائقہ نہیں (۱۵) بچے کو سبب مسواک کی عادت ڈالیں (۱۶) اس کتاب کے ساتویں حصہ میں جو آداب اور قاعدے کھانے پینے کے، بولنے چلنے کے، اٹھنے بیٹھنے کے لکھے گئے ہیں ان سب کی عادت بچے کو ڈالیں اس بھروسہ نہ رہیں کہ بڑا ہو کر آپ سیکہ جائیگا یا اسکو اس وقت پڑھاؤں گے یاد رکھو آپ سے کوئی نہیں سیکھا کرتا اور پڑھنے سے جان تو جاتا ہے مگر عادت نہیں پڑتی اور جب تک نیک باتوں کی عادت نہ ہوتی ہی کوئی لکھا پڑھا ہو ہمیشہ اس سے بے تمیزی تالافتی اور دل دکھانگی باتیں ظاہر ہوتی ہیں اور اور کچھ جو تھے جھٹے کے م۔ اور نویں حصے کے م۔ پڑھوں کے متعلق لکھا گیا ہے وہاں دیکھ کر ان باتوں کا بھی خیال رکھے (۱۷) پڑھنے میں بچے پر بہت محنت نہ ڈالے شروع میں ایک گھنٹہ پڑھنے کا مقرر کرے پھر دو گھنٹہ پھر تین گھنٹہ اسی طرح اس کی طاقت اور سہارے کے موافق اس سے محنت لیتا رہو ایسا نہ کرے کہ سالادن پڑھاتا رہے ایک تو تھکن کی وجہ سے بچہ جی چرانے لگے گا پھر زیادہ محنت سے دل اور دماغ خراب ہو کر ذہن اور حافظہ میں فتور آجاوے گا اور بیماریوں کی طرح سست رہنے لگے گا پھر پڑھنے میں جی نہ لگاوے گا (۱۸) سوائے معمولی چھٹیوں کے بدون سخت ضرورت کے بار بار چھٹی نہ دلوایں کہ اس سے طبیعت اچاٹ ہو جاتی ہے (۱۹) جہاں تک میسر ہو جو علم جو فن سکھادیں ایسے آدمی سکھلا کر جو اس میں پورا عالم اور کامل ہو بعض آدمی ششما علم کھکر اس سے تعلیم دلاتے ہیں شروع ہی سے طریقہ بگڑ جاتا ہے پھر دینی مشکل ہو جاتی ہے (۲۰) آسان سبق ہمیشہ تیسرے پیر کے وقت مقرر کریں اور مشکل سبق صبح کو کیونکہ آخر وقت میں طبیعت تھکی ہوئی ہوتی ہے مشکل سبق سے گھبراوے گی (۲۱) بچوں کو خصوصاً لڑکی کو پکانا اور سینا ضرور سکھاؤ (۲۲) شادی میں دو لہا دہن کی عمر میں زیادہ فرق ہونا بہت سی خرابیوں کا باعث ہے (۲۳) اور بہت کم عمری میں شادی نہ کریں اس میں بھی بڑے نقصان ہیں (۲۴) لڑکوں کو تعلیم کرو کہ سب کے سامنے خاص کر لڑکیوں یا عورتوں کے سامنے ڈھیلے سے استخوانہ شکلا لیا کریں

بعضی باتیں نیکیوں کی اور نصیحتوں کی

(۶)

۱۱ پرائی باتوں کا کسی کو طعنہ دینا بڑی بات ہے عورتوں کی ایسی بڑی عادت ہے کہ جن رنجوں کی صفائی اور صفائی بھی ہو چکی ہے جب کوئی نئی بات ہوگی پھر ان رنجوں کے ذکر کو بے بیٹھیں کی یہ گناہ بھی ہے اور اس سے دلوں میں دوبارہ رنج و غبار بھی پڑھ جاتا ہے (۲) اپنی سسرال کی شکایت ہرگز بیکے میں جا کر مت کرو بعضی وقت گناہ بھی ہے اور بے صبری کی بھی بات ہے اور اکثر اس سے دونوں طرف رنج بھی بڑھ جاتا ہے اس طرح مسلسل

میں جا کر سیکے کی تعریف یا وہاں کی بڑائی مت کرو اس میں بھی بعض دفعہ غرور و تکبر کا گناہ ہو جاتا ہے اور سسلاں والے سمجھتے ہیں کہ ہم کو ہر چیز پر قدرت ہے اس سے وہ بھی یہ قدری کہنے لگتے ہیں (۳) زیادہ کہو اس کی عادت مت ڈالو ورنہ بہت سی بالائی میں کوئی نہ کوئی بات نامناسب ضرور نکل جاتی ہے جسکا انجام دنیا میں رنج اور عقیقی میں گناہ ہوتا ہے (۴) بچہاں تک ہو سکے اپنا کام کسی سے مت لو خود اپنے ہاتھ سے کر لیا کرو بلکہ دوسروں کا بھی کام کر دیا کرو اس سے نہ تو جواب بھی ہوگا اور اس سے ہر نوعی مزہ ہو جائو گی وہ ایسی عورتوں کو کبھی منہ مت لگاؤ ورنہ کان دے کر ان کی بات سنو جو دھڑا دھڑا کر کی باتیں گھڑیں اگر سناویں ایسی باتیں سننے سے گناہ بھی ہوتا ہے اور کبھی فساد بھی ہو جاتا ہے (۶) اگر اپنی سلسلہ نشہ دیورانی جھٹانی یا دور و نزدیک کے رشتہ دار کی کوئی شکایت سنو تو اس کو دل میں مت رکھو بہتر تو یہ ہے کہ اس کو جھوٹ سمجھا کر دل سے نکال ڈالو اگر اتنی اہمیت نہ ہو تو جس نے تم سے کہہا ہے اس کا سامنا کر اگر منہ در منہ اسکو صاف کر لو اس سے فساد نہیں بڑھتا۔ لو کہروں پر ہر وقت ستمی اور تنگی مت کیا کرو اور اپنے بچوں کی دیکھ بھال رکھو تاکہ وہ ماما نوکروں کو یا ان کے بچوں کو نہ ستائے پاویں کیونکہ یہ لوگ لحاظ کے مارے زبان سے تو کچھ نہ کہیں گے لیکن دل میں ضرور کو سیں گے پھر اگر نہ بھی کو سا جب بھی ظلم کا دہال اور گناہ تو ضرور ہوگا (۷) اپنا وقت فضول باتوں میں مت بھو یا کرو اور بہت سا وقت اس کام کے لئے بھی رکھو کہ اس میں لڑکیوں کو قرآن اور دین کی کتابیں پڑھایا کرو اگر زیادہ نہ ہو تو قرآن کے بعد یہ کتاب بہشتی زیور شروع سے ختم تک تو ضرور پڑھا دیا کرو۔ لڑکیاں چاہے اپنی ہوں یا پرانی ہوں ان سب کیلئے اس کا بھی خیال رکھو کہ ان کو ضروری ہنر بھی آجاوے لیکن قرآن کے ختم ہونے تک ان سے دوسرا کام مت لو اور جب قرآن پڑھ لیں اور صاف بھی کر لیں پھر صبح کی وقت پڑھاؤ پھر جب چنی لیکر کھانا کھا چکیں ان کو لکھو اور پھر دن رہے سے ان کو کھانا پکانے کا اور سینے پر دے کا کام سکھاؤ (۸) جو لڑکیاں تم سے بڑھنے آویں ان سے اپنے گھر کے کام مت لو نہ ان سے اپنے بچوں کو اٹھ کر او بلکہ ان کو بھی اپنی اولاد کی طرح رکھو ورنہ نام کر واسے کبھی کوئی فکر کوئی بوجھ اپنے اوپر مت ڈالو گناہ کا گناہ مہیبت کی مصیبت (۹) کہیں سے جانے کی وقت اسکی پابند مت بنو کہ خواہ مخواہ جو ملا ضروری بدلا جاوے زیور بھی سارا لاد جاوے کیونکہ اس میں ہی نیت ہوتی ہے کہ دیکھنے والے کو برا سمجھیں سو ایسی نیت خود گناہ ہے اور چلنے میں اسکے سبب دیر بھی ہوتی ہے جس کی طرح طرح کے حرج ہو جاتے ہیں مزاج میں عاجزی اور ملوکی رکھو کبھی جو کچھ پہنے پیٹھے ہو یہی پہن کر چلی جایا کرو کبھی اگر کپڑے زیادہ میلے ہوئے یا ایسا ہی کوئی موقع ہو یا مختصر طور پر جتنا آسانی سے اور جلدی سے ہو مکا بدل بدلا لیا بس چھی ہوئی راا کسی سی بدل لینے کے وقت اس کے خاندان کو یا سرے ہونوں کے عیب مت نکالو اس میں گناہ بھی ہو جاتا ہے اور خواہ مخواہ دوسروں کو منہ بھرتا ہے (۱۲) اور سسلاں کی چیز جب برت چکو یا جب برتن خالی ہو جاوے فوراً واپس کر دو۔ اگر کوئی اتفاق سے اس وقت ایچاٹے مٹانے لے تو اسکو اپنے برتنے کی چیزوں میں ملا جلا کر مت رکھو بالکل علیحدہ اٹھا کر رکھو تاکہ وہ چیز ضائع نہ ہو جیسے بھی بلا جازت کسی کی چیز نہ لگنا ہے۔

رکھو کہ جب ذرا بھی گنجائش ہو فوراً جتنا ہو سکا قرض اتار دیا (۳۲) اگر کبھی کسی تاچاری میں کہیں رات بے رات بیدل چلنے کا موقع ہو تو چمڑے کڑے وغیرہ پاؤں میں سے نکال کر ہاتھ میں لیلو راستہ میں بجاتی ہوئی مت چلو (۳۳) اگر کوئی بالکل تنہا کوٹھڑی وغیرہ میں ہو اور کوڑا وغیرہ بند ہوں دفعۃً کھو لکر اندر مت چلی جاؤ خدا جانے وہ آدمی تنگ ہو کھلا ہو یا سوتا ہو اور ناحق بے آرا ہو بلکہ آہستہ آہستہ پہلے پکارو اور اندر آنے کی اجازت لو اگر وہ اجازت دے تو اندر جاؤ نہیں تو خاموش ہو جاؤ۔ پھر دوسرے وقت ہی۔ البتہ اگر کوئی بہت ہی ضرورت کی بات ہو تو پکار کر جب تک وہ بول نہ پڑے تب تک اندر پھر بھی مت جاؤ (۳۴) جس آدمی کو پہچانتی نہ ہو اس کے سامنے کسی شہر یا قوم کی برائی مت کرو شاید وہ آدمی اسی شہر یا اسی قوم کا ہو پھر تم کو شرمندہ ہونا پڑے (۳۵) اسی طرح جس کام کا کرنے والا تم کو معلوم نہ ہو یوں مت کہو یہ کس بے وقوف نے کیا ہے یا ایسی ہی کوئی بات مت کہو شاید کسی ایسے شخص نے کیا ہو جس کا تم لحاظ کرتی ہو پھر معلوم ہوئے پیچھے شرمندہ ہونا پڑے (۳۶) اگر تنہا یا بچہ کسی کا قصور خطا کرے تو تم بھی اپنے بچہ کی طرف ذرا سی مت کرو خاص کر بچے کے سامنے ایسا کرنا بچے کی عادت خراب کرنا ہے (۳۷) لڑکیوں کی شادی میں زیادہ یہ بات دیکھو کہ داماد کے خراج میں خدا کا خوف اور دینداری ہو ایسا شخص اپنی بی بی کو جینے آرام سے رکھتا ہے اگر مال و دولت بہت کچھ ہو اور دین نہ ہو تو وہ شخص اپنی بی بی کا حق ہی نہ پہچانے گا اور اس کے ساتھ وفاداری نہ کریگا بلکہ روپیہ پیسہ ہی نہ دیگا اگر دیا بھی تو اس سے زیادہ جلاوے گا (۳۸) بعض عورتوں کی عادت ہے کہ پردے میں سے کسی کو بلانا ہو تو خبر کرنے کیلئے آڑ میں کھڑی ہو کر ڈھیلا پھینکتی ہیں بعض دفعہ وہ کسی کے لگ جاتا ہے ایسا کام کرنا نہ چاہئے جس میں کسی کو تکلیف پہنچنے کا شبہ ہو بلکہ اپنی جگہ بیٹھی ہوئی اینٹ وغیرہ کھٹ کھٹا دینا چاہئے (۳۹) اپنے کپڑوں پر سوئی ڈورے سے کوئی نشان پھول وغیرہ بنا دیا کرو کہ دھو بی کے گھر کپڑے بدلے نہ جاویں ورنہ کبھی غلطی سے تم دوسرے کے اور دوسرا تمہارے کپڑے برت کر خواہ مخواہ گنہگار ہو گا اور دنیا کا بھی نقصان ہے (۴۰) غرب میں دستور ہے کہ جو کسی بزرگ آدمی سے کوئی چیز تبرک کے طور پر لینا چاہتے ہیں تو وہ چیز اپنے پاس سے ان بزرگ کے پاس لا کر کہتے ہیں کہ آپ اس کو ایک دور و ز استعمال کر کے ہم کو دیدیجئے۔ اس میں ان بزرگ کو تردد نہیں کرنا پڑتا ورنہ اگر نہیں آدمی کسی بزرگ سے ایک ایک کپڑا مانگیں تو ان کی گھڑی میں تو ایک پیچھا بھی نہ رہے ہمارے ہندوستان میں بیدھڑک مانگ بیٹھتے ہیں بعض دفعہ ان کو سوچ ہو جاتا ہے۔ اگر ہم لوگ بھی عرب کا دستور برتیں تو بہت مناسب ہے (۴۱) اگر کوئی شخص اپنی طرف سے کوئی بات کہے تو اگر اس کے خلاف مناسب جواب دینا ہو تو اپنی طرف سے جواب دو کسی اور کو نام سے مت کہو کہ تم

یوں کہتے ہو اور فلاں شخص اس کے خلاف کہتا ہے کیونکہ اگر اس دوسرے شخص کو اس نے کچھ کہہ دیا تو وہ سنگر خمیدہ ہو گا (۲) محض اکل اور گمان سے بدون تحقیق کہے ہوئے کسی پر الزام مت لگاؤ اس سے بہت دل دکھتا ہے۔

تھوڑا سا بیان ہاتھ کے ہنر اور پیشے کا

بعضی لاواٹ غریب عورتیں جن کے کھانے کپڑے کا کوئی سہارا نہیں ایسی پریشانی اور مصیبت میں مبتلا ہیں کہ خدا کی پناہ اس کا علاج دو باتوں سے ہو سکتا ہے یا تو نکاح کر لیں یا اپنے ہاتھ کے ہنر سے چار پیسے حاصل کر لیں۔ مگر ہندوستان کے جاہل نکاح کو اور ہنر کو دونوں کو عیب سمجھتے ہیں اور یہ کسی کو توفیق نہیں ہوتی کہ ایسے غریبوں کے خراج کی خبر رکھے۔ پھر بتلاؤ ان بیچاروں کا کیونکر گذر ہو (بی بیو!) دوسروں پر کچھ زور چلتا نہیں مگر اپنے دل پر اور ہاتھ اور پاؤں پر تو خدا نے تعالیٰ نے اختیار دیا ہے دل کو سمجھاؤ اور کسی کے بُرا بھلا کہنے کا خیال نہ کرو۔ اگر کسی کی عمر نکاح کے قابل ہے تو نکاح کر لے اور اگر اس قابل نہ ہو یا یہ کہ اس کو عیب تو نہیں سمجھتی مگر ویسے ہی دل نہیں چاہتا یا بکھڑے گھبراتے ہیں تو اس صورت میں اپنا گذر کسی پاک ہنر کے ذریعے سے کرو اگر کوئی حقیر سمجھے یا ہنسے ہرگز پر واہ مت کرو۔ دوسرے نکاح کا بیان تو چھٹے حصے میں پہلے آچکا ہے۔ اور ہنر اور پیشے کا بیان اب کیا جاتا ہے (بی بیو!) اگر اس میں کوئی بات بیغیرتی کی ہوتی تو پیغمبران کاموں کو کیوں کرتے ان سے زیادہ کس کی عزت ہے۔ حدیث میں ہے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بکریاں چرائی ہیں اور فرمایا ہے کہ کوئی پیغمبر ایسے نہیں گذرے جنہوں نے بکریاں نہ چرائی ہوں اور یہی فرمایا ہے کہ سب سے اچھی کمائی اپنے ہاتھ کی ہے اور حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کے ہنر سے کھاتے تھے یہ ساری باتیں ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہیں اور پیغمبروں کے بعض ایسے کاموں کا بیان قرآن شریف میں ہے اور بعض کام ایسی کتابوں میں لکھے ہیں جن میں پیغمبروں کا حال ہے ان سب میں سے تھوڑوں کا نام لکھا جاتا ہے۔

بعض پیغمبروں اور بزرگوں کے ہاتھ کے ہنر کا بیان

حضرت آدم علیہ السلام نے کھیتی کی ہے اور آٹا پیسا ہے اور روٹی پکائی ہے حضرت ادریس علیہ السلام نے لکھنے اور درزی کا کام کیا ہے حضرت نوح علیہ السلام نے لکڑی تراش کر نشتی بنائی ہے جو کہ برہمنی کا کام ہے حضرت ہود علیہ السلام تجارت کرتے تھے۔ حضرت صالح علیہ السلام بھی تجارت کرتے تھے

حضرت ذوالقرنین جو بہت بڑے بادشاہ تھے اور بعضوں نے انکو پیغمبر بھی کہا ہے وہ زنبیل بنتے تھے جیسے یہاں ڈلیا یا ٹوکری ہوتی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کھیتی کی ہے اور تعمیر کا کام کیا ہے خانہ کعبہ بنا یا تھا۔ حضرت لوط علیہ السلام کھیتی کرتے تھے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام تیر بنا کر نشانہ لگانے تھے حضرت اسحق علیہ السلام۔ حضرت یعقوب علیہ السلام اور انکو سب فرزند بکریاں چراتے تھے اور ان کے بال بچوں کو فروخت کرتے تھے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے غلہ کی تجارت کی ہے جب قحط پڑا تھا حضرت ایوب علیہ السلام کے یہاں اونٹ اور بکریوں کے بچے بڑھتے تھے اور کھیتی ہوتی تھی۔ حضرت شعیب علیہ السلام کے یہاں بکریاں چرائی جاتی تھیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کئی سال بکریاں چرائی ہیں اور ان کے نکاح کا یہی مہر تھا۔ حضرت ہارون علیہ السلام نے تجارت کی ہے۔ حضرت الیسع علیہ السلام کھیتی کرتے تھے۔ حضرت داؤد علیہ السلام زرہ بنتے تھے جو کہ لوہار کا کام ہے۔ حضرت لقمان علیہ السلام بڑے حکمت والے عالم ہوئے ہیں اور بعضوں نے ان کو پیغمبر بھی کہا ہے انہوں نے بکریاں چرائی ہیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام زنبیل بنتے تھے اور حضرت زکریا علیہ السلام بڑھی کا کام کرتے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک دوکاندار کے یہاں کپڑے رنگے تھے۔ ہمارے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بلکہ سب پیغمبروں کا بکریاں چرانا بھی بیان ہو چکا ہے۔ اگرچہ ان پیغمبروں کا گذران چیزوں پر نہ تھا مگر یہ کام کئے تو ہیں ان سے عار تو نہیں کی اور بڑے بڑے ولی اور بڑے عالم جن کی کتابوں کا مسئلہ سند ہے ان میں سے کسی نے کپڑا بنانا کسی نے چمڑے کا کام کیا ہے کسی نے جوتی سینے کا کام کیا ہے کسی نے مٹھائی بنائی ہے۔ پھر ایسا کون ہے جو ان سب سے زیادہ تو بہ عزت دار ہے۔

بعض آسان طریقے گذر کر رکھو

۹

صابون بنانا۔ گوٹہ بننا۔ چکن کا ڈھنا جالی بنانا۔ کمر بند بننا۔ سوت کے بوتام یعنی بٹن بنانا۔ جرابیں یعنی موزی سوتی یا ادنیٰ بنا نا۔ گلوبند بنانا۔ ٹوپیاں یا صدری یا کرتیاں اور کرتی سی کی کچیاں و شنائی بنانا کپڑے رنگنا۔ زرد دوزی یعنی کار چوٹی کا کام۔ سوزن کا کام بنانا توپی پر جیسے میرٹھ میں کتی ہیں سینا اور اگر سینے کی مشین منگالی جائے تو اور بھی جلدی کام ہو اور بہت فائدہ رہے۔ مرغی کے انڈے بچے بیچنا۔ رطل چوکی۔ صندوق وغیرہ رنگنا۔ لڑکیاں پڑھانا۔ کپاس لیکر چرخ سے بنولے نکال کر روئی اور بنولے الگ الگ بیچنا۔ چرخ سے سوت کا تنا یا اس کی نواڑ یا کپڑے بنو کر بیچنا۔ دھان خرید کر اور کوٹ کر چاول نکال کر بیچنا۔ کتابوں کی جلد باندھنا۔ چٹنی اچار بنانا۔ چار پائی بننا۔ اور اس میں پھول ڈالنا۔ بان یعنی رسی بننا۔ نواڑ بننا۔ چورن وغیرہ کی گولیاں یا نمک سیمانی بنا کر بیچنا۔ کھجور کی چٹائیاں یا پنکھے بنا کر بیچنا۔ شربت انار۔ شربت عناب وغیرہ یا سرکہ

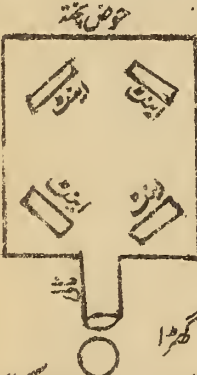
اب اس طرح بکریاں چرانا ہر ذرا دیا جاسکتا ہے یا نہیں یہ مسئلہ تفصیل طلب ہے ضرورت کے وقت علامہ سے دریافت کر لیا جائے اس

بنا کر بیچنا۔ گوٹے کی تجارت کرنا۔ برتنوں پر قلعی اور سی جوش کرنا۔ کپڑے چھاپنا جیسے عمامہ۔ جانا زرو مال۔ چادر فرد۔ رضائی وغیرہ۔ فصل میں سرسوں وغیرہ لے کر بھر لینا اور فصل کے بعد جب مہنگی ہو بیچنا۔ سرمہ باریک پیس کر یا اس میں کوئی قاندہ کی دوا ملا کر اس کی پڑیاں بنا کر بیچنا۔ پینے کا تمباکو بنا کر بیچنا۔ بسکٹ اور نان یا بنا کر بیچنا۔ سوت کی ڈوریاں بٹنا۔ رنگ یا مونگے کا کشتہ بنا کر بیچنا۔ اور ایسے ہی بلکے اور چلتے کام بہت ہیں جس کا موقع ہوا کر لیا بعض کام تو ایسے ہیں کہ بے دیکھے سمجھیں نہیں آسکتے ان کو تو کسی سے سیکھیں اور بعض کام ایسے ہیں کہ سمجھار آدمی کتاب میں پڑھ کر بنا سکتا ہے ایسے کاموں کی ترکیب لکھی جاتی ہے اور ان میں بہت سی باتیں گھر کے روزانہ برتاؤ میں بھی کام آتی ہیں اور نو میں حصے میں چورن اور سلیمانی نمک اور رنگ اور مونگے کے کشتے کی ترکیب لکھ دی ہے۔

صابون بنانے کی ترکیب

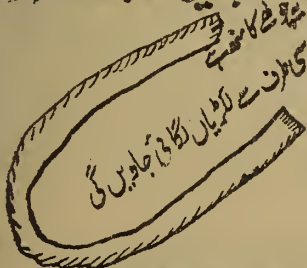
(۱)

سبھی ایک من۔ چون ایک من۔ تیل ریٹھ سی کا یا گلو کا نو سیر۔ چربی سترہ سیر۔ اول سچی کو ایک صاف جگہ پر رکھیں مثلاً چوترہ پختہ ہو یا زمین پختہ ہو۔ غرض اس سے یہ ہے کہ اس میں مٹی نہ مل جاوے اور جو ڈھیلے سچی کر ہوں ان کو پتھر وغیرہ سے توڑ ڈالیں پھر اس کے اوپر چوٹے کو ڈالیں اگر ڈھیلے ہوں تو تھوڑا پانی اس پر چھڑکیں تاکہ وہ سب گل کر باریک قابل ملنے کے ہو جاویں اور دونوں کو خوب ملا دیں تاکہ چونہ سچی بالکل مل جاوے پھر ایک حوض پختہ اس طرح کا تیار کیا جاوے اور اس طرح سے اس کے اندر چار اینٹیں چاروں طرف کوٹوں پر رکھ دی جاویں اور ان اینٹوں پر ایک لوہے کی جالی جو مثل چھلنی کے ہو رکھ دی جاوے مگر چھید بڑے بڑی ہوں اور جالی کے اوپر ٹاٹ بچھایا جاوے یہ ٹاٹ اتنا بڑا ہو کہ اس حوض کی دیواروں سے باہر بھی تھوڑا تھوڑا اٹکار ہے اور اس ٹاٹ اور جالی سے غرض یہ ہے کہ جب اس کے اوپر وہ چونہ اور سچی جو ملا ہوا رکھا ہے ڈال دیا جاوے گا تو ٹاٹ اور جالی کے چھیدوں سے عرق نیچے ٹپکے گا اور جالی کو اونچے رہنے کیلئے اینٹ رکھی گئی ہو اور اگر جالی میتھ نہ ہو تو بانس کا ٹر بندھوا کر الگڑی بچھا کر اس کے اوپر ٹاٹ ڈال کر کیلیوں اور اس تل کے منہ کے نیچے ایک گھڑا رکھ دیں اور اس حوض میں اوپر تک پانی بھر دیں اور ہلاتیں نہیں۔ اور اس حوض کا عرق ٹپک ٹپک کر تل کے ذریعے سے اس گھڑے میں آجاوے گا جب گھڑا بھر جاوے ہٹا لیویں اور دوسرا گھڑا رکھ دیویں اور بتایا بی کہ ہوتا جاوے اور پانی ڈالتے جاویں البتہ جب ختم کا وقت آوے یعنی قریب ختم کے تب ہلا دیویں اور اول پانی کو علیحدہ کر لیویں اور اول کی بیجان یہ جو کہ جب تک سرخ رنگ کا پانی آوے



جب کہ گرائی کی عادت کرے اور دل میں نہ چاہے کہ چھوڑے اور اس سے ۱۲ حصہ دہم کا خطہ ہے۔

اول ہے اور جب اس سے کم سرخی دار آوے تو وہ دوسرا ہے اور جب بہت کم رنگ معلوم ہو یعنی سفیدی
مائل پانی آنے لگے تو وہ تیسرا ہے اور اسی طرح تینوں درجوں کے پانی کو علیحدہ کیا جاوے لیکن اس کی
چند اضرورت بھی نہیں ہے اگر علیحدہ علیحدہ نہ بھی کیا جاوے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے صرف ایک چھوٹا گھڑا
اخیر پانی یعنی تیسرے درجہ کا علیحدہ کر لینا کافی ہے اور اگر تھوڑا سا بون بنا تا ہو تو حوض کی ضرورت نہیں بلکہ
جس طرح غور میں چار پانی وغیرہ میں کپڑا باندھ کر سم کی رہنی ٹپکاتی ہیں اسی طرح ٹپکالیں۔ جب سب ٹپک
چکے تو اول کڑھاؤ میں ایک لوٹا پانی سادہ استعمالی چھوڑ دیا جاوے بعد ازاں چرنی اور تیل چھوڑ دیں جب
جوش کر آوے تو وہی اخیر کا عرق جو ایک چھوٹے گھڑے میں علیحدہ کر لیا ہے لے کر اس میں تھوڑا تھوڑا چھوڑیں
یعنی تھوڑا سا پانی پہلے چھوڑا جب گاڑھا ہونے لگے تب پھر تھوڑا سا اور ڈال دیا اسی طرح جب سب گھڑے کا پانی
ختم ہو جاوے تو پھر اور دوسرا گھڑوں کا پانی جو علیحدہ رکھا ہے تھوڑا تھوڑا بدستور ڈالیں اور پکاویں۔ اور
تھوڑے کا مطلب ایک بدھنا پانی ہے اسی طرح کل پانی ڈال دیں اس کے بعد خوب پکاویں جب قوام پر
آجاوے یعنی خوب سخت گاڑھا ہو جاوے اس وقت تھوڑا سا کفگیر سے نکال کر ٹھنڈا کر کے ہاتھ سے گولی
بناویں اور دیکھیں ہاتھ میں تو نہیں لگتا۔ اگر ہاتھ میں چپکتا ہو تو اور پکاویں پھر دیکھیں کہ ہاتھ میں تو نہیں
چپکتا جب نہ چپکے اور گولی بناتے بناتے فوراً سخت ہو جاوے جیسا کہ صابون تیار ہوتا ہے تو بس تیار ہو گیا
اس قوام کے تیار ہو جانے پر آگ کا تاؤ کم کر دیں بلکہ سب لکڑیاں اور آگ اس کے نیچے سے نکال لیوں
کچھ وقفے کے بعد اس کو ایک حوض میں جمادیں اور اس حوض کی ترکیب یہ ہے کہ یا تو اینٹوں کو کھڑا کر کے
حوض کی طرح بنا لیوں یا چار تختوں کو کھڑا کر دیوں اور اس طرح اور اس کے باہر چاروں طرف اینٹ
وغیرہ کی آڑ لگا دیوں تاکہ تختے نہ گریں اور حوض کے اندر ایک کپڑا موٹا پیرا تار دی لیکن
اس میں سوراخ نہ ہو یا گڈڑی وغیرہ ہو بچا دیں یہاں تک کہ چاروں طرف جو تختے کی دیوار
ہے ان پر بھی بچا دیا جائے بعد اسکے اس کھڑاؤ سے تھوڑا سا ڈبو نکال کر حوض
میں ڈالیں اور کفگیر سے چلاتے جاویں تاکہ جلد خشک ہو جائے پھر اسکے اوپر تھوڑا اور نکال کر ڈالیں اور چلائیں جب وہ بھی
خشک ہو جائے تو اور ڈالیں غرض کہ سب کڑھاؤ سے نکال کر حوض میں اسی طرح ڈال کر جمادیں اور بعد ٹھنڈا ہونے
کے تختے علیحدہ کر کے صابون کو با احتیاط رکھا جاوے خواہ تار سے کاٹ کر چھوٹے
چھوٹے ٹکڑے کر لے جاویں اور جس چولھے پر کڑھاؤ رکھا جاوے گا اس کا نقشہ
یہ ہے یہ بھی ہے یعنی گول چولھا کڑھائے کے موافق اس چولھے پر کڑھاؤ کو اس طرح
رکھا جاوے کہ آٹھ برابر سب طرف پہنچے



نام اور شکل برتنوں کی جن کی حاجت ہوگی

۱۱

(۱) ایک کفگیر لوہے کا یا لکڑی کا لمبی ڈنڈی کا جیسا پلاؤ پکانے کا ہوتا ہے اس سے چلایا جاوے گا
(۲) ایک برتن جیسا تانبوٹ مسجدوں میں پانی نکالنے کا ہوتا ہے ڈنڈی دارس میں تین سیر پانی آسکے
ایسا بنوانا چاہئے تین کا اس سے عرق یعنی وہی پانی ڈالا جاوے گا۔ (۳) ایک برتن صابون کو کڑھاؤ
سے نکالنے کا جیسا ڈبلاؤ یا سالن نکالنے کا ہوتا ہے جس صابون کو کڑھاؤ نکال کر جوش میں ڈالا جاوے گا۔

دوسری ترکیب صابون بنانے کی

۱۲

اب سے کچھ عرصہ پہلے ہندوستان میں عام طور پر بھٹی چونہ اور تیل سے صابون بناتے تھے جس کو دیسی
صابون کہا جاتا تھا اس کا طریقہ دشوار اور مال بھی کچھ اچھا نہ ہوتا تھا۔ اس زمانے میں جہاں ہر قسم کی
دستکاروں میں ترقی ہوتی ہے صابون کی صنعت میں بھی کچھ ترقی ہوئی ہے۔ اس زمانے میں صابون ساز
کے طریقے نہایت آسان اور کارآمد ایجاد ہو گئے جن میں سے کپڑے دھونے کا صابون بنانے کا طریقہ
جس کی ہر گھڑی ضرورت ہوتی ہو لکھا جاتا ہو اگر کسی کو دوسری قسم کے صابون بنانے کا شوق ہو وہ نیا زمند
سے بذریعہ خط و کتابت سیکھ سکتے ہیں۔ انگریزی صابون دو طریقوں سے بنایا جاتا ہے۔ ایک کچا
(کولڈ پراسس) دوسرا پکا (ہاٹ پراسس) کہلاتا ہے۔ پکا صابون اگرچہ قدرے دشوار ہے لیکن بمقابلہ کچے
صابون کے کم قیمت بہت کم گھسنے والا اور کپڑے کو زیادہ صاف کرنے والا ہوتا ہے یہ ممکن ہو کہ اول
ہی اول دو چار مرتبہ بنانے سے خراب ہو جائے اور ٹھیک نہ بنے لیکن جب اس کا بنانا آجائے گا تو بہت
منافع کا کام ہے اور اس صابون کے بڑے جزو صرف دو ہیں۔ ایک کاسٹک دوسرا تیل یا چربی
کاسٹک ایک قسم کے تیزاب کا نام ہے جو شہروں میں عام طور پر مل سکتا ہے اور وہ دو قسم کا ہوتا ہے
ایک چوراشل شکر سرخ کے مگر رنگ اس کا بالکل سفید چونہ کے ہوتا ہے جس کو انگریزی میں پاؤڈر
کہتے ہیں اور نام اس کا ۹۸ + ۹۹ کاسٹک ہے جس کی قیمت آجکل دس آنہ سیر یا کم و بیش ہے دوسرا
بڑے بڑے دلوں کی صورت میں ہوتا ہے۔ رنگ اس کا بھی نہایت سفید اور نام اس کا ۷۲ x ۷۲
یا ۶۰ x ۶۲ کاسٹک ہے قیمت اس کی آٹھ آنہ سیر یا کم و بیش ہوتی ہے۔ صابون بنانے سے پہلے
کاسٹک میں پانی ڈال کر گلا لیتے ہیں جب یہ پانی حل ہو جاتا ہے تو اس کو لالی کہتے ہیں۔ ۹۸ +
۹۹ کے ایک سیر کاسٹک میں اگر اڑھائی سیر پانی ڈالا جائے اور ۷۲ + ۷۲ کے کاسٹک میں دوسیر

یہ ترکیب جو میں اضافہ کرتی ہے ۱۲ سیر صابون بنانے کا صاحب محمد علی محمد

پانی ڈالا جائے تو ڈگری (درجے) کی لائی تیار ہو جاتی ہے لیکن کاسٹک کے گھٹیا بڑھیا ہونے کی وجہ سے بعض اوقات ڈگری میں فرق ہو جاتا ہے یعنی توجا سے ۳۵ ڈگری کے ۳۳ یا ۳۴ ڈگری کی لائی ہو جاتی ہے اور کسی ۳۶ یا ۳۷ ڈگری کی جو پکے صابون میں تو چنداں مضر نہیں ہوتی البتہ کچے صابون میں کچھ نقص پیدا کر دیتی ہے۔ صابون کے کارخانوں میں لائی کی ڈگری دیکھنے کیلئے ایک آلہ ہوتا ہے جسکو ہیڈرو میٹر کہتے ہیں جسکی قیمت تخمیناً تین چار روپے ہوتی ہے اس آلہ سے ڈگری معلوم ہو سکتی ہے۔
ستھ صابون نمبر ۱۔ چربی ۵ سیر کاسٹک کی لائی ۳۵ ڈگری ۲ سیر سوڈا ایش ۲ سیر پانی ۲ سیر
ستھ صابون نمبر ۲۔ سیر ہر ذرہ ۲ سیر کاسٹک کی لائی ۳۵ ڈگری ۲ سیر سوڈا ایش ۲ سیر

۱۔ چربی دو ذرہ ہونے میں عمدہ قسم کی لینے کی ضرورت ۱۲ کاسٹک کی لائی صابون بنانے سے پہلے حسب ترکیب مندرجہ بالا تیار کر کے رکھنی چاہئے ۱۳ سوڈا ایش یہ ایک قسم کا کھار ہے مثل میرہ کے سفید ہوتا ہے پتے کا میل کاتے پتے خاص چیز ہے ۱۴ اگر ہر ذرہ ۵ سیر صابون میں ملے اور عمدگی آجاتی ہے اور صابون کا رنگ کسی قدر زردی مائل ہوتا ہے اگر سفید صابون جانا ہو تو ہر ذرہ ۵ ڈالا جائے ۱۵ کھیں یا چھڑہ جب کاڑھیں بیاتی ہے تو دوسرے یا تیسرے وقت کے دودھ کی جو حالت ہوتی ہے یعنی دودھ کی گاتھیں سی الگ اور پانی علیحدہ ہوتا ہے ۱۶

صابون پکانے کی ترکیب اول چیزنی کو لگا کر چربی میں چھان لیا جا اور اگر ہر ذرہ بھی ڈالنا منظور ہو تو اس کو بھی چیزنی کے ساتھ گلا کر چھان لیا جائے پھر پانی کرہائی میں ڈال کر اس میں سوڈا ایش ڈال دیا جائے اور آگ جلائی جائے جب پانی میں اچھی طرح ابال آنے لگے اور سوڈا ایش حل ہو جائے اس میں چھنی ہوتی چربی اور کاسٹک کی لائی ڈال دی جائے اور کبھی کبھی کسی کو چے یا کفگیر یا کسی اور چیز سے چلاتے جائیں اور خوب پکنے دیں (ہلکی آنچ پر عمدہ پکائی ہوتی ہے) اب پختے پکتے اگر وہ کچھ پھٹا پھٹا مثل کھیش یا پھیرہ کے ہو جائے جس کی شناخت یہ ہے کہ ابلنے کے وقت نیچے سے اوپر کو پانی آئے گا یعنی صابون علیحدہ ہو گا اور پانی علیحدہ ہو گا تو اسے پکنے دیں اور اگر مثل حلوے کے گاڑھا ہو جائے اس کی شناخت یہ ہے کہ نیچے سے دھواں دیتا ہوا بلبہ اوپر کو آئے گا جس کے معنی ہیں کہ صابون ابھی خام ہے اور جل رہا ہے اسی حالت میں کاسٹک کی تھوڑی لائی متھوپا آدھ پاؤ اور ڈال دی جائے اور ابال آنے پر اگر وہ کھیں کی طرح پھٹ جائے تو بس ٹھیک ہے پکنے دے ورنہ اور تھوڑا کاسٹک ڈالے کیونکہ جو صابون پھاڑ کر پکا یا جاتا ہے اس کی پکائی عمدہ ہوتی ہے اس طرح ہلکی آنچ پر صابون جب دو تین گھنٹے پک چکے گا تو یا تو وہ خود پھٹ جائیگا یعنی صابون اور پانی ملکر مثل شہد کے کسی قدر گاڑھا ہو جائے گا اور اگر خود نہ ہو تو اسوقت اس میں تخمیناً پاؤ بھر چیزنی اور ڈال دیا جائے اور دس پندرہ منٹ تک اور پکنے دیا جائے غرض اس طرح اس کو چھپا لیا جائے بس صابون تیار ہو گیا اب اس کو کسی برتن میں یا ٹوکری میں کپڑا ڈال کر جمایا جائے اور جمنے کے بعد کام میں لایا جائے۔ (از میر معصوم علی صاحبہ صاحبہ نگر میرٹھ)

۱۳

کپڑا چھاپنے کی ترکیب

آرد رنگ (۱)۔ ایک سیر پانی میں پاؤ بھر کھائے کا ناگوری گوند بھگو کر جب لعاب تیار ہو جائے چھ ماشہ گہووں کا آٹما اور چھ ماشہ گہی آپس میں خوب ملا کر اور اس میں پاؤ بھر کیس اور تین ماشہ گولی سرخ ٹول جو بازار میں ملتی ہے خوب ملا کر اس لعاب میں خوب حل کر کے کپڑے میں چھان لیں خوب سخت ہونا چاہئے تب اس سے کپڑے کو چھاپیں خواہ یہ رنگ کسی کپڑے پر لپیٹ کر پاس رکھ لیں اور سانچہ اس پر لگا لگا کر کپڑا چھاپیں سانچے لکڑی کے پھول اور نیل بنے ہوئے لکھنؤ میں بکتے بھی ہیں یا بڑھی سے بنوالیں۔
سیاہ رنگ (۲)۔ ایک چھٹانک ولایتی رنگ جس کی پیڑی کہتے ہیں اور بازار میں بکتا ہے اور پاؤ سیر ناگوری گوند ایک سیر پانی میں ملا کر لعاب تیار کر لیں اور ایک چھٹانک پیاس اور چھ ماشہ گوند یا جس کو نیلہ تھوٹا کہتے ہیں اور چھ ماشہ گہووں کا آٹما اور چھ ماشہ گہی اس میں ملا کر خوب حل کریں اور گاڑھ گاڑھ رنگ کپڑا چھاپیں۔

۱۴

لکھنے کی روشنائی بنانے کی ترکیب

بول کا گوند ایک سیر۔ کا جل پاؤ سیر۔ پھٹکڑی چھ ماشہ۔ کتھ چھ ماشہ۔ ببول کی چھال ایک چھٹانک، آم کی چھال ایک چھٹانک مہندی کی لکڑی ایک چھٹانک تو سیا ایک چھٹانک۔ اول ڈیڑھ سیر پانی میں گوند بھگو دیا جاوے جب خوب بھیگ جاوے تو کا جل ملا کر ایک دن حل کر کے اور لکڑی اور چھالوں کو الگ سیر بھر پانی میں اتنا جو شد میں کہ پانی پاؤ بھر رہ جاوے اور وہ پانی اس گھوٹے ہوئے کا جل اور گوند میں ملا دی اور پھٹکڑی اور تو سیا اور کتھ ان تینوں کو چھٹانک بھر پانی میں الگ خوب حل کر کے اسی کا جل اور گوند میں ملا دے اور ایک دن لوہے کی کڑھائی میں خوب گھونٹ کر سینی یا کشتی وغیرہ میں سب سے بہتہ یہ کہ چھاج میں پتلی پتلی پھلا کر سکھالے روشنائی تیار ہو جائے گی اور گوند ببول اگر بازار میں مہنگا ہو تو ببول کو درختوں سے جمع کر لیا جاوے۔ اکثر جنگل میں رہنے والوں کو دو چار پیسے دینے سے بہت سارے آتے ہیں۔

۱۵

انگریزی روشنائی بنانے کی ترکیب

آسمانی رنگ اول درجہ کا ایک تولہ بیجی رنگ ایک تولہ سوڈا دس ماشہ دس تولہ پانی میں ملا کر گرم کر لیں اور اس پانی میں یہ دونوں رنگ ملا دیں اور اس طرح چلا دیں کہ سب چیزیں ملجا دیں انگریزی روشنائی تیار ہو جاوے گی۔

۱۲۔ اب یہ پھول لکھنے کا دیکھو اور ۱۳۔ لے اگر خاص پانی کو رنگ کی طرح کشید کرنے کے بعد استعمال کیا جائے تو سیاہی عام طور پر ۱۴۔

لکڑی رنگ کے کل ترکیب

14

جس طرح کارنگ چھڑانا ہو اسی رنگ کی پٹریا بازار سے خرید کر تارپین کے تیل میں ایسے انداز سے ملا دیں کہ گاڑھا ہو جاوے پھر گھری کی دم یا پرندے کے پر یا کسی لکڑی پر چیتھڑا باندھ کر اس کو جس طرح کے چاہے پھول بوٹے یا بالکل سادہ رنگ لے اور اگر خشک ہونے کے بعد اس پر وارنش کا تیل مل کر سکھالے تو اونختہ اور چمکدار ہو جائے۔

پیش رو کی طرح

14

پاؤں سیر نوشاد کو پیس کر تین چھٹانک پانی میں ڈال کر دیکھی یا ہانڈی میں اس قدر آنچ میں پکا لیا جاوے کہ وہ پانی جل کر خشک ہو جاوے جب سخت ہو جاوے اس وقت اتار کر پیس لیا جاوے جس برتن پر قلعی کرنا منظور ہو اول خوب ماتھکھک صاف کیا جاوے اور آگ دہکا کر گرم کر کے اس پر آرمل روئی کے ٹکڑے سے نوشاد پھیر دیا جاوے پھر تھوڑا سا رنگ جو قلعی رنگ کہلاتا ہے کسی جگہ لگا دیا جائے اور روئی کو تمام برتن پر اس طرح پھیرا جاوے کہ وہ رنگ تمام پھیل جاوے قلعی ہو جاوے گی اور برتن کو سنسی سے پکڑے رہیں۔

مستی چوش کرنے کی معنی پکاٹانکا لگانے کی ترکیب

18

کانشی کو کوٹ کر ریتہ ریتہ کر لے اور اس کے برابر سہاگہ لیکر دونوں کو خوب باریک پیسے اور جس برتن میں ٹانکا لگانا ہو اس میں اگر کسی جگہ پہلا ٹانگا بھی لگا ہو جیسے لوٹے کی ٹونٹی میں ٹانکا لگانا ہو تاہم اس کو مٹی لپیٹ کر چھپا دیتے ہیں تاکہ آگ سے وہ ٹانکا نہ کھل جاوے پھر جس جگہ ٹانکا لگانا ہو اس کے اندر کی طرف وہ سہاگہ اور کانسہ رکھ دیا جاوے اور برتن کو کسی چیز سے پکڑ کر گرم آگ پر دراز اونچا رکھیں جب خوب تازہ آجاوے علیحدہ کر لیں آگ کی گرمی سے وہ کانشی اور سہاگہ پھل کر اس کے شکاف میں بھر کر ٹانکا لگ جاوے گا اور کچا ٹانکا رنگ کا لگتا ہے کہ رنگ کو پچھلا کر اس جگہ باہر کی طرف پھیلا دیا جاوے ٹھنڈا ہو کر ٹانکا لگ جاوے گا اور جہاں ٹانکا لگانا ہو جس جگہ کو اول برابر کر لیتے ہیں اگر کچھ اونچا نیچا ہو اس کو ریتی سے برابر کر لیتے ہیں۔

یہ کتاب کو بنانے کی ترکیب

19

نبا کو جس قسم کی طبیعت کے موافق ہو لیکر اس کو خوب کوٹ لے پھر اس میں شیرہ یا پتلہ بہتا ہوا لڑکھڑکھائیے

الحق ہے کہ جس کی علم ہے جو کیا کر کے کا ہے

۷۰ کے حاشیہ میں بیان ہو چکا ہے۔

تو ہر ایک کچھ زیادہ اور ہر سات میں برابر سے کچھ کم اور جاڑوں میں برابر اس میں ملا کر پھر کوٹ لیا جاوے لیکن تمباکو کوٹنے میں بڑی تکلیف ہوتی ہے اسلئے بہتر یہ ہے کہ کسی دیانتدار معتبر دوکاندار یا مزدور کو مزدوری دے کر اس سے ہوا لیا جاوے۔

۲۰ خوشبودار پینے کے تمباکو کی ترکیب

سادے تمباکو میں یہ خوشبوئیں برابر لیکر سیر چھپے آدھی چھٹانک ملاو میں اور تین چار ماشے حنا کا غطر ملاو وہ خوشبوئیں یہ ہیں۔ لونگ۔ بالچھڑ صندل کا برادہ۔ بڑی الائچی سیگند بالا۔ نج۔ بادبیر۔

۲۱ ترکیب دنی سوجی جو زود ہضم اور دیر پا ہوتی ہو

حسب معمول اول سوجی کو پانی میں گوندھ لیں مگر بہت زیادہ نرم نہ گوندھیں پھر اس کے پٹری بنا کر ایک ڈبھی کے اندر بقدر ضرورت پانی ڈال کر ان پیڑوں کو اس پانی میں جو شندے لیں جب پٹری ادھک ہو جائیں تو پیڑ و گوند پانی سے علیحدہ نکال لیں اور پانی پھینکدیں بعد ان پیڑوں کو خوب اچھی طرح توڑ کر ان کے اندر اتناھی ملائیں کہ جس سے کسی قدر پتے ہو جائیں پھر ان کی روٹیاں بنا کر توڑے یا کڑھائی میں بغیر پانی اور گھی کر منڈھی آنچ سے سینک لیں یہ روٹیاں ثقیل نہ ہونگی اور بہت دیر پا ہونگی۔ العارض احمدرجلیل احمد علیگندھی۔

یعنی پٹی ۱۲

۲۲ ترکیب گوشت پکانے کی نمبر (۱) جو چھ ماہ تک خراب نہیں ہوتا

(نوٹ) اس ترکیب سے پکا ہوا گوشت تین ماہ تک تو قیفاً اور چھ ماہ اور زمانہ چھ ماہ تک غالباً رہ سکتا ہے۔
ترکیب نمبر (۱) مصالحہ میں کر دھوپ میں سکھایا جاوے۔ پھر اگر پاؤ بھر گوشت ہو تو چھٹانک بھر گھی لیکر اول اس گھی میں پیاز بھون کر بقدر ضرورت نمک اور کچری ڈالیں بعد ہلا پانی کے اس گھی میں گوشت ڈال کر دھچکی کا منہ ڈھک کر اس کو ہلکی آنچ کے اوپر رکھ دینا چاہئے یہاں تک کہ گوشت کی بوٹیوں کا پانی یعنی جو پانی قدرتی طور پر گوشت کے اندر ہوتا ہے بالکل خشک ہو جائے جس کی علامت یہ ہے کہ بوٹیوں کے اندر سے جھاگ اٹھنے اور آبے پڑنے موقوف ہو جائیں جب پانی بالکل خشک ہو چکے اور بوٹیاں بقدر ضرورت گل جائیں تو دھچکی میں سے گوشت کو نکال لینا چاہئے۔ پھر چھٹانک بھر گھی اور لے کر اسی سابق گھی میں جو دھچکی کے اندر بقیہ موجود ہو گا ملا کر وہ سکھایا ہو مصالحہ اس میں بھون لینا

چاہئے۔ جب مصالحہ ادمہ بھنا ہو جائے تو اسی کل گھی کے اندر گوشت ڈال کر حسب معمول پکالینا چاہئے مگر
اول سے اخیر تک کسی وقت بھی پانی بالکل نہ ڈالنا چاہئے۔ پک جانے کے بعد اس میں گرم مصالحہ بھی
ڈال دیں اور فوراً اس گرم گرم گوشت کے برتن کو روئی کے اندر لپیٹ کر رکھ دیں ٹھنڈا ہونے سے قبل
اور گرمیوں میں روزمرہ اور جاڑوں میں دوسرے تیسرے روز روئی میں سے اس برتن کو نکال کر گوشت کو خوب
گرم کر لیا کریں کہ پکنے کے قریب ہو جایا کرے اور گرم کرنے کے بعد ٹھنڈا نہ ہونے دیں بلکہ گرمی کی حالت
میں ہی اس کو روئی کے اندر لپیٹ کر رکھ دیا کریں تو کل پاؤ بھر گوشت میں کل آدھ پاؤ گھی خرچ ہو اس
گوشت سے آدھ گھی خرچ ہوتا ہے بعد پک چکنے اور تیار ہو جانیکے گوشت کے اندر اگر گھی زیادہ معلوم
ہو تو اس زیادہ گھی کو دوسرے برتن میں نکال کر دوبارہ کام میں لا سکتے ہیں۔

۲۳ ترکیب گوشت پکانے کی نمبر جو ڈیڑھ ماہ تک خراب نہیں ہوتا

(نوٹ نمبر ۱) اس ترکیب سے پکائے ہوئے گوشت کو ڈیڑھ ماہ تک رکھ کر تجربہ کر لیا گیا شروع گرمیوں میں کہ خراب نہیں ہوا مگر امید ہے کہ اس سے
زائد عرصہ میں بھی خراب نہ ہوگا۔ جبکہ روزمرہ گرم کر لیا جایا کرے۔

(نوٹ نمبر ۲) اس ترکیب نمبر کی ان صاحبوں کو ضرورت ہے جو گوشت کی بوٹیوں کا خوب اچھی طرح گل جانا ضروری سمجھتے ہوں۔
ترکیب نمبر ۳۔ اول مثل ترکیب نمبر اول مصالحہ میں کر سکھا لینا چاہئے پھر مثل ترکیب نمبر (۱) پاؤ بھر گوشت
کیلئے چھٹانک بھر گھی لیکر اور پیاز کو اس میں بھون کر نمک اور کچری ڈال دیں بعدہ بلا پانی کے مثل ترکیب
نمبر (۱)۔ اس گھی میں گوشت ڈال کر ڈیگی کا منہ ڈھک کر ہلکی آنچ پر اتنا پکائیں کہ گوشت کی بوٹیوں کا قدرتی پانی
بالکل خشک ہو جائے جسکی علامت ترکیب نمبر میں معرض ہوتی ہے (اب اسکے بعد خاطر خواہ گلانے کی ترکیب
یہ ہے) کہ بعد ازاں اسی گوشت میں بقدر ضرورت پانی ڈال کر مثلاً اتنا کہ گوشت کی بوٹیاں ڈوب جائیں پھر پکانا چاہئے
یہاں تک کہ بوٹیاں خوب گل جائیں۔ جب بوٹیاں خوب گل جائیں اور یہ ڈالا ہوا پانی قطعاً جل جائے اور بوٹیوں
میں سے جھاگ اٹھنے اور تیل پڑنے موقوف ہو جائیں اور بوٹیاں نسبت پہلے کے چھوٹی ہو جائیں (کیونکہ پانی سے
بوٹی کسیدہ بڑھ جاتی ہے) تو دیگی میں سے گوشت نکال کر مثل ترکیب (۱) اگر پاؤ بھر گوشت پکا رہے ہوں تو چھٹانک
بھر گھی اور لیکر اسی سابق گھی میں جو دیگی کے اندر بقیہ موجود ہوگا ملا کر سکھایا ہو مصالحہ اس میں بھون لینا چاہئے
جب مصالحہ ادمہ بھنا ہو جائے تو اسی کل گھی کے اندر گوشت ڈال کر بلا پانی ڈالے ہوئے پھر پکانا چاہئے جب
بقدر ضرورت پک چکے بعد تیاری گرم مصالحہ ڈال کر فوراً گرم گرم ہی اس گوشت کو کسی ڈھکنے دار برتن میں بند کر کے روئی
کے اندر لپیٹ کر رکھ دینا چاہئے اور گرمیوں میں روزمرہ جاڑوں میں دوسرے دن گرم کر کے اس کو پھر اسی طرح

رونی کے اندر رکھ دینا چاہیے۔

۲۴ نان پاؤ اور بسکٹ وغیرہ بنانے کی ترکیب

سوچی یا میدہ میں خمیر ملا کر خوب گوندھا جاوے۔ پھر کسی تختہ پر کوٹا جاوے پھر سانچے میں رکھ کر تنور خوب گرم کر کے پھر اس کے اندر سے سب آگ اور رائی نکال کر ان سانچوں کو اس کے اندر رکھ کر تنور کا منہ بند کر دیا جاوے جب وہ پک جاوے نکال لیا جاوے۔ آگے تفصیل سمجھو۔

۲۵ ترکیب نان پاؤ کے خمیر کی

لوانگ۔ الائچی خورد۔ جاففل۔ جاوتری۔ اندر جو سمندر پھین۔ سمندر سوکھ۔ تال مکھانا۔ پھول مکھانا۔ کنول گندہ موگے کی جڑ۔ پھول گلاب۔ نالیمبر۔ داہنی۔ بیج کنگھی۔ مائیں چھوٹی بڑی۔ چھوٹا بڑا کھروچہ چینی۔ کباب چینی۔ سب چیزیں تین تین ماشہ۔ زعفران چھ ماشہ ان سب کو کٹ چھانکر ایک شیشی میں کہ جس کی ڈاٹ بہت سخت ہو صبر کر با احتیاط رکھیں۔ اور ڈیڑھ ماشہ تک بھی ہر ہر دوا کا وزن ہو سکتا ہے اس سے کم میں مصالحہ ٹھیک نہ ہو گا جب ضرورت ہوتی ہے سفوف ڈیڑھ ماشہ لیکر سوا تولہ دہی میں ملا کر دوا انگلیوں سے ایک منٹ پھینٹیں۔ بعد اسکے گہیوں کا میدہ ایسے انداز سے اس میں ملائیں کہ بہت سخت نہ ہو جائے کان کی لو کی برابر اس میں نرمی رہے یہی بیان ہے پھر اسکو پھیلویں اور گولہ بنا کر ایک کپڑے میں رکھ کر ایسی طرح گرہ دیں کہ وہ گولہ ڈھیلا رہے پھر اسکو کسی کھوٹی پیرٹانگ دیں اس طرح تین دن تک لٹکا رہے جو تھے روز اسکو اتار کر دیکھیں کہ اسکے اندر خمیر خوب پھولا ہو گا۔ اس گولے کے اوپر جو پٹری پڑ گئی اسکو اتار دیں اور اسکے اندر کالیسدا خمیر نکال لیں پھر ایک چھٹانک دہی میں میدہ ملا دیں اسقدر کہ سابق کے موافق ہو جاوے یعنی کان کی لو کی طرح ملائم رہے اور وہی خمیر جو گولے میں سے نکالا ہے آئیں ملا کر ہاتھ سے اسی طرح ملا دیں پینے کے تمباکو کو مسٹے ہیں پھر اسکا بھی گولا بنا کر اسی کپڑے میں باندھ کر چھ گھنٹے تک لٹکا دیں بعد چھ گھنٹے کے پٹری اتار کر خمیر نکال لیویں اور پھر اسی طرح اب آدھ پاؤ دہی میں میدہ ملا کر اس خمیر کو ملا دیں اور کپڑے میں رکھ کر لٹکا دیں چھ گھنٹے تک اسی طرح لٹکا رہے بعد چھ گھنٹے کے اتار لیا جاوے اور اسی ترکیب سے خمیر نکال کر پھر آدھ پاؤ دہی میں میدہ اسی طرح ملا کر لٹکا دیں بعد چھ گھنٹے کے اتار کر اسی طرح خمیر نکال لیں یہ جو تمام تہہ ہے اس مرتبہ گولے پر پٹری پڑتی ہے اس کو اگر نہ پھڑاویں تو کوئی حرج نہیں ہے پھر آدھ پاؤ دہی میں اسی طرح میدہ ملا کر اس خمیر کو بھی ملا دیں اور ہاتھ سے خوب ملیں جب بلجاوے تو با احتیاط کسی پیاری وغیرہ میں رکھ دیں۔ بعد چار گھنٹے کو پیاری سے نکال کر اگر خمیر کا رکھنا منظور ہو تو اس کے اندر سے آدھی چھٹانک خمیر علیحدہ نکال لیں اور اسی طرح

آدھی چھٹانک دہی میں میدہ ملا کر اس آدھی چھٹانک خمیر کو ملا دیں اور اسی طرح لٹکاویں بعد چھ گھنٹے کے نکال کر اوپر کی ترکیب کے موافق اور میدہ ملا دیں اسی طرح براہ کرتی رہیں۔ یہ خمیر تو بڑھتا رہیگا اور یہ آدھی چھٹانک خمیر نکال کر جو خمیر بچا اس کی ڈبل روٹی یعنی نان پاؤ پکاویں۔ پھر دوسرے دن جب خمیر کی ضرورت ہو تو یہ جو لٹکا ہوا خمیر رکھا ہے اس میں سے آدھی چھٹانک علیحدہ کر لیویں اور باقی کاناں پاؤ پکاویں اور خمیر کو اسی طرح بڑھاتی ہیں۔

ترکیب نان پاؤ پکانے کی

۲۶

جس خمیر کی روٹی پکاتے کو اوپر لکھا ہے اس کو آدھ سیر میدہ میں پانی سے گوندھیں جب گندھا جاوے تب اس کے اوپر کپڑا ڈھانک دیوں یہ دو گھنٹے تک رکھا رہے۔ اگر چار سیر یا پانچ سیر کے نان پاؤ پکاتا ہو تو اتنا ہی میدہ اس خمیر میں ملا کر گوندھیں اور تھوڑا نمک اور شکر سفید بھی ملا دیں تو بہتر ہے۔ اور ڈیڑھ یا دو گھنٹہ تک پھر رکھا رہنے دیں اور یہ جو خمیر اب گوندھا گیا ہے چپاتی پکانے کے آٹے کی طرح ڈھیلا ہو لیکن سیکنے کے شروع میں زیادہ ڈھیلے آٹے کے پکانے میں ذرا دقت ہے اس لئے کم ڈھیلا رکھیں پھر جب ہاتھ جم جاوے زیادہ ڈھیلا کریں پھر دو گھنٹے کے بعد اس گوندھے ہوئے کو ہاتھ سے تھوڑا تھوڑا اٹھا کر باقی پیرزور سے دے ماریں اور پھیلی سے ملیں پھر اٹھاویں اور دے ماریں۔ جب خوب تار بندھا جاوے تو کسی میز یا تخت یا کٹھرے میں رکھ دیں بیس منٹ کے بعد جتنی بڑی روٹی بنانا منظور ہے اتنا ہی بڑا پیڑا تول کر اور خشکی میدہ یا تیل سے بنا بنا کر رکھیں تاکہ ہاتھ میں چسپے اور چلے سانسے میں رکھے یا فقط تین کے چورس یعنی چوکھونے ٹکڑوں پر رکھے جب پیڑا آدھا پھول جاوے تو تنور کو جلاوے اور یہ تنور ایسا ہونا چاہئے جس کی چھت میں یا پشت پر ایک روشندان ہو جب پورے طور سے پیڑا پھول جاوے اس وقت تنور کے اندر کی سب آگ نکال لیوے۔ اور اگر پانچیں تھوڑا نمک اور دہی ملا کر تنور کے اندر چھڑک دیں تو بہتر ہے اور پھر اول ایک پیڑا تنور میں رکھے اور منہ تنور کا بند کر دے لوے اور دوتین منٹ ٹھیر جاوے اور دیکھے اگر اس کے اوپر رنگ آیا ہے تو اور سب پیڑے رکھ دیوے۔ اور اگر دوتین منٹ میں وہ پیڑا جل جاوے تو پندرہ منٹ تک ٹھیر جاوے تاکہ اسکے موافق گرما ہٹ ہو جاوے اس وقت پھر ایک پیڑا رکھ کر دیکھے اور اگر تاد بہت کم ہو گیا ہو تو سب نان پاؤ کے پیڑے رکھ کر تنور کے منہ پر تھوڑی آگ رکھ دیں اور تنور کو کسی دھکنی وغیرہ سے بند کر دیں تاکہ بھاپ نہ نکل جائے۔ اور تین تین چار چار منٹ کے بعد دیکھ بھی لیا کریں جب رنگ سرخی مائل یعنی بادامی آجاوے تو فوراً اس کا ڈھکنا کھول کر روٹیوں کو نکال لیویں اور تنور حسیقد راب ٹھنڈا ہی ایسی ہی گرما ہٹ میں نان خطائی اور میٹھے بسکٹ بھی پکتے ہیں۔ اگر نان خطائی یا میٹھے بسکٹ کچا بنا ہوا تیار ہو تو فوراً رکھ دیں اور منہ بند کر دیوں اور تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد دیکھ لیا کریں۔ اور جب پاک جاویں نکال

لیوئیں اور اگر ابھی نان خطائی اور میٹھا بسکٹ تیار نہیں ہے تو تھوڑی آگ
تور کے منبر پر رکھ کر منہ بند کر دیں تاکہ گرماہٹ بنی رہے۔ یہ گرماہٹ بیس منٹ تک رہ سکتی ہے اور اس
کے بعد پھر تنور میں آگ جلا نا پڑے گی۔ اور اگر تنور نیا بناویں تو تین دن اس کو جلا جلا کر چھوڑ دیں تاکہ ٹھیک
ہو جاوے اس کے بعد پھر روٹیاں پکاویں۔

ترکیب نان خطائی کی

۲۷

گھی پاؤ سیر یعنی شکر پاؤ سیر۔ دانہ الائچی خورد آدھ آنے کے سمندر پھین تین ماشہ میدہ گہیوں کا پانچ چھٹا تک
اول گھی اور چینی اور دانہ الائچی کو ملا کر بیس منٹ تک ایک لگن میں ملا کر پھینٹیں جیسے گلے کا آٹا پھینٹا جاتا ہے بعد
بیس منٹ کے جب وہ خوب ہلکا ہو جاوے اس وقت سمندر پھین پیسکر ملا دیں اور پانچ سے خوب پھینٹیں اور اول
پاؤ بھر میدہ ڈال کر ملاویں اگر گھیلا ہو تو بجا ہوا چھٹا تک بھی چھوڑ دیں اس کی بھی نرمی مثل کان کی لو کی ہونا چاہئے پھر
نان خطائی بنا کر تنور میں رکھیں بر وقت تیار کر لیوئیں۔

ترکیب میٹھے بسکٹ کی

۲۸

گھی ڈیڑھ پاؤ شکر آدھ سیر۔ سمندر پھین چھ ماشہ۔ دودھ ایک آنہ۔ میدہ گہیوں کا آدھ پاؤ کم ایک سیر۔ اول
گھی اور شکر کو نان خطائی کی طرح خوب پھینٹیں اور ذرا دودھ چھوڑتے جاویں جب سب دودھ ملا جو تو آدھ پاؤ
پانی ایک ہی دفعہ چھوڑ دیں اور اس میں سمندر پھین کو بھی پیسکر ڈال دیں اسکے اور میدہ ڈال دیں گزرم زیادہ ہو جاوے اور
میدہ ڈال دیں جب ٹھیک ہو جاوے تو روٹی کی طرح بیلن سے بیلے اور جتنا بڑا بسکٹ بنانا ہے اتنی بڑی ڈبیہ سر
کاٹ کر تیار کریں اور تین کے پتر پر رکھ کر تنور میں رکھیں جب پک جاوے تو نکال لیوئیں۔

ترکیب مکین بسکٹ کی

۲۹

گھی پاؤ سیر شکر چھٹا تک بھر تک سوا آٹھ ماشہ میدہ گہیوں کا سیر بھر۔ اول گھی اور شکر اور نمک کو تین کر ایک لگن
میں پانچ منٹ تک خوب پھینٹیں۔ پھر میدہ بھی ملا کر خوب پھینٹیں جیسے پورے کا آٹا گوندھا جاتا ہے پھر جتنا بڑا بسکٹ
بنانا ہو اتنا بڑا بیلن سے بیل کر اسی طرح پتر پر رکھ کر تنور میں رکھیں اور بعد تیار کر نکال لیوئیں۔ اس کو نان پاؤ کے
یکانے سے پہلے پکانا چاہئے کیونکہ اس کو تاؤ آگ کا زیادہ چاہئے۔

آم کے اچار بنانے کی ترکیب

۳۰

تازی کیرلوں کو جو چوٹ سے محفوظ ہوں اس قدر چھیلیں کہ سبزی نہ رہنے پائے اور انکو بیچ میں اس طرح تراشیں کہ دونوں چھالیں
جدا نہ ہونے پاویں پھر بجلی دو کر کے اسمین لسن کے چھلے ہوئے جھے اور سرخ مرچ اور سو ف اور پودینہ اور ادک کا کوئی اور

نمک مناسب انداز سے ملا کر بھر دیں اور کیری کا منہ کر کے دو رسیے باندھ دیں آٹھ دس روز دھوپ بیکر عرق نفع میں چھوڑ کر ایک ہفتہ دھوپ بیکر استعمال میں لیں اور اگر تیل میں ڈالنا ہو تو آم کو چھیلنے کی ضرورت نہیں نمک مصالحہ بھر کر برسوں کے تیل میں چھوڑ دیں

(۳۱) چاشنی دارا چار بنانے کی ترکیب

آدھ سیر کشش - آدھ سیر جھوارہ - پاؤ بھر اچھور - آدھ پاؤ ادرک - آدھ پاؤ لہسن ان سب مصالحہ کو تین سیر عرق نفع میں چھوڑ کر بڑھیر شکر ڈال کر پندرہ روز تک دھوپ بیکر استعمال میں لادیں۔

۳۲ نمک پانی کا اچار بنانے کی ترکیب

مولی کا جبر - شلغم وغیرہ کا پوست دو کر کے قلم تراش کر پانی میں جوشیدیں - بعد خوش آبلنے کو پانی دو کر کے ہوا میں خشک کر لیں پھر سرسوں کا تیل اور خشک لسی ہوئی ہلدی اور سرخ مرچ اور کلونجی اور رائی اور نمک بقدر ضرورت اور پانی ملا کر ایک ہفتہ دھوپ بیکر کام میں لادیں۔

۳۳ شلجم کا اچار بہت دن رہنے والا

شلجم کے پانچ سیر قلم پانی میں خفیف جوش دیکر خشک کر کے اس میں یہ چیزیں ملا دیجائیں - آدھ پاؤ نمک اور چھٹانک بھر مرچ سرخ اور آدھ پاؤ رائی سرخ یہ سب لیں گی اور آدھ پاؤ لہسن پاؤ بھر ادرک یہ باریک باریک اشی جاوٹگی جب قتلوتیں ترشی اور تیزی پیدا ہو جائے گریا شکر سفید کا قوام کر کے ان قتلوت پر چھوڑ دیا جاوے اور جب شیرہ کم ہو جائے اور بنا کر ڈال دیں مدتوں رہتا ہے

۳۴ نور تن چٹنی بنانے کی ترکیب

مغز انبہ سیر بھر سرکہ خواہ عرق نفع سو اسیر لہسن سرخ مرچ آدھی آدھی چھٹانک کلونجی سیولف پودہ خشک دو دو تولہ لونگ جالقل چار چار ماشہ - ادرک - نمک چھٹانک چھٹانک شکر یا گڑ پاؤ بھر پہلے آم کے مغز کو سرکہ میں پسوا کر پھر سب مصالحہ کو سرکہ میں پسوا کر آم کے مغز میں مخلوط کر دو اور بقدر سرکہ باقی رہ گیا ہو اس میں گڑ اور مصالحہ اور مغز انبہ ملا کر جوش دلاؤ جب چاشنی تیار ہو جائے استعمال میں لادو اور اگر خوش رنگ بنانا منظور ہو تو دو تولہ ہلدی پھول میں بھی ہوئی پسوا کر آمیز کر دو۔

۳۵ مرثیہ بنانے کی ترکیب

آم کا پوست جدا کر دو کیسبزی کا نشان نکال رکھو پانی سے پھر بجلی نکلوائیں کانٹے یا سونی وغیرہ کو دو آؤ دو کر جو نہ اور پھٹ کر سی کر تھرے ہوئے پانی میں چھوڑ داتے جاؤ پھر دو تین گھنٹے کے بعد صاف اور خالص پانی میں دلاؤ اسکے بعد دھوا کر خالص پانی میں جوش دلاؤ جب آدھ لگے ہو جائیں ہوا میں خشک کر آؤ پھر گریلوٹ دو چند شکر خواہ قند کے قوام میں چھوڑ کر جوش دلاؤ اور جب قوام خوب گاڑھا ہو جاوے اور تار بندہ جائے استعمال میں لادو اور اگر زیادہ نفیس بنانا چاہو تو تیسرے

جو تھو روز دوسرا قوام بدلہ دیسی ترکیب سب مربوں کی ہے۔ پیٹا سیب۔ آئل۔

۳۶ نمک پانی کے آم کی ترکیب

پیکے کے آم جو سخت اور چوٹ سے محفوظ ہوں پانی سے خوب دھو کر مٹی کے برتن میں ڈال کر اس میں پانی آموں سے اوپر تک بھر دیں بعد تین روز کے پھر دھو کر وہ پانی پھینک کر دوسرا پانی بدلہ میں اور ثابت مرچ اور نمک اس میں اس انداز سے ڈالیں کہ سوا آموں پر پاؤ سیرنگ۔ آدھ پاؤ لہسن۔ اور پندرہ روز کے بعد کھاویں اور پانی آموں سے اونچا رہنا چاہئے۔ اور بعض یوں کرتے ہیں کہ دوبارہ پانی بدل کر تیسری بار کے پانی میں میتھی کو جوش دیکر جب وہ پانی ٹھنڈا ہو جاوے آموں کے ٹھہرے تھوڑا تھوڑا تیل مل کر اس پانی میں ڈال دیتے ہیں میتھی سے وہ پانی نہیں بگڑتا اور اسوجہ سے وہ آم کچھ زیادہ ٹھہرتے ہیں۔

۳۷ لیموں کے اجار کی ترکیب

پانچ سیر کا غری لیموں لیکر ان کو ایک روز پانی میں چھوڑ دیں اور دوسرے روز پانی سے نکال کر ان کی چار چار کھائیں گھر کے ان میں گرم مصالحہ اور سینہ صانک بھر دیں اتنے لیموؤں کے واسطے آدھ سیر گرم مصالحہ اور تین پاؤ نمک کافی ہے اور نمک مصالحہ بھر کر برتن میں ڈال دیں اور اوپر سے اور لیموؤں کا عرق نچوڑ دیں اور بعض تین پانی بدلتے ہیں اور سیر تھپے چھٹانک مصالحہ ڈال دیتے ہیں اور اوپر سے کٹھے لیموؤں کا عرق نچوڑتے ہیں جس قدر زیادہ عرق نچوڑا جاوے گا زیادہ دنوں تک ٹھہرے گا اور بعض سیر بھر نمک ڈالتے ہیں اور یہ چیزیں بھی ڈالتے ہیں۔ سوٹھ چھ ماشہ پیل چھ ماشہ سمندر جھاگ چھ ماشہ سفید زیرہ چھ ماشہ اور یہ سب چیزیں گرم مصالحہ کیساتھ کوٹی جاتی ہیں

۳۸ کپڑا رنگنے کی ترکیبیں

۳۹ سیاہ رنگ | قلعی چونہ کی آدھ سیر۔ اور خالص نیل سیر بھر اور گڑ کا شیرہ آدھ سیر سب کو خوب ملا کر کسی تانہ میں بھر دے اور صبح اور شام اور دوپہر کے وقت ایک لکڑی سے اسکو ہلا دیا کریں کہ اسکا خمیر اٹھ کھڑا ہو۔ اور اگر سردی کا موسم ہو تو ناند کے چاروں طرف آگ جلادیا کرے کہ اسکی گرمی سے خمیر اٹھ کھڑا ہو۔ اس میں کپڑے کو رنگ لے اور اس میں رنگ کر جب خشک ہو جائے۔ گائے کے تازہ دودھ میں ڈوب دیدے یا مہندی کی پتی پانی میں جوش دے کر اس پانی میں کپڑا بھگو دے تو خوب بچتہ ہو جاوے۔

۴۰ زرد رنگ | اول ہلدی خوب باریک پیس کر پانی میں ملا کر کپڑے کو اس میں رنگ لے اور نچوڑ کر خشک کر لے پھر دودھ سفید پھٹکڑی پیس کر پانی میں ملا دے اور کپڑے کو اس میں دھو کر خشک کر لے پھر آم کی چھال آدھ سیر لیکر تین پہر تک پانی میں جوش دے۔ اور چھان کر کپڑے کو اس میں ڈوب دے

اور پھر خشک کر لے۔

سہرا انبوہ رنگ | اول دھیلا بھر بلدی میں کپڑا رنگ لے پھر پاؤ سیر ناسپال کو پانی میں جوش کر کے چھان کر اس میں رنگ لے اور ناسپال کا پانی رہنے دے پھر دھیلا بھر گیر و پانی میں ملا کر اس میں رنگے پھر جو ناسپال کا پانی بچا ہوا رکھا ہے اس میں ڈوب دے۔ پھر دو پیسے بھر پھٹکڑی علیحدہ پانی میں ملا کر اس میں کپڑی کو غوطہ دے۔ پھر اسی پھٹکڑی کے پانی میں تھوڑا کلف چانول یا آٹے کا ڈالکر ہاتھ سے ہلا کر کپڑے کو چند بار اس میں غوطہ دے کر نکال لے۔

سہرا انبوہ کی دوسری ترکیب | ناسپال اور مچھڑ دونوں برابر وزن لیکر دونوں کو نیکو فتنہ کر کے یعنی کچل کر رات کے وقت پانی میں بھگو دیں اور صبح جوش دے کر چھان لیں۔ اول پھٹکڑی خوب بائیک پیسکر پانی میں ملا کر اس میں کپڑے کو تر کر کے خشک کر لیں پھر اسی ناسپال اور مچھڑ کے پانی میں غوطہ دیں۔ زمرودی رنگ | اور والی ترکیب سے اول پھٹکڑی کے پانی میں غوطہ دے کر خشک کر کے نیل کے پانی میں غوطہ دیں پھر اسی ناسپال اور مچھڑ کے پانی میں غوطہ دیں۔

دوسری ترکیب زمرودی رنگ کی آم کی کوہل آدھ پاؤ لے کر آدھ سیر پانی میں جوش دیں اور چھان کر اس پانی کو رکھ لیں۔ پھر دوسرے پانی میں دوبارہ جوش دیں اور اس پانی کو الگ رکھیں پھر تیسرے پانی میں جوش دیں اور اس پانی کو الگ رکھیں اول کپڑے کو پہلے پانی میں رنگ کر خشک کر لیں پھر تیسرے پانی میں نو ماشہ پھٹکڑی ملا کر اس میں خوب ملکر دھو کر خشک کر لیں۔

طوسی رنگ | بھول یعنی لیکر کی چھال پاؤ سیر اور کا نقل چار تولہ نیکو فتنہ کر کے رات کو پانی میں بھگو دیں اور صبح کو جوش دیں۔ اول پھٹکڑی دو تولہ جدا پانی میں ملا کر کپڑے کو اس میں غوطہ دیں پھر اس رنگ کے پانی میں غوطہ دیں پھر اسی رنگ میں ایک تولہ کسبیس ملا کر پھر غوطہ دیں مگر یہ کسبیس رنگے کا ہو ہیرا کسبیس نہ ہو۔ طوسی بچتہ سرخی مائل خوشمارنگ | اول آدھ پاؤ مچھڑ اور آدھ پاؤ مہندی کی پتی کو کچل کر رات کو

چھ سیر پانی میں تر کر دیں صبح مٹی کی بانڈی میں کئی جوش دیکر چھانکر رکھ لیں پھر زرد پھر یعنی بڑی ہڑا اور بلدی باریک پیسکر بہت سے پانی میں ڈالکر کپڑے کو ایسی طرح رنگیں کہ دھبہ نہ پڑے پھر نچوڑ کر سایہ میں خشک کر لیں اور اس رنگ کو رہنے دیں اور آدھ پاؤ گڑ اور آدھ پاؤ خشک آم ملے یعنی آنولہ ایک لوہے کی کڑا ہی میں تھوڑی پانی میں ڈالکر دھوپ میں رکھ دیں جب اس میں ابال اٹھنے لگے اور سیاہ ہو جائے تو اسی مچھڑ اور مہندی کے رنگ میں ملا کر پھر کپڑا رنگیں۔

فاقہی رنگ | دو عدد مازو بڑے بڑے نیکو فتنہ کر کے پانی میں ایک پہر تک رکھیں پھر پیسکر زیادہ پانی

ملادیں اور کپڑے کو اس میں رنگ خشک ہونے دیں اس پانی کو پھینک کر برتن میں نیا پانی ڈال دیں چوتھائی آنچورہ کاٹ کا اس پانی میں ملا کر پھر رنگ دیں۔

کاٹ بنائیں ترکیب | پندرہ سیر پانی میں دو سیر لوہا اور تھوڑا سا آنولہ اور بڑی ہڑڈالکر ایک ہفتہ تک رہنے دیں بعض سویاں پکا کر اسکا پانی بھی اس میں ملا دیتے ہیں اور چھینڈو نکالنے سے بنا ہوا بچاے تو بنائیں ضرور نہیں۔

کاہی سبز رنگ | اول ہلدی کو باریک پیسکر اور تھوڑی کا پانی اس میں ملا کر تھوڑی دیر کپڑے کو اس میں پڑا رہنے دیں پھر صابون کے پانی سے اسکو دھو کر ترش چھاج میں پھنکڑی پیسکر ملا کر اس میں کپڑے کو رنگ لیں۔

یادامی رنگ | اول ہلکا سا گیر دے لے پھر کپڑے کو خشک کر کے تن کو ہاون دستہ میں کوٹ کر اسکے چانول یعنی بیج لے کر پانی میں دو تین جوشدے اور کسی برتن میں اول تھوڑا پانی لیکر اس میں آدھا رنگ ملا کر کپڑے کو غوطہ دے اگر رنگ ہلکا آوے تو آدھا رنگ جو بچا رکھا ہے وہ بھی ڈال دے۔

اودار رنگ بختہ | پتنگ شیریں اور تھوڑا چونہ پانی میں جوش کر کے صاف کر کے اس میں پھنکڑی ڈال کر کپڑی کو غوطہ دیں اور بعض بڑی ہڑڈ اور تھوڑا کسین بھی پیس کر ملا دیتے ہیں۔

سرخ رنگ بختہ | پتنگ شیریں تین چھٹانک منگا کر اس کو کوٹ کر ریزہ ریزہ کر لے اور سیر پھر پانی میں حقیقت سا جوش دے کرات بھر تر رکھ کر صبح کو پھر جوشدے جب آدھا پانی رہ جاوے صاف کر کے رکھ لے

پھر اتنا ہی پانی ڈال کر دوبارہ جوشدے جب آدھا پانی رہ جاوے اس کو صاف کر کے علیحدہ رکھ لے پہلو بڑی ہڑڈ ایک تولہ پیس کر پانی میں ملا کر اس میں کپڑے کو غوطہ دے کر پنجوڑ کر خشک کر لے پھر سفید پھنکڑی ایک تولہ

پیسکر اسکے پانی میں کپڑے کو غوطہ دے اور پنجوڑ کر خشک کر لے۔ پھر پتنگ کے دوسرے جوش دیئے ہوئے پانی میں کپڑے کو رنگ کر خشک کر لے۔ پھر پہلے جوش دیئے ہوئے پانی میں ایک تولہ سفید پھنکڑی پیسکر ہاتھ

سے اتنا ہلاوے کہ اس میں جھاگ یعنی پھین اٹھ جاوے اور ایک پہر تک کپڑے کو اس میں تر رکھے اور پنجوڑ کر خشک کر کے پھر بڑی ہڑڈ ایک تولہ پیسکر پانی میں ملا کر اس میں کپڑے کو غوطہ دیکر تھوڑی دیر اس میں رہو پھر پنجوڑ کر خشک کر

پسنتی رنگ | اول کپڑے کو ہلدی کا رنگ دے۔ پھر صابون کے پانی میں بھگو دے پھر کاغذی لیوؤں کا ترق بائی میں پنجوڑ کر اس پانی میں غوطہ دے اور پنجوڑ کر خشک کر لے۔

دوسری ترکیب | اول چار ماشہ نیل پانی میں پیسکر کپڑے کو اس میں رنگیں پھر پھنکڑی پیسکر اسکے پانی میں شوب دے کر خشک کر لیں پھر چھ تولہ ہلدی پانی میں ملا کر اس میں شوب دے کر خشک کر لیں اور دوبارہ پھر پھنکڑی کے پانی میں شوب دیں اور خشک کر لیں۔ پھر ناسپال چھ تولہ پانی میں جوش دے کر اس

میں کپڑے کو شوب دیکر خشک کر لیں۔

فیروزنی رنگ | اول پتھر کے چوٹے میں کپڑے کو ہلکا سا رنگ دیں پھر نیلہ تھو تھاپیں کر پانی میں ملا کر رنگ تیار رکھیں اور اس میں سے تھوڑا تھوڑا علیحدہ لے کر کپڑے کو رنگتے رہیں اور خشک کرتے رہیں۔ جب خواہش کے موافق رنگ چڑھ جاوے پھٹکڑی کے پانی میں شوب دے کر خشک کر لیں۔

۵۶ چھٹانک سے من تک لکھنے کا طریقہ

آدھی چھٹانک - ایک چھٹانک - آدھ پاؤ - پاؤ سیر - آدھ سیر تین پاؤ - ایک سیر - دو سیر - ایک سن - اور اگر تین چھٹانک لکھنا ہو تو دیکھو کہ تین چھٹانک کیا چیز ہے سو تم جانتی ہو کہ ایک آدھ پاؤ اور ایک چھٹانک ہے تو تم چھٹانک کی اور آدھ پاؤ کی نشانی ملا کر لکھو اس طرح ۷۲ تین چھٹانک ہو جاوے گا۔ اس طرح اگر چھٹانک کم سیر لکھنا ہو تو دیکھو کہ چھٹانک کم سیر کس کو کہتے ہیں سو ظاہر ہے کہ اس میں ایک آدھ سیر ہے اور ایک پاؤ سیر ہے اور ایک آدھ پاؤ ہے اور ایک چھٹانک ہے اتنی چیزیں اس میں ہیں تو تم ان سب کی نشانیاں بنا کر آگے پیچھے لکھو اس طرح ۷۲ ماریں یہ چھٹانک کم سیر ہو گیا۔ اسی طرح جو کچھ ملو لکھنا ہو اس کو پہلے سوچ لو کہ اس میں کیا کیا چیزیں ہیں جتنی چیزیں اس میں معلوم ہوں سب کی نشانیاں لکھ کر اخیر میں (مار) بنا دو اور اتنا یاد رکھو کہ کئی نشانیاں جہاں لکھی جاوے گی بڑی نشانی پہلے لکھیں گے اور چھوٹی چھوٹی چیز کی نشانی پیچھے لکھیں گے اور سیر اگر زیادہ لکھتے ہوں تو (مار) سے پہلے اتنا ہی ہندسہ بنا دو۔ اور ہندسے کو پہلے حصہ میں معلوم ہو چکے ہیں ان کو پھر دیکھو مثلاً ہم کو دو سیر لکھنا تھا تو (مار) سے پہلے دو کا ہندسہ یعنی ۲ بنا دیا جیسے تم اوپر لکھا ہو ادیکھ رہی ہو اور من سے آگے دو من کو منوان لکھتے ہیں اور اس سے آگے لکھنے کا قاعدہ آگے آتا ہے جس جگہ گزار کر لکھنے کا طریقہ لکھا جاوے گا وہاں دیکھو۔

۵۷ چھدام سے دس ہزار روپے تک لکھنے کا طریقہ

چھدام - دھیلہ - پاؤ آنے یعنی ایک پیسہ - آدھ آنہ - پون آنہ - ایک آنہ - سو آنہ - دیرھ آنہ - پونے دو آنے - دو آنے تین آنے اتنی طرح جتنے آنے لکھتے ہوں اتنا ہی ہندسہ لکھ کر اسکے آگے یہ (ر) نشانی کر دو مثلاً تم کو بارہ آنے لکھتے ہیں تو اول بارہ کا ہندسہ لکھو اس طرح ۱۲ پھر اس کے آگے اس طرح کا بنا دو (ر) تو دو دنوں سے ملکر یہ شکل بن جاوے گی (۱۲) یہ بارہ آنے ہو گئے۔ اگر تم کو دو آنے یا ڈھائی آنے یا پونے تین آنے لکھتے ہوں تو یہ سوچو کہ اس میں کس چیزیں ہیں جیسے اوپر کے بیان میں سوچا تھا مثلاً پونے تین آنے میں سوچنے سے معلوم ہوا کہ ایک دو آنے ہیں اور ایک آدھ آنہ ہے اور ایک پاؤ آنہ ہے۔ بس تم سب کی نشانیاں اس طرح لکھو (۱۲) بس یہ پونے تین آنے ہو گئے اسی طرح جو چاہے لکھو روپے سے کم تو اس طرح ہندسہ بنا کر لکھیں گے مثلاً پونے سو لہ آنے کو اسی طرح

لکھیں گے (۱۵) اور جب پورا رہے ہو جاوے تو اور شکل شروع ہوگی اس طرح ایک فیہ دورے تین روپے چار روپے - پانچ روپے - چھ روپے - سات روپے - آٹھ روپے - نو روپے - دس روپے - گیارہ روپے - بارہ روپے - تیرہ روپے - چودہ روپے - پندرہ روپے - سولہ روپے - سترہ روپے - اٹھارہ روپے - انیس روپے - بیس روپے - تیس روپے - چالیس روپے - پچاس روپے - ساٹھ روپے - ستر روپے - اسی روپے - توے روپے - سو روپے - اب یاد رکھو کہ اگر تم کو درمیان کی گنتی کے روپے لکھتے ہو تو یہ سوچو کہ اس گنتی میں کیا کیا چیزیں ہیں مثلاً ہکو اکیس لکھنا ہے - تو اکیس کہتے ہیں ایک اور بیس کو - تو تم یوں کرو کہ ایک کے واسطے تو وہ نشانی لکھو جو گیارہ میں دس کی رقم سے پہلے لکھی ہے یعنی (۱) اور بیس کے واسطے بیس کی نشانی آگے لکھو دونوں سے ملکر یہ شکل بنجاوے گی (۱۰) اکیس ہو گئے اسی طرح بائیس میں سوچنے سے دو اور بیس ملے ہوئے تو دو کے واسطے وہ نشانی لکھو جو بارہ کی رقم میں دس کی رقم سے نیچے لکھی ہے یعنی (۲) اور اس کے اوپر بیس کی نشانی لکھو دو دونوں سے ملکر یہ شکل ہو جاوے گی (۲۰) یہ بائیس ہو گئے اسی طرح تین کیلئے وہ رقم لکھو جو تیرہ میں دس کی رقم کے نیچے لکھی ہے یعنی (۳) اور چار کیلئے چودہ والی رقم لکھو یعنی (۴) اور پانچ کے لئے پندرہ والی یعنی (۵) اور چھ کے لئے سولہ والی یعنی (۶) اور سات کے لئے سترہ والی یعنی (۷) اور آٹھ کے لئے اٹھارہ والی یعنی (۸) اور نو کے لئے انیس والی یعنی (۹) اور ان کے اوپر بیس کی یا تیس کی یا چوٹی گنتی ہو اس کی رقم کو لکھو مثلاً ہم کو چھپن لکھنا منظور ہے تو چھپن کو سوچو کہ کس کو کہتے ہیں چھ اور پچاس کو کہتے ہیں - تو تم یوں کرو کہ سولہ کی رقم میں دیکھو کہ دس کی رقم کے نیچے کیسی نشانی بنی ہے تو وہ نشانی یہ پائی گئی (۱۰) اس کو اول لکھو پھر دیکھو پچاس کی رقم کس طرح لکھی جاتی ہے تو اس کی یہ صورت ملی (۱۵) اس پچاس کی رقم کو اس پہلی رقم کے اوپر لکھو وہ شکل بنجاوے گی (۱۵) یہ قاعدہ ہم نے بتلادیا ہے اب تم اس قاعدہ کے زور سے تناوے تک سب رقمیں سوچ سوچ کے لکھو اور استاد یا استانی کو دکھلا دو - دو سو روپے تین سو روپے - چار سو روپے - پانچ سو روپے - چھ سو روپے - سات سو روپے - آٹھ سو روپے - نو سو روپے - دس سو روپے - تین سو روپے - تین سو روپے - چار سو روپے - پانچ سو روپے - چھ سو روپے - سات سو روپے - آٹھ سو روپے - نو سو روپے - دس سو روپے - دس سو روپے -

اور اگر روپے آتے لکھتے ہوں کہ اس میں ہزار بھی ہے اور سو بھی ہے - اور اس سے کچھ کم بھی ہے تو سب کی رقمیں آگے پیچھے اوپر نیچے لکھیں گے اس طرح کہ ہزار کی رقم پہلے لکھیں اسکے اوپر سو کی رقم آگے سو کی رقم مثلاً ہم کو پانچ ہزار آٹھ سو تناوے روپے لکھتے ہیں تو اس طرح لکھیں گے (۱۰۸۰۰) اور جو کچھ آنے بھی ہوں تو انکو سب کے نیچے لکھیں گے مثلاً ان روپیوں کے ساتھ پونے چودہ آنے بھی ہیں تو اسے اس اوپر کی رقم کے نیچے

لکھ دیں گے اور جو کوئی دھیلیا چھدام بھی ہو تو ان آٹوں کے بعد اس کو لکھ دیں گے مثلاً اس طرح ۱۲۲ ادام
یہ پونے چودہ آنے اور ایک دھیلیا ہو گیا۔

گزا اور گرہ لکھنے کا طریقہ

۵۸

گزا کو درجہ کہتے ہیں اور اسی طرح لکھتے ہیں۔ اگر ایک گزا لکھنا ہو تو فقط درجہ لکھیں گے اور دو گزا درجہ ان لکھیں
ہیں اور تین گزا یا زیادہ لکھنا ہو تو اوپر جو رقمیں روپیوں کی لکھی جا چکی ہیں وہی رقمیں لکھ کر ان کے آگے
لفظ درجہ لکھ دیتے ہیں مثلاً تین گزا لکھنا ہو تو اس طرح لکھیں گے (۳ درجہ) اور چار گزا اس طرح لکھیں گے (۴ درجہ) اسی طرح چھ گزا یا
لکھنی چلی جاؤ مگر یہ یاد رکھو کہ بعضی رقموں کو جو گچھا سرگول مڑا ہوا ہوتا ہے وہ فقط روپیوں کے لکھنے میں ہے اور گزوں
کے لکھنے میں وہ سرا نہیں موڑا جاتا مثلاً اگر دس گزا لکھنا ہو تو یوں لکھیں گے (۱۰ درجہ) اور اگر کچھ گرہ بھی
لکھنا ہو تو گز کی رقم کے نیچے اتنا ہندسہ لکھ کر گرہ کا لفظ لکھ دیتے ہیں مثلاً دس گزا کے ساتھ آٹھ گرہ ہوں
تو یوں لکھیں گے (۱۰ درجہ) اسی طرح من کے لکھنے کا قاعدہ ہے مثلاً چار من کو اس طرح لکھیں گے (۴ من)
اور دس من کو اس طرح لکھیں گے (۱۰ من) اس میں اتنی بات اور زیادہ ہے کہ جن رقموں کا سرگول مڑا ہوا تھا
اس کو سیدھا نہیں لکھتے بلکہ اوپر کو اٹھا دیتے ہیں۔

تولہ ماشہ لکھنے کا طریقہ اس میں کوئی بکھیرا نہیں۔ جتنے تولے ماشہ ہوں اول ہندسہ لکھو پھر تولہ ماشہ یا رتی
کا لفظ لکھ دو اور جو کئی چیزیں ہوں سب لکھ دو مثلاً چار تولہ اور چھ ماشہ اور تین رتی لکھنا ہو تو یوں لکھ دو تولہ ماشہ رتی

چھوٹی اور بڑی گنتی کی نشانیوں کا جوڑنا

۵۹

اس کو خوب سمجھ لینا مثلاً کسی چیز میں خرید میں کوئی روپے کو کوئی آٹوں کو کوئی پیسوں کو تو اب ہم کو سب کا جوڑ
کر دیکھنا منظور ہے کہ سب کتنا ہوا یا گھر میں انارج کئی دفعہ آیا ہے کبھی من، کبھی سیروں، کبھی آدھ سیر یا دسیر۔
یا سارے کئی چیزیں سونے کی بنائیں۔ کوئی تولوں ہے کوئی ماشوں کوئی رتیوں۔ تو اب سب سونا اسکا کتنا
ہو ان چیزوں کے جوڑنے کی حساب میں ضرورت پڑتی ہے۔ سو اس کا قاعدہ یہ ہے کہ اول سب رقمیں روپے
آنے یا سب وزن سیر چھٹانک یا تولے ماشے ہر چیز کے ساتھ لکھ دو پھر ایک طرف دیکھتی آؤ کہ سب میں چھوٹی
رقم یا سب میں چھوٹا وزن کہاں کہاں ہے ان سب کو اپنی جی میں جوڑتی جاؤ پھر جوڑ کر یہ دیکھو کہ اس سے بڑی
رقم یا اس سے بڑا جو وزن ہے یا چھوٹی رقمیں اور وزن ملکر اس بڑی رقم یا اس سے بڑا جو وزن ہے یا چھوٹی
رقمیں اور وزن ملکر اس بڑی رقم یا بڑے وزن کی گنتی میں پوری پوری چلی گئی یا نہیں اگر چلی گئی تو اس کو پھر

اس سے بڑی رقم یا وزن سے جوڑو اور اگر نہیں گئی تو جتنی اس میں بڑے وزن سے کسر رہی ہے اس کسر کو لکھ لو اور جتنا بڑے وزن کی گنتی میں پورا ہو گیا اس کو پھر بڑی رقم یا بڑے وزن کے ساتھ ملا کر اسی طرح جوڑو پھر ان سب کو جوڑ کر دیکھو کہ یہ اپنے سے بڑی رقم یا بڑے وزن میں پورا گنتی میں آگیا یا نہیں اگر پورا گنتی میں آگیا تو پہلے کی طرح اس کو پھر بڑی رقم یا وزن سے جوڑو اور اگر نہیں آیا تو اس کسر کو پہلے لکھے ہوئے کیساتھ لکھ دو اور جتنا بچا اس کو پھر اس سے بڑی رقم یا وزن سے جوڑو اسی طرح اخیر تک حساب ختم کر دو اور لکھ دو اور جو آخر لکھا ہو گا وہ سارا ملکر جتنا ہوا اس کو میزان کہتے ہیں۔

مثال رقموں کے جوڑنے کی ملل عدد۔ لکھا۔ شمال باف ۱۲۔ چین۔ ربین۔ راب ان کا جوڑنا چاہا سب سے چھوٹی رقم۔ ۱۰ کی ہے اور یہ دو جگہ آئی ہے۔ دونوں جگہ جوڑا تو رہو گیا پھر بھی اس میں دو جگہ ہیں اس کو ان دونوں کے ساتھ جوڑا ڈیڑھ آنہ ہو گیا۔ تو اس کا ایک آنہ تو اور آٹوں کی گنتی میں جاسکتا ہے کسر رہی ۱۰ کی تو اس کو پہلے لکھ دیا اس طرح ۱۰ روہ جو آنہ حاصل ہوا تھا اس کو اور آٹوں کے ساتھ جوڑا تو آنے دو جگہ ہیں ایک جگہ ۸ اور ایک جگہ ۲ اس ایک آنے کو ان کے ساتھ ملا کر جوڑا تو ایک آنہ اور آٹھ آنے نو آنے ہوئے اور نو آنے اور بارہ آنے، اکیس آنے ہوئے اکیس آنوں میں ایک روپیہ اور پانچ آنے ہیں تو پانچ آنے کو تو اس دو پیسہ کے ساتھ لکھ دیا اس طرح (۵۰) آگے ایک روپیہ رہا اب دیکھا ان رقموں میں بھی ایک روپیہ ایک جگہ ہے اس روپے کو اس روپے کے ساتھ جوڑ لیا تو دو روپے ہوئے ان دو روپے کی رقم کو اس ۵۰ کے ساتھ لکھ دیا اس طرح ۵۰ روپیہ دام ملکر اتنے ہوئے تو یوں کہیں گے کہ سب کپڑوں کی قیمت کی میزان ۵۰ روپے اور حساب کے ختم پر لفظ میزان لکھ کر اس رقم کو لکھا بھی کرتے ہیں اس طرح میزان ۵۰ اسی طرح اور وزن کو سوونچ سمجھ کر لکھو اور لکھ کر استاد کو دکھلا دو۔

روزمرہ کی آمدنی اور خرچ لکھنے کا طریقہ

۶۱

اس کو سیاق کہتے ہیں اور بڑے کام کی چیز ہے کیونکہ زبانی یاد رکھنے میں ایک تو بھول ہو جاتی ہے پھر کبھی خاوند اعتبار نہیں کرتا کبھی سوچ سوچ کر بتلانے سے خواہ مخواہ شبہ ہوتا ہے کبھی یاد نہ آنے سے یا تو جھوٹ بولنا پڑتا ہے یا نہ بتلایا تو شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے اور اس سے نوکروں چاکر وغیرہ بھی بداد رہتا ہے وہ کچھ لیکر مگر نہیں کر سکتے۔ یہ معلوم ہوتا رہتا ہے کہ کبھی فلاںے دن آیا تھا اور جھٹاک روز کا خرچ ہے تو سیر بھر کبھی سولہ دن ہونا چاہئے تھا آٹھ دن میں کیوں ختم ہو گیا۔ ماما یہ نہیں کہہ سکتی کہ بیوی تم کو یاد نہیں رہا سولہ روز ہوئے جب آیا تھا تم کو ہمیشہ اپنے ذمے لازم سمجھنا چاہئے کہ جو رقم نے اس کو بھی لکھ لیا کرو اور

اور جہاں خرچ ہو اس کو بھی ساتھ ساتھ لکھ لیا کرو۔ دوسرے وقت کے بھروسے نہ رہا کرو اس میں اکثر بھول چوک ہو جاتی ہے لکھنے میں یہ بھی فائدہ ہے کہ کسی پر بدگمانی نہیں ہوتی مثلاً تمہارے پاس دس روپے تھے تم نے چھ اٹھائے مگر یاد رہے پانچ اب چار ہی روپے رہ گئے اور تمہاری یاد سے پانچ ہی ہیں ایک روپیہ کہیں دے کر بھول گئیں اور سب پر چوری لگاتی پھرتی ہیں کہ فلاں نے اٹھالیا ہو گا تم کوئی چیز بے لکھے مت رہنے دیا کرو۔ کپڑے دو تو لکھ کر۔ قلعتی کو برتن دو تو لکھ کر کسی کو مزدوری دو تو لکھ کر۔ کوئی چیز منگاؤ تو لکھ کر۔ اور جو تم کو ملے اس کو بھی لکھ لو اب ہم تم کو آمدنی اور خرچ لکھنے کا قاعدہ بتلاتے ہیں ایک مہینہ کا حساب بنالیا کرو چاہے ایک ایک مہینے کا یہ تم کو اختیار ہے وہ طریقہ یہ ہے کہ مثلاً تم کو ایک ایک مہینہ کا حساب رکھنا منظور ہے اور رمضان سے شروع کرنا ہے تو ایک کتاب بڑے بڑے ورقوں کی بنالو اور جس ورق سے لکھنا ہو اس کے شروع پر اول یہ عبارت لکھو:-

(حساب آمد و خرچ بابت ماہ رمضان) پھر اس عبارت کے نیچے لفظ جمع کو لکیر کی طرح یوں لکھو۔

جمع

پھر اس کے نیچے دو لکیریں کھینچ کر ایک لکیر کے سرے پر لفظ بقایا اور دوسری لکیر کو سری پر لفظ حال لکھو اس طرح

بقایا
حال

اور بقایا کی لکیر کے نیچے جو روپیہ تمہارے پاس پہلے بچا ہو وہ لکھ دو اور حال کی لکیر کے نیچے ذرا زیادہ سی جگہ چھوڑے رکھو اور رمضان میں جو آمدنی ہوتی رہے تو تاریخ وار لکھتی رہو اس طرح۔

بقایا

ع

حال

یکم رمضان از منشی صاحب عہدہ ۶ فروردخت غلہ عہدہ ۱۰ وصول۔ قرضہ از بھابی صاحبہ للبحر

اب اس کے بہت نیچے لفظ وجہ ایک لکیر کی شکل میں لکھو اس طرح۔

وجہ

اور اس کے بعد ذرا اسی جگہ چھوڑ کر جہاں کہیں اٹھے اس کو تاریخ وار روز کے روز لکھتی رہو اس طرح یکم رمضان چانول لکھی ۱۲ شکر سفید ۵۰ دودھ والا ۳۰ گرم مٹھا ۱۰۰ ہم مسجد میں تیل ۵۰ طالب علموں کو افطاری و سحری کیلئے۔ اسی طرح مہینہ بھر تک لکھتی رہو جب مہینہ ختم ہو جاوے خرچ کی ساری رقموں کو اوپر کے طریقہ کے موافق جوڑ کر سب کی میزان اس وجہ کی لکیر کے نیچے لکھ دو۔ مثلاً ان رقموں کو جوڑا تو عین ہوئے ان اس لکیر کے نیچے

اس نشان کا مطلب یہ ہے کہ یہاں دی گئی تاریخ ہجری میں لکھی گئی ہے

وسحری کے لئے - تتمہ -

اب اتنی بات کام کی اور یاد رکھو کہ جب ^{۱۱۳}تتمہ کی رقم لکھ چکو تو اس رقم کو اور وجوہ کی رقم کو جوڑ کر دیکھو کہ کتنی ہوگئی اگر جمع کی رقم کی برابر ہو تو حساب صحیح ہے اور اگر کم زیادہ ہو جاوے تو تتمہ کی رقم غلط لکھی گئی پھر سوچ لو کہ کتنا روپیہ خرچ سے بچا ہے اور سوچ کر صحیح لکھو اور پھر اسی طرح تتمہ کی رقم اور وجوہ کی رقم کو جوڑ کر دیکھو کہ اب بھی جمع کی رقم برابر ہوئی یا نہیں جب برابر آجاوے تو حساب کو صحیح سمجھو اور پھر کی مثال میں ^{۱۱۴}عید کو جوڑ کر دیکھا تو ^{۱۱۵}لغویہ ہوئے معلوم ہوا حساب صحیح ہے خوب سمجھ لو۔ اور اگر کچھ فاضل ہو تو اس فاضل کی رقم کو جمع کی رقم کے ساتھ جوڑ کر دیکھو اگر وجوہ کی رقم کے برابر ہو جائے تو فاضل صحیح ہے ورنہ پھر سوچو۔

تھوڑے گروں کا بیان

۶۲

حساب کے چھوٹے چھوٹے قاعدوں کو گرو کہتے ہیں۔ ان سے آسانی کے ساتھ زبانی حساب لگ جاتا ہے تھوڑے گرو لکھ دیتے ہیں جن کی زیادہ ضرورت پڑتی ہے۔ پہلا گرو۔ ایک من چیز جتنے روپیوں کی ہوگی اتنے انوں کی ڈھائی سیر ہوگی۔ مثلاً ایک من چانول آٹھ روپے کے ہوئے تو آٹھ آنے کے ڈھائی سیر ہوئے۔ دوسرا گرو۔ ایک روپے کی بے سیر چیز آدے گی چالیس روپے کی اتنے من آدے گی مثلاً ایک روپے کا ڈیڑھ سیر بھی ہو تو چالیس روپے کا ڈیڑھ من ہوگا۔ تیسرا گرو۔ ایک روپے کی بے سیر چیز آدے گی ایک آنے کی اتنی چھٹانک ہوگی۔ مثلاً ایک روپے کے بیس سیر گیہوں آئے تو ایک آنے کے بیس چھٹانک آویں گے یعنی سو اسیر چوتھا گرو۔ ایک روپے کی بے دھڑی یعنی جو پنسیری کوئی چیز آدے گی تو آٹھ روپے کی اتنے من ہوگی مثلاً ایک روپے کے چار پنسیری گیہوں آئے تو آٹھ روپے کے چار من آویں گے پانچواں گرو۔ ایک روپے کا بے گز کپڑا ہوگا ایک آنے کا اتنی گرہ ہوگا مثلاً ایک روپے کا چار گز ٹٹھا ہوا تو ایک آنے کا چار گرہ ہوگا یہ حساب کی تھوڑی سی باتیں لکھ دی ہیں جو عورتوں کے لئے بہت ہیں زیادہ کی ضرورت پڑے تو کسی سے سیکھ لو وہ لکھنے سے سمجھ میں نہ آئیں۔

بعض لفظوں کے معنی جو ہر وقت بول جاتے ہیں

۶۳

ہسینوں کے عربی اور اردو نام

محرم	صفہ	ربیع الاول	ربیع الثانی	جمادی الاولیٰ	جمادی الاخریٰ
دہا	تیرہ تیزی	بارہ وفات	میرا جی	شاہ مدار	خواہ جہ جی

۱۲۰ دراتے ہی پیسوں کے ڈھائی پانچیسے مثال بالائیں آٹھ پیسے کو ڈھائی پانچاؤں ہوئے۔

رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجۃ
مریم روزہ	شب برات	رمضان	عید	خالی	بقرعید

ہندی مہینے اور موسم اور فصلیں

۶۴

پھاگن چیت بیساکھ۔ جیٹھ۔ یہ چار مہینے گرمی کے کہلاتے ہیں۔ اور اساراھ ساون۔ بھادوں۔ کٹوار جیسکو اسوج بھی کہتے ہیں یہ چار مہینے برسات کے ہیں اور کانک۔ انھن جس کو سنگسر بھی کہتے ہیں پوس جسکو پوہ بھی کہتے ہیں ماگھ جس کو ماہ بھی کہتے ہیں یہ چار مہینے جاڑے کے ہیں اور ان میں جو بارش ہوتی ہے اسکو مہاوت کہتے ہیں۔ اور یاد رکھو کہ تیسرے برس ان مہینوں میں ایک مہینہ دو دفعہ آتا ہے اس کو لوندا مہینہ کہتے ہیں اور یہ بھی یاد رکھو کہ یہ مہینے چاند رات سے شروع نہیں ہوتے بلکہ چاند کے پورے ہونے سے یعنی چودھویں رات سے شروع ہوتے ہیں اور جس فصل میں گیہوں چنا پیدا ہوتا ہے وہ ربیع اور اساراھ ہی کہلاتی ہے اور جس موسم میں چانول اور بنھا نالج پیدا ہوتا ہے وہ خریف اور سادنی کہلاتی ہے۔

رخوں کے نام

۶۵

جس طرف سے سورج نکلتا ہے وہ مشرق کہلاتا ہے اور اس کو پورب بھی کہتے ہیں اور جدھر سورج چھپتا ہے وہ مغرب کہلاتا ہے اور چھم اور چھپان بھی کہتے ہیں اور جو مشرق کی طرف منہ کر کے کھڑی ہو تو متہارو داہنے کا رخ جنوب اور دکھن کہلاتا ہے اور بائیں ہاتھ کا رخ شمال اور اتر اور پہاڑ کہلاتا ہے اور قطب تارہ ادھر ہی دکھلائی دیتا ہے۔

بعض غلط لفظوں کی درستی

۶۶

ہم اوپر غلط لفظ لکھیں گے اور انکے نیچے صحیح لفظ لکھیں گے بولنے میں انکا خوب خیال رکھو کیونکہ غلط بولنا بھی ایک عیب ہے۔

غلط	نخالص	ناکڑہ	منہش	نامحروم	مہجت	چکو	چدر	اما جستہ
صحیح	خالص	مکڑہ	منہج	محروم	مسجد	چاقو	چادر	ہاون دستہ

۵۷ جیٹھ پوہ۔ کٹوار۔ بھادوں۔ پوس۔ اسوج۔ پوہ۔

غلط	تخسہ	رواب	تان تشنہ	لغام	جلدان	داواست	دیوال	نپاک
صحیح	منسخہ	رعب	طعن و شنیع	لگام	جزدان	دوات	دیوار	ناپاک
غلط	تاری بجانا	بھاٹ کرونا	جھنگ یعنی ہلکا کا گھنٹہ	طوفان	نویل یعنی شادی کی خبر	مین میخ یعنی جھگڑا فساد		
صحیح	تالی بجانا	پھوٹ کرونا	زنگ	طوفان	نوید	مین میکھ		

ڈاک خانے کے کچھ قاعدے

۶۷

لکھے پڑھے آدمیوں کو ان سے کام پڑتا ہے خط کا قاعدہ (۱) تین پیسے کو جو پوسٹ کارڈ ملتا ہے اگر وہ بھیجنا ہو تو پتہ کی طرف دائیں آدھے حصے میں صرف جس کے پاس جاتا ہے اس کا نام اور پتہ لکھو بعض لکھ دیتے ہیں جواب طلب ضروری یا بسم اللہ یا اس کے حروف یا ماشاء اللہ و بونہ وغیرہ یا اور کچھ لکھ دیتے ہیں اس سے وہ بیرنگ ہو جاتا ہے یعنی جس کے پاس جاتا ہے اس کو بیرنگ کا ڈیڑھ آنہ دینا پڑتا ہے اور باقی نصف حصہ میں جو چاہو سو لکھو اسی حصہ میں اپنا نام و پتہ و تاریخ لکھ دو (۲) پائے والے کا پتہ صاف اور پورا لکھنا چاہئے اگر چھوٹے قصبہ میں بھیجنا ہے تو ضلع کا نام بھی ضرور لکھ دو۔ اور اگر بڑے شہر میں بھیجنا ہے تو محلہ کا نام اور مکان کا نمبر بھی لکھ دو (۳) اگر دو آنہ والا لفافہ بھیجتی ہو تو اس میں اس قسم کی باتیں جو قاعدہ نمبر (۱) میں بیان ہوئیں لکھنے کا ڈر نہیں مگر ساری جگہ مت چیت دو ورنہ ڈاک خانہ والوں کو انگریزی لکھنا پڑتی ہے وہ کہاں لکھیں گے البتہ لفافہ کی پشت پر بھی اپنا مضمون لکھ سکتی ہو (۴) اگر پوسٹ کارڈ کی برابر لمبا چوڑا موٹا و چکن کاغذ کا ٹکڑا ستر تین پیسہ کا ٹکٹ لگاؤ وہ بھی پوسٹ کارڈ ہو جاتا ہے اور اگر اس پر ٹکٹ بالکل نہ لگاؤ یا پورے ٹکٹ کو تو دونوں صورتوں میں اس کو ڈاک خانے والے پائیو لیکے پاس نہیں بھیجیں گے بلکہ لاوارثی خطوں کے دفتر میں بھیج دیں گے اور اس دفتر والے اس کو پھار کر پھینک دیں گے۔ اور اگر پوسٹ کارڈ سے زیادہ یا کم لمبا چوڑا موٹا و چکن کاغذ ہو گا تو وہ کارڈ بیرنگ کر دیا جائیگا اس کو پرائیویٹ پوسٹ کارڈ کہتے ہیں۔ ایسے کارڈ پر بھی پتہ کی طرف نصف بائیں حصہ میں خط کا مضمون لکھ سکتی ہو مگر اس کا خیال رہے کہ نصف دایاں حصہ پتہ لکھنے اور ڈاک خانہ کی مہر وغیرہ کے لئے چھوٹا رہے اور اگر دائیں حصہ میں خط کا مطلب اور بائیں حصہ میں پتہ لکھو گی تو وہ بیرنگ ہو جاوے گا اور اگر سادے لفافہ پر دو آنے کا ٹکٹ لگا دو تو وہ بھی دو آنہ والا لفافہ ہو جاتا ہے اور اگر اس پر ٹکٹ نہ لگاؤ تو چار آنہ کا بیرنگ ہو جاتا ہے مگر لفافہ کو گوند وغیرہ سے چپکا دو اگر نہ چپکاؤ گی تو ڈاک خانے والے اس کو لاوارثی خطوط کے دفتر میں بھیج دیں گے۔ اگر ٹکٹ نہ ہو تو پوسٹ کارڈ کی تصویر تین پیسے کے ٹکٹ کی جگہ اور سرکاری لفافہ کی

لے رنگو یعنی تالی۔ گھونگر کے مجموعہ کو کہتے ہیں ۱۲ سیلہ ڈاک خانے کے قواعد و قافذ و ضابطے رہتے ہیں۔ قواعد و قافذ و ضابطے کے سرچرچ ہیں ۱۲

تصویر دو آنہ کو ٹکٹ کی جگہ مت لگاؤ اور اگر لگا دو گی تو وہ لفافہ بیرنگ ہو جاوے گا پہلے اسکی اجازت ہو گئی تھی اب مانعت ہے (۵) کارڈ یا لفافہ کو ایسی طرح مت دھوؤ کہ ٹکٹ میلا ہو جائے اور بہت ملا ہوا ٹکٹ بھی مت لگاؤ جس سے شبہ ہو اور ٹکٹ پر اپنا نام نہ لکھو نہ کسی طرح کی لکیر یا پینچو ٹکٹ کو بالکل سادہ رہنے دو نہیں تو ٹکٹ بیکار ہو کر خط بیرنگ ہو جاوے گا۔ استعمال شدہ ٹکٹ بھی خطوں پر بھی مت لگاؤ کیونکہ اس حالت میں بھی خط بیرنگ ہوتا ہے اور اگر استعمال شدہ ٹکٹ پر سے سابق نشانات دور کرنے کی کوشش کی گئی ہو تو وہ جرم ہو جاتا ہے اور ایسے ٹکٹ استعمال کر نیسے خط بھیجنے والے پر مقدمہ قائم ہو جاتا ہے اور بسا اوقات سزا ہو جاتی ہے۔ (۶) بعض آدمی ایک کارڈ کے ساتھ دوسرا کارڈ سی کر بھیجتے ہیں اس سے وہ بیرنگ ہو جاتا ہے اگر جواب کیلئے کارڈ بھیجنا ہو تو ڈیڑھ آنہ کو جڑا ہو کارڈ آتا ہے وہ منگالیا کرو (۷) لفافہ میں خط رکھ کر ایک چھوٹی سی تیز جے نرزی کہتے ہیں بنا لو اس میں رکھ کر دوسری طرف ایک تولہ یا ایک روپیہ انگریزی رکھ کر تول لیا کرو اگر ایک تولہ سے زائد نہ ہو تو دو آنہ کے ٹکٹ میں جاسکتا ہے اور اگر ایک تولہ سے بڑھ گیا تو دو تولہ تک ایک آنہ کا ٹکٹ اور لگاؤ خلاصہ یہ کہ ہر زائد تولہ یا اس کے جزو پر ایک آنہ لگے گا اور اگر بے ٹکٹ بھیجی تو بیرنگ ہو جاوے گا اور حساب جتنے ٹکٹ یہاں لگتے اس سے دو نئے دام اس کو دینے پڑینگے جس کے پاس یہ خط جاوے گا اگر پانیوالا بیرنگ خط لینے سے انکار کرے تو وہ خط نکال دیا جائے گا اور تم کو ہی اس بیرنگ کا محصول دینا ہو گا اور اگر تم بھی خط لینے سے انکار کر دو گی تو تمہارے تمام خطوط سوائے سرکاری خطوط کے ڈاک خانہ کے قاعدے کے مطابق ڈاکخانہ ہی میں روک لئے جا دیں گے اور جب تک تم محصول نہ دو گی اسوقت تک تم کو تقسیم نہیں کئے جائیں گے۔ (۸) ایک لفافہ میں کئی خط مختلف یعنی ایک سے زیادہ اشخاص کے نام آنا بنا کر مت رکھو چونکہ یہ ڈاکخانہ کے قاعدہ کے خلاف ہے اس لئے یہ شرع سے بھی منع ہے البتہ اس شخص کے خط میں دوسرے کو بھی دو چار سطریں لکھیں یا اس ہی شخص کے نام ایک سے زیادہ خط لکھیں تو کچھ ڈر نہیں (۹) خط یا پولندے پر جتنے ٹکٹ لگائے چاہئیں اگر اس کم کے لئے ہیں تو جتنے کی کمی ہے اس کا دو گنا اس شخص سے لیا جاوے گا جس کے پاس وہ بھیجا گیا ہے۔

پولندے کا قاعدہ (۱) کوئی کتاب یا اخبار یا اشتہار یا ایسے کاغذات جن کا مضمون خط کے طور پر نہ ہو اگر ایسے طور سے کاغذ میں لپیٹ کر بند کر دو کہ ڈاکخانہ والے بسہولت کھول کر بند کر سکیں اس کو پولندہ یا پیکٹ کہتے ہیں اس کا محصول پہلے پانچ تولہ پیرتین پیسے پھر ہر اڑھائی تولہ یا اس کے جزو پر ایک پیسہ کا ٹکٹ بڑھاتی جاوے (۲) پولندے میں خط رکھنے کی مانعت ہے (۳) پولندے میں نوٹ ہنڈی اسٹامپ۔ چک بل یا بینک کانوٹ یا دیگر کاغذات جن سے روپیہ مل سکتا ہو بھیجنا منع ہے (۴) پولندہ دو فٹ لمبا۔ ایک فٹ چوڑا اور ایک

فٹ اونچے سے زائد نہ ہونا چاہئے اور اگر پولیٹھ گول بنا جاوے تو تیس انچ طول اور چار انچ قطر سے زائد نہ ہو (۵) اگر یہاں ٹکٹ نہ لگاؤ گی تو بیرنگ ہو جاوے گا اور جتنے کے ٹکٹ یہاں حساب سے لگتے اس سے دونوں محصول وہاں اس کو دینا پڑے گا جس کے نام جاتا ہے اور اگر وہ نہ لے تو اس بھیجنے والے سے وہی دونوں محصول لیا جاوے گا۔

رجسٹری کا قاعدہ ۵۔ اگر خط یا پولیٹھ یا پارسل کی زیادہ حفاظت چاہو تو اس کی رجسٹری کر دو یعنی جتنی ٹکٹ محصول کے حساب سے لگائے ہیں چار آنے کے لگا دو اور لیجانے والا ڈاک منشی سے کہے کہ اسکی رجسٹری ہوگی وہاں ایک رسید ملے گی اس کو حفاظت سے رکھو (۲) اور اگر تم یوں چاہو کہ جس کے نام ہم بھیجتے ہیں اس کے ہاتھ کی دستخط کی رسید بھی آجائے تاکہ وہ انکار نہ کر سکے کہ ہمارے پاس خط یا پارسل وغیرہ نہیں پہنچا تو ایک آنہ کا ٹکٹ اور لگا دو اور ڈاکخانہ سے ایک چھوٹا سا فارم لے کر اس پر ایک طرف اپنا اور دوسری طرف جس کے پاس بھیج رہے ہو اس کا پتہ تحریر کر دو اور اس فارم کا ایک کونا لفافہ، کارڈ، یا بیکیٹ کے ساتھ چپکا دو یا سی دو۔ اور ڈاک منشی سے یہ کہا جاوے کہ یہ جوابی رجسٹری ہوگی وہاں سے ایک رسید تو معمولی ملے گی اور جب وہ چیز وہاں پہنچے گی ڈاک والے اسی فارم پر اس شخص کے دستخط کر اگر وہ فارم تمہارے پاس پہنچا دینگے (۳) اگر کسی خط میں چاب۔ بل۔ ہنڈی ٹکٹ یا اسٹامپ ہو اس کی رجسٹری حفاظت کی وجہ سے کرانی ضروری ہے بلکہ رجسٹری ضائع ہونے پر ڈاکخانہ ذمہ دار نہیں۔ رجسٹری خط کے بائیں طرف نیچے کے کونے کے قریب اپنا نام اور پورا پتہ بھی لکھ دو تاکہ اس کے مکتوب الیہ کو تقسیم نہ ہونے کے صورت میں اس کو بھیجنے والی کو بغیر کھولے ہوئے بلاتا خیر واپس کر دیا سکے۔

بیمہ کا قاعدہ ۵۔ اگر تم کو کوئی قیمتی چیز بھیجنی ہو مثلاً نوٹ۔ سونا۔ چاندی وغیرہ تو اس کا بیمہ کر دو۔ اس کا قاعدہ یہ ہے کہ جس چیز کا بیمہ کرنا ہو اس پر ایک ایک انچ کے فاصلہ پر عمدہ قسم کی لاکھ کی مہر کر دو۔ مہر پر کسی شخص کا نام لکھا ہوا ہونا چاہئے پھول یا سیکٹ یا مٹن کی مہر نہیں کرنا چاہئے اور اس پر پانیوالیکا اور اپنا پتہ صاف تحریر کرنا چاہئے اور بیمہ کی قیمت لکھنا چاہئے مثلاً بیمہ مبلغ دو سو روپے وغیرہ بیمہ کی قیمت لفظوں اور ہندسوں (دونوں) میں لکھنا چاہئے۔ (۲) اگر سو روپے یا سو روپے سے کم کا بیمہ ہے تو محصول خط اور فیس رجسٹری کے علاوہ چار آنے ذمہ داری کے اور لینگے اور اگر سو روپے سے زائد کا ہے تو دو سو تک ۵۔ راو تین سو تک آٹھ آنے اور پھر ہر سو روپے پر دو آنے بڑھتے جاویں گے ایک ہزار تک ایک ہزار سے زائد ہر تین ہزار تک ہر سو روپے پر ایک آنہ بڑھتا جائیگا ڈاک خانہ سے تم کو ایک رسید ملے گی اس کو حفاظت سے رکھو (۳) تین ہزار روپے سے زیادہ کا ایک بیمہ نہیں جاسکتا ہے (۴) اگر لفافہ کے اندر نوٹ ہوں تو اس کا بیمہ کرنا ضروری ہے (۵) بیمہ کے واسطے ڈاکخانے سے رجسٹری کا لفافہ منگالینا زیادہ اچھا ہے اس لفافہ کے اندر کیڑا ہوتا ہے اسکی قیمت پانچ آنے اوسط درجہ والے کی ہوتی ہے اس میں بہت احتیاط سے نوٹ وغیرہ جاسکتے ہیں اس

لفافہ پر پھر رجسٹری کے محصول کی ضرورت نہیں اگر لفافہ کا وزن ایک تولہ یا ایک تولہ سے کم ہو تو بغیر مزید ٹکٹ لگائے رجسٹری ہو سکتا ہے اور اگر ایک تولہ سے زائد ہے تو محصول کا وہی حساب ہے جو لفافہ کے محصول میں بیان ہوا ہے (۶) سکے - سونا - چاندی - بیش بہا پتھر جو اہرات نوٹ یا اس کا کوئی حصہ یا سونے چاندی کی بنی ہوئی چیزیں بذریعہ بیمہ ہی جاسکتی ہیں - اگر بغیر بیمہ بھیجاویں گی تو ڈاکخانہ والوں کو اگر علم ہو گیا تو پانیوالے کے پاس بھیج دیگا - مگر اس سے ایک روپیہ جرمانہ لینگا - (۷) اگر پانیوالا انکار کر دیگا واپس آئے گا اور فریسنده سے ایک روپیہ جرمانہ لیا جاوے گا -

پارسل کا قاعدہ (۱) کوئی زیور یا روپیہ یا دوا یا عطر یا کپڑا وغیرہ اور ایسی ہی کوئی اور چیز کسی ڈبہ یا کسی بکس وغیرہ میں بند کر کے اور اوپر کپڑا لپیٹ کے چاروں طرف سے سی دیا جاوے اس کو پارسل کہتے ہیں اسکا محصول اس طرح ہے -

نقشہ محصول پارسل		جنوری ۱۹۵۷ء	
وزن پارسل	محصول	وزن پارسل	محصول
آدھ سیر تک	۶	آدھ سیر تک	۶
ایک سیر	۱۲	ایک سیر	۱۲
دو سیر	۲۴	دو سیر	۲۴
اڑھائی سیر	۳۶	اڑھائی سیر	۳۶
۲۰ تولہ	۴۰	۲۰ تولہ	۴۰
۳۰ تولہ	۵۰	۳۰ تولہ	۵۰
۴۰ تولہ	۶۰	۴۰ تولہ	۶۰
۵۰ تولہ	۷۰	۵۰ تولہ	۷۰
۶۰ تولہ	۸۰	۶۰ تولہ	۸۰
۷۰ تولہ	۹۰	۷۰ تولہ	۹۰
۸۰ تولہ	۱۰۰	۸۰ تولہ	۱۰۰
۹۰ تولہ	۱۱۰	۹۰ تولہ	۱۱۰
۱۰۰ تولہ	۱۲۰	۱۰۰ تولہ	۱۲۰

(۲) ساڑھے بارہ سیر یعنی ایک ہزار تولہ سے زیادہ وزنی پارسل ڈاکخانہ سے نہیں جاسکتا ہے (۳) پارسل کے اندر ایک خط رکھنے کی اجازت ہے مگر وہ خط اسی شخص کے نام ہو جس کے نام پارسل ہے (۴) پارسل کی ہرین پر گرم لاکھ لگا کر مہر کر دو اس سے حفاظت ہو جاوے گی (۵) اتنا چھوٹا پارسل میت بناؤ جس میں ڈاک خانہ کی مہر کی جگہ نہ رہے (۶) پارسل بیرنگ نہیں جاتا ہے (۷) اگر اس میں قیمتی چیز ہو تو رجسٹری کرادو اس سے محفوظ ہو جاتا ہے -

نیچے لکھی ہوئی صورتوں میں رب بڑی کرانا ضروری ہے

42

(۱) اگر کسی خط یا پارسل کا بیمہ کرایا جاوے (۲) اگر کوئی پارسل سیلون یا ملک سنگاپور کو بھیجنا ہو (۳) اگر پارسل ایسی جگہ بھیجنا ہو جس کے واسطے (کسٹم ڈکلیئریشن) یعنی تمام اشیاء کی فہرست مع قیمت کے لکھنی پڑتی ہو (۴) اگر کسی پارسل یا پولنڈہ کو دی پی کرنا ہو یا پارسل کا وزن ساڑھے پانچ سیر یعنی بہم تولہ سے تولہ سے زیادہ ہو۔ (نوٹ ڈاکچی نہ کا سیر اسی روپے بھر ہوتا ہے اور یونڈا تالیس تولہ کا)۔

وی بی کا قاعدہ۔ اگر تم کسی کے پاس کتاب یا کوئی چیز بھیج کر اس کی قیمت منگاؤ تو پچیس یا خط پر بیان پتہ لکھ کر اس کی قیمت اس طرح لکھ دو مثلاً وی بی قیمتی مبلغ (۵۰) پانچ روپے اور اس کے ساتھ ہی ایک مٹی آرڈر وی بی کا بھر کر بھیج دو اس کی رجسٹری کرانی ضروری ہے اس لئے حساب سے بٹنے کے ٹکٹ محصول کے ہوں اس سے زیادہ چار آنے کے ٹکٹ لگا دو اور لیجائیو والا ڈاک منشی سے کہئے کہ اس کو وی بی کر دو وہاں سے ایک رسید ملے گی اس کو حفاظت سے رکھو پانے والے سے قیمت وصول ہو کر تمہارے پاس بذریعہ مٹی آرڈر آجاوے گی (۲) ایک ہزار روپے سے زیادہ کی وی بی نہیں ہو سکتی ہے (۳) وی بی میں ایک پیسہ یاد و پیسہ یا تین پیسہ نہ ہونا چاہئے سوائے سرکاری وی بی کے آنے اگر ہوں تو کوئی شرح نہیں (۴) اگر وی بی پانے والا لینے سے انکار کر دے گا تو بھیجنے والے کو واپس تقسیم کر دی جائیگی مگر ٹکٹوں کی قیمت کسی حالت میں نہیں ملے گی نہ واپسی کا کوئی محصول دینا پڑے گا (۵) قیمت طلب وی بی کا بھی بیمہ ہو سکتا ہے۔

منی آرڈر کا قاعدہ - (۱) اگر تم کو دوسری جگہ کچھ روپے - آئے منی آرڈر کے ذریعہ سے بھیجنا منظور ہو تو ڈاک خانہ سے ایک فارم منی آرڈر کا منگالو۔ یہ ایک چھپا ہوا کاغذ ہوتا ہے اور اس میں جس طرح لکھا ہے اس کے موافق جس شخص کے پاس تمکو بھیجنا ہے اس کا نام اور پتہ اور اپنا نام و پتہ اور روپے آنے کی گنتی سب لکھ کر وہ کاغذ اور روپیہ ڈاک خانہ میں بھیج دو اور ساتھ ہی اس کے محصول بھیج دو جو ابھی بتلایا جاتا ہے وہاں سے تم کو ایک رسید ملے گی اس کو اپنے پاس رکھو جب وہ روپیہ وہاں پہنچ جاوے گا اس شخص کے دستخط اسی منی آرڈر کے ٹکڑے پر کر اگر وہ ٹکڑا ڈاک خانہ سے تمہارے پاس پہنچا یا جاوے گا (۲) محصول منی آرڈر کا اس طرح ہے۔

نقشہ محصول	رقم	محصول	رقم	محصول	رقم	محصول	رقم	محصول
منی آرڈر	عشر تک	۱۲	عشر تک	۱۸	عشر تک	۱۲	عشر تک	۱۲
	عشر	۱۳	عشر	۱۰	عشر	۱۳	عشر	۱۲

اگر سو روپے سے زائد کا منی آرڈر ہو تو پھر محصول کا حساب شروع سے حسبِ نقشب لیا جاویگا۔ (۳) اس منی آرڈر فارم میں نیچے کا ذرا سادہ حصہ ہوتا ہے اس پر لکھنے کی اجازت ہے جس کے پاس بھیجنا ہے اسکو جو چاہو لکھ دو (۴) پائے والی کا نام و پتہ نہایت صاف اور صحیح ہونا چاہئے۔ اگر پتہ صحیح نہ ہونے کی وجہ سے کسی دوسری کو منی آرڈر تقسیم ہو جاویگا تو ڈاکخانہ ذمہ دار نہیں (۵) اگر پائے والا انکار کر دے یا بوجہ غلط پتہ کے منی آرڈر تقسیم نہ ہو تو روپیہ بھیجنے والی کو ملیاویگا مگر منی آرڈر کا محصول نہیں ملیگا (۶) اگر ٹکڑے روپیہ بہت جلد بھیجنا ہو تو منی آرڈر بذریعہ تار بھیج دو اس میں منی آرڈر کے محصول کے علاوہ تار کی فیس اور دینی پٹرے کی اور اگر ضروری تار کے ذریعہ سے بھیجنا ہو تو منی آرڈر کے فارم پر اس طرح لکھ دو بذریعہ تار ضروری درجہ بذریعہ تار ہی لکھ دو قواعد تار تار کی دو قسمیں ہیں ایک ضروری دوسری معمولی۔ ہندوستان میں خواہ کسی جگہ تار بھیجا جاوے حسبِ ذیل محصول ہوگا

اقسام	تعداد الفاظ	محصول	محصول ہر مزید لفظ پر	پتہ
ضروری	۸	۶۰	۳۰	شمار ہوگا
معمولی	۸	۱۳	۱۰	

تھوڑے قاعدے جو ہر وقت ضرورت کے تھے لکھ دیئے ہیں اگر کوئی زیادہ بات پوچھنی ہو تو ڈاکخانہ سے پوچھو الینا اور کبھی کبھی قاعدہ بھی بدل جاتا ہے مگر جب یہ لکھا کسی نہ کسی طرح خبر ہو ہی جائے گی۔

۷ خط لکھنے پر مہنے کا طریقہ اور قاعدہ

یہ بات تو اس کتاب کے پہلے حصہ میں پڑ چکی ہو کہ بڑوں کو کس طرح خط لکھتے ہیں اور چھوٹوں کو کس طرح لکھتے ہیں اور لفظ لکھنے کا کیا قاعدہ ہے۔ اب یہاں اور چند باتیں ضروری کام کی بتلاتے ہیں (۱) قلم بنانا سیکھو (۲) جب لکھنا شروع کرو تو قلم سے سختی پر لکھا کرو جب بات سمجھنے لگے استاد کی اجازت کے بعد ذرا باریک قلم سے موٹے کاغذ پر لکھو جب خط خوب سمجھتے ہو جائے اب باریک قلم سے باریک کاغذ پر لکھو (۳) جلدی نہ لکھو خوب سنبھال کر حرفوں کو سنوار کر لکھو جس کتاب کو دیکھ دیکھ کر لکھتی ہو یا استاد نے حرف بنادئے ہیں جہاں تک ہو سکے ایسی صورت کو حرف بناؤ جب خط پکا ہو جاوے پھر جلدی لکھنے کا ذکر نہیں (۴) گھسیٹ اور کٹے ہوئے۔ اور نقطے چھوڑ چھوڑ کر ساری عمر بھی مت لکھو (۵) اگر کوئی عبارت غلط لکھی گئی یا جو بات لکھنا منظور نہ تھی وہ لکھی گئی تو اسکو تھوک یا پانی سے مت مٹاؤ لکھنے والوں کے نزدیک یہ عیب سمجھا جاتا ہے بلکہ اس قدر عبارت پر ایک لکیر کھینچ کر اسکو کاٹ دو اور دھیرے واسطے ایک دوسری لیتے آنا اور جو اس مضمون کا پوشیدہ ہی کرنا منظور ہو تو خوب روشنائی بھر دیا کاغذ بدل دو (۶) حرف ننھے ننھے اور اوپر تلے چڑھے

ہوئے مت لکھو (۷) طرح طرح کے لکھے ہوئے خط پڑھا کر اس سے خط پڑھنا آجاویگا (۸) جس مرد سے شروع
 سے پردہ ہے اس کو بدن سخت ناچاری کے کبھی خطابت لکھو (۹) خط میں کسی کو کوئی بات بے شرمی کی یا ہنسی کی
 مت لکھو (۱۰) جو خط کہیں بھیجنا ہو لکھ کر اپنے شوہر کو دکھلا دیا کر دیا و جس کے شوہر نہ ہو وہ اپنے گھر کے مرد کو باپ
 کو بھائی کو ضرور دکھلائے۔ اس میں ایک تو یہ فائدہ ہے کہ مردوں کو اللہ تعالیٰ نے زیادہ عقل دی ہے شاید اس میں
 کوئی بات نامناسب لکھی گئی ہو اور تمھاری سمجھ میں نہ آئی ہو وہ سمجھ کر نکال دینگے یا سنوار دینگے دوسرا فائدہ یہ
 ہے کہ ان کو کسی طرح کا شبہ نہ ہو گا۔ یاد رکھو کسی عورت پر شبہ ہو جانا عورت کیلئے مہربانی کی بات ہے تو ایسے کام
 کیوں کرو جو تم پر کسی کو شبہ ہو اور اسی طرح جو خط تمھارے پاس آوے وہ بھی اپنے مردوں کو دکھلا دیا کر دیا و البتہ خود
 میاں کو جو خط جاوے یا میاں کا خط آوے اگر وہ نہ دکھلاؤ تو کچھ ڈر نہیں مگر اوپر سے آئے ہوئے خط کا لفظ اور جانے
 والے خط کا پھر بھی دکھلاؤ (۱۱) جہاں تک ہو سکے لفظ اپنے مردوں کے ہاتھ سے لکھو یا کر دے بعض دفعہ کوئی ایسی بات
 ہو جاتی ہے کہ کچھری دربار میں کسی بات کے پوچھنے کو جانا پڑتا ہے تو عورتوں کی واسطے ایسی بات کسی قدر بیجا ہے (۱۲)
 کارڈیا و آئے والا لفظ اگر بہتہ کی طرف سے کچھ بگڑ جاوے تو اس کو کبھی دھونامت بعض دفعہ ٹکٹ کی جگہ میل ہو جاتی
 ہے اور ڈاک والوں کو شبہ ہو جاتا ہے کبھی کوئی مقدمہ نہ کھڑا ہو جائے ایک جگہ ایسا ہو چکا ہے جب سرکاری آدمیوں
 نے پوچھا تو اس عورت کو دست لگ گئے بڑی مشکل سے وہ قصہ رفع دفع ہوا اور اسی طرح میڈا ٹکٹ بھی نہ لگاوی
 (۱۳) جو کاغذ سرکاری دربار میں پیش کرنے کا ہوا سپردون کسی ناچاری کے اپنے دستخط بھی مت کرو (۱۴) شوق
 شوق میں تو اب لینے کے خیال سے ساری دنیا کے خط پڑھ کر دے کوئی ناچاری ہی آپرے تو خیر مثلاً کسی عزیز
 کا کوئی کام ضروری اٹھا ہوا ہے اور کوئی لکھنے والا میسر نہیں آتا تو مجبوری کی بات ہے ورنہ کہہ دیا کر بھائی میں
 کوئی منشی نہیں ہوں میں اپنا خط غیر مردوں کی نظر سے گزاروں بے شرمی کی بات ہے اپنی ضرورت کے واسطے
 دو چار کرم کا نئے کھینچ لیتی ہوں جاوے کسی اور سے لکھواؤ وجہ یہ ہے کہ بعض جگہ ایسی ایسی باتوں سے بڑے مردوں
 کی نیت بگڑ گئی ہے اللہ بڑی گھڑی سے بچاؤ (۱۵) جب خط کا جواب لکھ چکو اس کو چوٹھے میں جلاؤ اس میں
 ایک تو کاغذ کی بے ادبی نہ ہوگی مارا مارا نہ پھر لگاؤ دوسرے خط میں ہزار بات ہوتی ہے خدا جانے کس کس آدمی
 کی نظر پڑے اپنے گھر کی بات دوسری جگہ پہنچ کر کیا ضرور ہے۔ البتہ اگر کسی خاص وجہ سے کوئی خط چند روز
 کے واسطے رکھنا ہی ضروری ہو تو اور بات ہے مگر رکھو تو حفاظت سے صند وچی وغیرہ میں رکھو مارا مارا نہ پھرے
 (۱۶) اگر کوئی پوشیدہ بات لکھنا ہو تو پوسٹ کارڈ مت لکھو (۱۷) خط میں تاریخ اور مہینہ اور سن ضرور لکھو
 جس مہینہ میں خط لکھ رہی ہو اس کا جو نسا دن ہو اس کو تاریخ کہتے ہیں جیسے اب مثلاً جمادی الاخریٰ کا مہینہ ہے
 اور آج اس کا اٹھارواں دن ہے تو اٹھارویں تاریخ ہوئی۔ اس کے لکھنے کا یہ طریقہ ہے کہ جو نسی تاریخ

ہو وہی ہندسہ لکھ کر اس کے بعد مہینہ کا نام لکھو مثلاً جمادی الاخری کی اٹھارویں تاریخ کو اس طرح لکھو
 ۸ جمادی الاخری اور سنہ کہتے ہیں برس کو ہم مسلمانوں میں جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے مدینہ کی طرف
 ہجرت فرمائی تھی جب برسوں کا شمار لیتے ہیں تو اب تک تیرہ سو تریسٹھ برس ہو چکے ہیں بس ہی سنہ ہوا اور اسکو ہجری سن
 کہتے ہیں کیونکہ ہجرت کے حساب سے ہے اور تیرہ سو تریسٹھ اس طرح لکھیں گے کہ پہلے لفظ سن ذرا لمبا سا لکھیں گے
 اور اسکے اوپر یہ ہندسہ لکھیں گے اور اسکے آگے دو چشمی صہ بنا دیں گے اس طرح ۱۳۶۳ھ اور یہ سنہ محرم کے مہینے سے
 بدلجاتا ہے مثلاً اب جو محرم آویگا اس سے تیرہ سو چوسٹھ (۱۳۶۴) شروع ہونگے تو تیرہ کا ہندسہ تو اپنی
 حالت پر رہنے دیں گے اور تریسٹھ کی جگہ چوسٹھ کا ہندسہ لکھیں گے اس طرح ۱۳۶۴ھ اسی طرح ہر محرم
 سے اس ہندسہ کو بدلنے رہیں گے کہ دوسرے محرم سے ۶۳ کی جگہ ۶۴ لکھیں تیسرے محرم سے ۶۴ کی
 جگہ ۶۵ لکھیں گے اور تیرہ کا ہندسہ اپنی جگہ لکھا رہیگا جب سینتالیس سال گزر جاویں گے اور پورے چودہ
 سو برس ہو جاویں گے تب یہ تیرہ کا ہندسہ بدلیگا۔ اس زمانہ میں جو لوگ ہونگے وہ آپس میں اس کے
 لکھنے کا طریقہ پوچھ لیں گے تاریخ اور سنہ میں بہت فائدے ہیں ایک تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس خط
 کو آئے ہوئے کتنے دن ہوئے شاید اس میں کوئی بات لکھی ہو اور اب موقع نہ رہا ہو تو دھوکا تو نہ
 ہوگا۔ دوسرے اگر ایک خط میں ایک بات لکھی ہے اور دوسرے میں اس کے خلاف ہے تو اگر تاریخ
 اور سن نہ ہو تو دیکھنے والیکو یہ نہیں معلوم کہ اس میں کونسا پہلا کونسا اچھلا اور میں کونسی بات کفری اور کونسی
 نہ کروں اور اگر تاریخ و سنہ ہوگا تو اس سے معلوم ہو جاویگا کہ فلا نا خط بعد کا ہے اس کے موافق عمل کرنا
 چاہئے اور بھی طرح طرح کے فائدے ہیں (۱۸) پتہ بہت صاف لکھو یہاں کا بھی اور وہاں کا بھی پورے
 پورے حرف ہوں سب نقطے اور شوٹے دیئے ہوں ورنہ بعض دفعہ بڑی دقت ہو جاتی ہے کبھی تو خط نہیں
 پہنچتا اور کبھی جواب بھیجنے کے وقت پتہ نہیں پڑھا جاتا تو جواب نہیں آسکتا اور ہر خط میں اپنا پورا پتہ لکھا کر دو
 شاید دوسرے کو یاد نہ رہے اور پہلا خط بھی حفاظت سے نہ رہے (۱۹) ایسے کاغذ یا ایسی روشنائی سے
 مرت لکھو کہ حرف پھیل جاویں یا دوسری طرف چھن جاویں کہ پڑھنے میں دقت ہو اور نہ بہت موٹا کاغذ
 کہ بیفائدہ وزن بڑھنے سے محصول بڑھ جاوے (۲۰) خط الٹ پلٹ لکھو کہ دوسرا بھی ڈھونڈتا پھر کر کے اسکے بعد
 کی عبارت کونسی ہے ایک طرف سیدھا سا دھا لکھنا شروع کرو اور ترتیب سے لکھتی چلی جاؤ تاکہ پڑھنے والا سیدھا پڑھتا چلا جاوے
 (۲۱) جب ایک صفحہ لکھ چکواں اسکو مٹی سے یا جاذب کاغذ سے خوب خشک کر لو پھر اگلا صفحہ لکھنا شروع کرو ورنہ حرف مٹی و گڑ پڑھے
 جاویں گے (۲۲) بعضوں کی عادت ہے کہ قلم میں روشنائی زیادہ لگالیتے ہیں پھر اسکو چٹائی یا فرش پر یا دیوار پر چھڑک کر روشنائی کم کرتے
 ہیں یہ بے تمیزی کی بات ہے اول ہی سے روشنائی سببتمال کر لگاؤ اگر زیادہ آجاوے تو دوات کے اندر چھاڑ دو

کتاب کا خاتمہ جس میں تین مضمون ہیں

پہلا مضمون

۷۶

ان میں زیادہ علم حاصل کرنے کا طریقہ اور کچھ کتابوں کے نام ہیں ہم نے اس کتاب میں اللہ تعالیٰ کی مدد سے خوب سوچ سوچ کر دین اور دنیا کی ایسی ضروری باتیں لکھ دی ہیں جن سے زیادہ کام پڑے گا۔ اور اگر زیادہ باتیں معلوم کرنا ہوں تو اس کے تین طریقے ہیں۔ ایک تو یہ کہ مردوں کی طرح کچھ فارسی پڑھ کر آگے عربی پڑھنا شروع کرے عربی میں بہت بڑی بڑی اور اچھی اچھی علم کی باتیں ہیں اور سچ یہ ہے کہ دین کے علم کا مزہ اور پوری پوری خبر بدو عربی کے میسر نہیں اگر اسکی ہمت ہو تو یہ کتاب ختم ہونے کو آئی تم اللہ کا نام لیکر ایک کتاب ہے تیسیر المبتدی اسکا نام ہے میرے ایک دوست مولوی صاحب نے لکھی ہے اور میں نے بڑے شوق سے اسکو لکھوایا ہے اور مجھکو بہت پسند آئی ہے اور میں اپنی سپردگی کے بچوں کو وہی پڑھواتا ہوں اور ان کو اس کے پڑھنے سے بڑی طاقت ہوتی ہے تم وہ کتاب منگا کر خوب سمجھ سمجھ کر پڑھنا شروع کر دو پھر آگے جو جو پڑھا جاوے گا اس کی ترکیب اسی کتاب کے پہلے ورق میں لکھی ہے اس کے موافق پڑھتی رہنا تھوڑے دنوں میں اللہ تعالیٰ نے چاہا تو عربی پڑھنے کی طاقت ہو جاوے گی۔ ہم نے عربی پڑھنے کی بھی ایک مختصر اور جلدی حاصل ہو جانے کی ترکیب نکالی ہے اس ترکیب کے ملنے کا پتہ بھی اسی کتاب کے پہلے ورق میں لکھا ہے اس کے موافق عربی پڑھ لینا انشاء اللہ تعالیٰ اس وقت سے تین سال کے اندر تم مولوں یعنی عربی کی عالم ہو جاؤ گی عالموں کے جو درجے ہیں وہ تم کو ملیں گے۔ عالموں کی طرح قرآن و حدیث کا وعظ کہنے لگو گی عالموں کی طرح فتویٰ دینا لگو گی عالموں کی طرح لڑکیوں کو عربی پڑھانے لگو گی۔ پھر تمھارے وعظ اور فتوؤں سے اور پڑھانے اور کتابوں سے جتنوں کو ہدایت ہو گی اور پھر ان سے آگے جتنوں کو ہدایت ہو گی قیامت تک سب کا ثواب تمھارے اعمال نامہ میں بھی لکھا جاوے گا دیکھو تھوڑی محنت میں کتنی بڑی دولت مفت ملتی ہے سب سے بڑھ کر طریقہ دین کے علم حاصل کرنے کا تو یہ ہے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اگر تمھارے گھر میں کوئی عالم ہو تو خود اور جو تمھارے گھر میں نہ ہو شہر بستی میں ہو تو اپنے مردوں یا ہوشیار لڑکوں کے ذریعہ سے ہر طرح کی دین کی باتیں عالموں سے پوچھتی رہو مگر پورے عالم دیندار سے مسئلہ پوچھو اور جو ادھ کچرا ہو یا دنیا کی محبت میں جائز ناجائز کا خیال اسکو نہ ہو اس کی بات بھروسے کے قابل نہیں۔ تیسرا طریقہ یہ ہے کہ دین کی اردو زبان والی کتابیں دیکھا کرو اور خوب سوچ سوچ کر سمجھا کرو اور جہاں شبہ بھی نہ رہے اپنی سمجھ سے مطلب مت ٹھیرالیا کرو بلکہ کسی عالم سے تحقیق کر لیا کرو اور اگر موقع ہو تو بہتر تو یہی ہے کہ ان کتابوں کو بھی

اور وہ عالم محقق اور دیندار ہو مولوی ہو یا کوئی دیکھو کہ خود ایسے ہی ہو سکتے ہیں

سبق کے طور پر کسی جاننے والے سے پڑھ لیا کر داب یہ سمجھو کہ دین کے نام سے کتابیں اس زیادہ میں بہت پھیل گئی ہیں مگر بعضی کتابیں ان میں صحیح نہیں۔ اور بعضی کتابوں میں کچھ غلط باتیں ملی ہوئی ہیں اور بعضی کتابوں کا اثر دلوں میں اچھا پیدا نہیں ہوتا۔ اور جو کتابیں دین ہی کی نہیں ہیں وہ ہر طرح سے نقصان ہی پہنچاتی ہیں لیکن لڑکیاں اور عورتیں اس بات کو بالکل نہیں دیکھتیں جس کتاب کو دل چاہا خرید کر پڑھنے لگیں پھر ان سے بجائے نفع نقصان ہوتا ہے۔ عادتیں بگڑ جاتی ہیں خیال گندے ہو جاتے ہیں بے تمیزی بے شرمی شیطانی قصے پیدا ہوتے ہیں ناحق کو علم بدنام ہوتا ہے۔ کہ صاحب عورتوں کا پڑھانا اچھا نہیں اصل یہ ہے کہ دین کا علم تو ہر طرح اچھی ہی چیز ہے مگر جو دین ہی کا علم نہ ہو یا طریقہ سے حاصل نہ کیا جاوے یا اسپرکل نہ ہو تو اس میں علم دین پر کیا الزام ہو سکتا ہے۔ اس بے احتیاطی سے بچنے کی ترکیب یہ ہے کہ جو کتاب مول لینا یا دیکھنا ہو اول کسی عالم کو دکھلاؤ اگر وہ فائدہ کی بتلاو میں تو دیکھو اگر نقصان کی بتلاو میں مت دیکھو بلکہ گھر میں بھی مت رکھو اگر چوری چھپے اپنے کسی بچے کے پاس دیکھو تو اس کو الگ کر دو غرض بدو عالم کو دکھلائے ہوئے اور بے ان سے پوچھے ہوئے کوئی کتاب مت دیکھو اور کوئی کام مت کرو بلکہ اگر عالم بھی بن جاؤ تب بھی اپنے سے زیادہ جاننے والے عالم سے پوچھ پاچھ رکھو۔ اپنے علم پر گھمنہ مت کرو۔ اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں جن کتابوں کا بہت رواج ہے ان میں سے کچھ کتابوں کے نام نمونہ کے طور پر بتلا دیں کہ کون کون کتابیں نفع کی ہیں اور کون کون نقصان کی ہیں ان کے سوا جو اور کتابیں ہیں انکے مضمون اگر نفع کی کتابوں سے ملتے ہوئے ہوں تو ان کو بھی نفع پہنچانے والی سمجھو نہیں تو نقصان پہنچانے والی سمجھو۔ اور آسان بات یہ ہے کہ کسی عالم کو دکھلا لیا کرو۔

بعضی کتابوں کے نام جنکے دیکھنے سے نفع ہوتا،

تفسیر قادری ترجمہ تفسیر حسینی۔ ترجمہ مشارق الانوار۔ تفسیر ترجمہ ادب المفرد۔ صلوٰۃ الرحمن۔ راہ نجات نصیحت المسکین۔ مفتاح الجنۃ بہشت کا دروازہ حقیقۃ الصلوٰۃ مع رسالہ بے نمازاں۔ رسالہ حقیقۃ رسالہ تجہیز و تکفین۔ کشف الحاجۃ۔ ترجمہ مال الیمنہ۔ صفائی معاملات۔ تمیز الکلام۔ محاسن العمل۔ سعادت دارین۔ صحیح کا ستارہ لیکن اس کی روایتیں بہت بچی نہیں۔ تعلیم الدین۔ تحفۃ الزوہدین۔ فروع الایمان۔ جہزہ الاعمال۔ ضمان الفردوس۔ رائڈوں کی شادی۔ زواجہ ہندی منہات مترجم۔ زلزلیۃ الساعة۔ ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب کے قیامت نامہ کا نصاب الاحساب اردو۔ اصلاح الرسوم۔ شریعت کا لٹھ۔ تنبیہ الغافلین۔ آثار محشر۔ زہر الشبانی والشیبہ۔ عمدۃ النصارح بہشت نامہ۔ دوزخ نامہ۔ زبۃ الایمان۔ تنبیہ النساء۔ تعلیم النساء۔

ہدایت النساء۔ توبۃ النصوح۔ تہذیب نسوان و تربیت الانسان۔ بھوپال کی بیگم شاہجہاں کی تصنیف یہ بہت اچھی کتاب ہے مگر اس کے مسئلے ہمارے امام کے مذہب کے موافق نہیں تو ایسے مسکوں میں ہشتی زیور کے موافق عمل کرے۔ اسی طرح علاج معالجہ کی باتوں میں بے حکیم کے پوچھے کتاب دیکھ کر علاج نہ کرے۔ باقی اور باتیں آرام اور نصیحت سلیقہ کی جو لکھی ہیں وہ سب برتاؤ کے قابل ہیں۔ فردوس آسیہ راحت القلوب۔ خدا کی رحمت۔ توارخ حبیب اللہ یہ تینوں کتابیں حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے حال میں ہیں مگر ان میں کہیں مولد شریف کی محفل کر نیکا اور اس میں کھڑے ہونیکا بیان ہے اس کا مسئلہ چھٹے حصے میں آچکا ہے اس مسئلہ کا خلاصہ کریں قصص الانبیاء۔ الکلام المبین فی آیات رحمة العالمین۔ سر الشہادتین مترجم اکسیر ہدایت۔ حکایات الصالحین۔ مقاصد الصالحین۔ مناجات مقبول۔ غذائی روح۔ جہاد اکبر تحفۃ العشاق چشمہ رحمت۔ گلزار ابراہیم۔ نصیحت نامہ۔ تجارہ نامہ۔ اعمال قرآنی۔ شفا العلیل۔ خیر الملتین۔ ترجمہ حصن حصین۔ ارشاد مرشدین اسمیں جو ذکر مشغول لکھا ہے وہ بدون پیر کی اجازت کے نہ کرے و طیفوں کا کچھ ذکر نہیں۔ طب اصنافی مخزن المفردات انتشار خرد افروز۔ کاغذات کاروانی بخط شکست۔ مبادی الحساب مرقع نگارین تہذیب السالکین

بعضی کتابوں کے نام جن کے دیکھے نہ نقصان ہوتا ہے

۷۸

دیوان اور غزلوں کی کتابیں۔ اندر سمجھا۔ قصہ بدر بنیر۔ قصہ شاہ مین۔ داستان امیر حمزہ۔ گل بکاؤلی۔ الف لبیدہ۔ نقش سلیمانی۔ فالنامہ۔ قصہ ماہ رمضان معجزہ آل نبی جہل رسالہ جس میں بعضی کتابیں محض جھوٹی ہیں وقات نامہ جس میں بعض روایتیں بالکل بے اصل ہیں۔ آرائش محفل جنگ نامہ حضرت علی جنگ نامہ محمد حنیف۔ تفسیر سورہ یوسف اس میں ایک تو بعضی روایتیں سچی ہیں دوسرے عاشقی و معشوقی کی باتیں عورتوں کو سننا پڑھنا بہت نقصان کی بات ہے۔ ہزار مسئلے حیرت الفقہ۔ گلدستہ معراج۔ نعت ہی نعت۔ دیوان لطف۔ یہ تینوں کتابیں جو اس طرح کی ہوں نام کو تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف ہے مگر بہت مضمون ان میں شرع کے خلاف ہیں۔ دعا کج العرش۔ عہد نامہ یہ دونوں کتابیں اور بہت سی ایسی ہی کتابیں ایسی ہیں کہ ان کی دعائیں تو اچھی ہیں مگر ان میں جو اسنادیں لکھی ہیں اور ان میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے پڑے لیے چوڑے ثواب لکھے ہیں وہ بالکل گھڑی ہوئی باتیں ہیں۔ مرآۃ العروس۔ نیا نقش محسنات۔ ایامی یہ چاروں کتابیں ایسی ہیں کہ ان میں بعضی جگہ تمیز اور سلیقہ کی باتیں ہیں اور بعضی جگہ ایسی باتیں ہیں کہ ان سے دین کمزور ہوتا ہے مناول کی کتابیں طرح طرح کی ان سب کا ایسا برا اثر ہوتا ہے کہ ہر سے بدتر۔ اخبار شہر شہر کے ان میں بھی بہت وقت بے فائدہ خراب ہو جاتا ہے اور بعض مضمون بھی نقصان کے ہوتے ہیں۔

دوسرا مضمون

۷۹

اس میں سب حصوں کے پڑھنے پڑھانیکا طریقہ اور جن جن باتوں کا اس میں خیال رکھیں ان سرکبا بیان ہے پڑھا
نیوالا مرد ہو یا عورت اسکو پہلے دیکھ لے اور اسی کے موافق برتاؤ کرے تو پڑھنے والیوں اور سیکھنے والیوں کو بہت فائدہ ہوگا
(۱) اول حصے میں الفبے کے خوب پتچھوانا چاہئے اور حرفوں کو ملا کر پڑھنے کی عادت ڈالنا چاہئے۔ اور پیمان کے بعد
جہاں تک ہو سکے بچے ہی سے نکلوانا چاہئے بدون ضرورت کے خود سہارا نہ لگانا چاہئے (۲) کتاب کے شروع کے ساتھ
ہی بچے سے کہو کہ اپنا روزمرہ کا سبق تختی پر لکھ لیا کرے اسی طرح کتاب کے ختم ہونے تک یہ ساری کتاب لکھا لو
اس سے خوب لکھنا آجاءو لگا (۳) پہلے حصے میں جو کتنی لکھی ہے اس کی صورت ایسی یاد ہونا چاہئے کہ بے دیکھے بھی
لکھ سکے (۴) عقیدے اور مسئلے خوب سمجھا کر پڑھا لے اور خود پڑھنے والی کی زبان سے کہلوادے تاکہ معلوم
ہو کہ وہ سمجھ گئی ہے (۵) جو جو دعائیں کتاب میں آتی ہیں سب کو حفظ سننا چاہئے (۶) جب نمازیچے سے پڑھوائی
جاوے تو اس سے کہو کہ تھوڑے دنوں تک سب صورتیں اور دعائیں پکار کر پڑھے اور تم بیٹھ کر سنا کر و جب
نماز خوب یاد ہو جاوے پھر قاعدہ کے موافق پڑھا کرے (۷) اگر پڑھانیوالا مرد ہو یا کوئی مسئلہ بچے کی سمجھ
سے زیادہ ہو تو ایسا مسئلہ چھوڑ دو اور کسی رنگ سے یا پنسل سے نشان بنو او واجب موقع ہوگا ایسے مسئلوں
کو پھر سمجھا دیا جاوے گا۔ وہ مرد اپنی بی بی کے ذریعہ سے شرم کی باتیں سمجھو ادے (۸) چوتھے پانچویں حصے میں
ذرا باریک باتیں ہیں اگر بچے کی سمجھ میں نہ آویں تو چھٹا یا ساتواں یا آٹھواں یا دسواں پہلے پڑھا دو اور انہیں
سے جسکو مناسب سمجھو پہلے پڑھا دو (۹) پڑھنے والی کو تاکید کرو کہ سبق کا بھی خوب مطالعہ دیکھا کرے اور طبیعت
کے زور سے مطلب نکالا کرے جتنا بھی کل سکے اور سبق پڑھ کر کئی دفعہ کہا کرے اور اپنے ہی جی سے مطلب بھی
کہا کرے اس سے سمجھانے کی طاقت آجاتی ہے پچھلے پڑھے کو کہیں کہیں سے سن لیا کرو تاکہ یاد رہے اور پڑھو
والی کو تاکید کرو و آموختہ کچھ مقرر کر کے روز پڑھا کرے اگر دو تین لڑکیاں ہم سبق ہوں تو ان سے کہو کہ آپس
میں پوچھ پچھا لیا کریں (۱۰) جو باتیں کتاب کی پڑھتی جاویں جب پڑھنے والی اس کے خلاف کرے اسکو
فوراً ٹوک دیا کرے اور اسی طرح جب کوئی دوسرا آدمی کوئی خلاف کا کرے اور نقصان اٹھاوے تو پڑھنے والیوں کو
جتنا ناچاہئے کہ دیکھو فلا نے نے کتاب کے خلاف کام کیا اور نقصان ہوا اسطریقہ سے ابھی باتوں کی بھلائی اور بُرائی
باتوں کی برائی خوب دل میں بیٹھ جاوے گی

تیسرا مضمون

۸۰

اس میں نیکیوں کے زور کی تعریف میں وہی شعر ہیں جو اس کتاب کے دیباچہ میں لکھی گئی تھیں یہی نیکیاں

بہشت کے زیور ہیں تو ان شعروں کو اس کتاب کے نام اور مضمون سے بھی لگاؤ ہے اور ان سے نیکیوں کی محبت دل میں اور زیادہ ہوگی اور اس جھوٹے زیور کی حرص کم ہوگی۔ اسی کی حرص نے اس سچے زیور کو بھلا کر ہے اگر کسی نے دیباچہ میں یہ شعر میں نہیں دیکھی ہوگی تو وہ یہاں پڑھ لیگی اور اگر پہلے دیکھ چکی ہوگی تو اور زیادہ عمل کا خیال ہوگا اس واسطے ان کو یہاں دوبارہ لکھ دیا ہے اور کتاب اسی پر ختم ہے اللہ تعالیٰ نیک راہ پر قائم رکھ کر ہم سب کا خاتمہ بالخیر کرے وہ شعر یہ ہیں (نظم اصلی انسانی زیور)

آپ زیور کی کریم تعریف مجھ انجان سے
اور جو بد زبیب ہیں وہ بھی جتا دیجئے مجھے
اور مجھ پر آپ کی برکت سے کھل جائے یہ راز
گوش دل سے بات سن لو زیوروں کی کم ذری
پر نہ میری جان ہونا تم بھی ان پر فدا
چار دن کی چاندنی اور پھر اندھیری رات ہے
دین و دنیا کی بھلائی جس سے ایجاں آئے ہاتھ
چلتے ہیں جس کے ذریعہ سے ہی سب انسان کا
اور نصیحت لاکھ تیرے جھوٹوں میں ہو بھری
گر کرے ان پر عمل تیرے نصیحت تیز ہوں
کان میں رکھو نصیحت دیں جو اوراق کتاب
نیکیاں پیاری میری تیرے گلے کا ہوں
کامیابی سے سدا تو خرم و خرم سند ہو
ہمتیں بازو کی اسے بیٹی نری درکار ہیں
دستکاری وہ نہر ہے سب کو جو مرغوب ہے
پھینک دینا چاہئے بیٹی بس اس جنجال
تم رہو ثابت قدم ہر وقت راہ نیک پر

ایک لڑکی نے یہ پوچھا اپنی اماں جان سے
کون سے زیور ہیں اچھے یہ بتا دیجئے مجھے
تاکہ اچھے اور بُرے میں مجھ کو بھی ہواستیا
یوں کہا ماں نے محبت سے کہ اے بیٹی میری
سیم وزر کے زیوروں کو لوگ کہتے ہیں بھلا
سوچنے چاندی کی چمک بس دیکھنے کی بات ہے
تم کو لازم ہے کرو مرغوب ایسے زیورات
سر پہ تھو مر قفل کا رکھنا تم اسے بیٹی مدام
بالیاں ہوں کان میں ایجاں گوش ہوش کی
اد آویز نصائح ہوں کہ دل آویز ہوں
کان کے پتے دیا کرتے ہیں کانوں کو غدا
اور زیور گر گلے کے کچھ مجھے درکار ہوں؟
قوت بازو کا حاصل مجھ کو بازو بند ہو
ہیں جو سب بازو کے زیور سب کے سب بیکار ہیں
ہاتھ کے زیور سے پیاری دستکاری خوب ہے
کیا کرو گی اے میری جان زیور غفلت کو
سب سے اچھا پاؤں کا زیور یہ ہے نور بھر

سیم وزر کا پاؤں میں زیور نہ ہو تو ڈر نہیں
راستی سے پاؤں پھسلے گرنے میری جاں کہیں

نور محمدی ہشتی زیور کا دسواں حصہ سہوا

نور محمدی ہشتی زیور کا ضخیم جس میں بعضی باتیں مسئلوں کی ہیں جو بعد میں یاد آئیں

مسئلہ جہاں حرام چیز زیادہ ہو سب پوچھے کھانا وہاں درست نہیں البتہ اگر پوچھنے سے یہ معلوم ہو جاوے کہ یہ خاص چیز حلال کی ہے تو اگر بتلانے والا نیک دیندار ہے تو بے کھٹکے اس پر عمل درست ہے اور اگر وہ آدمی بُرا ہے یا حال نہیں معلوم کہ اچھا ہے یا بُرا تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر دل گواہی دے کہ یہ آدمی سچا ہے تو عمل درست ہے۔ اور جو دل گواہی نہ دے تو عمل درست نہیں جیسے آدمیوں کے آنے سے پہلے کسی نے فصل بیج ڈالی اس کو تو تم پڑھ چکی ہو کہ حرام ہیں تو جس سستی میں اس کا زیادہ رواج ہو اور پھلنے کے بعد کم بکتا ہو وہاں یہ مسئلہ چلے گا جو ہم نے بیان کیا تو جس آم کا حال معلوم ہو جاوے کہ یہ پھلنے کے بعد بکا ہے وہ درست ہے اور بے پوچھے کھانا درست نہیں مسئلہ بیماری کو بُرا کہنا منع ہے مسئلہ اگر کوئی کافر عورت تمہارے پاس خوشی سے مسلمان ہونے آوے اور اس کے مسلمان کرنے میں کسی جھگڑے فساد کا اندیشہ نہ ہو تو مسلمان کر لو۔ اور طریقہ مسلمان کرنے کا یہ ہے کہ اس سے کہلاؤ **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ** کوئی پوجنے کے لائق نہیں سوا ایک اللہ کے اور محمد سچے (رسول) بھی ہوئے ہیں اللہ کے اور سچا جانتی ہوں میں سب پیغمبروں کو اور خدا کی سب کتابوں کو اور مانتی ہوں فرشتوں کو اور قیامت کو اور تقدیر کو میں نے چھوڑ دیا اپنا پہلا دین اور قبول کیا میں نے مسلمانوں کا دین اور میں پانچوں وقت کی نماز پڑھا کروں گی اور رمضان کے روزے رکھا کروں گی اور اگر مال و متاع ہو تو زکوٰۃ دوں گی اور اگر زیادہ خرچ ہو گا تو حج کروں گی اور اللہ رسول کے حسبِ کم سچا لاؤں گی اور جتنی چیزوں سے اللہ رسول نے منع کیا ہے سب سے بچتی رہوں گی اے اللہ مجھ کو دین اور ایمان پر ثابت رکھو اور دین کے کاموں میں میری مدد کیجیو۔ پھر جتنے موجود ہوں سب اللہ سے دعا کریں کہ اے اللہ اس کے اسلام کو قبول کر اور ہم کو بھی اسلام پر قائم رکھ اور ایمان پر قائم کر مسئلہ لگائی جھانی ممت کر دو مسئلہ سنی ہونی بات کا اعتبار مت کر لیا کر دو مسئلہ بعضی عورتیں یہ سمجھتی ہیں کہ ناپاک کپڑا دھو کر جب تک سوکھ نہ جاوے وہ پاک نہیں ہوتا اور اس سے نماز درست نہیں یہ بالکل غلط بات ہے بعضی عورتیں اس مسئلہ کے نہ جاننے سے نمازیں قضا کرتی ہیں اور پھر وقت نکلے پیچھے کون پڑھتا ہے ایسا مت سمجھو گیلے (کہڑے) سے بھی بے تکلف نماز درست ہے مسئلہ بعضی عورتوں کا اعتقاد ہے کہ جس کے آنکھوں بچ پیدا ہوا تو اس کو ایک چرخہ صدقہ میں دینا چاہئے ورنہ بچ پر خطرہ ہے یہ محض واهیات و اعتقادات

ہے تو بہ کرنا چاہئے مسئلہ بعضی عورتیں چھپک کو کوئی آسیب بھوت سمجھتی ہیں اور اسوجہ سے اس گھر میں بہت سے بکھیرے کرتی ہیں یہ سب وہابیات خیال ہیں تو بہ کرنا چاہئے مسئلہ جس کپڑے میں سے بائیں یا سر کے بال یا گردن جھلکتی ہو اس سے نماز نہیں ہوتی مسئلہ جو فقیر محنت مزدوری کر سکتا ہو اور پھر وہ بھیک مانگنے کا پیشہ اختیار کر لے اس کو بھیک دینا درست نہیں مسئلہ ریل کے سفر میں اگر پانی نہ ملے تو تنہیم کر کے نماز پڑھو نماز قضا مت کرو مسئلہ بعضی عورتیں غریب مزدوروں سے پردہ نہیں کرتیں بڑا گناہ ہے مسئلہ پرانی پتھر چاہے کیسے ہی ہلکے داموں کی ہو مگر بدون مالک کی اجازت کے ہرگز مت بر تو اور جب برو اس کو چھوڑ کر مت اٹھ جاؤ مالک کے سپرد کردو کہ دیکھو بہن تمھاری فحشی یا سوئی رکھی ہے مسئلہ ریل کی سواری میں کرایہ کا وصول کا اور اسباب کے لیجائے کا قاعدہ ریل والوں کی طرف سے مقرر ہے اسکے خلاف کرنا یا دھوکا دینا یا اصل بات کو چھپانا درست نہیں مثلاً وہاں یہ قاعدہ ہے کہ جو مسافر سب سے درجہ میں سفر کرے جس کو تیسرا درجہ کہتے ہیں اس کو ناشتہ کا کھانا اور اوڑھنا کچھو نا اور ان چیزوں کے علاوہ کچیس سیر بوجھ کا اسباب لیجائے کی اجازت ہے اس پر محصول نہیں پڑتا فقط اپنا کرایہ دینا پڑتا ہے اور اگر ٹھوڑا سا بھی بڑھ جاوے تو اس کو ریل پر تلو اکر محصول جتنا وہاں قاعدہ ہے دینا چاہئے اور پچیس سیر اس سیر کر ہے جو سیر انٹشی روپے کے برابر ہوتا ہے تو اب اگر کوئی شخص چھپیس ستائیس سیر اسباب بھی بے تلو اے ساتھ لیجاوے چاہے ریل والے اس کو نہ ٹوکیں مگر وہ خداے تعالیٰ کے نزدیک گنہگار ہوگا اور بعضیوں کرتے ہیں کہ اسباب تلنے سے تھیں سیر نکلا یا بولنے کہا ہم بیس سیر لکھدیں گے ہم کو اتنی رشوت دو اس میں دو گناہ ہونگے ایک تو زیادہ اسباب لیجانا اور محصول کم دینا دوسرا رشوت دینا اسی طرح وہاں یہ قاعدہ ہے کہ جو بچہ تین برس سے کم ہو اس کا محصول معاف ہے اور جو تین برس کا ہو اس کا آدھا محصول ہے اور پھر بارہ برس سے کم کم آدھا ہے جب پورے بارہ برس کا ہو تب پورا ہے تو اگر کسی کے پاس تین برس کا بچہ ہو اور وہ اس کو بے محصول دے ہوئے لیجاوے یا تین برس سے کم کا اس کو تیلادے تو اس کو گناہ ہوگا اس طرح اگر بارہ برس کے بچے کو کم کا بتلا کر آدھے کرائے میں لیجانا چاہے اس کو بھی گناہ ہوگا ان سب صورتوں میں قیامت کے دن بجائے پیسوں روپیوں کے نیکیاں دینی پڑیں گی یا ان ریل والوں کے گناہ اس کے سر پر دھرے جاویں گے مسئلہ آجکل جو انگریزی بہت پڑھتے ہیں اور اس میں بعضی باتیں ایسی ایسی لکھی ہیں جو دین ایمان کے بالکل خلاف ہیں اور دین کا علم ان پڑھنے والوں کو ہوتا نہیں اس لئے بہت لڑکے ایسے ہو جاتے ہیں کہ ان کے دل میں ایمان نہیں رہتا اور منہ سے بھی ایسی باتیں کہہ ڈالتے ہیں جن سے ایمان جاتا رہتا ہے۔ اگر ایسے لڑکوں سے کوئی مسلمان لڑکی بیاہی گئی شرع سے وہ مکاح ہی

نہیں ہوتا اور جب نکاح ہی نہیں ہوتا تو ساری عمر برا کام ہوتا ہے تو اس کا وبال ماں باپ پر دنیا میں
 بھی پڑے گا اور آخرت میں بھی عذاب کا بہت اندیشہ ہے اس لئے ضروری اور لازمی ہے کہ اپنی لڑکی
 بیاتنے کے وقت جس طرح داماد کے حسب نسب گھر بار کی تحقیق کرتے ہیں اس سے زیادہ اس کی چھان
 پچھوڑ کر لیا کریں کہ وہ دیندار بھی ہے یا نہیں اگر دینداری نہ معلوم ہو تو ہرگز لڑکی نہ دیں غریب دیندار ہزار
 درجے بہتر ہے بد دین امیر سے اور ایک بات یہ بھی دیکھی ہے کہ جو شخص دیندار نہیں ہوتا وہ بی بی کا بھی حق
 نہیں سمجھتا اور اس سے رغبت بھی نہیں رکھتا بلکہ کہیں کہیں تو یہ حال ہے کہ کوڑی پیسے سے بھی تنگ رکھتا
 ہے پھر جب عین نصیب نہ ہو تو نری امیری کے نام کو لے کر کیا چائیں گے۔ مسئلہ ۱۶ یہ جو مشہور ہے
 کہ قطب تارے کی طرف پاؤں نہ کرے یہ بالکل غلط ہے اس تارے کا شرع میں کوئی ادب نہیں۔
 مسئلہ ۱۷ اسی طرح یہ جو مشہور ہے کہ رات کے وقت درخت سو یا کرتے ہیں یہ بھی بالکل غلط بات
 ہے مسئلہ ۱۸ اسی طرح یہ جو مشہور ہے کہ چار پانی پر نماز پڑھنے سے بند رہو جاتا ہے بالکل واپس
 بات ہے اگر چار پانی خوب کسی ہوئی ہو اس پر نماز درست ہے اگر وہ ناپاک ہو تو کوئی پاک کپڑا اس پر
 بچھا لے لیکن بے ضرورت اس پر نماز پڑھنے سے خواہ مخواہ شور و غل ہوتا ہے۔ مسئلہ ۱۹ اسی طرح یہ
 جو مشہور ہے کہ پہلی اتوں کے کچھ لوگ بند ہو گئے تھے یہ بند انہیں کی نسل کے ہیں یہ بھی بالکل غلط ہے
 حدیث میں آگیا ہے کہ وہ بند سب مر گئے تھے ان کی نسل نہیں چلی۔ یہ جانور بند پہلے سے بھی تھا یہ
 نہیں کہ بند انہیں سے شروع ہوئے ہیں۔ مسئلہ ۲۰ قرآن میں جو غلطی نکلے اس کو فوراً صحیح کر لو یا کر لو
 نہیں تو پھر یاد کا بھروسہ نہیں ہمیشہ غلط پڑھا کر دو گی جس سے گنہگار ہو گی۔ مسئلہ ۲۱ یہ دستور ہے کہ اگر قرآن
 مجید کسی کے ہاتھ سے گر پڑے تو اس کے برابر اناج تول کر دیتی ہیں یہ کوئی شرع کا حکم نہیں ہے پہلے
 بزرگوں نے شاید تنبیہ کے واسطے یہ قاعدہ مقرر کیا ہو گا تا کہ آگے کو زیادہ خیال رہے یہ واقع میں بہت
 اچھی مصلحت ہے لیکن قرآن کو بے ضرورت ترازو کے پلے میں رکھنا یہ بھی ادب کے خلاف ہے اس لئے اگر اناج
 دینا ہو تو ویسے ہی جتنی ہمت ہو دیدے قرآن کو نہ تولے۔ مسئلہ ۲۲ جو مسئلہ اچھی طرح یاد نہ ہو کبھی کسی کو
 مت بتلاؤ مسئلہ ۲۳ بعض عورتیں ایسا کرتی ہیں کہ دُلی میں بیٹھنے کے وقت ظاہر کرتی ہیں کہ ایک سواری
 ہے اور بیٹھ لیتی ہیں دو دو۔ یہ دھوکا اور حرام ہے البتہ کماروں سے کہہ دے اگر وہ خوشی سے اٹھالیں۔
 تو کچھ حرج نہیں ورنہ ان پر زبردستی درست نہیں۔ مسئلہ ۲۴ اکثر عورتیں ایک صندوق سہرے لئے پھرا
 کرتی ہیں اس صندوق میں طرح طرح کے نقشے اور تصویروں بنی ہوئی ہوتی ہیں اور صندوق کے تختے
 میں ان کو دیکھنے کے واسطے آئینہ لگا ہوا ہوتا ہے پیسہ دو پیسہ لے کر دکھاتی پھرتی ہیں تو جس صندوق میں

جاندار چیز کی ایک بھی تصویر ہو اس کی سیر کرنا منع ہے۔ اسی طرح بعضے لڑکے تصویر دار نقشے خرید کر لٹ
 کو لالٹین سامنے رکھ کر ان تصویروں کی سیر کرتے ہیں وہ بھی منع ہے۔ اسی طرح بعضے آدمی گھروں میں اپنے
 وہ باجر لاکر سب کو سنایا کرتے ہیں جس میں ہر چیز کی آواز بند ہو جاتی ہے۔ تو یاد رکھو کہ جس آواز کا ویسے
 سننا منع ہے اس بابے میں بھی سننا منع ہے جیسے گانا بجانا اور بعضے اس میں قرآن پڑھنا بند کرتے ہیں
 تو قرآن سننا تو بہت اچھی بات ہے مگر اس میں بند کرنے کا مطلب فقط کھیل تماشہ ہوتا ہے اس لئے یہ بھی
 منع ہے لڑکیوں اور عورتوں کو ایسی چیزوں کی حرص نہ کرنی چاہئے۔ **مسئلہ** بعضے آدمی ایسا کرتے ہیں
 کہ کھوٹا روپیہ جب ان کے پاس نہیں چلتا تو دھوکہ دے کر کسی کو دیدے تے ہیں یا رات کو اس طرح چلا
 دیتے ہیں یہ بڑا گناہ ہے جس نے وہ روپیہ تم کو دیا ہے اسی کو دیدو چاہئے اس کو جتلا کر دو چاہئے کسی
 ترکیب سے دیدو سب درست ہے۔ مگر یہ اس وقت درست ہے جب خوب معلوم ہو کہ فلائے کے پاس
 سے آیا ہے اور اگر ذرا بھی شک ہے تو درست نہیں اور اگر کسی شخص کو جتلا کر دو اور وہ خوشی سے لے
 تب بھی درست ہے **مسئلہ** بعض دفعہ ایک آدمی آنکھیں میٹھ کر لیٹا رہتا ہے اور دو آدمی اس کو سوتا
 جان کر آپس میں کوئی بات پوشیدہ کرنے لگتے ہیں۔ لیکن اگر ان کو یہ معلوم ہو جائے کہ یہ شخص سوتا نہیں
 ہے تو وہ بات ہرگز نہ کریں۔ ایسے موقع میں اس لیٹنے والے کو واجب ہے کہ بول پڑے اور ان کی
 باتیں دھوکے سے نہ سنے نہیں تو گناہ ہوگا۔ **مسئلہ** بعضی بڑی بوڑھیوں کی بلکہ بعضی جوانوں
 کی بھی عادت ہے کہ منت مانتی ہیں کہ اگر میری فلاں مراد پوری ہو جاوے تو مسجد میں جا کر سلام کروں یا
 یا مسجد کا طاق بھروں پھر مسجد میں جا کر اپنی منت پوری کرتی ہیں۔ سو یاد رکھو غور و تلو مسجد میں جاتا چلا نہیں
 نہ جوان کو نہ بوڑھی کو۔ کچھ نہ کچھ بے پردگی ضرور ہوتی ہے۔ اللہ میاں کا سلام یہی ہے کہ کچھ نکلیں پڑھ لو
 دل سے زبان سے شکر ادا کر لو سو یہ گھر میں بھی ممکن ہے اور طاق بھرنا یہی ہے کہ جو توفیق ہو محتاجوں کو
 بانٹ دو سو یہ بھی گھر میں ہو سکتا ہے۔ **مسئلہ** نوٹ کم یا زیادہ پر بیچنا درست نہیں مثلاً پانچ روپی
 کا نوٹ ہو تو پونے پانچ یا سو پانچ کے بدلے بیچنا درست نہیں خیر کمی میں تو کچھ لاچار رہی بھی ہے اگرچہ
 گناہ ہوگا مگر زیادہ بیچنے میں تو کوئی لاچار رہی بھی نہیں یا کمی پر خریدنے میں وہ تو زیادہ بڑا اور بہت
 گناہ ہے **مسئلہ** کسی کا خط پڑھنا بلا اس کی اجازت کے درست نہیں۔ **مسئلہ** کنگھی میں
 جو بال نکلیں ان کو ویسے ہی مت پھینک دیا کرو نہ دیوار میں رکھ دیا کرو جس کو نامحرم لوگ دیکھیں
 ان بالوں کا بھی پردہ ہے بلکہ لکڑی وغیرہ سے تھوڑی زمین کرید کر اس میں دبا دیا کرو۔ **مسئلہ** جس
 مضمون کا زبان سے بیان کرنا گناہ ہے اس کا خط میں بھی لکھنا گناہ ہے۔ جیسے کسی کی غیبت شکایت

اپنی بڑائی وغیرہ۔ مسئلہ ۳۲ تار کی خبر میں کئی طرح کا شبہ ہے اس لئے چاند وغیرہ کی خبر میں اس کا اعتبار نہیں۔ مسئلہ ۳۳ طاعون کی جگہ سے دوسرے شہر کو یہ سمجھ کر بھاگ جانا کہ ہم بھاگنے سے بچ جاویں گے منع ہے اور جو اسی جگہ صبر سے قائم رہے اس کو شہادت کا درجہ ملتا ہے۔ مسئلہ ۳۴ بعضوں کی عادت ہے کہ کسی لڑکے یا ماما سے کہد یا کہ مسجد میں جا کر وہیں کے لوٹے میں پانی لے کر سب نمازیوں سے دم کر کر لیتے آنا فلائے بیمار کو پلا دیں گے یا قرآن ختم ہونے کے وقت پانی دم کر کر برکت کے واسطے لیتے آنا یاد رکھو کہ مسجد کا لوٹا اپنے برتاؤ میں لانا منع ہے اپنے گھر سے کوئی برتن دینا چاہئے۔ مسئلہ ۳۵ جاہلوں میں مشہور ہے کہ ایک ہاتھ میں پانی اور ایک ہاتھ میں آگ لے کر چلنا منحوس ہے یا یہ مشہور ہے کہ میاں بی بی ایک برتن میں دودھ نہ کھا دیں نہیں تو بھائی بہن ہو جاویں گے یا ایک پیر کے مرید نہ ہوں نہیں تو بھائی بہن ہو جاویں گے یا یہ مشہور ہے کہ مریدی سے نکاح درست نہیں یا یہ مشہور ہے کہ قبیحی نہ بچاؤ آپس میں لڑائی ہو جاوے گی یا دو آدمیوں کے بیچ میں آگ لیکر مت لکھو نہیں تو انہیں لڑائی ہو جاوے گی یا گھر میں کھونچیاں مت رہنے دوں تو گھر میں لڑائی ہوگی یا دو آدمی ایک کنگھی نہ کریں نہیں تو دو دو میں لڑائی ہو جاوے گی یا دن میں کہانیاں مت کہو نہیں تو مسافر راستہ بھول جاویں گے یہ سب باتیں واهیات بے اصل ہیں ایسا اعتقاد رکھنا بہت گناہ ہے مسئلہ ۳۶ کسی کو حرام زادی یا کتیا کی جینی یا سور کی مچی یا اور کوئی ایسی بات مت کہو جس سے ماں باپ کو گالی لگے ان بچاروں نے تمھاری کیا خطا کی ہے اور خود قصور وار کو بھی قصور سے زیادہ بر امت کہو۔ مسئلہ ۳۷ تمباکو کا کھانا یا حقہ پینا یوں ہی بلا ضرورت مکروہ ہے اور اگر کوئی لاچار ہی ہو تو کچھ ڈر نہیں مگر نماز کے وقت منہ خوب صاف کر لے خواہ مسواک سے یا دھنیہ چبا کر جس طرح سے ہو سکے۔ اگر نماز میں منہ کے اندر بد بو رہے تو فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے اس واسطے منع ہے مسئلہ ۳۸ افیون اگر علاج کے لئے کسی اور دوا میں ملا کر اتنی سی کھالی جائے جس سے بالکل نشہ نہ ہو تو درست ہے اور جیسے بعضی عورتیں بچوں کو دیدیتی ہیں کہ نشہ کی تغفلت میں پڑے رہیں روئیں نہیں یہ درست نہیں۔ مسئلہ ۳۹ اکثر عورتیں قرآن پڑھنے میں اگر ان کے میاں کا نام آجباوے تو اس کو چھوڑ جاتی ہیں یا چپکے سے کہہ لیتی ہیں یہ واهیات بات ہے قرآن پڑھنے میں کیا شرم۔ مسئلہ ۴۰ سیاہی لڑکی کو جو ان مرد سے قرآن مجید یا کتاب پڑھوانا نہ چاہئے مسئلہ ۴۱ لکھے ہوئے کا غذا کا ادب ضروری ہے ویسے ہی نہ بھیجنا چاہئے۔ جو خطر دی ہو جاوے یا پینساری کے گھر سے دوا کا غذا میں بندھی ہوئی آوے اور وہ دوا سے خالی کر لیا جاوے تو ایسے کاغذوں کو یا تو کہیں حفاظت سے رکھ دیاں کو آگ میں جلادیا کر۔ اسی طرح جو لکھا ہوا

کاغذ راستہ میں پڑا ہوا ملے اور کسی کے کام کا نہ ہو اس کو بھی اٹھا کر رکھ دیا کرو یا جلا
 دیا کرو۔ مسئلہ ۴۲ دسترخوان میں جو روٹی کے ریزے رہ جاتے ہیں ان کو ایسی ویسی جگہ
 مٹ جھاڑ دیا کرو بلکہ کسی علیحدہ جگہ جہاں پاؤں کے نیچے نہ آویں جھاڑ دیا کرو۔ مسئلہ ۴۳
 اگر کوئی خط لکھ رہا ہو تو اس کے پاس بیٹھ کر اس کا خط پڑھنا منع ہے۔ مسئلہ ۴۴ اگر کسی کے
 نیچے آدھے دھڑ میں زخم یاد آئے ہوں اور پانی پینے سے نقصان ہو اور اسکو نہانے کی ضرورت
 ہو اور نہانے میں اس کو بچانہ سکے تو تیمم کرنا درست ہے۔ مسئلہ ۴۵ جاہلوں میں مشہور ہے کہ
 تسبیح پھیرنا اس طرح سیدھا ہے اور اس طرح اٹھا ہے یہ سب واپس بات ہے اصل مطلب گنتے
 سے ہے جس طرح چاہو پھیرو۔ مسئلہ ۴۶ درود شریف بے وضو پڑھنا درست ہے۔
 مسئلہ ۴۷ لڑکے کا کان یا ناک چھیدنا منع ہے۔ مسئلہ ۴۸ برانام رکھنا منع ہے اچھا نام
 رکھے یا تو نبیوں کے نام پر نام رکھے یا اللہ کے ناموں میں سے کسی نام پر لفظ عبد پڑھاوے
 جیسے عبد اللہ۔ عبد الرحمن۔ عبد الباری۔ عبد القدوس۔ عبد الفتاح یا اور کوئی نام کسی
 عالم سے رکھوائے۔ مسئلہ ۴۹ جاہل عورتوں میں مشہور ہے کہ نماز پڑھ کر جاننا
 کو اُکٹ دو نہیں تو اس پر شیطان نماز پڑھتا ہے یہ بات محض غلط ہے مسئلہ ۵۰ جاہل
 سمجھتے ہیں کہ عورت اگر زچہ حنا میں مرجاوے تو بھونٹی ہو جاتی ہے یہ بالکل غلط عقیدہ
 ہے بلکہ حدیث میں آیا ہے کہ ایسی عورت شہید ہوتی ہے مسئلہ ۵۱ جاہل کہتے ہیں کہ عورت
 مرجاوے تو اس کا حنا وند حنا زے کا یا یا بھی نہ پکڑے یہ بالکل غلط ہے بلکہ اگر وہ منہ
 بھی دیکھ لے تو کچھ ڈر نہیں۔ مسئلہ ۵۲ اگر عورت مرجاوے اور اس کے پیٹ میں بچہ
 زندہ معلوم ہو تو اس کا پیٹ چپاک کر کے نکال لینا چاہئے ایک جگہ لوگوں نے ایسی
 جہالت کی کہ اس عورت کے نہلاتے وقت بچہ پیدا ہونے کی نشانیاں معلوم ہوئیں
 تو عورتوں نے کہا جلدی کرو نہیں معلوم کیا ہو جاوے گا۔ غرض اس کو جلدی جلدی
 کفنا کر لے گئے۔ جب قبر میں رکھا تو کفن کے اندر بچے کے گرنے کی حرکت معلوم ہوئی۔ افسوس
 ہے کسی نے کفن کھول کر بھی نہ دیکھا فوراً قبر پر بیتختے رکھ کر مٹی ڈال دی افسوس ہے۔
 عورتوں میں بھی اور مردوں میں بھی کیسی جہالت آگئی ہے یہ ساری خسرابی دین کا علم
 نہ ہونے کی ہے۔ مسئلہ ۵۳ یہ جاہلوں میں مشہور ہے کہ اگر حنا وند نامو ہو تو اس سے
 نکاح ہی درست نہیں ہوتا اور بیوی اس سے پردہ کرے یہ بالکل غلط بات ہے مسئلہ ۵۴ فال

گھولنا نام نکالنا چاہئے بدھتی پر ہو چاہئے جوتی پر یا اور کسی طرح بہشت گناہ ہے۔ مسئلہ عورتوں میں
السلام علیکم کہنے کا اور مصافحہ کرنے کا رواج نہیں ہے یہ دونوں باتیں ثواب کی ہیں ان کو بھپیلانا
چاہئے۔ مسئلہ جہاں مہمان جاؤ کسی فقیر وغیرہ کو روٹی ٹکڑا مت دو۔ مسئلہ بعض جاہلوں کا
دستور ہے کہ جس روز گھر سے بونیکے واسطے اناج نکلتا ہے اس روز دانے نہیں بھٹاتے ایسا اعتقاد
بالکل گناہ ہے چھوڑنا چاہئے۔

ضمیمہ حصہ ہم نور محمدی بہشتی زیور ختم ہوا

اضافہ از جانب مولوی محمد رشید صاحب مدرس جامع العلوم کانپور

مسئلہ ہر جانور کا پتہ اس کے پیشاب کے برابر ناپاک ہے اور جگالی میں جو نکلتا ہے وہ اس کے
پاخانہ کے برابر ناپاک ہے۔ مسئلہ قرآن مجید اور سیارے جب ایسے بوسیدہ ہو جائیں کہ انہیں
پڑھنا نہ جاسکے یا استفادہ زیادہ غلط لکھے ہوئے ہوں کہ ان کا صحیح کرنا مشکل ہو تو ان کو ایک پاک کپڑے
میں لپیٹ کر ایسی جگہ دفن کر دے جو پیروں تلے نہ آوے اور اس طرح دفن کرے کہ اس کے اوپر
مٹی نہ پڑے یعنی یا تو بغلی قبر کی طرح کھود کر بغل میں دفن کر دے یا اس پر کوئی تختہ وغیرہ
رکھ کر مٹی ڈال دے۔

ضمیمہ کا پہلا اضافہ تمام ہوا شاید کوئی عالم اور اضافہ پڑھاویں

تمت

معجزنا منو سطران مجید ترجمہ بدترجمہ کمال تفاسیر

جلد ۳۵۳ خوبول والا

حرفوں کی خوشنمائی موتی کی آبیے و دبللا۔ گویا ایک ماہر استاد کے تراشے ہوئے نیچے ہیں۔ اہل طباعت صحت میں بچتے روزگار۔ اس کی صحت ماہر مغفلوں کی معرفت سجاوندی اور خاتم المصاحف کے مطابق ہوئی ہے۔ عربی و اردو دہر و دھنہایت خوش خط قلیطع (سائز) و قلم کی معلومات کے لئے اس کا بجنہ ایک صغیرہ مفت حاصل فرمائیں۔ ہر پارہ و جہاد اور نقش و نگار سے آراستہ۔ ہر لہجہ اللہ عجاوب نگار سے تحریر ہے اس کے تمام اوقات و روز سجاوندی۔ اور منشی ممتاز علی صاحب کے خاتم المصاحف کے مطابق ہیں۔ اس کو ہر طرح سے بہتر بنانے میں کارخانہ نے کل کوشش و زور کثیر خرچ کیا ہے جو لوگ اس میں قرآن شریف حفظ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی آسانی کے لئے ہر رکوع کی تمام آیات پر ہند سے دیئے گئے ہیں۔

اس قرآن شریف کا ترجمہ اول حضرت مولانا شاہ رفیع الدین محدث دہلوی کا ہے جو ہندوستان کے تمام مقامات کے ملاوین میں بااحکامات مقبول ہے ان کے ترجمہ میں یہ خاص خوبی ہو کہ قرآن شریف کے ایک ایک لفظ کے معنی بتاتا ہے ترجمہ دوم حکیم الامت قرآن کے ظاہری و باطنی علوم کے ماہر حضرت شاہ اشرف علی صاحب تھانی لکھی کا ہے جو تقریباً تحت لفظ ہنسنے کے باوجود باحارہ اور نہایت سلیس و اور تمام تفاسیر کے آخری و متفقہ قول کے مطابق ہے یہ ہر دو ترجمہ ان تمام اغلاط اور غلط لکھی سے پاک ہیں جو اردو کی پسندیدہ ترجموں میں موجود ہیں اور نیز ان تمام اغلاط سے پاک ہیں جن کو آجکل کے دہلی اور لاہور وغیرہ کے کتب فروشوں نے بوجہ کم خرچ و کفایت شعاری و خراب صحت اپنے اپنے مطبوعہ قرآنوں میں پیدا کی ہیں۔ تاکہ وہ ایک دوسرے کے مقابلہ میں بوجہ کم خرچ اور ازل فروخت کر سکیں۔

ادنیٰ یہ کہ اس کے حاشیہ پر تمام تفاسیر مثل تفسیر مجید ابن جریر و مشورہ خازن۔ ابن تیمیہ و مارک یوسف القرآن از شاہ عبدالقادر غنی اکرمند عالم۔ ابن مردودہ۔ ابن ابی حاتم۔ مسند بزاز مسند امام احمد۔ اسباب و شان نزول از جلال الدین سیوطی۔ خطابی۔ بیان القرآن۔ وغیرہ وغیرہ اور تمام کتب احادیث و شریک بخاری۔ مسلم۔ ترمذی وغیرہ وغیرہ کے خلاصہ و مطالبے ایک جامع تفسیر نہایت صحت و سند کے ساتھ ایسی عام فہم اور ویدیں چڑھائی گئی ہے جو آج کل کے دہلی و لاہور وغیرہ کے اس قدر دیکھ کر خیر کرنے کی ہمت کی جہیں احکام قرآن و مسائل قرآن فیصلہ تاریخی واقعات۔ ذکر اولین و آخرین اور قرآن کے ظاہری و باطنی اشارات اور شان نزول۔ ربط آیات خواص قرآن۔ مانع و منسوخ کی تفصیل ہے اور جس تفسیر کا مضمون درج ہو اسے اُس کا پورا حوالہ دیا گیا ہے اور ایک خاص بات یہ کہ حاشیہ پر سلسلہ تفسیر میں ہر صفحہ پر اس مضمون کی سرحدی دی گئی ہے جس کی بابت تفسیر میں بیان ہوتا ہے۔

نیز اس کے شروع میں ایک مقدمہ ہے جس کے پانچ حصے ہیں حصہ اول میں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر تمام پیغمبروں کی سوانح عمری اور ان کی امتوں کے حالات ہیں۔ اسلام سے قبل عرب کی قدیم قوموں کی تاریخ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے لے کر وفات تک مفصل سوانح عمری اور ان تمام اہل بیت کی تفصیل جو کفار و مرتدین آپ کے خلاف انجام دی تھیں اور آپ کے وہ تمام خطوط مع ترجمہ درج ہیں جو آپ نے اس زمانہ کے کافر باوثاقوں کے نام پر لائے دعوت اسلام روانہ فرماتے تھے۔ حصہ دوم میں فضائل قرآن و دوسرا حصہ لکھنؤ میں خاندان نقشبندیہ و قادریہ و دہریہ اور چشتیہ کے بزرگوں کے اعمال، قرآن و فواہم اور جایہ سورتوں اور آیات اور پورے قرآن کے تفسیر میں اور تفسیر ثواب و رتق ہیں حصہ چہارم میں مضامین قرآن کی فہرست ہے جس سے ہر مضمون کی آیت اشارہ میں مل سکتی ہے۔ حصہ پنجم میں قواعد قرآن کا بیان ہے۔

ہدایا:۔ اعلیٰ سفید کاغذ، مجلد دسٹا روپے
 ہدایا:۔ فیروز کی کاغذ، مجلد دسٹا روپے
 ہدایا:۔ معمولی سفید کاغذ مجلد آٹھ روپے

ہمارا پڑا پتہ نور محمد۔ اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب مقابل رام باغ فریر روڈ۔ کراچی

فہرست مضامین نور محمدی بہشتی گوہر مکمل و مدلل حصہ یازدہم بہشتی زیور

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۱۷	ضعف باہ اور سرعت کا بیان	۷۶	جمہ کے خطبہ کے مسائل	۲۸	فرض نماز کے بعض مسائل	۱	فہرست مضامین
۱۱۹	ضعف باہ کے لئے چند دواؤں { اور غذاؤں کا بیان	۷۷	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ { جمہ کے دن	۳۰	تختہ المسجد	۲	دیباچہ جدیدہ
۱۲۱	بطور اقتصاد چند مقوی باہ { غذاؤں کا بیان	۷۹	نماز کے مسائل	۳۱	نوافل سفر	۳	دیباچہ قدیمہ
۱۲۲	ضعف باہ کی دوسری صورت { کا بیان	۸۲	عیدین کی نماز کا بیان	۳۲	نماز قتل	۴	تمہ حصہ اول بہشتی زیور
۱۲۳	تبہی قسم ضعف باہ کی { چند کام کی باتیں	۸۳	کعبہ بحرمہ کے اندر نماز پڑھنے کا بیان	۳۳	تراویح کا بیان	۵	اصطلاحات ضروریہ
۱۲۴	کثرتِ خواہش نفسانی کا { بیان	۸۴	سجدہ تلاوت کا بیان	۳۴	نماز کسوف و خسوف	۶	پانی کے استعمال کے احکام
۱۲۵	کثرتِ احتلام	۸۵	میت کے غسل کے مسائل	۳۵	استسقا کی نماز کا بیان	۷	پانی کی ناپاکی کے بعض مسائل
۱۲۶	سوزاک کا بیان	۸۶	میت کے کفن کے بعض مسائل	۳۶	فرائض و واجبات صلوٰۃ کے { متعلق بعض مسائل	۸	پیشاب پاجانہ کے وقت جن { امور سے بچنا چاہئے
۱۲۷	خصیہ کا اوپر کو چڑھ جانا { آنت اترا اور فوطہ کا بیڑھنا	۹۰	جنازہ کی نماز کے مسائل	۳۷	نماز کی بعض سنتیں	۹	جن چیزوں سے استنجا درست ہیں
۱۲۸	قسم دوم قلیل رجحی یعنی فوطہ { میں ریاخ آجائیکا	۹۱	دفن کے مسائل	۳۸	جماعت کا بیان	۱۰	جن چیزوں سے استنجا بلا { کراہت درست ہے۔
۱۲۹	قسم سوم فوطوں میں پانی { آجائے کا بیان	۹۲	شہید کے احکام	۳۹	جماعت کی فضیلت اور تاکید	۱۱	وضو کا بیان
۱۳۰	فوطوں میں یا جبگاسوں میں { خراش ہو جانا	۹۳	جنازہ کے متفرق مسائل	۴۰	جماعت کی حکمتیں اور فوائد	۱۲	موزوں پر سر کر کے کا بیان
۱۳۱	عضو تناسل کا درم	۹۴	مسجد کے احکام	۴۱	جماعت کے واجب ہونے کی شرطیں	۱۳	حدیث اصغر یعنی بے وضو { ہونے کی حالت کے احکام
۱۳۲		۹۵	روزہ کا بیان	۴۲	جماعت کے صحیح ہونے کی شرطیں	۱۴	غسل کا بیان
۱۳۳		۹۶	اعیاف کے مسائل	۴۳	جماعت کے متعلق مسائل	۱۵	جن صورتوں میں غسل فرض نہیں
۱۳۴		۹۷	زکوٰۃ کا بیان	۴۴	جماعت میں شامل ہونے نہ { ہونے کے مسائل	۱۶	جن صورتوں میں غسل واجب ہے
۱۳۵		۹۸	سائمہ جانوروں کی زکوٰۃ کا بیان	۴۵	نماز جن چیزوں سے فاسد ہوتی ہے { نماز جن چیزوں سے مکروہ ہو جاتی ہے	۱۷	جن صورتوں میں غسل سنت ہے
۱۳۶		۹۹	اونٹ کا نصاب	۴۶	نماز میں حدیث ہو جائے کا بیان	۱۸	حدیث اکبر کے احکام
۱۳۷		۱۰۰	گائے اور بھینس کا نصاب	۴۷	سہو کے بعض احکام	۱۹	تیمم کا بیان
۱۳۸		۱۰۱	بکری بھیڑ کا نصاب	۴۸	نماز قضا ہو جانے کے مسائل	۲۰	تمہ حصہ دوم بہشتی زیور
۱۳۹		۱۰۲	زکوٰۃ کے متفرق مسائل	۴۹	مریض کے بعض مسائل	۲۱	نماز کے دفتوں کا بیان
۱۴۰		۱۰۳	تمہ حصہ پنجم بہشتی زیور	۵۰	مسافر کی نماز کے مسائل	۲۲	اذان کا بیان
۱۴۱		۱۰۴	بالوں کے متعلق احکام	۵۱	خوف کی نماز	۲۳	اذان اقامت کے احکام
۱۴۲		۱۰۵	شفعہ کا بیان	۵۲	جمہ کی نماز کا بیان	۲۴	متفرق مسائل
۱۴۳		۱۰۶	مزارعت یعنی بھیتی کی بٹائی { اور مساقات یعنی پھل کی بٹائی	۵۳	جمہ کے فضائل	۲۵	نماز کی شرطوں کا بیان
۱۴۴		۱۰۷	کابیان	۵۴	جمہ کے آداب	۲۶	قبیلہ کے مسائل
۱۴۵		۱۰۸	نشدہ دار چیزوں کا بیان	۵۵	جمہ کی نماز کی فضیلت اور تاکید	۲۷	نیت کے مسائل
۱۴۶		۱۰۹	شرکت کا بیان	۵۶	نماز جمہ کے واجب ہونے کی شرطیں	۲۸	تجسیر تحریمہ کا بیان
۱۴۷		۱۱۰	تمہ حصہ نہم بہشتی زیور	۵۷	جمہ کی نماز کے صحیح ہونے کی شرطیں	۲۹	
۱۴۸		۱۱۱	مردوں کے امراض	۵۸		۳۰	
۱۴۹		۱۱۲		۵۹		۳۱	
۱۵۰		۱۱۳		۶۰		۳۲	
۱۵۱		۱۱۴		۶۱		۳۳	
۱۵۲		۱۱۵		۶۲		۳۴	
۱۵۳		۱۱۶		۶۳		۳۵	
۱۵۴		۱۱۷		۶۴		۳۶	
۱۵۵		۱۱۸		۶۵		۳۷	
۱۵۶		۱۱۹		۶۶		۳۸	
۱۵۷		۱۲۰		۶۷		۳۹	
۱۵۸		۱۲۱		۶۸		۴۰	
۱۵۹		۱۲۲		۶۹		۴۱	
۱۶۰		۱۲۳		۷۰		۴۲	
۱۶۱		۱۲۴		۷۱		۴۳	
۱۶۲		۱۲۵		۷۲		۴۴	
۱۶۳		۱۲۶		۷۳		۴۵	
۱۶۴		۱۲۷		۷۴		۴۶	
۱۶۵		۱۲۸		۷۵		۴۷	
۱۶۶		۱۲۹		۷۶		۴۸	
۱۶۷		۱۳۰		۷۷		۴۹	
۱۶۸		۱۳۱		۷۸		۵۰	
۱۶۹		۱۳۲		۷۹		۵۱	
۱۷۰		۱۳۳		۸۰		۵۲	
۱۷۱		۱۳۴		۸۱		۵۳	
۱۷۲		۱۳۵		۸۲		۵۴	
۱۷۳		۱۳۶		۸۳		۵۵	
۱۷۴		۱۳۷		۸۴		۵۶	
۱۷۵		۱۳۸		۸۵		۵۷	
۱۷۶		۱۳۹		۸۶		۵۸	
۱۷۷		۱۴۰		۸۷		۵۹	
۱۷۸		۱۴۱		۸۸		۶۰	
۱۷۹		۱۴۲		۸۹		۶۱	
۱۸۰		۱۴۳		۹۰		۶۲	
۱۸۱		۱۴۴		۹۱		۶۳	
۱۸۲		۱۴۵		۹۲		۶۴	
۱۸۳		۱۴۶		۹۳		۶۵	
۱۸۴		۱۴۷		۹۴		۶۶	
۱۸۵		۱۴۸		۹۵		۶۷	
۱۸۶		۱۴۹		۹۶		۶۸	
۱۸۷		۱۵۰		۹۷		۶۹	
۱۸۸		۱۵۱		۹۸		۷۰	
۱۸۹		۱۵۲		۹۹		۷۱	
۱۹۰		۱۵۳		۱۰۰		۷۲	
۱۹۱		۱۵۴		۱۰۱		۷۳	
۱۹۲		۱۵۵		۱۰۲		۷۴	
۱۹۳		۱۵۶		۱۰۳		۷۵	
۱۹۴		۱۵۷		۱۰۴		۷۶	
۱۹۵		۱۵۸		۱۰۵		۷۷	
۱۹۶		۱۵۹		۱۰۶		۷۸	
۱۹۷		۱۶۰		۱۰۷		۷۹	
۱۹۸		۱۶۱		۱۰۸		۸۰	
۱۹۹		۱۶۲		۱۰۹		۸۱	
۲۰۰		۱۶۳		۱۱۰		۸۲	

فہرست مضامین

ضمیمہ حصہ یازدہم

۱۳۱	موت اور اس کے متعلقات { اور زیارت قبر کا بیان
۱۳۵	مسائل از بیچ الامۃ
۱۳۷	ضمیمہ ثانیہ بہشتی گوہر مسماۃ { بتحدیل حقوق الوالدین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دیباچہ جدیدہ بہشتی گوہر

یہ تو معلوم ہے کہ بہشتی گوہر کوئی مستقل تالیف نہیں ہے بلکہ منتخب ہے رسالہ علم الفقہ مؤلفہ مولانا عبد الشکر صاحب جیسا کہ اس کے دیباچہ قدیمہ سے ظاہر ہے مگر اس مرتبہ بعض مسائل کو علم الفقہ سے ملا کر دیکھا گیا تھا اسکے اور اسکے بعض مسائل میں کچھ اختلاف ملا۔ اس بہشتی گوہر کا مسودہ تلاش کیا گیا تاکہ معلوم ہو کہ یہ اختلاف کس وجہ سے ہوا ہے۔ انتخاب کے وقت ہی یہ اختلاف پیدا ہوا ہے یا بعد میں کسی نے کمی زیادتی کی لیکن مسودہ نہ مل سکا۔ نیز بعض مسائل خود اصل علم الفقہ میں بھی محتاج تحقیق مکرر نظر پڑے۔ لہذا اب دوبارہ کل بہشتی گوہر پر نظر کرنا ضروری ہوا۔ لہذا احقر کے عرض کرنے پر حکیم الامتہ مجدد الملتہ معظم و محترم حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب نور اللہ مرقدہ العالی نے بوجہ کثرت مشاغل اس مرتبہ اس طرح نظر فرمائی کہ بہشتی گوہر کو اول سے آخر تک ایک سرسری نظر سے ملاحظہ فرمایا اور اس میں جس مسئلہ میں شبہ ہوا اس پر نشان کر دیا۔ پھر ان مقامات کو برادر کرم مولوی ظفر احمد صاحب کی خدمت میں احقر نے حسب الحکم حضرت حکیم الامتہ دامت ظلہم اس غرض سے پیش کیا کہ ان نشان زدہ مقامات کو کتب فقہ میں نکال کر بہشتی گوہر کی عبارت کو درست کر دیا جائے چنانچہ بھائی صاحب موصوف نے نہایت جانفشانی سے اس کام کو انجام دیا اور مواقع ضرورت میں حضرت حکیم الامتہ دامت ظلہم سے مشورہ بھی فرماتے رہے۔ اسی طرح ان تمام مقامات نشان زدہ کو درست فرما دیا جَزَاؤُہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی اور چونکہ اس مرتبہ بہشتی گوہر کو دیکھنے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس میں بہت سے مسائل ایسے ہیں کہ ان کا حوالہ نہیں ہے لہذا میرے کرم احباب مولانا مولوی وصی اللہ صاحب معظم گدھی و مولانا عبد الکریم صاحب مکتھلوی زاد مجد ہما نے نہایت محنت و عرق ریزی سے تمام کتب فقہ سے تلاش کر کے ان سب مسائل کے حوالے درج کئے اور جن مسائل میں پہلے سے حوالے تھے ان میں صفحات کا حوالہ نہ تھا ان سب میں صفحات کے حوالے درج ہوئے اور اگر پہلی لکھی ہوئی کتابیں باوجود تلاش کے مسئلہ نہ مل سکا تو اس کتاب کی جگہ دوسری کتاب کا حوالہ دیا گیا اور مواقع ضرورت میں بعد مشورہ عبارت میں بھی تغیر فرمایا وغرض کہ اس مرتبہ اس قدر ترمیم ہوئی ہے کہ گویا بہشتی گوہر کو دوبارہ تالیف کیا گیا ہے اور بہشتی زیور میں تو اس امر کا التزام کیا تھا کہ اس مرتبہ جو کچھ کیا یا نہ ہو اور اسکی اطلاع اخیر پر کر دی ہے لیکن چونکہ بہشتی گوہر میں تغیر بہت زیادہ ہوا ہے اسلئے اس میں اسکا التزام نہیں ہو سکا بلکہ یہ اطلاع عیجائی ہے کہ اس سے پہلے کے جسطرح مطبوعہ بہشتی گوہر ہیں ان کو اس سے درست کر لیا جائے کیونکہ اس جدید نسخہ کے مسائل صحیح اور مطبوعہ سابق میں بعض مسائل غلط ہیں۔ ضروری التماس بہشتی زیور اور بہشتی گوہر پر چونکہ پوری طرح نظر ثانی حضرات متذکرہ ابالانے فرمائی ہے حضرت حکیم الامتہ دامت ظلہم نے تو محض ایک سرسری نظر فرمائی ہے لہذا ان میں جو کوتاہیاں رہ گئی ہوں اگرچہ اپنے نزدیک تو کوتاہی چھوٹی نہیں ہے انکو حضرت حکیم الامتہ دامت ظلہم کی طرف نسبت کر کے خواہ مخواہ معاندانہ اعتراض سے بچیں ہاں طلب حق کیلئے اگر کسی مسئلہ کی بابت دریافت کرنا ہو تو پوچھیں مگر طرز سوال سے طلب حق یا عدا صاف طور پر معلوم ہو ہی جاتا ہے اور مولانا شبیر علی صاحب خانوی

بہشتی زیور کا گیارہواں حصہ

ملقب بـ

دیباچہ . بہشتی گوہر . قدیمہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بعد الحمد والصلوة یہ رسالہ بہشتی گوہر تہ ہے بہشتی زیور کا جو اس سے قبل دس حصوں میں شائع ہو چکا ہے اور جس کے اخیر حصہ کے ختم پر اس تہہ کی خبر اور ضرورت کو ظاہر کیا جا چکا ہے لیکن بوجہ کم فرصتی کے اسکے جمیع مسائل کو اصل کتاب فقہیہ متداولہ سے نقل کرنے کی نوبت نہیں آئی بلکہ رسالہ علم الفقہ کو جو لکھنؤ سے شائع ہوا ہے اور جس میں اکثر جلد اصل کتب کا حوالہ بھی دے دیا گیا ہے ایک طالب علمانہ نظر سے مطالعہ کر کے اس میں سے اس تہہ کے مناسب یعنی ضروری مسائل جو مردوں کے ساتھ مخصوص ہیں اور کسی عارضی مصلحت سے مسائل مشترکہ تبعاً منتخب کر کے ایک جگہ جمع کرنا کافی سمجھا گیا ہے البتہ مواقع ضرورت میں اصل کتب سے بھی مراجعت کر کے اطمینان کیا گیا۔ اور جہاں کہیں مضامین یا حوالہ کتاب کی غلطیاں تھیں ان سب کی اصلاح اور درستی کر دی گئی اور کہیں کہیں قدرے کمی بیشی یا تغیر عبارت یا مختصر اضافہ بھی کیا گیا جس سے یہ اضافہ من وجہ مستقل اور من وجہ غیر مستقل ہو گیا اور بعض ضروری مسائل صفائی معاملات سے بھی لئے گئے۔ کچھ بعید نہیں کہ پھر بھی بعض مسائل مہمہ آئیں رہ گئے ہوں اسلئے عام ناظرین سے درخواست ہے کہ ایسے ضروری مسائل سے بعنوان سوال اطلاع فرما دیں کہ طبع آئندہ میں اضافہ کر دیا جاوے اور خاص اہل علم سے امید ہے کہ ایسی ضروریات کو از خود اسکے اخیر میں مثل اضافہ حصہ دہم اصل کتاب بطور ضمیمہ کے ملحق فرما دیں۔ چونکہ اس میں مختلف ابواب کے مسائل ہیں اسلئے بہشتی زیور کے جن حصوں کا اس میں تہہ ہے۔ جن میں دیا وہ مقدار حصہ سوم کے تہہ کی ہے انکے مناسب اس کا تجزیہ کر کے ہر جزو مضمون کے ختم پر جلی قلم سے لکھ دیا جاوے گا کہ یہاں فلاں حصہ کا تہہ ختم ہوا اور آگے فلاں حصہ کا تہہ شروع ہوتا ہے سو مناسب اور سہل اور مفید طریقہ یہ ہوگا کہ جب کوئی مرد یا لڑکا کوئی حصہ بہشتی زیور کا مطالعہ میں یا درس میں ختم کر چکے تو قبل اس کے کہ اس کا آئندہ حصہ شروع کیا جاوے اس حصہ مختومہ کا تہہ اس رسالہ میں سے اس کے ساتھ دیکھ لیا جاوے۔ پھر اصل کتاب کا حصہ آئندہ دیکھا پڑھا جاوے اسی طرح اس کا ختم بھی ایسا ہی کیا جاوے۔ و علیٰ ہذا القیاس واللہ الکافی لکل خیر ہو الوافی من کل ضییر۔

کتبہ۔ اشرف علی عفی عنہ آخر ربیع الاول ۱۳۲۲ھ

تمتہ حصہ اول بہشتی زیور

اصطلاحات ضروریہ

جاننا چاہئے کہ جو احکام الہی بندوں کے افعال اعمال کے متعلق ہیں ان کی آٹھ قسمیں ہیں فرضؑ۔ واجبؑ۔ سنتؑ۔ مستحبؑ۔ حرامؑ۔ مکروہ تحریمیؑ۔ مکروہ تنزیہیؑ۔ مباحؑ۔ (۱) فرض وہ ہے جو دلیل قطعی سے ثابت ہو اور اس کا بغیر عذر چھوڑنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہوتا ہے اور جو اس کا انکار کرے وہ کافر ہے۔ پھر اسکی دو قسمیں ہیں فرض عینؑ۔ فرض کفایہؑ۔ فرض عین وہ ہے جس کا کرنا ہر ایک پر ضروری ہے اور جو کوئی اس کو بغیر کسی عذر کے چھوڑے وہ مستحق عذاب اور فاسق ہے جیسے پنجوقتہ نماز اور جمعہ کی نماز وغیرہ۔ فرض کفایہ وہ ہے جس کا کرنا ہر ایک پر ضروری نہیں بلکہ بعض لوگوں کے ادا کرنے سے ادا ہو جاوے گا اور اگر کوئی ادا نہ کرے تو سب گنہگار ہوں گے جیسے جنازہ کی نماز وغیرہ (۲) واجب وہ ہے جو دلیل ظنی سے ثابت ہو اس کا بلا عذر ترک کرنا یا فاسق اور عذاب کا مستحق ہے۔ بشرطیکہ بغیر کسی تاویل اور شبہ کے چھوڑے اور جو اس کا انکار کرے وہ بھی فاسق ہے کافر نہیں۔ (۳) سنت وہ فعل ہے جس کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کیا ہو اور اسکی دو قسمیں ہیں سنت مؤکدہ سنت غیر مؤکدہ سنت مؤکدہ وہ فعل ہے جس کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ہمیشہ کیا ہو اور بغیر کسی عذر کے کبھی ترک نہ کیا ہو لیکن ترک کرنا یا کسی قسم کا جبر اور تنبیہ نہ کی ہو۔ اس کا حکم بھی عمل کے اعتبار سے واجب کا ہے یعنی بلا عذر چھوڑنے والا اور اسکی عادت کرنے والا فاسق اور گنہگار ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے محروم رہیگا۔ ہاں اگر کبھی چھوٹ جائے تو مضائقہ نہیں مگر واجب کے چھوڑنے میں بہ نسبت اسکے چھوڑنے کے گناہ زیادہ ہے سنت غیر مؤکدہ وہ فعل ہے جس کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کیا ہو اور بغیر کسی عذر کے کبھی ترک بھی کیا ہو اس کا کرنا یا ثواب کا مستحق ہے اور چھوڑنے والا عذاب کا مستحق نہیں اور اس کو سنت ائدہ اور سنت عادیہ بھی کہتے ہیں۔ (۴) مستحب وہ فعل ہے جس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کیا ہو لیکن ہمیشہ اور اکثر نہیں بلکہ کبھی کبھی اس کا کرنا یا ثواب کا مستحق ہے اور نہ کرنے والے پر کسی قسم کا گناہ نہیں اور اسکو فقہاء کی اصطلاح میں نفل اور مندوب اور تطوع بھی کہتے ہیں۔ (۵) حرام وہ ہے جو دلیل قطعی سے ثابت ہو۔ اس کا منکر کافر ہے اور اس کا بے عذر کرنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہے (۶) مکروہ تحریمی وہ ہے جو دلیل ظنی سے ثابت ہو اس کا انکار کرنے والا فاسق ہے جیسے کہ واجب کا منکر فاسق ہے اور اس کا بغیر عذر کرنے والا گنہگار اور عذاب کا مستحق ہے۔ (۷) مکروہ تنزیہی وہ فعل ہے جس کے نہ کرنے میں ثواب ہو اور کرنے میں عذاب نہ ہو۔ (۸) مباح وہ فعل ہے جس کے کرنے میں ثواب نہ ہو اور نہ کرنے میں عذاب نہ ہو۔

پانی کی حاجت ہے تم خود نکال کر یا نکلوا اگر اس کے حوالہ کرو۔ البتہ اپنے کھیت یا باغ کو پانی دینا بدو ن اس شخص کی اجازت کے دوسرے لوگوں کو جائز نہیں۔ اس سے مانعت کر سکتا ہے۔ یہی حکم ہے خود رو گھاس کا اور جس قدر نباتات بے تنہ ہیں سب گھاس کے حکم میں ہیں۔ البتہ تنہ دار وخت زمین والے کی مملکت میں۔ **مسئلہ** اگر ایک شخص دوسرے کے کنوئیں یا نہر سے کھیت کو پانی دینا چاہے اور وہ کنوئیں یا نہر والا اس سے کچھ قیمت لے تو جائز ہے یا نہیں۔ اس میں اختلاف ہے مشائخ بلخ نے فتویٰ جواز کا دیا ہے۔ **مسئلہ** دریا۔ تالاب۔ کنوئیں وغیرہ سے جو شخص اپنے کسی برتن میں مثل گھڑے۔ مشک وغیرہ کے پانی بھر لے تو وہ اس پانی کا مالک ہو جائیگا۔ اس پانی سے بغیر اس شخص کی اجازت کے کسی کو استعمال کرنا درست نہیں۔ البتہ اگر پیاس سے بے قرار ہو جائے تو زبردستی بھی چھین لینا جائز ہے جبکہ پانی والے کی سخت حاجت سے زائد موجود ہو۔ مگر اس پانی کا ضمان دینا پڑے گا۔ **مسئلہ** لوگوں کے پینے کے لئے جو پانی رکھا ہوا ہو جیسے گرمیوں میں استون پر پانی رکھ دیتے ہیں اس سے وضو غسل درست نہیں۔ ہاں اگر زیادہ ہو تو مضائقہ نہیں اور جو پانی وضو کے واسطے رکھا ہو اس سے پینا درست ہے۔ **مسئلہ** اگر کنوئیں میں ایک دو منگنی گرجا دے اور وہ ثابت نکل آوے کنواں ناپاک نہیں ہوتا۔ خواہ وہ کنواں جنگل کا ہو یا بستی کا اور من ہو یا نہ ہو۔

پاک ناپاکی کے بعض مسائل

مسئلہ غلہ کاٹنے کے وقت یعنی جب اس پر پیلوں کو چلا تے ہیں یا اگر بیل غلہ پر پیشاب کر دیں تو ضرورت کی وجہ سے وہ معاف ہے یعنی غلہ اس سے ناپاک نہ ہوگا اور اگر اس وقت کے سوا دوسرے وقت میں پیشاب کر دیں تو ناپاک ہو جائیگا اسلئے کہ یہاں ضرورت نہیں۔ **مسئلہ** کاٹھکھانے کی شے جو بناتے ہیں اس کو اور اسی طرح اُن کے برتن اور کپڑے وغیرہ کو ناپاک نہ کہیں گے تا وقتیکہ اُس کا ناپاک ہونا کسی دلیل یا قرینہ سے معلوم نہ ہو۔ **مسئلہ** بعض شوگ جو شیر وغیرہ کی چربی استعمال کرتے ہیں اور اس کو پاک جانتے ہیں یہ درست نہیں ہاں اگر طبیب حاذق دیندار کی یہ رائے ہو کہ اس مرض کا علاج سوا چربی کے اور کچھ نہیں تو ایسی حالت میں بعض علماء کے نزدیک درست ہے۔ لیکن نماز کے وقت اس کو پاک کرنا ضروری ہوگا۔ **مسئلہ** استون کی کچڑ اور ناپاک پانی بمعاف ہے بشرطیکہ بدن یا کپڑے میں نجاست کا اثر نہ معلوم ہو فتویٰ اسی پر ہے باقی احتیاط یہ ہے کہ جس شخص کی بازار اور راستوں میں زیادہ آمد و رفت نہ ہو وہ اس کے لگنے سے بدن اور کپڑے پاک کر لیا کرے

۱۵ باع شرعیہ ادا قتل
اکثر لا یجوز لعدم الملك قبل
الاجازۃ والیہما و بعض
المشائخ جوزه وقال القائل
یتک بالتعامل ۱۲ من
الفتاویٰ البزازیہ ۱۲
۱۵ وکذا موت رقیقہ ما
وخاف الموت عطشاً اخذوا
ما یفرح العطش فان اتبع
قاتل بلا سلام ۱۲ من
الفتاویٰ البزازیہ ۱۲
و بعض لم یأخذوا فی الد
المخارطہ ۳
۱۵ عالمگیری ۲۵
۱۵ وبعبر الابل والغنم اذا
وقع فی البئر لا یغسل بالمش
والصحیح انه لا فرق بین الصحیح
والفسک والرطب الیابس
ولا فرق بین المروث والخشی
والبعور ولا فرق بین آبار
المروث والمظلات عالمگیری ۲۵
۱۵ الخطة تداس بالکمر
بول وتورث ویصیب بعض
الخطة ویختلط ما أصیب
منها بغیرہا قالوا لو غزل معها
وغسل ثم غطى کل الشیء
تتأدا ولا ذلک لو غزل وبع
من انسان او تصدق بہ
علیہ ۱۲ عالمگیری ۲۵
۱۵ عالمگیری ۲۵
۱۵ من الفتاویٰ البزازیہ
۳۶۵
۱۲
۳۶۵
۱۲
۳۶۵

چاہے ناپاکی کا اثر بھی محسوس نہ ہو۔ مسئلہ نجاست اگر جلائی جائے تو اس کا دھواں پاک ہے۔ وہ اگر جم جائے اور اس سے کوئی چیز بنائی جائے تو وہ پاک ہے جیسے نوشادر کو کہتے ہیں کہ نجاست کے دھوئیں سے بنتا ہے۔ مسئلہ نجاست کے اوپر جو گرد و غبار ہو وہ پاک ہے بشرطیکہ نجاست کی تری نے اس میں اثر کر کے اسکو تر نہ کر دیا ہو۔ مسئلہ نجاستوں سے جو بخارات اٹھیں وہ پاک ہیں پھل وغیرہ کے کپڑے پاک ہیں لیکن ان کا کھانا درست نہیں اگر ان میں جان پڑ گئی ہو۔ اور گوڑ وغیرہ سب پھلوں کے کپڑوں کا یہی حکم ہے۔ مسئلہ کھانے کی چیزیں اگر سڑ جائیں اور بو کرنے لگیں تو ناپاک نہیں ہوتیں جیسے گوشت حلوہ وغیرہ مگر نقصان کے خیال سے ان کا کھانا درست نہیں۔ مسئلہ مشاک اور اس کا نافہ پاک ہے اور اسی طرح عنبر وغیرہ۔ مسئلہ سوتے میں آدمی کے منہ سے جو پانی نکلتا ہے وہ پاک ہے۔ مسئلہ گندہ اندام احوال جائزہ پاک ہے بشرطیکہ ٹوٹا نہ ہو۔ مسئلہ شائبہ کی کچلی پاک ہے۔ مسئلہ جس پانی سے کوئی نجس چیز دھوئی جاوے وہ نجس ہے خواہ وہ پانی پہلی دفعہ کا ہو یا دوسری دفعہ کا یا تیسری دفعہ کا لیکن ان پانیوں میں اتنا فرق ہے کہ اگر پہلی دفعہ کا پانی کسی کپڑے میں لگ جاوے تو یہ کپڑا تین دفعہ دھوئے سے پاک ہوگا اور اگر دوسری دفعہ کا پانی لگ جاوے تو صرف دو دفعہ دھوئے سے پاک ہوگا اور اگر تیسری دفعہ کا لگ جاوے تو ایک ہی دفعہ دھوئے سے پاک ہو جاوے گا۔ مسئلہ مردہ انسان جس پانی سے نہلایا جاوے وہ پانی نجس ہے۔ مسئلہ سانس کی کھال نجس ہے یعنی وہ جو اس کے بدن سے لگی ہوئی ہے۔ کیونکہ پچھلی پاک ہے۔ مسئلہ مردہ انسان کے منہ کا لعاب نجس ہے۔ مسئلہ اکہڑے کپڑے میں ایک طرف مقدار معانی سے کم نجاست لگے اور دوسری طرف سرایت کر جائے اور ہر طرف مقدار سے کم ہو۔ لیکن دونوں کا مجموعہ اس مقدار سے بڑھ جاوے تو وہ کم ہی سمجھی جائے گی اور معاف ہوگی یاں اگر کپڑا دوسرا ہو یا دو کپڑوں کو ملا کر اس مقدار سے بڑھ جائے تو وہ زیادہ سمجھی جائے گی اور معاف نہ ہوگی۔ مسئلہ دودھ دہنے وقت دو ایک مینگنی دودھ میں پڑ جائیں یا تھوڑا سا گوہر بقدر دو ایک مینگنی کے گر جائے تو معاف ہے۔ بشرطیکہ گرتے ہی نکال ڈالا جائے۔ مسئلہ چار پانچ سال کا ایسا لڑکا جو وضو کو نہیں سمجھتا وہ اگر وضو کرے یا دیوانہ وضو کرے تو یہ پانی مستعمل نہیں۔ مسئلہ پاک کپڑا برتن اور نیزہ دوسری پاک چیزیں جس پانی

۱۔ دھواں نجاست اذا
اصاب الثوب او بدن صحیح
انہ لا یجوز علیہ المکیر ۱۲
۲۔ النجس اذا ہبت بر الريح
فاصاب ثوباً لا یجوز علیہ المکیر
۳۔ اثر النجاست ۱۲ قاضیان ص ۱۱
۴۔ قاضیان ص ۱۱ در ۱۲
۵۔ عالمگیری ص ۳۹
۶۔ قاضیان ص ۱۱
۷۔ الامار الذی یبیل من
ثم التأم طاهر بل صحیح انہ
متولد من البلم قاضیان ص ۱۱
۸۔ اذا صلی ذی کبریتہ
نورہ قد قال تھا ذکا بازا
صلا ۱۲ قاضیان ص ۱۱
۹۔ واما فیص الحیہ ذکر
شمس الامارہ الحواشی ص ۱۱
۱۰۔ انہ طاهر قاضیان ص ۱۱
۱۱۔ عالمگیری ص ۲۰
۱۲۔ غارہ المیت من اللہ
الاول والثانی والثلث
فاسدہ واما یصیب ثوب
الغسل من ذلک قد والا
لیکن الاجتزاع من ذلک
عفو ۱۲ قاضیان ص ۱۱
۱۳۔ قاضیان ص ۱۱
۱۴۔ واما لعاب المیت فہذا
قبل ان یجس ۱۲ عالمگیری ص ۱۱
۱۵۔ قاضیان ص ۱۱
۱۶۔ البصر اذا وقع فی الخلب
عند الخلب فرمی من سائتہ
لا باس بہ ان یقتل البصر

فی البصر بعد من اللہ بعد ذلک ۱۲ قاضیان ص ۱۱ ۱۳۔ واما غسل اللہ بعد من اللہ ۱۲ عالمگیری ص ۱۱
۱۴۔ اگر دودھ دہنے کے وقت کے علاوہ گر جائیگی تو دودھ ناپاک ہو جائے گا ۱۲

سے دھوئی جا دیں اس سے وضو اور غسل درست ہے بشرطیکہ پانی کا ٹھکانہ ہو جاوے اور محاورے
میں اس کو مار مطلق یعنی صرف پانی کہتے ہوں اور اگر برتن وغیرہ میں کھانے پینے کی چیز لگی ہو تو اس
کے دھوون سے وضو اور غسل کے جواز کی شرط یہ ہے کہ پانی کے تین وصفوں سے دو وصف باقی
ہوں گو ایک وصف بدل گیا ہو اور اگر دو وصف بدل جائیں تو پھر درست نہیں۔ **مسئلہ ۲۱**
مستعمل پانی کا پینا اور کھانے اور کھانے کی چیزوں میں استعمال کرنا مکروہ ہے اور وضو غسل
اس سے درست نہیں ہاں ایسے پانی سے نجاست دھونا درست ہے **مسئلہ ۲۲** زمزم کی پانی
سے بے وضو کو وضو کرنا نہ چاہئے اور اسی طرح وہ شخص جن کو نہانے کی حاجت ہو اس سے غسل
نہ کرے اور اس سے ناپاک چیزوں کا دھونا اور استنجا کرنا مکروہ ہے یاں اگر مجبوری ہو کہ پانی
ایک میل سے درے نہ مل سکے اور ضروری طہارت کسی طرح بھی حاصل نہ ہو تو یہ سب
باتیں زمزم کے پانی سے جائز ہیں۔ **مسئلہ ۲۳** عورت کے وضو اور غسل کے بچے ہوئے پانی سے
مرد کو وضو اور غسل نہ کرنا چاہئے گو ہمارے نزدیک اس سے وضو وغیرہ جائز ہے مگر امام احمد کے
نزدیک جائز نہیں اور اختلاف سے بچنا اولیٰ ہے **مسئلہ ۲۴** جن مقاموں پر خدائے تعالیٰ کا عذاب
کسی قوم پر آیا ہو جیسے قوم عاد کی قوم اُس مقام کے پانی سے وضو اور غسل نہ چاہئے مثل مسئلہ
بالا اس میں بھی اختلاف ہے مگر یہاں بھی اختلاف سے بچنا اولیٰ ہے اور مجبوری کو اس کا بھی
وہی حکم ہے جو زمزم کے پانی کا ہے۔ **مسئلہ ۲۵** تنور اگر ناپاک ہو جائے تو اس میں آگ جلانے
سے پاک ہو جائے گا۔ بشرطیکہ بعد گرم ہونے کے نجاست کا اثر نہ رہے۔ **مسئلہ ۲۶** ناپاک زمین
پر مٹی وغیرہ ڈال کر نجاست چھپا دی جائے اس طرح کہ نجاست کی بونہ آئے تو مٹی کے اوپر کا
حصہ پاک ہے۔ **مسئلہ ۲۷** ناپاک تیل یا چربی کا صابون بنالیا جائے تو پاک ہو جائے گا۔
مسئلہ ۲۸ خضہ کے مقام یا اگر کسی عضو کو جو خون پییب کے نکلنے سے محسوس ہو گیا ہو اور دھونا
نقصان کرتا ہو تو صرف تر کیڑے سے پیچھ دینا کافی ہے اور بعد آرام ہونے کے بھی اُس جگہ
کا دھونا ضروری نہیں۔ **مسئلہ ۲۹** ناپاک رنگ اگر جسم میں یا کپڑے میں لگ جاوے یا بال
اس ناپاک رنگ سے رنگیں ہو جائیں تو صرف اس قدر دھونا کہ پانی صاف نکلنے لگے کافی ہے
اگرچہ رنگ دور نہ ہو۔ **مسئلہ ۳۰** اگر ٹوٹے ہوئے دانت کو جو ٹوٹ کر علیحدہ ہو گیا ہے اسکی
جگہ پر رکھ کر جمادیا جائے خواہ پاک چیز سے یا ناپاک چیز سے اور اسی طرح اگر کوئی ہڈی
ٹوٹ جائے اور اس کے بدلے کوئی ناپاک ہڈی رکھ دی جائے یا کسی زخم میں کوئی ناپاک چیز

ملہ ویکرہ شرب الماء المستعمل
والحدث، اذا توضأ فی ارض
السجد لا یجوز فی قول الشافعی
لان عند ہما الماء المستعمل

قاضی خان ص ۱۱

مسئلہ خطاوی ص ۱۱

مسئلہ ولا یجوز للرجل ان

یتوضأ یتقبل بفضل المرأة

اردو المختار ص ۱۱

مسئلہ شیخی کریمہ العظیم

ایضا هذا ما ذکرناہ وان لم

ارہ لاحد من التمام اور توب

من کل ارض غضب علیہ لکبر

الناقة بارض ثود وقد صرح

الشافعی بکراہتہ ولا یباع

عند احمد اردو المختار ص ۱۱

مسئلہ العیسیٰ اذا بال فی التو

او مسحت المرأة بخرقہ مبلوۃ

نجاستہ ثم فترت ان کانت

النجاستہ قد بست لم یبق

بلیا قبل الساق النجیز التو

لا ینجس النجیز لان النار لما

اکلت البلۃ نقصت کلا ارض

اذ اویست بالثفس وان

اصفت النجیز بالتو حال

قیام الیلة فالنجیز نجس ۱۲

قاضی خان ص ۱۲

مسئلہ قاضی خان ص ۱۳

مسئلہ جل لدین الثفس نے

الصابون لغت بھارت لاند

تغیر ۱۲ عالمگیری ص ۱۲

مسئلہ دوسرے موضوع الکجارت ثلاث

مرات ثلاث خرق مبلوۃ قدر

قبل ہذا نہ یجوز اذا کان الماء متطاعرا اذا قاضی خان ص ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

۱۵ اذ انجنت الیدین
نحس فضلبا لثامنا من غیر
عرض دفعی اثر الدہن فی یدہ

علی قیاس ابنی یوسف لیلہ
۱۲ قاضی خان ص ۲۱

۱۵ قاضی خان ص ۲۱

۱۵ دلاصلی ثوبہ بنی طاقین

فاصابت النجاست اثر الطاقین

ونقذت الی الآخر علی قول

ابن یوسف ہو کتب واحد

لا یخ جواز الصلوۃ علی قول

محمود بن یوسف قیل ان کان

مصرفا یمنع عنہم ۱۲ قاضی

خان ص ۲۲

۱۵ الطائر اذا وقع فی قدر

مات فیان وقع حال الغلیظ

فالکل فاسد بمرق حبیب کا

فیہ ان وقع بعد ما سکن

الغلیظان یصل لمرة یقتل

اللم الذی کان فیہ ویؤکل

۱۲ قاضی خان ص ۲۲

۱۵ و سفرنا عن القبلة و

الرجع الشمس و اقرب یکر

البول و الخاذا فی ہذا یاریا

کان اور اکراؤ کر علی طرف

نہرا و ادخض اوچین اور

تحت شجرة مثمرة اقلی زرع

او فی ظل یقتضی بالحدس فیہ

یکرہ بحسب المسجد صلی

الحد و فی المقار دین

الدواب و فی طرف المسکن

و یکرہ الی بعد فی اسل

الارض و یجوز الی اعلاہا

بھردی جائے اور وہ اچھا ہو جائے تو اس کو نکالنا نہ چاہئے بلکہ وہ خود بخود پاک ہو جاوے گا۔
مسئلہ ۳۱ ایسی ناپاک چیز کو جو چکنی ہو جیسے تیل۔ گھی۔ مردار کی چربی اگر کسی چیز میں لگ جاوے
اور اس قدر دھوئی جاوے کہ پانی صاف نکلنے لگے تو پاک ہو جائے گی اگرچہ اس ناپاک چیز
کی چکنابٹ باقی ہو۔ مسئلہ ۳۲ ناپاک چیز پانی میں گرے اور اس کے گرنے سے چھینٹیں
اڑ کر کسی پر جا پڑیں تو وہ پاک ہیں بشرطیکہ اس نجاست کا اثر ان چھینٹوں میں نہ ہو۔ مسئلہ ۳۳
دو ہرا کپڑا یا روئی کا کپڑا اگر ایک جانب نجس ہو جائے اور ایک جانب پاک ہو تو کل ناپاک سمجھا
جائے گا مگر اس پر درست نہیں۔ بشرطیکہ ناپاک جانب کا ناپاک حصہ نمازی کے کھڑے ہونے
یا سجدہ کرنے کی جگہ ہو اور دونوں کپڑے باہم سے ہوئے ہوں اور اگر سے ہوئے نہ ہوں
تو پھر ایک کے ناپاک ہونے سے دوسرا ناپاک نہ ہوگا بلکہ دوسرے پر نماز درست ہے۔ بشرطیکہ
ادھر کا کپڑا اس قدر موٹا ہو کہ اس میں سے نیچے کی نجاست کا رنگ اور بوظاہر نہ ہوتی ہو۔ مسئلہ ۳۴
مگر غنی یا اور کوئی پرند پیٹ چاک کرنے اور اس کی آلائش نکالنے سے پہلے پانی میں جوش دیکھائے
جیسا کہ آج کل انگریزوں اور ان کے ہم نش ہندوستانیوں کا دستور ہے تو وہ کسی طرح
پاک نہیں ہو سکتی۔ مسئلہ ۳۵ چاند یا سورج کی طرف پائخانہ یا پیشاب کے وقت منہ یا پیٹھ کرنا
مکروہ ہے نہر اور تالاب وغیرہ کے کنارے پاخانہ یا پیشاب کرنا مکروہ ہے اگرچہ نجاست اس میں
نہ گرے اور اسی طرح ایسے درخت کے نیچے جس کے سایہ میں لوگ بیٹھتے ہوں اور اسی طرح
پھل پھول والے درخت کے نیچے جاڑوں میں جس جگہ دھوپ لینے کو لوگ بیٹھتے ہوں۔
جانوروں کے درمیان میں مسجد اور عید گاہ کے اس قدر قریب جس کی بدبو سے نمازیوں کو تکلیف
ہو۔ قبرستان میں یا ایسی جگہ جہاں لوگ وضو یا غسل کرتے ہوں راستے میں اور ہوا کے رخ پر۔
سورخ میں راستے کے قریب اور قافلہ یا کسی مجمع کے قریب مکروہ تحریمی ہے۔ حاصل یہ ہے کہ
ایسی جگہ جہاں لوگ اٹھتے بیٹھتے ہوں اور ان کو تکلیف ہو اور ایسی جگہ جہاں سے نجاست بہہ کر
اپنی طرف آئے مکروہ ہے۔

پیشاب پائخانہ کے وقت جن امور سے بچنا چاہئے

بانت کرنا۔ بلا ضرورت کھانا۔ کسی آیت یا حدیث اور تبرک چیز کا پڑھنا۔ ایسی چیز جس پر خدا یا
نبی یا کسی فرشتے یا کسی معظّم کا نام یا کوئی آیت یا حدیث یا دعا لکھی ہوئی ہو اپنے ساتھ رکھنا البتہ اگر

ایسی چیز جیب میں ہو یا تعویذ کپڑے وغیرہ میں لپٹا ہوا ہو تو کراہت نہیں۔ بلا ضرورت لیٹ کر یا کھڑے ہو کر یا کھانا پیشاب کرنا۔ تمام کپڑے اتار کر برہنہ ہو کر یا کھانا پیشاب کرنا یا ہنر ہاتھ سے استنجا کرنا۔

جن چیزوں سے استنجا درست نہیں

ہڈی۔ کھانے کی چیزیں۔ لید اور کل نا پاک چیز۔ وہ ڈھیلے یا پتھر جس سے ایک مرتبہ استنجا ہو چکا ہو۔ پختہ اینٹ۔ ٹھیکری شیشہ۔ کوئلہ۔ چونا۔ لوہا چاندی۔ سونا وغیرہ (رق) اور ایسی چیزوں سے استنجا کرنا ہونجاست کو صاف نہ کرے جیسے سرکہ وغیرہ وہ چیزیں جن کو جانور وغیرہ کھاتے ہوں جیسے بھس اور گھاس وغیرہ اور ایسی چیزیں جو قیمت دار ہوں خواہ تھوڑی قیمت ہو یا بہت جیسے کپڑا۔ عرق وغیرہ آدمی کے اجزاء جیسے بال۔ ہڈی۔ گوشت وغیرہ۔ مسجد کی چٹائی یا کوڑا یا جھاڑو وغیرہ۔ درختوں کے پتے۔ کاغذ خواہ لکھا ہوا ہو یا سادہ۔ زمزم کا پانی۔ دوسرے کے مال سے بلا اسکی اجازت و رضا مندی کے خواہ وہ پانی ہو یا کپڑا یا اور کوئی چیز۔ روٹی اور تمام ایسی چیزیں جن سے انسان یا اُن کے جانور نفع اٹھائیں۔ اُن تمام چیزوں سے استنجا کرنا مکروہ ہے۔

جن چیزوں سے استنجا بلا کراہت درست ہے

پانی۔ مٹی کا ڈھیلہ۔ پتھر۔ بے قیمت کپڑا۔ اور کل وہ چیزیں جو پاک ہوں اور نجاست کو دور کر دیں بشرطیکہ مال اور محترم نہ ہوں۔

وضو کا بیان

مسئلہ داڑھی کا خلال کرے اور تین بار منہ دھونے کے بعد خلال کرے اور تین بار سر زیادہ خلال نہ کرے۔ **مسئلہ** چھو سطح رخسارہ اور کان کے درمیان میں ہے اس کا دھونا فرض ہے خواہ داڑھی نکلی ہو یا نہیں۔ **مسئلہ** ٹھوڑی کا دھونا فرض ہے بشرطیکہ داڑھی کے بال اس پر نہ ہوں یا ہوں تو اس قدر کم ہو کہ کھال نظر آئے۔ **مسئلہ** تھونٹ کا جو حصہ کہ ہونٹ بند ہونے کے بعد دکھائی دیتا ہے اُس کا دھونا فرض ہے۔ **مسئلہ** داڑھی یا مونچھ یا بھوں اگر اس قدر گھنی

۱۱۱ ویکرہ الاستنجا بالعظم والروث والرجح والطحام والعم والرجاج والخرق وورق الشجر والشمع والکذا بالیمین والذاکان بالیمنی عذر من استنجا بہا جازان لیستنجی یومینہ من غیر کراہت ولا یستنجی بالامشیا والنجسہ ولا لیستنجی بجرا لیستنجی بمرقہ او غیرہ الا اذا کان حجر الافرصہ ان لیستنجی کل مرۃ لطف لیستنجی برخو من غیر کراہت ولا یستنجی بکافور وکان کانت بفضا ویکرہ الاستنجا بالاجود النعم وشیء لہ قیمت کثرتہ الدیاج ۱۲ عالمگیری ص ۱۱۱ ۱۱۲ بجز الاستنجا بخوجہ من کالحمد والتراب والعود بخرقہ والجلود والاشبہھا ۱۲ عالمگیری ص ۱۱۱ ۱۱۲ ذکر قاضیخان فی شرح جامع الصغیر تخیل لکچہ بعد التخلیث سنۃ فی قولابی یوسف وبراخذہ ۱۲ عالمگیری ص ۱۱۱ ۱۱۲ بغسل موضع الکشف بین العذرا والاذن قاضیخان ۱۲ عالمگیری ص ۱۱۱ ۱۱۲ والبیاض الذی بین العذرا وین تحتی الاذن یجب غسلہ عند الوضو ۱۲ عالمگیری ص ۱۱۱ ۱۱۲ بغسل شعر الشارب والحاجین ماکان من شعر الخیث علی اصل الذوق لا یجب الغسل والماء الی منابت الشجر الا ان

۱۔ واذکان شارب المتوضی
طیلاً ولا یصل الماء تحتہ
عند الوضوء جازوا الشعر
المستزل من الذقن لا یجب
غسلہا ۱۲ عالمگیری ص ۱۷
۲۔ اذا خرج دبرہ ان العالج
بیہود بخبرہ حتی ادر علیہ یتقض
طہارتہ لا یتلصق بیدہ
شی من نجاستہ و ذکر شمس
الائتہ الطحانی ان یتقض
خروج الدبر یتقض وضوہ
۱۲ عالمگیری ص ۱۷
۳۔ المذی یتقض الوضوء
و الذی لدیہ و الذی اذا خرج
من غیر شہوتہ بان محل شہوتہ
فیتقذ المذی او سقاء مکان
مرتفع لوجب الوضوء ۱۲
عالمگیری ص ۱۷

۴۔ واما الوضوء فلم یوجب ذکرہ
من النواقص ۱۳ جہدہ ص ۱۲
۵۔ و ذکر فی الذخیرۃ ان
تہتہ التام لا یتقض وضوہ
الحجاز ۱۲ یعنی ص ۱۲
۶۔ و تہتہ فی حقا التلاوة
او فی صلاة الجنازة یطل
ماکان فیہا ولا یتقض طہارتہ
۱۲ قاضیخان ص ۱۷
۷۔ در مختار ص ۱۲
۸۔ الحدیث اذا تیمم عند
عدم الماء لبس الخف ثم جہد
ما فانه یتزع خفیہ فی غسل
رطلیہ لان التیمم عند وجود
الماء لیس یزنی بالحدیث بل

ہوں کہ کھال نظر نہ آئے تو اس کھال کا دھونا جو اس سے چھپی ہوئی ہے فرض نہیں ہے بلکہ وہ
بال ہی قائم مقام کھال کے ہیں اُن پر سے پانی بہا دینا کافی ہے۔ **مسئلہ** بھٹوس یا ڈاڑھی
یا مونچھ اگر اس قدر گھنی ہوں کہ اس کے نیچے کی جلد چھپ جائے اور نظر نہ آئے تو ایسی صورت
میں اس قدر بالوں کا دھونا واجب ہے جو حد چہرہ کے اندر ہیں باقی بال جو حد نہ کورہ سے آگے
بڑھ گئے ہوں اُن کا دھونا واجب نہیں۔ **مسئلہ** اگر کسی شخص کے مشترک حصہ کا کوئی جزو
باہر نکل آئے جس کو ہمارے عرف میں کالج نکلتا کہتے ہیں تو اس سے وضو جاتا رہے گا خواہ وہ اندر
خود بخود چلا جائے یا کسی لکڑی کپڑے ہاتھ وغیرہ کے ذریعہ سے اندر پہنچایا جائے۔ **مسئلہ**
منی اگر بغیر شہوت خارج ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ مثلاً کسی نے کوئی بوجھ اٹھایا یا کسی اونچے
مقام سے گر پڑا اور اس صدمہ سے منی بغیر شہوت خارج ہو گئی۔ **مسئلہ** اگر کسی کو اس
میں خلل ہو جائے لیکن یہ خلل جنون امدد ہوشی کی حد کو نہ پہنچا ہو تو وضو نہ جائے گا۔ **مسئلہ**
نماز میں اگر کوئی شخص سو جائے اور سونے کی حالت میں تہتہ لگائے تو وضو نہ جائے گا۔
مسئلہ جنازے کی نماز اور تلاوت کے سجدے میں تہتہ لگانے سے وضو نہیں جاتا بالغ
ہو یا نابالغ۔

موزوں پر مسح کرنے کا بیان

مسئلہ ٹوٹ پر مسح جائز ہے بشرطیکہ پورے پیر کو مع ٹخنوں کے چھپائے اور اس کا چاک
تسموں سے اس طرح بندھا ہو کہ پیر کی اس قدر کھال نظر نہ آئے جو مسح کو مانع ہو۔ **مسئلہ**
کسی نے تیمم کی حالت میں موزے پہنے ہوں تو جب وضو کرے تو اُن موزوں پر مسح نہیں کر سکتا
اس لئے کہ تیمم طہارت کا ملہ نہیں خواہ وہ تیمم صرف غسل کا ہو یا وضو و غسل دونوں کا ہو یا صرف وضو
کا۔ **مسئلہ** غسل کرنے والے کو مسح جائز نہیں خواہ غسل فرض ہو یا سنت مثلاً پیروں کو
کسی اونچے مقام پر رکھ کر خود بیٹھ جائے اور سوا پیروں کے باقی جسم کو دھوئے اُس کے بعد
پیروں پر مسح کرے تو یہ درست نہیں۔

مسئلہ ٹعذہ رکا وضو جیسے نماز کا وقت جانے سے ٹوٹ جاتا ہے ویسے ہی اس کا مسح
بھی باطل ہو جاتا ہے اور اُس کو موزے اتار کر پیروں کا واجب ہے۔ ہاں اگر اُس کا مرض وضو
کرنے اور موزے پہننے کی حالت میں نہ پایا جائے تو وہ بھی مثل اور صحیح آدمیوں کے مجھاجا کر

مسئلہ پیر کا اکثر حصہ کسی طرح دھل گیا اس صورت میں موزوں کو اتار کر پیروں کو دھونا چاہئے۔

حدث اصغر یعنی بے وضو ہونے کی حالت کے احکام

مسئلہ قرآن مجید اور پاروں کے پورے کاغذ کا چھونا مکروہ تحریمی ہے خواہ اس موقع کو چھوئے جس میں آیت لکھی ہے یا اس موقع کو جو سادہ ہے اور اگر پورا قرآن نہ ہو بلکہ کسی کاغذ یا کپڑے یا جھٹی وغیرہ پر قرآن کی ایک پوری آیت لکھی ہوئی ہو۔ باقی حصہ سادہ ہو تو سادہ جگہ کا چھونا جائز ہے جب کہ آیت پر ہاتھ نہ لگے۔ **مسئلہ** قرآن مجید کا لکھنا مکروہ نہیں بشرطیکہ لکھے ہوئے کو ہاتھ نہ لگے گو خالی مقام کو چھوئے مگر محمدؐ کے نزدیک خالی مقام کو بھی چھونا جائز نہیں اور یہی احوط ہے۔ پہلا قول امام ابو یوسف رحمہ کا ہے اور یہی اختلاف مسئلہ سابق میں بھی ہے۔ اور یہ حکم جب ہے کہ قرآن شریف اور سپاروں کے علاوہ کسی کاغذ یا کپڑے وغیرہ میں کوئی آیت لکھی ہو اور اس کا کچھ حصہ سادہ بھی ہو۔ **مسئلہ** ایک آیت سے کم کا لکھنا مکروہ نہیں اگر کتاب وغیرہ میں لکھے اور قرآن شریف میں ایک آیت سے کم کا لکھنا بھی جائز نہیں۔ **مسئلہ** نابالغ بچوں کو حدث اصغر کی حالت میں بھی قرآن مجید کا دینا اور چھونے دینا مکروہ نہیں۔ **مسئلہ** قرآن مجید کے سوا اور آسمانی کتابوں میں مثل توریت و انجیل و زبور وغیرہ کے صرف اسی مقام کا چھونا مکروہ ہے جہاں لکھا ہو سادے مقام کا چھونا مکروہ نہیں اور یہی حکم قرآن مجید کی منسوخ التلاوة آیتوں کا ہے۔ **مسئلہ** وضو کے بعد اگر کسی عضو کی نسبت نہ دھوئے کا شبہ ہو لیکن وہ عضو متعین نہ ہو تو ایسی صورت میں شک دفع کرنے کے لئے بائیں پیر کو دھوئے۔ اسی طرح اگر وضو کے درمیان کسی عضو کی نسبت یہ شبہ ہو تو ایسی حالت میں اخیر عضو کو دھوئے مثلاً کہنیوں تک ہاتھ دھونے کے بعد یہ شبہ ہو تو منہ دھو ڈالے اور اگر پیر دھوتے وقت یہ شبہ ہو تو کہنیوں تک ہاتھ دھو ڈالے یہ اس وقت ہے کہ اگر کبھی کبھی شبہ ہوتا ہو اور اگر کسی کو اکثر اس قسم کا شبہ ہوتا ہو تو اس کو چاہئے کہ اُس شبہ کی طرف خیال نہ کرے اور اپنے وضو کو کامل سمجھے۔ **مسئلہ** مسجد کے فرش پر وضو کرنا درست نہیں ہاں اگر اس طرح وضو کرے کہ وضو کا پانی مسجد میں نہ گرنے پائے تو خیر اس میں اکثر جگہ بے احتیاطی ہوتی ہے کہ وضو ایسے موقع پر کیا جاتا ہے کہ پانی وضو کا فرش مسجد پر

طے و لبس خفی علی طہارة کاملہ و مسح علیہا ثم غسل الماء فی اجد فیہ ان یسحب حتی صار جمیع الرجل مغسولاً یجب علی غیس الرجل ان لا یسحب

۱۲ عالمگیری ۳۵۰ لا یجوز لہما المجنب و المحدث من المصحف الا بغلاف متخاف عنہ کاخریطہ و الجملہ الخیر بشرط لا یما یصل بہ ہو الصبح کذا فی الہدایہ و علیہ الفتویٰ و الصبح منع مس حواشی المصحف و البیاض الذی لا لا یتا علیہ ولا یجوز من شیء مکتوب فیہ شیء من القرآن من لوح او درایم و غیر ذلک اذا کان ایۃ تامۃ ۱۲ عالمگیری ۳۹۰ لا یاس لمجنب ان یتب القرآن و المصحفہ و الملوک علی الارض و الواسۃ غنڈ ابی یوسف حلفا لحمدہ و لا یس فیہ من القرآن ۱۲ کبیری ۵۵

۱۲ عالمگیری ۳۹۰ لا یاس برخ المصحف الی الصبیان لان فی المنع تضییع حفظ القرآن الامر بالتطہیر جہا یم و ہذا ہو الصبح ۱۲ برہامہ ۳۹۰ لا و ما غیرہ فلا یم منہ الا کتوب طحاوی ۹۹۰ عالمگیری ۱۳۰

مسئلہ اگر کوئی مرد اپنے خاص حصے میں کپڑا لپیٹ کر جماع کرے تو غسل فرض نہ ہوگا بشرطیکہ کپڑا اس قدر موٹا ہو کہ جسم کی حرارت اور جماع کی لذت اس کی وجہ سے نہ محسوس ہو مگر احوط یہ ہے کہ غیبت حشفہ سے غسل واجب ہو جائیگا۔ **مسئلہ** اگر کوئی مرد اپنے خاص حصہ کا جزو مقدار سر حشفہ سے کم داخل کرے تب بھی غسل نہ ہوگا۔ **مسئلہ** مذی اور ودی کے نکلنے سے غسل فرض نہیں ہوتا۔ **مسئلہ** استحاضہ سے غسل فرض نہیں ہوتا۔ **مسئلہ** اگر کسی شخص کو منی جاری رہنے کا مرض ہو تو اس کے اوپر اس منی کے نکلنے سے غسل فرض نہ ہوگا۔ **مسئلہ** استحاضہ کے بعد کپڑوں پر تری دیکھے تو ان صورتوں میں غسل فرض نہیں ہوتا۔ (۱) یقین ہو جائے کہ یہ مذی ہے اور احتلام یاد نہ ہو۔ (۲) شک ہو کہ یہ منی ہے یا ودی ہے اور احتلام یاد نہ ہو۔ (۳) شک ہو کہ یہ مذی ہے یا ودی ہے اور احتلام یاد نہ ہو۔ (۴) و (۵) یقین ہو جائے کہ یہ ودی ہے اور احتلام یاد ہو یا نہ ہو۔ (۶) شک ہو کہ یہ منی ہے یا مذی ہے یا ودی ہے اور احتلام یاد نہ ہو۔ ہاں پہلی دوسری اور چھٹی صورت میں احتیاطاً غسل کر لینا واجب ہے اگر غسل نہ کرے گا تو نماز نہ ہوگی اور سخت گناہ ہوگا کیونکہ اس میں ام ابو یوسف اور طرین کا اختلاف ہے۔ امام ابو یوسف نے غسل واجب نہیں کہا اور طرین نے واجب کہا ہے اور فتویٰ قول طرین پر ہے۔ **مسئلہ** حشفہ دھل کے مشترک حصے میں داخل ہونے سے غسل فرض نہیں ہوتا۔ **مسئلہ** اگر کوئی مرد اپنا خاص حصہ کسی عورت یا مرد کی ناف میں داخل کرے اور منی نہ نکلے تو اس پر غسل فرض نہ ہوگا۔ **مسئلہ** اگر کوئی شخص خواب میں اپنی منی گرتے ہوئے دیکھے اور منی گرنے کی لذت بھی اس کو محسوس ہو مگر کپڑوں پر تری یا کوئی اور اثر معلوم نہ ہو تو غسل فرض نہ ہوگا۔

جن صورتوں میں غسل واجب ہے

(۱) اگر کوئی کافر اسلام لائے اور حالت کفر میں اس کو حدث اکبر ہوا ہو اور وہ نہ نہایا ہو یا نہایا ہو مگر شرعاً وہ غسل صحیح نہ ہوا ہو۔ تو اس پر بعد اسلام لانے کے نہانا واجب ہے۔ (۲) اگر کوئی شخص پندرہ برس کی عمر سے پہلے بالغ ہو جائے اور اسے پہلا احتلام ہو تو اس پر احتیاطاً غسل واجب ہے اور اس کے بعد جو احتلام ہو یا پندرہ برس کی عمر کے بعد محکم ہو تو اس پر غسل فرض ہے۔ (۳) مسلمان کی لاش کو نہانا مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے۔

مسئلہ دیکھو حاشیہ مسئلہ
باب غسل کا بیان ۱۲
مسئلہ دیکھو حاشیہ مسئلہ
باب غسل کا بیان ۱۳
مسئلہ دیس فی المذی و
الودی غسل و فیہما الوضوء ۱۱
ہدایہ ص ۱۶
مسئلہ الاستحاضہ من بہ
سلس البول و العاف بالماء
والجرح الذی لا یرق و یزول
وقت کل صلوٰۃ ۱۲ ہدایہ ص ۱۵
مسئلہ اذا انسب الرسل من
غیر شہوۃ و انتشار لا غسل
علیہ ۱۲ قاضی خاں ص ۱۶
مسئلہ دیکھو حاشیہ مسئلہ
باب غسل کا بیان
مسئلہ دلو حقن غم سال نہ
یعبدا وضوء ۱۲ عالمگیری ص ۱۸
مسئلہ ادخ حشفہ اوقدر ہا
مطرفہ بخرقۃ احدی لہذا یجوز
دخبل الغسل و الا لا علی الاصح
والا حوط الوجوب ۱۲ مشرح
توضیر الامصار ص ۳
مسئلہ ولو نہ ذکر الا احتلام و شہوۃ
ولم یزل لا یجب اتقا
۱۲ فتح القدیر ص ۱۶
مسئلہ الکافر اذا اجنب ثم سلم
یجب علیہ الغسل ۱۳ عالمگیری ص ۱۶
مسئلہ والثالث انصبی اذا
بلغ بالاحتلام و الرجاء المرأة
اذا بلغت بالحيض بعضہم
قالوا فی المرأة اذا بلغت
یجب الغسل و فی النبی لا

جن صورتوں میں غسل سنت ہے

(۱) جمعے کے دن نماز فجر کے بعد سے جمعہ تک ان لوگوں کو غسل کرنا سنت ہے جن پر نماز جمعہ واجب ہو۔ (۲) عید کے دن بعد فجر ان لوگوں کو غسل کرنا سنت ہے جن پر عیدین کی نماز واجب ہے۔ (۳) حج یا عمرے کے احرام کے لئے غسل کرنا سنت ہے۔ (۴) حج کرنے والے کو عرفہ کے دن بعد زوال کے غسل کرنا سنت ہے۔

جن صورتوں میں غسل کرنا مستحب ہے

(۱) اسلام لانے کے لئے غسل کرنا مستحب ہے اگر حدیث اکبر سے پاک ہو۔ (۲) کوئی مرد یا عورت جب پندرہ برس کی عمر کو پہنچے اور اس وقت تک کوئی علامت جوانی کی اس میں نہ پائی جاوے تو اس کو غسل کرنا مستحب ہے۔ (۳) بچے لگوانے کے بعد اور خون اور مستی اور بے ہوشی دفع ہو جانے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے۔ (۴) مردے کو نہلانے کے بعد نہلانے والوں کو غسل کرنا مستحب ہے۔ (۵) شب برات یعنی شعبان کی پندرہویں رات کو غسل کرنا مستحب ہے (۶) لیلة القدر کی راتوں میں اس شخص کو غسل کرنا مستحب ہے جس کو لیلة القدر معلوم ہوئی ہو۔ (۷) مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے لئے غسل کرنا مستحب ہے (۸) مزدلفہ میں ٹھہرنے کے لئے دسویں تاریخ کی صبح کو بعد طلوع فجر کے غسل کرنا مستحب ہے۔ (۹) طواف زیارت کے لئے غسل مستحب ہے۔ (۱۰) کنکری پھینکنے کے وقت غسل مستحب ہے۔ (۱۱) کسوف اور خسوف اور استسقاء کی نمازوں کے لئے غسل مستحب ہے۔ (۱۲) خوف اور مصیبت کی نماز کے لئے غسل مستحب ہے (۱۳) کسی گناہ سے توبہ کرنے کے لئے غسل مستحب ہے۔ (۱۴) سفر سے واپس آنے والے کو غسل مستحب ہے جب وہ اپنے وطن پہنچ جائے۔ (۱۵) مجلس عامہ میں جانے کے لئے اور نئے کپڑے پہننے کے لئے غسل مستحب ہے۔ (۱۶) تجسّس کو قتل کیا جاتا ہے اس کو غسل کرنا مستحب ہے۔

حدیث اکبر کے احکام

مسئلہ مسجد میں داخل ہونا حرام ہے ہاں اگر کوئی سخت ضرورت ہو تو جائز ہے۔ مثلاً کسی کے گھر کا دروازہ مسجد میں ہو اور دوسرا کوئی راستہ اُس کے نکلنے کا سو اس کے نہ ہو اور نہ

لے لے لے لے
اربعۃ سنۃ وی غسل ہوا
الجمعة ولیم العیدین و
یوم عرفۃ وعند الاحرام
۱۲ عالمگیری ج ۱ و ۲
ہے تانہ ویندب
الاغتسال فی سنتہ عشرین
اسلم طہرا ولین یلغ
بالسۃ لمن افاق من حیو
وعند حجامۃ وغسل میت
فی لیلة براۃ و لیلة
القدر اذ ارأ ہا ولد فو
مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ
وسلم و للوقوف فی
غدا توبہ النہر وعند فو
مکۃ و لطواف الزیارتہ
وصلوۃ کسوف استسقاء
وفزع وظلۃ و ریح شقیۃ
۱۲ نور الایضاح ۳۹
اللہ و دخول مسجد
یمنع الخیض دخول المسجد
و کذا للجنۃ و خروج المسجد
غیرہ کصلی العبد و الجنائز
والمدرسۃ و المرباط فلا
یمنعان من دخولہما و حرم
علی الجنۃ دخول المسجد
و لولعبور الالضرة کائن
یکون باب بیتہ الی المسجد
لا یمکنہ تحویل بابہ الی غیر
المسجد و لیس قادمًا علی
السکنی فی غیرہ ۱۲ بحر شفاء
و جنب من مسجد فیہ من ماء
لا یجربہ غیرہ لا یمسح لم

وہاں کے سوا دوسری جگہ رہ سکتا ہو تو اس کو مسجد میں تیمم کر کے جانا جائز ہے یا کسی مسجد میں پانی کا چشمہ یا کنواں یا حوض ہو اور اس کے سوا کہیں پانی نہ ہو تو اس مسجد میں تیمم کر کے جانا جائز ہے۔ **مسئلہ** عید گاہ میں اور مدرسے اور خانقاہ وغیرہ میں جانا جائز ہے۔ **مسئلہ** حیض و نفاس کی حالت میں عورت کی ناف اور زانو کے درمیان کے جسم کو دیکھنا اس سے اپنے جسم کو ملانا جب کوئی کپڑا درمیان میں نہ ہو اور جماع کرنا حرام ہے۔ **مسئلہ** حیض و نفاس کی حالت میں عورت کا بوسہ لینا اور جھوٹا پانی وغیرہ پینا اور اس سے لپٹ کر سونا اور اس کے ناف اور زانو کے اوپر اور زانو اور زانو کے نیچے کے جسم سے اپنے جسم کو ملانا اگرچہ کپڑا درمیان میں نہ ہو اور ناف اور زانو کے درمیان میں کپڑے کے ساتھ ملانا جائز ہے۔ **مسئلہ** حیض کی وجہ سے عورت سے علیحدہ ہو کر سونا یا اس کے اختلاط سے بچنا مکروہ ہے۔ **مسئلہ** اگر کوئی مرد سواٹھنے کے بعد اپنے خاص عضو پر تری دیکھے اور قبل سونے کے اس کے خاص حصے کو استادگی ہو تو اس پر غسل فرض نہ ہوگا۔ اور وہ تری مذی بھی جاوے گی بشرطیکہ اختلام یا دہ ہو اور اس تری کے منی ہوئے کا غالب گمان نہ ہو اور اگر ران وغیرہ یا کپڑوں پر بھی تری ہو تو غسل بہر حال واجب ہے۔ **مسئلہ** اگر دو مرد یا دو عورتیں یا ایک مرد اور ایک عورت ایک ہی بستر پر لیٹیں اور سواٹھنے کے بعد اس بستر پر منی کا نشان پایا جائے۔ اور کسی طریقہ سے یہ نہ معلوم ہو کہ یہ کس کی منی ہے اور نہ اس بستر پر ان سے پہلے کوئی اور سویا ہو تو اس صورت میں دونوں پر غسل فرض ہوگا اور اگر اس سے پہلے کوئی اور شخص اس بستر پر سوچکا ہے اور منی خشک ہے تو ان دونوں صورتوں میں کسی پر غسل فرض نہ ہوگا۔ **مسئلہ** کتنی پر غسل فرض ہو اور پردہ کی جگہ نہیں تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ مرد کو مردوں کے سامنے برہنہ ہو کر نہانا واجب ہے اسی طرح عورت کو عورتوں کے سامنے بھی نہانا واجب ہے اور مرد کو عورتوں کے سامنے اور عورتوں کو مردوں کے سامنے نہانا حرام ہے۔ بلکہ تیمم کرے۔

تیمم کا بیان

مسئلہ کنوئیں سے پانی وکانے کی کوئی چیز نہ ہو اور نہ کوئی کپڑا ہو جس کو کنوئیں میں ڈال کر تر کر لے اور اس سے نچوڑ کر طہارت کرے یا پانی ٹکے وغیرہ میں ہو اور کوئی چیز پانی وکانے کی نہ ہو اور مٹکا جھکا کر بھی پانی نہ لے سکتا ہو اور ہاتھ جس ہوں اور کوئی دوسرا شخص ایسا نہ ہو

۱۔ دیکھو کہ مائتہ اللہ
۲۔ وکالت وکالت
۳۔ زہد وکالت
۴۔ من عباتیم
۵۔ بالسرہ وکالت
۶۔ بالسرہ وکالت
۷۔ بالسرہ وکالت
۸۔ بالسرہ وکالت
۹۔ بالسرہ وکالت
۱۰۔ بالسرہ وکالت
۱۱۔ بالسرہ وکالت
۱۲۔ بالسرہ وکالت
۱۳۔ بالسرہ وکالت
۱۴۔ بالسرہ وکالت
۱۵۔ بالسرہ وکالت
۱۶۔ بالسرہ وکالت
۱۷۔ بالسرہ وکالت
۱۸۔ بالسرہ وکالت
۱۹۔ بالسرہ وکالت
۲۰۔ بالسرہ وکالت
۲۱۔ بالسرہ وکالت
۲۲۔ بالسرہ وکالت
۲۳۔ بالسرہ وکالت
۲۴۔ بالسرہ وکالت
۲۵۔ بالسرہ وکالت
۲۶۔ بالسرہ وکالت
۲۷۔ بالسرہ وکالت
۲۸۔ بالسرہ وکالت
۲۹۔ بالسرہ وکالت
۳۰۔ بالسرہ وکالت
۳۱۔ بالسرہ وکالت
۳۲۔ بالسرہ وکالت
۳۳۔ بالسرہ وکالت
۳۴۔ بالسرہ وکالت
۳۵۔ بالسرہ وکالت
۳۶۔ بالسرہ وکالت
۳۷۔ بالسرہ وکالت
۳۸۔ بالسرہ وکالت
۳۹۔ بالسرہ وکالت
۴۰۔ بالسرہ وکالت
۴۱۔ بالسرہ وکالت
۴۲۔ بالسرہ وکالت
۴۳۔ بالسرہ وکالت
۴۴۔ بالسرہ وکالت
۴۵۔ بالسرہ وکالت
۴۶۔ بالسرہ وکالت
۴۷۔ بالسرہ وکالت
۴۸۔ بالسرہ وکالت
۴۹۔ بالسرہ وکالت
۵۰۔ بالسرہ وکالت
۵۱۔ بالسرہ وکالت
۵۲۔ بالسرہ وکالت
۵۳۔ بالسرہ وکالت
۵۴۔ بالسرہ وکالت
۵۵۔ بالسرہ وکالت
۵۶۔ بالسرہ وکالت
۵۷۔ بالسرہ وکالت
۵۸۔ بالسرہ وکالت
۵۹۔ بالسرہ وکالت
۶۰۔ بالسرہ وکالت
۶۱۔ بالسرہ وکالت
۶۲۔ بالسرہ وکالت
۶۳۔ بالسرہ وکالت
۶۴۔ بالسرہ وکالت
۶۵۔ بالسرہ وکالت
۶۶۔ بالسرہ وکالت
۶۷۔ بالسرہ وکالت
۶۸۔ بالسرہ وکالت
۶۹۔ بالسرہ وکالت
۷۰۔ بالسرہ وکالت
۷۱۔ بالسرہ وکالت
۷۲۔ بالسرہ وکالت
۷۳۔ بالسرہ وکالت
۷۴۔ بالسرہ وکالت
۷۵۔ بالسرہ وکالت
۷۶۔ بالسرہ وکالت
۷۷۔ بالسرہ وکالت
۷۸۔ بالسرہ وکالت
۷۹۔ بالسرہ وکالت
۸۰۔ بالسرہ وکالت
۸۱۔ بالسرہ وکالت
۸۲۔ بالسرہ وکالت
۸۳۔ بالسرہ وکالت
۸۴۔ بالسرہ وکالت
۸۵۔ بالسرہ وکالت
۸۶۔ بالسرہ وکالت
۸۷۔ بالسرہ وکالت
۸۸۔ بالسرہ وکالت
۸۹۔ بالسرہ وکالت
۹۰۔ بالسرہ وکالت
۹۱۔ بالسرہ وکالت
۹۲۔ بالسرہ وکالت
۹۳۔ بالسرہ وکالت
۹۴۔ بالسرہ وکالت
۹۵۔ بالسرہ وکالت
۹۶۔ بالسرہ وکالت
۹۷۔ بالسرہ وکالت
۹۸۔ بالسرہ وکالت
۹۹۔ بالسرہ وکالت
۱۰۰۔ بالسرہ وکالت

جو پانی نکال دے یا اس کے ہاتھ دھلا دے ایسی حالت میں تیمم درست ہے۔ **مسئلہ** اگر وہ
 عذر جس کی وجہ سے تیمم کیا گیا ہے آدمیوں کی طرف سے ہو تو جب وہ عذر جاتا رہے تو جس قدر نمازیں
 اس تیمم سے پڑھی ہیں سب دوبارہ پڑھنا چاہئے مثلاً کوئی شخص جیلخانہ میں ہو اور جیل کے ملازم
 اس کو پانی نہ دیں یا کوئی شخص اُس سے کہے کہ اگر تو وضو کرے گا تو میں تجھ کو مار ڈالوں گا اس تیمم سے
 جو نماز پڑھی ہے اس کو پھر دوبارہ پڑے گا۔ **مسئلہ** ایک مقام سے اور ایک ڈھیلے سے
 چند آدمی یکے بعد دیگرے تیمم کریں درست ہے۔ **مسئلہ** جو شخص پانی اور مٹی دونوں
 کے استعمال پر قادر نہ ہو خواہ پانی اور مٹی نہ ہونے کی وجہ سے یا بیماری سے تو اُس کو
 چاہئے کہ نماز بلا طہارت پڑھ لے پھر اُس کو طہارت سے لوٹا لے۔ مثلاً کوئی شخص
 ریل میں ہو اور اتفاق سے نماز کا وقت آجائے اور پانی اور وہ چیز جس سے تیمم
 درست ہے جیسے مٹی اور مٹی کے برتن یا گرو غبار نہ ہو اور نماز کا وقت جاتا ہو تو ایسی
 حالت میں بلا طہارت نماز پڑھ لے اسی طرح جیل میں جو شخص ہو اور وہ پاک پانی
 اور مٹی پر قادر نہ ہو تو بے وضو اور تیمم کے نماز پڑھ لے اور دونوں صورتوں میں
 نماز کا اعادہ کرنا پڑے گا۔ **مسئلہ** جس شخص کو اخیر وقت تک پانی ملنے کا
 یقین یا گمان غالب ہو اس کو نماز کے اخیر وقت مستحب تک پانی کا انتظار کرنا مستحب
 ہے۔ مثلاً گنوئیں سے پانی نکالنے کی کوئی چیز نہ ہو اور یہ یقین یا گمان غالب ہو کہ اخیر
 وقت مستحب تک رستی ڈول مل جائے گا یا کوئی شخص ریل پر سوار ہو اور یقیناً یا
 ظناً معلوم ہو کہ اخیر وقت تک ریل ایسے اسٹیشن پر پہنچ جائے گی۔ جہاں پانی
 مل سکتا ہے تو آخر وقت مستحب تک انتظار مستحب ہے۔ **مسئلہ** اگر کوئی شخص ریل
 پر سوار ہو اور اس نے پانی نہ ملنے سے تیمم کیا ہو اور اثناء راہ میں چلتی ہوئی ریل
 سے اُسے پانی کے چشمے تالاب وغیرہ دکھائی دیں تو اس کا تیمم نہ جائے گا اس
 لئے کہ اس صورت میں وہ پانی استعمال پر قادر نہیں ریل نہیں ٹھیکہ سکتی اور چلتی
 ہوئی ریل سے اُتر نہیں سکتا۔

تمتہ حصہ اول بہشتی زیور کا تمام ہوا

آگے تمہ حصہ دوم کا شروع ہوتا ہے۔

لہذا فی الخلاصۃ وقتاً
 قاضی خاں وغیرہا لیس
 فی البدو اذا منہا
 عن الوضوء والصلوۃ تیمم
 واصلی بالایمان ثم یبید اذا
 خرج منہا لوقال یبید اذا
 توأت حبسک او قلک
 فانہ یصلی بالتیمم یبید
 فی الخفیئس ثم یبید الصلوۃ
 بعد ما زال عنہ لانہ یباعد
 جاز فی قبل العباد علیہ
 فرض الوضوء عنہ ۱۲ بحر
 الرائی ج ۱۲
 لہذا اذا تیمم الرجل عن
 موضع تیمم عنہ غیرہ جاز ۱۲
 فی خاں ج ۱۲
 لہذا الجوس الذی یبید
 لہذا یصلی عندہا عند
 ابن یوسف یصلی بالامان
 ثم یبید ثم یبید بالصلی قتلہ
 عن الوقت کما فی الصوم
 واما انہ لیس بابل لاداء
 مکان الحدیث فلو لم یشرع
 فی الخفیئس ۱۲ بحر ج ۱۲
 لہذا دندب لرا ج ۱۲
 الرائی المادان یخرج صلاۃ
 اخر الوقت فلو صلی بالتیمم
 فی اول الوقت ثم جملہ
 والوقت باق لا یبید لصلوۃ
 ویکب طلبہ قدر غلوۃ ولفہ
 قریباً والا فلا ۱۲ شرح
 وقایہ شفا
 وکذا لا ینقض تیمم ولم

ہفت حصہ دوم بہشتی زیور

نماز کے وقتوں کا بیان

مذکورہ وہ شخص جس کو شروع سے اخیر تک کسی کے پیچھے جماعت سے نماز ملے اور اس کو مقتدری اور تہمت بھی کہتے ہیں **مستحب** وہ شخص جو ایک رکعت یا اس سے زیادہ ہو جانے کے بعد جماعت میں آکر شریک ہوا ہو۔ **لاحق** وہ شخص جو کسی امام کے پیچھے نماز میں شریک ہوا ہو اور بعد شریک ہونے کے اس کی سب رکعتیں یا کچھ رکعتیں جاتی رہیں خواہ اس وجہ سے کہ وہ سو گیا ہو یا اس کو کوئی حدث ہو جائے **اصغریا کبر** **مسلم** مردوں کے لئے مستحب ہے کہ فجر کی نماز ایسے وقت شروع کریں کہ روشنی خوب پھیل جائے اور اس قدر وقت باقی ہو کہ اگر نماز پڑھی جائے اور اس میں چالیس پچاس آیتوں کی تلاوت اچھی طرح کی جاوے اور بعد نماز کے اگر کسی وجہ سے نماز کا اعادہ کرنا چاہیں تو اسی طرح چالیس پچاس آیتیں اس میں پڑھ سکیں اور غورتوں کو ہمیشہ اور مردوں کو حالت حج میں مزدلفہ میں فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھنا مستحب ہے۔ **مسلم** جمعہ کی نماز کا وقت بھی وہی ہے جو ظہر کی نماز کا ہے صرف اس قدر فرق ہے کہ ظہر کی نماز گرمیوں میں کچھ تاخیر کر کے پڑھنا بہتر ہے خواہ گرمی کی شدت ہو یا نہیں اور جاڑوں کے زمانہ میں جلد پڑھنا مستحب ہے۔ اور جمعہ کی نماز ہمیشہ اول وقت پڑھنا سنت ہے جمہور کا یہی قول ہے۔ **مسلم** عیدین کی نماز کا وقت آفتاب کے اچھی طرح نکل آنے کے بعد شروع ہوتا ہے دو پہر سے پہلے تک رہتا ہے۔ آفتاب کے اچھی طرح نکل آنے سے یہ مقصود ہے کہ آفتاب کی زردی جاتی رہے اور روشنی ایسی تیز ہو جائے کہ نظر نہ ٹھیرے اس کی تعین کے لئے فقہانے لکھا ہے کہ بقدر ایک نیزے کے بلند ہو جائے عیدین کی نماز کا جلد پڑھنا مستحب ہے مگر عید الفطر کی نماز اول وقت سے کچھ دیر میں پڑھنا چاہئے۔ **مسلم** تعجب انام خطبے کے لئے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور خطبہ جمعہ کا ہو یا عیدین کا یا حج وغیرہ کا تو ان وقتوں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے اور خطبہ نکاح اور ختم قرآن میں بعد شروع خطبہ کے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ **مسلم** جب فرض نماز کی تکبیر کہی جاتی ہو اس وقت بھی نماز مکروہ ہے ہاں اگر فجر کی سنت پڑھی ہو اور کسی طرح یہ یقین یا ظن غالب ہو جائے کہ ایک رکعت جماعت سے

۱۔ عالم انی المدرك من
سلاما کاتمة مع الامام المسبق
من لم يدرك الركعة الاولى
مع الامام الا الحق وهو الذي
ادرك اولها وفاته الباقي
لنوم او حدث او غنى فائس
للزناوم او الطائفة الا ان في
صلوة الخوف ۱۲ عالمگیری
جلد ۱ در المختار ۱۱
جلد ۱۲ اجوعا علی ان المستحب
۱۳ فی صلوۃ الفجر بالمزدلفہ
۱۴ التعلیل وجہ التورک
۱۵ بالصلوة بعد انتشار النیاض
۱۶ فی وقت یصلی الفجر بقرة
۱۷ مسنونة مایمن الیمین
۱۸ الی سنین ایه اذا کثرت
۱۹ القراءة فان افرغ من الصلاة
لو ظہر لم یؤتی ظہر
۲۰ ان یترکوا یبید الصلاة
طالع کر فصل ابوبکر وعمر
۲۱ تا ضیخان ۱۲
۲۲ در المختار ۱۳
۲۳ وقت صلوۃ العیدین
۲۴ من حیض فیض الشمس الی
ان تروى والافضل ان
یصلی الفجر ولو فرغ من
۱۲ عالمگیری ۱۵
۱۵ عالمگیری ۱۶
۱۶ دیکرہ انتقل اذا
۱۷ اقیمت الصلاة السنه
۱۸ الفجر ان یغف فی الجعة
۱۹ وقیل الصلاة العیدین مطلقا
۲۰ بعد فی مسجدنا فی البیت
۲۱ عالمگیری ۱۷

مل جائے گی یا بقول بعض علماء، تشہد ہی مل جائے گی امید ہو تو فجر کی سنتوں کا پڑھ لینا مکروہ نہیں۔ یا جو سنت مؤکدہ شروع کر دی ہو اس کو پورا کر لے۔ **مسئلہ** نماز عیدین کے قبل خواہ گھر میں خواہ عید گاہ میں نماز نفل مکروہ ہے اور نماز عیدین کے بعد فقط عید گاہ میں مکروہ ہے۔

اذان کا بیان

مسئلہ اگر کسی ادا نماز کے لئے اذان کہی جائے تو اس کے لئے اس نماز کا وقت ہونا ضرور ہے اگر وقت آنے سے پہلے اذان دی جائے تو صحیح نہ ہوگی بعد وقت آنے کے پھر اس کا اعادہ کرنا ہوگا خواہ وہ اذان فجر کی ہو یا کسی اور وقت کی۔ **مسئلہ** اذان اور اقامت کا عربی زبان میں انھیں خاص الفاظ کے ساتھ ہونا ضرور ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں اگر کسی اور زبان میں یا عربی زبان میں کسی اور الفاظ سے اذان یا اقامت کہی جائے تو صحیح نہ ہوگی اگرچہ لوگ اس کو سن کر اذان سمجھ لیں اور اذان کا مقصد اس سے حاصل ہو جائے **مسئلہ** مؤذن کا مرد ہونا ضروری ہے عورت کی اذان درست نہیں اگر کوئی عورت اذان دے تو اس کا اعادہ کرنا چاہئے۔ اور اگر بغیر اعادہ کئے ہوئے نماز پڑھ لی جائے گی تو گویا بے اذان کے پڑھی گئی۔ **مسئلہ** مؤذن کا صاحب عقل ہونا بھی ضرور ہے۔ اگر کوئی نابالغ بچہ یا مجنون یا مست اذان دے تو معتبر نہ ہوگی۔ **مسئلہ** اذان کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ اذان دینے والا دونوں حدوں سے پاک ہو کہ کسی اونچے مقام پر مسجد سے علیحدہ قبلہ رو کھڑا ہو اور اپنی دونوں کانوں کے سوراخوں کو کلمہ کی انگلی سے بند کر کے اپنی طاقت کے موافق بلند آواز سے نہ اس قدر کہ جس سے تکلیف ہو ان کلمات کو کہے۔ **اللَّهُ أَكْبَرُ** چار بار پھر **أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** دو مرتبہ پھر **أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ** دو بار پھر **حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ** دو مرتبہ پھر **حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ** دو مرتبہ پھر **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** ایک مرتبہ اور **حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ** کہتے وقت اپنے منہ کو دائیں طرف پھیر لیا کرے اس طرح کہ سینہ اور قدم قبلہ سے نہ پھرنے پائے اور **حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ** کہتے وقت بائیں طرف منہ پھیر لیا کرے اس طرح کہ سینہ اور قدم قبلہ سے نہ پھرنے پائے اور فجر کی اذان میں بعد **حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ** کے **الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ** بھی دو مرتبہ کہے پس کل الفاظ اذان کے پندرہ ہوئے اور فجر کی اذان میں سترہ۔

۱۹ لکھ دیکھو ماخبرہ ۲۰
۲۱ اذان اذان قبل وقت ہو کر
و بعد اذان الوقت وقال ابو
یوسف لا یکرہ فی الفجر فی
النصف الاخر من الیل بل یجاء
۲۲ اذان صبحان ۲۳
۲۴ ولا یسب الا غیر العربیۃ
۲۵ عالمگیری ۲۶
۲۷ شہ شہ شہ شہ شہ
۲۸ و اذان اذان یاعلمی الذی لا
یغفر للمراۃ و المجنون و السکران
۲۹ و المحب ۳۰ فاصبحان ۳۱
۳۲ و من المسلمین یاتی بالاذان
۳۳ و الاقامۃ بہر ارضیا ہما صوت
۳۴ الاذان و الاقامۃ خفض منہ و یخفی
۳۵ ان یؤذن علی المادۃ و اذاع
۳۶ المسجد و لا یؤذن فی المسجد
۳۷ السنۃ ان یؤذن فی موضع عال
۳۸ اسمح یحرمہ و یرفع صوتہ و لا
۳۹ یجوز فہدیکرہ للمؤذن ان
۴۰ یرفع صوتہ فوق المادۃ و یقیم
۴۱ علی الارض فی المسجد لا یزحف
۴۲ فی الاذان و یستقبل بہما قبلۃ
۴۳ و لو ترک الاستقبال ہاز و
۴۴ مکروہ و اذا انتہی الی الصلاۃ و
۴۵ انطلق حول جہہ یبکی و یشہد
۴۶ فقام ساکنا و کیفیۃ ان یقول
۴۷ فی العین و انطلق فی الشمال
۴۸ و یجعل اصبعہ فی اذنیہ ۴۹
۵۰ یجوز اذان الفجر الصلاۃ
۵۱ غیر من النوم ۵۲ یرسل
۵۳ فی الاذان و یکر فی الاقامۃ

اور اذان کے الفاظ کو گانے کے طور پر نہ ادا کرے اور نہ اس طرح کہ کچھ پست آواز سے اور کچھ بلند آواز سے۔ اور دو مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر اس قدر سکوت کرے کہ سننے والا اس کا جواب دے سکے اور اللہ اکبر کے سوا دوسرے الفاظ میں بھی ہر لفظ کے بعد اسی قدر سکوت کرے کہ دوسرا لفظ کہے۔ **مسئلہ** اقامت کا طریقہ بھی یہی ہے صرف فرق اس قدر ہے کہ اذان مسجد سے باہر کہی جاتی ہے یعنی یہ بہتر ہے اور اقامت مسجد کے اندر۔ اور اذان بلند آواز سے کہی جاتی ہے اور اقامت پست آواز سے۔ اور اقامت میں **أَلْصَلَوَاتُ خَيْرٌ مِنَ السُّلُومِ** نہیں بلکہ بجائے اس کے پانچوں وقت میں **قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ** دو مرتبہ اور اقامت کہتے وقت کانوں کے سوراخوں کا بند کرنا بھی نہیں اس لئے کہ کان کے سوراخ آواز بلند ہونے کے لئے بند کئے جاتے ہیں اور وہ یہاں مقصود نہیں۔ اور اقامت میں حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کہتے وقت **دائیں** بائیں جانب منہ پھیرنا بھی نہیں ہے یعنی ضرور نہیں درہ بعض فقہاء نے لکھا ہے۔

اذان و اقامت کے احکام

مسئلہ شب فرض عین نمازوں کے لئے ایک بار اذان کہنا مردوں پر سنت مؤکدہ ہے مسافر ہو یا مقیم جماعت کی نماز ہو یا تنہا ادا نماز ہو یا قضا۔ اور نماز جمعہ کے لئے دو بار اذان کہنا۔ **مسئلہ** اگر نماز کسی ایسے سبب سے قضا ہوئی ہو جس میں عام لوگ مبتلا ہوں تو اس کی اذان اعلان کے ساتھ دی جائے اور اگر کسی خاص سبب سے قضا ہوئی ہو تو اذان پوشیدہ طور پر آہستہ کہی جاوے تاکہ لوگوں کو اذان سن کر نماز قضا ہونے کا علم نہ ہو اس لئے کہ نماز کا قضا ہو جانا غفلت اور سستی پر دلالت کرتا ہے اور دین کے کاموں میں غفلت اور سستی گناہ ہے اور گناہ کا ظاہر کرنا اچھا نہیں اور اگر کئی نمازیں قضا ہوئی ہوں اور سب ایک ہی وقت پڑھی جائیں تو صرف پہلی نماز کی اذان دینا سنت ہے اور باقی نمازوں کے لئے صرف اقامت یاں یہ مستحب ہے کہ ہر ایک کے واسطے اذان بھی علیحدہ دی جائے۔ **مسئلہ** مسافر کے لئے اگر اس کے تمام ساتھی موجود ہوں اذان مستحب ہے سنت مؤکدہ نہیں **مسئلہ** جو شخص اپنے گھر میں نماز پڑھے تنہا یا جماعت سے اس کے لئے اذان اور اقامت دونوں مستحب ہیں بشرطیکہ محلہ کی مسجد یا گاؤں کی مسجد میں اذان اور اقامت ہو چکی ہو۔ اس لئے کہ محلہ کی اذان اور اقامت

۱۵ دیکھو مائیت ۲۵
۱۶ اذان سننے کے لئے
۱۷ الحجۃ لاسواہا من قبلہ
۱۸ ویؤذن للفقہاء ۲۵
۱۹ ویؤذن للفقہاء ۲۵
۲۰ لای علیہ السلام قضی فیہ
۲۱ لیلۃ التمریس یا ذی القن
۲۲ فان قامت صلوات اذن
۲۳ لاؤی و اقام لماروینا و کما
۲۴ تحیر فی الباقی ان خیرنا
۲۵ و اقام لیکون القضا علی
۲۶ حسب الانا و ان شکرنا
۲۷ علی القضا ۲۵
۲۸ و المسافر و ذی القن
۲۹ لقر علیہ السلام لای فی ملک
۳۰ اذا سافرنا فاذا نزلنا فاقام
۳۱ نزل کما جیسہ یکرہ و لہا کتفہ
۳۲ بالاقامۃ جاز لان الاذان
۳۳ لا یستحق ان یسبہ فی الرقۃ
۳۴ حاضر و الاقامۃ لسلام
۳۵ الافتتاح و ہم الیہ یحجون
۳۶ ۲۵
۳۷ فان صلی فی بیتہ
۳۸ العصر یصلی باذان اقامۃ لیل
۳۹ الاداء علی ہیأۃ الجماعۃ و
۴۰ ان ترکھا جاز نقول فی سبوت
۴۱ اذان الحی یکتفی ۲۵
۴۲ و ہذا الاذان و لیس فی مسجد
۴۳ جبتہ و اما فی الغری فان کان
۴۴ غیبا یسبغ فیہا فان اقامۃ
۴۵ فیکمل المسلم فیہا لکمال المصلی
۴۶ فی بیتہ یکتفی اذان المسجد
۴۷ و اقامۃ و ان لم یکن فیہا

اذان اور اقامت کے سنن اور مستحبات

اذان اور اقامت کے سنن دو قسم کے ہیں۔ بعض مؤذن کے متعلق ہیں اور بعض اذان اور اقامت کے متعلق۔ لہذا ہم پہلے نمبر پانچ تک مؤذن کی سنتوں کا ذکر کرتے ہیں۔ اُس کے بعد اذان کی سنتیں بیان کریں گے۔ (۱) مؤذن مرد ہونا چاہئے عورت کی اذان و اقامت مکروہ تحریمی ہے اگر عورت اذان کہے تو اس کا اعادہ کر لینا چاہئے، اقامت کا اعادہ نہیں اسلئے کہ تکرار اقامت مشروع نہیں بخلاف تکرار اذان کے۔ (۲) مؤذن کا عاقل ہونا مجنون اور مست اور ناتجربہ سچے کی اذان اور اقامت مکروہ ہے اور اُن کی اذانوں کا اعادہ کر لینا چاہئے نہ اقامت کا۔ (۳) مؤذن کا مسائل ضروریہ اور نماز کے اوقات سے واقف ہونا۔ اگر جاہل آدمی اذان دے تو اس کو مؤذن کے برابر ثواب نہ ملے گا۔ (۴) مؤذن کا پرہیزگار اور دیندار ہونا اور لوگوں کے حال سے خبردار رہنا۔ جو لوگ جماعت میں نہ آتے ہوں اُن کو تنبیہ کرنا۔ یعنی اگر یہ خوف نہ ہو کہ مجھ کو کوئی ستا دے گا۔ (۵) مؤذن کا بلند آواز ہونا۔ (۶) اذان کا کسی اونچے مقام پر مسجد سے علیحدہ کہنا اور اقامت کا مسجد کے اندر کہنا۔ مسجد کے اندر اذان کہنا مکروہ تنزیہی ہے ہاں جمعہ کی دوسری اذان کا مسجد کے اندر منبر کے سامنے کہنا مکروہ نہیں بلکہ تمام اسلامی شہروں میں معمول ہے۔ (۷) اذان کا کھڑے ہو کر کہنا اگر کوئی شخص بیٹھے بیٹھے اذان کہے تو مکروہ ہے اور اس کا اعادہ کرنا چاہئے۔ ہاں اگر مسافر سوار ہو یا مقیم اذان صرف اپنی نماز کے لئے کہے تو پھر اعادہ کی ضرورت نہیں۔ (۸) اذان کا بلند آواز سے کہنا۔ ہاں اگر صرف اپنی نماز کے لئے کہے تو اختیار ہے مگر پھر بھی زیادہ ثواب بلند آواز میں ہو گا۔ (۹) اذان کہتے وقت کانوں کے سوراخوں کو انگلیوں سے بند کرنا مستحب ہے۔ (۱۰) اذان کے الفاظ کا ٹھیکر ٹھیکر ادا کرنا اور اقامت کا جلد جلد سنت ہے یعنی اذان کی تکبیروں میں ہر دو تکبیر کے بعد اس قدر سکوت کرے کہ سنو والا اس کا جواب دے سکے اور تکبیر کے علاوہ اور الفاظ میں ہر ایک لفظ کے بعد اسی قدر سکوت کرے کہ دوسرا لفظ کہے اور اگر کسی وجہ سے اذان بغیر اس قدر ٹھیکر ٹھیکر ہوئے کہ دے تو اس کا اعادہ مستحب ہے اور اگر اقامت کے الفاظ ٹھیکر ٹھیکر کہے تو اس کا اعادہ مستحب نہیں۔ (۱۱) اذان میں حَتَّى عَلٰی الصَّلَاۃ کہتے وقت داہنی طرف کو منہ پھیرنا اور حَتَّى عَلٰی الْفَلَاح کہتے وقت بائیں طرف منہ کو پھیرنا سنت ہے خواہ وہ اذان نماز کی ہو یا کسی اور چیز کی مگر سینہ اور قدم قبلہ سے نہ

۱۔ دیکھو ذکر طہان ۱۰۰
۲۔ عبادۃ اذان ۱۰۰
۳۔ لا یصل لا یجوز و یجاد کذا
۴۔ المجنون ۱۲ عالمگیری ۱۰۰
۵۔ و جاز اذان الحدیث و کذا
۶۔ اقامت و لم یجاد و کذا
۷۔ البجب اقامت و لا تعاد ہی
۸۔ بل ہونا لم یشرع تکرار
۹۔ الاقامت کا اذان المراد ۱۰۰
۱۰۔ والکسر ۱۲ شرح وقایہ
۱۱۔ ۱۵ ج ۱

۱۲۔ المؤمنون اذانہ علی
۱۳۔ باوقات الصلوۃ قالوا لا
۱۴۔ یستحق ثواب المؤمنین ۱۲
۱۵۔ قاضیان ۱۰۰
۱۶۔ کما یقولون ذکر کیا
۱۷۔ عاقل صحیحاً تعالماً عالمی
۱۸۔ و موافقت الصلاة جمراً
۱۹۔ بصوت مواء علی اللہ
۲۰۔ فی الصلاة الخ ۱۲ یعنی
۲۱۔ ۱۵ یعنی ان یقول
۲۲۔ مہیلاً و یفقد احوال
۲۳۔ الناس ویزجر الخلفی
۲۴۔ عن الجماعات ۱۲ عالمگیری
۲۵۔ و فی حدیث عبد اللہ
۲۶۔ ابن زید القہ الی بلال
۲۷۔ فانہ انذی صوتاً منک ۱۲
۲۸۔ عینی ۱۲ ۱۵ ج ۱

۲۹۔ عالمگیری ۱۰۰
۳۰۔ دیکھو الاذان ۱۰۰
۳۱۔ و ان اذن لنفسه فاعاد
۳۲۔ فلو اس بد المسافر اذان
۳۳۔ لکیلا لیکرہ ۱۲ عالمگیری ۱۰۰

۳۴۔ ان اباسید الخوی ذوال رانی اراک تحب النغم و البادیۃ فاذا کنت فی غمک و بارنگ فاذا نمت للصلوۃ فارفع صوتک بالانذار ۱۲ بخاری ۱۰۰
۳۵۔ ۱۵ ج ۱ عالمگیری ۱۰۰

۱۔ ولوسبقہ الحدیث فی
احد ہاقدہ حب لیتہ ضابطہ
غیر ادہوذا رج اولادنی
ان تم الاذن ان احدہ فیہ
واقم الاقامۃ ان احدہ فیہ
ثم یزید فیہ یؤذن ۲۰ مالک
سکھ ویکرہ ان یؤذن نے
مسجدین ۱۲ یعنی مسجد
سکھ اذن رجل واقم افرا
غالب لاولی لیکرہ وان کان
حاضر اولیۃ الوحۃ بیک
بکرہ ۱۲ یعنی مسجد
سکھ (قولہ اذن المؤمنین)
ذکر المؤمنین بلغنا الصحیح
افرا جلالہ کلام صحیحہ الموات
فان المتوارث فی اذان
الحجۃ اجتماع المؤمنین
لتلیفہ اصواتہم الی اطراف
المصالح ۲۰ اکھا شیخ
سکھ ثم المؤمنین یختم الاما
علی مکانہ ۱۲ یعنی مسجد
سکھ روا لختار صحیح
سکھ بخلاف ما افرا صلی فی
نوب فطرۃ طاهر و طرف مد
غیر فلیس الطرف الطاہر
والنقی الطرف النجس علی
الارض ان کان ماعلی الارض
جھک جھک لا تجوز صلاۃ ۱۲
فاضحان ص ۲۳ ج ۱
سکھ غنیہ ص ۱۹ ج ۱
سکھ ولما اذا جلس را کعبہ
علیہ بنفسہ فعلی رواۃ انہ
نجس البین کذا لکن حالہ

یا بھول جائے اور کوئی بتلانے والا نہ ہو یا اس کو حدث ہو جائے اور وہ اس کے دور کرنے کیلئے
چلا جائے تو اس اذان کا نئے سرے سے اعادہ کرنا سنت مؤکدہ ہے۔ **مسئلہ** اگر کسی کو اذان
یا اقامت کہنے کی حالت میں حدث اصغر ہو جائے تو بہتر یہ ہے کہ اذان یا اقامت پوری کر کے
اس حدث کے دور کرنے کو جائے۔ **مسئلہ** ایک مؤذن کا دو مسجدوں میں اذان دینا مکروہ
ہے جس مسجد میں فرض پڑھے وہیں اذان دے۔ **مسئلہ** جو شخص اذان دے اقامت بھی
اُسی کا حق ہے ہاں اگر وہ اذان دیکر کہیں چلا جائے یا کسی دوسرے کو اجازت دے تو دوسرا
بھی کہہ سکتا ہے۔ **مسئلہ** کئی مؤذنین کو ایک ساتھ اذان کہنا جائز ہے۔ **مسئلہ**
مؤذن کو چاہئے کہ اقامت جس جگہ کہنا شروع کرے۔ وہیں ختم کر دے۔ **مسئلہ** اذان
اور اقامت کے لئے نیت غرض نہیں ہاں ثواب بغیر نیت کے نہیں ملتا اور نیت یہ ہے کہ دل
میں یہ ارادہ کرے کہ میں یہ اذان محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور ثواب کے لئے کہتا ہوں
اور کچھ مقصود نہیں۔

نماز کی شرطوں کا بیان

مسائل طہارت

مسئلہ اگر کوئی چار در اس قدر بڑی ہو کہ اس کا نجس حصہ نماز پڑھنے والے کے اٹھنے
بیٹھنے سے جنبش نہ کرے تو کچھ حرج نہیں اور اسی طرح اس چیز کا بھی پاک ہونا چاہئے جس
کو نماز پڑھنے والا اٹھائے ہو بشرطیکہ وہ چیز خود اپنی قوت سے رکی ہوئی نہ ہو۔ مثلاً نماز پڑھنے والا
کسی بچہ کو اٹھائے ہوئے ہو اور اس بچہ کا جسم یا کپڑا نجس ہو اور وہ بچہ خود اپنی قوت سے رکا ہوا
نہ ہو تب تو اس کا پاک ہونا نماز کی صحت کے لئے شرط ہے۔ پس جب اس بچہ کا بدن اور کپڑا
اس قدر نجس ہو جو مانع نماز ہے تو اس صورت میں اس شخص کی نماز درست نہ ہوگی۔ اور اگر خود
اپنی طاقت سے رکا ہوا بیٹھا ہو تو کچھ حرج نہیں اس لئے کہ وہ اپنی قوت اور سہارے سے بیٹھا ہی
پس یہ نجاست اسی کی طرف منسوب ہوگی اور نماز پڑھنے والے سے کچھ اس کا تعلق نہ سمجھا جائیگا
اسی طرح اگر نماز پڑھنے والے کے جسم پر کوئی ایسی نجس چیز ہو جو اپنی جائے پیدائش میں ہو
اور خارج میں اس کا کچھ اثر موجود نہ ہو تو کچھ حرج نہیں۔ مثلاً نماز پڑھنے والے کے جسم پر کوئی
کتا بیٹھ جائے اور اس کے منہ سے لعاب نہ نکلتا ہو تو کچھ مضائقہ نہیں اس لئے کہ اس کا لعاب

اس کے جسم کے اندر ہے اور وہی اُس کے پیدا ہونے کی جگہ ہے۔ پس مثل اُس نجاست کے ہو گا جو انسان کے پیٹ میں رہتی ہے جس سے طہارت شرط نہیں اسی طرح اگر کوئی ایسا اٹھا جس کی زردی خون ہو گئی ہو نماز پڑھنے والے کے پاس ہو تب بھی کچھ نہیں اس لئے کہ اس کا خون اسی جگہ ہے جہاں پیدا ہوا ہے خارج میں اس کا کچھ اثر نہیں بخلاف اس کے کہ اگر شیشی میں پیشاب بھرا ہو اور وہ نماز پڑھنے والے کے پاس ہو اگرچہ منہ اس کا بند ہو۔ اس لئے کہ اُس کا پیشاب ایسی جگہ نہیں ہے جہاں پیشاب پیدا ہوتا ہے۔ **مسئلہ** نماز پڑھنے کی جگہ نجاست حقیقہ سے پاک ہونا چاہئے۔ ہاں اگر نجاست بقدر معافی ہو تو کچھ حرج نہیں۔ نماز پڑھنے کی جگہ سے وہ مقام مراد ہے جہاں نماز پڑھنے والے کے پیر رہتے ہیں اور اسی طرح سجدہ کرنے کی حالت میں جہاں اس کے گھٹنے اور ہاتھ اور پیشانی اور ناک رہتی ہو۔ **مسئلہ** اگر صرف ایک پیر کی جگہ پاک ہو اور دوسرے پیر کو اٹھائے رہے تب بھی کافی ہے۔ **مسئلہ** اگر کسی کپڑے پر نماز پڑھی جائے۔ تب بھی اس کا اُسی قدر پاک ہونا ضروری ہے۔ پوری کپڑے کا پاک ہونا ضروری نہیں۔ خواہ کپڑا چھوٹا ہو یا بڑا۔ **مسئلہ** اگر کسی نجس مقام پر کوئی پاک کپڑا بچھا کر نماز پڑھی جائے تو اُس میں یہ بھی شرط ہے کہ وہ کپڑا اس قدر باریک نہ ہو کہ اُس کے نیچے کی چیز صاف طور پر اس سے نظر آئے۔ **مسئلہ** اگر نماز پڑھنے کی حالت میں نماز پڑھنے والے کا کپڑا کسی نجس مقام پر پڑتا ہو تو کچھ حرج نہیں۔ **مسئلہ** اگر کپڑے کے استعمال سے معذوری بوجہ آدمیوں کے فعل کے ہو تو جب معذوری جاتی رہے گی نماز کا اعادہ کرنا پڑے گا مثلاً کوئی شخص جیل میں ہو اور جیل کے ملازموں نے اس کے کپڑے اتار لئے ہوں یا کسی دشمن نے اُس کے کپڑے اتار لئے ہوں یا کوئی دشمن کہتا ہو کہ اگر تو کپڑے پہنے گا تو میں تجھے مار ڈالوں گا اور اگر آدمیوں کی طرف سے نہ ہو تو پھر نماز کے اعادہ کی ضرورت نہیں مثلاً کسی کے پاس کپڑے ہی نہ ہوں۔ **مسئلہ** اگر کسی کے پاس ایک کپڑا ہو کہ چاہے اُس سے اپنے جسم کو چھپالے چاہے اُس کو بچھا کر نماز پڑھے تو اس کو چاہئے کہ اپنے جسم کو چھپالے اور نماز اسی نجس مقام میں پڑھے اگر پاک جگہ میسر نہ ہو۔ (ق)

۱۔ اذ صلی علی منکرہ صلیفۃ
تد صارحاً واداً جازت صلاتہ
رجل صلی و فی مکہ قارورہ فیما
بول لا تجوز اتصالہ سواد کما
فصلتہ و لم تکن لان ہذا لیس
فی مظانہ و سورۃ بخلاف اذینہ
المذکرۃ لانہ فی صدرہ و مناد
و علیہ لغوی ۱۲ عالمگیری ج ۱
۳۔ الطہارۃ علی التذکرۃ و
طہارۃ جسدہ و الثوب المکمل
من نجس یہ مجموعی موضع
القدیمین الیدین و الذکرین
و الجہت علی الاصح ۴ نور بصر
مسئلہ وان کان موضع احدی
قدیمہ تکبیر لا یجوز صلاتہ اذا
کان قد وضعہا لاماذا لم یضعہا
فانہ تجوز صلاتہ ۱۲ غنیہ طہارۃ
۳۔ و صلی علی بایادہ فی تائید
سہ نجاستہ ان لم تکن فی موضع
قدیمہ لانی موضع سجودہ لا تمنع
ادارۃ السلاۃ سواد کان البسایط
کبیراً و صغیراً بحیث ہو حرک احد
طرفہ یتحرک الطرف الآخر
ہو الخ و رد المحتار لکتاب الطہارۃ
۱۲ عالمگیری ص ۶۲
۵۔ وان کان ذلک النجاستہ
یا ذلک جازت اذا کان لم یصلح سائر
۱۲ عالمگیری ص ۶۲
۶۔ و اذا صلی علی مکان طہر
و سجداً لایمانہ اذا سجد ففتح
ثیابہ علی الارض نجسہ لا ثوب
نجس جاز صلاتہ ۱۲ عالمگیری ج ۱
۷۔ لا خلاف بین المسلمین

فتلے کے مسائل

مسئلہ اگر قبلہ نہ معلوم ہونے کی صورت میں جماعت سے نماز پڑھی جائے تو امام اور مقتدی

سب کو اپنے غالب گمان پر عمل کرنا چاہئے۔ لیکن اگر کسی مقتدی کا غالب گمان امام کے خلاف ہوگا تو اس کی نماز اس امام کے پیچھے نہ ہوگی۔ اس لئے کہ وہ امام اُس کے نزدیک غلطی پر ہے اور کسی کو غلطی پر سمجھ کر اس کی اقتدا اہل نماز نہیں۔

نیت کے مسائل

مسئلہ مقتدی کو اپنے امام کی اقتدا کی نیت کرنا بھی شرط ہے۔ **مسئلہ** امام کو صرف اپنی نماز کی نیت کرنا شرط ہے امامت کی نیت کرنا شرط نہیں ہاں اگر کوئی عورت اس کے پیچھے نماز پڑھنا چاہے اور مردوں کے برابر کھڑی ہو اور نماز جنازہ اور جمعہ اور عیدین کی نہ ہو تو اسکی اقتدا صحیح ہونے کے لئے اس کی امامت کی نیت کرنا شرط ہے اور اگر مردوں کے برابر نہ کھڑی ہو یا نماز جنازہ یا جمعہ یا عیدین کی ہو تو کچھ شرط نہیں۔ **مسئلہ** مقتدی کو امام کی تعیین شرط نہیں کہ وہ زید ہے یا عمر بلکہ صرف اسی قدر نیت کافی ہے کہ میں اس امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں ہاں اگر نام لیکر تعیین کر لیا اور پھر اُس کے خلاف ظاہر ہوگا تو اس کی نماز نہ ہوگی۔ مثلاً کسی شخص نے یہ نیت کی کہ میں زید کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں حالانکہ جس کے پیچھے نماز پڑھتا ہے وہ خالد ہے تو اس کی نماز نہ ہوگی۔ **مسئلہ** جنازے کی نماز میں یہ نیت کرنا چاہئے کہ میں یہ نماز اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس میت کی دعا کے لئے پڑھتا ہوں اور اگر مقتدی کو یہ نہ معلوم ہو کہ یہ میت مرد ہے یا عورت تو اس کو یہ نیت کر لینا کافی ہے کہ میرا امام جس کی نماز پڑھتا ہے اُسکی میں بھی پڑھتا ہوں بعض علماء کے نزدیک صحیح یہ ہے کہ فرض اور واجب نمازوں کے سوا اور نمازوں میں صرف نماز کی نیت کر لینا کافی ہے۔ اس تخصیص کی کوئی ضرورت نہیں کہ یہ نماز سنت ہے یا مستحب اور سنت فجر کے وقت کی ہے یا ظہر کے وقت کی یا یہ سنت ہے یا تہجد ہے یا تراویح یا کسوف ہے یا خسوف مگر رائج یہ ہو کہ تخصیص کے ساتھ نیت کرے۔

تہکیر تحریمہ کا بیان

مسئلہ بعض نادان واقف جب مسجد میں اگر امام کو رکوع میں پاتے ہیں تو جلدی کے خیال سے آتے ہی جھک جاتے ہیں اور اسی حالت میں تہکیر تحریمہ کہتے ہیں اُن کی نماز نہیں ہوتی اس لئے کہ تہکیر تحریمہ نماز کی صحت کی شرط ہے اور تہکیر تحریمہ کے لئے قیام شرط ہے جب قیام

لے دو کان مقتدی یا نبوی
ماہوی المنفرد نبوی الاقتدا
ایضاً ان الاقتدا لا یجوز

النیت ۱۲ عالمگیری ج ۱

لے دو امام نبوی یا نبوی

ولا یحتاج الی نیت الامامۃ ۲

عالمگیری ج ۱ والفی حتی

النسوان فان یصح اقتداؤن

اولم یزعموا ان یصح اقتداؤن

النسوان لم یزعموا ان یصح

فی صلاة الجمعة والعیدین

واما صلاة الجنازة فلا یشرط

فی صحۃ اقتدا بہا فیما نیت

ما متہا بالاجماع ۱۲ بحوالہ

مخلف ج ۱

لے نبی ان لا یصح الاقتدا

بکتابہ ج ۱ ولو نبوی الاقتدا

بالامام وہو نبوی، نہ زید فلذا

یو عمر و صح اقتداؤہ ولو قال

اقتدیت زید فاذا ہو عمرو

لا یصح اقتداؤہ ۱۲ اقشیاں

مخلف ج ۱

لے دو لیلۃ نبوی بصلوۃ

فصل والرحمۃ لیلۃ لا یحب

علیہ ۱۲ بحوالہ الرالی ۱۲۹۹ فیقول

صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ ان

اشتبہ علی لیلۃ ذکر ام اخی

یقول نیت صلی اللہ علیہ

من صلی علیہ السلام و یزعموا

لے دو لیلۃ نبوی بصلوۃ

والسنة والرحمۃ لیلۃ لا یحب

علیہ ۱۲ بحوالہ الرالی ۱۲۹۹ فیقول

کہتے رہیں۔ **مسئلہ** جن نمازوں کے بعد سنتیں ہیں جیسے ظہر۔ مغرب۔ عشاء۔ اُن کے بعد بہت دیر تک دعا نہ مانگے بلکہ مختصر دعا مانگ کر اُن سنتوں کے پڑھنے میں مشغول ہو جاوے اور جن نمازوں کے بعد سنتیں نہیں ہیں جیسے فجر۔ عصر اُن کے بعد جتنی دیر تک چاہے دعا مانگے اور امام ہو تو مستند پوں کی طرف داہنی یا بائیں طرف کو منھ پھیر کر بیٹھ جائے اس کے بعد دعا مانگے بشرطیکہ کوئی مسبوق اس کے مقابلہ میں نماز نہ پڑھ رہا ہو۔ **مسئلہ** بعد فرض نمازوں کے بشرطیکہ ان کے بعد سنتیں نہ ہوں ورنہ سنت کے بعد مستحب ہے کہ اَسْتَغْفِرُ اللہَ الَّذِی لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ تین مرتبہ آیۃ الکرسی۔ قل ہو اللہ احد۔ قل اعوذ برب الناس ایک ایک مرتبہ پڑھ کر تینتیس مرتبہ سُبْحَانَ اللہ اور اسی قدر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھے۔ **مسئلہ** عورتیں بھی اسی طرح نماز پڑھیں صرف چند مقامات پر اُن کو اس کے خلاف کرنا چاہئے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ (۱) تکبیر تحریمہ کے وقت مردوں کو چادر وغیرہ سے ہاتھ نکال کر کانوں تک اٹھانا چاہئے اگر کوئی ضرورت مثل سردی وغیرہ کے اندر ہاتھ رکھنے کی نہ ہو اور عورتوں کو ہر حال میں بغیر ہاتھ نکالے ہوئے کندھوں تک اٹھانا چاہئے (۲) بعد تکبیر تحریمہ کے مردوں کو ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا چاہئے اور عورتوں کو سینہ پر۔ (۳) مردوں کو چھٹی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنا کر بائیں کلائی کو پکڑنا چاہئے اور داہنی تین انگلیاں بائیں کلائی پر پکچھا ناچاہئے اور عورتوں کو داہنی پتھیلی بائیں پتھیلی کی پشت پر رکھ دینا چاہئے۔ حلقہ بنانا اور بائیں کلائی کو پکڑنا نہ چاہئے۔ (۴) مردوں کو رکوع میں اچھی طرح جھک جانا چاہئے کہ سر اُپر زمین اور پشت برابر ہو جائیں اور عورتوں کو اس قدر نہ جھکنا چاہئے بلکہ صرف اسی قدر جس میں انکے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔ (۵) مردوں کو رکوع میں انگلیاں کشادہ کر کے گھٹنوں پر رکھنا چاہئے اور عورتوں کو بغیر کشادہ کئی ہوئے بلکہ ملا کر۔ (۶) مردوں کو حالت رکوع میں کہنیاں پہلو سے علیحدہ رکھنا چاہئے اور عورتوں کو ٹلی ہوئی (۷) مردوں کو سجدے میں پیٹ رانوں سے اور بازو بغل سے جدا رکھنا چاہئے اور عورتوں کو ملا ہوا (۸) مردوں کو سجدے میں کہنیاں زمین سے اٹھی ہوئی رکھنا چاہئے اور عورتوں کو زمین پر نہ بھی ہوئی (۹) مردوں کو سجدے میں دونوں پیر انگلیوں کے بل کھڑکھنا چاہئے اور عورتوں کو نہیں۔ (۱۰) مردوں کو بیٹھنے کی حالت میں بائیں پیر بیٹھنا چاہئے اور داہنے پیر کو انگلیوں کے بل کھڑا رکھنا چاہئے اور عورتوں کو بائیں سرین کے بل بیٹھنا چاہئے اور دونوں پیر داہنی طرف نکال دینا چاہئے اس طرح کہ داہنی ران بائیں ران پر آجائے اور داہنی پنڈلی بائیں پنڈلی پر (۱۱) عورتوں کو کسی وقت بلند آواز سے قرائت کرنے کا اختیار نہیں بلکہ ان کو ہر وقت آہستہ آواز سے قرائت کرنا چاہئے۔

مسئلہ طحاوی مسئلہ
مسئلہ ویتھان لیستغفر لانا
یقرء آیت الکرسی والمعوذات و
یسبح و یحمد و یمجد و یثانی
و یصل تمام المائدہ ۱۲ و ۱۳
مسئلہ ۲۳
مسئلہ ۱۲ ذکر الزیلعی
انہما فی الف اربع فی عشر قد
نزلت اکثر من مضی فیہا
عزاد و نکبہا ولا تخرج یدیکما
کیما و تفضی علی الکف
تحت شریا و تخی فی الکرع
قلیلا ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ و ۳۱ و ۳۲ و ۳۳ و ۳۴ و ۳۵ و ۳۶ و ۳۷ و ۳۸ و ۳۹ و ۴۰ و ۴۱ و ۴۲ و ۴۳ و ۴۴ و ۴۵ و ۴۶ و ۴۷ و ۴۸ و ۴۹ و ۵۰ و ۵۱ و ۵۲ و ۵۳ و ۵۴ و ۵۵ و ۵۶ و ۵۷ و ۵۸ و ۵۹ و ۶۰ و ۶۱ و ۶۲ و ۶۳ و ۶۴ و ۶۵ و ۶۶ و ۶۷ و ۶۸ و ۶۹ و ۷۰ و ۷۱ و ۷۲ و ۷۳ و ۷۴ و ۷۵ و ۷۶ و ۷۷ و ۷۸ و ۷۹ و ۸۰ و ۸۱ و ۸۲ و ۸۳ و ۸۴ و ۸۵ و ۸۶ و ۸۷ و ۸۸ و ۸۹ و ۹۰ و ۹۱ و ۹۲ و ۹۳ و ۹۴ و ۹۵ و ۹۶ و ۹۷ و ۹۸ و ۹۹ و ۱۰۰ و ۱۰۱ و ۱۰۲ و ۱۰۳ و ۱۰۴ و ۱۰۵ و ۱۰۶ و ۱۰۷ و ۱۰۸ و ۱۰۹ و ۱۱۰ و ۱۱۱ و ۱۱۲ و ۱۱۳ و ۱۱۴ و ۱۱۵ و ۱۱۶ و ۱۱۷ و ۱۱۸ و ۱۱۹ و ۱۲۰ و ۱۲۱ و ۱۲۲ و ۱۲۳ و ۱۲۴ و ۱۲۵ و ۱۲۶ و ۱۲۷ و ۱۲۸ و ۱۲۹ و ۱۳۰ و ۱۳۱ و ۱۳۲ و ۱۳۳ و ۱۳۴ و ۱۳۵ و ۱۳۶ و ۱۳۷ و ۱۳۸ و ۱۳۹ و ۱۴۰ و ۱۴۱ و ۱۴۲ و ۱۴۳ و ۱۴۴ و ۱۴۵ و ۱۴۶ و ۱۴۷ و ۱۴۸ و ۱۴۹ و ۱۵۰ و ۱۵۱ و ۱۵۲ و ۱۵۳ و ۱۵۴ و ۱۵۵ و ۱۵۶ و ۱۵۷ و ۱۵۸ و ۱۵۹ و ۱۶۰ و ۱۶۱ و ۱۶۲ و ۱۶۳ و ۱۶۴ و ۱۶۵ و ۱۶۶ و ۱۶۷ و ۱۶۸ و ۱۶۹ و ۱۷۰ و ۱۷۱ و ۱۷۲ و ۱۷۳ و ۱۷۴ و ۱۷۵ و ۱۷۶ و ۱۷۷ و ۱۷۸ و ۱۷۹ و ۱۸۰ و ۱۸۱ و ۱۸۲ و ۱۸۳ و ۱۸۴ و ۱۸۵ و ۱۸۶ و ۱۸۷ و ۱۸۸ و ۱۸۹ و ۱۹۰ و ۱۹۱ و ۱۹۲ و ۱۹۳ و ۱۹۴ و ۱۹۵ و ۱۹۶ و ۱۹۷ و ۱۹۸ و ۱۹۹ و ۲۰۰ و ۲۰۱ و ۲۰۲ و ۲۰۳ و ۲۰۴ و ۲۰۵ و ۲۰۶ و ۲۰۷ و ۲۰۸ و ۲۰۹ و ۲۱۰ و ۲۱۱ و ۲۱۲ و ۲۱۳ و ۲۱۴ و ۲۱۵ و ۲۱۶ و ۲۱۷ و ۲۱۸ و ۲۱۹ و ۲۲۰ و ۲۲۱ و ۲۲۲ و ۲۲۳ و ۲۲۴ و ۲۲۵ و ۲۲۶ و ۲۲۷ و ۲۲۸ و ۲۲۹ و ۲۳۰ و ۲۳۱ و ۲۳۲ و ۲۳۳ و ۲۳۴ و ۲۳۵ و ۲۳۶ و ۲۳۷ و ۲۳۸ و ۲۳۹ و ۲۴۰ و ۲۴۱ و ۲۴۲ و ۲۴۳ و ۲۴۴ و ۲۴۵ و ۲۴۶ و ۲۴۷ و ۲۴۸ و ۲۴۹ و ۲۵۰ و ۲۵۱ و ۲۵۲ و ۲۵۳ و ۲۵۴ و ۲۵۵ و ۲۵۶ و ۲۵۷ و ۲۵۸ و ۲۵۹ و ۲۶۰ و ۲۶۱ و ۲۶۲ و ۲۶۳ و ۲۶۴ و ۲۶۵ و ۲۶۶ و ۲۶۷ و ۲۶۸ و ۲۶۹ و ۲۷۰ و ۲۷۱ و ۲۷۲ و ۲۷۳ و ۲۷۴ و ۲۷۵ و ۲۷۶ و ۲۷۷ و ۲۷۸ و ۲۷۹ و ۲۸۰ و ۲۸۱ و ۲۸۲ و ۲۸۳ و ۲۸۴ و ۲۸۵ و ۲۸۶ و ۲۸۷ و ۲۸۸ و ۲۸۹ و ۲۹۰ و ۲۹۱ و ۲۹۲ و ۲۹۳ و ۲۹۴ و ۲۹۵ و ۲۹۶ و ۲۹۷ و ۲۹۸ و ۲۹۹ و ۳۰۰ و ۳۰۱ و ۳۰۲ و ۳۰۳ و ۳۰۴ و ۳۰۵ و ۳۰۶ و ۳۰۷ و ۳۰۸ و ۳۰۹ و ۳۱۰ و ۳۱۱ و ۳۱۲ و ۳۱۳ و ۳۱۴ و ۳۱۵ و ۳۱۶ و ۳۱۷ و ۳۱۸ و ۳۱۹ و ۳۲۰ و ۳۲۱ و ۳۲۲ و ۳۲۳ و ۳۲۴ و ۳۲۵ و ۳۲۶ و ۳۲۷ و ۳۲۸ و ۳۲۹ و ۳۳۰ و ۳۳۱ و ۳۳۲ و ۳۳۳ و ۳۳۴ و ۳۳۵ و ۳۳۶ و ۳۳۷ و ۳۳۸ و ۳۳۹ و ۳۴۰ و ۳۴۱ و ۳۴۲ و ۳۴۳ و ۳۴۴ و ۳۴۵ و ۳۴۶ و ۳۴۷ و ۳۴۸ و ۳۴۹ و ۳۵۰ و ۳۵۱ و ۳۵۲ و ۳۵۳ و ۳۵۴ و ۳۵۵ و ۳۵۶ و ۳۵۷ و ۳۵۸ و ۳۵۹ و ۳۶۰ و ۳۶۱ و ۳۶۲ و ۳۶۳ و ۳۶۴ و ۳۶۵ و ۳۶۶ و ۳۶۷ و ۳۶۸ و ۳۶۹ و ۳۷۰ و ۳۷۱ و ۳۷۲ و ۳۷۳ و ۳۷۴ و ۳۷۵ و ۳۷۶ و ۳۷۷ و ۳۷۸ و ۳۷۹ و ۳۸۰ و ۳۸۱ و ۳۸۲ و ۳۸۳ و ۳۸۴ و ۳۸۵ و ۳۸۶ و ۳۸۷ و ۳۸۸ و ۳۸۹ و ۳۹۰ و ۳۹۱ و ۳۹۲ و ۳۹۳ و ۳۹۴ و ۳۹۵ و ۳۹۶ و ۳۹۷ و ۳۹۸ و ۳۹۹ و ۴۰۰ و ۴۰۱ و ۴۰۲ و ۴۰۳ و ۴۰۴ و ۴۰۵ و ۴۰۶ و ۴۰۷ و ۴۰۸ و ۴۰۹ و ۴۱۰ و ۴۱۱ و ۴۱۲ و ۴۱۳ و ۴۱۴ و ۴۱۵ و ۴۱۶ و ۴۱۷ و ۴۱۸ و ۴۱۹ و ۴۲۰ و ۴۲۱ و ۴۲۲ و ۴۲۳ و ۴۲۴ و ۴۲۵ و ۴۲۶ و ۴۲۷ و ۴۲۸ و ۴۲۹ و ۴۳۰ و ۴۳۱ و ۴۳۲ و ۴۳۳ و ۴۳۴ و ۴۳۵ و ۴۳۶ و ۴۳۷ و ۴۳۸ و ۴۳۹ و ۴۴۰ و ۴۴۱ و ۴۴۲ و ۴۴۳ و ۴۴۴ و ۴۴۵ و ۴۴۶ و ۴۴۷ و ۴۴۸ و ۴۴۹ و ۴۵۰ و ۴۵۱ و ۴۵۲ و ۴۵۳ و ۴۵۴ و ۴۵۵ و ۴۵۶ و ۴۵۷ و ۴۵۸ و ۴۵۹ و ۴۶۰ و ۴۶۱ و ۴۶۲ و ۴۶۳ و ۴۶۴ و ۴۶۵ و ۴۶۶ و ۴۶۷ و ۴۶۸ و ۴۶۹ و ۴۷۰ و ۴۷۱ و ۴۷۲ و ۴۷۳ و ۴۷۴ و ۴۷۵ و ۴۷۶ و ۴۷۷ و ۴۷۸ و ۴۷۹ و ۴۸۰ و ۴۸۱ و ۴۸۲ و ۴۸۳ و ۴۸۴ و ۴۸۵ و ۴۸۶ و ۴۸۷ و ۴۸۸ و ۴۸۹ و ۴۹۰ و ۴۹۱ و ۴۹۲ و ۴۹۳ و ۴۹۴ و ۴۹۵ و ۴۹۶ و ۴۹۷ و ۴۹۸ و ۴۹۹ و ۵۰۰ و ۵۰۱ و ۵۰۲ و ۵۰۳ و ۵۰۴ و ۵۰۵ و ۵۰۶ و ۵۰۷ و ۵۰۸ و ۵۰۹ و ۵۱۰ و ۵۱۱ و ۵۱۲ و ۵۱۳ و ۵۱۴ و ۵۱۵ و ۵۱۶ و ۵۱۷ و ۵۱۸ و ۵۱۹ و ۵۲۰ و ۵۲۱ و ۵۲۲ و ۵۲۳ و ۵۲۴ و ۵۲۵ و ۵۲۶ و ۵۲۷ و ۵۲۸ و ۵۲۹ و ۵۳۰ و ۵۳۱ و ۵۳۲ و ۵۳۳ و ۵۳۴ و ۵۳۵ و ۵۳۶ و ۵۳۷ و ۵۳۸ و ۵۳۹ و ۵۴۰ و ۵۴۱ و ۵۴۲ و ۵۴۳ و ۵۴۴ و ۵۴۵ و ۵۴۶ و ۵۴۷ و ۵۴۸ و ۵۴۹ و ۵۵۰ و ۵۵۱ و ۵۵۲ و ۵۵۳ و ۵۵۴ و ۵۵۵ و ۵۵۶ و ۵۵۷ و ۵۵۸ و ۵۵۹ و ۵۶۰ و ۵۶۱ و ۵۶۲ و ۵۶۳ و ۵۶۴ و ۵۶۵ و ۵۶۶ و ۵۶۷ و ۵۶۸ و ۵۶۹ و ۵۷۰ و ۵۷۱ و ۵۷۲ و ۵۷۳ و ۵۷۴ و ۵۷۵ و ۵۷۶ و ۵۷۷ و ۵۷۸ و ۵۷۹ و ۵۸۰ و ۵۸۱ و ۵۸۲ و ۵۸۳ و ۵۸۴ و ۵۸۵ و ۵۸۶ و ۵۸۷ و ۵۸۸ و ۵۸۹ و ۵۹۰ و ۵۹۱ و ۵۹۲ و ۵۹۳ و ۵۹۴ و ۵۹۵ و ۵۹۶ و ۵۹۷ و ۵۹۸ و ۵۹۹ و ۶۰۰ و ۶۰۱ و ۶۰۲ و ۶۰۳ و ۶۰۴ و ۶۰۵ و ۶۰۶ و ۶۰۷ و ۶۰۸ و ۶۰۹ و ۶۱۰ و ۶۱۱ و ۶۱۲ و ۶۱۳ و ۶۱۴ و ۶۱۵ و ۶۱۶ و ۶۱۷ و ۶۱۸ و ۶۱۹ و ۶۲۰ و ۶۲۱ و ۶۲۲ و ۶۲۳ و ۶۲۴ و ۶۲۵ و ۶۲۶ و ۶۲۷ و ۶۲۸ و ۶۲۹ و ۶۳۰ و ۶۳۱ و ۶۳۲ و ۶۳۳ و ۶۳۴ و ۶۳۵ و ۶۳۶ و ۶۳۷ و ۶۳۸ و ۶۳۹ و ۶۴۰ و ۶۴۱ و ۶۴۲ و ۶۴۳ و ۶۴۴ و ۶۴۵ و ۶۴۶ و ۶۴۷ و ۶۴۸ و ۶۴۹ و ۶۵۰ و ۶۵۱ و ۶۵۲ و ۶۵۳ و ۶۵۴ و ۶۵۵ و ۶۵۶ و ۶۵۷ و ۶۵۸ و ۶۵۹ و ۶۶۰ و ۶۶۱ و ۶۶۲ و ۶۶۳ و ۶۶۴ و ۶۶۵ و ۶۶۶ و ۶۶۷ و ۶۶۸ و ۶۶۹ و ۶۷۰ و ۶۷۱ و ۶۷۲ و ۶۷۳ و ۶۷۴ و ۶۷۵ و ۶۷۶ و ۶۷۷ و ۶۷۸ و ۶۷۹ و ۶۸۰ و ۶۸۱ و ۶۸۲ و ۶۸۳ و ۶۸۴ و ۶۸۵ و ۶۸۶ و ۶۸۷ و ۶۸۸ و ۶۸۹ و ۶۹۰ و ۶۹۱ و ۶۹۲ و ۶۹۳ و ۶۹۴ و ۶۹۵ و ۶۹۶ و ۶۹۷ و ۶۹۸ و ۶۹۹ و ۷۰۰ و ۷۰۱ و ۷۰۲ و ۷۰۳ و ۷۰۴ و ۷۰۵ و ۷۰۶ و ۷۰۷ و ۷۰۸ و ۷۰۹ و ۷۱۰ و ۷۱۱ و ۷۱۲ و ۷۱۳ و ۷۱۴ و ۷۱۵ و ۷۱۶ و ۷۱۷ و ۷۱۸ و ۷۱۹ و ۷۲۰ و ۷۲۱ و ۷۲۲ و ۷۲۳ و ۷۲۴ و ۷۲۵ و ۷۲۶ و ۷۲۷ و ۷۲۸ و ۷۲۹ و ۷۳۰ و ۷۳۱ و ۷۳۲ و ۷۳۳ و ۷۳۴ و ۷۳۵ و ۷۳۶ و ۷۳۷ و ۷۳۸ و ۷۳۹ و ۷۴۰ و ۷۴۱ و ۷۴۲ و ۷۴۳ و ۷۴۴ و ۷۴۵ و ۷۴۶ و ۷۴۷ و ۷۴۸ و ۷۴۹ و ۷۵۰ و ۷۵۱ و ۷۵۲ و ۷۵۳ و ۷۵۴ و ۷۵۵ و ۷۵۶ و ۷۵۷ و ۷۵۸ و ۷۵۹ و ۷۶۰ و ۷۶۱ و ۷۶۲ و ۷۶۳ و ۷۶۴ و ۷۶۵ و ۷۶۶ و ۷۶۷ و ۷۶۸ و ۷۶۹ و ۷۷۰ و ۷۷۱ و ۷۷۲ و ۷۷۳ و ۷۷۴ و ۷۷۵ و ۷۷۶ و ۷۷۷ و ۷۷۸ و ۷۷۹ و ۷۸۰ و ۷۸۱ و ۷۸۲ و ۷۸۳ و ۷۸۴ و ۷۸۵ و ۷۸۶ و ۷۸۷ و ۷۸۸ و ۷۸۹ و ۷۹۰ و ۷۹۱ و ۷۹۲ و ۷۹۳ و ۷۹۴ و ۷۹۵ و ۷۹۶ و ۷۹۷ و ۷۹۸ و ۷۹۹ و ۸۰۰ و ۸۰۱ و ۸۰۲ و ۸۰۳ و ۸۰۴ و ۸۰۵ و ۸۰۶ و ۸۰۷ و ۸۰۸ و ۸۰۹ و ۸۱۰ و ۸۱۱ و ۸۱۲ و ۸۱۳ و ۸۱۴ و ۸۱۵ و ۸۱۶ و ۸۱۷ و ۸۱۸ و ۸۱۹ و ۸۲۰ و ۸۲۱ و ۸۲۲ و ۸۲۳ و ۸۲۴ و ۸۲۵ و ۸۲۶ و ۸۲۷ و ۸۲۸ و ۸۲۹ و ۸۳۰ و ۸۳۱ و ۸۳۲ و ۸۳۳ و ۸۳۴ و ۸۳۵ و ۸۳۶ و ۸۳۷ و ۸۳۸ و ۸۳۹ و ۸۴۰ و ۸۴۱ و ۸۴۲ و ۸۴۳ و ۸۴۴ و ۸۴۵ و ۸۴۶ و ۸۴۷ و ۸۴۸ و ۸۴۹ و ۸۵۰ و ۸۵۱ و ۸۵۲ و ۸۵۳ و ۸۵۴ و ۸۵۵ و ۸۵۶ و ۸۵۷ و ۸۵۸ و ۸۵۹ و ۸۶۰ و ۸۶۱ و ۸۶۲ و ۸۶۳ و ۸۶۴ و ۸۶۵ و ۸۶۶ و ۸۶۷ و ۸۶۸ و ۸۶۹ و ۸۷۰ و ۸۷۱ و ۸۷۲ و ۸۷۳ و ۸۷۴ و ۸۷۵ و ۸۷۶ و ۸۷۷ و ۸۷۸ و ۸۷۹ و ۸۸۰ و ۸۸۱ و ۸۸۲ و ۸۸۳ و ۸۸۴ و ۸۸۵ و ۸۸۶ و ۸۸۷ و ۸۸۸ و ۸۸۹ و ۸۹۰ و ۸۹۱ و ۸۹۲ و ۸۹۳ و ۸۹۴ و ۸۹۵ و ۸۹۶ و ۸۹۷ و ۸۹۸ و ۸۹۹ و ۹۰۰ و ۹۰۱ و ۹۰۲ و ۹۰۳ و ۹۰۴ و ۹۰۵ و ۹۰۶ و ۹۰۷ و ۹۰۸ و ۹۰۹ و ۹۱۰ و ۹۱۱ و ۹۱۲ و ۹۱۳ و ۹۱۴ و ۹۱۵ و ۹۱۶ و ۹۱۷ و ۹۱۸ و ۹۱۹ و ۹۲۰ و ۹۲۱ و ۹۲۲ و ۹۲۳ و ۹۲۴ و ۹۲۵ و ۹۲۶ و ۹۲۷ و ۹۲۸ و ۹۲۹ و ۹۳۰ و ۹۳۱ و ۹۳۲ و ۹۳۳ و ۹۳۴ و ۹۳۵ و ۹۳۶ و ۹۳۷ و ۹۳۸ و ۹۳۹ و ۹۴۰ و ۹۴۱ و ۹۴۲ و ۹۴۳ و ۹۴۴ و ۹۴۵ و ۹۴۶ و ۹۴۷ و ۹۴۸ و ۹۴۹ و ۹۵۰ و ۹۵۱ و ۹۵۲ و ۹۵۳ و ۹۵۴ و ۹۵۵ و ۹۵۶ و ۹۵۷ و ۹۵۸ و ۹۵۹ و ۹۶۰ و ۹۶۱ و ۹۶۲ و ۹۶۳ و ۹۶۴ و ۹۶۵ و ۹۶۶ و ۹۶۷ و ۹۶۸ و ۹۶۹ و ۹۷۰ و ۹۷۱ و ۹۷۲ و ۹۷۳ و ۹۷۴ و ۹۷۵ و ۹۷۶ و ۹۷۷ و ۹۷۸ و ۹۷۹ و ۹۸۰ و ۹۸۱ و ۹۸۲ و ۹۸۳ و ۹۸۴ و ۹۸۵ و ۹۸۶ و ۹۸۷ و ۹۸۸ و ۹۸۹ و ۹۹۰ و ۹۹۱ و ۹۹۲ و ۹۹۳ و ۹۹۴ و ۹۹۵ و ۹۹۶ و ۹۹۷ و ۹۹۸ و ۹۹۹ و ۱۰۰۰ و ۱۰۰۱ و ۱۰۰۲ و ۱۰۰۳ و ۱۰۰۴ و ۱۰۰۵ و ۱۰۰۶ و ۱۰۰۷ و ۱۰۰۸ و ۱۰۰۹ و ۱۰۱۰ و ۱۰۱۱ و ۱۰۱۲ و ۱۰۱۳ و ۱۰۱۴ و ۱۰۱۵ و ۱۰۱۶ و ۱۰۱۷ و ۱۰۱۸ و ۱۰۱۹ و ۱۰۲۰ و ۱۰۲۱ و ۱۰۲۲ و ۱۰۲۳ و ۱۰۲۴ و ۱۰۲۵ و ۱۰۲۶ و ۱۰۲۷ و ۱۰۲۸ و ۱۰۲۹ و ۱۰۳۰ و ۱۰۳۱ و ۱۰۳۲ و ۱۰۳۳ و ۱۰۳۴ و ۱۰۳۵ و ۱۰۳۶ و ۱۰۳۷ و ۱۰۳۸ و ۱۰۳۹ و ۱۰۴۰ و ۱۰۴۱ و ۱۰۴۲ و ۱۰۴۳ و ۱۰۴۴ و ۱۰۴۵ و ۱۰۴۶ و ۱۰۴۷ و ۱۰۴۸ و ۱۰۴۹ و ۱۰۵۰ و ۱۰۵۱ و ۱۰۵۲ و ۱۰۵۳ و ۱۰۵۴ و ۱۰۵۵ و ۱۰۵۶ و ۱۰۵۷ و ۱۰۵۸ و ۱۰۵۹ و ۱۰۶۰ و ۱۰۶۱ و ۱۰۶۲ و ۱۰۶۳ و ۱۰۶۴ و ۱۰۶۵ و ۱۰۶۶ و ۱۰۶۷ و ۱۰۶۸ و ۱۰۶۹ و ۱۰۷۰ و ۱۰۷۱ و ۱۰۷۲ و ۱۰۷۳ و ۱۰۷۴ و ۱۰۷۵ و ۱۰۷۶ و ۱۰۷۷ و ۱۰۷۸ و ۱۰۷۹ و ۱۰۸۰ و ۱۰۸۱ و ۱۰۸۲ و ۱۰۸۳ و ۱۰۸۴ و ۱۰۸۵ و ۱۰۸۶ و ۱۰۸۷ و ۱۰۸۸ و ۱۰۸۹ و ۱۰۹۰ و ۱۰۹۱ و ۱۰۹۲ و ۱۰۹۳ و ۱۰۹۴ و ۱۰۹۵ و ۱۰۹۶ و ۱۰۹۷ و ۱۰۹۸ و ۱۰۹۹ و ۱۱۰۰ و ۱۱۰۱ و ۱۱۰۲ و ۱۱۰۳ و ۱۱۰۴ و ۱۱۰۵ و ۱۱۰۶ و ۱۱۰۷ و ۱۱۰۸ و ۱۱۰۹ و ۱۱۱۰ و ۱۱۱۱ و ۱۱۱۲ و ۱۱۱۳ و ۱۱۱۴ و ۱۱۱۵ و ۱۱۱۶ و ۱۱۱۷ و ۱۱۱۸ و ۱۱۱۹ و ۱۱۲۰ و ۱۱۲۱ و ۱۱۲۲ و ۱۱۲۳ و ۱۱۲۴ و ۱۱۲۵ و ۱۱۲۶ و ۱۱۲۷ و ۱۱۲۸ و ۱۱۲۹ و ۱۱۳۰ و ۱۱۳۱ و ۱۱۳۲ و ۱۱۳۳ و ۱۱۳۴ و ۱۱۳۵ و ۱۱۳۶ و ۱۱۳۷ و ۱۱۳۸ و ۱۱۳۹ و ۱۱۴۰ و ۱۱۴۱ و ۱۱۴۲ و ۱۱۴۳ و ۱۱۴۴ و ۱۱۴۵ و ۱۱۴۶ و ۱۱۴۷ و ۱۱۴۸ و ۱۱۴۹ و ۱۱۵۰ و ۱۱۵۱ و ۱۱۵۲ و ۱۱۵۳ و ۱۱۵۴ و ۱۱۵۵ و ۱۱۵۶ و ۱۱۵۷ و ۱۱۵۸ و ۱۱۵۹ و ۱۱۶۰ و ۱۱۶۱ و ۱۱۶۲ و ۱۱۶۳ و ۱۱۶۴ و ۱۱۶۵ و ۱۱۶۶ و ۱۱۶۷ و ۱۱۶۸ و ۱۱۶۹ و ۱۱۷۰ و ۱۱۷۱ و ۱۱۷۲ و ۱۱۷۳ و ۱۱۷۴ و ۱۱۷۵ و ۱۱۷۶ و ۱۱۷۷ و ۱۱۷۸ و ۱۱۷۹ و ۱۱۸۰ و ۱۱۸۱ و ۱۱۸۲ و ۱۱۸۳ و ۱۱۸۴ و ۱۱۸۵ و ۱۱۸۶ و ۱۱۸۷ و ۱۱۸۸ و ۱۱۸۹ و ۱۱۹۰ و ۱۱۹۱ و ۱۱۹۲ و ۱۱۹۳ و ۱۱۹۴ و ۱۱۹۵ و ۱۱۹۶ و ۱۱۹۷ و ۱۱۹۸ و ۱۱۹۹ و ۱۲۰۰ و ۱۲۰۱ و ۱۲۰۲ و ۱۲۰۳ و ۱۲۰۴ و ۱۲۰۵ و ۱۲۰۶ و ۱۲۰۷ و ۱۲۰۸ و ۱۲۰۹ و ۱۲۱۰ و ۱۲۱۱ و ۱۲۱۲ و ۱۲۱۳ و ۱۲۱۴ و ۱۲۱۵ و ۱۲۱۶ و ۱۲۱۷ و ۱۲۱۸ و ۱۲۱۹ و ۱۲۲۰ و ۱۲۲۱ و ۱۲۲۲ و ۱۲۲۳ و ۱۲۲۴ و ۱۲۲۵ و ۱۲۲۶ و ۱۲۲۷ و ۱۲۲۸ و ۱۲۲۹ و ۱۲۳۰ و ۱۲۳۱ و ۱۲۳۲ و ۱۲۳۳ و ۱۲۳۴ و ۱۲۳۵ و ۱۲۳۶ و ۱۲۳۷ و ۱۲۳۸ و ۱۲۳۹ و ۱۲۴۰ و ۱۲۴۱ و ۱۲۴۲ و ۱۲۴۳ و ۱۲۴۴ و ۱۲۴۵ و ۱۲۴۶ و ۱۲۴۷ و ۱۲۴۸ و ۱۲۴۹ و ۱۲۵۰ و ۱۲۵۱ و ۱۲۵۲ و ۱۲۵۳ و ۱۲۵۴ و ۱۲۵۵ و ۱۲۵۶ و ۱۲۵۷ و ۱۲۵۸ و ۱۲۵۹ و ۱۲۶۰ و ۱۲۶۱ و ۱۲۶۲ و ۱۲۶۳ و ۱۲۶۴ و ۱۲۶۵ و ۱۲۶۶ و ۱۲۶۷ و ۱۲۶۸ و ۱۲۶۹ و ۱۲۷۰ و ۱۲۷۱ و ۱۲۷۲ و ۱۲۷۳ و ۱۲۷۴ و ۱۲۷۵ و ۱۲۷۶ و ۱۲۷۷ و ۱۲۷۸ و ۱۲۷۹ و ۱۲۸۰ و ۱۲۸۱ و ۱۲۸۲ و ۱۲۸۳ و ۱۲۸۴ و ۱۲۸۵ و ۱۲۸۶ و ۱۲۸۷ و ۱۲۸۸ و ۱۲۸۹ و ۱۲۹۰ و ۱۲۹۱ و ۱۲۹۲ و ۱۲۹۳ و ۱۲۹۴ و ۱۲۹۵ و ۱۲۹۶ و ۱۲۹۷ و ۱۲۹۸ و ۱۲۹۹ و ۱۳۰۰ و ۱۳۰۱ و ۱۳۰۲ و ۱۳۰۳ و ۱۳۰۴ و ۱۳۰۵ و ۱۳۰۶ و ۱۳۰۷ و ۱۳۰۸ و ۱۳۰۹ و ۱۳۱۰ و ۱۳۱۱ و ۱۳۱۲ و ۱۳۱۳ و ۱۳۱۴ و ۱۳۱۵ و ۱۳۱۶ و ۱۳۱۷ و ۱۳۱۸ و ۱۳۱۹ و ۱۳۲۰ و ۱۳۲۱ و ۱۳۲۲ و ۱۳۲۳ و ۱۳۲۴ و ۱۳۲۵ و ۱۳

تحیۃ المسجد

مسئلہ پہلے نماز اس شخص کے لئے سنت ہے جو مسجد میں داخل ہو۔ **مسئلہ** اس نماز سے مقصود مسجد کی تعظیم ہے جو درحقیقت خدا ہی کی تعظیم ہے اس لئے کہ مکان کی تعظیم صاحب مکان کے خیال سے ہوتی ہے پس غیر خدا کی تعظیم کسی طرح اس سے مقصود نہیں۔ مسجد میں آنے کے بعد بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لے بشرطیکہ کوئی مکروہ وقت نہ ہو۔ **مسئلہ** اگر مکروہ وقت ہو تو صرف چار مرتبہ ان کلمات کو کہہ لے سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اور اس کے بعد کوئی درود شریف پڑھ لے اس نماز کی نیت یہ ہے کَوَيْتُ أَنْ أَصِلِّيَ وَكَعْبَتِي تَحِيَّةٌ الْمَسْجِدِ یا اردو میں اس طرح کہہ لے خواہ دل ہی دل میں سمجھ لے کہ میں نے یہ ارادہ کیا کہ دو رکعت نماز تحیۃ المسجد پڑھوں۔ **مسئلہ** دو رکعت کی کچھ تخصیص نہیں اگر چار رکعت پڑھی جائیں تب بھی کچھ مضائقہ نہیں اگر مسجد میں آتے ہی کوئی فرض نماز پڑھی جائے یا اور کوئی سنت نماز کی جائے تو وہی فرض یا سنت تحیۃ المسجد کے قائم مقام ہو جائے گی یعنی اس کے پڑھنے سے تحیۃ المسجد کا ثواب بھی مل جائے گا اگرچہ اس میں تحیۃ المسجد کی نیت نہیں کی گئی۔ **مسئلہ** اگر مسجد میں جا کر کوئی شخص بیٹھ جائے اور اس کے بعد تحیۃ المسجد پڑھے تب بھی کچھ حرج نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ بیٹھنے سے پہلے پڑھ لے۔ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد جایا کرے تو جب تک دو رکعت نماز نہ پڑھ لے نہ بیٹھے۔ **مسئلہ** اگر مسجد میں کئی مرتبہ جائے کا اتفاق ہو تو صرف ایک مرتبہ تحیۃ المسجد پڑھ لینا کافی ہے بخواہ پہلی مرتبہ پڑھ لے یا اخیر میں۔

نوافل سفر

مسئلہ جب کوئی شخص اپنے وطن سے سفر کرنے لگے تو اس کے لئے مستحب ہے کہ دو رکعت نماز گھر میں پڑھ کر سفر کرے اور جب سفر سے آئے تو مستحب ہے کہ پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھ لے اس کے بعد اپنے گھر جائے۔ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی اپنی گھر میں اُن دو رکعتوں سے بہتر کوئی چیز نہیں چھوڑ جاتا جو سفر کرتے وقت پڑھی جاتی ہیں۔ حدیث ثنونی صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت

لے رکھو داخل مسجد میں
من داخل المسجد یصلی
فیہ لیکون ذلک تحیۃ لربہ
۱۲ رد المحتار ص ۱۱۲ سن تحیۃ
المسجد بکتین یصلیہما فی غیر
وقت مکروہ قبل الجلوک المراقی
الغلوک ص ۱۲

مسئلہ وقال بعضهم من دخل المسجد
ولم یکن من تحیۃ المسجد لم یؤثر
او یغسل او یغسله مستحب ان
یقول سبحان الله والحمد لله
ولله الا الله والله اكبر ۱۲
رد المحتار ص ۱۱۲

مسئلہ تا کہ دادا ان فرض
یغوب عنہا وکذا کل صلاۃ اداها
ای نفلہا عند الدخول ثانیۃ
التحیۃ لانہا تعظیم حرمتہ
وقد حصل ذلک بما صاہ -
ولا تغرب بالمجلوس عندنا
وان کان الا فضل فیلزم
تقویٰ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل
اصداک المسجد فلا یجلس حتی
یرکع رکعتین - واذکر
وخریکہ یروکتان فی الیم

۱۲ مراقی العلوک ص ۱۱۲
۵۵ من المنذوبات لکفا
السفر والقدم منہ ۱۲
المختار ص ۱۱۲ ج ۱
۵۵ ومنہا رکۃ السفر عن قلم
ابن المقادیر قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اختلف
عندنا فضل من رکعتین
یرکعہما عند یومین یرید یغزرا

ماز پڑھ لیتے تھے۔ **مسئلہ** مسافر کو یہ بھی مستحب ہے کہ اثنائے سفر میں جب کسی منزل پر پہنچے اور وہاں قیام کا ارادہ ہو تو قبل بیٹھنے کے دو رکعت نماز پڑھ لے۔

منزل قتل

مسئلہ جب کوئی مسلمان قتل کیا جاتا ہو تو اسکو مستحب ہے کہ دو رکعت نماز پڑھ کر اپنے گناہوں کی مغفرت کی اللہ تعالیٰ سے دعا کرے تاکہ یہی نماز دا استغفار دنیا میں اس کا آخر عمل رہے۔ **حدیث** ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے چند قاریوں کو قرآن مجید کی تعلیم کے لئے کہیں بھیجا تھا اثنائے راہ میں کفار مکہ نے انھیں گرفتار کیا۔ سو حضرت خبیث کے اور سب کو وہیں قتل کر دیا۔ حضرت خبیث رضی اللہ عنہ کو مکہ میں لے جا کر بڑی دھوم اور بڑی اہتمام سے شہید کیا جب یہ شہید ہونے لگے تو ان لوگوں سے اجازت لیکر دو رکعت نماز پڑھی اسی وقت سے یہ نماز مستحب ہو گئی۔

تراویح کا بیان

مسئلہ وتر کے بعد تراویح کے پڑھنا بہتر ہے۔ اگر پہلے پڑھ لے تب بھی درست ہے۔ **مسئلہ** نماز تراویح میں چار رکعت کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھی گئی ہیں مستحب ہے ہاں اگر اتنی دیر تک بیٹھنے میں لوگوں کو تکلیف ہو اور جماعت کے کم ہو جانے کا خوف ہو تو اس سے کم بیٹھے۔ اس بیٹھنے میں اختیار ہے چاہے تنہا نوافل پڑھے چاہے تسبیح وغیرہ پڑھے چاہے چُپ بیٹھا رہے۔ **مسئلہ** اگر کوئی شخص عشاء کی نماز کے بعد تراویح پڑھ چکا ہو اور بعد پڑھ چکنے کے معلوم ہو کہ عشاء کی نماز میں کوئی بات ایسی ہو گئی تھی جس کی وجہ سے عشاء کی نماز نہیں ہوئی تو اس کو عشاء کی نماز کے اعادہ کے بعد تراویح کا بھی اعادہ کرنا چاہئے۔ **مسئلہ** اگر عشاء کی نماز جماعت سے نہ پڑھی گئی ہو تو تراویح بھی جماعت سے نہ پڑھی جائے اسلئے کہ تراویح عشاء کے تابع ہے۔ ہاں جو لوگ جماعت سے عشاء کی نماز پڑھ کر تراویح جماعت سے پڑھ رہے ہوں ان کے ساتھ شہد یک ہو کر اس شخص کو بھی تراویح کا جماعت سے پڑھنا درست ہو جائیگا جس نے عشاء کی نماز بغیر جماعت کے پڑھی ہے اس لئے کہ وہ ان لوگوں کا تابع سمجھا جائے گا جن کی جماعت درست ہے۔ **مسئلہ** اگر کوئی شخص مسجد میں ایسے وقت پر پہنچے کہ عشاء کی نماز

۱۔ ونبی انزل منزلہ فیہ رکتین لیکن قد مر ووداعی مفتی بالصلاۃ ۲۔ اناسک ص ۱۰

۳۔ قال البخاری فی آخر حدیث فی جوابہ (دای بی بی) من ارم یقتلو فقال عوفی اصل رکتین ثم انصرف الیہم فقال لولان تروان ما فی حرج من الموت نزوت فکان اول من رکتین عند الفضل ہو ۱۱۔ بخاری ص ۱۰۸

۱۲۔ درمستحب ان وقتہا بعد از اذان طلع الفجر قبل ان یترکوا ۱۳۔ عالمگیری ص ۱۱۱

۱۴۔ وینقب الجلس بین السریحتین قدر تو رکعتی را راجع زرات و کذا یون

۱۵۔ و انزلہ و کم ان الجارین الخ است و الوتر قبل الخ

۱۶۔ الخس ثم ثم فی حرج من الخ الجلس ای شام و سکون الخ

۱۷۔ قد را سائن ۱۲ عالمگیری ص ۱۱۱

۱۸۔ و بین ان لشد و علما ہا بلا طہارۃ و فی التراویح و الوتر اعاد التراویح مع العشاء ۱۲ عالمگیری ص ۱۱۱

۱۹۔ کذا فی حواشی العلام شرح نو ۲۰۔ الايضاح ص ۱۰

۲۱۔ و بین علی العشاء و حفظ ان علی التراویح مع الامام و وتر کما جماعۃ یس ای ان یصلوا التراویح بجلۃ ۱۳ عالمگیری ص ۱۱۱

ہو چکی ہو تو اسے چاہئے کہ پہلے عشاء کی نماز پڑھ لے پھر تراویح میں شریک ہو اور اگر اس درمیان میں تراویح کی کچھ رکعتیں ہو جائیں تو ان کو بعد و تربہ پڑھنے کے پڑھے اور یہ شخص وتر و حجت سے پڑھے۔ **مسئلہ مہینے میں ایک مرتبہ قرآن مجید کا ترتیب وار تراویح میں پڑھنا سنت** مؤکدہ ہے۔ لوگوں کی کابلی یا کستی سے اس کو ترک نہ کرنا چاہئے۔ ہاں اگر یہ اندیشہ ہو کہ اگر پورا قرآن مجید پڑھا جائیگا تو لوگ نماز میں نہ آئیں گے اور جماعت ٹوٹ جائے گی یا ان کو بہت ناگوار ہوگا تو بہتر ہے کہ جس قدر لوگوں کو گراں نہ گذرے اسی قدر پڑھا جائے اللہ تو کفیرِ اخیر تک کی دس سوئیں پڑھ دی جائیں ہر رکعت میں ایک سورت پھر جب دس رکعتیں ہو جائیں تو انھیں سورتوں کو دوبارہ پڑھ دے یا اور جو سورتیں چاہے پڑھے۔ **مسئلہ ایک قرآن مجید** سے زیادہ نہ پڑھے تا وقتیکہ لوگوں کا مشوق نہ معلوم ہو جائے۔ **مسئلہ ایک رات میں پورے** قرآن مجید کا پڑھنا جائز ہے بشرطیکہ لوگ نہایت شوقین ہوں کہ ان کو گراں نہ گذرے اگر گراں گذرے اور ناگوار ہو تو مکروہ ہے۔ **مسئلہ تراویح میں کسی سورت کے شروع پر ایک مرتبہ** بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بلند آواز سے پڑھ دینا چاہئے اس لئے کہ بسم اللہ بھی قرآن مجید کی ایک آیت ہے اگرچہ کسی سورت کا جزو نہیں پس اگر بسم اللہ بالکل نہ پڑھی جائے گی تو قرآن مجید کے پورے ہونے میں ایک آیت کی کمی رہ جاوے گی۔ اور اگر آہستہ آواز سے پڑھی جائیگی تو مقتدیوں کا قرآن مجید پورا نہ ہوگا۔ **مسئلہ تراویح کا رمضان کے پورے مہینہ میں پڑھنا سنت ہے** اگرچہ قرآن مجید قبل مہینہ تمام ہونے کے ختم ہو جائے۔ مثلاً پندرہ روز میں پورا قرآن شریف پڑھ دیا جائے تو باقی زمانہ میں بھی تراویح کا پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔ **مسئلہ صحیح یہ ہے کہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ** کا تراویح میں تین مرتبہ پڑھنا جیسا کہ آج کل دستور ہے مکروہ ہے۔

نماز کسوف و خسوف

مسئلہ کسوف (سورج گرہن) کے وقت دو رکعت نماز مسنون ہے۔ **مسئلہ نماز کسوف** جماعت سے ادا کی جائے بشرطیکہ امام جمعہ یا حاکم وقت یا اس کا نائب امامت کرے اور ایک آیت میں ہے کہ ہر امام مسجد اپنی مسجد میں نماز کسوف پڑھا سکتا ہے۔ **مسئلہ نماز کسوف کے لئے** اذان یا اقامت نہیں بلکہ لوگوں کا جمع کرنا مقصود ہو تو الصلوٰۃ جامعۃ پکار دیا جائے۔ **مسئلہ نماز کسوف میں بڑی بڑی سورتوں کا مثل سورہ بقرہ وغیرہ کے پڑھنا اور رکوع اور سجود کی**

۱۔ السنۃ فی التراویح
انما ہوا لخمرة فلو تکرر کل
القوم والا فضل فی زماننا
ان یقررا لا یودی الی تفریر
القوم عن الجماعة کلہم لان
کثیر الجمع یصل یطویل لقراءة
والکثرون کاوا یفتنون فی
زماننا بظلمات آیات تصادوا
آیۃ طویۃ حتی لا یکل القوم و
لا یزیم تطیل المسجد ثم یبعض
اختر کل ہوا لشد احد فی کل
رکعة و یبعض اختار قراۃ سورۃ
انزل اخر القرآن عالمگیری
۲۔ وعن ابی حنیفۃ ۷۰ انہ
کان یختم فی شہر رمضان احدی
و تین ختمۃ تلغین فی الیام
و تلغین فی الایام و واحدۃ
فی التراویح ۱۲ غنیہ ۳۸۴
۳۔ احکام الفقہ ۳۸۴
۴۔ و حصل الختم لبلد الناس
عشر اواحادی والعشرین لا
تترک التراویح فی بقیۃ الشہر
لانہا سنۃ الاصح انہ یکون
الترک ۱۲ عالمگیری ۳۸۴
۵۔ قراۃ قل ہوا لشد احد
تلاث مراتب عقب الختم لبلد
بعض المشارع و ان تختم اکثر
المشارع بحرقصان و کل
فی قراۃ البعض ۱۲ عالمگیری ۳۸۴
۶۔ صلوۃ الکسوف سنۃ یصلی
بآذان من ملک قائمۃ الحجۃ
عند الکسوف رکعتین کا فضل
۱۲ در المختار ص ۱۴

بہت دیر۔ دیر تک ادا کرنا مسنون ہے اور قرأت آہستہ پڑھے۔ مسئلہ نماز کے بعد امام کو چاہئے کہ دعا میں مصروف نہ ہو جائے اور سب مقتدی آمین آمین کہیں جب تک کہ گزیرن موقوف نہ ہو جائے دعا میں مشغول رہنا چاہئے ہاں اگر ایسی حالت میں آفتاب غروب ہو جائے یا کسی نماز کا وقت آجائے تو البتہ دعا کو موقوف کر کے نماز میں مشغول ہو جانا چاہئے۔ مسئلہ خشکون (چاند گرہن) کے وقت بھی دو رکعت نماز مسنون ہے مگر اس میں جماعت مسنون نہیں صلب لوگ تنہا علیحدہ علیحدہ نمازین پڑھیں اور اپنے اپنے گھروں میں پڑھیں مسجد میں جانا بھی مسنون نہیں۔ مسئلہ اسی طرح جب کوئی خوف یا مصیبت پیش آئے تو نماز پڑھنا مسنون ہے مثلاً سخت آندھی چلے یا زلزلہ آئے یا بجلی گرے یا ستارے بہت ٹوٹیں یا برت بہت گرے یا پانی بہت برسے یا کوئی مرض عام مثل ہیضے وغیرہ کے پھیل جائے یا کسی دشمن وغیرہ کا خوف ہو مگر ان اوقات میں جو نمازیں پڑھی جائیں ان میں جماعت نہ کی جائے ہر شخص اپنے اپنے گھر میں تنہا پڑھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب کوئی مصیبت پارتی ہو تو نماز میں مشغول ہو جاتا۔ مسئلہ جس قدر نمازیں یہاں بیان ہو چکیں انکے علاوہ بھی جس قدر کثرت نوافل کی کیجائے باعث ثواب و ترقی درجات ہے خصوصاً ان اوقات میں جن کی فضیلت احادیث میں وارد ہوئی ہے اور ان میں عبادت کرنے کی ترغیب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی ہے مثل رمضان کے اخیر عشرہ کی راتوں اور شعبان کی پندرہویں تاریخ کے ان اوقات کی بہت فضیلتیں اور ان میں عبادت کا بہت ثواب۔ احادیث میں وارد ہوا ہے ہم نے اختصار کے خیال سے ان کی تفصیل نہیں کی۔

استسقاء کی نماز کا بیان

جب پانی کی ضرورت ہو اور پانی نہ برستا ہو اس وقت اللہ تعالیٰ سے پانی برسنے کی دعا کرنا مسنون ہے استسقاء کیلئے دعا کرنا اس طریقہ سے مستحب ہے کہ تمام مسلمان مل کر مع اپنے لڑکوں اور بوڑھوں اور جانوروں کے پیادہ خشوع و عاجزی کے ساتھ معمولی لباس میں جنگل کی طرف جائیں اور توبہ کی تجدید کریں اور اہل حقوق کے حقوق ادا کریں اور اپنے ہمراہ کسی کافر کو نہ لے جائیں پھر دو رکعت بلا اذان اور اقامت کے جماعت سے پڑھیں اور امام جہر سے قرأت پڑھے پھر دو خطبے پڑھے جس

۱۔ حق عندانی حقیقہ
وقال یحییٰ وعن محمد بن قس
انی حنیفۃ ۱۲۴۱ھ
۲۔ ویدعوا لاجل الصلاۃ
حتی یتخی الشس کمال الایض
ثم الامام فی ہذا الدعاء بالحق
ان شاء جلس مستقبل للقبض
ودعوان شارقا مودعا
وان شاء استقبل الناس
بوجہ ودعوا یومئذ القوم
وان عزیت کاسفۃ استسقاء
عن الدعاء قد استقبل بعض
المغیرۃ المکیۃ فی ۱۲۴۱ھ
۳۔ واما متصل بالکعبۃ
فی حنون القریۃ یصلون کعبۃ
فی حنون لقرۃ حدانا وکعبۃ
اذا اشتد الایواء الای
کالترج اذا اشتدت الایواء
اذا دامت مطر وظل اوان
والنہار اذا ظلم وکذا فی
عم المرض وکذا فی الزلازل
والصواعق والانتشار والک
والغیر الخالب بالیس
الحون الخالب من العود
وغیر ذلک و ذکر فی الای
انہ یصلون فی منازلہم
فی البحرۃ المکیۃ فی ۱۲۴۱ھ
۴۔ ومن الدعوات الخ
بیت العید فی النصف من شعبان
والعشر الاخر من رمضان
الاول من ذی الحجۃ ۱۲۴۱ھ

۱۔ قال ابو حنیفۃ رضی اللہ عنہ فیس فی الاستسقاء صلوۃ مسنونۃ فی جماعۃ کان صلی اناس ودعانا جاز واما الاستسقاء الدعاء والا استسقاء وقال یصل الام رکعتین ذکر فی
اعتبار اکملۃ العید ثم یطلب ولا خطبۃ عند ابو حنیفۃ ۱۲۴۱ھ فی الاستسقاء ۱۲۴۱ھ دعاء المکیۃ ۱۲۴۱ھ وانفقوا علی ان الاستسقاء الخرج الی الاستسقاء وثلث یام تبارک
ان تاخرت السقیامشاۃ فی ثیاب رتہ منذ للین متواضیع فاستسقاء اللہ ناسی رؤسم قد قد صوا التوبۃ وورد المظالم ویتقون الصدقۃ فی کل یوم یوم فی شریعہم و ذکر انہم یصلون
ثلثۃ ايام ویکرجون الصبیان والہمالثم لان منہم یزداد ورجاء الرحمۃ ۱۳ غنیہ مست

۱۔ اسے اختیار ہے۔ **مسئلہ** اگر کوئی شخص مغرب کی یا عشاء کی پہلی دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد دوسری سورہ ملانا بھول جائے تو اسے تیسری چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد دوسری سورت پڑھنا چاہئے۔ اور ان رکعتوں میں بھی بلند آواز سے قرأت کرنا واجب اور اخیر میں سجدہ سہو کرنا۔

نماز کی بعض سنتیں

۱۔ **مسئلہ** تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے دونوں ہاتھوں کا اٹھانا مردوں کو کانوں تک اور عورتوں کو شانوں تک سنت ہے عذر کی حالت میں مردوں کو بھی شانوں تک ہاتھ اٹھانے میں کچھ حرج نہیں

۲۔ **مسئلہ** تکبیر تحریمہ کے بعد فوراً ہاتھوں کو باندھ لینا مردوں کو ناک کے نیچے اور عورتوں کو سینہ پر سنت ہے۔

۳۔ **مسئلہ** مردوں کو اس طرح ہاتھ باندھنا کہ داہنی پھٹی بائیں پھٹی پر رکھ لیں اور داہنے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں کلائی کو بکڑ لینا اور تین انگلیاں بائیں کلائی پر پکچھانا سنت ہے۔

۴۔ **مسئلہ** امام اور منفرد کو بعد سورہ فاتحہ کے ختم ہونے کے آہستہ آواز سے آمین کہنا اور ذات بلند آواز سے ہو تو سب مقتدیوں کو بھی آہستہ آمین کہنا سنت ہے۔

۵۔ **مسئلہ** مردوں کو رکوع کی حالت میں اچھی طرح جھک جانا کہ پیٹھ اور سر اور سترین سب برابر ہو جائیں سنت ہے۔

۶۔ **مسئلہ** رکوع میں مردوں کو دونوں ہاتھوں کا پہلو سے جدا رکھنا سنت ہے تو میں امام کو صرف سمع اللہ بنی محمد کا کہنا اور مقتدی کو صرف رَبَّنَا اَللّٰهُمَّ اور منفرد کو دونوں کہنا سنت ہے۔

۷۔ **مسئلہ** سجدے کی حالت میں مردوں کا اپنے پیٹ کا زانو سے اور کہنیوں کا پہلو سے علیحدہ رکھنا اور ہاتھوں کی باہوں کا زمین سے اٹھا ہوا رکھنا سنت ہے۔

۸۔ **مسئلہ** قعدہ اولیٰ اور آخری دونوں میں مردوں کو اس طرح بیٹھنا کہ داہنا پیر انگلیوں کے بل کھڑا ہو اور اس کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہو اور بایاں پیر زمین پر بیٹھ ہو اور اسی پر بیٹھ ہوں اور دونوں ہاتھ زانوں پر ہوں۔

۹۔ **مسئلہ** سرے گھٹنوں کے قریب ہوں یہ سنت ہے۔

۱۰۔ **مسئلہ** امام کو اپنے سلام میں اپنی تمام مقتدیوں کی نیت کرنا خواہ مرد ہوں یا عورت یا لڑکے ہوں اور ساتھ رہنے والے فرشتوں کی نیت کرنا اور مقتدیوں کو اپنے ساتھ نماز پڑھنے والوں کی اور ساتھ رہنے والے فرشتوں کی اور اگر امام داہنی طرف ہو تو داہنی سلام میں اور بائیں طرف ہو

۱۱۔ **مسئلہ** لایکسہ بقول الامام حال الرفع سمع اللہ من حمدہ وان کان المصلیٰ مقتدی یا قاتی التیمہ ولا یاتی المقتدی بالتسبیح وان کان منفرداً یا قاتی ہما غنیۃً فلتسبیح لیسب ویدی منبجہ عن جنبہ ولا یقر ذراعیہ ویجانی یمنہ عن خدیہ ۱۲۔ عالمگیری ص ۱۱۱

۱۲۔ **مسئلہ** آخر ترش رجل البیسی مجلس علیہا ونصب الیمینی تعیناً ووجہ اصابعہ نحو القبۃ ووضعیہ علی خدیہ وبسط اصابعہ ۱۳۔ اہادیہ ص ۱۶۹

۱۳۔ **مسئلہ** دنیا جانا علی السنۃ فی حقہ التجہرۃ اذ کارا لانتفاۃ جسمہا لاجل الاعلام بانھا لسن حال الی عالم فکذا یسب لہ الجہر بالتسلیم ۱۴۔ فقیہ مالک ۱۵۔ **مسئلہ** ولوی (ری الامام) بالتسلیم الاولیٰ من علی یمینہ من الرجال والنساء واخفظہ وکذلک فی الثانیۃ ولا یلتفتی من یمینہ امام فان کان الامام من الجانب الایمن والایسر ذراعیہ فیم وان کان یخذا لہ ذراعیہ فہما والمنقرضی اعظم من غیرہ

۱۶۔ **مسئلہ** وان قرأ فاتحہ ولم یقر علیہا قرأتی الاخرین الفاتحہ والسورۃ جہراً یجوز ویجوز علیہ سجود سہو ۱۷۔ عالمگیری ص ۱۱۱

۱۸۔ **مسئلہ** ویرفع یدہ یتیمی بکافی باہامہ شتمہ اذینہ وعند رفع یدہ

یرفع الی عکبہ لحدیث بنی حلیہ لسان عدی قال کان نبی علیہ السلام اذا کبر رفع یدہ

الی مشکبہ وانشا وایۃ واکمل والبرۃ وانشا ان النبی علیہ السلام کان اذا کبر رفع یدہ عند الذکر

دماروا علی حالہ العذر والمرأۃ ترفع یدہا عدا مشکبہا

سوا علی لاند استرہا ۱۲۔ عالمگیری ص ۱۱۱

۱۹۔ **مسئلہ** ووضعیہ الیمینی علی الیسری تحت السرة کافرج

من التکیۃ والمرأۃ تضعہا علی ثیمہا ۱۲۔ عالمگیری ص ۱۱۱

۲۰۔ **مسئلہ** ووضعیہ الیمینی علی ظہرہ

الیسری محلقاً بالخصم والایمان علی الرخ ووضعیہ المرأۃ علی صدرہا من غیر تکیۃ ۱۲۔

نور الایضاح ودرامی ص ۱۶۵

۲۱۔ **مسئلہ** انما یخرج من العاتقہ قال آمین والسنۃ فی الاغواء المنفرد والامام سوا وکذا الامام اذا سجد ۱۲۔ عالمگیری ص ۱۱۱

۲۲۔ **مسئلہ** ویسب ویدی منبجہ عن جنبہ ولا یقر ذراعیہ ویجانی یمنہ عن خدیہ

۲۳۔ **مسئلہ** ویرفع یدہ یتیمی بکافی باہامہ شتمہ اذینہ وعند رفع یدہ یرفع الی عکبہ لحدیث بنی حلیہ لسان عدی قال کان نبی علیہ السلام اذا کبر رفع یدہ عند الذکر

تو بانیس سلام میں۔ اور اگر محاذی ہو تو دونوں سلاموں میں امام کی بھی نیت کرنا سنت ہے **مسئلہ**
تکبیر تحریمہ کہتے وقت مردوں کو اپنے ہاتھوں کا آستین یا چادر وغیرہ سے باہر نکال لینا بشرطیکہ
 کوئی عذر مثل سردی وغیرہ کے نہ ہو سنت ہے۔

جماعت کا بیان

چونکہ جماعت سے نماز پڑھنا واجب یا سنت ہو کہ وہ ہے اسلئے اس کا ذکر بھی نماز کے واجبات
 و سنن کے بعد اور مکروہات وغیرہ سے پہلے مناسب معلوم ہوا اور مسائل کے زیادہ اور قابل
 اہتمام ہونے کے سبب اس کیلئے علیحدہ عنوان قائم کیا گیا، جماعت کم از کم دو آدمیوں کے مل کر
 نماز پڑھنے کو کہتے ہیں، اس طرح کہ ایک شخص ان میں تابع ہو، اور دوسرا متبوع متبوع کو امام
 اور تابع کو مقتدی کہتے ہیں۔ **مسئلہ** امام کے سوا ایک آدمی کے شریک نماز ہو جائیسے
 جماعت ہو جاتی ہے خواہ وہ آدمی مرد ہو یا عورت، غلام ہو یا آزاد، بالغ ہو یا سجدہ نابلغ بچہ
 یا بکھڑا جمہ و عیدین کی نماز میں کم سے کم امام کے سوا تین آدمیوں کے بغیر جماعت نہیں ہوتی۔
مسئلہ جماعت کے ہونے میں یہ بھی ضروری نہیں کہ فرض نماز ہو بلکہ اگر نفل بھی دو آدمی
 اس طرح ایک دوسرے کے تابع ہو کر پڑھیں تو جماعت ہو جائیگی خواہ امام اور مقتدی دونوں
 نفل پڑھ رہے ہوں یا مقتدی نفل پڑھتا ہو، البتہ جماعت کی نفل کا عادی ہونا یا تین مقتدیوں سے زیادہ
 ہونا مکروہ ہے۔

جماعت کی فضیلت اور تاکید

جماعت کی فضیلت اور تاکید میں صحیح احادیث اس کثرت سے وارد ہوئی ہیں کہ اگر سب ایک
 جگہ جمع کیجائیں تو ایک بہت کافی حجم کا رسالہ تیار ہو سکتا ہے ان کے دیکھنے سے قطعاً یہ نتیجہ
 نکلتا ہے کہ جماعت نماز کی تکمیل میں ایک اعلیٰ درجہ کی شرط ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اسکو
 ترک نہیں فرمایا حتیٰ کہ حالت مرض میں جب آپ کو خود چلنے کی قوت نہ تھی دو آدمیوں کو سہارے
 سے مسجد میں تشریف لیگئے اور جماعت سے نماز پڑھی تارک جماعت پر سخت غصہ آتا تھا
 اور ترک جماعت پر سخت سے سخت سزا دینے کو آپ کا جی چاہتا تھا بے شبہ شریعت محمدیہ
 میں جماعت کا بہت بڑا اہتمام کیا گیا ہے اور ہونا بھی چاہئے تھا۔ نماز جیسی عبادت کی شان

۱۵ من آدابہا اخرج
 الرجل کفہ من کتفہ عند
 التکبیر لا احرام لقرآن
 التواضع الا ضرورۃ کبر
 مرانی شرح نور الایضاح للک
 ۱۵ الجماعۃ سنۃ مؤکدۃ
 لقولہ صلیہ السلام للجماعۃ
 من سنن المحدثی لا یختلف
 عنہا الا لما فی ۱۲ ہدایہ
 مانا ۱۵ اذا زاد علی
 الواحد فی غیر الجماعۃ فهو
 جماعۃ وان کان مع صبی
 مائل ۱۲ عالمگیری ص ۸۳
 ۱۵ ومن شر الہما الجماعۃ
 وقلہم عندانی حنفیۃ روح
 ثلاثۃ سوی الامام ۱۲ ہدایہ
 ۱۵ ۱۲۹۹ التطورۃ بالجماعۃ
 اذا کان علی سبیل امتناعی ۱۲
 ۱۲ عالمگیری ص ۸۳

بھی اسکو چاہتی تھی کہ جس چیز سے اس کی تکمیل ہو وہ بھی تاکید کے اعلیٰ درجہ پر پہنچا دیجائے ہم اس مقام پر پہلے اس آیت کو لکھیں جس سے بعض مفسرین اور فقہاء نے جماعت کو ثابت کیا ہے چند حدیثیں بیان کرتے ہیں۔ **قولہ تعالیٰ** **وَإِذَا كُنْتُمْ إِلَىٰ صَلَاتِكُمْ فَأُولَٰئِكَ لِيُخَالِفُوا**۔ **حدیث** (۱) میں حکم صریح جماعت سے نماز پڑھنے کا ہے مگر چونکہ رکوع کے معنی بعض مفسرین نے حضور کے بھی لکھے ہیں لہذا فرضیت ثابت نہ ہوگی۔ **حدیث** (۲) میں **صلى الله عليه وسلم** سے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جماعت کی نماز میں تنہا نماز سے ستائیس درجہ زیادہ ثواب روایت کرتے ہیں **حدیث** (۳) میں **صلى الله عليه وآله وسلم** نے فرمایا کہ تنہا نماز پڑھنے سے ایک آدمی کے ساتھ نماز پڑھنا بہت بہتر ہے اور دو آدمیوں کے ساتھ اور بھی بہتر ہے اور جس قدر زیادہ جماعت ہو اسی قدر اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ **حدیث** (۴) میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ بنی سلمہ کے لوگوں نے ارادہ کیا کہ اپنے قریبی مکانات سے (چونکہ وہ مسجد نبوی سے دور تھے) اٹھ کر بنی سلمہ کے قریب آکر قیام کریں تب ان کو بنی سلمہ کے لوگوں نے فرمایا تم اپنے قدموں میں جوزین پڑھتے ہیں تو اب نہیں سمجھتے۔ **حدیث** (۵) میں **صلى الله عليه وآله وسلم** نے فرمایا کہ جتنا وقت نماز کے انتظار میں گذرتا ہے وہ سب نماز میں شمار ہوتا ہے۔ **حدیث** (۶) میں **صلى الله عليه وآله وسلم** نے ایک روز عشاء کے وقت اپنے ان اصحاب جو جماعت میں شریک تھے فرمایا کہ لوگ نماز پڑھ پڑھ کر سو رہے اور تمہارا وہ وقت جو انتظار میں گذر اسب نماز میں محسوب ہوا۔ **حدیث** (۷) میں **صلى الله عليه وآله وسلم** سے بریدہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا بشارت دو ان لوگوں کو جو اندھیری راتوں میں جماعت کیلئے مسجد جاتے ہیں اس بات کی کہ قیامت میں ان کیلئے پوری روشنی ہوگی۔ **حدیث** (۸) میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ بنی سلمہ کے لوگوں نے فرمایا کہ جو شخص عشاء کی نماز جماعت سے پڑھے اسکو نصف شب کی عبادت کا ثواب ملیگا اور جو عشاء اور فجر کی نماز جماعت سے پڑھے گا اسے پوری رات کی عبادت کا ثواب ملیگا۔ **حدیث** (۹) میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ ایک روز آپ نے فرمایا کہ بیشک میرے دلیں یہ ارادہ ہوا کہ کسی کو حکم دوں کہ لکڑیاں جمع کرے پھر اذان کا حکم دوں اور کسی شخص سے کہوں کہ وہ امامت کرے اور میں ان لوگوں کو گھروں پر جاؤں جو جماعت میں نہیں آتے اور ان کے گھروں کو بلادوں۔ **حدیث** (۱۰) میں ایک

١٥ **وَأَمَّا كَرُّهُ** أَوْ كَرُّهُ
 أَي فِي جِائِزَتِهِمْ فَإِنْ صَلَّوْهُ
 بِإِجْمَاعٍ تَفَضَّلَ صَلَاةُ الْفَرْدِ
 وَعِشْرِينَ دَرَجَةً لِمَا فِيهَا مِنْ
 لُفْظِ هَذَا الْفَرْقِ وَتَعَبُّرِ الصَّلَاةِ
 بِالرُّكُوعِ احْتِرَازًا عَنْ صَلَاةِ
 الْيَهُودِ وَقِيلَ لِرُكُوعِهَا تَخْفِيفُ
 وَالْإِقْيَادُ لِمَا لَا يَهْمُ بِشَرَايِ
 ١٦ **بَيْنَهُمَا** وَدَى **عَنْ**
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَكْرَانَ
 أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 صَلَاةُ الْإِجْمَاعِ تَفَضَّلَ صَلَاةُ
 الْفَرْدِ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً
 ١٧ **بِخَارِ** **عَنْ**
 إِلَى بْنِ كَثِيرٍ فِي حَدِيثِ أَبِي
 دَاوُدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
 أَنَّ رَجُلًا مِنَ الرِّجَالِ سَمِعَ
 رَجُلًا أَرَادَ أَنْ يَنْصَلِّيَ
 وَهُوَ وَصَلَاةٌ مَعَ الرِّجَالِ
 أَرَادَ أَنْ يَنْصَلِّيَ مَعَ الرِّجَالِ
 وَمَا أَكْثَرَ فَبُهِرَ ابْنُ أَبِي
 ١٨ **أَبُو** **أَدُو** **عَنْ**
 عَنْ النَّسَبِيِّ بْنِ مَالِكٍ قَالَ
 قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَأْتِي سَلَمَةُ الرَّاحَتَيْنِ
 أَنَا لَكُمْ زَادَ ابْنُ أَبِي حَرَمٍ
 قَالَ أَخْبَرَنِي تَجَمُّي بْنُ أَبِي
 قَالَ حَدَّثَنِي حَمِيدٌ قَالَ حَدَّثَنِي
 أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ
 أَنَّ بَنِي لُؤْلُوعٍ مَنَازِلَهُمْ
 فَيَنْزِلُونَ قَرِيبًا مِنَ النَّبِيِّ
 قَالَ فَكَرِهَ النَّبِيُّ لِمَعْلُومٍ أَنْ يَجُوزَ
 الْمَدِينَةَ فَقَالَ الرَّاحَتَيْنِ

أما ذكره قال في حديث خطيبهم أئمة الكشي في الارض بارعهم ١٢ بخاري في سنة ٩٠ عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال والذي نفسي بيده لقد تهمت أن أمر بخطيب لخطيب ثم أمر بالصلوة فيؤذن لها ثم أمر رجلا فيؤم الناس ثم أختلف إلى الرجال فأمرهم بغيرتهم ١٢ بخاري في سنة ٩٠

عن ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من ثلث فی قرة ولا بدو لافقہ منہم الصلوۃ الا قد استخوذ علیہم الشیطان فعلیک بالجماعۃ فانما یک الذنب القامینۃ ۱۲ البوداء
 ۱۲ عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سمع المأذون فلم یسجد من اجابہ عذر قالوا وما العذر قال خوف او مرض لم یقبل منہ الصلوۃ الا فی لصلۃ ۱۲ البوداء ووجہ ۱۲ یعنی ذم سے فرض تو ساقط ہو جائیگا مگر قبول کامل کا درجہ اس نماز کو حاصل نہیں ہو گا یہ مطلب نہیں کہ فرض بھی نہیں ساقط ہو گا اور یہ سمجھتے ہوئے نماز بھی پڑھنا چھوڑ دے کہ جماعت میں نہیں پڑھا تو تنہا پڑھنے سے کیا فائدہ ۱۲ معشی ۱۲ فجر عصر مغرب کی نماز اگر تنہا پڑھ لی ہو تو اسکو امام کہ ساتھ شریک نہ ہونا چاہیو اسلئے کہ فجر عصر کے اذانوں میں پڑھنا چاہیے نہ مغرب میں تین رکعت ہندو شرع نہیں ہے اور اگر چاند کھٹ کر تا ہے تو امام کی رعایت لازم آتی ۱۲ معشی

روایت میں ہے کہ اگر مجھے چھوٹے بچوں اور عورتوں کا خیال نہ ہوتا تو میں عشاء کی نماز میں مشغول ہو جاتا اور خادموں کو حکم دیتا کہ ان کے گھروں کے مال و اسباب کو مع ان کے جلا دیوں (م) عشاء کی تخصیص اس حدیث میں اس مصلحت سے معلوم ہوتی ہے کہ وہ سونیکا وقت ہوتا ہے اور غالباً تمام لوگ اس وقت گھروں میں ہوتے ہیں امام ترمذی اس حدیث کو لکھ کر فرماتے ہیں کہ یہی مضمون ابن مسعود اور ابودرداء اور ابن عباس اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے یہ سب لوگ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معزز اصحاب میں ہیں۔ **حدیث (۱۰)** ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی آبادی یا جنگل میں تین مسلمان ہوں اور جماعت سے نماز نہ پڑھیں تو بیشک ان پر شیطان غالب ہو جائیگا پس اے ابودرداء جماعت کو اپنے اوپر لازم سمجھ لو دیکھو بھیڑیا (شیطان) اسی بکری (آدمی) کو کھاتا رہا کاتا ہے جو اپنی (جماعت) سے الگ ہو گئی ہو۔ **حدیث (۱۱)** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی ہیں کہ جو شخص اذان سن کر جماعت میں نہ آئے اور اسے کوئی عذر بھی نہ ہو تو اسکی وہ نماز جو تنہا پڑھی ہو قبول نہ ہوگی صحابہؓ نے پوچھا کہ وہ عذر کیا ہے حضرتؓ نے فرمایا کہ خون یا مرض یا اس حدیث میں خوف اور مرض کی تفصیل نہیں کی گئی بعض احادیث میں کچھ تفصیل بھی ہے، **حدیث (۱۲)** حضرت مجن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ تھا کہ اتنے میں اذان ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے لگا اور میں اپنی جگہ پر جا کر بیٹھ گیا حضرت نے نماز سے فارغ ہو کر فرمایا کہ اے مجن تم نے جماعت سے نماز کیوں نہ پڑھی کیا تم مسلمان نہیں ہو، میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مسلمان تو ہوں مگر میں اپنے گھر میں نماز پڑھ چکا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب مسجد میں آؤ اور دیکھو کہ جماعت ہو رہی ہو تو لوگوں کے ساتھ مل کر نماز پڑھ لیا کرو اگرچہ پڑھ چکے ہو۔ ذرا اس حدیث کو غور سے دیکھو کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے برگزیدہ صحابی مجن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جماعت سے نماز نہ پڑھنے پر کیسی سخت اور عتاب آمیز بات کہی کہ کیا تم مسلمان نہیں ہو چند حدیثیں منونے کے طور پر ذکر ہو چکیں اب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برگزیدہ اصحاب رضی اللہ عنہم کے اقوال سنیں کہ انھیں جماعت کا کس قدر اہتمام مد نظر تھا اور ترک جماعت کو وہ کیسا سمجھتے تھے اور کیوں نہ سمجھتے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت اور ان کی مرضی کا ان سے زیادہ کسکو خیال ہو سکتا ہے۔ **آئمہ (۱)** اسود کہتے ہیں کہ ہم حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر تھے کہ نماز کی پابندی اور

اس کی فضیلت و تاکید کا ذکر نکلا اس پر حضرت عائشہؓ نے تائید اپنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرض و فوات کا قصہ بیان کیا کہ ایک دن نماز کا وقت آیا اور آذان ہوئی تو آپؐ نے فرمایا کہ ابو بکرؓ سے کہو نماز پڑھا دیں۔ عرض کیا گیا کہ ابو بکرؓ ایک نہایت رقیق القلب آدمی ہیں جب آپؐ کی جگہ پر کھڑی ہو کر تو بے طاقت ہو جائیں گے اور نماز نہ پڑھا سکیں گے آپؐ نے پھر وہی فرمایا۔ پھر وہی جواب دیا گیا تب آپؐ نے فرمایا کہ تم ویسی باتیں کرتی ہو جیسے یوسف علیہ السلام سے مصر کی عورتیں کرتی تھیں ابو بکرؓ سے کہو کہ نماز پڑھا دیں۔ خیر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھا نیکو نکلے۔ اتنے میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مرض میں کچھ تخفیف معلوم ہوئی تو آپؐ دو آدمیوں کے سہارے سے نکلے میری آپؐ میں اب تک وہ حالت موجود ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم مبارک زمین پر ٹھسٹے ہوئے جاتے تھے یعنی اتنی قوت بھی نہ تھی کہ زمین سے پیر اٹھا سکیں۔ وہاں حضرت ابو بکرؓ نماز شروع کر رہے تھے چاہا کہ پیچھے ہٹ جائیں مگر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا اور انھیں سے نماز پڑھوائی

اشتر (۲) ایک دن حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سلیمان بن ابی حشمہ کو صبح کی نماز میں نہ پایا تو ان کے گھر گئے اور ان کی ماں سے پوچھا کہ آج میں نے سلیمان کو فجر کی نماز میں نہیں دیکھا انھوں نے کہا کہ وہ رات بھر نماز پڑھنے رہے اسوجہ سے اس وقت ان کو نیند آگئی تب حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے فجر کی نماز جماعت سے پڑھنا زیادہ محبوب ہے، بہ نسبت اسکے کہ تمام شب عبادت کروں (موطا امام مالک) شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ صبح کی نماز باجماعت پڑھنے میں تہجد سے بھی زیادہ ثواب ہے اس لئے علماء نے لکھا ہے کہ اگر شب بیداری نماز فجر میں محل ہو تو ترک اسکا اولیٰ ہے اشعۃ اللمعات

اشتر (۳) حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بیشک ہم نے آزمایا اپنے اور صحابہؓ کو کہ ترک جماعت نہیں کرتا مگر وہ منافق جسکا نفاق کھلا ہوا ہو۔ یا بیمار مگر بیمار بھی تو دو آدمیوں کا سہارا دے کر جماعت کیلئے حاضر ہوتے تھے بیشک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں ہدایت کی راہیں بتلائیں اور منجملہ ان کے نماز ہے ان مسجدوں میں جہاں آذان ہوتی ہو یعنی جماعت ہوتی ہو۔۔۔

دوسری ہدایت میں ہے کہ فرمایا جسے خواہش ہو کل (قیامت میں) اللہ تعالیٰ کے سامنے مسلمان جائے اُسے چاہئے کہ پنج و تہی نمازوں کی پابندی کرے اُن مقامات میں جہاں آذان ہوتی ہو (یعنی جماعت سے نماز پڑھی جاتی ہو) بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کیلئے ہدایت کے طریقے نکالے ہیں اور یہ نماز بھی انہیں طریقوں میں سے ہے اگر تم اپنے گھروں میں نماز پڑھ لیا کرو گے

جیسے کہ منافق پڑھ لیتا ہے تو بیشک تم سے چھوٹ جائیگی تمہارے نبی کی سنت اور اگر تم چھوڑ دو گے اپنے پیغمبر کی سنت کو تو بے شبہ گمراہ ہو جاؤ گے اور کوئی شخص اچھی طرح وضو کر کے نماز کیلئے مسجد نہیں جاتا مگر اس کے ہر قدم پر ایک ثواب ملتا ہے اور ایک مرتبہ عنایت ہوتا ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے اور پہننے دیکھ لیا کہ جماعت سے الگ نہیں رہتا مگر منافق ہم لوگوں کی حالت تو یہ تھی کہ بیماری کی حالت میں دو آدمیوں پر تکیہ لگا کر جماعت کیلئے لائے جاتے تھے اور صوف میں کھڑے دئے جاتے تھے۔ (۴) اگر (۴) ایک مرتبہ ایک شخص مسجد بعد اذان کے بے نماز پڑھے ہوئے چلا گیا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس شخص نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کی اور ان کے مقدس حکم کو نہ مانا (مسلم شریف) دیکھو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تارک جماعت کو کیا کہا۔ کیا کسی مسلمان کو اب بھی بغیر ترک جماعت کی جرأت ہو سکتی ہو۔ کیا کسی ایماندار کو حضرت ابو القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی گوارہ ہو سکتی ہو۔ (۵) حضرت ام دردار رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابو دردار رضی اللہ عنہ میرے پاس اس حال میں آئے کہ غضبناک تھے میں نے پوچھا کہ اس وقت آپ کو کیوں غصہ آیا کہنہ لگو اللہ کی قسم میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں اب کوئی بات نہیں دیکھتا مگر یہ کہ وہ جماعت سے نماز پڑھ لیتے ہیں یعنی اب اسکو بھی چھوڑنے لگے۔ (۶) اگر (۶) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہت اصحاب سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ جو کوئی اذان سن کر جماعت میں نہ جائے اس کی نماز ہی نہ ہوگی بلکہ امام ترمذی لکھتے ہیں کہ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ حکم تاکید یہ ہے مقصود یہ ہے کہ بے عذر ترک جماعت جائز نہیں۔ (۷) اگر (۷) مجاہد نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ جو شخص تمام دن روزہ رکھتا ہو اور رات بھر نمازیں پڑھتا ہو مگر جمعہ اور جماعت میں نہ شریک ہوتا ہو اُسے آپ کیا کہتے ہیں فرمایا کہ دوزخ میں جائے گا (ترمذی) امام ترمذی اس حدیث کا مطلب یہ بیان فرماتے ہیں کہ جمعہ و جماعت کا مرتبہ کم سمجھ کر ترک کرے تب یہ حکم کیا جائیگا لیکن اگر دوزخ میں جانے سے مراد تھوڑی دن کیلئے جانا لیا جائے تو اس تاویل کی کچھ ضرورت نہ ہوگی۔ (۸) اگر (۸) سلف صالحین کا یہ دستور تھا کہ جسکی جماعت ترک ہو جاتی سات دن تک اُس کی ماتم پڑھی کرتے (احیاء العلوم) صحابہ کے اقوال بھی تھوڑے سے بیان ہو چکے جو درحقیقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال ہیں۔ اب ذرا علمائے امت اور مجتہدین ملت کو دیکھئے کہ ان کا جماعت کی طرف کیا خیال ہے اور ان احادیث کا مطلب انھوں نے کیا سمجھا ہے (۱) ظاہر یہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے بعض مقلدین

اذان کے بعد ایسے شخص کیلئے جو جماعت سے نہ ملے ساتھ نماز پڑھنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو جانا منع ہے ہاں اگر کوئی سخت ضرورت ہو تو جاسکتا ہے ۱۲ محشی بغیر کسی عذر کے تمہارا نماز پڑھنے سے ہو جائیگی مگر کامل نہ ہوگی ۱۳ محشی اس تاویل کی اس وقت ضرورت ہے جب حضرت ابن عباس کا یہ مطلب ہو کہ ایسا شخص ہمیشہ دوزخ میں رہے گا ۱۴ محشی

کا مذہب ہے کہ جماعت نماز کے صحیح ہونے کی شرط ہے بغیر اس کے نماز نہیں ہوتی (۲) امام احمد رحمہ اللہ کا صحیح مذہب یہ ہے کہ جماعت فرض عین ہے اگرچہ نماز کے صحیح ہونے کی شرط نہیں امام شافعیؒ کے بعض مقلدین کا بھی یہی مذہب ہے (۳) امام شافعیؒ کے بعض مقلدین کا یہ مذہب ہے کہ جماعت فرض کفایہ ہے امام طحاویؒ جو حنفیہ میں ایک بڑے درجہ کے فقیہ اور محدث ہیں ان کا بھی یہی مذہب ہے (۴) اکثر محققین حنفیہ کے نزدیک جماعت واجبہ محقق ابن ہمام اور حلی اور صاحب بحر الرائق وغیرہم اسید طرف ہیں (۵) اکثر حنفیہ کے نزدیک جماعت سنت مؤکدہ ہے مگر واجب و حکم میں اور درحقیقت حنفیہ کے ان دونوں قولوں میں کچھ مخالفت نہیں (۶) ہمارے فقہاء لکھتے ہیں اگر کسی شہر میں لوگ جماعت چھوڑ دیں اور کہنے سے بھی نہ مانیں تو ان سے لڑنا حلال ہے (۷) قنہ وغیرہ میں ہے کہ بے عذر تارک جماعت کو سزا دینا امام وقت پر واجب ہے اور اس کے پڑوسی اگر اس کے اس فعل قبیح پر کچھ نہ بولیں تو گنہگار ہوں گے (۸) اگر مسجد جائیکے لئے اقامت سننے کا انتظار کرے تو گنہگار ہو گا یہ اس لئے کہ اگر اقامت سن کر چلا کریں گے تو ایک دو رکعت یا پوری جماعت چلے جائیگا خوف ہو امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جمعہ اور جماعت کیلئے تیز قدم جانا درست ہے بشرطیکہ زیادہ تکلیف نہ ہو (۹) تارک جماعت ضرور گنہگار ہے اور اسکی گواہی قبول نہ کی جائے بشرطیکہ اس نے بے عذر صرف سہل انکاری سے جماعت چھوڑی ہو (۱۰) اگر کوئی شخص دینی مسائل کے پڑھنے پڑھانے میں دن رات مشغول رہتا ہو اور جماعت میں حاضر نہ ہوتا ہو تو معذور نہ سمجھا جائیگا اور اس کی گواہی مقبول نہوگی۔

یعنی ترک جماعت

سے اسکو نہ روکیں اور

حسب مقدور مسجحت

نہ کریں باوجودیکہ کوئی

عذر پہنچے کا اندیشہ نہ ہو

اگر اس سے ضرر پہنچے

کا اندیشہ ہو تو نہ روکنے

پر گنہگار نہ ہوں گے

۱۲ محشی ص ۷۷

نکاح اور سستی کی

بنابر ۱۲ محشی

۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲

جماعت کی حکمتیں اور فائدے

اس بارے میں حضرات علماء رحمہم اللہ تعالیٰ نے بہت کچھ بیان کیا ہے مگر جہاں تک میری نظر قاصد پہنچی ہے حضرت شاہ مولانا ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے بہتر جامع اور لطیف تقریر کسی کی نہیں اگرچہ زیادہ لطف یہی تھا کہ انھیں کی پاکیزہ عبارت سے وہ مضامین سننے جائیں مگر بوجہ اختصار کے میں حضرت موصوفؒ کے کلام کا خلاصہ یہاں درج کرتا ہوں وہ فرماتے ہیں (۱) کوئی چیز اس سے زیادہ سودمند نہیں کہ کوئی عبادت رسم عام کر دی جائے جہاں تک کہ وہ عبادت ایک ضروری عبادت ہو جائے کہ اس کا چھوڑنا ترک عادت کی طرح ناممکن ہو جائے اور کوئی عبادت نماز سے زیادہ شاندار نہیں کہ اس کے ساتھ یہ حاصل ہوتا

کیا جائے (۲) مذہب میں ہر قسم کو لوگ ہوتے ہیں جاہل بھی عالم بھی لہذا یہ بڑی مصلحت کی بات ہے کہ سب لوگ جمع ہو کر ایک دوسرے کے سامنے اس عبادت کو ادا کریں اگر کسی سے کچھ غلطی ہو جائے تو دوسرا تعلیم کر دے گویا اللہ تعالیٰ کی عبادت ایک زیور ہوئی کہ تمام پر کھنے والا اُسے دیکھتے ہیں جو خرابی اس میں ہوتی ہے بتلاتے ہیں اور جو عمدگی ہوتی ہو اُسے پسند کرتے ہیں یہ ایک عمدہ ذریعہ نماز کی تکمیل کا ہو گا (۳) جو لوگ بے نمازی ہوں گے ان کا حال بھی اس سے کھل جائیگا اور ان کے وعظ و نصیحت کا موقع ملے گا (۴) چند مسلمانوں کا ملکر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اور اس کے دعا مانگنا ایک عجیب خاصیت رکھتا ہے نزول رحمت اور قبولیت کیلئے (۵) اس امت سے اللہ تعالیٰ کا یہ مقصود ہے کہ اس کا کلمہ بلند اور کلمہ کفر نیست ہو اور زمین پر کوئی مذہب اسلام سے غالب نہ رہے اور یہ بات جب ہی ہو سکتی ہے کہ یہ طریقہ مقرر کیا جائے کہ تمام مسلمان عام اور خاص مسافر اور مقیم چھوٹے بڑے اپنی کسی بڑی اور مشہور عبادت کیلئے جمع ہو کر میں اور شان و شوکت اسلام کی ظاہر کریں انھیں سب مصالح سے شریعت کی پوری توجہ جماعت کی طرف مصروف ہو گئی، اور اس کی ترغیب دی گئی اور اس کے چھوڑنے کی سخت ممانعت کی گئی (۶) جماعت میں یہ فائدہ بھی ہے کہ تمام مسلمانوں کو ایک دوسرے کے حال پر اطلاع ہوتی رہے گی اور ایک دوسرے کے درد و مصیبت میں شریک ہو سکیں گے جس سے دینی اخوت اور ایمانی محبت کا پورا اظہار و استحکام ہو گا جو اس شریعت کا ایک بڑا مقصود ہے اور جسکی تاکید اور فضیلت چابجا قرآن عظیم اور احادیث نبوی کریم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) میں بیان فرمائی گئی ہے۔ افسوس ہمارے زمانہ میں ترک جماعت ایک عام عادت ہو گئی ہے جاہلوں کا کیا ذکر ہم بعضے کہے پڑھے لوگوں کو اس بلا میں مبتلا دیکھ رہے ہیں افسوس یہ لوگ احادیث پڑھتے ہیں اور ان کے معنی سمجھتے ہیں مگر جماعت کی سخت تاکیدیں ان کے پتھر سے زیادہ سخت دلوں پر کچھ اثر نہیں کرتیں قیامت میں جب فاضی روزِ جزا کے سامنے سب پہلے نماز کے مقدمات پیش ہوں گے اور اس کے نہ ادا کرے یا ادا میں کمی کرنے والوں سے باز پرس شروع ہوگی یہ لوگ کیا جواب دیں گے۔

لے دنی البدلح نجب
علی الرجال العقلاء
الباغین الاحرار القادرین
علی الصلوة بالجماعة من
غیر حرج ۱۲ عالمگیری ص ۱۶

جماعت کے واجب ہونے کی شرطیں

(۱) مرد ہو نا۔ عورتوں پر جماعت واجب نہیں (۲) بالغ ہو نا۔ نابالغ بچوں پر جماعت نہیں (۳) آزاد ہو نا غلام پر جماعت واجب نہیں (۴) تمام عذروں سے خالی ہو نا۔ ان عذروں کی حالت میں جما

واجب نہیں مگر ادا کر لے تو بہتر ہے نہ ادا کرنے میں تو اب جماعت سے محروم رہیگا ترک جماعت کے عذر چوداہ ہیں (۱) لباس بقدر ستر عورت کے نہ پایا جانا (۲) مسجد کے راستے میں سخت کچھڑ ہو کہ چلنا سخت دشوار ہو امام ابو یوسفؒ نے حضرت امام اعظم سے پوچھا کہ کچھڑ وغیرہ کی حالت میں جماعت کیلئے آپ کیا حکم دیتے ہیں فرمایا کہ جماعت کا چھوڑنا مجھے پسند نہیں (۳) پانی بہت زور سے برستا ہو ایسی حالت میں امام محمدؒ نے مؤطا میں لکھا ہے کہ اگرچہ نہ جانا جائز ہے مگر بہتر یہی ہے کہ جماعت سے جا کر نماز پڑھے (۴) سردی سخت ہو نا کہ باہر نکلنے میں یا مسجد تک جانے میں کسی بیماری کے پیدا ہو جانے کا یا بڑھ جانے کا خوف ہو (۵) مسجد جانے میں مال و اسباب چوری ہو جانے کا خوف ہو (۶) مسجد جانے میں کسی دشمن کے ملجانے کا خوف ہو (۷) مسجد جانے میں کسی قرض خواہ کے ملنے کا اور اس سے تکلیف پہنچنے کا خوف ہو بشرطیکہ اسکے قرض کے ادا کرنے پر قادر نہ ہو اور اگر قادر ہو تو وہ ظالم سمجھا جائیگا اور اس کو ترک جماعت کی اجازت نہ ہوگی (۸) اندھیری رات ہو کہ راستہ نہ دکھائی دیتا ہو لیکن اگر روشنی کا سامان خدا نے دیا ہو تو جماعت نہ چھوڑنا چاہئے (۹) رات کا وقت ہو اور آندھی بہت سخت چلتی ہو۔ (۱۰) کسی بیمار کی تیمارداری کرتا ہو کہ اس کے جماعت میں چلے جانے سے اس مریض کی تکلیف یا وحشت کا خوف ہو (۱۱) کھانا تیار ہو یا تیماری کے قریب اور بھوک ایسی لگی ہو کہ نماز میں جی نہ لگنے کا خوف ہو (۱۲) پیشاب یا پاخانہ زور کا معلوم ہوتا ہو (۱۳) سفر کا ارادہ رکھتا ہو اور خوف ہو کہ جماعت سے نماز پڑھنے میں دیر ہو جائیگی قافلہ نکل جائیگا ریل کا مسئلہ اسی پر قیاس کیا جاسکتا ہے مگر فرق اس قدر ہے کہ وہاں ایک قافلہ کے بعد دوسرا قافلہ بہت دیر نہیں ملتا ہے اور یہاں ریل ایک دن میں کئی بار جاتی ہے اگر ایک وقت کی ریل نہ ملے تو دوسرے وقت جاسکتا ہے ہاں اگر کوئی ایسا ہی سخت حرج ہوتا ہو تو مضائقہ نہیں۔ ہماری شریعت سے حرج اٹھا دیا گیا ہو (۱۴) کوئی ایسی بیماری ہو جس کی وجہ سے چل بھرنے سکے یا نابینا ہو یا لنگا ہو یا کوئی پیر کٹا ہوا ہو۔ لیکن جو نابینا بے تکلف مسجد تک پہنچ سکے اسکو ترک جماعت نہ چاہئے۔

جماعت کے صحیح ہونے کی شرطیں

شرط (۱) اسلام۔ کافر کی جماعت صحیح نہیں شرط (۲) عاقل ہونا۔ مست یا بیہوش، دیوانے کی

الانفس ان یصلی
الحرۃ وحرۃ لا تقود انہا لایام
وینتاعد بعصم عن بعض
عالمگیری رحمہ اللہ
ابن یوسف سالت اباحیۃ
عن الجماعۃ فی ملین وروی
فقال لا احب ترکہا قال
محمد فی المؤطا الحدیث خصۃ
یعنی قولہ علی الصلوۃ والسلام
اذا التبت النعال فالصلۃ
فی الرجال ۱۲ غنیۃ منزاہ
تحت القضاۃ و تسقط الجماعۃ
بالاعذار حتی لا یجب علی المریض
والمقعد والرمین ومقوۃ
المرد والمرجل من خلعات
ومقطوع الیرج والمفلوج
والفی لا یستطیع المشی و
الشیخ الکبیر العاجز والاعمی
عند الحنفیۃ وایصح اتہا
تسقط بالمطرد والبلین البر
الشدید والظلمۃ الشدیدۃ
وتسقط بالترک فی الملئۃ
الظلمۃ واما بالنہا فلیست
المرجع عذرا وکنہ اذا کان
یرافع الاختین احدہما
او کان اخری یخاف ان
یحبسہ غریبہ فی الدین او
یرید سفر او ایتیم العیال
فیختل ان تفوت القافلۃ
فیالمریض او یجان ضیاع
مالہ وکذا اذا حضر العشاء
واقیمت صلاۃ ولفست ترقۃ

الیہ وکذا اذا حضر الطعام فی غیر وقت العشاء ولفست ترقۃ الیہ عالمگیری رحمہ اللہ وشرط صحۃ الامامۃ للرجال لامعاری سۃ اشیا، الاسلام والبلوغ والعقل و
الذكورة والعقلاء من الاعذار كالعرفان والادام والقافۃ والتمتۃ واللش ولفست شرط کطہارۃ وستر عورۃ ونبیۃ المعتدی المتابعۃ مقارنۃ التحریرۃ ۱۲ امراتی الطالح

جماعت صحیح نہیں۔ شرط (۳) مقتدی کو امام کی نیت کے ساتھ امام کے اقتدا کی بھی نیت کرنا۔ یعنی یہ ارادہ و نیت کرنا کہ میں اس امام کے پیچھے فلاں نماز پڑھتا ہوں نیت کا بیان اوپر یہ تفصیل ہو چکا ہے۔

شرط (۴) امام اور مقتدی دونوں کے مکان کا متحد ہونا خواہ حقیقتہً متحد ہوں جیسے دونوں ایک ہی مسجد یا ایک ہی گھر میں کھڑے ہوں یا حکماً متحد ہوں جیسے کسی دریا کے پل پر جماعت قائم کی جائے اور امام پل کے اس پار ہو مگر درمیان میں برابر صفیں کھڑی ہوں تو اس صورت میں اگرچہ امام کے اور ان مقتدیوں کے درمیان میں جو پل کے اُس پار ہیں دریا حائل ہے اور اس وجہ سے دونوں کا مکان حقیقتہً متحد نہیں مگر چونکہ درمیان میں برابر صفیں کھڑی ہوتی ہیں اسلئے دونوں کا مکان حکماً متحد سمجھا جائے گا اور اقتدا صحیح ہو جائے گی۔

مسئلہ اگر مقتدی مسجد کی چھت پر کھڑا ہو اور امام مسجد کے اندر تو درست ہے اس لئے کہ مسجد کی چھت مسجد کے حکم میں ہے اور یہ دونوں مقام حکماً مسجد سمجھے جائیں گے اسی طرح اگر کسی کی چھت مسجد سے متصل ہو اور درمیان میں کوئی چیز حائل نہ ہو تو وہ بھی حکماً مسجد سے متحد سمجھی جائے گی اور اس کے اوپر کھڑے ہو کر اس امام کی اقتدا کرنا جو مسجد میں نماز پڑھ رہا ہے درست ہے۔

مسئلہ اگر مسجد بہت بڑی ہو اور اسی طرح اگر گھر بہت بڑا یا جنگل ہو اور امام اور مقتدی کے درمیان اتنا خالی میدان ہو کہ جس میں دو صفیں ہو سکیں تو یہ دونوں مقام یعنی جہاں مقتدی کھڑا ہے اور جہاں امام ہے مختلف سمجھے جائیں گے اور اقتدا درست نہ ہوگی۔

مسئلہ اسی طرح اگر امام اور مقتدی کے درمیان کوئی نہر ہو جس میں ناؤ وغیرہ چل سکے یا کوئی اتنا بڑا حوض ہو جس کی طہارت کا حکم شریعت نے دیا ہو یا کوئی عام برکندہ ہو جس سے بیل گاڑی وغیرہ نکل سکے اور درمیان میں صفیں نہ ہوں تو وہ دونوں متحد نہ سمجھے جائیں گے اور اقتدا درست نہ ہوگی البتہ بہت چھوٹی گول اگر حائل جھوکی برابر تنگ راستہ نہیں ہوتا وہ مانع اقتدا نہیں۔

مسئلہ اسی طرح اگر دو صفوں کے درمیان میں کوئی ایسی نہر یا ایسا برکندہ واقع ہو جائے تو اس صف کی اقتدا درست نہ ہوگی جو ان چیزوں کے اس پار ہے۔

مسئلہ پیادے کی اقتدا سوار کے پیچھے یا ایک سوار کی دوسرے سوار کے پیچھے صحیح نہیں اس لئے کہ دونوں کے مکان متحد نہیں ہاں اگر ایک ہی سوار ہی پر دونوں سوار

۱۔ دان کان علی النہر
جسر علیہ صفون متصل
لاصحۃ الاقتدا لمن کان
خلف النہر اعا لکیرۃ
۲۔ دو تلام علی سطح المسجد
واقندی امام فی المسجد
ان کان للسطح باب المسجد
والاشتبہ علیہ حال الامام
صح الاقتدا فی قولہ و
ان اشتبہ علیہ حال الامام
لاصح ۱۲ تا ضیخان ۹۲
و علی ہذا الاقتدا سنے
الاماکن المتصلۃ بالمسجد
الحرام و ابوابہا من خارج
صح اذا لم یشتبہ حال
الامام علیہم سباع اور
و لم یخل الخیار کما ذکرہ
شمس الارضۃ فیہ صلی
علی سطح بیتہ المتصل
بالمسجد اونی منزہ بحجب
المسجد و بینہ و بین المسجد
حائل مقتدی یا امام فی
المسجد و ہو یصح التبع
الامام او من المکعبہ یجوز
صلواتہ مرآۃ الفلاح
۳۔ مانع من الاقتدا
منہ شیئاً منہا بطریق عام
یرنیہ لحدۃ والاذا کان
بین الامام و بین مقتدی
طریق ان کان ضیقاً لا یر
فیہ لحدۃ والاذا کان لا یرنیہ

دان کان و اسما یر فی لحدۃ والاذا کان یمن الصفون متصلاً علی الطریق اما اذا اتصلت الصفون لا یرنیہ الاقتدا و المانع من الاقتدا فی الفلوات قدراً
لصح فیہ صفین (منہا) نہر عظیم لا یکن العبور عنہ الا بالحلحاح کالمنظرۃ و غیرہا فان بینہ و بین الامام نہر کبیر یجری فیہ السفن و الذرق ینح الاقتدا دان کان ضیقاً لا تجری
فیہ لا یرنیہ الاقتدا ہو اختار و کذا لو کان فی المسجد الجا ۱۲ اعا لکیرۃ یختلف میں ۱۳ و ۱۴ کا اشتباہ اسی صفیہ نہر ۱۵ پر مذکور ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ و ۳۱ و ۳۲ و ۳۳ و ۳۴ و ۳۵ و ۳۶ و ۳۷ و ۳۸ و ۳۹ و ۴۰ و ۴۱ و ۴۲ و ۴۳ و ۴۴ و ۴۵ و ۴۶ و ۴۷ و ۴۸ و ۴۹ و ۵۰ و ۵۱ و ۵۲ و ۵۳ و ۵۴ و ۵۵ و ۵۶ و ۵۷ و ۵۸ و ۵۹ و ۶۰ و ۶۱ و ۶۲ و ۶۳ و ۶۴ و ۶۵ و ۶۶ و ۶۷ و ۶۸ و ۶۹ و ۷۰ و ۷۱ و ۷۲ و ۷۳ و ۷۴ و ۷۵ و ۷۶ و ۷۷ و ۷۸ و ۷۹ و ۸۰ و ۸۱ و ۸۲ و ۸۳ و ۸۴ و ۸۵ و ۸۶ و ۸۷ و ۸۸ و ۸۹ و ۹۰ و ۹۱ و ۹۲ و ۹۳ و ۹۴ و ۹۵ و ۹۶ و ۹۷ و ۹۸ و ۹۹ و ۱۰۰ و ۱۰۱ و ۱۰۲ و ۱۰۳ و ۱۰۴ و ۱۰۵ و ۱۰۶ و ۱۰۷ و ۱۰۸ و ۱۰۹ و ۱۱۰ و ۱۱۱ و ۱۱۲ و ۱۱۳ و ۱۱۴ و ۱۱۵ و ۱۱۶ و ۱۱۷ و ۱۱۸ و ۱۱۹ و ۱۲۰ و ۱۲۱ و ۱۲۲ و ۱۲۳ و ۱۲۴ و ۱۲۵ و ۱۲۶ و ۱۲۷ و ۱۲۸ و ۱۲۹ و ۱۳۰ و ۱۳۱ و ۱۳۲ و ۱۳۳ و ۱۳۴ و ۱۳۵ و ۱۳۶ و ۱۳۷ و ۱۳۸ و ۱۳۹ و ۱۴۰ و ۱۴۱ و ۱۴۲ و ۱۴۳ و ۱۴۴ و ۱۴۵ و ۱۴۶ و ۱۴۷ و ۱۴۸ و ۱۴۹ و ۱۵۰ و ۱۵۱ و ۱۵۲ و ۱۵۳ و ۱۵۴ و ۱۵۵ و ۱۵۶ و ۱۵۷ و ۱۵۸ و ۱۵۹ و ۱۶۰ و ۱۶۱ و ۱۶۲ و ۱۶۳ و ۱۶۴ و ۱۶۵ و ۱۶۶ و ۱۶۷ و ۱۶۸ و ۱۶۹ و ۱۷۰ و ۱۷۱ و ۱۷۲ و ۱۷۳ و ۱۷۴ و ۱۷۵ و ۱۷۶ و ۱۷۷ و ۱۷۸ و ۱۷۹ و ۱۸۰ و ۱۸۱ و ۱۸۲ و ۱۸۳ و ۱۸۴ و ۱۸۵ و ۱۸۶ و ۱۸۷ و ۱۸۸ و ۱۸۹ و ۱۹۰ و ۱۹۱ و ۱۹۲ و ۱۹۳ و ۱۹۴ و ۱۹۵ و ۱۹۶ و ۱۹۷ و ۱۹۸ و ۱۹۹ و ۲۰۰ و ۲۰۱ و ۲۰۲ و ۲۰۳ و ۲۰۴ و ۲۰۵ و ۲۰۶ و ۲۰۷ و ۲۰۸ و ۲۰۹ و ۲۱۰ و ۲۱۱ و ۲۱۲ و ۲۱۳ و ۲۱۴ و ۲۱۵ و ۲۱۶ و ۲۱۷ و ۲۱۸ و ۲۱۹ و ۲۲۰ و ۲۲۱ و ۲۲۲ و ۲۲۳ و ۲۲۴ و ۲۲۵ و ۲۲۶ و ۲۲۷ و ۲۲۸ و ۲۲۹ و ۲۳۰ و ۲۳۱ و ۲۳۲ و ۲۳۳ و ۲۳۴ و ۲۳۵ و ۲۳۶ و ۲۳۷ و ۲۳۸ و ۲۳۹ و ۲۴۰ و ۲۴۱ و ۲۴۲ و ۲۴۳ و ۲۴۴ و ۲۴۵ و ۲۴۶ و ۲۴۷ و ۲۴۸ و ۲۴۹ و ۲۵۰ و ۲۵۱ و ۲۵۲ و ۲۵۳ و ۲۵۴ و ۲۵۵ و ۲۵۶ و ۲۵۷ و ۲۵۸ و ۲۵۹ و ۲۶۰ و ۲۶۱ و ۲۶۲ و ۲۶۳ و ۲۶۴ و ۲۶۵ و ۲۶۶ و ۲۶۷ و ۲۶۸ و ۲۶۹ و ۲۷۰ و ۲۷۱ و ۲۷۲ و ۲۷۳ و ۲۷۴ و ۲۷۵ و ۲۷۶ و ۲۷۷ و ۲۷۸ و ۲۷۹ و ۲۸۰ و ۲۸۱ و ۲۸۲ و ۲۸۳ و ۲۸۴ و ۲۸۵ و ۲۸۶ و ۲۸۷ و ۲۸۸ و ۲۸۹ و ۲۹۰ و ۲۹۱ و ۲۹۲ و ۲۹۳ و ۲۹۴ و ۲۹۵ و ۲۹۶ و ۲۹۷ و ۲۹۸ و ۲۹۹ و ۳۰۰ و ۳۰۱ و ۳۰۲ و ۳۰۳ و ۳۰۴ و ۳۰۵ و ۳۰۶ و ۳۰۷ و ۳۰۸ و ۳۰۹ و ۳۱۰ و ۳۱۱ و ۳۱۲ و ۳۱۳ و ۳۱۴ و ۳۱۵ و ۳۱۶ و ۳۱۷ و ۳۱۸ و ۳۱۹ و ۳۲۰ و ۳۲۱ و ۳۲۲ و ۳۲۳ و ۳۲۴ و ۳۲۵ و ۳۲۶ و ۳۲۷ و ۳۲۸ و ۳۲۹ و ۳۳۰ و ۳۳۱ و ۳۳۲ و ۳۳۳ و ۳۳۴ و ۳۳۵ و ۳۳۶ و ۳۳۷ و ۳۳۸ و ۳۳۹ و ۳۴۰ و ۳۴۱ و ۳۴۲ و ۳۴۳ و ۳۴۴ و ۳۴۵ و ۳۴۶ و ۳۴۷ و ۳۴۸ و ۳۴۹ و ۳۵۰ و ۳۵۱ و ۳۵۲ و ۳۵۳ و ۳۵۴ و ۳۵۵ و ۳۵۶ و ۳۵۷ و ۳۵۸ و ۳۵۹ و ۳۶۰ و ۳۶۱ و ۳۶۲ و ۳۶۳ و ۳۶۴ و ۳۶۵ و ۳۶۶ و ۳۶۷ و ۳۶۸ و ۳۶۹ و ۳۷۰ و ۳۷۱ و ۳۷۲ و ۳۷۳ و ۳۷۴ و ۳۷۵ و ۳۷۶ و ۳۷۷ و ۳۷۸ و ۳۷۹ و ۳۸۰ و ۳۸۱ و ۳۸۲ و ۳۸۳ و ۳۸۴ و ۳۸۵ و ۳۸۶ و ۳۸۷ و ۳۸۸ و ۳۸۹ و ۳۹۰ و ۳۹۱ و ۳۹۲ و ۳۹۳ و ۳۹۴ و ۳۹۵ و ۳۹۶ و ۳۹۷ و ۳۹۸ و ۳۹۹ و ۴۰۰ و ۴۰۱ و ۴۰۲ و ۴۰۳ و ۴۰۴ و ۴۰۵ و ۴۰۶ و ۴۰۷ و ۴۰۸ و ۴۰۹ و ۴۱۰ و ۴۱۱ و ۴۱۲ و ۴۱۳ و ۴۱۴ و ۴۱۵ و ۴۱۶ و ۴۱۷ و ۴۱۸ و ۴۱۹ و ۴۲۰ و ۴۲۱ و ۴۲۲ و ۴۲۳ و ۴۲۴ و ۴۲۵ و ۴۲۶ و ۴۲۷ و ۴۲۸ و ۴۲۹ و ۴۳۰ و ۴۳۱ و ۴۳۲ و ۴۳۳ و ۴۳۴ و ۴۳۵ و ۴۳۶ و ۴۳۷ و ۴۳۸ و ۴۳۹ و ۴۴۰ و ۴۴۱ و ۴۴۲ و ۴۴۳ و ۴۴۴ و ۴۴۵ و ۴۴۶ و ۴۴۷ و ۴۴۸ و ۴۴۹ و ۴۵۰ و ۴۵۱ و ۴۵۲ و ۴۵۳ و ۴۵۴ و ۴۵۵ و ۴۵۶ و ۴۵۷ و ۴۵۸ و ۴۵۹ و ۴۶۰ و ۴۶۱ و ۴۶۲ و ۴۶۳ و ۴۶۴ و ۴۶۵ و ۴۶۶ و ۴۶۷ و ۴۶۸ و ۴۶۹ و ۴۷۰ و ۴۷۱ و ۴۷۲ و ۴۷۳ و ۴۷۴ و ۴۷۵ و ۴۷۶ و ۴۷۷ و ۴۷۸ و ۴۷۹ و ۴۸۰ و ۴۸۱ و ۴۸۲ و ۴۸۳ و ۴۸۴ و ۴۸۵ و ۴۸۶ و ۴۸۷ و ۴۸۸ و ۴۸۹ و ۴۹۰ و ۴۹۱ و ۴۹۲ و ۴۹۳ و ۴۹۴ و ۴۹۵ و ۴۹۶ و ۴۹۷ و ۴۹۸ و ۴۹۹ و ۵۰۰ و ۵۰۱ و ۵۰۲ و ۵۰۳ و ۵۰۴ و ۵۰۵ و ۵۰۶ و ۵۰۷ و ۵۰۸ و ۵۰۹ و ۵۱۰ و ۵۱۱ و ۵۱۲ و ۵۱۳ و ۵۱۴ و ۵۱۵ و ۵۱۶ و ۵۱۷ و ۵۱۸ و ۵۱۹ و ۵۲۰ و ۵۲۱ و ۵۲۲ و ۵۲۳ و ۵۲۴ و ۵۲۵ و ۵۲۶ و ۵۲۷ و ۵۲۸ و ۵۲۹ و ۵۳۰ و ۵۳۱ و ۵۳۲ و ۵۳۳ و ۵۳۴ و ۵۳۵ و ۵۳۶ و ۵۳۷ و ۵۳۸ و ۵۳۹ و ۵۴۰ و ۵۴۱ و ۵۴۲ و ۵۴۳ و ۵۴۴ و ۵۴۵ و ۵۴۶ و ۵۴۷ و ۵۴۸ و ۵۴۹ و ۵۵۰ و ۵۵۱ و ۵۵۲ و ۵۵۳ و ۵۵۴ و ۵۵۵ و ۵۵۶ و ۵۵۷ و ۵۵۸ و ۵۵۹ و ۵۶۰ و ۵۶۱ و ۵۶۲ و ۵۶۳ و ۵۶۴ و ۵۶۵ و ۵۶۶ و ۵۶۷ و ۵۶۸ و ۵۶۹ و ۵۷۰ و ۵۷۱ و ۵۷۲ و ۵۷۳ و ۵۷۴ و ۵۷۵ و ۵۷۶ و ۵۷۷ و ۵۷۸ و ۵۷۹ و ۵۸۰ و ۵۸۱ و ۵۸۲ و ۵۸۳ و ۵۸۴ و ۵۸۵ و ۵۸۶ و ۵۸۷ و ۵۸۸ و ۵۸۹ و ۵۹۰ و ۵۹۱ و ۵۹۲ و ۵۹۳ و ۵۹۴ و ۵۹۵ و ۵۹۶ و ۵۹۷ و ۵۹۸ و ۵۹۹ و ۶۰۰ و ۶۰۱ و ۶۰۲ و ۶۰۳ و ۶۰۴ و ۶۰۵ و ۶۰۶ و ۶۰۷ و ۶۰۸ و ۶۰۹ و ۶۱۰ و ۶۱۱ و ۶۱۲ و ۶۱۳ و ۶۱۴ و ۶۱۵ و ۶۱۶ و ۶۱۷ و ۶۱۸ و ۶۱۹ و ۶۲۰ و ۶۲۱ و ۶۲۲ و ۶۲۳ و ۶۲۴ و ۶۲۵ و ۶۲۶ و ۶۲۷ و ۶۲۸ و ۶۲۹ و ۶۳۰ و ۶۳۱ و ۶۳۲ و ۶۳۳ و ۶۳۴ و ۶۳۵ و ۶۳۶ و ۶۳۷ و ۶۳۸ و ۶۳۹ و ۶۴۰ و ۶۴۱ و ۶۴۲ و ۶۴۳ و ۶۴۴ و ۶۴۵ و ۶۴۶ و ۶۴۷ و ۶۴۸ و ۶۴۹ و ۶۵۰ و ۶۵۱ و ۶۵۲ و ۶۵۳ و ۶۵۴ و ۶۵۵ و ۶۵۶ و ۶۵۷ و ۶۵۸ و ۶۵۹ و ۶۶۰ و ۶۶۱ و ۶۶۲ و ۶۶۳ و ۶۶۴ و ۶۶۵ و ۶۶۶ و ۶۶۷ و ۶۶۸ و ۶۶۹ و ۶۷۰ و ۶۷۱ و ۶۷۲ و ۶۷۳ و ۶۷۴ و ۶۷۵ و ۶۷۶ و ۶۷۷ و ۶۷۸ و ۶۷۹ و ۶۸۰ و ۶۸۱ و ۶۸۲ و ۶۸۳ و ۶۸۴ و ۶۸۵ و ۶۸۶ و ۶۸۷ و ۶۸۸ و ۶۸۹ و ۶۹۰ و ۶۹۱ و ۶۹۲ و ۶۹۳ و ۶۹۴ و ۶۹۵ و ۶۹۶ و ۶۹۷ و ۶۹۸ و ۶۹۹ و ۷۰۰ و ۷۰۱ و ۷۰۲ و ۷۰۳ و ۷۰۴ و ۷۰۵ و ۷۰۶ و ۷۰۷ و ۷۰۸ و ۷۰۹ و ۷۱۰ و ۷۱۱ و ۷۱۲ و ۷۱۳ و ۷۱۴ و ۷۱۵ و ۷۱۶ و ۷۱۷ و ۷۱۸ و ۷۱۹ و ۷۲۰ و ۷۲۱ و ۷۲۲ و ۷۲۳ و ۷۲۴ و ۷۲۵ و ۷۲۶ و ۷۲۷ و ۷۲۸ و ۷۲۹ و ۷۳۰ و ۷۳۱ و ۷۳۲ و ۷۳۳ و ۷۳۴ و ۷۳۵ و ۷۳۶ و ۷۳۷ و ۷۳۸ و ۷۳۹ و ۷۴۰ و ۷۴۱ و ۷۴۲ و ۷۴۳ و ۷۴۴ و ۷۴۵ و ۷۴۶ و ۷۴۷ و ۷۴۸ و ۷۴۹ و ۷۵۰ و ۷۵۱ و ۷۵۲ و ۷۵۳ و ۷۵۴ و ۷۵۵ و ۷۵۶ و ۷۵۷ و ۷۵۸ و ۷۵۹ و ۷۶۰ و ۷۶۱ و ۷۶۲ و ۷۶۳ و ۷۶۴ و ۷۶۵ و ۷۶۶ و ۷۶۷ و ۷۶۸ و ۷۶۹ و ۷۷۰ و ۷۷۱ و ۷۷۲ و ۷۷۳ و ۷۷۴ و ۷۷۵ و ۷۷۶ و ۷۷۷ و ۷۷۸ و ۷۷۹ و ۷۸۰ و ۷۸۱ و ۷۸۲ و ۷۸۳ و ۷۸۴ و ۷۸۵ و ۷۸۶ و ۷۸۷ و ۷۸۸ و ۷۸۹ و ۷۹۰ و ۷۹۱ و ۷۹۲ و ۷۹۳ و ۷۹۴ و ۷۹۵ و ۷۹۶ و ۷۹۷ و ۷۹۸ و ۷۹۹ و ۸۰۰ و ۸۰۱ و ۸۰۲ و ۸۰۳ و ۸۰۴ و ۸۰۵ و ۸۰۶ و ۸۰۷ و ۸۰۸ و ۸۰۹ و ۸۱۰ و ۸۱۱ و ۸۱۲ و ۸۱۳ و ۸۱۴ و ۸۱۵ و ۸۱۶ و ۸۱۷ و ۸۱۸ و ۸۱۹ و ۸۲۰ و ۸۲۱ و ۸۲۲ و ۸۲۳ و ۸۲۴ و ۸۲۵ و ۸۲۶ و ۸۲۷ و ۸۲۸ و ۸۲۹ و ۸۳۰ و ۸۳۱ و ۸۳۲ و ۸۳۳ و ۸۳۴ و ۸۳۵ و ۸۳۶ و ۸۳۷ و ۸۳۸ و ۸۳۹ و ۸۴۰ و ۸۴۱ و ۸۴۲ و ۸۴۳ و ۸۴۴ و ۸۴۵ و ۸۴۶ و ۸۴۷ و ۸۴۸ و ۸۴۹ و ۸۵۰ و ۸۵۱ و ۸۵۲ و ۸۵۳ و ۸۵۴ و ۸۵۵ و ۸۵۶ و ۸۵۷ و ۸۵۸ و ۸۵۹ و ۸۶۰ و ۸۶۱ و ۸۶۲ و ۸۶۳ و ۸۶۴ و ۸۶۵ و ۸۶۶ و ۸۶۷ و ۸۶۸ و ۸۶۹ و ۸۷۰ و ۸۷۱ و ۸۷۲ و ۸۷۳ و ۸۷۴ و ۸۷۵ و ۸۷۶ و ۸۷۷ و ۸۷۸ و ۸۷۹ و ۸۸۰ و ۸۸۱ و ۸۸۲ و ۸۸۳ و ۸۸۴ و ۸۸۵ و ۸۸۶ و ۸۸۷ و ۸۸۸ و ۸۸۹ و ۸۹۰ و ۸۹۱ و ۸۹۲ و ۸۹۳ و ۸۹۴ و ۸۹۵ و ۸۹۶ و ۸۹۷ و ۸۹۸ و ۸۹۹ و ۹۰۰ و ۹۰۱ و ۹۰۲ و ۹۰۳ و ۹۰۴ و ۹۰۵ و ۹۰۶ و ۹۰۷ و ۹۰۸ و ۹۰۹ و ۹۱۰ و ۹۱۱ و ۹۱۲ و ۹۱۳ و ۹۱۴ و ۹۱۵ و ۹۱۶ و ۹۱۷ و ۹۱۸ و ۹۱۹ و ۹۲۰ و ۹۲۱ و ۹۲۲ و ۹۲۳ و ۹۲۴ و ۹۲۵ و ۹۲۶ و ۹۲۷ و ۹۲۸ و ۹۲۹ و ۹۳۰ و ۹۳۱ و ۹۳۲ و ۹۳۳ و ۹۳۴ و ۹۳۵ و ۹۳۶ و ۹۳۷ و ۹۳۸ و ۹۳۹ و ۹۴۰ و ۹۴۱ و ۹۴۲ و ۹۴۳ و ۹۴۴ و ۹۴۵ و ۹۴۶ و ۹۴۷ و ۹۴۸ و ۹۴۹ و ۹۵۰ و ۹۵۱ و ۹۵۲ و ۹۵۳ و ۹۵۴ و ۹۵۵ و ۹۵۶ و ۹۵۷ و ۹۵۸ و ۹۵۹ و ۹۶۰ و ۹۶۱ و ۹۶۲ و ۹۶۳ و ۹۶۴ و ۹۶۵ و ۹۶۶ و ۹۶۷ و ۹۶۸ و ۹۶۹ و ۹۷۰ و ۹۷۱ و ۹۷۲ و ۹۷۳ و ۹۷۴ و ۹۷۵ و ۹۷۶ و ۹۷۷ و ۹۷۸ و ۹۷۹ و ۹۸۰ و ۹۸۱ و ۹۸۲ و ۹۸۳ و ۹۸۴ و ۹۸۵ و ۹۸۶ و ۹۸۷ و ۹۸۸ و ۹۸۹ و ۹۹۰ و ۹۹۱ و ۹۹۲ و ۹۹۳ و ۹۹۴ و ۹۹۵ و ۹۹۶ و ۹۹۷ و ۹۹۸ و ۹۹۹ و ۱۰۰۰ و ۱۰۰۱ و ۱۰۰۲ و ۱۰۰۳ و ۱۰۰۴ و ۱۰۰۵ و ۱۰۰۶ و ۱۰۰۷ و ۱۰۰۸ و ۱۰۰۹ و ۱۰۱۰ و ۱۰۱۱ و ۱۰۱۲ و ۱۰۱۳ و ۱۰۱۴ و ۱۰۱۵ و ۱۰۱۶ و ۱۰۱۷ و ۱۰۱۸ و ۱۰۱۹ و ۱۰۲۰ و ۱۰۲۱ و ۱۰۲۲ و ۱۰۲۳ و ۱۰۲۴ و ۱۰۲۵ و ۱۰۲۶ و ۱۰۲۷ و ۱۰۲۸ و ۱۰۲۹ و ۱۰۳۰ و ۱۰۳۱ و ۱۰۳۲ و ۱۰۳۳ و ۱۰۳۴ و ۱۰۳۵ و ۱۰۳۶ و ۱۰۳۷ و ۱۰۳۸ و ۱۰۳۹ و ۱۰۴۰ و ۱۰۴۱ و ۱۰۴۲ و ۱۰۴۳ و ۱۰۴۴ و ۱۰۴۵ و ۱۰۴۶ و ۱۰۴۷ و ۱۰۴۸ و ۱۰۴۹ و ۱۰۵۰ و ۱۰۵۱ و ۱۰۵۲ و ۱۰۵۳ و ۱۰۵۴ و ۱۰۵۵ و ۱۰۵۶ و ۱۰۵۷ و ۱۰۵۸ و ۱۰۵۹ و ۱۰۶۰ و ۱۰۶۱ و ۱۰۶۲ و ۱۰۶۳ و ۱۰۶۴ و ۱۰۶۵ و ۱۰۶۶ و ۱۰۶۷ و ۱۰۶۸ و ۱۰۶۹ و ۱۰۷۰ و ۱۰۷۱ و ۱۰۷۲ و ۱۰۷۳ و ۱۰۷۴ و ۱۰۷۵ و ۱۰۷۶ و ۱۰۷۷ و ۱۰۷۸ و ۱۰۷۹ و ۱۰۸۰ و ۱۰۸۱ و ۱۰۸۲ و ۱۰۸۳ و ۱۰۸۴ و ۱۰۸۵ و ۱۰۸۶ و ۱۰۸۷ و ۱۰۸۸ و ۱۰۸۹ و ۱۰۹۰ و ۱۰۹۱ و ۱۰۹۲ و ۱۰۹۳ و ۱۰۹۴ و ۱۰۹۵ و ۱۰۹۶ و ۱۰۹۷ و ۱۰۹۸ و ۱۰۹۹ و ۱۱۰۰ و ۱۱۰۱ و ۱۱۰۲ و ۱۱۰۳ و ۱۱۰۴ و ۱۱۰۵ و ۱۱۰۶ و ۱۱۰۷ و ۱۱۰۸ و ۱۱۰۹ و ۱۱۱۰ و ۱۱۱۱ و ۱۱۱۲ و ۱۱۱۳ و ۱۱۱۴ و ۱۱۱۵ و ۱۱۱۶ و ۱۱۱۷ و ۱۱۱۸ و ۱۱۱۹ و ۱۱۲۰ و ۱۱۲۱ و ۱۱۲۲ و ۱۱۲۳ و ۱۱۲۴ و ۱۱۲۵ و ۱۱۲۶ و ۱۱۲۷ و ۱۱۲۸ و ۱۱۲۹ و ۱۱۳۰ و ۱۱۳۱ و ۱۱۳۲ و ۱۱۳۳ و ۱۱۳۴ و ۱۱۳۵ و ۱۱۳۶ و ۱۱۳۷ و ۱۱۳۸ و ۱۱۳۹ و ۱۱۴۰ و ۱۱۴۱ و ۱۱۴۲ و ۱۱۴۳ و ۱۱۴۴ و ۱۱۴۵ و ۱۱۴۶ و ۱۱۴۷ و ۱۱۴۸ و ۱۱۴۹ و ۱۱۵۰ و ۱۱۵۱ و ۱۱۵۲ و ۱۱۵۳ و ۱۱۵۴ و ۱۱۵۵ و ۱۱۵۶ و ۱۱۵۷ و ۱۱۵۸ و ۱۱۵۹ و ۱۱۶۰ و ۱۱۶۱ و ۱۱۶۲ و ۱۱۶۳ و ۱۱۶۴ و ۱۱۶۵ و ۱۱۶۶ و ۱۱۶۷ و ۱۱۶۸ و ۱۱۶۹ و ۱۱۷۰ و ۱۱۷۱ و ۱۱۷۲ و ۱۱۷۳ و ۱۱۷۴ و ۱۱۷۵ و ۱۱۷۶ و ۱۱۷۷ و ۱۱۷۸ و ۱۱۷۹ و ۱۱۸۰ و ۱۱۸۱ و ۱۱۸۲ و ۱۱۸۳ و ۱۱۸۴ و ۱۱۸۵ و ۱۱۸۶ و ۱۱۸۷ و ۱۱۸۸ و ۱۱۸۹ و ۱۱۹۰ و ۱۱۹۱ و ۱۱۹۲ و ۱۱۹۳ و ۱۱۹۴ و ۱۱۹۵ و ۱۱۹۶ و ۱۱۹۷ و ۱۱۹۸ و ۱۱۹۹ و ۱۲۰۰ و ۱۲۰۱ و ۱۲۰۲ و ۱۲۰۳ و ۱۲۰۴ و ۱۲۰۵ و ۱۲۰۶ و ۱۲۰۷ و ۱۲۰۸ و ۱۲۰۹ و ۱۲۱۰ و ۱۲۱۱ و ۱۲۱۲ و ۱۲۱۳ و ۱۲۱۴ و ۱۲۱۵ و ۱۲۱۶ و ۱۲۱۷ و ۱۲۱۸ و ۱۲۱۹ و ۱۲۲۰ و ۱۲۲۱ و ۱۲۲۲ و ۱۲۲۳ و ۱۲۲۴ و ۱۲۲۵ و ۱۲۲۶ و ۱۲۲۷ و ۱۲۲۸ و ۱۲۲۹ و ۱۲۳۰ و ۱۲۳۱ و ۱۲۳۲ و ۱۲۳۳ و ۱۲۳۴ و ۱۲۳۵ و ۱۲۳۶ و ۱۲۳۷ و ۱۲۳۸ و ۱۲۳۹ و ۱۲۴۰ و ۱۲۴۱ و ۱۲۴۲ و ۱۲۴۳ و ۱۲۴۴ و ۱۲۴۵ و ۱۲۴۶ و ۱۲۴۷ و ۱۲۴۸ و ۱۲۴۹ و ۱۲۵۰ و ۱۲۵۱ و ۱۲۵۲ و ۱۲۵۳ و ۱۲۵۴ و ۱۲۵۵ و ۱۲۵۶ و ۱۲۵۷ و ۱۲۵۸ و ۱۲۵۹ و ۱۲۶۰ و ۱۲۶۱ و ۱۲۶۲ و ۱۲۶۳ و ۱۲۶۴ و ۱۲۶۵ و ۱۲۶۶ و ۱۲۶۷ و ۱۲۶۸ و ۱۲۶۹ و ۱۲۷۰ و ۱۲۷۱ و ۱۲۷۲ و ۱۲۷۳ و ۱۲۷۴ و ۱۲۷۵ و ۱۲۷۶ و ۱۲۷۷ و ۱۲۷۸ و ۱۲۷۹ و ۱۲۸۰ و ۱۲۸۱ و ۱۲۸۲ و ۱۲۸۳ و ۱۲۸۴ و ۱۲۸۵ و ۱۲۸۶ و ۱۲۸۷ و ۱۲۸۸ و ۱۲۸۹ و ۱۲۹۰ و ۱۲۹۱ و ۱۲۹۲ و ۱۲۹۳ و ۱۲۹۴ و ۱۲۹۵ و ۱۲۹۶ و ۱۲۹۷ و ۱۲۹۸ و ۱۲۹۹ و ۱۳۰۰ و ۱۳۰۱ و ۱۳۰۲ و ۱۳۰۳ و ۱۳۰۴ و ۱۳۰۵ و ۱۳۰۶ و ۱۳۰۷ و ۱۳۰۸ و ۱۳۰۹ و ۱۳۱۰ و ۱۳۱۱ و ۱۳۱۲ و ۱۳۱۳ و ۱۳۱۴ و ۱۳۱۵ و ۱۳۱

ہوں تو درست ہے۔ **شرط (۵)** مقتدی اور امام دونوں کی نماز کا معیار نہ ہونا اگر مقتدی کی نماز امام کی نماز سے معیار ہوگی تو اقتدا درست نہ ہوگی مثلاً امام ظہر کی نماز پڑھتا ہو اور مقتدی عصر کی نماز کی نیت کرے یا امام کل کی ظہر کی قضا پڑھتا ہو اور مقتدی آج کے ظہر کی ہاں اگر دونوں کل کے ظہر کی قضا پڑھتے ہوں یا دونوں آج ہی کے ظہر کی قضا پڑھتے ہوں تو درست ہے۔ البتہ اگر امام فرض پڑھتا ہو اور مقتدی نفل تو اقتدا صحیح ہے اس لئے کہ امام کی نماز قوی ہے۔ **شرط (۶)** مقتدی اگر تراویح پڑھنا چاہے اور امام نفل پڑھتا ہو تب بھی اقتدا نہ ہوگی کیونکہ امام کی نماز ضعیف ہے **شرط (۷)** امام کی نماز کا صحیح ہونا اگر امام کی نماز فاسد ہوگی تو سب مقتدیوں کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی خواہ یہ فساد نماز ختم ہونے سے پہلے معلوم ہو جائے یا بعد ختم ہونے کے مثل اس کے کہ امام کے کپڑوں میں نجاست غلیظہ ایک درم سے زیادہ تھی اور بعد نماز ختم ہونے کے یا اثنائے نماز میں معلوم ہوئی یا امام کو وضو نہ تھا اور بعد نماز کے یا اثنائے نماز میں اسگو خیال آیا **شرط (۸)** امام کی نماز اگر کسی وجہ سے فاسد ہو گئی ہو اور مقتدیوں کو نہ معلوم ہو تو امام پر ضروری ہے کہ اپنے مقتدیوں کو حتی الامکان اس کی اطلاع کر دے تاکہ وہ لوگ اپنی نمازوں کا اعادہ کر لیں۔ خواہ آدمی کے ذریعہ سے کی جائے یا خط کے ذریعہ سے۔ **شرط (۹)** مقتدی کا امام سے آگے نہ کھڑا ہونا خواہ برابر کھڑا ہو یا پیچھے۔ اگر مقتدی امام سے آگے کھڑا ہو تو اس کی اقتدا درست نہ ہوگی۔ امام سے آگے کھڑا ہونا اس وقت سمجھا جائیگا کہ جب مقتدی کی ایڑی امام کی ایڑی سے آگے ہو جائے اگر ایڑی آگے نہ ہو اور انگلیاں آگے بڑھ جائیں خواہ پیر کے ہٹے ہونے کے سبب یا انگلیوں کے لمبے ہونے کی وجہ سے تو یہ آگے کھڑا ہونا نہ سمجھا جائے گا اور اقتدا درست ہو جائے گی۔ **شرط (۱۰)** مقتدی کو امام کے انتقالات کا مثل رکوع قیام سجودوں اور قعود وغیرہ کا علم ہونا خواہ امام کو دیکھ کر یا اس کی یا کسی مکرر تکبیر کہنے والے کی آواز سن کر یا کسی مقتدی کو دیکھ کر۔ اگر مقتدی کو امام کے انتقالات کا علم نہ ہو خواہ کسی چیز کے حائل ہونے کے سبب یا اور کسی وجہ سے تو اقتدا صحیح نہ ہوگی اور اگر کوئی حائل مثل پردے یا دیوار وغیرہ کے ہو مگر امام کے انتقالات معلوم ہوتے ہوں تو اقتدا درست ہے۔ **شرط (۱۱)** اگر امام کا مسافر یا مقیم ہونا معلوم نہ ہو لیکن قرائن سے اس کے مقیم ہونے کا خیال ہو بشرطیکہ وہ شہر یا گاؤں کی

۱۔ وان لا یكون اماماً
مصلیاً فرضاً غیر فرض
مراقی مثلاً ۱۲
اقتدا مصلی الظہر مصلی
العصر و مصلی ظہر لومہ
بمصلی ظہر اسند ولا اقتدا
المقتضی بالمتنفل ۱۲
عالمگیری ص ۱۲۵
لوصی الشراویہ مقتدا
بن یصلی مکتوبہ او دتراً
او نافلہ الاصح ان لا یصح
الاقتدا به ۱۲ عالمگیری
مثلاً ۱۲ و صحیحہ
صلوۃ امامہ ای فی رأی
المؤتم اما اذا علم مفسداً
فی رأیہ فخر دوج الامام خلا
یصح الاقتدا وان کان
غیر مفسداً فی اعتقاد
الامام ۱۲ مخطاوی ص ۹۹
۱۲ و اذا ظہر حجت
امامہ فیزم اعادۃ تہاکا
یزوم الامام اخبار القوم
اذا اتمم وجو محض او
جنب بالقدرا ممکن طبعاً
او بکتاب اور رسول علی
الاصح ۱۲ در النحر ۱۲
۱۲ و بشرط ان تقوم
الامام بعقبہ عن عقب
الماموم حتی لو تقدم صفاً
لطول قدمه لا یضر ۱۲
مراقی الفلاح ص ۱۲
۱۲ و علمه بالانتقال
بان یراه او یسمعه او یری

اندر ہو اور نماز پڑھا دے مسافر کی سی یعنی چار رکعت والی نماز میں دو رکعت پر سلام پھیر دے اور مقتدی کو اس سلام سے امام کے متعلق سہو کا شبہ ہو تو اس مقتدی کو اپنی چار رکعتیں پوری کر لینے کے بعد امام کی حالت کی تحقیق کرنا واجب ہے کہ امام کو سہو ہو یا نہ وہ مسافر تھا اگر تحقیق سے مسافر ہونا معلوم ہو تو نماز صحیح ہو گئی اور اگر سہو کا ہونا متحقق ہو تو نماز کا اعادہ کرے اور اگر کچھ تحقیق نہیں کیا بلکہ مقتدی اسی شبہ کی حالت میں نماز پڑھ کر چلا گیا تو اس صورت میں بھی اس پر نماز کا اعادہ واجب ہے۔ **مسئلہ** اگر امام کے متعلق مقیم ہونے کا خیال ہے مگر وہ نماز شہر یا گاؤں میں نہیں پڑھا رہا بلکہ شہر یا گاؤں سے باہر بیٹھا رہا ہے اور اس نے چار رکعت والی نماز میں مسافر کی سی نماز پڑھائی اور مقتدی کو امام کے سہو کا شبہ ہوا۔ اس صورت میں بھی مقتدی اپنی چار رکعت پوری کر لے اور بعد نماز کے امام کا حال معلوم کر لے تو اچھا ہے اگر نہ معلوم کرے تو اس کی نماز فاسد نہ ہو گی کیونکہ شہر یا گاؤں سے باہر امام کا مسافر ہونا ہی ظاہر ہے اور اس کے متعلق مقتدی کا یہ خیال کہ شاید اس کو سہو ہوا ہے ظاہر کے خلاف ہے لہذا اس صورت میں تحقیق حال ضروری نہیں اسی طرح اگر امام چار رکعت والی نماز شہر یا گاؤں میں پڑھا دیا یا جنگل وغیرہ میں اور کسی مقتدی کو اس کے متعلق مسافر ہو نیکاشبہ ہو لیکن امام نے پوری چار رکعت پڑھائیں تب بھی مقتدی کو بعد نماز کے تحقیق حال امام واجب نہیں اور فجر اور مغرب کی نماز میں کسی وقت بھی امام کے مسافر یا مقیم ہونے کی تحقیق ضروری نہیں کیونکہ ان نمازوں میں مقیم و مسافر سب برابر ہیں خلاصہ یہ کہ اس تحقیق کی ضرورت صرف ایک صورت میں ہے جبکہ امام شہر یا گاؤں میں یا کسی جگہ چار رکعت کی نماز میں دو رکعت پڑھا دے اور مقتدی کو امام پر سہو کا شبہ ہو۔ **مشرط** (۹) مقتدی کو تمام ارکان میں سوا قرأت کے امام کا شریک رہنا خواہ امام کے ساتھ ادا کرے یا اس کے بعد یا اس سے پہلے بشرطیکہ اسی رکن کے اخیر تک امام اس کا شریک ہو جائے، پہلی صورت کی مثال امام کے ساتھ ہی رکوع سجدہ وغیرہ کرے دوسری صورت کی مثال امام رکوع کر کے کھڑا ہو جائے اس کے بعد مقتدی رکوع کرے تیسری صورت کی مثال امام سے پہلے رکوع کرے مگر رکوع میں اتنی دیر تک رہے کہ امام کا رکوع اس سے مل جائے۔

لہ وجب للمساافر اذا سلم ان يقول لم اتوا صلوا لکم فان اذکم فمطلوب ان يكون غلط من لا يعرف حاله فيسير له الاجتماع به يساويه حكم لغيره و صلوة نفسه بناء على ان امامه مقیم قد سجدت صلاته بسلامه على ركعتين وهذا مجمل مافی الفتاوى اذا اقتدى بامام لا يدري ان مسافرا هو او مقیما لا یح لان العلم بحال الامام شرط الاداء بجماعة لانه شرط في الابتداء للبانی المبسوط رجل منی بالقوم الظفر ركعتین فی قریة و ہم لا یدر و ان مسافرا هو ام مقیم فمطلوب فاسد سواء كانوا ركعتین او مسافری لان الظاهر من حال من فی موضع الاقامة انهم و البناء علی الظاهر واجب حتی یتبین خلافه فان سألوه فاجب لهم انه مسافر جازت صلاتهم فی غیره اما اذا صلوا خارج المصر لانفسد و يجوز الاخذ بالظاهر هو السفر فی مثله والحاصل انه یشرط العلم بحال الامام اذا صلح ركعتین فی موضع اقامته والا فلا و اختار صاحب المسألة و مشاركتی فی الارکان ای فی اصل خطبائهم ان یأتی بها مع اوله و قبله الا اذا در امامه فيها و الاول ظاهر والثانی كما ركب امامه و ركب ثم ركب هو فیصیح والثالث عكسه فلا یصح الا اذا ركب و لقی ركعاً حتى ادركه امامه فیصیح بوجود المتابعه التي هی حقیقة الانتظار

فی موضع اقامته والا فلا و اختار صاحب المسألة و مشاركتی فی الارکان ای فی اصل خطبائهم ان یأتی بها مع اوله و قبله الا اذا در امامه فيها و الاول ظاهر والثانی كما ركب امامه و ركب ثم ركب هو فیصیح والثالث عكسه فلا یصح الا اذا ركب و لقی ركعاً حتى ادركه امامه فیصیح بوجود المتابعه التي هی حقیقة الانتظار

مسئلہ اگر کسی رکن میں امام کی شرکت نہ کی جائے مثلاً امام رکوع کرے اور مقتدی رکوع نہ کرے یا امام دو سجدے کرے اور مقتدی ایک ہی سجدہ کرے یا کسی رکن کی ابتدا امام سے پہلے کی جائے اور اخیر تک امام اس میں شریک نہ ہو مثلاً مقتدی امام سے پہلے رکوع میں جائے اور قبل اس کے کہ امام رکوع کرے کھڑا ہو جائے ان دونوں صورتوں میں اقتداء درست نہ ہوگی۔ **شرط (۱۰)** مقتدی کی حالت کا امام سے کم یا برابر ہونا مثال (۹) قیام کرنے والے کی اقتداء قیام سے عاجز کے پیچھے درست ہے۔ شرع میں معذور کا قعود بمنزلہ قیام کے ہے (۱۱) تیمم کرنے والے کے پیچھے خواہ وضو کا ہو یا غسل کا وضو اور غسل کرنے والے کی اقتداء درست ہے اسلئے کہ تیمم اور وضو اور غسل کا حکم طہارت میں یکساں ہے کوئی کسی سے کم زیادہ نہیں (۱۲) مسح کرنے والے کے پیچھے خواہ موزوں پر کرتا ہو یا پیٹ پر دھوینوالے کی اقتداء درست ہے اس لئے کہ مسح کرنا اور دھونا دونوں ایک ہی درجے کی طہارت ہیں کسی کو کسی پر فوقیت نہیں (۱۳) معذور کی اقتداء معذور کے پیچھے درست ہے بشرطیکہ دونوں ایک ہی عذر میں مبتلا ہوں۔ مثلاً دونوں کو سلسل بول ہو یا دونوں کو خروج ریح کا مرض ہو۔

(۵) امی کی اقتداء اُمی کے پیچھے درست ہے بشرطیکہ مقتدیوں میں کوئی قاری نہ ہو (۶) عورت یا نابالغ کی اقتداء بالغ مرد کے پیچھے درست ہے (۷) عورت کی اقتداء عورت کے پیچھے درست ہے (۸) نابالغ عورت یا نابالغ مرد کی اقتداء نابالغ مرد کے پیچھے درست ہے۔ (۹) نفل پڑھنے والے کی اقتداء واجب پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے۔ مثلاً گوی شخص ظہر کی نماز پڑھ چکا ہو اور وہ کسی ظہر کی نماز پڑھنے والے کے پیچھے نماز پڑھے یا عید کی نماز پڑھ چکا ہو اور وہ دوبارہ پھر نماز میں شریک ہو جائے (۱۰) نفل پڑھنے والے کی اقتداء نفل پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے۔ (۱۱) قسم کی نماز پڑھنے والے کی اقتداء نفل پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے اس لئے کہ قسم کی نماز بھی فی نفسہ نفل ہے یعنی ایک شخص نے قسم کھائی کہ میں دو رکعت نماز پڑھوں گا اور پھر کسی منتفل کے پیچھے اسنے

۱۱ ویسند یا مسابقة
المقتدی یرکن لم یشارك
فیہ امام ۱۲ نور الایضاح
مکث و صورتہ رکع و رت
قبل ان یرکع امام و سلم
و لم یقض ذلک رکوع
فصلانہ باطلہ ۱۳ طحاوی
فتاویٰ ۱۴ والاصل فی
بذہ المسائل ان حال
الامام ان کان مثل حال
المقتدی او فوجہ جازت
صلوة الکمل و ان کان
دون حال المقتدی
صحیح صلوۃ الامام و لا
تصح صلوۃ المقتدی ۱۵
مالگیری مج ۱۶ و
یصح اقتداء القائم بالنافل
الذی یرکع و یسجد ۱۷
۱۸ و ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۲
اقتداء بموتومی تیمم حدیث
د قال محمد لایصح و الخلفان
یعنی یحییٰ بن الخلیفہ بین
اللا تین التراب و الماء
و الطہار تین الوضوء و
لتیمم فغسل ہما بین لا تین
فاسودی الطہار تان و
محمد بن الطہار تین تیمم
و الوضوء فیصیر بنار لغوی
و الضعیف و هو لا یجز
و صحیح اقتداء الفاضل خارج

علی خف او جبرۃ او خرقۃ فخرۃ لاسیل سہاشی ۱۲ مراتی الفلاح ۱۳ و يجوز ان یؤتم التمتنعین عندہا و بذہ الخلفان فیما اذا لم یکن مع المتومتنعین ماہ فان کان معہم ماہ فافاد لا یؤتم المتومتنعین ۱۴ مالگیری مج ۱۵ و يجوز اقتداء المعذور بالمتعذر ان التمتع ہما دان اختلف فلا مالگیری مج ۱۶ و امامۃ الامی قوما امیین جائزۃ ۱۷ مالگیری مج ۱۸ مکرہ امامۃ الرجلین فی بیت لیس معہن رجل غیرہ ولا حرم منہ کاخۃ او زوجۃ و امامۃ اذان معہن و احد من ذکر اذان معہن مسجد لا یکرہ ۱۹ و دیکرہ امامۃ المرأة الا مالگیری مج ۲۰ امامۃ الصبی المراق ۲۱ مالگیری مج ۲۲ امامۃ غالیگری مج ۲۳ امامۃ ضیخان منہ ۲۴ مالگیری مج ۲۵ امامۃ اتی ایسے آدمی کو کہ جس میں جو بتداء فرض قرآن کی ایک آیت زبانی نہ پڑھ سکے اور قاری وہ جو بتد قرأت مفردہ مترآن جمید زبانی پڑھ سکے ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵

دور رکعت پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی اور قسم پوری ہو جائیگی (۱۲) نذر کی نماز پڑھنے والی کی اقتداء نذر کی نماز پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے بشرطیکہ دونوں کی نذر ایک ہو مثلاً ایک شخص کی نذر کے بعد دوسرا شخص کہے کہ میں نے بھی اس چیز کی نذر کی جسکی فلاں شخص نے نذر کی ہے اور اگر یہ صورت نہ ہو بلکہ ایک نے دور رکعت کی مثلاً الگ نذر کی اور دوسرے نے الگ تو ان میں سے کسی کو دوسرے کی اقتداء درست نہ ہوگی حاصل یہ کہ جب مقتدی امام سے کم یا برابر ہو گا تو اقتداء درست ہو جائے گی اب ہم وہ صورتیں لکھتے ہیں جن میں مقتدی امام سے زیادہ ہے خواہ یقیناً یا احتمالاً اور اقتداء درست نہیں (۱۳) بالغ کی اقتداء خواہ مرد ہو یا عورت، نابالغ کے پیچھے درست نہیں (۱۴) مرد کی اقتداء خواہ بالغ ہو یا نابالغ عورت کے پیچھے درست نہیں (۱۵) غنشی کی غنشی کے پیچھے درست نہیں، غنشی اسکو کہتے ہیں جس میں مرد اور عورت ہونے کی علامات ایسی متعارض ہوں کہ نہ اس کا مرد ہونا تحقیق ہو نہ عورت ہونا اور ایسی مخلوق شاذ و نادر ہوتی ہے (۱۶) جس عورت کو اپنے حیض کا زمانہ یاد نہ ہو اس کی اقتداء اسی قسم کی عورت کے پیچھے درست نہیں۔ ان دونوں صورتوں میں مقتدی کا امام سے زیادہ ہونا محتمل ہے۔ اس لئے اقتداء جائز نہیں کیونکہ پہلی صورت میں جو غنشی امام ہے شاید عورت ہو اور جو غنشی مقتدی ہے شاید مرد ہو اسید طرح دوسری صورت میں جو عورت امام ہے شاید یہ زمانہ اس کے حیض کا ہو اور جو مقتدی ہے اس کی طہارت کا ہو (۱۷) غنشی کی اقتداء عورت کے پیچھے درست نہیں اس خیال سے کہ شاید وہ غنشی مرد ہو۔

(۱۸) ہوش و حواس والے کی اقتداء مجنون مست بہوش، بے عقل کے پیچھے درست نہیں (۱۹) طاہر کی اقتداء معذور کے پیچھے مثل اس شخص کے جسکو سلسل بول وغیرہ کی شکایت ہو درست نہیں (۲۰) ایک عذر والے کی اقتداء دو عذر والے کے پیچھے درست نہیں مثلاً کسی کو صرف خروج ریح کا مرض ہو اور وہ ایسے شخص کی اقتداء کرے جسکو خروج ریح اور سلسل بول دو بیماریاں ہوں (۲۱) ایک طرح کے عذر والے کی اقتداء دوسری

۱۔ ولا یصح اقتداء الناذر بالناذر الا اذا نذر احدهما صلوة صاخر فاقته احدہما بالآخر فانه یصح ۱۲ عالمگیری ۱۷۱
۲۔ ولا یصح اقتداء البالغ غیر البالغ نے فرض وغیرہ وہو یصح لان صلوة البالغ اوی فلو زهدا ولا یجوز بناء القوی علی الضعیف دیو اصل یخرج علیہ کثیر من المسائل غنیۃ
۳۔ ولا یجوز اقتداء رجل بامرأة ۱۲ عالمگیری ۱۷۱
۴۔ دامامہ الخلفۃ اشکل للنساء جازۃ ان یقتدوا وان قام وسطہن فسد صلاتہ لوجود المحاذاة ان کان الامام رجلاً وللرجل وحنثی مثلاً یجوز ۱۲ عالمگیری ۱۷۱
۵۔ دامانی المجتہد الاقتداء بالناظر صحیح الاشارة الخلفۃ اشکل والفضلۃ المستقامۃ لاحتمال کیفی فی الخلفۃ او الفضلۃ ۱۲ طحطاوی ۱۷۱
۶۔ کما شیعہ ۱۲ طحطاوی ۱۷۱
نمبر ۱۲ پر مذکور ۱۲
ولا یصح الاقتداء بالمرأة ولا بالجنون فان کان یحیی و یفقی یصح الاقتداء فی زمان الا ناذر ولا یصح بالسكران ولا بالصبيان ۱۲ قاضی خان ۱۷۱
ان اتحاد عذرہما وان اختلف فلا یجوز۔ فلا یجوز ان یصل من بانیفلات ریح خلف من سلسل لبول وکذا الا یصل من سلسل البولی خلف من بانیفلات ریح ورجح لا یرقاملان الامام صاحب عذرین والمأموم صاحب عذر ولا یصل الطاهر خلف من سلسل البول ولا الطاهر خلف المستأفۃ وبذا اذا قارن الوضوء بالحدث او طر علیہ ۱۲ عالمگیری ۱۷۱
یہا نیز وہ عورت مراد ہے جسکو پہلے مدت معینہ کیسا تھ جیسا آتا ہو اور پھر کسی مرض سے برابر خون جاری رہے اور وہ عورت مدت معینہ کو بھول جائے ۱۲

شرط (۱۳) امام کو کسی کا مقتدی نہ ہونا یعنی ایسے شخص کو امام نہ بنانا چاہیے جو خود کسی کا مقتدی ہو خواہ حقیقتہً جیسے مدرک یا حکماً جیسے لاحق۔ لاحق اپنی ان رکعتوں میں جو امام کے ساتھ اس کو نہیں ملیں مقتدی کا حکم رکھتا ہے لہذا اگر کوئی شخص کسی مدرک یا لاحق کی اقتداء کرے تو درست نہیں اسی طرح مسبوق اگر لاحق کی یا لاحق مسبوق کی اقتداء کرے تب بھی درست نہیں۔ یہ ہارہ شرطیں جو ہم نے جماعت کے صحیح ہونے کی بیان کیں اگر ان میں سے کوئی شرط کسی مقتدی میں نہ پائی جائے گی تو اس کی اقتداء صحیح نہ ہوگی اور جب کسی مقتدی کی اقتداء صحیح نہ ہوگی تو اس کی وہ نماز بھی نہ ہوگی جس کو اس نے بحالت اقتداء ادا کیا ہے۔

جماعت کے احکام

مسئلہ۔ جماعت جمعہ اور عیدین کی نمازوں میں شرط ہے یعنی یہ نمازیں تنہا صحیح ہی نہیں ہوتیں۔ پنج وقتی نمازوں میں واجب ہے بشرطیکہ کوئی عذر نہ ہو اور تراویح میں سنت مؤکدہ ہے اگرچہ ایک قرآن مجید جماعت کے ساتھ ہو چکا ہو اور اسی طرح نماز کسوف کے لئے اور رمضان کے وتر میں مستحب ہے اور سوا رمضان کے اور کسی زمانہ کے وتر میں مکروہ تحریمی ہے یعنی جبکہ مواظبت کی جائے اور اگر مواظبت نہ کی جائے بلکہ کبھی کبھی دو تین آدمی جماعت ہو پڑھ لیں تو مکروہ نہیں اور نماز خسوت میں اور تمام نوافل میں مکروہ تحریمی ہے بشرطیکہ اس اہتمام سے ادا کی جائیں جس اہتمام سے فرائض کی جماعت ہوتی ہے یعنی اذان و اقامت کے ساتھ یا اور کسی طریقہ سے لوگوں کو جمع کر کے ہاں اگر بے اذان و اقامت کے اور بے بلائے ہوئے وہ تین آدمی جمع ہو کر کسی نفل کو جماعت سے پڑھ لیں تو کچھ مضائقہ نہیں اور پھر بھی دوام نہ کریں۔ اسی طرح مکروہ تحریمی ہے ہر فرض کی دوسری جماعت مسجد میں ان چار شرطوں سے (۱) مسجد محلے کی ہو اور عام رنگہ زبرد نہ ہو۔ اور مسجد محلے کی تعریف یہ کہی ہے کہ وہاں کا امام اور نمازی معین ہوں (۲) پہلی جماعت بلند آواز سے اذان و اقامت کہہ کر پڑھی گئی ہو (۳) پہلی جماعت ان لوگوں نے پڑھی ہو جو اس محلے میں رہتے ہوں اور جن کو اس مسجد کے انتظامات کا اختیار حاصل ہے (۴) دوسری جماعت اسی ہیئت اور اہتمام سے ادا کی جائے جس ہیئت اور اہتمام سے پہلی

۱۔ واصل امام کو کسی کا مقتدی نہ ہونا یعنی ایسے شخص کو امام نہ بنانا چاہیے جو خود کسی کا مقتدی ہو خواہ حقیقتہً جیسے مدرک یا حکماً جیسے لاحق۔ لاحق اپنی ان رکعتوں میں جو امام کے ساتھ اس کو نہیں ملیں مقتدی کا حکم رکھتا ہے لہذا اگر کوئی شخص کسی مدرک یا لاحق کی اقتداء کرے تو درست نہیں اسی طرح مسبوق اگر لاحق کی یا لاحق مسبوق کی اقتداء کرے تب بھی درست نہیں۔ یہ ہارہ شرطیں جو ہم نے جماعت کے صحیح ہونے کی بیان کیں اگر ان میں سے کوئی شرط کسی مقتدی میں نہ پائی جائے گی تو اس کی اقتداء صحیح نہ ہوگی اور جب کسی مقتدی کی اقتداء صحیح نہ ہوگی تو اس کی وہ نماز بھی نہ ہوگی جس کو اس نے بحالت اقتداء ادا کیا ہے۔

۲۔ واصل امام کو کسی کا مقتدی نہ ہونا یعنی ایسے شخص کو امام نہ بنانا چاہیے جو خود کسی کا مقتدی ہو خواہ حقیقتہً جیسے مدرک یا حکماً جیسے لاحق۔ لاحق اپنی ان رکعتوں میں جو امام کے ساتھ اس کو نہیں ملیں مقتدی کا حکم رکھتا ہے لہذا اگر کوئی شخص کسی مدرک یا لاحق کی اقتداء کرے تو درست نہیں اسی طرح مسبوق اگر لاحق کی یا لاحق مسبوق کی اقتداء کرے تب بھی درست نہیں۔ یہ ہارہ شرطیں جو ہم نے جماعت کے صحیح ہونے کی بیان کیں اگر ان میں سے کوئی شرط کسی مقتدی میں نہ پائی جائے گی تو اس کی اقتداء صحیح نہ ہوگی اور جب کسی مقتدی کی اقتداء صحیح نہ ہوگی تو اس کی وہ نماز بھی نہ ہوگی جس کو اس نے بحالت اقتداء ادا کیا ہے۔

۳۔ واصل امام کو کسی کا مقتدی نہ ہونا یعنی ایسے شخص کو امام نہ بنانا چاہیے جو خود کسی کا مقتدی ہو خواہ حقیقتہً جیسے مدرک یا حکماً جیسے لاحق۔ لاحق اپنی ان رکعتوں میں جو امام کے ساتھ اس کو نہیں ملیں مقتدی کا حکم رکھتا ہے لہذا اگر کوئی شخص کسی مدرک یا لاحق کی اقتداء کرے تو درست نہیں اسی طرح مسبوق اگر لاحق کی یا لاحق مسبوق کی اقتداء کرے تب بھی درست نہیں۔ یہ ہارہ شرطیں جو ہم نے جماعت کے صحیح ہونے کی بیان کیں اگر ان میں سے کوئی شرط کسی مقتدی میں نہ پائی جائے گی تو اس کی اقتداء صحیح نہ ہوگی اور جب کسی مقتدی کی اقتداء صحیح نہ ہوگی تو اس کی وہ نماز بھی نہ ہوگی جس کو اس نے بحالت اقتداء ادا کیا ہے۔

۴۔ واصل امام کو کسی کا مقتدی نہ ہونا یعنی ایسے شخص کو امام نہ بنانا چاہیے جو خود کسی کا مقتدی ہو خواہ حقیقتہً جیسے مدرک یا حکماً جیسے لاحق۔ لاحق اپنی ان رکعتوں میں جو امام کے ساتھ اس کو نہیں ملیں مقتدی کا حکم رکھتا ہے لہذا اگر کوئی شخص کسی مدرک یا لاحق کی اقتداء کرے تو درست نہیں اسی طرح مسبوق اگر لاحق کی یا لاحق مسبوق کی اقتداء کرے تب بھی درست نہیں۔ یہ ہارہ شرطیں جو ہم نے جماعت کے صحیح ہونے کی بیان کیں اگر ان میں سے کوئی شرط کسی مقتدی میں نہ پائی جائے گی تو اس کی اقتداء صحیح نہ ہوگی اور جب کسی مقتدی کی اقتداء صحیح نہ ہوگی تو اس کی وہ نماز بھی نہ ہوگی جس کو اس نے بحالت اقتداء ادا کیا ہے۔

۱۔ واصل امام کو کسی کا مقتدی نہ ہونا یعنی ایسے شخص کو امام نہ بنانا چاہیے جو خود کسی کا مقتدی ہو خواہ حقیقتہً جیسے مدرک یا حکماً جیسے لاحق۔ لاحق اپنی ان رکعتوں میں جو امام کے ساتھ اس کو نہیں ملیں مقتدی کا حکم رکھتا ہے لہذا اگر کوئی شخص کسی مدرک یا لاحق کی اقتداء کرے تو درست نہیں اسی طرح مسبوق اگر لاحق کی یا لاحق مسبوق کی اقتداء کرے تب بھی درست نہیں۔ یہ ہارہ شرطیں جو ہم نے جماعت کے صحیح ہونے کی بیان کیں اگر ان میں سے کوئی شرط کسی مقتدی میں نہ پائی جائے گی تو اس کی اقتداء صحیح نہ ہوگی اور جب کسی مقتدی کی اقتداء صحیح نہ ہوگی تو اس کی وہ نماز بھی نہ ہوگی جس کو اس نے بحالت اقتداء ادا کیا ہے۔

۲۔ واصل امام کو کسی کا مقتدی نہ ہونا یعنی ایسے شخص کو امام نہ بنانا چاہیے جو خود کسی کا مقتدی ہو خواہ حقیقتہً جیسے مدرک یا حکماً جیسے لاحق۔ لاحق اپنی ان رکعتوں میں جو امام کے ساتھ اس کو نہیں ملیں مقتدی کا حکم رکھتا ہے لہذا اگر کوئی شخص کسی مدرک یا لاحق کی اقتداء کرے تو درست نہیں اسی طرح مسبوق اگر لاحق کی یا لاحق مسبوق کی اقتداء کرے تب بھی درست نہیں۔ یہ ہارہ شرطیں جو ہم نے جماعت کے صحیح ہونے کی بیان کیں اگر ان میں سے کوئی شرط کسی مقتدی میں نہ پائی جائے گی تو اس کی اقتداء صحیح نہ ہوگی اور جب کسی مقتدی کی اقتداء صحیح نہ ہوگی تو اس کی وہ نماز بھی نہ ہوگی جس کو اس نے بحالت اقتداء ادا کیا ہے۔

۳۔ واصل امام کو کسی کا مقتدی نہ ہونا یعنی ایسے شخص کو امام نہ بنانا چاہیے جو خود کسی کا مقتدی ہو خواہ حقیقتہً جیسے مدرک یا حکماً جیسے لاحق۔ لاحق اپنی ان رکعتوں میں جو امام کے ساتھ اس کو نہیں ملیں مقتدی کا حکم رکھتا ہے لہذا اگر کوئی شخص کسی مدرک یا لاحق کی اقتداء کرے تو درست نہیں اسی طرح مسبوق اگر لاحق کی یا لاحق مسبوق کی اقتداء کرے تب بھی درست نہیں۔ یہ ہارہ شرطیں جو ہم نے جماعت کے صحیح ہونے کی بیان کیں اگر ان میں سے کوئی شرط کسی مقتدی میں نہ پائی جائے گی تو اس کی اقتداء صحیح نہ ہوگی اور جب کسی مقتدی کی اقتداء صحیح نہ ہوگی تو اس کی وہ نماز بھی نہ ہوگی جس کو اس نے بحالت اقتداء ادا کیا ہے۔

۴۔ واصل امام کو کسی کا مقتدی نہ ہونا یعنی ایسے شخص کو امام نہ بنانا چاہیے جو خود کسی کا مقتدی ہو خواہ حقیقتہً جیسے مدرک یا حکماً جیسے لاحق۔ لاحق اپنی ان رکعتوں میں جو امام کے ساتھ اس کو نہیں ملیں مقتدی کا حکم رکھتا ہے لہذا اگر کوئی شخص کسی مدرک یا لاحق کی اقتداء کرے تو درست نہیں اسی طرح مسبوق اگر لاحق کی یا لاحق مسبوق کی اقتداء کرے تب بھی درست نہیں۔ یہ ہارہ شرطیں جو ہم نے جماعت کے صحیح ہونے کی بیان کیں اگر ان میں سے کوئی شرط کسی مقتدی میں نہ پائی جائے گی تو اس کی اقتداء صحیح نہ ہوگی اور جب کسی مقتدی کی اقتداء صحیح نہ ہوگی تو اس کی وہ نماز بھی نہ ہوگی جس کو اس نے بحالت اقتداء ادا کیا ہے۔

جماعت ادا کی گئی ہے اور یہ چوتھی شرط صرف امام ابو یوسفؒ کے نزدیک ہے اور امام صاحب رحمہ اللہ کے نزدیک ہیئت بدل دینے پر بھی کراہت رہتی ہے پس اگر دوسری جماعت مسجد میں نہ ادا کی جائے بلکہ گھر میں پھر مکر وہ نہیں اسی طرح اگر کوئی شرط ان چار شرطوں میں سے نہ پائی جائے مثلاً مسجد عام رکھ کر پڑھنے کی نہ ہو جس کے معنی اوپر معلوم ہو چکے تو اس میں دوسری بلکہ تیسری چوتھی جماعت بھی مکر وہ نہیں یا پہلی جماعت بلند آواز سے اذان اور اقامت کہہ کر نہ پڑھی گئی ہو تو دوسری جماعت مکر وہ نہیں۔ یا پہلی جماعت ان لوگوں نے پڑھی ہو جو اس محلے میں نہیں رہتے نہ ان کو مسجد کے انتظامات کا اختیار حاصل ہے یا بقول امام ابو یوسفؒ کے دوسری جماعت اس ہیئت سے نہ ادا کی جائے جس ہیئت سے پہلی جماعت ادا کی گئی ہو جس جگہ پہلی جماعت کا امام کھڑا ہوا اتحاد دوسری جماعت کا امام وہاں سے ہٹ کر کھڑا ہو تو ہیئت بدل جائے گی اور جماعت مکر وہ نہ ہوگی۔ **نسب** ہر چند کہ بعض لوگوں کا عمل امام ابو یوسفؒ کے قول پر ہے لیکن امام صاحب کا قول دلیل سے بھی قوی ہے اور اس وقت دینیات میں اور خصوصاً امر جماعت میں جو متحاذون اور تکاسل ہو رہا ہے اس کا مقتضا بھی یہی ہے کہ ہادج تبدیل ہیئت کراہت پر فتویٰ دیا جاوے ورنہ لوگ قصد آجماعت اولیٰ کو ترک کریں گے کہ ہم اپنی دوسری کر لیں گے۔

مقتدی اور امام کے متعلق مسائل

مسئلہ مقتدیوں کو چاہئے کہ تمام حاضرین میں امامت کے لائق جس میں اچھے اوصاف زیادہ ہوں اس کو امام بنا دیں اور اگر کسی شخص ایسے ہوں جو امامت کی لیاقت میں برابر ہوں تو غلبہ رائے پر عمل کریں یعنی جس شخص کی طرف زیادہ لوگوں کی رائے ہو اس کو امام بنا دیں اگر کسی ایسے شخص کے ہوتے ہوئے جو امامت کے زیادہ لائق ہے کسی ایسے شخص کو امام کر دیں گے جو اس سے کم لیاقت رکھتا ہے تو ترک سنت کی خرابی میں مبتلا ہوں گے۔

مسئلہ سب سے زیادہ تحقیق امامت اس شخص کو ہے جو ناز کے مسائل خوب جانتا ہو بشرطیکہ ظاہراً اس میں کوئی فسق وغیرہ کی بات نہ ہو اور جس قدر قرأت مستنون ہو اچھے یاد ہو اور قرآن صحیح پڑھتا ہو پھر وہ شخص جو سب سے زیادہ عمر رکھتا ہو پھر وہ شخص جو سب سے زیادہ غلیظ ہو پھر وہ شخص جو سب سے زیادہ خوبصورت ہو پھر وہ شخص جو سب سے زیادہ

ملہ فان اجتمعوا فی مجلس
فی مجلس یقرع بینہما
الخیار الی النعم ۱۲ عالمگیری
فان اختلفوا فالعبرة بما
اختاره الاكثر فان قدموا
غیر الاولی فقد اساءوا
۱۲ نور الایضاح مجتہد
ملہ اولی بالامامۃ لہم
باحکام الصلوۃ تھاذا لم
من القرۃ قدر ما تقوم
سنة القرۃ ولم یطعن فی
وکتب النواحق لہما
فان تساودا فافترقا
تساودا فادعہم فان تساودا
فاسنہم فان کانوا سوا
فی اسن فاسنہم فافترقا
فان کانوا سوا فاسنہم
فان کانوا سوا فاسنہم
وجہا فان استواء
الحسن فاسنہم فافترقا
عالمگیری مجتہد
در المختار اربع الزیادۃ
ثم الحسن صوتا ثم العلم
ثوباً ثم للاکبر واسا فالافترق
عضوا ثم لایتم علی اسافر
ثم لایتم علی علی الحق
ثم لایتم عن حدیث
عن حجابہ ۱۲ عالمگیری
منیۃ المحتسین من الیوم
ادنی من الیوم عن الیوم
۱۲ عالمگیری مکتبہ

شریف ہو پھر وہ جس کی آواز سب سے عمدہ ہو پھر وہ شخص جو عمدہ لباس پہنے ہو پھر وہ شخص جس کا سر سب سے بڑا ہو مگر تناسب کے ساتھ پھر وہ شخص جو مقیم ہو بہ نسبت مسافروں کے پھر وہ شخص جو اصلی آزاد ہو پھر وہ شخص جس نے حدیث اصغر سے یتیم کیا ہو بہ نسبت اس کے جس نے حدیث اکبر سے یتیم کیا ہو اور بعض کے نزدیک حدیث اکبر سے یتیم کرنا بالامقدم ہے۔ اور جس شخص میں دو وصف پائے جائیں وہ زیادہ مستحق ہو بہ نسبت اس کے جس میں ایک ہی وصف پایا جاتا ہو مثلاً وہ شخص جو ناز کے مسائل بھی جانتا ہو اور قرآن مجید بھی اچھا پڑھتا ہو زیادہ مستحق ہے بہ نسبت اسکے جو صرف ناز کے مسائل جانتا ہو اور قرآن مجید اچھا نہ پڑھتا ہو۔ مسئلہ اگر کسی کے گھر میں جماعت کی جائے تو صاحب خانہ اہمیت کیلئے زیادہ مستحق ہے اسکے بعد وہ شخص جسکو وہ امام بناوے۔ ہاں اگر صاحب خانہ بالکل جاہل ہو اور دوسرے لوگ مسائل سوالات ہوں تو پھر انہیں استحقاق ہوگا۔ مسئلہ جس مسجد میں کوئی امام مقرر ہو اس مسجد میں اس کے ہوتے ہوئے دوسرے کو امامت کا استحقاق نہیں۔ ہاں اگر وہ کسی دوسرے کو امام بنا دے تو پھر مضائقہ نہیں۔ مسئلہ قاضی یعنی حاکم مشرع یا بادشاہ اسلام کے ہوتے ہوئے دوسرے کو امامت کا استحقاق نہیں۔ مسئلہ بے رضا مندی قوم کے امامت کرنا مکروہ تحریمی ہے ہاں اگر وہ شخص سب سے زیادہ استحقاق امامت رکھتا ہو یعنی امامت کے اوصاف اس کے برابر کسی میں نہ پائے جاویں تو پھر اس کے اوپر کچھ کراہت نہیں بلکہ جو اسکی امامت پر ناراض ہو وہی غلطی پر ہے۔ مسئلہ فاشق اور بدعتی کا امام بنانا مکروہ تحریمی ہاں اگر خدا نخواستہ ایسے لوگوں کے سوا کوئی دوسرا شخص وہاں موجود نہ ہو تو پھر مکروہ نہیں یہی طرح اگر بدعتی اور فاسق زوردار ہوں کہ انکے معزول کرنے پر قدرت نہ ہو یا فقہ عظیم پر پایوتا ہو تو بھی مقتدیوں پر کراہت نہیں۔ مسئلہ غلام کا یعنی جو فقہ کے قاعدے سے غلام ہو وہ نہیں جو قحط وغیرہ میں خرید لیا جاوے اس کا امام بنانا اگرچہ وہ آزاد شدہ ہو اور گنوار یعنی گاؤں کے رہنے والے کا اور نابینا کا جو پاکی یا ناپاکی کی احتیاط نہ رکھتا ہو یا ایسے شخص کا جسے رات کو کم نظر آتا ہو اور ولد الزنا یعنی حرامی کا امام بنانا مکروہ تنزیہی ہے۔ ہاں اگر یہ لوگ صاحب علم و فضل ہوں اور لوگوں کو ان کا امام بنانا ناگوار نہ ہو تو پھر مکروہ نہیں۔ سیطرح کسی ایسے شخص کو جو ان کو امام بنانا جس کی عیادت نہ ہو اور بے غفل کو امام بنانا مکروہ تنزیہی ہے۔

١٠٠٠ سلطان في الفتوح والصلح
 سوار الان احد باقر اقرار
 تقدم اهل المسجد في الاقرار
 نقدا ساءوا ١٢٠٠ هجري
 ١٠٠١ جماعة في دارا خيان
 صاحب الدار اذ في بان
 يتقدم الامام فيكون معه
 و سلطان او قاضي فان
 تقدم المالك فاحضره بعلمه
 غيره فهو افضل ١٢٠٠ هجري
 ١٠٠٢ و اعلم ان من
 البعيت ومثله امام المسجد
 الراتب اولى بالامامة من
 غيره مطلقا الا ان يكون معه
 سلطان او قاضي فتقدم
 عليه لعموم ولايتها حتى على
 ربه المنزل طالما لم يتزوج
 صرح الحدادي بتقدم
 الاولى على الراتب ١٢٠٠ هجري
 وطحاوي ١٢٠٠ هجري
 ١٠٠٣ ثم قوامهم له كاربون
 ان كانت الكراهة لفساد
 فيه ولا تخم الحق بالامامة
 بغيره ذلك وان كان
 حق لغيره لا يكره ١٢٠٠ هجري
 عالمي ١٢٠٠ هجري
 ١٠٠٤ ذكره امامه العبد
 الاعلى والا عرابي دوله
 الزنا الجبال والفاصل
 والمبتدع ١٢٠٠ هجري
 يكره تنزيها امامه عبد
 معتاد اعرابي ولا طراف

من لیکن البادیه علم خاکان اوجینیا واما من لیکن المدین فبوعری و فاسق و اعلمی و فوجه الاعش هو سیدی البصر لیلاد نهار الا ان یکون ای غیر الفاسق اعلم القوم فهو
اولی هذا ان وجد شجره هم والا فلا کراهه و کذا انکره خلف امرد (ولو غیر صبیح) و سفیه و یو الذی لا یسکن الکصفه علی منقح الشرح و العقل ۱۲ در دوطا وی

مسئلہ نماز کے فرائض اور واجبات میں تمام مقتدیوں کو امام کی موافقت کرنا واجب ہے
ہاں سنن وغیرہ میں موافقت کرنا واجب نہیں پس اگر امام شافعی المذہب ہو اور رکوع میں جائے
وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت ہاتھوں کو اٹھائے تو حنفی مقتدی کو ہاتھوں کا اٹھانا ضروری
نہیں اس لئے کہ ہاتھوں کا اٹھانا ان کے نزدیک بھی سنت ہے اسی طرح فجر کی نماز میں شافعی
مذہب قنوت پڑھیکا تو حنفی مقتدیوں کو ضروری نہیں ہاں وتر میں البتہ چونکہ قنوت پڑھنا واجب
ہے لہذا اگر شافعی امام اپنے مذہب کے موافق بعد رکوع کے پڑھے تو حنفی مقتدیوں کو بھی بعد
رکوع کے پڑھنا چاہئے۔ **مسئلہ** امام کو نماز میں زیادہ بڑی بڑی سورتیں پڑھنا
جو مقدار مسنون سے بھی زیادہ ہوں یا رکوع سجدے وغیرہ میں بہت زیادہ دیر تک رہنا
مکروہ تحریمی ہے بلکہ امام کو چاہئے کہ اپنے مقتدیوں کی حاجت اور ضرورت اور ضعف وغیرہ کا
خیال رکھے جو سب میں زیادہ صاحب ضرورت ہو اسکی رعایت کر کے قرائت وغیرہ کرے۔
بلکہ زیادہ ضرورت کے وقت مقدار مسنون سے بھی کم قرائت کرنا بہتر ہے تاکہ لوگوں کا حرج
نہو جو قلت جماعت کا سبب ہو جائے۔ **مسئلہ** اگر ایک ہی مقتدی ہو اور وہ مرد ہو یا
نابالغ لڑکا تو اس کو امام کے داہنی جانب امام کے برابر یا کچھ پیچھے ہٹ کر کھڑا ہونا چاہئے اگر بائیں
جانب یا امام کے پیچھے کھڑا ہو تو مکروہ ہے۔ **مسئلہ** اگر ایک سے زیادہ مقتدی ہوں
تو انکو امام کے پیچھے صف باندھ کر کھڑا ہونا چاہئے اگر امام کے داہنے بائیں جانب کھڑے ہوں
اور ڈو ہوں تو مکروہ تشریحی ہے اور اگر ڈو سے زیادہ ہوں تو مکروہ تحریمی ہے اسلئے کہ جب ڈو
سے زیادہ مقتدی ہوں تو امام کا آگے کھڑا ہونا واجب ہے۔ **مسئلہ** اگر نماز شروع کرتے
وقت ایک ہی مرد مقتدی تھا اور وہ امام کے داہنی جانب کھڑا ہوا اسکے بعد اور مقتدی آگئے
تو پہلے مقتدی کو چاہئے کہ پیچھے ہٹ آئے تاکہ سب مقتدی ملکر امام کے پیچھے کھڑے ہوں
اگر وہ نہ ہٹے تو ان مقتدیوں کو چاہئے کہ اسکو کھینچ لیں اور گناہ ناسی سے وہ مقتدی امام کے
داہنے یا بائیں جانب کھڑے ہو جائیں پہلے مقتدی کو پیچھے نہ ہٹائیں تو امام کو چاہئے کہ وہ آگے
بڑھ جائے تاکہ وہ مقتدی سب مل جائیں اور امام کے پیچھے ہو جائیں اسطرح اگر پیچھے ہٹنے
کی جگہ نہ ہو تب بھی امام ہی کو چاہئے کہ آگے بڑھ جائے لیکن اگر مقتدی مسائل سے ناواقف ہو
جیسا ہمارے زمانہ میں غالب ہے تو اسکو ہٹانا مناسب نہیں کبھی کوئی ایسی حرکت نہ کرے جو کسی
سے نماز ہی غارت ہو۔ **مسئلہ** اگر مقتدی عورت ہو یا نابالغ لڑکی تو اسکو چاہئے

۱۔ از تجب التابۃ للامام
فی الواجبات غلا وکذا
ان لزوم من فعله مخالفۃ
الامام فی الفضل وان لا
لا تجب التابۃ فی السنن
غلا وکذا از کا خلا یا بعد
فی ترک رفع الیدین
التحریم والفتاویٰ والکتاب
والسجود والتسبیح فیہما
وکذا التابۃ فی ترک التابۃ
القوی خلاف القنوت
تلیات العیدین الذلیم
من فعلہا الخالفۃ فی الفضل
وبوالقیام مع رکوع
الامام ۱۲ رد المحتار مختصر
نہ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸

ہو یا ایسے مقام میں جہاں لوگوں کا نماز کے سامنے سے گزرنہ ہوتا ہو تو اسکی کچھ ضرورت نہیں اور
امام کا سترہ تمام مقتدیوں کی طرف سے کافی ہے بعد سترہ قائم ہو جانے کے سترہ کے آگے
سے نکل جانے میں کچھ گناہ نہیں لیکن اگر سترہ کے اندر کوئی شخص نکلے گا تو وہ گنہگار ہوگا۔

۲۲۔ **مسئلہ** لائق وہ مقتدی ہے جسکی کچھ رکعتیں یا سب رکعتیں بعد شریک جماعت ہونے
کے جاتی رہیں خواہ بعد نماز میں سو جائے اور اس درمیان میں کوئی رکعت وغیرہ جاتی
رہی یا لوگوں کی کثرت سے رکوع سجدے وغیرہ نہ کر سکے یا وضو ٹوٹ جائے اور وضو کر لیکر
اور اس درمیان میں اسکی رکعتیں جاتی رہیں نماز ختم ہو جائے لائق ہے اسید طرح جو مقیم مسافر
کی اقتداء کرے اور مسافر قصر کرے تو وہ مقیم بعد امام کے نماز ختم کر نیکی لائق ہے یا بے عذر
جاتی رہیں مثلاً امام سے پہلے کسی رکعت کا رکوع سجدہ کر لے اور اس وجہ سے یہ رکعت
اسکی کا عدم سمجھی جائے تو اس رکعت کے اعتبار سے وہ لائق سمجھا جائیگا۔ پس لائق کو واجب
ہے کہ پہلے اپنی ان رکعتوں کو ادا کرے جو اسکی جاتی رہی ہیں بعد ان کے ادا کرنے کے اگر
جماعت باقی ہو تو شریک ہو جائے ورنہ باقی نماز بھی پڑھدے۔ **مسئلہ** لائق اپنی گئی ہوئی رکعتوں
بھی مقتدی سمجھا جائیگا یعنی جیسے مقتدی قرأت نہیں کرتا ویسے ہی لائق بھی قرأت نہ کرے بلکہ سکوت کرے ہو
کھڑا رہے اور جیسے مقتدی کو اگر سہو ہو جائے تو سجدہ سہو کی ضرورت نہیں ہوتی ویسے ہی لائق کو بھی
مسئلہ مستحب ہے جسکی ایک دور رکعت رہ گئی ہو اسکو چاہئے کہ پہلے امام کیساتھ شریک ہو کر جیسے نماز
باقی ہو جماعت ادا کرے بعد امام کی نماز ختم ہونیکے کھڑا ہو جائے اور اپنی گئی رکعتوں کو ادا کرے۔ **مسئلہ**
مستحب کو اپنی گئی ہوئی رکعتیں منفرد کی طرح قرأت کے ساتھ ادا کرنا چاہئے اور اگر ان رکعتوں
میں کوئی سہو ہو جائے تو اسکو سجدہ سہو بھی کرنا ضروری ہے۔ **۲۳۔ مسئلہ** مستحب کو اپنی گئی

ہوئی رکعتیں اس ترتیب سے ادا کرنا چاہئے کہ پہلے قرأت والی پھر قرأت کی اور جو رکعتیں
امام کے ساتھ پڑھ چکا ہے ان کے حساب سے قعدہ کرے یعنی ان رکعتوں کے حساب سے
جو دوسری ہو اس میں پہلا قعدہ کرے اور چوتھیری رکعت ہو اور نماز تین رکعت والی ہو تو
اس میں اخیر قعدہ کرے و علی ہذا القیاس۔ **مثال** ظہر کی نماز میں تین رکعت ہو جانے کے
بعد کوئی شخص شریک ہو اسکو چاہئے کہ بعد امام کے سلام پھیر دینے کے کھڑا ہو جائے اور
گئی ہوئی تین رکعتیں اس ترتیب سے ادا کرے پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ سورت

۱۔ **مسئلہ** لائق وہ مقتدی ہے جسکی کچھ رکعتیں یا سب رکعتیں بعد شریک جماعت ہونے
کے جاتی رہیں خواہ بعد نماز میں سو جائے اور اس درمیان میں کوئی رکعت وغیرہ جاتی
رہی یا لوگوں کی کثرت سے رکوع سجدے وغیرہ نہ کر سکے یا وضو ٹوٹ جائے اور وضو کر لیکر
اور اس درمیان میں اسکی رکعتیں جاتی رہیں نماز ختم ہو جائے لائق ہے اسید طرح جو مقیم مسافر
کی اقتداء کرے اور مسافر قصر کرے تو وہ مقیم بعد امام کے نماز ختم کر نیکی لائق ہے یا بے عذر
جاتی رہیں مثلاً امام سے پہلے کسی رکعت کا رکوع سجدہ کر لے اور اس وجہ سے یہ رکعت
اسکی کا عدم سمجھی جائے تو اس رکعت کے اعتبار سے وہ لائق سمجھا جائیگا۔ پس لائق کو واجب
ہے کہ پہلے اپنی ان رکعتوں کو ادا کرے جو اسکی جاتی رہی ہیں بعد ان کے ادا کرنے کے اگر
جماعت باقی ہو تو شریک ہو جائے ورنہ باقی نماز بھی پڑھدے۔ **مسئلہ** لائق اپنی گئی ہوئی رکعتوں
بھی مقتدی سمجھا جائیگا یعنی جیسے مقتدی قرأت نہیں کرتا ویسے ہی لائق بھی قرأت نہ کرے بلکہ سکوت کرے ہو
کھڑا رہے اور جیسے مقتدی کو اگر سہو ہو جائے تو سجدہ سہو کی ضرورت نہیں ہوتی ویسے ہی لائق کو بھی
مسئلہ مستحب ہے جسکی ایک دور رکعت رہ گئی ہو اسکو چاہئے کہ پہلے امام کیساتھ شریک ہو کر جیسے نماز
باقی ہو جماعت ادا کرے بعد امام کی نماز ختم ہونیکے کھڑا ہو جائے اور اپنی گئی رکعتوں کو ادا کرے۔ **مسئلہ**
مستحب کو اپنی گئی ہوئی رکعتیں منفرد کی طرح قرأت کے ساتھ ادا کرنا چاہئے اور اگر ان رکعتوں
میں کوئی سہو ہو جائے تو اسکو سجدہ سہو بھی کرنا ضروری ہے۔ **۲۳۔ مسئلہ** مستحب کو اپنی گئی

دقیقی رکعت آخری کندک ولا یتشهد و فی الخالۃ بالخلاۃ افضل و لہذا رکعتیں تین رکعتیں بقراءۃ و انہ لو قام الی قضاء ما سبق ہر علیہ الامام سجدتا
سہو قبل ان یدخل صلاۃ کان علیہ ان یعود فی سجدۃ مع ۱۲ عالمگیری مسئلہ ۱

ملا کر رکوع سجدہ کر کے پہلا قعدہ کرے اسلئے کہ یہ رکعت اس ملی ہوئی رکعت کے حساب سے دوسری ہے پھر دوسری رکعت میں بھی سورہ فاتحہ کے ساتھ سورت ملائے اور اس کے بعد قعدہ نہ کرے اس لئے کہ یہ رکعت اس ملی ہوئی رکعت کے حساب سے تیسری ہے پھر تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ دوسری سورہ نہ ملائے کیونکہ یہ رکعت قرأت کی نہ تھی اور اس میں قعدہ کرے کہ یہ قعدہ اخیرہ ہے۔ **مسئلہ ۲۷** اگر کوئی شخص لاحق بھی ہو اور مسبوق بھی مثلاً کچھ رکعتیں ہو جائیں کہ بعد شریک ہو اور بعد شریک کے پھر کچھ رکعتیں سکی چلی جائیں تو اس کو چاہئے کہ پہلے اپنی ان رکعتوں کو ادا کرے جو بعد شریک کے گئی ہیں جن میں وہ لاحق ہے مگر ان کے ادا کرنے میں اپنے کو ایسا سمجھے جیسا وہ امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے یعنی قراءت نہ کرے اور امام کی ترتیب کا لحاظ رکھے اس کو بعد اگر جماعت باقی ہو تو اس میں شریک ہو جاوے ورنہ باقی نماز بھی پڑھ لے بعد اس کے اپنی ان رکعتوں کو ادا کرے جن میں مسبوق ہے۔ **مثال** عصر کی نماز میں ایک رکعت ہو جانے کے بعد کوئی شخص شریک ہو اور شریک ہونے کے بعد ہی اس کا وضو ٹوٹ گیا اور وضو کرنے گیا اس درمیان میں نماز ختم ہو گئی تو اس کو چاہئے کہ پہلے ان تینوں رکعتوں کو ادا کرے جو بعد شریک ہونے کے گئی ہیں پھر اس رکعت جو اس کے شریک ہونے سے پہلے ہو چکی تھی اور ان تینوں رکعتوں کو مقتدی کی طرح ادا کرے یعنی قراءت نہ کرے اور ان تین کی پہلی رکعت میں قعدہ کرے اسلئے کہ یہ امام کی دوسری رکعت ہے اور امام نے اس میں قعدہ کیا تھا۔ پھر دوسری رکعت میں قعدہ نہ کرے اسلئے کہ یہ امام کی تیسری رکعت ہے پھر تیسری رکعت میں قعدہ کرے اسلئے کہ یہ امام کی چوتھی رکعت ہے اور اس رکعت میں امام نے قعدہ کیا تھا پھر اس رکعت کو ادا کرے جو اس کے شریک ہونے سے پہلے ہو چکی تھی اور اس میں بھی قعدہ کرے اسلئے کہ یہ اس کی چوتھی رکعت ہے اور اس رکعت میں اس کو قراءت بھی کرنا ہوگی اسلئے کہ اس رکعت میں وہ مسبوق ہے اور مسبوق اپنی گئی ہوئی رکعتوں کے ادا کرنے میں منفرد کا حکم رکھتا ہے۔ **مسئلہ ۲۸** مقتدیوں کو ہر رکعت کا امام کے ساتھ ہی بلانا خیر ادا کرنا سنت ہے تحریم بھی امام کے تحریم کے ساتھ کرے رکوع بھی امام کے ساتھ قومہ بھی اس کے قوے کیساتھ سجدہ بھی اسکے سجدے کیساتھ۔ غرض کہ ہر فعل اسکے ہر فعل کیساتھ ہاں اگر قعدہ ادنیٰ میں امام قبل اس کے کھڑا ہو جائے کہ مقتدی التحیات ختم کر میں تو مقتدی کو چاہئے کہ التحیات تمام کر کے کھڑے ہوں اس بطور قعدہ اخیرہ میں اگر امام قبل اسکے کہ مقتدی التحیات تمام کر میں سلام پھیر دے تو مقتدیوں کو چاہئے کہ التحیات تمام کر کے سلام پھیر میں۔

۱۵ رکعت میں برکت فی سوا
ہی من ذوات الاربع و
نام خلف الامام فی ثلاث
الہاقیۃ ثم انتہی یا قیامہ
فی حال قومہ ولا یقرئ کھا
ثم یقعد متابعہ للامام ثم
یقوم ویصلی کعبۃ بقرۃ
و یقعد و یتصلی ۱۲ مالک
۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹

ہاں رکوع سجدہ وغیرہ میں اگر مقتدیوں نے تسبیح نہ پڑھی ہو تو بھی امام کے ساتھ ہی کھڑا ہونا چاہئے۔

جماعت میں شامل ہونے نہ ہونیکے مسائل

مسئلہ اگر کوئی شخص اپنے محل یا مکان کے قریب مسجد میں ایسے وقت پہنچا کہ وہاں جماعت ہو چکی ہو تو اسکو مستحب ہے کہ دوسری مسجد میں بتلاش جماعت جائے اور یہ بھی اختیار ہے کہ اپنے گھر میں واپس آکر گھر کے آدمیوں کو جمع کر کے جماعت کرے۔ **مسئلہ** اگر کوئی شخص اپنے گھر میں فرض نماز تنہا پڑھ چکا ہو اسنے دیکھا کہ وہی فرض جماعت سے ہو رہا ہے تو اسکو چاہئے کہ جماعت میں شریک ہو جائے بشرطیکہ ظہر، عشاء کا وقت ہو اور فجر، عصر، مغرب کے وقت شریک جماعت نہ ہو اس لئے کہ فجر، عصر کی نماز کے بعد نفل نماز مکروہ ہے۔ اور مغرب کے وقت اس لئے کہ یہ دوسری نماز نفل ہوگی اور نفل میں تین رکعت مقبول نہیں۔ **مسئلہ** اگر کوئی شخص فرض نماز شروع کر چکا ہو اور اسی حالت میں فرض جماعت سے ہونے لگے تو اگر وہ فرض دو رکعت والا ہے جیسی فجر کی نماز تو اسکا حکم یہ ہے کہ اگر پہلی رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تو اس نماز کو قطع کر دے اور جماعت میں شامل ہو جاوے اور اگر پہلی رکعت کا سجدہ کر لیا ہو اور دوسری رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تو بھی قطع اور جماعت میں شامل ہو جاوے اور اگر دوسری رکعت کا سجدہ کر لیا ہو تو دونوں رکعت پوری کر لے اور اگر وہ فرض تین رکعت والا ہو جیسے مغرب تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر دوسری رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تو قطع کر دے اور اگر دوسری رکعت کا سجدہ کر لیا ہو تو اپنی نماز کو پوری کر لے اور بعد میں جماعت کے اندر شریک ہو کیونکہ نفل تین رکعت کے ساتھ جائز نہیں اور اگر وہ فرض چار رکعت والا ہو جیسے ظہر، عصر و عشاء تو اگر پہلی رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تو قطع کر دے اور اگر سجدہ کر لیا ہو تو دو رکعت پر التحیات وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر دے اور جماعت میں مل جاوے اور اگر تیسری رکعت شروع کر دی ہو اور اسکا سجدہ نہ کیا ہو تو قطع کر دے اور اگر سجدہ کر لیا ہو تو پوری کر لے اور جن صورتوں میں نماز پوری کر لی جاوے ان میں سے مغرب اور فجر اور عصر میں تو دوبارہ شریک جماعت نہ ہو اور ظہر اور عشاء میں شریک ہو جائے اور جن صورتوں میں قطع کرنا ہو کھڑے کھڑے ایک

لے واذا فاتتہ الجامعہ لا یجوز علیہ التلویع سجدہ آخر بلا خلاف بین اصحابنا قلن ان اتی سجدہ آخر یصلیہم مع الجامعہ تحسن و ذکر اللہ و ان یجمع فی المصلیہ ہم و ذکر شمس لائزہ الا ولی فی زمانہ اذا لم یدخل صلائیہ ان یتبع الجماعات وان دخل صلائیہ ۱۲ عالمگیری ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵۰۲ ۱۵۰۳ ۱۵۰۴ ۱۵۰۵ ۱۵۰۶ ۱

[illegible]

نماز جن چیزوں سے فاسد ہوتی ہے

۱۔ حالت نماز میں اپنے امام کے سوا کسی کو لقمہ دینا یعنی قرآن مجید کے غلط پڑھنے

مشرطوں سے نماز کو فاسد کرتا ہے یہاں تک کہ اگر سجدے میں جانے کے وقت عورت کا سر مرد کے پاؤں کے محاذی ہو جائے تب بھی نماز جاتی رہیگی (۱) عورت بالغ ہو چکی ہو (خواہ جوان ہو یا بوڑھی) یا نابالغ ہو مگر قابل جماع ہو تو اگر کوئی کسین نابالغ لڑکی نماز میں محاذی ہو جائے تو نماز فاسد نہ ہوگی (۲) دونوں نماز میں ہوں پس اگر ایک نماز میں ہو دوسرا نہ ہو تو اس محاذات سے نماز فاسد نہ ہوگی (۳) کوئی حائل درمیان میں نہ ہو پس اگر کوئی پردہ درمیان میں ہو یا کوئی سترہ حائل ہو۔ یا بیچ میں اتنی جگہ چھوٹی ہو جس میں ایک آدمی بے تکلف کھڑا ہو سکے تو بھی فاسد نہ ہوگی (۴) عورت میں نماز کے صحیح ہونے کی شرطیں پائی جاتی ہوں پس اگر عورت مجنون ہو یا حالت حیض و نفاس میں ہو تو اسکی محاذات سے نماز فاسد نہ ہوگی اسلئے کہ ان صورتوں میں وہ خود نماز میں نہ سمجھی جائیگی (۵) نماز جنازے کی نہ ہو پس جنازے کی نماز میں محاذات مفسد نہیں (۶) محاذات بقدر ایک رکعت کے باقی رہے اگر اس سے کم محاذات رہے تو مفسد نہیں مثلاً اتنی دیر تک محاذات رہے کہ جس میں رکوع وغیرہ نہیں ہو سکتا اس کے بعد جاتی رہے تو اس قلیل محاذات سے نماز میں فساد نہ آئے گا۔ (۷) تحریمہ دونوں کی ایک ہو یعنی یہ عورت اس مرد کی مقتدی ہو یا دونوں کسی تیسرے کو مقتدی ہوں (۸) امام نے اس عورت کی امامت کی نیت نماز شروع کرتے وقت یا درمیان میں جب وہ اگر ٹپ کی ہو اگر امام نے اسکی امامت کی نیت نہ کی ہو تو پھر اس محاذات سے نماز فاسد نہ ہوگی۔ بلکہ اسی عورت کی نماز صحیح نہ ہوگی۔ **مسئلہ** اگر امام بعد حدث کے بے خلیفہ کئے ہوئے مسجد سے باہر نکل گیا تو مقتدیوں کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ **مسئلہ** امام نے کسی ایسے شخص کو خلیفہ کر دیا جس میں امامت کی صلاحیت نہیں مثلاً کسی مجنون یا نابالغ بچے کو یا کسی عورت کو تو سب کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ **مسئلہ** اگر مرد نماز میں ہو اور عورت اس مرد کا اہل حالت نماز میں بوسہ لے تو اس مرد کی نماز فاسد ہوگی۔ ہاں اگر اس کے بوسہ لینے وقت مرد کو شہوت ہو گئی ہو تو البتہ نماز فاسد ہو جاوے گی اور اگر عورت نماز میں ہو اور کوئی مرد اسکا بوسہ لے لے تو عورت کی نماز جاتی رہے گی خواہ مرد نے شہوت سے بوسہ لیا ہو یا بلا شہوت اور خواہ عورت کو شہوت ہوئی ہو یا نہیں۔ **مسئلہ** اگر کوئی شخص نماز کے سامنے سے نکلنا چاہے تو حالت نماز میں اس سے مزاحمت کرنا اور اسکو اس فعل سے باز رکھنا جائز ہو بشرطیکہ اسکے روکنے میں عمل کثیر نہ ہو۔ اور اگر عمل کثیر ہو گیا تو مافوق فاسد ہوگی۔

نماز جن چیزوں سے مکروہ ہو جاتی ہے

مسئلہ اول ان سے مختلف مالم
مخرج من المسجد یا دوز
الصوت فی بعض اوقات
لم یختلف حتی جائد او
خرج بطلت صلوة القوم
ان لم یختلفوا قبل خروجه
فی بطلان صلوة روایتان
والاظهر عدم البطلان فی
مسئلہ اذا کان اماماً
ان لا یختلف من لا یصلح
للإمامة فلو اختلف امرأة
استقبل ۱۲ عالمگیری ۹۵
مسئلہ ولو قبلت لمصلی امرأة
ولم یقبلها ہو ولم یصلح له
شهوة فصلاته تامة ولو قبل
ہو ای فیصله امرأة بشهوة
او بغیر شهوة تسدت صلاته
ولو قبل لمصلیة زوجہ یا بشهوة
او بغیر شهوة تفسد صلاتہ
فینہ **مسئلہ** ویدفعہ ہو
رضعتہ فترک فضل تبسيع
ادھر بقراءة او إشارة ولا
یزاد علیہا عند تاویل عند من
فساد الصلاة لوجہ کثیر ۱۲
در رد المحتار **مسئلہ** نماز کے
رکن چار ہیں قیام۔ قرآن۔
رکوع۔ سجدہ۔ بقدر رکن کا
مطلب یہ کہ جس میں تین
مرتبہ سبحان اللہ کہے
مسئلہ یعنی امام مقتدی
خلیفہ تینوں کی نماز فاسد
ہو جائے گی ۱۲ محشی

۱۵ دیکرہ ان بیدل
 ثوبہ دیوان بھل ثوبہ علی
 راسہ او کتفہ فی سبل جوانہ
 ومن السدل ان بھل
 القبا علی کتفہ و لم یخل
 ۱۶ عالمگیری ص ۱۶
 ۱۷ و تکرہ الصلوۃ حارس
 راسہ اذا کان بجد العمامۃ
 نکاسا ولا باس بہ اذ قطع
 تذلل و خشو ما ۱۷ عالمگیری
 ۱۸ و لورفع الخمامۃ
 او القنصرۃ من الارض
 و وضع علی راسہ بید و اج
 من غیر تکرار متوال لا
 تفسد ۱۹ غنیۃ ص ۱۸
 دیکرہ ان یلمش ذرا عب
 فی السجود ۱۹ غنیۃ ص ۱۸
 و لا باس بان یکن قدم
 الامام فی السجۃ ای خارج
 المحراب و یکن سجودہ نے
 الطاق ای فی المحراب
 دیکرہ ان یتوم فی الطاق
 بان یکن قدمہ فی المحراب
 ۲۰ غنیۃ ص ۱۸ دیکرہ ان
 ان ینصرف الامام عن القوم
 فی مکان اعلی من مکان
 القوم اذ لم یکن بعض القوم
 معہ ثم مقدار الارار تفاع
 مقدار ما یقع بہ الا قیاز
 و قیل مقدار ذراع و

۱۔ حالت نماز میں کپڑے کا خلعت دستور پہننا یعنی جو طریقہ اسکے پہننے کا ہوا وہی طریقہ
 سے اسکو اہل تہذیب پہنتے ہوں اسکے خلعت اسکا استعمال کرنا مکروہ تحریمی ہے **مثال** کوئی شخص
 چادر اوڑھے اور اس کا کنارہ شانہ نہ ڈالے یا کر نہ پہنے اور آستینوں میں ہاتھ نہ ڈالے اس
 سے نماز مکروہ ہو جاتی ہے۔ ۲۔ **مثال** برہمنہ سر نماز پڑھنا مکروہ ہے ہاں اگر تذلل اور خشوع
 کی نیت سے ایسا کرے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ ۳۔ **مثال** اگر کسی کی ٹوپی یا عمامہ نماز پڑھنے میں
 گر جائے تو افضل یہ ہے کہ اسی حالت میں اٹھا کر پہن لے لیکن اگر اس کے پہننے میں عمل کثیر کی ضرورت
 پڑے پھر نہ پہنے۔ ۴۔ **مثال** مردوں کو اپنے دونوں ہاتھوں کی کہنیوں کا سجدے کی حالت
 میں زمین پر نہ چھادینا مکروہ تحریمی ہے۔ ۵۔ **مثال** امام کا محراب میں کھڑا ہونا مکروہ تنزیہی ہے ہاں اگر
 محراب باہر کھڑا ہو مگر سجدہ محراب میں ہوتا ہو تو مکروہ نہیں۔ ۶۔ **مثال** صرف امام کا بی ضرورت
 کسی اونچے مقام پر کھڑا ہونا جس کی بلندی ایک ہاتھ یا اس سے زیادہ ہو مکروہ تنزیہی ہے اگر امام
 کیساتھ چند مقتدی بھی ہوں تو مکروہ نہیں اگر امام کیساتھ صرف ایک مقتدی ہو تو مکروہ ہے۔ ۷۔ اور
 بعض نے کہا ہے کہ اگر ایک ہاتھ سے کم ہو اور سر سری نظر سے اس کی اونچائی ممتاز معلوم ہوتی ہو
 تب بھی مکروہ ہے۔ ۸۔ **مثال** کل مقتدیوں کا امام سے بے ضرورت کسی اونچے مقام پر کھڑا
 ہونا مکروہ تنزیہی ہے ہاں کوئی ضرورت ہو مثلاً جماعت زیادہ ہو اور جگہ کفایت نہ کرتی ہو تو مکروہ
 نہیں یا بعض مقتدی امام کی برابر ہوں اور بعض اونچی جگہ ہوں تب بھی جائز ہے۔ ۹۔ **مثال**
 مقتدی کو اپنے امام سے پہلے کوئی فعل شروع کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ ۱۰۔ **مثال** مقتدی کو جبکہ
 امام قیام میں قرأت کر رہا ہو کوئی دعا وغیرہ یا قرآن مجید کی قرأت کرنا خواہ وہ سورہ فاتحہ ہو یا اور
 کوئی سورت ہو مکروہ تحریمی ہے۔

نماز میں حدت ہو جانیکا بیان

نماز میں اگر حدت ہو جائے تو اگر حدت اکبر ہو گا جس سے غسل واجب ہو جائے تو نماز فاسد

۳۱ مساوی و دو حصہ ترتیب سے نہاں کیوں لحدت موجب الوضوء و لا یند وجودہ وان یکن مساویا لا اختیاریا للعبد فیہ ولا فی مسبب ۱۲ غنیۃ ص ۱۸ و عالمگیری ص ۱۹

دیکرہ فان افراد الامام عن القوم بالمکان الا تغل بخلات ما اذا کان بعضهم معہ ۱۲ غنیۃ ص ۱۸ دیکرہ لا موم ان یسبق الامام بالركوع والسجود ان یرفع راسہ فیہا قبل الامام ۱۳
 عالمگیری ص ۱۹ والیقرأ الموتر علی سطح حال جبر الامام و نہ صحت حال اسرہ وان قرأ الموم الفاتحۃ اذ غیر ہا کرہ ذلک تحریرا ۱۴ امراتی ص ۱۸ من سبق الحدت تو
 دینی ثم لجواز الہنا بشرط تنہا ان یصرف علی نواہ فان مکث بعد الحدت فی مکان قدر رکن فسدت و تنہا ان یکن الحدت مساویا فلا یبنی لہا فہو و کذا لہو و لولمہ بنفسہ
 ولو اصابہ من حدت و غیرہ لا یبنی ولو اتحد کھاد تنہا ان یکن الحدت ما یرج من بدہ فلا یبنی باغارہ جنون و تنہا ان یکن موجب للوضوء و دون غسل فلا یبنی الا قیام۔
 و تنہا ان لا یغسل و یغسل غیر ضروری و تنہا ان لا یعرض لہا فیانی الصلوۃ من کلام و غیرہ و تنہا اذا کان مقتدیا ان یعود الی الامام و تنہا ان لا ینتد کفایت علیہ بعد الحدت ۳۲

لہ وکلم من سبقہ
سادی من بدہ موجب
للو ضروری فی الصلاة
من فور ووضا من غیرہ
یختل بشی غیر ضروری
فی وضو وکلم من صلاتہ
عندنا وکن الاستیذان
افضل واما ان یؤذنا
ثلاثی الاصح ویا قی بسا
سنن الوضو وکلم المنفرد
ان شاء اہلہا مکان
وضوہ ان امكن اذ اقر
المواضع الیہ ان لم یکن
حرزا عن زیادۃ البشی و
ان شار رجع الی معلاہ
لیؤذنا وکلم من واحد
والمقتدی یعود الی مکاد
البتہ ان لم یفرغ امامہ
و لو اتم فی غیرہ لا یصح اذا
کان بینہ و بین امامہ
بین صلاۃ الاقتداء وان
کان امامہ قد فرغ من غیرہ
کا المنفرد الامام حکم حکم
المقتدی فانہ یختلف غیرہ
اذا سبقہ الحدث وتقصیر
ہو مقتدی یا بہ ۱۲ فنیہ
فی کل موضع جائزہ البناء
للانام ان یستلموا الا
للانام ان لا یستلموا
ولو جاز وکلم البشی بوضو
یریدہ رکتیہ او سجود بشی
وضو علی جہتہ او قرأۃ

ہو جائے گی اور اگر حدث اصغر ہو گا تو دو حال سے خالی نہیں اختیاری ہو گا یا بے اختیاری یعنی
اس کے وجود میں یا اسکے سبب میں بندوں کے اختیار کو دخل ہو گا یا نہیں اگر اختیاری ہو گا تو
ناز فاسد ہو جائے گی مثلاً کوئی شخص نماز میں پہنچے کیساتھ ہنسنے یا اپنے بدن میں کوئی ضرب لگا
کر خون نکال لے یا عمداً آخراج ریح کرے یا کوئی شخص چھت کے اوپر چلے اور اس چلنے کے سبب
کوئی پتھر وغیرہ چھت سے گر کر کسی نماز پڑھنے والے کے سر میں لگے اور خون نکل آئے ان سب
صورتوں میں نماز فاسد ہو جائے گی اسلئے کہ یہ تمام افعال بندوں کے اختیار سے صادر ہوتے
ہیں اور اگر بے اختیار ہو گا تو اس میں دو صورتیں ہیں یا نادر الوقوع ہو گا جیسے جنون بیہوشی یا
امام کا مرجانہ وغیرہ یا کثیر الوقوع جیسے خروج ریح۔ پیشاب یا خانہ۔ ندی وغیرہ پس اگر نادر الوقوع
ہو گا تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر نادر الوقوع نہ ہو گا تو نماز فاسد نہ ہوگی بلکہ اس شخص کو شرعاً اختیار
اور اجازت ہے کہ بعد اس حدث کے رفع کرنے کے اسی نماز کو تمام کر لے اور اسکو ہتہ کہتے
ہیں لیکن اگر نماز کا اعادہ کر لے یعنی پھر شروع سے پڑھے تو بہتر ہے اور اس بنا کر کرنے کی صورت
میں نماز فاسد نہ ہونے کی چند شرطیں ہیں (۱) کسی رکن کو حالت حدث میں ادا نہ کرے (۲) کسی
رکن کو چلنے کی حالت میں ادا نہ کرے مثلاً جب وضو کے لئے جائے یا وضو کر کے لوٹے تو قرآن مجید
کی تلاوت نہ کرے اسلئے کہ قرآن مجید کا پڑھنا نماز کا رکن ہے (۳) کوئی ایسا فعل جو نماز کی منافی ہو
نہ کرے نہ کوئی ایسا فعل کرے جس سے احتراز ممکن ہو۔ (۴) بعد حدث کے بغیر کسی عذر کے بقدر
ادا کرنے کسی رکن کے توقف نہ کرے بلکہ فوراً وضو کرنے کیلئے جائے ہاں اگر کسی عذر سے دیر
ہو جائے تو مضائقہ نہیں مثلاً صفیں زیادہ ہوں اور خود پہلی صف میں ہو اور صفوں کو بٹھا کر کرنا
مشکل ہو۔ **مسئلہ** منفرد کو اگر حدث ہو جائے تو اسکو چاہئے کہ فوراً وضو کر لے اور جستقد
جلد ممکن ہو وضو سے فراغت کرے مگر وضو تمام سنن اور استحباب کے ساتھ چاہئے اور درمیان
میں کلام وغیرہ نکرے پانی اگر قریب مل سکے تو دُور نہ جائے حاصل یہ کہ جستقد حرکت سخت ضروری ہو
اس سے زیادہ نکرے بعد وضو کے چاہئے وہیں اپنی بقیہ نماز تمام کر لے اور یہی افضل ہے اور
چاہے جہاں پہلے تھا وہاں جا کر پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ قصد پہلی نماز کی سلام پھر کر قطع کر دے
اور بعد وضو کے از سر نو نماز پڑھے۔ **مسئلہ** امام کو اگر حدث ہو جائے اگر چہ قعدہ اخیرہ میں ہو
تو اسکو چاہئے کہ فوراً وضو کر نیکیئے چلا جائے اور بہتر یہ ہے کہ اپنے مقتدیوں میں جسکو امامت

یشیر بوضو علی فہ دان بقی علیہ رکعۃ واحدۃ لیشیر باصح واحد وان کان اثین یا صغیرین و یسجد تلاتہ لیسجد صغیر علی الجہتہ واللسان واللسان علی قلبہا اذا لم یکن الخلیفۃ وکلم
ما اذا لم یکن الخلیفۃ ۱۲ عالمگیری چلائے اس صورت میں بقدر ایک رکن کے اگر آئے پس دیر ہو جائے تو کوئی حرج نہیں اور پھر جس طرح اسکو صفین چھڑ کر لائی جاوے پھر پڑھا جائے
اسی طرح جسکا وضو جائے ہتا ہوا امام ہو یا مقتدی وضو کر نیکیئے صفین چھا کر لگن آنا اور بقدر ضرورت قلب سے اخراج ہی جائز ہے احتیاطی

صلوہ والامام المحدث علی
 امامتہ المخرج من مسجد
 اوستہ خلف رجلا حتی یولم
 یوجد شیئ من ذلک فتؤمن
 من جانب المسجد ولقوم
 ینتظرونہ ورجع الی مکانہ
 واتم صلاتہ بہم اجزاہم
 عالمگیری ص ۱۱۱
 سبقہ الحدیث فقدم الامام
 رجلا والقوم رجلا وولم
 کل واحد منہما ان یکون
 اماما قال الامام ہوالذی یؤتی
 الامام لا امام فی المسجد
 فان حق الاستخلاف لہ و
 ان تقدم رجل من غیر
 تقدیم احد وقام مقام
 الامام قبل ان یخرج الامام
 عن المسجد جاز ولو خرج
 الامام من المسجد قبل ان
 یصل ہذا الرجل الی
 المحراب ویقوم مقامہ عند
 صلاۃ الرجل والقوم
 ولا تفسد صلاۃ الامام
 الاول ۱۲ فایضاً ان
 صلاۃ المنفرد ان شائتم
 فی منزله وان شاعراد
 الی مکانہ المتعدي
 یعود الی مکانہ الاول لیکون
 امامہ قد فرغ الاول لیکون
 بینہما کامل ۱۲ ہدایہ ص ۱۱۱
 کو وقتہ مہبتدی
 من حبث انتہی الی الامام

کے لائق سمجھتا ہو اس کو اپنی جگہ کھڑا کر دے۔ مدرک کو خلیفہ کرنا بہتر ہے۔ اگر مسبوق کو کر دے تب بھی جائز ہے اور اس مسبوق اشارے سے بتلا دے کہ میرے اوپر اتنی رکعتیں وغیرہ ہاتی ہیں۔ رکعتوں کے لئے انگلی سے اشارہ کرے مثلاً ایک رکعت باقی ہو تو ایک انگلی اٹھاوے دو رکعت باقی ہوں تو دو انگلی۔ رکوع باقی ہو تو گھٹنوں پر ہاتھ رکھ دے سجدہ باقی ہو تو پیشانی پر۔ قرأت باقی ہو تو منہ پر سجدہ تلاوت باقی ہو تو پیشانی اور زبان پر۔ سجدہ سہو کرنا ہو تو سینے پر جبکہ وہ بھی سمجھتا ہو۔ ورنہ اسکو خلیفہ نہ بناؤ پھر جب خود وضو کر چکے تو اگر جماعت باقی ہو تو جماعت میں آکر اپنے خلیفہ کا مقتدی بن جائے اور اگر وضو کر کے وضو کی جگہ کے پاس ہی کھڑا ہو گیا تو اگر درمیان میں کوئی ایسی چیز یا اتنا فصل محائل ہو جس سے اقتداء صحیح نہیں ہوتی تو درست نہیں ورنہ درست ہے اور اگر جماعت ہو چکی ہو تو اپنی نماز تمام کر لے خواہ جہاں وضو کیا ہو وہیں یا جہاں پہلے تھا وہاں۔ **مسئلہ** اگر بیانی مسجد کے فرش کے اندر موجود ہو تو پھر خلیفہ کرنا ضروری نہیں چاہے کرے اور چاہے نہ کرے بلکہ جب خود وضو کر کے آئے پھر امام بن جائے اور اتنی دیر مقتدی اس کے انتظار میں رہیں۔ **مسئلہ** خلیفہ کر دینے کے بعد امام نہیں رہتا بلکہ اپنے خلیفہ کا مقتدی ہو جاتا ہے لہذا اگر جماعت ہو چکی ہو تو امام اپنی نماز لاحق کی طرح تمام کر لے اگر امام کسی کو خلیفہ نہ کرے بلکہ مقتدی کو کسی کو اپنے میں سے خلیفہ کر دیں یا خود کوئی مقتدی آگے بڑھ کر امام کی جگہ پر کھڑا ہو جائے اور امام ہونے کی نیت کر لے تب بھی درست ہے بشرطیکہ اس وقت تک امام مسجد سے باہر نہ نکل چکا ہو اور اگر نماز مسجد میں نہ ہوتی ہو تو صفوں سے یا سترے سے آگے نہ بڑھا ہو اور اگر ان حدود سے آگے بڑھ چکا ہو تو نماز فاسد ہو جائے گی اب کوئی دوسرا امام نہیں بن سکتا۔ **مسئلہ** اگر مقتدی کو حدث ہو جائے اسکو بھی فوراً وضو کرنا چاہئے بعد وضو کے اگر جماعت باقی ہو تو جماعت میں شریک ہو جائے ورنہ اپنی نماز تمام کر لے اور مقتدی کو اپنے مقام پر جا کر نماز پڑھنا چاہئے اگر جماعت باقی ہو۔ لیکن اگر امام کی اور اس کے وضو کی جگہ میں کوئی مانع اقتداء نہ ہو تو یہاں بھی کھڑا ہونا جائز ہے اور اگر جماعت ہو چکی ہو تو مقتدی کو اختیار ہے چاہے محل اقتداء میں جا کر نماز پوری کرے یا وضو کی جگہ میں پوری کرے اور یہی بہتر ہے۔ **مسئلہ** اگر امام مسبوق کو اپنی جگہ پر کھڑا کر دے تو اسکو چاہئے کہ جس قدر رکعتیں وغیرہ امام پر باقی تھیں ان کو ادا کر کے کسی مدرک کو اپنی جگہ کر دے تاکہ وہ مدرک سلام پھیر دے

والا انتہی السلام یقدم مدرک کا مسلم بہم عالمگیری ص ۱۱۱ یعنی وضو کی جگہ کھڑے ہونا اس صورت میں جبکہ اتنا فصل ہو جس سے کہ اقتداء صحیح ہو تو بلکہ بہت ہی کم فاصلہ ہو تو وہاں پھر کھڑے ہو جائے اس کا جماعت میں شریک ہو یا صحیح ہو جاوے گا ۱۲ محشی **مسئلہ** عینے سرے سے نماز ہی باطل ہو گئی پھر از سر نو جماعت کیجائے ۱۲ محشی

اور یہ مسبوق پھر اپنی گئی ہوئی رکعتوں کے ادا کرنے میں مصروف ہو۔ **مسئلہ** اگر کسی کو خوف
 اخیرہ میں بعد اس کے کہ بقدر التحیات کے بیٹھ چکا ہو جنون ہو جائے یا حادث اکبر ہو جائے یا بلا قصد
 حادث اصغر ہو جائے یا بیہوش ہو جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی اور پھر اس نماز کا اعادہ کرنا ہو گا۔
مسئلہ چونکہ یہ مسائل باریک ہیں اور آجکل علم کی کمی ہے ضرور غلطی کا احتمال ہے اس
 لئے بہتر یہ ہے کہ بنا نہ کرے بلکہ وہ نماز سلام کے ساتھ قطع کر کے پھر از سر نو نماز پڑھیں۔

سہو کے بعض مسائل

اگر آہستہ آواز کی نماز میں کوئی شخص خواہ امام ہو یا منفرد بلند آواز سے قرأت کر جائے یا بلند آواز کی نماز میں امام آہستہ آواز سے قرأت کرے تو اسکو سجدہ سہو کرنا چاہئے ہاں اگر آہستہ آواز کی نماز میں بہت مقوڑی قرأت بلند آواز سے کی جائے جو نماز صحیح ہونے کے لئے کافی نہ ہو مثلاً دو تین لفظ بلند آواز سے نکل جائیں یا جہری نماز میں امام اسی قدر آہستہ پڑھ دے تو سجدہ سہو لازم نہیں یہی اصح ہے۔

نماز قضا ہو جانے کے مسائل ۷

مسئلہ اگر چند لوگوں کی نماز کسی وقت کی قضا ہو گئی ہو تو انکو چاہئے کہ اس نماز کو جماعت سے ادا کریں اگر بلند آواز کی نماز ہو تو بلند آواز سے قرأت کی جائے اور آہستہ آواز کی ہو تو آہستہ آواز سے۔ مسئلہ اگر کوئی نابالغ مرد کا عشاء کی نماز پڑھ کر سوئے اور بعد طلوع فجر کے بیدار ہو کر منی کا اثر دیکھے جس سے معلوم ہو کہ اس کو احتلام ہو گیا ہے تو بقول راجح اس کو چاہئے کہ عشاء کی نماز کا پھر اعادہ کرے اور اگر قبل طلوع فجر بیدار ہو کر منی کا اثر دیکھے تو بالاتفاق عشاء کی نماز قضا پڑھے۔

مریض کے بعض مسائل

مسئلہ اگر کوئی معذور اشارے سے رکوع سجدہ ادا کر چکا ہو اس کے بعد نماز کے اندر ہی رکوع سجدے پر قدرت ہو گئی تو وہ نماز اسکی فاسد ہو جائے گی پھر نئے سرے سے اس پر نماز پڑھنا واجب ہے اور اگر ابھی اشارے سے رکوع سجدہ نہ کیا ہو کہ تندرست ہو گیا

١٤ وتبين الاستينان
 ان لم يكن قد قرئت
 كجنون او حدث عمدا فلو
 حصلت بعده لا تقسمه
 صلاته لانها قد تمت ١٢
 شامى **١٥** و
 الاستينان ففضل تحزرا
 عن شبهة التحلات ١٤
 ص ٨٩ **١٦** ومنها اذا جهر
 وهو امام فيا يجتنب فيه
 قل ذلك او كثر او خافت
 فيلجج فيه قل ذلك او
 كثر وفي النوادر لا سهو
 عليه ما لم يخاف من عقاب
 ما يعلق به جواز الصلوة
 ١٢ قاضيان **١٧**
 واذا قضى الغائبة ان
 قضاها بجماعة فان كانت
 صلاة بغير فيها بالقرأة
 بغير فيها الا امام بالقرأة
 وان قضاها بوجهه عليه
 بين الجهر والخصوة والجهر
 افضل ١٢ قاضيان **١٨**
١٩ غلام احلم بعد ما سئل
 العشاء ويستيقظ حتى
 طلع الفجر ليس عليه
 العشاء والمختار ان عليه
 قضاء العشاء واذا استيقظ
 قبل الطلوع عليه قضاء
 العشاء بالااجماع ١٢
 الركن **٢٠** وان صلى
 بعض صلاته بالاماء ثم
 قدر على الركوع فليجود

استأنف عندہم جمیعاً بانہ اذا قدر علی ذلک بعد ما رکع و سجد اما اذا قدر بعد الانتحاح قبل الاذامع البناء علی المکبریٰ **فصل ۱۵** اور اگر منفرد ایسا کرے تو سجدہ سجدہ سہو لازم نہیں آئے گا ۱۷ محشی

تو پہلی نماز صحیح ہے اس پر بنا جائز ہے۔ مسئلہ اگر کوئی شخص قرأت کے طویل ہونے کے سبب سے کھڑے کھڑے تھک جائے اور تکلیف ہونے لگے تو اسکو کسی دیوار یا درخت یا لکڑی وغیرہ سے تکیہ لگا لینا مکروہ نہیں۔ تراویح کی نماز میں ضعیف اور بوڑھے لوگوں کو اکثر اس کی ضرورت پیش آتی ہے۔

مسافر کی نماز کے مسائل

مسئلہ کوئی شخص پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرے مگر دو مقام میں اور ان دو مقاموں میں اسقدر فاصلہ ہو کہ ایک مقام کے اذان آواز دوسرے مقام پر نہ جاسکتی ہو مثلاً دس روز مکہ میں رہنے کا ارادہ کرے اور پانچ روز مہنی میں۔ مکہ سے مہنی تین میل کے فاصلہ پر ہے تو اس صورت میں وہ مسافر ہی شمار ہوگا۔ مسئلہ اور اگر مسئلہ مذکور میں ایک رات کو ایک ہی مقام میں رہنے کی نیت کرے اور دن کو دوسرے مقام میں توجس موضع میں رات کو ٹھہرنے کی نیت کی ہے وہ اس کا وطن اقامت ہو جاوے گا وہاں اسکو قصر کی اجازت نہ ہوگی اب دوسرا موضع جس میں دن کو رہتا ہے اگر اُس پہلے موضع سے سفر کی مسافت پر ہے تو وہاں جانے سے مسافر ہو جاوے گا ورنہ مقیم رہے گا۔ مسئلہ اور اگر مسئلہ مذکور میں ایک موضع دوسرے موضع سے اسقدر قریب ہو کہ ایک جگہ کی اذان کی آواز دوسری جگہ جاسکتی ہے تو وہ دونوں موضع ایک سمجھے جائیں گے اور ان دونوں میں پندرہ دن ٹھہرنے کے ارادہ سے مقیم ہو جائیگا۔ مسئلہ مقیم کی اقتدا مسافر کے پیچھے ہر حال میں درست ہے خواہ ادا نماز ہو یا قضا اور مسافر جب دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دے تو مقیم مقتدی کو چاہئے کہ اپنی نماز اٹھ کر تمام کر لے اور اس میں قرأت نہ کرے بلکہ چپ کھڑا رہے اسلئے کہ وہ لاحق ہے اور قعدہ اولی اس مقتدی پر بھی متابعت امام کی وجہ سے فرض ہوگا مسافر امام کو مستحب ہے کہ اپنی مقتدیوں کو بعد دونوں طرف سلام پھیر نیکی فوراً اپنے مسافر ہونیکے اطلاع کر دے اور زیادہ بہتر یہ ہے کہ قبل نماز شروع کر نیکی بھی اپنے مسافر ہونیکے اطلاع کر دے۔ مسئلہ مسافر بھی مقیم کی اقتداء کر سکتا ہے مگر وقت کے اندر اور وقت حیاتار ہا تو فجر اور مغرب میں کر سکتا ہے اور ظہر عصر عشاء میں نہیں اسلئے کہ جب مسافر مقیم کی اقتداء کریگا تو یہ تبعیت امام کے پوری چار رکعت یہ بھی پڑھے گا اور امام کا قعدہ اولی فرض نہ ہوگا اور اس کا فرض ہوگا پس فرض پڑھنے والے کی اقتداء غیر فرض والے کے پیچھے ہوئی اور یہ درست نہیں۔ مسئلہ اگر کوئی مسافر حالت نماز میں اقامت کی نیت کر لے خواہ اول

۱۔ دن افتح الطلوع
تا غروب الشمس
۲۔ غروب الشمس
۳۔ غروب الشمس
۴۔ غروب الشمس
۵۔ غروب الشمس
۶۔ غروب الشمس
۷۔ غروب الشمس
۸۔ غروب الشمس
۹۔ غروب الشمس
۱۰۔ غروب الشمس
۱۱۔ غروب الشمس
۱۲۔ غروب الشمس
۱۳۔ غروب الشمس
۱۴۔ غروب الشمس
۱۵۔ غروب الشمس
۱۶۔ غروب الشمس
۱۷۔ غروب الشمس
۱۸۔ غروب الشمس
۱۹۔ غروب الشمس
۲۰۔ غروب الشمس
۲۱۔ غروب الشمس
۲۲۔ غروب الشمس
۲۳۔ غروب الشمس
۲۴۔ غروب الشمس
۲۵۔ غروب الشمس
۲۶۔ غروب الشمس
۲۷۔ غروب الشمس
۲۸۔ غروب الشمس
۲۹۔ غروب الشمس
۳۰۔ غروب الشمس
۳۱۔ غروب الشمس
۳۲۔ غروب الشمس
۳۳۔ غروب الشمس
۳۴۔ غروب الشمس
۳۵۔ غروب الشمس
۳۶۔ غروب الشمس
۳۷۔ غروب الشمس
۳۸۔ غروب الشمس
۳۹۔ غروب الشمس
۴۰۔ غروب الشمس
۴۱۔ غروب الشمس
۴۲۔ غروب الشمس
۴۳۔ غروب الشمس
۴۴۔ غروب الشمس
۴۵۔ غروب الشمس
۴۶۔ غروب الشمس
۴۷۔ غروب الشمس
۴۸۔ غروب الشمس
۴۹۔ غروب الشمس
۵۰۔ غروب الشمس
۵۱۔ غروب الشمس
۵۲۔ غروب الشمس
۵۳۔ غروب الشمس
۵۴۔ غروب الشمس
۵۵۔ غروب الشمس
۵۶۔ غروب الشمس
۵۷۔ غروب الشمس
۵۸۔ غروب الشمس
۵۹۔ غروب الشمس
۶۰۔ غروب الشمس
۶۱۔ غروب الشمس
۶۲۔ غروب الشمس
۶۳۔ غروب الشمس
۶۴۔ غروب الشمس
۶۵۔ غروب الشمس
۶۶۔ غروب الشمس
۶۷۔ غروب الشمس
۶۸۔ غروب الشمس
۶۹۔ غروب الشمس
۷۰۔ غروب الشمس
۷۱۔ غروب الشمس
۷۲۔ غروب الشمس
۷۳۔ غروب الشمس
۷۴۔ غروب الشمس
۷۵۔ غروب الشمس
۷۶۔ غروب الشمس
۷۷۔ غروب الشمس
۷۸۔ غروب الشمس
۷۹۔ غروب الشمس
۸۰۔ غروب الشمس
۸۱۔ غروب الشمس
۸۲۔ غروب الشمس
۸۳۔ غروب الشمس
۸۴۔ غروب الشمس
۸۵۔ غروب الشمس
۸۶۔ غروب الشمس
۸۷۔ غروب الشمس
۸۸۔ غروب الشمس
۸۹۔ غروب الشمس
۹۰۔ غروب الشمس
۹۱۔ غروب الشمس
۹۲۔ غروب الشمس
۹۳۔ غروب الشمس
۹۴۔ غروب الشمس
۹۵۔ غروب الشمس
۹۶۔ غروب الشمس
۹۷۔ غروب الشمس
۹۸۔ غروب الشمس
۹۹۔ غروب الشمس
۱۰۰۔ غروب الشمس

لوگ لاحق ہیں پھر یہ لوگ دشمن کے مقابلہ میں چلے جائیں دوسرا حصہ یہاں آکر اپنی نماز قرات کیسٹھا
 تمام کر لے اور سلام پھیر دے اسلئے کہ وہ لوگ مسبوق ہیں۔ **مسئلہ** حالت نماز میں دشمن کے
 مقابلہ میں جاتے وقت یاد ہاں سے نماز تمام کرنے کیلئے آتے وقت پیادہ چلنا چاہئے اگر سوار
 ہو کر چلینگے تو نماز فاسد ہو جائیگی اسلئے کہ یہ عمل کثیر ہے۔ **مسئلہ** دوسرے حصہ کا امام کے
 ساتھ بقیہ نماز پڑھ کر چلا جانا اور پہلے حصہ کا پھر یہاں آکر اپنی نماز تمام کرنا اس کے بعد دوسری حصہ
 کا یہیں آکر نماز تمام کرنا مستحب اور افضل ہے ورنہ یہ بھی جائز ہے کہ پہلا حصہ نماز پڑھ کر چلا جائے اور
 دوسرا حصہ امام کے ساتھ بقیہ نماز پڑھ کر اپنی نماز وہیں تمام کر لے تب دشمن کے مقابلہ میں جائے
 جب یہ لوگ وہاں پہنچ جائیں تو پہلا حصہ اپنی نماز وہیں پڑھ لیں یہاں نہ آوے۔ **مسئلہ**
 یہ طریقہ نماز پڑھنے کا اس وقت کیلئے ہے کہ جب سب لوگ ایک ہی امام کے پیچھے نماز پڑھنا چاہتی ہوں
 مثلاً کوئی بزرگ شخص ہو اور سب چاہتے ہوں کہ اسی کے پیچھے نماز پڑھیں ورنہ بہتر یہ ہے کہ ایک
 حصہ ایک امام کے ساتھ پوری نماز پڑھ لے اور دشمن کے مقابلہ میں چلا جائے پھر دوسرا حصہ دوسرا
 شخص کو امام بنا کر پوری نماز پڑھ لے۔ **مسئلہ** اگر یہ خوف ہو کہ دشمن بہت ہی قریب ہے اور
 جگہ یہاں پہنچ جائیگا اور اس خیال سے ان لوگوں نے پہلے قاعدے سے نماز پڑھی بعد اس کے یہ
 خیال غلط نکلا تو امام کی نماز تو صحیح ہو گئی مگر مقتدیوں کو اس نماز کا اعادہ کر لینا چاہئے اسلئے کہ وہ نماز
 نہایت سخت ضرورت کیلئے خلاف قیاس عمل کثیر کیساتھ مشروع کی گئی ہے بے ضرورت شدید اس
 قدر عمل کثیر مفسد نماز ہے۔ **مسئلہ** اگر کوئی ناجائز لڑائی ہو تو اس وقت اس طریقے سے نماز پڑھنا
 کی اجازت نہیں مثلاً باغی لوگ بادشاہ اسلام پر چڑھائی کریں یا کسی دنیاوی ناجائز غرض سے
 کوئی کسی سے لڑے تو ایسے لوگوں کیلئے استقدر عمل کثیر معاف نہ ہوگا۔ **مسئلہ** نماز خلاف
 بہت قبلہ کی طرف شروع کر چکے ہوں کہ اتنے میں دشمن بھاگ جائے تو ان کو چاہئے کہ فوراً قبلہ کی
 طرف پھر جائیں ورنہ نماز نہ ہوگی۔ **مسئلہ** اگر اطمینان سے قبلہ کی طرف نماز پڑھ رہے ہوں
 اور اسی حالت میں دشمن آجائے تو فوراً انکو دشمن کی طرف پھر جانا جائز ہے اور اس وقت استقبال قبلہ
 شرط نہ رہیگا۔ **مسئلہ** اگر کوئی شخص دریا میں تیر رہا ہو اور نماز کا وقت اخیر ہو جائے تو
 اسکو چاہئے کہ اگر ممکن ہو تو تھوڑی دیر تک اپنے ہاتھ پیر کو جنبش نہ دے اور اشاروں سے نماز
 پڑھ لے یہاں تک پہنچ وقتی نمازوں کا اور ان کے متعلقات کا ذکر تھا اب چونکہ حمد اللہ اس سے
 فراغت ملی لہذا نماز جمعہ کا بیان لکھا جاتا ہے اسلئے کہ نماز جمعہ بھی اعظم شعائر اسلام سے ہے اسلئے

مسئلہ و تضحیٰ ہذہ الطائفۃ
 الی جہۃ الحد و مشافہۃ فاکہ
 و مشو الغیر جہۃ الاصطفا
 بمقابلۃ الحد و بطلت ۱۲
 مراقی الفلاح ص ۹۷
 حتی لو امت و وقت
 الطائفۃ الذاہیۃ بازاء
 العدد و دہل الانام
 فی مکان الصلاۃ افضل
 اونی محل الوقت و لان
 فی الکافی علی ان العود
 افضل ۱۲ طحاوی ص ۳۷۳
مسئلہ دان لم تنازعوا فی
 الصلاۃ فقلت امام واحد
 فالافضل صلاۃ کل طائفۃ
 مقتدین بامام مہرانی ص ۹۹
مسئلہ فلور او سود او غنودہ
 عدد او صلواتان تبین
 لکھنؤ اجازت دان ظہر
 خلاف لم یجوز ہذا کلمہ فی
 حق القوم و اما لانام صلاۃ
 جائزۃ ۱۲ عالمگیری ص ۱۱۱
مسئلہ لا تشرع صلوة الخو
 للعاصی فی سفرہ لان العاصی
 فی السفر عدد اللہ و علیہ
 تصحیح من البقاۃ ۱۲ در
 طحاوی ص ۳۷۳ و لو
 حصل الامن فی وسط
 الصلاۃ بان ذہب الحد
 لا یجوز ان یتواصلہ الخو
 و لکن یصلون صلاۃ الا
 من مالم یمن صلاۃ تم و
 من و حو منہم و جہر عن

القبلۃ بعد انصرن الحد و صلاۃ ۱۲ عالمگیری ص ۱۱۱
 الشرع انہ لم یجوز ان یصلوا سبب الرخصۃ و بعکسہ ہمازی ہم الاخرات فی اوانہ لوجود
 الضرورۃ ۱۲ طحاوی و در ۳۷۳ و السانح فی البحر ان امکنہ ان یصل اعضاہ ساعتہ یصل بالایمان و الا لا تصح ۱۲ طحاوی و در ۳۷۳

غیدین کی نماز سے اُسکو مقدم کیا گیا ہے۔

جمعے کی نماز کا بیان

اللہ تعالیٰ کو نماز سے زیادہ کوئی چیز پسند نہیں اور اسی واسطے کسی عبادت کی استقدر سخت تاکید اور فضیلت شریعت صافیہ میں وارد نہیں ہوئی اور اسوجہ سے پروردگار عالم نے اس عبادت کو اپنے اُن غیر متناہی نعمتوں کے ادائے شکر کے لئے جن کا سلسلہ ابتداء اُسے پیدا اُنش سے آخر وقت تک بلکہ موت کے بعد اور قبل پیدا اُنش کے بھی منقطع نہیں ہوتا ہر دن میں پانچ وقت مقرر فرمایا ہے اور جمعے کے دن چونکہ تمام دنوں سے زیادہ نعمتیں فائز ہوئی ہیں حتیٰ کہ حضرت آدم علیہ السلام جو انسانی نسل کیلئے اصل اول ہیں اسی دن پیدا کئے گئے ہیں لہذا اُس دن ایک خاص نماز کا حکم ہوا اور ہم اوپر جماعت کی حکمتیں اور فائدے بھی بیان کر چکے ہیں اور یہ بھی ظاہر ہو چکا ہے کہ جسقدر جماعت زیادہ ہو اسقدر اُن فوائد کا زیادہ ظہور ہوتا ہے اور یہ اسوقت ممکن ہے کہ جب مختلف محلوں کے لوگ اور اس مقام کے اکثر باشندے ایک جگہ جمع ہو کر نماز پڑھیں اور ہر روز پانچوں وقت یہ امر سخت تکلیف کا باعث ہوتا۔ ان سب وجوہ سے شریعت نے ہفتے میں ایک دن ایسا مقرر فرمایا۔ جس میں مختلف محلوں اور گاؤں کے مسلمان آپس میں جمع ہو کر اس عبادت کو ادا کریں اور چونکہ جمعہ کا دن تمام دنوں میں افضل و اشرف تھا لہذا یہ تخصیص اسی دن کیلئے کی گئی ہے۔ اگلی امتوں کو بھی خدائے تعالیٰ نے اس دن عبادت کا حکم فرمایا تھا مگر انہوں نے اپنی بد نصیبی سے اس میں اختتام کیا اور اس سرکشی کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اس سعادت عظمیٰ سے محروم رہے اور یہ فضیلت بھی اسی امت کے حصے میں پڑی۔ یہود نے سینچ کا دن مقرر کیا اس خیال سے کہ اس دن میں اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کے پیدا کرنے سے فراغت کی تھی۔ نصاریٰ نے اتوار کا دن مقرر کیا اس خیال سے کہ یہ دن ابتداء اُسے آفرینش کا ہے چنانچہ اب تک یہ دونوں فرتے ان دونوں دنوں بہت اہتمام کرتے ہیں اور تمام دنیا کے کام چھوڑ کر عبادت میں مصروف رہتے ہیں نصرانی سلطنتوں میں اتوار کو دن اسی سبب سے تمام دفاتر میں تعطیل ہو جاتی ہے۔

جمعے کے فضائل

(۱) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام دنوں سے بہتر جمعے کا دن ہے اسی میں حضرت آدم علیہ السلام

پیدا کئے گئے اور اسی دن وہ جنت میں داخل کئے گئے اور اسی دن جنت سے باہر لائے گئے اور قیامت کا وقوع بھی اسی دن ہوگا (صحیح مسلم شریف) (۲۲) امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ انھوں نے فرمایا شب جمعہ کا مرتبہ لیلة القدر سے بھی زیادہ ہے بعض وجوہ سے اس لئے کہ اسی شب میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ ماجدہ کے شکم طاہر میں جلوہ افروز ہوئے اور حضرت کا تشریف لانا اس قدر خیر و برکت و نیا و آخرت کا سبب ہوا جس کا شمار و حساب کوئی نہیں کر سکتا۔ (اشعة اللغات فارسی شرح مشکوٰۃ شریف) (۲۳) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعے میں ایک ساعت ایسی ہے کہ اگر کوئی مسلمان اس وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کرے تو ضرور قبول ہوگی (صحیحین شریفین) علماء مختلف ہیں کہ یہ ساعت جس کا ذکر حدیث میں گذر اس وقت ہے شیخ عبدالحی محدث دہلوی نے شرح سفر السعادت میں چالیس قول نقل کئے ہیں مگر ان سب میں دو قولوں کو ترجیح دی ہے ایک یہ کہ وہ ساعت خطبہ پڑھنے کی وقت سے نماز کے ختم ہونے تک ہے۔ دوسرے یہ کہ وہ ساعت اخیر دن میں ہے اور اس دوسرے قول کو ایک جماعت کثیرہ نے اختیار کیا ہے اور بہت احادیث صحیحہ اس کی مؤید ہیں۔ شیخ دہلوی فرماتے ہیں کہ یہ روایت صحیح ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جمعہ کے دن کسی خادمہ کو حکم دیتی تھیں کہ جب جمعہ کا دن ختم ہونے لگے تو ان کو خبر کر دے تاکہ وہ اس وقت ذکر اور دعا میں مشغول ہو جاویں (اشعة اللغات) (۲۴) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے سب دنوں میں جمعہ کا دن افضل ہے اسی دن صوم چھوڑنا جائیگا اس روز کثرتِ مجاہدہ درود شریف پڑھا کرو کہ وہ اسی دن میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ پر کیسے پیش کیا جاتا ہے حالانکہ بعد وفات آپ کی ہڈیاں بھی نہونگی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کیلئے زمین پر انبیاء علیہم السلام کا بدن حرام کر دیا ہے (ابوداؤد شریف) (۲۵) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شاید سے مراد جمعہ کا دن ہے کوئی دن جمعہ سے زیادہ بزرگ نہیں اس میں ایک ساعت ایسی ہے کہ کوئی مسلمان اس میں دعائیں نہ پڑھے کہ تا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے اور کسی چیز سے پناہ نہیں مانگتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو پناہ دیتا ہے (ترمذی شریف) (شاید کالفظ سورہ بروج میں واقع ہے اللہ تعالیٰ نے اس دن کی قسم کھائی ہے وَالسَّمَاءُ ذَاتِ الْبُرُوجِ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُودِ وَشَاهِدٍ وَمَشْهُودٍ قسم ہے اس آسمان کی جو برجوں والا ہے اور قسم ہے دن موعود (قیامت) کی اور قسم ہے شاہد (جمعہ) کی اور مشہود (عرفہ) کی۔ (۲۶) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار اور اللہ پاک کے نزدیک

۱۵ یعنی انبیاء کو بدن
کو زمین بجنسہ باقی رکھتی
ہے اس میں کسی طرح کا
تضرع نہیں کرتی ہے
۱۶ برج سے یہاں
مراد ستارے ہیں
۱۷ محشی

سب بزرگ اور عید الفطر اور عید الاضحیٰ سے بھی زیادہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسکی عظمت ہو (ابن ماجہ)

(۷) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان جمعہ کے دن یا شب جمعہ کو مرتا ہے اللہ تعالیٰ اسکو عذاب قبر سے محفوظ رکھتا ہے (ترمذی شریف) (۸) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ آیت **الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ** کی تلاوت فرمائی اُن کے پاس ایک یہودی بیٹھا تھا اس نے کہا کہ اگر ہم پر ایسی آیت اترتی تو ہم اُس دن کو عید بنا لیتے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت دو عیدوں کے دن اترتی تھی جمعہ کا دن اور عرفہ کا دن۔ یعنی یہ کو بنانے کی کیا حاجت اس دن تو خود ہی دو عیدیں تھیں۔ (۹) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ جمعہ کی رات سفید رات ہے اور جمعہ کا دن روشن دن ہے۔ (مشکوٰۃ شریف) (۱۰) قیامت کے بعد جب اللہ تعالیٰ مستحقین جنت کو جنت میں اور مستحقین دوزخ کو دوزخ میں بھیجے گا اور وہی دن وہاں بھی ہوں گے اگرچہ وہاں دن رات نہوں گے مگر اللہ تعالیٰ اُن کو دن اور رات کی مقدار اور گھنٹوں کا شمار تعلیم فرمادے گا پس جب جمعہ کا دن آئیگا اور وہ وقت ہوگا جس وقت مسلمان دنیا میں جمعہ کی نماز کیلئے نکلتے تھے ایک منادی آواز دیگا کہ اے اہل جنت مزید کے جنگل میں چلو وہ ایسا جنگل ہے جس کا طول و عرض سوائے خدا تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا وہاں مشک کے ڈھیر ہونگے آسمان کو برابر بلند انبیاء علیہم السلام نور کے ممبروں پر بٹھلائے جائیں گے اور مومنین یا قوت کی کرسیوں پر۔ پس جب سب لوگ اپنے مقام پر بیٹھ جائیں گے حق تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا جس سے وہ مشک جو وہاں ڈھیر ہوگا اڑے گا۔ وہ ہوا اس مشک کو ان کے کپڑوں میں لیجائیگی اور منہ میں اور بالوں پر لگائیگی وہ ہوا اس مشک کے لگانے کا طریقہ اس عورت سے بھی زیادہ جانتی ہے جسکو تمام دنیا کی خوشبوئیں دی جائیں پھر حق تعالیٰ حاملان عرش کو حکم دیگا کہ عرش کو اُن لوگوں کے سامنے لیجا کر رکھو پھر ان لوگوں کو خطاب کر کے فرمائے گا کہ اے میرے بندو جو غیب پر ایمان لائے ہو حالانکہ مجھ کو دیکھنا تھا اور میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی اور میرے حکم کی اطاعت کی اب کچھ مجھ سے مانگو۔ یہ دن مزید یعنی زیادہ انعام کریم کا ہے سب لوگ ایک زبان ہو کر کہیں گے کہ اے پروردگار تم مجھ سے خوش ہیں تو بھی ہم سے راضی ہو جا۔ حق تعالیٰ فرمائے گا اے اہل جنت اگر میں تم سے راضی نہ ہوتا تو تم کو اپنی بہشت میں نہ رکھتا۔ اور کچھ مانگو یہ دن مزید کا ہے تب سب لوگ متفق اللسان ہو کر عرض کریں گے کہ اے پروردگار ہم کو اپنا جمال دکھا دے کہ ہم تیری مقدس ذات کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں پس حق سبحانہ پر دے اٹھا دیگا اور ان لوگوں پر ظاہر ہو جاوے گا اور اپنے جمال جہاں را

سے اُن کو گھیر لیگا اگر اہل جنت کیلئے یہ حکم نہ ہو چکا ہوتا کہ یہ لوگ کبھی جلانے نہ جائیں تو بیشک اس نور کی تاب نہ لاسکیں اور جل جائیں پھر اُن سے فرمایا گیا کہ اب اپنے اپنے مقامات پر واپس جاؤ اور ان لوگوں کا حسن و جمال اس جلال حقیقی کے اثر سے دونا ہوا ہو گیا ہو گا یہ لوگ اپنی بیبیوں کے پاس آئیں گے نہ بیبیاں انکو دیکھیں گی نہ یہ بیبیوں کو۔ تھوڑی دیر کے بعد جب وہ نور جو اُنکو چھپائے ہوئے تھا ہر طرف جاوے گا تب یہ آپس میں ایک دوسرے کو دیکھیں گے اُنکی بیبیاں کہیں گی کہ جاتے وقت جیسی صورت تمہاری تھی وہ اب نہیں یعنی ہزار ہا درجہ اس سے اچھی ہو یہ لوگ جواب دیں گے کہ ہاں یہ اس سبب کہ حق تعالیٰ نے اپنی ذات مقدس کو ہم پر ظاہر کیا تھا اور ہم نے اس جمال کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ (شرح سفر السعادت) دیکھئے جمعہ کے دن کتنی بڑی نعمت ملی (۱۱) ہر روز دو پہر کے وقت دوزخ تیز کی جاتی ہے مگر جمعہ کی برکت سے جمعہ کے دن نہیں تیز کی جاتی (احیاء العلوم) (۱۲) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جمعہ کو ارشاد فرمایا کہ اے مسلمانو اس دن کو اللہ تعالیٰ نے عید مقرر فرمایا ہے پس اُس دن غسل کرو اور جس کے پاس خوشبو ہو وہ خوشبو لگائے اور مسواک کو اُس دن لازم کرلو۔ (ابن ماجہ)

جمعہ کے آداب

(۱) ہر مسلمان کو چاہئے کہ جمعہ کا اہتمام پنجشنبہ سے کرے پنجشنبہ کے دن بعد عصر کے استغفار وغیرہ زیادہ کرے اور اپنے پہننے کے کپڑے صاف رکھے اور خوشبو گھر میں نہ ہو اور ممکن ہو تو اسی دن لا رکھے تاکہ پھر جمعہ کے دن ان کاموں میں اسکو مشغول ہو نہ پڑے بزرگان سلف نے فرمایا ہے کہ سب سے زیادہ جمعہ کا فائدہ اسکو ملیگا جو اسکا منتظر رہتا ہو اور اس کا اہتمام پنجشنبہ سے کرتا ہو اور سب سے زیادہ بے نصیب وہ ہے جسکو یہ بھی نہ معلوم ہو کہ جمعہ کب ہے حتیٰ کہ صبح لوگوں سے پوچھے کہ آج کون دن ہے اور بعض بزرگ شب جمعہ کو زیادہ اہتمام کی غرض سے جامع مسجد ہی میں جا کر رہتے تھے (ملاحجۃ الاحیاء العلوم) (۲) پھر جمعہ کے دن غسل کرے سر کے بالوں کو اور بدن کو خوب صاف کرے اور مسواک کرنا بھی اس دن بہت فضیلت رکھتا ہے (احیاء صلی) (۳) جمعہ کے دن بعد غسل کے عمدہ سے عمدہ کپڑے جو اس کے پاس ہوں پہنے اور ممکن ہو تو خوشبو لگائے اور ناخن وغیرہ بھی کتروائے (احیاء صلی) (۴) جامع مسجد میں بہت سویرے جائے جو شخص جتنا سویرے جائیگا اسقدر اسکو ثواب زیادہ ملیگا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن فرشتے دروازے پر اُس مسجد کے جہاں جمعہ پڑھا جاتا ہے کھڑے ہوتے ہیں اور سب سے پہلے جو آتا ہے اُسکو پھر اسکے بعد دوسرے کو اسطرح

درجہ بدرجہ سب کا نام لکھتے ہیں اور سب پہلے جو آیا اسکو ایسا ثواب ملتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اونٹ قربانی کرنے والے کو اسکے بعد پھر جیسے گائے کی قربانی کرنے میں پھر جیسے اللہ تعالیٰ کے واسطے مرغ کے ذبح کرنے میں پھر جیسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی کو انڈا صدقہ دیا جائے پھر جب خطبہ ہونے لگتا ہے تو فرشتے وہ دفتر بند کر لیتے ہیں اور خطبہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں (صحیح مسلم شریف و صحیح بخاری شریف) اگلے زمانے میں صبح کے وقت اور بعد فجر کے راستے گلیاں بھری ہوئی نظر آتی تھیں تمام لوگ اتنے سویرے سے جامع مسجد جاتے تھے اور سخت اڑدھام ہوتا تھا جیسے عید کے دنوں میں پھر جب یہ طریقہ جاتا رہا تو لوگوں نے کہا کہ یہ پہلی بدعت ہے جو اسلام میں پیدا ہوئی یہ لکھکر امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کیوں نہیں شرم آتی مسلمانوں کو یہود اور نصاریٰ سے کہ وہ لوگ اپنی عبادت کے دن یعنی یہود سینچر کو اور نصاریٰ اتوار کو اپنی عبادت خانوں اور گرجا گھروں میں کیسے سویرے جاتے ہیں اور طالبان دین کیوں نہیں پیش قدمی کرتے (احیاء العلوم) درحقیقت مسلمانوں نے اس زمانے میں اس مبارک دن کی بالکل قدر گھٹا دی ان کو بھی خبر نہیں ہوتی کہ آج کون دن ہے اور اس کا کیا مرتبہ ہے افسوس وہ دن جو کسی زمانے میں مسلمانوں کو نزدیک عید سے بھی زیادہ تھا اور جس دن پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فخر تھا اور جو دن اگلی امتوں کو نصیب نہ ہوا تھا آج مسلمانوں کے ہاتھ سے اسکی ایسی ذلت اور ناقداری ہو رہی ہے خدائے تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت کو اس طرح ضائع کرنا سخت ناشکری ہے جس کا وبال ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ (۵) جمعہ کی نماز کیلئے پایادہ جانے میں ہر قدم پر ایک سال روزہ رکھنے کا ثواب ملتا ہے (ترمذی شریف) (۶) نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز کی نمازیں سورۃ الم سجدہ اور بل اتی علی الانسان پڑھتے تھے لہذا ان سورہوں کو جمعہ کے دن فجر کی نماز میں مستحب سمجھ کر کبھی کبھی پڑھا کرے کبھی ترک بھی کر دے تاکہ لوگوں کو جو بکاحیال نہ ہو (۷) جمعہ کی نماز میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سورۃ جمعہ اور سورۃ منافقون یا سبح اسم ربک الاعلیٰ اور بل تاک حدیث الغاشیہ پڑھتے تھے (۸) جمعہ کے دن خواہ نماز سے پہلے یا پیچھے سورۃ کہف پڑھنے میں بہت ثواب ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن جو کوئی سورۃ کہف پڑھے اسکیلئے عرش کے نیچے سے آسمان کے برابر بلند ایک نور ظاہر ہوگا کہ قیامت کے اندھیرے میں اسکو کام آویگا اور اس جمعہ سے پہلے جمعہ تک جتنو گناہ اس سے ہوئے تھے سب معاف ہو جائینگے (شرح سفر

یہاں پر شرعی بدعت مراد نہیں ہے بلکہ لغوی مراد ہے یعنی نئی بات پیدا کرنے کے معنی میں ۶۱۲

السعادت) علماء نے لکھا ہے کہ اس حدیث میں گناہ صغیرہ مراد ہیں اس لئے کہ کبیرہ بے توبہ کو نہیں معاف ہوتے واللہ اعلم وہو رحم الراحمین (۹) جمعہ کے دن درود شریف پڑھنے میں بھی اور دنوں سے زیادہ ثواب ملتا ہے اسی لئے احادیث میں وارد ہوا ہے کہ جمعہ کے دن درود شریف کی کثرت کرو۔

جمعہ کی نماز کی فضیلت اور تاکید

نماز جمعہ فرض عین ہے قرآن مجید اور احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے اور عظیم شعائر اسلام سے ہے منکر اسکا کافر اور بے عذر اسکا تارک فاسق ہے (۱) قولہ تعالیٰ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ یعنی جب نماز جمعہ کیلئے اذان کہی جائے تو تم لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔ ذکر سے مراد اس آیت میں نماز جمعہ اور اسکا خطبہ ہی دوڑنے سے مقصود نہایت اہتمام کے ساتھ جانا ہے۔ (۲) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن غسل اور طہارت بقدر امکان کرے بعد اس کے اپنے بالوں میں تیل لگائے اور خوشبو کا استعمال کرے اسکے بعد نماز کیلئے چلے اور جب مسجد میں آئے اور کسی آدمی کو اسکی جگہ سے اٹھا کر نہ بیٹھے پھر جسقدر نوافل اسکی قسمت میں ہوں پڑھے پھر جب ایام خطبہ پڑھنے لگے تو سکوت کرے تو گزشتہ جمعے سے اس وقت تک کے گناہ اس شخص کے معاف ہو جائیں گے (صحیح بخاری شریف) (۳) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی جمعہ کے دن خوب غسل کرے اور سویرے مسجد میں پیادہ یا جائے سوار ہو کر نہ جائے پھر خطبہ سنے اور اس درمیان میں کوئی لغو فعل نہ کرے تو اسکو ہر قدم کے عوض میں ایک سال کامل کی عبادت کا ثواب ملیگا ایک سال کے روزوں کا اور ایک سال کی نمازوں کا (ترمذی شریف) (۴)۔ ابن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتی ہوئی سنا کہ لوگ نماز جمعہ کے ترک سے باز رہیں ورنہ خدا تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر کر دیگا پھر وہ سخت غفلت میں پڑ جائیں گے (صحیح مسلم شریف) (۵) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نین جمعہ سستی سے یعنی بے عذر ترک کر دیتا ہے اس کے دل پر اللہ تعالیٰ مہر

۱۔ امام اعظم رحمہ اللہ
مسئلہ ہے کہ امام کو جمعہ
پر آٹھ بجے بعد نماز اور کلام
چھوڑ دے اس میں
صاحبین کا اختلاف ہے
صاحبین کا یہ مسئلہ ہے
کہ خطبہ شروع ہونے سے
پہلے تک کلام کرنے میں
کوئی مضائقہ نہیں
ہے ۱۲ ۶ ۶ ۶ ۶
محشی

کر دیتا ہے (ترمذی شریف) اور ایک روایت میں ہے کہ خداوند عالم اس سے بیزار ہو جاتا ہے (۶) طارق بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز جمعہ جماعت کے ساتھ ہر مسلمان پر حق واجب ہے مگر چار پر غلام یعنی جو قاعدہ شرع کے موافق ملوک ہو۔ عورت۔ نابالغ لڑکا۔ یتیم (ابوداؤد شریف) (۷) ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تارکین جمعہ کے حق میں فرمایا کہ میرا مصمم ارادہ ہوا کہ کسی کو اپنی جگہ امام کردوں اور خود ان لوگوں کے گھر و نگو جلا دوں جو نماز جمعہ میں حاضر نہیں ہوتے (صحیح مسلم شریف) اسی مضمون کی حدیث ترک جماعت کے حق میں بھی وارد ہوئی ہے جسکو ہم اوپر لکھ چکے ہیں (۸) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بے ضرورت جمعہ کی نماز ترک کر دیتا ہے وہ منافق لکھ دیا جاتا ہے ایسی کتاب میں کہ جو تغیر و تبدل سے بالکل محفوظ ہے (مشکوٰۃ شریف) یعنی اس کے نفاق کا حکم ہمیشہ رہیگا ہاں اگر توبہ کرے یا رحم الراحمین اپنی محض عنایت سے معاف فرمائے تو وہ دوسری بات ہے۔ (۹) جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کو جمعہ کے دن نماز جمعہ پڑھنا ضروری ہے مگر مریض اور مسافر اور عورت اور لڑکا اور غلام پس اگر کوئی شخص لغو کام یا تجارت میں مشغول ہو جائے تو خداوند عالم بھی اس سے اعراض فرماتا ہے اور وہ بے نیاز اور محجوب ہے۔ مشکوٰۃ شریف یعنی اس کو کسی کی عبادت کی پرواہ نہیں نہ اسکا کچھ فائدہ ہے اس کی ذات بہرہ صفت موصوف ہے کوئی اس کی حمد و ثنا کرے یا نہ کرے (۱۰) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا جس شخص نے پڑ پڑ کئی جمعہ ترک کر دئے پس اس نے اسلام کو پس پشت ڈال دیا (اشعۃ اللغات) (۱۱) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ ایک شخص مر گیا اور وہ جمعہ اور جماعت میں شریک نہ ہوتا تھا اس کے حق میں آپ کیا فرماتے ہیں انھوں نے جواب دیا کہ وہ دوزخ میں ہے۔ پھر وہ شخص ایک مہینے تک برابر ان سے یہی سوال کرتا رہا اور وہ یہی جواب دیتا رہے (احیاء العلوم) ان احادیث سے سرسری نظر کے بعد بھی یہ نتیجہ بخوبی نکل سکتا ہے کہ نماز جمعہ کی سخت تاکید شریعت میں ہے اور اس کے تارک پر سخت سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں کیا اب بھی کوئی شخص بعد دعویٰ اسلام کے اس فرض کے ترک کرے یا جرأت کر سکتا ہے۔

۱۔ منافق کے معنی حقیقی کافر کے ہیں۔
یہاں پر حقیقی معنی مراد نہیں ہے بلکہ منافق کے جیسی عادت کے ہے اور منافق کے جیسی عادت بنانا گناہ ہے جو غشی ۲۔ اگر اس سوچے کہ وہ کہ دوزخ میں ہمیشہ رہو گا تو یہ تاویل کرنی پڑی کہ جو شخص جمعہ اور جماعت کا مرتبہ کم سمجھ کر ترک کر دے اسے کہ یہ شریعت کے تحقیق پر دال ہے اور اگر ہمیشگی مراد نہیں ہو تو پھر اس تاویل کی کوئی ضرورت نہیں ۲۔

نماز جمعہ کے واجب ہونے کی شرطیں

(۱) مقیم ہونا پس مسافر پر نماز جمعہ واجب نہیں (۲) صحیح ہونا پس مریض پر نماز جمعہ واجب نہیں جو مرض جامع مسجد تک پیادہ پا جانے سے مانع ہو اسی مرض کا اعتبار ہے بوڑھا ہے کیوجہ سے اگر کوئی شخص کمزور ہو گیا ہو کہ مسجد تک نہ جاسکے یا نابینا ہو یہ سب لوگ مریض سمجھے جائیں گے اور نماز جمعہ اُن پر واجب نہ ہوگی۔

(۳) آزاد ہونا۔ غلام پر نماز جمعہ واجب نہیں۔ (۴) مرد ہونا۔ عورت پر نماز جمعہ واجب نہیں۔ (۵) جماعت کے ترک کر نیکیکے جو عذر اوپر بیان ہو چکے ہیں اُن سے خالی ہونا۔ اگر ان عذروں میں سے کوئی عذر موجود ہو تو نماز جمعہ واجب نہ ہوگی۔ مثال (۱) پانی بہت زور سے برستا ہو (۲) کسی مریض کی تیمارداری کرتا ہو (۳) مسجد جانے میں کسی دشمن کا خوف ہو (۴) اور نمازوں کے واجب ہونے کی جو شرطیں اوپر ہم ذکر کر چکے ہیں وہ بھی اس میں معتبر ہیں یعنی عاقل ہونا۔ بالغ ہونا۔ مسلمان ہونا۔ یہ شرطیں جو بیان ہوئیں نماز جمعہ کے واجب ہونے کی تھیں مگر کوئی شخص باوجود نہ پائے جانے ان شرطوں کے نماز جمعہ پڑھے تو اس کی نماز ہو جائے گی۔ یعنی ظہر کا فرض اس کے ذمہ سے اتر جائیگا۔ مثلاً کوئی مسافر یا کوئی عورت نماز جمعہ پڑھے۔

جمعہ کی نماز کے صحیح ہونے کی شرطیں

(۱) مقصر یعنی شہر یا قصبہ۔ پس گاؤں یا جنگل میں نماز جمعہ درست نہیں البتہ جس گاؤں کی آبادی قصبے کے برابر ہو مثلاً تین چار ہزار آدمی ہوں وہاں جمعہ درست ہے (۲) ظہر کا وقت۔ پس وقت ظہر سے پہلے اور اسکے نکل جانے کے بعد نماز جمعہ درست نہیں حتیٰ کہ اگر نماز جمعہ پڑھنے کی حالت میں وقت جاتا رہے تو نماز فاسد ہو جائیگی اگرچہ قعدہ اخیرہ بقدر تشہد کے ہو چکا ہو اور اسی وجہ سے نماز جمعہ کی قضا نہیں پڑھی جاتی (۳) خطبہ۔ یعنی لوگوں کے سامنے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا خواہ صرف سبحان اللہ یا الحمد للہ کہہ دیا جائے۔ اگرچہ صرف اسبقہ پر اکتفا کرنا بوجہ مخالفت سنت کے مکروہ ہے۔ (۴) خطبہ کا نماز سے پہلے ہونا اگر نماز کے بعد خطبہ پڑھا جائے تو نماز نہ ہوگی۔ (۵) خطبہ کا وقت ظہر کے اندر ہونا۔ پس وقت آنے سے پہلے اگر خطبہ پڑھ لیا جائے تو نماز نہ ہوگی (۶) جماعت یعنی امام کے سوا کم سے کم تین آدمیوں کا شروع خطبے سے مسجد رکعت اولیٰ تک موجود رہنا

۱۲ عالمگیری ص ۱۳
۱۳ ولاداد ہا شراطی غیہ
المصلیٰ منہا المصر والمصر
فی ظاہر الروایۃ الموضع الذی
یکون فیہ مفت وقاض تقیم
الحکود وینفذ الاحکام یفت
انبیاء انبیۃ منیٰ ونبیہا وقت
الظہر حتیٰ لو خرج وقت الظہر
فی ظلال الصلاۃ تقصد الحجۃ
وان خرج بعد ما قعد قد
التشہد ومنہا الخطبۃ قبلہا
حتیٰ یصلوا بایضا خطب
قبل الوقت یحضر الخطبۃ وی
تشتغل علی فرض ومنہا ظاہر
شیطان الوقت وہو بعد
الزوال قبل الصلاۃ والثانی
ذکر اللہ تعالیٰ وکفت تحمید
او تہلیلہ او قسبہ ومنہا
الجماعۃ واقلہا ثلاثۃ سوی
الامام ولو خطب الامام یوم
الحجۃ ونفر الناس وجاء
اخرین وصلى بهم الحجۃ یوم
والشرط فیہم ان یکونوا من
الامة اما ذاک لا یصلون
لہا کالنساء والعبدان اللع
الحجۃ وان نفر وابدلوا بفتح
قبل التقدیم بالحدۃ لم
یجمع عند ابی حنیفہ رفر خلافا
لہا وان نفر وابدلوا بالحدۃ
بالحدۃ مصلیٰ الحجۃ عند
علمائنا الثلاثۃ ومنہا الاذان
العام ومہوان تفتح ابواب
الجامع فیوزن للناس

گو وہ تین آدمی جو خطبے کے وقت تھے اور ہوں اور نماز کے وقت اور۔ مگر یہ شرط ہے کہ یہ تین آدمی ایسے ہوں جو امامت کر سکیں پس اگر صرف عورت یا نابالغ لڑکے ہوں تو نماز نہ ہوگی۔ (۷) اگر سجدہ کرنے سے پہلے لوگ چلے جائیں اور تین آدمیوں سے کم باقی رہ جائیں یا کوئی نہ رہے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ ہاں اگر سجدہ کرنے کے بعد چلے جائیں تو پھر کچھ حرج نہیں (۸) عام اجازت کے ساتھ علی الاشتہار نماز جمعہ کا پڑھنا پس کسی خاص مقام پر چھپکر نماز جمعہ پڑھنا درست نہیں۔ اگر کسی ایسے مقام میں نماز جمعہ پڑھی جائے جہاں عام لوگوں کو آنے کی اجازت نہ ہو یا جمعہ کو مسجد کے دروازے بند کر لئے جاویں تو نماز نہ ہوگی۔ یہ شرائط جو نماز جمعہ کے صحیح ہونے کی بیان ہوئیں اگر کوئی شخص باوجود نہ پائے جائے ان شرائط کے نماز جمعہ پڑھے تو اس کی نماز نہ ہوگی نماز ظہر پھر اس کو پڑھنا ہوگی اور چونکہ یہ نماز نفل ہوگی اور نفل کا اس اہتمام سے پڑھنا مکروہ ہے لہذا ایسی حالت میں نماز جمعہ پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

جمعے کے خطبے کے مسائل

مسئلہ جب سب لوگ جماعت میں آجائیں تو امام کو چاہئے کہ منبر پر بیٹھ جائے اور مؤذن اسکے سامنے کھڑے ہو کر اذان کہے۔ بعد اذان کے فوراً امام کھڑا ہو کر خطبہ شروع کر دے **مسئلہ** خطبے میں بارہ چیزیں مسنون ہیں (۱) خطبہ پڑھنے کی حالت میں خطبہ پڑھنے والے کو کھڑا رہنا۔ (۲) دو خطبے پڑھنا (۳) دونوں خطبوں کے درمیان میں اتنی دیر تک بیٹھنا کہ تین مرتبہ سبحان اللہ کہہ سکیں۔ (۴) دونوں حدیثوں سے پاک ہونا۔ (۵) خطبہ پڑھنے کی حالت میں منہ لوگوں کی طرف رکھنا۔ (۶) خطبہ شروع کرنے سے پہلے اپنے دل میں اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہنا۔ (۷) خطبہ ایسی آواز سے پڑھنا کہ لوگ سن سکیں۔ (۸) خطبہ میں ان آٹھ قسم کے مضامین کا ہونا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر اور اس کی تعریف خداوند عالم کی وحدت اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی شہادت۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و عطا و نصیحت۔ قرآن مجید کی آیتوں کا یا کسی سورت کا پڑھنا۔ دوسرے خطبے میں پھر ان سب چیزوں کا اعادہ کرنا۔ دوسرے خطبہ میں بجائے عطا و نصیحت کے مسلمانوں کے لئے دعا کرنا۔ یہ آٹھ قسم کے مضامین کی فہرست تھی آگے بقیہ فہرست ہے ان امور کی جو حالت خطبے میں مسنون ہیں۔ (۹) خطبے کو زیادہ طول نہ دینا بلکہ نماز سے کم رکھنا۔ (۱۰) خطبہ منبر پر پڑھنا اگر منبر نہ ہو تو کسی لاثمی وغیرہ پر سہارا دیکر کھڑا ہونا اور منبر کے ہوتے ہوئے کسی لاثمی وغیرہ پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہونا اور ہاتھ کا ہاتھ پر رکھ لینا جیسا کہ بعض لوگوں کی ہمارے زمانہ میں عادت ہے منقول نہیں۔ (۱۱) دونوں خطبوں کا عربی زبان میں ہونا اور کسی زبان میں خطبہ پڑھنا یا اسکے ساتھ کسی اور

۱۔ وکذا الجلیس علی المنبر قبل الشروع فی الخطبة والاذان بین ید یمین قائم بعد الاذان والسیف لیسوا متکئا علیہ امراتی الفلاح منہ ۲۔ واما سنننا فخمسة عشر احدا الطہارة وثانیا التیام وثالثا استقبال القوم یوجہہ رداجہا التحدی فی نفسه قبل الخطبة وفامسہا انہ یسمع القوم الخطبة وان لم یسمع اجزاء وسادسہا البعداء بحمد اللہ وسابعہا الشا علیہ بما ہوا بلہ وتثابہا الشہادتان وتاسعہا الصلاۃ علی النبی علیہ الصلاۃ والسلام وعاشرا العظمت والتذکیر والحادی عشر قراۃ القرآن والثانی عشر اعادۃ التحدید والثالث علی اللہ تعالیٰ والصلاۃ علی النبی علیہ الصلاۃ والسلام فی الخطبتین الثانیۃ والثالث عشر زیادۃ الدعاء للمسلمین والمسلمات الرابع عشر تخفیف الخطبتین بقدر سورۃ من طوال المفضل ویکبر التعلیل الخامس عشر الجلیس بین الخطبتین ۱۲ عالمگیری ص ۱۱۱

۱۵ ذکر الخلفاء الراشدين
والعصیین (یعنی حمزہ رضی اللہ
عناہ) و عثمان (رضی اللہ
عناہ) علیہم اجمعین مستحسن
و دیگر جری التواتر ۱۲
عالمگیری ۱۲۷۱ و دیگر
اشد الکرامۃ وصف السلاطین
برالینس شہم و فی المبسوط
یستحب للقوم ان یقبلوا
الامام عند الخطبة ۱۲ غنیہ
شرح غنیہ ۵۶۱

۱۶ و اذا خرج الامام فخطب
ولا کلام ولا یرد علیہ قضاء
فانتم لم یستطعوا الترتیب
بینہما و بین الوقتیہ فانہما
انکرہ ۱۲ ص ۱۱

۱۷ و ذکر الخطیب ان یکلم
فی حال الخطبة ثلاثا یکون
امرا معروفا و محرم فی
الخطبة ما یرکب فی الصلاة
حتى لا یشغی ان یاکل و

یشرب و الامام فی الخطبة
والثانی عن الامام فی السجدة
الخطبة کا قریب الانصاف
فی حصہ ہوا المختار عالمگیری

۱۸ و لو کان فی السجدة
الظہر و الجعۃ فاقیم خطب
یقطع علی راس الرکعتین
یروی ذاک عن ابی یوسف
و قد نقل تمییز ۱۲ ہزار ص ۱۱

۱۹ ان کان فی النقل
ثم شرع الخطیب فی الخطبة
تقطع قبل السجۃ و بعدہا عند

زبان کے اشعار وغیرہ ملا دینا جیسا کہ ہمارے زمانہ میں بعض عوام کا دستور ہے خلاف سنت مؤکدہ اور
مکر وہ تحریمی ہے (صفحہ ۱۲ امداد الفتاویٰ) (۱۲) خطبہ سننے والوں کو قبلہ رو ہو کر بیٹھنا۔ دوسرے خطبے میں نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے آل و اصحاب و ازواج مطہرات خصوصاً خلفائے راشدین اور حضرت حمزہ و عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے لئے دعا کرنا مستحب ہے۔ بادشاہ اسلام کے لئے بھی دعا کرنا جائز ہے۔ مگر اس کی
ایسی تعریف کرنا جو غلط ہو مکر وہ تحریمی ہے۔ مسئلہ جب امام خطبے کے لئے اٹھ کھڑا ہو۔ اُس وقت سے
کوئی نماز پڑھنا یا آپس میں بات چیت کرنا مکر وہ تحریمی ہے ہاں قضاء نماز کا پڑھنا صاحب ترتیب کیلئے
اس وقت بھی جائز بلکہ واجب ہے۔ پھر جب تک امام خطبہ ختم نہ کر دے یہ سب چیزیں ممنوع ہیں۔
مسئلہ جب خطبہ شروع ہو جائے تو تمام حاضرین کو اُس کا سننا واجب ہے۔ خواہ امام کے
نزدیک بیٹھے ہوں یا دور۔ اور کوئی ایسا فعل کرنا جو سننے میں مغل ہو مکر وہ تحریمی ہے اور کھانا پینا بات چیت
کرنا۔ چلنا پھرنا۔ سلام یا سلام کا جواب یا تسبیح پڑھنا یا کسی کو شرعی مسئلہ بتانا جیسا کہ حالت نماز میں ممنوع
ہے ویسا ہی اس وقت بھی ممنوع ہے ہاں خطیب کو جائز ہے کہ خطبہ پڑھنے کی حالت میں کسی کو شرعی
مسئلہ بتادے۔ مسئلہ اگر سننے نفل پڑھتے ہیں خطبہ شروع ہو جاوے تو رائج یہ ہے کہ سنت
مؤکدہ تو پوری کر لے اور نفل میں دو رکعت پر سلام پھیر دے۔ مسئلہ دونوں خطبوں کے درمیان میں
بیٹھنے کی حالت میں امام کو یا مقتدیوں کو ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا مکر وہ تحریمی ہے۔ ہاں بے ہاتھ اٹھائے
ہوئے اگر دل میں دعا مانگی جائے تو جائز ہے بشرطیکہ زبان سے کچھ نہ کہے۔ نہ آمینہ نہ زور سے۔ لیکن
نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے منقول نہیں رمضان کے اخیر جمعہ کے خطبہ میں و داع و
فراق کے مضامین پڑھنا بوجہ اسکے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب رضی اللہ عنہم سے منقول نہیں نہ کتب فقہیں
کہیں اس کا پتہ ہے اور اس پر مداومت کرنے سے عوام کو اس کے ضروری ہونے کا خیال ہوتا ہے اسلئے بدعت ہے۔
تنبیہ ہمارے زمانہ میں اس خطبہ پر ایسا التزام ہو رہا ہے کہ اگر کوئی نہ پڑھے تو وہ مورد طعن ہوتا ہے اور اس خطبے
کے سننے میں اہتمام بھی زیادہ کیا جاتا ہے (دعویٰ الاخوان) مسئلہ خطبے کا کسی کتاب وغیرہ سے دیکھ کر پڑھنا جائز ہے
مسئلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک اگر خطبہ میں آئے تو مقتدیوں کو اپنے دل میں درود شریف پڑھ لینا چاہئے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ جمعہ کے دن

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ نفل کرنے سے یہ غرض نہیں کہ لوگ اسی خطبے پر التزام کر لیں بلکہ کبھی کبھی
بغرض تبرک و اتباع اس کو بھی پڑھ لیا جائے۔ عادت شریف یہ تھی کہ جب سب لوگ جمع ہو جاتے

اس وقت آپ تشریف لاتے اور حاضرین کو سلام کرتے اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذان کہتے۔ جب اذان ختم ہو جاتی آپ کھڑے ہو جاتے اور موعظہ شروع فرمادیتے۔ جب تک منبر نہ بناتا تھا کسی لاٹھی یا کمان سے ہاتھ کو سہارا دے لیتے تھے اور کبھی کبھی اس لکڑی کے ستون سے جو محراب کے پاس تھا۔ جہاں آپ خطبہ پڑھتے تھے تکیہ لگا لیتے تھے بعد منبر بن جانے کے پھر کسی لاٹھی وغیرہ سے سہارا دینا منقول نہیں (تفصیل حاشیہ پر دیکھو) دو خطبے پڑھتے اور دونوں کے درمیان میں کچھ تھوڑی دیر بیٹھ جاتے اور اس وقت کچھ کلام نہ کرتے نہ دعا مانگتے۔ جب دوسرے خطبہ سے آپ کو فراغت ہوتی، حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اقامت کہتے اور آپ نماز شروع فرماتے۔ خطبہ پڑھتے وقت حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز بلند ہو جاتی تھی اور مبارک آنکھیں سرخ ہو جاتی تھیں۔ مسلم شریف میں ہے کہ خطبہ پڑھتے وقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی حالت ہوتی تھی جیسے کوئی شخص کسی دشمن کے لشکر سے جو عنقریب آنا چاہتا ہو۔ اپنے لوگوں کو خبر دیتا ہو۔ اکثر خطبے میں فرمایا کرتے تھے کہ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَمَا بُعِثَ النَّبِيُّ الْأَوَّلُ اور قیامت اس طرح ساتھ بھیجا گیا ہوں جیسے یہ دو انگلیاں۔ اور بیچ کی انگلی اور شہادت کی انگلی کو ملا دیتے تھے اور اس کے بعد فرماتے تھے اَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ وَخَيْرُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرُّ الْأُمُورِ عُذَّتْ أَنْفُسُهَا وَكُلُّ بَدْعَةٍ ضَلَالَةٌ أَنَا وَآلِيٌّ بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ مَنْ تَرَكَ مَا لَا فَلَاحَ لَهُ وَمَنْ تَرَكَ دِينًا أَوْ ضِيَاعًا فَعَلَىٰ۔ کبھی یہ خطبہ پڑھتے تھے۔ يَا أَيُّهَا النَّاسُ تَوْبُوا قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا وَابَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ وَصَلُّوا لِلَّهِ فِي بَيْنِكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ يَكْثُرُ ذِكْرُكُمْ لَهُ وَكَثُرَتِ الصَّدَقَاتُ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ تَوَجَّروا وَتَحَمَّدُوا وَارْتَزَقُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ قَدْ فَضَّلَ عَلَيْكُمْ الْجُمُعَةَ مَكْتُوبَةً فِي مَقَامِي هَذَا فِي شَهْرِي هَذَا فِي عَامِي هَذَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ مَنْ وَحَدَّ إِلَيْهِ سَبِيلًا فَلَمْ يَتَوَكَّلْ فِي حَيَاتِي أَوْ بَعْدِي جُحُودًا يَهَاوَا سَتَقَفَا يَهَاوَا لَهُ إِمَامٌ جَائِرٌ أَوْ عَادِلٌ فَلَا جَمَعَ اللَّهُ شَمْلَهُ وَلَا بَارَكَ لَهُ فِي أَمْرِهِ وَلَا صَلَوةَ لَهُ وَلَا وَاصُومَ لَهُ وَلَا زَكَاةَ لَهُ وَلَا وَلا حُجَّةَ لَهُ وَلَا دَلِيلَ لَهُ حَتَّى يَنْتَوِبَ فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ إِلَيْهِ وَلَا تَوْبَةَ لِمَنْ أَمْرًا رَجُلًا وَلَا يَوْمَ مَنْ أَعْرَابِيٌّ مُهَاجِرٌ وَلَا يَوْمَ مَنْ فَاجِرٌ مُؤْمِنٌ إِلَّا أَنْ يَفْقَهُ سُلْطَانٌ يُخَافُ سَيْفَهُ وَسَوْطَهُ (ابن ماجہ) اور کبھی بعد حمد و صلوة کے یہ خطبہ پڑھتے تھے الْحَمْدُ لِلَّهِ الْحَمْدُ لَهُ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ رَأْفَتِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا وَمَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يَضِلَّ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَدْسَلُهُ بِالْحَقِّ

۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱
۶۱۲
۶۱۳
۶۱۴
۶۱۵
۶۱۶
۶۱۷
۶۱۸
۶۱۹
۶۲۰
۶۲۱
۶۲۲
۶۲۳
۶۲۴
۶۲۵
۶۲۶
۶۲۷
۶۲۸
۶۲۹
۶۳۰
۶۳۱
۶۳۲
۶۳۳
۶۳۴
۶۳۵
۶۳۶
۶۳۷
۶۳۸
۶۳۹
۶۴۰
۶۴۱
۶۴۲
۶۴۳
۶۴۴
۶۴۵
۶۴۶
۶۴۷
۶۴۸
۶۴۹
۶۵۰
۶۵۱
۶۵۲
۶۵۳
۶۵۴
۶۵۵
۶۵۶
۶۵۷
۶۵۸
۶۵۹
۶۶۰
۶۶۱
۶۶۲
۶۶۳
۶۶۴
۶۶۵
۶۶۶
۶۶۷
۶۶۸
۶۶۹
۶۷۰
۶۷۱
۶۷۲
۶۷۳
۶۷۴
۶۷۵
۶۷۶
۶۷۷
۶۷۸
۶۷۹
۶۸۰
۶۸۱
۶۸۲
۶۸۳
۶۸۴
۶۸۵
۶۸۶
۶۸۷
۶۸۸
۶۸۹
۶۹۰
۶۹۱
۶۹۲
۶۹۳
۶۹۴
۶۹۵
۶۹۶
۶۹۷
۶۹۸
۶۹۹
۷۰۰
۷۰۱
۷۰۲
۷۰۳
۷۰۴
۷۰۵
۷۰۶
۷۰۷
۷۰۸
۷۰۹
۷۱۰
۷۱۱
۷۱۲
۷۱۳
۷۱۴
۷۱۵
۷۱۶
۷۱۷
۷۱۸
۷۱۹
۷۲۰
۷۲۱
۷۲۲
۷۲۳
۷۲۴
۷۲۵
۷۲۶
۷۲۷
۷۲۸
۷۲۹
۷۳۰
۷۳۱
۷۳۲
۷۳۳
۷۳۴
۷۳۵
۷۳۶
۷۳۷
۷۳۸
۷۳۹
۷۴۰
۷۴۱
۷۴۲
۷۴۳
۷۴۴
۷۴۵
۷۴۶
۷۴۷
۷۴۸
۷۴۹
۷۵۰
۷۵۱
۷۵۲
۷۵۳
۷۵۴
۷۵۵
۷۵۶
۷۵۷
۷۵۸
۷۵۹
۷۶۰
۷۶۱
۷۶۲
۷۶۳
۷۶۴
۷۶۵
۷۶۶
۷۶۷
۷۶۸
۷۶۹
۷۷۰
۷۷۱
۷۷۲
۷۷۳
۷۷۴
۷۷۵
۷۷۶
۷۷۷
۷۷۸
۷۷۹
۷۸۰
۷۸۱
۷۸۲
۷۸۳
۷۸۴
۷۸۵
۷۸۶
۷۸۷
۷۸۸
۷۸۹
۷۹۰
۷۹۱
۷۹۲
۷۹۳
۷۹۴
۷۹۵
۷۹۶
۷۹۷
۷۹۸
۷۹۹
۸۰۰
۸۰۱
۸۰۲
۸۰۳
۸۰۴
۸۰۵
۸۰۶
۸۰۷
۸۰۸
۸۰۹
۸۱۰
۸۱۱
۸۱۲
۸۱۳
۸۱۴
۸۱۵
۸۱۶
۸۱۷
۸۱۸
۸۱۹
۸۲۰
۸۲۱
۸۲۲
۸۲۳
۸۲۴
۸۲۵
۸۲۶
۸۲۷
۸۲۸
۸۲۹
۸۳۰
۸۳۱
۸۳۲
۸۳۳
۸۳۴
۸۳۵
۸۳۶
۸۳۷
۸۳۸
۸۳۹
۸۴۰
۸۴۱
۸۴۲
۸۴۳
۸۴۴
۸۴۵
۸۴۶
۸۴۷
۸۴۸
۸۴۹
۸۵۰
۸۵۱
۸۵۲
۸۵۳
۸۵۴
۸۵۵
۸۵۶
۸۵۷
۸۵۸
۸۵۹
۸۶۰
۸۶۱
۸۶۲
۸۶۳
۸۶۴
۸۶۵
۸۶۶
۸۶۷
۸۶۸
۸۶۹
۸۷۰
۸۷۱
۸۷۲
۸۷۳
۸۷۴
۸۷۵
۸۷۶
۸۷۷
۸۷۸
۸۷۹
۸۸۰
۸۸۱
۸۸۲
۸۸۳
۸۸۴
۸۸۵
۸۸۶
۸۸۷
۸۸۸
۸۸۹
۸۹۰
۸۹۱
۸۹۲
۸۹۳
۸۹۴
۸۹۵
۸۹۶
۸۹۷
۸۹۸
۸۹۹
۹۰۰
۹۰۱
۹۰۲
۹۰۳
۹۰۴
۹۰۵
۹۰۶
۹۰۷
۹۰۸
۹۰۹
۹۱۰
۹۱۱
۹۱۲
۹۱۳
۹۱۴
۹۱۵
۹۱۶
۹۱۷
۹۱۸
۹۱۹
۹۲۰
۹۲۱
۹۲۲
۹۲۳
۹۲۴
۹۲۵
۹۲۶
۹۲۷
۹۲۸
۹۲۹
۹۳۰
۹۳۱
۹۳۲
۹۳۳
۹۳۴
۹۳۵
۹۳۶
۹۳۷
۹۳۸
۹۳۹
۹۴۰
۹۴۱
۹۴۲
۹۴۳
۹۴۴
۹۴۵
۹۴۶
۹۴۷
۹۴۸
۹۴۹
۹۵۰
۹۵۱
۹۵۲
۹۵۳
۹۵۴
۹۵۵
۹۵۶
۹۵۷
۹۵۸
۹۵۹
۹۶۰
۹۶۱
۹۶۲
۹۶۳
۹۶۴
۹۶۵
۹۶۶
۹۶۷
۹۶۸
۹۶۹
۹۷۰
۹۷۱
۹۷۲
۹۷۳
۹۷۴
۹۷۵
۹۷۶
۹۷۷
۹۷۸
۹۷۹
۹۸۰
۹۸۱
۹۸۲
۹۸۳
۹۸۴
۹۸۵
۹۸۶
۹۸۷
۹۸۸
۹۸۹
۹۹۰
۹۹۱
۹۹۲
۹۹۳
۹۹۴
۹۹۵
۹۹۶
۹۹۷
۹۹۸
۹۹۹
۱۰۰۰

بَشِيرًا أَوْ نَذِيرًا يَبَيِّنُ لَكَ السَّاعَةَ مِنْ بَطْنِ اللَّهِ وَرَسُولُهُ فَقَدْ رَشَدَ وَاهْتَدَى وَمَنْ يَعْصِمْهَا فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّ إِلَّا نَفْسَهُ وَلَا يَضُرُّ اللَّهَ شَيْئًا - ایک صحابی فرماتے ہیں کہ حضرت سورہ ق خطبے میں اکثر پڑھا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ میں نے سورہ ق حضرت ہی سے سن کر یاد کی ہے جب آپ منبر پر اسکو پڑھا کرتے تھے۔ اور کبھی سورہ والعصر اور کبھی لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ الْمَأْثَرِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ الْفَائِزُونَ ط اور کبھی وَنَادُوا يَا مَلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ إِنَّكُمْ مَا كُنْتُمْ ط

نماز کے مسائل

مسئلہ بہتر یہ ہے کہ جو شخص خطبہ پڑھے وہی نماز پڑھائے اور اگر کوئی دوسرا پڑھائے تب بھی جائز ہے۔
مسئلہ خطبہ ختم ہوتے ہی فوراً اقامت کہہ کر نماز شروع کر دینا مسنون ہے۔ خطبے اور نماز کے درمیان میں کوئی دنیاوی کام کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ اور اگر درمیان میں فصل زیادہ ہو جاوے اسکے بعد خطبے کے اعادے کی ضرورت ہے ہاں کوئی دینی کام ہو مثلاً کسی کو کوئی شرعی مسئلہ بتائے یا وضو نہ رہے اور وضو کرنے جائے یا بعد خطبہ کے معلوم ہو کہ اس کو غسل کی ضرورت تھی اور غسل کرنے جائے تو کچھ کراہت نہیں نہ خطبے کے اعادے کی ضرورت ہے۔ **مسئلہ** نماز جمعہ اس نیت سے پڑھی جائے تَوَيْتُ أَنْ أَصِلِّيَ رَكْعَتَيِ الْفَرَضِ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ یعنی میں نے یہ ارادہ کیا کہ دو رکعت فرض نماز جمعہ پڑھوں۔
مسئلہ بہتر یہ ہے کہ جمعہ کی نماز ایک مقام میں ایک ہی مسجد میں سب لوگ جمع ہو کر پڑھیں اگرچہ ایک مقام کی متعدد مسجدوں میں بھی نماز جمعہ جائز ہے۔ **مسئلہ** اگر کوئی مسبوق قعدہ اخیرہ میں التحيات پڑھتے وقت یا سجدہ سہو کے بعد اگر ملے تو اس کی شرکت صحیح ہو جائے گی اور اس کو جمعہ کی نماز تمام کرنا چاہئے۔ ظہر پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ **مسئلہ** بعض لوگ جمعے کے بعد ظہر احتیاطی پڑھا کرتے ہیں چونکہ عوام کا اعتقاد اس سے بہت بگڑ گیا ہے ان کو مطلقاً منع کرنا چاہئے البتہ اگر کوئی ذی علم موقع شبہ میں پڑھنا چاہے تو اپنے پڑھنے کی کسی کو اطلاع نہ کرے۔

عیدین کی نماز کا بیان

مسئلہ شوال کے مہینے کی پہلی تاریخ کو عید الفطر کہتے ہیں اور ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو عید الفضحیٰ یہ دونوں دن اسلام میں عید اور خوشی کے دن ہیں ان دونوں دنوں میں دو رکعت نماز بطور شکر یہ کے پڑھنا

۱۵ ولا یغنی ان یصلی غیر
 الخطبۃ ۱۲ عالمگیری ۱۲۷
 قد مر فی الخلاصہ بانہ لو
 خطب صبی ہاذن السلطان
 وصلی الحجۃ رجل بالحدیث
 ۱۲ بحر الرائق ۱۵۵
 ۱۵ ولو خطب ثم وریب فیضا
 فی منزل ثم ہاجر فی یوم ولو
 تغذی فیہ او جاس فی غفل
 استأنف الخطبۃ لانه یس من
 عمل الصلاۃ ۱۲ غنیۃ ۵۵
 وتودی الحجۃ فی مصر واحد
 فی مواضع کثیرہ وہو قولہ فی
 صنیفۃ روح مجرد وہو الصبح
 ۱۲ عالمگیری ۱۲۷
 ۱۵ دن اور کلام صلی
 معہ ما درک وہی علیہ الحجۃ
 وہذا مطلق لیثقل اذا درک
 بعد التہجد فی نجد السہو ۱۲
 غنیۃ ۵۱

۱۵ بلفظ مع الزوم من فعلہا
 فی زمانا من المفسدۃ العظمت
 وہو اعتقاد الجملۃ ان الحجۃ
 لیست بفرض لئلا یفقدوا
 من صلاۃ الفطر فیسنون انہا
 الفرض وان الحجۃ لیست
 بفرض فیدیکما سلون عن اداء
 الحجۃ فکان الاحتیاط فی
 ترکہا علی تقدیر فعلہا من
 لا یخاف علیہ فسدہا منہا
 فالادلی ان تكون فی بیتہ
 خفیۃ خوفا من فسدہا فعلہا
 ۱۲ بحر ۱۵۵

واجب ہے۔ جمعہ کی نماز کی صحت و وجوب کے لئے جو شرائط اوپر ذکر ہو چکے ہیں وہی سب عیدین کی نماز میں بھی ہیں سوا خطبے کے کہ جمعے کی نماز میں خطبہ فرض اور شرط ہے اور نماز سے پہلے پڑھا جاتا ہے اور عیدین کی نماز میں شرط یعنی فرض نہیں سنت ہے اور پیچھے پڑھا جاتا ہے مگر عیدین کے خطبے کا سننا بھی مثل جمعہ کے خطبے کے واجب ہے یعنی اس وقت بولنا چاہنا نماز پڑھنا سب حرام ہے۔ عید الفطر کے دن تیرہ چیزیں مسنون ہیں۔ شرع کے موافق اپنی آرائش کرنا۔ غسل کرنا۔ مسواک کرنا۔ عمدہ سے عمدہ کپڑے جو پاس موجود ہوں پہننا۔ خوشبو لگانا۔ صبح کو نہایت سویرے اٹھنا۔ عید گاہ میں بہت سویرے جانا۔ قبل عید گاہ جانے کے کوئی شیریں چیز مثل چھو ہارے وغیرہ کے کھانا۔ قبل عید گاہ جانے کے صدقہ فطر دے دینا۔ عید کی نماز عید گاہ میں جا کر پڑھنا یعنی شہر کی مسجد میں بلا عمدہ نہ پڑھنا۔ جس راستے سے جائے اس کے سوا دوسرے راستے سے واپس آنا۔ پیادہ پا جانا اور راستے میں اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر کہنا۔ **مسئلہ عید الفطر کی نماز پڑھنے کا یہ طریقہ ہے کہ یہ نیت کرے تو نیت اُن اُحْصٰی دَعَعْتٰی اَلْوَا جِبِ صَلٰوۃِ عید الفطر مَعَ بَسْمَتِ تَکْبِیْرَاتٍ وَاجِبَةٍ** یعنی میں نے یہ نیت کی کہ دو رکعت واجب نماز عید کی چھ واجب تکبیروں کے ساتھ پڑھوں، یہ نیت کر کے ہاتھ باندھ لے اور سبحانک اللہم آخر تک پڑھ کر تین مرتبہ اللہ اکبر کہے اور ہر مرتبہ مثل تکبیر تحریمہ کے دونوں کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور بعد تکبیر کے ہاتھ لٹکائے اور ہر تکبیر کے بعد اتنی دیر تک توقف کرے کہ تین مرتبہ سبحان اللہ کہہ سکیں تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ لٹکائے بلکہ باندھ لے اور اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر سورہ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھ کر حسب دستور رکوع سجدہ کر کے کھڑا ہو اور دوسری رکعت میں پہلے سورہ فاتحہ اور سورت پڑھ لے اس کے بعد تین تکبیریں اسی طرح کہے لیکن یہاں تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ نہ باندھے بلکہ لٹکائے رکھے اور پھر تکبیر کہہ کر رکوع میں جاوے۔ **مسئلہ** بعد نماز کے دو خطبے منبر پر کھڑے ہو کر پڑھے اور دونوں خطبوں کے درمیان میں اتنی ہی دیر تک بیٹھے جتنی دیر جمعے کے خطبے میں۔ **مسئلہ** بعد نماز عیدین کے (یا بعد خطبہ کے) دعا مانگنا۔ گو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہؓ اور تابعین اور تبع تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے منقول نہیں، مگر چونکہ عموماً ہر نماز کے بعد دعا مانگنا مسنون ہے اسلئے بعد نماز عیدین بھی دعا مانگنا مسنون ہوگا۔ (دق) **مسئلہ** عیدین کے خطبے میں پہلے تکبیر سے ابتداء کرے۔ اول خطبے میں نو مرتبہ اللہ اکبر کہے دوسرے میں سات مرتبہ۔ **مسئلہ** عید الاضحیٰ کی نماز کا بھی یہی طریقہ ہے اور اس میں بھی وہ سب چیزیں مسنون ہیں جو عید الفطر میں۔ فرق اس قدر ہے کہ عید الاضحیٰ کی نیت

۱۔ استماعی خطبہ النکاح والختام و سائر الخطب واجب بخلاف وندھبی و الفطران یطعم و یستحب کون ذاک المظوم حاکماً و قسلاً تاک و یطیب یتلبس احسن ثیابہ و تودعی صدقۃ الفطر ثم یتوجہ الی المصلی ذرا دینی اقلیہ استحباب التعمد و التکبیر دو سرعت الانتباہ والا بنگاہ ہو المارۃ الی المصلی والخرج الی المصلی ماشیاً والرجوع فی طریق اخر ۱۲ بخلاف ۱۳ ۱۴ و الخرج الی الجبانۃ ۱۵ وان کان یسبھم المسجد الجوامع ۱۶ غنیہ ۵۵

۱۵ و کیفیہ صلوۃ العیدان ۱۶ یزوی صلوۃ العید ثم یکبر التحریک ثم یقرأ الفاتحہ سبحانک اللہم ثم یتکبیرات الازدائث ثلثا ۱۷ یرفع یدہ فی کل نہایت تمجید ثم یسبی سر اثم یقرأ الفاتحہ ثم سورۃ ثم یرکع فاذا قایم للثانیۃ ابتداء بالبسمۃ ثم یسبھم ثم بالسورۃ ثم یکبر تکبیرات الازدائث ثلثا ۱۸ یرفع یدہ فیہا کما فی الاولی ۱۲ و الا لایضاح ۱۹ و یکتب بین کل تکبیرۃ من مقدار ثلاث تسبیحات و یرسل الیدین بین التکبیرتین ۱۲ و لا یضع ۱۳ عالمگیری ۱۴ ۱۵ و یستحب ان یفتح الخطبۃ الاولی بتسبیح تکبیرات تترت و

الثانیۃ بسبع ۱۲ عالمگیری ۱۳ ۱۴ و احکام عید الاضحیٰ کا فطر لکن فی الاضحیٰ یؤخر الاکل عن الصلوۃ و یکبر فی الطریق ذابہا الی المصلی جہراً ۱۲ امراتی ۱۵ اگر جمع کی زیادتی کی وجہ سے کچھ زیادہ دیر بٹھنا پڑے تو بھی جائز ہے ۱۲ حنفی

میں بجائے عید الفطر کے عید الضحیٰ کا لفظ داخل کرے عید الفطر میں عید گاہ جانے سے پہلے کوئی چیز کھانا مسنون ہے یہاں نہیں۔ اور عید الفطر میں راستے میں چلتے وقت آہستہ تکبیر کہنا مسنون ہے اور یہاں بلند آواز سے۔ اور عید الفطر کی نماز دیر کر کے پڑھنا مسنون ہے اور عید الضحیٰ کی سویرے اور یہاں صدقہ فطر نہیں بلکہ بعد میں قربانی ہے اہل وسعت پر۔ اور اذان و اقامت نہ یہاں ہے نہ وہاں۔ **مسئلہ** جہاں عید کی نماز پڑھی جائے وہاں اس دن اور کوئی نماز پڑھنا مکروہ ہے نماز سے پہلے بھی اور پیچھے بھی۔ ہاں بعد نماز کے گھر میں اگر نماز پڑھنا مکروہ نہیں اور قبل نماز کے یہ بھی مکروہ ہے۔ **مسئلہ** عورتیں اور وہ لوگ جو کسی وجہ سے نماز عید نہ پڑھیں ان کو قبل نماز عید کے کوئی نفل وغیرہ پڑھنا مکروہ ہے۔ **مسئلہ** عید الفطر کے خطبہ میں صدقہ فطر کے احکام اور عید الضحیٰ کے خطبہ میں قربانی کے مسائل اور تکبیر تشریق کے احکام بیان کرنا چاہئیں تکبیر تشریق یعنی ہر فرض عین نماز کے بعد ایک مرتبہ **اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ** کہنا واجب ہے بشرطیکہ وہ فرض جماعت سے پڑھا گیا ہو اور وہ مقام مصر ہو۔ یہ تکبیر عورت اور مسافر پر واجب نہیں۔ اگر یہ لوگ کسی ایسے شخص کے مقتدی ہوں جس پر تکبیر واجب ہے تو ان پر بھی تکبیر واجب ہو جائیگی لیکن اگر منفرد اور عورت اور مسافر بھی کہے تو بہتر ہے کہ صاحبین کے نزدیک ان سب پر واجب ہے۔ **مسئلہ** یہ تکبیر عرفے یعنی نہیں تاریخ کی فجر سے تیر ہوں تاریخ کی عصر تک کہنا چاہئے سب تنبیہیں نمازیں ہوئیں جن کے بعد تکبیر واجب ہے۔ **مسئلہ** آٹھ تکبیر کا بلند آواز سے کہنا واجب ہے ہاں عورتیں آہستہ آواز سے کہیں۔ **مسئلہ** نماز کے بعد فوراً تکبیر کہنا چاہئے۔ **مسئلہ** اگر امام تکبیر کہنا بھول جائے تو مقتدیوں کو چاہئے کہ فوراً تکبیر کہیں یہ انتظار نہ کریں کہ جب امام کہے تب کہیں۔ **مسئلہ** عید الضحیٰ کی نماز کے بعد بھی تکبیر کہہ لینا بعض کے نزدیک واجب ہے۔ **مسئلہ** عیدین کی نماز بالاتفاق متعدد مساجد میں جائز ہے۔ **مسئلہ** اگر کبھی کو عید کی نماز نہ ملی ہو اور سب لوگ پڑھ چکے ہوں تو وہ شخص تنہا نماز عید نہیں پڑھ سکتا اس لئے کہ جماعت اس میں شرط ہے اسی طرح اگر کوئی شخص شریک نماز ہوا ہو اور کسی وجہ سے نماز فاسد ہو گئی ہو وہ بھی اس کی قضا نہیں پڑھ سکتا نہ اس پر اس کی قضا واجب ہے ہاں اگر کچھ اور لوگ بھی اس کے ساتھ شریک ہو جائیں تو پڑھنا واجب ہے۔ **مسئلہ** اگر کسی عذر سے پہلے دن نماز نہ پڑھی جاسکے تو عید الفطر کی نماز دوسرے دن اور عید الضحیٰ کی بارہویں تاریخ تک پڑھی جاسکتی ہے۔ **مسئلہ** عید الضحیٰ کی نمازیں بے عذر بھی بارہویں تاریخ تک تاخیر کرنے سے نماز ہو جاوے گی مگر مکروہ ہے اور عید الفطر میں بے عذر تاخیر کرنے سے بالکل نماز ہی نہیں ہوگی۔ **مسئلہ** عید

۱۔ والفضل ان یجزل
الضحیٰ ویؤخر الفطر ۱۸۱
فہ ۱۵ ج ۱

۲۔ ویس لصلۃ العید
اذان ولا اقامۃ بخلافی حجتہ
۱۲ قتادی قاضی خان ۱۸۱
۳۔ دیکرہ النفل قبل صلاۃ
العید فی المصلی اتفاقاً و
فی البیت عند ما یتہود
یکرہ النفل بعد بانی المصلی
فقط ۱۲ مراتی ص ۹

۴۔ النساء اذا سئل ان
یصلین صلاۃ الضحیٰ یصلین
بعد مصلی الامام ۱۲ غنیۃ
۵۔ ثم یخطب بعد الصلاۃ
خطبتین یبدأ فیہما بالتکبیر
یعلم فی الفطر احکام صدقہ
الفطر فی الضحیٰ احکام
الضحیۃ و تکبیر التشریق
وہی سنۃ ۱۲ غنیۃ ص ۵
۶۔ و تکبیر التشریق یجب
الصلاۃ واجب بشرط الاقامۃ
والحرۃ والذکرۃ وکون
الصلاۃ فریضۃ بجماعۃ متحجۃ
فی المصر بذاکلہ عند ابی
حنیفۃ رحمہ فلا تجب علی مسافر
ولا امرأۃ الا اذا اقتدوا بہن
تجب علیہ ولا تجب علی
المنفرد ولا علی اہل القرۃ
عند ما یجب علی کل من لم یصل
المکتوبۃ لاتین لہا وارتداداً و
فجرۃ عند نادا و آخر عصر
یوم النہر عند ابی حنیفۃ رحمہ

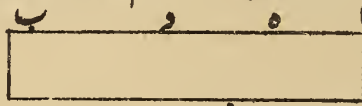
کی مثال (۱) کسی وجہ سے امام نماز پڑھانے نہ آیا ہو۔ (۲) پانی برس رہا ہو۔ (۳) چاند کی تاریخ محقق نہ ہو اور بعد زوال کے جب وقت جاتا رہے محقق ہو جائے۔ (۴) ابر کے دن نماز پڑھی گئی ہو اور بعد ابر کھل جانے کے معلوم ہو کہ بے وقت نماز پڑھی گئی۔ **مسئلہ ۱۹** اگر کوئی شخص عید کی نماز میں ایسے وقت آکر شریک ہو کہ امام تکبیروں سے فراغت کر چکا ہو تو اگر قیام میں آکر شریک ہو تو فوراً بعد نیت بانڈی کے تکبیر میں کہہ لے اگرچہ امام قرائت شروع کر چکا ہو اور اگر رکوع میں آکر شریک ہو تو اگر غالب گمان ہو کہ تکبیروں کی فراغت کے بعد امام کا رکوع مل جائے گا تو نیت بانڈی تکبیر کہہ لے بعد اسکے رکوع میں جائے اور رکوع نہ ملنے کا خوف ہو تو رکوع میں شریک ہو جائے اور حالت رکوع میں بجائے تسبیح تکبیر میں کہہ لے مگر حالت رکوع میں تکبیر میں کہتے وقت ہاتھ نہ اٹھائے اور اگر قبل اس کے کہ پوری تکبیر میں کہہ چکے امام رکوع سے سر اٹھالے تو یہ بھی کھڑا ہو جائے اور جس قدر تکبیریں رہ گئی ہیں وہ اس سے معاف ہیں۔ **مسئلہ ۲۰** اگر کسی کی ایک رکعت عید کی نماز میں چلی جائے تو جب وہ اس کو ادا کرنے لگے تو پہلے قرائت کر لے اسکے بعد تکبیر کہے اگرچہ قاعدہ کے موافق پہلے تکبیر کہنا چاہئے تھا لیکن چونکہ اس طریقے سے دونوں رکعتوں میں تکبیریں پے درپے ہوئی جاتی ہیں اور یہ کسی صحابی کا مذہب نہیں ہے اسلئے اسکے خلاف حکم دیا گیا۔ اگر امام تکبیر کہنا بھول جائے اور رکوع میں اس کو خیال آئے تو اس کو چاہئے کہ حالت رکوع میں تکبیر کہہ لے پھر قیام کی طرف نہ لوٹے اور اگر لوٹ جائے تب بھی جائز ہے یعنی نماز فاسد نہ ہوگی۔ لیکن ہر حال میں بوجہ کثرت اثر دھام کے مسجد سہو نہ کرے۔

کعبہ مکرمہ کے اندر نماز پڑھنے کا بیان

مسئلہ ۱ کعبہ شریفہ کے باہر اس کے رخ پر نماز پڑھنا درست ہے ویسا ہی کعبہ مکرمہ کے اندر بھی نماز پڑھنا درست ہے۔ استقبال قبلہ ہو جائیگا خواہ جس طرف پڑھے اس وجہ سے کہ وہاں چاروں طرف قبلہ ہے جس طرف منہ کیا جائے کعبہ ہی کعبہ ہے اور جس طرح نفل نماز جائز ہے اسی طرح فرض نماز بھی۔ **مسئلہ ۲** کعبہ شریف کی چھت پر کھڑے ہو کر اگر نماز پڑھی جائے تو وہ بھی صحیح ہے۔ اسلئے کہ جس مقام پر کعبہ ہے وہ زمین اور اس کے محاذی جو حصہ ہوا کا آسمان تک ہے سب قبلہ ہے۔ قبلہ کچھ کعبہ کی دیواروں میں منحصر نہیں ہے۔ اسی لئے اگر کوئی شخص کسی بلند پہاڑ پر کھڑے ہو کر نماز پڑھے جہاں کعبہ کی دیواروں سے بالکل محاذات نہ ہو تو اس کی نماز بالاتفاق درست ہے۔ لیکن چونکہ

لہ دیوان رجلا فحل مع
الامام فی صلاة العید ہونی
القرارة فانیہ بکبر برأی ففسہ
فی ہذہ الرکتہ حال ما یقر الامام
دیوانی رجل لی الامام فی
الرکوع فانیہ بکبر لا یفتتح
قائمافان المکنہ ان یاتی بکبر
ویدرک الرکوع فعل بکبر
علی رأی نفسه ان لم یکنہ
رکعت وافتتح بالتکبیرات و
لا یمنع یدیدہ ولورفع الامام
راسہ بعد ما دی بعض التکبیرات
فانیہ برأسہ ویقطع عنہ
التکبیرات الباقیۃ علی التکبیر
مسئلہ سبق برکتہ بقرانے
تقدرا سابق اولاً ثم یکیر لان
البداءۃ بالتکبیر تودی الی
المولات بین التکبیرات و
ہو خلاف لاجماع ۱۲ غنیۃ
مسئلہ وانیہ بالامام تکبیر
العید حتی قرا و فانیہ بکبر بعد
القرارة وانی الرکوع مالم یمنع
راسہ ۱۲ علی التکبیر ص ۱۶
ولایاتی الامام بسجود و السجود
فی الجعۃ والعیدین و فانی
للفتنۃ کثرۃ الجماعۃ ۱۲ ماتی
مسئلہ صح فرض و نفل فیما و
کذا صح فرض و نفل فو قہا ۱۲
مراتی الفلاح ملک
مسئلہ دن صلی علی ظہر الکعبۃ جائز
صلوات لان الکعبۃ ہی العرصۃ
والہواء الی غنائی السماء عندنا
دون البینۃ لانه یصل الی الارض

اس میں کعبہ کی بے تعظیمی ہے اور کعبہ کی چھت پر نماز پڑھنے سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی منع فرمایا ہے اسلئے مکہ وہ تحریمی ہوگی۔ مسئلہ کعبہ کے اندر تنہا نماز پڑھنا بھی جائز ہے اور جماعت سے بھی اور وہاں یہ بھی شرط نہیں کہ امام اور مقتدیوں کا منہ ایک ہی طرف ہو اسلئے کہ وہاں ہر طرف قبلہ ہے۔ ہاں یہ شرط ضرور ہے کہ مقتدی امام سے آگے بڑھ کر نہ کھڑے ہوں۔ اگر مقتدی کا منہ امام کے منہ کے سامنے ہو تب بھی درست ہے اسلئے کہ اس صورت میں وہ مقتدی امام سے آگے نہ کہا جائے گا۔ آگے جب ہوتا کہ جب دونوں کا منہ ایک ہی طرف ہوتا اور پھر مقتدی آگے بڑھا ہوا ہوتا۔ مگر ہاں اس صورت میں نماز مکہ وہ ہوگی اسلئے کہ کسی آدمی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا مکہ وہ ہے۔ لیکن اگر کوئی چیز بیچ میں حائل کر لی جائے تو یہ کراہت نہ رہے گی۔ مسئلہ اگر امام کعبہ کے اندر اور مقتدی کعبہ سے باہر حلقہ باندھے ہوئے کھڑے ہوں تب بھی نماز ہو جاوے گی لیکن اگر صرف امام کعبہ کے اندر ہوگا اور کوئی مقتدی اسکے ساتھ نہ ہوگا تو نماز مکہ وہ ہوگی اسلئے کہ اس صورت میں بوجہ اس کے کہ کعبہ کے اندر کی زمین اونچی ہے امام کا مقام بقدر ایک قد کے مقتدیوں سے اونچا ہوگا۔ مسئلہ اگر مقتدی اندر ہوں اور امام باہر تب بھی نماز درست ہے بشرطیکہ مقتدی امام سے آگے نہ ہوں۔ مسئلہ اور اگر سب باہر ہوں اور ایک طرف امام ہو اور چاروں طرف مقتدی حلقہ باندھے ہوئے ہوں جیسا کہ عام عادت وہاں اسی طرح نماز پڑھنے کی ہے تو بھی درست ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ جس طرف امام کھڑا ہے اس طرف کوئی مقتدی بہ نسبت امام کے خانہ کعبہ کے زیادہ نزدیک نہ ہو کیونکہ اس صورت میں وہ امام سے آگے سمجھا جائیگا جو کہ مانع اقتداء ہے البتہ اگر دوسری طرف کے مقتدی خانہ کعبہ سے بہ نسبت امام کے نزدیک بھی ہوں تو کچھ مضر نہیں اور یہ اُس کی صورت ہے :-



اب - ج - دو کعبہ ہے اور آ امام ہے جو کعبہ سے دو گز کے فاصلہ پر کھڑا ہے اور آ اور آ مقتدی ہیں جو کعبہ سے ایک گز کے فاصلے پر کھڑے ہیں۔ مگر توجہ کی طرف کھڑا ہے اور آ دوسری طرف کھڑا ہے تو کی نماز نہ ہوگی۔ آ کی ہو جاوے گی۔

سجدہ تلاوت کا بیان

مسئلہ اگر کوئی شخص کسی امام سے آیت سجدہ سنے اسکے بعد اسکی اقتداء کرے تو اسکو امام کیساتھ سجدہ کرنا چاہئے اور اگر امام سجدہ کر چکا ہو تو اس میں دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ جس رکعت میں آیت سجدہ کی تلاوت امام نے کی ہو وہی رکعت اس کو اگر مل جائے تو اس کو سجدہ کی ضرورت نہیں اس رکعت کے

صح فرض الصلوة وعلیہا فی الکعبہ وصلو فی حوف الکعبہ بجماعة و استأذوا علی الامام فمن جعل ظهره الی ظهر الامام او جعل وجهه الی ظهره جازت صلاته و كذلك ان جعل وجهه الی وجه الامام اذا لم یکن مینه و ینبغی للامام ستره و من جعل ظهره الی وجه الامام لم یجز ۱۲ عالمگیری ۱۳۳۰ و كذلك اقتداء من خارجها بما فیها والباب مفتوح صحیح الکراہیة لا یستفاد من مکان الامام قدرا لاقترافه کما نقل علی الذکر ان لم یکن معہ ۱۲ اردو طحاوی ۳۵۵ مسئلہ اقول ولم یکن معہ المسئلة و یموزا لو کان مقتدی فیہا والامام خارجا و الا فلا اصحہ ان لم یمنع مانع ۱۲ الخ ۱۲۵۶

۱۵ وان تلاء المأموم لم يلحق
 الامام ولا الماتم السجود لاني
 الصلوة ولا بعد الفراغ ولا
 سجدة المصلين من جنبي السجدة
 بعد الفراغ ولو سجدت الصلاة
 لا يجوز به ولا تقصد صلاة ۱۲
 ما لم يركب ۱۳
 ۱۴ ولو تفتتحت في سجدة انزلت
 او في صلوة الاجازة تبطل
 ما كان فيها ولا تنقض الطهارة
 ۱۵ فاضى خان ۱۶
 ۱۷ والنظر الحاذق في سجود
 الصلاة والطاهر من الفساق
 ۱۸ الخطاوى ۱۹
 ۲۰ وشه والسجدة ايتي
 وجبت في الصلوة لا تؤدى
 خارج الصلوة ويكون ثامنا
 بتركها اما الصلوة اذ انما
 حتى طالت القراءة نصير
 قضاء وباء ۱۲ ما لم يركب ۱۳
 ۱۴ راكم كل منها يصلي
 صلوة نفسه قتلار احد هما
 آية مرتين والاخرى آية اخرى
 مرة وترى كل من الاخر فلي
 الاول سجدة ثان احد هاني
 الصلوة والقراءة والاخرى
 بعد الفراغ بقراءة صاحبه
 ۱۵ انما تكون صلاتية وعلى
 الثاني سجدة في صلاته لقراءة
 وسجدة ثان بعد الفراغ لا تلي
 صاحبه على رواية النوادر
 وواحدة في ظاهر الرواية
 وعليه الاعتماد ۱۲ والخطار

مل جانے سے سمجھا جائیگا کہ وہ سجدہ بھی مل گیا۔ دوسرے یہ کہ وہ رکعت نہ ملے اسکو بعد نماز تمام کر نیکی
 خارج نماز میں سجدہ کرنا واجب ہے۔ **مسئلہ** مقتدی سے اگر آیت سجدہ سُنی جائے تو سجدہ واجب
 نہ ہوگا نہ اس پر نہ اس کے امام پر نہ ان لوگوں پر جو اس نماز میں شریک ہیں ہاں جو لوگ اس نماز میں
 شریک نہیں خواہ وہ لوگ نماز ہی نہ پڑھتے ہوں یا کوئی دوسری نماز پڑھ رہے ہوں تو ان پر سجدہ واجب
 ہوگا۔ **مسئلہ** سجدہ تلاوت میں قہقہے سے وضو نہیں جاتا لیکن سجدہ باطل ہو جاتا ہے۔ **مسئلہ**
 عورت کی محاذات مفسدہ سجدہ تلاوت نہیں۔ **مسئلہ** سجدہ تلاوت اگر نماز میں واجب ہوا ہو تو اس کا
 ادا کرنا فوراً واجب ہے تاخیر کی اجازت نہیں۔ **مسئلہ** خارج نماز کا سجدہ نماز میں اور نماز کا خارج میں
 بلکہ دوسری نماز میں بھی نہیں ادا کیا جاسکتا۔ پس اگر کوئی شخص نماز میں آیت سجدہ پڑھے اور سجدہ نہ کرے تو
 اس کا گناہ اس کے ذمہ ہوگا۔ اور اس کے سوا کوئی تدبیر نہیں کہ توبہ کرے یا رحم الراحمین اپنے فضل و
 کرم سے معاف فرمادے۔ **مسئلہ** اگر دو شخص علیحدہ علیحدہ گھوڑوں پر سوار نماز پڑھتے ہوئے
 جارہے ہوں اور ہر شخص ایک ہی آیت سجدہ کی تلاوت کرے اور ایک دوسرے کی تلاوت کو نماز ہی میں سمجھے
 تو ہر شخص پر ایک سجدہ واجب ہوگا جو نماز ہی میں ادا کرنا واجب ہے اور اگر ایک ہی آیت کو نماز میں پڑھا
 اور اسی کو نماز سے باہر سنا تو دو سجدے واجب ہونگے ایک تلاوت کے سبب سے دوسرا سننے کے سبب سے
 مگر تلاوت کے سبب سے جو ہوگا وہ نماز کا سمجھا جائے گا اور نماز ہی میں ادا کیا جائیگا اور سننے کے سبب سے
 جو ہوگا وہ خارج نماز کے ادا کیا جائے گا۔ **مسئلہ** اگر آیت سجدہ نماز میں پڑھی جائے اور فوراً رکوع
 کیا جائے یا بعد دو تین آیتوں کے اور اس رکوع میں جھکے وقت سجدہ تلاوت کی بھی نیت کر لی جائے
 تو سجدہ ادا ہو جائے گا۔ اگر اسی طرح آیت سجدہ کی تلاوت کے بعد نماز کا سجدہ کیا جائے یعنی بعد رکوع و قنومہ
 کے تب بھی یہ سجدہ ادا ہو جائیگا اور اس میں نیت کی بھی ضرورت نہیں۔ **مسئلہ** جمعے اور عیدین اور
 آہستہ آواز کی نمازوں میں آیت سجدہ نہ پڑھنا چاہئے اسلئے کہ سجدہ کرنے میں مقتدیوں کے اشتباہ کا خوف ہے

میرت کے غسل کے مسائل

مسئلہ اگر کوئی شخص دریا میں ڈوب کر مر گیا ہو تو وہ جس وقت نکالا جائے اُس کا غسل دینا فرض
 ہے پانی میں ڈوبنا غسل کے لئے کافی نہ ہوگا۔ اسلئے کہ میرت کا غسل زندوں پر فرض ہے اور ڈوبنے میں
 کوئی ان کا فعل نہیں ہوا۔ ہاں اگر نکالتے وقت غسل کی نیت سے اس کو پانی میں حرکت دیدی جائے تو
 غسل ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر میرت کے اوپر پانی برس جائے یا اور کسی طرح سے پانی پہنچ جائے تب بھی

اس کا غسل دینا فرض رہے گا۔ **مسئلہ** اگر کشتی آدمی کا صرف سر کہیں دیکھا جائے تو اس کو غسل نہ دیا جائیگا بلکہ یوں ہی دفن کر دیا جائے گا اور اگر کسی آدمی کا بدن نصف سے زیادہ کہیں ملے تو اس کا غسل دینا ضروری ہے خواہ سر کے ساتھ ملے یا بے سر کے اور اگر نصف سے زیادہ نہ ہو بلکہ نصف ہو تو اگر سر کے ساتھ ملے تو غسل دیا جائے گا ورنہ نہیں اور اگر نصف سے کم ہو تو غسل نہ دیا جائے گا خواہ سر کے ساتھ ہو یا بے سر کے۔ **مسئلہ** اگر کوئی میت کہیں دیکھی جائے اور کسی قرینے سے یہ معلوم نہ ہو کہ مسلمان تھا یا کافر تو اگر دارالاسلام میں یہ واقعہ ہوا تو اس کو غسل دیا جائے گا اور نماز بھی پڑھی جائیگی۔ **مسئلہ** اگر مسلمانوں کی نعشیں کافروں کی نعشوں میں مل جائیں اور کوئی تیز نہ ہاٹی رہے تو ان سب کو غسل دیا جائے گا۔ اور اگر تیز ہاٹی ہو تو مسلمانوں کی نعشیں علیحدہ کرنی جائیں اور صرف انھیں کو غسل دیا جائیگا کافروں کی نعشوں کو غسل نہ دیا جائے گا۔ **مسئلہ** اگر کشتی مسلمان کا کوئی عزیز کافر ہوا اور وہ مر جائے تو اس کی نعش اس کے ہم مذہب کو دیدی جائے اگر اس کا کوئی ہم مذہب نہ ہو یا ہو مگر لینا قبول نہ کرے تو بدرجہ مجبوری وہ مسلمان اس کافر کو غسل دے مگر نہ مسنون طریقے سے یعنی اس کو وضو نہ کرائے اور سر اس کا نہ صاف کرایا جائے کافر وغیرہ اس کے بدن میں نہ ملا جائے بلکہ جس طرح نجس چیز کو دھوتے ہیں اسی طرح اس کو دھوئیں اور کافر دھونے سے پاک نہ ہوگا۔ حتیٰ کہ اگر کوئی شخص اس کو لٹے ہوئے نماز پڑھے تو اس کی نماز درست نہ ہوگی۔ **مسئلہ** باغی لوگ یا ڈاکہ زن اگر مارے جائیں تو ان کے مردوں کو غسل نہ دیا جائے گا بشرطیکہ عین لڑائی کے وقت مارے گئے ہوں۔ **مسئلہ** مزید اگر مر جائے تو اس کو بھی غسل نہ دیا جائے اور اگر اس کے اہل مذہب اس کی نعش مانگیں تو ان کو بھی نہ دی جائے۔ **مسئلہ** اگر پانی نہ ہونے کے سبب سے کسی میت کو تیمم کرایا گیا ہو اور پھر پانی مل جاوے تو اس کو غسل دیدینا چاہئے۔

میت کے کفن کے بعض مسائل

مسئلہ اگر انسان کا کوئی عضو یا نصف جسم بغیر سر کے پایا جائے تو اس کو بھی کسی نہ کسی کپڑے میں لپیٹ دینا کافی ہے۔ ہاں اگر نصف جسم کے ساتھ سر بھی ہو یا نصف سے زیادہ حصہ جسم کا ہو گو سر بھی نہ ہو تو پھر کفن مسنون دینا چاہئے۔ **مسئلہ** کسی انسان کی قبر کھل جائے یا اگر کسی وجہ سے اس کی نعش باہر نکل آئے اور کفن نہ ہو تو اس کو بھی کفن مسنون دینا چاہئے بشرطیکہ وہ نعش بچھی نہ ہو۔ اور اگر پھٹ گئی ہو تو صرف کسی کپڑے میں لپیٹ دینا کافی ہے۔

۱۵ ولود جہا کثر البدن اور
نصفہ مع الرأس غسل دیکھیں
و یصلی علیہ وان وجد نصفہ
من غیر الرأس اور نصفہ
مشقوقا طولاً فلا یغسل
یصلی علیہ و یطیف فی خرقۃ
یدفن فیہا ۱۲ عالمگیری ص ۱۶ ج ۱
۱۷ ولود جہا کثر البدن اور
کافر ولا علامۃ دان فی دار
غسل و یصلی علیہ اللہ ان ۱۸
فی دار الحرب لا یغسل
یصلی علیہ اختطوطا ۱۹
ولا علامۃ اعتبارا کفران
استقروا غسلوا اور المختار
طحاوی ص ۱۷ ج ۱
۲۰ وان مات الکافر ولا
عنی مسلم یغسلہ و یکفہ و یدفنه
لکن یغسل غسل الثوب العجمی
و یطیف فی خرقۃ و یکفہ خضر
من غیر مراعاة سنۃ یحیی
وانحدروا لایوضع فیہ بل یطوی
۱۲ عالمگیری ص ۱۶ ج ۱
۲۱ ولود جہا کثر البدن اور
قاطع طریق اذا نکلا حال
الحرب ولا یغسلان زبور
غنیہ ص ۱۵
۲۲ اما المیت فیلقی فی حفرة
الکلب فلا یغسل ولا یکنس
ولا یدفع الی من ینتقل الی
دنیہم ۱۲ اور طحاوی ص ۱۶ ج ۱
۲۳ رجل مات ولم یجد
ما یتیموہ وصلوا علیہ ثم جموا
ما یغسل و یصلی علیہ ثانیاً

جنازے کی نماز کے مسائل

نماز جنازہ درحقیقت اس میت کے لئے دعا ہے ارحم الراحمین سے۔ **مسئلہ** نماز جنازے کے واجب ہونیکی وہی سب شرطیں ہیں جو اور نمازوں کیلئے ہم اوپر لکھ چکے ہیں۔ ہاں اس میں ایک شرط اور زیادہ ہے وہ یہ کہ اس شخص کی موت کا علم بھی ہو۔ پس جس کو یہ خبر نہ ہوگی وہ معذور ہے نماز جنازہ اس پر ضروری نہیں۔ **مسئلہ** نماز جنازے کے صحیح ہونے کے لئے دو قسم کی شرطیں ہیں۔ ایک قسم کی وہ شرطیں ہیں جو نماز پڑھنے والوں سے تعلق رکھتی ہیں وہ وہی ہیں جو اور نمازوں کے لئے اوپر بیان ہو چکیں۔ یعنی طہارت ستر عورت۔ استقبال قبلہ۔ نیت۔ ہاں وقت اس کے لئے شرط نہیں اور اس کے لئے تیمم نماز نہ ملنے کے خیال سے جائز ہے مثلاً نماز جنازہ ہو رہی ہو اور وضو کرنے میں یہ خیال ہو کہ نماز ختم ہو جائیگی۔ تو تیمم کر لے بخلاف اور نمازوں کے کہ ان میں اگر وقت کے چلے جائے کا خوف ہو تو تیمم جائز ہے۔ **مسئلہ** آج کل بعض آدمی جنازے کی نماز جو تہ پہنے ہوئے پڑھتے ہیں اُن کے لئے یہ امر ضروری ہے کہ وہ جنگ جس پر کھڑے ہوئے ہوں اور جوتے دونوں پاک ہوں اور اگر جوتہ پیر سے نکال دیا جائے اور اس پر کھڑے ہوں تو صرف جوتہ کا پاک ہونا ضروری ہے۔ اکثر لوگ اس کا خیال نہیں کرتے اور ان کی نماز نہیں ہوتی۔ دوسری قسم کی وہ شرطیں ہیں جن کو میت سے تعلق ہے وہ چھ ہیں۔ بشرط (۱) میت کا مسلمان ہونا پس کافر اور مرتد کی نماز صحیح نہیں مسلمان اگرچہ فاسق یا بدعتی ہو اس کی نماز صحیح ہے سوا ان لوگوں کے جو بادشاہ برحق سے بغاوت کر س یا ڈاکہ زنی کرتے ہوں بشرطیکہ یہ لوگ بادشاہ وقت سے لڑائی کی حالت میں مقتول ہوں۔ اور اگر بعد لڑائی کے یا اپنی موت سے مر جائیں تو پھر اُن کی نماز پڑھی جائیگی اسی طرح جس شخص نے اپنے باپ یا ماں کو قتل کیا ہو اور اس کی سزا میں وہ مارا جائے تو اس کی نماز بھی نہ پڑھی جاوے گی اور ان لوگوں کی نماز زجر انہیں پڑھی جاتی اور جس شخص نے اپنی جان خودکشی کر کے دی ہو اس پر نماز پڑھنا صحیح ہے درست ہے۔ **مسئلہ** جس لڑکے کا باپ یا ماں مسلمان ہو وہ لڑکا مسلمان سمجھا جائے گا اور اس کی نماز پڑھی جائے گی۔ **مسئلہ** میت سے مراد وہ شخص ہے جو زندہ پیدا ہو کر مر گیا ہو، اور اگر مر گیا ہو لڑکا پیدا ہو تو اس کی نماز درست نہیں۔ بشرط۔ (۲) میت کے بدن اور کفن کا نجاست حقیقیہ اور حکمیہ سے ظاہر ہوتا۔ ہاں اگر نجاست حقیقیہ اس کے بدن سے خارج ہوئی ہو اور اس سبب سے اس کا بدن بالکل نجس ہو جائے تو کچھ مضائقہ نہیں نماز درست ہے۔ **مسئلہ** اگر کوئی میت نجاست حکمیہ سے ظاہر نہ ہو یعنی اس کو غسل نہ دیا گیا ہو یا در صورت نامکن ہونے غسل کے

۱۔ ان صلوة الجنازة ہی الدعاء لمیت اذہو لمقصود منہا ۱۲ بحوالہ ائق ص ۱۹۳
۲۔ داما شرط وجوبہا فی شروط طبقۃ الصلوة من القدرة والعقل والبلوغ والاسلام مع زیادة العلم بموتہ ۱۲ ارد المحتار ص ۹۱
۳۔ رد المحتار ص ۹۱
۴۔ انہ لواقم علی النجاستہ وفی رطبہ لخلان لم یجدوا اخرش نعلیہ وقام علیہا جاز و بہذا یعلم بالیغفل فی زمانہ من التعمیل علی التعلیل فی صلاۃ الجنازة لکن لا بد من طہارة التعلیل کما لا یخفی ۱۱ بحوالہ ص ۱۹ ج ۲
۵۔ عالمگیری ص ۱۶۳ ج ۱
۶۔ اذا کان معہ احد بالیہ فیرتج روذا اسلام احدہما فی الاسلام لان الولد یتبع خیر الابین ۱۲ انفقہ
۷۔ المراد بالیست من مات بعد ولادت حیاً ۱۲ ارد المحتار ص ۲۰
۸۔ علم بحیاء و عدلہ یا سہل لاجلہ کہ غسل و صلی علیہ ۱۲ غنیہ ص ۵۹
۹۔ الطہارة من النجاستہ فی الثوب والبدن الرکائ وستر العورة شرط فی حق الامام والیست جمیعاً ۱۲ بحوالہ ص ۱۹
۱۰۔ فی الشای رکنا لو تجس بدنہ بما خرج منہ

۱۵ دان دفن و لم یصلی
علیہ صلی علی قبرہ عالم غیب
علی الظن ان القبر ولا یخبر
التقدیر بالا یام فی التفسیر
وعدہ صلی علیہ صلی علیہ
۱۵ ان کان علی جنازۃ لا
شک انہ یجزو ان کان
بغیر الجنازۃ لا ردایہ لہذا
وینفی ان یجزو ان طہارۃ
مکان المیت لیس بشرط
۱۲ بحر ص ۱۹ ج ۲

۱۵ وکلمہ وشمہ دمن
الشروط حضور المیت و
وضو کونہ امام المصلی لا یصح
علی غائب لا علی محول اذ
ولا علی موضوع خلفہ ۱۲
عالمگیری ص ۱۶ ج ۱ و
ستر العورة شرط فی صلیت
۱۲ بحر ص ۱۹ ج ۲

۱۵ واما رکبہا التکیہ و
القیام و صلی علیہ قاعدان
غیر عذر لا یجزو ۱۲ بحر ص ۱۹
کے فی صلاۃ مطلقۃ قری
ذات الركوع والسجود
خرج بہ الجنازۃ ۱۲ بحر ص ۱۹
۱۵ ج ۱

۱۵ واما سفنہا فالتعبد و
الشروط لیس فیہا ۱۲ بحر ص ۱۹
۱۵ اذ قام البعض احد
کان او جماعت ذکر کان او
انفی سقط عن الباقین و
اذ ترک الکل اثموا ۱۲
عالمگیری ص ۱۶ ج ۱

تیمم نہ کر یا گیا ہو اس کی نماز درست نہیں۔ ہاں اگر اس کا ظاہر ہونا ممکن نہ ہو مثلاً بے غسل یا تیمم کر کے ہوئے
دفن کر چکے ہوں اور قبر پر بھی پڑھی ہو تو پھر اس کی نماز اس کی قبر پر اسی حالت میں پڑھنا جائز ہے۔ اگر
کسی میت پر بے غسل یا تیمم کے نماز پڑھی گئی ہو اور وہ دفن کر دیا گیا ہو اور بعد دفن کے خیال آئے کہ اس
کو غسل نہ دیا گیا تھا تو اس کی نماز دوبارہ اس کی قبر پر پڑھی جائے اسلئے کہ پہلی نماز صحیح نہیں ہوئی۔ ہاں
اب چونکہ غسل ممکن نہیں ہے لہذا نماز ہو جائیگی۔ **مسئلہ** اگر کوئی مسلمان بے نماز پڑھے ہوئے دفن کر دیا
گیا ہو تو اس کی نماز اس کی قبر پر پڑھی جائے جب تک کہ اس کی نعش کے بچھٹ جانے کا اندیشہ نہ ہو جب خیال
ہو کہ اب نعش بچھٹ گئی ہوگی تو پھر نماز نہ پڑھی جائے۔ اور نعش بچھٹنے کی مدت ہر جگہ کے اعتبار سے مختلف
ہے اس کی تعیین نہیں ہو سکتی یہی اصح ہے اور بعض نے تین دن اور بعض نے دس دن اور بعض نے ایک
ماہ مدت بیان کی ہے۔ **مسئلہ** میت جس جگہ رکھی ہو اس جگہ کا پاک ہونا شرط نہیں۔ اگر میت
پاک پلنگ یا تخت پر ہو اور اگر پلنگ یا تخت بھی ناپاک ہو یا میت کو بدون پلنگ و تخت کے ناپاک
زمین پر رکھ دیا جائے تو اس صورت میں اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک طہارت مکان میت شرط ہے
اسلئے نماز نہ ہوگی اور بعض کے نزدیک شرط نہیں لہذا نماز صحیح ہو جائیگی۔ **شرط (۳)** میت کے جسم
واجب الاستراکھ پوشیدہ ہونا اگر میت بالکل برہنہ ہو اس کی نماز درست نہیں بشرط (۴) میت کا نماز
پڑھنے والے کے آگے ہونا۔ اگر میت نماز پڑھنے والے کے پیچھے ہو تو نماز درست نہیں بشرط (۵) میت کا
جس چیز پر میت ہو اس کا زمین پر رکھا ہوا ہونا اگر میت کو لوگ اپنے ہاتھوں پر اٹھائے ہوں یا کسی گاڑی
یا جانور پر ہو اور اسی حالت میں اس کی نماز پڑھی جائے تو صحیح نہ ہوگی۔ **شرط (۶)** میت کا وہاں موجود ہونا۔
اگر میت وہاں نہ موجود ہو تو نماز صحیح نہ ہوگی۔ **مسئلہ** نماز جنازہ سے میں دو چیزیں فرض ہیں (۱) چار مرتبہ
اللہ اکبر کہنا۔ ہر تکبیر یہاں قائم مقام ایک رکعت کے سمجھی جاتی ہے (۲) قیام یعنی کھڑے ہو کر نماز
جنازہ پڑھنا جس طرح فرض واجب نمازوں میں قیام فرض ہے اور بے عذر کے اس کا ترک جائز نہیں
عذر کا بیان اوپر ہو چکا ہے۔ **مسئلہ** رکوع۔ سجدہ۔ قعدہ وغیرہ اس نماز میں نہیں۔ **مسئلہ** نماز جنازہ
میں تین چیزیں مسنون ہیں۔ (۱) اللہ تعالیٰ کی حمد کرنا (۲) نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا۔ (۳) میت کے
لئے دعا کرنا۔ جماعت اس میں شرط نہیں۔ پس اگر ایک شخص بھی جنازہ کی نماز پڑھ لے تو فرض ادا ہو جائیگا
خواہ وہ عورت ہو یا مرد بالغ ہو یا نابالغ۔ **مسئلہ** ہاں یہاں جماعت کی ضرورت زیادہ ہے اسلئے کہ
یہ دعا ہے میت کے لئے اور چند مسلمانوں کا جمع ہو کر بارگاہ الہی میں کسی چیز کیلئے دعا کرنا ایک عجیب خاصیت
رکھتا ہے نزول رحمت اور قبولیت کے لئے۔ **مسئلہ** نماز جنازہ کا مسنون و مستحب طریقہ یہ ہے کہ

میت کو آگے رکھ کر امام اس کے سینہ کے محاذی کھڑا ہو جائے اور سب لوگ یہ نیت کریں۔ **نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ صَلَوةَ الْجَنَازَةِ لِلّٰهِ تَعَالٰی وَدُعَاءَ الْمَيِّتِ** یعنی میں نے یہ ارادہ کیا کہ نماز جنازہ پڑھوں جو خدا کی نماز ہے اور میت کے لئے دعا ہے یہ نیت کر کے دونوں ہاتھ مثل تکبیر تحریمہ کے کانوں تک اٹھا کر ایک مرتبہ **اَللّٰهُ اَكْبَرُ** کہہ کر دونوں ہاتھ مثل نماز کے باندھ لیں پھر **سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ** آخر تک پڑھیں۔ اس کے بعد پھر ایک بار **اَللّٰهُ اَكْبَرُ** کہیں مگر اس مرتبہ ہاتھ نہ اٹھائیں۔ بعد اس کے درود شریف پڑھیں اور بہتر یہ ہے کہ وہی درود پڑھا جائے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے۔ پھر ایک مرتبہ **اَللّٰهُ اَكْبَرُ** کہیں اس مرتبہ بھی ہاتھ نہ اٹھائیں۔ اس تکبیر کے بعد میت کے لئے دعا کریں اگر وہ بالغ ہو خواہ مرد ہو یا عورت تو یہ دعا پڑھیں **اَللّٰهُمَّ اَخْفِیْ لِحَيَاتِنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَايَتِنَا وَصَغِيرَتِنَا وَكَبِيرَتِنَا وَذَكْرِنَا وَانْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مَنَّافَا حَيِّهِ عَلٰی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مَنَّافَتَوَفَّاهُ عَلَی الْاِيْمَانِ** اور بعض احادیث میں یہ دعا بھی وارد ہوئی ہے **اَللّٰهُمَّ اَغْفِرْ لَهُ وَاَرْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاَعْفُ عَنْهُ وَاَكْمِلْ لَمْ نَزَلَهُ وَتَبِعْ مَدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالتَّلْجِ وَالْبُرْجِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنْقَى الثَّوْبُ اَلَا بُیْضُ مِنَ الدَّنَسِ وَابْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَاَهْلًا خَيْرًا مِنْ اَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِزَّهُ لِمَنْ عَدَّ ابِ الْقَبْرِ وَعَدَّ ابِ النَّارِ وَاَسْكُرْ اَنْ دُونَ دَعَاؤُ كُوْطْرُہ لے تب بھی بہتر ہے بلکہ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے رد المحتار میں دونوں دعاؤں کو ایک ہی میں ملا کر لکھا ہے۔ ان دونوں دعاؤں کے سوا اور دعائیں بھی احادیث میں آئی ہیں اور ان کو ہمارے فقہاء نے بھی نقل کیا ہے جس دعا کو چاہے اختیار کر لے۔ اور اگر میت نابالغ لڑکا ہو تو یہ دعا پڑھے **اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا قَرِیْطًا وَاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَذَخْرًا وَاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَمُشَفَّعًا** اور اگر نابالغ لڑکی ہو تو بھی یہی دعا ہے صرف اتنا فرق ہے کہ تمیزوں **اجْعَلْهُ** کی جگہ **اجْعَلِهَا** اور **شَافِعًا وَمُشَفَّعًا** کی جگہ **شَافِعَةً وَمُشَفَّعَةً** پڑھیں جب یہ دعا پڑھ چکیں تو پھر ایک مرتبہ **اَللّٰهُ اَكْبَرُ** کہیں اور اس مرتبہ بھی ہاتھ نہ اٹھائیں اور اس تکبیر کے بعد سلام پھیر دیں جس طرح نماز میں سلام پھیرتے ہیں۔ اس نماز میں التحیات اور قرآن مجید کی قرات وغیرہ نہیں ہے۔ **سُلمہ** نماز جنازہ امام اور مقتدی دونوں کے حق میں یکساں ہے صرف اس قدر فرق ہے کہ امام تکبیر میں اور سلام بلند آواز سے کہے گا اور مقتدی آہستہ آواز سے باقی چیزیں یعنی ثنا اور درود اور دعا مقتدی بھی آہستہ آواز سے پڑھیں گے اور امام بھی آہستہ آواز سے پڑھے گا **سُلمہ** جنازے کی نماز میں مستحب ہے کہ حاضرین کی تین صفیں کروئی جائیں یہاں تک کہ اگر صرف سات آدمی ہوں تو ایک آدمی ان میں سے امام بنادیا جائے اور پہلی صف میں تین آدمی**

لہ وہی اور تکبیرات ہر پنج
یہ یہ فی الاول فقط وینی ہوتا
یعنی علی النبی علی اللہ علیہ وسلم
بعد الثانیہ ویدعو العباد للثانیہ
وسلم بعد الرابعة ویسر لکل
الا انکیس ولا قراءہ ولا تشہد
فیہا ۱۲ در ملا ۱ ج ۱
لہ ویتحب ان یصف
تکبیرہ صفوف حتی لو کانوا
سبعة یتقدم احدہم للامام
ویقف وراءہ ثلاثہ ثم یثانی
ثم واحد ۱۲ رد المحتار ص ۹۱

کھڑے ہوں اور دوسری میں دو اور تیسری میں ایک **مسئلہ** جنازہ کی نماز بھی ان چیزوں کو فاسد ہو جاتی ہے جن چیزوں سے دوسری نمازوں میں فساد آتا ہے صرف اس قدر فرق ہے کہ جنازہ کی نماز میں قہقہہ سے وضو نہیں جاتا اور عورت کے محاذات سے بھی اس میں فساد نہیں آتا۔ **مسئلہ** جنازے کی نماز اس مسجد میں پڑھنا مکروہ تحریمی ہے جو پنجوقتہ نمازوں یا جمعے یا عیدین کی نماز کے لئے بنائی گئی ہو خواہ جنازہ مسجد کے اندر ہو یا مسجد سے باہر ہو اور نماز پڑھنے والے اندر ہوں۔ ہاں جو خاص جنازہ کی نماز کیلئے بنائی ہو اس میں مکروہ نہیں۔ **مسئلہ** میت کی نماز میں اس غرض سے زیادہ تاخیر کرنا کہ جماعت زیادہ ہو جائے مکروہ ہے۔ **مسئلہ** جنازے کی نماز بیٹھ کر یا سواری کی حالت میں پڑھنا جائز نہیں جب کہ کوئی عذر نہ ہو۔ **مسئلہ** اگر ایک ہی وقت میں کئی جنازے جمع ہو جائیں تو بہتر یہ ہے کہ ہر جنازے کی نماز علیحدہ پڑھی جائے اور اگر سب جنازوں کی ایک ہی نماز پڑھی جائے تب بھی جائز ہے اور اس وقت چاہئے کہ سب جنازوں کی صف قائم کر دی جائے جس کی بہتر صورت یہ ہے کہ ایک جنازے کے آگے دوسرا جنازہ رکھ دیا جائے کہ سب کے پیر ایک طرف ہوں اور سب کے سر ایک طرف۔ اور یہ صورت اسلئے بہتر ہے کہ اس میں سب کا سینہ امام کے محاذی ہو جائے گا جو مسنون ہے۔ **مسئلہ** اگر جنازے مختلف اصناف کے ہوں تو اس ترتیب سے ان کی صف قائم کی جائے کہ امام کے قریب مردوں کے جنازے ان کے بعد لڑکوں کے اور ان کے بعد بالغہ عورتوں کے ان کے بعد نابالغہ لڑکیوں کے۔ **مسئلہ** اگر کوئی شخص جنازہ کی نماز میں ایسے وقت پہنچا کہ کچھ تکبیریں اس کے آنے سے پہلے ہو چکی ہوں تو جس قدر تکبیریں ہو چکی ہیں ان کے اعتبار سے وہ شخص مسبوق سمجھا جائے گا اور اس کو چاہئے کہ فوراً آتے ہی مثل اور نمازوں کے تکبیر تحریمہ کہہ کر شریک نہ ہو جائے بلکہ امام کی تکبیر کا انتظار کرے جب امام تکبیر کہے تو اس کے ساتھ پہلے بھی تکبیر کہے اور یہ تکبیر اس کے حق میں تکبیر تحریمہ ہوگی۔ پھر جب امام سلام پھیر دے تو یہ شخص اپنی گئی ہوئی تکبیروں کو ادا کر لے اور اس میں کچھ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ اگر کوئی شخص ایسے وقت پہنچے کہ امام چوتھی تکبیر بھی کہہ چکا ہو تو وہ شخص اس تکبیر کے حق میں مسبوق نہ سمجھا جاوے گا اسکو چاہئے کہ فوراً تکبیر کہہ کر امام کے سلام سے پہلے شریک ہو جائے اور ختم نماز کے بعد اپنی گئی ہوئی تکبیروں کا اعادہ کر لے۔ **مسئلہ** اگر کوئی شخص تکبیر تحریمہ یعنی پہلی تکبیر یا کسی اور تکبیر کے وقت موجود تھا اور نماز میں شرکت کے لئے مستعد تھا مگر سستی یا اور کسی وجہ سے شریک نہ ہوا تو اس کو فوراً تکبیر کہہ کر شریک نماز ہو جانا چاہئے۔ امام کی دوسری تکبیر کا اس کو انتظار نہ کرنا چاہئے اور جس تکبیر کے وقت حاضر تھا اس تکبیر کا اعادہ اس کے ذمے نہ ہوگا۔ بشرطیکہ قبل اس کے کہ امام دوسری تکبیر کہے یہ اس

لے دو قہقہہ فی سجۃ اللہ
اور فی صلاة الجنازة تبطل
ماکان فیہا ولا تنقض الصلاة
۱۲ قاضی خان چٹاؤ نقض
صلاة الجنازة بما نقضہ
سائر الصلوة الا محاذاة المرأة
۱۲ عالمگیری ۱۷۵ ج ۱
۱۳ عالمگیری ۱۷۵
۱۴ ذکرہ تاخیر صلاتہ و دفعہ
لیصلی علیہ جمع عظیم بعد صلاة
الجمعة الا اذا خیف فوتہا
بسبب دفنہ ۱۲ و ۱۳
رد المحتار ۹۳۹
۱۵ ذکرہ و لم یجزم بالصلوة علیہا
ماکان دلا قاضی الخیر عذر ۱۲
در منہ ۳۸
۱۶ ذکرہ و لو اجتمعت
الجنازہ یجوز للامام ان شاء
صلی علی کل واحدة علی حد
وان شاء صلی علی کل
بالنیت علی الجمع و ہونے
کیفیتہ و ضمہ بالجہان ان شاء
و ضمہ بالاول سطر واحد
و یقف عند فضلہم و ان
و ضمہ واحد و واحد و واحد
جہۃ القبلة و ترتیبہم ترتیبہم
فی صلاتہم طاقۃ حالت الحیاة
فیقر منہ الا فضل و فضل
فی صف الرجال الی جہۃ
الامام ثم الصبیان ثم الخائف
ثم النساء ثم المراهقات ۱۲
عالمگیری ۱۷۵ ج ۱
۱۷ عالمگیری ۱۷۵
۱۸ ذکرہ و لو اجتمعت
الجنازہ یجوز للامام ان شاء
صلی علی کل واحدة علی حد
وان شاء صلی علی کل
بالنیت علی الجمع و ہونے
کیفیتہ و ضمہ بالجہان ان شاء
و ضمہ بالاول سطر واحد
و یقف عند فضلہم و ان
و ضمہ واحد و واحد و واحد
جہۃ القبلة و ترتیبہم ترتیبہم
فی صلاتہم طاقۃ حالت الحیاة
فیقر منہ الا فضل و فضل
فی صف الرجال الی جہۃ
الامام ثم الصبیان ثم الخائف
ثم النساء ثم المراهقات ۱۲
عالمگیری ۱۷۵ ج ۱
۱۹ ذکرہ و لو اجتمعت
الجنازہ یجوز للامام ان شاء
صلی علی کل واحدة علی حد
وان شاء صلی علی کل
بالنیت علی الجمع و ہونے
کیفیتہ و ضمہ بالجہان ان شاء
و ضمہ بالاول سطر واحد
و یقف عند فضلہم و ان
و ضمہ واحد و واحد و واحد
جہۃ القبلة و ترتیبہم ترتیبہم
فی صلاتہم طاقۃ حالت الحیاة
فیقر منہ الا فضل و فضل
فی صف الرجال الی جہۃ
الامام ثم الصبیان ثم الخائف
ثم النساء ثم المراهقات ۱۲
عالمگیری ۱۷۵ ج ۱
۲۰ ذکرہ و لو اجتمعت
الجنازہ یجوز للامام ان شاء
صلی علی کل واحدة علی حد
وان شاء صلی علی کل
بالنیت علی الجمع و ہونے
کیفیتہ و ضمہ بالجہان ان شاء
و ضمہ بالاول سطر واحد
و یقف عند فضلہم و ان
و ضمہ واحد و واحد و واحد
جہۃ القبلة و ترتیبہم ترتیبہم
فی صلاتہم طاقۃ حالت الحیاة
فیقر منہ الا فضل و فضل
فی صف الرجال الی جہۃ
الامام ثم الصبیان ثم الخائف
ثم النساء ثم المراهقات ۱۲
عالمگیری ۱۷۵ ج ۱
۲۱ ذکرہ و لو اجتمعت
الجنازہ یجوز للامام ان شاء
صلی علی کل واحدة علی حد
وان شاء صلی علی کل
بالنیت علی الجمع و ہونے
کیفیتہ و ضمہ بالجہان ان شاء
و ضمہ بالاول سطر واحد
و یقف عند فضلہم و ان
و ضمہ واحد و واحد و واحد
جہۃ القبلة و ترتیبہم ترتیبہم
فی صلاتہم طاقۃ حالت الحیاة
فیقر منہ الا فضل و فضل
فی صف الرجال الی جہۃ
الامام ثم الصبیان ثم الخائف
ثم النساء ثم المراهقات ۱۲
عالمگیری ۱۷۵ ج ۱
۲۲ ذکرہ و لو اجتمعت
الجنازہ یجوز للامام ان شاء
صلی علی کل واحدة علی حد
وان شاء صلی علی کل
بالنیت علی الجمع و ہونے
کیفیتہ و ضمہ بالجہان ان شاء
و ضمہ بالاول سطر واحد
و یقف عند فضلہم و ان
و ضمہ واحد و واحد و واحد
جہۃ القبلة و ترتیبہم ترتیبہم
فی صلاتہم طاقۃ حالت الحیاة
فیقر منہ الا فضل و فضل
فی صف الرجال الی جہۃ
الامام ثم الصبیان ثم الخائف
ثم النساء ثم المراهقات ۱۲
عالمگیری ۱۷۵ ج ۱
۲۳ ذکرہ و لو اجتمعت
الجنازہ یجوز للامام ان شاء
صلی علی کل واحدة علی حد
وان شاء صلی علی کل
بالنیت علی الجمع و ہونے
کیفیتہ و ضمہ بالجہان ان شاء
و ضمہ بالاول سطر واحد
و یقف عند فضلہم و ان
و ضمہ واحد و واحد و واحد
جہۃ القبلة و ترتیبہم ترتیبہم
فی صلاتہم طاقۃ حالت الحیاة
فیقر منہ الا فضل و فضل
فی صف الرجال الی جہۃ
الامام ثم الصبیان ثم الخائف
ثم النساء ثم المراهقات ۱۲
عالمگیری ۱۷۵ ج ۱
۲۴ ذکرہ و لو اجتمعت
الجنازہ یجوز للامام ان شاء
صلی علی کل واحدة علی حد
وان شاء صلی علی کل
بالنیت علی الجمع و ہونے
کیفیتہ و ضمہ بالجہان ان شاء
و ضمہ بالاول سطر واحد
و یقف عند فضلہم و ان
و ضمہ واحد و واحد و واحد
جہۃ القبلة و ترتیبہم ترتیبہم
فی صلاتہم طاقۃ حالت الحیاة
فیقر منہ الا فضل و فضل
فی صف الرجال الی جہۃ
الامام ثم الصبیان ثم الخائف
ثم النساء ثم المراهقات ۱۲
عالمگیری ۱۷۵ ج ۱
۲۵ ذکرہ و لو اجتمعت
الجنازہ یجوز للامام ان شاء
صلی علی کل واحدة علی حد
وان شاء صلی علی کل
بالنیت علی الجمع و ہونے
کیفیتہ و ضمہ بالجہان ان شاء
و ضمہ بالاول سطر واحد
و یقف عند فضلہم و ان
و ضمہ واحد و واحد و واحد
جہۃ القبلة و ترتیبہم ترتیبہم
فی صلاتہم طاقۃ حالت الحیاة
فیقر منہ الا فضل و فضل
فی صف الرجال الی جہۃ
الامام ثم الصبیان ثم الخائف
ثم النساء ثم المراهقات ۱۲
عالمگیری ۱۷۵ ج ۱
۲۶ ذکرہ و لو اجتمعت
الجنازہ یجوز للامام ان شاء
صلی علی کل واحدة علی حد
وان شاء صلی علی کل
بالنیت علی الجمع و ہونے
کیفیتہ و ضمہ بالجہان ان شاء
و ضمہ بالاول سطر واحد
و یقف عند فضلہم و ان
و ضمہ واحد و واحد و واحد
جہۃ القبلة و ترتیبہم ترتیبہم
فی صلاتہم طاقۃ حالت الحیاة
فیقر منہ الا فضل و فضل
فی صف الرجال الی جہۃ
الامام ثم الصبیان ثم الخائف
ثم النساء ثم المراهقات ۱۲
عالمگیری ۱۷۵ ج ۱
۲۷ ذکرہ و لو اجتمعت
الجنازہ یجوز للامام ان شاء
صلی علی کل واحدة علی حد
وان شاء صلی علی کل
بالنیت علی الجمع و ہونے
کیفیتہ و ضمہ بالجہان ان شاء
و ضمہ بالاول سطر واحد
و یقف عند فضلہم و ان
و ضمہ واحد و واحد و واحد
جہۃ القبلة و ترتیبہم ترتیبہم
فی صلاتہم طاقۃ حالت الحیاة
فیقر منہ الا فضل و فضل
فی صف الرجال الی جہۃ
الامام ثم الصبیان ثم الخائف
ثم النساء ثم المراهقات ۱۲
عالمگیری ۱۷۵ ج ۱
۲۸ ذکرہ و لو اجتمعت
الجنازہ یجوز للامام ان شاء
صلی علی کل واحدة علی حد
وان شاء صلی علی کل
بالنیت علی الجمع و ہونے
کیفیتہ و ضمہ بالجہان ان شاء
و ضمہ بالاول سطر واحد
و یقف عند فضلہم و ان
و ضمہ واحد و واحد و واحد
جہۃ القبلة و ترتیبہم ترتیبہم
فی صلاتہم طاقۃ حالت الحیاة
فیقر منہ الا فضل و فضل
فی صف الرجال الی جہۃ
الامام ثم الصبیان ثم الخائف
ثم النساء ثم المراهقات ۱۲
عالمگیری ۱۷۵ ج ۱
۲۹ ذکرہ و لو اجتمعت
الجنازہ یجوز للامام ان شاء
صلی علی کل واحدة علی حد
وان شاء صلی علی کل
بالنیت علی الجمع و ہونے
کیفیتہ و ضمہ بالجہان ان شاء
و ضمہ بالاول سطر واحد
و یقف عند فضلہم و ان
و ضمہ واحد و واحد و واحد
جہۃ القبلة و ترتیبہم ترتیبہم
فی صلاتہم طاقۃ حالت الحیاة
فیقر منہ الا فضل و فضل
فی صف الرجال الی جہۃ
الامام ثم الصبیان ثم الخائف
ثم النساء ثم المراهقات ۱۲
عالمگیری ۱۷۵ ج ۱
۳۰ ذکرہ و لو اجتمعت
الجنازہ یجوز للامام ان شاء
صلی علی کل واحدة علی حد
وان شاء صلی علی کل
بالنیت علی الجمع و ہونے
کیفیتہ و ضمہ بالجہان ان شاء
و ضمہ بالاول سطر واحد
و یقف عند فضلہم و ان
و ضمہ واحد و واحد و واحد
جہۃ القبلة و ترتیبہم ترتیبہم
فی صلاتہم طاقۃ حالت الحیاة
فیقر منہ الا فضل و فضل
فی صف الرجال الی جہۃ
الامام ثم الصبیان ثم الخائف
ثم النساء ثم المراهقات ۱۲
عالمگیری ۱۷۵ ج ۱

تکبیر کو ادا کرے گو امام کی میت نہ ہو۔ **مسئلہ ۲۴** جنازے کی نماز کا مسبق جب اپنی گئی ہوئی تکبیروں کو ادا کرے اور خوف ہو کہ اگر دعا پڑھے گا تو دیر ہوگی اور جنازہ اس کے سامنے سے اٹھالیا جاوے گا تو دعا نہ پڑھے۔ **مسئلہ ۲۵** جنازے کی نماز میں اگر کوئی شخص لاحق ہو جائے تو اس کا وہی حکم ہے جو اور نمازوں کے لاحق کا ہے۔ **مسئلہ ۲۶** جنازے کی نماز میں امامت کا استحقاق سب سے زیادہ بادشاہ وقت کو ہے گو تقویٰ اور ورع میں اس سے بہتر لوگ بھی وہاں موجود ہوں۔ اگر بادشاہ وقت وہاں نہ ہو تو اس کا نائب یعنی جو شخص اس کی طرف سے حاکم شہر ہو وہ مستحق امامت ہے گو ورع اور تقویٰ میں اس سے افضل لوگ وہاں موجود ہوں۔ اور وہ بھی نہ ہو تو قاضی شہر۔ وہ بھی نہ ہو تو اس کا نائب۔ ان لوگوں کے ہوتے ہوئے دوسرے کا امام بنانا بلا ان کے اذن کے جائز نہیں انھیں کا امام بنانا واجب ہے اگر یہ لوگ کوئی وہاں موجود نہ ہوں تو اس محلہ کا امام مستحق ہے بشرطیکہ میت کے اعزہ میں کوئی شخص اس سے افضل نہ ہو۔ ورنہ میت کے وہ اعزہ جن کو حق ولایت حاصل ہے امامت مستحق ہیں یا وہ شخص جس کو وہ اجازت دیں اگر بے اجازت ولی میت کے کسی ایسے شخص نے نماز پڑھا دی جس کو امامت کا استحقاق نہیں تو ولی کو اختیار ہے کہ پھر دوبارہ نماز پڑھے۔ حتیٰ کہ اگر میت دفن ہو چکی ہو تو اس کی قبر پر نماز پڑھ سکتا ہے تا وقتیکہ نعش کے پھٹ جانے کا خیال نہ ہو۔ **مسئلہ ۲۷** اگر بے اجازت ولی میت کے کسی ایسے شخص نے نماز پڑھا دی ہو جس کو امامت کا استحقاق ہے تو پھر ولی میت نماز کا اعادہ نہیں کر سکتا اسی طرح اگر ولی میت نے بحالت نہ موجود ہو بادشاہ وقت وغیرہ کے نماز پڑھا دی ہو تو بادشاہ وقت وغیرہ کو اعادہ کا اختیار نہیں ہے بلکہ صحیح یہ ہے کہ اگر ولی میت بحالت موجود ہوئے بادشاہ وقت وغیرہ کے نماز پڑھے تب بھی بادشاہ وقت وغیرہ کو اعادہ کا اختیار نہ ہو گا گو ایسی حالت میں بادشاہ وقت کے امام نہ بنانے سے ترک واجب کا گناہ اولیائے میت پر ہوگا۔ حاصل یہ کہ ایک جنازہ کی نماز کئی مرتبہ پڑھنا جائز نہیں مگر ولی میت کو جب کہ اسکی بے اجازت کسی غیر مستحق نے نماز پڑھا دی ہو دوبارہ پڑھنا درست ہے۔

دفن کے مسائل

مسئلہ ۱ میت کا دفن کرنا فرض کفایہ ہے جس طرح اس کا غسل اور نماز۔ **مسئلہ ۲** جب میت کی نماز سے فراغت ہو جائے تو فوراً اس کو دفن کرنے کے لئے جہاں قبر کھدی ہو لے جانا چاہئے۔ **مسئلہ ۳** اگر میت کوئی شیر خوار بچہ یا اس سے کچھ بڑا ہو تو لوگوں کو چاہئے کہ اس کو دست بدست لے جائیں یعنی

لے ثم یکبر ثلاثا قبل ان ترفع الجنازة متبایعا معا فیہا ۱۲ عالمگیری ص ۱۶۵
 ۱۵ لان الاطلاق فیہا کالاتق فی سائر الصلاة ۱۲ بحر الرائق ص ۲ ج ۲
 ۱۵ السلطان احن بجللہ ثم نائبہ ثم القاضي ثم صاحب الشرط ثم ظلیفہ الولی ثم خلیفہ القاضي ثم امام الحی ثم الولی ولیدوم الاقرب فالاقرب کترتہم فی السکاح فان صلی غیرہ اعاد ہا ہونا شام لعدم سقوطہ حقہ ۱۲ مراقی ص ۹

۱۵ ولایمید الولی ان صلی الامام الاعظم او السلطان او الولی او القاضي او امام الحی لان ہولہ اولی منہ وان کان غیر ہولہ اولہ ان یبید وان صلی علیہ لم یحرم الا یصلی بعدہ ۱۲ عالمگیری ص ۱۶۵
 ۱۵ دفن میت فرض علی الکفایہ ۱۲ عالمگیری ص ۱۶۵
 ۱۵ فالافضل ان یعمل التعمیرہ بتامہ من جلیں بموت ۱۲ خطادی ص ۳۵

۱۵ سن جن کل الجنازة اربعة من الرجال اذا ملو علی سریر اخذہ بقوائمہ الاربع برود السنۃ وکبرہا بین العمودین یا یکبہا رجلاں احدہما مقدما والاخر مؤخر بالاعضاء المرفوعة

ایک آدمی اس کو اپنے دونوں ہاتھوں پر اٹھالے پھر اس سے دوسرا آدمی لے لے۔ اسی طرح بدلتے ہوئے لے جائیں اور اگر میت کوئی بڑا آدمی ہو تو اس کو کسی چار پائی وغیرہ پر رکھ کر لے جائیں اور اس کے چاروں پایوں کو ایک ایک آدمی اٹھائے۔ میت کی چار پائی ہاتھوں سے اٹھا کر کندھوں پر رکھنا چاہئے مثل مال و اسباب کے شانوں پر لادنا مکروہ ہے۔ اسی طرح بلا عذر اس کا کسی جالور یا گاڑی وغیرہ پر رکھ کر لے جانا بھی مکروہ ہے۔ اور عذر ہو تو بلا کر اہمیت جائز ہے مثلاً قبرستان بہت دور ہو۔ **مسئلہ** میت کے اٹھانے کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ پہلے اس کا اگلا داینا پایا اپنے داہنے شانے پر رکھ کر کم سے کم دس قدم چلے بعد اس کے پچھلا داینا پایا اپنے شانے پر رکھ کر کم سے کم دس قدم چلے بعد اس کے بائیں پایا اپنے بائیں شانے پر رکھ کر پچھلا بائیں پایا بائیں شانے پر رکھ کر کم سے کم دس قدم چلے تاکہ چاروں پایوں کو ملا کر چالیس قدم ہو جائیں۔ **مسئلہ** جنازے کا تیز قدم لے جانا مسنون ہے مگر نہ اس قدر کہ نعش کو حرکت واضطراب ہونے لگے۔ **مسئلہ** جو لوگ جنازے کے ہمراہ جائیں ان کو قبل اس کے کہ جنازہ شانوں سے اتاراجائے بیٹھنا مکروہ ہے ہاں اگر کوئی ضرورت بیٹھنے کی پیش آئے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ **مسئلہ** جو لوگ جنازے کے ساتھ نہ ہوں بلکہ کہیں بیٹھے ہوئے ہوں ان کو جنازے کو دیکھ کر کھڑا ہو جانا نہ چاہئے۔ **مسئلہ** جو لوگ جنازے کے ہمراہ ہوں ان کو جنازے کے پیچھے چلنا مستحب ہے اگرچہ جنازے کے آگے بھی چلنا جائز ہے ہاں اگر سب لوگ جنازے کے آگے ہو جائیں تو مکروہ ہے اسی طرح جنازے کے آگے کسی سواری پر چلنا بھی مکروہ ہے۔ **مسئلہ** جنازے کے ہمراہ پیادہ پا چلنا مستحب ہے اور اگر کسی سواری پر ہو تو جنازے کے پیچھے چلے۔ **مسئلہ** جنازے کے ہمراہ جو لوگ ہوں ان کو کوئی دعایا ذکر بلند آواز سے پڑھنا مکروہ ہے۔ میت کی قبر کم سے کم اُس کے نصف قد کے برابر گہری کھودی جائے اور قد سے زیادہ نہ ہونا چاہئے اور موافق اُس کے قد کے لمبی ہو اور بغلی قبر بہ نسبت صندوقی کے بہتر ہے ہاں اگر زمین بہت نرم ہو کہ بغلی کھودنے میں قبر کے بیٹھ جانے کا اندیشہ ہو تو پھر بغلی قبر نہ کھودی جائے۔ **مسئلہ** یہ بھی جائز ہے کہ اگر بغلی قبر نہ کھد سکے تو میت کو کسی صندوق میں کھ کر دفن کر دیں خواہ صندوق لکڑی کا ہو یا پتھر کا یا لوہے کا مگر بہتر یہ ہے کہ اس صندوق میں مٹی بچھا دی جائے۔ **مسئلہ** جب قبر تیار ہو چکے تو میت کو قبلے کی طرف سے قبر میں اتار دیں اسکی صورت یہ ہے کہ جنازہ قبر سے قبلہ کی جانب رکھا جائے اور اتارنے والے قبلے رو کھڑے ہو کر میت کو اٹھا کر قبر میں رکھ دیں۔ **مسئلہ** قبر میں اتارنے والوں کا طاق یا جفت ہونا مسنون نہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی قبر مقدس میں چار آدمیوں نے اتارا تھا۔ **مسئلہ** قبر میں رکھنے وقت

۱۵ السنۃ ان یاخذ بقبورہا
الاریح علی طریق العتاب
بان تحل من کل جانب
عشر خطوات فیحد علی عاتق
الایمن ثم المویخرا لایمن علی
عاتق الایمن ثم الغم الایسر
علی عاتق الایسر ثم المویخرا
الایسر علی عاتق الایسر ۱۲
عالمگیری ۱۶۱ ج ۱
۱۵ و یسرع بالیت وقب
المشی بلا خب و حدہ ان
یسرع بحدیث لایفطر
المیت علی الجنائزۃ ۱۳
عالمگیری ۱۶۲ ج ۱
۱۵ و انما یکرمہ (الجوس)
قبل ان توضع عن ربانہ
الرجال ۱۲ عالمگیری ۱۶۲ ج ۱
۱۵ ولا یتقدم من مرت بہ
جنازۃ ولم یرد المشی ۱۴
نور الایضاح ۹
۱۵ الا فضل لمشی الجنائزۃ
المشی خلفہا و یجوز اما مہا
الا ان یتباعد عنہا و یتقدم
الکل فیکرمہ و یرد ان یتقدم
الجنائزۃ رکابا ۱۲ عالمگیری
۱۶۱ ج ۱
۱۵ و لا یاس بالربوب فی
الجنائزۃ و المشی افضل ۱۴
عالمگیری ۱۶۱ ج ۱
۱۵ عالمگیری ۱۶۲ ج ۱
۱۵ جوز اتخاذا التابوت فی
بلادنا لخرافات الارض ولو
اتخذ تابوت من حديد لایا
۱۵

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلَيْهِ صَلَوةٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہنا مستحب ہے **مسئلہ ۱۵** میت کو قبر میں رکھ کر اپنے پہلو پر اس کو قبلہ رو کر دینا مسنون ہے۔ **مسئلہ ۱۶** قبر میں رکھنے کے بعد کفن کی وہ گرہ جو کفن کھل جانے کے خوف سے دی گئی تھی کھول دی جائے۔ **مسئلہ ۱۷** اس کے کچی اینٹوں یا نرکل سے بند کر دیں پختہ اینٹوں یا لکڑی کے تختوں سے بند کرنا مکروہ ہے ہاں جہاں زمین بہت نرم ہو کہ قبر کے بیٹھ جانے کا خوف ہو تو پختہ اینٹ یا لکڑی کے تختے رکھ دینا یا صندوق میں رکھنا بھی جائز ہے۔ **مسئلہ ۱۸** عورت کو قبر میں رکھتے وقت پردہ کر کے رکھنا مستحب ہے اور اگر میت کے بدن کے ظاہر ہو جائے کا خوف ہو تو پھر پردہ کرنا واجب ہے۔ **مسئلہ ۱۹** مردوں کے دفن کے وقت قبر پر پردہ کرنا نہ چاہئے ہاں اگر عذر ہو مثلاً پانی برس رہا ہو یا برف گر رہی ہو۔ یا دھوپ سخت ہو تو پھر جائز ہے۔ **مسئلہ ۲۰** جب میت کو قبر میں رکھ چکیں تو جس قدر مٹی اُس کی قبر سے نکلی ہو وہ سب اس پر ڈالیں اس سے زیادہ مٹی ڈالنا مکروہ ہے جبکہ بہت زیادہ ہو کہ قبر ایک بالشت سے بہت زیادہ اونچی ہو جائے اور اگر تھوڑی سی ہو تو پھر مکروہ نہیں۔ **مسئلہ ۲۱** قبر میں مٹی ڈالتے وقت مستحب ہے کہ سر ہانے کی طرف سے ابتدا کی جائے اور ہر شخص اپنے دونوں ہاتھوں میں مٹی بھر کر قبر میں ڈال دے اور پہلی مرتبہ پڑھے **مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ** اور دوسری مرتبہ **وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ** اور تیسری مرتبہ **وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرٰی** **مسئلہ ۲۲** بعد دفن کے تھوڑی دیر تک قبر پر ٹھیرنا اور میت کے لئے دعائے مغفرت کرنا یا قرآن مجید پڑھ کر اُس کا ثواب اس کو پہنچانا مستحب ہے۔ **مسئلہ ۲۳** بعد مٹی ڈال چکنے کے قبر پر پانی چھڑک دینا مستحب ہے۔ **مسئلہ ۲۴** کسی میت کو چھوٹا ہو یا بڑا مکان کے اندر دفن نہ کرنا چاہئے اسلئے کہ یہ بات انبیاء علیہم السلام کے ساتھ خاص ہے۔ **مسئلہ ۲۵** قبر کا مریج بنانا مکروہ ہے مستحب یہ ہے کہ اٹھی ہوئی مثل کو ہاں شتر کے بنائی جائے اس کی بلندی ایک بالشت یا اس سے کچھ زیادہ ہونا چاہئے۔ **مسئلہ ۲۶** قبر کا ایک بالشت سے بہت زیادہ بلند کرنا مکروہ تحریمی ہے قبر پر گچ کرنا یا اس پر مٹی لگانا مکروہ ہے۔ **مسئلہ ۲۷** بعد دفن کر چکنے کے قبر پر کوئی عمارت مثل گنبد یا قبة وغیرہ کے بنانا بغرض زینت حرام ہے اور مضبوط کی نیت سے مکروہ ہے۔ میت کی قبر پر کوئی چیز بطور یادداشت کے لکھنا جائز ہے بشرطیکہ کوئی ضرورت ہو ورنہ جائز نہیں لیکن اس زمانہ میں چونکہ عوام نے اپنے عقائد اور اعمال کو بہت خراب کر لیا ہے اور ان مفاسد سے مباح بھی ناجائز ہو جاتا ہے۔ اس لئے ایسے امور بالکل ناجائز ہوں گے اور جو جو ضرورتیں یہ لوگ بیان کرتے ہیں سب نفس کے بہانے ہیں جن کو وہ دل میں خود بھی سمجھتے ہیں۔

لہ و صلہ و بوجہ المیت فی القبر الی الخلقہ علی جہۃ الیمین و کل الصدرة ۱۲ عالمگیری ج ۱
مسئلہ ۱ مستحب الیمین و القصب و الخشیش فی الخد و کبرہ الأجود الخشب قبل لایاس بہ عند رفاة الارض ۱۲ غنیہ ۵۹۵
مسئلہ ۲ و مستحب تسبیحہ قبر المرأة بنبوب حال ادخالها القبر حتی یروی الیمین و الخشوخہ علی الخد و لا یستحب فی حق الرجل عندنا ۱۲ غنیہ ۵۹۵
مسئلہ ۳ و یہال التراب و یدیکہ ان یناد علی التراب الذی اخرج من القبر و ینسم القبر قدر الشبر ۱۲ عالمگیری ج ۱
مسئلہ ۴ و مستحب لمن شہد دفن المیت ان یشغی فی قبرہ ثلاث حنینات من التراب بیدہ جمیعاً و یکن من قبل ما من المیت و یقول فی حنینہ الادی منہا خلقناکم و فی الثانیہ و فیہا نعیدکم و فی الثالثہ و فیہا نخرجکم تارۃ اخری و یستحب ان یدفن المیت ان یمسک ساعۃ عند القبر و یرا الفراغ یتلون القرآن و یرغی المیت و لا یاس برش الماء علیہ ۱۲ عالمگیری ج ۱
مسئلہ ۵ لا یشغی ان یدفن المیت فی الدار و ان کان صغیراً لان

شہید کے احکام

اگرچہ شہید بھی بظاہر میت ہے مگر عام موتی کے سب احکام اس میں جاری نہیں ہو سکتے اور فضائل بھی اس کے بہت ہیں اس لئے اس کے احکام علیحدہ بیان کرنا مناسب معلوم ہوا شہید کے اقسام احادیث میں بہت وارد ہوئے ہیں بعض علماء نے ان اقسام کے جمع کرنے کے لئے مستقل رسالے بھی تصنیف فرمائے ہیں مگر ہم کو شہید کے جو احکام یہاں بیان کرنا مقصود ہیں وہ اس شہید کے ساتھ خاص ہیں جس میں یہ چند شرطیں پائی جائیں۔ **شرط (۱)** مسلمان ہونا۔ پس غیر اہل اسلام کے لئے کسی قسم کی شہادت ثابت نہیں ہو سکتی۔ **شرط (۲)** مکلف یعنی عاقل بالغ ہونا پس جو شخص حالت جنون وغیرہ میں مارا جائے یا عدم بلوغ کی حالت میں تو اس کے لئے شہادت کے وہ احکام جن کا ہم ذکر آگے کرینگے ثابت نہ ہونگے۔ **شرط (۳)** حدیث اکبر سے پاک ہونا اگر کوئی شخص حالت جنابت میں یا کوئی عورت حیض و نفاس میں شہید ہو جائے تو اس کے لئے بھی شہید کے وہ احکام ثابت نہ ہوں گے۔ **شرط (۴)** بے گناہ مقتول ہونا پس اگر کوئی شخص بے گناہ نہیں مقتول ہوا بلکہ کسی جرم شرعی کی سزا میں مارا گیا ہو یا مقتول ہی نہ ہوا ہو بلکہ یوں ہی مر گیا ہو تو اس کے لئے بھی شہید کے وہ احکام ثابت نہ ہونگے۔ **شرط (۵)** اگر کسی مسلمان یا ذمی کے ہاتھ سے مارا گیا ہو تو یہ بھی شرط ہے کہ کسی آلہ جارحہ سے مارا گیا ہو اگر کسی مسلمان یا ذمی کے ہاتھ سے بذریعہ آلہ غیر جارحہ کے مارا گیا ہو۔ مثلاً کسی پتھر وغیرہ سے مارا جاوے تو اس پر شہید کے حکم جاری نہ ہوں گے۔ لیکن لو ہا مطلقاً آلہ جارحہ کے حکم میں ہے گو اس میں دھار نہ ہو، اور اگر کوئی شخص حربی کافروں یا باغیوں یا ڈاکہ زنی کے ہاتھ سے مارا گیا ہو یا ان کے معرکہ جنگ میں مقتول ملے تو اس میں آلہ جارحہ سے مقتول ہونے کی شرط نہیں حتیٰ کہ اگر کسی پتھر وغیرہ سے بھی وہ لوگ ماریں اور مر جائے تو شہید کے احکام اس پر جاری ہو جائیں گے بلکہ یہ بھی شرط نہیں کہ وہ لوگ خود مرتکب قتل ہوئے ہوں بلکہ اگر وہ سبب قتل بھی ہوئے ہوں۔ یعنی ان سے وہ امور وقوع میں آئیں جو باعث قتل ہو جائیں تب بھی شہید کے احکام جاری ہو جائیں گے۔ **مثال (۱)** کسی حربی وغیرہ نے اپنے جانور سے کسی مسلمان کو روند ڈالا اور خود بھی اس پر سوار تھا۔ (۲) کوئی مسلمان کسی جانور پر سوار تھا۔ اس جانور کو کسی حربی وغیرہ نے بھگایا جس کی وجہ سے مسلمان اس جانور سے گر کر مر گیا۔ (۳) کسی حربی وغیرہ نے کسی مسلمان کے گھریا جہاز میں آگ لگا دی جس سے کوئی جل کر مر گیا۔

لے وہ مکلف ای
بالغ عاقل و خراج مذک
انصبی و خراج بقیل لعاقل
الجون مسلم احتزبہ علی کاف
طہرا لیس بہ جنابتہ
لا حیض و لا نفاس قتل
ظلم بغیر حق بجا رہے ای
بیاوجب القصاص لم
یحجب نفس القتل مال
قید یہ ان میں قتلہ مسلم خطہ
اوعدا بالقتل او غیر فیس
شہید لوجب الدیۃ لقتلہ
و کذا و دھندہ و عادم علم
قاتلہ او وعدنی حمله مقتولا
و لم یعلم قاتلہ لانه لا یدری
قتل ظالما او منکرا و عدا
او خطا بل قصاص حتی
لو وجب المال بعارض کاصح
فی القتل الحد و قتل لایب
ابنہ لا تسقط الشہادۃ لان
نفس القتل لم یوجب الدیۃ
بل یوجب القصاص انما
سقط للصلح او المشیتہ و
لم یرث و کذا لیکون شہید
لو قتلہ باغ او حربی او ظالم
طریقہ و لیسبیا و غیر النہ
جارحہ فان مقتولہ شہید
بای الہ قتلہ ہذا ذاک ان
انقتل المباغرة و مثالہ
و طنت داہتم مسلما و
نفر دایہ مسلم فرمت او
رموہ من السوراد القوا علیہ
حائطا اور موابنا فاروقا

شرط (۶) اُس قتل کی سزائیں ابتداء شریعت کی طرف سے کوئی مالی عوض نہ مقرر ہو بلکہ قصاص واجب ہوا ہو پس اگر مالی عوض مقرر ہوگا تب بھی اُس مقتول پر شہید کے احکام جاری نہ ہوں گے کو ظلماً مارا جائے۔ مثال (۱) کوئی مسلمان کسی مسلمان کو غیر آلہ جارحہ سے قتل کر دے۔ (۲) کوئی مسلمان کسی مسلمان کو آلہ جارحہ سے قتل کر دے مگر خطاؤ مثلاً کسی جانور پر یا کسی نشانے پر حملہ کر رہا ہو اور وہ کسی انسان کے لگ جائے۔ (۳) کوئی شخص کسی جگہ سوائے معرکہ جنگ کے مقتول پایا جائے اور کوئی قاتل اس کا معلوم نہ ہو۔ ان سب صورتوں میں چونکہ اس قتل کے عوض میں مال واجب ہوتا ہے قصاص نہیں واجب ہوتا اسلئے یہاں شہید کے احکام جاری نہ ہونگے۔ مالی عوض کے مقرر ہونے میں ابتداء کی قید اس وجہ سے لگائی گئی کہ اگر ابتداء قصاص مقرر ہوا ہو مگر کسی مانع کے سبب سے قصاص معاف ہو کر اس کے بدلے میں مال واجب ہوا ہو تو وہاں شہید کے احکام جاری ہو جائیں گے۔ مثال (۱) کوئی شخص آلہ جارحہ سے قصداً ظلماً مارا گیا۔ لیکن قاتل میں اور ورثہ مقتول میں کچھ مال کے عوض صلح ہو گئی ہو تو اس صورت میں چونکہ ابتداء قصاص واجب ہوا تھا اور مال ابتداء میں واجب نہیں ہوا تھا بلکہ صلح کے سبب سے واجب ہوا اسلئے یہاں شہید کے احکام جاری ہو جائیں گے۔ (۲) کوئی باپ اپنے بیٹے کو آلہ جارحہ سے مار ڈالے تو اس صورت میں ابتداء قصاص ہی واجب ہوا تھا۔ مال ابتداء واجب نہیں ہوا لیکن باپ کے احترام و عظمت کی وجہ سے قصاص معاف ہو کر اس کے بدلے میں مال واجب ہوا ہے۔ لہذا یہاں بھی شہید کے احکام جاری ہو جائیں گے۔ **شرط (۷)** بعد زخم لگنے کے پھر کوئی امر راحت و تمتع زندگی کا شل کھانے پینے سونے دو اکرنے خرید و فروخت وغیرہ کے اس سے وقوع میں نہ آئیں اور نہ بمقدار وقت ایک نماز کے اس کی زندگی حالت ہوش و حواس میں گزرے اور نہ اس کو حالت ہوش میں معرکہ سے اٹھا کر لائیں ہاں اگر جانوروں کے پا مال کرنے کے خوف سے اٹھا لائیں تو کچھ حرج نہ ہوگا۔ پس اگر کوئی شخص بعد زخم کے زیادہ کلام کرے تو وہ بھی شہید کے احکام میں داخل نہ ہوگا اس لئے کہ زیادہ کلام کرنا زندگی کی شان سے ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص وصیت کرے تو وہ وصیت اگر کسی دنیاوی معاملہ میں ہو تو شہید کے حکم سے خارج ہو جائے گا اور اگر دینی معاملہ میں ہو تو خارج نہ ہوگا اگر کوئی شخص معرکہ جنگ میں شہید ہوا اور اس سے یہ باتیں صادر ہوں تو شہید کے احکام سے خارج ہو جائے گا ورنہ نہیں لیکن یہ شخص اگر محاربہ میں مقتول ہوا ہے اور بہتوز حرب ختم نہیں ہوئی تو باوجود تمتعات مذکورہ کے بھی وہ شہید ہے

دلسلسہ ۹۳ منہم
فالجوہر المی خندق اوتار
او نحوہ جعلوا جوہر الشوک
فمنشی علیہ مسلم فمات بذاک
لم یکن شہیداً وودجد حیث
یتانی معرکہ المراء باجرا
علامة القتل وخرج الدم
من عنینہ او اذنه او حلقه
صافیا لامن الفہ او ذکرہ
او دبرہ او حلقہ جامدا و
یفلس من وجہ قتل فی مہر
او قریۃ فیما تجب فیہ الذیۃ
ولو فی بیت المال کا مقتول
فی جامع او شارع و لم یحکم
قاتلہ او ظلم و لم یجب القصاص
فان وجب کان شہیداً و
قتل بجدا و قصاص جرح
وارث و ذلک بان اکل
او شرب او نام ابتداء
و لو قلیل او ادای خیمۃ او منی
علیہ وقت صلوة و یقتل
و یقعد علی اداہا او قتل من
المعرکہ و یوفی قصاص
و صل حیاً او مات علی لای
و کذا الوتام من مکانہ الی
مکان اخر لا خوف و طی
الخیل او اوصی باموالہ دنیا
وان یا مورا الاخرۃ لا یصیر
مرتداً او باع او اشترى
او تکلم بکلام کثیر و الا فلا
ہذا کہ اذا کان بعد انقضاء
الحرب و لو قتلہ و لا یصیر
مرتداً البتہ فاما ذلک

مسئلہ جس شہید میں یہ سب شرائط پائی جائیں اس کا ایک حکم یہ ہے کہ اس کو غسل نہ دیا جائے اور اس کا خون اس کے جسم سے زائل نہ کیا جائے اسی طرح اس کو دفن کر دیں۔ دوسرا حکم یہ ہے کہ جو کپڑے پہنے ہوئے ہوں کپڑوں کو اس کے جسم سے نہ اتاریں ہاں اگر اس کے کپڑے عدد مسنون سے کم ہوں تو عدد مسنون کے پورا کرنے کے لئے اور کپڑے زیادہ کر دیئے جائیں اسی طرح اگر اس کے کپڑے کفن مسنون سے زیادہ ہوں تو زائد کپڑے اتار لئے جائیں اور اگر اس کے جسم پر ایسے کپڑے ہوں جن میں کفن ہونے کی صلاحیت نہ ہو جیسے پوستین وغیرہ تو ان کو بھی اتار لینا چاہئے۔ ہاں اگر ایسے کپڑوں کے سوا اس کے جسم پر کوئی کپڑا نہ ہو تو پھر پوستین وغیرہ کو نہ اتارنا چاہئے۔ ٹوپی۔ جوتہ۔ ہتھیار وغیرہ ہر حال میں اتار لیا جائے گا اور باقی سب احکام جو اور موتی کے لئے ہیں مثل نماز وغیرہ کے وہ سب ان کے حق میں بھی جاری ہوں گے اگر کسی شہید میں ان شرائط میں سے کوئی شرط نہ پائی جاوے تو اس کو غسل بھی دیا جائے گا اور مثل دوسرے مردوں کے نیا کفن بھی پہنایا جاوے گا۔

جنازے کے متفرق مسائل

مسئلہ اگر میت کو قبر میں قبلہ رو کرنا یاد نہ رہے اور بعد دفن کرنے اور مٹی ڈال دینے کے خیال آئے تو پھر قبلہ رو کرنے کے لئے اس کی قبر کھولنا جائز نہیں ہاں اگر صرف تختے رکھے گئے ہوں مٹی نہ ڈالی گئی ہو تو وہاں تختے ہٹا کر اس کو قبلہ رو کر دینا چاہئے۔ **مسئلہ** عورتوں کو جنازے کے ہمراہ جانا مکروہ تحریمی ہے۔ **مسئلہ** روئے والی عورتوں کا یا بیان کرنے والیوں کا جنازہ کے ساتھ جانا ممنوع ہے۔ **مسئلہ** میت کو قبر میں رکھتے وقت اذان کہنا بدعت ہے۔ **مسئلہ** اگر امام جنازے کی نماز میں چار تکبیر سے زیادہ کہے تو حنفی مقتدیوں کو چاہئے کہ ان زائد تکبیریں میں اس کا اتباع نہ کریں بلکہ سکوت کئے ہوئے کھڑے رہیں جب امام سلام پھیرے تو خود بھی سلام پھیر دیں ہاں اگر زائد تکبیریں امام سے نہ سنی جائیں بلکہ کبتر سے تو مقتدیوں کو چاہئے کہ اتباع کریں اور تکبیر کو تکبیر تحریمہ سمجھیں یہ خیال کر کے کہ شاید اس سے پہلے جو چار تکبیریں مکبر نقل کر چکا ہے وہ غلط ہوں امام نے اب تکبیر تحریمہ کہی ہو۔ **مسئلہ** اگر کوئی شخص کشتی پر مر جائے اور زمین وہاں سے اس قدر دور ہو کہ نعش کے خراب ہو جانے کا خوف ہو تو اس وقت چاہئے کہ غسل اور تکفین اہ نماز سے فراغت کر کے اس کو دریا میں ڈال دیں اور اگر کنارہ اس قدر دور نہ ہو اور وہاں جلدی اترنے کی امید ہو تو اس نعش کو رکھ چھوڑیں اور زمین میں دفن کر دیں۔ **مسئلہ** اگر کسی شخص کو نماز جنازے کی

۱۵ دھکمان لافیس و
یصلی علیہ ودفن بدستہ و
و شیا بدینہ عنہ مایس
من سنن الکفن نحو سلاح
والجلود والفرود الخشوف
والقلنسوة والسرادل و
یزاد حتی یتیم الکفن وینقش
ان کان زیادۃ علی سنۃ
الکفن ۱۲ عالمگیری ص ۱۶
۱۳ واذ دفن المیت
متدبر القبۃ والاعتراف
علیہ قائم لایبش لیجمل
المستقبل القبۃ بحرمتہ
ولو سوی علیہ اللین وکم کل
علیہ الزاب نزع اللین
۱۴ عالمگیری ص ۱۶ ج ۱
۱۵ ویکرہ خود جن تحریم
۱۶ اور المختار ص ۲۳
۱۷ واذ کان مع الجنازۃ
ناحیۃ اوصاف زجرت ۱۲
عالمگیری ص ۱۶ ج ۱
۱۸ لایبش الاذان عند
ادخال المیت فی قبرہ
المقتاد الان وقد صرح ابن
حجر فی فتاویہ بانہ بدعتہ
رد المحتار
۱۹ ویکرہ امام خدام تبع
فیکث التزم حتی یسلم اذا
سلم ہذا اذا سمع من الامام
وومن المبلغ تابعہ بنوی
الافتتاح بکل تکبیر وحوار
تکبیرۃ الامام لا افتتاح الا
واخطا المبلغ ۲ طحاوی

وہ دعا جو منقول ہے یا وہ نہ ہو تو اس کو صرف اللھم اغفر للمؤمنین والمؤمنات کہہ دینا کافی ہے اگر یہ بھی نہ ہو سکے اور صرف چار تکبیروں پر اکتفا کی جائے تب بھی نماز ہو جائے گی اس لئے کہ دعا فرض نہیں بلکہ مسنون ہے اور اسی طرح دود شریف بھی فرض نہیں ہے۔ **مسئلہ** جب قبر میں مٹی پڑے چکے تو اس کے بعد میت کا قبر سے نکالنا جائز نہیں۔ ہاں اگر کسی آدمی کی حق تلفی ہوتی ہو تو البتہ نکالنا جائز ہے۔ مثال (۱) جس میں اس کو دفن کیا ہے وہ کسی دوسرے کی ملک ہو اور وہ اس کے دفن پر راضی نہ ہو۔ (۲) کسی شخص کا مال قبر میں رہ گیا ہو۔ **مسئلہ** اگر کوئی عورت مر جائے اور اُس کے پیٹ میں زندہ بچہ ہو تو اس کا پیٹ چاک کر کے وہ بچہ نکال لیا جائے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص کسی کا مال نگل کر مر جائے اور مال والا مانگے تو وہ مال اس کا پیٹ چاک کر کے نکال لیا جائے لیکن اگر مردہ مال چھوڑ کر مرے تو اس کے نرہ میں سے وہ مال ادا کر دیا جائے اور پیٹ چاک نہ کیا جائے۔ **مسئلہ** قبل دفن کے نعش کا ایک مقام سے دوسرے مقام میں دفن کرنے کے لئے لے جانا خلاف اولیٰ ہے جبکہ وہ دوسرا مقام ایک دو میل سے زیادہ نہ ہو اور اگر اس سے زیادہ ہو تو جائز نہیں اور بعد دفن کے نعش کھو دکر لے جانا تو ہر حالت میں ناجائز ہے۔ **مسئلہ** میت کی تعریف کرنا خواہ نظم میں ہو یا نثر میں جائز ہے بشرطیکہ تعریف میں کسی قسم کا مبالغہ نہ ہو وہ تعریفیں بیان نہ کی جائیں جو اُس میں نہ ہوں۔ **مسئلہ** میت کے اعزہ کو تسکین و تسلی دینا اور صبر کے فضائل اور اُس کا ثواب اُن کو سننا اگر اُن کو صبر پر رغبت دلانا اور ان کے اور نیز میت کے لئے دعا کرنا جائز ہے اسی کو تعزیت کہتے ہیں۔ تین دن کے بعد تعزیت کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔ لیکن اگر تعزیت کرنے والا یا میت کے اعزہ سفر میں ہوں اور تین دن کے بعد آئیں تو اس صورت میں تین دن کے بعد بھی تعزیت مکروہ نہیں جو شخص ایک مرتبہ تعزیت کر چکا ہو اس کو پھر دوبارہ تعزیت کرنا مکروہ ہے۔ **مسئلہ** اپنے لئے کفن تیار رکھنا مکروہ نہیں قبر کا تیار رکھنا مکروہ ہے۔ **مسئلہ** میت کے کفن پر بغیر روشنائی کے ویسے ہی انگلی کی حرکت سے کوئی دعا مثل عہد نامہ وغیرہ کے لکھنا یا اس کے سینے پر **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** اور پیشانی پر کلمہ **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) لکھنا جائز ہے۔ مگر کسی صحیح حدیث سے اس کا ثبوت نہیں ہے اس لئے اس کے مسنون یا مستحب ہونے کا خیال نہ رکھنا چاہئے۔ **مسئلہ** قبر پر کوئی سبز شاخ رکھ دینا مستحب ہے اور اگر اس کے قریب کوئی درخت نکل آیا ہو تو اس کا کاٹ ڈالنا مکروہ ہے۔ **مسئلہ** ایک قبر میں ایک سے زیادہ نعش کا دفن کرنا نہ چاہئے مگر بوقت ضرورت شدیدہ جائز ہے پھر اگر سب مردے مرد ہی مرد ہوں تو جو ان سب میں

لے ولا یرج من القبر الا ان
یکون الارض مخصوبۃ ای
بعدا ما یسئل التراب علیہ
لا یجوز اخراجه فی ضرورۃ
یجوز بنشہ بحق الادب کما
اذا سقط فیہا متاعہ و کفن
بثوب مخصوب و دفن
فی ملک الغیر لا یجوز
مسئلہ طحاوی علی الدفن خارج
مسئلہ و یستحب فی القبر
المیت دفن فی السکان الفنی
مات فی مقابر اولئک القوم
وان نقل قبل الدفن الی
قد ریل او یکن قلاباس
بہ ۱۲ عالمگیری ۱۶
مسئلہ و لابس بارشائیشطر
دغیرہ لکن یکرہ الافراطی
فی مدح و لا سماعہ جنازہ
۱۲ طحاوی علی ۲۸۲
۱۶ عالمگیری ۱۶
مسئلہ و الذی یغشیہ انہ لا یکرہ
تہیئۃ نحو کفن بخلاف القبر
یکرہ ۱۲ طحاوی علی ۳۸۳
مسئلہ لو کتب علی جہۃ لمیت
او عامۃ او کفۃ عہد نامہ
یردجی ان یغفر اللہ لمیت
و ادعی بعضہم ان یتکتب
فی جہۃ و صدرہ بسم اللہ الرحمن
الرحیم ۱۲ طحاوی علی ۳۸۳
مسئلہ یکرہ قطع البساتین
و الخشیش من المقبرۃ و لا
الیاس و ندب وضع ذک
دای البحریدۃ المخفضا

افضل ہو اس کو آگے رکھیں باقی سب کو اس کے پیچھے درجہ بدرجہ رکھیں اور اگر کچھ مردہوں اور کچھ عورتیں تو مردوں کو آگے رکھیں اور ان کے پیچھے عورتوں کو۔

مسئلہ قبروں کی زیارت کرنا یعنی ان کو جا کر دیکھنا مردوں کے لئے مستحب ہے۔ بہتر یہ ہے کہ ہر ہفتے میں کم سے کم ایک مرتبہ زیارت قبور کی جائے اور بہتر یہ ہے کہ وہ دن جمعہ کا ہو۔ بزرگوں کی قبروں کی زیارت کے لئے سفر کر کے جانا بھی جائز ہے جبکہ کوئی عقیدہ اور عمل خلاف شرع نہ ہو، جیسا آج کل عرسوں میں مفاسد ہوتے ہیں۔

مسجد کے احکام

یہاں ہم کو مسجد کے وہ احکام بیان کرنا مقصود نہیں جو وقف سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے کہ اُن کا ذکر وقف کے بیان میں مناسب معلوم ہوتا ہے۔ ہم یہاں ان احکام کو بیان کرتے ہیں جو نماز سے یا مسجد کی ذات سے تعلق رکھتے ہیں۔

مسئلہ مسجد کے دروازہ کا بند کرنا مکروہ تحریمی ہے یاں اگر نماز کا وقت نہ ہو اور مال و اسباب کی حفاظت کے لئے دروازہ بند کر لیا جاوے تو جائز ہے۔

مسئلہ مسجد کی چھت پر یا خانہ۔ پیشاب یا جماع کرنا ایسا ہی ہے جیسا مسجد کے اندر۔

مسئلہ ۳ جسٹس گھر میں مسجد ہو اس پورے گھر کو مسجد کا حکم نہیں۔ اسی طرح اس جگہ کو بھی مسجد کا حکم نہیں جو عیدین یا جنازے کی نماز کے لئے مقرر کی گئی ہو۔

مسئلہ مسجد کے در و دیوار کا نقش کرنا اگر اپنے خاص مال سے ہو تو مضائقہ نہیں مگر محراب اور خراب والی دیوار پر مکروہ ہے اور اگر مسجد کی آمدنی سے ہو تو ناجائز ہے۔

مسئلہ مستجد کے درود دیوار پر قرآن مجید کی آیتوں یا سورتوں کا لکھنا اچھا نہیں۔

۶۔ **مسجد کے اندر یا مسجد کی دیواروں پر تھوکانا یا ناک صاف کرنا بہت بری بات ہے اور اگر نہایت ضرورت درپیش آئے تو اپنے کپڑے وغیرہ میں تھوک وغیرہ لے لے۔** **۷۔ مسجد کے اندر وضو یا کھلی وغیرہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔** **۸۔ مسجد اور حائض کو مسجد کے اندر جانا گناہ ہے۔**

۹۔ مکمل مسجد کے اندر خرید و فروخت کرنا مکروہ تحریمی ہے ہاں اعتکاف کی حالت میں بقدر ضرورت مسجد کے اندر خرید و فروخت کرنا جائز ہے۔ ضرورت سے زیادہ اس وقت بھی جائز نہیں۔ مگر وہ چیز مسجد کے اندر موجود نہ ہونا چاہئے۔

له وبزيارة القبة
ثم يسبها بل تنذب و
تراد في كل اسبوع الا ان
الافضل يوم الجمعة السبت
والاثنين والخميس وبل
تنذب الرحلة لبل الم
صرح به من اثنتا عشرة
٩٢٢ ١٧

١٥ ذكره غلق باب المسجد
 قيل لا باس لنبتق المسي
 في غير اوان الصلوة ههنا
 ١٦ المتاع المسجد وهذا هو
 الصمعي ١٢ المكي ١٩
 ١٧ ذكره الوطى
 المسجد بالبول والتمحي
 فوق بيت فيه مسجد اخر
 في مصلى العمدة الجنازة
 الاصم انه لا يافد حكم المسجد
 ١٢ المكي ١٩

١٥٥ عالمگیری ١١٥٠
 ١٥٦ ليس مستحسن كسرت
 القرآن على الحارث والجلد
 ١٥٧ الحطاي على الله ٢٤٤
 ١٥٨ و ١٥٩ كرهه كرهه
 والصور وفيه ولا يبرق في
 المسجد لافوق البواري
 تخت الحبير فياخذ التو
 بشوهر ولا يليقها في المسجد
 ولا يبرق على اساطير
 ولا على حيطان ١٢١
 ١٦٠ و ١٦١ بحرم
 دخول مسجد لقوله صلى الله عليه
 وسلم لا اهل المسجد يحبب

مسئلہ اگر کسی کے پیر میں مٹی وغیرہ بھر جائے تو اسکو مسجد کی دیوار یا ستون سے پونچھنا مکروہ ہے۔
مسئلہ مسجد کے اندر درختوں کا لگانا مکروہ ہے اس لئے کہ یہ دستور اہل کتاب کا ہے۔ ہاں اگر اس میں مسجد کا کوئی فائدہ ہو تو جائز ہے۔ مثلاً مسجد کی زمین میں نمی زیادہ ہو کہ دیواروں کے گرجانیکا اندیشہ ہو تو ایسی حالت میں اگر درخت لگایا جائے تو وہ نمی کو جذب کر لے گا۔

مسئلہ مسجد کو راستہ قرار دینا جائز نہیں ہے ہاں اگر سخت ضرورت لاحق ہو تو گاہے گاہے ایسی حالت میں مسجد سے ہو کر نکل جانا جائز ہے۔

مسئلہ مسجد میں کسی پیشہ ودر کو اپنا پیشہ کرنا جائز نہیں اسلئے کہ مسجد دین کے کاموں خصوصاً نماز کے لئے بنائی جاتی ہے اس میں دنیا کے کام نہ ہونا چاہئیں۔ حتیٰ کہ جو شخص قرآن وغیرہ تنخواہ لیکر پڑھاتا ہو وہ بھی پیشہ والوں میں داخل ہے اس کو مسجد سے بیٹھ کر پڑھانا چاہئے۔ ہاں اگر کوئی شخص مسجد کی حفاظت کے لئے مسجد میں بیٹھے اور ضمناً اپنا کام بھی کرتا جائے تو کچھ مضائقہ نہیں مثلاً کوئی کاتب یا درزی مسجد کے اندر بغرض حفاظت بیٹھے اور ضمناً اپنی کتابت یا سلائی بھی کرتا جائے تو جائز ہے۔

نتمہ حصہ دوم بہشتی زیور کا تمام ہوا آگے تتمہ حصہ سوم کا شروع ہوتا ہے۔

تتمہ حصہ سوم بہشتی زیور نور محمدی

روزے کا بیان

مسئلہ ایک شہر والوں کا چاند دیکھنا دوسرے شہر والوں پر بھی حجت ہے ان دونوں شہروں میں کتنا ہی فصل کیوں نہ ہو حتیٰ کہ اگر ابتدائے مغرب میں چاند دیکھا جائے اور اس کی خبر معتبر طریقے سے انتہائے مشرق کے رہنے والوں کو پہنچ جائے تو ان پر اس دن کا روزہ ضروری ہوگا۔ **مسئلہ** اگر دو ثقہ آدمیوں کی شہادت سے رویت ہلال ثابت ہو جائے اور اسی حساب سے لوگ روزہ رکھیں بعد تیس روزے پورے ہو جانے کے عید الفطر کا چاند نہ دیکھا جائے خواہ مطلع صاف ہو یا نہیں تو اکتیسویں دن افطار کر لیا جاوے اور وہ دن شوال کی پہلی تاریخ سمجھی جائے۔ **مسئلہ** اگر تیس تاریخ کو دن کے وقت چاند دکھلائی دے تو وہ شب آئندہ کا سمجھا جائے گا۔ شب گذشتہ کا نہ سمجھا جائے گا اور وہ دن آئندہ ماہ کی تاریخ نہ قرار دیا جائے گا خواہ یہ رویت زوال سے پہلے ہو

لے تاکہ دیگر مساجد اہل
 من طین والروغہ باسوطہ
 المسجد بجائط ویکرہ من
 اشجر فی المسجد لانه یشتبه
 بالبیعة ویشتغل مکان للصلوة
 الا ان یكون فیہ منفعة للمسجد
 بان کانت الارض نزلة لا
 تستقر اراضیہا فیخرس
 فیہ الشجر لتقل النزلة
 السجوزان یتخذ فی المسجد
 طریقاً لیر فیہ غیر غرضاً
 فعل بعذر جائز دیگرہ ان
 یحیط فی المسجد لانه للعبادة
 ودون الکتاب کذا الورق
 والفقہ اذا کتب باجرة او
 المعلم اذا علم الصبیان
 باجرة وان فعلوا بغیرہ فلا
 بأس به اذا ائخذ الرجل فی
 المسجد خیالاً یحیط فیہ و
 یحفظ المسجد عن الصبیان
 والدواب لا بأس به ۱۲
 فان یحان ۱۶
 ولا یجوز اختلاف
 المطالع فی ظاہر الروایة و
 علیہ فتویٰ وہ کان یفتی
 شمس لائمتہ قال لورای اہل
 مغرب ہلال رمضان بحسب
 الصوم علی اہل مشرق ۱۲
 عالمگیری ۱۶۹
 لای اذا شہد علی ہلال رمضان
 شایداً ان السماء متیمتہ قبل
 الغامضی شہادتا وصاموا
 ثلثین یوماً لم یروا ہلال شوال

یا زوال کے بعد۔ **مسئلہ** جو شخص رمضان یا عید کا چاند دیکھے اور کسی سبب سے اس کی شہادت
 شرعاً قابل اعتبار نہ قرار پائے اُس پر اُن دونوں دنوں کا روزہ رکھنا واجب ہے۔ **مسئلہ**
 کسی شخص نے بسبب اس کے کہ اس کو روزے کا خیال نہ رہا کچھ کھاپی لیا یا جماع کر لیا اور یہ سمجھا کہ میرا
 روزہ جاتا رہا اس خیال سے قصداً کچھ کھاپی لیا تو اس کا روزہ اس صورت میں فاسد ہو جائے گا اور کفارہ
 لازم نہ ہوگا صرف قضا واجب ہے۔ اور اگر مسئلہ جانتا ہو اور پھر بھول کر ایسا کرنے کے بعد عمدہً افطار
 کر دے تو جماع کی صورت میں کفارہ بھی لازم ہوگا اور کھانے کی صورت میں اس وقت بھی صرف قضا
 ہی ہے۔ **مسئلہ** کسی کو بے اختیار تھے ہو گئی یا اختلام ہو گیا یا صرف کسی عورت وغیرہ کے دیکھنے
 سے انزال ہو گیا اور مسئلہ نہ معلوم ہونے کے سبب سے وہ یہ سمجھا کہ میرا روزہ جاتا رہا اور عمدہً اُس
 نے کھاپی لیا تو روزہ فاسد ہو گیا اور صرف قضا لازم ہو گئی نہ کفارہ اور اگر مسئلہ معلوم ہو کہ اس سے روزہ
 نہیں جاتا اور پھر عمدہً افطار کر دیا تو کفارہ بھی لازم ہوگا۔ **مسئلہ** مرد اگر اپنے خاص حصے کے سوراخ
 میں کوئی چیز ڈالے تو وہ چونکہ جوف تک نہیں پہنچتی اس لئے روزہ فاسد نہ ہوگا۔ **مسئلہ** کسی نے
 مردہ عورت سے یا ایسی کم سن نابالغہ لڑکی سے جس کے ساتھ جماع کی رغبت نہیں ہوتی یا کسی جانور سے
 جماع کیا یا کسی کو لپٹا یا بوسہ لیا یا جلق کا مرتکب ہوا اور ان سب صورتوں میں منی کا خروج ہو گیا تو
 روزہ فاسد ہو جائے گا اور کفارہ واجب نہ ہوگا۔ **مسئلہ** کسی روزہ دار عورت سے زبردستی یا سونے
 کی حالت میں یا بحالت جنون جماع کیا تو عورت کا روزہ فاسد ہو جائے گا اور عورت پر صرف قضا لازم
 آئے گی اور مرد بھی اگر روزہ دار ہو تو اس پر قضا و کفارہ دونوں لازم ہیں۔ **مسئلہ** وہ شخص جس میں
 روزے کے واجب ہونے کے تمام شرائط پائے جاتے ہوں۔ رمضان کے اس ادائی روزہ میں جس
 کی نیت صبح صادق سے پہلے کر چکا ہو عمدہً اس کے ذریعہ سے جوف میں کوئی ایسی چیز پہنچائے جو
 انسان کی دوا یا غذا میں مستعمل ہوتی ہو یعنی اس کے استعمال سے کسی قسم کا نفع جسمانی یا لذت متصور
 ہو اور اس کے استعمال سے سلیم الطبع انسان کی طبیعت نفرت نہ کرتی ہو گو وہ بہت ہی قلیل ہو حتی
 کہ ایک تل کی برابر یا جماع کرے یا کرائے۔ لواطت بھی اسی حکم میں ہے۔ جماع میں خاص حصے کے
 سر کا داخل ہو جانا کافی ہے۔ منی کا خارج ہونا بھی شرط نہیں۔ ان سب صورتوں میں قضا اور کفارہ
 دونوں واجب ہونگے۔ مگر یہ بات شرط ہے کہ جماع ایسی عورت سے کیا جائے جو قابل جماع ہو۔
 بہت کم سن لڑکی نہ ہو جس میں جماع کی بالکل قابلیت نہ پائی جائے۔ **مسئلہ** اگر کوئی شخص
 سر میں تیل ڈالے یا سرمہ لگائے یا مرد اپنے مشترک حصے کے سوراخ میں کوئی خشک چیز داخل کرے

۱۔ عین رائی ہلال رمضان
 ۲۔ افطر شہدہم تقبل
 ۳۔ شہادت کان علیہ ان یوم
 ۴۔ عالمگیری ۱۹ ج ۱
 ۵۔ طحاوی ۴ ج ۲
 ۶۔ روزہ النبی ادا حتم
 ۷۔ فطر ان بظرف فطر
 ۸۔ لکھنؤ علیہ ان علم ان لک
 ۹۔ لا یفطر علیہ الکفارۃ ۱۲
 ۱۰۔ عالمگیری ۱۲ ج ۱
 ۱۱۔ دلائل فطر فی الحدیث
 ۱۲۔ لا یفطر صومہ ۱۲ عالمگیری
 ۱۳۔ مسئلہ ۲ ج ۱
 ۱۴۔ وکذا اذا جماع بہیمة
 ۱۵۔ ادمیتہ ادنا کب سیدہ او
 ۱۶۔ جامع فیما دن الفرج و
 ۱۷۔ لم یترک (لا یفسد صومہ)
 ۱۸۔ دان انزل فی ہذہ الوجہ
 ۱۹۔ کان علیہ التفصا و ان یفطر
 ۲۰۔ اقاضی خاں ۲ ج ۱
 ۲۱۔ اود طنت تاکتہ او محو
 ۲۲۔ قضی فی الصور کھا فقط امام
 ۲۳۔ الوالی علیہ التفصا و الکفار
 ۲۴۔ اذا فعل المکلف الصائم
 ۲۵۔ مینا النیۃ فی ادا و رمضان
 ۲۶۔ فیما من المفسدات طاکھا
 ۲۷۔ مستدر غیر مفسر لہ التفصا
 ۲۸۔ و لزوم الکفارۃ وہی الجماع
 ۲۹۔ فی احد السبلین ہی الفاعل
 ۳۰۔ وان لم یترک علی لم یفطر
 ۳۱۔ یہ وکذا الاکل و الشرب
 ۳۲۔ وان قل سوا فی اللفظ
 ۳۳۔ مایفطر ہی بہ او بہما ادبی

اور اس کا سر باہر رہے یا ترچیز داخل کرے اور وہ موضع حقنہ تک نہ پہنچے تو چونکہ یہ چیزیں جو ف
تک نہیں پہنچتیں اس لئے روزہ فاسد نہ ہوگا اور نہ کفارہ واجب ہوگا نہ قضا اور اگر خشک چیز مثلاً
روٹی یا کپڑا وغیرہ مرد نے اپنی دُبر میں داخل کی اور وہ ساری اندر غائب کر دی یا ترچیز داخل کی اور
وہ موضع حقنہ تک پہنچ گئی تو روزہ فاسد ہو جائے گا اور صرف قضا واجب ہوگی۔ **مسئلہ ۱۲**
جو لوگ حقہ پینے کے عادی ہوں یا کسی نفع کی غرض سے حقہ پینے کی حالت میں تو ان پر بھی کفارہ
اور قضا دونوں واجب ہوں گے۔ **مسئلہ ۱۳** اگر کوئی عورت کسی نابالغ بچے یا مجنون سے جماع
کر لے تب بھی اس کو قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔ **مسئلہ ۱۴** جماع میں عورت اور مرد دونوں
کا عاقل ہونا شرط نہیں حتیٰ کہ اگر ایک مجنون ہو اور دوسرا عاقل تو عاقل پر کفارہ لازم ہوگا۔ **مسئلہ ۱۵**
سوئے کی حالت میں منی کے خارج ہونے سے جس کو احتلام کہتے ہیں اگرچہ بغیر غسل کئے ہوئے روزہ
رکھے روزہ فاسد نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر کسی عورت کے یا اس کا خاص حصہ دیکھنے سے یا صرف کسی
بات کا خیال دل میں کرنے سے منی خارج ہو جائے جب بھی روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ **مسئلہ ۱۶**
کا اپنے خاص حصے کے سوراخ میں کوئی چیز مثل تیل یا پانی کے ڈالنا خواہ پچکاری کے ذریعہ سے یا
ویسے ہی۔ یا سلاخی وغیرہ کا داخل کرنا اگرچہ یہ چیزیں مشابہ تنگ پہنچ جائیں روزے کو فاسد نہیں کرتا
مسئلہ ۱۷ کسی شخص نے بسبب اس کے کہ اس کو روزے کا خیال نہیں رہا یا ابھی کچھ رات باقی تھی
اس لئے جماع شروع کر دیا یا کچھ کھانے پینے لگا اور بعد اس کے جیسے ہی روزے کا خیال آگیا یا چوہی
صبح صادق ہوئی فوراً علیحدہ ہو گیا یا لقمے کو منہ سے پھینک دیا۔ اگرچہ بعد علیحدہ ہو جانے کے منی بھی
خارج ہو جائے تب بھی روزہ فاسد نہ ہوگا اور یہ انزال احتلام کے حکم میں ہوگا۔ **مسئلہ ۱۸**
کرنے سے اگرچہ بعد زوال کے ہوتا زنی لکڑی سے ہو یا خشک سے روزے میں کچھ نقصان نہ آویگا
مسئلہ ۱۹ عورت کا بوسہ لینا اور اس سے بغلیں ہونا مکروہ ہے جب کہ انزال کا خوف ہو یا اپنے
نفس کے بے اختیار ہو جانے کا اور اس حالت میں جماع کر لینے کا اندیشہ ہو اور اگر یہ خوف و
اندیشہ نہ ہو تو پھر مکروہ نہیں۔ **مسئلہ ۲۰** کسی عورت وغیرہ کے ہونٹ کا منہ میں لینا اور مباشرت
فاحشہ یعنی خاص بدن برہنہ ملانا بدون دخول کے ہر حال میں مکروہ ہے خواہ انزال یا جماع کا خوف
ہو یا نہیں۔ **مسئلہ ۲۱** اگر کوئی مقيم بعد نیت صوم کے مسافر بن جائے اور تھوڑی دور جا کر کسی
مجبوری ہوئی چیز کے لینے کو اپنے مکان واپس آئے اور وہاں پہنچ کر روزے کو فاسد کر دے تو اس
کو کفارہ دینا ہوگا اسلئے کہ اس پر مسافر کا اطلاق نہ تھا گو وہ ٹھہرنے کی نیت سے نہ گیا تھا اور نہ وہاں

لے دلو داخل حلقہ القفا
افطاری دفان کان و بطن
من بین الدفتان و شربہ
اشارہ فی الصوم لاشک
بغیر و لیکن التکفیر و بطن
افطاری و کذا و غایہ شہادت
بطن ۱۲ درود و ۹ ج ۲
۱۵ و لو کنتم نساء من
عسی و یحجون فزنی بہا
فعلیہا الکفارہ بالاتفاق
۱۲ عالمگیری مسئلہ ۱۱
۱۵ اذ لا فرق بین مدۃ
عاقبتہ او غیرہ ۱۲ رد المحتار
مسئلہ ۲ ج ۲
۱۵ و کذا الاحتلام و کذا
اذا انظر الی امرأۃ فازل
و تفکر فامنی لا تصد صومہ
۱۲ قاضیخان مسئلہ ۱۱
۱۵ و اذا اقطرت علیہا
بغیر صوم عندانی حنیفہ
و محمد و سواد اقطرت فیہ الماء
او ان ہن و ہذا الاختلاف
فیلا و اصل المسئلۃ ۱۲
عالمگیری مسئلہ ۱۱ ج ۱
۱۵ اذ اذا لم یقبل طلوع
انظر کما خشی الصبح اخر جمہ
اسنی بعد الصبح فقضا علیہ
وان بدو بالجماع ناسیاد
او لم یقبل طلوع الشمس
او الناسی تذکران نزاع نفسہ
فی فورہ لا یفسد صومہ
الصبح ۱۲ عالمگیری مسئلہ ۲۰
۱۵ و لا یاس بالساو الارب

مسئلہ ۲۲ سو اجماع کے اور کسی سبب سے اگر کفارہ واجب ہوا ہو اور ایک ہی کفارہ ادا نہ کرنے پایا ہو کہ دوسرا واجب ہو جائے تو ان دونوں کے لئے ایک ہی کفارہ کافی ہے۔ اگرچہ دونوں کفارے دور مضانوں کے ہوں۔ ہاں جماع کے سبب سے بچے روزے فاسد ہوئے ہوں تو اگر وہ ایک ہی رمضان کے روزے ہیں تو ایک ہی کفارہ کافی ہے اور دور مضان کے ہیں تو ہر ایک رمضان کا کفارہ علیحدہ دینا ہوگا اگرچہ پہلا کفارہ نہ ادا کیا ہو۔

اس مسئلہ میں تین مسلک ہیں ایک یہ کہ قبل کفارہ مطلقاً داخل ہو سکتا ہے۔ دوم یہ کہ ایک رمضان میں مطلقاً داخل ہو سکتا ہے اور دور مضان میں مطلقاً نہیں ہو سکتا۔ سوم یہ کہ کفارہ جماع میں مطلقاً داخل نہیں ہو سکتا اور کفارہ غیر جماع میں مطلقاً داخل ہو سکتا ہے۔ ہشتی زیور میں مسلک دوم کو اختیار کیا ہے اور ہشتی گوہر میں مسلک سوم کو یہ اختلاف رائے مولوی احمد علی صاحب مؤلف ہشتی زیور و مولوی عبدالشکور صاحب مؤلف علم الفقہ ہے اور حضرت مولانا مظہر العالی نے تہتہ ثانیہ امداد الفتاویٰ میں ایک سوال کے جواب میں مسئلہ ہشتی زیور کو غیر معلوم السند اور مسئلہ ہشتی گوہر کو مستند الی الدر المختار و رد المحتار خیال فرمایا ہے اور ہم نے اس کی اصلاح میں ثابت کیا ہے کہ مسئلہ ہشتی زیور یا خود از رد المحتار ہے اور وہی ان کے نزدیک راجح ہے من شاء التفصیل فلیراجع الی اصلاحاتنا المتعلقة بالتمتہ المذکورۃ ۱۲ تصحیح الاغلاط۔ پھر بعد میں ہشتی گوہر کے مسلک پر بھی ترمیم کر دی گئی۔ اب حاصل مسئلہ کا یہ ہے کہ غیر جماع میں تو مطلقاً داخل ہو سکتا ہے اور جماع میں ایک مضان کے کفارات متداخل ہو سکتے ہیں دور مضان کے نہیں۔ کیونکہ جماع سے مطلقاً داخل نہ ہونا خلاف ظاہر روایت ہے کما یظہر من الشامیۃ و مراقی الفلاح فلیراجع خلاصہ کہ ظاہر روایت میں ایک رمضان کے کفارات متداخل ہو سکتے ہیں جبکہ بیوز کوئی کفارہ ادا نہ کیا ہو دور مضان کے متداخل نہیں ہو سکتے اور اس میں جماع و غیر جماع سب مساوی ہیں مگر ہم نے غیر جماع میں قول صحیح و مستند کو لیا ہے ۱۲ ظفر احمد

اعتکاف کے مسائل

مسئلہ ۱ اعتکاف کے لئے تین چیزیں ضروری ہیں (۱) مسجد جماعت میں ٹھہرنا (۲) بہ نیت اعتکاف ٹھہرنا۔ پس بے قصد و ارادہ ٹھہر جانے کو اعتکاف نہیں کہتے چونکہ نیت کے صحیح ہونے کے لئے نیت کرنے والے کا مسلمان اور عاقل ہونا شرط ہے لہذا عقل اور اسلام کا شرط ہونا بھی نیت کے ضمن میں آگیا۔ (۳) حیض و نفاس سے خالی اور پاک ہونا اور جنابت سے پاک ہونا۔

مسئلہ ۲ سب سے افضل وہ اعتکاف ہے جو مسجد حرام یعنی کعبہ مکہ میں کیا جائے اس کے بعد مسجد نبوی کا اس کے بعد مسجد بیت المقدس کا اس کے بعد اس جامع مسجد کا جس میں جماعت کا انتظام ہو۔ اگر جامع مسجد میں جماعت کا انتظام نہ ہو تو محلے کی مسجد اس کے بعد وہ مسجد جس میں زیادہ جماعت ہوتی ہو۔

مسئلہ ۳ اعتکاف کی تین قسمیں ہیں واجب، سنت، مؤکدہ، مستحب۔ وجہ ہے اگر نذر کی جائے نذر خواہ غیر معلق ہو جیسے کوئی شخص بے کسی شرط کے اعتکاف کی نذر کرے یا

۱۔ دو جامع مراہر
فی ایام من رمضان احد
ولم یفر علیہ کفارۃ ولا
فلو جامع و کفر ثم جامع
اخری فخلیہ کفارۃ انہ
دو جامع فی رمضان
فخلیہ کفارۃ انہ
لیکفر لاولی ۱۲ بحر الرائق
۲ ج ۲
۳۔ والکون فی المسجد
النیت شرطان الصحی
الاسلام و لعل العی
عن الجنایۃ و بعض
النفس ۱۲ بحر طبع
۴۔ و اما الافضل فان
یکون فی المسجد الحرام
ثم فی مسجد المدینۃ و فی
مسجد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ثم مسجد بیت
المقدس ثم مسجد الجانح
ثم مساجد العظام البقی
کثر ایہا ۱۲ بحر الرائق
۵ ج ۲
۵۔ و ہونثہ اقسام
واجبۃ لندربا انتہای
و بالتعلیق و سنۃ مؤکدہ
فی العشر الاخیرہ رمضان
ای سنۃ کفایۃ اقامہ
بہا البعض و مستحب فی
غیرہ من الازمۃ ۱۲
طحاوی علی الدر
۶ ج ۱

لہ و شرط صوم صحیح الاول
وہو الواجب بالنذر اتفاقا
نقطہ فلو نذر اعتکاف لیلہ
لم یصح دان نزی سہایوم
لعدم محلبتہا للصوم اما نوزی
بہا ایوم صح بخلاف مالو
قال فی نذرہ لیلہ دنہاراً
فان یصح دان لم یکن لیس
محل للصوم لانه یصل للیل
بجاء علم ان الشرط فی
الصوم مراعاة وجودہ لا یحیض
لبشرط قصد فلو نذر اعتکاف
شہر رمضان لزمہ اجزاء
صوم رمضان عن صوم الاعتکاف
لکن قالوا بالصام تطوعاً ثم
نذر اعتکاف ذلک لایم
لیصح لان نقادہ من اول
تفویضاً فقتل رجلاً اجاباً
لیتکف رمضان العین
باضی شہراً غیرہ بصوم مقصود
فلو شرط الی الکمال لالی
لم یجز فی رمضان اخو
فی واجب سوی قضاء
رمضان لاول ۱۲ طحاوی
علی الدر ۴
۲ و سکتوا عن بیان حکم
مسنون نظیراً لانیکن
بالصوم عادة رد المختار
صفحہ ۲
۳ لہ شرط للتطوع ایضاً
ولا یشرط طہ الصوم علی
من المذہب ۱۲ ارد
المحل ۱۲ ج ۲

معلق جیسے کوئی شخص یہ شرط کرے کہ اگر میرا فلاں کام ہو جائیگا تو میں اعتکاف کروں گا اور سنت مؤکدہ ہے رمضان کے اخیر عشرے میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بالاتزام اعتکاف کرنا احادیث صحیحہ میں منقول ہے مگر یہ سنت مؤکدہ بعض کے کہنے سے سب کے ذمہ سے اتر جائے گی اور مستحب ہے اس عشرہ رمضان کے اخیر عشرہ کے سوا اور کسی زمانے میں خواہ وہ رمضان کا پہلا دوسرا عشرہ ہو یا اور کوئی مہینہ۔ مسئلہ اعتکاف واجب کے لئے صوم شرط ہے۔ جب کوئی شخص اعتکاف کرے گا تو اس کو روزہ رکھنا بھی ضروری ہوگا بلکہ اگر یہ بھی نیت کرے کہ میں روزہ نہ رکھوں گا تب بھی اس کو روزہ رکھنا لازم ہوگا۔ اسی وجہ سے اگر کوئی شخص رات کے اعتکاف کی نیت کرے تو وہ بھی لغو سمجھی جاوے گی۔ کیونکہ رات روزے کا محل نہیں۔ ہاں اگر رات دن دونوں کی نیت کرے یا صرف کئی دنوں کی تو پھر رات ضمناً داخل ہو جائے گی اور رات کو بھی اعتکاف کرنا ضروری ہوگا اور اگر صرف ایک ہی دن کے اعتکاف کی نذر کرے تو پھر رات ضمناً بھی داخل نہ ہوگی۔ روزے کا خاص اعتکاف کے لئے رکھنا ضروری نہیں خواہ کسی غرض سے روزہ رکھا جائے اعتکاف کے لئے کافی ہے مثلاً کوئی شخص رمضان میں اعتکاف کی نذر کرے تو رمضان کا روزہ اس اعتکاف کے لئے بھی کافی ہے۔ ہاں اس روزہ کا واجب ہونا ضروری ہے نفل روزے اس کے لئے کافی نہیں۔ مثلاً کوئی شخص نفل روزہ رکھے اور بعد اس کے اسی دن اعتکاف کی نذر کرے تو صحیح نہیں۔ اگر کوئی شخص پورے رمضان کے اعتکاف کی نذر کرے اور اتفاق سے رمضان میں نہ کر سکے تو کسی اور مہینے میں اس کے بدلے کر لینے سے اس کی نذر پوری ہو جائے گی مگر علی الاتصال روزے رکھنا اور ان میں اعتکاف کرنا ضروری ہوگا۔ مسئلہ اعتکاف مسنون میں تو روزہ ہوتا ہی ہے اس لئے اس کے واسطے شرط کرنے کی ضرورت نہیں۔ مسئلہ اعتکاف مستحب میں بھی احتیاط یہ ہے کہ روزہ شرط ہے اور معتد یہ ہے کہ شرط نہیں۔ مسئلہ اعتکاف واجب کم سے کم ایک دن ہو سکتا ہے اور زیادہ جس قدر نیت کرے اور اعتکاف مسنون ایک عشرہ۔ اس لئے کہ اعتکاف مسنون رمضان کے اخیر عشرے میں ہوتا ہے اور اعتکاف مستحب کے لئے کوئی مقدار مقرر نہیں ایک منٹ بلکہ اس سے بھی کم ہو سکتا ہے۔ مسئلہ حالت اعتکاف میں دو قسم کے افعال حرام ہیں یعنی ان کے ارتکاب سے اگر اعتکاف واجب یا مسنون ہے تو فاسد ہو جائے گا اور اس کی قضا کرنا پڑے گی اور اگر اعتکاف مستحب ہے تو ختم ہو جائے گا۔ اس لئے کہ اعتکاف مستحب کے لئے کوئی مدت مقرر نہیں پس اس کی

قضا بھی نہیں۔ پہلی قسم اعتکاف کی جگہ سے بے ضرورت باہر نکلنا ضرورت عام ہے خواہ طبعی ہو یا شرعی۔ طبعی جیسے پانچواں پیشاب غسل جنابت۔ کھانا کھانا بھی ضرورت طبعی میں داخل ہے جبکہ کوئی شخص کھانا لائے والا نہ ہو۔ شرعی ضرورت جیسے جمعے کی نماز۔ **مسئلہ** جس ضرورت کے لئے اپنے اعتکاف کی مسجد سے باہر جائے بعد اُس کے فارغ ہونے کے وہاں قیام نہ کرے اور جہاں تک ممکن ہو ایسی جگہ اپنی ضرورت رفع کرے جو اس مسجد سے زیادہ قریب ہو۔ مثلاً پانچواں کے لئے اگر جائے اور اس کا گھر دور ہو اور اس کے کسی دوست وغیرہ کا گھر قریب ہو تو وہیں جائے ہاں اگر اس کی طبیعت اپنے گھر سے مانوس ہو دوسری جگہ جانے سے اس کی ضرورت رفع نہ ہو تو پھر جائز ہے۔ اگر جمعے کی نماز کے لئے کسی مسجد میں جائے اور بعد نماز کے وہیں ٹھہر جائے اور وہیں اعتکاف کو پورا کرے تب بھی جائز ہے مگر مکروہ ہے۔ **مسئلہ** بھولے سے بھی اپنے اعتکاف کی مسجد کو ایک منٹ بلکہ اس سے بھی کم چھوڑ دینا جائز نہیں۔ **مسئلہ** جو عذر کثیر الوقوع نہ ہوں ان کے لئے اپنے معتکف کو چھوڑ دینا منافی اعتکاف ہے۔ مثلاً کسی مریض کی عیادت کے لئے یا کسی ڈوبتے ہوئے کو بچانے کے لئے یا آگ بجھانے کو یا مسجد کے گرنے کے خوف سے گو ان صورتوں میں معتکف سے نکل جانا گناہ نہیں بلکہ جان بچانے کی غرض سے ضروری ہے مگر اعتکاف قائم نہ رہے گا۔ اگر کسی شرعی یا طبعی ضرورت کے لئے نکلے اور اُس درمیان میں خواہ ضرورت رفع ہونے کے پہلے یا اس کے بعد کسی مریض کی عیادت کرے یا نماز جنازے میں شریک ہو جائے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ **مسئلہ** جمعے کی نماز کے لئے ایسے وقت جاوے کہ تحیۃ المسجد اور سنت جمعہ وہاں پڑھ سکے اور بعد نماز کے بھی سنت پڑھنے کے لئے ٹھہرنا جائز ہے اس مقدار وقت کا اندازہ اُس شخص کی رائے پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ اگر اندازہ غلط ہو جائے یعنی کچھ پہلے سے پہنچ جائے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ **مسئلہ** اگر کوئی شخص زبردستی معتکف سے باہر نکال دیا جائے تب بھی اس کا اعتکاف قائم نہ رہے گا۔ مثلاً کسی جرم میں حاکم وقت کی طرف سے وارنٹ جاری ہو اور سپاہی اس کو گرفتار کر لیا جائے یا کسی کا قرض چاہتا ہو اور وہ اس کو باہر نکالے۔ **مسئلہ** اسی طرح اگر کسی شرعی یا طبعی ضرورت سے نکلے اور راستہ میں کوئی قرض خواہ روک لے یا بیمار ہو جائے اور پھر معتکف تک پہنچنے میں کچھ دیر ہو جائے تب بھی اعتکاف قائم نہ رہے گا۔ دوسری قسم اُن افعال کی جو اعتکاف میں ناجائز ہیں جماع وغیرہ کرنا خواہ عمدہ کیا جائے یا سہواً اعتکاف کا خیال نہ رہنے کے سبب سے مسجد میں کیا جائے یا مسجد سے باہر۔ ہر حال میں اعتکاف باطل ہو جائے گا۔ جو افعال

لہ دلائل و لا یخرج المستکف من المسجد الا بحاجۃ لازمۃ شرعیۃ کا کچھ حاجۃ لازمۃ طبعیۃ کا قبول و الخاطی و اذا خرج لبول او غلط لا یکتفی فی منزله بطلان فراغ من الہیو و لو خرج المستکف عن المسجد بغیر عذر صاعۃ لطل اعتکافہ و اذا غلط ۲۲ ج ۱ و قبل یخرج بعد الغروب الا لاکل و الشراب و یبغی علیہ علی ما اذا لم یجد مسجد یا لہ فی غیبتہ یحیی من کوائج الضروریۃ کا قبول و الخاطی ۱۲ بحر ۳۲ ج ۲

۳۵ دکنہ افادہ خروج بنبرۃ ناسیاً فسد اعتکافہ و ان کان ساعۃ ۱۲ قاضیخان ۲۲ ج ۱ ۳۵ دکنہ افادہ یجب کا نجاہ غریق و اندام مسجد فمقتہ الاثم لا یبطلان و خروج لہا ثم ذہب لعیادۃ مریض او صلوة جنازۃ من غیرہا یكون خرج لذلک قصداً فائے جائز ۱۲ در در ۱۳ ج ۱ ۳۵ یخرج فی وقت یکتہ ادکاہا و صلوة اربع قبلہا رکعتان تحیۃ المسجد یکتم فی ذلک ما یہ ان یجتہد فی خروج علی ادرک سماع لجمۃ ۱۲ بحر ۳۲ ج ۱ ۳۵ دکنہ افادہ خروج السطی

تالاج جماع کے ہیں جیسے بوسہ لینا یا معانفہ کرنا وہ بھی حالت اعتکاف میں ناجائز ہیں۔ مگر ان سے اعتکاف باطل نہیں ہوتا تا وقتیکہ منی نہ خارج ہو یا اگر ان افعال سے منی کا خروج ہو جائے تو پھر اعتکاف فاسد ہو جائے گا البتہ صرف خیال اور فکر سے اگر منی خارج ہو جائے تو اعتکاف فاسد نہ ہوگا۔

مسئلہ ۱۵ حالت اعتکاف میں بیضرورت کسی دنیاوی کام میں مشغول ہونا مکروہ تحریمی ہے۔ مثلاً بے ضرورت خرید و فروخت یا تجارت کا کوئی کام کرنا یا جو کام نہایت ضروری ہو مثلاً گھر میں کھانے کو نہ ہو اور اس کے سوا کوئی دوسرا شخص قابل اطمینان خریدنے والا نہ ہو ایسی حالت میں خرید و فروخت کرنا جائز ہے مگر بیع کا مسجد میں لانا کسی حال میں جائز نہیں۔ بشرطیکہ اس کے مسجد میں لانے سے مسجد کے خراب ہو جائے یا جگہ رک جانے کا خوف ہو یا اگر مسجد کے خراب ہونے یا جگہ رک جانے کا خوف نہ ہو تو بعض کے نزدیک جائز ہے۔

مسئلہ ۱۶ حالت اعتکاف میں بالکل چپ بیٹھنا بھی مکروہ تحریمی ہے ہاں بری باتیں زبان سے نہ نکالے جھوٹ نہ بولے غیبت نہ کرے بلکہ قرآن مجید کی تلاوت یا کسی دینی علم کے پڑھنے پڑھانے یا کسی اور عبادت میں اپنی اوقات صرف کرے۔ خلاصہ یہ کہ چپ بیٹھنا کوئی عبادت نہیں۔

لقد وکرہ الصمت اذا
اعتقده قرۃ اما اذا لم
يعتقده قرۃ فلا يكره وهو
ان لا يتكلم الا بخير يخالف
ايكون ما ثلثا ولا ثلثه
القرآن والحديث والعلم
والسيرة وسير النبي
صلى الله عليه وسلم
فخص الانبياء وحكيات
النبي الحسين وكتابت
امور الدين ۱۲ بجز ۳۲
۱۵ شرح ادب جہا
عنوان الحول على المال
۱۲ عالمگیری ج ۱
۱۵ والسائمت ہی التی
تسام فی البراری بقصد
الدور والنسل والزيادة
فی النسل والتمن حتی لو
اسمیت النمل والركوب
والدور والنسل فلا زكاة
فيها وكذا البر اسمیت للحم فان
كانت تسام فی بعض
السنة وتعلق فی بعض
فان اسمیت فی اکثرها
فهي سائمت والا فلا ۱۲
عالمگیری ج ۱
۱۵ المتولد من النملی و
الغنم اذا كان الام من
الغنم فهو من الغنم عندنا
يجب فيها الزكاة بعشر
الام وكذا المتولد من البقر
والابی والوحشی فایضا
ج ۲ ص ۲۴

زکوٰۃ کا بیان

مسئلہ ۱ سال گذرنا سب میں شرط ہے۔ **مسئلہ ۲** ایک قسم جانوروں کی جن میں زکوٰۃ فرض ہے سائمت ہے اور سائمت وہ جانور ہیں جن میں یہ باتیں پائی جاتی ہیں۔ (۱) سال کے اکثر حصوں میں اپنی منہ سے چر کے اکتفا کرتے ہوں اور گھریں ان کو کھڑے کر کے نہ کھلایا جاتا ہو اگر نصف سال اپنے منہ سے چر کے رہتے ہوں اور نصف سال ان کو گھریں کھڑے کر کے کھلایا جاتا ہو تو پھر وہ سائمت نہیں ہیں۔ اسی طرح اگر گھاس ان کے لئے گھریں منگائی جاتی ہو خواہ وہ بقیعت یا بے قیمت تو پھر وہ سائمت نہیں ہیں۔ (۲) دودھ کی غرض سے یا نسل کے زیادہ ہونے کے لئے یا فربہ کرنے کے لئے رکھے گئے ہوں اگر دودھ اور نسل اور فربہ کی غرض سے نہ رکھے گئے ہوں بلکہ گوشت کھانے کے لئے یا سواری کے لئے تو پھر سائمت نہ کہلائینگے،

سائمت جانوروں کی زکوٰۃ کا بیان

مسئلہ ۳ سائمت جانوروں کی زکوٰۃ میں یہ شرط ہے کہ وہ اونٹ یا اونٹنی یا گائے یا بیل یا بھینس یا بھینسا

بکرا، بکری، بھیردنبہ ہو۔ جنگلی جانوروں پر جیسے ہرن وغیرہ زکوٰۃ فرض نہیں ہاں اگر تجارت کی نیت سے خرید کر رکھے جائیں تو ان پر تجارت کی زکوٰۃ فرض ہوگی جو جانور کسی دیسی اور جنگلی جانور سے مل کر پیدا ہوں تو اگر ان کی ماں دیسی ہے تو وہ دیسی سمجھے جائیں گے اور اگر جنگلی ہے تو جنگلی سمجھے جائیں گے۔ مثال بکری اور ہرن سے کوئی جانور پیدا ہوا ہو تو وہ بکری کے حکم میں ہے اور نیل گاؤ اور گائے سے کوئی جانور پیدا ہو تو وہ گائے کے حکم میں ہے۔ مسئلہ جو جانور سائمہ ہو اور سال کے درمیان میں اس کو تجارت کی نیت سے بیع کر دیا جائے تو اس سال اس کی زکوٰۃ نہ دینا پڑے گی اور جب سے اس نے تجارت کی نیت کی اس وقت سے اس کا تجارتی سال شروع ہوگا۔ مسئلہ جانوروں کے بچوں میں اگر وہ تنہا ہوں زکوٰۃ فرض نہیں ہاں اگر ان کے ساتھ بڑا جانور بھی ہو تو پھر ان پر بھی زکوٰۃ فرض ہو جائے گی اور زکوٰۃ میں وہی بڑا جانور دیا جائے گا اور سال پورا ہونے کے بعد اگر وہ بڑا جانور مر جائے تو زکوٰۃ ساقط ہو جائیگی۔ مسئلہ وقف کے جانوروں پر زکوٰۃ فرض نہیں۔ مسئلہ گھوڑوں پر جب وہ سائمہ ہوں اور زود مادہ مخلوط ہوں زکوٰۃ ہے یا تو فی گھوڑا ایک دینا یعنی پونے تین روپے دیدے اور یا سب کی قیمت لگا کر اسی قیمت کا چالیسواں حصہ دیدے۔ مسئلہ گدھے اور چرواں پر جب کہ تجارت کے لئے نہ ہوں زکوٰۃ فرض نہیں۔

اونٹ کا نصاب

یادرکھو کہ پانچ اونٹ میں زکوٰۃ فرض ہے اس سے کم میں نہیں۔ پانچ اونٹ میں ایک بکری اور دس میں دو اور پندرہ میں تین اور بیس میں چار بکری دینا فرض ہے خواہ نہ ہو یا مادہ مگر ایک سال سے کم نہ ہو اور درمیان میں کچھ نہیں۔ پھر پچیس اونٹ میں ایک ایسی اونٹنی جس کو دس برس شروع ہو اور چھبیس سے پینتیس تک کچھ نہیں پھر چھتیس اونٹ میں ایک ایسی اونٹنی جس کو تیس برس شروع ہو چکا ہو اور سینتیس سے پینتالیس تک کچھ نہیں پھر چھیالیس اونٹ میں ایک ایسی اونٹنی جس کو چوتھارہ برس شروع ہو اور سینتالیس سے ساٹھ تک کچھ نہیں۔ پھر اسی اونٹ میں ایک ایسی اونٹنی جس کو پانچواں برس شروع ہو اور باسٹھ سے پچھتر تک کچھ نہیں پھر چتر اونٹ میں دو ایسی اونٹیاں جن کو تیس برس شروع ہو اور ستتر سے نوے تک کچھ نہیں پھر کانوے اونٹ میں دو ایسی اونٹیاں جن کو چوتھارہ برس شروع ہو اور بانوے سے اکیسویں

۱۵۰ مکالمات السائمتہ
فی وسط الحول اوقبلہ
بیوم فائے یستقبل حولا
اخر ۱۲ در ۱۳ ج ۱

۱۵۱ ولانی الحلمان و
الفصلان والجاویل
اما اذا کان مع الصغار
کبیر فجب بالاجماع
فان ہلکت الکبیرۃ
لم تؤخذ ۱۲ بحر ۲۳ ج ۲

۱۵۲ لیس فی سوانم الوقت
والخیل السیلة زکاة لہم
الملک ۱۲ در ۱۳ ج ۲

۱۵۳ الخیل السائمتہ اذا
کانت ذکوراً وانا تاجیب

فیہا الزکاة ان شاء اعطی
عن کل فرس دیناراً

وان شاء قومہا و اعطی
ربیع عشر قیمتہا ۱۱ اتافیضا

۱۵۴ ج ۲ ج ۱

۱۵۵ والحمیر والبغال و
الغنم والکلب المعلم

ان تاجب فیہا الزکاة اذا
کانت للتجارة ۱۳ عالمگیری

۱۵۶ ج ۱ ج ۱

۱۵۷ قاضی خان ۲۳ ج ۲

تک کچھ نہیں پھر جب ایک سو بیس سے زیادہ ہو جائیں تو پھر نیا حساب کیا جائے گا یعنی اگر چار زیادہ ہیں تو کچھ نہیں جب زیادتی پانچ تک پہنچ جائے یعنی ایک سو پچیس ہو جائیں تو ایک بکری اور دودھ اونٹنیاں جن کو چوتھا سال شروع ہو جائے۔ اسی طرح ہر پانچ میں ایک بکری بڑھتی رہے گی ایک سو چوالیس تک اور ایک سو اہینتالیس ہو جائیں تو ایک دوسرے برس والی اونٹنی اور دو تین برس والی ایک سو انچاس تک اور ایک سو پچاس ہو جائیں تو تین اونٹنیاں چوتھے برس والی واجب ہوں گی جب اس سے بھی بڑھ جائیں تو پھر نئے سرے سے حساب ہوگا یعنی پانچ اونٹوں میں چوبیس تک فی پانچ اونٹ ایک بکری تین چوتھے برس والی اونٹنی کے ساتھ اور پچیس میں ایک دوسرے برس والی اونٹنی اور چھتیس میں ایک تیسرے برس والی اونٹنی پھر جب ایک سو چھیانوے ہو جائیں تو چار تین برس والی اونٹنی دو سو تک پھر جب اس سے بھی بڑھ جائیں تو ہمیشہ اسی طرح حساب چلے گا جیسا کہ ڈیڑھ سو کے بعد سے چلا ہے۔

مسئلہ اونٹ کی زکوٰۃ میں اگر اونٹ دیا جائے تو مادہ ہونا چاہئے البتہ نہ اگر قیمت میں مادہ کے برابر ہو تو درست ہے۔

گائے اور بھینس کا نصاب

گائے اور بھینس دونوں ایک قسم میں ہیں دونوں کا نصاب بھی ایک ہے اور اگر دونوں کے ملائے سے نصاب پورا ہوتا ہو تو دونوں کو ملا لیں گے۔ مثلاً بیس گائے ہوں اور دس بھینسیں تو دونوں کو ملا کر تیس کا نصاب پورا کر لیں گے۔ مگر زکوٰۃ میں وہی جانور دیا جائے گا جس کی تعداد زیادہ ہو یعنی اگر گائے زیادہ ہیں تو زکوٰۃ میں گائے دی جائیں گی اور اگر بھینس زیادہ ہیں تو زکوٰۃ میں بھینس دی جائے گی اور جو دونوں برابر ہوں تو قسم اعلیٰ میں جو جانور کم قیمت کا ہو یا قسم ادنیٰ میں جو جانور زیادہ قیمت کا ہو دیا جائے گا پس تیس گائے بھینس میں ایک گائے یا بھینس کا بچہ جو پورے ایک برس کا ہو نہ ہو یا مادہ تیس سے کم میں کچھ نہیں اور تیس کے بعد اتالیس تک بھی کچھ نہیں۔ چالیس گائے بھینس میں پورے دو برس کا بچہ نہ یا مادہ۔ اتالیس سے اسیٹھ تک کچھ نہیں جب ساٹھ ہو جائیں تو ایک ایک برس کے دو بچے دیئے جائیں گے پھر جب ساٹھ سے زیادہ ہو جائیں تو ہر تیس میں ایک برس کا بچہ اور ہر چالیس میں دو برس کا بچہ مثلاً ستر ہو جائیں تو ایک ایک برس کا بچہ اور ایک دو برس کا بچہ کیوں کہ ستر میں ایک تیس کا نصاب ہے اور ایک چالیس کا اور

ملہ لا یجز فیہ دفع الذکر
کائن الخاضع الا بطریق
القیمۃ للاثاث ۱۲ بھر ۲۳
۱۳ لیس فی اقل سن ثلاثین
من البقر صدقۃ فاذا کان
ثلاثین سائتہ ففیہا تمبیع
او تبیعہ وہی الی طاعت
فی الثانیۃ ثم لیس فی الزیادۃ
شیء حتی تبلغ اربعین فی
اربعین مسواۃ سنۃ وہی
الیتی لحت فی الثانیۃ فاذا
ازادت علی الاربعین جبت
فی الزیادۃ بقدر ذلک الی
ستین عندانی حنیفہ وحق
الواحدۃ الزکوٰۃ ربع عشر
منۃ و فی الاثنین نصف
عشر سنۃ و ہذا رواۃ الاصل
ثم فی السنین تیسع
او تسبعین و بعد
السنین یعتبر الاربعینات
والثلاثینات فیجب فی
کل اربعین من اربعۃ و فی
کل ثلاثین تمبیع او تبیعہ
ففی سبعین من تسبع و
فی ثمانین من ثمان و فی
تسعون ثلاثۃ و فی اربعین
و تیسع ان احتل تقدیر
السنۃ و التبیعۃ فہو تکرار
و عشرین مثلاً ان شاء
ادی ثلاث سنۃ و ان شاء
ادی اربعۃ سنۃ و ان شاء
کالبقر و عند الاغلاط یجب
ضم بعضہا الی بعض لتکلیل

لہ نصاب الخمضاناد
معز الانہما سوانی انکس
النصاب اربعون و فیہا
شاة تعم الذکر الا انشی و
فی مائتہ واحدی و عشرین
شأتان و فی مائتین و واحدہ
ثلاث مشیاء و فی اربع مائت
اربع مشیاء و مائتہا غو
ثم بعد بلوغها اربع مائتہ فی
کل مائتہ شاة الی غیر ذلک
و یؤخذ فی زکاتہا اے
الغرم الثمن من الضان
و المعز و ہوا تمت لہ
ستۃ لاجزاع الایامیۃ
و ہوا فی علیہ الشربا
علی النظار و عنہ جواز
اجزاع من الضان و
ہو قولہا ۱۲ مخطاوی علی
الدرمۃ ج ۱
لہ و یؤخذ السلطان
المال المخصوب بمالہ
ملکہ فنجب الزکاة فیہ
و یورث عنہ ۱۲ مخطاوی
علی الدررۃ ج ۱
لہ مات من علیہ
الزکاة تسقط الزکاة
و لا تصیر دینا فی الزکاة
الا انہ لو اوصی بادا
الزکاة فنجب تنفیذ
الوصیۃ من ثلث مالہ
۱۲ قاضیان ج ۲

جب انٹی ہو جائیں تو دو برس کے دو بچے۔ کیونکہ انٹی میں چالیس کے دو نصاب ہیں اور نوے میں ایک ایک برس کے تین بچے۔ کیونکہ نوے میں تیس کے تین نصاب ہیں اور ستوں میں دو بچے ایک ایک برس کے اور ایک بچہ دو برس کا۔ کیونکہ سو میں دو نصاب تیس تیس کے اور ایک نصاب چالیس کا ہے۔ ہاں جہاں کہیں دو نوں نصابوں کا حساب مختلف نتیجہ پیدا کرتا ہو وہاں اختیار ہے چاہے جس کا اعتبار کریں مثلاً ایک سو بیس میں چار نصاب تو تیس کے ہیں اور تین نصاب چالیس کے پس اختیار ہے کہ تینس کے نصاب کا اعتبار کر کے ایک ایک برس کے چار بچے دیں خواہ چالیس کے نصاب کا اعتبار کر کے دو دو برس کے تین بچے دیں۔

بکری بھیڑ کا نصاب

زکوٰۃ کے بارے میں بکری بھیڑ سب یکساں ہیں خواہ بھیڑ دمدار ہو جسکو دنبہ کہتے ہیں یا معمولی ہو اگر دو نوں کا نصاب الگ الگ پورا ہو تو دو نوں کی زکوٰۃ ساتھ دی جائیگی اور مجموعہ ایک نصاب ہو گا اور اگر ہر ایک کا نصاب پورا نہ ہو مگر دو نوں کے ملا لینے سے نصاب پورا ہو جاتا ہے تو جب بھی دو نوں کو ملا لیں گے اور جو زیادہ ہو گا تو زکوٰۃ میں وہی جائے گا اور دو نوں برابر ہوں تو اختیار ہے چالیس بکری یا بھیڑ سے کم میں کچھ نہیں چالیس بکری یا بھیڑ میں ایک بکری یا بھیڑ چالیس کے بعد ایک سو بیس تک زائد میں کچھ نہیں پھر ایک سو اکیس میں دو بھیڑ یا بکریاں اور ایک بائیس سے دو سو زائد میں کچھ نہیں پھر دو سو ایک میں تین بھیڑ یا بکریاں پھر تین سو تالیس تک زائد میں کچھ نہیں پھر چار سو میں چار بکریاں یا بھیڑیں پھر چار سو سے زیادہ میں ہر سو میں ایک بکری کے حساب سے زکوٰۃ دینا ہوگی سو سے کم میں کچھ نہیں، **مسئلہ** بھیڑ بکری کی زکوٰۃ میں زیادہ کی قید نہیں، ہاں ایک سال سے کم کا بچہ نہ ہونا چاہئے خواہ بھیڑ ہو یا بکری۔

زکوٰۃ کے متفرق مسائل

مسئلہ اگر کوئی شخص حرام مال کو حلال کے ساتھ ملا دے تو سب کی زکوٰۃ اس کو دینا ہوگی
مسئلہ اگر کوئی شخص زکوٰۃ واجب ہونے کے بعد مرجائے تو اس کے مال کی زکوٰۃ نہ لی جائے گی ہاں اگر وہ وصیت کر گیا ہو تو اس کا تہائی مال زکوٰۃ میں لے لیا جائے گا، گو یہ نہائی پوری زکوٰۃ کو کفایت نہ کرے اور اگر اس کے وارث تہائی سے زیادہ دینے پر راضی ہوں تو جس قدر وہ

اپنی خوشی سے دیدیں لے لیا جائے گا۔ **مسئلہ** اگر ایک سال کے بعد قرضخواہ اپنا قرض مقروض کو معاف کر دے تو قرضخواہ کو زکوٰۃ اس ایک سال کی نہ دینا پڑے گی۔ ہاں اگر وہ دیوں مالدار ہے تو اس کو معاف کرنا مال کا ہلاک کرنا سمجھا جائے گا اور دائن کو زکوٰۃ دینا پڑے گی کیونکہ زکوٰۃ مال کے ہلاک کر دینے سے زکوٰۃ ساقط نہیں ہوتی۔ **مسئلہ** فرض عیال و واجب صدقات کے علاوہ صدقہ دینا اسی وقت میں مستحب ہے جب کہ مال اپنی ضرورتوں اور اپنے اہل عیال کی ضرورتوں سے زائد ہو ورنہ مکروہ ہے اسی طرح اپنے کل مال کا صدقہ میں دیدینا بھی مکروہ ہے ہاں اگر وہ اپنے نفس میں توکل اور صبر کی صفت بہ یقین جانتا ہو اور اہل و عیال کو بھی تکلیف کا احتمال نہ ہو تو پھر مکروہ نہیں بلکہ بہتر ہے۔ **مسئلہ** اگر کسی نابالغ لڑکی کا نکاح کر دیا جائے اور وہ شوہر کے گھر میں رخصت کر دی جائے تو اگر وہ مالدار ہے تب تو اس کے مال میں صدقہ فطر واجب ہے اور اگر مالدار نہیں تو دیکھنا چاہئے کہ اگر قابل خدمت شوہر کے یا اس کے موانست کے ہے تو اس کا صدقہ فطر نہ باپ پر واجب ہے نہ شوہر پر نہ خود اس پر اور اگر وہ قابل خدمت کے اور قابل موانست کے نہ ہو تو اس کا صدقہ فطر اس کے باپ کے ذمے واجب رہے گا اور اگر شوہر کے گھر میں رخصت نہیں کی گئی تو گو وہ قابل خدمت کے اور قابل موانست ہو ہر حال میں اس کے باپ پر اس کا صدقہ فطر واجب ہوگا۔

تمہ حصہ سوم بہشتی زیور کا تمام ہوا حصہ چہارم کا تمہ نہیں ہے آگے تمہ حصہ پنجم کا شروع ہوتا ہے

تمہ حصہ پنجم بہشتی زیور

بالوں کے متعلق احکام

مسئلہ پورے سر پر بال رکھنا نرم گوشہ تک یا کسی قدر اس سے نیچے سنت ہے اور اگر سر منڈائے تو پورا سر منڈوا دینا سنت ہے اور کترانا بھی درست ہے مگر سب کترانا اور آگے کی طرف کسی قدر بڑے رکھنا جو کہ آج کل کا فیشن ہے جائز نہیں اور اسی طرح کچھ حصہ منڈوانا کچھ رہنے دینا درست نہیں اسی سے معلوم ہو گیا ہو گا کہ آج کل باری رکھنی یا چند وا کھلوانے یا اگلے حصہ سر کے بال بغرض گلائی بنوانے کا جو دستور ہے درست نہیں۔ **مسئلہ** اگر بال بہت بڑھائے تو عورتوں کی طرح جوڑا باندھنا درست نہیں۔ **مسئلہ** عورت کو سر منڈانا بال کترانا

۱۔ رجل علی رجل الف درهم قال النحول علیہ السلام المدیون من الدین سقطت عنہ الزکوٰۃ ۲۵۹ ۱۶ فانما یفیان ۱۶ لکن قیہ فی المحیط کیونکہ یون مسعد الاموال کان موسرا فہو استہلک بہ قیہ حسن مجب حفظہ ۱۲ بحر ۲۲۵ ج ۲

۲۔ اعلم ان الصدقة تستحب لفاصل عن کفایہ وان تصدق بما یفقد مؤنة اثم ومن اراد التصدق بماله کلد ہو یعلم من نفسه التکل والصبر عن المسئلة فذلک والا فلا یجوز ویکہ لمن لا صبر علی الفیق ان یتفقد نفقة نفسه عن الکفایہ التامة ۱۲ رد المحتار ملک ۲۶

۳۔ لوزوج طلقه ۱۵ الفقیرة اذ صدقة الغنیة فی ما لها تزوجت اولاً الصا لخدمه الزوج الصغیرة لو سلمت لزوجها لا تجب علیها علی ابیہا لادم المونة وهو صریح بانہا لو لم یصل لذلک لا تجب نفقتها علی الزوج ولو اسکبانی مینہ فجب علی ابیہا فلا فطرۃ اما علیہا ففطرۃ واما علی زوجہا فطریاتی فی قولہ لادن زوجتہ واما علی ابیہا فلا ۵۱ مہر نہاد ان فی علیہا ۱۲ رد المحتار ملک ۳۵۶ لکیری ۳۵۶

۱۱ حلق الشارب بدعت و
 قبل سنت والقصر من حتی
 یواری الحرف الاعلی من
 الشفة العلیا سنتہ بالاجماع
 ۱۲ شامی ۱۱ ج ۵
 ۱۳ دکان بعض السلف
 ۱۴ بترک سالیہ ہماطراف
 الشارب عالمگیری ۳۵ ج ۵
 ۱۵ عالمگیری ۳۵ ج ۵
 ۱۶ دلاباس باخذ الحاجین
 وشر وہم بالمیثبہ بالحنث
 ۱۷ عالمگیری ۳۵ ج ۵
 ۱۸ دلابک شتر حلقہ وحن
 ابی یوسف ۱۲ ج ۱۲
 رد المحتار ۱۲ ج ۱۲
 ۱۹ وقف افشائین بدعت و
 ہما جانب الشفة دی شفر
 الشفة السفلی ۱۲ ج ۵
 ۲۰ تنق الشیب مکروہ للشرع
 لا للشرع ۱۲ ج ۵
 ۲۱ وقف ولا یفتق لافان
 ذک یورث الاکلہ فی حلق
 شتر الصدور الظہر ترک الادب
 ۱۲ ج ۵
 ۲۲ درود وروضہ ۱۲ ج ۵
 ۲۳ دلابی الا بطری زاسکن و
 الشف دلابی ۱۲ ج ۵
 ۲۴ عالمگیری ۳۵ ج ۵
 ۲۵ دینی ان یکن ابتداء
 قص الاظافر من الید الی الخ
 وکذا لانتہا ہما فیہا بدعت
 الید الی الخ وینجم ہما ہما فی
 الید الی الخ وینجم ہما ہما فی

حرام ہے حدیث میں لغت آئی ہے۔ **مسئلہ** لبوں کا کتر وانا اس قدر کہ لب کے برابر ہو جائے
 سنت ہے اور منڈانے میں اختلاف ہے بعضے بدعت کہتے ہیں بعضے اجازت دیتے ہیں۔ لہذا نہ
 منڈانے میں احتیاط ہے۔ **مسئلہ** مونچھ دونوں طرف دراز رہنے دینا درست ہے بشرطیکہ
 لبیں دراز نہ ہوں، **مسئلہ** داڑھی منڈانا کتر وانا حرام ہے۔ البتہ ایک مشیت سے جو زائد ہو
 اس کا کتر وادینا درست ہے۔ اسی طرح چاروں طرف سے تھوڑا تھوڑا لے لینا کہ سڈول اور برابر
 ہو جائے درست ہے۔ **مسئلہ** رخسارے کی طرف جو بال بڑھ جاویں ان کو برابر کر دینا یعنی
 خط بنوانا درست ہے اسی طرح اگر دونوں ابرو کسی قدر لے لی جاویں اور درست کر دی جاویں یہ
 بھی درست ہے **مسئلہ** حلق کے بال منڈوانا نہ چاہئے مگر ابو یوسف سے منقول ہے کہ اس
 میں بھی کچھ مضائقہ نہیں۔ **مسئلہ** ریش بچہ کے جانبین لب زیرین کے بال منڈوانے کو فقہا
 نے بدعت لکھا ہے اسلئے نہ چاہئے۔ اسی طرح گدی کے بال بنوانے کو بھی فقہا نے مکروہ لکھا
 ہے **مسئلہ** بغرض زینت سفید بال کا چننا ممنوع ہے البتہ مجاہد کو دشمن پر رعب و ہیبت
 ہونے کے لئے دور کرنا بہتر ہے۔ **مسئلہ** ناک کے بال اکھڑنا نہ چاہئے چینی سے کتر وانا چاہئے
مسئلہ تسینہ اور پشت کے بال بنانا جائز ہے مگر خلاف ادب اور غیر ادبی ہے **مسئلہ**
 مونچھ زیر ناف میں مرد کیلئے استرے سے دور کرنا بہتر ہے مونڈتے وقت ابتدائاً ناف کے نیچے سے
 کرے اور ہڑتال وغیرہ کوئی اور دالگا کر زائل کرنا بھی جائز ہے اور عورت کے لئے موافق سنت
 کے یہ ہے کہ چٹکی یا چمٹی سے دور کرے استرہ نہ لگے **مسئلہ** مونچھ بخل میں ادنیٰ تو یہ ہے
 کہ مونچھ وغیرہ سے دور کئے جاویں اور استرے سے منڈوانا بھی جائز ہے۔ **مسئلہ** اس کے
 علاوہ اور تمام بدن کے بالوں کا مونڈنا رکھنا دونوں درست ہے۔ **مسئلہ** پیر کے ناخن دور
 کرنا بھی سنت ہے البتہ مجاہد کے لئے دار الحرب میں ناخن اور مونچھ کا نہ کٹوانا مستحب ہے۔
مسئلہ ہاتھ کے ناخن اس ترتیب سے کتر وانا بہتر ہے دائیں ہاتھ کی انگشت شہادت
 سے شروع کرے اور چھبھنگلیا تک یہ ترتیب کتر واکر بائیں چھبھنگلیا سے یہ ترتیب کٹوادے اور
 دائیں انگلیوں پر ختم کرے اور پیر کی انگلیوں میں دائیں چھبھنگلیا سے شروع کرے بائیں چھبھنگلیا
 پر ختم کرے یہ ترتیب بہتر ہے اور ادبی ہے۔ اس کے خلاف بھی درست ہے۔ **مسئلہ** کٹ
 ہوئے ناخن اور بال دفن کر دینا چاہئے دفن نہ کرے تو کسی محفوظ جگہ ڈال دے یہ بھی جائز ہے۔
 مگر نجس گندی جگہ نہ ڈالے اس سے بیمار ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ **مسئلہ** ناخن کا دانت

کاٹنا مکروہ ہے اس سے برص کی بیماری جاتی ہے۔ **مسئلہ** حالت جنابت میں بال بنانا ناخن کاٹنا موئے زیر ناف وغیرہ دور کرنا مکروہ ہے۔ **مسئلہ** پھر ہفتے میں ایک مرتبہ موئے زیر ناف موئے بغل لبیں ناخن وغیرہ دور کر کے نہادھو کر صاف ستھرا ہونا افضل ہے اور سب سے بہتر جمعہ کا دن ہے کہ قبل نماز جمعہ فراغت کر کے نماز کو جاوے۔ بہرہفتہ نہ ہو تو پندرہویں دن سہی انتہا درجہ چالیسویں دن اس کے بعد رخصت نہیں۔ اگر چالیس دن گزر گئے اور امور مذکورہ سے صفائی حاصل نہ کی تو گنہگار ہوگا

شفعہ کا بیان

مسئلہ جس وقت شفیع کو خبر بیع کی پہنچی اگر فوراً منہ سے نہ کہا کہ میں شفیع لوں گا تو شفیع باطل ہو جائے گا۔ پھر اس شخص کو دعوئے کرنا جائز نہیں۔ حتیٰ کہ اگر شفیع کے پاس خط پہنچا اور اس کے شروع میں یہ خبر لکھی ہے کہ فلاں مکان فروخت ہوا اور اس وقت اس نے زبان سے نہ کہا کہ میں شفیع لوں گا یہاں تک کہ تمام خط پڑھ گیا اور پھر کہا کہ میں شفیع لوں گا تو اس کا شفیع باطل ہو گیا۔ **مسئلہ** اگر شفیع نے کہا کہ مجھ کو اتنا روپیہ دو تو اپنے حق شفیع سے دستبردار ہو جاؤں تو اس صورت میں چونکہ اپنا حق ساقط کرنے پر رضا مند ہو گیا۔ اس لئے شفیع تو ساقط ہوا لیکن چونکہ یہ رشوت ہے اس لئے یہ روپیہ لینا وینا حرام ہے۔ **مسئلہ** اگر مہنوز حاکم نے شفیع نہیں دلایا تھا کہ شفیع مر گیا اس کے وارثوں کو شفیع نہ پہنچے گا اور اگر خریدار مر گیا شفیع باقی رہے گا، **مسئلہ** شفیع کو خبر پہنچی کہ اس قدر قیمت کو مکان بکا ہے اس نے دست برداری کی پھر معلوم ہوا کہ کم قیمت کو بکا ہے اس وقت شفیع لے سکتا ہے اسی طرح پہلے سنا تھا کہ فلاں شخص خریدار ہے۔ پھر سنا کہ نہیں بلکہ دوسرا خریدار ہے یا پہلے سنا تھا کہ نصف بکا ہے پھر معلوم ہوا کہ پورا بکا ہے ان صورتوں میں پہلی دستبرداری سے شفیع باطل ہوگا

مزارعت یعنی کھیتی کی بٹائی اور مساقاۃ یعنی پھل کی بٹائی کا بیان

مسئلہ ایک شخص نے خالی زمین کسی کو دے کر کہا کہ تم اس میں کھیتی کرو جو پیدا ہوگا۔ اس کو فلاں نسبت سے تقسیم کر لیں گے یہ مزارعت ہے اور جائز ہے۔ **مسئلہ** ایک شخص نے باغ لگایا اور دوسرے شخص سے کہا کہ تم اس باغ کو سینچو خدمت کرو جو پھل آوے گا خواہ ایک

۱۵ دیکھو حاشیہ ۱۵
۱۶ وسیع حلب عائنۃ
تنظیف ہند (بخارالزائر)
الشجر من البطیخ بالاعتقال
فی کل اسبوع مرة و
الافضل یوم الحجۃ و جازنی
کل خمسۃ عشر و کرۃ کرۃ
والاعذر فیادرا الاربعین
و یستحق الوعدۃ درود چہ
۳۵ دیوان یطلبہا کا علم
حتی لو یبلغ الشفع البیع و
لم یطلب شفیع بطلت الشفعۃ
دلو خبر کتاب الشفعۃ فی
اولہ و انی وسط فقرۃ الکتاب
الی اخرہ بطلت شفیعۃ ۱۲
ہدایہ ج ۳ ص ۳۳
۳۵ ہدایہ ج ۳ ص ۳۳
۵۵ وظائف الشفع بطلت
شفعۃ معناه اذا مات بعد
البیع قبل القضاء بالشفعۃ
وان مات المشتري لم یطل
۱۲ ہدایہ ج ۳ ص ۳۳
۱۵ دلو خبر ان الشفع
درہم فسلم ثم تبین ان الشفع
ماۃ وینار قیمتہا الف درہم
او اکثر فعدنا ہو علی شفیعۃ
ان کا نت قیمتہا الف من
الالف اذ قبل لان المشتري
فلاں سلم الشفعۃ ثم علم انہ
غیر فعدنا شفیع دلو خبر بشر
انصف الدار فلم یطل ان
المشتري اشتري کل فعدنا
الشفعۃ ۱۲ عالمگیری ص ۱۵

سال یا دس بارہ سال تک نصف النصف یا تین تہائی تقسیم کر لیا جاوے گا یہ مساقاۃ ہے اور یہ بھی جائز ہے۔ **مسئلہ** مزارعت کی درستی کے لئے اتنی شرطیں ہیں نمبر (۱) زمین کا قابل زراعت ہونا۔ (۲) زمیندار و کسان کا عاقل و بالغ ہونا (۳) مدت زراعت کا بیان کرنا۔ (۴) بیج کا بیان کر دینا کہ زمیندار کا ہو گا یا کسان کا۔ (۵) جنس کا شرت کا بیان کر دینا کہ گیہوں ہونگے یا جو مثلاً (۶) کسان کے حصے کا ذکر ہو جانا کہ کل پیداوار میں کس قدر ہو گا۔ (۷) زمین کو خالی کر کے کسان کے حوالہ کرنا (۸) زمین کی پیداوار میں کسان اور مالک کا شریک رہنا۔ (۹) زمین اور تخم ایک شخص کا ہونا اور بیل اور محنت وغیرہ امور دوسرے کے ہونے یا ایک کی فقط زمین اور باقی چیزیں دوسرے کے متعلق ہوں۔ **مسئلہ** اگر ان شرائط میں سے کوئی شرط مفقود ہو تو مزارعت فاسد ہو جائے گی۔ **مسئلہ** مزارعت فاسدہ میں سب پیداوار بیج والے کی ہوگی اور دوسرے شخص کو اگر وہ زمین والا ہے تو زمین کا کرایہ موافق دستور کے ملے گا اور اگر وہ کاشتکار ہے تو مزدوری موافق دستور کے ملے گی مگر یہ مزدوری اور کرایہ اس قدر سے زیادہ نہ دیا جائے گا جو آپس میں دونوں کے ٹھیک چکا تھا یعنی اگر مثلاً بالمناصفہ مزارعت ٹھیکری تھی تو کل پیداوار کی نصف سے زیادہ نہ دیا جائے گا۔ **مسئلہ** بعد معاملہ مزارعت کے اگر دونوں میں سے کوئی شرط کے بموجب کام کرنے سے انکار کرے تو اس سے بزور کام لیا جائے گا لیکن اگر بیج والا انکار کرے تو اس پر زبردستی نہ کی جائے گی۔ **مسئلہ** اگر دونوں عقد کرنے والوں میں سے کوئی مر جائے تو مزارعت باطل ہو جائے گی۔ **مسئلہ** اگر مدت معینہ مزارعت کی گزر جائے اور کھیتی پکی نہ ہو تو کسان کو زمین کی اجرت اس جگہ کے دستور کے موافق دینی ہوگی ان زائد ایام کی عوض میں، **مسئلہ** بعض جگہ دستور ہے کہ بٹائی کی زمین میں جو غلہ پیدا ہوتا ہے اس کو تو حسب معاہدہ باہم تقسیم کر لیتے ہیں اور جو اجناس چری وغیرہ پیدا ہوتی ہے اس کو تقسیم نہیں کرتے بلکہ بیکھوں کے حساب سے کاشتکار سے نقد لگان وصول کرتے ہیں سو ظاہر تو بوجہ اس کے کہ یہ شرط خلاف مزارعت ہے ناجائز معلوم ہوتا ہے مگر اس تاویل سے کہ اس قسم کی اجناس کو پہلے ہی سے خارج از مزارعت کہا جائے اور باعتبار عرف کے معاملہ سابقہ میں یوں تفصیل کی جائے کہ دونوں کی مراد یہ تھی کہ فلاں اجناس میں عقد مزارعت کرتے ہیں اور فلاں اجناس میں زمین بطور اجارہ کے دی جاتی ہے۔ اس طرح جائز ہو سکتا ہے مگر اس میں جانبین کی رضامندی شرط ہے۔ **مسئلہ** بعض زمینداروں کی

۱۱ تاکہ وعندہا تصحیح

وہ یعنی بشرط ثانیہ صلاحیت

الارض للزراعت و بطلت العاقلة

و ذکر المدة و ذکر رب البذر

و ذکر جنسہ و ذکر قسط العاقل

لاخر و بشرط التخلی بین الارض

و لوح البذر و العاقل و

بشرط الشریک فی الخارج

و کذا صحت لو کان الارض

و البذر یزید و البقر و العاقل

لاخر و الارض لہ و الباتی

لاخر و العمل لہ و الباتی

لاخر فہذا الثلاثہ جائزہ

بطلت فی اربعۃ او بطلت

الارض و البقر و البذر و

من ابی علی المصنی لارب

البذر فلا یجوز قبل القاء

و بعدہ یجوز و متی فسد

قال الخارج لرب البذر

لانہ انما ملکہ و یكون لاخر

اجز مثل عملہ و اراضہ و لا

یزاد علی الشرط بالغامخ

عند محمد و در الحار ۲۵

۵ و لہ و اذا مات احد

المتاعدين بطلت المزارعة

و اذا انقضت مدة المزارعة

والزرع عالم یدک کان

علی المزارع اجز فیصیہ

من الارض الی ان یستحصد

۱۲ و ایہ ۳۶

۵ و کذا تنبہ من

العالمی فی ۵ شراج ۵

۵ و تفصیل فی الشامی ۱۲

عادت ہے کہ علاوہ اپنے حصہ بٹائی کے کاشتکار کے حصہ میں سے کچھ اور حقوق ملازموں اور کمینوں کے بھی نکالتے ہیں سو اگر بالمقطع ٹھیر لیا کہ ہم دو من یا چار من ان حقوق کا لیں گے یہ تو ناجائز ہے اور اگر اس طرح ٹھیر لیا کہ ایک من میں ایک سیر مثلاً تو یہ درست ہے **مسئلہ** بعض لوگ اس کا تصفیہ نہیں کرتے کہ کیا بویا جائے گا پھر بعد میں تکرار و قضیہ ہوتا ہے یہ جائز نہیں یا تو اس تخم کا نام تصریحاً لے لے یا عام اجازت دیدے کہ جو چاہے بونا۔ **مسئلہ** بعض جگہ رسم ہے کہ کاشتکار زمین میں تخم پاشی کر کے دوسرے لوگوں کے سپرد کر دیتا ہے اور یہ شرط ٹھیرتی ہے کہ تم اس میں محنت و خدمت کرو جو کچھ حاصل ہو گا ایک تہائی مثلاً ان محنتیوں کا ہو گا سو یہ بھی مزارعت ہے جس جگہ زمیندار اصلی اس معاملہ کو نہ روکتا ہو وہاں جائز ہے ورنہ جائز نہیں۔ **مسئلہ** اس اوپر کی صورت میں بھی مثل صورت سابقہ عرفاً تفصیل ہے بعض اجناس تو ان عاملوں کو بانٹ دیتے ہیں اور بعض میں فی بیگہ کچھ نقد دیتے ہیں پس اس میں بھی ظاہراً وہی شبہ عدم جواز کا اور وہی تاویل جواز کی جاری ہے **مسئلہ** آجاریہ یا مزارعت میں بارہ سال یا کم و بیش مدت تک زمین سے منتفع ہو کر موروثیت کا دعویٰ کرنا جیسا اس وقت رواج ہے محض باطل اور حرام اور ظلم و غصب ہے۔ بدون طیب خاطر مالک کے ہرگز اس سے نفع حاصل کرنا جائز نہیں اگر ایسا کیا تو اس کی پیداوار بھی نجیست ہے اور کھانا اس کا حرام ہے۔ **مسئلہ** مساقاۃ کا حال سب باتوں میں مثل مزارعت کے ہے **مسئلہ** اگر پھل ٹگے ہوئے درخت پر درخش کو دے اور پھل ایسے ہوں کہ پانی دینے اور محنت کرنے سے بڑھتی ہوں تو درست ہے اور اگر ان کا بڑھنا پورا ہو چکا ہو تو مساقاۃ درست نہ ہوگی جیسے مزارعت کہ کھیتی تیار ہونے کے بعد درست نہیں **مسئلہ** اور عقد مساقات جب فاسد ہو جائے تو پھل سب درخت والے کے ہونگے اور کام کرنے والے کو معمولی مزدوری ملیگی جس طرح مزارعت میں بیان ہوا۔

نشے دار چیزوں کا بیان

مسئلہ جو چیز پتلی بہنے والی نشہ دار ہو خواہ شراب ہو یا تازی اور کچھ اس کے زیادہ پینے سے نشہ ہو جاتا ہو اس کا ایک قطرہ بھی حرام ہے اگرچہ اس قلیل مقدار سے نشہ نہ ہو۔ اسی طرح دوا میں استعمال کرنا خواہ پینے میں یا لپک کرنے میں نیز ممنوع ہے خواہ وہ نشہ دار چیز اپنی اصلی ہیئت پر ہے خواہ کسی تصرف سے دوسری شکل ہو جائے ہر حال میں ممنوع ہے یہاں سے انگریزی

لہ و منہا ان لیکن معلومۃ
وہو ان یبین ما یزاع
اذ قال لہ ازرع فیہا
فیجوز ان یزرع ما شاء
عالمگیری ص ۲۲ ج ۵
لہ اذا اراد الزراع ان
یدفع الارض الی غیرہ مزارعۃ
فان کان البذر من قبل
رب الارض لیس لان یدفع
الارض الی غیرہ مزارعۃ
الا ان اذن لہ رب الارض
بذلک فصاۃ دلالہ ۱۲ عالمگیری
ص ۲۵ ج ۵
لہ واما مجرد وضع البذر
الدرکان و نحوہا ذکرہ زیستاجو
عدہ سنین بدون شئی ماذکر
فہو غیر معتبر فظہر اخراجہا
یہ اذا مضت مدۃ اجارۃ
ایجار بالغیرہ ۱۲ شامی ص ۲۵
لہ و الکلام فیہا کالکلام
فی المزارعۃ ۱۲ ہدایہ ص ۳۶
لہ فان دفع تخلل
فیہا مساقاۃ و التمریزہ
بالصل جائز ان کانت قد
انتهت لم یجز و اذا فسدت
المساقات فخلل الی وجہ مثلہ
لان فی معنی الاجارۃ العاصدۃ
وصارت کالمزارعۃ اذا فسدت
۱۲ ہدایہ ص ۳۶ ج ۴
لہ واما ما ہو حرام بالاجراع
فہو الخمر و السكر من کل شراب
ان یحرم شرب قلیلاً و کثیراً
و عدم الانتفاع بہا للترکی

دواؤں کا حال معلوم ہو گیا جن میں اکثر اس قسم کی چیزیں ملائی جاتی ہیں۔ **مسئلہ** اور جو چیز نشہ دار ہو مگر پتلی نہ ہو بلکہ اصل سے منجھد ہو جیسے تمباکو، جائفل، ایفون وغیرہ۔ اس کا حکم یہ ہے کہ جو مقدار بالفعل نشہ پیدا کرے یا اس سے ضرر شدید ہو وہ تو حرام ہے اور جو مقدار نشہ نہ لائے نہ اس سے کوئی ضرر پہنچے وہ جائز ہے۔ اور اگر ضاد وغیرہ میں استعمال کیا جائے تو کچھ بھی مضائقہ نہیں۔

شرکت کا بیان

شرکت دو طرح کی ہے ایک شرکت املاک کہلاتی ہے جیسے ایک شخص مر گیا اور اس کے ترکہ میں چند وارث شریک ہیں یا روپیہ ملا کر دو شخصوں نے ایک چیز خریدی یا ایک شخص نے دو شخصوں کو کوئی چیز ہبہ کر دی۔ اس کا حکم یہ ہے کہ کسی کو کوئی تصرف بلا اجازت دوسرے شریک کے جائز نہیں۔ دوسری شرکت عقد ہے یعنی دو شخصوں نے باہم معاہدہ کیا کہ ہم تم شرکت میں تجارت کریں گے اس شرکت کے اقسام و احکام یہ ہیں۔ **مسئلہ** ایک قسم شرکت عقد کی شرکت عنان ہے یعنی دو شخصوں نے تھوڑا تھوڑا روپیہ بہم پہنچا کر اتفاق کیا کہ اس کا کپڑا یا غلہ یا اور کچھ خرید کر تجارت کریں۔ اس میں یہ شرط ہے کہ دونوں کا اس المال نقد ہو خواہ روپیہ یا اثرنی یا پیسے۔ سو اگر دونوں آدمی کچھ اسباب غیر نقد شامل کر کے شرکت سے تجارت کرنا چاہیں یا ایک کا اس المال نقد ہو اور دوسرے کا غیر نقد یہ شرکت صحیح نہیں ہوگی۔ **مسئلہ** شرکت عنان میں جائز ہے کہ ایک کا مال زیادہ ہو ایک کا کم اور نفع کی شرکت باہمی رضا مندی پر ہے یعنی اگر یہ شرط ٹھہرے کہ مال تو کم زیادہ ہے مگر نفع برابر تقسیم ہو گا یا مال برابر ہے مگر نفع تین تہائی ہو گا تو بھی جائز ہے۔ **مسئلہ** اس شرکت عنان میں ہر شریک کو مال شرکت میں ہر قسم کا تصرف متعلق تجارت کے جائز ہے بشرطیکہ خلاف معاہدہ نہ ہو۔ لیکن ایک شریک کا قرض دوسرے سے نہ مانگا جائے گا۔ **مسئلہ** اگر بعد قرار پائے اس شرکت کے کوئی چیز خریدی نہیں گئی اور مال شرکت تمام یا ایک شخص کا مال تلف ہو گیا تو شرکت باطل ہو جائیگی اور ایک شخص بھی کچھ خرید چکا ہے اور پھر دوسرے کا مال ہلاک ہو گیا تو شرکت باطل نہ ہوگی مال خرید و دونوں کا ہو گا اور جس قدر اس مال میں دوسرے شریک کا حصہ ہے اس حصے کے موافق زرنش اس دوسرے شریک سے وصول کر لیا جائے گا۔ مثلاً ایک شخص کے دس روپے تھے اور دوسرے کے پانچ۔ دس روپے والے نے مال خرید لیا تھا اور پانچ روپے والے

۱۔ و یحرم اکل البنج
و الخشیخۃ و المانین بل
المصاب الیہ و صاحب
الہدیہ وغیرہ اباحتہ
قلیل للتداوی و نحوہ و
من صرح بحرمتہ اراد بہ
القدر المسکر منہ بدل علیہ
مانی غایۃ البیان عن
شرح شیخ الاسلام
اکل قلیل السمونیہ و
البنج مباح للتداوی و
ما زاد علی ذلک اذا کان
یقظ او یدہب العقل
حرام فہذا صریح فیما
قلنا مؤدماً لساناً بکثرتہ
من تخصیص ما مر ان ما
اسکر کثیرہ حرام لتلید
بالماتعات و ہکذا البقال
فی غشیہ من الاشیاء
الجامدة المضرة فی العقل
وغیرہ یحرم تناول
القدر المضرنہا دون
انقلیل وان حرمتہا
لیست یغنیہا بل یضربہا
۱۲ شامی ۲۵ ج ۵
۱۳ الشریکۃ ضربان
شرکۃ املاک و شرکۃ عقد
فشرکۃ الاملاک الامین
یرثہا رجلاً و یشترکہا
فلا یجوز لاحد ہان قیصر
فی نصیب الاخر الا
بآذنہ و الضرب الثانی
شرکۃ العقود و ہوان

انتہ حصہ پنجم بہشتی زیور کا تمام ہوا حصہ ششم ہفتم ہشتم دہم کا انتہ نہیں آگے حصہ ہفتم کا انتہ آتا ہے

انتہ حصہ ہفتم بہشتی زیور

تبہید

چونکہ بہشتی زیور میں مسائل مخصوص بالرجال نہیں۔ اسی طرح اس کے حصہ ہفتم میں امراض مخصوص بالرجال نہیں لکھے گئے اور ان کی تیمم و تکمیل کے لئے بہشتی گوہر لکھا گیا ہے اس لئے حصہ مسائل کے ختم ہونے کے بعد مناسب معلوم ہوا کہ معالجات مخصوص بالرجال بھی اس میں شامل کر دیئے جائیں۔ اس کے کاتب بھی حکیم مولوی محمد مصطفیٰ صاحب ہیں۔ (کتبہ اشرف علی غنی عنہ)

مردوں کے امراض

جرمیان - اس کو کہتے ہیں کہ پیشاب سے پہلے یا پیشاب کے بعد چند قطرے سفید و دودھ کے سے رنگ کے گریں اس سے ضعف دن بدن بڑھتا ہے اور چاہے کیسی ہی عمدہ غذا کھائی جائے مگر بدن کو نہیں لگتی۔ آدمی ہمیشہ بلا اور کمزور در رہتا ہے اور جب بڑھ جاتا ہے تو معدہ بھی خراب ہو جاتا ہے۔ بھوک نہیں لگتی اور جو کچھ کھایا جائے ہضم نہیں ہوتا۔ دست آجاتے ہیں قبض ہو جاتا ہے۔ جریان کے مریض کو جب قبض بہت ہو جاتا ہے تو علاج بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اکثر دوائیں جریان کی قابض ہوتی ہیں ان سے قبض بڑھتا ہے اور قبض سے جریان کو زیادتی ہوتی ہے۔ اس واسطے اس کے علاج سے غفلت مناسب نہیں شروع ہی میں غور سے علاج کر لیں۔ جریان کی کئی قسمیں ہیں۔ ایک یہ کہ مزاج میں گرمی بڑھ کر خون اور مٹی میں حدت آجائے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ وہ قطرے جو پیشاب سے پہلے یا بعد میں آتے ہیں بالکل سفید نہ ہوں بلکہ کسی قدر زردی مائل ہوں اور سوزش کے ساتھ نکلیں بلکہ پیشاب میں بھی جلن پیدا ہوتی ہو اور علامات بھی خون کی گرمی کے موجود ہوں جیسے گرمی کے موسم میں جریان کو زیادتی ہونا اور سردی میں کم ہو جانا یا سرد پانی سے نہانے سے آرام پانا۔ علاج یہ سفوف کھائیں۔ گوند بول۔ کتیرا۔ چینی گوند۔ طباشیر۔ کشتہ قلعی۔ بست بہرہ۔ دانہ الاچھی خورد۔ پھلی بول۔ تاور۔ تالکھانہ۔ موصلی سیاہ۔ موصلی سفید۔ موچرس۔ گوند نیم۔ اندر جو شیریں۔ سب تین تین ماشہ کوٹ چھان کر کچی کھانڈ پونے چار تولے ملا کر نو نو ماشہ کی پڑیاں بنالیں اور ایک پڑیا ہر روز گلے کی تازی چھا چھ پاؤ بھر کے ساتھ پھانکیں۔ اگر گالے کی چھا چھ میسر نہ ہو تو بھینس کی سہی۔ اگر یہ بھی نہ ملے تو

شکل میں کتب خانہ سے آپ کو مل جائیں گے۔

مصری کے شربت کے ساتھ کھائیں یہ سفوف سوزاک کے لئے بھی مفید ہے۔ پرہیز گائے کے گوشت اور
جملہ گرم چیزوں سے جیسے مینھی۔ بیگن۔ مولی۔ گڑ۔ تیل۔ وغیرہ۔ جریان کی اس قسم میں کسی قدر ترشی کا استعمال چنداں
مضر نہیں بشرطیکہ پُرانا ہو گیا ہو۔ دوسرا سفوف نہایت مقوی اور سوزش پیشاب اور اس جریان کو مفید
ہے جو گرمی سے ہو۔ چھوٹی مائیں۔ طباشیر۔ زہر مہرہ خطائی۔ تاملکھانہ۔ بیج بند۔ سرخ گلاب۔ زیرہ و دھنیا۔
پوست بیرون پستہ۔ دانہ الاچی خورد۔ چھالیہ کے پھول سب چھ ماشہ۔ املی کے بیجوں کی گرمی دو تولہ
کوٹ چھان کر برگد کے دودھ میں بھگوئیں اور سایہ میں خشک کر لیں۔ پھر موصلی سفید۔ موصلی سیاہ بشقائل
مصری۔ ثعلب مصری سب چار چار ماشہ کوٹ چھان کر مصری چار تولہ پسیر ملا کر چھ ماشہ کی پڑیاں بنالیں
اور ایک پڑیا ہر روز دودھ کی لسی کے ساتھ پھانکیں۔ تیسرا سفوف گرم جریان کے لئے اور بھوک ٹھاکا
ہے اور ممسک بھی ہے۔ ثعلب مصری۔ تخم خرفہ۔ کشتہ قلعی۔ بنسلوچن۔ کہربائے شمعی۔ گلنار۔ مغز تخم کدوئے
شیریں۔ بہمن سرخ سب چھ ماشہ مصطلکی رومی دو ماشہ۔ سازو۔ تخم ریحان تین تین ماشہ کوٹ چھان کر
مصری چار تولہ آٹھ ماشہ پیس کر ملا کر تین تین ماشہ کی پڑیاں بنالیں پھر ایک پڑیا صبح اور ایک شام مصری
کے شربت کے ساتھ پھانکیں۔ جریان کی دوسری قسم وہ ہے کہ مزاج میں سردی اور رطوبت بڑھ کر
پٹھے کمزور ہو کر پیدا ہو۔ علامت یہ ہے کہ مادہ منی نہایت رقیق ہو اور احتلام اگر ہو تو ہونے کی خبر بھی نہ ہو اور
منی ذرا ارادہ سے یا بالکل بے ارادہ خارج ہو جاتی ہو۔ علاج یہ دوا کھائیں۔ اندر جو شیریں۔ سمندر بھل۔ تخم
کوچ۔ تخم پیاز۔ تخم انگن۔ عاقر قرحا۔ ریوند چینی سب ساڑھے دس دس ماشہ۔ کوٹ چھان کر بیس پڑیاں بنالیں
پھر ایک انڈالیں اور سفیدی اس کی نکال ڈالیں اور زردی اسی میں رہنے دیں پھر ایک پڑیہ دوائی مذکور کی لیکر
اس انڈے میں ڈالیں اور سوراخ آٹے سے بند کر کے بھو بھل میں انڈے کو نیم برشت کر کے کھالیں۔ اسی
طرح بیس دن تک کھالیں۔ سفوف مغلط منی اور ممسک۔ سنگھاڑا خشک۔ گوند بول چھ ماشہ۔
مازو۔ مصطلکی رومی تین تین ماشہ۔ نشاستہ تاملکھانہ۔ ثعلب مصری چار چار ماشہ کوٹ چھان کر مصری ڈھائی
تولہ ملا کر سفوف بنالیں اور پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک نازے پانی کے ساتھ کھائیں۔ اور اس قسم میں
جوارش کوئی ایک تولہ ہر روز کھانا مفید ہے۔ ایک قسم جریان کی وہ ہے کہ گردہ بہت ضعیف ہو جائے
اور چرونی اس کی پھل کر بصورت منی نکلنے لگے۔ یہ حقیقت میں جریان نہیں ہے صرف جریان کے مشابہ ہونے
سے اس کو جریان کہہ دیتے ہیں اس کی علامت یہ ہے کہ بعد پیشاب یا قبل پیشاب ایک سفید چیز بلا ارادہ
نکلے اور مقدار بہت زیادہ ہو اور اس کے نکلنے سے ضعف بہت محسوس ہو نیز امراض گردہ پہلے سے موجود
ہوں جیسے درد گردہ۔ پتھری۔ ریگ وغیرہ علاج معجون لبوب کبیر بہت مفید ہے گردہ کو طاقت دیتی ہے اور

ضعف باہ اور چربی پیشاب میں آنے کو دور کرتی ہے اور مقوی تمام بدن ہے۔ نسخہ یہ ہے مغز پستہ۔ مغز فندق۔ مغز بادام شیریں۔ جنتہ الخضر۔ مغز اخروٹ۔ مغز چلغوزہ۔ مغز حب الزلم۔ ماہی روپیاں۔ خولجان۔ شقاقل مصری۔ بہمن سرخ۔ بہمن سفید۔ تودری سرخ۔ تودری زرد۔ سونٹھ۔ تل چھلے ہوئے۔ دارچینی قلمی۔ سب پونے نو ماشہ۔ باجھر ناگر موتمہ۔ لونگ کبابہ۔ حب القلقل۔ تخم گاجر۔ تخم شلغم۔ تخم ترب۔ تخم پیاز۔ تخم اسپست۔ تخم ملیون اصل۔ اندر جو شیریں۔ درونج عقرنی۔ زرنچور۔ سواپانچ پانچ ماشہ۔ جوز بواجو تری۔ چھریلہ۔ پیل ساڑھے تین تین ماشہ۔ ثعلب مصری۔ مغز نارجیل۔ چڑوں کا مغز یعنی بھیجا۔ تخم خشنخاش سفید ساڑھے سترہ سترہ ماشہ۔ سورنجاں شیریں۔ بودیدان۔ پودینہ خشک سب سات سات ماشہ۔ عود غرقی ساڑھے چار ماشہ زعفران مصطفیٰ رومی۔ تودری سفید سات سات ماشہ مایہ شتر اعرابی پونے سات ماشہ۔ سب سینتالیس دواہیں ہیں کوٹ چھان کر شہد خالص ایک سو پانچ تولہ کا قوام کر کے ملا لیں اور غبر ساڑھے چار ماشہ اور شک اصلی سواد و ماشہ پیس کر ملا لیں اور ورق نقرہ پچیس عدد اور ورق طلا پندرہ عدد و تھوڑے شہد میں حل کر کے خوب ملا لیں اور چھ ماشہ ہر روز کھائیں۔ یہ معجون نہایت مقوی اور باہ کو بڑھانے والی ہے مگر کسی قدر گرم ہے جتنے مزاج میں گرمی زیادہ ہو وہ اس دوسری معجون کو کھائیں اس کا نام معجون لبوب بارد ہے۔

معجون لبوب بارد۔ مغز بادام شیریں۔ تخم خشنخاش سفید۔ مغز تخم خیار بن ایک ایک تولہ۔ مغز تخم کدوے شیریں سونٹھ۔ خولجان۔ شقاقل مصری دس دس ماشہ۔ مغز تخم خرپڑہ چھ چھ ماشہ۔ کتیرا چار ماشہ۔ مغز چلغوزہ۔ تودری زرد۔ تودری سرخ۔ تخم گندہ۔ تخم ملیون اصل۔ دود و ماشہ کوٹ چھان کر تربیعین خراسانی یا بیس تولہ کا قوام کر کے ملا لیں۔ خوراک سات ماشہ۔ معجون لبوب کا ایک اور نسخہ ہے اس کا نام معجون لبوب صغیر ہے۔ قیمت میں کم اور نفع میں معجون لبوب کبیر کے قریب ہے مقوی دماغ و گردہ و مثانہ اور دافع لسیان اور رنگ نکالنے والی اور منی پیدا کرنے والی ہے۔ مغز بادام شیریں۔ مغز اخروٹ۔ مغز پستہ۔ مغز جنتہ الخضر۔ مغز چلغوزہ۔ حب الزلم۔ مغز فندق۔ مغز نارجیل۔ مغز حب القلقل۔ تخم خشنخاش سفید۔ تل دھوئے ہوئے۔ تخم جرجیر۔ تخم پیاز۔ تخم شلغم۔ تخم اسپست اصل۔ بہمن سفید۔ بہمن سرخ۔ سونٹھ۔ پیل۔ کبابہ۔ خرفہ۔ دارچینی قلمی۔ خولجان۔ شقاقل مصری۔ تخم ملیون اصل سب ایک ایک تولہ دکل ستائیس دواہیں ہیں، خوب کوٹ کر شہد اکیاسی تولہ میں ملا لیں پھر سات ماشہ سے ایک تولہ تک کھائیں۔

ضعف باہ اور سرعت کا بیان

ضعف باہ کی دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ خواہش نفسانی کم ہو جائے۔ دوسرے یہ کہ خواہش بدستور ہے مگر عضو مخصوص میں فتور پڑ جائے جس سے محاموت پر پوری قدرت نہ رہے بعضوں کو ان دونوں صورتوں میں سے ایک صورت

پیش آتی ہے اور بعضوں میں دونوں جمع ہو جاتی ہیں۔ جس کو صرف پہلی صورت پیش آوے اس کو کھانے کی دوا کی ضرورت ہے اور جن کو صرف دوسری صورت پیش آئے ان کو لگانے کی دوا کی احتیاج ہے اور اگر دونوں صورتیں جمع ہوں تو کھانے اور لگانے دونوں قسموں کی ضرورت ہے۔ ضعف باہ کا بالکل صحیح باقاعدہ علاج طبیب ہی بہت غور کے ساتھ کر سکتا ہے اسلئے اقسام اور اسباب چھوڑ کر یہاں کثیر الوقوع قسین اور سہل سہل علاج لکھے جاتے ہیں۔ ضعف باہ کی پہلی صورت یعنی خواہش نفسانی کا کم ہو جانا۔ اس کے کئی اسباب ہوتے ہیں۔ ایک یہ کہ آدمی بوجہ غذا خاطر خواہ نہ ملنے یا عرصہ تک بیمار رہنے یا کسی صدمے کے باعث دہلا اور کمزور ہو جائے جب تمام بدن میں ضعف ہوگا تو قوت باہ میں ضرور ضعف ہو جائے گا علاج یہ ہے کہ غذا عمدہ کھائیں اور دل سے صدمہ اور رنج کو جس طرح ممکن ہو ہٹائیں اور سویا زیادہ کریں اور جب تک قوت بحال ہو عورت سے علیحدہ رہیں اور معجون لبوب کبیر اور معجون صغیر اور معجون لبوب بادی اس کے لئے نہایت مفید ہیں۔ یہ تینوں نسخے جریان کے بیان میں گذر چکے ہیں۔ ایک سبب خواہش نفسانی کے کم ہونے کا یہ ہے کہ دل کمزور ہو اس کی علامت یہ ہے کہ ذرا سے خوف اور صدمے سے بدن میں لرزہ سا محسوس ہونے لگے اور مزاج میں شرم و حیا حد سے زیادہ ہو۔ علاج یہ ہے کہ دوا المسک اور مفرح دوائیں کھائیں اور زیادہ شرم کو متکلف کم کریں دوا المسک کا نسخہ بہشتی زبور حصہ نہم میں گذر چکا ہے اور مفرح نسخے آگے آتے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ۔

ایک سبب خواہش نفسانی کے کم ہونے کا یہ ہے کہ دماغ زیادہ کمزور ہو جائے۔ علامت یہ ہے کہ جماعت سے دور صراقتل سماعت یا پریشانی حواس پیدا ہو۔ علاج قوت دماغ کے لئے حریرہ پیس یا میوہ کھایا کریں حریرہ کا نسخہ جو مقوی دماغ اور مغلظ منی اور مقوی باہ ہے:- مغز تخم کدوئے شیریں مغز تخم تربوز مغز تخم پیٹھا مغز بادام شیریں سب چھ چھ ماشہ پانی میں پیس کر سنگھاڑے کا آٹا۔ ثعلب مصری پسپی ہوئی چھ چھ ماشہ ملا کر گھی چار تولے سے بکھا کر مصری سے میٹھا کر کے پیا کریں۔ میوے کی ترکیب یہ ہے کہ ناریل اور چھو ہارہ اور مغز بادام شیریں اور شمش اور مغز چلنوزہ پاؤ پاؤ بھر اور پستہ آدھ پاؤ ملا کر رکھ لیں اور تین چار تولے ہر روز کھایا کریں اور اگر مرغوب ہو تو بجھنے ہوئے چنے ملا کر کھائیں کہ نہایت مجرب ہے اور چند نسخے مقوی دماغ حلوے وغیرہ کے آگے آتے ہیں۔ ایک سبب خواہش نفسانی کے کم ہونے کا یہ ہے کہ گردہ میں ضعف ہو۔ یہ قسم ان لوگوں کو ہوتی ہے جن کو کوئی مرض گردہ کا رہتا ہے جیسے پتھری ریگ وغیرہ۔ علاج اگر پتھری یا ریگ کا مرض ہو تو اس کا علاج باقاعدہ طبیب سے کرائیں اور اگر پتھری یا ریگ کی شکایت نہ ہو تو گردے کی طاقت کے لئے معجون لبوب کبیر یا معجون لبوب صغیر یا معجون لبوب بارد کھائیں یہ تینوں نسخے جریان کے بیان میں گذر چکے کبھی خواہش نفسانی کم ہونے کا سبب یہ ہوتا ہے کہ معدہ یا جگر میں کوئی مرض ہوتا ہے علامت اس کی بھوک نہ

علاج طبیب اکبر علیہ بہشتی زبور کے نسخے میں دیکھئے ۱۲ ص ۱۲ طبیب اکبر علیہ السلام ۱۵ ص ۱۱۱ ص ۱۱۲ ص ۱۱۳ ص ۱۱۴ ص ۱۱۵ ص ۱۱۶ ص ۱۱۷ ص ۱۱۸ ص ۱۱۹ ص ۱۲۰ ص ۱۲۱ ص ۱۲۲ ص ۱۲۳ ص ۱۲۴ ص ۱۲۵ ص ۱۲۶ ص ۱۲۷ ص ۱۲۸ ص ۱۲۹ ص ۱۳۰ ص ۱۳۱ ص ۱۳۲ ص ۱۳۳ ص ۱۳۴ ص ۱۳۵ ص ۱۳۶ ص ۱۳۷ ص ۱۳۸ ص ۱۳۹ ص ۱۴۰ ص ۱۴۱ ص ۱۴۲ ص ۱۴۳ ص ۱۴۴ ص ۱۴۵ ص ۱۴۶ ص ۱۴۷ ص ۱۴۸ ص ۱۴۹ ص ۱۵۰ ص ۱۵۱ ص ۱۵۲ ص ۱۵۳ ص ۱۵۴ ص ۱۵۵ ص ۱۵۶ ص ۱۵۷ ص ۱۵۸ ص ۱۵۹ ص ۱۶۰ ص ۱۶۱ ص ۱۶۲ ص ۱۶۳ ص ۱۶۴ ص ۱۶۵ ص ۱۶۶ ص ۱۶۷ ص ۱۶۸ ص ۱۶۹ ص ۱۷۰ ص ۱۷۱ ص ۱۷۲ ص ۱۷۳ ص ۱۷۴ ص ۱۷۵ ص ۱۷۶ ص ۱۷۷ ص ۱۷۸ ص ۱۷۹ ص ۱۸۰ ص ۱۸۱ ص ۱۸۲ ص ۱۸۳ ص ۱۸۴ ص ۱۸۵ ص ۱۸۶ ص ۱۸۷ ص ۱۸۸ ص ۱۸۹ ص ۱۹۰ ص ۱۹۱ ص ۱۹۲ ص ۱۹۳ ص ۱۹۴ ص ۱۹۵ ص ۱۹۶ ص ۱۹۷ ص ۱۹۸ ص ۱۹۹ ص ۲۰۰ ص ۲۰۱ ص ۲۰۲ ص ۲۰۳ ص ۲۰۴ ص ۲۰۵ ص ۲۰۶ ص ۲۰۷ ص ۲۰۸ ص ۲۰۹ ص ۲۱۰ ص ۲۱۱ ص ۲۱۲ ص ۲۱۳ ص ۲۱۴ ص ۲۱۵ ص ۲۱۶ ص ۲۱۷ ص ۲۱۸ ص ۲۱۹ ص ۲۲۰ ص ۲۲۱ ص ۲۲۲ ص ۲۲۳ ص ۲۲۴ ص ۲۲۵ ص ۲۲۶ ص ۲۲۷ ص ۲۲۸ ص ۲۲۹ ص ۲۳۰ ص ۲۳۱ ص ۲۳۲ ص ۲۳۳ ص ۲۳۴ ص ۲۳۵ ص ۲۳۶ ص ۲۳۷ ص ۲۳۸ ص ۲۳۹ ص ۲۴۰ ص ۲۴۱ ص ۲۴۲ ص ۲۴۳ ص ۲۴۴ ص ۲۴۵ ص ۲۴۶ ص ۲۴۷ ص ۲۴۸ ص ۲۴۹ ص ۲۵۰ ص ۲۵۱ ص ۲۵۲ ص ۲۵۳ ص ۲۵۴ ص ۲۵۵ ص ۲۵۶ ص ۲۵۷ ص ۲۵۸ ص ۲۵۹ ص ۲۶۰ ص ۲۶۱ ص ۲۶۲ ص ۲۶۳ ص ۲۶۴ ص ۲۶۵ ص ۲۶۶ ص ۲۶۷ ص ۲۶۸ ص ۲۶۹ ص ۲۷۰ ص ۲۷۱ ص ۲۷۲ ص ۲۷۳ ص ۲۷۴ ص ۲۷۵ ص ۲۷۶ ص ۲۷۷ ص ۲۷۸ ص ۲۷۹ ص ۲۸۰ ص ۲۸۱ ص ۲۸۲ ص ۲۸۳ ص ۲۸۴ ص ۲۸۵ ص ۲۸۶ ص ۲۸۷ ص ۲۸۸ ص ۲۸۹ ص ۲۹۰ ص ۲۹۱ ص ۲۹۲ ص ۲۹۳ ص ۲۹۴ ص ۲۹۵ ص ۲۹۶ ص ۲۹۷ ص ۲۹۸ ص ۲۹۹ ص ۳۰۰ ص ۳۰۱ ص ۳۰۲ ص ۳۰۳ ص ۳۰۴ ص ۳۰۵ ص ۳۰۶ ص ۳۰۷ ص ۳۰۸ ص ۳۰۹ ص ۳۱۰ ص ۳۱۱ ص ۳۱۲ ص ۳۱۳ ص ۳۱۴ ص ۳۱۵ ص ۳۱۶ ص ۳۱۷ ص ۳۱۸ ص ۳۱۹ ص ۳۲۰ ص ۳۲۱ ص ۳۲۲ ص ۳۲۳ ص ۳۲۴ ص ۳۲۵ ص ۳۲۶ ص ۳۲۷ ص ۳۲۸ ص ۳۲۹ ص ۳۳۰ ص ۳۳۱ ص ۳۳۲ ص ۳۳۳ ص ۳۳۴ ص ۳۳۵ ص ۳۳۶ ص ۳۳۷ ص ۳۳۸ ص ۳۳۹ ص ۳۴۰ ص ۳۴۱ ص ۳۴۲ ص ۳۴۳ ص ۳۴۴ ص ۳۴۵ ص ۳۴۶ ص ۳۴۷ ص ۳۴۸ ص ۳۴۹ ص ۳۵۰ ص ۳۵۱ ص ۳۵۲ ص ۳۵۳ ص ۳۵۴ ص ۳۵۵ ص ۳۵۶ ص ۳۵۷ ص ۳۵۸ ص ۳۵۹ ص ۳۶۰ ص ۳۶۱ ص ۳۶۲ ص ۳۶۳ ص ۳۶۴ ص ۳۶۵ ص ۳۶۶ ص ۳۶۷ ص ۳۶۸ ص ۳۶۹ ص ۳۷۰ ص ۳۷۱ ص ۳۷۲ ص ۳۷۳ ص ۳۷۴ ص ۳۷۵ ص ۳۷۶ ص ۳۷۷ ص ۳۷۸ ص ۳۷۹ ص ۳۸۰ ص ۳۸۱ ص ۳۸۲ ص ۳۸۳ ص ۳۸۴ ص ۳۸۵ ص ۳۸۶ ص ۳۸۷ ص ۳۸۸ ص ۳۸۹ ص ۳۹۰ ص ۳۹۱ ص ۳۹۲ ص ۳۹۳ ص ۳۹۴ ص ۳۹۵ ص ۳۹۶ ص ۳۹۷ ص ۳۹۸ ص ۳۹۹ ص ۴۰۰ ص ۴۰۱ ص ۴۰۲ ص ۴۰۳ ص ۴۰۴ ص ۴۰۵ ص ۴۰۶ ص ۴۰۷ ص ۴۰۸ ص ۴۰۹ ص ۴۱۰ ص ۴۱۱ ص ۴۱۲ ص ۴۱۳ ص ۴۱۴ ص ۴۱۵ ص ۴۱۶ ص ۴۱۷ ص ۴۱۸ ص ۴۱۹ ص ۴۲۰ ص ۴۲۱ ص ۴۲۲ ص ۴۲۳ ص ۴۲۴ ص ۴۲۵ ص ۴۲۶ ص ۴۲۷ ص ۴۲۸ ص ۴۲۹ ص ۴۳۰ ص ۴۳۱ ص ۴۳۲ ص ۴۳۳ ص ۴۳۴ ص ۴۳۵ ص ۴۳۶ ص ۴۳۷ ص ۴۳۸ ص ۴۳۹ ص ۴۴۰ ص ۴۴۱ ص ۴۴۲ ص ۴۴۳ ص ۴۴۴ ص ۴۴۵ ص ۴۴۶ ص ۴۴۷ ص ۴۴۸ ص ۴۴۹ ص ۴۵۰ ص ۴۵۱ ص ۴۵۲ ص ۴۵۳ ص ۴۵۴ ص ۴۵۵ ص ۴۵۶ ص ۴۵۷ ص ۴۵۸ ص ۴۵۹ ص ۴۶۰ ص ۴۶۱ ص ۴۶۲ ص ۴۶۳ ص ۴۶۴ ص ۴۶۵ ص ۴۶۶ ص ۴۶۷ ص ۴۶۸ ص ۴۶۹ ص ۴۷۰ ص ۴۷۱ ص ۴۷۲ ص ۴۷۳ ص ۴۷۴ ص ۴۷۵ ص ۴۷۶ ص ۴۷۷ ص ۴۷۸ ص ۴۷۹ ص ۴۸۰ ص ۴۸۱ ص ۴۸۲ ص ۴۸۳ ص ۴۸۴ ص ۴۸۵ ص ۴۸۶ ص ۴۸۷ ص ۴۸۸ ص ۴۸۹ ص ۴۹۰ ص ۴۹۱ ص ۴۹۲ ص ۴۹۳ ص ۴۹۴ ص ۴۹۵ ص ۴۹۶ ص ۴۹۷ ص ۴۹۸ ص ۴۹۹ ص ۵۰۰ ص ۵۰۱ ص ۵۰۲ ص ۵۰۳ ص ۵۰۴ ص ۵۰۵ ص ۵۰۶ ص ۵۰۷ ص ۵۰۸ ص ۵۰۹ ص ۵۱۰ ص ۵۱۱ ص ۵۱۲ ص ۵۱۳ ص ۵۱۴ ص ۵۱۵ ص ۵۱۶ ص ۵۱۷ ص ۵۱۸ ص ۵۱۹ ص ۵۲۰ ص ۵۲۱ ص ۵۲۲ ص ۵۲۳ ص ۵۲۴ ص ۵۲۵ ص ۵۲۶ ص ۵۲۷ ص ۵۲۸ ص ۵۲۹ ص ۵۳۰ ص ۵۳۱ ص ۵۳۲ ص ۵۳۳ ص ۵۳۴ ص ۵۳۵ ص ۵۳۶ ص ۵۳۷ ص ۵۳۸ ص ۵۳۹ ص ۵۴۰ ص ۵۴۱ ص ۵۴۲ ص ۵۴۳ ص ۵۴۴ ص ۵۴۵ ص ۵۴۶ ص ۵۴۷ ص ۵۴۸ ص ۵۴۹ ص ۵۵۰ ص ۵۵۱ ص ۵۵۲ ص ۵۵۳ ص ۵۵۴ ص ۵۵۵ ص ۵۵۶ ص ۵۵۷ ص ۵۵۸ ص ۵۵۹ ص ۵۶۰ ص ۵۶۱ ص ۵۶۲ ص ۵۶۳ ص ۵۶۴ ص ۵۶۵ ص ۵۶۶ ص ۵۶۷ ص ۵۶۸ ص ۵۶۹ ص ۵۷۰ ص ۵۷۱ ص ۵۷۲ ص ۵۷۳ ص ۵۷۴ ص ۵۷۵ ص ۵۷۶ ص ۵۷۷ ص ۵۷۸ ص ۵۷۹ ص ۵۸۰ ص ۵۸۱ ص ۵۸۲ ص ۵۸۳ ص ۵۸۴ ص ۵۸۵ ص ۵۸۶ ص ۵۸۷ ص ۵۸۸ ص ۵۸۹ ص ۵۹۰ ص ۵۹۱ ص ۵۹۲ ص ۵۹۳ ص ۵۹۴ ص ۵۹۵ ص ۵۹۶ ص ۵۹۷ ص ۵۹۸ ص ۵۹۹ ص ۶۰۰ ص ۶۰۱ ص ۶۰۲ ص ۶۰۳ ص ۶۰۴ ص ۶۰۵ ص ۶۰۶ ص ۶۰۷ ص ۶۰۸ ص ۶۰۹ ص ۶۱۰ ص ۶۱۱ ص ۶۱۲ ص ۶۱۳ ص ۶۱۴ ص ۶۱۵ ص ۶۱۶ ص ۶۱۷ ص ۶۱۸ ص ۶۱۹ ص ۶۲۰ ص ۶۲۱ ص ۶۲۲ ص ۶۲۳ ص ۶۲۴ ص ۶۲۵ ص ۶۲۶ ص ۶۲۷ ص ۶۲۸ ص ۶۲۹ ص ۶۳۰ ص ۶۳۱ ص ۶۳۲ ص ۶۳۳ ص ۶۳۴ ص ۶۳۵ ص ۶۳۶ ص ۶۳۷ ص ۶۳۸ ص ۶۳۹ ص ۶۴۰ ص ۶۴۱ ص ۶۴۲ ص ۶۴۳ ص ۶۴۴ ص ۶۴۵ ص ۶۴۶ ص ۶۴۷ ص ۶۴۸ ص ۶۴۹ ص ۶۵۰ ص ۶۵۱ ص ۶۵۲ ص ۶۵۳ ص ۶۵۴ ص ۶۵۵ ص ۶۵۶ ص ۶۵۷ ص ۶۵۸ ص ۶۵۹ ص ۶۶۰ ص ۶۶۱ ص ۶۶۲ ص ۶۶۳ ص ۶۶۴ ص ۶۶۵ ص ۶۶۶ ص ۶۶۷ ص ۶۶۸ ص ۶۶۹ ص ۶۷۰ ص ۶۷۱ ص ۶۷۲ ص ۶۷۳ ص ۶۷۴ ص ۶۷۵ ص ۶۷۶ ص ۶۷۷ ص ۶۷۸ ص ۶۷۹ ص ۶۸۰ ص ۶۸۱ ص ۶۸۲ ص ۶۸۳ ص ۶۸۴ ص ۶۸۵ ص ۶۸۶ ص ۶۸۷ ص ۶۸۸ ص ۶۸۹ ص ۶۹۰ ص ۶۹۱ ص ۶۹۲ ص ۶۹۳ ص ۶۹۴ ص ۶۹۵ ص ۶۹۶ ص ۶۹۷ ص ۶۹۸ ص ۶۹۹ ص ۷۰۰ ص ۷۰۱ ص ۷۰۲ ص ۷۰۳ ص ۷۰۴ ص ۷۰۵ ص ۷۰۶ ص ۷۰۷ ص ۷۰۸ ص ۷۰۹ ص ۷۱۰ ص ۷۱۱ ص ۷۱۲ ص ۷۱۳ ص ۷۱۴ ص ۷۱۵ ص ۷۱۶ ص ۷۱۷ ص ۷۱۸ ص ۷۱۹ ص ۷۲۰ ص ۷۲۱ ص ۷۲۲ ص ۷۲۳ ص ۷۲۴ ص ۷۲۵ ص ۷۲۶ ص ۷۲۷ ص ۷۲۸ ص ۷۲۹ ص ۷۳۰ ص ۷۳۱ ص ۷۳۲ ص ۷۳۳ ص ۷۳۴ ص ۷۳۵ ص ۷۳۶ ص ۷۳۷ ص ۷۳۸ ص ۷۳۹ ص ۷۴۰ ص ۷۴۱ ص ۷۴۲ ص ۷۴۳ ص ۷۴۴ ص ۷۴۵ ص ۷۴۶ ص ۷۴۷ ص ۷۴۸ ص ۷۴۹ ص ۷۵۰ ص ۷۵۱ ص ۷۵۲ ص ۷۵۳ ص ۷۵۴ ص ۷۵۵ ص ۷۵۶ ص ۷۵۷ ص ۷۵۸ ص ۷۵۹ ص ۷۶۰ ص ۷۶۱ ص ۷۶۲ ص ۷۶۳ ص ۷۶۴ ص ۷۶۵ ص ۷۶۶ ص ۷۶۷ ص ۷۶۸ ص ۷۶۹ ص ۷۷۰ ص ۷۷۱ ص ۷۷۲ ص ۷۷۳ ص ۷۷۴ ص ۷۷۵ ص ۷۷۶ ص ۷۷۷ ص ۷۷۸ ص ۷۷۹ ص ۷۸۰ ص ۷۸۱ ص ۷۸۲ ص ۷۸۳ ص ۷۸۴ ص ۷۸۵ ص ۷۸۶ ص ۷۸۷ ص ۷۸۸ ص ۷۸۹ ص ۷۹۰ ص ۷۹۱ ص ۷۹۲ ص ۷۹۳ ص ۷۹۴ ص ۷۹۵ ص ۷۹۶ ص ۷۹۷ ص ۷۹۸ ص ۷۹۹ ص ۸۰۰ ص ۸۰۱ ص ۸۰۲ ص ۸۰۳ ص ۸۰۴ ص ۸۰۵ ص ۸۰۶ ص ۸۰۷ ص ۸۰۸ ص ۸۰۹ ص ۸۱۰ ص ۸۱۱ ص ۸۱۲ ص ۸۱۳ ص ۸۱۴ ص ۸۱۵ ص ۸۱۶ ص ۸۱۷ ص ۸۱۸ ص ۸۱۹ ص ۸۲۰ ص ۸۲۱ ص ۸۲۲ ص ۸۲۳ ص ۸۲۴ ص ۸۲۵ ص ۸۲۶ ص ۸۲۷ ص ۸۲۸ ص ۸۲۹ ص ۸۳۰ ص ۸۳۱ ص ۸۳۲ ص ۸۳۳ ص ۸۳۴ ص ۸۳۵ ص ۸۳۶ ص ۸۳۷ ص ۸۳۸ ص ۸۳۹ ص ۸۴۰ ص ۸۴۱ ص ۸۴۲ ص ۸۴۳ ص ۸۴۴ ص ۸۴۵ ص ۸۴۶ ص ۸۴۷ ص ۸۴۸ ص ۸۴۹ ص ۸۵۰ ص ۸۵۱ ص ۸۵۲ ص ۸۵۳ ص ۸۵۴ ص ۸۵۵ ص ۸۵۶ ص ۸۵۷ ص ۸۵۸ ص ۸۵۹ ص ۸۶۰ ص ۸۶۱ ص ۸۶۲ ص ۸۶۳ ص ۸۶۴ ص ۸۶۵ ص ۸۶۶ ص ۸۶۷ ص ۸۶۸ ص ۸۶۹ ص ۸۷۰ ص ۸۷۱ ص ۸۷۲ ص ۸۷۳ ص ۸۷۴ ص ۸۷۵ ص ۸۷۶ ص ۸۷۷ ص ۸۷۸ ص ۸۷۹ ص ۸۸۰ ص ۸۸۱ ص ۸۸۲ ص ۸۸۳ ص ۸۸۴ ص ۸۸۵ ص ۸۸۶ ص ۸۸۷ ص ۸۸۸ ص ۸۸۹ ص ۸۹۰ ص ۸۹۱ ص ۸۹۲ ص ۸۹۳ ص ۸۹۴ ص ۸۹۵ ص ۸۹۶ ص ۸۹۷ ص ۸۹۸ ص ۸۹۹ ص ۹۰۰ ص ۹۰۱ ص ۹۰۲ ص ۹۰۳ ص ۹۰۴ ص ۹۰۵ ص ۹۰۶ ص ۹۰۷ ص ۹۰۸ ص ۹۰۹ ص ۹۱۰ ص ۹۱۱ ص ۹۱۲ ص ۹۱۳ ص ۹۱۴ ص ۹۱۵ ص ۹۱۶ ص ۹۱۷ ص ۹۱۸ ص ۹۱۹ ص ۹۲۰ ص ۹۲۱ ص ۹۲۲ ص ۹۲۳ ص ۹۲۴ ص ۹۲۵ ص ۹۲۶ ص ۹۲۷ ص ۹۲۸ ص ۹۲۹ ص ۹۳۰ ص ۹۳۱ ص ۹۳۲ ص ۹۳۳ ص ۹۳۴ ص ۹۳۵ ص ۹۳۶ ص ۹۳۷ ص ۹۳۸ ص ۹۳۹ ص ۹۴۰ ص ۹۴۱ ص ۹۴۲ ص ۹۴۳ ص ۹۴۴ ص ۹۴۵ ص ۹۴۶ ص ۹۴۷ ص ۹۴۸ ص ۹۴۹ ص ۹۵۰ ص ۹۵۱ ص ۹۵۲ ص ۹۵۳ ص ۹۵۴ ص ۹۵۵ ص ۹۵۶ ص ۹۵۷ ص ۹۵۸ ص ۹۵۹ ص ۹۶۰ ص ۹۶۱ ص ۹۶۲ ص ۹۶۳ ص ۹۶۴ ص ۹۶۵ ص ۹۶۶ ص ۹۶۷ ص ۹۶۸ ص ۹۶۹ ص ۹۷۰ ص ۹۷۱ ص ۹۷۲ ص ۹۷۳ ص ۹۷۴ ص ۹۷۵ ص ۹۷۶ ص ۹۷۷ ص ۹۷۸ ص ۹۷۹ ص ۹۸۰ ص ۹۸۱ ص ۹۸۲ ص ۹۸۳ ص ۹۸۴ ص ۹۸۵ ص ۹۸۶ ص ۹۸۷ ص ۹۸۸ ص ۹۸۹ ص ۹۹۰ ص ۹۹۱ ص ۹۹۲ ص ۹۹۳ ص ۹۹۴ ص ۹۹۵ ص ۹۹۶ ص ۹۹۷ ص ۹۹۸ ص ۹۹۹ ص ۱۰۰۰ ص

لگنا اور کھانا ہضم نہ ہونا ہے اس کا علاج بھی باقاعدہ طبیب سے کرائیں اور ان امراض سے صحت ہو جانے کے بعد مجون زرغونی کھائیں۔ اس کا نسخہ آگے آتا ہے۔

ضَعْفِ باہ کیلئے چند دواؤں غذاؤں کا بیان

حلوامقوی باہ اور مغلظ منی دافع سرعت مقوی دل و دماغ و گردہ

ثعلب مصری دو تولہ۔ چھوارہ آدھ پاؤ۔ موصلی سفید۔ موصلی سیاہ۔ شقائق مصری۔ بہن سفید۔ بہن سرخ۔ ایک ایک تولہ کوٹ چھانکر سیب لاتی عود کہ دکش میں نکالے ہوئے آدھ سیران سب کو گائے کے پانچ سیر دودھ میں پکائیں کہ کھویا سا ہو جائے۔ پھر آدھ سیر گھی میں بھون لیں کہ پانی بالکل نہ رہے اور سرخ ہو جائے۔ پھر بیس انڈوں کی زردی کو علیحدہ ہلکا سا جوش دے کر ملا لیں اور خوب ایک ذات کر لیں۔ پھر کچی کھاٹ ڈیڑھ سیر ڈال کر ایک جوش دے لیں کہ حلوا بن جائے گا۔ پھر ناریل اور پستہ اور مغز بہدانہ چار چار تولہ مغز بادام شیریں پانچ تولہ مغز فندق دو تولہ خوب کوٹ کر ملا لیں۔ اور جوز بوا جو تری چھ ماشہ۔ زعفران دو ماشہ۔ مشک خالص ڈیڑھ ماشہ عرق کیوڑا چار تولہ میں کھل کر کے خوب آمیز کر لیں تو رک دو تولہ سے چھ تولہ تک جس کو انداموافق نہ ہونہ ڈالے۔

حلوامقوی باہ مقوی معدہ بھوک لگانیوالا رافع خفقان مقوی دماغ چہرہ پر رنگ لانیوالا سو جی پاؤ بھر گھی آدھ سیر میں بھونیں۔ پھر مصری آدھ سیر ملا کر حلوا بنالیں۔ پھر منسلوچن۔ ودانہ۔ الاچی۔ خورد۔ دارچینی۔ قلمی۔ چھ ماشہ۔ گادزبان گل گادزبان ایک ایک تولہ۔ ثعلب مصری چار تولہ کوٹ چھان کر ملا لیں اور مغز بادام شیریں تین تولہ۔ مغز ناریل۔ مغز تخم کدوئے شیوس چار چار تولہ خوب کوٹ کر ملا لیں اور مشک ڈیڑھ ماشہ۔ زعفران ایک ماشہ عرق کیوڑہ چار تولہ میں گھس کر ملا لیں اور چاندی کے ورق تین ماشہ تھوڑے شہد میں حل کر کے سارے حلویس خوب ملا لیں اور دو تولہ سے چار تولہ تک کھائیں اگر کم قیمت کرنا ہو تو مشک نہ ڈالیں یہ سوا چھ عورتوں کو بھی نہایت موافق ہے یہ حلوا ضعف باہ کی اس قسم میں بھی مفید ہے جو ضعف قلب سے ہو۔

گاجر کا حلوا۔ مقوی باہ مغلظ منی مقوی دل دماغ فریبی لانیوالا دافع سرعت مقوی گردہ۔ گاجر دیسی سرخ رنگ تین سیر چھیل کر پٹی دور کر کے کدوش میں نکالیں۔ اور مغز ناریل اور چھوارہ پاؤ پاؤ بھر ان دونوں کو بھی کدوش میں نکال لیں۔ پھر ثعلب مصری۔ شقائق مصری۔ بہن سرخ۔ بہن سفید۔ موصلی سفید۔ موصلی سیاہ۔ سب دو دو تولہ کوٹ چھان کر ان سب کو گائے کے دودھ چار سیر میں پکائیں کہ کھویا سا ہو جائے۔ پھر ایک سیر گھی میں بھونیں۔ اور شکر سفید دو سیر ڈال کر حلوا بنالیں۔ پھر گوند ناگوری چار تولہ کشتہ قلعی۔ جوز بوا جو تری چھ ماشہ۔ اند جو شیریں۔ ست اور دو تولہ الاچی خورد

چھ ماشہ کوٹ چھان کر ملا لیں اور مغز بادام شیریں مغز پستہ مغز تخم کدوے شیریں پانچ پانچ تولہ کوٹ کر ڈالیں۔ اور زعفران تین ماشہ مشک خالص ڈیڑھ ماشہ عرق کیوڑہ میں حل کر کے خوب آمیز کر لیں خوراک دو تولہ سے پانچ تولہ تک۔ اگر قیمت کم کرنا ہو تو مشک نہ ڈالیں۔ یہ حلو ابھی ضعف باہ کی اس قسم میں جو ضعف قلب سے ہو مفید ہے۔ گھیکوار کا حلوہ مقوی باہ و مغلظ منی نافع درد کمزور و ریگی، سنگھاڑے کا آٹا۔ مغز گھیکوار آدھ آدھ سیر گھی آدھ سیر میں بھونیں اور شکر سفید آدھ سیر ملا کر حلو کر لیں۔ اور چار تولہ ہر روز چالیس دن تک کھائیں۔ یہ حلو ان لوگوں کے لئے ہے جن کے مزاج میں بہت سردی ہو یا جوڑوں میں درد رہتا ہو یا کج یا لقوہ کبھی ہو چکا ہو۔ سرد مزاج عورتوں کے لئے بھی بحد مفید ہے۔ بعض لوگوں کو سرعت انزال کی شکایت بہت زیادہ ہو جاتی ہے اس میں علاوہ اور خراپوں کے ایک یہ بھی نقصان ہے کہ اولاد نہیں ہوتی۔ وہ اس گولی کو استعمال کریں۔ طباشیر مصطلی رومی۔ جدوار جوزری۔ دارچینی قلمی۔ ثعلب مصری۔ شقائق مصری۔ بہمن سرخ۔ بہمن سفید۔ درونج عقرنی۔ پوست بیرون پستہ جنبدی شتر۔ مغز چلوغزہ۔ سونٹھ۔ بزرالنج سفید۔ سب چار چار رتی۔ ماہی رو بیاں تین ماشہ۔ مغز بادام شیریں ایک دانہ۔ زعفران دو قتی خوب باریک پیسکر افیون خالص ساڑھے چار ماشہ پانی میں گھول کر ادویہ مذکورہ ملا لیں۔ پھر مشک خالص دورتی۔ عنبر خالص دورتی۔ ورق نقرہ سات عدد ورق طلا ساڑھے تین عدد کھل کر کے خوب ملا لیں اور کالی مرچ کے برابر گولیاں بنالیں اور ایک گولی تین گھنٹہ قبل مجامعت سے کھائیں۔ اگر دودھ موافق ہو دودھ کے ساتھ ورنہ ایک گھونٹ پانی کے ساتھ۔ جن کو نزلہ زکام اکثر رہتا ہو وہ زکام سے آرام ہونے کے بعد چند روز تک ایک گولی ہر روز بوقت صبح کھاتے ہیں تو آئندہ زکام نہ ہو اور اگر افیون کھانے والا افیون چھوڑ کر چند روز اسی کھائے تو افیون کی عادت چھوٹ جاتی ہے پھر بتدریج اسکو بھی چھوڑ دے۔ دوسری کم قیمت گولی مانع سرعت۔ عاقر قرحا۔ مازوئے سبز چھ ماشہ دانہ الائچی کلاں دو تولہ۔ تخم ریحان تین تولہ۔ مصطلی رومی ایک تولہ کوٹ چھان کر پانی سے گوندہ کر دو ماشہ کی گولیاں بنالیں۔ پھر تین گولی مجامعت سے دو تین گھنٹے پہلے گائے کے ساتھ کھائیں۔ غذا مقوی باہ اور مغلظ منی۔ اڑد کی دال پاؤ بھریں اور پیاز کا عرق اس میں ڈالیں کہ اچھی طرح تر ہو جائے ایک رات بھیکار رہنے دیں پھر سایہ میں خشک کر لیں۔ اسی طرح تین دفعہ ترو خشک کر کے چھلکے دور کر کے رکھ لیں پھر ہر روز پونے دو تولے اس دال میں سے لے کر پیسکر کچی کھانڈ پونے دو تولہ اور گھی پونے دو تولہ ملا کر پکائے ہوئے کھایا کریں چالیس دن کھائیں اور غریب علیحدہ رہیں پھر اثر دیکھیں۔ جریان کے واسطے بھی از بس مفید ہے۔ غذا مقوی باہ مولد منی دافع درد کمزور مقوی گردہ وغیرہ۔ گائے کا گھی اور گائے کا دودھ اور پستے کاتیل پاؤ پاؤ بھریں اور ملا کر پکائیں یہاں تک کہ پاؤ بھر رہ جائے۔ پھر ایک صاف برتن میں رکھ لیں اور ہر روز صبح کو دو تولہ سے چار تولہ تک کھایا کریں۔

علاج جنبدی شتر کا کھانا جاننا نہیں ہے اس لئے قائل مقام کچھ مدبر اور کشتہ ڈالیں بخدا چار چار رتی کے ۱۲ عدد قانوں جلد دوم ۱۳ اور اگر نکالیں تو بہت ہی مزیداد ہو جائے گا اور اس کے کچھ حق بھی نہیں بگاڑا

پھر عہدانہ دو تولہ حب القرم تین تولہ - بنو تین تولہ - ان تینوں کو کچل کر آدھ سیر پانی میں پکائیں۔ جب جوش خوب آجائے ملکر چھان کر شہد چوبیس تولہ قند سفید اڑتالیں تولہ اور وہ پسے ہوئے میوے ملا کر شربت سے گاڑھا قوام کر لیں۔ پھر شقاقل مصری، خولنجان، ستاور، تاج قلمی، ایک ایک تولہ۔ لباسہ لونگ، جافضل، عاقر قرحا، لکٹنگنی چھ چھ ماشہ کوٹ چھان کر ملا لیں پھر چاندی کے ورق ڈیڑھ ماشہ سونے کے ورق چھرتی یا گنتی میں بیس عدد ذرا سے شہد میں خوب حل کر کے ملا لیں خراک ایک تولہ ہر روز دودھ کے ساتھ یا بلا دودھ کے۔ یہ معجون قریب باعبدال ہے ہر مزاج کے موافق ہے۔ اگر اس میں ایک ماشہ کشتہ فولاد اور ایک ماشہ کچلہ مدبر اور ملا لیں اور ایک تولہ ہر روز ایک مرتبہ آلہ کے ساتھ کھائیں اور اوپر سے عرق کیڑہ چار تولہ پیئیں اور غذا صبح کو انڈے کا خاگینہ اور شام کو فیرینی جس میں چھوڑے بھی پڑے کھایا کریں۔ اسی طرح ایک چھلہ پولک لیں اور عدوت سے علیحدہ رہیں تو بیرون از قیاس نفع دیکھیں یہ معجون مقوی قلب بھی بہت ہے اسلئے اس ضعف باہ کو بھی مفید ہے جو ضعف قلب سے ہو۔

معجون مقوی باہ مولد منی اور کم قیمت بھونے اور چیلے ہوئے جنوں کا آٹا انڈے کی زردی پانچ عدد پانی میں پکائے جب حلوا سا ہو جائے گائے گا گھی یا جو گھی ملجائے پانچ تولہ شہد خالص پانچ تولہ ملا کر معجون کا سا قوام کر لیں پھر تولہ روز کھایا کریں مجرب ہے

ضعف باہ کی دوسری صورت کا بیان

وہ یہ ہے کہ خواہش نفسانی بحال خود ہو مگر عضو تناسل میں کوئی نقص پڑ جائے اس وجہ سے جماع پر قدرت نہ ہو اسکی کئی صورتیں ہیں ایک یہ کہ صرف ضعف اور ڈھیلا پن ہو علاج یہ ہے کہ یہ طلا بنالیں اور حسب ترکیب مندرجہ لگالیں، ہر تال طبعی سکمی سفید میٹھا تیل یا نرشار اور چاروں دوائیں دود و تولہ لیں اور خوب باریک پسکر گائے کے خالص گھی پاؤ بھر میں ملا لیں اور بارہ دو تولہ اس میں خوب حل کر لیں پھر لوہے کے کڑھے میں ڈال کر بلی آئینہ پر پکائیں یہاں تک کہ دو لیں جگر کوئلہ ہو جائیں پھر اوپر اوپر کا گھی نتمار کر چھان کر شیشی میں رکھ لیں پھر بوقت شب اس میں پچھو بڑی ڈبو کر ہلکا ہلکا عضو تناسل پر لگائیں۔ اس طرح کہ خشک یعنی سپاری اور نیچے کی جانب جسے سیون کہتے ہیں کچھ رہے اور اوپر سے بھلکھ پان اور اگر نہ ملے تو دیسی پان ذرا گرم کر کے لپیٹ دیں اور صبح کو کھول ڈالیں۔ سات روز یا چودہ روز یا اکیس روز یا سبھی کریں اور زمانہ استعمال تک ٹھنڈے پانی اور جماع سے پرہیز رکھیں اور اگر اس کے استعمال کے زمانہ میں روٹی اور پیاز وغیرہ رکھیں تو بیکار مفید ہے اس طلاء سے تکلیف بہت کم ہوتی ہے اور آبلہ وغیرہ کچھ نہیں ہوتا۔ بعضوں کو بالکل بھی تکلیف نہیں ہوتی۔ اگر کسی کو اتفاقاً تکلیف ہو تو ایک دودن کا ناغہ کریں یا کافور گائے کے مسکے میں ملا کر مل دیں اور ایک صورت یہ ہے کہ عضو تناسل میں خرم پڑ جائے اس کا علاج یہ ہے پہلے گرہ کے نرم کرنے کی تدبیر کرنی جاوے بعد ازاں قوت کی نرم کرنے کی دوا یہ ہے منہ سوسن چھ ماشہ آدھ پاؤ پانی میں پکائیں جب خوب جوش ہو جائے مل کر چھان کر روغن بابونہ دو تولہ ملا کر پھر پکائیں کہ پانی جل کر تیل رہ جائے

عام طریقہ سے لگے پچھتے ہیں کہ شہد اور گھی کو ملائے سے اس میں کیتھ آجاتی ہے یہ بالکل غلط ہے اس سے آسان طریقہ طلاء کے نکالنے کا یہ ہے کہ سب دوا کو تیار کر کے ایک باشت لیے اور چوبیس کپڑے ہر کمر کی طرح لگا دیں اور اس کے بعد پھیلا کر بھیجنا یا اس کے بعد ایک طرف سے جلانا شروع کریں اس طلاء سے جو تیل نکلے اس کو رتن میں لپیٹے جائیں۔ یہ ہی طلاء ہے ۱۲

درہر ضرورت لکھ دیں۔ اگر کوئی غلطی سے کھانسی زہریلی دوا یا طلا کھالے تو سب سے بہتر یہ ہے کہ جس سے وہ دوا یا طلا منگایا ہوا اس دریافت کریں کہ اس میں کونسا زہر تھا پھر طبیب یا ڈاکٹر سے علاج کرائیں

کثرت خواہش نفسانی کا بیان

بعض دفعہ اس خواہش کے کم کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے اس واسطے یہ علاج بھی لکھا جاتا ہے اگر خواہش نفسانی کی زیادتی ہو جس جوانی اور تجربہ کے ہو تو سب سے عمدہ علاج شادی کرنا ہے اور اگر میسر نہ ہو تو یہ دوا کھائیں۔ تخم کاہو تخم خرفہ۔ ہینتیش ماشہ و حنیاء ساڑھے دس ماشہ۔ گلزار گل نیلوفر۔ گل سرخ سات سات ماشہ۔ کافور ایک ماشہ۔ کوٹ چھان کر اسپغول مسلم ساڑھے دس ماشہ۔ ملا کر سفوف بنالیں اور نو ماشہ ہر روز کھائیں اور سیسے کا ایک ٹکڑا کمر پر گروہ کی جگہ باندھیں اور ترش چیزیں زیادہ کھائیں اور ٹھنڈے پانی سے نہ پیا کریں بعض لوگوں کو یہ مرض ہوتا ہے کہ جماع کا اتفاق ہو تو بیحد ضعف ہو جاتا ہے یا اختلام کی کثرت ہوتی ہے یا سببخار آنے لگتا ہے اور دماغ پریشان ہوتا ہے انکا علاج یہ ہے کہ پہلے تولید منی کی کمی کی کوشش کریں بعد ازاں قوت اور غلظت کی اس طرح کہ پہلے وہ سفوف کھائیں جو گرم جریان کے علاج میں بیان ہوا جس میں پہلی دوا گوند بول ہے اور گائے کی چھا چھ کے ساتھ کھایا جاتا ہے اس میں تخم خرفہ تخم کاہو گل نیلوفر تخم خیارین تین تین ماشہ اور بڑھالیں اور کم از کم ایک ماہ تک جماع سے بالکل پرہیز کریں اگرچہ اس اثنا میں جریان کی یا کثرت اختلام کی شکایت پیدا ہو بعد ایک ماہ کے غلظت اور قوت کیلئے معجون لرب بارید یا گاجر کا حلو اٹھوی کھائیں۔ ان کے نسخے ضعف باہ کے بیان میں گذر چکے ہیں۔

کثرت اختلام

یہ کبھی گرمی سے ہوتا ہے کبھی سردی سے۔ اس کا علاج وہی ہے جو جریان کا تھا۔ جریان کے باب میں سے غور کر کے نکال لیں اور سوتے وقت سیسے کا ٹکڑا کمر میں گردوں کے برابر باندھنا مجرب ہے فائدہ جماع فعل طبعی ہے اور بقائے نسل کیلئے ضروری ہے مگر کثرت اسکی اتنے امراض پیدا کرتی ہے ضعف بصر، فعل سماعت، جگر، ریشہ، دردمگر، درد گردہ، کثرت پیشاب، ضعف معدہ، ضعف قلب خصوصاً جس کو ضعف بصر یا ضعف معدہ یا سینے کا کوئی مرض ہو اسکو جماع نہایت مضر ہے۔ غذا سے کم از کم تین گھنٹہ کے بعد جماع کا عمدہ وقت ہے اور زیادہ پیٹ بھرے پر اور بالکل خلو اور مکان میں مضر ہے اور بعد فراغ فوراً پانی پی لینا سخت مضر ہے خصوصاً اگر ٹھنڈا ہو۔ فائدہ جس کو کثرت جماع سے نقصان پہنچا ہو وہ سردی اور گرمی سے بچے اور سونے میں مشغول ہو اور خون بڑھانے اور خشکی دور کرنے کی تدبیر کرے مثلاً دودھ پئے یا حلوائے گاجر کھائے یا نیمبر شربت انڈیا گوشت کی بخنی استعمال کرے اگر ماتھ پیروں میں ریشہ محسوس ہو دماغ اور کمر پر بلکہ تمام بدن پر جھیل کاتیل یا بابونہ کاتیل ملے اور ریشہ کیلئے یہ دوا مفید ہے شہد دو تولہ لیکر چاندی کے ورق تین عدد اس میں خوب حل کر کے چاٹ لیا کریں جسکو جماع سے ضعف بصارت ہو گیا ہو وہ

دماغ پر بکثرت روغن بادام یا روغن بنفشہ یا روغن جمبیلی ملے اور آنکھ پر بالائی بازو سے اور گلاب ٹپکائے اگر ہمیشہ بعد جماع کوئی مقوی چیز جیسے دودھ یا علو اے گا جریا اٹھالیا کریں یا اما اللحم پی لیا کریں اور ان تداویر کے پابند رہیں جو ابھی ذکر ہوئیں تو ضعف کی نوبت بھی نہ آئے اور ریشہ وغیرہ کوئی مرض پیدا نہ ہو اس بارہ میں سب سے عمدہ وہ دودھ ہے جس میں سونٹھ کی ایک گرہ یا چھوڑے اڈا لائے گئے ہوں۔ فائدہ امساک کی زیادہ ہوس اخیر میں نقصان لاتی ہے خصوصاً اگر کچلا یا دستوراً وغیرہ زہریلی دوائیں کھائی جائیں امساک کیلئے وہ گولی کافی سمجھیں جو سرعت کے بیان میں مذکور ہوئی جس میں سونے کے ورق بھی ہیں۔

چند متفرق نسخے

طلاء مقوی اعصاب و عضویں رازی اور فرہی لانیوالا چھوٹے بڑے بڑے سات عدد قبرستان میں سے لائیں ایک ایک کو مار کر فوراً تولہ روغن جمبیلی خالص میں ڈالتے جائیں پھر شیشی میں کر کے کاگ مضبوط لگا کر ایک دن ات بکرے کی مینگینوں میں دفن کریں پھر نکال کر خوب رگڑیں کہ جیونے تیل میں حل ہو جائیں پھر نیم گرم ملیں ترکیب ملنے کی یہ ہے کہ پہلے عضو کو ایک موٹے کپڑے سے خوب ملیں جب سرخی پیدا ہو جائے فوراً تیل ملکر چھوڑ دیں پندرہ میں روز ایسا ہی کریں۔

دوا محفط طوبت و مضیق ماز و دما شہ شگوفہ اذخر ایک ماشہ کوٹ چھان کر ایک کپڑا گلاب میں بھگو کر اس دوا سے آلودہ کر کے استعمال کریں۔ لڈ و مقوی باہ۔ چھوڑے چنے بھنے ہوئے پاؤ بھر کوٹ چھان کر پیاز کے پانی سے گوندھ کر آخر ڈھکے برابر گولیاں بنالیں اور ایک صبح اور ایک شام کھالیا کریں۔ چھوڑے کو صبح گھٹلی کے کوٹیں یا گھٹلی علیحدہ نکال کر اٹا کر کے ملا لیں معجون نہایت مقوی باہ شہید سیتیش تولہ کا قوام کریں میضہ مرغ بیس عدد ابال کر ان کی زردی نکال لیں اور سفیدی پھینک دیں۔ پھر زردی کو اس شہد میں ملا کر خوب مل کر لیں کہ معجون سی ہو جائے پھر عاقر قرحا لونگ سونٹھ ہر ایک پونے چونتیس ماشہ کوٹ چھا کر ملا لیں اور ایک تولہ ہر روز کھالیا کریں۔

آتشک

یہ نہایت خبیث مرض ہے۔ اس میں پیشاب کے مقام پر اور اس کے آس پاس آبلے یا زخم ہو جاتے ہیں اور بہت سوزش ہوتی ہے اس کے آبلے پھیلاؤ میں زیادہ اور ابھاریں کم ہوتے ہیں اور زخموں کے آس پاس نیلا پن یا اودا پن ہوتا ہے۔ اکثر پہلو یہ زخم پیشاب کے مقام سے شروع ہوتے ہیں پھر تمام بدن میں ہوتے جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ گھٹیا بھی ہو جاتی ہے۔ یہ مرض کئی کئی پشت تک چلا جاتا ہے اسکے لئے ایک ہفتہ تک یہ دوائیں۔ انقیمون پوٹلی میں بندھا ہوا۔ مہندی خشک منڈی۔ برادہ۔ چوب صونی۔ عشبہ برتندہ۔ ہرنکھری سب پانچ پانچ ماشہ۔ برگ شاہترہ۔ سیخ حنظل۔ بسفاج فستقی چھ ماشہ پوسٹ بلبلہ۔ زرد پوسٹ بلبلہ۔ کالی نونو ماشہ سب کو ڈیڑھ پاؤ پانی میں بچائیں جب آدھا رہ جائے چھان کر شربت عناب دد تولہ ملا کر پیئیں

اگر گھسیا بھی ہو تو اسی میں سورنجان شیرین تین ماشہ ادھ بڑھالیں اگر اس سے دست آویں تو غذا کچھڑی کھاویں ورنہ شور باچا پاتی۔ بعد سات دن کے یہ گولی کھائیں۔ مغز جمال گوٹہ دودھ میں پکایا ہوا اور بیج کا پردہ نکالا ہوا۔ پرانا ناریل چھوہارہ سب ایک ایک ماشہ پرانا گڑ پڑھ ماشہ خوب باریک پیسکر جب مرہم سا ہو جائے چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور دو گولی روز بوقت صبح تازے پانی کے ساتھ کھائیں اس سے دست ہونگے۔ ہر دست کے بعد بھی تازہ پانی پلئیں۔ اگلے دن گولی نہ کھائیں بلکہ یہ دوا پلئیں لعاب ریشہ خطمی پانچ ماشہ پانی میں نکال کر شربت عذاب دو تولہ ملا کر پلئیں۔ پھر تیسرے دن گولی حسب ترکیب مذکور کھائیں اور چوتھے دن ٹھنڈائی اور پانچویں دن گولی اور چھٹے دن ٹھنڈائی استعمال کیوں اور احتیاطاً من سب ہے کہ ساتویں اور آٹھویں دن بھی ٹھنڈائی پی لیں۔ غذا ان آٹھ دنوں میں سوائے کچھڑی یا ساگودانہ کے اور کچھ نہ ہو۔ اس کے بعد مہینہ بیس روز یہ عرق پلئیں۔ چوب حینی براہ کی ہوئی۔ عشبہ پانچ پانچ تولہ۔ برگ شاہترہ چار ماشہ سر بھوکہ۔ دانہ الاٹھی خورد۔ پوست ہلیلہ زرد۔ پوست ہلیلہ کابی۔ نیل کنٹھی۔ برڈنڈی۔ برادہ صندلین دو دو تولہ۔ سنہ کی تین تولہ رات کو پانچ سیر پانی میں بھگو رکھیں اور صبح کو دو سیو دودھ گائے کا ڈالکر عرق ساڑھے پانچ سیکرشید کر لیں اور تین دن رکھنے کے بعد چھ تولہ ہر روز شربت عذاب دو تولہ ملا کر پیا کریں۔ ان تدبیروں سے آتشک کے زخم بھی بلا خارجی دوا کے بھر جاتے ہیں اور اگر خارجی دوا کی ضرورت ہو تو یہ مرہم لگائیں چھالیہ۔ کچلہ پونے چار چار تولہ۔ کتھا پاڑ یا ساڑھے آٹھ ماشہ دانہ الاٹھی کلاں سوا تولہ۔ مردار سنگ۔ سنگجراحت مرچ سیاہ سوا چار چار ماشہ۔ نیلہ تھو تھا ساڑھے آٹھ رتی۔ دھوانہ بھر بھونجے کے یہاں کاتین ماشہ۔ سب دواؤں کو اس طرح بھونیں کہ جل نہ جائیں۔ پھر باریک پیسکر گائے کے گھی اکیس تولہ میں ملا کر کافور سوا چار ماشہ پیسکر ملا لیں اور زخموں پر لگائیں۔ یہ مرہم چھ دن کے لئے نہایت مفید ہے۔ فائدہ آتشک والے کو زیادہ گرم چیزوں سے جیسے گائے کا گوشت تیل بیگن۔ ستی وغیرہ ہمیشہ کو پوزیر چاہئے اور زیادہ ٹھنڈی چیزیں بھی جیسے ترنوز لکڑی وغیرہ بھی کم کھائے اور چنا بہت مفید ہے۔

عکس نسخہ قدیم میں بجائے دو کے چار گولی لکھی ہوئی ہیں ۱۲

سوزاک کا بیان

پیشاب کے مقام میں اندر زخم پڑ جانے کو سوزاک کہتے ہیں اس کا علاج شروع میں آسانی سے ہو سکتا ہے اور پرانا ہو جانے کے بعد نہایت دشوار ہے علاج پہلے زخم کے صاف ہونے کی بعد ازاں بھرنے کی تدبیر کریں۔ اس طرح کہ ازندی کا تیل چار تولہ دودھ میں ملا کر شکر سے میٹھا کر کے پیئیں اور ہر دست کے بعد گرم پانی پیئیں۔ دوپہر کو ساگودانہ دودھ میں پکا ہوا شام کو دودھ چانول کھائیں۔ اگلے دن یہ ٹھنڈائی پیئیں۔ لعاب ریشہ خطمی پانچ ماشہ۔ تخم خرفہ پانچ ماشہ پانی میں نکال کر شربت بنفشہ دو تولہ مل کر پیئیں اور اگر ہر روزہ کا تیل مل جائے تو دو بوندہ وہ بھی بتاشہ میں کھائیں تیسرے دن پھر ازندی کا تیل بوجہ ترکیب مذکور اور چوتھے دن ٹھنڈائی اور پانچویں دن پھر ازندی کا تیل اور چھٹے دن ٹھنڈائی پیئیں۔ غذا برابر ساگودانہ اور دودھ چا دل رہے تینوں مہلوں کے بعد پیغوف کھائیں۔ شورہ قلمی تین تولہ سنگجراحت۔ مغز تخم خیارین۔ تخم خرفہ۔ تخم کاسنی۔ خار خشک۔ نشاستہ

نونا ماشہ - گل ارغی - صمغ عربی - ریوند چینی حب کا کنج - سمت بہرودہ - مغز تخم ترنوز - دم الاخوین چھ چھ ماشہ کوٹ چھان کرکچی کھانڈ
 گیا رہ تولہ ملا کر نونا ماشہ کی پٹریاں بنالیں - پھر ایک پٹریا کھا کر اوپر سے تخم خیابرن پانچ ماشہ پانی میں پیسکر چھانکر شربت بزوری
 بارود تولہ ملا کر پیس - پندرہ دن یا کم از کم ہفتہ بھر کھائیں - غذا دودھ چاول یا ٹھنڈی ترکاریاں اور گوشت ہو - بعد ازاں سیفوف
 کھائیں اگر کچھ ضرورت باقی رہی ہو - طباشیر - گندھک - زرد - سات سات ماشہ مغز تخم خیابرن چودہ ماشہ - تخم خرفہ - کیترا - ہلدی چار چار
 رتی - مرکی دورتی - گلنار چھ رتی زرشک - فیون خالص - زراوند - حرج ایک ایک ماشہ تل دھلے ہوئے ساڑھے تیرہ ماشہ کوٹ
 چھان کرکچی کھانڈ برابر ملا کر نونا ماشہ کی پٹریاں بنالیں اور ایک پٹریا ہر روز تازہ پانی کے ساتھ پھانکیں - اگر قبض کرے تو دودھ
 منقہ رات کو سوتے وقت کھالیا کریں - کم از کم پندرہ دن سیفوف کھائیں بعد صحت مہینہ بیس دن دھرق مصفی پیس جو آشک
 کے بیان میں گذرا جس میں پہلا جزو چوب چینی ہے - سوزاک والے کو مرج کم کھانی چاہئے اور کچال کی کلی بہت مفید ہے اور جو
 برہیزر آشک کے بیان میں گذرا وہ یہاں بھی ہے - بچککاری نافع سوزاک - تو تیا کھیل کیا ہوا تین ماشہ - سرمہ سیاہوا - دم الاخوین
 پھٹکر پیسید برباں - سنگ جراح چھ چھ خوب باریک پیسکر انگور کے پتوں کے پانی اور مہندی کے پتوں کے پانی چھٹا کر چھٹا کر
 بھر اور بکری کے دودھ آدھ پاؤ میں ملا کر دودھ کپڑے میں چھان کر کھانچ کی بچککاری سے صبح و شام بچککاری لیں یہ ایک نسخہ چاروں
 کو کافی ہے - تو تیا کی کھیل اس طرح ہوتی ہے کہ اسکو پیسکر کسی برتن میں ہلکی آگ پر رکھیں اور چلاتے رہیں جب رنگ ہلکا پڑ جائے
 کام میں لائیں - فائدہ کبھی سوزاک میں پیشاب کا مقام بند ہو جاتا ہے اس صورت میں گرم پانی سے دھاریں یا بابونہ پانی
 میں پکا کر دھاریں - اگر کسی طرح نہ کھلے ڈاکٹر سے سلائی ڈلوائیں -

خصیہ کا اوپر کو چڑھ جانا

اس مرض میں چنگ بھی ہو جاتی ہے اور پیشاب میں تکلیف ہوتی ہے - علاج محل بابونہ - اکلیل الملک - تخم کتان
 سبوس گندم دوسیر پانی میں پکا کر دھاریں اور مہینگ مرزنجوش فریون - اکلیل الملک - گل بابونہ تین تین ماشہ کوٹ چھانکر
 خہد میں ملا کر تخم گرم لیپ کریں اور عجون کوئی یا جوازش زر عربی کھائیں - اسکا نسخہ ضعف باہ کے بیان میں گذرا غذا بھی مقوی کھائیں

آنت اترنا اور فوطے کا بڑھنا

پیٹ میں آنتوں پر چاروں طرف سے کئی جھلیاں لپٹی ہوئی ہیں - ان میں سے بیچ کی ایک جھلی میں فوطوں کے قریب
 دوسواخ ہیں ان سوراخوں کے بڑھ جانے یا پھٹ جانے سے اند کی جھلی مع آنتوں کے یا بلا آنتوں کے یا اند کی جھلی بھی
 پھٹ کر آنتیں فوطوں میں شک پڑتی ہیں اس کو آنت اترنا کہتے ہیں - عربی میں اس کا نام قیل وفتق ہے اور کبھی فوطوں میں
 پانی آجاتا ہے اس کو عربی میں اُردہ کہتے ہیں اور کبھی صرف ریا ح آجاتے ہیں اس کو قیلہ کہتے ہیں - اس بحث کو تین قسم

میں بیان کیا جاتا ہے۔

قسم اول آنت اترنے کے بیان میں۔ یہ مرض بہت بوجھاٹھانے یا کوندنے یا بہت شکم سیری پر جماع کرنے وغیرہ سے ہو جاتا ہے۔
 علاج۔ چت لیٹ کر آہستہ آہستہ دبا کر اوپر کو چڑھائیں۔ اگر دبانے سے نہ چڑھے تو گرم پانی سے دھائیں اور روغن بابونہ گرم کر کے
 ملیں اور خطمی پانی میں پچا کر باندھیں جب نرم ہو جائے دبا کر اوپر کو چڑھائیں۔ جب چڑھ جائے یلیپ کریں تاکہ آئندہ نہ اترے۔
 گلناراقا قیہ مازوئے سبز۔ الیوا۔ کندر۔ جوز السرو۔ رال گوگل۔ ابھل سب چھ ماشہ کوٹ چھان کر سریش ہری مکہ کے پانی
 میں پچا کر ملا کر کپڑے پر لگا کر چپکائیں اور پٹی باندھ دیں اور تین روز تک چت لٹائے رکھیں۔ یہ لیپ فتق کی جملہ قسموں کو
 مفید ہے خواہ آنت اتری ہو یا ریاخ ہو یا پانی ہو۔ اور غذا صرف شور بادیں۔ بعد تین دن کے آہستہ اٹھا دیں اور ٹہلنے دیں
 اور یہ لیپ دوبارہ کریں اور لنگوٹ باندھ رہا کریں۔ ایک تدبیر نہایت مفید یہ ہے کہ ایک پیٹی میں ڈبل پیسہ یا اور کوئی سخت
 چیز اتنے وزن کی سی کر اس پیٹی کو لنگوٹ کی طرح ایسا باندھیں کہ پیسہ اس جگہ رہے جہاں آنت اترنے کے وقت پھولا پن
 معلوم ہوتا تھا کہ اس سے وہ جگہ ہر وقت دبی رہے اس سے چند روز میں وہ سوراخ بند ہو جاتا ہے اور آنت اترنے کا ایشہ
 بالکل نہیں رہتا۔ اس ترکیب کو تالالگانا کہتے ہیں۔ ایسی پیٹیاں انگریزی بنی ہوئی بھی بکتی ہیں۔ آنت اترنے کے
 واسطے پینے کی دوا۔ معجون فلاسفہ سات ماشہ یا معجون کمونی ایک تولہ کھا کر اوپر سے سولف پانچ ماشہ پانی میں پیس کر
 لکھن آفتابی دو تولہ ملا کر پیس۔ معجون فلاسفہ متواتر چند روز تک کھانا جملہ اقسام فتق کو مفید ہے بادی چیزوں سے پرہیز رکھیں۔
 قسم دوم قیلہ ریچی یعنی فوطے میں ریاخ آجانے کے بیان میں۔ باجرہ اور نمک اور بھوسا دو دو تولہ لیکر دو پوٹلی بنا کر گلاب میں
 ڈال کر سینکلیں اور درجہ چینی قلمی پیس کر بابونہ کے تیل میں ملا کر اکثر ملا کریں اور یہ گولی کھایا کریں تخم کرفس۔ انیسون رومی۔ اسپند
 مصطلی۔ زعفران سب سات سات ماشہ پوست بلیلہ کابلی۔ پوست بلیلہ آملہ۔ ساڑھے دس دس ماشہ۔ سکینج۔ گوگل
 ساڑھے تین تین ماشہ۔ پودینہ خشک قسط شیریں۔ نرگجور۔ درونج عقربی اساروں پونے دو دو ماشہ سکینج اور گوگل کپانی
 میں گھول کر باقی دوائیں کوٹ چھان کر ملا کر گولیاں چنے کی برابر بنالیں۔ اور ساڑھے چار ماشہ ہر روز چھانک لیا کریں اور
 معجون فلاسفہ یا معجون کمونی بھی کافی ہے چند روز متواتر کھائیں۔ غذا میں نمک اور مولی زیادہ مفید ہیں اور بادی چیزوں سے
 پرہیز ضرور ہے۔

قسم سوم فوطوں میں پانی آجانے کے بیان میں۔ پانی کم پیا کریں اور دوا دی کھائیں جو قیلہ ریچی میں گذری اور یہ لیپ کریں
 عاقر قرحا دو تولہ زیرہ سیاہ ایک تولہ باریک پیس کر مویز متقی چھ تولہ ملا کر اتنا کوٹیں کہ ایک ذات ہو کر مثل مرہم کے ہو جائے پھر گرم
 کر کے صبح و شام لیپ کریں۔ جب پانی زیادہ آجائے تو عمدہ علاج ڈاکٹر سے نکلوا دینا ہے۔ فائدہ چونکہ ان تینوں

عہ بیماریاں مختلف شکلوں کی آتی ہیں اسلئے لیتے وقت ڈاکٹر سے مشورہ ضرور کریں ۱۲ عہ جب کچلہ بھی اس کے لئے مفید ہے۔ اس کی ترکیب
 یہ ہے کہ کچلہ در فضل سیاہ چھ ماشہ گھیکو اور کے پانی میں پیس کر کالی مرچ کے برابر گولیاں بنائیں اور ایک گولی روز کھائیں۔ ٹھنڈے مزاج
 کے لئے یہ بہت مفید ہے ۱۳ عہ فوط بڑھنے کی ایک اور دوا ہے جو سب سے بہتر ہے تمباکو کے ہرے پتے کا پاؤ بھر پانی موم زرد آدھ پاؤ دونوں

قسموں کے علاج میں زیادہ فرق نہیں۔ ہر قسم کی علامتیں تفصیل کے ساتھ نہیں بیان کیں۔ مختصر سا فرق یہ ہے کہ اگر قسم اول ہو خواہ فقط جھلی لٹک آئی ہو یا مع آنت کے اتری ہو تو مشکل سے اوپر کو چڑھتی ہے۔ اور اگر ریا ح ہوں تو ذرا دبانے سے چڑھ جاتی ہے اور اگر پانی ہو تو کسی طرح نہیں چڑھ سکتا اور فوطہ چکدار معلوم ہوتا ہے اور جلد جلد بڑھتا ہے۔ لست گوٹ باندھے رہنا جلد اقسام میں مناسب ہے اور حرکت قوی اور بوجھ اٹھانے اور زیادہ چلانے اور بادی چیزوں سے پرہیز لازم ہے فتق کی اور بھی چند قسمیں ہیں جن کا علاج بلارائے طبیب کے نہیں ہو سکتا۔ آنت اترنے کے علاج میں کبھی مسہل کی ضرورت ہوتی ہے اس میں طبیب سے رائے لینا ضروری ہے فائدہ کبھی فوطے بڑھ جاتے ہیں اور بدون اس کے کہ آنت اترے یا ریا ح آجائیں یا پانی ہو۔ علامت اس کی یہ ہے کہ تکلیف مطلق نہ ہو اور نہ فوطوں کی کھال چکدار ہو نہ دبانے سے سخت معلوم ہوں۔ علاج معجون فلاسفہ کچھ عرصہ تک کھائیں اور پھٹکا ٹی سفیدیل میں گھسکر لیپ کریں۔ دوسرا لیپ۔ پنڈول بیس ماشہ شوکران (ایک بوٹی کا نام ہے) دو ماشہ سرکہ میں خوب پیسکر لیپ کریں (اگر شوکران نہ ملے اجوائن خراسانی ڈالیں) یہ مرض بعض مقامات میں کثرت سے ہوتا ہے اور مشکل سے جاتا ہے۔ اسلئے مناسب ہو کہ شروع ہی میں علاج کریں اور کچھ عرصہ تک نہ چھوڑیں۔ فوطے یا عضو تناسل کا درد۔ کبھی ان اعضاء میں درد ہونے لگتا ہے بدون اس کے کہ درد ہو یا آنت اترے علاج ارڈی کا تیل ملیں کہ اکثر اقسام میں مفید اگر اس سے جائے تو طبیب سے پوچھیں۔

فوطوں یا جنگاسوں میں خراش ہو جانا

یہ اکثر پسینے کی شوریت سے ہو جاتا ہے۔ اسی واسطے گرمی کے موسم میں زیادہ ہو جاتا ہے علاج گرم پانی اور صابن سے دھویا کریں تاکہ میل نہ جے اور سفیدہ کا شغری روغن گل میں ملا کر لگائیں اور اگر خراش بڑھ گیا ہو اور زخم ہو گیا ہو یہ مرہم لگائیں کنرہ دم الاخوین۔ مرکی۔ نو ماشہ ایلو مردار سنگ۔ انزروت سات سات ماشہ باریک پیسکر روغن گل سات تولیس ملا کر خوب گھونٹیں کہ مرہم ہو جائے جبکہ فوطوں اور جٹکاسوں میں پسینہ زیادہ آتا ہو مہندی کا پانی یا ہرے دھنیا کا پانی یا سرکہ پانی میں ملا کر لگایا کرے۔ **عضو تناسل کا ورم**۔ اگر اس میں سوزش یا تکلیف زیادہ ہو تو سرکہ اور روغن گل ملا کر ملیں اور اگر زیادہ سوزش نہ ہو تو جھواری کے کٹھلی اور خطمی سرکہ میں گھس کر لگائیں۔

قد وقع الفراغ عنه للخامس عشر من ذيقعدة سنة ١٣٢٢ في ميده فالحمد لله الذي بعزته وجلاله تتم الصلوات
صلى الله تعالى على خير خلقه سيدنا محمد وآله واصحابه بعد الكائنات وقع الفراغ عن النظر الثالث للسابعم والعشرين من
الربيع الثاني سنة ١٣٢٢ في ميده ايضا متشالا لاهل بيته في الله ومحبي ملوئ شبيب على الزهادي مالك اشرف المطالع ودير رساله النور

التماس مؤلفه

احقر نے حسب ارشاد حضرت سیدی و مولائی جناب مولانا اشرف علی صاحب مدظلہ العالی ^{رحمۃ اللہ علیہ} میں مردانہ امراض کے علاج ان چند درقوں میں

اس نیکو فی اب (یعنی الشان) ۱۳۱۲ء میں پھر اُترنے لگا تھا نہ چھوٹا میں چھپا ہے اس میں کچھ فرق ہے کہ اس کا نظر ڈالیں یہ اور بعض جہات ساتھ نظر دے کر اس کے کچھ ملامتیں لیں۔ ۱۳۱۲ء - ۱۳۱۳ء

هشتی جو هریمه هشتی گوهر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَجْمَعِينَ

موت اور اس کے متعلقات اور زیارت قبور کا بیان

فرمایا (۱) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کثرت سے موت کو یاد کروا سکے کہ وہ یعنی موت کا یاد کرنا لگنا ہوں کو درد کرتا ہے اور دنیا کے مذموم اور غیر مطلوب اور فضول سے بیزار کرتا ہے یعنی جب انسان موت کو بکثرت یاد کرے گا تو دنیا میں جی نہ لگے گا اور طبیعت دنیا کے سامان سے نفرت کرے گی اور زاہد ہو جائیگا اور آخرت کی طلب اور وہاں کی نعمتوں کی خواہش اور وہاں کے عذاب دردناک کا خوف ہوگا۔ پس ضرور ہے کہ نیک اعمال میں ترقی کرے گا اور معاصی سے بچے گا اور تمام نیکیوں کی جڑ زندہ ہے یعنی دنیا سے بیزار ہونا۔ جب تک دنیا سے اور اس کی زینت سے علاقت ترک نہ ہوگا پوری توجہ اللہ کی طرف نہیں ہو سکتی، اور بار بار عرض کیا جا چکا ہے کہ امور ضروریہ دنیاویہ جو موقوف علیہا ہیں عبادت کے وہ مطلوب ہیں اور دین میں داخل ہیں لہذا اس مذمت سے وہ خارج ہیں بلکہ جس دنیا کی مذمت کی جاتی ہے اس سے وہ چیزیں مراد ہیں جو حق تعالیٰ سے غافل کر دیں گو کسی درجہ میں سہی جس درجہ کی غفلت ہوگی اسی درجہ کی مذمت ہوگی۔ پس معلوم ہوا کہ موت کی یاد اور اس کا دھیان رکھنا اور اس نازک اور عظیم الشان سفر کیلئے توشہ تیار کرنا ہر عاقل پر لازم ہے دوسری حدیث میں آیا ہے کہ جو بیس بار روزانہ موت کو یاد کرے تو درجہ شہادت پاوے گا۔ سو اگر تم اس کو یاد کرو گے تو نگرہ کی حالت میں تو وہ (یاد کرنا) اس غنا کو گرا دیگا۔ یعنی جب غنی آدمی موت کا دھیان رکھے گا تو اس غنا کی اس کے نزدیک وقعت نہ رہے گی جو باعث غفلت ہے کیونکہ یہ سمجھے گا کہ غنقریب یہ مال مجھ سے جدا ہو نہ والا ہے اس سے علاقت پیدا کرنا کچھ نافع نہیں بلکہ مضر ہے کیونکہ محبوب کا فراق باعث اذیت ہوتا ہے۔ ہاں وہ کام کر لیں جو وہاں کام آئے جہاں ہیبت رہتا ہے پس ان خیالات سے مال کا کچھ برا اثر نہ پڑے گا اور اگر تم اسے فقر اور تنگی کی حالت میں یاد کرو گے تو وہ (یاد کرنا) تم کو راضی کر دے گا تمہاری بسر اوقات سے یعنی جو کچھ تمہاری تھوڑی سی معاش ہے اسی سے راضی ہو جاؤ گے کہ چند روزہ قیام ہو پھر کیوں غم کریں اسکا عوض حق تعالیٰ غنقریب نہایت عمدہ مرحمت فرمائینگے۔ فرمایا (۲) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک زمین البتہ بیکارتی ہے کہ ہر دن ستر بار اے بنی آدم کھاؤ جو چاہو اور جس چیز سے رغبت کرو پس خدا کی قسم البتہ میں ضرور تمہارے گوشت اور تمہارے پوست کھاؤنگی۔ اور اگر شبہ ہو کہ ہم تو آواز زمین کی سنتے نہیں تو ہم کو کیا فائدہ۔ جواب یہ ہے کہ جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد دعائی سے جب یہ معلوم ہو گیا کہ زمین اس طرح

له رداہ ابن ابی النخعی عن انس مرفوعاً ما کذب فی کثر العیال سلمہ رواہ الترمذی والکیم عن ثوبان مرفوعاً ۱۲

بعضے جاہل مردے کے کام سے ڈرتے ہیں اور اس کو منحوس سمجھتے ہیں۔ یہ سخت بیہودہ بات ہے کیا ان کو مرنا نہیں چاہیو
 کہ خوب مردے کی خدمت کو انجام دے اور ثواب جزیل حاصل کرے اور اپنا مرنا یاد کرے کہ اگر ہم سے بھی لوگ ایسے
 بچیں جیسے کہ ہم بچتے ہیں تو ہمارے جنازہ کی کیا کیفیت ہوگی اور عجب نہیں کہ حق تعالیٰ بدلہ دینے کو اس کو ایسے ہی لوگوں
 کے حوالہ کر دیں۔ حضرت علی رضی فرماتے ہیں کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو غسل دے مردے کو اور اسے
 کفن دے اند اس کے حنوط لگائے حنوط ایک قسم کی مرکب خوشبو کا نام ہے اسکے بجائے کافور بھی کافی ہے، اور اٹھائے
 اس کے جنازہ، کو اور اس پر نماز پڑھے اور نہ انشا کرے اس کی وہ (دُبری) بات جو دیکھے اس سے۔ دور ہو جائے گا
 اپنے گناہوں سے اس طرح جیسے کہ اس دن جب کہ اس کی ماں نے اس کو جنا تھا دگنا ہوں سے، دور تھا (یعنی صفا
 معاف ہو جائیں گے) علی ما قالہ۔ **حدیث (۶)** میں ہے جو نہلاوے مردے کو پس چھپالے اس کے (غیب) کو تو اس
 کے چالیس کبیرہ (یعنی صفائیں جو بڑے صفائیں) گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور جو اسے کفن دے اللہ تعالیٰ
 اس کو جنت کا سندس اور استبرق پہناوے گا اور جو میت کیلئے قبر کھودے پس اس کو اس میں دفن کرے جاری فرمائیگا
 اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے اس قدر اجر جو مثل اس مکان کے ثواب کے ہوگا جس میں قیامت تک اس شخص کو رکھنا
 (یعنی اس کو اس قدر اجر ملیگا جتنا کہ اس مردے کو رہنے کے لئے قیامت تک مکان عاریت دینے کا اجر ملتا۔ واضح ہو
 کہ جس قدر فضیلت اور ثواب مردے کی خدمت کا اس وقت تک بیان کیا گیا سب اس صورت میں ہے جبکہ محض اللہ
 تعالیٰ کے واسطے خدمت کی جائے زیادہ اجرت وغیرہ مقصود نہ ہو اور اگر اجرت لی تو ثواب نہ ہوگا۔ اگرچہ اجرت لینا
 جائز ہے گناہ نہیں۔ مگر بھلا اجرت امر دیگر ہے اور ثواب امر دیگر۔ اور تمام دینی کام جو اجرت لیکر کئے جاتے ہیں یعنی
 تو ایسے ہیں جن پر اجرت لینا حرام ہے اور ان کا ثواب بھی نہیں ہوتا اور بعضے ایسے ہیں جن پر اجرت لینا جائز ہے اور
 وہ مال حلال ہے مگر ثواب نہیں ہوتا۔ خوب تحقیق کر کے اس پر عمل درآمد کرنا چاہئے۔ یہ موقع تفصیل کا نہیں ہے مگر
 ان امور کے متعلق ایک مفید ضروری بات عرض کرتا ہوں تاکہ اہل بصیرت کو تنبیہ ہو وہ یہ ہے کہ جن اعمال دینیہ پر
 اجرت لینا جائز ہے ان کے کرنے سے بالکل ثواب نہیں ملتا مگر بچند شرط ثواب بھی ملیگا خوب غور سے سنو۔
 کوئی غریب آدمی جس کی بسر اوقات اور نفقات واجبہ کا سوائے اس اجرت کے اور کوئی ذریعہ نہیں وہ بقدر حاجت
 ضروریہ دینی کام کر کے اجرت لے اور یہ خیال کرے سچی نیت سے کہ اگر ذریعہ معیشت کوئی اور ہوتا تو میں ہرگز اجرت
 نہ لیتا اور حسبہ اللہ کام کرتا۔ یا اب حق تعالیٰ کوئی ذریعہ ایسا پیدا کر دیں تو میں اجرت چھوڑ دوں اور مفت کام کروں
 تو ایسے شخص کو دینی خدمت کا ثواب ملے گا کیونکہ اس کی نیت اشاعت دین ہے مگر معاش کی ضرورت مجبور کرتی
 ہے اور چونکہ طلب معاش بھی ضروری ہے اور اس کا حاصل کرنا بھی ادائے حکم الہی ہے اس لئے اس نیت یعنی
 تحصیل معاش کا بھی ثواب ملے گا اور نیت بخیر ہونے سے یہ دونوں ثواب ملیں گے۔ مگر ان قیود پر نظر غائر کر کے

لہذا النساء فی زندانی کنز اعمال ص ۱۲
 ۱۲ طہ آبریم ۱۲

مل کرنا چاہئے۔ خواہ مخواہ کے خرچ بڑھالینا اور غیر ضروری اخراجات کو ضروری سمجھ لینا اور اس پر حیلہ کرنا اس عالم
 یب کے ہاں نہیں چلیگا وہ دل کے ارادوں سے خوب واقف ہے۔ یہ دقیق نہایت تحقیق کے ساتھ قلبہند کی گئی ہے
 وراخذ اس کا شامی وغیرہ ہے اور ظاہر ہے کہ جس میں توکل کے شرائط جمع ہوں اور پھر وہ نیک کام پر اجرت لے
 وہ ان تینوں کو بھی جمع کر لے جن کے اجتماع سے ثواب تحریر ہوا ہے تب بھی اس کو گو ثواب ملیگا مگر توکل کی فضیلت
 ثواب ہو جائے گی۔ تاقل ثابہ دقیق۔ مسلمانوں کو خصوصاً ان میں سے اہل علم کو اس بات میں خاص توجہ و احتیاط
 کی ضرورت ہے کہ خالق اکبر کے دین کی خدمت کر کے اس کی رضا حاصل نہ کرنا اور بغیر کسی سخت مجبوری کے ایک منفعت
 قلیلہ عاجلہ پر نظر کرنا کیا حق تعالیٰ کے ساتھ کسی درجہ کی بے مروتی نہیں ہے۔ ہمارا کام ترغیب اور دفع مغالطہ ہے
 اور امور مبامہ میں تصفیق کا ہم کو حق حاصل نہیں ہے مگر اتنا ضرور کہیں گے کہ ثواب کی ہم سب کو سخت حاجت
 ہے فمن شاء فليقل ومن شاء فليكثر واللہ تعالیٰ اعلم بقلوب عبادہ وکفی بہ خبیر ابصاراً حدیث
 میں ہے کہ پہلا تحفہ مومن کا یہ ہے کہ گناہ بخش دئے جاتے ہیں اس شخص کے جو اس کے (جنازے) کی نماز پڑھتا ہے
 یعنی صغیرہ گناہ علی ما قالوا۔ **حدیث** (۷) میں ہے کہ کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے کہ وہ مر جائے اور اس کے (جنازے)
 پڑتین صغیر مسلمانوں کی نماز پڑھیں مگر واجب کر لیا (اس نے جنت کو یعنی اس کی بخشش ہو جاوے گی)۔ **حدیث** (۸)
 میں ہے کہ نہیں ہے کوئی ایسا مسلمان کہ وہ مر جائے پس کھڑے ہوں یعنی نماز پڑھیں اس کے جنازے پر چالیس مرد
 ایسے جو شرک نہ کرتے ہوں خدا تعالیٰ کے ساتھ مگر بات یہ ہے کہ وہ (نماز پڑھنے والے) شفاعت قبول کئے جائینگے
 اس (مردے) کے ہاتھ میں (یعنی جنازے کی نماز جو حقیقت میں دعا ہے میت کے لئے قبول کر لی جاوے گی اور اس
 مردے کی بخشش ہو جاوے گی)۔ **حدیث** (۹) میں ہے کہ کوئی مسلمان ایسا نہیں جس کے جنازے پر ایک جماعت
 نماز پڑھے مگر یہ بات ہے کہ وہ (لوگ) شفاعت قبول کئے جائیں گے اُس (میت) کے بارے میں۔ **حدیث** (۱۰) میں ہے
 کہ نہیں ہے کوئی مردہ کہ اس پر ایک جماعت مسلمانوں کی نماز پڑھے (جو عدد میں) سو ہوں پس سفارش کریں وہ (نماز)
 یعنی دعا پڑھیں، اس کے لئے مگر یہ بات ہے کہ وہ سفارش قبول کئے جائیں گے اس کے بارے میں (یعنی ان
 کی دعا قبول ہوگی اور اس مردے کی مغفرت ہو جاوے گی)۔ **حدیث** (۱۱) میں ہے جو اٹھاوے چاروں طرف چار پانی
 (جنازے کی) تو اس کے چالیس کبیرہ گناہ بخش دئے جائیں گے (اس کی تحقیق اور پرکھ چکی ہے)۔ **حدیث** (۱۲) میں
 ہے افضل اہل جنازہ کا (یعنی جو جنازے کے ہمراہ ہوتے ہیں ان میں وہ ہے جو اُن میں بہت زیادہ ذکر (اللہ تعالیٰ)
 کرے اس جنازے کے ساتھ اور جو نہ بیٹھے یہاں تک کہ جنازہ د زمین پر رکھ دیا جائے اور زیادہ پورا کر لے والا پیمانہ
 (ثواب) کا وہ ہے جو تین بار اس پر مٹی بھر خاک ڈالے (یعنی ایسے شخص کو خوب ثواب ملے گا)۔ **حدیث** (۱۳)
 میں ہے کہ اپنے مردوں کو نیک قوم کے درمیان میں دفن کر داسئے کہ بیشک مردہ اذیت پاتا ہے بوجہ بُرے پڑوسی کے

۱۱ رواہ مسلم وغیرہ ۱۲ رواہ ابن عساکر ۱۳ حدیث کا ذکر اس لئے کیا کہ میت باریک ذریعہ ہے

لہ رواد فی الخلیۃ ۱۲ لہ رواد الیہی مرفوعاً ۱۲ لہ رواد ابن ماجہ ۱۲

یعنی فاسقوں یا کافروں کی قبروں کے درمیان ہونے سے مردے کو تکلیف ہوتی ہے اور صورت اذیت کی یہ ہے کہ فساق و کفار پر جو عذاب ہوتا ہے اور وہ اس کی وجہ سے روتے اور چلاتے ہیں اس وادیل کی وجہ سے تکلیف ہوتی ہے جیسا کہ اذیت پاتا ہے زندہ بوجہ بُرے پڑوسی کے **حدیث** میں ہے کہ جنازے کے ہمراہ کثرت سے لا الہ الا اللہ پڑھو۔ جنازے کے ہمراہ اگر ذکر کرے تو آہستہ کرے اسلئے کہ زور سے ذکر کرنا جنازے کے ساتھ شامی میں مکرر لکھا ہے۔ **صحیح حدیث** میں ہے جس کو حاکم نے روایت کیا ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے تم کو منع کیا تھا قبروں کی زیارت سے ایک خاص وجہ سے جو اب باقی نہیں رہی۔ آگاہ ہو جاؤ پس اب زیارت کرو ان کی یعنی قبروں کی اسلئے کہ وہ زیارت قبور دل کو نرم کرتی ہے اور دل کی نرمی سے نیکیاں عمل میں آتی ہیں اور رُلائی ہر آنکھ کو اور یاد دلاتی ہے آخرت کو اور تم نہ کہو کوئی غیر مشروع بات قبر پر **حدیث** میں ہے میں نے تم کو منع کیا تھا قبروں کی زیارت سے پس (اب) ان کی زیارت کرو اسلئے کہ وہ زیارت بے رغبت کرتی ہے دنیا سے اور یاد دلاتی ہے آخرت کو۔ زیارت قبور سنت ہے اور خاص کر جمعہ کے روز اور حدیث میں ہے کہ جو ہر جمعہ کو والدین کی یا والد یا والدہ کی قبر کی زیارت کرے تو اس کی مغفرت کی جائیگی اور وہ خد متکذار والدین کا لکھ دیا جائے گا (نامہ اعمال میں) رواہ البیہقی مرسل۔ مگر قبر کا طواف کرنا۔ بوسہ لینا منع ہے۔ خواہ کسی نبی کی قبر ہو یا ولی یا کسی کی ہو اور قبروں پر جا کر اول اس طرح سلام کرے **السلام علیکم یا اہل القبور** **من المؤمنین والمسلمین یغفر اللہ لنا ولکم ولانتم تسلفنا و نحن بالآخر**۔ جیسا کہ ترمذی اور طبرانی میں یہ الفاظ سلام موتی کے لئے آئے ہیں اور قبلہ کی طرف پشت کر کے اور میت کی جانب منہ کر کے قرآن مجید پڑھے جس قدر ہو سکے۔ حدیث میں ہے کہ جو قبروں پر گزرے اور سورہ اخلاص گیارہ بار پڑھ کر مردے کو بخشے تو موافق شمار مردوں کے اس کو بھی ثواب دیا جائیگا۔ نیز حدیث میں ہے کہ جو قبرستان میں داخل ہو پھر سورہ احمد اور سورہ اخلاص اور سورہ تکوین پڑھ کر اس کا ثواب اہل قبرستان کو بخشے۔ مردے اس کی شفاعت کریں گے اور نیز حدیث میں ہے کہ جو کوئی سورہ یسین قبرستان میں پڑھے تو مردوں کے عذاب میں اللہ تعالیٰ تخفیف فرمائیگا اور پڑھنے والے کو بشمار ان مردوں کے ثواب ملیگا۔ یہ تینوں حدیثیں مع سند ذیل میں عربی میں لکھی ہیں **حدیث** میں ہے کہ نہیں ہے کوئی مرد کہ گزرے کسی ایسے شخص کی قبر پر جسے وہ دنیا میں پہچانتا تھا۔ پھر اس پر سلام کرے مگر یہ بات ہے کہ وہ میت اس کو پہچان لیتا ہے اور اس کو سلام کا جواب دیتا ہے دگو اس جواب کو سلام کرنا وہاں نہیں سنتا (۱) **ابو محمد السمرقندی فی فضائل قل ہو اللہ احد** علی مرفوعاً من مر علی المقابور و قل ہو اللہ احد احد عشر علی مرفوعاً روایت کرتے ہیں جو شخص قبرستان میں گزرے وہ گیارہ مرتبہ اس سورہ شریف کو پڑھ کر اہل قبور کو اس کا ثواب

الاموات (۲) اخرج ابو القاسم سعد بن علی الزنجانی فی فوائدہ عن ابی ہریرۃ مرفوعاً من دخل المقابر ثم قرأ فاتحة الكتاب وقل هو الله احد والهمك التكاثر ثم قال اللهم انی جعلت ثواب ما قرأت من كلامك لاهل المقابر من المومنین والمؤمنات فوشفعاؤہ الى الله تعالى (۳) اخرج عبد العزيز صاحب الخلال بسندہ عن انس بن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من دخل المقابر فقرأ سورة يس خفف الله عنهم وكان له بعد من فيها حسنا هذا حديث اوردھا الامام السيوطی شرح الصدور بشرح احوال الموتی والقبور ص ۱۲۳ مطبوع مصر قال المعلق علی رسالۃ بہشتی گوہر الحدیث الاول والثالث یدلان ظاہراً علی ان الثواب الحاصل من الاحیاء للاموات یصل الیہم علی السواء لا یتجزى تامل۔

بخشدے تو پڑھنے والے کو اتنا ثواب ملیگا جس قدر مردے کہ اس قبرستان میں دفن ہیں (۲) ابو القاسم سعد بن علی زنجانی حضرت ابو ہریرہ سے مرفوعاً اسکے فضائل میں بیان کرتے ہیں کہ جو شخص قبرستان میں جائے اور سورہ الحمد اور قل ہو اللہ احد اور الکلم التکاثیر پڑھے اور کہے الہی میں نے اس پڑھنے کا ثواب اس قبرستان کے مسلمان مرد و عورتوں کو بخشا تو وہ سب مردے روز جزا اس کی شفاعت کریں گے (۳) عبد العزیز صاحب خلال نے روایت حضرت انس بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قبرستان میں آئے پھر سورہ یسین پڑھے اس قبرستان کے جن مردوں پر غلب ہو رہا ہے خدا تعالیٰ اسیں تخفیف فرمادیتے ہیں اور پڑھنے والے کو اتنا ثواب ہوتا ہے جس قدر مردے اس قبرستان میں ہیں ان احادیث کو امام سیوطی نے کتاب شرح الصدور فی احوال الموتی والقبور ص ۱۲۳ طبع مصر میں بیان کیا ہے۔ بہشتی گوہر کا محشی کہتا ہے کہ حدیث اول و ثالث بظاہر اس پر دلالت کرتی ہیں کہ ثواب زندوں کی طرف سے مردوں کو بغیر تقسیم کے براہر ملتا ہے۔ صاحب ترتیب نور محمدی اس کی توضیح میں کہتا ہے کہ مطلب اس قبرستان کے مردوں کے برابر ثواب ملنے سے یہ ہے کہ ثواب بخشنے والے نے ایک نیکی کی ہے اسکے معاوضے میں اس کو اس قبرستان کے تمام مدفون مردوں کی تعداد کے برابر نیکیاں ملیں گی۔ کیونکہ خداوند تعالیٰ جب اپنی رحمت سے مدفون مردوں کو ثواب بغیر تقسیم کے پورا عنایت فرمائیگے تو پڑھنے والے کیلئے بھی جزا اس طرح ملے گی گویا اس نے ہر مردے کیلئے علیحدہ علیحدہ پڑھ کر ثواب بخشا ہے۔

مسائل

سوال (۱) جماعت میں امام کے قرأت شروع کرنے کے بعد کوئی شخص اگر شریک ہو تو اب اس کو ثواب یعنی سبحانک اللہم پڑھنا چاہئے یا نہیں اگر چاہئے تو نیت ہاندھنے کے ساتھ ہی یا کس وقت جواب نہیں پڑھنا چاہئے۔ سوال (۲) کوئی شخص رکوع میں امام کے ساتھ شریک ہو اب رکعت تو اس کو مل گئی مگر ثواب فوت ہوئی۔ اب اس کو دوسری رکعت میں ثنا پڑھنی چاہئے یا کسی اور رکعت میں یا ذمے سے ساقط ہو گئی۔ جواب کہیں نہ پڑھے۔ سوال (۳) رکوع کی تسبیح سہو سے سجدے میں کہی یعنی بجائے سبحان ربی الاعلیٰ کے سبحان ربی العظیم کہتا رہا یا برعکس اس کے تو سجدہ سہو تو نہ ہوگا یا نماز میں کوئی خرابی تو نہ ہوگی جواب اس سے ترک سنت ہو اس سے سجدہ سہو لازم نہیں آتا۔ سوال (۴) رکوع کی تسبیح سجدہ سہو میں کہہ چکا تھا اور پھر سجدہ ہی میں خیال آیا کہ یہ رکوع کی تسبیح ہے تو اب سجدے کی

تسبیح یاد آنے پر کہنا چاہئے یا رکوع کی تسبیح کافی ہوگی۔ جواب اگر امام یا منفرد ہے تو تسبیح سجدے کی کہے لے اور اگر مقتدی ہے تو امام کے ساتھ اٹھ کھڑا ہو۔ سوال (۵) خائز میں جائی جب نہ رکے تو منہ میں ہاتھ دے لینا چاہئے یا نہیں۔ جواب جب ویسے نہ رکے تو ہاتھ سے روک لینا جائز ہے۔ سوال (۶) ٹوپی اگر سجدے میں گر پڑے تو اسے پھر ہاتھ سے اٹھا کر سر پر رکھ لینا چاہئے یا ننگے سر نماز پڑھے۔ جواب سر پر رکھ لینا بہتر ہے اگر عمل کثیر کی ضرورت نہ پڑے۔ سوال (۷) نماز میں سورہ فاتحہ کے بعد جب کوئی سورت شروع کرے تو بسم اللہ کہہ کر شروع کرے اگر در رکوع والی سورت پڑھے تو شروع سورت پر بسم اللہ کہے اور دوسری رکعت میں جب اسی سورت کا دوسرا رکوع شروع کرے تو بسم اللہ کہے یا نہیں۔ جواب۔ سورہ کے شروع میں مندوب ہے اور در رکوع پر نہیں۔ واللہ اعلم (کتبہ اشرف علی تھا نوی)

مسئلہ امام کو بغیر کسی ضرورت کے محراب کے سوا اور کسی جگہ مسجد میں کھڑا ہونا مکروہ ہے مگر محراب میں کھڑے ہونے کے وقت پیر یا ہر جوئے چاہئیں۔ **مسئلہ** جو دعوت نام آدمی کے لئے کی جائے تو اس کا قبول نہ کرنا بہتر ہے۔ **مسئلہ** گواہی پر اجرت لینا حرام ہے لیکن گواہ کو بقدر ضرورت اپنے اور اپنے اہل عیال کے خرچ لے لینا جائز ہے بقدر اس وقت کے جو صرف ہو اسے جبکہ اس کے پاس کوئی ذریعہ معاش نہ ہو۔ **مسئلہ** اگر مجلس دعوت میں کوئی امر خلاف شرع ہو سو اگر وہاں جانے کے قبل معلوم ہو جائے تو دعوت قبول نہ کرے البتہ اگر قوی امید ہو کہ میرے جانے سے بوجہ میری شرم اور لحاظ کے وہ امر موقوف ہو جائیگا تو جانا بہتر ہے اور اگر معلوم نہ تھا اور چلا گیا اور وہاں جا کر دیکھا۔ سو اگر شخص مقتدائے دین ہے تب تو لوٹ آئے اور اگر مقتدا نہیں عوام الناس سے ہے سو اگر عین کھانے کے موقع پر وہ امر خلاف شرع ہے تو وہاں نہ بیٹھے اور اگر دوسرے موقع پر ہے تو بغیر بھجوری بیٹھ جائے اور بہتر ہے کہ صاحب مکان کو فہمائش کرے اور اگر اس قدر بہت نہ ہو تو صبر کرے اور دل سے اسے برا سمجھے اور اگر کوئی شخص مقتدائے دین نہ ہو لیکن فی اثر و صاحب وجاہت ہو کہ لوگ اسکے افعال کا اتباع کرتے ہوں تو وہ بھی اس مسئلہ میں مقتدائے دین کے حکم میں ہے۔ **مسئلہ** بعض سودی بنکوں میں روپیہ امانت جمع کر دیتے ہیں اور اس کا نفع نہیں لیتے سو چونکہ بالیقین بنک میں روپیہ بعینہ محفوظ نہیں ہوتا کاروبار میں لگا رہتا ہے اسلئے وہ امانت نہیں رہتا بلکہ قرض ہو جاتا ہے اور گواہ شخص نے سود نہیں لیا مگر سود لینے والوں کی اعانت قرض کی اور اعانت گناہ کی گناہ ہے اسلئے روپیہ دھل کر ناجی درست نہیں یعنی یہ جمع کرنا بھی ایسا ہی ہے جیسے سود لینے کیلئے جمع کرنا قرض، **مسئلہ** جو شخص باخانہ پھر رہا ہو یا پیشاب کر رہا ہو تو اس کو سلام کرنا حرام ہے اور اس کا جواب دینا بھی جائز نہیں۔ **مسئلہ** اگر کوئی شخص چند لوگوں میں کسی کا نام لیکر اس کو سلام کرے مثلاً یوں کہے السلام علیک یا زید تو جس کو سلام کیا ہے اسکے سوا کوئی اور جواب دیوے تو وہ جواب نہ سمجھا جائے گا اور جس کو سلام کیا ہے اسکے ذمہ جواب فرض باقی رہیگا اگر جواب نہ دے گا تو گنہگار ہوگا مگر اس طرح سلام کرنا خلاف سنت ہے سنت کا طریق یہ ہے کہ جماعت میں کسی کو خاص کرے اور السلام علیکم کہو (مولف) اور اگر کسی ایک ہی شخص کو سلام کرنا ہو جب بھی یہی لفظ استعمال کرے اور اسی طرح جواب میں بھی خواہ جواب جس کو دیا جاتا ہو ایک ہی شخص ہو یا زیادہ ہوں و علیکم السلام کہنا چاہئے۔ **مسئلہ** سوار کو پیدل چلنے والے پر سلام کرنا چاہئے اور جو کھڑا ہو وہ

۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱
۶۱۲
۶۱۳
۶۱۴
۶۱۵
۶۱۶
۶۱۷
۶۱۸
۶۱۹
۶۲۰
۶۲۱
۶۲۲
۶۲۳
۶۲۴
۶۲۵
۶۲۶
۶۲۷
۶۲۸
۶۲۹
۶۳۰
۶۳۱
۶۳۲
۶۳۳
۶۳۴
۶۳۵
۶۳۶
۶۳۷
۶۳۸
۶۳۹
۶۴۰
۶۴۱
۶۴۲
۶۴۳
۶۴۴
۶۴۵
۶۴۶
۶۴۷
۶۴۸
۶۴۹
۶۵۰
۶۵۱
۶۵۲
۶۵۳
۶۵۴
۶۵۵
۶۵۶
۶۵۷
۶۵۸
۶۵۹
۶۶۰
۶۶۱
۶۶۲
۶۶۳
۶۶۴
۶۶۵
۶۶۶
۶۶۷
۶۶۸
۶۶۹
۶۷۰
۶۷۱
۶۷۲
۶۷۳
۶۷۴
۶۷۵
۶۷۶
۶۷۷
۶۷۸
۶۷۹
۶۸۰
۶۸۱
۶۸۲
۶۸۳
۶۸۴
۶۸۵
۶۸۶
۶۸۷
۶۸۸
۶۸۹
۶۹۰
۶۹۱
۶۹۲
۶۹۳
۶۹۴
۶۹۵
۶۹۶
۶۹۷
۶۹۸
۶۹۹
۷۰۰
۷۰۱
۷۰۲
۷۰۳
۷۰۴
۷۰۵
۷۰۶
۷۰۷
۷۰۸
۷۰۹
۷۱۰
۷۱۱
۷۱۲
۷۱۳
۷۱۴
۷۱۵
۷۱۶
۷۱۷
۷۱۸
۷۱۹
۷۲۰
۷۲۱
۷۲۲
۷۲۳
۷۲۴
۷۲۵
۷۲۶
۷۲۷
۷۲۸
۷۲۹
۷۳۰
۷۳۱
۷۳۲
۷۳۳
۷۳۴
۷۳۵
۷۳۶
۷۳۷
۷۳۸
۷۳۹
۷۴۰
۷۴۱
۷۴۲
۷۴۳
۷۴۴
۷۴۵
۷۴۶
۷۴۷
۷۴۸
۷۴۹
۷۵۰
۷۵۱
۷۵۲
۷۵۳
۷۵۴
۷۵۵
۷۵۶
۷۵۷
۷۵۸
۷۵۹
۷۶۰
۷۶۱
۷۶۲
۷۶۳
۷۶۴
۷۶۵
۷۶۶
۷۶۷
۷۶۸
۷۶۹
۷۷۰
۷۷۱
۷۷۲
۷۷۳
۷۷۴
۷۷۵
۷۷۶
۷۷۷
۷۷۸
۷۷۹
۷۸۰
۷۸۱
۷۸۲
۷۸۳
۷۸۴
۷۸۵
۷۸۶
۷۸۷
۷۸۸
۷۸۹
۷۹۰
۷۹۱
۷۹۲
۷۹۳
۷۹۴
۷۹۵
۷۹۶
۷۹۷
۷۹۸
۷۹۹
۸۰۰
۸۰۱
۸۰۲
۸۰۳
۸۰۴
۸۰۵
۸۰۶
۸۰۷
۸۰۸
۸۰۹
۸۱۰
۸۱۱
۸۱۲
۸۱۳
۸۱۴
۸۱۵
۸۱۶
۸۱۷
۸۱۸
۸۱۹
۸۲۰
۸۲۱
۸۲۲
۸۲۳
۸۲۴
۸۲۵
۸۲۶
۸۲۷
۸۲۸
۸۲۹
۸۳۰
۸۳۱
۸۳۲
۸۳۳
۸۳۴
۸۳۵
۸۳۶
۸۳۷
۸۳۸
۸۳۹
۸۴۰
۸۴۱
۸۴۲
۸۴۳
۸۴۴
۸۴۵
۸۴۶
۸۴۷
۸۴۸
۸۴۹
۸۵۰
۸۵۱
۸۵۲
۸۵۳
۸۵۴
۸۵۵
۸۵۶
۸۵۷
۸۵۸
۸۵۹
۸۶۰
۸۶۱
۸۶۲
۸۶۳
۸۶۴
۸۶۵
۸۶۶
۸۶۷
۸۶۸
۸۶۹
۸۷۰
۸۷۱
۸۷۲
۸۷۳
۸۷۴
۸۷۵
۸۷۶
۸۷۷
۸۷۸
۸۷۹
۸۸۰
۸۸۱
۸۸۲
۸۸۳
۸۸۴
۸۸۵
۸۸۶
۸۸۷
۸۸۸
۸۸۹
۸۹۰
۸۹۱
۸۹۲
۸۹۳
۸۹۴
۸۹۵
۸۹۶
۸۹۷
۸۹۸
۸۹۹
۹۰۰
۹۰۱
۹۰۲
۹۰۳
۹۰۴
۹۰۵
۹۰۶
۹۰۷
۹۰۸
۹۰۹
۹۱۰
۹۱۱
۹۱۲
۹۱۳
۹۱۴
۹۱۵
۹۱۶
۹۱۷
۹۱۸
۹۱۹
۹۲۰
۹۲۱
۹۲۲
۹۲۳
۹۲۴
۹۲۵
۹۲۶
۹۲۷
۹۲۸
۹۲۹
۹۳۰
۹۳۱
۹۳۲
۹۳۳
۹۳۴
۹۳۵
۹۳۶
۹۳۷
۹۳۸
۹۳۹
۹۴۰
۹۴۱
۹۴۲
۹۴۳
۹۴۴
۹۴۵
۹۴۶
۹۴۷
۹۴۸
۹۴۹
۹۵۰
۹۵۱
۹۵۲
۹۵۳
۹۵۴
۹۵۵
۹۵۶
۹۵۷
۹۵۸
۹۵۹
۹۶۰
۹۶۱
۹۶۲
۹۶۳
۹۶۴
۹۶۵
۹۶۶
۹۶۷
۹۶۸
۹۶۹
۹۷۰
۹۷۱
۹۷۲
۹۷۳
۹۷۴
۹۷۵
۹۷۶
۹۷۷
۹۷۸
۹۷۹
۹۸۰
۹۸۱
۹۸۲
۹۸۳
۹۸۴
۹۸۵
۹۸۶
۹۸۷
۹۸۸
۹۸۹
۹۹۰
۹۹۱
۹۹۲
۹۹۳
۹۹۴
۹۹۵
۹۹۶
۹۹۷
۹۹۸
۹۹۹
۱۰۰۰

کرتے ہیں اور ان کے حقوق کا وبال اپنے سر لیتے ہیں۔ اسی طرح بعض دیندار والدین کے حق میں افراط کرتے ہیں جس سے دوسرے صاحب حق کے حقوق مثلاً زوجہ کے یا اولاد کے تلف ہوتے ہیں اور ان کے وجوب رعایت کی لصوص کو نظر انداز کرتے ہیں اور ان کے اتلاف حقوق کا وبال اپنے سر لیتے ہیں اور بعض کسی صاحب حق کا حق تو ضائع نہیں کرتے لیکن حقوق غیر واجبہ کو واجب سمجھ کر ان کے ادا کا قصد کرتے ہیں اور چونکہ بعض اوقات ان کا تحمل نہیں ہوتا اسلئے تنگ ہوتے ہیں اور اس سے دوسرے ہونے لگتا ہے کہ بعض احکام شرعیہ میں ناقابل برداشت سختی اور تنگی ہے اس طرح سے ان بیچاروں کے دین کو ضرر پہنچتا ہے اور اس حیثیت سے اس کو بھی صاحب حق کے حقوق واجبہ ضائع کرنے میں داخل کر سکتے ہیں اور وہ صاحب حق اس شخص کا نفس ہے کہ اسکے بھی بعض حقوق واجب ہیں۔ کما قال صلی اللہ علیہ وسلم ان لنفسك عليك حقاً اور ان حقوق واجبہ میں سے سب سے بڑھ کر حفاظت اپنے دین کی ہے پس جب والدین کے حق غیر واجبہ کو واجب سمجھنا مضنی ہو اس معصیت مذکورہ کی طرف اسلئے حقوق واجبہ غیر واجبہ کا امتیاز واجب ہو اس امتیاز کے بعد پھر اگر عملاً ان حقوق کا التزام کر لیا مگر اعتقاداً واجب نہ سمجھتا تو وہ محذور تو لازم نہ آئے گا۔ اس تنگی کو اپنے ہاتھوں کی خریدی ہوئی سمجھے گا اور جب تک برداشت کرے گا اس کی عالی ہمتی ہے اور اس تصور میں بھی ایک گونہ حفظ ہوگا کہ میں باوجود میرے ذمہ نہ ہونے کے اس کا تحمل کرتا ہوں اور جب چاہے گا سبکدوش ہو سکے گا غرض علم احکام میں ہر طرح کی مصلحت ہی مصلحت ہے اور جہل میں ہر طرح کی مضرت ہی مضرت ہے پس اسی تمیز کی غرض سے یہ چند سطور لکھتا ہوں اب اس تمہید کے بعد ادا اسکے متعلق ضروری روایات حدیثیہ و فقہیہ جمع کر کے پھر ان سے جو احکام ماخوذ ہوتے ہیں ان کی تقریر کر دوں گا اور اس کو اگر "تعدیل حقوق والدین" کے لقب سے نامزد کیا جائے تو نازیبا نہیں۔ واللہ المستعان وعلیہ التکلیل۔

(نوٹ) عربی عبارت کا حاصل مطلب اردو میں عوام کے فائدہ کیلئے اس مرتبہ اضافہ کر دیا گیا ہے۔ ۱۲ ی

فی المشکوۃ عن ابن عمر قال کانت تحتی امرأۃ اجہاد کان عمرو بنیکوہا فقال لی طلقها فابیت فاتی عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذاکر ذلک لہ فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلقها رواہ الترمذی فی المرقاة طلقها امرئ ندب او وجوب ان کان هناك باعث اخر وقال لا امام الغزالی فی الاحیاء ج ۲ م ۱ کشتوی فی ہذا الحدیث فہذا یدل علی ان حق الوالد مقدم ولكن والد ینکوها لا لفرض فاسد مثل عمر فی المشکوۃ عن معاذ قال وصا

عبداللہ ابن عمر فرماتے ہیں کہ میرے نکاح میں ایک عورت تھی میں اس سے خوش تھا اور اس سے محبت رکھتا تھا مگر حضرت عمر میرے باپ اس سے ناخوش تھے انھوں نے مجھ سے فرمایا کہ اس عورت کو طلاق دیدے میں نے انکار کیا۔ اس کے بعد حضرت عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ قصہ کہہ دیا۔ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس عورت کو طلاق دیدے۔ مرقاة میں لکھا ہے کہ طلاق کا امر بطور استحباء کے تھا یا اگر وہاں پر کوئی اور سبب بھی موجود تھا تو وجوب کیلئے تھا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وساق الحدیث وفيه لا تقعن
والديك وان امر لك ان تخرج من اهلك ومالك الحدیث
فی المرقاة شروط المبالغة باعتبار الاكمل ايضا اما باعتبار
اصل الجواز فلا يلزمه طلاق نرجة امره بفراقها وان
تأذيا ببقاءها ايناء شديد الا انه قد يحصل له ضررهما
فلا يكلف لاجلهم اذ من شان شفقتهم انهما لو تحققا ذلك
لم يامر به به فالنراهم ماله به مع ذلك حتى منهم والى ليقف
اليه وكذلك اخراج ماله انهم لم يقتصروا قلت والقريبنه
على كونه للمبالغة اقترانه بقوله عليه السلام في ذلك الحدیث
لا تقعنك بالله وان قتلت او حوت فهذا للمبالغة قطعاً
والا ففسد الجواز بلفظ كلمة الكفر ان يفعل ما يقتضيه
الكفر ثابت بقوله تعالى من كفر بالله من بعد ايمانه الا من
اكره الاية فافهم في المشكوة عن ابن عباس قال قال
رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم من اصبغ مطيعاً لله في والد
الحدیث وفيه قال رجل وان ظلماه قال وان ظلماه وان
ظلماه وان ظلماه رواه البيهقي في شعب الايمان في المرقاة
في والديه اي في حقهما وفيه ان طاعة الوالدین لم تكن
طاعة مستقلة بل هي طاعة التي بلغت توصيتها من الله ثم
بحسب طاعتهم الطاعة الى ان قال ويؤيد ان ورد لا
طاعة لمخلوق في معصية الخالق وفيها وان ظلماه قال
الطبي يبراد بالظلم ما يتعلق بالامور الدنيوية لا الاخروية
قلت وقوله صلعم هذا وان ظلماه في القضاء المصلح ارضوا مقصد
وان ظلمتم رواه ابو داود ولقوله عليه السلام فيم ان ظلموا فعليه
الحدیث رواه ابو داود ومعناه كل ما في المعاقلة وان ظلموا اي بحسب
زعكم او على الفرض التقدير بمبالغة ولو كانوا ظالمين

امام غزالی احياس فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی
ہے کہ والد کا حق مقدم ہے لیکن یہ ضرور ہے کہ والد اس عورت کو کسی
غرض فاسد کی وجہ سے برائہ سمجھتا ہو جیسا کہ حضرت عمرؓ کی غرض
فاسد کی وجہ سے اسے برائہ سمجھتے تھے۔ حضرت معاذؓ کی ایک
حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
کہ ماں باپ کی نافرمانی ہرگز نہ کر اگرچہ وہ تجھ کو حکم کریں کہ اہل و
عیال اور مال سے علیحدہ ہو جا۔ مرقاة میں لکھا ہے کہ یہ مبالغہ
اور کمال اطاعت کا بیان ہے ورنہ اصل حکم کے لحاظ سے لڑکے
کیلئے والدین کے فرمانے کی بنا پر اپنی بیوی کو طلاق دینا ضروری
نہیں اگرچہ ماں باپ کو بیوی کے طلاق نہ دینے سے سخت تکلیف
ہو کیونکہ اس کی وجہ سے کبھی لڑکے کو سخت تکلیف کا سامنا
ہوتا ہے اور ماں باپ کی شفقت سے یہ بعید ہے کہ وہ بیٹے
کی تکلیف کو جانتے ہوئے اس کا حکم کریں کہ وہ بیوی یا مال کو
علیحدہ کر دے پس ایسی صورت میں ان کا کہنا ماننا ضروری نہیں
میں کہتا ہوں کہ مبالغہ کیلئے ہوئے کا یہ قرینہ ہے کہ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے اس کے ساتھ یہ بھی فرمایا ہے کہ خدا کے ساتھ شکر
نہ کر اگرچہ تو قتل کر دیا جائے یا جلا دیا جائے۔ اور یہ یقیناً مبالغہ
ہے ورنہ کلمہ کفر ایسی مجبوری کی حالت میں کہنا اللہ تعالیٰ کے
قول من کفر باللہ من بعد ايمانہ سے ثابت ہے۔ ابن
عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص
اپنے ماں باپ میں اللہ کا مطیع ہوتا ہے تو اگر دونوں ہوں تو وہ
دروازے جنت کے کھل جاتے ہیں اور اگر ایک ہوں تو ایک۔ اور
اگر نافرمانی کرتا ہے تو اگر دونوں کی نافرمانی کرتا ہے تو اسکے لئے
دو دروازے دوزخ کے کھل جاتے ہیں اور اگر ایک کی نافرمانی
کرتا ہے تو ایک کھل جاتا ہے۔ اسی حدیث میں ہے کہ ایک شخص

حقیقۃً کیف یا مہم بارضائہم فی المشکوۃ عن ابن عمر
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قصۃ ثلاثۃ نفر یتماشون و
اخذہم المطر فمالوا الخاف فی الجبل فاحتطت علی فم
غارہم صخرۃ فاطبقت علیہم فذکر احدہم من امیرہ
فمیت عند روسہا راوی الخالدین الذین کانوا شیخین کثیرین
کما فی ہذا الحدیث، اگر کہ ان او قظہما واکثر ان ابدأ
بالصبیۃ قبلہما والصبیۃ یتضامون عند قدحی الحدیث
متفق علیہ فی المرقاة تقدیم الاحسان الوالدین علی المولودین
لتعارض صغرہم بکبرہما فان الرجل البکیر یبقی کالطفل
الصغیر قلت وھذا التضامی کما فی قصۃ اسیاف ابی
طلحۃ قال فعلیہم بشئ و نویمہم فی جواب قول امرأتہ
لہا سئلہا هل عندک شیء قالت لا الا قوتہ صبیانی و
معناہ کما فی اللغات قالوا ھذا محمول علی ان الصبیان
لم یکونوا محتاجین الی الطعام وانما کان طلبہم علی عاتق
الصبیان من غیر جوع والاوجب تقدیمہم وکیف یترک
واجبا وقد اثبت اللہ علیہما اہ قلت ایضا وھما یؤثرون
الاضطراری الی ھذا التاویل تقدیم حق الولد الصغیر
علی حق الوالد فی نفسہ کما فی الدار المختار جابا لنفقۃ
ولولہ اب وطفل فالطفل احق بہ وقیل بصیغۃ التمریز
یقسمہما فیہما فی کتاب الآثار لا امام محمد ^{۵۵} عن عائشۃ
قالت افضل ما کلتہم کسبکم وان اولادکم من کسبکم
قال محمد لا بأس بہ اذا کان محتاجا ان یا کل من مال
ابنہ بالمعروف فان کان غنیا فاخذ منہ شیئا فھو دین
علیہ وھو قول ابو حنیفۃ محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن
حماد عن ابراہیم قال لیس للاب من مال ابنہ شیء الا

عرض کیا کہ اگرچہ ماں باپ اس پر ظلم ہی کرتے ہوں۔ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا کہ اگرچہ وہ دونوں
ظلم ہی کرتے ہوں۔ مرقاۃ میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت
ماں باپ میں کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ان کے حقوق میں اللہ
تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے اور ان کے حقوق ادا کرتا ہے اور
اس میں یہ بھی ہے کہ والدین کی اطاعت مستقل ان کی اطاعت
نہیں ہے بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے جس کی اللہ تعالیٰ
نے خاص طور سے وصیت فرمائی ہے اس لئے انکی اطاعت
اللہ تعالیٰ کی اطاعت سمجھتے ہوئے کرنی چاہئے۔ یعنی جو بات
وہ خدا کے حکم کے مطابق کہیں اس کو ماننا چاہئے اور جو
اسکے حکم کے خلاف کہیں اسے نہ ماننا چاہئے۔ کیونکہ حدیث
میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں مخلوق کی فرمانبرداری
نہیں اور مرقاۃ میں لکھا ہے کہ ماں باپ کے ظلم سے مراد
حدیث میں دنیوی ظلم ہے اخروی ظلم نہیں۔ یعنی دنیوی امور
اگرچہ وہ زیادتی کریں تب بھی ان کی فرمانبرداری لازم ہے
اور اگر وہ دین کے خلاف کوئی بات کریں تو اس میں ان کی
فرمانبرداری نہ کرنی چاہئے میں کہتا ہوں حدیث حضور کا یہ
فرمان کہ اگرچہ وہ دونوں ظلم کریں ایسا ہے جیسا کہ آپ نے زکوۃ
وصول کرنے والے کے متعلق فرمایا ہے کہ اپنے زکوۃ وصول
کرنے والوں کو راضی کرو اگرچہ تم پر ظلم کیا جاوے۔ لمعات
میں لکھا ہے اس سے مقصود مبالغہ ہے یعنی تمہارے خیال
میں یا بالفرض اگر وہ ظلم کریں تب بھی تم ان کو راضی کرو۔
کیونکہ اگر وہ واقعی ظلم کرتے تھے تو آپ ان کو راضی کرنے
کرنے کا حکم کیسے فرما سکتے تھے۔ مشکوۃ میں ابن عمر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ان تین آدمیوں کے قصہ میں) روایت

ان يحتاج اليه من طعام او شراب او كسوة قال محمد بن
ناخذ وهو قول ابى حنيفة في كنز العمال ج ۸ ص ۲۵۸ عن
الحاكم وغيره ان اولادكم هبة الله تعالى لكم يهب لمن
يشاء اناثا ويحب لمن يشاء الذكور فهم واموالهم لكم
اذ احتجتم اليها قل قل الله عليه السلام في الحديث
اذ احتجتم على تقنيذ الامام محمد قل عائشة ان اولادكم
من كسبكم بها اذا كان محتاجا ويلزم التقبيذ كونه دنيا
عليها اذ اخذ من غير حاجة كما هو ظاهر قلت وايضا
فسر ابو بكر الصديق بهذا ا قوله عليه السلام انت مالك
لا بيك قال ابو بكر وانما يعني بذلك النفقة رواه البيهقي
كنز في تاريخ الخلفاء ص ۱۰ في الدر المختار لا يفرض القتال
على صبي بالغ الا بان او احد هما لا ين طاعتها فرض
عين الى ان قال لا يحل سفر فيه خطر الا باذنهما ومالا
خطوفيه يحل بلا اذن ومنه السفر في طلب العلم
في رد المحتار انهما في سعة من منعه اذا كان يداخلهما
من ذلك مشقة شديدة وشمل الكافيين ايضا او
احدهما اذا كره وخروج مخافة ومشقة والاحل لكراهة
قتال اهل دينه فلا يبطئه الرخيف عليه الضيعة اذ لو
كان معسرا محتاجا الى خدمته فرضت عليه لو كان فرا
وليس من الصواب ترك فرض عين ليتوصل الى فرض
كفاية قوله فيه خطر كالجهد وسفر الحقوله ومالا
خطر كالسفر للتجارة والحج والعمرة يحل بلا اذن
الا ان خيف عليهما الضيعة (سرخسي) قوله ومنه السفر
في طلب العلم لانه اولى من التجارة اذا كان الطريق امنا
ولم يخف عليهما الضيعة (سرخسي) اه قلت ومثله

کرتے ہیں جو کہیں چلے جا رہے تھے اور بارش آگئی وہ ایک پہاڑ
میں غار کے اندر چلے گئے اسکے بعد غار کے منہ پر ایک بڑا
پتھر گر پڑا اور اس نے دروازہ بند کر دیا۔ انھوں نے آپس میں
میں کہا کہ تم اپنے اپنے نیک اعمال دیکھو جو خالص اللہ کے
واسطے کئے ہوں اور ان کا واسطہ دیکر دعا مانگو تاکہ اللہ تعالیٰ
دروازہ کھول دے۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ اے اللہ میرے
ماں باپ بہت بوڑھے تھے اور میرے چھوٹے بچے بھی
تھے میں بکریاں چرا کر لاتا تھا اور شام کو جب گھراتا تو بکریوں
کا دودھ نکال کر اپنے ماں باپ کو اپنے بچوں سے پہلے پلاتا تھا
ایک دن میں بہت دور چلا گیا اور جب شام کو آیا تو میں نے
اپنے ماں باپ کو سویا ہوا پایا۔ میں نے حسب معمول دودھ
نکالا اور دودھ کا برتن لیکر ان کے سر کے پاس کھڑا رہا اور
ان کو جگانا اچھانہ سمجھا اور یہ بھی برا سمجھا کہ ان سے پہلے بچوں
کو پلاؤں اور بچے میرے پیروں میں پڑے روتے چلاتے
رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ میں کہتا ہوں کہ یہ بچوں کا
رونا چلانا ایسا ہی تھا جیسا کہ ابو طلحہ کے مہمانوں کے قصہ
میں ہے جب انھوں نے اپنی بیوی سے دریافت کیا کہ
تمہارے پاس کچھ کھانے کے لئے ہے؟ بیوی نے کہا کہ
نہیں صرف بچوں کی خوراک ہے تو ابو طلحہ نے کہا کہ بچوں
کو پہلا پھسلا کر سلا دو۔ لمعات میں لکھا ہے کہ علماء نے اس کو
اس پر محمول کیا ہے کہ وہ بچے بھوکے نہیں تھے بلکہ بلا بھوک
مانگ رہے تھے جیسا کہ بچوں کی عادت ہوتی ہے۔ ورنہ اگر
وہ بھوکے ہوتے ان کو کھانا نا واجب تھا اور واجب کو وہ کسی
ترک کر سکتے تھے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ابو طلحہ اور ان کی بیوی
کی تعریف کی۔ میں کہتا ہوں کہ اس تاویل کی ضرورت اس

فی البحر الرائق والفتاویٰ الہندیۃ وفیہا فی مسئلۃ فلا بد
من الاستبدان فیہ اذا کان لہ منہ بد ۶۷ ص ۲۴ فی
الدر المختار باب النفقة وکذا تجب لہا السکنی فی
بیت خال عن اہلہ وعن اہلہا الخ فی رد المحتار ج ۱ نقل
الاقوال المختلفۃ مانصہ ففی الشریفۃ ذات الیسار
لابد من افرادہا فی دار متوسطۃ الحال بکفہا بایت
واحد من دار واطال الی ان قال واهل بلادنا الشامیۃ
لا یسکنون فی بیت من دار مشتملۃ علی اجانب ہذا فی
اوساطہم فضلا عن اشرفہم الا ان تكون دارہم وروثۃ
بین اخوة مثلا فیسکن کل منہم فی وجہۃ منہما مع الاستئذان
فی مرافقہا ثم قال لا شک ان المعروف یختلف باختلاف
الزمان والماکان فعلى المفتی ان ینظر الی حال اہل زمانہ
وبلدہ اذ بدلت ذلک لا تحصل المعاشرة بالمعروف اہ

سے بھی ثابت ہوئی کہ والد سے چھوٹے بچے کا حق مقدم ہے
جیسا کہ در مختار میں ہے کہ اگر کسی کا باپ اور بیٹا دونوں موجود
ہوں تو خرچہ کے اعتبار سے بیٹا باپ سے زیادہ مستحق ہے
اور بعضوں نے کہا ہے کہ دونوں پر تقسیم کر دے۔ امام محمد رحمہ
کتاب الآثار میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے کہ سب
سے بہتر روزی اپنی کمائی ہے اور تمہاری اولاد بھی تمہاری
کمائی میں داخل ہے۔ امام محمد فرماتے ہیں کہ جب باپ محتاج
ہو تو بیٹے کے مال میں سے کھانے کا مضائقہ نہیں۔ لیکن
ضرورت کے مطابق خرچ کرے فضول خرچی نہ کرے۔ اگر
باپ مالدار ہے اور بچہ بیٹے کا مال لیتا ہے تو وہ اس پر قرض
ہے یہی قول امام ابو حنیفہ کا ہے اور یہ معمول یہ ہے۔ امام محمد
امام ابو حنیفہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ حماد سے اور وہ ابراہیم
سے کہ باپ کے لئے بیٹے کے مال میں کوئی حق نہیں۔ مگر یہ کہ وہ

کھانے پینے اور کپڑے کا محتاج ہو۔ امام محمد نے فرمایا کہ اسی پر تم عمل کرتے ہیں اور یہی ابو حنیفہ کا قول ہے۔ کنز العمال میں
حاکم وغیرہ سے نقل کیا ہے کہ تمہاری اولاد اللہ تعالیٰ کا عطیہ ہے جس کو چاہتے ہیں لڑکیاں دیتے ہیں اور جس کو چاہتے ہیں
لڑکے دیتے ہیں۔ پس وہ اولاد اور ان کا مال تمہارے لئے ہے جب تم کو ضرورت ہو۔ میں کہتا ہوں کہ حضور کا یہ قول کہ جب
تم کو ضرورت ہو، اس مسئلہ پر دلالت کرتا ہے جو مسئلہ ابھی امام محمد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول سے اخذ کیا تھا یہ حضرت
ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کی کہ ”تو اور تیرا مال اپنے باپ کے لئے ہے“ یہی تفسیر کی ہے کہ اس
سے مراد نان نفقہ ہے۔ در مختار میں ہے کہ ایسے نابالغ اور جوان لڑکے پر جہاد فرض نہیں ہوتا جس کے ماں باپ دونوں
یا ایک موجود ہو کیونکہ ان کی اطاعت فرض عین ہے اور کوئی ایسا سفر کرنا جائز نہیں جس میں خطرہ ہو مگر ان کی اجازت
سے۔ اور جس میں خطرہ نہ ہو وہ بلا اجازت جائز ہے۔ منجملہ اس کے علم حاصل کرنے کیلئے سفر بھی ہے۔ رد المحتار میں
ہے کہ ماں باپ کو اس سفر سے روکنے کی گنجائش ہے جبکہ اس کی وجہ سے وہ سخت مشقت میں مبتلا ہوتے ہوں اور کافر
ماں باپ کا بھی یہی حکم ہے۔ جبکہ اس کے سفر سے ان کو اندیشہ ہو۔ اور اگر وہ اپنے اہل دین کے قتال کی وجہ سے روکتے
ہوں تو ان کی اطاعت نہ کرے جب تک کہ ان کی ہلاکت کا اندیشہ نہ ہو کیونکہ اگر وہ تنگ دست اور اس کی خدمت کے
محتاج ہوں تو اس پر خدمت فرض ہے اگرچہ وہ کافر ہوں اور فرض عین کو فرض کفایہ کی خاطر ترک کرنا ٹھیک نہیں۔

وہ سفر جس میں خطرہ ہو جیسے جہاد اور سمندر کا سفر ہے اور جس میں خطرہ نہیں جیسے تجارت حج عمرہ کے لئے سفر کرنا وہ بلا اجازت جائز ہے مگر یہ کہ ہلاکت کا خوف ہو اور علم کا سفر بھی اسی میں داخل ہے جبکہ راستہ مامون ہو اور ہلاکت کا خوف نہ ہو۔ بحر الرائق اور فتاویٰ ہندیہ میں بھی ایسا ہی لکھا ہے اور فتاویٰ ہندیہ میں ایک مسئلہ کے ذیل میں لکھا ہے کہ والدین سے اجازت لینا ضروری ہے جبکہ ضروری کام نہ ہو۔ در مختار باب النفقۃ میں ہے کہ بیوی کیلئے ایسا گھر دینا جس میں کوئی بیوی یا شوہر کے اقارب سے نہ رہتا ہو واجب ہے۔ ردالمحتار میں مختلف اقوال نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ شریف مالدار عورت کے لئے متوسط درجہ کا ایک گھر دینا ضروری ہے اس کے بعد لکھا ہے کہ ہمارے شام کے شہروں میں متوسط درجہ کے لوگ بھی ایسے گھروں میں نہیں رہتے جن میں اجنبی لوگ رہتے ہوں چہ جائیکہ امیر اور شریف لوگ رہیں مگر یہ کہ گھر چند بھائیوں کے درمیان مشترک اور مورد ثروت ہو تو ایسی صورت میں ہر ایک اپنے حصہ میں رہتا ہے اور گھر کے حقوق و ضروریات مشترک ہوتے ہیں اس کے بعد کہا ہے کہ عرف زمان اور مکان کے اختلاف سے بدلتا رہتا ہے مفتی کو زمان اور مکان پر نظر رکھنی ضروری ہے بلا اس کے معاشرۃ بالمعروف حاصل نہیں ہو سکتی۔ (ترجمہ ختم ہو گیا ۱۲)

ان روایات سے چند مسائل ظاہر ہوئے۔ اول جو امر شرعاً واجب ہو اور ماں باپ اس سے منع کریں اس میں ان کی اطاعت جائز بھی نہیں۔ واجب ہونے کا تو کیا احتمال ہے۔ اس قاعدے میں یہ فروغ بھی آگئے۔ مثلاً اس شخص کے پاس مالی وسعت اس قدر کم ہے کہ اگر ماں باپ کی خدمت کرے تو بیوی بچوں کو تکلیف ہونے لگے تو اس شخص کو جائز نہیں کہ بیوی بچوں کو تکلیف دے اور ماں باپ پر خرچ کرے اور مثلاً بیوی کا حق ہے کہ وہ شوہر سے ماں باپ سے جدا رہنے کا مطالبہ کرے پس اگر وہ اس کی خواہش کرے اور ماں باپ اس کو شامل رکھنا چاہیں تو شوہر کو جائز نہیں کہ اس حالت میں بیوی کو ان کے شامل رکھے بلکہ واجب ہوگا کہ اس کو جدا رکھے یا مثلاً حج و عمرہ کو یا طلب العلم بقدر الفریضۃ کو نہ جانے دیں تو اس میں ان کی اطاعت ناجائز ہوگی۔

دوم جو امر شرعاً ناجائز ہو اور ماں باپ اس کا حکم کریں اس میں بھی ان کی اطاعت ناجائز نہیں۔ مثلاً وہ کسی ناجائز نوکری کا حکم کریں یا رسوم جہالت اختیار کرادیں و علیٰ ہذا۔ سوم جو امر شرعاً واجب ہو اور نہ ممنوع ہو بلکہ مبارح ہو بلکہ خواہ مستحب ہی ہو اور ماں باپ اس کے کرنے یا نہ کرنے کو کہیں تو اس میں تفصیل ہے۔ دیکھنا چاہئے کہ اس امر کی اس شخص کو ایسی ضرورت ہے کہ بدون اس کے تکلیف ہوگی۔ مثلاً غریب آدمی ہے پاس پیسہ نہیں۔ بستی میں کوئی صورت کمائی کی نہیں مگر ماں باپ نہیں جانے دیتے۔ یا یہ کہ اس شخص کو ایسی ضرورت نہیں اگر اس درجہ کی ضرورت ہے تو اس میں ماں باپ کی اطاعت ضروری نہیں۔ اور اگر اس درجہ ضرورت نہیں تو پھر دیکھنا چاہئے کہ اس کام کرنے میں کوئی خطرہ و اندیشہ ہلاک یا مرض کا ہے یا نہیں اور یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ اس شخص کے اس کام میں مشغول ہو جانے

سے بوجہ کوئی خادم و سامان نہ ہونے کے خود ان کے تکلیف اٹھانے کا احتمال قوی ہے یا نہیں پس اگر اس کام میں خطرہ ہے یا اس کے غائب ہو جانے سے ان کو بوجہ بے مسر و سامانی تکلیف ہوگی تب تو ان کی مخالفت جائز نہیں۔ مثلاً غیر واجب لڑائی میں جاتا ہے یا سمندر کا سفر کرتا ہے یا پھر کوئی ان کا خبر گیراں نہ رہے گا اور اس کے پاس تنہا مال نہیں جس سے انتظام خادم و نفقہ کافیہ کا کر جائے اور وہ کام اور سفر بھی ضروری نہیں تو اس حالت میں ان کی اطاعت واجب ہوگی اور اگر دونوں باتوں میں سے کوئی بات نہیں یعنی نہ اس کام یا سفر میں اس کو کوئی خطرہ ہے اور نہ ان کی مشقت و تکلیف ظاہری کا کوئی احتمال ہے تو بلا ضرورت بھی وہ کام یا سفر باوجود ان کی ممانعت کے جائز ہے گو مستحب یہی ہے کہ اس وقت بھی اطاعت کرے اور اسی کلیہ سے ان فروغ کا بھی حکم معلوم ہو گیا کہ مثلاً وہ کہیں کہ اپنی بی بی کو بلا وجہ معتد بہ طلاق دیدے تو اطاعت واجب نہیں۔

وحدیث ابن عمرو یحمل علی الاستیجاب اذ علی ان امر عموکان عن سبب صحیحہ اور مثلاً وہ کہیں کہ تمام کمائی اپنی ہم کو دیا کر تو اس میں بھی اطاعت واجب نہیں اور اگر وہ اس پر جبر کریں گے تو گنہگار ہوں گے۔ و حدیث انت و مالک لابیہ عمول علی الاحتیاج کیف و قد قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل مال امرأ الا بطیب نفس منہ اور اگر وہ حاجت ضروریہ سے زائد بلا اذن لینگے تو وہ ان کے ذمے دین ہوگا جس کا مطالبہ دنیا میں بھی ہو سکتا ہے۔ اگر یہاں نہ دینگے قیامت میں دینا پڑے گا۔ فقہاء کی تصریح اس کے لئے کافی ہے وہ اس کے معافی کو خوب سمجھتے ہیں خصوصاً جبکہ حدیث حاکم میں بھی اذا احتجتم کی قید مصرح ہے۔ واللہ اعلم

کتاب اشرف علی

۲۴ جمادی الاخریٰ ۱۳۳۲ھ۔ مقام تھانہ بھون

ہر قسم کے قرآن شریف معرّی و مترجم حائل شریف پنجسوے قاعدے پارے

اور ہر قسم کی کتابیں عربی فارسی طلب کرنے کیلئے ہمارا پورا پتہ

نور محمد۔ کارخانہ تجارت کتب۔ مقابل آرام باغ۔ فریر روڈ۔ کراچی





کافیه عربی

صلیٰ علیٰ آلہ وسلم عربی

بدری عربی

صحنہ مسلمانہ

شکرانہ عربی

معینہ کلان

عربی

شادزار

شکرانہ عربی

معینہ کلان

بدری عربی

معینہ کلان

معینہ کلان

بدری عربی

معینہ کلان

معینہ کلان

معینہ کلان

بدری عربی

معینہ کلان

معینہ کلان

معینہ کلان

بدری عربی

معینہ کلان

معینہ کلان

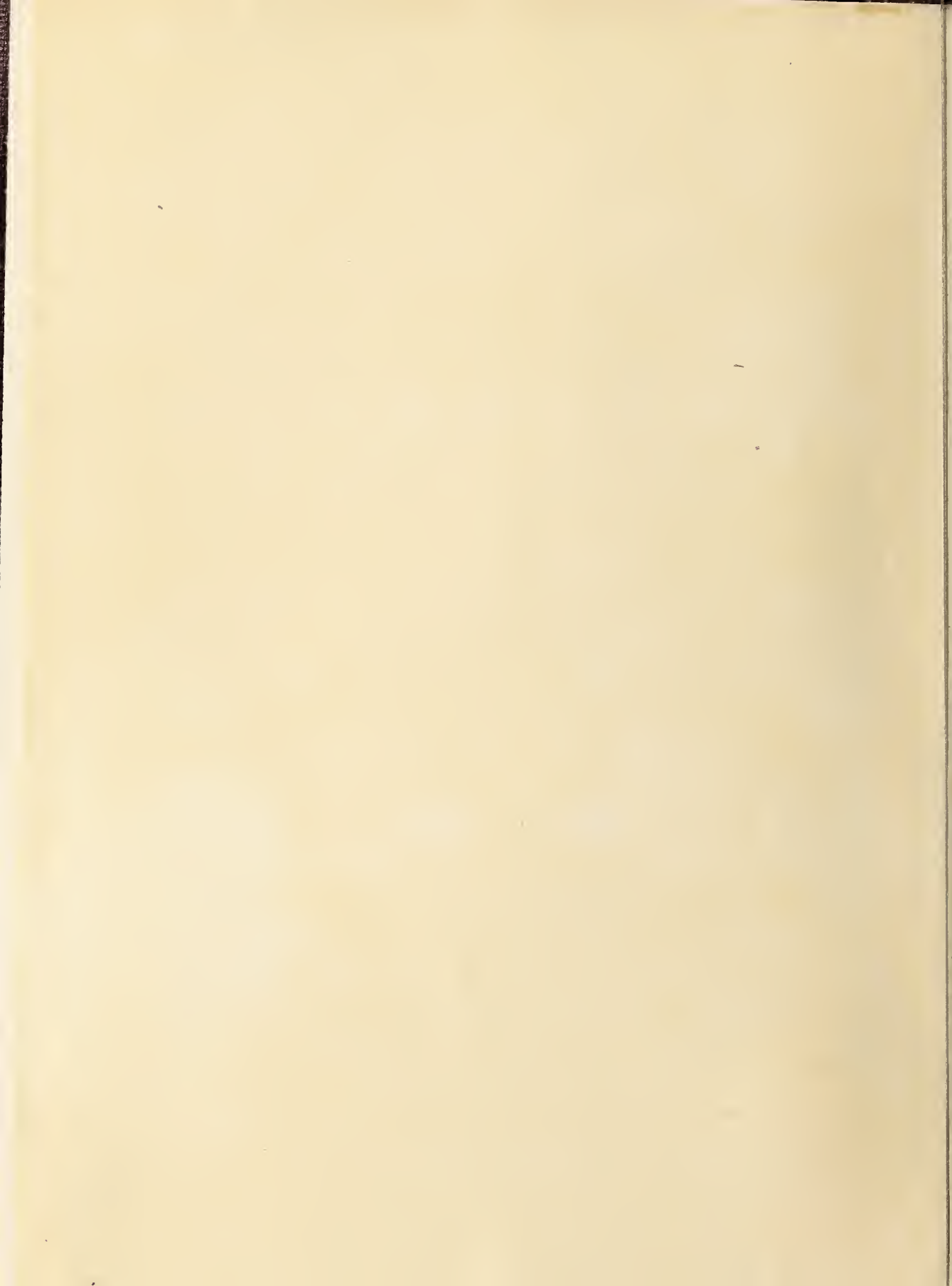
معینہ کلان

بدری عربی

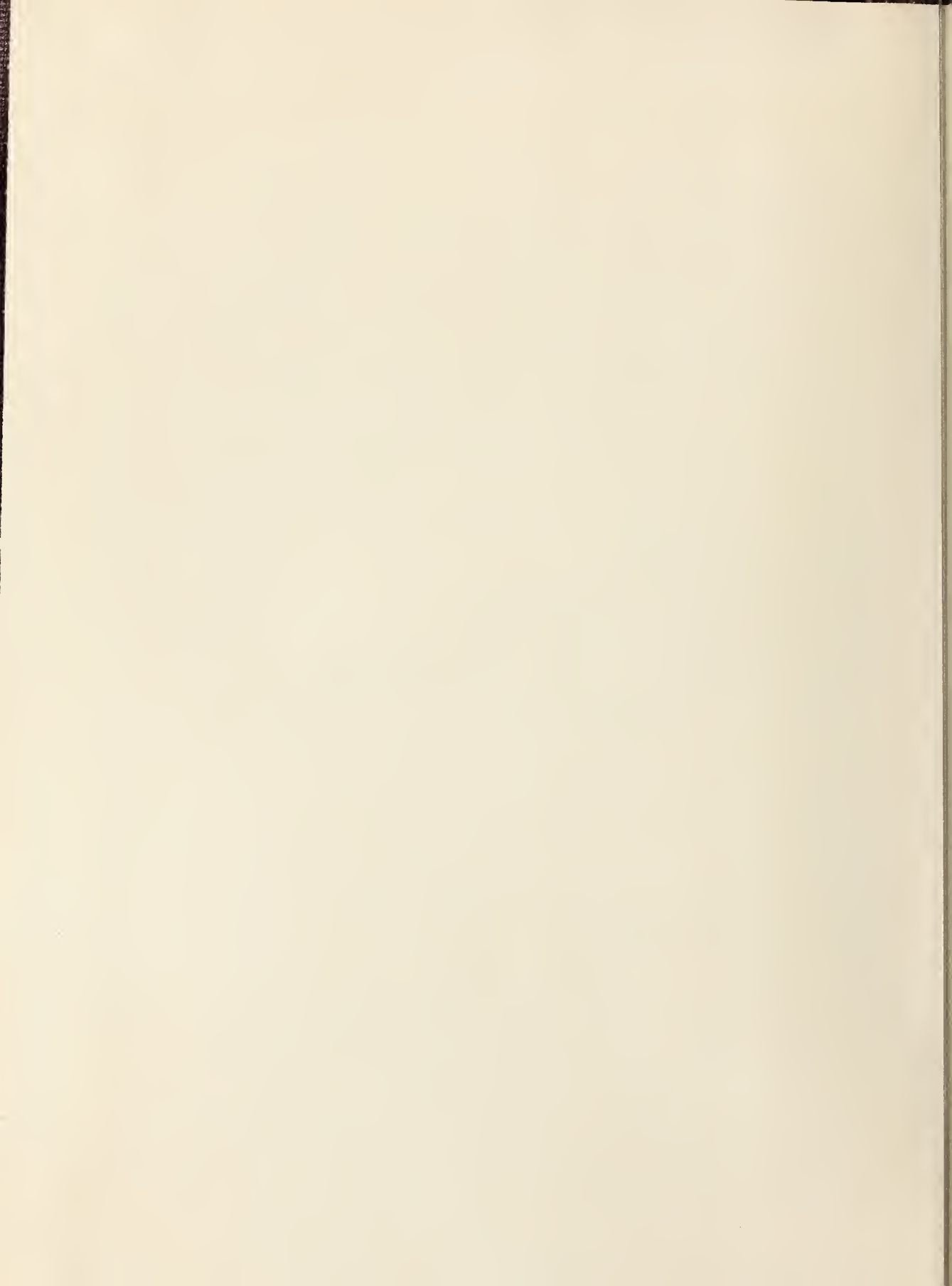
معینہ کلان

اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب ریرود کراچی

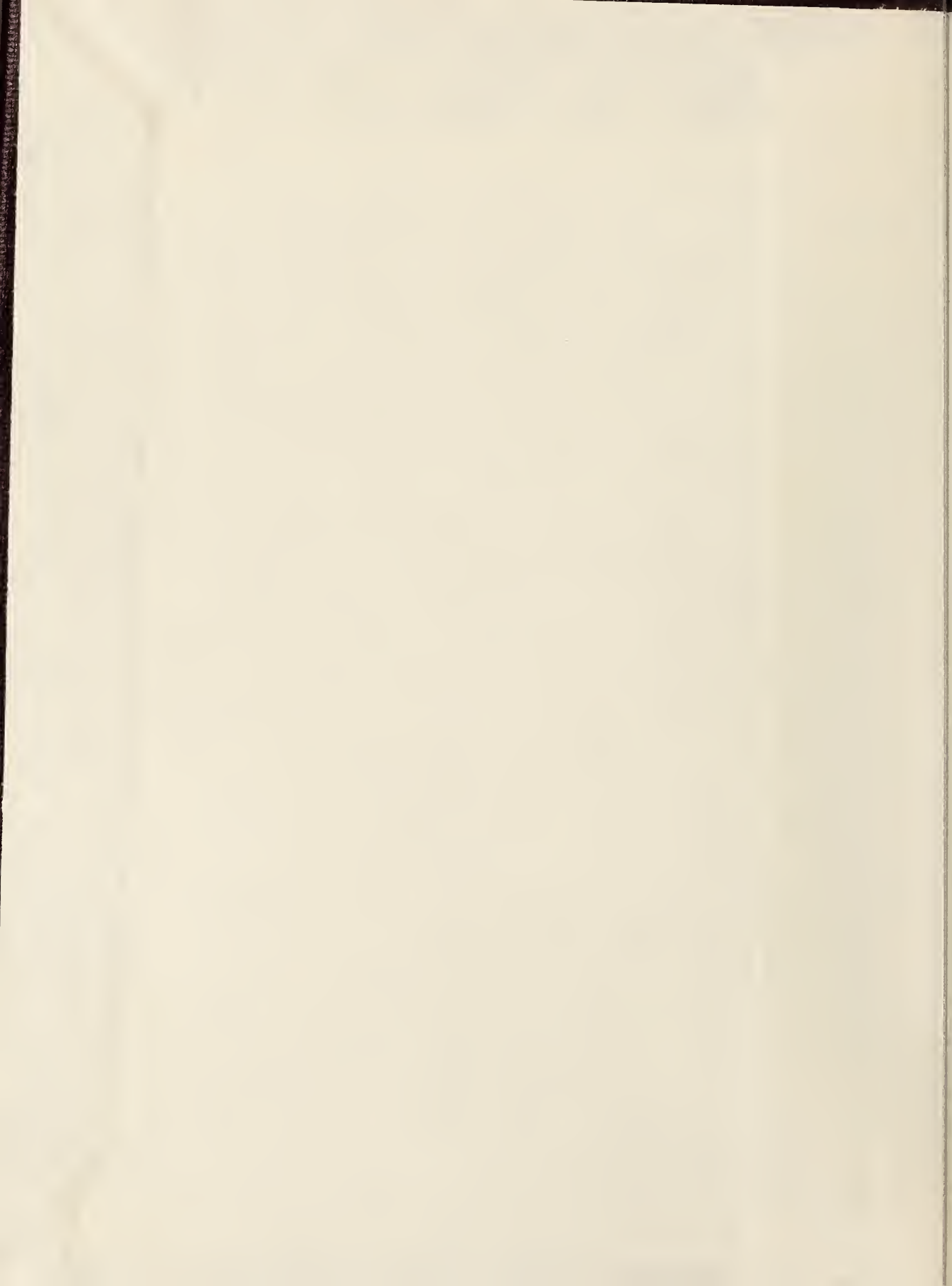
اخلاق



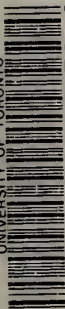








UNIVERSITY OF TORONTO



3 1761 00013572 3